

ترجمہ القرآن

# کنز الایمان

ایضاً حضرت مولانا محمد رضا خاں قادری بریلوی مدظلہ العالی

تفسیر القرآن  
غزائن لعنہ اسرفان

حضرت اشفاق

سید محمد نعیم الدین مراد آبادی مدظلہ العالی



نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا، فرمایئے  
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین  
اس سے معلوم ہوا ہے کہ نزول میں یہ پہلی  
سورت ہے مگر دوسری روایات سے معلوم  
ہوا ہے کہ پہلے سورۃ اقرار نازل ہوئی، اس  
سورت میں علیہا بنیوں کی زبان میں کلام  
فرمایا گیا ہے احکام مسئلہ نماز میں اس سورت  
کا پڑھنا واجب ہے، امام زعفران کے لئے  
ترحیح قہقہہ اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے  
بقرات حکیمہ یعنی امام کی زبان سے صحیح حدیث  
میں ہے قراءۃ الإمام لکبراء امام کا  
پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے، قرآن پاک  
میں مقتدی کو خاموش بننے اور امام کی  
قرأت سننے کا حکم دیا ہے اذ اقرأ فی القرآن  
فلا یقول الذل انصتوا لکلم ربکم شیخ کی حدیث  
ہے اذ اقرأ فأنصتوا جب امام قرأت کے  
تم خاموش رہو اور بہت احادیث میں یہی  
مضمون ہے مسئلہ نماز جنازہ میں دعا و نماز  
ہو تو سورۃ فاتحہ برنیت دعا پڑھنا جائز ہے  
برنیت قرأت جائز نہیں (عالمگیری)  
سورۃ فاتحہ کے فضائل، احادیث میں  
اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں،  
حضرت نے فرمایا توریت و انجیل و زبور میں  
اس کی مثل سورت نازل ہوئی (ترمذی)  
ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضرت  
پر سلام عرض کیا اور دو ایسے فرول کی بشارت  
دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے  
ایک سورۃ فاتحہ، دوسرے سورۃ بقرہ آخری  
آیتیں (مسلم شریف) سورۃ فاتحہ ہر مرض کے لئے  
شفاف ہے (دارمی) سورۃ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر  
خود دعا مانگے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے (دارمی)

سورہ فاتحہ کئی ہے اور اس میں سات آیتیں ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

سب خوشیاں اللہ کو جو مالک  
سائے جہان والوں کا بہت مہربان

رحمت والا روز جزا کا ملک ہم تجھی کو

موجیں اور تھمے سے مرد جاہل ہم کو سیہا

راستہ ان کا جزیرہ تو نے احسان کیا

غضب ہوا اور نہ ہکے بیوقوف کا

نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھکے ہوؤں کا

استاذہ مسئلہ کاوت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا سنت ہے (خازن) لیکن شاگرد اساد سے پڑھتا ہوتا اسکے لئے سنت نہیں (رشامی) مسئلہ نماز میں امام و منفرد کے لئے سبحان سے فارغ ہو کر آیتہ الحمد واجب پڑھنا سنت ہے (رشامی) التمسک مسئلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن پاک کی آیت ہے مگر سورہ ناکحہ یا اور کسی سورہ کا جزو نہیں، اسی لئے نماز میں جہر کے ساتھ نہ پڑھی جائے، بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے تھے مسئلہ تراویح میں جو تخم کی جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ بسم اللہ جہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی رہ جائے مسئلہ قرآن پاک کی ہر سورت بسم اللہ سے شروع کی جائے، سوائے سورہ براءت کے مسئلہ نفل میں آیت حمد کے بعد جو بسم اللہ آتی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزو آیت ہے، بلا خلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی نماز جہری میں جہراً سری میں سر آئندہ مسئلہ مزاج کا بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب ہے نہ ناپاک کام پر بسم اللہ پڑھنا منوع ہے سورہ فاتحہ کے مضامین اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء و ربوبیت رحمت و ملکیت امتحان عبادت و توفیق خیر و بندوں کی ہدایت توجہ الی اللہ اختصاص عبادت،



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
سورة البقرة مدنی ہے آمین وسوچھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
فَلِلَّهِ الْمَدْحُ وَالْحَمْدُ جوبہت مہربان رحمت والا  
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ هُدًى  
وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں ف اس میں ہدایت ہو  
لِلْمُتَّقِينَ ۵) الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَ  
فرداوں کو ف وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں ف اور  
يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَهَمَارُ قَنَهُمْ يَنْفَقُونَ ۶)  
نماز ف تم رکھیں ف اور ہماری دی ہوئی روزی میں سہجاری راہیں اٹھائیں ف  
وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا  
اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اسے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو  
أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۷) وَالْآخِرَةُ هُمْ يُوْقِنُونَ ۸)  
تم سے پہلے اترا ف اور آخرت پر یقین رکھیں ف

استقامت طلب شد آداب و خاصا مکین کے حال سے موافقت مگر اہل ساجد ہوں  
استقامت طلب شد آداب و خاصا مکین کے حال سے موافقت مگر اہل ساجد ہوں  
استقامت طلب شد آداب و خاصا مکین کے حال سے موافقت مگر اہل ساجد ہوں

اسکے لئے ایک آخر ہے جہان کے سلسلہ کو زانی  
و قدیم کما بل ہر انقسام دنیا کے بعد کچھ کا دن  
ہے اس سے تنازع بل ہو گیا ایات غیب  
و کذا ذات صفات کے بعد یہ فرمانا اشارہ کرتا  
ہے کہ لعنہ و عمل پر مہم ہے اور عبادت کی  
مقبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے،  
مسئلہ غیب کے حینہ جمع سے واجب ہمت بھی  
متعارف ہوتی ہے، اور بھی کد عوام کی عبادتیں  
مجبوروں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجہ  
قبول پاتی ہیں مسئلہ میں یہ شرک بھی ہے کہ  
اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہو سکتی  
ایات ختین میں یہ تعلیم فرمائی کہ سماعت خواہ  
خود براہ راست ہو یا بے واسطہ براہ اللہ  
تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے تحقیق مستعان ہی  
باقی آلات و خدام و اجناس غیرہ سب  
عن الہی کے نظریں بندے کو پائے کر اس  
پر نظر رکھے اور چہ نہیں دست قدرت  
کو کار کر دیکھے اس سے یہ سمجھ کر او لیا رو  
امبار سے مدد چاہنا شرک بنے عقیدہ باطل  
ہے کیونکہ مقبول حق کی امداد امداد الہی  
استعانت بالغیر نہیں اگر اس آیت کے  
وہ معنی ہوئے جو دایم نے سمجھے تو قرآن پاک  
میں اَعِيْنُونِي بِقُوَّةٍ اور اَسْتَعِيْنُكَ بِالْقُوَّةِ  
و الصَّلَاةِ کیوں وارد ہوتا اور احادیث میں  
اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی  
جاتی اخذنا الصَّلَاةَ التَّحْقِيْمُ  
مدد ذات صفات کے بعد عبادت اسکے بعد  
تعلیم فرمائی اس سے مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت  
بعد مشغول و عاجز نہ پائے، حدیث شریف میں بھی  
نماز کے بعد عاکل تعلیم فرمائی (الطبرانی فی المعجم)

ایسوی فی السنن مراد استقامت برمود اسلام یا قرآن یا غنق بن کر مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا غنق کے آل انصاریہ ہیں، اس نہایت ہوتا ہے کہ مراد استقامت طریق ال سنت ہو جو ال بیت و احباب و سنت و قرآن و مواد اعظم سب کو سنتے ہیں  
جو احاد الذین اَنْفَعْتُمْ صَلَاتِهِمْ جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ مراد استقامت سے طریق مکملین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو وہ مراد استقامت میں داخل ہے غیر انصاف  
عظیم و لا الذین اَنْفَعْتُمْ صَلَاتِهِمْ جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ مراد استقامت سے طریق مکملین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو وہ مراد استقامت میں داخل ہے غیر انصاف  
عظیم و لا الذین اَنْفَعْتُمْ صَلَاتِهِمْ جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ مراد استقامت سے طریق مکملین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو وہ مراد استقامت میں داخل ہے غیر انصاف











بقیہ صفحہ ۵: کیا خیال نہ ہوتا ہر عیب ہے فلا یہاں انہوں سے یا صحابہ کرام مراد ہیں یا مومنین کیونکہ خدا شناسی و غائبانہ داری و عاقبت اندیشی کی بولت وہی انسان کمال کے مستحق ہیں مسئلہ  
 ائمہ کرام ائمہ سے ثابت ہوا کہ صالحین کا اتباع محمود و مطلوب ہے مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ غیب الہی سنت حق ہے کیونکہ یہیں صالحین کا اتباع ہے مسئلہ باقی تمام فرقہ صالحین سے مخرب  
 ہیں لہذا اگر وہ ہیں مسئلہ بعض علمائے اس آیت کی توجہ قبول ہر ایک دلیل قرار دیا ہے (ہیضہ وی ازہدیک وہ ہے جو بہت کم مقرر ہو شائر اسلام کا اظہار کرے اور اطمینان میں ایسے عقیدے  
 رکھے جو بالاتفاق کفر ہوں یہ بھی منافقوں میں داخل ہے فلا اس سے معلوم ہوا کہ  
 صالحین کو برا کرنا اہل باطل کا قدیم طریقہ ہے، آجکل کے باطل فرستے بھی کچھ بزرگوں کو برا کہتے ہیں و انھیں خلفائے راشدین اور  
 بہت صحابہ کو خوارج حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت شہرت حاصل ہے اور ان کے رفقاء کو غیر معتقد  
 ائمہ مجتہدین یا انھیں خاص اہم نظر جو ائمہ تھے  
 علیہ کو بائیں بکشت اولیاء و صلوات لان بارگاہ کو  
 مرزا انیسیدہ سابقین تک کو قرآنی رجحان  
 صحابہ و محدثین کو نیچری تمام اکابرین کو برا  
 کہتے اور زبان طعن دراز کرتے ہیں اس آیت  
 سے معلوم ہوا کہ یہ سب گمراہی میں ہیں اس  
 میں دیندار عالموں کے لئے تسلی ہے کہ وہ  
 گمراہوں کی بڑبازوں سے بہت رنجیدہ نہ  
 ہوں سمجھ لیں کہ یہ اہل باطل کا قدیم و متوجہ  
 (مدارک) منافقین کی یہ بڑبازی کمال  
 کے سامنے دھمکی ان سے تو وہ یہی کہتے تھے  
 کہ ہم باخلاص مومن ہیں جیسا کہ اگلی آیت  
 میں ہے اِذَا الْقَوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا  
 یہ تبرا زبانی اپنی خاص مجلسوں میں کرتے  
 تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا پردہ فاش کر دیا  
 (خان) اس طرح آجکل کے گمراہ فرقہ سلازل  
 سے اپنے خیالات فاسدہ کو چھپاتے ہیں مگر  
 اللہ تعالیٰ ان کی کتابوں اور تحریروں سے  
 ان کے راز فاش کر دیتا ہے، اس آیت سے  
 مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ یہ بیہنوں کی  
 فریب کاریوں سے ہوشیار رہیں مھو کا  
 نہ کھائیں۔

۱۹ اور جب ایمان والوں کو میں تو کہیں ہم ایمان لائے،  
 ۲۰ وَاِذَا الْقَوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا  
 ۲۱ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَيْطٰنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ  
 ۲۲ اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ ۚ سُبْحٰنَ اِلٰهِكَ اَللّٰهُمَّ يٰمَنْ لَا يَمُوتُ ۚ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۲۳ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۲۴ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۲۵ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۲۶ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۲۷ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۲۸ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۲۹ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۳۰ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۳۱ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۳۲ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۳۳ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۳۴ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۳۵ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۳۶ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۳۷ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۳۸ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۳۹ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۴۰ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۴۱ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۴۲ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۴۳ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۴۴ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۴۵ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۴۶ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۴۷ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۴۸ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۴۹ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۵۰ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۵۱ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۵۲ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۵۳ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۵۴ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۵۵ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۵۶ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۵۷ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۵۸ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۵۹ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۶۰ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۶۱ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۶۲ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۶۳ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۶۴ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۶۵ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۶۶ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۶۷ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۶۸ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۶۹ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۷۰ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۷۱ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۷۲ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۷۳ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۷۴ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۷۵ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۷۶ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۷۷ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۷۸ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۷۹ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۸۰ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۸۱ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۸۲ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۸۳ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۸۴ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۸۵ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۸۶ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۸۷ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۸۸ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۸۹ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۹۰ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۹۱ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۹۲ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۹۳ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۹۴ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۹۵ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۹۶ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۹۷ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۹۸ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۹۹ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ  
 ۱۰۰ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ بِاَمْرِكَ

وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں ۱۹ اور جب ایمان والوں کو میں تو کہیں ہم ایمان لائے،  
 ۲۰ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَيْطٰنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ  
 اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں فلا تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یوں ہی ہنسی کرتے ہیں فلا  
 اللہ یستہزیئ بھم و یمدھم فی طغیانہم یعمون اولیک  
 اللہ ان سے استہزا فرماتا ہے ۲۱ (جیسا اہل شان کے لائق ہے) اور انہیں ٹھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں پھنکتے رہیں یہ وہ  
 الذین اشتروا الصلۃ بالہدی فبارحت تجارتهم وما كانوا  
 لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی فلا تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے  
 مہتدین ۲۲ مثلهم کمثل الذی استوقد ناراً قلباً اضاءت  
 کی راہ جانتے ہی نہ تھے فلا ان کی کماوت اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب اس سے اس پاس سب  
 ماحولہ ذهب اللہ بنورہم وترکہم فی ظلمت لا یبصرون  
 جگہ کا اٹھا اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوچتا فلا  
 صم بکم عمی فہم لا یرجعون ۲۳ او کصیب من السماء  
 جہرے گونگے انہ سے تو وہ پھر آنے والے نہیں یا جیسے آسمان سے آترآ پانی  
 فیہ ظلمت و رعد و برق یجعلون اصابعہم فی اذانہم  
 کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک فلا اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں۔  
 من الصواعق حذر الموت واللہ حیط بالکفرین ۲۴  
 کوک کے سبب موت کے ڈر سے فلا اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے فلا  
 یکاد البرق یخطف ابصارہم کلما اضاء لہم مشوا  
 بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچکے بھاگے گی فلا جب کچھ چمک ہوئی اس میں چلنے لگے فلا

غداں و بھناوی ای منافق جب ان سے ملے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے منافق بڑا فریب و استہزا اسلئے ہے کہ ان کے لازم معلوم ہوں اور ان میں فساد و فحش کی  
 مواقع ملیں (غداں) فلا یعنی اظہار ایمان تسخر کے طور پر کیا یہ اسلام کا انکار ہوا مسئلہ انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ استہزا و تسخر کفر ہے۔ شان نزول یہ  
 آیت عبد اللہ بن ابی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی، ایک روز انہوں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو آتے دیکھا تو ابن ابی نے اپنے یاروں سے کہا دیکھو تو میں  
 کیسا بنا ہوں جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابن ابی نے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دست مبارک اپنے اٹھ میں لے کر آپ کی تعریف  
 کی پھر اسی طرح حضرت عمر و حضرت علی کی تعریف کی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ابن ابی خدا سے ڈرنا ہے بڑا کیونکہ منافقین بدترین خلق ہیں  
 اپہر وہ کہنے لگا کہ یہ باقی نفاق سے نہیں کی گئیں، بخدا ہم آپ کی طرح مومن صادق ہیں، جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو آپ اپنے یاروں میں اپنی پالہ بازی پر فخر کرنے لگا۔ اس پر یہ آیت  
 نازل ہوئی کہ منافقین مومنین سے ملنے وقت اظہار ایمان مخلص کرتے ہیں اور ان سے جلیحہ ہو کر اپنی خاص مجلسوں میں الٹی ہنسی کرتے اور استہزا کرتے ہیں (آخر خبر الثعلبی والواحدی و صفحہ ابن حجر  
 واسیوطی فی الباب الثقلول مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام و پیشوا دین کا تسخر کرنا کفر ہے ۲۴ اللہ تعالیٰ استہزا اور تمام ناقص و مجرب سے منفر د پاک ہے یہاں جہاں استہزا کی انتہا



فقیر صغیر فرمایا گیا تاکہ خوب دلنشین ہو جائے کہ یہ سزا اس نافرمانی کی ہے ایسے موقع پر ہرگز اگر کسی نفل سے تعبیر کرنا آئین فصاحت ہے جیسے **خَرَدَ سَيِّئَةً سَيِّئَةً** میں کمال حسن بیان یہ ہے کہ اس جملہ کو جملہ سابقہ پر موقوف نہ فرمایا، کیونکہ وہاں استعراض حقیقی معنی میں تھا **فَاِذَا** ہدایت کے بدلے گمراہی غمزدہ ناپسندی بجائے ایمان کے کفر اختیار کرنا نہایت خسارہ اور ٹوٹنے کی بات ہے۔

شان نزول یہ آیت یا ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے یا یہود کے حق میں جو پہلے سے توحید پر عمل کرتے تھے لیکن ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنا نہایت خسارہ اور ٹوٹنے کی بات ہے۔

توضیح ہو گئے تمام کفار کے حق میں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فطرت پر عطا فرمائی، حق کے دلائل واضح کئے ہدایت کی راہیں کھولیں لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا اور گمراہی اختیار کی۔

مسئلہ اس آیت سے بیخ تعلیمی کا جو اثر ثابت ہوا البقرہ ۲

یعنی غریب فروخت کے الفاظ کے بغیر شخص رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے **۲۴** کیونکہ اگر تجارت کا طریقہ جانتے تو اصل پر بھی رہا کرتے نہ کھو بیٹھتے۔

**۲۵** یہ بھی مثال ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ ہدایت دی یا کچھ قدرت بخشی پھر انہوں نے انکو ضائع کر دیا اور بدی دولت کو ضائع نہ کیا، ان کا مال حسرت و افسوس اور حسرت و غم ہے آئیں وہ منافق بھی داخل ہیں، جنہوں نے انکار ایمان کیا اور صل میں کفر رکھ کر اقرار کی روشنی کو ضائع کر دیا اور وہ بھی جو مومن ہونے کے بعد مرتد ہو گئے، اور وہ بھی جنہیں فطرت پر عطا ہوئی، اور دلائل کی روشنی ملے حق کو واضح کیا مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کی اور جب حق سننے نہ منے کئے راہ حق دیکھنے سے محروم ہوئے تو کان زبان آنکھ سب بیکار ہیں

**۲۶** ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والوں کی یہ دوسری مثال ہے کہ جیسے بارش زمین کی حیات کا سبب ہوتی ہے، اور اس کے ساتھ خوفناک تاریکیاں اور مہیب گرج اور جھک ہوتی ہے، اسی طرح قرآن و اسلام قلب کی حیات کا سبب ہیں اور کفر و شرک نفاق خلعت کے مشابہ جیسے تاریکی رہرو کو نازل تک پہنچنے سے مانع ہوتی ہے۔ ایسے ہی کفر نفاق راہیابی سے مانع ہیں اور وحیدیت گرج کے اور جھک مہیب کے مشابہ ہیں

شان نزول منافقوں میں سے دو آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہو کر شرک کی طرف بھاگے۔ راہ میں ہی بارش آئی جس کا آیت میں

**فِيهِۦ وَاِذَا اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ**  
اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اللہ چاہتا تو ان کے

**بَسْمِعِهِمْ وَاَبْصَارُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ**  
کان اور آنکھیں لے جاتا **۲۷** بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے **۲۸**

**يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ**  
لے لوگو **۲۹** اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے انگلیں

**قَبْلَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا**  
کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے **۳۰** اور جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا

**وَالسَّمَآءَ بِنَآءٍ ۝ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنْ**  
اور آسمان کو عمارت بنایا اور آسمان سے پانی آمارا **۳۱** تو اس سے کچھ پھل

**الشَّجَرِۦ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ**  
نکلے تمہارے کھانے کو تو اللہ کے لئے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ **۳۲**

**وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ**  
اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (ان خاص) بندے **۳۳** پر آمارا تو اس میں سے ایک سورت

**مِّثْلِهٖ ۚ وَاَدْعُوا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ**  
تو لے آؤ **۳۴** اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلاؤ اگر تم سچے ہو

**فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُودُهَا**  
پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا

**النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اَعَدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ۝ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا**  
انہیں آدمی اور پتھر ہیں **۳۵** تیار رکھی ہے کافروں کے لئے **۳۶** اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے

ذکر ہے اس میں شدت کی گرج کوک اور جھک تھی، جب گرج ہوتی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لینے کہ کہیں یہ کانوں کو پھاڑ کر مار نہ ڈالے، جب جھک ہوتی چلنے لگتے تھے جب اندھیری ہوتی، اندھے رہ جاتے، آپس میں کہنے لگے، خدا خیر سے صبح کرے توحید کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اچھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں دیں، چنانچہ انہوں نے لہ لہای کیا اور اسلام پر شہادت دے، اچھے حال کو اللہ تعالیٰ نے منافقین کے لئے نازل کر دیا، بنایا جو مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لینے کہ کہیں حضور کا کلام انہیں افزہ نہ کر دے جس سے مرہی جائیں اور جب اچھے مال و اولاد زیادہ ہوتے اور فتوح غنیمت ملتی تو بجلی کی چمک والوں کی طرح چلتے اور کہتے کہ اب تو دین محمدی سچا ہے اور جب مال و اولاد ہلاک ہوتے، اور کرنی بلا آتی تو بارش کی اندھیریوں میں ٹھسک رہنے والوں کی طرح کہتے کہ یہ مصیبتیں اسی دین کی وجہ سے ہیں اور اسلام سبٹ جاتے رہا باب انفعول لیسطی **۳۷** جیسے اندھیری رات میں کال گھٹا چھائی ہو اور بجلی کی گرج چمک چمک میں مغزوں کو حیران کرتی ہو اور وہ کوک کی خوشنک آواز سے باغیر ہلاک کانوں میں انگلیاں ٹھونسنا ہو، ایسے ہی کفار قرآن پاک کے سننے سے کان بند کرتے ہیں اور انہیں اندھیرا ہوتا ہے کہ کہیں انکے دشمن مضامین اسلام و ایمان کی طرف مائل کر کے باپ دادا کا کفری دین ترک نہ کر دیں جو انکے نزدیک موت کے برابر ہے **۳۸** لہذا یہ گریز انہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی کیونکہ وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر قرآن الہی سے غلام نہیں پاسکتے **۳۹** جیسے بجلی کی چمک معلوم ہوتا ہے کہ سینا کی کرنال کی دیگی، ایسے ہی لایل باہر کے الوار کی لہر بھرت کو خیر کے تر کیا



بقیہ صفحہ ۱۲ جس طرح اندھیری رات اور ابرو بارش کی تاریکیوں میں مسافر تھرتھرتا ہے جب تک چلتی ہے کچھ مل لیتا ہے جب اندھیرا ہوتا ہے کھڑا رہ جاتا ہے، اسی طرح اہل ایمان کے غلبہ اور مجتہد کی رہنمائی اور آرام کے وقت منافق اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں اور جب کوئی مشقت پیش آتی ہے تو کفر کی تاریکی میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور اسلام سے ہٹنے لگتے ہیں، اسی عنوان کو دوسری آیت میں اس طرح اُردھا فرمایا اِنَّ الدُّعَا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ يُخْرِجُكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ اِنَّكَ كُنْتَ مِنَ الظُّلُمَاتِ فَالْاُنْزِلُكَ مِنَ النُّورِ اِلَى الْظُّلُمَاتِ (خازن صادی وغیرہ)

۱۲ یعنی اگرچہ منافقین کا طرز عمل اس کا متضاد تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے سمیع و بصیر کو باطل دنیا کی اسلحہ اس سے معلوم ہوا کہ اسباب کی تاثیر مشیت الہیہ کے ساتھ مشروط کہ بغیر مشیت تمنا ہوا کچھ نہیں کر سکتے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشیت اسباب کی محتاج نہیں، وہ پہلے سبب ہو چکا ہے کر سکتا ہے ۱۳ شئی اسی کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اور جو مشیت سے تمام ممکنات شئی میں اہل ہیں پہلے وہ تحت قدرت ہیں اور جو ممکن نہیں، جیسا کہ متبع ہے اس سے قدرت والا وہ متعلق نہیں ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات صفات واجب ہیں اسلئے مقدور نہیں مسئلہ باری تعالیٰ کے لئے مجتہد اور تمام عیوب محال ہیں، اہل کے قدرت کو ان کے کچھ واسطہ نہیں ۱۴ اول سورہ میں کچھ بتایا گیا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی، پھر متقین کے اوصاف کا ذکر فرمایا اسکے بعد اس سے منحرف ہونے والے فرقوں کا اور ان کے احوال کا ذکر فرمایا کہ سعادت مند انسان ہدایت و تقویٰ کی طرف راغب ہو اور نافرمانی و نفاق سے بچے، اب طریق تحصیل تقویٰ قیصر فرمایا ہے یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِذَا خُطِبَ اِلَيْکُمْ اَلْحَقُّ فَاسْمِعُوْا لَہٗ وَادْعُوْا لِحَقِّہٖ وَلَا تَوَلَّوْا الْاَعْمٰی (۱۵) اور یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ حَلٰلِ مَا رَزَقْنَاکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلِیْنَ اِذَا خُطِبَ اِلَیْکُمْ بِالْحَقِّ فَاسْمِعُوْا لَہٗ وَادْعُوْا لِحَقِّہٖ وَلَا تَوَلَّوْا الْاَعْمٰی (۱۶) عام ہر اس میں اشارہ ہے کہ ان کی شرافت ہی ہے میں ہے کہ آدمی تقویٰ حاصل کرے اور مصروف عبادت رہے، عبادت وہ غایت تعلیم ہے جو بندہ اپنے صاحبزادے سے مسبود کی اہمیت کے اعتقاد و محسوس کے ساتھ نبھا لائے، یہاں عبادت عام ہے، اپنے تمام اوزار و اقسام و اصول و فروع کو شامل ہے مسئلہ کفار عبادت کے امور ہیں جس طرح بے نیت ہونا خدا کے فرض ہونے کا نفع نہیں، اسی طرح کافر ہونا جو عبادت کو منع نہیں کرتا اور بھی ہے جو شخص پر نادانی فریضت نفع حدث لازم کرتی ہو ایسے ہی کافر کو جو عبادت سے ترک کھڑ لازم

اسباب کی محتاج نہیں، وہ پہلے سبب ہو چکا ہے کر سکتا ہے ۱۳ شئی اسی کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اور جو مشیت سے تمام ممکنات شئی میں اہل ہیں پہلے وہ تحت قدرت ہیں اور جو ممکن نہیں، جیسا کہ متبع ہے اس سے قدرت والا وہ متعلق نہیں ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات صفات واجب ہیں اسلئے مقدور نہیں مسئلہ باری تعالیٰ کے لئے مجتہد اور تمام عیوب محال ہیں، اہل کے قدرت کو ان کے کچھ واسطہ نہیں ۱۴ اول سورہ میں کچھ بتایا گیا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی، پھر متقین کے اوصاف کا ذکر فرمایا اسکے بعد اس سے منحرف ہونے والے فرقوں کا اور ان کے احوال کا ذکر فرمایا کہ سعادت مند انسان ہدایت و تقویٰ کی طرف راغب ہو اور نافرمانی و نفاق سے بچے، اب طریق تحصیل تقویٰ قیصر فرمایا ہے یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِذَا خُطِبَ اِلَيْکُمْ اَلْحَقُّ فَاسْمِعُوْا لَہٗ وَادْعُوْا لِحَقِّہٖ وَلَا تَوَلَّوْا الْاَعْمٰی (۱۵) اور یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ حَلٰلِ مَا رَزَقْنَاکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلِیْنَ اِذَا خُطِبَ اِلَیْکُمْ بِالْحَقِّ فَاسْمِعُوْا لَہٗ وَادْعُوْا لِحَقِّہٖ وَلَا تَوَلَّوْا الْاَعْمٰی (۱۶) عام ہر اس میں اشارہ ہے کہ ان کی شرافت ہی ہے میں ہے کہ آدمی تقویٰ حاصل کرے اور مصروف عبادت رہے، عبادت وہ غایت تعلیم ہے جو بندہ اپنے صاحبزادے سے مسبود کی اہمیت کے اعتقاد و محسوس کے ساتھ نبھا لائے، یہاں عبادت عام ہے، اپنے تمام اوزار و اقسام و اصول و فروع کو شامل ہے مسئلہ کفار عبادت کے امور ہیں جس طرح بے نیت ہونا خدا کے فرض ہونے کا نفع نہیں، اسی طرح کافر ہونا جو عبادت کو منع نہیں کرتا اور بھی ہے جو شخص پر نادانی فریضت نفع حدث لازم کرتی ہو ایسے ہی کافر کو جو عبادت سے ترک کھڑ لازم

آتا ہے - ۱۷ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کا نافع عبادت ہی کو ملتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسکو عبادت یا اور کسی چیز سے نفع حاصل ہو ۱۸ پہلی آیت میں نعمت ایجاد کا بیان فرمایا، کہ تمہیں اور تمہارے آباء کو مدم سے موجود کیا، اور دوسری آیت میں اسباب معیشت و سائنس و ادب غذا کا بیان فرمایا، مگر ظاہر کر دیا کہ وہی ملل نعمت ہے توغیر کی پرستش محض باطل ہے ۱۹ تیسری آیت کے بعد حضور سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کے کتاب الہی و معجز ہونے کی وہ قاطع دلیل بیان فرمائی جاتی ہے جو طالع صادق کو اطمینان بخشنے اور منکروں کو غماز کرنے، ۲۰ بندہ خاص سے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں ۲۱ یعنی اسی سورت بنا کر لاؤ جو فصاحت و بلاغت اور حسن نظم و ترتیب اور عینک خبر میں سے قرآن پاک کی شکر ہو ۲۲ پھر سے وہ بت مراد ہیں جنہیں کفار کہتے ہیں اور ان کی محبت میں قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عناد و انکار کرتے ہیں ۲۳ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہونے کا سبب یہ بھی اشارہ ہے کہ زمین کے لئے بحرہ تعالیٰ خلقت داری ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں ۲۴ سنت الہی ہے کہ کتاب میں تربیب کے ساتھ ترغیب ذکر فرماتا ہے، اسی لئے کفار اور ان کے اعمال و عقائد کے ذکر کے بعد مومنین اور اچھے اعمال کا ذکر فرمایا اور انہیں جنت کی بشارت دی صالِحَاتٍ لِّمَنِ نِّبَیَاں وہ عمل ہیں جو شرعاً اچھے ہوں ان میں فرائض و نوافل سبب اُختل ہیں اطمینان مسئلہ عمل صالح کا ایمان پر عطف دلیل ہے اس کی کمال جزو ایمان نہیں

۱۲ یعنی اگرچہ منافقین کا طرز عمل اس کا متضاد تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے سمیع و بصیر کو باطل دنیا کی اسلحہ اس سے معلوم ہوا کہ اسباب کی تاثیر مشیت الہیہ کے ساتھ مشروط کہ بغیر مشیت تمنا ہوا کچھ نہیں کر سکتے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مشیت اسباب کی محتاج نہیں، وہ پہلے سبب ہو چکا ہے کر سکتا ہے ۱۳ شئی اسی کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اور جو مشیت سے تمام ممکنات شئی میں اہل ہیں پہلے وہ تحت قدرت ہیں اور جو ممکن نہیں، جیسا کہ متبع ہے اس سے قدرت والا وہ متعلق نہیں ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات صفات واجب ہیں اسلئے مقدور نہیں مسئلہ باری تعالیٰ کے لئے مجتہد اور تمام عیوب محال ہیں، اہل کے قدرت کو ان کے کچھ واسطہ نہیں ۱۴ اول سورہ میں کچھ بتایا گیا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی، پھر متقین کے اوصاف کا ذکر فرمایا اسکے بعد اس سے منحرف ہونے والے فرقوں کا اور ان کے احوال کا ذکر فرمایا کہ سعادت مند انسان ہدایت و تقویٰ کی طرف راغب ہو اور نافرمانی و نفاق سے بچے، اب طریق تحصیل تقویٰ قیصر فرمایا ہے یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِذَا خُطِبَ اِلَيْکُمْ اَلْحَقُّ فَاسْمِعُوْا لَہٗ وَادْعُوْا لِحَقِّہٖ وَلَا تَوَلَّوْا الْاَعْمٰی (۱۵) اور یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ حَلٰلِ مَا رَزَقْنَاکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلِیْنَ اِذَا خُطِبَ اِلَیْکُمْ بِالْحَقِّ فَاسْمِعُوْا لَہٗ وَادْعُوْا لِحَقِّہٖ وَلَا تَوَلَّوْا الْاَعْمٰی (۱۶) عام ہر اس میں اشارہ ہے کہ ان کی شرافت ہی ہے میں ہے کہ آدمی تقویٰ حاصل کرے اور مصروف عبادت رہے، عبادت وہ غایت تعلیم ہے جو بندہ اپنے صاحبزادے سے مسبود کی اہمیت کے اعتقاد و محسوس کے ساتھ نبھا لائے، یہاں عبادت عام ہے، اپنے تمام اوزار و اقسام و اصول و فروع کو شامل ہے مسئلہ کفار عبادت کے امور ہیں جس طرح بے نیت ہونا خدا کے فرض ہونے کا نفع نہیں، اسی طرح کافر ہونا جو عبادت کو منع نہیں کرتا اور بھی ہے جو شخص پر نادانی فریضت نفع حدث لازم کرتی ہو ایسے ہی کافر کو جو عبادت سے ترک کھڑ لازم

آتا ہے - ۱۷ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کا نافع عبادت ہی کو ملتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسکو عبادت یا اور کسی چیز سے نفع حاصل ہو ۱۸ پہلی آیت میں نعمت ایجاد کا بیان فرمایا، کہ تمہیں اور تمہارے آباء کو مدم سے موجود کیا، اور دوسری آیت میں اسباب معیشت و سائنس و ادب غذا کا بیان فرمایا، مگر ظاہر کر دیا کہ وہی ملل نعمت ہے توغیر کی پرستش محض باطل ہے ۱۹ تیسری آیت کے بعد حضور سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کے کتاب الہی و معجز ہونے کی وہ قاطع دلیل بیان فرمائی جاتی ہے جو طالع صادق کو اطمینان بخشنے اور منکروں کو غماز کرنے، ۲۰ بندہ خاص سے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں ۲۱ یعنی اسی سورت بنا کر لاؤ جو فصاحت و بلاغت اور حسن نظم و ترتیب اور عینک خبر میں سے قرآن پاک کی شکر ہو ۲۲ پھر سے وہ بت مراد ہیں جنہیں کفار کہتے ہیں اور ان کی محبت میں قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عناد و انکار کرتے ہیں ۲۳ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہونے کا سبب یہ بھی اشارہ ہے کہ زمین کے لئے بحرہ تعالیٰ خلقت داری ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں ۲۴ سنت الہی ہے کہ کتاب میں تربیب کے ساتھ ترغیب ذکر فرماتا ہے، اسی لئے کفار اور ان کے اعمال و عقائد کے ذکر کے بعد مومنین اور اچھے اعمال کا ذکر فرمایا اور انہیں جنت کی بشارت دی صالِحَاتٍ لِّمَنِ نِّبَیَاں وہ عمل ہیں جو شرعاً اچھے ہوں ان میں فرائض و نوافل سبب اُختل ہیں اطمینان مسئلہ عمل صالح کا ایمان پر عطف دلیل ہے اس کی کمال جزو ایمان نہیں



ابن سید (صوفی گذشتہ) مسئلہ یہ بشارت مومنین صالحین کے لیے بلا قید ہے اور گنہگاروں کو جو بشارت دی گئی ہے وہ مقید بمشییت الہی ہے کہ چاہے ازراہ کرم معاف فرمائے چاہے گناہوں کی سزا دے کہ جنت عطا کرے۔ (مدارک) ۴۱۰ جنت کے پھل باجم مشابہ ہوں گے اور دلتے ان کے جدا جدا اس لیے جنتی کہیں گے کہ یہی پھل تو ہمیں پہلے مل چکا ہے مگر کھانے سے نئی لذت پائیں گے تو ان کا لطف بہت زیادہ ہو جائے گا۔ ۴۱۱ جنتی یہاں خواہ حوریں ہوں یا اور سب زنانہ عواض اور تمام ناپاکیوں اور گنہگاروں سے بتر ہوں گی نہ ہم پر سب ہوگا نہ بول و ہزار اس کے ساتھ ہی وہ ہزار اجی و بختی سے بھی پاک ہوگی (مدارک وغازن) ۴۱۲ یعنی اہل جنت نہ کبھی فنا ہوں گے نہ جنت سے نکالے جائیں گے مسئلہ اس سے **البقرة ۲۰۹**

معلوم ہوا کہ جنت و اہل جنت کے لیے فنا نہیں **۱۰۱** شان نزول جب اللہ تعالیٰ نے آیہ **مَنْ أَهْلُهَا** کے متعلق فرمایا تو اس میں منافع کی دو مثالیں بیان فرمائی تو منافع نے یہ اعتراض کیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ ایسی مثالیں بیان فرمائے اسکے دیس کی ترازو کوئی **۱۰۲** چونکہ مثالوں کا بیان مقتضائے حکمت اور مضمون کو دل نشین کرنا والا ہوتا ہے اور صفائے عرب کا دستور ہے اس لیے اس پر اعتراض غلط و بجا ہے اور بیان امتداد حق ہے **۱۰۳** یضیض بہ کفار کے اس مقولہ کا جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سبب سے کیا مقصود ہے اور اہل الذین آمنوا اور اہل الذین کفروا جو دو جملے اور ارشاد ہوئے انکی تفسیر ہے کہ کفار منحل سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے جن کی عقل پر چلنے سے غلبہ کیا ہے اور جن کی عادت مکارہ و عناد ہے اور جو امر حق اور کھلی حکمت کے انکار و مخالفت کے خوگر ہیں اور باوجودیکہ شریعت نہایت ہی برعل ہے پھر بھی انکار کرتے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ بہتوں کو ہدایت فرماتا ہے جو غور و تحقیق کے عادی ہیں اور انصاف کے خلاف بات نہیں کہتے وہ جانتے ہیں کہ حکمت بھی ہے کہ غلطی بھی ہے اور کسی قدر دلی خیر سے اور حق پر کی ادنیٰ شے سے دی جائے جیسا کہ اوپر کی آیت میں حق کی نور سے اور باطل کی ظلمت سے شریعت دی گئی **۱۰۴** شرع میں فاسق اس نافرمان کو کہتے ہیں جو کبیرہ کا مرتکب ہو فسق کے تین درجہ ہیں ایک لغابی وہ ہے کہ آدمی اتفاقیہ کسی کبیرہ کا مرتکب ہوا اور اسکو برا ہی جانتا رہا دوسرا انہماک کہ کبیرہ کا عادی ہو گیا اور اس سے بچنے کی پرواہ نہ رہی

**كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ مُمِيتَكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ**  
 حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں جلایا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلایے گا پھر اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے **۱۰۵**  
**هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ** **۱۰۶** **وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ** **۱۰۷** **قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ** **۱۰۸** **وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ** **۱۰۹** **قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ تَوَسَّأُوْا** **۱۱۰** **إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ** **۱۱۱** **قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ إِنِّي**  
 جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں **۱۰۵** بولے **۱۰۶** کیا ایسے کو (نائب) کرے گا جو اس میں فساد پھیلانے کا اور خونریزیاں کرے گا **۱۰۷** اور تم تجھے سزا دیتے ہو **۱۰۸** **۱۰۹** **۱۱۰** **۱۱۱** **۱۱۲** **۱۱۳** **۱۱۴** **۱۱۵** **۱۱۶** **۱۱۷** **۱۱۸** **۱۱۹** **۱۲۰** **۱۲۱** **۱۲۲** **۱۲۳** **۱۲۴** **۱۲۵** **۱۲۶** **۱۲۷** **۱۲۸** **۱۲۹** **۱۳۰** **۱۳۱** **۱۳۲** **۱۳۳** **۱۳۴** **۱۳۵** **۱۳۶** **۱۳۷** **۱۳۸** **۱۳۹** **۱۴۰** **۱۴۱** **۱۴۲** **۱۴۳** **۱۴۴** **۱۴۵** **۱۴۶** **۱۴۷** **۱۴۸** **۱۴۹** **۱۵۰** **۱۵۱** **۱۵۲** **۱۵۳** **۱۵۴** **۱۵۵** **۱۵۶** **۱۵۷** **۱۵۸** **۱۵۹** **۱۶۰** **۱۶۱** **۱۶۲** **۱۶۳** **۱۶۴** **۱۶۵** **۱۶۶** **۱۶۷** **۱۶۸** **۱۶۹** **۱۷۰** **۱۷۱** **۱۷۲** **۱۷۳** **۱۷۴** **۱۷۵** **۱۷۶** **۱۷۷** **۱۷۸** **۱۷۹** **۱۸۰** **۱۸۱** **۱۸۲** **۱۸۳** **۱۸۴** **۱۸۵** **۱۸۶** **۱۸۷** **۱۸۸** **۱۸۹** **۱۹۰** **۱۹۱** **۱۹۲** **۱۹۳** **۱۹۴** **۱۹۵** **۱۹۶** **۱۹۷** **۱۹۸** **۱۹۹** **۲۰۰** **۲۰۱** **۲۰۲** **۲۰۳** **۲۰۴** **۲۰۵** **۲۰۶** **۲۰۷** **۲۰۸** **۲۰۹** **۲۱۰** **۲۱۱** **۲۱۲** **۲۱۳** **۲۱۴** **۲۱۵** **۲۱۶** **۲۱۷** **۲۱۸** **۲۱۹** **۲۲۰** **۲۲۱** **۲۲۲** **۲۲۳** **۲۲۴** **۲۲۵** **۲۲۶** **۲۲۷** **۲۲۸** **۲۲۹** **۲۳۰** **۲۳۱** **۲۳۲** **۲۳۳** **۲۳۴** **۲۳۵** **۲۳۶** **۲۳۷** **۲۳۸** **۲۳۹** **۲۴۰** **۲۴۱** **۲۴۲** **۲۴۳** **۲۴۴** **۲۴۵** **۲۴۶** **۲۴۷** **۲۴۸** **۲۴۹** **۲۵۰** **۲۵۱** **۲۵۲** **۲۵۳** **۲۵۴** **۲۵۵** **۲۵۶** **۲۵۷** **۲۵۸** **۲۵۹** **۲۶۰** **۲۶۱** **۲۶۲** **۲۶۳** **۲۶۴** **۲۶۵** **۲۶۶** **۲۶۷** **۲۶۸** **۲۶۹** **۲۷۰** **۲۷۱** **۲۷۲** **۲۷۳** **۲۷۴** **۲۷۵** **۲۷۶** **۲۷۷** **۲۷۸** **۲۷۹** **۲۸۰** **۲۸۱** **۲۸۲** **۲۸۳** **۲۸۴** **۲۸۵** **۲۸۶** **۲۸۷** **۲۸۸** **۲۸۹** **۲۹۰** **۲۹۱** **۲۹۲** **۲۹۳** **۲۹۴** **۲۹۵** **۲۹۶** **۲۹۷** **۲۹۸** **۲۹۹** **۳۰۰** **۳۰۱** **۳۰۲** **۳۰۳** **۳۰۴** **۳۰۵** **۳۰۶** **۳۰۷** **۳۰۸** **۳۰۹** **۳۱۰** **۳۱۱** **۳۱۲** **۳۱۳** **۳۱۴** **۳۱۵** **۳۱۶** **۳۱۷** **۳۱۸** **۳۱۹** **۳۲۰** **۳۲۱** **۳۲۲** **۳۲۳** **۳۲۴** **۳۲۵** **۳۲۶** **۳۲۷** **۳۲۸** **۳۲۹** **۳۳۰** **۳۳۱** **۳۳۲** **۳۳۳** **۳۳۴** **۳۳۵** **۳۳۶** **۳۳۷** **۳۳۸** **۳۳۹** **۳۴۰** **۳۴۱** **۳۴۲** **۳۴۳** **۳۴۴** **۳۴۵** **۳۴۶** **۳۴۷** **۳۴۸** **۳۴۹** **۳۵۰** **۳۵۱** **۳۵۲** **۳۵۳** **۳۵۴** **۳۵۵** **۳۵۶** **۳۵۷** **۳۵۸** **۳۵۹** **۳۶۰** **۳۶۱** **۳۶۲** **۳۶۳** **۳۶۴** **۳۶۵** **۳۶۶** **۳۶۷** **۳۶۸** **۳۶۹** **۳۷۰** **۳۷۱** **۳۷۲** **۳۷۳** **۳۷۴** **۳۷۵** **۳۷۶** **۳۷۷** **۳۷۸** **۳۷۹** **۳۸۰** **۳۸۱** **۳۸۲** **۳۸۳** **۳۸۴** **۳۸۵** **۳۸۶** **۳۸۷** **۳۸۸** **۳۸۹** **۳۹۰** **۳۹۱** **۳۹۲** **۳۹۳** **۳۹۴** **۳۹۵** **۳۹۶** **۳۹۷** **۳۹۸** **۳۹۹** **۴۰۰** **۴۰۱** **۴۰۲** **۴۰۳** **۴۰۴** **۴۰۵** **۴۰۶** **۴۰۷** **۴۰۸** **۴۰۹** **۴۱۰** **۴۱۱** **۴۱۲** **۴۱۳** **۴۱۴** **۴۱۵** **۴۱۶** **۴۱۷** **۴۱۸** **۴۱۹** **۴۲۰** **۴۲۱** **۴۲۲** **۴۲۳** **۴۲۴** **۴۲۵** **۴۲۶** **۴۲۷** **۴۲۸** **۴۲۹** **۴۳۰** **۴۳۱** **۴۳۲** **۴۳۳** **۴۳۴** **۴۳۵** **۴۳۶** **۴۳۷** **۴۳۸** **۴۳۹** **۴۴۰** **۴۴۱** **۴۴۲** **۴۴۳** **۴۴۴** **۴۴۵** **۴۴۶** **۴۴۷** **۴۴۸** **۴۴۹** **۴۵۰** **۴۵۱** **۴۵۲** **۴۵۳** **۴۵۴** **۴۵۵** **۴۵۶** **۴۵۷** **۴۵۸** **۴۵۹** **۴۶۰** **۴۶۱** **۴۶۲** **۴۶۳** **۴۶۴** **۴۶۵** **۴۶۶** **۴۶۷** **۴۶۸** **۴۶۹** **۴۷۰** **۴۷۱** **۴۷۲** **۴۷۳** **۴۷۴** **۴۷۵** **۴۷۶** **۴۷۷** **۴۷۸** **۴۷۹** **۴۸۰** **۴۸۱** **۴۸۲** **۴۸۳** **۴۸۴** **۴۸۵** **۴۸۶** **۴۸۷** **۴۸۸** **۴۸۹** **۴۹۰** **۴۹۱** **۴۹۲** **۴۹۳** **۴۹۴** **۴۹۵** **۴۹۶** **۴۹۷** **۴۹۸** **۴۹۹** **۵۰۰** **۵۰۱** **۵۰۲** **۵۰۳** **۵۰۴** **۵۰۵** **۵۰۶** **۵۰۷** **۵۰۸** **۵۰۹** **۵۱۰** **۵۱۱** **۵۱۲** **۵۱۳** **۵۱۴** **۵۱۵** **۵۱۶** **۵۱۷** **۵۱۸** **۵۱۹** **۵۲۰** **۵۲۱** **۵۲۲** **۵۲۳** **۵۲۴** **۵۲۵** **۵۲۶** **۵۲۷** **۵۲۸** **۵۲۹** **۵۳۰** **۵۳۱** **۵۳۲** **۵۳۳** **۵۳۴** **۵۳۵** **۵۳۶** **۵۳۷** **۵۳۸** **۵۳۹** **۵۴۰** **۵۴۱** **۵۴۲** **۵۴۳** **۵۴۴** **۵۴۵** **۵۴۶** **۵۴۷** **۵۴۸** **۵۴۹** **۵۵۰** **۵۵۱** **۵۵۲** **۵۵۳** **۵۵۴** **۵۵۵** **۵۵۶** **۵۵۷** **۵۵۸** **۵۵۹** **۵۶۰** **۵۶۱** **۵۶۲** **۵۶۳** **۵۶۴** **۵۶۵** **۵۶۶** **۵۶۷** **۵۶۸** **۵۶۹** **۵۷۰** **۵۷۱** **۵۷۲** **۵۷۳** **۵۷۴** **۵۷۵** **۵۷۶** **۵۷۷** **۵۷۸** **۵۷۹** **۵۸۰** **۵۸۱** **۵۸۲** **۵۸۳** **۵۸۴** **۵۸۵** **۵۸۶** **۵۸۷** **۵۸۸** **۵۸۹** **۵۹۰** **۵۹۱** **۵۹۲** **۵۹۳** **۵۹۴** **۵۹۵** **۵۹۶** **۵۹۷** **۵۹۸** **۵۹۹** **۶۰۰** **۶۰۱** **۶۰۲** **۶۰۳** **۶۰۴** **۶۰۵** **۶۰۶** **۶۰۷** **۶۰۸** **۶۰۹** **۶۱۰** **۶۱۱** **۶۱۲** **۶۱۳** **۶۱۴** **۶۱۵** **۶۱۶** **۶۱۷** **۶۱۸** **۶۱۹** **۶۲۰** **۶۲۱** **۶۲۲** **۶۲۳** **۶۲۴** **۶۲۵** **۶۲۶** **۶۲۷** **۶۲۸** **۶۲۹** **۶۳۰** **۶۳۱** **۶۳۲** **۶۳۳** **۶۳۴** **۶۳۵** **۶۳۶** **۶۳۷** **۶۳۸** **۶۳۹** **۶۴۰** **۶۴۱** **۶۴۲** **۶۴۳** **۶۴۴** **۶۴۵** **۶۴۶** **۶۴۷** **۶۴۸** **۶۴۹** **۶۵۰** **۶۵۱** **۶۵۲** **۶۵۳** **۶۵۴** **۶۵۵** **۶۵۶** **۶۵۷** **۶۵۸** **۶۵۹** **۶۶۰** **۶۶۱** **۶۶۲** **۶۶۳** **۶۶۴** **۶۶۵** **۶۶۶** **۶۶۷** **۶۶۸** **۶۶۹** **۶۷۰** **۶۷۱** **۶۷۲** **۶۷۳** **۶۷۴** **۶۷۵** **۶۷۶** **۶۷۷** **۶۷۸** **۶۷۹** **۶۸۰** **۶۸۱** **۶۸۲** **۶۸۳** **۶۸۴** **۶۸۵** **۶۸۶** **۶۸۷** **۶۸۸** **۶۸۹** **۶۹۰** **۶۹۱** **۶۹۲** **۶۹۳** **۶۹۴** **۶۹۵** **۶۹۶** **۶۹۷** **۶۹۸** **۶۹۹** **۷۰۰** **۷۰۱** **۷۰۲** **۷۰۳** **۷۰۴** **۷۰۵** **۷۰۶** **۷۰۷** **۷۰۸** **۷۰۹** **۷۱۰** **۷۱۱** **۷۱۲** **۷۱۳** **۷۱۴** **۷۱۵** **۷۱۶** **۷۱۷** **۷۱۸** **۷۱۹** **۷۲۰** **۷۲۱** **۷۲۲** **۷۲۳** **۷۲۴** **۷۲۵** **۷۲۶** **۷۲۷** **۷۲۸** **۷۲۹** **۷۳۰** **۷۳۱** **۷۳۲** **۷۳۳** **۷۳۴** **۷۳۵** **۷۳۶** **۷۳۷** **۷۳۸** **۷۳۹** **۷۴۰** **۷۴۱** **۷۴۲** **۷۴۳** **۷۴۴** **۷۴۵** **۷۴۶** **۷۴۷** **۷۴۸** **۷۴۹** **۷۵۰** **۷۵۱** **۷۵۲** **۷۵۳** **۷۵۴** **۷۵۵** **۷۵۶** **۷۵۷** **۷۵۸** **۷۵۹** **۷۶۰** **۷۶۱** **۷۶۲** **۷۶۳** **۷۶۴** **۷۶۵** **۷۶۶** **۷۶۷** **۷۶۸** **۷۶۹** **۷۷۰** **۷۷۱** **۷۷۲** **۷۷۳** **۷۷۴** **۷۷۵** **۷۷۶** **۷۷۷** **۷۷۸** **۷۷۹** **۷۸۰** **۷۸۱** **۷۸۲** **۷۸۳** **۷۸۴** **۷۸۵** **۷۸۶** **۷۸۷** **۷۸۸** **۷۸۹** **۷۹۰** **۷۹۱** **۷۹۲** **۷۹۳** **۷۹۴** **۷۹۵** **۷۹۶** **۷۹۷** **۷۹۸** **۷۹۹** **۸۰۰** **۸۰۱** **۸۰۲** **۸۰۳** **۸۰۴** **۸۰۵** **۸۰۶** **۸۰۷** **۸۰۸** **۸۰۹** **۸۱۰** **۸۱۱** **۸۱۲** **۸۱۳** **۸۱۴** **۸۱۵** **۸۱۶** **۸۱۷** **۸۱۸** **۸۱۹** **۸۲۰** **۸۲۱** **۸۲۲** **۸۲۳** **۸۲۴** **۸۲۵** **۸۲۶** **۸۲۷** **۸۲۸** **۸۲۹** **۸۳۰** **۸۳۱** **۸۳۲** **۸۳۳** **۸۳۴** **۸۳۵** **۸۳۶** **۸۳۷** **۸۳۸** **۸۳۹** **۸۴۰** **۸۴۱** **۸۴۲** **۸۴۳** **۸۴۴** **۸۴۵** **۸۴۶** **۸۴۷** **۸۴۸** **۸۴۹** **۸۵۰** **۸۵۱** **۸۵۲** **۸۵۳** **۸۵۴** **۸۵۵** **۸۵۶** **۸۵۷** **۸۵۸** **۸۵۹** **۸۶۰** **۸۶۱** **۸۶۲** **۸۶۳** **۸۶۴** **۸۶۵** **۸۶۶** **۸۶۷** **۸۶۸** **۸۶۹** **۸۷۰** **۸۷۱** **۸۷۲** **۸۷۳** **۸۷۴** **۸۷۵** **۸۷۶** **۸۷۷** **۸۷۸** **۸۷۹** **۸۸۰** **۸۸۱** **۸۸۲** **۸۸۳** **۸۸۴** **۸۸۵** **۸۸۶** **۸۸۷** **۸۸۸** **۸۸۹** **۸۹۰** **۸۹۱** **۸۹۲** **۸۹۳** **۸۹۴** **۸۹۵** **۸۹۶** **۸۹۷** **۸۹۸** **۸۹۹** **۹۰۰** **۹۰۱** **۹۰۲** **۹۰۳** **۹۰۴** **۹۰۵** **۹۰۶** **۹۰۷** **۹۰۸** **۹۰۹** **۹۱۰** **۹۱۱** **۹۱۲** **۹۱۳** **۹۱۴** **۹۱۵** **۹۱۶** **۹۱۷** **۹۱۸** **۹۱۹** **۹۲۰** **۹۲۱** **۹۲۲** **۹۲۳** **۹۲۴** **۹۲۵** **۹۲۶** **۹۲۷** **۹۲۸** **۹۲۹** **۹۳۰** **۹۳۱** **۹۳۲** **۹۳۳** **۹۳۴** **۹۳۵** **۹۳۶** **۹۳۷** **۹۳۸** **۹۳۹** **۹۴۰** **۹۴۱** **۹۴۲** **۹۴۳** **۹۴۴** **۹۴۵** **۹۴۶** **۹۴۷** **۹۴۸** **۹۴۹** **۹۵۰** **۹۵۱** **۹۵۲** **۹۵۳** **۹۵۴** **۹۵۵** **۹۵۶** **۹۵۷** **۹۵۸** **۹۵۹** **۹۶۰** **۹۶۱** **۹۶۲** **۹۶۳** **۹۶۴** **۹۶۵** **۹۶۶** **۹۶۷** **۹۶۸** **۹۶۹** **۹۷۰** **۹۷۱** **۹۷۲** **۹۷۳** **۹۷۴** **۹۷۵** **۹۷۶** **۹۷۷** **۹۷۸** **۹۷۹** **۹۸۰** **۹۸۱** **۹۸۲** **۹۸۳** **۹۸۴** **۹۸۵** **۹۸۶** **۹۸۷** **۹۸۸** **۹۸۹** **۹۹۰** **۹۹۱** **۹۹۲** **۹۹۳** **۹۹۴** **۹۹۵** **۹۹۶** **۹۹۷** **۹۹۸** **۹۹۹** **۱۰۰۰**

نہ



(برسلسہ صفحہ گذشتہ) اس بھی ہوتے ہیں زمین مردہ ہو گئی عرف میں بھی موت اس مٹی میں آئی خود قرآن پاک میں ارشاد ہوا یحییٰ لآذنہ بعد موتھا وطلب یہ ہے کہ تم بچان تمہیں تھے عصر کی صورت میں پھر خدا کی شکل میں پھر اخلاط کی شان میں پھر لفظ کی حالت میں اس نے تم کو جان دی زندہ فرمایا پھر عمر کی معاد پوری ہونے پر زمین مت دیکھا پھر تمہیں زندہ کر لگا اس سے باقی کی زندگی مراد ہے جو سوال کے لیے ہوگی یا حشر کی پھر تم حساب و جزا کے لیے اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اپنے اس حال کو جان کر تمہارا کفر کما نیت عجیب ہے ایک قول مغضرب کا یہ بھی ہے کہ کفین تکفروا کا خطاب یومنین سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ تم کس طرح کا فر ہو سکتے ہو دراصل خالق تم کہیں کی موت سے مردہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہم و ایمان کی زندگی عطا فرمائی اس کے بعد تمہارے لئے وہی موت جو تم کو گرنے کے بعد کتب آیا کرتی ہے اس کے بعد وہ تمہیں الٰہی حیات عطا فرمایا پھر تم اپنی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ

تہیں ایسا تو یہ کیا جو کہ کسی تکفیر کا کلمہ نہ کہ کسی ناسخ کی لکھی ہوئی کتب پر اس کا نظروں گرا و ۱۵ یعنی کائنات پر ہے جانور دریا بہاڑ جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دنیوی نفع کے لیے بنائے دینی نفع اس طرح کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کی معرفت ہو اور دنیوی منافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح کفر کرو گے جس مسئلہ کفری و ابوکرازی وغیرہ نے خنکی لنگھ کو قابل انتفاع اشیاء کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دی ہے ۱۶ یعنی خلقت و ایجاد اللہ تعالیٰ کے عالم جمیع اشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی برکت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علم محیط کے ممکن و متصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کافر محال جانتے تھے ان آیتوں میں ان کے ابطال پر قوی برہان قائم فرمادی کہ جب اللہ تعالیٰ قادر ہے عظیم ہے اور ابدان کے مادے جمع و حیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے پھر بدنیش آسمان و زمین کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمان میں فرشتوں کو اور زمین میں جنات کو سکونت دی جنات نے فساد انگیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت سمجھی جس نے انہیں پیاروں و بھائیوں میں نکال بھگایا ۱۷ خلیفہ احکام و اوامر کے اجراء و دیگر تصرفات میں اہل کائنات ہوتا ہے یہاں خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ اور تمام انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں تو فرمایا اذکر انما جعلناک خلیفۃ فی الارض فرشتوں کو خلافت آدم کی خبر اس لئے دی گئی کہ وہ ان کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت دریافت کر کے معلوم کر لیں اور ان پر خلیفہ کی عظمت و شان ظاہر ہو کہ ان کو یہ الٰہی شرف سے قبل ہی خلیفہ کا لقب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی یہ الٰہی بشارت دی گئی جس مسئلہ اسیں جنہوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسکو مشورہ کی حاجت نہ ۱۸ تاکہ کا مقصد ائمہ رض یا حضرت آدم پر طعن نہیں بلکہ حکمت خلافت دریافت کرنا ہے اور انسانوں کی طرف فساد انگیزی کی نسبت کرنا اس کا علم یا انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گیا ہو یا لوح محفوظ سے حاصل ہوا ہو یا خود انہوں نے جنات پر قیاس کیا ہو ۱۹ یعنی میری حکمتیں تم پر ظاہر نہیں بات یہ ہے کہ انسانوں میں انبیاء بھی ہوئے اولیاء بھی علماء بھی اور وہ علمی و عملی دونوں فضیلتوں کے جامع ہونگے ۲۰ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام شیاء و جوہر و سمیات پیش فرما کر یہ بیان کیا کہ اسما و صفات و افعال و خواص و اصول علوم و صناعات سب کا علم بطریق الہام عطا فرمایا ۲۱ یعنی اگر تم اپنے اس خیال میں پکے ہو کہ کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کرے اور خلافت کے تمہیں حق موتوان چہرہ کے نام تھا تو کیونکہ خلیفہ کا کام تصرف و تدبیر اور عدل و انصاف ہے اور یہ چیز اس کے ممکن نہیں کہ خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم ہو چرچا براس کو متصرف فرمایا گیا اور جن کا اس کو فیصلہ کرنا ہے جس مسئلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ علم اسماء و مخلوقوں اور تمہائیوں کی عبادت سے افضل ہے جس مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔

۱۵ یعنی کائنات پر ہے جانور دریا بہاڑ جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دنیوی نفع کے لیے بنائے دینی نفع اس طرح کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کی معرفت ہو اور دنیوی منافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح کفر کرو گے جس مسئلہ کفری و ابوکرازی وغیرہ نے خنکی لنگھ کو قابل انتفاع اشیاء کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دی ہے ۱۶ یعنی خلقت و ایجاد اللہ تعالیٰ کے عالم جمیع اشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی برکت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علم محیط کے ممکن و متصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کافر محال جانتے تھے ان آیتوں میں ان کے ابطال پر قوی برہان قائم فرمادی کہ جب اللہ تعالیٰ قادر ہے عظیم ہے اور ابدان کے مادے جمع و حیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے پھر بدنیش آسمان و زمین کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمان میں فرشتوں کو اور زمین میں جنات کو سکونت دی جنات نے فساد انگیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت سمجھی جس نے انہیں پیاروں و بھائیوں میں نکال بھگایا ۱۷ خلیفہ احکام و اوامر کے اجراء و دیگر تصرفات میں اہل کائنات ہوتا ہے یہاں خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ اور تمام انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں تو فرمایا اذکر انما جعلناک خلیفۃ فی الارض فرشتوں کو خلافت آدم کی خبر اس لئے دی گئی کہ وہ ان کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت دریافت کر کے معلوم کر لیں اور ان پر خلیفہ کی عظمت و شان ظاہر ہو کہ ان کو یہ الٰہی شرف سے قبل ہی خلیفہ کا لقب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی یہ الٰہی بشارت دی گئی جس مسئلہ اسیں جنہوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسکو مشورہ کی حاجت نہ ۱۸ تاکہ کا مقصد ائمہ رض یا حضرت آدم پر طعن نہیں بلکہ حکمت خلافت دریافت کرنا ہے اور انسانوں کی طرف فساد انگیزی کی نسبت کرنا اس کا علم یا انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گیا ہو یا لوح محفوظ سے حاصل ہوا ہو یا خود انہوں نے جنات پر قیاس کیا ہو ۱۹ یعنی میری حکمتیں تم پر ظاہر نہیں بات یہ ہے کہ انسانوں میں انبیاء بھی ہوئے اولیاء بھی علماء بھی اور وہ علمی و عملی دونوں فضیلتوں کے جامع ہونگے ۲۰ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام شیاء و جوہر و سمیات پیش فرما کر یہ بیان کیا کہ اسما و صفات و افعال و خواص و اصول علوم و صناعات سب کا علم بطریق الہام عطا فرمایا ۲۱ یعنی اگر تم اپنے اس خیال میں پکے ہو کہ کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کرے اور خلافت کے تمہیں حق موتوان چہرہ کے نام تھا تو کیونکہ خلیفہ کا کام تصرف و تدبیر اور عدل و انصاف ہے اور یہ چیز اس کے ممکن نہیں کہ خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم ہو چرچا براس کو متصرف فرمایا گیا اور جن کا اس کو فیصلہ کرنا ہے جس مسئلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ علم اسماء و مخلوقوں اور تمہائیوں کی عبادت سے افضل ہے جس مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔

۱۵ یعنی کائنات پر ہے جانور دریا بہاڑ جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دنیوی نفع کے لیے بنائے دینی نفع اس طرح کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کی معرفت ہو اور دنیوی منافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح کفر کرو گے جس مسئلہ کفری و ابوکرازی وغیرہ نے خنکی لنگھ کو قابل انتفاع اشیاء کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دی ہے ۱۶ یعنی خلقت و ایجاد اللہ تعالیٰ کے عالم جمیع اشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی برکت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علم محیط کے ممکن و متصور نہیں مرنے کے بعد زندہ ہونا کافر محال جانتے تھے ان آیتوں میں ان کے ابطال پر قوی برہان قائم فرمادی کہ جب اللہ تعالیٰ قادر ہے عظیم ہے اور ابدان کے مادے جمع و حیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے پھر بدنیش آسمان و زمین کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمان میں فرشتوں کو اور زمین میں جنات کو سکونت دی جنات نے فساد انگیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت سمجھی جس نے انہیں پیاروں و بھائیوں میں نکال بھگایا ۱۷ خلیفہ احکام و اوامر کے اجراء و دیگر تصرفات میں اہل کائنات ہوتا ہے یہاں خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ اور تمام انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں تو فرمایا اذکر انما جعلناک خلیفۃ فی الارض فرشتوں کو خلافت آدم کی خبر اس لئے دی گئی کہ وہ ان کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت دریافت کر کے معلوم کر لیں اور ان پر خلیفہ کی عظمت و شان ظاہر ہو کہ ان کو یہ الٰہی شرف سے قبل ہی خلیفہ کا لقب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی یہ الٰہی بشارت دی گئی جس مسئلہ اسیں جنہوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسکو مشورہ کی حاجت نہ ۱۸ تاکہ کا مقصد ائمہ رض یا حضرت آدم پر طعن نہیں بلکہ حکمت خلافت دریافت کرنا ہے اور انسانوں کی طرف فساد انگیزی کی نسبت کرنا اس کا علم یا انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گیا ہو یا لوح محفوظ سے حاصل ہوا ہو یا خود انہوں نے جنات پر قیاس کیا ہو ۱۹ یعنی میری حکمتیں تم پر ظاہر نہیں بات یہ ہے کہ انسانوں میں انبیاء بھی ہوئے اولیاء بھی علماء بھی اور وہ علمی و عملی دونوں فضیلتوں کے جامع ہونگے ۲۰ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام شیاء و جوہر و سمیات پیش فرما کر یہ بیان کیا کہ اسما و صفات و افعال و خواص و اصول علوم و صناعات سب کا علم بطریق الہام عطا فرمایا ۲۱ یعنی اگر تم اپنے اس خیال میں پکے ہو کہ کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کرے اور خلافت کے تمہیں حق موتوان چہرہ کے نام تھا تو کیونکہ خلیفہ کا کام تصرف و تدبیر اور عدل و انصاف ہے اور یہ چیز اس کے ممکن نہیں کہ خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم ہو چرچا براس کو متصرف فرمایا گیا اور جن کا اس کو فیصلہ کرنا ہے جس مسئلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ علم اسماء و مخلوقوں اور تمہائیوں کی عبادت سے افضل ہے جس مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔







[illegible]



وہ روز قیامت ہے آیت میں نفس دو مرتبہ آیا ہے پہلے سے نفس مومن دوسرے سے نفس کافر مراد ہے (ہمارک) ۱۵ یہاں سے رکوع کے آخر تک دس نعمتوں کا بیان ہے جو ان بنی اسرائیل کے آباد کوئیں ۱۶ قوم قبط و عالیق سے جو مصر کا بادشاہ ہوا اس کو فرعون کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون کا نام ولید بن معصب بن ریان ہے یہاں اسی کا ذکر ہے اس کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہوئی آل فرعون سے اس کے متبعین مراد ہیں (جمل وغیرہ) ۱۷ عذاب سب برے ہوتے ہیں سنو العذاب وہ کہلائے گا جو اور عبدالول سے شدید ہو اس لئے حضرت مترجم قدس سرہ نے (برا عذاب) ترجمہ کیا (کہانی) الجالین وغیرہ فرعون نے بنی اسرائیل پر نہایت بے دردی سے سخت و مشقت کے دشوار کام لازم کئے تھے ۱۸ البقرة ۲

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا  
 اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی وٹ اور نہ (کافر کے لئے) کوئی  
 شفاعۃ ۱۹ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ ۚ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۚ وَاذْ  
 سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لے کر (اس کی) جان چھوڑی جائے اور نہ اُن کی مدد ہو ۱۵ اور یاد کرو  
 نَجَّيْنَكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يَنْدَبُجُونَ  
 جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی ۱۶ کہ تم پر برا عذاب کرتے تھے ۱۷ تمہارے بیٹوں  
 أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَلِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَبِّكُمْ  
 کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے ۱۸ اور اس میں تمہارے ب کی طرف سے بڑی بلا تھی (یا بڑا نفاق)  
 عَظِيمٌ ۚ وَاذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ  
 ۱۹ اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا بھاڑ دیا تو تمہیں بچالیا اور فرعون والوں کو تمہاری آنکھوں  
 وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۚ وَاذْ وَعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ  
 کے سامنے ڈبو دیا ۲۰ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ فرمایا پھر اس کے  
 اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۚ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ  
 پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی اور تم ظالم تھے ۲۱ پھر اس کے بعد ہم نے  
 مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۚ وَاذْ آتَيْنَا مُوسَىٰ الْكِتَابَ  
 تمہیں معافی دی وٹ کہیں تم احسان مانو ۲۲ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی  
 وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۚ وَاذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يُقَوْمُ  
 اور حق و باطل میں تمیز کر دینا کہیں تم راہ پر آؤ ۲۳ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم  
 أَنْتُمْ ظَلِمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِيكُمْ  
 تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ

انہی کمر گزین زخمی ہو گئیں تھیں غریبوں پر  
 ٹیکس مقرر کئے تھے جو غروب آفتاب سے قبل  
 بجز وصول کئے جاتے تھے جو بار دار کسٹن  
 ٹیکس ادا نہ کر سکا اسکے ہاتھ گردن کے ساتھ  
 لاکر باندھ دیے جاتے تھے اور مہینہ بھر تک  
 اسی مصیبت میں رکھا جاتا تھا اور طرح طرح  
 کی بے رحمانہ سختیاں تھیں (خازن وغیرہ)  
 ۱۶ فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس  
 کی طرف سے آگ آئی اُس نے مصر کو گھیر کر  
 تمام قبطیوں کو جلا ڈالا بنی اسرائیل کو کچھ ضرر  
 نہ پہنچا یا اس سے اس کو بہت وحشت ہوئی  
 کانٹوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک  
 لڑکا پیدا ہوگا جو تیرے ہلاک اور زوال سلطنت  
 کا باعث ہوگا یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی  
 اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کر دیا جائے ایسا  
 نفیث کے لئے مقرر نہیں بارہ ہزار اور بولتے  
 ستر ہزار لڑکے قتل کر ڈالے گئے اور نوے ہزار  
 محل گرادیے گئے اور مشیت آہی سے اس  
 قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے قوم قبط کے  
 رؤسائے گھبر کر فرعون سے شکایت کی کہ  
 بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے اس پر  
 ان کے بچے بھی قتل کیے جاتے ہیں تو ہم ضرر منگار  
 کہاں سے میسر آئے گا فرعون نے حکم دیا کہ ایک  
 سال بچے قتل کیے جائیں اور ایک سال  
 چھوٹے جائیں تو جو سال چھوڑنے کا تھا اس  
 میں حضرت ہارون پیدا ہوئے اور قتل کے سال  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی ۱۷  
 بلا امتحان و آزمائش کو کہتے ہیں آزمائش نعمت  
 سے بھی ہوتی ہے اور شدت و محنت سے بھی  
 نعمت سے بندہ کی شکرگزاری اور محنت سے

اسے صبر کا حال ظاہر ہوتا ہے اگر ڈنک کا اشارہ فرعون کے مظالم کی طرف ہو تو بلا سے محنت و مصیبت مراد ہوگی اور اگر ان مظالم سے نجات دینے کی طرف ہو تو نعمت ۱۸ یہ دوسری نعمت کا بیان  
 ہے جو بنی اسرائیل پر فرمائی کہ انہیں غریبوں کے ظلم و تم سے نجات دی اور فرعون کو جسے اس کی قوم کے اُن کے سامنے غرق کیا یہاں آل فرعون سے فرعون مع اپنی قوم کے مراد ہے جسے کہ گوتنا بھگتا  
 اذ قدس حضرت آدم واولاد آدم دونوں داخل ہیں (جمل) مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حکم آہی شب میں بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر روانہ ہوئے صبح کو فرعون انکی جستجو  
 لشکر گراں لے کر چلا اور انہیں دریائے کنارے جایا بنی اسرائیل نے لشکر فرعون دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی آپ نے حکم آہی دیا میں اپنا عصا (لاٹھی) مارا اس کی برکت سے  
 عین دریائے بارہ خشک رستے پیدا ہو گئے پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا ان آبی دیواروں میں جالی کی مثل دو شندان بن گئے بنی اسرائیل کی ہر جماعت ان رستوں میں ایک دوسرے  
 کو کھینچی اور باہم تھیں کرنی گزر گئی فرعون دریائی رستے دیکھ کر ان میں چل پڑا جب اس کا تمام لشکر دریا کے اندر آ گیا تو دریا حالت صلی پر آیا اور تمام فرعون اس میں غرق ہو گئے دریا کا عرض چار  
 فرسنگ تھا یہ واقعہ بحر قزح کا ہے جو بحر فارس کے کنارہ پر ہے یا بحر ماورائے مصر کا جس کو اساف کہتے ہیں بنی اسرائیل لب دریا فرعونوں کے غرق کا منتظر دیکھ رہے تھے یہ غرق محرم کی دسویں  
 تاریخ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ تک بھی یہود اس دن کا روزہ رکھتے تھے حضور نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا کہ







البقرة ٢



ہو کر استغفار و طاعت بجالاتے ہیں عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ متصور ہے ۹۷ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ نبی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے (حطّہ) کلمہ توبہ و استغفار کہتے جائیں انھوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی داخل ہوئے سُنّوں کے بل گھسٹتے اور بجائے کلمہ توبہ کے تمغہ سے حَبّۃً فی شَعْرۃً کہا جس کے معنی ہیں بال میں دانہ ۹۸ یہ عذاب طاعون تھا جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار ہلاک ہو گئے مسئلہ صحاح کی حدیث میں ہے کہ طاعون پھیلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمھارے شہر میں واقع ہو وہاں سے نہ بھاگو دوسرے شہر میں ہو تو وہاں نہ جاؤ مسئلہ صحیح حدیث میں ہے کہ جو لوگ مقام وادیں رضائے الہی پر صابر ہیں اگر وہ بارہ سے محفوظ رہیں جب بھی انھیں شہادت کا توبہ ملے گا ۹۹ جب نبی اسرائیل نے سفر میں پانی نہ پایا شدت پیاس کی شکایت کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنا عصا تھیر کر مارو آپ کے پاس ایک مربع تھیر تھا جب پانی کی ضرورت ہوتی آپ اس پر عصا مارتے اس سے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سب سیراب ہوتے یہ بڑا معجزہ ہے لیکن سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے اُمت میں مبارک سے چشمے جاری فرما کر جماعت کثیرہ کو سیراب فرمائے اس سے بہت اعظم و اعلیٰ ہے کیونکہ عصا انسانی سے چشمے جاری ہونا تھیر کی نسبت زیادہ اعجب ہے (خازن و مدارک) فتاویٰ ابنی انسانی طعام من و سلویٰ کھاؤ اور اس تھیر کے چشموں کا پانی بیوجو تھیں نفل الہی سے بمنّت میسر ہے و ان نعمتوں کے ذکر کے بعد نبی اسرائیل کی نالیاقی دوں ممتی اور نافرمانی کے چند واقعات بیان فرمائے جاتے ہیں و ابنی اسرائیل کی یہ ادا بھی نہایت







ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے رب سے دعا کرے کہ وہ اسے اپنے لیے خاص کر دے اس روز شکار نہ کرے اور دنیا کی مشاغل ترک کر دے ان کے ایک گروہ نے یہ چال کی کہ عبد کو دریا کے کنارے کھڑے کر دیتے اور شنبہ کی صبح کو دریا سے ان گڑھوں تک لایا جاتا ہے جن کے ذبیحیاتی کے ساتھ اگر گھجیاں لگڑھوں میں قید ہو جائیں کشتیوں کو انھیں نکالتے اور کہتے کہ تم گھجیاں کو پانی سے شنبہ کے روز نہیں نکالتے چار برس باستر سال تک یہی عمل رہا جب حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا عہد آیا آپ نے انھیں اس سے منع کیا اور فرمایا کہ اگر ایسی شکار ہے جو شنبہ کو کرتے ہو اس سے باز آؤ ورنہ عذاب میں گرفتار کیے جاؤ گے وہ باز نہ آئے آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے انھیں بندروں کی شکل میں مسخ کر دیا عقل و دھوس تو ان کے باقی رہے مگر قوت کو پانی زائل ہو گئی بدنوں سے بدبو بھٹنے لگی اپنے اس حال پر روتے روتے تین روز میں سب ہلاک ہو گئے انکی نسل باقی نہ رہی یہ ستر ہزار کے قریب تھے بنی اسرائیل کا دوسرا گروہ جو بارہ ہزار کے قریب تھا انھیں اس عمل سے منع کرنا رہا جب یہ نہ مانے تو انھوں نے انکے اور اپنے مملوک کے درمیان دیوار بنا کر علیحدگی کر لی ان سب نے نجات پائی بنی اسرائیل کا تیسرا گروہ ساکت رہا اس کے خفیہ میں حضرت ابن عباس کے سامنے عکرمہ نے کہا کہ وہ مغفور ہیں کیونکہ امر بالمعروف و نہی عنکرہ ہے بعض کا ادا کرنا مکمل کا حکم رکھتا ہے ان کے سکوت کی وجہ یہ تھی کہ یہ ان کے پیغمبر ہونے سے مایوس نہیں ہو سکتے یہ تقریر حضرت ابن عباس کو بہت پسند آئی اور آپ نے سرور سے انھیں ان سے مبالغہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا فتح الغزنیہ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ سرور کا مبالغہ سنت صحابہ ہے اس کے لیے سفر سے آنا اور غیبت کے بعد ملنا شرط نہیں ہے بنی اسرائیل میں عیسیٰ نامی ایک مالدار تھا اس کے چار زاد بھائی نے بطبع وراثت اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا اور خود صبح کو اس کے خون کا مدی بنا دیا ان کو بوسہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرشتہ کی کہ آپ عافیاں کر اللہ تعالیٰ حقیقت حال ظاہر فرمائے اس پر حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی حصہ مقتول کے مایں وہ زندہ ہو کر قاتل کو بتا دیا کہ کیونکہ مقتول کا حال معلوم ہونے اور گائے کے ذبح میں کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی ۱۱۵ ایسا جواب جو سوال

هٰذَا قَالَ اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ۝۱۷۱ قَالُوا اَدْعُ  
بناتے ہیں کہ فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں ۱۷۱ بولے اپنے  
لَنَا رَبُّكَ يُبَيِّنُ لَنَا مَا هِيَ ۝۱۷۲ قَالَ اِنَّهُ يَقُولُ اِنَّهَا بَقْرَةٌ لَا  
رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے گا کہ وہ ایک گائے ہے نہ  
فَارِضٌ وَلَا بَكْرٌ ۝۱۷۳ عَوَّانٌ بَيْنَ ذَلِكَ ۝۱۷۴ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ۝۱۷۵  
بڑھی اور نہ آدسر بلکہ ان دونوں کے بیچ میں تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے  
قَالُوا اَدْعُ لَنَا رَبُّكَ يُبَيِّنُ لَنَا مَا لَوْ هِيَ ۝۱۷۶ قَالَ اِنَّهُ يَقُولُ اِنَّهَا  
بولے اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتا دے اس کا رنگ کیا ہو کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پہلی گائے  
بَقْرَةٌ صَفْرَاءُ ۝۱۷۷ فَاقْعُوا لَوْ هِيَ تَسْرُ النَّظِيرَيْنِ ۝۱۷۸ قَالُوا اَدْعُ لَنَا  
ہے جس کی رنگت ڈھب ہاتی دیکھنے والوں کو خوشی دینی بولے اپنے رب سے  
رَبُّكَ يُبَيِّنُ لَنَا مَا هِيَ ۝۱۷۹ اِنَّ الْبَقْرَةَ تَشَبَّهُ عَلَيْنَا ۝۱۸۰ اِنْ  
دعا کیجئے کہ ہمارے لئے صاف بیان کرے وہ گائے کیسی ہے بیشک گائیوں میں ہکو شبہ پڑ گیا اور اللہ چاہے  
شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَهْتَدُوا ۝۱۸۱ قَالَ اِنَّهُ يَقُولُ اِنَّهَا بَقْرَةٌ لَا ذَلُولُ ۝۱۸۲  
تو ہم راہ پا جائیں گے ۱۸۱ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جس سے خدمت نہیں لی جاتی  
تَثِيرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا ۝۱۸۳ قَالُوا  
کر زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے بے عیب ہے جس میں کوئی داغ نہیں بولے  
اِنَّ جَنَّتْ بِالْحَقِّ ۝۱۸۴ فَذَبْحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ۝۱۸۵ وَاِذْ  
اب آپ ٹھیک بات لائے ۱۸۴ تو اسے ذبح کیا اور (ذبح) کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ۱۸۵ اور جب  
قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَاذْرُوهَا فِيهَا ۝۱۸۶ وَاللّٰهُ مُخْرِجُ مَا كُنْتُمْ  
تم نے ایک خون کیا تو ایک دوسرے پر اسکی ہمت ڈالنے لگے اور اللہ کو ظاہر کرنا تھا جو تم

رابطہ نہ رکھے جاہلوں کا کام ہے یا معنی میں کہ کھاکر کے موقع پر ہتھوڑا جاہلوں کا کام ہے انبیاء کی شان اس سے بڑے القہر حبیب بنی اسرائیل نے بھی لیا کہ گائے کا ذبح کرنا لازم ہے تو انھوں نے آپ سے اس کے اوصاف دریافت کیے حدیث شریف میں ہے کہ اگر بنی اسرائیل بخت نہ نکالتے تو جو گائے ذبح کر دیتے کافی ہو جاتی ۱۱۹ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ نہ بتے تو کبھی وہ گائے نہ پاتے مسئلہ ہر نیک کام میں انشاء اللہ کہنا مستحب باعث برکت ہے ۱۲۰ ایسی بات شفی ہونی اور پوری شان و محبت معلوم ہوئی پھر انھوں نے گائے کی تلاش شروع کی ان اطراف میں ایسی صرف ایک گائے تھی اسکا حال یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھے ان کا ایک غنیمہ السن بچہ تھا اور انکے پاس سوائے ایک گائے کے کچھ نہ کچھ نہ رہا تھا انھوں نے اس کی گردن پر ہمارا لگا کر اللہ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہ حق میں عرض کیا یا رب میں اس بچہ کو اس فرزند کیلئے تیرے پاس ودیعت رکھتا ہوں جب یہ فرزند بڑا ہو سکے گا کہ اسے کام آئے اسکا تو انتقال ہو گیا کچھیا جنگل میں محفوظ کئی روز رہی یہ لڑکا بڑا ہوا وہ بے فضلہ صالح و متقی ہوا مال کا فراہم دار تھا ایک روز اسکی والدہ نے کہا اے فرزند تیرے باپ نے تیرے لیے فلاں جنگل میں خدا کے نام ایک بچہ چھوڑ دیا ہے وہ اب جان ہو گئی اسکو جنگل سے لا اور اللہ سے دعا کر کہ وہ تجھے عطا فرمائے لڑکے نے گائے کو جنگل میں لکھا اور والدہ کی بتائی ہوئی علامتیں اس میں پائیں اور اس کو اللہ کی حمد و ذکر پڑایا وہ حاضر ہوئی جوان اسکو والدہ کی خدمت میں لایا والدہ نے بازار میں لے جا کر تین دنار فروخت کرنے کا حکم دیا اور یہ شرط کی کہ سودا ہونے پر پھر اسکی اجازت حاصل کی جائے اس زمانہ میں گائے کی قیمت ان اطراف میں تین دینار تھی جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی صورت



(پہلے صفحہ گزشتہ) میں آیا اور اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگا دی مگر اس شرط سے کہ جو ان والدہ کی اجازت کا پابند نہ ہو جو ان لے یہ منظور کیا اور والدہ سے تمام قصہ کہا اس کی والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی تو اجازت دی مگر بیچ میں پھر دوبارہ اپنی مرضی دریافت کرنے کی شرط کی جو ان پھر باز اس آیا اس مرتبہ فرشتہ نے بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر موقوف نہ رکھو جو ان نے نہ مانا اور والدہ کو اطلاع دی وہ صاحب فراست سمجھ گئی کہ یہ خریدار نہیں کوئی فرشتہ ہے جو آزمائش کے لیے آتا ہے بیٹے سے کہا کہ انکی مرتبہ اس خریدار سے یہ کہنا کہ آپ ہیں اس گائے کے فروخت کرنے کا حکم دیتے ہیں یا نہیں اس کے لیے یہی کام فرشتہ نے جواب دیا کہ ابھی اس کو روکے رہو جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اسکی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اسکی کھال میں سونا بھر دیا جائے جو ان گائے کو گھرا لیا اور جب بنی اسرائیل جستجو کرتے ہوئے اس کے مکان پر پہنچے تو یہی قیمت ملے کی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کی مسئلہ اس واقعہ سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے (۱) جو اپنے عیال کو اس کے سپرد کرے اللہ تعالیٰ اس کی ایسی عمرہ پرورش فرماتا ہے (۲) جو اپنا مال اللہ کے بھروسہ پر ان کی امانت میں دے اللہ اس میں برکت دیتا ہے مسئلہ (۳) والدین کی فرما برداری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (۴) عیسیٰ فیض قربانی وغیرات کرنے سے حاصل ہوتا ہے (۵) راہ خدا میں نفس مال دنیا چاہیے (۶) گائے کی قربانی افضل ہے و ۱۲۱ بنی اسرائیل کے مسلسل سوالات اور اپنی رسوائی کے اندیشہ اور گائے کی گرانی قیمت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ذبح کا قصد نہیں رکھتے مگر جب ان کے سوالات شنائی جا رہے تھے ختم کر دیئے گئے تو انھیں ذبح کرنا ہی پڑا ۱۲۲ بنی اسرائیل نے گائے ذبح کر کے اس کے کسی عضو سے مردہ کو مارا وہ کلمہ ابی زندہ ہوا اس کے حلق سے خون کے فوارے جاری تھے اس نے اپنے چچا زاد بھائی کو بتایا کہ اس نے مجھے قتل کیا اب اس کو بھی اقرار کرنا پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر قصاص کا حکم فرمایا اس کے بعد شرع کا حکم ہوا کہ مسئلہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہوگا مسئلہ لیکن اگر عادل نے بائی کو قتل کیا یا کسی حملہ آور سے جان بچانے کے لیے مدافعت کی آئیں وہ قتل ہو گیا تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہوگا ۱۲۳ اور تم سمجھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ مرنے زندہ کرنے پر قادر ہے اور روز جزا مردوں کو

تَكْتُمُونَ ﴿٧٦﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٧﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمُ

چھپاتے تھے تو ہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو ۱۲۲ اللہ یوں ہی مردے جلائیگا الموتی و یریکم آیتہ لعلکم تعقلون ۱۲۳ ثم قست قلوبکم

اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے کہ کہیں تمہیں عقل ہو ۱۲۴ پھر اس کے بعد تمہارے دل من بعد ذلک فیہی کالجارۃ او اشد قسوة وان من

سخت ہو گئے ۱۲۵ تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کترے اور پتھروں میں الجارۃ لہا یتفجر منہ الاتھر وان منها لایشق فیخرج

تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی منہ الماء وان منها لایمہبط من خشية الله وما

نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں ۱۲۵ اور الله یغافل عما تعملون ۱۲۶ اقتطمعون ان یؤمنوا لکم

اللہ تمہارے کوتاہیوں سے بے خبر نہیں تو اے مسلمانو کیا تمہیں یہ طمع ہے کہ یہ (یہودی) تمہارا یقین وقد کان فریق منہم یسمعون کلام الله ثم یحرفونہ

لائیں گے اور ان میں کا تو ایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتے پھر سمجھنے کے بعد

من بعد ما عقلوہ وہم یعلمون ۱۲۷ واذا القوا الذین امنوا اے دانستہ بدل دیتے ۱۲۸ اور جب مسلمانوں سے ملیں تو کہیں

قالوا امنا واذ اخلا بعضهم الى بعض قالوا اتحدتوہم ہم ایمان لائے ۱۲۹ اور جب آپس میں اکیلے ہوں تو کہیں وہ علم جو اللہ نے تم پر رکھا

بما فتح الله علیکم لیحاجوکم بہ عند ربکم افلا مسلمانون سے بیان کیے دیتے ہو کہ اس سے تمہارے رب کے یہاں تمہیں پر حجت لائیں

۱۸ البقرة ۲

زندہ کرنا اور حساب لینا حق ہے ۱۲۹ اور ایسے بڑے نشانہائے قدرت سے تم نے عبرت حاصل نہ کی ۱۳۰ اب اس مرتبہ تمہارے دل اثر پذیر نہیں پتھروں میں بھی اللہ نے اور اک دیا ہے انھیں خوف ابی ہوتا ہے وہ تسبیح کرتے ہیں ان جن شئی فی الذلالتیہ یحید بہم شریفین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو بھیجتا ہوں جو حضرت سے پہلے مجھے سلام کیا کہ تمہارا ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطراف مکہ میں گیا جو درخت یا پہاڑ سامنے آتا تھا سلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتا تھا ۱۳۱ جیسے انھوں نے تورات میں تحریف کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت بدل دالی ۱۳۲ شان نزول یہ آیت ان یہودیوں کی شان میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہودی منافقین جب صحابہ کرام سے ملتے تو کہتے کہ جس پر تم ایمان لائے اس پر ہم بھی ایمان لائے تم حق پر ہو اور تمہارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں انکا قول حق ہے ہم انکی نعت و صفات اپنی کتاب تورات میں پاتے ہیں ان لوگوں پر رؤسا یہود ملامت کرتے تھے اس کا بیان واذا اخلا بعضهم منہم ہے (خاتون) قائدہ اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا چھپانا اور کمالات کا انکار کرنا یہود کا طریقہ ہے آجکل کے بہت سے گمراہوں کی یہی عادت ہے



۱۲۵ کتاب سے تورات مراد ہے ۱۲۶ انی منیر کی جمع ہے اور اس کے معنی زبانی پڑھنے کے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت کے معنی ہیں کہ کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لیا انیس مٹھے (خازن) بعض مفسرین نے یہ معنی بھی بیان کیے ہیں کہ انی سے وہ جھوٹی گھڑی ہوئی باتیں مراد ہیں جو یہودیوں نے اپنے علماء سے سن کر لیے تحقیق مان لی تھیں  
۱۹ البقرة ۲

۱۲۷ اور ان میں کچھ اُن پڑھ رہے ہیں کہ جو کتاب ۱۲۸ کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لیا ۱۲۹  
۱۳۰ اور انہی علماء اور رؤسا کو چھوڑ دینے  
۱۳۱ اس اندیشہ سے انھوں نے  
توریت میں تحریف و تغیر کر ڈالی  
اور حلیہ شریف بدل دیا مثلاً  
توریت میں آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے  
کہ آپ خوب رو ہیں بال خوب صورت  
آنکھیں سرنگیں قد میانہ ہے اس کو شاکر  
انھوں نے یہ بنایا کہ وہ بہت دراز قامت  
ہیں آنکھیں کجی نیلی بال اُبھے ہیں یہی  
عوام کو سناتے یہی کتاب الہی کا مضمون  
بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حضور کو اس کے  
خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے  
جاریہ گردیدہ ہیں گے اور ہماری کمائی  
میں فرق نہ آئے گا۔

۱۳۲ شان نزول حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود کہتے  
تھے کہ وہ دوزخ میں برگرداؤں نہ ہوں گے  
مگر صرف اتنی مدت کے لیے جتنے عرصے  
ان کے آباء و اجداد نے گناہ پڑھا تھا  
اور وہ چالیس روز ہیں اسکے بعد وہ عذاب  
چھوٹ جائیں گے اس پر بیات کر کے نازل ہوئی  
۱۳۳ کیونکہ کذب بڑا عیب ہے اور  
عیب اللہ تعالیٰ پر محال لہذا اس کا  
کذب تو ممکن نہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ

تَعْقِلُونَ ﴿۱۶﴾ أَوْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا  
يُعْلِنُونَ ﴿۱۷﴾ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِي  
کرتے ہیں اور ان میں کچھ اُن پڑھ رہے ہیں کہ جو کتاب ۱۲۸ کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لیا ۱۲۹  
وَأَنَّ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿۱۸﴾ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْكِتَابَ  
یا کچھ اپنی من گھڑت اور وہ نرے گمان میں ہیں تو خرابی ہے اُن کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے  
بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْتَرَوْا بِهِ  
لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے  
ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ  
دام حاصل کریں ۱۳۰ تو خرابی ہے اُن کے لیے اُن کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی اُن کے لیے  
مِمَّا يَكْسِبُونَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً  
اس کمائی سے اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن ۱۳۱  
قُلْ أَتَأْخَذُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَكُمْ  
تم فرمادو کیا خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا ۱۳۲  
أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۰﴾ بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً  
یا خدا پر وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے  
وَإِحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ  
اور اس کی خطا اُسے گھیر لے ۱۳۳ وہ دوزخ والوں میں ہے انھیں ہمیشہ اس میں  
فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ  
رہنا اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ

۱۳۴ اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے اور احاطہ  
کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے کیونکہ مومن خواہ کیسا بھی گنہگار ہو گناہوں سے گھر نہیں ہوتا اس لیے کہ  
ایمان جو عظم طاعت ہے وہ اس کے ساتھ ہے۔



اَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٨٧﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيثَاقَ

وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر تم پھر گئے ۱۳۶ مگر تم میں کے تھوڑے ۱۳۷

وَأَن تَقُومُوا لِلَّهِ مِغْفَرَتِیْ وَأَن تَقُومُوا لِلَّهِ مِغْفَرَتِیْ

وَلَا تَخْرُجُونَ الْفَسْلَ مِنْ دِيَارِهِمْ تَمَّ أَقْرَتُهُمْ وَأَنْتُمْ  
 اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا اور تم

فریقاً منکم من دیارہم تظہرون علیہم بالاثم والعدوان

اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلا دے کر چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر حرام ہے

حلیف کے ساتھ قسامت نامی کی بھی کہ اگر ہم میں سے کسی پر کوئی حلف اور موتو دوسرا اسکی مدد کرے گا اوس اور خربج با ہم جنگ کرتے تھے نبی قرظ اوس کی اور نبی نغیر خربج کی مدد کیلئے آتے تھے اور حلیف کے ساتھ جو کہ آپس میں ایک دوسرے پر تلوار

معنی کہ قتل و اخراج میں تو دیگر ذرہ نہ کرو اور گرفتار ہو جائیں تو چھٹاتے پھر وہ عہد میں سے کچھ ماننا اور کچھ نہ ماننا کیا معنی رکھتا ہے جب تم قتل و اخراج سے باز نہ رہے تو تم نے عہد شکنی کی اور حرام کے مرتکب ہوئے اور اس کو حلال جان کر کافر ہو گئے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظلم و حرام پر ادا کرنا بھی حرام ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر

ہے مسئلہ یہ بھی معلوم ہو کہ کتاب الہی کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی ساری کتاب کا نہ ماننا اور کفر ہے فائدہ اس میں یہ بتیسی بھی ہے کہ جب احکام الہی میں سے بعض کا ماننا بعض کا نہ ماننا کفر ہو تو یہود کا حضرت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر نیکی کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو ماننا کفر سے نہیں بچا سکتا۔



۱۲ دنیا میں تو یہ رسوائی ہوئی کہ نبی قرظہ سے بھری جس مارے گئے ایک روز میں انکے سات سو آدمی قتل کیے گئے تھے اور نبی نصیر اس سے پہلے ہی جلاوطن کر دیے گئے حلیوں کی خاطر عہد آہی کی مخالفت کا یہ وبال تھا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرف داری میں دین کی مخالفت کرنا علاوہ اخروی عذاب کے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے ۱۲۱  
اس میں عیسیٰ نافرمانوں کے لیے وعید شدید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے بے خبر نہیں ہے تمہاری نافرمانیوں پر عذاب شدید فرمائے گا ایسے ہی اس آیت میں مومنین و صالحین کے لیے خردہ سے کہ انہیں اعمال حسنہ کی بہترین خبر ملے گی (تفسیر کبیر) ۱۲۲ اس کتاب سے تو ریت مراد ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام عہد مذکور تھے سب سے اہم عہد یہ تھے کہ ہر زمانہ کے پیغمبروں کی اطاعت کرنا ان پر ایمان لانا اور انکی تعظیم و توقیر کرنا البقرة ۲

۱۲۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک متواتر انبیاء آتے رہے انکی تعداد چارہزار بیان کی گئی ہے سب حضرات شریعت موسوی کے عاقلانہ اور اس کے احکام جاری کرنا لے تھے چونکہ خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی اسلئے شریعت محمدیہ کی حفاظت و اشاعت کی خدمت ربانی علماء اور مجتہدین ملت کو عطا ہوئی ۱۲۴ ان نشانوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مغز مراد ہیں جیسے مرنے زندہ کرنا اندھے اور مرض والے کو اچھا کرنا پرندہ سید کرنا غیب کی خبر دینا وغیرہ ۱۲۵ ارجح قدس سے

حضرت جبریل مراد ہیں کہ روحانی ہی وحی لاتے ہیں جس سے قلوب کی حیات ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بننے پر مامور تھے آپ سال کی عمر شریف میں آسمان پر اُٹھائے گئے اس وقت تک حضرت جبریل سفر حضر میں بھی آپ سے جڑا رہے تھے تاہم روح القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جلیل فیضیت ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدوق حضور کے بعض امتیوں کو بھی تاہم روح القدس میسر ہوئی صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچایا جاتا وہ نعت شریف پڑھتے حضور ان کے لیے فرماتے اللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۱۲۶ پھر بھی اے یہود تمہاری سرکشی میں فرق نہ آیا ۱۲۷ یہود بنیوں کے احکام اپنی خواہشوں کے خلاف پانچ بار انہیں جھٹلاتے اور موقع پاتے تو قتل کر ڈالتے تھے جیسے کہ انہوں نے حضرت شعیب و زکریا اور بہت انبیاء کو شہید کیا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی

مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ اخْزَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يُرَدُّونَ اِلَىٰ اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا لِلّٰهِ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

ایسا کرے اس کا بدلہ لایا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو ۱۲۸ اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتلوں سے بے خبر نہیں ۱۲۹

اُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يَخَفُ

یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی تو نہ ان پر سے عذاب ۱۳۰  
عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۱۳۱ وَلَقَدْ اَتَيْنَا مُوسٰى الْكُتُبَ ۱۳۲

بلکہ ہو اور نہ ان کی مدد کی جائے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی ۱۳۳  
وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۱۳۴ وَاتَيْنَا عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ ۱۳۵

اور اس کے بعد پے درپے رسول بھیجے ۱۳۶ اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں ۱۳۷  
وَاَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۱۳۸ اَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَقْوٰى ۱۳۹

اور پاک روح سے ۱۴۰ اُس کی مدد کی ۱۴۱ تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمہارے ۱۴۲  
اَنْفُسَكُمْ اَسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِّقَا كَذِبْتُمْ وَفَرِّقَا تَقْتُلُوْنَ ۱۴۳

نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو تو ان (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو ۱۴۴  
قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۱۴۵ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۱۴۶

اور یہودی بولے ہمارے دلوں پر پڑے پڑے ہیں ۱۴۷ بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی اُنکے کفر کے سبب تو انہیں ٹھوڑے ایمان لائے ۱۴۸  
وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۱۴۹

پس ۱۵۰ اور جب انکے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو انکے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہو ۱۵۱  
كَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَاءَهُمْ ۱۵۲

اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے ۱۵۳  
۱۵۴ اور جب انکے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو انکے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہو ۱۵۵

درپے رہے کبھی آپ پر جادو کیا کبھی زہر دیا طرح طرح کے فریب بارادہ قتل کیے ۱۵۶ یہود نے یہ استہزاء کیا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ حضور کی ہدایت کو ان کے دلوں تک راہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا کہ دین جھوٹے ہیں قلوب اللہ تعالیٰ نے فطرت پر پیدا فرمائے ان میں قبول حق کی لیاقت رکھی ان کے کفر کی شامت ہے کہ انہوں نے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتراف کر کے بعد انکار کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اس کا اثر ہے کہ قبول حق کی نعمت سے محروم ہو گئے ۱۵۷ اسی مضمون دوسری جگہ ارشاد ہوا بَلْ طَعِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَيْكُفْرُهُمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۱۵۸ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے اوصاف کے میان میں (کبیر و خازن) ۱۵۹ شان نزول سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنے حاجات کے لیے حضور کے نام پاک کے وسیلے سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اَفْجِعْ عَلَيْنَا وَانصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاَوْحَىٰ يَا رَبِّ مَسْجِدِ نَبِيِّ اُمِّي کے صدوق فتح و نصرت عطا فرما مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان کے حق کے وسیلے سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہاں میں حضور کی تشریف آوری کا شہر تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلے سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔



۱۵۲ یہ انکار غنا و وحسد اور حُبِ ریاست کی وجہ سے تھا ۱۵۳ یعنی آدمی کو اپنی جان کی خلاصی کے لیے وہی کرنا چاہیے جس سے رہائی کی امید ہو یہود نے یہ بُرا سودا کیا کہ اللہ کے نبی او اس کی کتاب کے منکر ہو گئے ۱۵۴ یہود کی خواہش تھی کہ ختم نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا جب دیکھا کہ وہ محروم رہے بنی اسمعیل نوازے گئے تو حسد سے منکر ہو گئے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ حسد حرام اور محرّمیوں کا باعث ہے ۱۵۵ یعنی انواع و اقسام کے غضب کے منور ہوئے۔

۱۵۶ اس سے معلوم ہوا کہ ذلت و اہانت والا عذاب کفار کے ساتھ نما ہے مومنین کو گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوا کبھی تو ذلت و اہانت کے ساتھ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ ذِكْرُ مَوْلٰیہِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَمِیْدُ ۱۵۷ اس سے قرآن پاک اور مقام وہ کتابیں اور صحائف مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے یعنی سب پر ایمان لاؤ۔

۱۵۸ اس سے انکی مراد توریت ہے ۱۵۹ یعنی توریت پر ایمان لانے کا دعویٰ غلط ہے چونکہ قرآن پاک جو توریت کا مصدق ہے اس کا انکار توریت کا انکار ہو گیا۔

۱۶۰ اس میں بھی انکی تکذیب ہے کہ اگر توریت پر ایمان رکھتے تو انبیاء

فَاَعْرِضُوا كُفْرًا وَاِيَّاهُ فَلَعَنَهُ اللّٰهُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ۱۵۸ بِسْمَا اَشْتَرُوْا بِهِ

وہ جانا پہچانا اُس سے منکر ہو بیٹھے ۱۵۸ تو اللہ کی لعنت منکروں پر کس بُرے مولوں انھوں

اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ

نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ کے امارے سے منکر ہوں ۱۵۹ اس کی طعن سے کہ اللہ اپنے فضل سے

فَضْلِهٖ عَلَى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَاءُوْا بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ

اپنے جس بندے پر چاہے وحی اتارے ۱۶۰ تو غضب پر غضب کے منور ہوئے ۱۵۵

وَاللّٰكِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۱۶۱ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلَ

اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ۱۶۱ اور جب اُن سے کہا جائے کہ اللہ کے امارے پر ایمان لاؤ

اللّٰهُ قَالُوْا نُوْمِنُ بِمَا اَنْزَلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَّرَاۤءَهُ وَهُوَ

تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اترا اُس پر ایمان لاتے ہیں ۱۶۲ اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ

حق ہے اُن کے پاس والے کی تصدیق فرماتا ہوا ۱۶۳ تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر

قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۱۶۴ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُّوسٰی بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ

تمہیں اپنی کتاب پر ایمان تھا ۱۶۵ اور بے شک تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لیکر تشریف

اَتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۱۶۶ وَاِذْ اَخَذْنَا

لایا پھر تم نے اس کے بعد ۱۶۷ پچھڑے کو معبود بنالیا اور تم ظالم تھے ۱۶۸ اور یاد کرو جب ہم نے

مِثْقٰلَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمْ الطُّوْرَ خُذُوْا مَا آتٰیْكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاَسْمَعُوْا

تم سے پیمان لیا ۱۶۹ اور کوہ طور کو تمہارے سروں پر بلند کیا لوجو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاَشْرَبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ

بولے ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے دلوں میں پچھڑا رچ رہا تھا اُن کے کفر کے سبب

۱۶۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر تشریف لے جانے کے بعد ۱۶۲ اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ شریعت موسوی کے ماننے کا

عظیم السلام کو ہرگز شہید نہ کرتے ۱۶۳ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا اور بیضیا وغیرہ کھلی نشانیاں کے دیکھنے کے بعد گو سالہ پرستی نہ کرتے ۱۶۴ توریت کے احکام پر عمل کرنے کا

دعویٰ جھوٹا ہے اگر تم ماننے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا اور بیضیا وغیرہ کھلی نشانیاں کے دیکھنے کے بعد گو سالہ پرستی نہ کرتے ۱۶۵ توریت کے احکام پر عمل کرنے کا



راحت ہے اگر تم نے موت کی تمنا نہ کی تو  
 یہ تمہارے کذب کی دلیل ہوگی حدیث  
 شریف میں ہے کہ اگر وہ موت کی تمنا کرتے تو  
 سب بلاک ہو جاتے اور روئے زمین پر کوئی  
 یہودی باقی نہ رہتا ۱۶۶۹ ایغیب کی خبر اور  
 پھر ہے کہ یہود وجود نہایت ضد اور شدت  
 مخالفت کے بھی تمنائے موت کا لفظ زبان  
 پر نہ لاسکے ۱۶۷۰ جیسے نبی آخر الزماں و قرآن  
 کے ساتھ کفر اور توریت کی تحریف وغیرہ مسئلہ  
 موت کی محبت اور لقائے رور در گار کا شوق  
 الشکر کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے اللّٰهُمَّ  
 ارْزُقْنِي شَهِادَةً فِي سَبِيلِكَ وَوَقَاةً بَيْنَكَ  
 وَرَسُولِكَ یا رب مجھے اپنی راہ میں شہادت اور  
 اپنے رسول کے شہر میں وفات نصیب فرما یا رب  
 تمام صحابہ کرام اور بالخصوص شہدائے بدر و احد  
 و احباب بیعت رضوان موت فی سبیل اللہ کی  
 محبت رکھتے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی  
 اللہ عنہ نے لشکر کفار کے مزار پر تین فرسخ زیادہ  
 کے پاس جو خط بھیجا اسیں تحریر فرمایا تھانَ مَعَدُّ  
 قَوْمٌ يُحِبُّونَ الْمَوْتَ كَمَا يُحِبُّونَ الْإِحْلَامَ الخ  
 یعنی میرے ساتھ اسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب  
 رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو اسیں لطیف اشارہ  
 تھا کہ شراب کی ناقص مستی کو محبت و دنیا کے دیوانے  
 پسند کرتے ہیں اور اہل الشہادت کو محبوب حقیقی  
 کے وصال کا ذریعہ محکمہ محبوب جانتے ہیں فی  
 الجملہ ایمان آخرت کی رغبت رکھتے ہیں اور  
 اگر طول حیات کی تمنا بھی کریں تو وہ ایسے ہوتے  
 ہیں کہ دنیا کیلئے کچھ اور عرصہ مل جائے  
 جس سے آخرت کیلئے ذخیرہ سعادت زیادہ

اور میکائیلؑ کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا وکیل اور بیشک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں

کر سکیں اگر گزشتہ ایام میں گناہ ہوئے ہیں تو ان سے توبہ استغفار کر لیں مسئلہ صحاح کی حدیث میں ہے کوئی ذمی مصیبت سے پریشان ہو کر موت کی تمنا نہ کرے اور درحقیقت حوادث دنیا سے تنگ آ کر موت کی دعا کرنا بضرر و ضاوت و تسلیم و توکل کے خلاف و ناجائز ہے ۱۶۸ مشرکین کا ایک گروہ مجوسی جو آپس میں تحیت و سلام کے موقع پر کہتے ہیں ۷۰ ہزار سال یعنی ہزار برس جبو مطلب یہ کہ مجوسی مشرک ہزار برس جینے کی تمنا رکھتے ہیں یہودی اُن سے بھی بڑھ گئے کہ انھیں حرصِ زندگی سب زیادہ ہے ۱۶۹ شانِ نزول یہودیوں کے عالم عبدالعزیز مہدی نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کے پاس آسمان سے کون فرشتہ آتا ہے فرمایا جبریل ابن مہدی نے کہا وہ ہمارا جنم ہے عذابِ شدت اور خسف آتا رہے کئی مرتبہ ہم سے عداوت کر چکا ہے اگر آپ کے پاس میکائیل آئے تو ہم آپ پر ایمان لے آتے ۱۷۰ توبہ کی عداوت جبریل کے ساتھ بے مناسبتی ہے بلکہ اگر انھیں انصاف ہوتا تو وہ جبریل امین سے محبت کرتے اور ان کے شکر گزار ہوتے کہ وہ ایسی کتاب لائے جس سے انکی کباہی نصیحت ہوتی ہے اور بشری المؤمنین فرماتے ہیں یہود کا رد ہے کہ اب جبریل ہدایت و بشارت لارہے میں پھر بھی تم عداوت سے باز نہیں آتے ۱۷۱ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضبِ کبھی کا سبب ہے اور محبوبانِ حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے۔



لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے نبی اسرائیل کے صلحاء و علما نے تو اسکا انکار کیا لیکن آجکے جہاں جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم بتا کر اسکے سینے پر نور انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر امانت شرف کی عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ تک سی حال پر ہے اللہ تعالیٰ نے حضور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی برات میں یہ آیت نازل فرمائی کہ: **وہو یس** اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں انکی طرف سحر کی نسبت باطل غلط ہے کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا درجہ ۹۵۰ اجتہاد نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادو گری کی حجت تہمت لگائی ۸۱۰ یعنی جادو وسیکھ کر اور اس پر عمل اعتقاد کر کے اور اسکو مباح جانکر کافرنہ یہ جادو فرماں بردار و ناسرمان کے درمیان امتیاز و آزمائش کیلئے نازل ہوا جو اسکو سیکھ کر اس پر عمل کرے کافرنہ بشرطیکہ اس جادو میں نہ نافی ایمان کلمات و افعال ہوں اور جو اس سے بچے نہ سیکھے یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اسکے کفریات کا متفق نہ ہو وہ مؤمن رہے گا یہی امام ابو منصور ترمذی کا قول ہے مسئلہ جو کھو کھلا اسکا عامل اگر مرد ہے قتل کر دیا جائیگا مسئلہ جو کھ کفر نہیں مگر اس سے جائیں ہلاک کی جاتی ہیں اسکا عامل قطع طریق کے حکم میں ہر مرد ہو یا عورت مسئلہ جادو گر کی توبہ قبول ہر (مارک) ۸۲۰ مسئلہ

اس سے معلوم ہوا مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور تاثیر اسباب تحت مشیت ہے۔



اپنے انجام کار و شدت عذاب کا ۱۸۲ حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر ۱۸۵ شان نزول جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ تعلیم و تفسیر فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے دُرَاعِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اس کے یہ معنی تھے کہ یا رسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجیے یہودی لغت میں یہ کلمہ سودا دے کے منہ پر رکھنا تھا انھوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ یہودی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ انکی زبان سے سن کر فرمایا اے عثمان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اس کی زبان سے یہ کلمہ سنا اسکی گردن مار دوں گا البقرہ ۲۵

یہودی نے کہا تم پر تو آپ پر ہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدشت قدرت میں حاضر ہوئے یہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں دُرَاعِنَا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ نظر نہ آگئے کا حکم ہوا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم تو قیر اور انکی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمے میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ۱۸۶ اور بہترین گوش ہوجاؤ ۱۸۷ تاکہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے کہ حضور توجہ فرمائیں کہو کہ دربار نبوت کا یہی ادب ہے مسئلہ دربار انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے ۱۸۸ مسئلہ بلکفرین میں اشارہ ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے ۱۸۹ شان نزول یہودی کی ایک جماعت مسلمانوں سے دوستی و خیر خواہی کا اظہار کرتی تھی انکی تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار خیر خواہی کے دعوے میں جھوٹے ہیں (جل ۱۸۹) یعنی کفار اہل کتاب و مشرکین دونوں مسلمانوں سے بغض رکھتے ہیں اور اس رنج میں ہیں کہ انکی یہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و وحی عطا ہوئی اور مسلمانوں کو نبیعت عظمیٰ علی (عازان وغیرہ) ۱۹۰ شان نزول قرآن حکیم نے تشریع سابقہ کو کتب قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفار کو بہت توحش ہوا اور انھوں نے اس طرح کیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللہ کی طرف سے ہوا ورنہ بھی دونوں میں حکمت ہیں اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل و آسان ہوتا ہے قدرت الہی بریقین رکھنے والے کو اس میں جلتے تردد نہیں کائنات میں مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن سے رات کو گروا سے سہرا کو جوانی سے بچپن کو بیماری سے ندرت کو بھاری سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے یہ تمام نسخ و تبدیلی اسکی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب نسخ و حقیقت حکم سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کیلئے تھا اور عین حکمت تھا کفار کی نافرمانی کے نسخ پر اعتراض کرنے میں اور اہل کتاب کے اعتراض انکے معتقدات کے لحاظ سے بھی غلط ہے انھیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام کی منسوخت تسلیم کرنا پڑی یہ ماننا ہی پڑیگا کہ شنبہ کے روز دنیوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوئے یہ بھی اقرا انگریزوں کا کہ تو ریت میں حضرت نوح کی امت کیلئے تمام چوپائے طلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہت سے حرام کر دیئے گئے ان امور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے مسئلہ جس طرح آیت و وحی آیت منسوخ ہوتی ہے اس طرح حدیث متواتر سے بھی ہوتی ہے مسئلہ نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے کبھی صرف حکم کا کبھی تلاوت و حکم دونوں کا یہ بھی ہے البواہرہ سے روایت کی کہ ایک نصاریٰ صحابی شب کو چھہ کیلئے اٹھے اور سورہ فاتحہ کے بعد جو سورت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اسکو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور اسے اللہ کے کچھ نہ پڑھ سکے صبح کو دوسرے صحابہ سے اسکا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظ میں بھی نہ رہی سب سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا حضور نے فرمایا آج شریف سورت اٹھائی گئی اسے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے جن کا غزل پڑھ لکھی گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہے۔

وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۷﴾

اور بیشک ضرور انھیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اسکا کچھ حصہ نہیں خلاق ۱۷ اور بے شک کیا بُری چیز ہے وہ جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانیں بچیں کسی طرح انھیں علم ہوا ۱۸۱

وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ لَّو كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸﴾

اور اگر وہ ایمان لاتے ۱۸۲ اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب بہت اچھا ہے کسی طرح یعلمون ۱۸۳ یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا انھیں علم ہوتا اے ایمان والو ۱۸۵ راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور ۱۸۶

وَأَسْمِعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۹﴾

۱۹ ہی سے بغور سنو ۱۹۰ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ۱۹۱ وہ جو کافر ہیں کتابی اہل الکتاب ولا المشرکین ان یُنزلَ علیکم مِّنْ خَیْرِ مِّنْ یَّامُشَرکٍ ۱۹۲ وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اُترے تمہارے رب کے پاس

رَّسِکُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۲۰﴾

۲۰ سے ۱۹۹ اور اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا العظیم ۲۰۰ ما ننسخ من آية أو ننسها نأت بخیر منها أو

۲۱ جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں ۲۱۰ تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے مثلها ۲۱۱ اَلَمْ تَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۲۱۲ اَلَمْ تَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

۲۱۳ آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ۲۱۴ اَلَمْ تَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

۲۱۵ ہی کے لیے ہے آسمانوں و زمین کی بادشاہی اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی حمایتی

جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن سے رات کو گروا سے سہرا کو جوانی سے بچپن کو بیماری سے ندرت کو بھاری سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے یہ تمام نسخ و تبدیلی اسکی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب نسخ و حقیقت حکم سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کیلئے تھا اور عین حکمت تھا کفار کی نافرمانی کے نسخ پر اعتراض کرنے میں اور اہل کتاب کے اعتراض انکے معتقدات کے لحاظ سے بھی غلط ہے انھیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام کی منسوخت تسلیم کرنا پڑی یہ ماننا ہی پڑیگا کہ شنبہ کے روز دنیوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوئے یہ بھی اقرا انگریزوں کا کہ تو ریت میں حضرت نوح کی امت کیلئے تمام چوپائے طلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہت سے حرام کر دیئے گئے ان امور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے مسئلہ جس طرح آیت و وحی آیت منسوخ ہوتی ہے اس طرح حدیث متواتر سے بھی ہوتی ہے مسئلہ نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے کبھی صرف حکم کا کبھی تلاوت و حکم دونوں کا یہ بھی ہے البواہرہ سے روایت کی کہ ایک نصاریٰ صحابی شب کو چھہ کیلئے اٹھے اور سورہ فاتحہ کے بعد جو سورت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اسکو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور اسے اللہ کے کچھ نہ پڑھ سکے صبح کو دوسرے صحابہ سے اسکا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظ میں بھی نہ رہی سب سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا حضور نے فرمایا آج شریف سورت اٹھائی گئی اسے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے جن کا غزل پڑھ لکھی گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہے۔



۱۹۱ شان نزول یہود نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس آپ ایسی کتاب لائیے جو آسمان سے ایکبارگی نازل ہو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی  
 ۱۹۲ یعنی جو آیتیں نازل ہو چکی ہیں ان کے قبول کرنے میں بے جا بحث کرے اور دوسری آیتیں طلب کرے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس سوال میں مفسدہ ہو وہ بزرگوں کے سامنے پیش کرنا جائز نہیں اور سب سے بڑا مفسدہ یہ کہ اس سے نافرمانی ظاہر ہوئی ہو  
 ۱۹۳ شان نزول جنگ اُحد کے بعد یہود کی جماعت نے حضرت خذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے کہا اگر تم حق پر ہو تو تمہیں شکست نہ ہوئی تم مجھے دین کی طرف واپس آ جاؤ حضرت عمار نے فرمایا تمہارے نزدیک عہد شکنی کیسی ہے انہوں نے کہا نہایت بُری آپ نے فرمایا میں نے عہد کیا ہے کہ زندگی کے آخر لمحہ تک سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پھر جنگا اور کفر نہ اختیار کروں گا اور حضرت خذیفہ نے فرمایا میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اسلام کے دین ہونے قرآن کے ایمان ہونے کعبہ کے قبلہ ہونے مومنین کے بھائی ہونے سے پھر یہ دونوں صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی خبر دی حضور نے فرمایا تم نے بہتر کیا اور فلاں یا بی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۹۴ اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہود کا مسلمانوں کے کفر و ارتداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ ایمان سے محروم ہو جائیں حسد تھا جس نے بڑا ہی عیب ہے مسئلہ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے وجود نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو مسئلہ حسد حرام ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے مال دولت یا اثر و وجاہت سے کمر ہسی ویلے دینی پھیلاتا ہو تو اس کے فتنے سے محفوظ رہنے کیلئے اس کے زوال نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں ۱۹۵ مومنین کو یہود سے درگزر کا حکم دینے کے بعد انھیں اپنے اصلاح نفس کی طرف متوجہ فرماتا ہے ۱۹۶ یعنی یہود کہتے ہیں کہ جنت میں صرف یہودی داخل ہونگے اور نصرانی کہتے ہیں کہ فقط نصرانی اور یہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کیلئے کہتے ہیں جیسے نسخہ ذیفرہ کے پھر شبہات انھوں نے اس امید پر پیش کیئے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے دین میں کچھ تردد ہو جائے اسی طرح ان کو جنت سے مایوس کر کے اسلام سے پھیرنے کی کوشش کر لے میں چنانچہ آخر بارہ میں ان کا یہ مقولہ مذکور ہے وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارًا تَهْتَدُوا اللہ تعالیٰ ان کے اس خیال باطل کا رد فرماتا ہے ۱۹۷ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مدعی کو بھی دلیل لانا ضرور ہے بغیر اس کے دعویٰ باطل و نامسموع ہوگا

مِنْ وَّالِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝۷ أَمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ

نہ مددگار کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا کہ اسیل موسیٰ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَتَّبِعِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ

سوال کرو جو موسیٰ سے پہلے ہوا تھا ۱۹۱ اور جو ایمان کے بدلے کفر لے ۱۹۲ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝۸ وَكَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُّوكُمْ

وہ ٹھیک راستہ بہک گیا بہت کتایوں نے چاہا ۱۹۳ وَكَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُّوكُمْ

ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے ۱۹۴ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ

کے کہ حق اُن پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۹ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ

لائے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور نماز قائم رکھو اور اتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ

زکوٰۃ دو ۱۹۵ اور اپنی جانوں کے لیے جو بھلائی آگے بھجوں گے اُسے اللہ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۱۰ وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ

کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اہل کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصْرًا تِلْكَ أَمَانَتُهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ

جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو ۱۹۶ یہ ان کی خیال بندیاں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝۱۱ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ

۱۹۷ اگر سچے ہو ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا منہ نبھایا اللہ کے لیے اور وہ

اس کے زوال نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں ۱۹۵ مومنین کو یہود سے درگزر کا حکم دینے کے بعد انھیں اپنے اصلاح نفس کی طرف متوجہ فرماتا ہے ۱۹۶ یعنی یہود کہتے ہیں کہ جنت میں صرف یہودی داخل ہونگے اور نصرانی کہتے ہیں کہ فقط نصرانی اور یہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کیلئے کہتے ہیں جیسے نسخہ ذیفرہ کے پھر شبہات انھوں نے اس امید پر پیش کیئے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے دین میں کچھ تردد ہو جائے اسی طرح ان کو جنت سے مایوس کر کے اسلام سے پھیرنے کی کوشش کر لے میں چنانچہ آخر بارہ میں ان کا یہ مقولہ مذکور ہے وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارًا تَهْتَدُوا اللہ تعالیٰ ان کے اس خیال باطل کا رد فرماتا ہے ۱۹۷ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مدعی کو بھی دلیل لانا ضرور ہے بغیر اس کے دعویٰ باطل و نامسموع ہوگا



۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۶ء تک کسی زمانہ کسی نسل کسی قوم کا ہو ۱۹۹۹ء اس میں اشارہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کا یہ دعویٰ کہ جنت کے فقط وہی مالک ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ دخول جنت مرتب ہے عقیدہ صحیح و عمل صالح پر اور یہ انھیں میر نہیں ۲۱ شان نزول بجز ان کے نصاریٰ کا وہ سیر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو علمائے یہود آئے اور وہ لوگ میں مناظرہ شروع ہو گیا آواز میں بلند ہوئیں شور مچا یہود نے کہا کہ نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کیا اسی طرح نصاریٰ نے یہود سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور تورات و حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۰ یعنی باوجود علم کے انھوں نے اسی جاہلانہ گفتگو کی حالانکہ انجیل جسکو نصاریٰ مانتے ہیں اس میں تورات اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق ہے اسی طرح تورات جس کو یہود مانتے ہیں اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور ان تمام احکام کی تصدیق ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے ۲۲ علمائے اہل کتاب کی طرح ان جاہلوں نے جو علم رکھتے تھے نہ کتاب جیسے کہ بت پرست تشریست وغیرہ انھوں نے ہر ایک دین والے کی تکذیب شروع کی اور کہا کہ وہ کچھ نہیں انھیں جاہلوں میں مشرکین عرب بھی ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین کی شان میں ایسے ہی کلمات کہے ۲۳ شان نزول یہ آیت بیت المقدس کی بے حرمتی کے متعلق نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ روم کے نصاریوں نے نبی اسرائیل پر فوج کشی کی ان کے سردار کا کارناکوں کو قتل کیا اور بت کو قید کیا تورات کو جلا یا بیت المقدس کو ویران کیا اس میں نجاستیڈ، الیس خنصر، یزید کے معاذ اللہ بیت المقدس خلافت فاروقی تک اسی ایرانی میں رہا آپ کے عہد مبارک میں مسلمانوں نے اس کو بنا کیا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے بتوں کو بتوں کے لیے عظیم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو کعبہ کا برفتن سے نکالنا اور جنگ عید کے وقت آپ کو زوج سے منع کیا تھا ۲۴ ذکر نماز خطہ بیچ و حفاظت شریف سب کو شامل ہے اور ذکر اللہ کو منع کرنا ہر جگہ براے خاصہ مسجدوں میں جو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں مسئلہ ۲۵ شخص مسجد کو ذکر و نماز سے معطل کرنے وہ مسجد کا ویران کرنا اور بہت ظالم ہے ۲۶ مسئلہ مسجد کی ویرانی جیسے ذکر و نماز کے روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نقصان پہنچانے اور بے حرمتی کرنے سے بھی ۲۷ دنیا میں انھیں یہ رسوائی

مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۱۰ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصْرَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَ

نکو کا رہے ۱۹۸۵ء تو اس کا ایک اس کے رب کے پاس ہے اور انھیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ یحزنون ۱۰ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصْرَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَ

کچھ غم ۱۹۹۹ء اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں اور قَالَتِ النَّصْرَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ

نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں ۲۱ حالانکہ وہ کتاب الِكِتَابِ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللَّهُ

پڑھتے ہیں ۲۲ اسی طرح جاہلوں نے ان کی سی بات کہی ۲۳ وَهُمْ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۱۱ وَ

قیامت کے دن اُن میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اور مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

اس سے بڑھ کر ظالم کون ۲۴ جو اللہ کی مسجدوں کو روکے اُن میں نام خدا لینے جانے سے وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهِ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا

۲۵ اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ۲۶ اُن کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں إِلَّا خَافِينَ ۱۲ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ

مگر ڈرتے ہوئے اُنکے لیے دنیا میں رسوائی ہے ۲۷ اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عَظِيمٌ ۱۳ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُولُوا فَثَمَّ وَجْهُهُ

عذاب ۲۸ اور پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو اُدھر وجہ اللہ خدا کی اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۱۴ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ

رحمت تمہاری طرف متوجہ ہو بیشک اللہ وسعت والام والا ہے اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی یا کی برائے ۲۹

پہنچی کہ قتل کیے گئے گرفتار ہوئے جلا وطن کیے گئے خلافت فاروقی و عثمانی میں ملک شام اُن کے قبضہ سے نکل گیا بیت المقدس سے دولت کے ساتھ نکالے گئے ۲۱ شان نزول صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اندھیری رات سفر میں تھے جہت قبلا معلوم نہ ہو سکی ہر ایک شخص نے جس طرف اس کا دل جہانماں پڑھی صبح کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جہت قبلا معلوم نہ ہو سکے تو جس طرف دل جھے کہ یہ قبلہ ہے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول ہے کہ یہ اس مسافر کے حق میں نازل ہوئی جو سواری پر نفل ادا کرے اس کی سواری جس طرف متوجہ ہو جائے اس طرف اس کی نماز درست ہے بخاری و مسلم کی احادیث سے یہ ثابت ہے ایک قول یہ ہے کہ جب تحویل قبلہ کا حکم دیا گیا تو یہود نے مسلمانوں پر طعنہ زنی کی ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی بتایا گیا کہ مشرق مغرب سب اللہ کا ہے جس طرف چاہے قبلہ معین فرمائے کسی کو اعتدال کا کھپتی (خزان) ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت دعا کے حق میں وارد ہوئی حضور سے دریافت کیا گیا کہ کس طرف منہ کر کے دعا کی جائے اسکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حق سے گریز و فرار میں اور ایٹھا نکالنے کا خطاب ان لوگوں کو ہے جو ذکر الہی سے روکتے اور مسجدوں کی ویرانی میں سعی کرتے ہیں کہ وہ دنیا کی رسوائی اور عذاب آخرت سے کہیں بھاگ نہیں سکتے کیونکہ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے جہاں بھائیں گے وہ گرفتار فرمایا گیا اس نصیر پر وجہ اللہ کے معنی خدا کا قرب و حضور ہے (فتح) ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ اگر کفر خانہ کعبہ میں نماز سے منع کریں تو تمھارے لیے تمام زمین مسجد بنا دی گئی ہے



پہلے صفحہ گذشتہ جہاں سے چاہو قید کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو ۲۵۰ شان نزول یہود نے حضرت غزیر کو اور نصاریٰ نے حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہا مشرکین عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتایا ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی فرمایا مَبْنُوتٌ وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے اولاد ہو اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا اس کو عیب لگانا اور بے دلی ہے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے مجھے گالی دی میرے لیے اولاد بتائی میں اولاد اور یہی سے پاک ہوں ۲۵۱ اور ملوک ہونا اولاد ہونے کے منافی ہے جب تمام جہاں اس کا ملوک ہے تو کوئی اولاد کیسے ہو سکتا ہے مسئلہ اگر کوئی اپنی اولاد کا مالک ہو جائے وہ اسی وقت آزاد ہو جائے ۲۵۲ جس نے بغیر کسی مثال سابق کے اشیاء کو عدم سے وجود عطا فرمایا ۲۵۳ یعنی کائنات اس کے ارادہ فرماتے ہی وجود میں آجاتی ہے ۲۵۴ یعنی اہل کتاب یا مشرکین ۲۵۵ یعنی بے واسطہ خود کیوں نہیں فرماتا جیسا کہ ملائکہ و انبیاء سے کلام فرماتا ہے یہ ان کا کمال کبر اور نہایت سرکشی تھی انھوں نے اپنے آپ کو انبیاء و ملائکہ کے برابر سمجھا شان نزول رافع بن خزیمہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ سے فرمائیے وہ ہم سے کلام کرے ہم خود نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۲۵۶ یہ ان آیات کا عناد و انکار ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں ۲۵۷ کوری و انبیائی اور کفر و قساوت میں اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کی سرکشی اور معاندانہ انکار سے رنجیدہ نہ ہوں مجھے کفار بھی انبیاء کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے ۲۵۸ یعنی

بَلْ لَّهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانُتُونَ ۝ بَدِيعُ

بلكہ اُسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۲۵۹ اس کے حضور گردن ڈالنے میں نیا پیدا السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۝ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ

کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ۲۶۰ اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جاوہ فَيَكُونُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا

فوراً ہو جاتی ہے ۲۶۱ اور جہاں بولے ۲۶۲ اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا ۲۶۳ یا اے کوئی نشانی بے آيَةُ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ

۲۶۴ ان سے اگلوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی بات ان کے اُن کے دل ایک قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ

سے ہیں ۲۶۵ بیشک ہم نے نشانیاں کمولیں یقین والوں کے لیے ۲۶۶ بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۝ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ۝ وَلَنْ

خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا ۲۶۷ اور ہرگز تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۝ قُلْ

تم سے یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو ۲۶۸ تم فرماوہو إِنَّ هُدَىٰ اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۝ وَلَئِنْ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ

اللہ کی ہدایت ۲۶۹ اور اے سننے والے کسے باشند اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو الذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۝ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار ۲۷۰ الَّذِينَ اتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ ۝ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اُس پر ایمان رکھتے ہیں

۲۵۰ شان نزول یہود نے حضرت غزیر کو اور نصاریٰ نے حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہا مشرکین عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتایا ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی فرمایا مَبْنُوتٌ وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے اولاد ہو اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا اس کو عیب لگانا اور بے دلی ہے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے مجھے گالی دی میرے لیے اولاد بتائی میں اولاد اور یہی سے پاک ہوں ۲۵۱ اور ملوک ہونا اولاد ہونے کے منافی ہے جب تمام جہاں اس کا ملوک ہے تو کوئی اولاد کیسے ہو سکتا ہے مسئلہ اگر کوئی اپنی اولاد کا مالک ہو جائے وہ اسی وقت آزاد ہو جائے ۲۵۲ جس نے بغیر کسی مثال سابق کے اشیاء کو عدم سے وجود عطا فرمایا ۲۵۳ یعنی کائنات اس کے ارادہ فرماتے ہی وجود میں آجاتی ہے ۲۵۴ یعنی اہل کتاب یا مشرکین ۲۵۵ یعنی بے واسطہ خود کیوں نہیں فرماتا جیسا کہ ملائکہ و انبیاء سے کلام فرماتا ہے یہ ان کا کمال کبر اور نہایت سرکشی تھی انھوں نے اپنے آپ کو انبیاء و ملائکہ کے برابر سمجھا شان نزول رافع بن خزیمہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ سے فرمائیے وہ ہم سے کلام کرے ہم خود نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۲۵۶ یہ ان آیات کا عناد و انکار ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں ۲۵۷ کوری و انبیائی اور کفر و قساوت میں اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کی سرکشی اور معاندانہ انکار سے رنجیدہ نہ ہوں مجھے کفار بھی انبیاء کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے ۲۵۸ یعنی

آیات قرآن و معجزات باہرات انصاف والے کو سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یقین دلانے کے لیے کافی ہیں مگر جو طالب یقین نہ ہو وہ دلائل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا ۲۵۹ کہ وہ کیوں ایمان نہ لائے اس لیے کہ آپ نے اپنا فرض تبلیغ پورے طور پر ادا فرمادیا ۲۶۰ اور یہ نامکمل کیونکہ وہ باطل پر ہیں ۲۶۱ وہی قابل اتباع ہے اور اس کے سوا ہر ایک راہ باطل و ضلالت ۲۶۲ خطاب امت محمدیہ کو ہے کہ جب تم نے جان لیا کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس حق و ہدایت لائے تو تم ہرگز کفار کی خواہشوں کا اتباع نہ کرنا اگر ایسا کیا تو تمہیں کوئی عذاب آہی سے بچانے والا نہیں (عازن)



یہُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۲۲۸﴾ يٰۤاِبْنٰى اِسْرٰءِیْلَ

اور جو اُس کے منکر ہوں تو وہی زیاں کار ہیں ۲۲۸ اے اولاد یعقوب

اٰذْكُرُوا نِعْمَتِی الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاِنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی

یاد کرو میرا احسان جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۲۹﴾ وَاتَّقُوا یَوْمًا لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا یُقْبَلُ

لوگوں پر تمہیں بڑائی دی اور ڈرو اُس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلا نہ ہوگی اور نہ اُس کو

مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذْ اَبْتَکٰی

کچھ لیکر چھوڑیں اور نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے ۲۲۹ اور نہ اُن کی مدد ہو اور جب ۲۳۰

اِبْرٰهٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّتْ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا

ابراہیم کو اُس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا ۲۳۰ تو اُس نے وہ پوری کر دکھائی ۲۳۱ فرمایا میں تمہیں لوگوں کا

قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظَّالِمِیْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَاِذْ

پیشوا بنائے لاہوں۔ عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ۲۳۲ اور یاد

جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاٰمَنًا وَاَتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ

کرہ جب ہم نے اس گھر کو ۲۳۳ لوگوں کیلئے مرجع اور امان بنایا ۲۳۴ اور ابراہیم کے گھر سے ہونکی جگہ کو

اِبْرٰهٖمَ مُّصَلًّی وَاَعٰهَدْنَا اِلٰی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا

نماز کا مقام بناؤ ۲۳۵ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو

بَیَّتِی لِّلطَّٰفِیْیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالزَّکِیْمِ السُّجُوْدِ ﴿۲۳۶﴾ وَاِذْ قَالَ

طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکو ع و سجد والوں کے لیے اور جب عرض کی

اِبْرٰهٖمَ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَاَرْزُقْ اَهْلَکَ مِنَ الثَّمَرٰتِ

ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے

کرناموئے زبرنات کی صفائی تختہ پائی سے استنجا کرنا یہ سب خیریں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واجب تھیں اور ہم پر ان میں سے بعض واجب ہیں بعض سنت ۲۳۷ مسئلہ یعنی آپ کی اولاد

میں جو ظالم (کافر) ہیں وہ امامت کا منصب نہ پائیں گے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمانوں کا پیشوا نہیں ہو سکتا اور مسلمانوں کو اس کا اتباع جائز نہیں ۲۳۸ بیت سے کعبہ شریف

مراد ہے اور اس میں تمام حرم شریف داخل ہے ۲۳۹ من بنانے سے مراد ہے کہ حرم کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے یا یہ کہ وہاں شکار تک کو اس سے یہاں تک کہ حرم شریف میں شیر بھڑیے بھی شکار کا

بیچا نہیں کرتے چھوڑ کر لوٹ جاتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخل ہو کر عذاب سے مومن ہوجاتا ہے حرم کو حرم اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل ظلم شکار حرام و ممنوع ہے (احمدی اگر کوئی

مجرم بھی داخل ہو جائے تو وہاں اس سے تعرض نہ کیا جائیگا (مدارک) ۲۳۹ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ معظمہ کی بنائوادی اور اس میں آپ کے قدم مبارک کا نشان تھا

اس کو نماز کا مقام بنانے کا امر استجاب کے لیے ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ اس نماز سے طواف کی دو رکعتیں مراد ہیں (احمدی وغیرہ)

۱۲  
ع  
۱۲

میں حضور سید کائنات محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت و شفقت،

دیکھ کر حضور پر ایمان لاتے ہیں

اور جو حضور کے منکر ہوتے ہیں وہ تورات پر

ایمان نہیں رکھتے ۲۲۲ اس میں یہود کا رد

ہے جو کہتے تھے ہمارے باپ دادا بزرگ گزرتے

ہیں ہمیں شفاعت کر کے چھڑالیں گے انھیں

ماتوں کیا جاتا ہے کہ شفاعت کافر کے لیے نہیں

۲۲۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت

سرمزمین ہوا زمین بمقام سوس ہوئی پھر آپ کے

والد آپ کو بابل ملک نمود میں لے آئے یہود و

نصاری و مشرکین عرب سب آپ کے فضل و

شرف کے معرفت اور آپ کی نسل میں ہونے پر

فخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے وہ حالات

بیان فرمائے جن سے سب پر اسلام کا قبول

کرنا لازم ہو جاتا ہے کیونکہ جو خیریں اللہ تعالیٰ

نے آپ پر واجب کیں وہ اسلام کے خصائص

میں سے ہیں ۲۳۴ خدائی آزمائش یہ ہے کہ

بندے کو کوئی یا بندی لازم فرما کر دوسروں

پر اُس کے گھر سے کھوٹے ہونے کا اظہار

کر دے ۲۳۵ جو باتیں اللہ تعالیٰ نے حضرت

ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش کے لیے وہاں

کی تھیں ان میں مفسرین کے چند قول ہیں

قتادہ کا قول ہے کہ وہ مناسک حج میں

جماہڈنے کہا اس سے وہ دس خیریں مراد

ہیں جو اگلی آیات میں مذکور ہیں حضرت ابن

عباس کا ایک قول یہ ہے کہ وہ دس خیریں

یہ ہیں مویخس کتر و نا کلکی کرنا تک تیس صفائی

کے لیے پانی استعمال کرنا مشاک کرنا سر میں

مانگ نکالنا ناخن ترشوانا بغل کے بال دور



۲۳۱ چونکہ امت کے باب میں لایزال تحفہ فی الظلالین ارشاد ہو چکا تھا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دعا میں مومنین کو خاص فرمایا اور یہی شان ادب تھی اللہ تعالیٰ نے کرم کیا دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ رزق سب کو دیا جائیگا مومن کو بھی کا ذکر کو بھی لیکن کا ذکر رزق تھوڑا ہے یعنی صرف نبوی زندگی میں وہ بہرہ مند ہو سکتا ہے ۲۳۱ پہلی مرتبہ کعبہ منکر کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی اور بعد طوفان نوح پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی یہ تعمیر خاص آپ کے دست مبارک سے ہوئی اس کے لیے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت و سعادت حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پیش ہوئی دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ یارب ہماری یہ طاعت و خدمت قبول فرما ۲۳۲ و حضرت اللہ تعالیٰ کے مطیع و مخلص نبیؐ تھے پھر بھی یہ دعا اس لیے ہے کہ طاعت و اخلاص میں اور زیادہ کمال کی طلب رکھتے ہیں ذوق طاعت سیر نہیں ہوتا سبحان اللہ فکر کرس بقدر رحمت اوست ۲۳۳ حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام معصوم ہیں آپ کی طرف سے تو یہ تواضع ہے اور اللہ والوں کے لیے تسلیم ہے مسئلہ کہ یہ مقام قبول دعا کا ہے اور یہاں دعا تو بہ سنت ابراہیمی ہے ۲۳۴ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل کی ذریت میں یہ دعا سنیہا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی اچھی کیفیت کی تعمیر کی عظیم خدمت بجالانے اور توبہ و استغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم و اسماعیل نے یہ دعا کی کہ یارب اپنے محبوب نبیؐ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں غایت کر یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا اولاد حضرت ابراہیم میں باقی انبیاء حضرت اسحاق کی نسل سے ہیں مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سیلا و شریف خود بیان فرمایا امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا بحالیکہ ۱۵ حضرت آدم کے پتلا کا خیر ہوا تھا ۱۵ میں تمہیں اپنے ابدائے حال کی خبر دوں میں دعا ہے ابراہیم ہوں بشارت عیسیٰ ہوں اپنی والدہ کی اس خواب کی تعبیر ہوں جو انھوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیے ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان و قصور ان کے لیے روشن ہو گئے اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے بھی دعا ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اللہ

مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمِتُّهُ

روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں ۲۳۵ فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا

قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۲۳۶﴾

برتنے کو اُسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب ووزخ کی طرف مجبور کر دوں گا اور وہ بہت بُری جگہ ہے پلٹنے کی اور

إِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ

جب اٹھا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسماعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول

مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۲۳۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ

فرما ۲۳۷ بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا اے رب ہمارے اور کہ ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا ۲۳۸

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ

اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر

عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ ﴿۲۳۹﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ

اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما ۲۳۹ بیشک تو ہی ہو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ۲۴۰

رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

ایک رسول انھیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انھیں تیری کتاب ۲۴۱ اور بختم علم سکھائے ۲۴۲

وَيُزَكِّهِمْ ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۴۳﴾ وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ بَلَّةٍ

اور انھیں خوب ستھر فرمائے ۲۴۳ بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا اور ابراہیم کے دین سے کون منہ پھیرے

إِبْرَاهِمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدْ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا

۲۴۴ سوا اس کے جو دل کا احمق ہے اور بیشک ضرور ہم نے دنیا میں اُسے چن لیا ۲۴۵

وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۲۴۶﴾ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ

اور بیشک وہ آخرت میں ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہو ۲۴۶ جبکہ اُس سے اُسکے رب نے فرمایا گردن رکھ

تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سید انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مسعود فرمایا احمد اللہ علی احسانہ (جل و خازن) ۲۳۵ اس کتاب سے قرآن پاک اور اس کی تعلیم سے اسکے حقائق و معانی کا سکھانا مراد ہے حکمت کے معنی میں بہت اقوال ہیں بعض کے نزدیک حکمت سے فقہ مراد ہے قنوط کا قول ہے کہ حکمت سنت کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ حکمت علم احکام کو کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ حکمت علم اسرار ہے ۲۳۶ ستھرا کہتے ہیں کہ لوح نفوس و افراح کو کہدورات سے پاک کر کے حجاب اٹھاویں اور آئینہ استعدالت کی جلا فرما کر انھیں اس قابل کر دیں کہ انہیں حقائق کی جلوہ گری ہو سکے ۲۳۷ شان نزول علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام نے اسلام لائیکے بعد اپنے دو بھتیجیوں مہاجر و سلمہ کو اسلام کی دعوت دی اور ان سے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تورات میں فرمایا ہے کہ میں اولاد اسماعیل سے ایک نبی پیدا کروں گا جس کا نام احمد ہو گا جو ان پر ایمان لائیکہ راہ باب ہو گا اور جو ایمان نہ لائیکہ ملعون ہے یہ سکر سلیمان لے آئے اور مہاجر نے اسلام سے انکار کر دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ظاہر کر دیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود اس رسول مظلوم کو نبی کی دعا فرمائی تو جان کے دین سے بھرے وہ حضرت ابراہیم کے دین سے پھرا میں یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب کے قریض ہو جائے گا پھر اچھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے جب ان کے دین سے پھر گئے تو شرافت کہاں رہی ۲۳۹ رسالت و خلعت کے ساتھ رسول جلیل بنایا ۲۴۰ جسکے لیے بلند دے جس کو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کرامت دارین کے جامع ہیں تو انی طریق و ملت سے پھر خیر الامور نادان و احمق ہے۔



۲۴۱ شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی انھوں نے کہا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وفات کے روز اپنی اولاد کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے اس بہتان کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی (خدا) ہمیں یہ ہیں کہ اسے نبی امینؑ تھا ہے پہلے لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخر وقت ان کے پاس موجود تھے جس وقت انھوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے اسلام و توحید کا اقرار لیا تھا اور یہ اقرار لیا تھا جو آیت میں مذکور ہے ۲۴۲ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے آباء میں داخل کرنا تو اس لیے ہے کہ آپ ان کے چچا ہیں اور چچا بنزلہ باپ کے ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اور آپ کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام سے پہلے ذکر فرمادو وجہ سے ہر ایک کو یہ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے ہیں دوسرے اس لیے کہ آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد ہیں ۲۴۳ یعنی حضرت ابراہیم و یعقوب علیہما السلام اور ان کی مسلمان اولاد ۲۴۴ اے یہود تم ان پر بہتان مت اٹھاؤ ۲۴۵ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت رؤساء یہود اور بخران کے نصرانیوں کے جواب میں نازل ہوئی یہودیوں نے تو مسلمانوں سے یہ کہا تھا کہ حضرت موسیٰ تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں اور توریت تمام کتابوں سے افضل ہے اور یہودی دین تمام ادیان سے اعلیٰ ہے اسکے ساتھ انھوں نے حضرت سید کا کثات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انجیل و قرآن کے ساتھ کفر کر کے مسلمانوں سے کہا تھا کہ یہودی بن جاؤ اسی طرح نصرانیوں نے بھی اپنے ہی دین کو حق بنا کر

قَالَ اسَلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَوَضَىٰ بِهَا اِبْرَاهِمَ بَنِيهِ

عزیز کی میں نے گردن رکھی اسکے لیے جو سب کے رب ہیں جہان کا اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور

وَيَعْقُوبُ يُبْنِي اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُوْا

یعقوب نے کہا میرے بیٹو بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے چن لیا تو نہ مرنے

اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ

مگر مسلمان بلکہ تم میں کے خود موجود تھے ۲۴۱ جب یعقوب کو

الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ

موت آئی جبکہ اُس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کس کی پوجا کرو گے بولے ہم پوجیں گے اُسے

اِلَهٰكَ وَاِلٰهَ اَبَائِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا

جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ کا ایک خدا

وَاحِدًا ۝ وَنَحْنُ لَكَ مُّسْلِمُوْنَ ۝ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا

اور ہم اس کے حضور گردن رکھتے ہیں یہ ۲۴۳ ایک امت ہے کہ گزر چکی ۲۴۴ ان کے لیے ہر

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَنْهَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَ

جو انھوں نے کمایا اور تمہارے لیے جسے جو تم کمائو اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی اور

قَالُوْا كُنُوْا يَهُودًا اَوْ نَصٰرَىٰ تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

کہتا ہوں یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے تم فرماؤ بلکہ ہم تو ابراہیمؑ کا دین

حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُولُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا

لےتے ہیں جو ہم باطل سے جدا تھے اور مشرکوں سے نہ تھے ۲۴۵ یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر

اَنْزَلَ الْبَيِّنٰتِ وَمَا اَنْزَلَ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ

جو ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ

مسلمانوں سے نصرانی ہو نہ کہو کہ تم مشرک ہو اس لیے ملت ابراہیمؑ پر ہونے کا دعویٰ جو تم کرتے ہو وہ باطل ہے اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب فرمایا جاتا ہے کہ وہ ان یہود و نصاریٰ سے یہ کہہ دیں قُولُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ



وَالْأَسْبَاطُ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ

اور ان کی اولاد پہ اور جو عطا کیے گئے موسیٰ و عیسیٰ اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء اپنے

رَبِّهِمْ لَا نَفَرَقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۲۴۷﴾

رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھتے ہیں

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا

پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر تمھیں پھیریں تو وہ نری

هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۲۴۸﴾

ضد میں ہیں ۲۴۸ تو اے محبوب عنقریب اللہ انکی طرف سے تمھیں کفایت کریگا اور وہی ہے سنتا جانتا ۲۴۸

صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عِبْدُونَ ﴿۲۴۹﴾

ہم نے اللہ کی رنگی لی ۲۴۹ اور اللہ سے بہتر کس کی رنگی اور ہم اسی کو پوجتے ہیں

قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَ

تم فرماؤ کیا اللہ کے بارے میں جھگڑاتے ہو ۲۵۰ حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمھارا بھی ۲۵۱ اور ہماری کرنی ہمارے

لَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿۲۵۰﴾ أَمْ تَقُولُونَ

ساتھ اور تمھاری کرنی تمھارے ساتھ اور ہم نرے اُسی کے ہیں ۲۵۱ بلکہ تم یوں کہتے ہو کہ

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ

ابراہیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب اور ان کے بیٹے

كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمْرَ اللَّهِ وَمَنْ

یہودی یا نصرانی تھے تم فرماؤ کیا تمھیں علم زیادہ ہے یا اللہ کو ۲۵۲ اور اس سے بڑھکر

أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةَ عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ

ظالم کون جس کے پاس اللہ کی طرف کی گواہی ہو اور وہ اُسے چھپائے ۲۵۳ اور خدا تمھارے کو تکوں سے

جیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ عطا فرمائے گا

اور اس میں غیب کی خبر ہے کہ آئندہ حاصل

ہونے والی فتح و ظفر کا پہلے سے اظہار فرمایا

اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کا یہ ذمہ پورا ہوا اور یہ غیبی خبر صادق

ہو کر رہی کفار کے حسد و خناد اور ان کے دھوکے

سے حضور کو ضرر نہ پہونچا حضور کی فتح ہونی

نبی قرظہ قتل ہوئے بنی نضیر جلا وطن کیے

گئے یہود و نصاریٰ پر خیرہ مقرر ہوا۔

۲۴۹ یعنی جس طرح رنگ کپڑے کے ظاہر و

باطن میں نفوذ کرتا ہے اس طرح دین الہی کے

اعتقادات حقہ ہمارے رنگ و پے میں سما گئے

ہمارا ظاہر و باطن قلب و قالب اس کے

رنگ میں رنگ گیا ہمارا رنگ ظاہری رنگ

نہیں جو کچھ فائدہ نہ لے بلکہ نفوس کو پاک

کرتا ہے ظاہر میں اس کے آثار و اوضاع

و افعال سے نمودار ہوتے ہیں نصاریٰ جب

اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے یا ان کے

یہاں کوئی بچ پیدا ہوتا تو پانی میں زرد رنگ

ڈال کر اس میں اس شخص یا بچہ کو غوطہ دیتے

اور کہتے کہ اب یہ سچا نصرانی ہوا اس کا پس

آیت میں رد فرمایا کہ یہ ظاہری رنگ کسی کام نہیں

۲۵۰ شان نزول یہود نے مسلمانوں

سے کہا ہم پہلی کتاب والے میں ہمارا قبلہ پرانا

ہے ہمارا دین قدیم ہے انبیاء ہم میں سے

ہوئے ہیں اگر سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم بنی ہوئے تو ہم میں سے ہی ہوتے

اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

۲۵۱ اے اختیار ہے کہ اپنے بندوں میں سے

جسے چاہے نبی بنائے عرب میں سے مویاد و سرب

میں سے ۲۵۲ کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ ترکیب نہیں کرتے اور عبادت و طاعت خالص اُسی کے لئے کرتے ہیں تو تم سختی اکر ام میں ۲۵۳ اس کا قطعی جواب یہی ہے کہ اللہ ہی اعلیٰ ہے تو جب

اس نے فرمایا مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا تَوَحَّاهُ رَیَہ قول باطل ہوا ۲۵۴ یہ یہود کا حال ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی شہادتیں چھپائیں جو تورات میں مذکور تھیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے نبی ہیں اور ان کے یہ نعمت و صفات ہیں اور حضرت ابراہیم مسلمان ہیں اور دین مقبول اسلام ہے نہ یہودیت و نصرانیت۔



۲۵۵ شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جب بجائے بیت المقدس کے مکہ مندرجہ کو قید بنایا گیا اس پر انھوں نے ظن کیے کیونکہ یہ انھیں ناگوار تھا اور وہ نسخے کے قائل تھے ایک قول پر یہ امت مشرکین کے اور ایک قول پر منافقین کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے کفار کے یہ سب گروہ مراد ہوں کیونکہ ظن و تشنیع میں سب شریک تھے اور کفار کے ظن کرنے سے قبل قرآن پاک میں اس کی خبر دینا فی جہوں میں سے عین کرنا اول کو بوقوف اس لیے کہا گیا کہ وہ نہایت واضح بات پر متعزز ہوئے باوجودیکہ انبیاء سابقین نے نبی آخر الزماں کے خصائص میں آپ کا لقب و فرائض بیان کر دیا اور قبول قبلہ اس کی دلیل ہے کہ نبی ہی میں جن کی پہلے انبیاء خبر دیتے آئے ایسے روشن نشان سے فائدہ نہ اٹھانا اور متعزز ہونا کمال حماقت ہے ۲۵۵ قبلہ اس جہت کو کہتے ہیں جس کی طرف آدمی نمازیں سمجھ کر پڑھے یہاں قبلہ سے بیت المقدس سبقتوں ۲

۳۳

البقرة ۲۵۵

مراد ہے ۲۵۵ سے اختیار ہے جسے چاہے قبلہ بنائے کسی کو کیا جائے اعتراض بندے کا کام فرائض ہزارہی ہے ۲۵۵ دنیا و آخرت میں مسئلہ دنیا میں تو یہ کہ مسلمان کی شہادت مومن کا فرض ہے کہ حق میں شرفا معتبر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت کا اجماع حجت لازم القبول پر مسئلہ اموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت و عذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور نے فرمایا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی برائی کی حضور نے فرمایا واجب ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ حضور کیا چیز واجب ہوئی فرمایا پہلے جنازہ کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوئی دوسرے کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی تم زمین میں اللہ کے شہداء گواہ ہو پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی مسئلہ یہ تمام شہادتیں صلحاء امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی تکمالت شرط ہے جو گو زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلاف شرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت نہ وہ شاخ ہونگے نہ شاہد اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اولین و آخرین جمع ہونگے اور کفار سے فرمایا جائیگا کیا تمھارے پاس میری طرف سے

عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ

وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تَسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾

اور تمھارے لیے تمھاری کمائی اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی  
سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّهُمْ عَن قِبَلِهِمُ النَّبِيُّ  
اب کہیں گے ۲۵۵ بوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس  
کَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ  
پر تھے ۲۵۶ تم فرما دو کہ پورب پیچھم سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١٧﴾ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا

شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا  
تم لوگوں پر گواہ ہو ۲۵۸ اور یہ رسول تمھارے ہگہبان و گواہ ۲۵۹ اور اے محبوب

جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ

مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى  
اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے ۲۶۰ اور بیشک یہ بھاری تھی مگر اُن پر

الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ عِبَادَهُ إِنَّ اللَّهَ

بِالنَّاسِ لَرَوُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٢١﴾ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ  
جنھیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمھارا ایمان اکارت کرے ۲۶۱ بیشک اللہ

آدمیوں پر بہت مہربان مہر والا ہے ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمھارا آسمان کی طرف منہ کرنا ۲۶۲

ڈالنے اور احکام پہنچانے نہیں آئے تو وہ انکار کرینگے اور کہیں گے کوئی نہیں آیا حضرات انبیاء سے دریافت فرمایا جائے گا وہ عرض کرینگے کہ یہ جھوٹے ہیں ہم نے انھیں تبلیغ کی اس پر اُن سے  
اقامت الحجۃ بیل طلب کی جائیگی وہ عرض کرینگے کہ امت محمدیہ ہماری شاہد ہے ہر امت پیغمبروں کی شہادت دیگی کہ ان حضرات نے تبلیغ فرمائی اس پر گزشتہ امت کے کفار کہیں گے انھیں کیا معلوم  
یہ ہم سے بعد ہوئے تھے دریافت فرمایا جائے گا تم کیسے جانتے ہو یہ عرض کرینگے یا رب تو نے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا قرآن پاک نازل فرمایا ان کے ذریعہ سے  
ہم قطعی یقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضرت انبیاء نے فرض تبلیغ علی وجہ الھمال ادا کیا پھر سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی امت کی نسبت دریافت فرمایا جائیگا حضور ان کی تصدیق فرمائیں گے  
مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و مرؤفہ میں شہادت لتامع کے ساتھ بھی معتبر ہے یعنی جن خبروں کا علم یقینی سننے سے حاصل ہوا اس پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے ۲۵۹ امت کو تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع کے ذریعہ سے احوال کم و تبلیغ انبیاء کا علم قطعی یقینی حاصل ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکبر الہی نور نبوت سے ہر شخص کے حال اور اس کی حقیقت ایمان اور اعمال نیک و بد  
اور اخلاص نفاق سب بظلمت میں مسئلہ اسی لیے حضور کی شہادت دنیا میں حکم شرع امت کے حق میں مقبول ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نے اپنے زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا انبیاء و مرؤفہ  
واہل بیت کے فضائل و مناقب یا غائبوں اور بعد والوں کے لیے مثل حضرت اویس و امام مہدی وغیرہ کے اس پر اعتقاد واجب ہے مسئلہ ہر نبی کو ان کی امت کے اعمال پر مطلع کیا جاتا ہے



(رسید ص ۱۲۸) تاکہ روز قیامت شہادت لے سکیں چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت عام ہوگی اس لیے حضور تمام امتوں کے احوال پر مطلع ہیں فائدہ یہاں شہید معنی مطلع بھی ہو سکتا ہے کیونکہ شہادت کا لفظ علم و اطلاع کے معنی میں بھی آیا ہے قال اللہ تعالیٰ وَفَقَّهَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ مِّنْهُ شَيْئًا ۚ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کعبہ کی طرف نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا شترہ بیسے کے قریب اس طرف نماز پڑھی پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا اس تحویل کی ایک حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و امتیاز ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا ۲۶۱ شان نزول بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کے زمانہ میں جن صحابہ نے وفات پائی ان کے رشتہ داروں نے تحویل قبلہ کے بعد ان کی نمازوں کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اطمینان دلا گیا کہ ان کی نمازیں ضائع نہیں ان پر ثواب ملے گا فائدہ نماز کو ایمان سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ اس کی ادا و بجا ہمت پڑنا دلیل ایمان پر ۲۶۲ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا قبلہ بنایا جانا پسند خاطر تھا اور حضور اس امید پر آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرف رخ کیا۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی رضا منظور ہے اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔

۲۶۳ اس سے ثابت ہوا کہ نمازیں رُو قبلہ ہونا فرض ہے۔

۲۶۴ کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور کے اوصاف کے سلسلہ میں یہ بھی مذکور تھا کہ آپ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھرنے گئے اور ان کے انبیاء نے بشارتوں کے ساتھ حضور کا یہ نشان بتایا تھا کہ آپ بیت المقدس اور کعبہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے۔

۲۶۵ کیونکہ نشانی اس کو ناف ہو سکتی ہے جو کسی شہر کی وجہ سے منکر ہو یہ توحید و عبادت سے انکار کرتے ہیں انہیں اس سے کیا نفع ہوگا۔

۲۶۶ منیٰ یہ ہیں کہ یہ قبلہ منسوخ نہ ہوگا تو اب اہل کتاب کو یہ طمع نہ رکھنا چاہیے کہ آپ ان میں سے کسی کے قبلہ کی طرف رخ کریں گے۔

۲۶۷ ہر ایک کا قبلہ جدا ہے یہود تو صغیرہ بیت المقدس کو اپنا قبلہ قرار دیتے ہیں اور نصاریٰ بیت المقدس کے اس مکان شرقی کو جہاں نفع روح حضرت مسیح واقع ہوا (نخ) ۲۶۸ یعنی علماء یہود و نصاریٰ ۲۶۹ مطلب یہ ہے کہ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ایسے واضح اوصاف بیان کیے گئے ہیں جن سے علماء اہل کتاب کو حضور کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہ سکتا اور وہ حضور کے اس منصب عالی کو اتم یقین کے ساتھ جانتے ہیں احبار یہود میں سے عبداللہ بن سلام مشرف اسلام ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ اے ابوبکر خدیجہ میں جو معرفت بیان کی گئی ہے اسکی کیا نشان ہے انھوں نے فرمایا کہ اے عمر میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا تو نے اشتباہ پہچان لیا اور میرا حضور کو پہچاننا اپنے میٹوں کے پہچاننے سے بدرجہا زیادہ اتم و اکمل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کیسے انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اللہ کی طرف سے اس کے پیچھے رسول ہیں ان کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے ہماری کتاب ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاکر کو نیکوں میں ادر دوسرے کے غل جانیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا ۲۷۱

فَلَنُؤَلِّيكَ قِبْلَةً تَرْضٰہَا قَوْلٌ وَجْہَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
تو موزوم تمہیں پھیر دیجئے اس قبلہ کی طرف جس میں ہماری خوشی ہو ابھی اپنا منہ  
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْكُمْ شَطْرَہٗ ۚ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوْا  
اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو ۲۶۳ اور وہ جنہیں کتاب  
الْكِتٰبَ لِيَعْلَمُوْنَ اِنَّ الْحَقَّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ  
میں ہے موزور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق پر ۲۶۴ اور اللہ ان کے کوتاہوں سے بے خبر نہیں  
وَلٰیۤنَ اَتٰیۤتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوْا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ وَمَا  
اور اگر تم ان کتابوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے ۲۶۵ اور  
اَنْتَ بِتَابِعِ قِبْلَتِهِمْ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعِ قِبْلَةِ بَعْضٍ ۚ وَلٰیۤنَ  
تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو ۲۶۶ اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع نہیں ۲۶۷ اور (لے سنئے  
اَتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۚ اِنَّكَ اِذَا لَمِنَ  
والے کسے باشد اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت تو ضرور  
الظٰلِمِیْنَ ۚ الَّذِیْنَ اَتٰیۤنَهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا يَعْرِفُوْنَ  
ستمگار ہوگا جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ۲۶۸ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے  
اَبْنَاءَهُمْ ۚ وَاِنَّ فَرِیقًا مِّنْہُمْ لَیَكْتُبُوْنَ الْحَقَّ وَہُمْ یَعْلَمُوْنَ  
ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے ۲۶۹ اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں ۲۷۰  
الْحَقَّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُبْتَرِیْنَ ۚ وَلِكُلِّ وُجْہَۃٍ  
(لے سنئے والو یہ حق جو تیرے رب کی طرف (یا حق) وہی جو تیرے رب کی طرف (ہو) تو غیر دار تو شک نہ کرنا اور ہر ایک کیلئے توجہ کی ایک سمت  
ہُوْ مَوْلٰیہَا فَاسْتَبِقُوْا الْخَبْرَ ۚ اِنَّ مَا تَكُوْنُوْا یَاتِ بِكُمْ اللّٰہُ  
ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاکر کو نیکوں میں ادر دوسرے کے غل جانیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا ۲۷۱

ہیں اور نصاریٰ بیت المقدس کے اس مکان شرقی کو جہاں نفع روح حضرت مسیح واقع ہوا (نخ) ۲۶۸ یعنی علماء یہود و نصاریٰ ۲۶۹ مطلب یہ ہے کہ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ایسے واضح اوصاف بیان کیے گئے ہیں جن سے علماء اہل کتاب کو حضور کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہ سکتا اور وہ حضور کے اس منصب عالی کو اتم یقین کے ساتھ جانتے ہیں احبار یہود میں سے عبداللہ بن سلام مشرف اسلام ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ اے ابوبکر خدیجہ میں جو معرفت بیان کی گئی ہے اسکی کیا نشان ہے انھوں نے فرمایا کہ اے عمر میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا تو نے اشتباہ پہچان لیا اور میرا حضور کو پہچاننا اپنے میٹوں کے پہچاننے سے بدرجہا زیادہ اتم و اکمل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کیسے انھوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اللہ کی طرف سے اس کے پیچھے رسول ہیں ان کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے ہماری کتاب



جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

بے شک اللہ جو چاہے کرے اور جہاں سے آؤ ۲۴۷

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّ لَلكُّحُ مِنْ رَبِّكَ

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمھارے لب کی طرف سے حق ہے

وَمَا لِلَّهِ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اور اللہ تمھارے کاموں سے غافل نہیں اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ

مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانوں تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ

شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ

اسی کی طرف کرو کہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے ۲۴۸ مگر جو ان میں نا انصافی کریں ۲۴۷

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ۝ وَلَا تَمْنَعَتْكُمْ عَلَيْهِمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یہ اس لیے ہے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ

جیسا ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے ۲۴۹ کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمھیں پاک کرتا ہے ۲۴۸

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمُ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝

اور کتاب اور ہنست علم سکھاتا ہے ۲۴۹ اور تمھیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمھیں علم نہ تھا

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُون ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

تو میری یاد کرو میں تمھارا چرچا کروں گا ۲۵۰ اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو اے ایمان والو

أَمِنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

صبر اور نماز سے مدد چاہو ۲۴۹ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے

چھپاتا ہے مسئلہ حق کا چھپانا معصیت گناہ ہے ۲۴۱ روز قیامت سب کو جمع فرمائے گا اور اعمال کی جزا دے گا۔ ۲۴۲ یعنی خواہ کسی شہر سے سفر کے لیے نکلے نماز میں اپنا منہ مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کرو۔ ۲۴۳ اور کفار کو طعن کرنے کا موقع نہ ملے کہ انھوں نے قریش کی مخالفت میں حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کا قبیلہ بھی چھوڑ دیا باوجودیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اولاد میں ہیں اور ان کی عظمت و بزرگی مانتے بھی ہیں ۲۴۴ اور براہ خدا بجا اعتراض کریں۔ ۲۴۵ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۴۶ نجاست شرک و ذنوب سے ۲۴۷ حکمت مفسرین نے فقہ ادلی ہے ۲۴۸ ذکر تین طرح کا ہوتا ہے (۱) لسانی (۲) قلبی (۳) بالجوارح۔ ذکر لسانی تسبیح تقدیس ثنا غیر بیان کرنا ہے خطبہ توبہ استغفار دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکر قلبی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے لائل قدرت میں غور کرنا علماء کا استنباط مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہے۔ ذکر الجوارح یہ ہے کہ اعضا طاعت الہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا یا ذکر الجوارح میں داخل ہے نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے تسبیح و تکبیر ثنا و قرائت و ذکر لسانی ہر اور شروع خضوع، اخلاص ذکر قلبی اور تمام کوع و سجود و غیرہ کا ذکر الجوارح میں عبادت میں اللہ تعالیٰ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم طاعت بجالا کر مجھے یاد کرو میں تمھیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو الے

ہی یاد فرماتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے ستر جماعت میں یاد کرتا ہوں قرآن و حدیث میں ذکر کے بہت فضائل وارد ہیں اور یہ ہر طرح کے ذکر کو شامل ہیں ذکر الجہر کو بھی اور بالاختصاص کو بھی ۲۴۹ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوجب کوئی نعمت ہم پر بیش آتی نماز میں مشغول ہوجاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نرا استسقا و صلوة حاجت داخل ہے۔



۲۸۰ شان نزول: یہ آیت شہداء کے حق میں نازل ہوئی لوگ شہداء کے حق میں کہتے تھے کہ فلاں کا انتقال ہو گیا وہ دنیوی آسائش سے محروم ہو گیا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ۲۸۱ موت کے بعد ہی اللہ تعالیٰ شہداء کو حیات عطا فرماتا ہے ان کی ارواح پر رزق پیش کیے جاتے ہیں انھیں رحمتیں دی جاتی ہیں ان کے عمل جاری رہتے ہیں اجر و ثواب بڑھتا رہتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ شہداء کی روئیں سبز پرندوں کے قالب میں جنت کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں مسئلہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کو قبر میں جنتی نعمتیں ملتی ہیں شہید و مسلمان مکلف ظاہر ہے جو تیر تھپار سے ظلم مارا گیا ہوا اور اس کے قتل سے مال بھی واجب ہوا

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أحيَاءٌ  
اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انھیں مردہ نہ کہو ۲۸۰ بلکہ وہ زندہ ہیں  
وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۵۰ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ  
ہاں تمہیں خبر نہیں ۲۸۱ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر  
وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۖ  
اور بھوک سے ۲۸۲ اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ۲۸۳ اور  
بَشِيرٍ الصَّابِرِينَ ۵۱ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ  
خوشخبری سنان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم  
وَلَا إِلَيْنَا إِلَيْهِ رُجْعُونَ ۵۲ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ  
اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ۲۸۴ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں  
وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۵۳ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ  
اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں بے شک صفا اور مردہ  
مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ  
۲۸۵ اللہ کے نشانوں سے ہیں ۲۸۶ تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں  
عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ  
کہ ان دونوں کے پیرے کرے ۲۸۷ اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیک کا  
شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۵۴ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ  
صدقہ والا خبر دار ہے بیشک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو  
وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۵۵ أُولَٰئِكَ  
چھپاتے ہیں ۲۸۸ بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے اُن پر

ہو یا عمرہ کہ جنگ میں مردہ یا زخمی پا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ اس کو غسل دیا جائے رکھن اپنے کپڑوں میں ہی لکھا جائے اسی طرح اس پر نماز پڑھی جائے اسی حالت میں دفن کیا جائے آخرت میں شہید کا رتبہ ہے بعض شہداء وہ ہیں کہ ان پر دنیا کے یہ احکام تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں اُن کے لیے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر یا جل کر یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا طلب علم سفر حج فرض راہ خدا میں مرنے والا اور نفاس میں مرنے والی عورت اور پریش کے مرض اور طاعون اور ذات الحجاب اور صل میں اور جمعہ کے روز مرنے والے وغیرہ ۲۸۲ آزمائش سے فرمانبردار و نافرمان کے حال کا ظاہر کرنا مراد ہے۔  
۲۸۳ امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ خوف سے اللہ کا ڈر بھوک سے رمضان کے روزے مالوں کی کمی سے زکوٰۃ و صدقات دنیا جانوں کی کمی سے امراض کے ذریعہ موتیں ہونا پھلوں کی کمی سے اولاد کی موت مراد ہے اس لیے کہ اولاد دل کا پھل ہوتی ہے حدیث شریف میں جو علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا پتہ مرتب ہے اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں یا رب پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا عرض کرتے ہیں ہاں یا رب فرماتا ہے اس پر میرے بندے نے کیا کہا عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور اَنَا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۲۸۴ فرماتا ہے اس کے لئے جنت میں مکان بنایا اور اس کا نام بیت الحمد رکھو حکمت مصیبت کے پیش آنے سے قبل خبر دینے میں کئی حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آدمی کو وقت مصیبت صبر سامان ہو جاتا ہے ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بلا مصیبت کے وقت صابر و شاکر اور استقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انھیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو۔ ایک یہ کہ آنے والی مصیبت کی قبل وقوع اطلاع غیبی خبر انبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلا کی خبر سے اٹھ جائیں اور مؤمن منافق میں امتیاز ہو جائے ۲۸۵ حدیث شریف میں ہے کہ وقت مصیبت کے اَنَا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھنا رحمت الہی کا سبب ہوتا ہے یہ بھی حدیث میں ہے کہ مؤمن کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کفارہ گناہ بناتا ہے ۲۸۶ صفا و مردہ مکہ مکرمہ کے دو پہاڑ ہیں جو مکہ معظمہ کے مقابل جانب شرق واقع ہیں مردہ شمال کی طرف مائل اور صفا جنوب کی طرف جبل ابی قیس کے دامن میں ہے حضرت جابرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں چاہہاں دھرم ہے حکیم الہی سکونت اختیار فرمائی اس وقت یہ مقام سنگلاخ یا بان تھا نہ یہاں سبزہ تھا نہ پانی نہ خورد و نوش کا کوئی سامان

یہ کہ اس سے آدمی کو وقت مصیبت صبر سامان ہو جاتا ہے ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بلا مصیبت کے وقت صابر و شاکر اور استقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انھیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو۔ ایک یہ کہ آنے والی مصیبت کی قبل وقوع اطلاع غیبی خبر انبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلا کی خبر سے اٹھ جائیں اور مؤمن منافق میں امتیاز ہو جائے ۲۸۵ حدیث شریف میں ہے کہ وقت مصیبت کے اَنَا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھنا رحمت الہی کا سبب ہوتا ہے یہ بھی حدیث میں ہے کہ مؤمن کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کفارہ گناہ بناتا ہے ۲۸۶ صفا و مردہ مکہ مکرمہ کے دو پہاڑ ہیں جو مکہ معظمہ کے مقابل جانب شرق واقع ہیں مردہ شمال کی طرف مائل اور صفا جنوب کی طرف جبل ابی قیس کے دامن میں ہے حضرت جابرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں چاہہاں دھرم ہے حکیم الہی سکونت اختیار فرمائی اس وقت یہ مقام سنگلاخ یا بان تھا نہ یہاں سبزہ تھا نہ پانی نہ خورد و نوش کا کوئی سامان



رضائے الہی کے لیے ان مقبول بندوں نے صبر کیا حضرت اسماعیل علیہ السلام بہت خود سال تھے تشنگی سے جب ان کی جاں لبی کی حالت ہوئی تو حضرت ہاجرہ بیتاب ہو کر کوہ صفا پر تشریف لے گئیں وہاں بھی پانی نہ پایا تو اتر کر شیب کے میدان میں دوڑتی ہوئی تھوہ کھنکھنچیں اس طرح سات مرتبہ گردش ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اِن اللہ صَ الصَّابِرِینَ کا جلوہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ غیب سے ایک چمچہ زعفران نمودار کیا اور ان کے صبر و اخلاص کی برکت سے ان کے اتباع میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دوڑنے والوں کو مقبول بارگاہ کیا اور ان دونوں کو محلِ اجابت دعا بنایا اور ۲۸۹ شمار اللہ سے بن کے اعلام یعنی نشانیاں مادیں خواہ وہ مکانات ہوں جیسے کعبہ عرفات مزدلفہ جہاں تشریف صفا مروہ منار مساجد یا ازمنہ جیسے رمضان اشتر حرام عید فطر و انھی جمعیہ یا م تشریف یاد دوسرے علامات جیسے اذان اقامت نماز باجماعت نماز جمعہ نماز عیدین فتنہ یر شہائیر البقرۃ ۲

دین ہیں ۲۸۷ شان نزول زمانہ جاہلیت کیا صفا و مروہ پر دو بت رکھے تھے صفا پر جو بت تھا اس کا نام اساف اور مروہ پر تھا اس کا نام نائم تھا کافا جب صفا و مروہ کے درمیان سہی کرتے تو ان بتوں پر تعظیم یا تہ بھرتے عہد اسلام میں بت تو توڑ دیے گئے لیکن چونکہ کافیاں مشرک کا فعل کرتے تھیں اس لیے مسلمانوں کو صفا و مروہ کے درمیان سہی کرنا گراں ہوا کہ اس میں کفار کے مشرک کا فعل کے ساتھ کوشش نہایت ہے اس آیت میں ان کا اطمینان فرما دیا گیا کہ چونکہ تمہاری نیت خالص عبادت الہی کی ہے تمہیں اندیشہ مشابہت نہیں اور جس طرح کعبہ کے اندر زمانہ جاہلیت میں کفار نے بت رکھے تھے اب عہد اسلام میں بت ٹھکانے اور کوشش پرین کا طواف درست رہا اور وہ شعار دین میں سے رہا اسی طرح کافیاں بت پرستی سے صفا و مروہ کے شعار دین ہونے میں کچھ فرق نہیں کیا ۱۹ مسئلہ سہی یعنی صفا و مروہ کے درمیان ۳ (دو دن) واجب ہے حدیث سے ثابت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عادت فرمائی ہے اس کے ترک سے دم دینا یعنی قربانی واجب ہوتی ہے مسئلہ صفا و مروہ کے درمیان سہی حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے فرق یہ ہے کہ حج کے اندر عرفات میں جانا اور دن سے طواف کعبہ کے لیے آنا شرط ہے اور عمرہ کے لیے عرفات میں جانا شرط نہیں۔ ۱۹ مسئلہ عمرہ کرنے والا اگر بیرون مکہ سے آئے اس کو براہ راست مکہ مکرمہ میں آکر طواف کرنا چاہیے اور اگر مکہ ساکن ہو تو اس کو چاہیے کہ حرم سے باہر جائے وہاں سے طواف کعبہ کے لیے احرام باندھ کر کئے حج و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک ہی مرتبہ ہو سکتا ہے کیونکہ عرفات میں عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو جانا جو حج میں

یَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُہُمُ اللّٰعُنُونَ ﴿۲۸۷﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاصْلَحُوْا

اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت و ۲۸۹ مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں

وَيَسْئَلُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَیْہُمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۸۸﴾

اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرماتے والا مہربان بیشک

الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَآمَنُوْا وَہُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَیْہُمْ لَعْنَةُ اللّٰہِ

وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی رہے اُن پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی ۲۸۹ ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ ان پر سے

عَنْہُمْ الْعَذَابُ وَلَا ہُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۲۸۹﴾ وَالْہُکْمُ لِلّٰہِ وَاحِدٌ

عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے اور تمہارا معبود ایک معبود ہے ۲۹۱ اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان بیشک

لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۹۰﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اختلاف الیل والنہار والفلاک الّتی تجری فی البحر کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں

بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ

لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر

فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا وَبَثَّ فِیْہَا مِنْ کُلِّ دَابَّةٍ

مردہ زمین کو اس سے جلادیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلانے

وَتَصْرِیْفِ الرِّیْحِ وَالسَّحَابِ الْمُسْتَخْرِیْنِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل

غرض ہے سال میں ایک ہی مرتبہ ممکن ہے اور عمرہ ہر دن ہو سکتا ہے اس کے لیے کوئی وقت معین نہیں۔ ۲۸۸ یہ آیت علماء یہود کی شان میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف اور آیت بقرہ اور تورات کے دوسرے احکام کو چھپایا کرتے تھے مسئلہ علوم دین کا اظہار فرض ہے ۲۸۹ لعنت کرنے والوں سے ملائکہ و مومنین مزا میں ایک قول یہ ہے کہ اللہ کے تمام بندے مراد ہیں ۲۹۰ مومن تو کافروں پر لعنت کریں ہی گے کافر بھی روز قیامت باہم ایک دوسرے پر لعنت کریں گے مسئلہ اس آیت میں اُن پر لعنت فرمائی گئی جو کفر چھپے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی موت کفر پر معلوم ہو اس پر لعنت کرنی جائز ہے مسئلہ گنہگار مسلمان پر با شہین لعنت کرنا جائز نہیں لیکن علی الاطلاق جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں چورا و سود خوار وغیرہ پر لعنت آئی ہے ۲۹۱ شان نزول کفار نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اپنے رب کی شان و صفت بیان فرمائیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتا دیا گیا کہ معبود صرف ایک ہے نہ وہ تجہیز ہوتا ہے نہ منقسم نہ اس کے لیے مثل نہ نظیر نہ کویت اور بیت میں کوئی اس کا شریک نہیں وہ دیکتا ہے اپنے افعال میں مصنوعہ کو تمہارا تمہارا بنایا وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اپنے صفات میں یگانہ ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ ابو داؤد



وترندی کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم علم ان دو آیتوں میں ہے ایک یہی آیت وَاللّٰهُ كَذٰبٌ وَّعَدُوٌّ لِّلْعٰلَمِيْنَ دوسری آیت اَللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ ۲۹۲ کہہ نظر کے گرد مشرکین کے تین سوساٹھ بت تھے جنہیں وہ معبود اعتقاد کرتے تھے انھیں یمن کی گڑبڑی حیرت ہوئی کہ معبود صرف ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس لیے انھوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی آیت طلب کی جس سے وحدانیت پر استدلال صحیح ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں یہ بتایا گیا کہ آسمان اور اس کی بلندی اور اس کا بغیر ستون اور علاقہ کے قائم رہنا اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے آفتاب مہتاب ستارے وغیرہ تمام وزن اور اس کی درازی اور پانی پر غرور و ہوا دریا پتے معادن چادرخت سبز و پھل اور شب و روز کا آنا جانا گھٹنا بڑھنا کشتیاں اور ان کا سفر ہونا باوجود بہت سے وزن اور بوجھ کے روئے آب پر رہنا اور آدمیوں کا ان میں سوار ہو کر دریا کے عجائب دیکھنا اور تجارتوں میں اُن سے بار بار بی کا کام لینا اور بارش اور اس سے خشک مژدہ ہو جانے کے بعد زمین کا سبز و شاداب کرنا اور تازہ زندہ گی عطا فرمانا اور زمین کو انواع و اقسام کے جانوروں سے بھر دینا جن میں پتے شجر عجائب حکمت و ولایت میں اسی طرح ہواؤں کی گردش اور ان کے خواص اور ہوا کے عجائبات اور بارش اس کا اتنے کثیر پانی کے ساتھ آسمان زمین کے درمیان معلق رہنا یہ آٹھ انواع ہیں جو حضرت قادر مختار کے علم و حکمت اور اس کی وحدانیت پر برہان قوی ہیں اور ان کی دلالت وحدانیت پر بشمار وجہ سے ہے اجمالی بیان یہ ہے کہ سب امور ممکنہ ہیں اور ان کا وجود بہت سے مختلف طریقوں سے ممکن تھا مگر وہ مخصوص شان سے جو میں آئے یہ دلالت کرتا ہے کہ ضرور ان کے لیے وجہ ہے قادر و حکیم جو مقتضائے حکمت و مشیت جیسا چاہتا ہے بناتا ہے کسی کو دخل و اعتراض کی مجال نہیں وہ معبود یالین واحد و مکی ہے کہ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی فرض کیا جائے تو اس کو بھی اس مقدرات پر قادر ماننا پڑے گا اب دو حال سے خالی نہیں ہوا تو اب جو باوجود تاثیر میں دونوں متفق الارادہ ہونگے یا نہ ہونگے اگر ہوں تو ایک ہی شے کے وجود میں دو مؤثروں کا تاثیر کرنا لازم آئے گا اور یہ محال ہے کیونکہ یہ مستلزم ہے معلول کے دونوں سے تسبیح ہو کو اور دونوں کی طرف مغتفر ہوئے کو کیونکہ علت جب مستفہ ہو تو معلول صرف اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے دوسرے کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور دونوں کو علت مستفہ فرض کیا گیا ہے تو لازم آئے گا کہ معلول دونوں میں سے ہر ایک کی طرف

## لَا يَتَّخِذُ لِقَوْمٍ قُلُوبُهُمْ قُلُوبًا ۚ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ

اللہ انداداً اَلَّذِي يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا

اللہ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِذْ يَرْوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ

لِلّٰهِ جَمِيعًا ۚ وَاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ اِذْ تَبَرَّأَ الَّذِيْنَ

اتَّبَعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوْا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمْ

الْاَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ

مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنْهُمْ كَذٰلِكَ يَرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ

عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۙ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا

مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۚ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّمَا يَمْزُكُم بِالسُّوْءِ وَالْفُسْخَاءِ وَ

بِشْنٰكٍ وَّهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ

وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ وَهَمَازٍ كَلِمًا ۚ







۳۹۸ شان نزول یہود کے علماء و رؤسا جو مہر رکھتے تھے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے مبعوث ہوں گے جب انہوں نے دیکھا کہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قوم میں سے مبعوث فرمائے گئے تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ توریت و انجیل میں حضور کے اوصاف دیکھ کر آپ کی فرمانبرداری کی طرف جھک پڑیں گے اور ان کے نذرانے دیئے گئے تحائف سب بند ہو جائیں گے حکومت جاتی رہی اس خیال سے انہیں حسد پیدا ہوا اور توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت و صفات اور آپ کے وقت نبوت کا بیان تھا انہوں نے اس کو چھپایا یا اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی مسئلہ چھپایا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے نہ وہ کسی کو ٹھکرانا چاہا نہ نہ دکھایا جائے اور یہ بھی چھپایا ہے کہ غلط فہمیاں کر کے معنی بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے

سیقول ۲

۳۹۹ یعنی دنیا کے حیرت انگیز کیلئے انفرادی کرتے ہیں

۳۹۹ کیونکہ یہ رشتوں اور یہ مال حرام جو حق پوٹی کے عوض انہوں نے لیا ہے انہیں آتش جہنم میں پہنچائے گا۔ ۳۹۸ شان نزول یہ آیت

یہود کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت میں اختلاف کیا بعض نے اس کو حق کہا بعض نے باطل بعض نے غلط فہمیاں کیں بعض نے تحریفیں

ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی اس صورت میں کتاب سے قرآن مراد ہے اور ان کا اختلاف یہ ہے کہ بعض ان میں سے اس کو شعر کہتے تھے بعض پھر بعض کہانت

۳۹۸ شان نزول یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ یہود نے

بیت المقدس کے مشرق کو اور نصاریٰ نے اس کے مغرب کو قبلہ بنا رکھا تھا اور ہر فریق کا گمان تھا کہ صرف اس قبلہ ہی کی طرف منہ کرنا کافی ہے اس آیت میں ان کا رد فرمایا گیا کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ ہو گیا (مدارک) مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ خطاب اہل کتاب اور مومنین سب کو عام ہے اور مبنیٰ ہیں کہ صرف رو قبلہ ہونا اصل نیکی نہیں جب تک عقائد درست نہ ہوں اور دل اخلاص کے ساتھ

رب قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔

۳۹۸ اس آیت میں نیکی کے چھ طریقے ارشاد فرمائے (۱) ایمان لانا (۲) مال دینا (۳) نماز قائم کرنا (۴) زکوٰۃ دینا (۵) عبادت کرنا (۶) صبر کرنا ایمان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے کہ وہ حی و قیوم علیم حکیم سمیع بصیر غنی قدیر رازی ابدی واحد لا شریک لہ دوسرے قیامت پر ایمان لائے کہ وہ حق ہے اس میں

بندوں کا حساب ہوگا اعمال کی جزائی جائیگی مقبولان حق شفاعت کریں گے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سعادت مندوں کو حوض کوثر پر سیراب فرمائیں گے بل صراط پر گزر دہوگا اور اس روز کے تمام احوال جو قرآن میں آئے باسید انبیاء نے بیان فرمائے سب حق ہیں میرے فرشتوں پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کی مخلوق اور فرمانبردار بندے ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت انکی تعداد اللہ جانتا ہے چار ان میں سے بہت مقرب ہیں جبریل میکائیل ابراہیم خلیل علیہما السلام جو تھے کتب الہیہ پر ایمان لانا کہ جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حق ہے ان میں چار بڑی کتابیں ہیں (۱) توریت جو حضرت موسیٰ پر (۲) انجیل جو حضرت عیسیٰ پر (۳) زبور جو حضرت داؤد پر (۴) قرآن جو حضرت محمد مصطفیٰ پر نازل ہوئی اور پچاس صحیفے حضرت شیث پر تھیں حضرت ادیس پر دس حضرت آدم پر دس حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے علیہم الصلوٰۃ والسلام پانچویں تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ سب اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور موصوفہ نبی گناہوں سے پاک ہیں انکی مع تعداد اللہ جانتا ہے ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں نبی تین بعینہ جمع مکر سام ذکر فرمایا شدہ کرتا ہے کہ انبیاء ہوتے ہیں کوئی عورت کبھی نہیں ہوئی جیسا کہ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجُلًا كَلَّمَا﴾ سے ثابت ہے ایمان محل یہ جو اُحْمَسْتُ بِاللَّهِ وَنَحْنُ نَحْمَدُكَ بِكَ الْبَشَرِ رَضِیَ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی میں اللہ پر ایمان لایا

بُطُونَهُمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۝

بھرتے ہیں ۳۹۹ اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں سُخَّر کرے

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے مگرابی مول لی

وَالْعَذَابُ بِالْمَغْفِرَةِ ۖ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِأَن

اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار ہے یہ اس لیے کہ

اللَّهُ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتٰبِ

اللہ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری اور بے شک جو لوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے ۳۹۸

لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قَبْلَ

وہ ضرور پرلے سرے کے جھگڑا لو ہیں کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

مغرب کی طرف کرد ۳۹۸ اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور

الْآخِرِ وَالْمَلٰئِكَتِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيِّنَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ

قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ۳۹۸ اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال

ذَوِي الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِيْنَ

دسے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور

وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْفِقُونَ بِعَهْدِهِمْ

گردنیں چھڑانے میں ۳۹۸ اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے

إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّٰدِقِينَ فِي الْبَآسَاءِ وَالضَّرَآءِ وَحِينَ الْبَآسِ

جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت

بندوں کا حساب ہوگا اعمال کی جزائی جائیگی مقبولان حق شفاعت کریں گے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سعادت مندوں کو حوض کوثر پر سیراب فرمائیں گے بل صراط پر گزر دہوگا اور اس روز کے تمام احوال جو قرآن میں آئے باسید انبیاء نے بیان فرمائے سب حق ہیں میرے فرشتوں پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کی مخلوق اور فرمانبردار بندے ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت انکی تعداد اللہ جانتا ہے چار ان میں سے بہت مقرب ہیں جبریل میکائیل ابراہیم خلیل علیہما السلام جو تھے کتب الہیہ پر ایمان لانا کہ جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حق ہے ان میں چار بڑی کتابیں ہیں (۱) توریت جو حضرت موسیٰ پر (۲) انجیل جو حضرت عیسیٰ پر (۳) زبور جو حضرت داؤد پر (۴) قرآن جو حضرت محمد مصطفیٰ پر نازل ہوئی اور پچاس صحیفے حضرت شیث پر تھیں حضرت ادیس پر دس حضرت آدم پر دس حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے علیہم الصلوٰۃ والسلام پانچویں تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ سب اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور موصوفہ نبی گناہوں سے پاک ہیں انکی مع تعداد اللہ جانتا ہے ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں نبی تین بعینہ جمع مکر سام ذکر فرمایا شدہ کرتا ہے کہ انبیاء ہوتے ہیں کوئی عورت کبھی نہیں ہوئی جیسا کہ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجُلًا كَلَّمَا﴾ سے ثابت ہے ایمان محل یہ جو اُحْمَسْتُ بِاللَّهِ وَنَحْنُ نَحْمَدُكَ بِكَ الْبَشَرِ رَضِیَ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی میں اللہ پر ایمان لایا



اور ان تمام امور پر جو سیدنا اہل بیت علیہم السلام کے پاس سے لائے (تفسیر احمدی) ۳۱۲ ایمان کے بعد اعمال کا اور اس سلسلہ میں مال دینے کا بیان فرمایا اس کے چھ حصے ذکر کیے گئے ہیں چھڑنے سے غلاموں کا آزاد کرنا مرد ہے یہ سب مستحب طور پر مال دینے کا بیان تھا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بکالت مندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے نسبت اس کے کہ مرنے کے وقت زندگی سے یا پس ہو کر نہ دے (کنز الدینی عن ابن جریر) مسئلہ حدیث شریف میں ہے کہ رشتہ دار کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہیں ایک صدقہ کا ایک ملازم کا (نسائی شریف) ۳۱۳ شان نزول یہ آیت اوس مخرج کے بارے میں نازل ہوئی ان میں سے ایک قبیلہ دوسرے قوت خدا مال و شرف میں زیادہ تھا اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنے غلام کے بدلے دوسرے قبیلہ کے آزاد کو اور عورت کے بدلے دو کو قتل کرے گا زمانہ جاہلیت میں لوگ اس قسم کی تعدی کے عادی تھے محمد اسلام میں یہ معاملہ حضور سیدنا اہل بیت علیہم السلام کی خدمت میں سبیل قول ۲ البقرة ۲۱۱

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿۳۱۷﴾ يٰۤأَيُّهَا الَّذِينَ

یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں اے ایمان والو اَمُّوَا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

تم پر فرض ہے ۳۱۷ کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو ۳۱۵ آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۖ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت ۳۱۶ تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ وَأَدَّىٰ إِلَىٰ بِهِ بِإِحْسَانٍ ۚ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ

۳۱۶ تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۖ فَمَنْ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ

سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے ۳۱۸ اس کے لیے اَلْيَمُ ۖ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ ۖ يٰۤأُولِيَ الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

دردناک عذاب ہے اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمند و ۳۱۹ کہ تم کہیں تَتَّقُونَ ﴿۳۱۸﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ

بچو تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے اگر کچھ مال خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَٰلِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۖ بِالْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا

چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے مال باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے موافق دستور ۳۲۰ عَلَی الْمُتَّقِينَ ﴿۳۱۹﴾ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَأَنَّمَا آثَمُهُ

یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر جو وصیت کو سن سنا کر بدل دے ۳۲۱ اس کا گناہ عَلَی الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۳۲۰﴾ فَمَنْ خَافَ

انہیں بدلنے والوں پر ہے ۳۲۲ بیشک اللہ سنتا جانتا ہے پھر جسے اندیشہ ہوا

پیش ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور عدل مساوات کا حکم دیا گیا اور اس پر وہ لوگ راضی ہوئے قرآن کریم میں قصاص کا مسئلہ آیتوں میں بیان ہوا ہے اس آیت میں قصاص و عفو دونوں کے سلسلے میں اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا بیان ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو قصاص و عفو میں اختیار کیا چاہے قصاص لیں یا عفو کریں آیت کے اول میں قصاص کے وجوب کا بیان ہے ۳۱۵ اس سے ہر قاتل اللہ پر قصاص کا وجوب ثابت ہوتا ہے خواہ اس نے آزاد کو قتل کیا ہو یا غلام کو مسلمان کو یا کافر کو مرد کو یا عورت کو کیونکہ قَتْلُ جَوْفِ قَتْلِ کی جمع ہے وہ سب کو شامل ہے ہاں جس کو دلیل شرعی خاص ہے وہ مخصوص ہو جائیگا (احکام القرآن) -

۳۱۶ اس آیت میں بتایا گیا کہ جو قتل کرے وہی قتل کیا جائیگا خواہ آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت اور اہل جاہلیت کا یہ طریقہ ظلم ہے جو ان میں رائج تھا کہ آزادوں میں لڑائی ہوتی تو وہ ایک کے بدلے دو کو قتل کرتے غلاموں میں ہوتی تو بچے غلام کے آزاد کو مارتے عورتوں میں ہوتی تو عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتے اور محض قاتل کے قتل پر اکتفا نہ کرتے اس کو منع فرمایا گیا۔

۳۱۷ معنی یہ ہیں کہ جس قاتل کو ولی مقتول کچھ معاف کریں اور اس کے ذمہ مال لازم کیا جائے اس پر ولیا و مقتول تقاضا کرنے میں نیکو مشورت اختیار کریں اور قاتل خوں بہا خوش معاملگی کے ساتھ ادا کرے اس میں صلح ہواں کا بیان (تفسیر احمدی) مسئلہ ولی مقتول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کرے یا مال پر صلح کرے اگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص چاہے تو قصاص ہی فرض ہوگا (جمل) مسئلہ اگر مقتول کے تمام

اولیا قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں ہوتا مسئلہ اگر مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور مال واجب ہوتا ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ ولی مقتول کو قاتل کا بھائی فرماتے ہیں حالت ہوا اس پر کہ قاتل گناہ گار ہے مگر اس سے اخوت ایمانی قطع نہیں ہوتی اس میں خراج کا ابطال ہے جو مرنے کے بعد کافر کہتے ہیں ۳۱۸ یعنی بدستور جاہلیت غیر قاتل کو قتل کرے یا دیت قبول کرنے اور معاف کرنے کے بعد قتل کرے ۳۱۹ کیونکہ قصاص مقرر ہونے سے لوگ قتل سے باز رہیں گے اور جانیں بچیں گی ۳۲۰ یعنی موافق دستور شریعت کے عدل کرے اور ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے اور محتاجوں پر مال ردول کو ترجیح نہ دے مسئلہ ابتداء اسلام میں یہ وصیت فرض تھی جب میراث کے احکام نازل ہوئے فسوخ کی گئی اب غیر وارث کے لیے تہائی سے کم میں وصیت کرنا مستحب و بشرطیکہ وارث محتاج نہ ہوں یا ترکہ ماننے پر محتاج نہ رہیں ورنہ ترکہ وصیت سے افضل ہے (تفسیر احمدی) ۳۲۱ خواہ وہی بویا ولی یا شاہد اور وہ تبدیل کتابت میں کرے یا قسم میں یا دلائل شہادت میں اگر وہ وصیت موافق شرع ہے تو بدلنے والا گنہگار ہے۔



۳۲۲ اور دوسرے خوادوہ مومی ہوں یا مومی لاہری ہیں ۳۲۳ مٹی یہ ہیں کہ وارث یا وصی یا امام یا قاضی جس کو بھی مومی کی طرف سے نا انصافی یا ناحق کارروائی کا اندیشہ ہو وہ اگر مومی لایا وارثوں میں شرع کے موافق صلح کر دے تو گنہگار نہیں کیونکہ اس نے حق کی حمایت کے لیے باطل کو بدلایا ایک قول یہ بھی ہے کہ مراد وہ شخص ہے جو وقت وصیت دیکھے کہ مومی حق سے تجاوز کرتا ہے اور خلاف شرع طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس کو روک لے اور حق و انصاف کا حکم کرے ۳۲۴ اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے روزہ شرع میں اس کا نام ہے کہ مسلمان خواہ مرد ہو یا حیض و نفاس سے خالی عورت صیغ صاف سے غروب آفتاب تک بنیت عبادت خورد و نوش و جماعت ترک کرے (عام لکیری وغیرہ) رمضان کے روزے، اشوال سٹہ کو فرض کیے گئے (درختار و خازن) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے عبادت قدیمہ ہیں زمانہ آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے اگرچہ ایام و احکام مختلف تھے مگر اہل روزے سب امتوں پر لازم رہے۔

سیقول ۲

۳۲

۳۲۵ اور تم گناہوں سے بچو کیونکہ یہ کسر نفس کا سبب اور متقین کا شمار ہے۔

۳۲۶ یعنی صرف رمضان کا ایک مہینہ ۳۲۷ سفر سے وہ مراد ہے جس کی مسافت تین دن سے کم نہ ہو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مریض و مسافر کو رخصت دی کہ اگر اسکو رمضان مبارک میں روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ملک کا اندیشہ ہو یا سفر میں شدت و تکلیف کا تو وہ سفر و سفر کے ایام میں افطار کرے اور بجائے

اس کے ایام مہینہ کے سوا اور دنوں میں اس کی قضا کرے۔ ایام مہینہ پانچ دن ہیں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں، دونوں عیدین اور ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخیں۔

مسئلہ مریض کو شخص ہر روزے کا نفاذ جائز نہیں جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہر الضیق طبیب کی خبر سے اس کا غلبہ و ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول یا زیادتی کا سبب ہوگا۔ مسئلہ جو بالغ بچہ یا بچہ ہو لیکن مسلمان طبیب یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائیگا وہ بھی مریض کے حکم میں ہے

مسئلہ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی افطار جائز ہے مسئلہ جس مسافر نے طلوع فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو تو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع سفر کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں۔

۳۲۸ مسئلہ جس بڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ رہے اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو اس کو شیخ فانی کہتے ہیں اس کے لئے جائز ہے کہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے نصف صاع یعنی ایک سو پچھتر روپیہ اور ایک اٹنی پچھتر روپیہ لایا جائے اس سے دوئے جو اس کی قیمت بطور فدیہ ہے مسئلہ اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی تو روزہ واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر شیخ فانی نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اپنے غفو تقصیر کی دعا کرتا ہے ۳۲۹ یعنی فدیہ کی مقدار سے زیادہ ہے ۳۳۰ اس سے معلوم ہوا کہ اگر مسافر مریض کو افطار کی اجازت ہو لیکن زیادہ بہتر و افضل روزہ رکھنا ہی ہے ۳۳۱ اس کے منہ میں مفسرین کے چند اقوال ہیں (۱) یہ کہ رمضان وہ ہے جس کی شان و شرافت میں قرآن پاک نازل ہوا (۲) یہ کہ قرآن کریم میں نزول کی ابتداء رمضان میں ہوئی (۳) یہ کہ قرآن کریم تبارک رمضان مبارک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا اور ریت العزت میں ہا یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے تمنا و تقاضا حسب اقتضا عے حکمت جتنا جتنا منظور آگئی خواجہ جبریل میں لاتے رہے یہ نزول تیس سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶







رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مباح فرمایا گیا (تفسیر احمدی) مسئلہ صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جنابت روزہ کے منافی نہیں جس شخص کو جنابت جابت صبح ہوئی وہ غسل کر لے اس کا روزہ جائز ہے (تفسیر احمدی) مسئلہ اسی سے علماء نے مسئلہ نکاح کے روزے کی نیت میں جائز ہے (۳۲۱) اس سے روزے کی آخر حد معلوم ہوتی ہے اور مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ کجاہت روزہ جو روزہ وجماعت میں ہے ہر ایک کے ارتکاب سے کفارہ لازم ہو جاتا ہے (امامک) مسئلہ علماء نے اس نیت کو صوم وصال یعنی تہ کے روزے کے منوع ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ (۳۲۲) اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لیے جماع حلال ہے جبکہ وہ محتلف نہ ہو مسئلہ اعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس وکنا حرام ہے مسئلہ مردوں کے اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے مسئلہ معتکف کو مسجد میں کھانا پینا سونا جائز ہے مسئلہ عورتوں کا اعتکاف ان کے گھروں میں جائز ہے مسئلہ اعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے جہاں جماعت قائم ہو مسئلہ اعتکاف میں برفریضہ (۳۲۳) اس آیت میں باطل طور کسی کمال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر یا چوری سے یا جوئے سے یا حرام مٹاؤں یا حرام کاموں یا حرام حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی بیعت گواہی یا جھوٹری سے یہ سب منوع و حرام ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کجاہت فائدہ کے لیے کسی پر مقدم بنانا اور اس کا حکام تک لے جانا ناجائز و حرام ہے اسی طرح اپنے فائدہ کی غرض سے دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لیے حکم پر اثر ڈالنا رشوتیں دینا حرام ہے جو حکام دس لوگ ہیں وہ اس آیت کے حکم کو پیش نظر رکھیں حدیث تشریف میں مسلمان کے ضرر پہنچانے پر لعنت آئی ہے (۳۲۴) شان نزول آیات حضرت عائذ بن جبل اور ثعلبہ بن نعم انصاری کے جواب میں نازل ہوئی ان دونوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند کا کیا حال ہے ابتدا میں بہت باریک نکلتا ہے پھر روز بروز بڑھتا ہے یہاں تک کہ گورا روشن ہو جاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے اور یہاں تک گھٹتا ہے کہ پہلے کی طرح باریک ہو جاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا اس سوال سے مقصد جانے کے گھٹنے بڑھنے کی حکمتیں دریافت کرنا تھا بعض مفسرین کا خیال ہے کہ سوال کا مقصد چاند کے اختلافات کا سبب دریافت کرنا تھا۔ (۳۲۵) چاند کے گھٹنے بڑھنے کے فوائد بیان فرمائے کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں کے ہزار دینی و دنیوی کام اس سے متعلق ہیں

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ

بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ انھیں پرہیزگاری ملے اور آپس میں ایک دوسرے کا

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْءُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيقًا مِّنْ

مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال

اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهْلِ

ناجائز طور پر کھا لو (۳۲۳) جان بوجھ کر تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں (۳۲۴)

قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحُجَّةِ ۝ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوْا

تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے (۳۲۵) اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ (۳۲۶) گھروں

الْبُيُوتِ مِنْ طُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰ ۝ وَاْتُوا الْبُيُوتَ

میں بچھت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں

مِّنْ اٰبَآئِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ

دروازوں سے آؤ (۳۲۷) اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور اللہ کی راہ میں لڑو

اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

(۳۲۸) ان سے جو تم سے لڑتے ہیں (۳۲۹) اور حد سے نہ بڑھو (۳۳۰) اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے

الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَاَقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ تَقْبَلُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ

بڑھنے والوں کو اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو (۳۵۱) اور انھیں نکال دو (۳۵۲)

مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۝ وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ

جہاں سے انھوں نے تمہیں نکالا تھا (۳۵۳) اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے (۳۵۴) اور مسجد حرام کے

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقْتَلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قَتَلُوْكُمْ

پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں (۳۵۵) اور اگر تم سے لڑیں

زراعت تجارت لین دین کے معاملات روزے اور عید کے اوقات عورتوں کی عین حیض کے ایام صل اور دودھ پلانے کی مدتیں اور دودھ پھلانے کے وقت اور حج کے اوقات اس سے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اول میں جب چاند باریک ہوتا ہے تو دیکھنے والا جان لیتا ہے کہ یہ تبدیلی تاریکی میں اور جب چاند پورا روشن ہوتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ مینے کی دنیائی تاریخ ہے اور جب چاند چھپ جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مینہ ختم ہے اسی طرح ان کے مابین ایام میں چاند کی حالتیں دلاتی ہیں تاریکی میں پھر مینوں سے سال کا حساب ہوتا ہے یہ وہ قدرتی بنی ہے جو آسمان کے صفو پر عینہ طبعی رہتی ہے اور ہر ملک و ہر زبان کے لوگ پڑھتے بھی اور پڑھتے بھی سب اس سے اپنا حساب معلوم کر لیتے ہیں (۳۲۶) شان نزول زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ حج کے لیے احرام باندھتے تو کسی مکان میں اس کے دروازہ سے داخل ہوتے اگر ضرورت ہوتی تو بچھت توڑ کر آتے اور اس کو کوئی جانتے اس پر آیت نازل ہوئی (۳۲۷) خواہ حالت احرام ہو یا غیر احرام (۳۲۸) سترہ میں حدیث کا واقعہ پیش آیا اس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قصد عمرہ مکہ کو ہر روز وہ شریفین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں داخل ہونے سے روکا اور اس پر صلح ہوئی کہ آپ سالانہ تشریف لائیں تو آپ کے لیے تین روزہ مکہ مکرمہ خالی کر دیا جائیگا چنانچہ اگلے سال شریفین







جج وعمرہ کے درمیان امام صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو قرآن یہ ہے کہ حج وعمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے شہر حج میں یا اس سے قبل اول سے حج وعمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقت تبدیلی زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حج کے (۴) تمتع یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے شہر حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور شہر حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اسکے شہر حج میں ہوں اور حلال ہو کر حج کے لئے اہرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج وعمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ امام صحیح نہ کرے (سکین وفتح) مسئلہ اس آیت سے علماء نے قرآن ثابت کیا ہے ۳۶۲ حج یا عمرہ سے بعد شروع کرے اور گھر سے نکلنے اور عمرہ ہو جانے کی نیت میں کوئی مانع اول حج یا عمرہ سے پیش آنے خواہ وہ شہر کا خوف ہو یا مرض وغیرہ اسی حالت میں

سیقول ۲

۳۶۲

جج وعمرہ کے درمیان امام صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو قرآن یہ ہے کہ حج وعمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے شہر حج میں یا اس سے قبل اول سے حج وعمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقت تبدیلی زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حج کے (۴) تمتع یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے شہر حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور شہر حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اسکے شہر حج میں ہوں اور حلال ہو کر حج کے لئے اہرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج وعمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ امام صحیح نہ کرے (سکین وفتح) مسئلہ اس آیت سے علماء نے قرآن ثابت کیا ہے ۳۶۲ حج یا عمرہ سے بعد شروع کرے اور گھر سے نکلنے اور عمرہ ہو جانے کی نیت میں کوئی مانع اول حج یا عمرہ سے پیش آنے خواہ وہ شہر کا خوف ہو یا مرض وغیرہ اسی حالت میں

تم احرام سے باہر آ جاؤ۔  
۳۶۲ اونٹ یا گائے یا بکری اور یہ قربانی چھنا واجب ہے۔

۳۶۵ یعنی حرم میں جہاں اس کے ذبح کا حکم کر مسئلہ یہ قربانی بیرون حرم نہیں ہو سکتی۔

۳۶۶ جس سے وہ سر منڈانے کے لیے مجبور ہو اور سر منڈائے۔

۳۶۷ تین دن کے۔

۳۶۸ چھ مسکینوں کا کھانا ہر مسکین کے لیے پونے دو سیر مہیوں۔

۳۶۹ یعنی تمتع کرے۔

۳۷۰ یہ قربانی تمتع کی ہے حج کے شکر میں واجب ہوئی خواہ تمتع کرے یا لا فخر ہو عید الفطر کی قربانی نہیں جو فقیر و مسافر پر واجب نہیں ہوتی۔

۳۷۱ یعنی یکم شوال سے نوین فی الحج تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے رکھ لے خواہ ایک ساتھ

یا متفرق کر کے بہتر یہ ہے کہ ۸۔۹ ذی الحجہ کے

۳۷۲ مسئلہ اہل مکہ کیلئے تمتع سے نہ

قرآن اور حد و مواقت کے اندر کے رہنے والے

اہل مکہ میں داخل ہیں مواقت یا حج نہیں

ذوالحلیفہ ذات عرق تمتع قرآن میں

ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لیے ذات عرق

اہل عراق کے لیے تمتع اہل شام کے لیے قرآن

اہل نجد کے لیے تعلیم اہل یمن کے لیے

۳۷۳ شوال ذوالقعدہ اور دس یا پچیس فی الحج

کی حج کے افعال انہی ایام میں درست ہیں۔

مسئلہ اگر کسی نے ان ایام سے پہلے حج کا

احرام باندھا تو جائز ہے لیکن کبرامت۔

۳۷۴ یعنی حج کو اپنے اوپر لازم و واجب کرے

احرام باندھ کر یا تعلیم کہہ کر یا ہر جگہ اگر اس پر پختہ لازم میں جن کا آگے ذکر فرمایا جاتا ہے

۳۷۵ رفت جماع یا عورتوں کے سامنے ذکر جماع یا کلام فحش کرنا ہے نکاح آئیں داخل نہیں مسئلہ محرم یا محرمہ کا نکاح جائز ہے جماعت جائز نہیں۔ فحش سے عامی و سیات اور بدال سے مجملہ ادا ہے خواہ وہ اپنے رفیقوں یا خادموں کے ساتھ ہو یا غیروں کے ساتھ ۳۷۶ بہویں کی ممانعت کے بعد نیکیوں کی ترغیب فرمائی کہ بجائے فسق کے تقویٰ اور بجائے جلال کے اخلاق حمیدہ اختیار کرو ۳۷۷ شان نزول بعض مینی جیسیلے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو منوکل کہتے تھے اور کہہ کر کہہ ہو کر سوال شرع کرتے اور کبھی غصب خیانت کے مرتکب ہوتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ توشہ لیکر چلو اور دل پر بار نہ دالو سوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پر ہیز گاری ہے ایک قول یہ ہے کہ تقویٰ کا توشہ ساتھ تو جس طرح دنیوی سفر کے لیے توشہ ضروری ہے ایسے ہی سفر آخرت کے لیے پرہیز گاری کا توشہ لازم ہے ۳۷۸ یعنی فضل کا مقتضای خوف الہی ہے جو اللہ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے ۳۷۹ شان نزول بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ رابع حج جس نے تجارت کی یا اونٹ لے کر یہ چلائے اس کا حج ہی کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ جب تک تجارت سے فعال حج کی ادایں فرق نہ آئے اس تک تجارت مباح ہے۔

اَذٰی مِّنْ رَّاسِهِ فَعِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ

سر میں کچھ تکلیف ہے ۳۶۲ تو بدل دے روزے ۳۶۶ یا خیرات ۳۶۸ یا قربانی

فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَمِنْ تَمَتُّعٍ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ

پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے ۳۶۹ اس پر قربانی ہے

مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ

جیسی میر آئے ۳۷۰ پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے ۳۷۱ اور

سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ

سات جب اپنے گھر پٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہونے یہ حکم اس کے لیے ہے

اَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللَّهَ

جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو ۳۷۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ کا

شَدِيدُ الْعِقَابِ ۳۷۳ الْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ

عذاب سخت ہے حج کے کئی مہینہ ہیں جانے ہوئے ۳۷۴ تو جو ان میں حج کی نیت کرے

الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا

۳۷۵ تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا ۳۷۶ حج کے وقت تک اور تم جو

مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ وَتَزُودُوا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَ

بھلائی کرو اللہ سے جانتا ہے ۳۷۷ اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے ۳۷۸ اور

اتَّقُوا يَا اُولٰٓئِی الْاَلْبَابِ ۳۷۹ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا

مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو ۳۷۸ تم پر کچھ گناہ نہیں ۳۷۹ کہ اپنے رب کا

فَضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ فَاِذَا اَفْضُتُمْ مِّنْ عَرَكَاتٍ فَادْكُرُوا اللَّهَ

فضل تلاش کرو توجہ عرفات سے پلٹو ۳۸۰ تو اللہ کی یاد کرو ۳۸۱

۳۸۱ فضل تلاش کرو توجہ عرفات سے پلٹو ۳۸۰ تو اللہ کی یاد کرو ۳۸۱



۳۸۱ عرفات ایک مقام کا نام ہے جو وقت ہے ضحاک کا قول ہے کہ حضرت آدم وحواء جلدائی کے بعد وہی الجھ کعرفات کے مقام پر جمع ہوئے اور دونوں میں تعارف ہوا اس لیے اس دن کا نام عرفہ اور مقام کا نام عرفات ہوا ایک قول یہ ہے کہ چونکہ اس روز نبیؐ اپنے گناہوں کا انکشاف کرتے ہیں اس لیے اس دن کا نام عرفہ ہے مسئلہ عرفات میں وقوف فرض ہے کیونکہ افانما لا وقت متصور نہیں ۳۸۱ تہذیب و تکلیف و دعا کے ساتھ یا نماز مغرب عشاء کے ساتھ ۳۸۲ مشعر حرام جہل فرج ہے جس پر امام وقوف کرتا ہے مسئلہ وادی مشعر کے سوا تمام عرفہ و ذوق وقت سے انہیں وقوف واجب ہے بے عذر ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے اور مشعر حرام کے پاس وقوف افضل ہے ۳۸۳ طریق ذکر و عبادت کچھ نہ جانتے تھے ۳۸۴ قریش عرفہ میں ٹھہرے ہوتے تھے اور سب لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف نہ کرتے جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ عرفہ سے پلٹتے اور ماہیں اپنی بڑائی سمجھتے اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ ملیں یہی حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی سنت ہے۔

۳۸۵ طریق حج کا مختصر بیان یہ ہے کہ حاجی ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ سے منہ کی طرف روانہ ہو وہاں عرفہ یعنی ذی الحجہ کی فجر تک ٹھہرے اسی روز مناسے عرفات آئے بعد زوال امام دو خطبے پڑھے یہاں حاجی ظہر و عصر کی نماز امام کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمع کر کے پڑھے ان دونوں نمازوں کے لیے اذان ایک ہوگی اور تکبیریں دو اور دونوں نمازوں کے درمیان سنت ظہر کے سوا کوئی فضل نہ پڑھا جائے اس جمع کیلئے امام عظم ندوری سے اگر امام عظم نہ ہو یا گمراہ بدعت ہو تو ہر ایک نماز علیحدہ اپنے اپنے وقت میں پڑھی جائے اور عرفات میں غروب تک ٹھہرے پھر عرفہ کی طرف لوٹے اور جہل فرج کے قریب اتار

۳۸۵ پورے کرچکو ۳۸۵ تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے ۳۸۶ بکواس سے زیادہ اور

۳۸۶ کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ

۳۸۶ خلاق ۳۸۶ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ ۚ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي

۳۸۶ آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ۳۸۶ ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ

۳۸۶ کسبوا ۳۸۶ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۚ ۳۸۶ وَادْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۚ

۳۸۶ ہے ۳۸۶ اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ۳۸۶ اور اللہ کی یاد کرو گئے ہوئے دنوں میں ۳۸۶

۳۸۶ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا أَثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا أَلَمَ ۚ

۳۸۶ تو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو روہ جائے تو اس پر گناہ نہیں

۳۸۶ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ تُحْشَرُونَ ۚ ۳۸۶

۳۸۶ پرہیزگار کے لیے ۳۸۶ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اُسی کی طرف اٹھنا ہے

۳۸۶ قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے اسلام میں کیا گیا کہ شہرت و خود نمائی کی بیکار باتیں میں بجائے اسکے ذوق شوق کے ساتھ ذکر الہی کر دے مسئلہ اس آیت سے ذکر جہرہ ذکر جماعت ثابت ہوتا

۳۸۶ دعا گریزوں کی دو قسمیں بیان فرمائیں ایک وہ کافر جن کی دعائیں صرف طلب دنیا ہوتی تھی آخرت پران کا اعتقاد نہ تھا ان کے حق میں ارشاد ہوا کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں دوسرے وہ ایماندار جو دنیا و آخرت دونوں کی بہتری کی دعا کرتے ہیں مسئلہ مومن دنیا کی بہتری جو طلب کرتا ہے وہ بھی امام جہل فرج اور دین کی تائید و تقویت کیلئے ایسے اس کی یہ عالمی امور دین سے ہے ۳۸۸ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ عاصیہ اعمال میں اصل ہے حدیث شریف میں ہر حضور و سید عالم علیہ السلام تشریف دے عافوات تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ ابْنُ النَّارِ ۚ ۳۸۹ عنقریب قیامت قائم کرے

۳۸۹ بنوں کا حساب فرمایا گیا تو چاہیے کہ نبیؐ کے ذکر و دعا و طاعت میں جلدی کریں (مبارک و خازن) ۳۹۰ ان دنوں سے ایام تشریق اور ذکر اللہ سے نمازوں کے بعد اور رومی جہار کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے ۳۹۱ بعض مفسرین کا قول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ دوزخ میں تھے بعض جلدی کرنا والوں کو گناہگار بتاتے تھے بعض وہ جانے والے کو قرآن پاک نے بیان فرمادیا کہ ان دونوں میں کوئی گناہگار نہیں۔

۳۸۹ زمانہ جاہلیت میں عرب حج کے بعد کعبہ کے

۳۸۹

۳۸۹



۳۹۲ شان نزول :- اور اس سے اگلی آیت انفس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت بجاہت سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا اور اپنے

سبع قول ۲

۳۸

السلام اور آپ کی محبت کا دعویٰ کرنا اور اس پر ہنس کھاتا اور پردہ فساد انگیزی میں مصروف رہتا تھا مسلمانوں کے پوشی کو اس نے ہلاک کیا اور اُن کی کھیتی کو آگ لگا دی -

۳۹۳ گناہ سے ظلم و سرکشی اور بصیرت کی طرف التفات نہ کرنا مراد ہے (خازن) -

۳۹۴ شان نزول حضرت مہیش بن سنان رومی مکہ منظم سے ہجرت کر کے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے مشرکین قریش کی ایک جماعت نے آپ کا تعاقب کیا تو آپ سواری سے اترے اور ترکش سے تیر نکال کر فرمانے لگے کہ اے قریش تم میں سے کوئی میرے پاس نہیں آ سکتا جب تک کہ میں تیر مارتے مارتے تمام ترکش خالی نہ کر دوں اور پھر جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے اس سے ماروں اس وقت تک تمہاری جماعت کا کھیت ہو جائے گا اگر تم میرا چاہو جو کہ مکہ میں مدفون ہے تو میں تمہیں اس کا تیر بنا دوں تم مجھ سے تعرض نہ کرو وہ اس پر راضی ہو گئے اور آپ نے اپنے تمام مال کا تیر بنا دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی حضور نے تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری یہ جاں فروشی بڑی نافع تجارت ہے

۳۹۵ شان نزول اہل کتاب میں سے عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد شریعت موسوی کے بعض احکام پر قائم رہے شیعہ کی تعظیم کرتے اس روز شکار سے اجتناب لازم جاننے اور اونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے اور یہ خیال کرتے کہ یہ چیزیں اسلام میں تو مباح ہیں ان کا کرنا ضروری نہیں اور توریت میں

ان سے اجتناب لازم کیا گیا ہے تو ان کے ترک کرنے میں اسلام کی مخالفت بھی نہیں ہے اور شریعت موسوی پر عمل بھی ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ اسلام کے احکام کا پورا اتباع کرو یعنی توریت کے احکام مفسوخ ہو گئے اب ان سے تمسک نہ کرو (خازن) ۳۹۶ اس کی وسوسہ و شبہات میں نہ آؤ ۳۹۷ اور باوجود واضح دلیلوں کے اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو ۳۹۸ ملت اسلام کے چھوڑنے اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والے ۳۹۹ جو عذاب پر مامور ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ

اور بعض آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے ۳۹۲ اور اپنے دل کی بات پر

اللَّهُ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ ۖ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۖ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ

اللہ کو گواہ لائے اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیرے تو زمین

فِي الْأَرْضِ يُفْسِدُ فِيهَا وَيُهْلِكُ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا

میں فساد ڈالتا پھرے اور کھیتی اور جانیں تباہ کرے اور اللہ

يُحِبُّ الْفُسَادَ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ

فساد سے راضی نہیں اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے اور ضد پڑھے گناہ

فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْإِمَادُ ۚ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي

کی ۳۹۳ ایسے کو دوزخ کافی برا اور وہ ضرور بہت برا سمجھتا ہے اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے ۳۹۴

نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَعُوفٌ بِالْعِبَادِ ۚ يَا أَيُّهَا

اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے اے

الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو ۳۹۵ اور شیطان کے قدموں پر

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۚ فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا

نہ چلو ۳۹۶ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اگر اس کے بعد بھی بچلو کہ تمہارے

جَاءَ تَكْمُلُ الْبَيِّنَاتُ فَاَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۚ هَلْ يَنْظُرُونَ

پاس روشن حکم آچکے ۳۹۷ تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے کہ ہے کے انتظار میں

إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَ

ہیں ۳۹۸ مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں ۳۹۹ اور

ان سے اجتناب لازم کیا گیا ہے تو ان کے ترک کرنے میں اسلام کی مخالفت بھی نہیں ہے اور شریعت موسوی پر عمل بھی ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ اسلام کے احکام کا پورا اتباع کرو یعنی توریت کے احکام مفسوخ ہو گئے اب ان سے تمسک نہ کرو (خازن) ۳۹۶ اس کی وسوسہ و شبہات میں نہ آؤ ۳۹۷ اور باوجود واضح دلیلوں کے اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو ۳۹۸ ملت اسلام کے چھوڑنے اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والے ۳۹۹ جو عذاب پر مامور ہیں



۲۸۰ ان کے انبیاء کے معجزات کو ان کے صدق نبوت کی دلیل بنایا ان کے ارشاد اور ان کی کتابوں کو دین اسلام کی حقانیت کا شاہد کیا ۲۸۱ اللہ کی نعمت سے آیات الہیہ مراد ہیں جو سب سبقتوں

۲۵ رشاد و ہدایت ہیں اور ان کی بدولت  
۲۶ مگر اسی سے نجات حاصل ہوتی ہے  
۲۷ انہیں میں سے وہ آیات ہیں جن میں  
۲۸ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت و  
۲۹ صفت اور حضور کی نبوت و رسالت کا بیان ہے  
۳۰ یہود و نصاریٰ کی تحریفیں اس نعمت کی تبدیل  
۳۱ وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مہرتے ہیں۔

۳۲ اور سامان دنیوی سے ان کی بے شرفی  
۳۳ دیکھ کر ان کی تحقیر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت  
۳۴ عبد اللہ بن مسعود اور عمار بن یاسر اور  
۳۵ صہیب و بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو  
۳۶ دیکھ کر کفار مسخر کرتے تھے اور وہ  
۳۷ دنیا کے غرور میں اپنے آپ کو اونچا

۳۸ سمجھتے تھے۔

۳۹ یعنی ایمانداروں کو قیامت جناب عالیہ  
۴۰ میں ہوں گے اور کفار و کافرانہم میں نہیں  
۴۱ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے  
۴۲ ہمدردی تک سب لوگ ایک دین اور ایک  
۴۳ شریعت پر تھے پھر ان میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ  
۴۴ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا یعنی  
۴۵ میں پہلے رسول ہیں (خازن)۔

۴۶ ایمانداروں اور فرمانبرداروں کو  
۴۷ ثواب کی (مدارک و خازن)۔

۴۸ جیسا کہ حضرت آدم و شیث و ادریس  
۴۹ پر صالح اور حضرت موسیٰ پر توریت حضرت  
۵۰ داؤد پر زبور حضرت عیسیٰ پر انجیل اور خاتم الانبیاء  
۵۱ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن  
۵۲ یہ اختلاف تبدیل و تحریف اور ایمان  
۵۳ کفر کے ساتھ تھا جیسا کہ یہود و نصاریٰ سے  
۵۴ واقع ہوا (خازن)۔

۵۵ یعنی اختلاف امانی سے نہ تھا بلکہ

قُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿۲۹﴾ سَلُّ بَنِي إِسْرَءِيلَ

کام ہو چکے اور سب کاموں کی رجوع اللہ کی طرف ہے بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے  
کَمْ أَتَيْنَهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ  
کتنی روشن نشانیاں انہیں دیں ۲۹ اور جو اللہ کی آئی ہوئی نعمت کو بدل دے ۳۰

مَا جَاءَتْهُ فَلَانَ اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۳۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے کافروں کی نگاہ میں  
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ اتَّقَوْا

دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی ۳۱ اور مسلمانوں سے ہنستے ہیں ۳۲ اور ڈر والے ان سے  
فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۳﴾

اوپر ہوں گے قیامت کے دن ۳۳ اور خدا جسے چاہے بے گنتی دے

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّنَ مُبَشِّرِينَ

لوگ ایک دین پر تھے ۳۴ پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ۳۵

وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

اور ڈر سناتے ۳۶ اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری ۳۷ کہ وہ لوگوں میں

النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ

ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی ۳۸

مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ

بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے ۳۹ آپس کی شرکشی سے تو اللہ نے ایمان  
الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي

والوں کو وہ حق بات سوجھادی جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ



۴۱۱ اور جیسی سختیاں ان پر گزر چکیں ابھی تک تمہیں پیش نہ آئیں شان نزول یہ آیت غزوہ اُحزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں

البقرہ ۲

۵۰

سیقول ۲

اس میں انھیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی تھیں یہی نہیں ہوئی تشریف میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سایہ کعبہ میں اپنی چادر مبارک سے تکیہ کیے ہوئے تشریف فرما تھے ہم نے حضور سے عرض کی کہ حضور ہمارے لیے کیوں دعا نہیں فرماتے ہماری کیوں مدد نہیں کرتے فرمایا تم سے پہلے لوگ گرفتار کیے جاتے تھے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبا لے جاتے تھے آسے سے جبر کر دو کڑے کر ڈالے جاتے تھے اور بوسے کی لنگیوں سے اُن کے گوشت نچے جاتے تھے اور ان میں کی کوئی مصیبت انھیں اُن کے دین سے روک نہ سکتی تھی۔

۴۱۲ یعنی شدت اس نہایت کو پہنچ گئی کہ ان امتوں کے رسول اور اُن کے فرائد و اہل بیت بھی طلبِ مدد میں جلدی کرنے لگے باوجودیکہ رسول بڑے صابر ہوتے ہیں اور ان کے اصحاب بھی لیکن باوجود ان انتہائی مصیبتوں کے وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت دہان کے حال کو متغیر نہ کر سکی ۴۱۳ اس کے جواب میں انھیں تسلی دی گئی اور یہ ارشاد ہوا۔

۴۱۴ شان نزول یہ آیت غزوہٴ بدر کے موقع پر نازل ہوئی جو پورے ۳۰ شخص تھے اور بڑے مالدار تھے انھوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ کیا خرچ کریں اور کس پر خرچ کریں اس آیت میں انھیں بتایا گیا کہ جس قسم کا اور جس قدر مال قلیل یا کثیر خرچ کرو اس میں ثواب ہے اور معصیت

مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۴۱۱ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا

جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے الجَنَّةِ وَلَيَا يَٰۤاَتِكُمْ مِّثْلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسْتَهْمُ جَاؤُگے اور ابھی تم پر انگوں کی سی روداد نہ آئی ۴۱۱ پہنچی انھیں

الْبَاسَاءِ وَالضَّرَآءِ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول ۴۱۲ اور اس کے ساتھ کہ

مَعَهُ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ الْاِلَآءُ نَصْرُ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۴۱۳ يَسْأَلُوْنَكَ اِيْمَانِ وَالْكَافِرُ اَلَيْسَ لِيْ عِندَ اللّٰهِ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۴۱۴

ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد ۴۱۳ سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے تم سے پوچھتے ہیں مَآذِ اٰیْنِفْقُوْنَ ۴۱۵ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلّٰهِ الدِّيْنُ وَ

۴۱۵ کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ مال باپ اور الاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالسَّكِيْنَ وَالْبَنِ السَّبِيْلُ وَمَا تَفْعَلُوْا قَرِيْب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے اور جو بھلائی

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۴۱۶ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهُ كُرْہ کرنا ۴۱۶ بیشک اللہ اسے جانتا ہے ۴۱۶ تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں

لَكُمْ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۴۱۷ يَسْأَلُوْنَكَ

تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۴۱۷ تم سے پوچھتے ہیں

عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ وَصَدُّ عَنْ الْحَرَامِ لَوْ لَمْ يَكُنِ الْحَرَامُ لَفَسَدَتْ ۴۱۸ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُدْخِلُوْا

۴۱۸ اُسکی خزا عطا فرمایا گیا ۴۱۸ مسئلہ جہاد فرض ہے جب اس کے شرائط پائے جائیں اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں تو جہاد فرض میں ہوتا ہے ورنہ فرض نکلیا ۴۱۹ کہ تمہارے حق میں کیا

بتہرچہ تو تم پر لازم ہے کہ حکمِ الٰہی کی اطاعت کرو اور اس کو بہتر سمجھو چاہے وہ تمہارے نفس پر گراں ہو ۴۲۰ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں مجاہدین کی ایک جماعت روانہ فرمائی تھی اس نے فتنہ شکن سے قتال کیا انکا خیال تھا کہ وہ روزِ جہاد الاخری کا آخر دن ہے مگر حقیقت چاند ۴۲۱ کو ہو گیا تھا اور وہ وجہ کی پہلی تاریخ تھی اس پر کفار نے مسلمانوں کو عار دلانی کہ تم نے ماہِ حرام میں جنگ

کی اور حضور سے اس کے متعلق سوال ہونے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۴۲۲ مگر صحابہ سے یہ گناہ واقع نہیں ہوا کیونکہ انھیں چاندِ نبویؐ کی خبر نہ تھی ان کے نزدیک دن ماہِ حرام وجہ تھا مسئلہ ماہِ حرام میں جنگ کی حرمت کا حکم آیہ اَتَمَلُّوْا الشَّهْرَ الْحَرَامَ بِكِبْرٰتِكُمْ فِيْهِ تَجَدَّدُ مَنُوحٌ سے منسوخ ہو گیا۔



۴۲۱ جو مشرکین سے واقع ہوا کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو سال جرمیہ کو بے مغفرت سے روکا اور آپ کے زمانہ قیام کو مغفرت میں اچھا اور آپ کے اصحاب کی تہی اذیتوں میں کہاں سے ہجرت کرنا پڑی  
۴۲۲ یعنی مشرکین کا کہ وہ شرک کرتے ہیں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو مسجد حرام سے روکتے اور طح طح کی اذیتیں دیتے ہیں ۴۲۳ کیونکہ قتل تو بعض حالات میں مباح ہوتا ہے اور کفر کسی حال میں مباح نہیں اور یہاں تاریخ کا مشکوک ہونا مذموم قول ہے اور کفار کے کفر کے لیے تو کوئی عذر ہی نہیں ۴۲۴ اس میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عدالت رکھیں گے کبھی اسکے خلاف نہ ہوگا اور جہاں تک سیقول ۲

البقرة ۲

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكَفَرِيهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَآخِرَ أَهْلِهِ

کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں  
مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا يَزَالُونَ  
کو نکال دینا ۴۲۱ اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد ۴۲۲ قتل سے سخت تر ہے ۴۲۳ اور

يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ  
ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھر دیں اگر بن پڑے ۴۲۴ اور تم میں

يُرْتَدُّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ  
جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت

أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ  
گیا دنیا میں اور آخرت میں ۴۲۵ اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں

فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا  
اس میں ہمیشہ رہنا وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر باہر چھوڑے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ  
اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا

رَحِيمٌ ﴿١٨﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ  
مہربان ہے ۴۲۵ ان تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے

وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ تَفْعِهِمَا وَيَسْأَلُونَكَ  
اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے ۴۲۶ تم سے پوچھتے ہیں

مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ  
کیا خرچ کریں ۴۲۷ تم فرماؤ جو فاضل بچے ۴۲۸ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان

کے لیے فرماتا ہے کہ شراب کچھ بہہ ویر پیدا ہوتا ہے یا کسی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مفت کا مال لاتھا آتا ہے اور

گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار عقل کا زوال غیرت و حمت کا زوال عبادات سے محرومی لوگوں سے عدالتیں سب کی نظر میں خوار ہونا دولت و مال کی ضاعت ایک روایت میں ہے کہ جبریل ابن

نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو حیف طیار کی چار خصلتیں پسند ہیں حضور نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو یہ جو کہ جس نے

شراب کبھی نہیں لی یعنی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ بھی کہ اس جانتا تھا کہ اس سے عقل اُٹل جاتی ہے اور یہی تیسری خصلت یہ کہ زمانہ جاہلیت میں بھی اس نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی

ان سے ممکن ہوگا وہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کی کسمپرسی کرتے رہیں گے ان استطاعوا کے مستفاد ہوتا ہے کہ کبرہ تعالیٰ وہ اپنی اس راہ میں ناکام رہیں گے۔

۴۲۵ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارتداد سے تمام عمل باطل ہو جاتے ہیں آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اجر و ثواب نہیں اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کا حکم بھی ہے

اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا اس کا مال معصوم نہیں رہتا اس کی مدح و ثناء و اعداد جائز نہیں (روح البیان وغیرہ) ۴۲۵

شانِ نفل اہل عہد اللہ بن جحش کی سرکردگی میں جو عابدین بھیجے گئے تھے انکی نسبت بعض لوگوں نے کہا کہ جو کہ انہیں خبر نہ تھی کہ یہ دن رجب کا ہے

اس لئے اس روز قتل کرنا گناہ تو نہ ہوا لیکن اسکا کچھ ثواب بھی نہ ملے گا اس پر آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انکا عمل جہاں مقبول ہے اور اس پر انہیں میدوار رحمت الہی رہنا چاہیے اور یہ امید قطعی پوری ہوگی (خازن) مسئلہ

یَرْجُونَ سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اجر و اجر نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضل الہی ہے۔

۴۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنوئیں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں بجان اللہ گناہ سے کس قدر نفرت ہے رَضَّا اللہ

تَعَالٰی ابْنَعْلَمُ شراب سترہ میں غزوہ احزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا

گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہے نفع تو یہی ہے کہ شراب کچھ بہہ ویر پیدا ہوتا ہے یا کسی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مفت کا مال لاتھا آتا ہے اور

گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار عقل کا زوال غیرت و حمت کا زوال عبادات سے محرومی لوگوں سے عدالتیں سب کی نظر میں خوار ہونا دولت و مال کی ضاعت ایک روایت میں ہے کہ جبریل ابن

نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو حیف طیار کی چار خصلتیں پسند ہیں حضور نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو یہ جو کہ جس نے

شراب کبھی نہیں لی یعنی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ بھی کہ اس جانتا تھا کہ اس سے عقل اُٹل جاتی ہے اور یہی تیسری خصلت یہ کہ زمانہ جاہلیت میں بھی اس نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی

کہو کہ اس جانتا تھا کہ یہ نتیجہ ہے نفع سے کہ نہ ضرر تیسری خصلت یہ کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اسکو بے غریبی سمجھتا تھا چوتھی خصلت یہ کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اسکو کمینہ بن خیال کرنا تھا مسئلہ

شطح ناش وغیرہ جاہلیت کے کھیل اور بن پر بازی لگائی جائے سب جوئے میں داخل اور حرام میں (روح البیان) ۴۲۷ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی تو آپ



۱۳۹۹ھ کے جتنا تمہاری دیوبند ضرورت کے لئے کافی ہو وہ لے کر باقی سب اپنے نفع آخرت کے لیے خیرات کردو (خازن) ۲۳۵ کہ ان کے سوال کو اپنے مال سے ملانے کا حکم ہے شان نزول آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْعَمَلِ السَّیِّئِ لَیُطٰقَبُنَّ النَّارَ ۚ وَهُم لَفِیْهَا کٰثِرٌ مِّنْ مُّشٰکِلٍ ۝۷

۴۳۱) شان نزول حضرت مرید غوثی ایک بیمار شخص تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کوکمر مراد فرمایا تاکہ وہاں سے تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو نکال لائیں وہاں عشاق نامی ایک مشرکہ عورت تھی جو زانیہ جاہلیت میں ان کے ساتھ محبت رکھتی تھی حسین اور الدار تھی جب اس کو ان کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ آپ کے پاس آئی اور طالب وصال ہوئی آپ نے خوف لگایا اس سے اعراض کیا اور فرمایا کہ سلام اسکی اجازت نہیں دیتا تب اس نے نکلج کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ یہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت پر موتوں ہے اپنے کام سے فانی ہو کر جیسا آپ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حال عرض کر کے نکلج کی بابت دریافت کیا اس پر یت نازل ہوئی (تفسیر احمدی) بعض علما نے فرمایا جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کئے وہ مشرکہ سے خواہ اللہ کو وادری

خطا پر اپنی باندی کے طمانچہ مارا پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا سید عالم اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت کیا عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضوری رسالت کی

گوای تہی ہے رمضان کے روزے رخصتی پر خوب ضرور  
آپ نے ایسا ہی کیا اس پر لوگوں نے طعن زنی کی کہ تو  
مسلمان باندی شکر کے بہتر ہے خواہ مشرکہ آزاہم  
۱۳۳۴ھ تو ان سے اجنبانہ زوری ادا کے ساتھ  
بلکہ شدت بیان تب پہنچ گئی تھی کہ کئی طرف دیکھا ادا  
حضرت جیسٹ کلیم دریافت کیا اس پر یہ آیت مآزل

فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو ۴۲۹ اور تم سے تیموں کا مسئلہ پختہ

الْيَتْمَىٰ قُلُوبُ اِصْلَاحٍ لَّهُمْ خَيْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَارْجُوا اَنْكُمْ

ہیں ۴۳ تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا بیچ ملاؤ تو وہ تمہارے بھائی ہیں

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمَفْسِدَ مِنَ الْمَصْلِحِ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَاعْتَدْتُمْ

اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ جانتا ہے تو ہمیں شقت میں ڈالتا

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَلَا تَتَّبِعُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يَوْمٍ

وَلَا مَـٰمَۃٌ مِّنْهُ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْکِحُوا

اور بیشک مسلمان کو نہی مشترک سے ابھی ہے ۴۳۱ اگرچہ وہ ہمیں بتاتی ہو اور شرکوں کے

المُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَلِعَبْدٌ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ مُّشْرِكٍ

وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُوا

إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَحْشَرُونَ

یَتَدَّكُرُونَ ۞ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَيْيْتِ ۖ قُلْ هُوَ اَذَىٰ

نقصت مانہں اور تم سے پوچھتے ہیں حقیر کا حکم ۲۳۵ تم فرماؤ وہ ناہا کہے

فَاعْتَرَلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّىٰ

تَوَعَّرَلُوهُنَّ سِوَا الْغَرَضِ الْمَحِيضِيِّ

تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور اُن سے نزدیکی نہ کرو جب تک

ر نماز پڑھتی ہے حضور نے فرمایا وہ ٹوٹے ہوئے ہے آپ نے عرض کیا تو اسکی قسم جس نے آپکو سچا بنی بنا کر معبود فرمایا میں اسکو آواز دکر کر کے اسے ساتھ ساتھ کراہ کر دنگا

۲۳۵) شان نزول: عرب کے لوگ یہود و مجوس کی طرح کافر تھے، عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں بیٹھا گوارا نہ دیا کرتے تھے۔

۲۔ اگر افرات و تقریب کی راہیں چھو کر اعتدال کی تسلیم فرمائی گئی اور بتا دیا گیا کہ حالت حیض میں عورتوں سے جماعت منوع ہے۔



يَطْهَرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ

پاک نہ ہوئیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے علم دیا

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿۲۵﴾ نِسَاؤُكُمْ

بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے مستھروں کو تمہاری عورتیں

حَرَّتْ لَكُمْ فَاتُوا حُرَّتَكُمْ أَى شِئْتُمْ وَقَدْ مَوَّالَ أَنْفُسِكُمْ

تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو اور اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو ۲۵ اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو ۲۵

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلْقَوَةٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۶﴾

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور بے محبوب بشارت دو ایمان والوں کو

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَ

اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ ۲۶ کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں

تَصِلُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۷﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمْ

صلح کرنے کی قسم کرو اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ تمہیں نہیں پکڑتا

اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ

ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے بل اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کیے

قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۲۸﴾ الَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ

۲۸ اور اللہ بخشنے والا مہم ہے اور وہ جو قسم کھا بیٹھے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی

تَرْكِبُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۲۹﴾

انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَأِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۳۰﴾ وَالْمُطَلَّاتُ

اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ بچا کر لیا تو اللہ سنتا جانتا ہے ۳۰ اور طلاق والیاں

۲۵ یعنی عورتوں کی قربت سے نسل کا قصد کرو نہ قضا شہوت کا ۲۵ یعنی اعمال صالحہ یا جمار سے قبل ہم اللہ پر کھانا ۲۵ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اپنے بہنوئی نعمان بن بشیر کے گھر جانے اور ان سے کلام کرنے اور ان کے خضم کے ساتھ ان کا صلح کرنے سے قسم کھالی تھی جب اس کے متعلق ان سے کہا جاتا تھا تو کہہ دیتے تھے کہ میں قسم کھا چکا ہوں اس لیے یہ کام کر ہی نہیں سکتا اس باب میں کثرت نازل ہوئی اور نیک کام کرنے سے قسم کھانے کی ممانعت فرمائی گئی مسئلہ اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہیے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور کفارہ دے مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی امر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور برتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیے کہ اس امر خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے مسئلہ بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے کثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

۲۶ مسئلہ قسم میں طرح کی ہوتی ہے لغو غیوش منعقدہ تو یہ ہے کہ کسی گزے ہوئے امر پر اپنے خیال میں صحیح جانکر قسم کھائے اور حقیقت وہ اس کے خلاف ہو یہ صاف ہے اور اس کا کفارہ نہیں غش ہے کہ کسی گزے ہوئے امر پر اللہ سے جھوٹی قسم کھائے اس میں گنہگار ہوگا منعقدہ یہ ہے کہ کسی آئندہ امر پر قصد کر کے قسم کھائے اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفارہ بھی لازم۔

۲۷ شان نزول زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ معمول تھا کہ اپنی عورتوں سے ٹال طلب کرنے اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو ایک سال دو سال تین سال یا اس سے زیادہ عرصہ ان کے پاس نہ جانے اور صحبت ترک کرنے کی قسم کھا لیتے تھے اور انہیں پیشانی میں چھوڑ دیتے تھے نہ وہ بیوہ ہی تھیں کہ کہیں اپنا ٹھکانا کر لے تیں نہ شوہر دار کہ شوہر سے

آرام پاتیں اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لیے چار مہینے کی مدت معین فرمادی کہ اگر عورت سے چار مہینے یا اس سے زیادہ عرصہ کے لیے یا غیر معین مدت کے لیے ترک صحبت کی قسم کھائے جس کو ایلا کہتے ہیں تو اس کے لیے چار ماہ انتظار کی مہلت ہے اس عرصہ میں خوب سوچ سمجھ کر عورت کو چھوڑنا اس کے لیے بہتر ہے یا رکھنا اگر رکھنا بہتر سمجھے اور اس مدت کے اندر رجوع کرے تو صلح باقی رہے گا ورنہ قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور اگر اس مدت میں رجوع نہ کیا اور قسم توڑی تو عورت نکاح سے باہر ہوگئی اور اس پر طلاق بائن واقع ہوگئی مسئلہ اگر مرد صحبت پر قادر ہو تو رجوع صحبت ہی سے ہوگا اور اگر کسی وجہ سے قدرت نہ ہو تو بعد قدرت صحبت کا وعدہ رجوع ہے (تفسیر احمدی)۔



کے عوض مال لینا مطلقاً مکروہ ہے۔



تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُتَرَاجَعَا

دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے ۲۵۳ پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دیدے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں ۲۵۴

إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتَلَكَ حُدُودُ اللَّهِ يَبَيِّنُهَا

اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نبائیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے . دانش مندوں

لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَا تَحْنُ أَجَلَهُنَّ

کے لیے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو انسان کی ميعاد آگے ۲۵۵ تو اس وقت تک یا

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تَمْسِكُوهُنَّ

بجلائی کے ساتھ روک لو ۲۵۶ یا کنوئی کے ساتھ چھوڑ دو ۲۵۷ اور انہیں مضر دینے کے لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے

ضَرَارًا لَتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلَا

بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے ۲۵۸ اور

تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوعًا وَادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ

اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھکا نہ بناؤ ۲۵۹ اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے ۲۶۰ اور وہ جو

عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا

تم پر کتاب اور حکمت ۲۶۱ اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو

أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَا تَحْنُ

کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ۲۶۲ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی ميعاد

أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضُوا

پوری ہو جائے ۲۶۳ تو اسے عورتوں کے والیوں انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں ۲۶۴ جبکہ آپس

بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۝ ذَلِكَ يُوعِظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ

میں موافق شرع رضامند ہو جائیں ۲۶۵ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے

۲۵۳ مسئلہ تین طلاقیں کے بعد عورت

شوہر پر بحکمست منعظ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہو سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ ہو یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعد محبت طلاق دے پھر عدت گزرے . ۲۵۴ دوبارہ نکاح کر لیں .

۲۵۵ یعنی عدت تمام ہونے کے قریب ہو شان نزول یہ آیت ثابت بن یسار النخعی کے حق میں نازل ہوئی انھوں نے اپنی عورت کو طلاق دی تھی اور جب عدت قریب ختم ہوتی تھی وجہت کر لیا کرتے تھے تاکہ عورت قید میں پڑی رہے ۲۵۶ یعنی نبائے اور اچھا معاملہ کرنے کی نیت سے رجعت کرو .

۲۵۷ اور عدت گزر جائے تو تاکہ بعد عدت وہ آزاد ہو جائیں .

۲۵۸ کہ حکم الہی کی مخالفت کر کے گنہگار ہو جائے ۲۵۹ کہ ان کی پرواہ نہ کرو اور ان کے خلاف عمل کرو .

۲۶۰ کہ تمہیں مسلمان کیا اور سید نبیاد صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی بنا یا .

۲۶۱ کتاب سے قرآن اور حکمت سے احکام قرآن و سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہے .

۲۶۲ اس سے کچھ فہمی نہیں .

۲۶۳ یعنی انکی عدت گزر چکے جن کو انھوں نے اپنے نکاح کے لیے تجویز کیا ہو خواہ وہ نئے ہوں یا پہلی طلاق دینے والے یا ان سے پہلے جو طلاق دے چکے تھے .

۲۶۴ اپنے کنوئیں مہر میں پرکونکر اس کے خلاف کی صورت میں اولیاء اعتراف نہ عرض کا حق رکھتے ہیں .

۲۶۵ اپنے کنوئیں مہر میں پرکونکر اس کے خلاف کی صورت میں اولیاء اعتراف نہ عرض کا حق رکھتے ہیں .

شان نزول منغل بن یسار رضی کی بہن کا نکاح عامر بن عدی کے ساتھ ہوا تھا انہوں نے طلاق دی اور عدت گزرنے کے بعد پھر عامر نے درخواست کی تو منغل بن یسار مانع ہوئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (بخاری شریف)



۴۶۶ بیان طلاق کے بعد یہ سوال طبقاً سامنے آتا ہے کہ اگر طلاق والی عورت کی گود میں خیر خواہ بچہ ہو تو اس جدائی کے بعد اس کی پرورش کا کیا طریقہ ہوگا اس لیے یہ قرین حکمت ہے

البقرة ۲

۵۶

سیقول ۲

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَ لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لیے زیادہ مستحکم اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ

اور تم نہیں جانتے اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو ۴۶۶ پورے دو برس  
كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ طَوَّعًا عَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ

اس کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے ۴۶۷ اور جس کا بچہ ہے ۴۶۸  
رِضْقَهُنَّ وَكُسُوتَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تَكْلَفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا

اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور ۴۶۹ کسی جان پر بوجہ نہ رکھا جائیگا مگر اس کے مقدور بھر  
لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى

ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے ۴۷۰ اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے ۴۷۱ یا ماں ضرر نہ اپنے بچہ کو اور اولاد  
الْوَارِثُ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَ فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَ

والا اپنی اولاد کو ۴۷۲ اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور رضوے سے دودھ چھڑانا چاہیں  
تَشَاوُرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوْا

تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دایوں سے اپنے بچوں کو  
أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَأَلْتُمُوهُمَا فَإِنْ تَوَلَّوْا

دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جبکہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انھیں ادا کر دو  
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَعَلِمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَالَّذِينَ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور تم میں  
يَتَّقُونَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ

جو مریں اور بیبیان چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں

کہ بچہ کی پرورش کے متعلق ماں باپ پر جو احکام  
ہیں وہ اس موقع پر بیان فرمادیے جائیں  
لہذا یہاں ان مسائل کا بیان ہوا۔ مسئلہ  
ماں خواہ مطلق ہو یا نہ ہو اس پر اپنے بچہ کو  
دودھ پلانا واجب ہے بشرطیکہ باپ کو اجرت  
پر دودھ پلانے کی قدرت و استطاعت ہو  
یا کوئی دودھ پلانے والی میسر نہ لائے یا بچہ  
ماں کے سوا اور کسی کا دودھ قبول نہ کرے  
اگر یہ باتیں نہ ہوں یعنی بچہ کی پرورش خالی  
ماں کے دودھ پر تو فتنہ ہو تو ماں پر دودھ پلانا  
واجب نہیں مستحب ہے (تفسیر حمزہ و غیرہ)  
۴۶۷ یعنی اس مدت کا پورا کرنا لازم نہیں  
اگر بچہ کو ضرورت نہ رہے اور دودھ چھڑاتے  
ہیں اس کے لیے خطرہ نہ ہو تو اس سے کم  
مدت میں بھی چھڑانا جائز ہے (تفسیر احمدی  
خازن وغیرہ)۔

۴۶۸ یعنی والدہ اس انداز میں سے معلوم  
ہوا کہ نسب باپ کی طعن رجوع کرتا ہے۔

۴۶۹ مسئلہ بچہ کی پرورش اور اس کو  
دودھ پلانا باپ کے ذمہ واجب ہے اس کے  
لیے وہ دودھ پلانے والی مقرر کرے لیکن اگر  
ماں اپنی رغبت سے بچہ کو دودھ پلائے تو مستحب  
ہے مسئلہ شوہر اپنی زوجہ پر بچہ کے دودھ  
پلانے کے لیے جبر نہیں کر سکتا اور نہ عورت  
شوہر سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت طلب  
کر سکتی ہے جب تک کہ اس کے نکاح باعدت  
میں رہے مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی  
زوجہ کو طلاق دی اور عدت گزر چکی ہو تو وہ اس  
سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے  
مسئلہ اگر باپ نے کسی عورت کو اپنے  
بچہ کے دودھ پلانے پر اجرت مقرر کیا اور  
اس کی ماں اسی اجرت پر یا بے معاوضہ دودھ

پلانے پر رضامندی ہوئی تو ماں ہی دودھ پلانے کی زیادہ مستحق ہے اور اگر ماں نے زیادہ اجرت طلب کی تو باپ کو اس سے دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا (تفسیر حمزہ و مدارک) المعروف سے مراد یہ ہے  
کہ حسب حیثیت ہو بغیر تنگی اور فضول خرچی کے ۴۷۰ یعنی اس کو اس کے خلاف معنی دودھ پلانے پر مجبور نہ کیا جائے ۴۷۱ زیادہ اجرت طلب کر کے ۴۷۲ ماں کا بچہ کو ضرر نہ دینا یہ ہے کہ اس کو کو وقت  
دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ کرے یا اپنے ساتھ مانوس کر لینے کے بعد چھوڑے اور باپ کا بچہ کو ضرر نہ دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے قریب کو نہ لے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔



۴۷۳ء حاکم کی عدت تو وضع مل ہے جیسا کہ سورہ طلاق میں مذکور ہے یہاں غیر حاکم کا بیان ہے جس کا شوہر مر جائے اس کی عدت چار ماہ دس روز ہے اس مدت میں نہ جو نکاح کرے نہ اپنا سکن چھوڑے نہ بے عذر غسل لگائے نہ خوشبو لگائے نہ سنگار کرے نہ رنگین اور رنگین کپڑے پہنے نہ منہدی لگائے نہ جدید نکاح کی بات حیت کھل کر کرے اور جو طلاق بائن کی مدت میں ہو اس کا بھی یہی حکم ہے البتہ جو عورت طلاق رجعی کی مدت میں ہو اس کو زینت اور سنگار کرنا مستحب ہے۔

۴۷۴ء یعنی مدت میں نکاح اور نکاح کا کھلا ہوا پیام تو ممنوع ہے لیکن پردہ کے ساتھ خواہش نکاح کا اظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے۔ ۴۷۵ء اور تمہارے دلوں میں خواہش ہوگی اسی لئے تمہارے اسطے تعزیر مباح کی گئی۔ ۴۷۶ء یعنی عدت گزر چکے۔

۴۷۷ء مہر کا ۳۰ ۴۷۸ء شان نزول یہ آیت ۱۴ ایک انصاری کے باب میں نازل ہوئی جنہوں نے قبیذ بنی ضیفہ کی ایک عورت سے نکاح کیا اور کوئی مہر معین نہ کیا پھر ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اگر اس کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی تو مہر لازم نہیں ہاتھ لگانے سے جماعت مراد ہے اور خلوت صحیحی کے حکم میں ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ بے ذکر مہر بھی نکاح درست ہے مگر اس صورت میں بعد نکاح مہر معین کرنا ہوگا اگر نہ کیا تو بعد دخول مہر مثل لازم ہو جائے گا۔

۴۷۹ء تین کپڑوں کا ایک جوڑا ۴۸۰ء جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو اور اس کو قبل دخول طلاق دی ہو اس کو تو جوڑا دینا واجب ہے اور اس کے سوا مہر مطلقہ کے لیے مستحب ہے (مدارک)

اَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْهَا

۴۷۳ء تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اسے وایو تم پر مواخذہ نہیں

فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۴

اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خُطْبَةِ النِّسَاءِ

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو

اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ

یا اپنے دل میں چھپا رکھو ۴۷۴ء اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ۴۷۵ء ہاں

لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّا اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَلَا تَعْرَمُوْا

ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰی يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

کی گروہ پختی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے ۴۷۶ء اور جان لو کہ اللہ تمہارے

مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ فَاَحْذَرُوْهُ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۵

دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوْهُنَّ اَوْ

تم پر کچھ مطالبہ نہیں ۴۷۷ء تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا

تَفَرَّضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً مِّمَّا مَتَّعُوْهُنَّ عَلٰی الْمَوْسِعِ قَدَرُهٗ

کوئی مہر مقرر کر لیا ہو ۴۷۸ء اور ان کو کچھ برتنے کو دو ۴۷۹ء مقدور والے پر اس کے

وَعَلٰی الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مِّمَّا عَالِيَ الْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلٰی الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۶

لائق اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر ۴۸۰ء



۲۸۱ اپنے اس نصف میں سے۔

۲۸۲ نصف سے جو اس صورت میں واجب ہو:

۲۸۳ یعنی شوہر۔

۲۸۴ اس میں حسن سلوک و مکالم اخلاق کی ترغیب ہے۔

۲۸۵ یعنی بوجہ نہ فرض نمازوں کو ان کے اوقات پر ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو اس میں پانچویں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے اور اولاد و ازواج کے مسائل و احکام کے درمیان میں نماز کا ذکر فرمانا اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ ان کو اولیٰ نماز سے غافل نہ ہونے دو اور نماز کی پابندی سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے جس کے بغیر معاملات کا درست ہونا متصور نہیں۔

۲۸۶ حضرت امام ابوحنیفہ اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے اور احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔

۲۸۷ اس سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا۔

۲۸۸ اپنے اقارب کو۔

۲۸۹ ابتدائے اسلام میں یوہ کی مدت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامل وہ شوگر کے یہاں رہ کر ان نفقہ پلنے کی سستی ہوتی تھی پھر ایک سال کی مدت تو بتر حصہ بانفسھن اربعۃ اشھر و عشر سے منسوخ ہوئی جس میں یوہ کی مدت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی گئی اور سال بھر کا نفقہ آیت میراث سے منسوخ ہوا جس میں عورت کا حصہ شوہر کے ترکے سے مقرر کیا گیا لہذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا حکمت اس کی یہ ہے کہ عرب کے لوگ اپنے مورث کی بیوہ کا کھانا یا غیر سے نکاح کرنا باطل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور اس کو عار سمجھتے تھے اس لئے اگر ایک دم چار ماہ دس روز کی مدت مقرر کی جاتی تو یہ ان پر بہت شاق ہوتی لہذا بتدریج انھیں راہ پر لایا گیا۔

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوا

اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں وَالَّذِي بِيَدِهِ عَقْدَةُ الزَّكَاءِ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَ

یا وہ زیادہ ہے ۲۸۲ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے ۲۸۳ اور اسے مرد و تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے نزدیک تر کر اور لَا تَسْأُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۲۸۴ آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۲۸۵ نگہبانی کرو سب نمازوں کی ۲۸۶ اور بیچ کی نماز کی ۲۸۷ اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے ۲۸۸

فَإِنْ خِفْتُمْ فِرْجَآلًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا

پھر اگر خوف میں ہو تو پیادہ یا سواری میں بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا عَلَيْكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْمَلُونَ ۲۸۹ وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ

اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور جو تم میں مریں اور يَذْرُؤْنَ أَزْوَاجًا ۲۹۰ وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مِمَّا عَالِيَ الْحَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ

بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں ۲۹۱ سال بھر تک ان نفقہ دینے کی بے نیازی ۲۹۲

فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ

پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انھوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا مَعْرُوفٍ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۲۹۳ وَالْمُطَلَّقَاتُ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا

اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور طلاق والیوں کیلئے بھی مناسب طور پر ان نفقہ کر یہ واجب ہے

کھانکنا یا غیر سے نکاح کرنا باطل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور اس کو عار سمجھتے تھے اس لئے اگر ایک دم چار ماہ دس روز کی مدت مقرر کی جاتی تو یہ ان پر بہت شاق ہوتی لہذا بتدریج انھیں راہ پر لایا گیا۔



۲۹۰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت تھی جس کے بلاد میں طاعون ہوا تو وہ موت کے ڈر سے اپنی بسیناں چھوڑ بھاگے اور جنگل میں جا پڑے کلمہ اُسی سب میں مر گئے کچھ عرصہ کے بعد حضرت خزیل علیہ السلام کی دعائے انھیں اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ مدتوں زندہ رہے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بیکار ہے جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی بندے کو چاہیے کہ رضاے اُبی پر راضی رہے مجاہدین کو بھی بھجنا چاہیے کہ جہاد سے بیچ رہنا موت کو دفع نہیں کر سکتا لہذا دل مضبوط رکھنا چاہیے ۲۹۱ اور موت نے بھاگ جیسا سبق ۲۹۰

۲۹۱ سے بھاگنا کام نہیں آتا۔  
۲۹۲ یعنی راہ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے راہ خدا میں خرچ

کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمال لطف و کرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال

اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے مگر قرض

سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے

کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی دلچسپی کا مستحق ہے ایسا ہی راہ خدا میں خرچ کرنے

والے کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ وہ اس نفاق کی جزا بالیقین پائیگا اور بہت زیادہ پائیگا۔

۲۹۳ جس کے لیے چاہے روزی تنگ کرے جس کے لیے چاہے وسیع فرمائے تنگی و

فرخی اس کے قبض میں ہے اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرے والے سے وسعت کا وعدہ کرتا ہے۔

۲۹۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب بنی اسرائیل کی حالت

خراب ہوئی اور انھوں نے عہد اُبی کو فراموش کیا بت پرستی میں مبتلا ہوئے کسرشی

اور بد اخلاقی اہتہا کو پہنچی ان پر قوم جاوٹ مسلط ہوئی جس کو عاتق کہتے ہیں کیونکہ جاوٹ عقیق

بن عادی کی اولاد سے ایک نہایت جاہل بادشاہ تھا اس کی قوم کے لوگ مصر و فلسطین کے دریا

بحر روم کے ساحل پر رہتے تھے انھوں نے بنی اسرائیل کے شہر چین لیے آدمی گرفتار کیے

طرح طرح کی سختیاں کیں اس زمانہ میں کوئی بنی قوم بنی اسرائیل میں موجود نہ تھے خاندان نبوت سے

صرف ایک بنی بنی باقی رہی تھیں جو حاملہ تھیں ان کے فرزند تولد ہوئے ان کا نام شمویل رکھا جب وہ بڑے ہوئے تو انھیں علم تورات حاصل کر کے لیے بیت المقدس میں ایک کبیر السن عالم کے سپرد کیا وہ آپ کے ساتھ کمال شفقت کرنے اور آپ کو فرزند کہتے جب آپ سن

عَلَى الْمُتَّقِينَ ۲۹۱ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۲۹۲

پر متیز نگاروں پر اللہ نے یہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو اے

تَرَى إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ

محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انھیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ

لَهُمُ اللَّهُ مَوْتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۲۹۳ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا

اکثر لوگ ناشکر ہیں ۲۹۳ اور لڑو اللہ کی راہ میں ۲۹۴ اور جان لو اَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۲۹۵ مَنْ ذَٰلِ الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

کہ اللہ سنتا جانتا ہے ۔ ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے ۲۹۶ فَيُضِعَّهُ لَهُ ۲۹۷ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۲۹۸ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ ۲۹۹ وَإِلَيْهِ

تو اللہ اس کے لیے بہت گنتا بڑھادے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے ۲۹۹ اور تمہیں تَرْجِعُونَ ۳۰۰ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ

اسی کی طرف پھر جانا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسیٰ کے بعد ہوا ۳۰۰ اِذْ قَالُوا لِنَبِيِّنَا لَٰهُمْ أَبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۳۰۱ قَالَ

جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لیے کھڑا کرو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں نبی نے

هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا قَالُوا وَمَا

فرمایا کیا تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو بولے ہمیں

لَنَا أَلَّا نُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ

کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور

ان کے فرزند تولد ہوئے ان کا نام شمویل رکھا جب وہ بڑے ہوئے تو انھیں علم تورات حاصل کر کے لیے بیت المقدس میں ایک کبیر السن عالم کے سپرد کیا وہ آپ کے ساتھ کمال شفقت کرنے اور آپ کو فرزند کہتے جب آپ سن بلوغ کو پہنچے تو ایک شب آپ اس عالم کے قریب آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی عالم کی آوازیں یا شمول کہہ کر کہا آپ عالم کے پاس گئے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے پکارا ہے عالم نے بایں خیال کہ انکار کر کے کہیں آپ ڈر جائیں یہ کہہ دیا کہ فرزند تم سو جاؤ پھر دوبارہ حضرت جبریل نے اسی طرح پکارا اور حضرت شمول علیہ السلام عالم کے پاس گئے عالم نے کہا کہ اسے فرزند اب اگر میں تمہیں پھر پکاروں تو تم جواب نہ دینا میری تہ پر حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ہو گئے اور انھوں نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا منصب عطا فرمایا آپ اپنی قوم کی طرف جائیے اور اپنے رب کے احکام پہنچائیے جب آپ قوم کی طرف تشریف لائے انھوں نے تمہیں کی اور کہا کہ آپ اتنی جلدی بنی بن گئے اچھا اگر آپ بنی ہیں تو ہمارے لیے ایک بادشاہ قائم کیجیے (خازن وغیرہ)۔



۴۹۵۔ قومِ طاہرہ نے ہمدردی قوم کے لوگوں کو ان کے وطن سے نکالنا انکی اولاد کو قتل و غارت کیا چار سو چالیس شاہی خاندان کے فرزندوں کو گرفتار کیا جب حالات یہاں تک پہنچ گئے تو اب جس جہاد سے کیا  
خیر مانع ہو سکتی ہے تب نبی اللہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور ان کے لیے ایک بادشاہ مقرر کیا اور جہاد فرض فرمایا (خازن) ۴۹۶۔ جن کی تعداد اہل بدر کے برابر تین سو تیرہ تھی۔  
۴۹۷۔ طاہرہ بنی امین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ کا نام طول قامت کی وجہ سے طاہرہ ہے حضرت شمول علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطا ہوا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جو  
شخص تمہاری قوم کا بادشاہ ہوگا اس کا قد اس عرصہ کے برابر ہوگا آپ نے اس عرصہ سے طاہرہ کا قہار پ کر لیا کہ اس قوم کو کلمہ الہی نبی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرنا ہوں اور نبی اسرائیل سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طاہرہ کو  
سبق ۲

اَبَايْنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِنْهُمْ وَ

اپنی اولاد سے ۴۹۵۔ تو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا منہ پھیر گئے مگر ان میں سے تھوڑے ۴۹۶۔ اور

اللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِيْنَ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ

اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا بے شک اللہ نے

لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا قَالُوْٓا اَنۡیْ یَّکُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اٰخِیْ

طاہرہ کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے ۴۹۷۔ بولے اسے ہم پر بادشاہی کیونکر ہوگی ۴۹۸۔ اور ہم اس سے

بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ یُؤْتِ سَعَةً مِنَ الْمَالِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ

زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی ۴۹۹۔ فرمایا اسے اللہ نے تم پر چن لیا

عَلَیْكُمْ وَزَادَهُ سُلْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْکَہٗ

۵۰۰۔ اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ۵۰۱۔ اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے

مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلَیْہِمْ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّہُمْ اِنَّ اٰیۃَ مُلْکِہٖ

۵۰۲۔ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے ۵۰۳۔ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی

اَنْ یَّآتِیْکُمُ التَّابُوْتُ فِیۡہِ سَکِیۡنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمْ وَبَقِیۡۃٌ مِّمَّا تَرَکَ

نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت ۵۰۴۔ جس میں تمہارے رب کی طرف سے لوں کا چین ہے اور کچھ بھی ہوئی

اِلَیَّ مُوْسٰی وَاِلَیَّ هٰرُوْنَ تَحْمِلُہُ الْمَلَٰئِکَۃُ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیۃٍ لِّکُمْ

خیریں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اُسے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانی ہو تمہارے لیے

اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

اگر ایمان رکھتے ہو پھر جب طاہرہ لشکروں کے کر شہر سے جدا ہوا ۵۰۵۔ بولا بیشک اللہ

مُبْتَلِیْکُمْ بِنَہَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْہٗ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْہٗ

تمہیں ایک نہر سے آزمایا والا ہے تو جو اس کا پانی پیئے وہ میرا نہیں اور جو نہ پیئے

۴۹۸۔ نبی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے نبی حضرت  
شمول علیہ السلام سے کہا کہ نبوت تو لاوی بن یعقوب  
علیہ السلام کی اولاد میں چلی آتی ہے اور سلطنت یوسف  
بن یعقوب کی اولاد میں اور طاہرہ ان دونوں  
خاندانوں میں سے نہیں ہیں تو بادشاہ کیسے ہو سکتے ہیں  
۴۹۹۔ وہ غریب شخص ہیں بادشاہ کو صاحب مال چاہیئے  
۵۰۰۔ یعنی سلطنت وراثت نہیں کہ کسی نسل کا خاندان  
کے ساتھ خاص ہو بعض فصل الہی کہہ رہے اس میں  
شید کا رد ہے جن کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت وراثت ہے  
۵۰۱۔ یعنی نسل و دولت پر سلطنت کا استحقاق نہیں  
علم و قوت سلطنت کیلئے بڑے معین ہیں اور طاہرہ  
اس زمانہ میں تمام نبی اسرائیل سے زیادہ علم رکھتے  
تھے اور سب سے جسم اور توانا تھے۔

۵۰۲۔ اس میں وراثت کو کچھ دخل نہیں۔  
۵۰۳۔ جسے چاہے غنی کرنے اور وسعت مال  
عطا فرما دے اس کے بعد نبی اسرائیل نے حضرت  
شمول علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے  
انہیں سلطنت کیلئے مقرر فرمایا ہے تو اس کی  
نشانی کیا ہے (خازن و مدارک)  
۵۰۴۔ یہ تابوت عرشا کی لکڑی کا ایک زراعت  
مصدق تھا جس کا طول تین اٹھ کا اور عرض  
دو اٹھ تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم  
علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام نبی علیہم  
الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں تھیں انکے ساتھ  
مکاتاتی تصویریں تھیں اور ان میں حضرت زین العابدین  
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی دولت ۱۶

۱۶۔ اقدس کی تصویر ایک یا قوت شریح میں تھی  
کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے  
آپ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام  
تصویروں کو دیکھا صدوق وراثت مقلد ہوتا ہوا

حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اسے تورت بھی کہتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں لوح تورت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور انکی نقلیں  
شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا اور انکی نقلیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ کی نقلیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کے ہاتھ کی نقلیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ کی نقلیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کے ہاتھ کی نقلیں  
بہی تھی آپ کے بعد یہ تابوت نبی اسرائیل میں توارث ہوتا چلا آیا جب مصر کی شکل و ریش ہوئی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر عیس کر تے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اسکی برکت سے فوج تباہ کرتے تھے جب نبی اسرائیل  
کی حالت خراب ہوئی اور انکی بددلی بہت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنہ کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اسکو خیمہ و گنبد مقامات میں رکھا اور اسکی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ  
سے وہ طرح طرح کے اہل مصلحت میں مبتلا ہوئے انکی پانچ بیسیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہو کہ تابوت کی امانت انکی برادری کا باعث ہو تو انہوں نے تابوت ایک میل گاڑی پر رکھ کر مایلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے  
اسکو نبی اسرائیل کے سامنے طاہرہ کو پاس لائے اور اسے تابوت کا آنا نبی اسرائیل کیلئے طاہرہ کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا نبی اسرائیل یہ دیکھ کر اس کی بادشاہی کے مقرر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لیے



فَاِنَّهُ مِنِّيْ اِلَّا مَن اٰغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ فَشَرُّوْا مَنَّهُ اِلَّا قَلِيْلًا

وہ میرا ہے مگر وہ جو ایک چلوئے اپنے ہاتھ سے لے لے ۵۰۶ تو سب نے اس سے پناہ گرتیوں

مِنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا

۵۰۷ پھر جب طاہوت اور اس کے ساتھ کے مسلمان نہر کے پار گئے بولے ہم میں آج طاقت

الْيَوْمَ مِمَّا لُوْتُ وَجُنُوْدُهٗ قَالَ الَّذِيْنَ يٰظُنُوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا

نہیں جالوت اور اس کے لشکروں کی بولے وہ جنہیں اللہ سے ملنے کا یقین تھا

اللّٰهُ لَا كُمْ مِّنْ فِتْنَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةٌ كَثِيْرَةٌ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ

کہ بارہا کم جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ

الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتٍ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا

صابروں کے ساتھ ۵۰۸ پھر جب سامنے آئے جالوت اور اس کے لشکروں کے عرض کی اے رب ہمارے

صَبْرًا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ

ہم پر صبر انڈیل اور ہمارے پاؤں جھے رکھ کافر لوگوں پر ہماری مدد کر تو انھوں نے ان کو

بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوْتًا وَاتَّهَ اللّٰهُ الْمُلٰكَ وَالْحِكْمَةَ وَ

بھگا دیا اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو ۵۰۹ اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت ۵۱۰

عَلَيْهٖ مِمَّا يَشَآءُ وَلَوْ لَا دَفَعُ اللّٰهُ النَّاسَ بَعْضُہُمْ بِبَعْضٍ

عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھایا ۵۱۱ اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے ۵۱۲

لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنْ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلٰی الْعٰلَمِيْنَ ۝

تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے

تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم اے محبوب تم پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں اور تم بیشک رسولوں میں ہو



۱۵۱۳ یہ حضرات جن کا ذکر مابقی میں اور خاص یہ اُنکَ لَمَعَتِ الْمُرْسَلَاتِ میں فرمایا گیا ۱۵۱۳ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے مراتب جدا جدا ہیں بعض حضرات سے بعض افضل ہیں اگرچہ نبوت میں کوئی تفرق نہیں وصف نبوت میں سب شریک یکدگر ہیں مگر خصائص و کمالات میں درجے متفاوت ہیں یہی آیت کا معقول ہے اور اسی پر تمام امت کا اجماع ہے (خازن و مدارک) ۱۵۱۵ یعنی بے واسطہ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر کلام سے مشرف فرمایا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں (جبل) ۱۵۱۶ وہ حضور پر نور سید انبیاء و محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو بدرجات کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا

**تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَاتَّخَذَ اللَّهُ ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيْتَ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتُلَ الَّذِينَ كَلَّمْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مَنْ بَعْدَ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتُلُوا**

یہ ۱۵۱۳ رسول میں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ۱۵۱۴ اُن میں کَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَاتَّخَذَ اللَّهُ ابْنَ مَرْيَمَ کسی سے اللہ نے کلام فرمایا ۱۵۱۵ اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا ۱۵۱۶ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو الْبَيْتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتُلَ الَّذِينَ كَلَّمْنَا کھلی نشانیاں دیں ۱۵۱۷ اور بیکیزہ روح سے اسکی مدد کی ۱۵۱۸ اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں مَنْ بَعْدِهِمْ مَنْ بَعْدَ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا نہ لڑتے بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکیں ۱۵۱۹ ولکن وہ مختلف ہو گئے فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتُلُوا ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہو گیا ۱۵۲۰ اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے وَلَكِنْ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ذُحَى الْقَيُْومِ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ

اس پر تمام امت کا اجماع ہے اور کثرتِ احوال سے ثابت ہے آیت میں حضور کی اس رفعت و حرمت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح نہ کی گئی اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علو شان کا اظہار مقصود ہے کذات والکی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذات اقدس کے یہ وصف کسی رضادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں پیشاں کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا درجوں بلند کیا ان درجوں کی کوئی شمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمایا تو اب کون حد لگا سکتا ہے ان بے شمار خصائص میں سے بعض کا اجمالی و مختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامہ ہے تمام کائنات آپ کی امت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا دوسری آیت میں فرمایا لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلَائِقِ كَافَّةً اور آپ پر نبوت ختم کی گئی قرآن پاک میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا حدیث شریف میں ارشاد ہوا خاتم پئے النَّبِيِّينَ آیاتِ نبیات و ہجرات باہر امت میں آپ کو تمام انبیاء پر افضل فرمایا گیا آپ کی امت کو تمام امتوں پر افضل کیا گیا شفاعت کبریٰ آپ کو رحمت ہونی قرب خاص معراج آپ کو ملا علی علی کمالات میں آپ کو شب سے اعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے

(مدارک جبل خازن بیضاوی وغیرہ) ۱۵۱۶ جیسے مرفے کو زندہ کرنا یا مرے کو مژدہ کرنا مٹی سے پرند بنانا غیب کی خبریں دینا وغیرہ ۱۵۱۷ یعنی جبریل علیہ السلام سے جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے ۱۵۱۸ یعنی انبیاء کے معجزات ۱۵۱۹ یعنی انبیاء سابقین کی امتیں بھی ایمان و کفر میں مختلف رہیں یہ نہ ہوا کہ تمام امت طبع ہوجاتی ۱۵۲۰ اس کے ملک میں اس کی شہادت کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا اور یہی خدا کی شان ہے ۱۵۲۱ کہ انھوں نے زندگانی دنیا میں روزِ حاجت یعنی قیامت کے لیے کچھ نہ کیا ۱۵۲۲ اس میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور اس کی توحید کا بیان ہے اس آیت کو آیت الکرسی کہتے ہیں احادیث میں اسکی بہت فضیلتیں وارد ہیں ۱۵۲۳ یعنی واجب الوجود عالم کا ایجاد کرنے اور تدبیر فرمانے والا ۱۵۲۴ کیونکہ نقص ہے اور وہ نقص و عیب سے پاک ۱۵۲۵ اس میں اس کی ملکیت اور نفاد امر و تصرف کا بیان ہے اور نہایت لطیف پیرایہ میں روشکر ہے کہ جب سارا جہان اسکی ملک ہے تو شریک کون ہو سکتا ہے مشرکین یا تو کواکب کو پوجتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں یا دریاؤں پہاڑوں پتھروں درختوں جانوروں آگ وغیرہ کو جو زمین میں ہیں جب آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کی ملک ہے تو یہ کیسے پوجنے کے قابل ہو سکتے ہیں ۱۵۲۶ اس میں مشرکین کا رد ہے جن کا گمان تھا کہ



بہ شفاعت کریں گے انہیں تباہ کیا کہ کفار کے لیے شفاعت نہیں اللہ کے حضور ماذن کے سوا کوئی شفاعت نہیں کر سکتا اور اذن والے انبیاء و ملائکہ و مؤمنین میں سے کسی ایک کو بھی یہ حق نہیں ہے اور دنیا و آخرت ۵۲۹ اور جن کو وہ مطلع فرمائے وہ انبیاء و رسل میں جن کو غیب پر مطلع فرمائے ان کی نبوت کی دلیل ہے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا لَا يَظْهَرُ عَلَىٰ عَيْنِيهِ أَحَدٌ إِلَّا أَنَّهُ مِنَ الْإِنسَانِ اَرْضُ مَنْ رُبُّهُ (خازن) ۵۳۰ اس میں اس کی عظمت شان کا اظہار ہے اور کرسی سے عالم و قدرت مراد ہے یا عرض یا وہ جو عرض کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی جو جو فلک ملک الرسل ۳

۶۳ البقرة ۲  
البروج کے نام سے مشہور ہے ۵۳۱ اس آیت میں اکہیات کے اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے اکہیات یا واحد ہے حیات کے ساتھ متصف ہے واجب الوجود اپنے ماسوا کا موجود ہے تجز و طول سے منزہ اور تفرق اور تنوع سے مبرا ہے نہ کسی کو اس سے مشابہت نہ عوارض مخلوق کو اس تک رسائی کثرت ملکیت کا مالک اصول و فروع کا مبدیغ قوی گرفت والا جس کے حضور سوائے ماذن کے کوئی شفاعت کے لیے لب نہ ملا سکتا تمام شیاء کا جاننے والا الہی کا بھی اعلیٰ علیٰ غلیٰ کا بھی اور جہی کا بھی و اس الملک و القدرة ادراک و وہم و فہم سے برتر و بالا ۵۳۲ صفات اکہیہ کے بعد کہ اکثر اذنی الدینین فرمانے میں یہ اشعار ہے کہ با عاقل کے لیے قبول حق میں تامل کی کوئی وجہ باقی نہ رہی ۵۳۳ اس میں اشارہ ہے کہ کافر کے لیے اول اپنے کفر سے توبہ پیراری ضروری ہے اس کے بعد ایمان لانا صحیح ہوتا ہے ۵۳۴ کفر و ضلالت کی ایمان ہدایت کی روشنی اور ۵۳۵ غرور و تکبر پر ۵۳۶ اور تمام زمین کی سلطنت عطا فرمائی اُس پر اس نے بکائے شکر و طاعت کے تکبر و تجبر کیا اور ربوبیت کا دعویٰ کرنے لگا اس کا نام غرور بن کنعان تھا سب سے پہلے سر پر تاج رکھنے والا یہی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو خدا پرستی کی دعوت دی خواہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل یا اس کے بعد تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تمہیں بلاتے ہو ۵۳۷ یعنی اجسام میں موت و حیات پیدا کرتا ہے ایک خدا نامتناہی

مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ لَا اكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَ فِي الظُّلُمَاتِ ۝ يَخْرِجُونَهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۝ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ اتَّهَمَهُ اللَّهُ الْمَلِكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۝

جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ۵۲۸ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے  
اگر بتنا وہ چاہے ۵۲۹ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین ۵۳۰ اور  
اُسے بھاری نہیں انکی ہنگامی اور وہی ہے بلند بڑائی والا ۵۳۱ کچھ زبردستی نہیں ۵۳۲  
دین میں بیشک خوب جدا ہو گئی ہے نیک راہ مگر ابھی سے تو جو شیطان کو نہ مانے  
اور اللہ پر ایمان لائے ۵۳۳ اس نے بڑی علم گرہ تھامی جسے کبھی ٹھکنا  
نہیں اور اللہ سنا جانتا ہے اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے  
نور کی طرف نکالتا ہے ۵۳۴ اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں  
وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں - یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں  
بہینہ اس میں رہنا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اُسے جو ابراہیم سے حجرا اس کے رب کے سامنے اس پر  
اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اُسے جو ابراہیم سے حجرا اس کے رب کے سامنے اس پر  
۵۳۵ کہ اللہ نے اُسے بادشاہی دی ۵۳۶ جبکہ ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے کہ جلانا اور مارتا ہے ۵۳۷

کے لیے بہترین ہدایت تھی اور اس میں بتایا گیا تھا کہ خود تیری زندگی اُس کے وجود کی شاہد ہے کہ تو ایک بے جان نطق تھا جس نے اُس کو انسانی صورت دی اور حیات عطا فرمائی وہ رب ہے اور زندگی کے بعد پھر زندہ اجسام کو جو موت دیتا ہے وہ پروردگار ہے اس کی قدرت کی شہادت خود تیری اپنی موت و حیات میں موجود ہے اس کے وجود سے بے خبر رہنا کمال جہالت و سفاهت اور انتہائی پرہیزی ہے یہ دلیل ایسی زبردست تھی کہ اس کا جواب غرور سے بن نہ پڑا اور اس خیال سے کہ مجمع کے سامنے اس کو لاجواب اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے اس نے کج بحثی اختیار کی۔



۵۳۸ فرمود نے دو شخصوں کو بلایا ان میں سے ایک کو قتل کیا ایک کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ میں بھی جلاتا مارتا ہوں یعنی کسی کو گرفتار کر کے چھوڑ دینا اس کو جلاتا ہے یہ اس کی نہایت امتحان بات تھی کہاں قتل کرنا اور چھوڑنا اور کہاں موت و حیات پیدا کرنا قتل کیے ہوئے شخص کو زندہ کرنے سے عاجز رہنا اور بچانے اس کے زندہ کے چھوڑنے کو جلاتا کہنا ہی اس کی ذلت کے لئے کافی تھا عقلاً برائی سے ظاہر ہو گیا کہ جو محبت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم فرمائی وہ قاطع ہے اور اس کا جواب ممکن نہیں لیکن چونکہ فرد کے جواب میں شان دعویٰ پیدا ہو گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس پر مناظرہ گرفت فرمائی کہ موت و حیات کا پیدا کرنا تو میرے مقدمہ میں نہیں ہے ربوبیت کے جھوٹے دعویٰ تو اس سے پہلے کام ہی کر دکھا جو ایک متحرک جسم کی حرکت کا بدلہ ہے ۵۳۹ یہ بھی ذکر کے طور پر بیت کا دعویٰ کس منہ سے کرتا ہے مسئلہ اس بیت

تلك الرسل ۳

قَالَ اَنَا اُحْيِ وَاُمِيتُ قَالَ اِبْرَاهِمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاتِي بِالشَّمْسِ

بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں ۵۳۸ ابراہیم نے فرمایا تو اللہ سورج کو لاتا ہے

مِنَ الْمَشْرِقِ فَاتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ

پورب سے تو اس کو پیچھ سے لے آ ۵۳۹ تو ہوش اُٹ گئے کافر کے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ

اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو یا اُس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر ۵۴۰

وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ اِنِّي يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ

اور وہ ڈھلی پڑی تھی اپنی چھتوں پر ۵۴۱ بولا اے کیونکر چلائے گا اللہ اس کی موت

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۚ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ

کے بعد تو اللہ نے اُسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا

قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضُ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں تجھے سو برس گزر گئے

فَاَنْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَاَنْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ

اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب ہم کو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جسکی ہڈیاں ہم سلامت نہ رہیں

وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ ۚ وَاَنْظُرْ اِلٰى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

اور یہ اس لئے کہ تجھے ہم لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کہ ہوں کر ہم انھیں اٹھان دیتے

ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۖ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ

پھر انھیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۚ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى

کر سکتا ہے اور جب عرض کی ابراہیم نے ۵۴۲ اے رب میرے مجھے دکھائے تو کیونکر مرنے جلاتا

سے علم کلام میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔

۵۴۰ بقول اخیر اذ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے او

بستی سے بیت المقدس کو جب بخت نصر بادشاہ نے

بیت المقدس کو برباد کیا اور نبی اسرائیل کو قتل کیا کرتا

کیا بتا کر لایا پھر حضرت عزیر علیہ السلام وہاں گئے آپ کے

ساتھ ایک تین گجور اور ایک میلہ انگلو کارس تھا اور

آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے تمام بستی میں

پھر کسی شخص کو وہاں نہ پایا بستی کی عمارتوں

کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا کافی بخیر

هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا اور آپ نے اپنی سواری

کے حکم کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام

فرمایا اُسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی

اور گدھا بھی مر گیا یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے

اس سے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان

فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ

اپنی قوم میں لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس کو

پہلے سے بھی بہتر نظیر آباد کیا اور نبی اسرائیل میں

سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انھیں پھر

یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے

نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی

رہی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ

السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور

کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا جب آپ کی وفات کو کئی

برس گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا پہلے

آنکھوں میں جان آئی ابھی تک تمام جسم مردہ تھا

وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا یہ واقعہ

شام کے وقت غروب آفتاب کے قریب ہوا اللہ

تعالیٰ نے فرمایا تم یہاں کتنے دن ٹھہرے آپ نے

اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم آپ کا

خیال یہ ہوا کہ اُسی دن کی شام ہے جس کی

صبح کو سونے تھے فرمایا بلکہ تم سو برس ٹھہرے

کچھ گئے تھے جہاں سفید چمک رہی تھیں آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضا جمع ہوئے اعضا اپنے اپنے مواقع پر گئے ہڈیوں پر گوشت چڑھا گوشت پر کھال آئی بال نکلتے پھر اس میں روح چھوٹتی وہ

اٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا آپ نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے پھر آپ اپنی اس سواری پر سوار ہو کر اپنے محل میں تشریف لائے سر مقدس اور پیش مبارک کے بال سفید تھے عمروی چالیس سال کی تھی کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا اندازے سے اپنے مکان پر پہنچا ایک ضعیف بڑھیا لی جس کے پاؤں وہ گئے تھے - وہ نابینا ہو گئی تھی آپ کے گھر کی باندی تھی اور اُس نے آپ کو دکھا تھا آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ غیر کار مکان ہے اُس نے کہا ہاں اور غریب کہاں انھیں مفقود ہوئے سو برس گزر گئے یہ کہہ کر خوبہ دہائی آپ نے فرمایا میں غریبوں اس نے کہا سبحان اللہ کیسے ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس مردہ رکھا پھر زندہ کیا اس نے کہا حضرت عزیر سبحان الدعوات تھے جو دکھا کرتے قبول موتی



آپ دعا کیجئے کہ میں بننا ہوں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں آپ نے دعا فرمائی وہ بننا ہوئی آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اٹھ خد کے حکم سے یہ فرماتے ہی اُس کے مائے ہولے پاؤں درست ہو گئے اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بے شک حضرت خیر ہیں وہ آپ کو نبی اسرائیل کے عہد میں لے گئی وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بڑھے ہو چکے تھے بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت خیر تشریف لے آئے اہل مجلس نے اس کو جھٹلایا اُس نے کہا مجھے دیکھو آپ کی دعا سے میری یہ حالت ہو گئی لوگ اُٹھے اور آپ کے پاس آ گئے آپ کے فرزند نے کہا میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا جسم مبارک کھول کر دکھایا گیا تو وہ موجود تھا اس زمانہ میں تورت کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا کوئی اُس کا جاننے والا موجود نہ تھا آپ نے تمام تورت حفظ فرمادی ایک شخص نے کہا کہ مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ نخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد گرفتاری کے زمانہ میں میرے دادا نے تورت ایک جگہ دفن کر دی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے اس پر جستجو کر کے تورت کا وہ مدفون نونو نکالا گیا اور حضرت خیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو تورت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا فرق نہ تھا (جہاں)۔

۵۴۱ھ کے پہلے چھتیس گریں پھر اُن پر دیواریں آپڑیں۔  
۵۴۲ھ مفسرین نے لکھا ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا جو ارجنٹا میں سمندر کا پانی چڑھتا اترتا رہتا ہے جب پانی چڑھتا تو مچھلیاں اس لاش کو کھاتیں جب اترتا تو جنگل کے درندے کھاتے جب درندے جاتے تو پرندے کھاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مُردے کس طرح زندہ کیے جائیں گے آپ نے بارگاہ الہی میں عرض کیا یا رب مجھے یقین ہے کہ تو مُردوں کو زندہ فرمائے گا اور اُن کے اجزاء درمیانی جانوروں اور درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع فرمائے گا لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا ملک الموت حضرت رب العزت سے اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے آپ نے بشارت سن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس مُلکت کی علامت کیا ہے انھوں نے عرض کیا یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مُردے زندہ کرے تب آپ نے یہ دعا کی (غازان) ۵۴۳ھ اللہ تعالیٰ عالم غیب و شہادت ہے اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمال ایمان و یقین کا علم ہے باوجود اس کے یہ سوال فرمایا کہ کیا تجھے یقین نہیں اس لیے ہے کہ سامعین کو سوال کا مقصد معلوم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک و شبہ کی بنا پر نہ تھا (بیضاوی و جمل وغیرہ) ۵۴۴ھ اور انتظار کی بے صبری رفع ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنی ہیں کہ اس علامت سے میرے دل کو تسکین ہو جائے کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنایا ۵۴۵ھ تاکہ اچھی طرح شناخت ہو جائے ۵۴۶ھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندے مور مرغ، کبوتر، کوا، انھیں کلمہ الہی فوج کیا ان کے پر کھارے اور فرمایا کہ ان کے اجزاء باہم غلط کر دیئے اور اس مجموعہ کی ہڈی ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا چلے آؤ مکمل الہی سے یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر ہر جانور کے

قَالَ اَوْ لَمْ تُؤْمِنُ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لَّيَطْمِئِنَنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ  
فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ۵۴۳ھ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار جائے ۵۴۴ھ فرمایا  
اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ  
تو اچھا چار پرندے لیکر اپنے ساتھ ہلا لے ۵۴۵ھ پھر ان کا ایک ایک نمبر ۱۷ ہر پہاڑ  
مِنْهُنَّ جُزْءٌ ثُمَّ اَدْعُهُنَّ يٰ اَيُّهَا سَعِيًّا وَاَعْلَمَنَّ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ  
پر رکھ دے پھر انھیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ۵۴۶ھ اور جان رکھ کہ اللہ غالب  
حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ  
حکمت والا ہے ان کی کمات جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ۵۴۷ھ اُس  
حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِيْ كُلِّ سَنَابِلَةٍ مِّائَةٌ حَبَّةٌ  
دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ۵۴۸ھ ہر بال میں سو دانے ۵۴۹ھ  
وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١﴾ الَّذِيْنَ  
اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جسکے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو اپنے  
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا  
مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ۵۵۰ھ پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں  
مَنْ وَا لَا اَذٰى لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ  
نہ تکلیف دیں ۵۵۱ھ اُن کا نیک اُن کے رب کے پاس ہے اور انھیں نہ کچھ اندیشہ ہو  
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ  
نہ کچھ غم اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا ۵۵۲ھ اس خیرات  
صَدَقَةٌ يَّتَّبِعُهَا اَذٰى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿١٣﴾ يٰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ  
سے بہتر ہے جس کے بعد سنا ہو ۵۵۳ھ اور اللہ بے پروا علم والا ہے اے

۵۴۱ھ کے پہلے چھتیس گریں پھر اُن پر دیواریں آپڑیں۔  
۵۴۲ھ مفسرین نے لکھا ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا جو ارجنٹا میں سمندر کا پانی چڑھتا اترتا رہتا ہے جب پانی چڑھتا تو مچھلیاں اس لاش کو کھاتیں جب اترتا تو جنگل کے درندے کھاتے جب درندے جاتے تو پرندے کھاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مُردے کس طرح زندہ کیے جائیں گے آپ نے بارگاہ الہی میں عرض کیا یا رب مجھے یقین ہے کہ تو مُردوں کو زندہ فرمائے گا اور اُن کے اجزاء درمیانی جانوروں اور درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع فرمائے گا لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا ملک الموت حضرت رب العزت سے اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے آپ نے بشارت سن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس مُلکت کی علامت کیا ہے انھوں نے عرض کیا یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مُردے زندہ کرے تب آپ نے یہ دعا کی (غازان) ۵۴۳ھ اللہ تعالیٰ عالم غیب و شہادت ہے اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمال ایمان و یقین کا علم ہے باوجود اس کے یہ سوال فرمایا کہ کیا تجھے یقین نہیں اس لیے ہے کہ سامعین کو سوال کا مقصد معلوم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک و شبہ کی بنا پر نہ تھا (بیضاوی و جمل وغیرہ) ۵۴۴ھ اور انتظار کی بے صبری رفع ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنی ہیں کہ اس علامت سے میرے دل کو تسکین ہو جائے کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنایا ۵۴۵ھ تاکہ اچھی طرح شناخت ہو جائے ۵۴۶ھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندے مور مرغ، کبوتر، کوا، انھیں کلمہ الہی فوج کیا ان کے پر کھارے اور فرمایا کہ ان کے اجزاء باہم غلط کر دیئے اور اس مجموعہ کی ہڈی ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا چلے آؤ مکمل الہی سے یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر ہر جانور کے

رب العزت سے اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے آپ نے بشارت سن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس مُلکت کی علامت کیا ہے انھوں نے عرض کیا یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مُردے زندہ کرے تب آپ نے یہ دعا کی (غازان) ۵۴۳ھ اللہ تعالیٰ عالم غیب و شہادت ہے اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمال ایمان و یقین کا علم ہے باوجود اس کے یہ سوال فرمایا کہ کیا تجھے یقین نہیں اس لیے ہے کہ سامعین کو سوال کا مقصد معلوم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک و شبہ کی بنا پر نہ تھا (بیضاوی و جمل وغیرہ) ۵۴۴ھ اور انتظار کی بے صبری رفع ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنی ہیں کہ اس علامت سے میرے دل کو تسکین ہو جائے کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنایا ۵۴۵ھ تاکہ اچھی طرح شناخت ہو جائے ۵۴۶ھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندے مور مرغ، کبوتر، کوا، انھیں کلمہ الہی فوج کیا ان کے پر کھارے اور فرمایا کہ ان کے اجزاء باہم غلط کر دیئے اور اس مجموعہ کی ہڈی ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا چلے آؤ مکمل الہی سے یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر ہر جانور کے



اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے بل کر بعینہ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے سبحان اللہ ۵۴۶ خواہ خرچ کرنا واجب ہو یا نفل تمام ارباب خیر کو عام ہے خواہ کسی طالب علم کو کتاب خرید کر دی جائے یا کوئی شفا خانہ بنادیا جائے یا اموات کے ایصالِ ثواب کے لئے تہجدیں بیسویں چالیسویں کے طریقہ پر سائیں کو کھانا کھلایا جائے ۵۴۷ اگانے والا حقیقت میں اللہ ہی ہے دانہ کی طرف اس کی نسبت مجازی ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اسناد مجازی جائز ہے جبکہ اسناد کرنے والا غیر خدا کو مستقل فی التصرف اعتقاد نہ کرنا ہو اس لئے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے یہ مصر ہے یہ درد کی دافع ہے۔ مال باپ نے بالا عالم نے گمراہی سے بچایا ہر گونے حاجت روائی کی وغیرہ سب میں اسناد مجازی ہے۔ ثلاث الرسل ۳

**امُّوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ**

ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کر دو۔ احسان رکھ کر اور ایذا دے کر ۵۴۸ اس کی طرح جو اپنا مال

**مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهُ**

لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی

**كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهُ وَاِبِلٌ فَتَرَكَهُ صَدًّا**

کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اُسے نہا تپ کر چھوڑا ۵۴۹

**لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ**

اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں

**الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ اِبْتِغَاءَ مَرْضٰتِ**

دیتا اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے

**اللّٰهِ وَتَشْبِيْهًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَاِبِلٌ**

میں اور اپنے دل جماع کو ۵۵۰ اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا

**فَاَتَتْ اَكْلَهَا ضَعْفَيْنِۢۤ اِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَاِبِلٌ فَطَلَّ وَاللّٰهُ بِمَا**

تو دوڑے بیوے لایا پھر اگر زور کا مینہ اُسے نہ پہنچے تو اس کا پی ہے ۵۵۱ اور اللہ تمہارے

**تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اَيُّوْذُ اَحَدِكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ**

کام دیکھ رہا ہے ۵۵۲ کیا تم میں کوئی اسے پسند رکھے گا ۵۵۳ کہ اس کے پاس ایک باغ ہو

**مَخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرٰی مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَا فِيْهَا مِنْ**

کھجوروں اور انگوروں کا ۵۵۴ جس کے نیچے ندیاں بہتیں اس کے لئے اس میں ہر قسم کے

**كُلِّ الشَّمْرِ لَا وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءٌ فَاَصَابَهَا**

پھلوں سے ہے ۵۵۵ اور اسے بڑھا پا آیا ۵۵۶ اور اس کے ناتوان بچے ہیں ۵۵۷ تو آیا اُس پر

اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعل حقیقی صرف

اللہ تعالیٰ ہے باقی سب سائل ۵۴۹ تو ایک

دانہ کے سات سودا نہ ہو گئے اسی طرح راہ خدا

میں خرچ کرنے سے سات سو گنا اجر ہو جاتا ہے

۵۵۰ شان نزول یہ آیت حضرت عثمان

غنی و حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما

کے حق میں نازل ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے غزوہ تبوک کے موقع پر لشکر اسلام کے

لیے ایک ہزار اونٹ مع سامان پیش کئے

اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار

ہزار درہم صدقہ کے بارگاہ رسالت میں حاضر

کئے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم

تھے نصف میں نے اپنے اور اپنے اہل و عیال

کے لئے رکھ لئے اور نصف راہ خدا میں حاضر

میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم نے

دیئے اور جو تم نے رکھے اللہ تعالیٰ دونوں میں

برکت فرمائے ۵۵۱ احسان رکھنا تو یہ کہ دینے

کے بعد دوسروں کے سامنے انہما کریں کہ تم

نے تمہارے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور

اس کو مکمل کریں اور تکلیف دینا یہ کہ اس کو عا

دلائیں کہ تو ناوار تھا مفلس تھا مجبور تھا کما

تھام نے تیری خبر گیری کیا اور طرح دباؤ میں

پہنچا فرمایا گیا ۵۵۲ یعنی اگر سائل کو

کچھ نہ دیا جائے تو اس سے اچھی بات کہنا

اور خوش خلقی کے ساتھ جواب دینا جو اس کو

ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار

کے یا زبان درازی کرے تو اس سے دگر

کرنا ۵۵۳ عار دلا کر یا احسان جتا کر یا

اور کوئی تکلیف پہنچا کر ۵۵۴ یعنی جس طرح

منافع کو رضائے الہی مقصود نہیں ہوتی وہ

اپنا مال ریا کاری کے لئے خرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کا اجر ضائع نہ کرو ۵۵۵ یہ منافق ریا کار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح تھیر

پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دور ہو جاتی ہے خالی تھیر رہ جاتا ہے یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روز قیامت وہ تمام عمل باطل

ہونگے کیونکہ رضائے الہی کے لئے نہ تھے ۵۵۶ راہ خدا میں خرچ کرنے پر ۵۵۷ یہ نمونہ غلصہ کے اعمال کی ایک مثال ہے کہ جس طرح بلند خط کی بہترین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو

یا زیادہ ایسے ہی با اخلاص مومن کا صدقہ اور انفاق خواہ کم ہو یا زیادہ ہوا اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے ۵۵۸ اور تمہاری نیت و اخلاص کو جانتا ہے ۵۵۹ یعنی کوئی پسند نہ کرے گا کیونکہ یہ بات کسی

عقل کے گوارا کرنے کے قابل نہیں ہے ۵۶۰ اگرچہ اس باغ میں بھی قسم قسم کے درخت ہوں مگر کھجور اور انگور کا ذکر اس لئے کیا کہ ان میں سے ہر قسم کے درخت و درختاں ہی ہوں و نافع اور عمدہ

جائدا بھی ۵۶۱ جو حاجت کا وقت ہوتا ہو اور آدمی سب معاش کے قابل نہیں ہوتا ۵۶۲ جو کمائی کے قابل نہیں اور ان کی پرورش کی حاجت غرض وقت نہایت سخت حاجت کا ہو اور دراصل نفع فراہم کرنے والی ہوتی ہے



مے آہی کے لیے نہیں بلکہ ریا کی غرض سے اور وہ اس گمان میں ہو کہ میرے پاس نیکوں کا ذخیرہ ہے مگر جب شدت حاجت کا وقت یعنی قیامت کا دن آئے تو اللہ تعالیٰ

۳۶  
ع  
۴  
۳

ان اعمال کو نامقبول کر دے اس وقت اس کو کتنا رنج اور کتنی حسرت ہوگی ایک روز حضرت عمر رضی اللہ

عنه نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آپ کے علم میں یہ آیت کتاب میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مثال ہے ایک دولت مند شخص کے بیٹے جو نیک عمل کرتا ہو پھر شیطان کے اغواء سے گمراہ ہو کر اپنی تمام نیکیوں کو ضائع کر دے (مدارک و خازن) ۱۵۶۵ اور صحیح کذا فائدہ اول وقت آنے سے

۵۶۶ مسئلہ اس سے کس کی اجابت اور اموال تجارت میں منکوحہ ثابت ہوتی ہے (حمازون و مارک) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آیت صدقہ نافذ و فرغیہ و دونوں کے عام موافقہ (تفسیر احمدی) ۵۶۷ خواہ وہ غلے ہوں یا پھل یا معاون وغیرہ ۵۶۸ شان نزول بعض لوگ خراب مال

۵۶۹۔ اگر خرچ کرو گے صدقہ دو گے تو مال لے نہ باکل خراب نہ سب سے اعلیٰ و وصول کرنے والے کو چاہیے کہ وہ متوسط اہل لے نہ باکل خراب نہ سب سے اعلیٰ و وصول کرنے والے کو چاہیے کہ وہ متوسط

نفسین نہیں کر سکتا۔ اس لیے وہ یہی کرتا ہے کہ خچ کر کے سے ناداری کا اندیشہ دلا کر روکے۔ اب کل جو لوگ خیرات کو روکے پڑے ہیں وہ بھی اسی حیل سے کام لیتے ہیں **فائدہ** صدقہ

یہ نذر جائز ہے (ردالمحتار) ۵۵۷ وہ تمہیں

إِعْصَارُ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ

ایک گجولاجس میں آگ تھی تو جل گیا ۵۶۴ ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تم سے اپنی آیتیں  
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿۵۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

ما كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا

کچھ دو ۵۶۶ اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ۵۶۷ اور خاص ناصی کا

الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا

فِيهِ وَاَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٦٧﴾ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ

۵۶۹ ع. محتاجی کا اور عہد کتابے لے جانے کا ۵۷۵ ع. اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور

وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٦﴾ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ

فضل کا واسع اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا  
اور جسے حکمت ملی اُسے بہت بھلائی ملی اور نصیحت نہیں مانتے

أُولَئِكَ الْأَكْبَابُ ﴿٥٤﴾ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ  
مَكْرَعِلٍ وَالے اور تم جو خرچ کرو ۵۴، ۵۵ یا منت مانو ۵۴، ۵۵

تَذَرُ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهَا وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٦٧﴾

اللہ کو اس کی خبر ہے وہ ۵۵ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اگر

جے پر اور خرچ کرنے پر ۵۷۲ حکمت سے یا قرآن و حدیث و فقہ کا علم مراد ہے یا تقویٰ یا نبوت (عارک و خازن) ۵۷۳ نیکی میں خواہ اور پیشکش کو کہتے ہیں اور شریع میں مذہب عبادت اور ترقی مقصودہ ہے اسی لیے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی نذر خاص

سے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقرا کو نذر کے صرف کا محل مقرر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا یا رب میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا دل  
کا بدلہ دے گا۔



۵۴۹ صدقہ خواہ فرض ہو یا نفل جب انخاص سے اللہ کے لئے دیا جائے اور ریاست پاک ہو تو خواہ ظاہر کر کے دیں یا چھپا کر دونوں بہتر ہیں مسئلہ لیکن صدقہ فرض کا ظاہر کر کے دینا افضل ہے اور نفل کا چھپا کر مسئلہ اور اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کے لئے ظاہر کر کے دے تو یہ انہما بھی افضل ہے (مدارک) ۵۵۰ آپ بشیر و غیرہ دواعی بنا کر بھیجے گئے ۵۵۱ آپ کا فرض دعوت پر تمام ہو جاتا ہے اس سے زیادہ جہد پاک پر لازم نہیں شان نزول قبل اسلام مسلمانوں کی بیوہ سے رشتہ دار یا تعلیق اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے مسلمان ہونے کے بعد انھیں بیوہ کے ساتھ سلوک کرنا ناگوار ہونے لگا اور انھوں نے اس لئے ہاتھ روکنا چاہا کہ ان کے اس طرز عمل سے بیوہ اسلام کی طرف مائل ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۵۵۲ وہ تو دوسری پرکھا احسان نہ جتاؤ ۵۵۳ یعنی صدقات مذکورہ جو آیہ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ میں ذکر ہوئے ان کا بہترین معرفت وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد و طاعت اکہی پریدہ کاشان نزول یہ آیت اہل معذہ کے حق میں نازل ہوئی ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے نہ یہاں ان کا مکان تھا نہ قبیلہ کنبہ نہ ان حضرات نے شادی کی تھی ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے رات میں قرآن کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے ۵۵۴ کیونکہ انھیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ جل پھر کر کسب معاش کر سکیں ۵۵۵ یعنی چونکہ وہ کسی سے رزق سوال نہیں کرتے اس لئے ناواقف لوگ انھیں مالدار خیال کرتے ہیں ۵۵۶ کہ مزاج میں تواضع و انکسار سے چہرہ برصفت کے ستارہ ہیں بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں ۵۵۷ یعنی راہ خدا میں خسرج کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور ہر حال میں خرچ کرتے رہتے ہیں شان نزول یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب کہ آپ نے راہ خدا میں مالیں ہزار دینار خرچ کیے تھے دس ہزار دینار میں اور دس ہزار دینار پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ آپ کے پاس لفظ چار دہم تھے اور کچھ نہ تھا آپ نے ان چاروں کو خیرات کر دیا ایک دن میں ایک کو پوشیدہ ایک کو ظاہر فائز ۵ آیت کریمہ میں نفقہ لیں کو نفقہ ہمارا پر او نفقہ سر کو نفقہ علانیہ پر مقدم فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ چھپا کر دینا ظاہر کر کے دینے سے افضل ہے۔

تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُوتُوهَا الْفُقَرَاءَ

خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو دو یہ تمہارے لئے فَوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

سب سے بہتر ہے ۵۵۸ اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کامل خَيْرٌ ۵۵۹ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

کی خبر ہے انھیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ۵۶۰ ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَا نَنْفُسُكُمْ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ

اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے ۵۶۱ اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی رضا وَجْهَ اللَّهِ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفِّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ

چاہنے کے لئے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دئے جاؤ گے لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ

ان فقیروں کے لئے جو راہ خدا میں روکے گئے ۵۶۲ زمین میں چل نہیں سکتے ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ

۵۶۳ نادان انھیں تو نگہ سمجھ بچنے کے سبب ۵۶۴ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَافَاؤَ وَمَا تُنْفِقُوا

تو انھیں انکی صورت سے پہچان لے گا ۵۶۵ لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑ گڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۵۶۶ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

اللہ اُسے جانتا ہے وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

رات میں اور دن میں پھپھے اور ظاہر ۵۶۷ اُنکے لئے ان کا نیک ہے اُن کے رب کے پاس

۵۴۹ صدقہ خواہ فرض ہو یا نفل جب انخاص سے اللہ کے لئے دیا جائے اور ریاست پاک ہو تو خواہ ظاہر کر کے دیں یا چھپا کر دونوں بہتر ہیں مسئلہ لیکن صدقہ فرض کا ظاہر کر کے دینا افضل ہے اور نفل کا چھپا کر مسئلہ اور اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کے لئے ظاہر کر کے دے تو یہ انہما بھی افضل ہے (مدارک) ۵۵۰ آپ بشیر و غیرہ دواعی بنا کر بھیجے گئے ۵۵۱ آپ کا فرض دعوت پر تمام ہو جاتا ہے اس سے زیادہ جہد پاک پر لازم نہیں شان نزول قبل اسلام مسلمانوں کی بیوہ سے رشتہ دار یا تعلیق اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے مسلمان ہونے کے بعد انھیں بیوہ کے ساتھ سلوک کرنا ناگوار ہونے لگا اور انھوں نے اس لئے ہاتھ روکنا چاہا کہ ان کے اس طرز عمل سے بیوہ اسلام کی طرف مائل ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۵۵۲ وہ تو دوسری پرکھا احسان نہ جتاؤ ۵۵۳ یعنی صدقات مذکورہ جو آیہ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ میں ذکر ہوئے ان کا بہترین معرفت وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد و طاعت اکہی پریدہ کاشان نزول یہ آیت اہل معذہ کے حق میں نازل ہوئی ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے نہ یہاں ان کا مکان تھا نہ قبیلہ کنبہ نہ ان حضرات نے شادی کی تھی ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے رات میں قرآن کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے ۵۵۴ کیونکہ انھیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ جل پھر کر کسب معاش کر سکیں ۵۵۵ یعنی چونکہ وہ کسی سے رزق سوال نہیں کرتے اس لئے ناواقف لوگ انھیں مالدار خیال کرتے ہیں ۵۵۶ کہ مزاج میں تواضع و انکسار سے چہرہ برصفت کے ستارہ ہیں بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں ۵۵۷ یعنی راہ خدا میں خسرج کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور ہر حال میں خرچ کرتے رہتے ہیں شان نزول یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب کہ آپ نے راہ خدا میں مالیں ہزار دینار خرچ کیے تھے دس ہزار دینار میں اور دس ہزار دینار پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ آپ کے پاس لفظ چار دہم تھے اور کچھ نہ تھا آپ نے ان چاروں کو خیرات کر دیا ایک دن میں ایک کو پوشیدہ ایک کو ظاہر فائز ۵ آیت کریمہ میں نفقہ لیں کو نفقہ ہمارا پر او نفقہ سر کو نفقہ علانیہ پر مقدم فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ چھپا کر دینا ظاہر کر کے دینے سے افضل ہے۔



۵۸۴ اس آیت میں سود کی حرمت اور

سود خواروں کی شامت کا بیان

ہے سود کو حرام فرمانے میں بہت

حکمتیں ہیں بعض ان میں سے یہیں

کہ سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے

وہ معاوضہ الی میں ایک مقدار مال کا بغیر

بدل و عوض کے لینا ہے یہ مرتبہ انسانی ہر

دوم سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے

کہ سود خوار کو بے محنت مال کا

حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں

اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان

معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی

معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے سوم سود کے

رواج سے باہمی مودت کے سلوک کو

نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سود کا عالمی

ہو تو وہ کسی کو قرض حسن سے امداد پہنچانا

گوارا نہیں کرتا چہارم سود سے انسان کی

طبیعت میں دندلوں سے زیادہ بے رحمی

پیدا ہوتی ہے اور سود خوار اپنے ملیوں کی

تباہی و بربادی کا خواہشمند رہتا ہے اس کے

علاوہ بھی سود میں اور بڑے بڑے نقصان

ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خوار اور اس کے

کارردار اور سودی دستاویز کے کاتب اور

اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا وہ سب

گناہ میں برابر ہیں ۵۸۵ معنی یہ ہیں کہ جس

طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا

گرتا پڑتا چلتا ہے قیامت کے روز سود خوار

کا ایسا ہی حال ہوگا کہ سود سے اس کا پیٹ

بہت بھاری اور بوجھل ہو جائے گا اور

وہ اس کے بوجھ سے گر کر ٹپے گا۔ سید

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا

ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم

لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ

قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مغبوط بنا دیا ہو

الْمِيسِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّا بَالِعُوهُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ

۵۸۵ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ

اللَّهُ الْبَايِعُ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ

نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور

فَانْتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ ۚ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ

وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا ۵۸۶ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے ۵۸۷ اور جو اب ایسی حرکت

أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي

کرسے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے ۵۸۸ اللہ مٹا کر دے گا سود کو ۵۸۹ اور بڑھاتا ہے

الصَّدَقَاتِ ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

خیرات کو ۵۹۰ اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکر بڑا گنہگار بیشک وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَآتَوُا الزَّكَاةَ ۚ لَهُمْ

اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اُن کا نیک

أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انھیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر

بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ علامت اُس سود خوار کی ہے جو سود کو حلال جانے ۵۸۶ یعنی حرمت تارل ہونے سے قبل جو لیا اس پر مؤاخذہ نہیں

۵۸۷ جو چاہے امر فرمائے جو چاہے منوع و حرام کہے بندے پر اس کی اطاعت لازم ہے ۵۸۸ مسئلہ جو سود کو حلال جانے وہ کا فر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا

کیونکہ ہر ایک حرام فطی کا حلال جانے والا کا فر ہے ۵۸۹ اور اسکو برکت سے محروم کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے نہ صدقہ قبول کرے نہ حج نہ زبا

نصلہ ۵۹۰ اُس کو زیادہ کرتا ہے اور اس میں برکت فرماتا ہے دنیا میں اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔



۵۹۱ شان نزول یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سود کی حرمت نازل ہونے سے قبل سودی لین دین کرتے تھے اور ان کی گراں قدر سودی زمینیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں اس میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کے مطابق بھی واجب الترتیب ہیں اور پہلا مقرر کیا ہو اس کو بھی اب لینا جائز نہیں ۵۹۲ یہ وعید و تنہید میں مبالغہ و تشدید ہے کسی کی مجال کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کرے چنانچہ ان اصحاب نے اپنے سودی مطالبہ چھوڑے اور یہ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی ہمیں کیا تاب اور تاب ہوئے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ ۳

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۵۹۱ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ

مسلمان ہو ۵۹۱ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرو اللہ

وَرَسُولِهِ ۵۹۲ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ

اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا ۵۹۲ اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ وَلَا تَظْلِمُونَ ۵۹۳ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۵۹۴

۵۹۳ نہ تمہیں نقصان ہو ۵۹۴ اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک

وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۵۹۵ وَاتَّقُوا يَوْمًا

اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو ۵۹۵ اور ڈرو اس دن سے

تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ

جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور

هُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۵۹۶ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينٍ

اُن پر ظلم نہ ہو گا ۵۹۶ اے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَالْكُفَّةُ وَلِيَكْتُبَ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۵۹۷

لین دین کرو ۵۹۷ تو اسے لکھ لو ۵۹۸ اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے

وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلَأِ

۵۹۹ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اُسے اللہ نے سکھایا ہے ۶۰۰ تو اسے لکھنا چاہیے اور

الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلِيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسَ مِنْهُ شَيْئًا

جس بات پر حق آتا ہے وہ لکھنا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہو اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے

فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ

پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھنا نہ سکے ۶۰۱

۵۹۲ زیادہ لے کر۔ ۵۹۴ راس المال گھٹا کر۔ ۵۹۵ قرضدار اگر تنگدست یا نادار ہو تو اس کو سات دینا یا قرض کا جزو یا کل معاف کر دینا سبب اجر عظیم ہے، مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۳۸ جس نے تنگدست کو مہلت دی ۶۰۱ یا اس کا قرض معاف کیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا سایہ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا ۵۹۶ یعنی نہ ان کی نیکیاں گھٹائی جائیں نہ بدیاں بڑھائی جائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ سب سے آخر آیت ہے جو حضور پر نازل ہوئی اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکیس روز دنیا میں تشریف فرما رہے اور ایک قول میں نو شب اور ایک میں سات لیکن شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ سب سے آخر آیت پر بولنا نازل ہوئی ۵۹۷ خواہ وہ دین بھیج ہو یا تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے

بیع سلم مراد ہے بیع سلم یہ ہے کہ کسی چیز کو پیشگی قیمت لے کر فروخت کیا جائے اور بیع مشتری کو سپرد کرنے کے لئے ایک مدت معین کر لی جائے اس بیع کے جواز کے لئے جنس نفع، جفت، مقدار، مدت اور مکان ادا اور مقدار راس المال ان چیزوں کا معلوم ہونا شرط ہے ۵۹۸ یہ لکھنا مستحب ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ بھول چوک اور مدیون کے انکار کا اندیشہ نہیں رہتا ۵۹۹ اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کرے نہ یقین میں سے کسی کی روایت ۶۰۱ اصل غرض یہ کہ کوئی کاتب لکھنے سے منع نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو وثیقہ نویسی کا علم دیا ہے تفسیر تبیل دیانت و امانت کے ساتھ لکھے یہ کتابت ایک قول پر فرض کفایہ ہے اور ایک قول پر فرض عین بشرط فراغ کاتب جس صورت میں اس کے سوا اور نہ پایا جائے اور ایک قول پر مستحب کیونکہ کہیں مسلمان کی حاجت برآری اور نعمت علم کا شکر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ پہلے یہ کتابت فرض تھی پھر ایضا کتابت سے منسوخ ہوئی ۶۰۱ یعنی اگر مدیون مجنون و ناقص العقل یا بچہ یا شیخ فانی ہو یا کوٹھکا ہوئے یا زبان نہ چلنے کی وجہ سے اپنے عا کا بیان نہ کر سکتا ہو



أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمِلْ وَلِيَّهُ بِالْعَدْلِ ۖ وَأَسْتَشْهِدُ ۖ وَ

تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو

شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے ۲۰۲ پھر اگر دو مرد نہ ہوں ۲۰۳ تو ایک مرد

وَأَمْرَأَتَيْنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا

اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو ۲۰۴ کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے

فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى ۖ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۖ

تو اس ایک کو دوسری یاد دلاوے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آئے سے انکار نہ کریں ۲۰۵

وَلَا تَسْمَعُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۖ ذَٰلِكُمْ

اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو یہ اللہ کے نزدیک

أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا

زیادہ انصاف کی بات ہے اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ

أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی مرد دست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ

جُنَاحٌ إِلَّا تَكْتُبُوَهَا وَأَشْهَدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۖ وَلَا يُضَارُّ

نہیں ۲۰۶ اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کرلو ۲۰۷ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو

كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۖ وَإِنْ تَفَعَّلُوا فَإِنَّهُ فَسُوقُكُمْ ۖ وَاتَّقُوا

(یاد لکھنے والا ضرر نہ لگوا) ۲۰۸ اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے

اللَّهُ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَإِنْ كُنْتُمْ

درو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو ۲۰۹

۲۰۲ گواہ کے لیے حریت و بلوغ مع اسلام

شرط ہے کفار کی گواہی صرف کفار پر مقبول ہے

۲۰۳ مسئلہ تہا عورتوں کی شہادت

جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں مگر جن امور

پر مرد مطلق نہیں ہو سکتے جیسے کہ بچہ جنانا یا کرہ ہونا

اور نسائی عیوب اس میں ایک عورت کی

شہادت بھی مقبول ہے مسئلہ حدود

قصاص میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں

صرف مردوں کی شہادت ضروری ہے اس کے

سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں

کی شہادت بھی مقبول ہے (مدارک و احادیث)

۲۰۴ جن کا عادل ہونا تمہیں معلوم ہو اور

جن کے صالح ہونے پر تم اعتماد رکھتے ہو۔

۲۰۵ مسئلہ اس آیت سے معلوم

ہو کہ ادائے شہادت فرض ہے جب مدعی گواہوں

کو طلب کرے تو انہیں گواہی کا چھپانا جائز

نہیں یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے لیکن

حدود میں گواہ کو اظہار و اخفاء کا اختیار ہے

بلکہ اخفاء افضل ہے حدیث شریف میں ہے

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان

کی پردہ پوشی کرے اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا

و آخرت میں اُس کی ستاری کرے گا لیکن چوری

میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے

تا کہ جس کا مال چوری کیا ہے اُس کا حق تلف نہ ہو

گواہ اتنی احتیاط کر سکتا ہے کہ چوری کا لفظ

نہ کہے گواہی میں یہ کہنے پر اکتفا کرے کہ یہ مال

فلاں شخص نے لیا ۲۰۶ چونکہ اس صورت میں

لین دین ہو کر معاملہ ختم ہو گیا اور کوئی اندیشہ

باقی نہ رہا نیز ایسی تجارت اور خرید و فروخت بکثرت

جاری رہتی ہے اس میں کتابت و اشہاد کی پابندی

شاق و گراں ہوگی ۲۰۷ یہ سبب ہے کیونکہ کہا

میں احتیاط ہے ۲۰۸ یَضَاهُ دوا احتمال

ہیں پہلے دفعہ ہونے کے قراءۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما اول کی اور قراءۃ عمر رضی اللہ عنہ ثانی کی مؤید ہے پہلی تقدیر پر منہی یہ ہیں کہ اہل معاملہ کا تبوں اور گواہوں کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ وہ اگر اپنی

ضرورتوں میں مشغول ہوں تو انہیں مجبور کریں اور ان کے کام چھڑائیں یا حتی کتابت نہ دیں یا گواہ کو سفر خارج نہ دیں اگر وہ دوسرے شہر سے آیا ہو دوسری تقدیر پر منہی یہ ہیں کہ کاتب و شاہد اہل معاملہ کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ باوجود فرصت و فراغت کے نہ اُس یا کتابت میں تحریف و تبدل زیادتی و کمی کریں ۲۰۹ اور قرض کی ضرورت پیش آئے۔



۶۱۱ اور وثیقہ و دستاویز کی تحریر کا موقع ملے تو اطمینان کے لئے ۶۱۱ یعنی کوئی چیز دامن کے قبضہ میں گروی کے طور پر دے دو مسئلہ یہ مستحب ہے اور حالت سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زہر مبارک یہودی کے پاس گرو رکھ کر بیس صاع جوئے مسئلہ اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے ۶۱۲ یعنی مدیون جس کو دامن نے امین سمجھا تھا ۶۱۳ اس امانت سے دین مراد ہے ۶۱۴ کیونکہ اس میں صاحب حق کے حق کا ابطال ہے یہ خطاب گواہوں کو ہے کہ وہ جب شہادت کی اقامت و ادا کے لئے طلب کئے جائیں تو حق کو نہ چھپائیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب مدیونوں کو ہے کہ وہ اپنے نفس پر شہادت دینے میں تامل نہ کریں ۶۱۵ حضرت ابن تہلک الرسل ۳

جس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مروی ہے کہ کبیر و گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور گواہی کو چھپانا ہے ۶۱۶ بدی ۶۱۷ انسان کے دل میں دو طرح کے خیالات آتے ہیں ایک بطور وسوسہ کے اور دوسرے دل کا خالی کرنا انسان کی مقدرت میں نہیں لیکن وہ ان کو برا جانتا ہے اور عمل میں لانے کا ارادہ نہیں کرتا ان کو حدیث نفس اور وسوسہ کہتے ہیں اس پر مؤاخذہ نہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دلوں میں جو وسوسہ گزرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے جب تک کہ وہ انہیں عمل میں نہ لائیں یا ان کے ساتھ کلام نہ کریں یہ وسوسے اس آیت میں داخل نہیں دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد و ارادہ کرتا ہے ان پر مؤاخذہ ہوگا اور انہیں کا بیان اس آیت میں ہے مسئلہ کفر کا غم کرنا کفر ہے اور گناہ کا غم کر کے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو بہم پہنچیں اور مجبوراً وہ اس کو کرنے سکے تو مجبور کے نزدیک اس سے مؤاخذہ کیا جائیگا شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الملوکی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل آیہ ان الذین یحبون ان یتبع الفحشاء اور حدیث حضرت عائشہ ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اس پر عقاب کیا جانا جو مسئلہ اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو اللہ اس کو معاف فرمائے گا

عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَحُدُّ وَكَاتِبًا فَهِنَّ مَقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ

اور لکھنے والا نہ پاؤ ۶۱۸ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا ۶۱۱ اور اگر تم میں ایک

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فليؤدِّ الَّذِي أَوْثِنَ أَمَانَتَهُ وَلِيَتَّقِ اللَّهَ

کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا ۶۱۲ اپنی امانت ادا کر دے ۶۱۳ اور اللہ سے ڈرے جو

رَبِّهِ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ أِثْمٌ قَلْبُهُ

اُس کا رہبر اور گواہی نہ چھپاؤ ۶۱۴ اور جو گواہی چھپائے گا تو اللہ سے اس کا دل گنہگار ہو ۶۱۵

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝ اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي

اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّوْا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ

زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ ۶۱۶ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا ۶۱۷

اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى

تو جسے چاہے گا بخشے گا ۶۱۸ اور جسے چاہے گا سزا دے گا ۶۱۹ اور اللہ ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ أَمَّنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ

چیز پر قادر ہے رسول ایمان لایا اس پر جو اُس کے رب کے پاس سے اس پر اترا

وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَيْكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

اور ایمان والے سب نے مانا ۶۲۰ اللہ اور اس کے فرشتوں اور اُسکی کتابوں اور اس کے رسولوں کو

لَا نَفَرِقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

۶۲۱ یہ کہتے ہوئے کہ ہم اسکے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے ۶۲۲ اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا ۶۲۳

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يَكِلُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا

تیری معافی ہولے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر

۶۱۸ اپنے فضل سے اہل ایمان کو ۶۱۹ اپنے عدل سے ۶۲۰ زواج نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں نماز، زکوٰۃ، روزے حج کی ذمیت اور طلاق، ایلا حاض و جہاد کے احکام اور انبیاء کے واقعات بیان فرمائے تو سورت کے آخر میں یہ ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین نے اس تمام کی تصدیق فرمائی اور قرآن اور اس کے جملہ شرائع و احکام کے نازل ہونے کی تصدیق کی ۶۲۱ یہ معمول و ضروریات ایمان کے چار مرتبے ہیں (۱) اللہ پر ایمان لانا یہ اس طرح کہ اعتقاد و تصدیق کرے کہ اللہ واحد ہے اس کا کوئی شریک و نظیر نہیں اسکے قلم اسمائے حسنی و صفات علیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شے پر قدیر ہے اور اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں (۲) مانا کہ پر ایمان لانا یہ اس طرح ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہے معصوم ہے پاک ہے اللہ کے اور اس کے رسولوں کے درمیان احکام و پیام کے وسائل ہیں (۳) اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریق وحی بھیجیں بے شک و شبہ سب حق و صدق اور اللہ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم بغیر تبیل و تحریف سے محفوظ ہے اور حکم و امتثال پر مشتمل ہے (۴) رسولوں پر ایمان لانا اس طرح کہ ایمان لائے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں اس نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا



اسکی وحی کے میں ہیں گناہوں سے ایک معصوم ہیں ساری خلق سے افضل اس میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں ۶۲۳ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض ایمان لائے بعض کا انکار کیا ۶۲۳ تیسرے حکم وارشاد کو ۶۲۳ یعنی سرجان توکل نیکو اجر و ثواب و مگر بدکار غلبہ عقاب ہوگا اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو طوق دعا کی تلقین فرمائی کہ وہ اس طرح اپنے بزرگ و گار عرض کریں ۶۲۵ اور ہوسے کرے کہ حکم کی تعمیل میں کام لیں

۱۔ سورہ آل عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو آیتیں تین ہزار چار سو اسی کلمہ چودہ ہزار پانچ سو بیس حروف میں ۲۵ شان نزول مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت وفد بخران کے حق میں نازل ہوئی جو ساتھ سواروں پر سوار تھے اس میں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے بڑے اکابر و مقتدا ایک عاقب جس کا نام عبدالمسیح تھا یہ شخص امیر قوم تھا اور بغیر اس کی رائے کے نصاریٰ کوئی کام نہیں کرتے تھے دوسرا سید جس کا نام ابیم تھا یہ شخص نبی قوم کا معتد اعظم تھا

۲۔ اور مالیات کا افسر اعلیٰ تھا خود نوش اور رسدوں کے تمام انتظامات اسی کے حکم سے ہوتے تھے تیسرا ابو حارثہ ابن علقمہ تھا یہ شخص نصاریٰ کے تمام علماء و بادریوں کا پیشوا و اعظم تھا سلاطین و امراء کے علم اور اسکی دینی عظمت کے لحاظ سے اس کا اکرام و ادب کرتے تھے یہ تمام لوگ عہدہ اور قیمتیں پوشاکیں ہیکر بڑی شان و شکوہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے قصد سے آئے اور مسجد اقدس میں داخل ہوئے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اس وقت نماز عصر ادا فرماتے تھے ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آگیا اور انھوں نے بھی مسجد شریف ہی میں جانب شرق متوجہ ہو کر نماز شروع کر دی فراغ کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع کی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا تم اسلام لاؤ کہنے لگے ہم آپ سے پہلے اسلام لائے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا یہ غلط ہے دعویٰ جھوٹا ہے تمہیں اسلام سے تمہارا یہ دعویٰ روکتا ہے کہ اللہ کے اولاد ہے اور تمہاری صلیب پستی روکتی ہے اور تمہارا خنزیر کھانا روکتا ہے انھوں نے کہا کہ اگر عیسیٰ خدا کے بیٹے نہ ہوں تو بتائے ان کا باپ کون ہے اور سب کے سب بولنے لگے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میثاب سے خود مشابہ ہوتا ہے انھوں نے اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حی الاموت ہے اس کے لئے موت محال ہے اور صلی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر موت آنے والی ہے انھوں نے اس کا بھی اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز اور ان کا حافظ حقیقی اور

وَسُعَهَا طَلَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا

اسکی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کیا اور اس کا نقصان ہے جو بُرا کیا ۶۲۴ اے رب ہمارے ہمیں نہ بکڑ

إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَانَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا

اگر ہم بھولیں ۶۲۵ یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے انھوں پر

حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لِطَاقَةِ

رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس

لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا

کی ہمیں سہارہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں

عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

پر ہمیں مدد دے

سُورَةُ اَلْاٰمِرَانِ مَدَنِيٌّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سورہ آل عمران مدنی ہے اور تین والہ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

اَلَمْۤ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں ۱۔ آپ زندہ اور نہ کا فائدہ رکھنے والا اُس نے تم پر یہ سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرَةَ وَالْاِنْجِيلَ ۝

اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرمائی اور اُس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ

لوگوں کو راہ دکھائی اور فیصلہ اتارا بے شک وہ جو اللہ

كَفَرُوْا بِآیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۝ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو

کی آیتوں سے منکر ہوئے ۲۔ اُن کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ غالب

روزی دینے والا ہے انھوں نے کہا ہاں حضور نے فرمایا کیا حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی میں کہنے لگے نہیں فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں انھوں نے اقرار کیا حضور نے فرمایا تو کیا حضرت عیسیٰ بغیر تعلیم الہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں انھوں نے کہا نہیں حضور نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے بچوں کی طرح غذا لائے گئے کھاتے پیتے تھے عوارض بشری رکھتے تھے انھوں نے اس کا اقرار کیا حضور نے فرمایا پھر وہ کیسے آگے ہو سکتے ہیں جیسا کہ تمہارا گمان ہے اس پر وہ سب ساکت رہ گئے اور ان سے کوئی جواب نہ آیا اس پر سورہ آل عمران کی اول سے کچھ اور پڑھی آیتیں نازل ہوئیں فالنگ ۵ صفات الہیہ میں حی یعنی دائم باقی کے ہے یعنی ایسا نبی شکی رکھنے والا جسکی موت ممکن نہ ہو قیوم وہ ہے جو قائم بالذات ہوا و خلق اپنی دینی اور خردی زندگی میں جو حاجتیں رکھتی ہے اس کی تدبیر فرمائے ۳۔ اس میں وفد بخران کے نظریاتی داخل ہیں۔



أبو عمران ٣

بدلہ لینے والا ہے اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ

۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

فِي السَّمَاءِ ۞ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ط

اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری

مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ط

وہ وہ جن کے دلوں میں کبھی ہے وہ  
وہ اشتہاء والی کے پیچھے پڑتے

ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا

ہے ۱۳ اور نچتہ علم والے ۱۴ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ۱۵ سب ہمارے رب کے پاس

رَبَّنَا وَمَا يَدْكُرُ إِلَّا الْأُولُو الْأَلْبَابُ ﴿٥﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ

کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر لے شک تو ہے بڑا دینے والا

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ

اے رب ہمارے بیشک تو سب لوگوں کو جمع کر نوا لا ہے ۱۵ اس ن کیلئے جس میں کوئی شبہ نہیں ۱۹ بیشک اللہ کا وعدہ نہیں

۱۵ مرد عورت۔ گورا کالا خوب صورت بدن  
پہراتے ہی دن حلقہ یعنی خون بست کی شکل  
میں ہوتا ہے پہراتے ہی دن بارہ گوشت کی  
صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ  
بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے  
عمل اس کا انجام کار یعنی اُس کی سعادت و  
شقاوت لکھتا ہے پھر اس میں روح ڈالتا ہے  
تو اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آدمی  
جنیتوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک  
کہ اس میں اور جنّت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت بڑا  
کم فرق رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے  
اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اُسی  
پراس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جہنم ہوتا ہے  
اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے  
سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں  
اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا  
ہے پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اس کی  
زندگی کا نقشہ بدلتا ہے اور وہ جنیتوں  
کے سے عمل کرنے لگتا ہے اُسی پر اس کا  
خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جنت ہو جاتا ہے۔  
۱۶ اس میں بھی نصاریٰ کا  
رد ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ  
والتسلیمات کو خدا کا بیٹا کہتے  
اور اُن کی عبادت کرتے تھے۔  
۱۷ حسین کوئی احتمال اشتباہ نہیں  
۱۸ کہ احکام میں اُن کی طرف  
رجوع کیا جاتا ہے اور حال محرام  
میں اُنھیں پر عمل ۱۹ وہ خود جو  
کا احتمال رکھتی ہیں اُن میں سے کوئی  
وجہ مادیہ یہ اللہ ہی جانتا ہے یا جس کو اللہ  
تعالیٰ اس کا علم دے ۲۰ یعنی گمراہ اور بد مذہب  
لوگ جو ہوائے نفسانی کے پابند ہیں ۲۱ اور اس  
کے ظاہر پر حکم کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں

اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (بھل) **۱۱۱** اور  
اپنے کرم و عطا سے جس کو وہ نوازے **۱۱۲**  
جو مہتابہ کی تاویل جانتے ہیں حضرت انس بن  
مصعبی ہوں۔ تقویٰ اللہ کا تو اضع لوگوں سے  
**۱۱۳** حکم جو مہتابہ **۱۱۴** اور راسخ علم والے

اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل) ۱۱ اور شک و شبہ میں ڈالنے (جمل) ۱۲ اپنی خواہش کے مطابق باوجودیکہ وہ تاویل کے اہل نہیں (جمل و خازن) ۱۳ حقیقت میں (جمل) اور اپنے کرم و عطایے جس کو وہ نوازے ۱۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں راسخین فی العلم سے ہوں اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں اُن میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راسخ فی العلم وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو اور ایک قول مفسرین کا یہ ہے کہ راسخ فی العلم وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں تقویٰ اللہ کا تواضع لوگوں سے زہد دنیا سے مجاہدہ نفس کے ساتھ (خازن) ۱۵ کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو معنی اسکی مراد ہیں حق ہیں اور اس کا نازل فرمانا ملکوت ہے ۱۶ حکم جو یا متشابہ ۱۷ اور راسخ علم والے کہتے ہیں ۱۸ حساب یا خراج کے واسطے ۱۹ وہ روز قیامت ہے۔



۴۲ تو جس کے دل میں کجی ہو وہ ہلاک ہوگا اور جو تیرے منت و احسان سے ہدایت پائے وہ سعید ہوگا نجات پائے گا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کذب منافیِ امت ہے لہذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اس کی طرف اُس کی نسبت سخت بے ادبی زہارِ ک و ابوسمٰ وغیرہ ۲۱ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منہج ہو کر۔

۴۵

تِلْكَ الرِّسَالُ ۳

۴۶

الْبَيْعَادَ ۴۶ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَ

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۲۲) شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور نے یہود و جمع کر کے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر ایسی عیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو اس پر انھوں نے کہا کہ قریش تو فوجوں حرب سے نا آشنا ہیں اگر تم سے مقابلہ ہوا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں خبر دگئی کہ وہ فوجوں کے درمیان گئے جائیں گے گرفتار کئے جائیں گے ان پر جزیہ مقرر ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز میں چھ سو کی تعداد کو قتل فرمایا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا ۲۳) اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مومنین (جمل) ۲۴) جنگ بدر میں ۲۵) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ان کی کل تعداد تین سو تیرہ تھی سترہ مہاجر اور دو سو چھتیس انصار مہاجرین کے صاحبِ رأیت حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما اس کل لشکر میں دو گھوڑے ستر اونٹ چھ زہرہ آٹھ تلوار، تھمیر اور اسلحہ، اس وقت میں

الْبَيْعَادَ ۖ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَ

بدلتا ہوں - بے شک وہ جو کافر ہوئے ۲۱ اُن کے مال اور

لَا أَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ وَقُودُ النَّارِ ۝

اُن کی اولاد اللہ سے انھیں کچھ نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں

كَذَّابٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ ۖ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

جیسے فرعون والوں اور اُن سے اگلوں کا طریقہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

فَاَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ قُلْ

تو اللہ نے اُن کے گناہوں پر اُن کو پکڑا اور اللہ کا عذاب سخت - فرمادو

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سِتْغَلِبُونَ وَيُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ

کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہو گے اور دونوں کی طرف ہانکے جاؤ گے ۲۲ اور وہ بہت ہی بُرا

الْبَهَادُ ۝۱۷۰ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ

بچھڑنا - بیشک تمہارے لیے نشانی قصی ۲۳ دو گروہوں میں جو آپس میں بفر پڑے ۲۴ ایک جتنا اللہ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَى كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَهُمْ رَأَى الْعَيْنِ

کی راہ میں لڑتا **۲۵** اور دوسرا کافر **۲۶** کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دونوں جھین

وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصَرِهِ مَن يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي

اور اللہ تعالیٰ مدد سے ضرور دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔ ۲۴ بے شک اس میں عقلمندوں کے لیے ضرور دیکھنا

الْأَبْصَارِ ۖ زَيْنٌ لِّلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ

سیلکھا ہے لوگوں کے لیے اُراستہ کی نسی ان جوانوں کی محبت اور عورتیں اور بیٹے

وَالْقَنَاطِيرُ الْهُنْدِيَّةُ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ

اور نئے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور لٹان لئے ہوئے ہوں گے

چودہ صحابہ شہید ہوئے چھ مہاجر اور آٹھ انصار ۲۵۹ کفار کی تعداد نو سو پچاس تھی اُن کا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا اور اُن کے پاس تسو گھوڑے تھے اور سات سو اونٹ اور بکثرت زرہ اور ہتھیار تھے (جمل) ۲۶۰ خواہ اس کی تعداد قلیل ہی ہو اور سرسوامان کی کتنی ہی کمی ہو ۲۶۱ تاکہ شہوت پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق و امتیاز ظاہر ہو جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد منبرمایا اَنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِينَةً لِّهَا لِيَبْلُوهُمْ اَلَا يُهْمُ احْسَنُ عَمَلًا



۲۹ اس سے کچھ عرصہ نفیہ پھیلتا ہے پھر فنا ہو جاتی ہے انسان کو چاہیے کہ متاع دنیا کو ایسے کام میں خرچ کرے جس میں اس کی عاقبت کی درستی اور سعادت آخرت ہو۔  
۳۰ جنت تو چاہیے کہ اس کی رغبت کیجئے

تلاک الرسل ۳

۷۶

آل عمران ۳

وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ

اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے ۲۹ اور اللہ ہے جس کے

حُسْنُ الْبَابِ ۱۹ قُلْ أَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذَلِكُمُ الَّذِينَ اتَّقُوا

پاس اچھا ٹھکانا ۳۰ تم فرماؤ کیا میں تمہیں اس سے ۳۱ بہتر چیز بتا دوں پر مہر گاروں کے لئے

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَدَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ

اُن کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور

أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۲۰

ستھری بی بیوں ۳۲ اور اللہ کی خوشنودی ۳۳ اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ۳۴

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَمْنَاكَ عَفْوَكَ ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے

النَّارِ ۱۶ الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَنِتَّةِينَ وَالْمُتَّقِينَ وَ

غدا سے بچالے صبر والے ۳۵ اور سچے ۳۶ اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے اور

الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْجَارِ ۱۷ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

پچھلے پھر سے معافی مانگنے والے ۳۷ اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۳۸

وَالْمَلِكُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ

اور فرشتوں نے اور عالموں نے ۳۹ انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے الا

الْحَكِيمُ ۱۸ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ

حکمت والا بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے ۴۰ اور بھٹوٹ میں نہ پڑے

أَوْتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مَن بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمُ

کتابی ۴۱ مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا ۴۲ اپنے دلوں کی جلن سے ۴۳

اور دنیا کے ناپائیدار کی فانی مرغبات سے  
دل نہ لگایا جائے ۳۱ متاع دنیا سے  
۳۲ جو زنا عوارض اور ہر ناپسند و قابل  
نفرت چیز سے پاک ۳۳ اور یہ سب سے  
علیٰ نعمت ہے ۳۴ اور اُن کے اعمال و  
احوال جانتا اور اُن کی خدا دیتا ہے۔

۳۵ جو طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کریں اور  
گناہوں سے باز رہیں ۳۶ جن کے قول اور  
ارادے اور نیتیں سب سچی ہوں۔

۳۷ میں آخر شب میں نماز پڑھنے والے  
بھی داخل ہیں اور وقت سحر کے دعا و استغفار  
کرنے والے بھی یہ وقت خلوت و اجابت دعا  
کا ہے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند

سے فرمایا کہ مرغ سے کم نہ بھنا کہ وہ تو سحر سے  
نڈا کرے اور تم سوئے رہو ۳۸ شان نزول  
احبار شام میں سے دو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب انھوں  
نے مدنیہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے

لگا کہ نبی آخر الزماں کے شہر کی یہی صفت ہے  
جو اس شہر میں پائی جاتی ہے جب استاد اقدس  
پر حاضر ہوئے تو انھوں نے حضور کے شکل و  
شماں کو ریت کے مطابق دیکھ کر حضور کو پہچان  
لیا اور عرض کیا آپ محمد ہیں حضور نے فرمایا

ہاں پھر عرض کیا کہ آپ احمد ہیں صلی اللہ  
علیہ وسلم فرمایا ہاں عرض کیا ہم ایک  
سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب

دے دیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے  
فرمایا سوال کرو انھوں نے عرض کیا کہ کتاب  
اللہ میں سب سے بڑی شہادت کونسی ہے  
اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کو  
سُن کر وہ دونوں جبر مسلمان ہو گئے حضرت

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظمہ میں تین سو ساٹھ تھے جب مدنیہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو کعبہ کے اندر وہ سب سجدہ میں گر گئے ۳۹ یعنی انبیاء و اولیاء نے  
۴۰ اس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں ہو دو نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل و مقبول کہتے ہیں اس آیت میں ان کے دعویٰ کو باطل کر دیا ۴۱ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں وارد  
ہوئی جنھوں نے اسلام کو چھوڑا اور انھوں نے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں اختلاف کیا ۴۲ وہ اپنی کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفرت و صفت دیکھ چکے اور انھوں  
نے پہچان لیا کہ یہی وہ نبی ہیں جن کی کتب اکہم میں خبریں دی گئی ہیں ۴۳ یعنی ان کے اختلاف کا سبب اُن کا حسد اور منافق دنیویہ کی طمع ہے۔



۴۴ یعنی میں اور میرے متبعین ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار مطیع ہیں ہمارا دین دین توحید ہے جس کی صحت ہمیں خود اپنی کتابوں سے بھی ثابت ہو چکی ہے تو اس میں تمہارا ہم سے جھگڑا کرنا بالکل باطل ہے ۴۵ جتنے کا ذکر کتابی ہیں وہ ائمہ میں داخل ہیں انہیں میں سے عرب کے مشرکین بھی ہیں ۴۶ اور دین اسلام کے حضور منبر یا نہ کیا یا باوجود براہین بقیہ قائم ہونے کے تم بھی تک اپنے کفر پر یوہ دعوت اسلام کا ایک پیرا یہ ہے اور اس طرح انہیں دین حق کی طرف بلایا جاتا ہے ۴۷ وہ تم نے پورا کر ہی دیا اس سے انہوں نے نفی نہ اٹھایا تو نقصان میں وہ رہے اس میں حضور علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ اُن کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ نہ ہوں ۴۸ جیسا کہ بنی اسرائیل نے مہج کو ایک ساعت کے اندر سینتالیس نبیوں کو قتل کیا چہ جائے انہیں سے ایک سوارہ ثلاث الرسل ۳

عابدوں نے اُنہی کو انہیں نمیکوں کا حکم دیا اور جہیوں سے منع کیا تو اسی روز شام کو انہیں بھی قتل کر دیا اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو تو بیچ ہے کیونکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے بدترین فعل سے انہی میں ۴۹ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انہی کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کفر سے تمام اعمال کا رت ہو جاتے ہیں۔ ۵۰ کہ انہیں عذاب الہی سے بچا ہے۔

۱۵ یعنی یہود کو کہ انہیں تورات شریف کے علوم و احکام سکھائے گئے تھے جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و احوال اور دین اسلام کی حقانیت کا بیان ہے اس سے لازم آتا تھا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں اور انہیں قرآن کریم کی طرف دعوت دیں تو وہ حضور پر اور قرآن شریف پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کی تعمیل کریں لیکن ان میں سے بہتوں نے ایسا نہیں کیا اس تقدیر پر آیت میں من الکتاب سے تورات اور کتاب اللہ سے قرآن شریف مراد ہے ۵۲ شان نزول اس آیت کے شان نزول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ آئی ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں تشریف لے گئے اور وہاں یہود کو اسلام کی دعوت دی نیم ابن عمرو اور حارث ابن زید نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس بن پر میں فرمایا ملت ابرہہی پر وہ کہنے لگے حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہودی تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ریت لاؤ ابھی ہمارے تمہارے دیمان فیصلہ ہو گیا اس پر نہجے اور منکر ہو گئے اس پر یہ آیت تشریف

نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت میں کتاب اللہ سے تورات مراد ہے انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ یہود خیر میں سے ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور تورات میں ایسے گناہ کی سزا پھر مار کر ہاک کر دینا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ یہودیوں میں اونچے خاندان کے تھے اس لئے انہوں نے ان کا سنگسار کرنا گوارا نہ کیا اور اس معاملہ کو بائیں امید سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے کہ شاید آپ سنگسار کرنے کا حکم دیں مگر حضور نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اس پر یہود طیش میں آئے اور کہنے لگے کہ اس گناہ کی یہ سزا نہیں آپ نے ظلم کیا حضور نے فرمایا کہ فیصلہ تورات پر رکھو کہنے لگے یہ انصاف کی بات ہے تورات منکائی گئی اور عبداللہ بن مہویا یہود کے بڑے عالم نے اسکو پڑھا اہیں آیت و ہم آتی لہیں سنگسار کرنے کا حکم تھا جبکہ اللہ نے اس پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کو چھوڑ گیا حضرت عبداللہ بن سلام نے اس کا ہاتھ ہٹا کر آیت پڑھ دی یہودی ذلیل ہوئے اور وہ یہودی مرد و عورت جنہوں نے زنا کیا تھا حضور کے کم سے سنگسار کئے گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۵۳ کتاب الہی سے روگردانی کرنے کی۔

وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۱۹ فَإِنْ

اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے پھر اے

حَاجُّوْكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ط وَقُلْ

محبوب اگر وہ تم سے حجت کریں تو فرما دو میں اپنا منہ اللہ کے حضور جھکاؤں ہوں اور جو میرے

لِلَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاٰقِیْنَ ؕ اَسْلَمْتُمْ ؕ اِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدْ

پیر ہوئے ۴۴ اور کتابیوں اور اُن پڑھوں سے فرماؤ ۴۵ کیا تم نے گردن رکھی ۴۶ پس اگر وہ گردن رکھیں جب

اٰهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰءُ وَاللّٰهُ بِصِیْرِۙ بِالْعِبَادِ ؕ

تورہ پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا دینا ہے ۴۷ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِآیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیْنَ بِغَیْرِ حَقٍّ

وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے ۴۸

وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ

اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۱۰ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا

و در دنیا عذاب کی یہ ہیں وہ جن کے اعمال اکارت گئے دنیا و

وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّصْرِیْنَ ۱۱ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوا

آخرت میں ۴۹ اور اُن کا کوئی مددگار نہیں ۵۰ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں

نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُدْعُوْنَ اِلَى الْكِتٰبِ اللّٰهِ لَیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ

کتاب کا ایک حصہ بلا ۵۱ کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ ان کا فیصلہ کرے پھر

یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۱۲ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ

ان میں کا ایک گروہ اُس سے روگرداں ہو کر پھر جاتا ہے ۵۲ یہ جرات ۵۳ انہیں سستے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں



۵۴ یعنی چالیس دن یا ایک ہفتہ پھر کچھ غم نہیں ۵۵ اور اُن کا یہ قول تھا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں وہ ہمیں گناہوں پر عذاب نہ کرے گا مگر بہت تیزی سے ۵۶ اور وہ روز قیامت ہے ۵۷ شان نزول فتح مکہ کے وقت سیدنا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ملک فارس و روم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود و منافقین نے اس کو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے کہاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہاں فارس و روم کے ملک وہ بڑے زبردست اور نہایت محفوظ ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آخر کا حضور کا وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔

۵۸ یعنی کبھی رات کو بڑھائے دن کو گھٹائے اور کبھی دن کو بڑھا کر رات کو گھٹائے یہ تیری قدرت ہے تو فارس و روم سے ملک لے کر غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کرنا اُس کی قدرت سے کیا بعد سے ۵۹ زندہ سے مردے کا نکالنا اس طرح ہے جیسے کہ زندہ انسان کو نطفہ بے جان سے اور پرند کے زندہ بچے کو بے روح انڈے سے اور زندہ دل مومن کو مردہ دل کافر سے اور زندہ سے مردہ نکالنا اس طرح جیسے کہ زندہ انسان سے نطفہ بے جان اور زندہ پرند سے بے جان انڈا اور زندہ دل ایمان دار سے مردہ دل کافر ۶۰ شان نزول حضرت عبادہ ابن صامت نے جنگ احزاب کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے

تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا

ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دنوں ۵۴ اور اُن کے دین میں انھیں فریب دیا اُس جھوٹ نے جو

يَفْتَرُونَ ۖ فَكَيْفَ إِذَا جُمِعْتُمْ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ وَوَقَّيْتُ

باندھتے تھے ۵۵ تو کیسی ہوگی جب ہم انھیں اکٹھا کریں گے اُس دن کے لیے جس میں شک نہیں ۵۶ اور ہر جان کو

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۚ قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ

اس کی کمائی پوری بھردی جائے گی اور اُن پر ظلم نہ ہوگا ۵۷ یوں عرض کر اے اللہ ملک

الْمَلِكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ ۚ وَ

کے ملک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور

تُعْزِزُ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ ۚ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۚ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ

جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ

شَيْءٍ قَدِيرٌ ۖ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

کر سکتا ہے ۵۸ - تو دن کا چھ رات میں ڈالے اور رات کا چھ دن میں ڈالے ۵۹

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۚ وَتَرْزُقُ مَن

اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے ۶۰ اور جسے چاہے

تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۖ لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ

بے گنتی دے ۶۱ مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں

مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي

مسلمانوں کے سوا ۶۲ اور جو ایسا کرے گا اُسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا

شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاتُ ۚ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۚ وَ

مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو ۶۳ اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور

عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل اُن سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی ۶۱ کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے انھیں رازدار بنانا ان سے سوالات کرنا ناجائز ہے اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔



إِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝ قُلْ إِنْ تَخْشَوْنَ مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْذَرُونَ

اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے - تم فرما دو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب

يَعْلَمُهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى

معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

پر اللہ کا قابو ہے - جس دن ہر جان لے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی

مُحْضَرًا ۝ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا

۶۲ اور جو بُرا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ

بَعِيدًا ۝ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝ قُلْ

ہوتا ۶۳ اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے - اے محبوب تم فرما دو

إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۝

کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا ۶۴ اور تمہارے گناہ بخش دیگا

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے - تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا ۶۵ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو

اللَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَ

اللہ کو خوش نہیں آتے کافر - بے شک اللہ نے چن لیا آدمؑ اور نوحؑ اور

إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ ذُرِّيَّةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

ابراہیمؑ کی آل اور عمرانؑ کی آل کو سائے جہان سے ۶۶ یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے ۶۷

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ

اور اللہ سنتا جانتا ہے - جب عمرانؑ کی بی بی نے عرض کی ۶۸ اے رب میرے میں تیرے لیے منّت

۶۲ یعنی روز قیامت ہر نفس کو اعمال کی جزائے گی اور اس میں کچھ کمی و کوتاہی نہ ہوگی ۶۳ یعنی میں نے یہ بُرا کام نہ کیا ہوتا ۶۴ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو اور حضور کی اطاعت اختیار کرے شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس ٹھہرے جنہوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کیے تھے اور انہیں سچا جاکر ان کے سجدہ کر رہے تھے حضور نے فرمایا اے گروہ قریش خدا کی قسم تم اپنے آبا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمعیلؑ کے دین کے خلاف ہو گئے قریش نے کہا ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ ہمیں اللہ سے قریب کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ محبت الہی کا دعویٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع و فرماں برداری کے بغیر قابل قبول نہیں جو اس دعوے کا ثبوت دینا چاہے حضورؐ کی غلامی کرے اور حضورؐ نے بت پرستی کو منع فرمایا تو بت پرستی کرنے والا حضورؐ کا نافرمان اور محبت الہی کے دعوے میں جھوٹا ہے ۶۵ یہی اللہ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت بغیر اطاعت رسول نہیں ہو سکتی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی ۶۶ یہود نے کہا تھا کہ ہم حضرت ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ہیں اور انہیں کے

دین پر ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور تم اے یہود اسلام پر نہیں ہو تو تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے ۶۷ ان میں باہم نسلی تعلقات بھی ہیں اور آپس میں یہ حضرات ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی ۶۸ عمران دوہیں ایک عمران بن یصہر بن فاضل بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارون کے والدین دوسرے عمران بن ماثان یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ مریم کے والد ہیں دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار اٹھ سو برس کا فرق ہے یہاں دوسرے عمران مراد ہیں ان کی بی بی صاحبہ کا نام حنہ بنت قافوذا ہے یہ مریمؑ کی والدہ ہیں۔

دین پر ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور تم اے یہود اسلام پر نہیں ہو تو تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے ۶۷ ان میں باہم نسلی تعلقات بھی ہیں اور آپس میں یہ حضرات ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی ۶۸ عمران دوہیں ایک عمران بن یصہر بن فاضل بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارون کے والدین دوسرے عمران بن ماثان یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ مریم کے والد ہیں دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار اٹھ سو برس کا فرق ہے یہاں دوسرے عمران مراد ہیں ان کی بی بی صاحبہ کا نام حنہ بنت قافوذا ہے یہ مریمؑ کی والدہ ہیں۔



۶۹ اور تیری عبادت کے سوا دنیا کا کوئی کام اُس کے متعلق نہ ہو بیت المقدس کی خدمت اُس کے ذمہ ہو علماء نے واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضرت زکریا و عمران دونوں ہزار تھے فاقوذا کی دختر اشاع جو حضرت یحییٰ کی والدہ ہیں اور ان کی بہن حنہ جو فاقوذا کی دوسری دختر اور حضرت مریم کی والدہ ہیں وہ عمران کی بی بی تھیں ایک زمانہ تک حنہ کے اولاد نہیں ہوئی یہاں تک کہ بڑھاپا آگیا اور مایوسی ہو گئی یہ صالحین کا خاندان تھا اور یہ سب لوگ اللہ کے مقبول بندے تھے ایک روز حنہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچہ کو بھرا رہی تھی یہ دیکھ کر آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور بارگاہ الہی میں دعا کی کہ یارب اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں اور اس خدمت کے لئے حاضر کروں جب وہ حاملہ ہوئیں اور انھوں نے یہ نذر مان لی تو ان کے شوہر نے فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا اگر لڑکی ہو گئی تو وہ اس قابل کہاں ہے اس زمانہ میں لڑکوں کو خدمت بیت المقدس کے لئے دیا جاتا تھا اور رکھ لیا عوامی سنانی اور زمانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ سے اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں اس لئے ان صاحبوں کو شدید فکر لاحق ہوئی اور حنہ کے وضع حمل سے قبل عمران کا انتقال ہو گیا۔

تلافی الرسل ۳

لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں ہے ۶۹ تو تو مجھے سے قبول کرے بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا۔  
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّي وَضَعْتُهَا اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

پھر جب اُسے جنما بولی اے رب میرے یہ توئیں نے لڑکی جنمی وہ اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو  
بِمَا وَضَعْتُ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی وَاِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ

کچھ وہ جنمی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سے نہیں وہ اور میں نے اس کا نام مریم رکھا وہ  
اِنِّي اُعِذُّهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَتَقَبَّلَهَا

میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے - تو اُسے اُسے  
رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا

رب نے اچھی طرح قبول کیا وہ اور اُسے اچھا پروان چڑھایا وہ اور اُسے زکریا کی نگہبانی میں دیا  
كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ

جب زکریا اُس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے وہ کہا اے  
يٰمَرْيَمُ اِنِّي لَكَ هٰذَا طَلْتُ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ

مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے  
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ

بے گنتی دے وہ یہاں وہ پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب  
هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاۓ فَادَاتُهُ

میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستمری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا - تو فرشتوں  
الْمَلٰٓئِكَةُ وَهِيَ قَائِمَةٌ يُصَلُّۡ فِي الْمِحْرَابِ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ

نے اُسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا وہ بے شک اللہ آپ کو مراد دیتا ہے

یہ نذر مان لی تو ان کے شوہر نے فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا اگر لڑکی ہو گئی تو وہ اس قابل کہاں ہے اس زمانہ میں لڑکوں کو خدمت بیت المقدس کے لئے دیا جاتا تھا اور رکھ لیا عوامی سنانی اور زمانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ سے اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں اس لئے ان صاحبوں کو شدید فکر لاحق ہوئی اور حنہ کے وضع حمل سے قبل عمران کا انتقال ہو گیا۔  
حنہ نے یہ کلمہ اعتداز کے طور پر کہا اور ان کو حسرت و غم ہوا کہ لڑکی ہوئی تو نذر کس طرح پوری ہو سکے گی۔  
وہ کیونکہ یہ لڑکی اللہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے یہ صاحبزادی حضرت مریم تھیں اور انے زمانہ کی عورتوں میں سب سے اہل و افضل تھیں وہ مریم کے معنی عابدہ ہیں وہ اندر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو قبول فرمایا حنہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھ دیا یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے اور بیت المقدس میں ان کا منصب ایسا تھا جیسا کہ کوئی شریف میں حجبہ کا چونکہ حضرت مریم اُن کے امام اور ان کے صاحب قربان کی دختر تھیں اور ان کا خاندان بنی اسرائیل میں بہت اعلیٰ اور اہل علم کا خاندان تھا اس لئے ان سب نے جن کی تعداد ستائیس تھی حضرت مریم کو لینے اور ان کا تحفظ کرنے کی رغبت کی حضرت زکریا نے فرمایا کہ میں ان کا سب سے زیادہ حق دار ہوں

کیونکہ میرے گھر میں ان کی خالہ ہیں معاملہ اس پر ختم ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے قرعہ حضرت زکریا ہی کے نام پر نکلا وہ حضرت مریم ایک دن میں آتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔  
وہ بے فصل میوے جو جنت سے اترتے اور حضرت مریم نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا وہ حضرت مریم نے صغیر سنی میں کلام کیا جبکہ وہ پالنے میں پرورش پا رہی تھیں جیسا کہ اُن کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حال میں کلام فرمایا مسئلہ یہ آیت کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق ظاہر فرماتا ہے حضرت زکریا نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذات پاک مریم کو بے وقت بے فصل اور بغیر سب کے میوہ عطا فرماتے پر قادر ہے وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو کوئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے باس خیال آپ نے دعا کی جس کا اگلی آیت میں بیان ہے وہ یعنی عراب بیت المقدس میں دروازے بند کر کے دعا کی وہ حضرت زکریا علیہ السلام عالم کبیر تھے قربانیاں بارگاہ الہی میں آپ ہی پیش کیا کرتے تھے اور سجدہ شریف میں بغیر آپ کے اذن کے کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا جس وقت عراب میں آپ نماز میں مشغول تھے



اور باہر آدمی دخول کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے دروازہ بند تھا اچانک آپ نے ایک سفید پوش جوان دیکھا وہ حضرت جبریل تھے انہوں نے آپ کو فرزند کی بشارت دی جو رَاحَةُ اللّٰهِ بِبَشْرِكَ میں بیان فرمائی گئی۔

۹۰ کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے کن فرما کر بغیر باپ کے پیدا کیا اور اُن پر سب سے پہلے ایمان لانے اور اُن کی تصدیق کرنے والے حضرت یحییٰ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے یہ دونوں حضرات خالص زاد بھائی تھے حضرت یحییٰ کی والدہ اپنی بہن حضرت مریم سے تھیں تو انھیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا حضرت مریم نے فرمایا میں بھی حاملہ ہوں حضرت یحییٰ کی والدہ نے کہا اے مریم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمھارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔

۹۱ سید اس رئیس کو کہتے ہیں جو قدوم و مطلع ہو حضرت یحییٰ مؤمنین کے سردار و علم و علم و دن میں اُن کے رئیس تھے والدہ حضرت زکریا علیہ السلام نے براہِ قعب عرض کیا۔ ۹۲ اور عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی۔ ۹۳ ان کی عمر اٹھانوے سال کی مقصود سوال سے یہ کہ بیشا کس طرح عطا ہو گا آیا میری جوانی لوٹانی جائے گی اور بی بی کا بچہ ہونا دور کیا جائے گا یا ہم دونوں اپنے حال پر رہیں گے ۹۴ بڑھاپے میں فرزند عطا کرنا اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں۔

۹۵ جس سے مجھے اپنی بی بی کے محل کا وقت معلوم ہو تاکہ میں اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہوں ۹۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے زبان مبارک تین روز تک بند رہی اور تسبیح و ذکر پر آپ قادر رہے اور یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جس میں جوارح صحیح و سالم ہوں اور زبان سے

يَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَحْصُورًا وَنَبِيًّا

یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی ۹۰ تصدیق کریگا اور سردار و سید اور بصورت و پختہ والا اور ۹۱ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۹۲ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ يَكُوْنُ لِىْ عِلْمٌ وَّ قَدْ بَلَغَنِىْ

نبی ہائے خاصوں میں سے ۹۱ بولا اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہو گا مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا ۹۲ الْكِبَرُ وَاُمْرَاتِىْ عَاقِرٌ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۹۳ قَالَ

اور میری عورت بانجھ ۹۲ فرمایا اللہ یوں ہی کرتا ہے جو چاہے ۹۳ رَّبِّ اجْعَلْ لِّىْ اٰيَةً ۹۴ قَالَ اٰتٰىكَ اَلَا تُكَلِّمُ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

۹۳ اے میرے رب میرے لئے کوئی نشانی کرے ۹۴ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں سے بات نہ کرے مگر ۹۵ اِلَّا رَمْزًا وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَاَلْبَكْرِ ۹۶

۹۵ اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر ۹۶ اور کچھ دن رہے اور تڑکے اُس کی پاکی بول - ۹۷ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چُن لیا ۹۷ اور جو تمھارا کیا ۹۸ وَاَصْطَفٰكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ ۹۹ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَ

اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا ۹۸ اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو ۹۹ اَسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ۱۰۰ ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاِ الْغَيْبِ

اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں کہ تم خفیہ طور پر تمھیں بتاتے ۱۰۰ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَاَمَّا كُنْتُ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيْتُهُمْ

۱۰۱ اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش ۱۰۲ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَاَمَّا كُنْتُ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۱۰۳ اِذْ قَالَتِ

میں نہیں ۱۰۲ اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے ۱۰۳ اور یاد کرو

تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے اور یہ علامت اس لئے مقرر کی گئی کہ اس نعمتِ عظیم کے ادائے حق میں زبان ذکر و فکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو ۹۸ کہ باوجود عورت ہونے کے بیت المقدس کی خدمت کے لئے اندر میں قبول فرمایا اور یہ بات ان کے سوا کسی عورت کو میرے ذاتی اسی طرح ان کے لئے جنتی رزق بھیجا حضرت زکریا کو اُن کا فیصل بنانا یہ حضرت مریم کی بگزیدگی ہے ۹۹ مرد رسیدگی سے اور گناہوں سے اور قبولِ بعضے زمانہ کے عارض سے ۹۰ کہ بغیر باپ کے میا دیا اور ملائکہ کا کلام سنوایا۔ ۹۱ جب فرشتوں نے یہ کہا حضرت مریم نے اتنا طویل قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک پر درم آگیا اور پاؤں پھٹ کر خون جاری ہو گیا ۹۲ اس آیت سے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کے علوم عطا فرمائے ۹۳ باوجود اس کے آپکان واقعات کی اطلاع دینا دلیل قوی ہے اس کی کہ آپ کو فیہی علوم عطا کئے گئے۔



۹۲ یعنی ایک فنہند کی ۹۳ صاحب جاہ و منزلت ۹۴ بارگاہ آہی میں ۹۵ بات کرنے کی عمر سے قبل ۹۶ آسمان سے نزل کے بعد اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دجال کو قتل کریں گے ۹۷ اور دستور یہ ہے کہ بچہ عورت و مرد کے اختلاط سے ہوتا ہے تو بچہ کس طرح عطا ہوگا نکاح سے یا یوں ہی بغیر مرد کے ۹۸ جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے فذا جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمکا ڈر پیدا کریں آپ نے مٹی سے چمکا ڈر کی صورت بنائی پھر اُس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی چمکا ڈر کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکل اور عیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جلتی ہے باوجود اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں ۱۰۱ جس کا برص عام ہو گیا ہو اور اطباء اس کے علاج سے عاجز ہوں جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امر علاج میں یہ طریقہ لے رکھتے تھے اس لیے ان کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے وہب کا قول ہے کہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہوا تھا ان میں جو چل سکتا تھا وہ حاضر خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اُس کے پاس خود حضرت تشریف لے جاتے اور دعا فرما کر اس کو تندرست کرتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کر لیتے۔

۱۰۲ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اسکے انتقال کو تین روز ہو چکے آپ نے اس کی بہن سے فرمایا ہمیں اس کی قبر پر لے جلاؤ وہ لے گئی آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی عازر باذن الہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اور اُس کے اولاد ہوئی ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر کنش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھرا یا زندہ رہا اولاد ہوئی ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اس کو زندہ کیا ایک سام ابن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں آپ ان کی نشاندہی سے قبر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے احبب روح اللہ یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انھیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی اس ہول سے ان کا نصف سر سفید ہو گیا پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ دوبارہ انھیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اس کے واپس کیا جائے چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا اور باذن اللہ فرما نے میں رو بہ نصاریٰ کا جو حضرت مسیح کی الوہیت کے قابل تھے ۱۰۳ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیادوں کو اچکایا اور مردوں کو زندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور کوئی معجزہ دکھائیے تو آپ نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع کر رکھتے ہو ۱۰۴

۱۰۵ بات کرنے کی عمر سے قبل ۹۶ آسمان سے نزل کے بعد اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دجال کو قتل کریں گے ۹۷ اور دستور یہ ہے کہ بچہ عورت و مرد کے اختلاط سے ہوتا ہے تو بچہ کس طرح عطا ہوگا نکاح سے یا یوں ہی بغیر مرد کے ۹۸ جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے فذا جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمکا ڈر پیدا کریں آپ نے مٹی سے چمکا ڈر کی صورت بنائی پھر اُس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی چمکا ڈر کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکل اور عیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جلتی ہے باوجود اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں ۱۰۱ جس کا برص عام ہو گیا ہو اور اطباء اس کے علاج سے عاجز ہوں جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امر علاج میں یہ طریقہ لے رکھتے تھے اس لیے ان کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے وہب کا قول ہے کہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہوا تھا ان میں جو چل سکتا تھا وہ حاضر خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اُس کے پاس خود حضرت تشریف لے جاتے اور دعا فرما کر اس کو تندرست کرتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کر لیتے۔

۱۰۲ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اسکے انتقال کو تین روز ہو چکے آپ نے اس کی بہن سے فرمایا ہمیں اس کی قبر پر لے جلاؤ وہ لے گئی آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی عازر باذن الہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اور اُس کے اولاد ہوئی ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر کنش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھرا یا زندہ رہا اولاد ہوئی ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اس کو زندہ کیا ایک سام ابن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں آپ ان کی نشاندہی سے قبر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے احبب روح اللہ یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انھیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی اس ہول سے ان کا نصف سر سفید ہو گیا پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ دوبارہ انھیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اس کے واپس کیا جائے چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا اور باذن اللہ فرما نے میں رو بہ نصاریٰ کا جو حضرت مسیح کی الوہیت کے قابل تھے ۱۰۳ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیادوں کو اچکایا اور مردوں کو زندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور کوئی معجزہ دکھائیے تو آپ نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع کر رکھتے ہو ۱۰۴



کے علوم انبیاء کا معجزہ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک پر یہ معجزہ بھی ظاہر ہوا آپ آدمی کو بتا دیتے تھے جو وہ کل کھا چکا اور جو آج کھائے گا اور جو آگے کے لیے تیار کر رکھا آپ کے پاس بچے بہت سے جمع ہو جاتے تھے آپ انہیں بتاتے تھے کہ تمہارے گھر فلاں چیز تیار ہوئی ہے تمہارے گھر والوں نے فلاں فلاں چیز کھائی ہے فلاں چیز تمہارے لیے اُٹھا رکھی ہے بچے گھر جاتے روتے گھر والوں سے وہ چیز مانگتے گھر والے وہ چیز دیتے اور اُن سے کہتے کہ تمہیں کس نے بتایا بچے کہتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو لوگوں نے اپنے بچوں کو آپ کے پاس آنے سے روکا اور کہا وہ جادوگر ہیں ان کے پاس نہ مٹھواور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کر دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کو تلاش کرتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا وہ یہاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ پھر اس مکان میں کون ہے انہوں نے کہا سورس فرمایا ایسا ہی ہوگا اب  
 ۳۱  
 ال عمران ۳

جود رواہ دیکھو تھے ہیں تو سب سور ہی سورتھے  
 الحاصل غیب کی خبریں دینا انبیاء کا معجزہ ہے  
 اور بے وساطت انبیاء کوئی بشر مکرر غیب پر  
 مطلع نہیں ہو سکتا اور جو شریعت موسیٰ علیہ السلام  
 میں حرام تھیں جیسے کراونٹ کے گوشت پھلی کچھ  
 پرندہ ۱۵۰:۱۵۱ یہ اپنی عہدیت کا اقرار اور اپنی ربوبیت  
 کی نفی ہے اس میں نصاریٰ کا رد ہے۔  
 ۱۵۰:۱۵۱ یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 نے دیکھا کہ یہود اپنے کفر پر قائم ہیں اور آپ کے  
 قتل کا ارادہ رکھتے ہیں اور اتنی آیات باہرات  
 اور معجزات سے ان پر نہیں ہوئے اور اس کا  
 سبب یہ تھا کہ انہوں نے پہچان لیا تھا کہ آپ  
 ہی وہ مسیح ہیں جن کی توریت میں اشارت دی  
 گئی ہے اور آپ اُن کے دین کو منسوخ کرینگے  
 تو جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
 دعوت کا اظہار فرمایا تو یہ اُن پر بہت شاق گزرا  
 اور وہ آپ کے ایذا و قتل کے درپے ہوئے اور  
 آپ کے ساتھ انہوں نے کفر کیا۔  
 ۱۵۱:۱۵۲ حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے  
 ۱۵۱:۱۵۳ اور آپ پر اُول ایمان لائے یہ بارہ  
 ۱۵۱:۱۵۴ اشخاص تھے وہ امسئلہ اس آیت  
 ایمان و اسلام کے ایک ہونے پر استدلال کیا  
 جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء  
 کا دین اسلام تھا نہ کہ ربوبیت و نصرانیت۔  
 ۱۵۱:۱۵۵ یعنی کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ منکر کیا کہ دھوکے  
 کے ساتھ آپ کے قتل کا عزم کیا اور اپنے  
 ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمُصَدِّقًا لِّمَا  
 بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَلِأَحْلِ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ  
 ۱۵۰:۱۵۱ اور میں تمہارے پاس تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کر آ یا ہوں  
 اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کروں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں  
 عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا  
 ۱۵۰:۱۵۲ اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو  
 إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ فَلَمَّا  
 ۱۵۰:۱۵۳ بے شک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پوجو ۱۵۰:۱۵۴ یہ ہے سیدھا راستہ پھر جب  
 أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ  
 ۱۵۰:۱۵۵ عیسیٰ نے اُن سے کفر پایا ۱۵۰:۱۵۶ بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں  
 الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ أَمَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝  
 ۱۵۰:۱۵۷ نے کہا ۱۵۰:۱۵۸ ہم دین خدا کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں ۱۵۰:۱۵۹  
 رَبَّنَا أَمَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَ  
 ۱۵۰:۱۶۰ اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے امارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گویا دینے والوں میں لکھ لے اور  
 مَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ إِذْ قَالَ اللَّهُ لِعِيسَىٰ إِنِّي  
 ۱۵۰:۱۶۱ کافروں نے مکر کیا ۱۵۰:۱۶۲ اور اللہ نے اُنکے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے ۱۵۰:۱۶۳ یاد کرو جب اللہ نے فرمایا عیسیٰ  
 مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ  
 ۱۵۰:۱۶۴ میں تجھے پوری عمر تک بچاؤں گا ۱۵۰:۱۶۵ اور تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا ۱۵۰:۱۶۶ اور تجھے کافروں سے پاک کر دوں گا اور تیرے پیروں کو ۱۵۰:۱۶۷  
 جَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
 ۱۵۰:۱۶۸ قیامت تک تیرے متکروں پر ۱۵۰:۱۶۹ غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف ہٹ کر آؤ گے

۱۵۱:۱۷۰ اللہ تعالیٰ نے اُن کے مکر کا یہ بدلہ دیا  
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھالیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت اس شخص پر ڈال دی جو اُن کے قتل کے لیے آمادہ ہوا تھا چنانچہ یہود نے اس کو اسی شہرہ قتل کر دیا۔  
 مسئلہ لفظ مکر لغت عرب میں شریعی پوشیدگی کے معنی میں ہے اسی لیے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں اور وہ تدبیر اگر کچھ مقصد کے لئے ہو تو محمود اور کسی بیخ غرض کے لئے ہو تو مذموم ہوتی ہے  
 مگر اردو زبان میں یہ لفظ فرب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس لیے ہرگز شانِ آہی میں نہ کہا جائے گا اور اب جو مکر عربی میں بھی معنی خدع کے معروف ہو گیا ہے اس لیے عربی میں بھی شانِ آہی میں  
 اس کا اطلاق جائز نہیں آیت میں جہاں کہیں وارد ہوا وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے ۱۱۱:۱۱۲ یعنی تمہیں کفار قتل نہ کر سکیں گے (مدارک وغیرہ) ۱۱۲:۱۱۳ آسمان پر محل کرامت اور مقر ملائکہ میں بغیر موت  
 کے حدیث تشریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ میری امت پر خلیفہ ہو کر نازل ہونگے صلیب توڑیں گے خنازیر کو قتل کریں گے چالیس سال رہیں گے نکاح فرمائیں گے اولاد ہوگی پھر  
 آپ کا وصال ہوگا وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اول میں ہوں اور آخر عیسیٰ اور وسط میں میرے ہاں بیت میں سے مہدی مسلم تشریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام منارہ شرقی دمشق پر



نازل ہوں گے یہی وارد ہوا کہ حجرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مدفون ہوئے ۱۱۳ یعنی مسلمانوں کو جو آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے ہیں ۱۱۴ جو یہودی ہیں ۱۱۵ انسان نزول نصاریٰ بھران کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور سے کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں فرمایا ہاں اس کے بندے اور اس کے رسول اور اس کے کلمے جو کواری بتول عذراء کی طرف الفائقین گئے نصاریٰ یسین کن ربہٗت خضر میں آئے اور کہنے لگے یا عیسیٰ کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ) اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کئے گئے توجہ انہیں اللہ کا مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے ۱۱۶ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ بھران کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مبارک دعا دے دی تو کہنے لگے کہ ہم عذراء پر مشرور کر لیں کل آپ کو جواب دیں گے جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبدالمسیح آپ کی کیا رائے ہے اُس نے کہا کہ اے جماعت نصاریٰ تم پہچان چکے کہ محمد نبی مرسل تر ضرور ہیں اگر تم نے اُن سے مبارکباد تو سب ہلاک ہو جاؤ گے اب اگر نصرا نیت پرغام رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑو اور گھر کو لوٹ چلو یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دست مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ علیہ السلام حضور کے پیچھے ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آئیں کہنا بھران کے سب سے بڑے نصرائی عالم (بادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا اے جماعت نصرائی میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے بہاد کو ہٹا دیں گی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ بہاد کو جگہ سے ہٹا دے ان سے مبارک نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرائی باقی نہ رہے گا یہ سن کر نصرائی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مبارک کی تو ہماری رائے نہیں ہے آخر کار انہوں نے خیر دنیا منظور کیا مگر مبارک کے لئے تیار نہ ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بھران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مبارک نہ کرتے تو نندروں اور سوردوں کی صورت میں سحر کر دیئے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا اور بھران اور وہاں کے رہنے والے پر زندہ تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصرائی ہلاک ہو جاتے۔ ۱۱۷ کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور اُن کا وہ حال ہے جو ادھر مذکور ہو چکا۔

ثُمَّ اِلَىٰ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿۵۵﴾

تو میں تم میں فیصلہ فرما دوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو

فَاَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَاَعِدُّ بَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا

تو وہ جو کافر ہوئے میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب کروں گا

وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَّاصِرِينَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور وہ جو ایمان لائے اور

الصَّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ اُجُورَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظَّٰلِمِينَ ﴿۵۷﴾

اچھے کام کیے اللہ انہیں انہیں بھرپور دے گا اور ظالم اللہ کو نہیں بھالتے

ذٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنْ مَثَلَ عِيْسٰی

یہ ہم تم پر پڑھتے ہیں کچھ آیتیں اور حکمت والی نصیحت عیسیٰ کی کہاو

عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے ۱۱۵ اُسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ

اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اِبْنَاءَنَا وَاِبْنَاءَكُمْ

بارے میں محبت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے

وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ

اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مبارک کر س تو جھوٹوں پر اللہ کی

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلٰی الْكَٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا هُوَ الْقَصْصُ الْحَقُّ وَ

لعنت ڈالیں ۱۱۶ یہی بے شک سچا بیان ہے ۱۱۷ اور

روئے زمین پر کوئی نصرائی باقی نہ رہے گا یہ سن کر نصرائی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مبارک کی تو ہماری رائے نہیں ہے آخر کار انہوں نے خیر دنیا منظور کیا مگر مبارک کے لئے تیار نہ ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بھران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مبارک نہ کرتے تو نندروں اور سوردوں کی صورت میں سحر کر دیئے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا اور بھران اور وہاں کے رہنے والے پر زندہ تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصرائی ہلاک ہو جاتے۔ ۱۱۸ کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور اُن کا وہ حال ہے جو ادھر مذکور ہو چکا۔



۱۱۸ اس میں نصاریٰ کا بھی رو ہے اور تمام مشرکین کا بھی ۱۱۹ اور قرآن اور توریت اور انجیل اس میں مختلف نہیں ۱۲۰ حضرت عیسیٰ کو نہ حضرت عزیٰ کو نہ اور کسی کو۔

تِلْكَ الرِّسَالُ ۳

۸۵

ال عمران ۳

مَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۱۱۸ اور بے شک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا پھر اگر وہ منہ  
فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ۖ قُلْ يَاهَلَّ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى

پہریں تو اللہ فسادوں کو جانتا ہے تم فرماؤ اے کتابوں والے ایسے کلمہ کی  
كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ

شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا

فَقُولُوا الشَّهَادَةُ ۖ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ ۖ يَاهَلَّ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ

فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۖ هَآأَنْتُمْ هَآؤِلَآ حَاجُّوْنَ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ

تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۖ

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا

مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۖ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ

تھے اور مشرکوں سے نہ تھے ۱۲۴ بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے

۱۲۱ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے اجابہ و  
رہبان کو بتایا کہ انھیں سجدے کرتے اور ان  
کی عبادتیں کرتے (جہاں) ۱۲۲ شان نزول  
بخران کے نصاریٰ اور یہود کے اجابہ میں مباحثہ  
ہوا یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ  
السلام یہودی تھے اور نصاریوں کا  
یہ دعویٰ تھا کہ آپ نصرانی تھے یہ  
تعارض بہت بڑھا تو قرین نے سیلیم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم مانا اور آپ سے  
فیصلہ چاہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی  
اور علماء توریت و انجیل پر ان کا کمال جہل  
ظاہر کر دیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کا  
دعویٰ ان کے کمال جہل کی دلیل ہے۔  
یہودیت و نصاریت توریت و انجیل کے  
نزول کے بعد پیدا ہوئیں اور حضرت موسیٰ  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ جن پر توریت  
نازل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے  
صد ہا برس بعد ہے اور حضرت عیسیٰ جن  
پر انجیل نازل ہوئی ان کا زمانہ حضرت  
موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دو ہزار برس  
کے قریب ہوا ہے اور توریت و انجیل کسی  
میں آپ کو یہودی یا نصرانی نہیں فرمایا گیا  
باوجود اس کے آپ کی نسبت یہ دعویٰ  
جہل و حماقت کی انتہا ہے۔  
۱۲۳ اے اہل کتاب تم۔  
۱۲۴ اور تمھاری کتابوں میں اُس کی خبر  
دی گئی تھی یعنی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ظہور اور آپ کی نعت و صفت کی  
جب یہ سب کچھ جان پہچان کر بھی تم حضورؐ  
پر ایمان نہ لائے اور تم نے اس میں جھگڑا کیا۔  
۱۲۵ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی  
یا نصرانی کہتے ہیں۔

۱۲۶ حقیقت حال یہ ہے کہ ۱۲۷ تو کسی یہودی یا نصرانی کا اپنے آپ کو دین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا صحیح ہو سکتا ہے نہ کسی مشرک کا بعض مفسرین نے  
فرمایا کہ اس میں یہود و نصاریٰ پر تعریض ہے کہ وہ مشرک ہیں۔



۱۲۸ اور اُن کے عہد نبوت میں اُن پر ایمان لائے اور اُن کی شریعت پر عامل بنے۔  
 ۱۲۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔  
 ۱۳۰ اور آپ کے اُمتی۔  
 ۱۳۱ شان نزول یہ آیت حضرت معاذ بن جبل و حذیفہ بن یمان اور عمر فاروقؓ کے حق میں نازل ہوئی جن کو یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے اور یہودیت کی دعوت دیتے تھے اس میں بتایا گیا کہ یہ اُن کی ہوس خام ہے وہ ان کو گمراہ نہ کر سکیں گے۔  
 ۱۳۲ اور تمہاری کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفات موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نبی برحق ہیں اور اُن کا دین سچا دین۔  
 ۱۳۳ اپنی کتابوں میں تحریف و تبدیل کر کے  
 ۱۳۴ اور انہوں نے باہم مشورہ کر کے یہ منکر سوچا۔  
 ۱۳۵ یعنی قرآن شریف۔  
 ۱۳۶ شان نزول یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے منکر کیا کرتے تھے خیر کے علماء یہود کے بارہ شخصوں نے باہمی مشورہ سے ایک یہ منکر سوچا کہ اُن کی ایک جماعت صبح کو اسلام لے آئے اور شام کو مرتد ہو جائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں دیکھا تو ثابت ہوا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی موعود نہیں ہیں جن کی ہماری کتابوں میں خبر ہے تاکہ اس حرکت سے مسلمانوں کو دین میں شبہ پیدا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ان کا یہ راز فاش کر دیا اور اُن کا یہ منکر بچل سکا اور مسلمان پہلے سے خبردار نہ گئے۔  
 ۱۳۷ اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل و گمراہی ہے ۱۳۸ دین و ہدایت اور کتاب و حکمت اور شرف و فضیلت ۱۳۹ روز قیامت۔

لِّلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ

زیادہ حق دار وہ تھے جو اُن کے پیرو ہوئے ۱۲۸ اور یہ نبی ۱۲۹ اور ایمان والے ۱۳۰ اور ایمان والوں کا

الْمُؤْمِنِينَ ۵۸ وَذَتْ طَافِيفَةً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَضِلُّوكُمْ

والی اللہ ہے کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کر دیں

وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۵۹ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور انہیں شعور نہیں ۱۳۱ اے کتابیو اللہ کی

لَمْ تَكْفُرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۶۰ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو ۱۳۲ اے کتابیو

لَمْ تَكِلْسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ

حق میں باطل کیوں ملاتے ہو ۱۳۳ اور حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں

تَعْلَمُونَ ۶۱ وَقَالَتْ طَافِيفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي

خبر ہے اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا ۱۳۴ وہ جو ایمان والوں

أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَآكُفُّوا آخِرَهُ

پر اترا ۱۳۵ صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۶۲ وَلَا تَوْمِنُوا إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ

شاید وہ پھر جائیں ۱۳۶ اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو ہو تم فرما دو کہ

إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَىٰ اللَّهِ أَنْ يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيْتُمْ

اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہو ۱۳۷ یقین کا جو کہ لاؤ اس کا کہ کسی کو ملے ۱۳۸ جیسا تمہیں ملا

أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ

یا کوئی تم پر حجت لائے تمہارے رب کے پاس ۱۳۹ تم فرما دو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے



۱۴۱ یعنی نبوت و رسالت سے فلاح مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ کے فضل سے ملتی ہے اس میں استحقاق کا دخل نہیں (خازن) -

۱۴۲ نشان نزول یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں ظاہر فرمایا گیا کہ ان میں دو قسم کے لوگ ہیں امین و خائن بعض تو ایسے ہیں کہ کثیر مال ان کے پاس امانت رکھا جائے تو بے کم و کاست وقت پر ادا کر دیں جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام جن کے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اوقیہ سونا امانت رکھا تھا آپ نے اس کو ویسا ہی ادا کیا اور بعض اہل کتاب میں اتنے بددیانت ہیں کہ تھوڑے برہمی ان کی نیت بگڑ جاتی ہے جیسے کہ نفی حق بن مازور اور جس کے پاس کسی نے ایک اشرفی امانت رکھی تھی مانگتے وقت اس سے منکر گیا۔ ۱۴۳ اور جب ہی دینے والا اس کے پاس سے ہٹے وہ مال امانت ہضم کر جاتا ہے ۱۴۴ یعنی غیر کتابیوں کا۔

۱۴۵ اگر اُس نے اپنی کتابوں میں دوسرے دین والوں کے مال ہضم کر جانے کا حکم دیا ہے باوجودیکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں کوئی ایسا حکم نہیں۔

۱۴۶ نشان نزول یہ آیت یہود کے اجار اور ان کے رؤسا اور ارفع و کاند بن ابی اہیق اور کعب بن اشرف و حمی بن اخطب کے حق میں نازل ہوئی سمجھوں نے اللہ تعالیٰ کا وہ جہد چھپایا تھا جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق ان سے تورات میں لیا گیا انھوں نے اس کو بدل دیا اور بجائے اسکے اپنے ہاتھوں سے کچھ کچھ لکھ دیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور یہ سب کچھ انھوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور زور حاصل کرنے کے لئے کیا۔

۱۴۷ مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ نہ ان سے کلام فرمائے اور نہ ان کی طرف نظر رحمت کرے نہ انھیں گناہوں سے پاک کرے اور انھیں دوزخ تک عذاب ہو۔

مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۝

چاہے دے اور اللہ وسعت والا ہے - اپنی رحمت سے ۱۴۸ خاص کرتا ہے جسے چاہے ۱۴۹

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے - اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اُس کے

تَأْمَنَهُ بِقِطَارٍ يُؤَدُّهُ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمَنَهُ بِدِينَارٍ

پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کر دے گا ۱۵۰ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس

لَا يُؤَدُّهُ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا

کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھر کرنے دے گا مگر جب تک تو اسکے سر پر کھڑا رہے ۱۵۱ یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ

لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ

ان پڑھوں ۱۵۲ کے معاملہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ

ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیز گاری کی اور بے شک

يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ

پرہیز گار اللہ کو خوش آتے ہیں - جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں

ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

۱۵۳ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے

اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ

نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انھیں پاک کرے اور ان کے لئے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلُونِ السُّنْتَهُمْ بِالْكِتَابِ

دردناک عذاب ہو ۱۵۴ اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان بھر کر کتاب میں میل کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو تین مرتبہ پڑھا حضرت ابوذر راوی نے کہا کہ وہ لوگ ٹوٹے اور نقصان میں رہے یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں حضور نے فرمایا ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتانے والا اور اپنے تجارتی مال کو جھوٹی قسم سے رواج دینے والا حضرت ابو اسامہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کا حق مارنے کے لئے قسم کھائے اللہ اس پر جنت حرام کرتا ہے اور دوزخ لازم کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو فرمایا اگرچہ بول کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔



۱۳۸ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے تورات و انجیل کی تحریف کی اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا ۱۳۹ اور کمال علم و عمل عطا فرمائے اور گناہوں سے معصوم کرے۔

۱۴۰ یہ انبیاء سے ناممکن ہے اور ان کی طرف ایسی نسبت بہتان ہے۔

شان نزول بقران کے نصاریٰ نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے کہ ہم انھیں رب مانیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابوراف یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا محمد آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ ۱۴۱ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں نہ مجھے اللہ نے اس کا حکم دیا نہ مجھے اس لئے بھیجا۔

۱۴۲ ربانی کے معنی عالم فقیہ اور عالم باعمل اور بہانیت دیندار کے ہیں۔ ۱۴۳ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا غمروہ ہونا چاہیے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہوا اس کا علم ضائع اور بیکار ہے۔

۱۴۴ اللہ تعالیٰ یا اُس کا کوئی نبی ۱۴۵ ایسا کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

۱۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہمدلیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے ہمدلیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب افضل ہیں ۱۴۷ ابنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۸ اس طرح کہ اُن کے صفات و احوال اُس کے مطابق ہوں جو کتب انبیاء میں بیان فرمائے گئے ہیں۔

لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكُتُبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكُتُبِ وَيَقُولُونَ هُوَ

کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور وہ کہتے ہیں یہ

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ

اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ و دانستہ

الْكُذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۱۳۸ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ

جھوٹ باندھتے ہیں ۱۳۹ کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولُ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ

اور حکم و بینبری دے ۱۴۰ پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو جھوٹ کر میرے

دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ

بند ہو جاؤ ۱۴۱ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ۱۴۲ ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو

وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۱۴۳ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ

اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو ۱۴۴ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا ۱۴۵ کہ فرشتوں

وَالنَّبِيِّنَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۱۴۶

اور پیغمبروں کو خدا ٹھیرالو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو گئے ۱۴۷

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا ۱۴۸ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں

ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ

پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول ۱۴۹ کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے ۱۵۰ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان

قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا

لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا



۱۵۸۹ ہجری ۱۵۹۹ اور آنے والے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے اعراض کرے ۱۶۰۹ خارج از ایمان۔  
۱۶۱۱ بعد ہمدلیے جانے کے اور دلائل واضح ہونے کے باوجود۔

۱۶۲۱ ملائکہ اور انسان و جنات۔  
۱۶۳۱ دلائل میں نظر کر کے اور انصاف اختیار کر کے اور یہ اطاعت ان کو فائدہ دیتی اور نفع پہنچاتی ہے۔

۱۶۴۱ کسی خوف سے یا عذاب کے دیکھ لینے سے جیسا کہ کافر عند الموت وقت یا اس ایمان لاتا ہے یہ ایمان اس کو قیامت میں نفع نہ دے گا۔  
۱۶۵۱ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لانے بعض کے منکر ہو گئے۔

۱۶۶۱ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضور کی بعثت سے قبل آپ کے وسیلے سے غائب کرتے تھے اور آپ کی نبوت کے مقرر تھے اور آپ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو حسد آپ کا انکار کرنے لگے اور کافر ہو گئے۔

۱۶۷۱ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے توفیق ایمان دے کہ جو جان پہچان کر اور مان کر منکر ہو گئی۔

۱۶۸۱ یعنی سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ روشن معجزات دیکھ چکے تھے۔

قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ فَمَنْ تَوَلَّى

فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس بعد ذلک فاولیک هم الفسقون ۝ افغیر دین اللہ ۱۵۸۹ کے بعد پھر یہ ۱۵۹۹ تو وہی لوگ فاسق ہیں ۱۶۰۹ تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہیں

وَلَهُ اسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَآلِهِ ۱۶۱۱ اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں ۱۶۲۱ خوشی سے ۱۶۳۱ اور مجبوراً

يُرْجَعُونَ ۝ قُلْ امَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ ۱۶۴۱ اور اُسی کی طرف پھر نیگے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اترا ابراہیم

عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَاَلْسَبَاطِ ۱۶۵۱ اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں پر

وَمَا اُوْتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ ۱۶۶۱ اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں

بَيْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ ۱۶۷۱ کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ۱۶۸۱ اور ہم اُسی کے حضور گردن جھکائے ہیں اور جو اسلام کے سوا کوئی

اِلَّا سِلَامٌ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ ۱۶۹۱ دین چاہیگا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں زیاں کاروں

الْخٰسِرِيْنَ ۝ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْاۤ اَبْعَدُ اِيْمَانِهِمْ ۱۷۰۱ سے ہے کیونکہ اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لاکر کافر ہو گئے ۱۷۱۱

وَشَهِدُوْۤا اَنَّ الرّٰسُوْلَ حَقٌّ ۚ وَجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَاللّٰهُ لَا ۱۷۲۱ اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول ۱۷۳۱ سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آچکی تھیں ۱۷۴۱ اور اللہ



يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ اُولٰٓئِكَ جزاؤُهُم اَنۡ عَلَيْهِمْ

ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس میں رہیں

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَاَلَهُمْ يُنظَرُونَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوا

نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انھیں مہلت دی جائے مگر جنھوں نے اُس

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ

کے بعد توبہ کی ۱۶۹ اور آپا سنبھالا تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ اٰزَدُوْا كُفْرًا لَّنۡ تَقْبَلَ

وہ جو ایمان لا کر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے وہ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی

تَوْبَتُهُمْ ۝ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الصَّاۗلُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوا وَ

۱۷۱ اور وہی ہیں جیسے ہوئے وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے

هُمْ كُفٰرًا فَلَنۡ يُّقْبَلَ مِنْۢ اَحَدِهِمْ مِّلٌۭ عۡلِ الْاَرْضِ ذٰهَبًا وَّلَوْ

ان میں کسی سے زمین بھر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ

اَفْتَدٰى بِهٖ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَمَالَهُمْ مِّنۢ نَّصِيْرٍ ۝

اپنی خلاصی کو لئے ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی یار نہیں

لَنۡ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ وَمَا تُنْفِقُوْا

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو ۱۷۲ اور تم جو کچھ خرچ

مِنْ شَيْءٍ ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حَلٰلًا

کرو اللہ کو معلوم ہے سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے

حارث ابن سويد الغصاری کو کفار کے ساتھ جاننے کے بعد ندامت ہوئی تو انھوں نے اپنی قوم کے پاس پیام بھیجا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے ان کے حق میں ایسا نازل ہوئی تب وہ مدینہ منورہ میں تائب ہو کر حاضر ہوئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

۱۶۹ شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے ساتھ کفر کیا پھر کفر میں اور بڑھے اور سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ساتھ کفر کیا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت دیکھ کر آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کے ظہور کے بعد کافر ہو گئے اور پھر کفر میں اور شدید ہو گئے ۱۷۱ اس حال میں یا وقت موت یا اگر وہ کفر پر مرے۔

۱۷۲ اس آیت تقویٰ و طاعت و مادی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام اصدقات کا یعنی واجب ہوں یا نافذ سب میں خل ہیں جس کا قول ہے کہ جو مال کماؤ تو کھو ۱۷۳ ہو اور اُسے رعنائی الہی کے لئے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو (خازن) عمر بن عبدالعزیز شکر کی بویراں خرید کر صدقہ کرتے تھے ان سے کہا گیا اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے فرمایا شکر

مجھے محبوب و مرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں (مدارک) بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاری مدینے میں بڑے مالدار تھے انھیں اپنے اموال میں ہر عمارت بہت پیارا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو انھوں نے بارگاہ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کیا مجھے اپنے اموال میں یہ جاسے پیارا ہے میں اس کو راہ خدا میں صدقہ کرتا ہوں حضور نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابو طلحہ نے بائیمائے حضور اپنے قارب اور بنی عم میں اس کو تقسیم کر دیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ میرے لئے ایک باندہ خرید کر بھیج دو جب وہ آئی تو آپ کو بہت پسند آئی آپ نے یہ آیت پڑھ کر اللہ کے لئے اُس کو آزاد کر دیا۔



۱۳۵۱ شان نزول یہود نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور اپنے آپ کو ملت ابراہیمی پر خیال کرتے ہیں باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے آپ کھاتے ہیں تو آپ ملت ابراہیمی پر کیسے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم پر حلال تھیں یہود کہنے لگے کہ یہ حضرت نوح پر بھی حرام تھیں حضرت ابراہیم پر بھی حرام تھیں اور ہم تک حرام ہی چلی آئیں اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا گیا کہ یہود کا یہ دعویٰ غلط ہے بلکہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب پر حلال تھیں حضرت یعقوب نے کسی سبب سے ان کو اپنے اوپر حرام فرمایا اور یہ حرمت ان کی اولاد میں باقی رہی یہود نے اس کا انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت اس مضمون پر ناطق ہے اگر انھیں انکار ہے

لن تملوا ۴  
۹۱  
الغمران ۳  
تو توریت لاؤ اُس پر یہود کو اپنی نصیحت و بروائی کا خوف ہوا اور وہ توریت نہ لاسکے اُن کا کذب ظاہر ہو گیا اور انھیں شرمندگی اٹھانی پڑی فائدہ اس سے ثابت ہوا کہ پچھلی شریعتوں میں احکام منسوخ ہوتے تھے اس میں یہود کا رد ہے جو نسخ کے قائل نہ تھے فائدہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُسی تھے باوجود اس کے یہود کو توریت سے الزام دینا اور توریت کے مضامین سے استدلال فرمانا آپ کا بوجہ اور نبوت کی دلیل ہے اور اس سے آپ کے وہی اور غیبی علوم کا پتہ چلتا ہے۔

۱۳۵۲ اور کہے کہ ملت ابراہیمی میں اونٹوں کے گوشت اور دودھ اللہ تعالیٰ نے حرام کئے تھے ۱۳۵۳ اگر وہی اسلام اور دین محمدی ہے۔ ۱۳۵۴ اشان نزول یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے کہہ سے فضل اور اس سے پہلا ہے انبیاء کا مقام جوت و قبلہ عبادت ہے مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرر کرنا تھا کا قبلہ حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظمہ ہے جو شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظمہ بیت المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا ۱۳۵۵ اجواس کی حرمت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان نشانوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اُس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو ادھر ادھر بیٹ جاتے ہیں اور جو پرند عمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج بھی کرتے ہیں کہ ہوائے

لَبْنِيْ اِسْرَءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَءِيْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ

مگر وہ جو یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا

قَبْلِ اَنْ تُنْزَلَ التَّوْرَةُ قُلْ فَاتُّوْا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ

توریت اُترنے سے پہلے تم فرماؤ توریت لا کر پڑھو اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَمَنْ اِفْتَرٰى عَلٰی اللّٰهِ الْكُذْبَ مِنْۢ بَعْدِ

پچھے ہو ۱۳۵۳ تو اُس کے بعد جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۱۳۵۴

ذٰلِكَ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا

تو وہی ظالم ہیں تم فرماؤ اللہ سچا ہے تو ابراہیم

مَلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمَشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ

کے دین پر جلوہ ۱۳۵۵ اجوہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے بے شک

اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبْرَكًا وَهُدًى

سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے

لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ

جہان کا راہنما ۱۳۵۶ اس میں کھلی نشانیاں ہیں ۱۳۵۷ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ۱۳۵۸ اور جو اس میں

كَانَ اٰمِنًا وَّوَلّٰهُ عَلٰی النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

آئے امان میں ہو ۱۳۵۹ اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک

اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

چل سکے ۱۳۶۰ اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پروا ہے ۱۳۶۱

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِآيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ شَهِيدٌ

تم فرماؤ اے کتابیو اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے ۱۳۶۲ اور تمہارے کام

کعبہ میں ہو کر گزر جائیں اسی سے انھیں شفا ہوتی ہے اور وحش ایک دوسرے کو حرم میں اندھا نہیں دیتے حتیٰ کہ کتے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کو مغنہ کی طرف کھینچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شرب عجب کو اور اوج اولیا اُس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے انھیں آیات میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا ملاک و خازن و احدی ۱۳۶۳ مقام ابراہیم وہ تہہ ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اُس میں آپ کے قدم مبارک کے نشان تھے جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور کثرت ہاتھوں سے مس ہونے کے ابھی تک کچھ باقی ہیں ۱۳۶۴ ایساں تک کہ اگر کوئی شخص قتل و جانیات کر کے حرم میں داخل ہو تو وہاں نہ اس کو قتل کیا جائے نہ اس پر حد قائم کی جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے والد خطاب کے قاتل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اُس کو ہاتھ نہ لگاؤں میاں تک کہ وہ وہاں سے باہر آئے ۱۳۶۵ مسئلہ اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تفسیر زاد و را حلد سے فرمائی زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام



اس قدر ہونا چاہیے کہ جاکر واپس آئے تک کے لیے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل و عیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیے راہ کی امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے سہولت ثابت نہیں ہوتی ۱۸۱ اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے ۱۸۲ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق نبوت پر دلالت کرتی ہیں ۱۸۳ انہی صلی اللہ علیہ وسلم کی کذب کر کے اور آپ کی نعت و صفت چھپا کر جو تورات میں مذکور ہے ۱۸۴ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت تورات میں مکتوب ہے اور اللہ کو جو دین مقبول ہے وہ صرف دین اسلام ہی ہے ۱۸۵ اشارن نزول اوس و خزرج کے قبیلوں میں پہلے بڑی عداوت تھی اور مدتوں ان کے درمیان جنگ جاری رہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق میں ان قبیلوں کے لوگ اسلام لاکر باہم شہر و شکر ہوئے ایک روز وہ ایک مجلس میں بیٹھے تھے اس وجہت کی باتیں کر رہے تھے شاس بن قیس یهودی جو بڑا دشمن اسلام تھا اس طرف سے گزرا اور ان کے باہمی روابط دیکھ کر جل گیا اور کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کیا ٹھکانا ہے ایک جوان کو مقرر کیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی چھپی لڑائیوں کا ذکر چیلے اور اس زمانہ میں ہر ایک قبیلہ جو اپنی طرح اور دوسروں کی حقارت کے شعلہ لگتا تھا پڑھے چنانچہ اس یهودی نے ایسا ہی کیا ۱۸۶ اور اسکی خراب گیزی سے دونوں قبیلوں کے لوگ طیش میں آ گئے اور ہتھیار اٹھائے قریب تھا کہ خونریزی ہو جائے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر پا کر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جماعت اہل اسلام یہ کیا جاہلیت کے حرکت ہیں میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی جاہلیت کی بلا سے نجات دی تمہارے درمیان الفت و محبت ڈالی تم پھر زمانہ کفر کی حالت کی طرف لوٹتے ہو حضور کے ارشاد نے ان کے دل

لن تنالوا

۹۲

ال عمران ۳

عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ﴿۹۱﴾ قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ مَنۢ مِّنۡ أَمَنٍ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنتُمْ شُهَدَآءُ ۚ وَ

اللہ کے سامنے ہیں تم فرماؤ اے کتابیوں اللہ کی راہ سے روکتے ہو

سَبِيلِ ٱللَّهِ مَنۢ مِّنۡ أَمَنٍ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنتُمْ شُهَدَآءُ ۚ وَ

۱۸۳ اُسے جو ایمان لائے اُسے ٹیڑھا کیا چاہتے ہو اور تم خود اس پر گواہ ہو ۱۸۴ اور

مَا ٱللَّهُ بِغَافِلٍۭ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۹۲﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا

اللہ تمہارے کونکوں سے بے خبر نہیں اے ایمان والو اگر تم کچھ کتابیوں

فَرِيقًا مِّنَ ٱلَّذِينَ أَوْتُوا ٱلْكِتَٰبَ يَرُدُّكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے

كُفْرِينَ ﴿۹۳﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَةُ ٱللَّهِ وَ

۱۸۵ اور تم کیونکر کفر کرو گے تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور

فِيكُمْ رَسُولُهُ ۚ وَمَن يَعْتَصِم بِٱللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ

تمہیں اس کا رسول تشریف لایا اور جس نے اللہ کا سہارا لیا تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا

مُسْتَقِيمٍۭ ﴿۹۴﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا

گیا اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہو اور

تَمُوتُوا۟ إِلَّا وَأَنتُمْ مُّسْلِمُونَ ﴿۹۵﴾ وَاعْتَصِمُوا۟ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا

ہرگز نہ مرنے مگر مسلمان اور اللہ کی رستی مضبوط تھام لو ۱۸۶ اب

وَلَا تَفَرَّقُوا۟ ۚ وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَآءَ

دل کراؤ آپس میں بچھڑ نہ جانا ۱۸۷ اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بے رتھا

فَٱلْفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِۦ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ

اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے ۱۸۸ اور تم

پراثر کیا اور انھوں نے مجھاکہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا انھوں نے ہاتھوں سے ہتھیار بچھینک دیئے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرائد وارانہ چلے آئے آنکھیں میس بیت نازل ہوئی ۱۸۹ انھیں اللہ کی تفسیر میں مفسرین کے چند قول میں بعض کہتے ہیں اس سے قرآن مراد ہے مسلم کی حدیث تشریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک بل اللہ ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے جس نے اُس کو چھوڑا وہ گمراہی پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حمل اللہ سے جماعت مراد ہے اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کرو کہ وہ جبل اللہ ہے جس کو مضبوط تھامنے کا حکم دیا گیا ہے ۱۹۰ جیسے کہ یہود و نصاریٰ متفرق ہو گئے اس آیت میں ان افعال و حرکات کی ممانعت کی گئی جو مسلمانوں کے درمیان تفرق کا سبب ہوں طریقہ مسلمین مذہب اہل سنت ہے اسکے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تقریب اور مٹور ہے ۱۹۱ اور اسلام کی بدولت عداوت دور ہو کر آپس میں نبی محبت پیدا ہوئی تھی کہ اُس اور خزرج کی وہ مشوہ لڑائی جو اکیسویں سال سے جاری تھی اور اسکے سبب رات دن قتل غارت کی گرم بازاری رہتی تھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے شادی اور جنگ کی آگ ٹھنڈی کر دی اور قبیلوں میں الفت و محبت کے جذبات پیدا کر دیئے۔



عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ

اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ

يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ

فَأَمَّا الَّذِينَ أَسْوَدَتْ وُجُوهُهُمْ أَكْفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ

أَبْيَضَتْ وُجُوهُهُمْ ففِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا

یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم ٹھیک ٹھیک تم پر پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم

نہیں کرتا۔

جنہوں نے زبان سے اظہار ایمان کیا تھا اور ان کے دل منکر تھے مگر مرنے کہا کہ وہ اہل کتاب ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل تھے اور حضور پر ایمان لائے اور حضور کے ظہور کے بعد آپ کا انکار کر کے کافر ہو گئے ایک قول یہ ہے کہ اس کے مخاطب مرتدین ہیں جو اسلام لاکر کچھ گئے اور کافر ہو گئے ۱۹۶۹ یعنی اہل ایمان کہ اس روز بکرہ تعالیٰ وہ فرحان و شادان ہو گئے اور ان کے چہرے چمکتے دکھتے ہو گئے داہنے بائیں اور سامنے نور ہو گا۔

۱۸۹۹ یعنی حالت کفر میں کہ اگر کسی حال پر  
مرجاتے تو دوزخ میں پہنچتے ۱۹۰۰ دولت  
ایمان عطا کر کے ۱۹۱۰ اس آیت سے امر معروف  
و نہی منکر کی فرضیت اور اجماع کے تحت ہونے  
پر استدلال کیا گیا ہے ۱۹۲۰ حضرت علی رضی  
نے فرمایا کہ میکیوں کا حکم کرنا اور بدیل سے وکنا  
بہترین جہاد ہے ۱۹۳۰ جیسا کہ یہود و نصاریٰ  
آپس میں مختلف ہوئے اور ان میں ایک دوسرے  
کے ساتھ عداوت و دشمنی راسخ ہو گئی یا جیسا کہ  
خود تم زمانہ اسلام سے پہلے جاہلیت کے وقت  
میں متفرق تھے تمہارے درمیان بغض و عناد  
تھا مسئلہ اس آیت میں مسلمانوں کو آپس  
میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف  
اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی  
گئی احادیث میں بھی اس کی بہت تاکید وارد  
ہے اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے  
کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ  
پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کر کے  
ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں  
تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے  
اور حسب ارشاد حدیث وہ شیطان کا شکار  
ہے اغاذا اللہ تعالیٰ منہ۔

۱۹۲۰ اور حق واضح ہو چکا تھا۔  
۱۹۵۰ یعنی کفار اُن سے تو بیخیا کہا جائے گا  
۱۹۶۰ اس کے مخاطب یا تو تمام کفار ہیں یا  
صورت میں ایمان سے روز مشاق کا ایمان  
مراد ہے جب اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا  
تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے  
بُنی کہا تھا اور ایمان لائے تھے اب جو دنیا  
میں کافر ہوئے تو اُن سے فرمایا جاتا ہے کہ  
روز مشاق ایمان لانے کے بعد تم کافر ہو گئے  
حسن کا قول ہے کہ اس سے منافقین مراد ہیں

جنہوں نے زبان سے اظہار ایمان کیا تھا اور ان کے دل منکر تھے مگر مرنے کہا کہ وہ اہل کتاب ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل تھے اور حضور پر ایمان لائے اور حضور کے ظہور کے بعد آپ کا انکار کر کے کافر ہو گئے ایک قول یہ ہے کہ اس کے مخاطب مرتدین ہیں جو اسلام لاکر کچھ گئے اور کافر ہو گئے ۱۹۶۹ یعنی اہل ایمان کہ اس روز بکرہ تعالیٰ وہ فرحان و شادان ہو گئے اور ان کے چہرے چمکتے دکھتے ہو گئے داہنے بائیں اور سامنے نور ہو گا۔



۱۹۸۹ اور کسی کو بے جرم عذاب نہیں دیتا  
اور کسی کی نیکی کا ثواب کم نہیں کرتا۔  
۱۹۹۰ اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شان نزول  
یہودیوں میں سے مالک بن صفین اور وہب  
بن یسودا نے حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ  
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا  
تم تم سے افضل ہیں اور جاراؤں میں سے  
دین سے بہتر ہے جسکی ہمیں غوث دین ہے  
اس پر یہ آیت نازل ہوئی ترمذی کی حدیث ۲  
میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا  
اور اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر  
ہے جو جماعت سے جدا ہوا اور فتنہ میں گیا  
۲۰۰۱ سید انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
۲۰۰۲ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور  
ان کے اصحاب یہودیوں سے اور نجاشی  
اور ان کے اصحاب نصاریٰ میں سے۔  
۲۰۰۳ زبانی ظن و تشنیع اور دشمنی وغیرہ سے  
شان نزول یہودیوں میں سے جو لوگ اسلام  
لے لئے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام  
اور ان کے ہمراہی رؤسا یہود ان کے دشمن  
ہو گئے اور انھیں ایذا دینے کی فکریں ہنسنے لگے  
اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ  
نے ایمان لانے والوں کو مطمئن کر دیا کہ  
زبانی قبل قال کے سوا وہ مسلمانوں کو کوئی  
آزار نہ پہنچا سکیں گے غلبہ مسلمانوں ہی کو  
رہے گا اور یہود کا انجام ذلت و رسوائی ہے  
۲۰۰۴ اور تمھارے مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں گے  
یعنی یہودیوں کی جیسی ہی واقع ہوئے۔  
۲۰۰۵ ہمیشہ ذلیل ہی نہیں گئے غرت کبھی نہ کیا  
اسی کا اثر ہے کہ آج تک یہود کو کہیں کی  
سلطنت میسر نہ آئی جہاں رہے رعایا و غلام  
ہی بنکر رہے ۲۰۰۶ تمام کرکشی ایمان لا کر  
۲۰۰۷ یعنی مسلمانوں کی پناہ لے کر اور انھیں جزیہ دے کر ۲۰۰۸ چنانچہ یہودیوں کو مالدار ہو کر بھی غنا قلبی میسر نہیں ہوا ۲۰۰۹ شان نزول جب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب ایمان  
لائے تو اجار یہود نے جل کر کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ بُرے لوگ ہیں اگر بُرے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے اس پر یہ آیت نازل فرمائی  
گئی عطا کا قول ہے کہ میں اہل کتاب امّہ قائمہ سے چالیس مرد اہل بخران کے تیس ہجرت کے آٹھ روم کے مراد ہیں جو دین عیسوی پر تھے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

لِّلْعَالَمِينَ ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۖ وَ اِلٰى اللّٰهِ

نہیں چاہتا ۱۹۸۹ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کی

تُرْجِعُ الْاُمُوْرَ ۝ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ

طرف سبکدوش کی رجوع ہے تم بہتر ہو ۱۹۹۰ اُن سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ

بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتابی

اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَ اِنْ خَيْرًا لَّهْمُ مِنْهُمْ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمْ

ایمان لائے ۲۰۰۱ تو اُن کا بھلا تھا اُن میں کچھ مسلمان ہیں ۲۰۰۲ اور زیادہ

الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَنْ يُّضْرُوْكُمْ اِلَّا اَذًى ۖ وَاِنْ يُقَاتِلُوْكُمْ يُؤْلَوْكُمْ

کافر وہ تمھارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستاؤ ۲۰۰۳ اور اگر تم سے لڑیں تو تمھارے سامنے سے پیٹھ

الْاَدْبَارُ تَلٰٓئِيْكُمْ لَا يَنْصُرُوْنَ ۝ خَرِبْتُ عَلَيْهِمُ الدِّلَّةُ اِنْ مَا تَقْفُوْا

پھیر جائیں گے ۲۰۰۴ پھر ان کی مدد نہ ہوگی اُن پر جہادی گئی خوارى جہاں ہوں اماں نہائیں

اِلَّا بِمَحَبٍّ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُ وَ يَغْضِبُ مِّنْ

۲۰۰۵ مگر اللہ کی ڈور ۲۰۰۶ اور آدمیوں کی ڈور سے ۲۰۰۷ اور غضب الہی کے سزاوار ہوئے

اللّٰهِ وَضَرِبْتُ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةَ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

اور اُن پر جہادی گئی محتاجی ۲۰۰۸ یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر

بَايَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ

کرتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے یہ اس لئے کہ نافرمان بردار اور

كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ لَيْسُوْا سَوَآءً مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قٰئِمَةٌ

سرکش تھے سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں ۲۰۰۹



۲۰۹ یعنی نماز پڑھتے ہیں اس سے یا تو نماز عشاء مراد ہے جو اہل کتاب نہیں پڑھتے یا نماز تہجد ۲۱۰ اور دین میں مہابنت نہیں کرتے ۲۱۱ یہود نے عبداللہ بن مسعود اور ان کے

اصحاب سے کہا تھا کہ تم دین اسلام قبول کر کے ٹوٹے میں پڑے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ وہ درجات عالیہ کے مستحق ہوئے اور اپنی نیکیوں کی جزا پائیں گے یہود کی

یکو اس یہودہ ہے۔

۲۱۲ جن پر انہیں بہت ناز ہے۔

۲۱۳ نشان نزول یہ آیت نبی قرین و

نصیر کے حق میں نازل ہوئی یہود کے رؤسا

نے تحصیل ریاست و مال کی غرض سے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی

کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ارشاد

فرمایا کہ ان کے مال و اولاد کچھ کام نہ

آئیں گے وہ رسول کی دشمنی میں ناحق

اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں ایک قول

یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین قریش کے حق میں

نازل ہوئی کیونکہ ابوہلہ جو اپنی دولت مال

پر بڑا فخر تھا اور ابوسفیان نے بدرواح میں

مشرکین پر بہت کثیر مال خرچ کیا تھا ایک

قول یہ ہے کہ یہ آیت تمام کفار کے حق میں

عام ہے ان سب کو بتایا گیا کہ مال و اولاد

میں سے کوئی بھی کام آئے والا اور عذاب

آہی سے بچائے والا نہیں۔

۲۱۴ مغیرہ کا قول ہے کہ اس سے یہود

کا وہ خرچ مراد ہے جو اپنے علماء اور رؤسا پر

کرتے تھے ایک قول یہ ہے کہ کفار کے تمام

نفقات و مصدقات مراد ہیں ایک قول یہ ہے

کہ ریاکار کا خرچ کراہم ہے کیوں کہ ان سب

لوگوں کا خرچ کرنا یا نفع دینوی کے لئے ہوگا

یا نفع اخروی کے لئے اگر مومن نفع دینوی کے

لئے ہو تو آخرت میں اس سے کیا فائدہ اور

ریا کار کو تو آخرت اور رضا کے اہمی مقصود ہی

نہیں ہوتا اسکا عمل کھاوے اور منہ کے لئے

يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ أَنْاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۝۲۰۹ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں ۲۰۹ اللہ اور پچھلے دن پر

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۝۲۱۰

ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور بُرائی سے منع کرتے ہیں ۲۱۰ اور

يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝۲۱۱ وَمَا يَفْعَلُوا

نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ لائق ہیں اور وہ جو بھلائی

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ ۝۲۱۲ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝۲۱۳ إِنَّ الَّذِينَ

کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ کو معلوم ہیں ڈر والے ۲۱۲ وہ جو

كَفَرُوا لَنْ تَغْنِي عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ ۝۲۱۴

کافر ہوئے اُن کے مال اور اولاد ۲۱۴ ان کو اللہ سے کچھ نہ بچالیں

شَيْئًا وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝۲۱۵ مَثَلُ مَا

گئے اور وہ جہنمی ہیں اُن کو ہمیشہ اُس میں رہنا ۲۱۵ کہادت اُس

يَنْفِقُونَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ

کی جو اس دنیا کی زندگی میں ۲۱۵ خرچ کرتے ہیں اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہووہ

حَرَّتْ قَوْمٌ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْ ۝۲۱۶ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَ

ایک ایسی قوم کی کھیتی پر بڑی جو اپنا ہی بُرا کرتے تھے تو اُسے بالکل مار گئی ۲۱۶ اور اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں

لَكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝۲۱۷ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اے ایمان والو غیروں کو اپنا راز دار نہ

بَطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۝۲۱۸ وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ

بناؤ ۲۱۸ وہ تمہاری بُرائی میں کمی نہیں کرتے اُن کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے

ہوتا ہے ایسے عمل کا آخرت میں کیا نفع اور کافر کے تمام عمل اکارت ہیں وہ اگر آخرت کی نیت سے بھی خرچ کرے تو نفع نہیں پاسکتا ان لوگوں کے لئے وہ مثال بالکل مطابق ہے جو آیت میں ذکر فرمائی جاتی ہے ۲۱۵ یعنی جس طرح کہ ہرانی ہوا کھیتی کو برباد کر دیتی ہے اسی طرح کفر و نفاق کو باطل کر دیتا ہے ۲۱۶ اُن سے دوستی نہ کرو و محبت کے تعلقات نہ رکھو وہ قابل اعتماد نہیں ہیں نشان نزول بعض مسلمان یہود سے قربت اور دوستی اور پڑوس وغیرہ تعلقات کی بنا پر نیل چول رکھتے تھے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ کفار سے دوستی و محبت کرنا اور انہیں اپنا راز دار بنانا ناجائز و ممنوع ہے۔







الْمُؤْمِنُونَ ﴿۲۴﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا

چاہیئے اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے ۲۲۹ تو

اللَّهُ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۲۵﴾ اِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ اَلَنْ يَكْفِيَكُمْ

اللہ سے ڈرو کہیں تم شکر گزار ہو جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ

اَنْ يُبَدِّلَكُمْ رُبُّكُمْ بَشَلَّةٍ اَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِينَ ﴿۲۶﴾

تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتہ اُتار کر

بَلٰٓئِ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوا وَيَاۡتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ

ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اُسی دم تم پر آئیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو

رُبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿۲۷﴾ وَمَا جَعَلَهُ

پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا ۲۳۰ اور یہ فتح

اللَّهُ اِلَّا بَشْرٰى لَّكُمْ وَلِتَطْبِیْنَ قُلُوْبَكُمْ بِهِؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا

اللہ کے نہ کی مگر تمہاری خوشی کے لئے اور اسی لئے کہ اُس سے تمہارے دلوں کو چین ملے ۲۳۱ اور مدد نہیں مگر

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۲۸﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِیْنَ

اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے ۲۳۲ اس لئے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے

كَفَرُوْا اَوْ يَكْبِتْهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خٰٓیِبِیْنَ ﴿۲۹﴾ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ

۲۳۳ یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں

شَیْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يَعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ

یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں اور

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے جسے چاہے بخشے اور

جب عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق بھاگا تو انہوں نے بھی واپس جانے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور وہ حضور کے ساتھ ثابت رہے یہاں اس نعمت و احسان کا ذکر فرمایا ۲۲۹ تمہاری تعداد بھی کم تھی تمہارے پاس ہتھیاروں اور سواروں کی بھی کمی تھی۔

۲۳۰ چنانچہ مومنین نے روز بدر صبر و تقویٰ سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی۔

۲۳۱ اور دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے پریشانی و اضطراب نہ ہو۔

۲۳۲ تو چاہیئے کہ بندہ سبب الاسباب پر نظر رکھے اور اُسی پر توکل رکھے۔

۲۳۳ اس طرح کہ اُن کے بڑے بڑے سردار مقتول ہوں اور گرفتار کئے جائیں جیسا کہ بدر میں پیش آیا۔



۲۳۴ مسئلہ اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی مع توجیح کے اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرضدار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تو قرض خواہ زیادہ کر کے مدت بڑھا دیتا اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود و ر سود کہتے ہیں مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا ۲۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس میں ایمانداروں کو تمہید ہے کہ سود وغیرہ جو چیزیں اللہ نے حرام فرمائیں ان کو حلال نہ جائیں کیونکہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے ۲۳۶ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت طاعت آہی ہے اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا فرمانبردار نہیں ہو سکتا ۲۳۷ توبہ وادائے قرض و طاعات و اخلاص عمل اعتبار کر کے ۲۳۸ یہ جنت کی وسعت کا بیان ہے کہ سطح پر لوگ کھڑے ہیں کیونکہ انہوں نے سب سے وسیع چیز جو دیکھی کروہ آسمان زمین ہی جو اس سے وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر آسمان زمین کے طبقے اور پرت پرت بنا کر چڑھ دیئے جائیں اور سب کا ایک پرت کو یا جائے اُس سے جنت کے پرت کا اندازہ ہوتا ہے کہ جنت کتنی وسیع ہے ہر مل بادشاہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ جب جنت کی وسعت ہے کہ آسمان و زمین اس میں آجائیں تو پھر دوزخ کہاں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ سجان اللہ جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے اس کلام باریخت نظام کے معانی نہایت دقیق ہیں ظاہر پتلویہ ہے کہ دورہ فلکی سے ایک جانب میں دن چل رہا ہے تو اس کے جانب مقابل میں شب ہوتی ہے اسی طرح جنت جانب بالا میں ہے اور دوزخ جہت پستی میں یہود نے یہی سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا تو آپ نے بھی یہی جواب دیا تھا اس پر انھوں نے کہا کہ توریت میں بھی اسی طرح مجھایا گیا ہے معنی میں کہ اللہ کی قدرت و اختیار سے کچھ بدیہ نہیں جس شے کو جہاں چاہے رکھے یہ انسان کی شکی نظر ہے کہ کسی چیز کی وسعت سے حیران ہوتا ہے تو پوچھنے لگتا ہے کہ ایسی بڑی چیز کہاں سامنے گی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں فرمایا کہ نہی زمین اور نہ آسمان ہے جس میں جنت ساکے عرض کیا گیا پھر کہاں ہے فرمایا آسمانوں کے اوپر زیر عرش -

۲۳۹ اس آیت اور اس سے اوپر کی آیت وَأَتَقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہو چکیں موجود ہیں ۲۴۰ یعنی ہر حال میں خراج کرتے ہیں بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراج کرو تم پر خراج کیا جائیگا یعنی خدا کی راہ میں دین و نصیحت اللہ کی رحمت سے ملے گا ۲۴۱ یعنی اُن سے کوئی کبیرہ یا سفیرہ گناہ مرزد ہو ۲۴۲ توبہ کریں اگر گناہ سے باز آئیں اور آئندہ کے لیے اس سے باز رہنے کا غم نہ بخند کریں کہ یہ توبہ مقبولہ کہ شریعت میں سے ہے ۲۴۳ شان نزول یہاں خرافہ فروش کے پاس ایک حسین عورت خرے خریدنے آئی اُس نے کہا یہ خرے تو اچھے نہیں ہیں عمدہ خرے مکان کے اندر ہیں اس حیلے سے اس کو مکان میں لے گیا اور پھر لکڑیا لیا اور منہ چوم لیا عورت نے کہا خدا سے ڈرے سنتے ہی اس کو چھوڑ دیا اور شرمندہ ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا اس پر یہ آیت وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا نَزَلَ هُوَ اَبَكُ قَوْلٍ ہے کہ ایک انصاری اور ایک ثقفی دونوں میں محبت تھی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو بھائی بنایا تھا ثقفی جہاد میں گیا تھا اور اپنے مکان کی گرائی اپنے بھائی انصاری کے سپرد کر گیا تھا ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثقفی کی عورت نے گوشت لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اس کا ہاتھ چوم لیا اور چومتے ہی اس کو سخت ندامت و شرمندگی ہوئی اور وہ خیال میں کل گیا اپنے سر پر خاکی ڈالی اور

۲۴۴ اس آیت اور اس سے اوپر کی آیت وَأَتَقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہو چکیں موجود ہیں ۲۴۵ یعنی ہر حال میں خراج کرتے ہیں بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراج کرو تم پر خراج کیا جائیگا یعنی خدا کی راہ میں دین و نصیحت اللہ کی رحمت سے ملے گا ۲۴۶ یعنی اُن سے کوئی کبیرہ یا سفیرہ گناہ مرزد ہو ۲۴۷ توبہ کریں اگر گناہ سے باز آئیں اور آئندہ کے لیے اس سے باز رہنے کا غم نہ بخند کریں کہ یہ توبہ مقبولہ کہ شریعت میں سے ہے ۲۴۸ شان نزول یہاں خرافہ فروش کے پاس ایک حسین عورت خرے خریدنے آئی اُس نے کہا یہ خرے تو اچھے نہیں ہیں عمدہ خرے مکان کے اندر ہیں اس حیلے سے اس کو مکان میں لے گیا اور پھر لکڑیا لیا اور منہ چوم لیا عورت نے کہا خدا سے ڈرے سنتے ہی اس کو چھوڑ دیا اور شرمندہ ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا اس پر یہ آیت وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا نَزَلَ هُوَ اَبَكُ قَوْلٍ ہے کہ ایک انصاری اور ایک ثقفی دونوں میں محبت تھی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو بھائی بنایا تھا ثقفی جہاد میں گیا تھا اور اپنے مکان کی گرائی اپنے بھائی انصاری کے سپرد کر گیا تھا ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثقفی کی عورت نے گوشت لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اس کا ہاتھ چوم لیا اور چومتے ہی اس کو سخت ندامت و شرمندگی ہوئی اور وہ خیال میں کل گیا اپنے سر پر خاکی ڈالی اور

يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۙ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۙ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۙ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۙ وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۙ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۙ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُ ۙ وَلَا يَذَرُهُمْ فَتَنَاهُمْ أَنْ يَقُولُوا رَبَّنَا غَفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا كُلَّهَا وَرَحْمَةً مِنْكَ رَبَّنَا ۙ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ ۙ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّتْ ۙ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّتْ ۙ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّتْ ۙ

جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان اے ایمان والو! سود و ادول نہ کھاؤ ۲۳۴ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تم فلاح ملے اور اُس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار رکھی ہے ۲۳۵ اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو ۲۳۶ اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ اور دوزخ سے بچو ۲۳۷ اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی میں سب آسمان و زمین آجائیں ۲۳۸ پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے ۲۳۹ وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں ۲۴۰ اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں اور وہ کہ جب کوئی فاحشہ آو ظلموا انفسہم ذکرُوا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ۲۴۱ بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں ۲۴۲ اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں ۲۴۳ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُ ۙ وَلَا يَذَرُهُمْ فَتَنَاهُمْ أَنْ يَقُولُوا رَبَّنَا غَفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا كُلَّهَا وَرَحْمَةً مِنْكَ رَبَّنَا ۙ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ ۙ اُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّتْ ۙ اُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّتْ ۙ اُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّتْ ۙ



منہ پر طمانچہ مارے جب نفی جہاد سے واپس آیا تو اس نے اپنی بی بی سے انصاری کا حال دریافت کیا اس نے کہا خدا ایسے بھائی نہ بڑھائے اور واقعہ بیان کیا انصاری پہاڑوں میں روتا استغفار و توبہ کرتا پھرتا تھا نفی اس کو تلاش کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اُس کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

۲۴۴ یعنی اطاعت شعاروں کے لئے بہتر جزا ہے۔

۲۴۵ پچھلی امتوں کے ساتھ جنھوں نے حرص دنیا اور اس کے لذات کی طلب میں انبیاء و مرسلین کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے انھیں ہمتیں دیں پھر بھی وہ راہ راست پر نہ آئے تو انھیں ہلاک و برباد کر دیا۔

۲۴۶ تاکہ تمہیں عبرت ہو۔

۲۴۷ اس کا جو جنگ احد میں پیش آیا۔

۲۴۸ جنگ احد میں۔

۲۴۹ جنگ بدر میں باوجود اس کے انھوں نے پست ہمتی نہ کی اور اُن سے مقابلہ کرنے میں ہمتی سے کام نہ لیا تو تمہیں بھی ہمتی کم ہمتی نہ چاہیئے۔

۲۵۰ کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی۔

۲۵۱ صبر و اخلاص کے ساتھ کہ ان کو شقت و ناکامی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی اور ان کے پائے نبات میں لغزش نہیں آسکتی۔

۲۵۲ اور انھیں گناہوں سے پاک کر دے

۲۵۳ یعنی کافروں سے جو مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ تو مسلمانوں کے لئے شہادت و تطہیر ہیں اور مسلمان جو کفار کو قتل کریں تو یہ کفار کی بربادی اور اُن کا استیصال ہے۔

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ ﴿۲۴﴾

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں کا کیا اچھا نیک ہے ۲۴۴

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا

تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ ہیں آپکے ہیں ۲۴۵ تو زمین میں چل کر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۲۵﴾ هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى

کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ۲۴۶ یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور

وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۲۶﴾ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ

پر ہیزگاروں کو نصیحت ہے اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ ۲۴۷ تمہیں

الْأَعْلُونَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۲۷﴾ إِنْ يَكْسِبْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ

غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں ۲۴۸ کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ

مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

بھی ویسی ہی تکلیف پائے ہیں ۲۴۹ اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لئے باریاں رکھی ہیں ۲۵۰

وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا

اور اس لئے کہ اللہ پہچان کر دے ایمان والوں کی ۲۵۱ اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ

يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿۲۸﴾ وَلِيُخَيِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيُحَقِّقَ

دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لئے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کر دے ۲۵۲ اور کافروں کو

الْكُفْرَيْنِ ﴿۲۹﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخِلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ

مٹادے ۲۵۳ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا

الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ﴿۳۰﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمْكُونُ

استحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی ۲۵۴ اور تم تو موت کی تمنا کیا

۲۵۴ کہ اللہ کی رضا کے لئے کیسے زخم کھاتے اور تکلیف اٹھاتے ہیں اس میں ان پر عتاب ہے جو روزِ احد کفار کے مقابلہ سے بھاگے۔



۲۵۵ شان نزول جب شہداء بدر کے درجے اور مرتبے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے انعام و احسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر تھے انہیں حسرت ہوئی اور انہوں نے

الْمَوْتُ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝

کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے ۲۵۵ قواب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ كَانَتْ

اور محمد تو ایک رسول ہیں ۲۵۶ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ۲۵۷ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں

أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبِهِ

یا شہید ہوں تو تم اٹھ پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اٹھ پاؤں پھرے گا

فَلَنْ يَصْرَحَ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ

اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا ۲۵۸ اور کوئی جان

لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا وَمَنْ يُرِدْ

بے حکم خدا مرنے کی سکتی ۲۵۹ سب کا وقت لکھا رکھا ہے ۲۶۰ اور دنیا کا

ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِيهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِيهِ

انعام چاہے ۲۶۱ ہم اس میں سے اُسے دیں اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اُسے

مِنْهَا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيِّ قُتِلَ مَعَهُ

دیں ۲۶۲ اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت

رَبِّيُونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا

خدا والے تھے تو زست پڑے ان مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ

ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝ وَمَا

کمزور ہوئے اور نہ دبے ۲۶۳ اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ کچھ

كَانَ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا

بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے ۲۶۴ کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے

آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انہیں حافض  
میرے آئے اور شہادت کے درجات ملیں  
انہیں لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اُٹھ کر جاننے کے لئے امر کیا تھا  
ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۲۵۶ اور رسولوں کی بعثت کا مقصود رسالت  
کی تبلیغ اور حجت کا لازم کر دینا ہے نہ کہ  
اپنی قوم کے درمیان ہمیشہ موجود رہنا۔

۲۵۷ اور ان کے متبعین ان کے بعد  
ان کے دین پر باقی رہے شان نزول  
جنگ اُحد میں جب کافروں نے بیکار کلمہ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور  
شیطان نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کی تو صحابہ  
کو بہت اضطراب ہوا اور ان میں سے

کچھ لوگ بھاگ نکلے پھر جب کی گئی کہ  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
رکھتے ہیں تو صحابہ کی ایک جماعت واپس

آئی حضور نے انہیں نہایت پر ملامت  
کی انہوں نے عرض کیا ہمارے ماں  
اور باپ آپ پر فدا ہوں آپ کی شہادت

کی خبر سن کر ہمارے دل ٹوٹ گئے اور  
ہم سے ٹھہرا نہ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل  
ہوئی اور فرمایا گیا کہ انبیاء کے بعد بھی

اُمتوں پر ان کے دین کا اتباع لازم  
رہتا ہے تو اگر ایسا ہوتا بھی تو حضور کے  
دین کا اتباع اور اس کی حمایت لازم

رہتی۔  
۲۵۸ جو نہ پھرے اور اپنے دین پر ثابت  
رہے ان کو شاکرین فرمایا کیونکہ انہوں

نے اپنے ثبات سے نعمتِ اسلام کا شکر  
ادا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے  
تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

امین الشاکرین ہیں ۲۵۹ اس میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جاتا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکمِ الہی کے مرنے نہیں سکتا چاہے وہ ممالک و معارک میں  
گھس جائے اور جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں پاسکتی ۲۶۰ اس سے آگے پیچھے نہیں ہوسکتا ۲۶۱ اور اس کو اپنے عمل و طاعت سے حصولِ دنیا مقصود ہو۔

۲۶۲ اس سے ثابت ہوا کہ اُذیت پر ہے جیسا کہ بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے ۲۶۳ ایسا ہی ہر ایماندار کو چاہیے ۲۶۴ یعنی حیاتِ دین و مقاماتِ حرب میں ان کی زبان  
پر کوئی ایسا کلمہ نہ آجائے جس میں گھبراہٹ پریشانی اور تزلزل کا شائبہ بھی ہوتا بلکہ وہ استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہتے اور دعا کرتے۔



۲۶۵ یعنی تمام صنائر و کبار و باریا وجود کی وہ لوگ ربانی یعنی انقیاد تھے پھر بھی گناہوں کا اپنی طرف نسبت کرنا نشان تواضع و انکسار اور آداب عبدیت میں سے ہے۔

۲۶۶ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلب حاجت سے قبل توبہ واستغفار آداب دعا میں سے ہے۔

۳۱ عمران

101

لن تنالوا ۴

فِي أَمْرِنَا وَتَبَيَّنَتْ أَقْدَامُنَا وَانْصَرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿١٦﴾

اپنے کام میں کیس ۳۶۵ اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے ۳۶۶

فَالْتَهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحَسَنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۖ وَاللَّهُ

تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام دیا ۲۶۷ اور آخرت کے ثواب کی خونی ۲۶۸ اونہی والے

يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا الَّذِينَ

اللہ کو پیارے ہیں اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہے پر چلے ۲۶۹

كَفَرُوا يَرْدُّكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ﴿٦٩﴾ بَلِ اللّٰهُ

تو وہ تمہیں اُٹے پاؤں لوٹا دیں گے ۲۷۰ پھر لوٹا کھا کے پٹ جاؤ گے ۲۷۱ بلکہ اللہ

مَوْلَاكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ

تھمارا مولا ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں

كَفَرُوا وَالرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ سُلْطَانٌ وَ

میں رعب ڈالیں گے ۲۷۲ کہ انھوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ نہ اتاری اور

مَا لَهُمُ النَّارُ وَيَسْ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ﴿١٥٩﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بُرا ٹھکانا! نما انصافوں کا اور بے شک اللہ نے تمہیں

اللَّهُ وَعَدَهُ إِذْ تَحْسُونَهُمْ بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فِشَلْتُمْ وَ

سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جبکہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے ۲۴۳ یہاں تک کہ جب تم نے ہندو کی اور

تَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا أَرْكَبُوا فَاذْكَبُونِ

حکم میں جہانگیر ڈالا ۲۴ اور نافرمانی کی ۲۴۵ بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ دیکھا چکا تمھاری خوشی کی بات ۲۴۵

بِمَنْ لَمْ يَرِيدِ الدُّنْيَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَرِيدُ الْآخِرَةَ

تم میں کوئی دُنیا چاہتا تھا ۲۷۷ اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا ۲۷۸ پھر

مُحَمَّدٌ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ، وَجَاهُكَ الْغَفَرُ، بِهَذَا كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ، لَعُفْ نَزَّكَامُكَ مَرَّتَ حَقُّهُ، بِسَاكِرْ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَاكْرَهُ

بہر گویا کہیں چلو چکا ہے یا سمیت حاصل کرے گی تو اس لہریں بھس ہے ہمارے کرست چھوڑ کر وہیں گرمی کی آمد یہی وہم سے ہے

ہفت روزہ، ۲۶ جولائی ۱۹۶۹ء، صفحہ ۱۰



۲۷۹ اور مصیبتوں پر تمھارے صابر و ثابت رہنے کا امتحان ہو۔

لن تنالوا

۱۰۲

۳ آل عمران

حَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو

تمھارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمھیں آزمائے ۲۷۹ اور بیشک اُس نے تمھیں معاف کر دیا اور اللہ

فَضْلٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ اِذْ تَصْعَدُونَ وَلَا تَلُونَ عَلَى

مسلمانوں پر فضل کرتا ہے جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو

أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَخْرَاكُمْ فَأَتَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ

نہ دیکھتے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمھیں پکار رہے تھے ۲۸۰ تو تمھیں غم کا بدلہ غم دیا ۲۸۱

لِيَكِيلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ

اور معافی اس لیے سُنائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جو فاقہ پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمھارے

بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً

کاموں کی خبر ہے پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اُتاری ۲۸۲ کہ تمھاری ایک

نُعَاسًا يَغْشَى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ

جماعت کو گھیرے تھی ۲۸۳ اور ایک گھروہ کو ۲۸۴ اپنی جان کی پڑی تھی ۲۸۵

أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ

اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے ۲۸۶ جاہلیت کے سے گمان کہتے

هَلْ لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ

کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرما دو کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے ۲۸۷

يُخَفُّونَ فِي أَنفُسِهِمْ مَا لَا يَبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ

اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں ۲۸۸ جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں ہمارا کچھ بس

لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قَتَلْنَا هُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِي

ہوتا ۲۸۹ تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرما دو کہ اگر تم اپنے

۲۸۰ کہ خدا کے بند و میری طرف آؤ۔

۲۸۱ یعنی تم نے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے حکم کی مخالفت کر کے آپ کو غم

پہنچایا تھا اس کے بدلے تم کو ہزیمت کے

غم میں مبتلا کیا۔

۲۸۲ جو رعب و خوف دلوں میں تھا اس

کو اللہ تعالیٰ نے دُور کیا اور امن و

راحت کے ساتھ اُن پر نیند اُتاری یہاں

تک کہ مسلمانوں کو غنودگی آگئی اور

نیند نے ان پر غلبہ کیا حضرت ابو طلحہ

فرماتے ہیں کہ روزِ احد نیند ہم پر چھا گئی

ہم میدان میں تھے تلوار ہمارے ہاتھ سے

چھوٹ جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے پھر چھوٹ

جاتی تھی۔

۲۸۳ اور وہ جماعتِ مؤمنین صادق

الایمان کی تھی۔

۲۸۴ جو منافق تھے۔

۲۸۵ اور وہ خوف سے پریشان تھے اللہ

تعالیٰ نے وہاں مؤمنین کو منافقین سے

اس طرح ممتاز کیا تھا کہ مؤمنین پر تو امن

و اطمینان کی نیند کا غلبہ تھا اور منافقین

خوف و ہراس میں اپنی جانوں کے خوف

سے پریشان تھے اور یہ آیتِ عظیمہ اور معجزہ

باہرہ تھا۔

۲۸۶ یعنی منافقین کو یہ گمان ہو رہا تھا کہ اللہ

تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ

فرمائے گا یا یہ کہ حضور شہید ہو گئے اب

آپ کا دین باقی نہ رہے گا۔

۲۸۷ فتح و ظفرِ قضا و قدر سب اس کے

ہاتھ ہے۔

۲۸۸ منافقین اپنا کفر اور وعدہ اکہی میں اپنا مترد ہونا اور جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ چلے آنے پر متاسف ہونا ۲۸۹ اور ہمیں سمجھ ہوتی تو ہم گھر سے نہ نکلتے مسلمانوں کے ساتھ اہل مکہ سے لڑائی کے لیے نہ آتے اور ہمارے سردار نہ مارے جاتے۔ پہلے مقولہ کا قائل عبداللہ بن ابی سلول منافق ہے اور اس مقولہ کا قائل معتب بن قشیر۔



۲۹۰ اور گھروں میں بیٹھ رہنا کچھ کام نہ آتا کیونکہ قضا و قدر کے سامنے تدبیر و حیلہ بیکار ہے۔

۲۹۱ اخلاص یا نفاق۔

۲۹۲ اُس سے کچھ چھپا نہیں اور یہ آزمائش دوسروں کو خبردار کرنے کے لیے ہے۔

۲۹۳ اور جنگ اُحد میں جنگ

گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ تیرہ یا چودہ

اصحاب کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔

۲۹۴ کہ انھوں نے سید عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف مرکز چھوڑا۔

۲۹۵ یعنی ابن ابی وغیرہ منافقین

۲۹۶ اور اس سفر میں گئے

یا جہاد میں شہید ہو گئے۔

۲۹۷ موت و حیات اسی کے

اختیار ہے وہ چاہے تو مسافر و غازی کو

سلامت لائے اور محفوظ گھر میں بیٹھے

ہوئے کو موت دے اُن منافقین کے

پاس بیٹھ رہنا کیا کسی کو موت سے بچا

سکتا ہے اور جہاد میں جانے سے کثرت

لازم ہے اور اگر آدمی جہاد میں مارا جائے

تو وہ موت گھر کی موت سے بدرجہا بہتر

لہذا منافقین کا یہ قول باطل اور فریب

دہی ہے اور ان کا مقصد مسلمانوں

کو جہاد سے نفرت دلانا ہے جیسا کہ

اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

۲۹۸ اور بالفرض وہ صورت پیش کیا

آجائے جس کا تمھیں اندیشہ دلایا جاتا ہے

۲۹۹ جو راہِ خدا میں مرنے پر حاصل

ہوتی ہے۔

يُؤْتِكُمْ لَكُمْ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ

گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے ۲۹۰

وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ

اور اس لیے کہ اللہ تمھارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے ۲۹۱ اُسے کھول دے

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۱۵۱

اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ۲۹۲ بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے ۲۹۳

يَوْمَ التَّقَىٰ يَجْعَلُ لَكُمُ التَّيَّةَ وَكَاسِبُوا

جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں اُنھیں شیطان ہی نے لغزش دی اُن کے بعض اعمال کے باعث ۲۹۴

وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝۱۵۲

اور بیشک اللہ نے اُنھیں معاف فرمادیا بے شک اللہ بخشنے والا حلیم ۱۵۲ اے ایمان

أَمِنُوا لَا تَسْكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا

والو ان کافروں ۲۹۵ کی طرح نہ ہونا جنھوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا جب وہ سفر

فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غَزًى لَّوْكَانُوا عِنْدَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا

یا جہاد کو گئے ۲۹۶ کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرنے اور نہ مارے جاتے

لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ

اس لیے کہ اللہ ان کے دلوں میں اس کا افسوس رکھے اور اللہ جلاتا اور مارتا ہے ۲۹۷

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۱۵۳

اور اللہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے اور بے شک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ

أَوْ مِتُّمْ لَمَغْفِرَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٍ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝۱۵۴

یا مرنے جاؤ ۲۹۸ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ۲۹۹ اُن کے سارے دھن دولت سے بہتر ہے اور



فہم یہاں مقامات عبدیت کے تینوں مقاموں کا بیان فرمایا گیا پہلا مقام تو یہ ہے کہ بندہ بخوف دوزخ الشریک عبادت کرے تو اس کو عذاب نار سے امن دی جاتی ہے اس کی

۴۱ عمران

۱۰۴

لن تنالوا

لَئِنْ مُّسْتُمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَا إِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿۵۱﴾ فِيمَا رَحْمَةٍ مِّنَ

اگر تم مرو یا مارے جاؤ تو اللہ کی طرف اٹھنا ہے ﴿۵۱﴾ تو کیسی کچھ الشریک مہربانی

اللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا نَقُضُوا

ہے کہ اے محبوب تم انکے لئے نرم دل ہوئے ﴿۵۲﴾ اور اگر تیرا مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمھارے گرد سے پریشان

مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي

ہو جاتے تو تم انھیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو ﴿۵۳﴾ اور کاموں میں اُن سے مشورہ لو

الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿۵۴﴾

﴿۵۴﴾ اور جو کسی بات کا ارادہ بچا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو ﴿۵۵﴾ بیشک توکل والے اللہ کو پسند ہے

إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُ لَكُمْ فَسِنَّ ذَ الَّذِي

اگر اللہ تمھاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا ﴿۵۶﴾ اور اگر وہ تمھیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے

يَنْصُرْكُم مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۵۷﴾ وَمَا

جو بھرتھاری مدد کرے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے اور کسی

كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغْلُظَ وَمَنْ يَغْلُظْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے ﴿۵۸﴾ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا

ثُمَّ تَوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۵۹﴾ أَفَمَن

پھر ہر جان کو اُن کی کمائی بھر پور دی جائے گی اور اُن پر ظلم نہ ہوگا تو کیا جو

اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَا وَهْ جَهَنَّمُ

اللہ کی مرضی پر چلا ﴿۶۰﴾ وہ اس جیسا ہوگا جس نے اللہ کا غضب اڑھا ﴿۶۱﴾ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۶۲﴾ هُمْ دَرَجَتٌ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ بِصِيرِهِمْ بِمَا

اور کیا بُری جگہ پہنچنے کی وہ اللہ کے یہاں درجہ درجہ ہیں ﴿۶۳﴾ اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے

طَرَفَ مَخْمَرَةٍ مِّنَ اللَّهِ يَسْأَلُهُ دُوسری قسم وہ بندے ہیں جو جنت کے شوق میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اُس کی طرف دَرَجَتٌ مِّنَ اللَّهِ اشارہ ہے کیونکہ رحمت بھی جنت کا ایک نام ہے تیسری قسم وہ شخص بندے ہیں جو عشقِ الہی اور اس کی ذاتِ پاک کی محبت میں اُس کی عبادت کرتے ہیں اور اُن کا مقصد اُس کی ذات کے سوا اور کچھ نہیں ہے انھیں حق سبحانہ تعالیٰ اپنے دائرہ کرامت میں اپنی تجلی سے نوازے گا اس کی طرف لَئِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ اشارہ ہے۔

﴿۵۴﴾ اور آپ کے فرمان میں اس درجہ لطف و کرم اور رافت و رحمت ہونی کہ روزِ آخر غضب نہ فرمایا۔

﴿۵۵﴾ اور شدت و غلظت سے کام لیتے۔

﴿۵۶﴾ تاکہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

﴿۵۷﴾ کہ اس میں ان کی دلدادگی بھی ہے

اور غرت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ

سنت ہو جائے گا اور آئندہ امت اس سے نفع اُٹھاتی رہے گی۔ مشورہ کے

معنی ہیں کسی امر میں رائے دریافت

کرنا مسئلہ اس سے اجتہاد کا جواز

اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا مدارک

و خازن)۔

﴿۵۸﴾ توکل کے معنی ہیں اللہ تبارک و

تعالیٰ پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اس کے

سپرد کر دینا مقصود یہ ہے کہ بندے کا

اعتماد تمام کاموں میں اللہ پر ہونا چاہیئے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ

توکل کے خلاف نہیں ہے۔

﴿۶۰﴾ اور مردِ الہی وہی پاتا ہے جو اپنی

قوت و طاقت پر بھروسہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت کا اُمیدوار رہتا ہے ﴿۶۱﴾ کیونکہ یہ شان نبوت کے خلاف ہے اور انبیاء سب معصوم ہیں ان سے ایسا ممکن نہیں نہ وحی میں نہ غیر وحی میں اور جو کوئی شخص کچھ چھپا رکھے اس کا حکم اسی آیت میں آگے بیان فرمایا جاتا ہے ﴿۶۲﴾ اور اس کی اطاعت کی نافرمانی سے بچا جیسے مہاجرین و انصار و صالحین امت ﴿۶۳﴾ یعنی اللہ کا نافرمان ہوا جیسے منافقین و کفار ﴿۶۴﴾ ہر ایک کی منزلت اور اس کا مقام جہانیک کا الگ بد کا الگ۔



۳۱۱ منت نعمت عظیم کو کہتے ہیں اور بے شک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمت عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جبل و عدم درایت و قلت فہم و نقصان عقل پر ہے تو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جبل سے نکالا اور آپ کے صدقہ میں راہ راست کی ہدایت فرمائی اور آپ کے طفیل میں مشیہار  
۱۰۵  
الرعبان ۳

نعمتیں عطا کیں۔

۳۱۲ یعنی ان کے حال پر شفقت و کرم فرمانے والا اور ان کے لئے باعث فخر و شرف جس کے احوال زہد و ورع راست بازی دیانت داری خصائل جمید اخلاق حمید سے وہ واقف ہیں۔

۳۱۳ سید عالم خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۱۴ اور اس کی کتاب مجید فرقان حمید ان کو سنانا ہے باوجودیکہ ان کے کان پہلے کبھی کلام حق و وحی سمادی سے آشنا نہ ہوئے تھے ۳۱۵ کفر و ضلالت اور از کتاب محرمات و معاصی اور خصائل ناپسندیدہ و ملکات رذیلہ و ظلمات نفسانیہ سے۔

۳۱۶ اور نفس کی قوت عملیہ اور علمیہ و ذنول کی تکمیل فرمانا ہے۔

۳۱۷ حق و باطل و نیک و بد میں امتیاز نہ رکھتے تھے اور جبل و نابینائی میں مبتلا تھے ۳۱۸ جیسی کہ جنگب اُحد میں پہنچی کہ تم میں سے ستر قتل ہوئے۔

۳۱۹ بدر میں کہ تم نے ستر کو قتل کیا ستر کو گرفتار کیا۔

۳۲۰ اور کیوں پہنچی جبکہ ہم مسلمان ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

۳۲۱ کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر اصرار کیا پھر وہاں پہنچنے کے بعد باوجود حضور کی شدید ممانعت کے غنیمت کے لیے مرکز چھوڑا یہ سبب تمہارے

یَعْمَلُونَ ۱۰ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا ۳۱۱ مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ۳۱۲ ایک

مَنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

رسول ۳۱۳ بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے ۳۱۴ اور انہیں پاک کرتا ہے ۳۱۵ اور انہیں کتاب و حکمت

وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۱۱ أَوَلَمْ يَكُنْ

سکھاتا ہے ۳۱۶ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ۳۱۷ کیا جب

أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلِهَا قُلْتُمْ أِنَّا هَذَا أَقْلُ

تمہیں کوئی مصیبت پہنچے ۳۱۸ کہ اُس سے دُنی تم پہنچا چکے ہو ۳۱۹ تو کہتے لگو کہ یہ کہاں سے آئی ۳۲۰

هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۱۲ وَمَا

تم فرماؤ کہ وہ تمہاری ہی طرف سے آئی ۳۲۱ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور وہ

أَصَابَكُمْ يَوْمَ التَّغْيِ الْجَمْعِ فَبَازِئِ اللَّهُ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ۱۳

مصیبت جو تم پر آئی ۳۲۲ جس دن دونوں فوجیں ۳۲۳ ملی تھیں وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اسلئے کہ پہچان کر لے

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْ أَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ

ایمان والوں کی۔ اور اسلئے کہ پہچان کر لے انکی جو منافق ہوئے ۳۲۴ اور ان سے ۳۲۵ کہا گیا کہ آؤ اور ۳۲۶ اللہ کی راہ میں

اللَّهُ أَوْادْفَعُوا قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَا اتَّبَعْنَاهُمْ هُمْ لِلْكَفَرِ

لڑو یا دشمن کو ہٹاؤ ۳۲۷ بولے اگر ہم لڑائی ہوتی جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے اور اس دن ظاہری

يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيْمَانِ يَقُولُونَ يَا فَوَاهِهِمْ مَا كَيْسَ

ایمان کی یسبت کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں اپنے منہ سے کہتے ہیں جو ان کے

فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ۱۴ الَّذِينَ قَالُوا إِخْوَانِنَا

دل میں نہیں اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں ۳۲۸ وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ۳۲۹

قتل و نہریت کا ہوا ۳۲۲ اُحد میں ۳۲۳ مؤمنین و مشرکین کی ۳۲۴ یعنی مؤمن و منافق ممتاز ہو گئے ۳۲۵ یعنی عبداللہ بن ابی بن ابی سلول وغیرہ منافقین سے

۳۲۶ مسلمانوں کی تعداد بڑھاؤ اور حفاظت دین کے لئے ۳۲۷ اپنے اہل و مال کو بچانے کے لئے ۳۲۸ یعنی نفاق ۳۲۹ یعنی شہدائے اُحد جو جیسی طور پر ان کے بھائی تھے ان کے حق میں عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین نے۔



۳۳۳ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہ جاتے یا وہاں سے پھرتے ۳۳۳ مروی ہے کہ جس روز منافقین نے یہ بات کہی اُسی دن ستر منافق مر گئے ۳۳۳ شان نزول اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت شہداء اُحد کے حق میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بھائی اُحد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پردوں کے قالب عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں طلحہ قناریل جو زیر عرش معلق ہیں اُن میں رہتے ہیں جب انہوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا پس یہ آیت نازل فرمائی (الہود اود) اس سے ثابت ہوا کہ ارواح باقی ہیں جسم کے فنا کے ساتھ فنا نہیں ہوتیں۔

وَقَعْدُ وَالْوَاظِعُونَ مَا قَتَلُوا قُلْ فَاذْرُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمْ

کہا اور آپ بیٹھ رہے کہ وہ ہمارا کہا مانتے ۳۳۳ تو نہ مارے جاتے تم فرمادو تو اپنی الموت ان کنتم صدقین ۱۶ ولا تحسبن الذين قتلوا في ہی موت ٹال دو اگر سچے ہو ۳۳۳ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے

سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون ۱۷ فرحين ۳۳۳ ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ۳۳۳ شاد ہیں

بما آتاهم الله من فضله لا يستبشرون بالذين لم يلحقوا اُس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ۳۳۳ اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی اُن

بهم من خلفهم لا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۱۸ سے نہ ملے ۳۳۵ کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم

لا يستبشرون بنعمة من الله وفضل لا والله لا يضيع خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر

اجر المؤمنين ۱۹ الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما مسلمانوں کا ۳۳۶ وہ جو اللہ و رسول کے بلالے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم

اصابهم القرحة الذين احسنوا منهم واتقوا اجر عظيم ۲۰ پہنچ چکا تھا ۳۳۷ ان کے نکو کاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے

الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم وہ جن سے لوگوں نے کہا ۳۳۸ کہ لوگوں نے ۳۳۹ تمہارے لیے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا

فزادهم ايماناً وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل ۲۱ فانقلبوا بنعمة ایمان اور بڑا ایمان ۳۳۹ اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کار ساز ۳۴۰ تو پلٹے اللہ کے احسان

۳۳۳ اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں سیاق آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح و جسم دونوں کے لیے ہے علمدار نے فرمایا کہ شہدار کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد جنت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہدار کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم تروتازہ پائے گئے۔ (غازن وغیرہ)۔

۳۳۴ فضل و کرامت اور انعام احسان موت کے بعد حیات دی اپنا مقرب کیا جنت کا رزق اور اس کی نعمتیں عطا فرمائیں اور ان منازل کے حاصل کرنے کے لیے توفیق شہاد دی۔

۳۳۵ اور دنیا میں وہ ایمان و تقویٰ پر ہیں جب شہید ہوں گے ان کے ساتھ ملیں گے اور روز قیامت امن اوچین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

۳۳۶ بخاری و مسلم کی حدیث میں حضور نے فرمایا جس کسی کے راہ خدا میں زخم لگا وہ روز قیامت ویسا ہی آئے گا جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اس کے خون میں خوشبو مشک

۳۳۷ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگے مسلم تریف حدیث میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں سوائے قرض کے ۳۳۸ شان نزول جنگ اُحد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابوسفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام روحا میں پہنچے تو انہیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آ گئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کر دیا یہ خیال کر کے انہوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے تعاقب کے لیے اپنی روانگی کا اعلان فرمایا صحابہ کی ایک جماعت جن کی تعداد ستر تھی اور جو جنگ اُحد کے زخموں سے چور ہو رہے تھے حضور کے اعلان پر حاضر ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو لے کر ابوسفیان کے تعاقب میں روانہ ہو گئے جب حضور مقام مراء الاسد پر پہنچے جو مرینہ سے آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرحوب خوف زدہ ہو کر بھاگ گئے اس اُحد کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ۳۳۸ یعنی نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ۳۳۹ یعنی ابوسفیان وغیرہ مشرکین نے۔

۳۴۰ شان نزول جنگ اُحد سے واپس ہوتے ہوئے ابوسفیان نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پکار کر کہہ دیا تھا کہ اگلے سال ہماری آپ کی مقام بدر میں جنگ ہوگی حضور نے ان کے جواب میں فرمایا

کی ہوگی اور رنگ خون کا۔ ترندی ولسائی کی حدیث میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگے مسلم تریف حدیث میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں سوائے قرض کے ۳۳۸ شان نزول جنگ اُحد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابوسفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام روحا میں پہنچے تو انہیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آ گئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کر دیا یہ خیال کر کے انہوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے تعاقب کے لیے اپنی روانگی کا اعلان فرمایا صحابہ کی ایک جماعت جن کی تعداد ستر تھی اور جو جنگ اُحد کے زخموں سے چور ہو رہے تھے حضور کے اعلان پر حاضر ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو لے کر ابوسفیان کے تعاقب میں روانہ ہو گئے جب حضور مقام مراء الاسد پر پہنچے جو مرینہ سے آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرحوب خوف زدہ ہو کر بھاگ گئے اس اُحد کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ۳۳۸ یعنی نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ۳۳۹ یعنی ابوسفیان وغیرہ مشرکین نے۔ ۳۴۰ شان نزول جنگ اُحد سے واپس ہوتے ہوئے ابوسفیان نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پکار کر کہہ دیا تھا کہ اگلے سال ہماری آپ کی مقام بدر میں جنگ ہوگی حضور نے ان کے جواب میں فرمایا



انشاء اللہ جب وہ وقت آیا اور ابوسفیان اہل مکہ کو لے کر جنگ کے لیے روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں خوف ڈالا اور انھوں نے واپس ہو جانے کا ارادہ کیا اس موقع پر ابوسفیان کی نعیم بن مسعود انجمنی سے ملاقات ہوئی جو عمرہ کرنے آیا تھا ابوسفیان نے اس سے کہا کہ اسے نعیم اس زمانہ میں میری لڑائی مقام بدر میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملے ہو چکی ہے اور اس وقت مجھے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں جنگ میں نہ جاؤں واپس جاؤں تو بدینہ جاؤں اور بدیر کے ساتھ مسلمانوں کو میدان جنگ میں جانے سے روک دے اس کے عوض میں تجھ کو دس اونٹ دوں گا نعیم نے مزید ہنسنے لگا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہیں ان سے کہنے لگا کہ تم جنگ کے لیے جانا چاہتے ہو اہل مکہ نے تمہارے لیے بڑے لشکر جمع کیے ہیں خدا کی قسم تم میں سے ایک بھی پھر کر لسن تنالوا ۱۰۷

مَنْ اَللّٰهُ وَفَضِّلْ لَمْ يَسْسَهُمْ سَوْءٌ ۚ وَابْتَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ

اور فضل سے ۳۴۱ کہ انھیں کوئی بُرائی نہ پہنچی اور اللہ کی خوشی پر چلے ۳۴۲

وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝۷۱ اِنْبَاذِ لَكُمْ الشَّيْطٰنُ يَخَوْفُ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۳۴۳ وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں سے دھمکاتا ہے

اَوْلِيَآءُهُ ۚ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۷۲

۳۴۴ تو ان سے نہ ڈرو ۳۴۵ اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ۳۴۶

وَلَا يَحْزُنُكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوْا

اور اے محبوب تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر پر دوڑتے ہیں ۳۴۷ وہ اللہ کا کچھ نہ

اللّٰهُ شَيْءًا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَا يَجْعَلْ لَهُمْ حِطًّا فِي الْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ

بجائیں گے اور اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے ۳۴۸ اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۷۳ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوْا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ

بڑا عذاب ہے ۳۴۹ وہ جنھوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا ۳۵۰ اللہ کا

يَضُرُّوْا اللّٰهُ شَيْءًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۷۴ وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِيْنَ

کچھ نہ بگاڑیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ہرگز کافر اس گمان

كَفَرُوْا اَنَّمَا نُمَلِّىْ لَهُمْ خَيْرًا لِّاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمَلِّىْ لَهُمْ لِيْزِدَا دُوْا

میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انھیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ انکے لیے بھلا ہم تو ایسی نہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اگر گناہ

اِنَّمَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِِيْنٌ ۝۷۵ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيْذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

بڑھیں ۳۵۱ اور ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں

عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۚ وَمَا كَانَ

جس پر تم ہو ۳۵۲ جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ۳۵۳ سترے سے ۳۵۴ اور اللہ کی

خدا کی قسم میں ضرور جاؤں گا چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو پس حضور رتر سواروں کو ہمراہ لیکر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنَعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے بدر میں پہنچے وہاں آٹھ شب قیام کیا مال تجارت ساتھ تھا اس کو فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم غانم مدینہ طیبہ واپس ہوئے جنگ نہیں ہوئی چونکہ ابوسفیان اور اہل مکہ خوف زدہ ہو کر مکہ شریف کو واپس ہو گئے تھے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

۳۴۱ بامین و عافیت منافق تجارت حاصل کر کے ۳۴۲ اور دشمن کے مقابلہ کے لیے جرات سے نکلے اور جہاد کا ثواب پایا۔

۳۴۳ کہ اس نے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آمادگی جہاد کی توفیق دی اور شریکین کے دلوں کو خوف زدہ کر دیا کہ وہ مقابلہ کی ہمت نہ کر سکے اور راہ میں سے واپس ہو گئے ۳۴۴ اور مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے جیسا کہ نعیم بن مسعود انجمنی نے کیا۔ ۳۴۵ یعنی منافقین و شریکین جو شیطان کے دوست ہیں ان کا خوف نہ کرو۔

۳۴۶ کیونکہ ایمان کا نقصان ہی یہ ہے کہ جہاد کو خدا ہی کا خوف ہو۔

۳۴۷ خواہ وہ کفار قریش ہوں یا منافقین یا رؤسا یہودیہ و مدینہ وہ آپ کے مقابلہ کے لیے کتنے ہی لشکر جمع کریں کامیاب نہ ہوں گے ۳۴۸ اس میں قدرہ و معتزلہ کا رد ہے اور آیت دلیل ہے اس پر کہ خیر و شر بہ ارادہ الہی ہے ۳۴۹ یعنی منافقین جو مکہ ایمان پڑھنے کے بعد کافر ہوئے یا وہ لوگ جو باوجود ایمان پر قادر ہونے کے کافر رہے اور ایمان لانے

۳۵۰ حق سے عناد اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف کر کے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون شخص چاہے فرمایا جسکی عمر دراز ہو اور عمل اچھے ہوں عرض کیا گیا اور بدتر کون ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہو اور عمل خراب ۳۵۱ لے کر گویا ان اسلام ۳۵۲ یعنی منافق کو ۳۵۳ مومن شخص سے یہاں تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے احوال پر مطلع کر کے مومن و منافق ہر ایک کو متاثر فرمادے شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلعت و آفریش سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پریش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کون مجھ پر ایمان لایا کون کفر کر گیا خبر جبنا فقین کو پہنچی تو انھوں نے براہ ہنزا کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان یہ کہ وہ جانتے ہیں کہ جو لوگ بھی میرا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لایا کون کفر کر گیا باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں ظن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اُس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں



عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ فرمایا خدا نے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے انھوں نے فرمایا یا رسول اللہ تم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے اسلام کے دین ہوئے پر راضی ہوئے قرآن کے امام ہوئے پر راضی ہوئے آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم باز آؤ گے کیا تم باز آؤ گے پھر منبر سے اتر آئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے اور حضور کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔

**اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهِ**

شان یہ نہیں کہ اسے عام لوگوں کو غیب کا علم دیدے ہاں اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے

**مَنْ يَّشَاءُ فَاَمْنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَاِنْ تُوْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ**

۳۵۴ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ ۳۵۵ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے

**اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخُلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمْ اللّٰهُ**

۳۵۶ لے بڑا ثواب ہے اور جو بخل کرتے ہیں ۳۵۷ اس چیز میں جو اللہ نے انہیں

**مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ اَللّٰهُمَّ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهْمَّ سَيُطَوَّقُوْنَ**

اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے بُرا ہے غنقریب وہ جس میں بخل

**مَا بَخَلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۚ وَاللّٰهُ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ**

۳۵۸ کیا تھا قیامت کے دن اُن کے گلے کا طوق ہوگا ۳۵۹ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا ۳۶۰

**وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا**

اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے بے شک اللہ نے سنا جنھوں نے کہا کہ اللہ

**اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَنَحْنُ اَغْنِيَا۟مُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ**

محتاج ہے اور ہم غنی ۳۶۱ اب ہم لکھ رکھیں گے اُن کا کہا ۳۶۲ اور انبیاء کو ان کا

**الْاَنْبِيَا۟ءُ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ وَنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ**

ناحق شہید کرنا ۳۶۳ اور فرمائیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب یہ بدلا

**بِمَا قَدَّمْتُمْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلٰمٍ لِّلْعٰبِدِ ۝**

۳۶۴ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا

**الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ عٰهَدَ اِلَيْنَا اَلَا نُوْمِنُ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى**

وہ جو کہتے ہیں اللہ نے ہم سے اقرار کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک

تو نہایت نادانی ہے کہ اس مال ناپا ملدار پر بھل کیا جائے اور راہ خدا میں نہ دیا جائے ۳۵۹ یہود نے آیہ اَمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهُمْ فَرَضَا خَسَنًا سِرَّ كَرِهًا تَحَاكُّمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا جو ہم سے فرض مانگتا ہے تو ہم غنی ہوئے وہ فقیر ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۳۶۰ اعمال ناموں میں ۳۶۱ قتلِ انبیاء کو اس مقلوب پر موقوف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شانِ انبیاء میں گستاخی کرنے والا شانِ انہی میں بے ادب ہوجانا ہے۔

۳۵۴ تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ میں اس آیت سے اور اس کے سوا کثرتِ آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیب کے علوم عطا فرمائے اور غیب کے علم آپ کا معجزہ ہیں ۳۵۵ اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے

۳۵۶ بخل کے معنی میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے اسی لیے بخل پر شدید وعید دی گئی ہے چنانچہ اس آیت میں بھی ایک وعید آ رہی ہے ترمذی کی حدیث میں جو بخل اور بد خلقی یہ دو خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے۔

۳۵۷ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اسے زکوٰۃ ادا نہ کی روز قیامت وہ مال سانپ بن کر اس کو طوق کی طرح لپٹے گا اور یہ کہہ کر دُستا جائیگا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۳۵۸ وہی دائم باقی ہے اور سب مخلوق فانی اُن سب کی ملک باطل ہونے والی ہے

تو نہایت نادانی ہے کہ اس مال ناپا ملدار پر بھل کیا جائے اور راہ خدا میں نہ دیا جائے ۳۵۹ یہود نے آیہ اَمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهُمْ فَرَضَا خَسَنًا سِرَّ كَرِهًا تَحَاكُّمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا جو ہم سے فرض مانگتا ہے تو ہم غنی ہوئے وہ فقیر ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۳۶۰ اعمال ناموں میں ۳۶۱ قتلِ انبیاء کو اس مقلوب پر موقوف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شانِ انبیاء میں گستاخی کرنے والا شانِ انہی میں بے ادب ہوجانا ہے۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَاكُلُوا الثَّارُثَ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ

قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالذِّبِّ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنْتُمْ

صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ

جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ

الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَمَنْ زُحِرَ عَنْ

الْعُرُورِ ۝ لَتُبْلَوْنَ فِيْ أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى

كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ

وَأَذْكَرُوا ۝ وَتَقْوُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

وَأَذْكَرُوا ۝ وَتَقْوُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

۳۶۲ شان نزول یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم سے تو ریت میں عہد لیا گیا ہے کہ جو دعویٰ رسالت ایسی قربانی نہ لائے جس کو آسمان سے سفید آگ اتر کر کھائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس کذب محض اور افتراء خالص کا ابطال کیا گیا کیونکہ اس شرط کا تو ریت میں نام و نشان بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کی تصدیق کے لیے معجزہ کافی ہے کوئی معجزہ ہو جب نبی نے کوئی معجزہ دکھایا اس کے صدق پر دلیل قائم ہو گئی اور اس کی تصدیق کرنا اور اس کی نبوت کو ماننا لازم ہو گیا اب کسی خاص معجزہ کا اصرار حجت قائم ہونے کے بعد نبی کی تصدیق کا انکار ہے۔

۳۶۳ جب تم نے یہ نشانی لائے انبیا کو قتل کیا اور ان پر ایمان نہ لائے تو ثابت ہو گیا کہ تمہارا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔

۳۶۴ یعنی معجزات باہرہ۔

۳۶۵ توریت و انجیل۔

۳۶۶ دنیا کی حقیقت اس مبارک جملے سے بے حجاب کر دی آدمی زندگی پر مفتوں ہوتا ہے اسی کو سرمایہ سمجھتا ہے اور اس فرصت کو بیکار رضا لے کر دیتا ہے وقت اخیر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بقا نہ تھی اور اس کے ساتھ دل لگانا حیات باقی اور آخری زندگی کے لیے سخت مضرت رسال ہوا حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ دنیا طالب دنیا کے لیے متاع غرور اور دھوکے کا سرمایہ ہے لیکن آخرت کے طلبگار کے لیے دولت باقی کے حصول کا ذریعہ اور نفع دینے والا سرمایہ ہے یہ مضمون اس آیت کے اوپر کے جملوں سے مستفاد ہوتا ہے۔

۳۶۷ حقوق و فرائض اور نقصان اور مصائب اور امراض و خطرات و قتل و رنج و غم وغیرہ سے تاکہ مومن و غیر مومن میں امتیاز ہو جائے مسلمانوں کو یہ خطاب اس لیے فرمایا گیا کہ آئے والے مصائب و شدائد پر انھیں صبر آسان ہو جائے۔



۳۷۷ اللہ تعالیٰ نے علماء تورات و انجیل پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح مشعر کر کے سمجھا دیں اور ہرگز نہ چھپایں  
۳۷۸ اور روشنیوں کے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو چھپایا جو تورت و انجیل میں مذکور تھے۔

لن تنالواہم

۱۱۰

ال عمران ۳

وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا

اور نہ چھپانا ۳۷۷ تو انہوں نے اُسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام چل

قَلِيلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿۳۷۸﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ

کئے ۳۷۸ تو کتنی بُری خریداری ہے ۳۷۹ ہرگز نہ بھٹا انہیں جو خوش ہوتے ہیں

بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو ۳۸۰ ایسوں کو ہرگز

بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۳۸۱﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ

عذاب سے دُور نہ جانا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی کیلئے ہے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۸۲﴾ إِنَّ فِي

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ۳۸۲ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے بے شک

خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں

لِلْأُولَى الْأَلْبَابِ ﴿۳۸۳﴾ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا

۳۸۳ عقیدوں کے لئے ۳۸۴ جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور

عَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

کروٹ پر لیٹے ۳۸۵ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں ۳۸۶

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۳۸۷﴾

اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا ۳۸۷ پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخُلُ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ

اے رب ہمارے بیشک جسے تو دوزخ میں لے جائے اُسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی

۳۷۹ علم دین کا چھپانا منوع ہے حدیث شریف میں آیا کہ جس شخص سے کچھ دریافت کیا گیا جس کو وہ جانتا ہے اور اس نے اس کو چھپایا روز قیامت اس کے آگ کی لگام لگائی جائے گی مسئلہ علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کرس اور کسی غرض فاسد کے لئے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔

۳۸۰ شان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو ۱۹ دھوکا دینے اور گمراہ کرنے ۱۰ پر خوش ہوتے اور باوجود اداں

ہونے کے یہ پسند کرتے کہ انہیں عالم کہا جائے مسئلہ اس آیت میں وعید ہے خود پسندی کرنے والے کے لئے اور اس کے لئے جو لوگوں سے انہی جھوٹی تعریف چاہے جو لوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالم کہلاتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وصف اپنے لئے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

۳۸۱ اس میں ان گستاخوں کا رد ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ فقیر ہے۔

۳۸۲ صانع قدیم علیم حکیم قادر کے وجود پر دلالت کرنے والی۔

۳۸۳ جن کی عقل کدورت سے پاک ہو اور مخلوقات کے عجائب و غرائب کو اعتبار و استدلال کی نظر سے دیکھتے ہوں۔

۳۸۴ یعنی تمام احوال میں مسلم شریف میں

مردی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام احیان میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے بندہ کا کوئی حال یاد آہی سے خالی نہ ہونا چاہئے حدیث شریف میں ہے جو ہشتی باغوں کی خوش چینی پسند کرے اُسے چاہئے کہ ذکر آہی کی کثرت کرے ۳۸۵ اور اس سے ان کے صانع کی قدرت و حکمت پر استدلال کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ ۳۸۶ بلکہ اپنی معرفت کی دلیل بنایا۔



۳۸۰ اس منادی سے مراد یا سید انبیاء  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی  
شان میں ذابِعًا اِلَى اللّٰهِ بِاَذْنِهِ وارد  
ہے یا قرآن کریم۔

۳۸۱ انبیاء و صالحین کے کہ ہم ان کے  
فرماں برداروں میں داخل کیے جائیں  
۳۸۲ وہ فضل و رحمت۔

۳۸۳ اور جزائے اعمال میں عورت و مرد  
کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

شان نزول ام المؤمنین حضرت

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر

ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے فضائل تو

معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں

کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا اس پر

یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کی تسکین

فراہم ہوئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت

کا ہو یا مرد کا۔

۳۸۴ یہ سب اللہ کا فضل و کرم ہے

۳۸۵ شان نزول مسلمانوں کی ایک

جماعت نے کہا کہ کفار و مشرکین اللہ کے

دشمن تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم

تنگی و مشقت میں اس پر یہ آیت نازل

ہوئی اور انھیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش

متاع قلیل ہے اور انجام خراب۔

مِنْ أَنْصَارٍ ۳۸۰ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ

مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا ۳۸۰ کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ

آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَأَمَّا كُمَا رَبَّنَا فَاعْفُرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا

اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری بُرائیاں محو فرما دے

وَتَوْفِّقْنَا مَعَ الْآبِرَارِ ۳۸۱ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَ

اور ہماری موت اچھول کے ساتھ کرو ۳۸۱ اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ ۳۸۲ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا

لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْبِعَادَ ۳۸۲ فَاسْتَجَابَ

ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا تو ان کی دعا سن لی

لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّمَّنْ ذَكَرَ أَبُو

ان کے رب نے کہ میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت

أَنْثَىٰ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِّنْ

تم آپس میں ایک ہو ۳۸۳ تو وہ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے

دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقُتِلُوا أَلَا كَفَرًا عَنْهُمْ

گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ

سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دُخْلَتْ لَهُمْ جَنَّتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۳۸۴

انہر دوں گا اور ضرور انھیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں ۳۸۴

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۳۸۵

اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے

لَا يَغُرُّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۳۸۵ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۳۸۶

اے سننے والے کافروں کا شہروں میں ابلے گئے پھر ناہر گزرتے دھوکا نہ دے ۳۸۵ تنھوڑا برتنا



۳۸۹ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سلطان کو نین ایک بورے پر

ثُمَّ مَا وَلَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا

ان کا ٹھکانا دوزخ سے اور کیا ہی بُرا بچھونا لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں  
رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا  
ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ اُن میں رہیں

نَزَلًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ۝ وَإِنَّ

اللہ کی طرف کی ہمانی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے سب سے بھلا ۳۸۸ اور بیشک  
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ  
کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمھاری طرف اُترا اور جو ان کی طرف اُترا ۳۸۸

وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خُشْعِينَ ۖ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ  
اُن کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ۳۸۸ اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں

ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ  
لیتے ۳۸۹ یہ وہ ہیں جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا

الْحِسَابُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا  
۱ اے ایمان والو صبر کرو ۳۸۹ اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی

وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَعْلَمُ الْغُيُوبِ ۖ  
سورہ ناسرمدنی ہے اور ہمیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ایک سو ستتر آیتیں اور پچیس کوئی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ  
اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا

آرام فرما ہیں چمڑہ کا ٹیکہ جس میں ناریل کے  
ریختے بھرے ہوئے ہیں زیر سر مبارک سے  
جسم اقدس میں بورے کے نقش ہو گئے  
ہیں یہ جال دیکھ کر حضرت فاروق روڑے  
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب گریہ  
دریافت کیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ فقیر  
و کسرتی تو عیش و راحت میں ہوں اور آپ  
رسول خدا ہو کر اس حالت میں فرمایا کیا  
تمہیں پسند نہیں کہ اُن کے لئے دنیا بھرا  
ہمارے لئے آخرت۔

۳۸۸ شان نزول حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت بخاشی اوشا  
جستہ کے باب میں نازل ہوئی اُن کی  
وفات کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے اصحاب سے فرمایا چلو اور اپنے  
بھائی کی نماز پڑھو جس نے دوسرے ملک  
میں وفات پائی ہے حضور بقیع شریف  
میں تشریف لے گئے اور زمین جستہ آپ  
کے سامنے کی گئی اور بخاشی بادشاہ کا  
جنازہ پیش نظر ہوا اس پر آپ نے چار  
ہجیروں کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کے  
لئے استغفار فرمایا سبحان اللہ  
کیا نظر ہے کیا شان ہے سرزمین  
جستہ حجاز میں سامنے پیش کردی  
جاتی ہے منافقین نے اس پر  
طعن کیا اور کہا دیکھو جستہ کے نصرانی پر  
نماز پڑھتے ہیں جس کو آپ نے کبھی دیکھا ہی  
نہیں اور وہ آپ کے دین پر بھی نہ تھا  
اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی  
۳۸۸ عجز و انکسار اور تواضع و اخلاص  
کے ساتھ۔

۳۸۹ جیسا کہ یہود کے رؤسا لیتے ہیں

۳۹۰ آپ کے دین پر اور اس کو کسی شدت و تکلیف بغیر کی وجہ سے نہ چھوڑو صبر کے معنی میں حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر نفس کو ناگوار امر پر روکنا ہے بغیر جزع کے بعض کما  
نے کہا صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) ترک شکایت (۲) قبول قضا (۳) صدق رضا۔  
۳۹۰ سورہ ناسرمدنی میں اترتین ہزار پینتالیس کلمے اور سورہ ہزار تیس حروف ہیں و یہ خطاب عام ہے تمام بنی آدم کو۔



۱۲۱ ابو البشر حضرت آدمؑ سے جن کو بغیر مال باپ کے مٹی سے پیدا کیا تھا انسان کی ابتداء سے پیدائش کا بیان کر کے قدرتِ اکبر کی عظمت کا بیان فرمایا اگرچہ دنیا کے بے دین بدعتی و فاجر بھی اس کا منکر اور اڑتے ہیں لیکن اصحابِ فہم و خرد جانتے ہیں کہ یہ مضمون ایسی زبردست برہان سے ثابت ہے جس کا انکار محال ہے مردم شماری کا حساب یہ دیتا ہے کہ آج سے سو برس قبل دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم تھی اور اس سے سو برس پہلے اور بھی کم تو اس طرح جانبِ ماضی میں چلتے چلتے اس کمی کی حد ایک ذات قرار پائے گی یا یوں کہیے کہ قبائل کی کثیر تعدادیں ایک شخص کی طرف منتہی ہو جاتی ہیں مثلاً سید دنیا میں کروڑوں پائے جائیں گے مگر جانبِ ماضی میں ان کی نہایت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذات پر ہوگی اور بنی اسرائیل کہتے ہیں کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا جمع حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک ذات ہوگی سبط اور اوپر

۱۲۲ کو چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام شعوب و قبائل کی انتہا ایک ذات پر ہوگی اس کا نام کتبِ اکبر میں آدم علیہ السلام ہے اور ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک شخص توالد و تناسل کے معمولی طریقہ سے پیدا ہو سکے اگر اس کے لیے باپ فرض بھی کیا جائے تو ماں کہاں سے آئے لہذا ضروری ہے کہ اس کی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو اور جب بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تو بالیقین انھیں غنا سے پیدا ہوگا جو اس کے وجود میں پائے جاتے ہیں پھر غنا میں سے جو عنصر اس کا مسکن ہو اور جس کے سوا دوسرے میں وہ نہ رہ سکے لازم ہے کہ وہی اس کے وجود میں غالب ہو اس لیے پیدائش کی نسبت اسی عنصر کی طرف کی جائے گی یہ بھی ظاہر ہے کہ توالد و تناسل کا معمولی طریقہ ایک شخص سے جاری نہیں ہو سکتا اس لیے اس کے ساتھ ایک اور بھی ہو کہ جوڑا ہو جائے اور وہ دوسرے شخص انسانی جو کہ کے بعد پیدا ہو مقتضائے حکمت یہی ہے کہ اس کے جسم سے پیدا کیا جائے کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نوع موجود ہو چکی مگر یہ بھی لازم ہے کہ اس کی خلقت پہلے انسان سے توالد معمولی کے سوا کسی اور طریقہ سے ہو کیونکہ توالد معمولی بغیر دو کے ممکن ہی نہیں اور یہاں ایک ہی ہے لہذا حکمتِ اکبر نے حضرت آدمؑ کی ایک بائیں سلی اُن کے خواب کے وقت نکالی اور اُن سے اُن کی بی بی حضرت خوا کو پیدا کیا چونکہ حضرت خوا بطریق توالد معمولی پیدا نہیں ہوئیں اس لیے وہ اولاد نہیں ہو سکتیں جس طرح اس طریقہ کے خلاف جسم انسانی سے بہت سے کٹرے پیدا ہوا کرتے ہیں وہ اس کی اولاد نہیں ہو سکتے ہیں

وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَ

۱۲۳ اور اسی میں سے اُس کا جوڑا بنایا اور اُن دونوں سے بہت سے مرد و عورت پیدا کیے

نِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ

۱۲۴ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بیشک اللہ ہر وقت

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝۱۰ وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَبْدَلُوهَا

۱۲۵ تمہیں دیکھ رہا ہے اور یتیموں کو اُن کے مال دو دے اور ستھرے

الْخَبِيثَاتِ بِالنِّسَابِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ

۱۲۶ کے بدلے گندہ لاف اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ

حُبًّا كَبِيرًا ۝۱۱ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكَحُوا

۱۲۷ بڑا گناہ ہے اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ

مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مِثْنَىٰ وَثَلَاثَ وَرُبْعَ فَإِنْ خِفْتُمْ

۱۲۸ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار دے پھر اگر ڈرو کہ دو بی بیوں کو

الَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا

۱۲۹ برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہو

تَعُولُوا ۝۱۲ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طُبْنَ لَكُمْ

۱۳۰ کہ تم سے ظلم نہ ہو اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو دے پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی

عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ۝۱۳ وَلَا تَوْتُوا

۱۳۱ سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اُسے کھاؤ رچتا بچتا اور بے عقلوں کو

السُّفَهَاءَ أَمْوَالُكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَمًا وَارْزُقُوهُمْ

۱۳۲ ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے

خواب سے بیدار ہو کر حضرت آدمؑ نے اپنے پاس حضرت خوا کو کھانا تو محبتِ جنسیت دل میں موجزن ہوئی ان سے فرمایا تم کون ہو انھوں نے عرض کیا عورت فرمایا کس لیے پیدا کی گئی ہو عرض کیا آپ کی نسکین خاطر کے لیے تو آپ اُن سے مانوس ہوئے ۱۲۵ انھیں قطع نہ کرو حدیثِ شریف میں ہے جو رزق کی کشائش چاہے اس کو چاہیے کہ کھل دے اور رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت رکھے۔ وہ شانِ نزول ایک شخص کی مگرانی میں اُس کے قریبی بھتیجے کا کثیر مال تھا جب وہ یتیم بالغ ہوا اور اس نے اپنا مال طلب کیا تو چچا نے دینے سے انکار کر دیا اس پر یریت نازل ہوئی اُس کو سن کر اس شخص نے یتیم کا مال اس کے حوالہ کیا اور کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ۱۲۶ یعنی اپنے حلال مال و یتیم کا مال جو تمہارے لیے حرام ہے اس کو اچھا بھلا اپنے ردی مال سے نہ لو کیونکہ وہ ردی تھا اسے لیے حلال و طیب ہے اور حرامِ غیبت ۱۲۷ اور ان کے حقوق کی رعایت نہ رکھ سکو گے ۱۲۸ آیت کے معنی ہیں چند قول ہیں حسن کا قول ہے کہ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زبردولایت یتیم لڑکی سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے باوجود کہ اس کی طرف رغبت نہ ہوتی پھر اس کے ساتھ محبت و معانہت میں اچھا سلوک نہ کرتے اور اس کے مال کے وارث بننے کے لیے اُس کی موت



کے منظر رہتے اس آیت میں انھیں اس سے روکا گیا ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے تو بے انصافی ہو جانے کے اندیشہ سے گھبراتے تھے اور زنا کی پرواہ نہ کرتے تھے انھیں بتایا گیا کہ اگر تم نا انصافی کے اندیشہ سے یتیموں کی ولایت سے گریز کرتے ہو تو زنا سے بھی خوف کرو اور اس سے بچنے کے لیے جو عورتیں تمھارے لیے حلال ہیں ان سے نکاح کرو اور حرام کے قریب مت جاؤ۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت و سرپرستی میں تو نا انصافی کا اندیشہ کرتے تھے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ باک نہیں رکھتے تھے انھیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں تو اُن کے حق میں نا انصافی ہونے سے بھی ڈرو وستی ہی عورتوں سے نکاح کرو جن کے حقوق ادا کر سکو مگر مرنے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ قریش دس دس بکلاس سے زیادہ عورتیں کرتے تھے اور جب اُن کا بار نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کر دیتے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نہ کرو تاکہ انھیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت پیش نہ آئے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے خواہ حرہ ہوں یا امیر یعنی باندی مسئلہ تمام امت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لیے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیویاں تھیں حضور نے فرمایا ان میں سے چار رکھنا تر مذی کی حدیث میں ہے کہ عیسان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے ان کی دس بیویاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوئیں حضور نے حکم دیا ان میں سے چار رکھو۔

فِيهَا وَ اَكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ وَاَبْتَلُوا الْيَتَامٰى

اور انھیں اُس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور اُن سے اچھی بات کہو ۱۳ اور یتیموں کو آزماتے رہو

حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اَنْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْا

وہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو اُن کے مال انھیں

اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَا اِسْرَافًا ۚ وَاِذَا رَانَ يَسْكُرُوْا

سپردہ کر دو اور انھیں نہ کھاؤ حد سے بڑھکر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ

اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے ۱۴ اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ وَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهَدُوْا

کھائے پھر جب تم ان کے مال انھیں سپرد کرو تو اُن پر گواہ کرو

عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ

اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو مردوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو

الْوَالِدِيْنَ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدِيْنَ

چھوڑ گئے ماں باپ اور قربات والے اور عورتوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ

وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَاِذَا

اور قربات والے ترکہ چھوڑا ہو یا بہت حصہ بے اندازہ باندھا ہوا ۱۵

حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُو الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسْكِيْنَ فَارْزُقُوْهُمْ

بائنٹے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین ۱۶ آجائیں تو اس میں سے انھیں بھی

مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكَوْا

کچھ دو ۱۷ اور اُن سے اچھی بات کہو ۱۸ اور ڈریں ۱۹ وہ لوگ اگر

نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کر دیتے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نہ کرو تاکہ انھیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت پیش نہ آئے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے خواہ حرہ ہوں یا امیر یعنی باندی مسئلہ تمام امت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لیے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیویاں تھیں حضور نے فرمایا ان میں سے چار رکھنا تر مذی کی حدیث میں ہے کہ عیسان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے ان کی دس بیویاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوئیں حضور نے حکم دیا ان میں سے چار رکھو۔

۱۳ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مہر کی مستحق عورتیں ہیں نہ کہ ان کے اولیاء اگر اولیاء نے مہر وصول کر لیا ہو تو انھیں لازم ہے کہ وہ مہر اس کی مستحق عورت کو پہنچا دیں ۱۴ مسئلہ عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جزو بہہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے

انھیں مجبور کرنا اُن کے ساتھ بدخلقی کرنا نہ چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے طہمتی لگھو فرمایا جس کے معنی ہیں دل کی خوشی سے معاف کرنا ۱۵ جو اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کا مصرف پہنچائیں اس کو بے محل خرچ کرتے ہیں اور اگر اُن پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کر دیں گے ۱۶ جس سے ان کے دل کو تسلی ہو اور وہ پریشان نہ ہوں مثلاً یہ کہ مال تمھارا ہے اور تم ہوشیار ہو جاؤ گے تو انھیں سپرد کیا جائیگا ۱۷ کہ ان میں ہوشیاری اور معاملہ فہمی پیدا ہوئی یا نہیں ۱۸ یتیم کا مال کھانے سے ۱۹ زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہ دیتے تھے اس آیت میں اس رسم کو باطل کیا گیا ۲۰ اجنبی جن سے کوئی میت کا وارث نہ ہو ۲۱ قبل تقسیم اور یہ دنیا مستحب ہے ۲۲ اس میں مغر جمل وعدہ حسنا اور دعا خیر سب داخل ہیں اس آیت میں میت کے ترکہ سے غیر وارث رشتہ داروں اور یتیموں کو کچھ بطور صدقہ دینے اور قول مروت کہنے کا حکم دیا ۲۳ یا زنا یا صاحبہ اس پر عمل تھا مخبر بن سیرن سے مروی ہے کہ ان کے والد نے تقسیم میراث کے وقت ایک بکری ذبح کر کے کھانا پکایا اور رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کو کھلایا اور یہ تمیت بڑھی ابن سیرن نے اسی مضمون کی عبیدہ سلمانی سے بھی روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ کہا اگر یہ آیت نہ آئی ہوتی



مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعْفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ

اپنے بعد ناتوان اولاد چھوڑتے تو ان کا کیسا اُنھیں خطرہ ہوتا تو چاہیے کہ اللہ سے

وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى

ڈریں ۲۱ اور سیدھی بات کریں ۲۲ وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں

ظُلْمًا اِنَّهَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۝ وَسَيَصْلُوْنَ سَعِيْرًا ۝

وہ تو اپنے پیٹ میں زری آگ بھرتے ہیں ۲۳ اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے

يُوصِيْكُمْ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلَّذِيْ كَانَ لِكُمْ مِنْ اَمْوَالِكُمْ

اللہ تمھیں حکم دیتا ہے ۲۴ تمھاری اولاد کے بارے میں ۲۵ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے ۲۶

فَاِنْ كُنْ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۝ وَاِنْ

پھر اگر زری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر ۲۷ تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر

كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۝ وَلِابْنِكُمُ الْكُلِّ وَاحِدٌ مِّمَّاهُمَا

ایک لڑکی ہو تو اُس کا آدھا ۲۸ اور میت کے مال باپ کو ہر ایک کو

النِّصْفُ ۝ وَمِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۝ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ

اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو ۲۹ پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور مال باپ

وَوَرِثَةُ اَبُوْهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۝ اِنْ كَانَ لَهُ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ

چھوڑے ۳۰ تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں ۳۱

النِّصْفُ ۝ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَا اَوْ دِيْنٍ اَبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ

تو ماں کا چھٹا ۳۲ بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے ۳۳ تمھارے باپ اور

اَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةٌ مِّنْ

تمھارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمھارے زیادہ کام آئے گا ۳۴ یہ حصہ بانٹھا ہوا ہے

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰



۳۷ خواہ ایک بی بی ہو یا کئی ایک ہوگی تو وہ اکیلی چوتھائی پائے گی کئی ہوگی تو سب اس چوتھائی میں برابر شریک ہوں گی خواہ بی بی ایک ہو یا کئی ہوں حصہ ہی رہے گا ۳۸ خواہ بی بی ایک ہو یا زیادہ ۳۹ کیونکہ وہ ماں کے رشتہ کی بدولت مستحق ہوئے اور ماں تہائی سے زیادہ نہیں پائی اور اسی لئے اُن میں مرد کا حصہ عورت سے زیادہ نہیں ہے ۳۹ اپنے وارثوں کو تہائی سے زیادہ وصیت کر کے کسی ارث حق میں وصیت کر کے مسائل فرائض ارث کی قسم میں اصحاب فرائض وہ لوگ ہیں جن کے لئے حصے مقرر ہیں مثلاً بیٹی ایک تو اسی مال کی مالک زیادہ ہوں تو حصے کے لئے دو تہائی پوتی اور پوتی اور اس سے نیچے کی ہر پوتی اگر میت کے اولاد نہ ہو تو بیٹی کے حکم میں ہے اور اگر میت نے ایک بیٹی چھوڑی ہو تو یہ اس کے ساتھ چھٹا پائے گی اور اگر میت نے دو بیٹیاں چھوڑیں تو بھی پوتی ساقط ہوگی لیکن اگر اس کے ساتھ یا اس کے نیچے درج میں کوئی لڑکا ہوگا تو وہ اس کو عصبہ بنادے گا سبکی بہن میت کے بیٹا یا پوتا نہ چھوڑنے کی صورت میں بیٹیوں کے حکم میں ہے، علانی بہنیں جو باپ یا شریک ہوں اور ان کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں وہ حقیقی بہنوں کے نہ ہونے کی صورت میں ان کی مثل میں اور دونوں قسم کی بہنیں یعنی علانی و حقیقی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ جاتی ہیں اور بیٹے اور پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ کے ساتھ ساقط اور امام حساب کے نزدیک دادا کے ساتھ بھی محرم ہیں۔

اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ  
 اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے اور تمہاری بی بیوں جو چھوڑ جائیں  
 اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهِنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ  
 اُس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر اُن کی اولاد ہو تو اُن کے ترکہ میں سے تمہیں  
 الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِيْنَ بِهَا اَوْ دِيْنٌ  
 چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دین  
 وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ  
 نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے ۳۷ اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے  
 لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمْنُ مِمَّا تَرَكَتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ  
 اولاد ہو تو اُن کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں ۳۸ جو وصیت تم کر جاؤ  
 تُوصُوْنَ بِهَا اَوْ دِيْنٌ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَلَةً اَوْ  
 اور دین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے  
 اِمْرَاَةً وَّلَهُ اَخٌ اَوْ اُخْتُ فَلِكُلٍّ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ  
 ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو اُن میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر  
 كَانُوا اَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ  
 وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں ۳۹ میت کی  
 وَصِيَّةٍ يُّوصِيْ بِهَا اَوْ دِيْنٌ غَيْرَ مَضَارٍّ وَصِيَّةٍ مِّنَ اللّٰهِ  
 وصیت اور دین نکال کر جس میں اُس نے نقصان نہ پہنچایا ہو ۳۹ یہ اللہ کا ارشاد ہے  
 وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ  
 اور اللہ علم والا حکم والا ہے یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم لائے اللہ اور اللہ کے رسول کا

سوتیلے بھائی بہن جو فقط ماں میں شریک ہوں ان میں سے ایک ہو تو چھٹا اور زیادہ ہوں تو تہائی اور اُن میں مرد و عورت برابر حصہ پائینگے اور بیٹے پوتے اور اس سے ماتحت کے پوتے باپ دادا کے ہوتے ساقط ہو جائیں گے باپ چھٹا حصہ یا بیگنا اگر میت نے بیٹا یا پوتا یا اس سے نیچے کے پوتے چھوڑے ہوں اور اگر میت نے بیٹی یا پوتی یا اور نیچے کی کوئی پوتی چھوڑی ہو تو باپ چھٹا اور وہ باقی بھی پائینگا جو اصحاب فرض کو دے کر بچے دادا یعنی باپ کا باپ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں مثل باپ کے ہے سوائے اس کے کہ ماں کو قسمت باقی کی طرف رد نہ کر سکے گا۔ ماں کا چھٹا حصہ ہے اگر میت نے اپنی اولاد یا اپنے بیٹے یا پوتے یا پوتے کی اولاد یا بہن بھائی میں سے دو چھوڑے ہوں خواہ وہ بھائی سگے ہوں یا سوتیلے اور اگر ان میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو تو ماں مل کا تہائی پائے گی اور اگر میت نے زوج یا زوجہ کا چھٹا حصہ دینے کے بعد برباد کر رہا ہو تو اس کا تہائی ملے گا اگر وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی یا باپ کی طرف سے ہو یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ ہوں اور قریب دالی دور دالی کے لئے صاحبہ ہوتی ہے اور ماں ہر ایک ہجرت کو باپ کی طرف کی جدت باپ کے ہونے سے محبوب ہوتی ہیں اس صورت میں کچھ نہ ملے گا زوج چھٹا پائینگا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے پوتے پر پوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو اور اگر اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو شوہر نصف پائینگا زوجیت کی اور اس کے بیٹے پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ پائے گی اور نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی عصبہات وہ وارث ہیں جن کے لئے کوئی حصہ معین نہیں اصحاب فرض سے جو باقی بچتا ہے وہ پاتے ہیں اُن میں سب اولی میثا ہے پھر اس کا بیٹا پھر اور نیچے کے پوتے پھر باپ پھر دادا پھر بانی سلسلہ میں جہاں تک کوئی پایا جائے پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلے یعنی باپ شریک بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر باپ شریک بھائی کا بیٹا پھر چچا پھر باپ کے چچا پھر دادا کے چچا پھر آؤاد کرنے والا پھر اس کے عصبہات ترتیب وار اور جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ جاتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں وہ نہیں ذوی الارحام اصحاب فرض اور عصبہات کے سوا

تو ماں کو زوج یا زوجہ کا حصہ دینے کے بعد برباد کر رہا ہو تو اس کا تہائی ملے گا اگر وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی یا باپ کی طرف سے ہو یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ ہوں اور قریب دالی دور دالی کے لئے صاحبہ ہوتی ہے اور ماں ہر ایک ہجرت کو باپ کی طرف کی جدت باپ کے ہونے سے محبوب ہوتی ہیں اس صورت میں کچھ نہ ملے گا زوج چھٹا پائینگا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے پوتے پر پوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو اور اگر اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو شوہر نصف پائینگا زوجیت کی اور اس کے بیٹے پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ پائے گی اور نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی عصبہات وہ وارث ہیں جن کے لئے کوئی حصہ معین نہیں اصحاب فرض سے جو باقی بچتا ہے وہ پاتے ہیں اُن میں سب اولی میثا ہے پھر اس کا بیٹا پھر اور نیچے کے پوتے پھر باپ پھر دادا پھر بانی سلسلہ میں جہاں تک کوئی پایا جائے پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلے یعنی باپ شریک بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر باپ شریک بھائی کا بیٹا پھر چچا پھر باپ کے چچا پھر دادا کے چچا پھر آؤاد کرنے والا پھر اس کے عصبہات ترتیب وار اور جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ جاتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں وہ نہیں ذوی الارحام اصحاب فرض اور عصبہات کے سوا



يُدْخِلُهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ

ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ

حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاَسْتَشْهَدُوا عَلَيْهِنَّ

أَرْبَعَةٌ مِّنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَامْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ

يَتَوَقَّعَنَّ الْمَوْتَ أَوْ يُجْعَلَ لَّهُنَّ سَبِيلٌ ۝ وَالَّذِينَ يَأْتِيَنَّهَا

مِنْكُمْ فَادْهَبُوا بِهَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا إِنَّ اللَّهَ

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ

السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ

اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں ۷۷

جو اقارب میں وہ ذوی الارحام میں داخل ہیں اور ان کی ترتیب عصبات کے مثل ہے ۷۴ کیونکہ مکمل حدوں سے تجاوز کرنے والا کافر ہے اس لیے کہ مومن کیسا بھی گنہگار ہو ایمان کی حد سے تو نہ گزرے گا۔

۷۵ یعنی مسلمانوں میں کے۔

۷۶ کہ وہ بدکاری نہ کرنے پائیں۔

۷۷ یعنی حد مقرر فرمائے یا توبہ

اور نکاح کی توفیق دے جو مفسدین

اس آیت میں الفاحشۃ (بدکاری)

سے زنا مراد دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جس کا

مکمل حدود نازل ہونے سے قبل تھا حدود کے

ساتھ منسوخ کیا گیا (خازن و جلالین احمدی)

۷۸ جہڑ کو گھڑ کو بڑا کہو شرم دلاؤ جو تیاں مارو

(جلالین و مارک و خازن وغیرہ)۔

۷۹ حسن کا قول ہے کہ زنا کی سزا پہلے ایذا

مقرر کی گئی پھر جس پھر کوٹے مارنا یا سنگسار

کرنا ابن بکر کا قول ہے کہ پہلی آیت دلالتی

بیات جنہ ان عورتوں کے باب میں ہے جو

عورتوں کے ساتھ (بطریق مساحقت) بدکاری

کرتی ہیں اور دوسری آیت والذین لو اطلت

کرنے والوں کے حق میں ہے اور زانی اور

زانیہ کا حکم سورہ نوری میں بیان فرمایا گیا اس

تقدیر پر یہ آیتیں غیر منسوخ ہیں اور ان

میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے

دلیل ظاہر ہے اس پر جو وہ فرماتے ہیں

کہ لو اطلت میں تعزیر ہے حد نہیں۔

۸۰ نہاک کا قول ہے کہ جو توبہ موت

سے پہلے ہو وہ قریب ہے۔

۸۱ اور توبہ میں تاخیر کرتے جاتے ہیں۔



۴۸ قبول توبہ کا وعدہ جو اوپر کی آیت میں گزرا وہ ایسے لوگوں کے لئے نہیں ہے اللہ مالک ہے جو چاہے کرے ان کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے بخشے یا عذاب فرمائے اس کی مرضی (احمدی) ۴۹ اس سے معلوم ہوا کہ وقت موت کا فری توبہ اور اس کا ایمان مقبول نہیں ۵۰ نشان نزول زمانہ جاہلیت کے لوگ مال کی طرح اپنی اقارب کی بی بیوں کے بھی ارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تھے مہر انھیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور خود مہر لے لیتے یا انھیں قید کر رکھتے کہ جو ورثہ انھوں نے پایا ہے وہ دے کر ربانی حاصل کریں یا مرجائیں تو یہ ان کے وارث ہو جائیں غرض وہ عورتیں بالکل ان کے ہاتھ میں مجبور ہوتی تھیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی گئی ۵۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ اس کے متعلق ہے جو اپنی بی بی سے نفرت رکھتا ہو اور اس لئے بدسلوکی کرتا ہو کہ عورت پریشان ہو کر مہر واپس کرے یا چھوڑ دے اس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی۔

لن تنالوا

۱۱۸

النساء ۴

حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ النَّسَاءَ وَلَا الَّذِينَ

یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی ۴۸ اور نہ ان کی

يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۵۱

جو کافر میں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ۴۹ اے ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ نہ بردستی ۵۰ اور عورتوں کو روکو کہ نہیں

لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ

اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو ۵۱ مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں ۵۰

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا

اور ان سے اچھا برتاؤ کرو ۵۲ پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں ۵۱ تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو

وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ۵۲ وَإِنْ أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ

اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے ۵۵ اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو

زَوْجٍ وَلَا تَتِمُّ أَحَدُهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذْ وَامِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَ

۵۶ اور اُسے ڈھیروں مال دے چکے ہو ۵۵ تو اُس میں سے کچھ واپس نہ لو ۵۵ کیا اُسے واپس لگے

بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۵۷ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ

جھوٹ بانڈھ کر اور کھلے گناہ سے ۵۶ اور کیونکر اُسے واپس لو گے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے

بَعْضٌ وَآخِذْنَ مِنْكُمْ مِّنْهُنَّ غِلْظًا ۵۸ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ

سلنے بے پردہ ہو لیا اور وہ تم سے گاڑھا عہد لے چکیں ۵۸ اور باپ دادا کی منکوحہ سے

مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ

نکاح نہ کرو ۶۱ مگر جو ہو گزرا وہ بیشک بے حیائی ۶۲ اور غضب کا کام ہے اور بہت

۴۸ قبول توبہ کا وعدہ جو اوپر کی آیت میں گزرا وہ ایسے لوگوں کے لئے نہیں ہے اللہ مالک ہے جو چاہے کرے ان کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے بخشے یا عذاب فرمائے اس کی مرضی (احمدی) ۴۹ اس سے معلوم ہوا کہ وقت موت کا فری توبہ اور اس کا ایمان مقبول نہیں ۵۰ نشان نزول زمانہ جاہلیت کے لوگ مال کی طرح اپنی اقارب کی بی بیوں کے بھی ارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تھے مہر انھیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور خود مہر لے لیتے یا انھیں قید کر رکھتے کہ جو ورثہ انھوں نے پایا ہے وہ دے کر ربانی حاصل کریں یا مرجائیں تو یہ ان کے وارث ہو جائیں غرض وہ عورتیں بالکل ان کے ہاتھ میں مجبور ہوتی تھیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی گئی ۵۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ اس کے متعلق ہے جو اپنی بی بی سے نفرت رکھتا ہو اور اس لئے بدسلوکی کرتا ہو کہ عورت پریشان ہو کر مہر واپس کرے یا چھوڑ دے اس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی۔

ایک قول یہ ہے کہ لوگ عورت کو طلاق دیتے پھر رجعت کر لے پھر طلاق دیتے اس طرح اس کو معلق رکھتے تھے کہ نہ وہ ان کے پاس آرام پاسکتی نہ دوسری جگہ ٹھکانا کر سکتی اس کو منع فرمایا گیا۔

ایک قول یہ ہے کہ میت کے اولیاء کو خطاب ہے کہ وہ اپنے موثر کی بی بی کو نہ روکیں۔ ۵۲ شوہر کی نافرمانی یا اُس کی یا اس کے گھر والوں کی ایذا و بد زبانی یا حرام کاری ایسی کوئی حالت ہو تو خلع چاہنے میں مضائقہ نہیں۔

۵۳ کھلانے پہنانے میں بات چیت میں اور زوجیت کے امور میں۔ ۵۴ بدخلقی یا صورت ناپسند ہونے کی وجہ سے تو صبر کرو اور جدائی مت چاہو۔ ۵۵ ولد صالح وغیرہ۔

۵۶ یعنی ایک کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرنا۔

۵۷ اس آیت سے گراں مہر مقرر کرنے کے جواز پر دلیل لائی گئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسر منبر فرمایا عورتوں کے مہر گراں نہ کرو ایک عورت نے یہ آیت پڑھ کر کہا کہ اے ابن خطاب اللہ ہمیں دیتا ہے اور تم منع کرتے ہو اس پر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمر تجھ سے ہر شخص زیادہ سمجھ دار ہے جو چاہے مہر مقرر کرے سبحان اللہ خلیفہ رسول کے شان انصاف اور نفس شریف کی پاکی رَزَقْنَاكَ اللَّهُ تَعَالَىٰ اِتَّبَاعُهُ آمِينَ ۵۸ کیونکہ جدائی تمہاری طرف سے ہے۔ ۵۹ یہ اہل جاہلیت کے اس فعل کا رد ہے کہ جب انھیں کوئی دوسری عورت پسند آتی تو وہ اپنی بی بی پر تمہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہو کر جو کچھ لے چکی ہے اُس دے اس طریقہ کو اس آیت میں منع فرمایا اور جھوٹ اور گناہ بتایا ۶۰ وہ عہد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے فَاَمْسَاكُم بِعُقُودٍ اَوْ تَسْتَرِجُوا بِاِحْسَانٍ مسئلہ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ غلط صحیح سے مہر ملو کہ ہو جاتا ہے۔ ۶۱ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ اپنی ماں کے سوا باپ کے بعد اسکی دوسری عورت کو بیٹا بیاد لیتا تھا ۶۲ کیونکہ باپ کی بی بی بمنزل ماں کے ہی کہہ لیا جاتا تھا اس سے طبعی مراد ہے اس سے نکاح ہوتا ہے کہ باپ کی سوتیلہ یعنی جس سے اس نے صحبت کی ہو خواہ نکاح کر کے یا بطریق زنا یا وہ باندی ہو اس کا وہ مالک ہو کر ان میں سے ہر صورت میں بیٹے کا اس سے نکاح حرام ہے۔

۵۸ کیونکہ جدائی تمہاری طرف سے ہے۔ ۵۹ یہ اہل جاہلیت کے اس فعل کا رد ہے کہ جب انھیں کوئی دوسری عورت پسند آتی تو وہ اپنی بی بی پر تمہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہو کر جو کچھ لے چکی ہے اُس دے اس طریقہ کو اس آیت میں منع فرمایا اور جھوٹ اور گناہ بتایا ۶۰ وہ عہد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے فَاَمْسَاكُم بِعُقُودٍ اَوْ تَسْتَرِجُوا بِاِحْسَانٍ مسئلہ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ غلط صحیح سے مہر ملو کہ ہو جاتا ہے۔ ۶۱ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ اپنی ماں کے سوا باپ کے بعد اسکی دوسری عورت کو بیٹا بیاد لیتا تھا ۶۲ کیونکہ باپ کی بی بی بمنزل ماں کے ہی کہہ لیا جاتا تھا اس سے طبعی مراد ہے اس سے نکاح ہوتا ہے کہ باپ کی سوتیلہ یعنی جس سے اس نے صحبت کی ہو خواہ نکاح کر کے یا بطریق زنا یا وہ باندی ہو اس کا وہ مالک ہو کر ان میں سے ہر صورت میں بیٹے کا اس سے نکاح حرام ہے۔



۶۳ اب اس کے بعد جس قدر عورتیں حرام ہیں ان کا بیان فرمایا جاتا ہے اُن میں سات تو نسب سے حرام ہیں ۶۴ اور بر عورت جس کی طرف باپ یا مال کے ذریعہ سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی دادیاں و نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں داخل ہیں ۶۵ پوتیاں اور نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں ۶۶ یہ سب سگی ہوں یا سوتیلی ان کے بعد ان عورتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو سب سے حرام ہیں ۶۷ دودھ کے رشتے شیر خوار کی مدت میں قلیل دودھ پیا جائے یا کثیر اس کے ساتھ حرمت متعلق ہوتی ہے شیر خوار کی مدت حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تیس ماہ اور صاحبین کے نزدیک دو سال ہیں شیر خوار کی مدت کے بعد جو دودھ پیا جائے اس سے حرمت متعلق نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے رضاعت (شیر خوار) کو نسب کے والہ حصہ ۵

۶۸ قلم مقام کیا ہے اور دودھ پلانے والی کو شیر خوار کی مال اور اس کی لڑکی کو شیر خوار کی بہن فرمایا اس طرح دودھ پلانی کا شوہر

شیر خوار کا باپ اور اس کا باپ

شیر خوار کا دادا اور اس کی بہن اس کی بھوپہ

اور اس کا بہرہ جو دودھ پلانی کے سوا اور کسی

عورت سے بھی خواہ وہ قبل شیر خوار کی پیدا

ہو یا اس کے بعد وہ سب اس کے سوتیلے بھائی

بہن ہیں اور دودھ پلانی کی ماں شیر خوار کی مانی

اور اس کی بہن اس کی خالہ اور اس شوہر سے

اس کے جو بچے پیدا ہوں وہ شیر خوار کے رضاعی

بھائی بہن اور اس شوہر کے علاوہ دوسرے

شوہر سے جو ہوں وہ اس کے سوتیلے بھائی بہن

اس میں اہل یہ حدیث ہے کہ رضاع سے وہ رشتے

حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں اس لیے

شیر خوار پر اس کے رضاعی ماں باپ اور ان کے

نسبی و رضاعی اصول و فروع سب حرام ہیں۔

۶۹ یہاں سے عورات بالہ صغیرہ کا بیان ہے

۷۰ وہ تین ذکر فرمائی گئیں بیٹیوں کی مائیں بیٹیوں

کی بیٹیاں بیٹیوں کی بیٹیاں بیٹیوں کی مائیں

صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ وہ بیٹیاں

مذکورہ ہوں یا غیر مذکورہ یعنی اُن سے صحبت

ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو ۷۱ گو وہ بیٹیاں ہوں

غالب حال کا بیان ہے حرمت کیلئے شرط نہیں

۷۲ ان کی ماؤں سے طلاق یا موت وغیرہ

کے ذریعہ سے قبل صحبت جدائی ہونے کی صورت

میں ان کے ساتھ نکاح جائز ہے۔

۷۳ اس سے متنبی نکل گئے اُن کی عورتوں

کے ساتھ نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی

بی بی بھی حرام ہے کیونکہ وہ نسب کے حکم میں ہے

اور پوتے پر پوتے بیٹیوں میں داخل ہیں۔

۷۴ یہ بھی حرام ہے خواہ دونوں بہنوں سے نکاح کے ذریعہ جماع کیا جائے یا ملک میں کے ذریعہ سے وطن میں اور حدیث شریف میں بھی پھٹی پھٹی اور خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا بھی حرام فرمایا گیا اور رضاع

یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا حرام ہے جن میں سے ہر ایک کو مرد فرض کرنے سے دوسری اس کے لیے حلال نہ ہو جیسے کہ بھوپہ بھتیجی کہ اگر بھوپہ کو مرد فرض کیا جائے تو بھوپہ بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کیا جائے تو بھوپہ بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر صرف ایک طرف سے ہو تو جمع حرام نہ ہو گی جیسے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی

ان دونوں کو جمع کرنا حلال ہے کیونکہ شوہر کی لڑکی کو مرد فرض کیا جائے تو اس کے لیے باپ کی بی بی تو حرام رہتی ہے مگر دوسری طرف سے یہ بات نہیں ہے یعنی شوہر کی بی بی کو اگر مرد فرض کیا جائے تو یہ اجنبی ہوگا اور کوئی رشتہ ہی نہ رہے گا ۷۵ کہ غنازہ جو کہ انیس پانچ شوہروں کے وہ تھا اسے لیے بعد اس کے حلال میں اگرچہ دارالحرب میں اُن کے شوہر موجود ہوں کیونکہ متاثرین دارین کی وجہ سے ان کی شوہروں سے فرقت ہو چکی تھان نزول حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے ایک روز بہت سی قیدی عورتیں پائیں جن کے شوہر دارالحرب میں موجود تھے تو ہم نے اُن سے قربت میں تامل کیا۔ اور

سَيِّدًا ۵ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ وَابْنَاتُكُمْ وَأَخَوَتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ

بری راہ ۶۳ حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں ۶۴ اور بیٹیاں ۶۵ اور بہنیں اور بھوپہ بھیاں اور خالائیں

وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمُ مِنَ

اور بھتیجیاں اور بھانجیاں ۶۶ اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا ۶۷ اور دودھ کی

الرِّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي جُحُورِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ

بہنیں اور عورتوں کی مائیں ۶۸ اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ۶۹ اُن بی بیوں سے

الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمُ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

جن سے تم صحبت کر چکے ہو پھر اگر تم نے اُن سے صحبت نہ کی ہو تو اُن کی بیٹیوں میں حرج نہیں ہے

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ

اور تمہاری نسلی بیٹیوں کی بیبیوں ۷۰ اور دو بہنیں

الْأَخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۱۵

اکٹھ کرنا ۷۱ مگر جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ كَتَبَ

اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں ۷۲ یہ اللہ کا

اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَاحِلَ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَلِكَُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ

نوشتہ ہے تم پر اور اُن کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو

فُحْصِنَ غَيْرُ مَسَافِحِينَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ

قید لاتے ۷۳ نہ پانی گراتے ۷۴ تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو

فَاتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ

ان کے بندھے ہوئے مہر انھیں دو اور قرار داد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے

۷۵ یہ بھی حرام ہے خواہ دونوں بہنوں سے نکاح کے ذریعہ جماع کیا جائے یا ملک میں کے ذریعہ سے وطن میں اور حدیث شریف میں بھی پھٹی پھٹی اور خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا بھی حرام فرمایا گیا اور رضاع

یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا حرام ہے جن میں سے ہر ایک کو مرد فرض کرنے سے دوسری اس کے لیے حلال نہ ہو جیسے کہ بھوپہ بھتیجی کہ اگر بھوپہ کو مرد فرض کیا جائے تو بھوپہ بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کیا جائے تو بھوپہ بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر صرف ایک طرف سے ہو تو جمع حرام نہ ہو گی جیسے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی

ان دونوں کو جمع کرنا حلال ہے کیونکہ شوہر کی لڑکی کو مرد فرض کیا جائے تو اس کے لیے باپ کی بی بی تو حرام رہتی ہے مگر دوسری طرف سے یہ بات نہیں ہے یعنی شوہر کی بی بی کو اگر مرد فرض کیا جائے تو یہ اجنبی ہوگا اور کوئی رشتہ ہی نہ رہے گا ۷۵ کہ غنازہ جو کہ انیس پانچ شوہروں کے وہ تھا اسے لیے بعد اس کے حلال میں اگرچہ دارالحرب میں اُن کے شوہر موجود ہوں کیونکہ متاثرین دارین کی وجہ سے ان کی شوہروں سے فرقت ہو چکی تھان نزول حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے ایک روز بہت سی قیدی عورتیں پائیں جن کے شوہر دارالحرب میں موجود تھے تو ہم نے اُن سے قربت میں تامل کیا۔ اور



سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۵۱۰ حرمت مذکورہ ۵۱۱ نکاح سے یا ملک میں سے اس آیت سے کئی مسئلہ ثابت ہوئے مسئلہ نکاح میں مہر نہ دینی ہے مسئلہ اگر مہر معین نہ کیا ہو جب بھی واجب ہوتا ہے مسئلہ مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم وغیرہ جو چیزیں مال نہیں ہیں مسئلہ آنا قلیل جس کو مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا حضرت جابر اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم ہیں اس سے کم نہیں ہو سکتا ۵۱۲ والمحصنت ۵ اور اس سے حرام کاری مراد ہے اور اس تعبیر میں تنبیہ ہے کہ زانی محض شہوت رانی کرتا اور رستی نکالتا ہے اور اس کا فعل غرض صحیح اور مقصد حسن سے خالی ہوتا ہے نہ اولاد حاصل کرنا نہ نسل و نسب محفوظ رکھنا نہ اپنے نفس کو حرام سے بچانا ان میں سے کوئی بات اس کو مد نظر نہیں ہوتی وہ اپنے لفظہ و ملی کو ضائع کر کے دین و دنیا کے خسار میں گرفتار ہوتا ہے۔

۵۱۳ خواہ عورت مہر مقرر شدہ سے کم کرے یا بالکل بخش دے یا مقدار مہر کی اور زیادہ کرے۔

۵۱۴ یعنی مسلمانوں کی ایماندار کینزیں کیونکہ نکاح اپنی کینز سے نہیں ہوتا وہ بغیر نکاح ہی مولیٰ کے لیے حلال ہے معنی یہ ہیں کہ جو شخص حرہ مؤمنہ سے نکاح کی قدرت و وسعت نہ رکھتا ہو وہ ایماندار کینز سے نکاح کرے یہ بات عار کی نہیں ہے۔

مسئلہ جو شخص حرہ سے نکاح کی وسعت رکھتا ہو اس کو بھی مسلمان باندی سے نکاح کرنا جائز ہے مسئلہ اس آیت میں تو نہیں ہے مگر اوپر کی آیت وَاَجَلُّ لَكُمْ مَوَارِدًا ذَلِكُمْ سے ثابت ہے مسئلہ ایسے ہی کتابی باندی سے بھی نکاح جائز ہے اور مؤمنہ کے ساتھ نفس اوستحب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہے ۵۱۵ یہ کوئی عار کی بات نہیں فضیلت ایمان سے ہے اسی کو کافی سمجھو۔

۵۱۶ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ باندی کو اپنے مولیٰ کی اجازت بغیر نکاح کا حق نہیں اسی طرح غلام کو۔

۵۱۷ اگرچہ مالک ان کے مہر کے مولیٰ

بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۵۱۸ وَمَنْ لَمْ

تو اس میں گناہ نہیں ہے بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے اور تم میں

يَسْتَطِيعُ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَبِنْ كَمَا

بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے

مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتْيَتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيْمَانِكُمْ

جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کینزیں ۵۱۹ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے

بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ وَاتَّوَهُنَّ أَجُورَهُنَّ

تم میں ایک دوسرے سے ہر توان سے نکاح کرو ۵۲۰ ان کے مالکوں کی اجازت سے ۵۲۱ اور حسبِ ستور ان کے

بِالْعُرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَفِّحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا

مہر انہیں دو ۵۲۲ قید میں آئیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی ۵۲۳ جب وہ

أُحْصِنَ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ

قید میں آجائیں ۵۲۴ پھر بڑا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر

الْعَذَابُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصِدُّوا خَيْرٌ لَّكُمْ

۵۲۵ یہ ۵۲۶ اس کے لئے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے ۵۲۷

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۵۲۸ يَرْيِدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے بیان کرے اور تمہیں اگلوں کی روشیں

مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۵۲۹ وَاللَّهُ يَرْيِدُ أَنْ

بتائے ۵۳۰ اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے

يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيَرْيِدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا

رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو اپنے فروں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت

۵۳۱ لیکن باندیوں کو دنیا مولیٰ ہی کو دنیا سے کیونکہ خود وہ اور جو کچھ ان کے قبضہ میں ہو سب مولیٰ کی ملک ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے مالکوں کی اجازت سے مہر انہیں دو۔ ۵۳۲ یعنی علانیہ و خفیہ کسی طرح بدکاری نہیں کرتیں ۵۳۳ اور شوہر دار ہو جائیں ۵۳۴ جو شوہر دار نہ ہوں یعنی کچاں تازیانے کیونکہ حرہ کے لئے ستوا تازیانے ہیں اور باندیوں کو رحم نہیں کیا جاتا کیونکہ رحم قابلِ تصنیف نہیں ہے ۵۳۵ باندی سے نکاح کرنا ۵۳۶ باندی کے ساتھ نکاح کرنے سے کیونکہ اس سے اولاد ملوک پیدا ہوگی۔ ۵۳۷ انبیاء و صالحین کی۔



۹۵ اور حرام میں مبتلا ہو کر انہیں کی طرح ہو جاؤ ۹۵ اور اپنے فضل سے احکام سہل کرے ۹۶ اس کو عورتوں سے اور شہوات سے صبر و شجاعت سے بہتر ہے  
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں بھلائی نہیں اور ان کی طرف سے مہربانی نہیں ہو سکتا نیکوں پر وہ غالب آتی ہیں بد ان پر غالب آجاتے ہیں ۹۷ چوری خیانت غصب  
والمحصد ۵

عَظِيمًا ۲۷ يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ

الک ہو جاؤ ۹۸ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف کرے ۹۹ اور آدمی کمزور

ضَعِيفًا ۲۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

بنایا گیا ۹۸ اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ

بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۲۹

۹۱ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو ۹۲ اور

لَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۳۰ وَمَنْ يَفْعَلْ

اپنی جانیں قتل نہ کرو ۹۳ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے اور جو ظلم و

ذَلِكَ عَدُوًّا وَإِنَّا وَظَلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۳۱ وَكَانَ ذَلِكَ

زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اُسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کو

عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۳۲ إِن تَجْتَنِبُوا كَبِيرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ تُكْفِرُوا

آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تنہیں مانعت ہے

عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ۳۳ وَلَا تَمْنُوا

۹۴ تو تمہارے اور گناہ ۹۵ ہم بخش دیں گے اور تمہیں غت کی جگہ داخل کریں گے اور اس کی آرزو نہ کرو

مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ

جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ۹۶ مردوں کے لئے ان کی کمائی سے

مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۳۴ وَسْئَلُوا اللَّهَ

حصہ ہے اور عورتوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ۹۷ اور اللہ سے

مِنْ فَضْلِهِ ۳۵ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۳۶ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا

اس کا فضل مانگو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے اور ہم نے سب کے لئے

امید ہے کہ آخرت میں نیکوں کا ثواب بھی ہیں عورتوں سے دونا ملے گا اور عورتوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ گناہ کا عذاب ہمیں مردوں سے آدھا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی  
اور اس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو جو فضل دیا وہ عین حکمت ہے نہ کہ کو چاہیے کہ وہ اس کی قضا پر راضی رہے ۹۷ ہر ایک کو اُس کے اعمال کی جزا۔ شان نزول۔ ام المؤمنین  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم بھی اگر مرد ہوتے تو جہاد کرتے اور مردوں کی طرح جان فدا کرنے کا ثواب عظیم پاتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ  
مرد جہاد سے ثواب حاصل کر سکتے ہیں تو عورتیں شوہروں کی اطاعت اور پاکدامنی سے ثواب حاصل کر سکتی ہیں۔



۹۸ اس سے عقد موالا ت مراد ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مہجول النسب شخص دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور میں کوئی جنایت کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی دوسرے کہے میں نے قبول کیا اس صورت میں یہ عقد صحیح ہو جاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور دیت بھی اس پر آ جاتی ہے اور دوسرا بھی اسی کی طرح سے مہجول النسب ہو اور ایسا ہی کہے اور یہ بھی قبول کر لے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وارث اور اس کی دیت کا ذمہ دار ہوگا یہ عقد ثابت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے قائل ہیں۔  
۱۲۲  
۵۹۹ تو عورتوں کو ان کی اطاعت لازم ہے  
۵۱۰۰ اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مصالح اور تدابیر اور تادیب و حفاظت کی کئی باتیں ہی کر سکیں  
۵۱۰۱ شان نزول حضرت سعد بن مسیح نے اپنی بی بی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک ٹانچہ مارا ان کے والد انھیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے شوہر کی شکایت کی اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی  
۵۱۰۲ یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل و دانائی اور عبادت نبوت و خلافت و امامت و اذان و خطبہ و جماعت و حج و عمرہ و تشریق اور حدود و قصاص کی شہادت کے اور ورثہ میں دو حصے اور تہصیب اور نکاح و طلاق کے مالک ہونے اور نسبوں کے بنی طرف نسبت کیے جانے اور نماز و روزہ کے کامل طور پر قائل ہونے کے ساتھ کہ ان کے لئے کوئی زمانہ ایسا نہیں ہو کہ نماز و روزہ کے قابل نہ ہوں اور دائرہ عیول اور عیال مول کے ساتھ فضیلت دی  
۵۱۰۳ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقہ مردوں پر واجب ہے۔  
۵۱۰۴ اپنی عفت اور شوہروں کے گھر مال اور ان کے راز کی وسعت ۵۱۰۵ انھیں شوہر کی نافرمانی اور اس کے اطاعت نہ کرنے اور اس کے حقوق کا لحاظ نہ رکھنے کے نتائج سمجھا جو دنیا و آخرت میں پیش آتے ہیں اور اللہ کے عذاب کا خوف دلاؤ اور بتاؤ کہ ہمارا تم پر شرعاً حق ہے اور ہماری اطاعت تم پر فرض ہے اگر اس پر بھی نہ مانیں  
۵۱۰۶ ضرب غیر شدید ۵۱۰۷ اور تم گناہ کرتے ہو پھر بھی وہ تمہاری دعا قبول فرما لے ہے تو تمہاری زبردست عورتیں اگر قصور کرنے کے بعد معافی چاہیں تو تمہیں بطریق اولیٰ معاف کرنا چاہئے  
اور اللہ کی قدرت و برتری کا لحاظ رکھ کر ظلم سے محتذب ہونا چاہئے  
۵۱۰۸ اور جو زمین کے درمیان موافقت کی خواہش بھی رکھتے ہیں اور فریقین کو ان پر اطمینان بھی ہوتا ہے اور ان سے اپنے دل کی بات کہنے میں تامل بھی نہیں ہوتا ہے۔  
۵۱۰۹ جانتا ہو کہ زمین میں ظالم کون ہے مسئلہ خجوں کو زمین میں تفریق کر دینے کا اختیار نہیں  
۵۱۱۰ نہ جاننا کہ کو نہ جانے اس کی رویت میں نہ اس کی عبادت میں  
۵۱۱۱ ادب و تعظیم کے ساتھ اور ان کی خدمت میں مستعد رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں کمی نہ کرو مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اس کی ناک خاک آلود ہو حضرت ابوہریرہؓ نے عرض کیا کس کی یا رسول اللہ فرمایا جس نے بوڑھے مال باپ پائے یا ان میں سے ایک کو پایا اور جنتی نہ ہو گیا۔

مَوَالِیْ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدِیْنَ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ

مال کے مستحق بنادیلے میں جو کچھ چھوڑ جائیں مال باپ اور قرابت والے اور وہ جن سے تمہارا حلف بندہ چکا ۹۸

فَاَتَوْهُمْ نَصِیْبُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ۵۹۹

انھیں ان کا حصہ دو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلٰی النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی

مرد انہیں عورتوں پر ۹۹ اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر

بَعْضٌ وَّ بِمَا اَنْفَقُوا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالْصَّلٰحَةُ قِنْتُ حِفْظٌ

فضیلت دی ونا اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے ونا تو نیک بخت عورتیں ادب الیاں ہیں

لِلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالَّتِیْ تَخَافُوْنَ نَشْوٰزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ

خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں ونا جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو ۱۰۳ تو

وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضٰجِعِ وَاَضْرِبُوْھُنَّ اِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا

انھیں بچھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انھیں مارو ونا پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر

عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا طٰیْبًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا ۵۱۰۰

زیادتی کی کوئی راہ نچا ہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے ۱۰۱ اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑنے کا

بَیْنَھُمَا فَاَبْعَثُوْا حَکْمًا مِّنْ اٰھْلِہٖ وَحَکْمًا مِّنْ اٰھْلِہَا اِنْ

خوف ہو ونا تو ایک بیچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک بیچ عورت والوں کی طرف سے ۱۰۲

یُرِیْدَ اَصْلَاحًا یُّوْفِقُ اللّٰهُ بَیْنَھُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ۵۱۰۱

یہ دونوں اگر صلح کرنا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے ۱۰۳

وَاعْبُدُوْا اللّٰهَ وَلَا تَشْرَکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدِیْنَ اِحْسَانًا

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ ۱۰۴ اور ماں باپ سے بھلائی کرو ۱۰۵

۵۱۰۶ اور اللہ کی قدرت و برتری کا لحاظ رکھ کر ظلم سے محتذب ہونا چاہئے  
۵۱۰۷ اور جو زمین کے درمیان موافقت کی خواہش بھی رکھتے ہیں اور فریقین کو ان پر اطمینان بھی ہوتا ہے اور ان سے اپنے دل کی بات کہنے میں تامل بھی نہیں ہوتا ہے۔  
۵۱۰۸ جانتا ہو کہ زمین میں ظالم کون ہے مسئلہ خجوں کو زمین میں تفریق کر دینے کا اختیار نہیں  
۵۱۰۹ نہ جاننا کہ کو نہ جانے اس کی رویت میں نہ اس کی عبادت میں  
۵۱۱۰ ادب و تعظیم کے ساتھ اور ان کی خدمت میں مستعد رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں کمی نہ کرو مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اس کی ناک خاک آلود ہو حضرت ابوہریرہؓ نے عرض کیا کس کی یا رسول اللہ فرمایا جس نے بوڑھے مال باپ پائے یا ان میں سے ایک کو پایا اور جنتی نہ ہو گیا۔



۱۱۱ حدیث شریف میں ہے رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سلوک کرنے والوں کی عمر دراز اور رزق وسیع ہوتا ہے (بخاری و مسلم) ۱۱۲ حدیث: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اوتیم کی سرپرستی کرنے والا ایسے قریب ہونگے جیسے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی (بخاری شریف) حدیث: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ اور مسکین کی امداد و خبر گیری کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کے مثل ہے ۱۱۳ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل مجھے ہمیشہ ہمسایوں کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کرتے رہے اس حدیث کے گمان ہوتا تھا کہ ان کو وارث قرار دیں (بخاری و مسلم) ۱۱۴ یعنی بی بی یا جو صحبت میں رہے یا رفیق سفر ہو یا ساتھ پڑھے یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے ۱۱۵ اور مسافر و مہمان حدیث: جو اللہ والی صحبت ۵

اور روز قیامت پر ایمان رکھے اُسے چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے (بخاری و مسلم)۔  
۱۱۶ کہ انھیں انہی طاقات سے زیادہ تکلیف نہ دو اور سخت کامی نہ کرو اور کھانا کھانا بقدر ضرورت دو۔ حدیث: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بدخلق داخل نہ ہوگا (ترمذی)۔

۱۱۷ تنکیر خود میں جو رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذیل سمجھے۔  
۱۱۸ بخل یہ ہے کہ خود کھائے دوسرے کو نہ دے شے یہ کہ نہ کھائے نہ کھلے سچا یہ کہ خود بھی کھائے اور دوسرے کو بھی کھائے خود یہ کہ نہ کھائے دوسرے کو کھائے نشان نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرنے میں بخل کرتے اور چھپاتے تھے مسئلہ اس سے معاذم ہو کہ علم کو چھپانا مذموم ہے ۱۱۹ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کو پسند ہے کہ بندے پر اسکی نعمت ظاہر ہو مسئلہ اللہ کی نعمت کا انظار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے اور اس لیے آدمی کو اپنی حیثیت کے لائق جائز لباسوں میں بہتر پہننا مستحب ہے۔

۱۲۰ بخل کے بعد صرف بے جا کی بُرائی بیان فرمائی کہ جو لوگ محض نمود و نمائش اور نام آوری کے لیے خرچ کرتے ہیں اور رضائے الٰہی نہیں مقصود نہیں ہوتی جیسے کہ مشرکین و منافقین یہ بھی انھیں کے حکم میں ہیں جن کا حکم اوپر گزر گیا۔

۱۲۱ دنیا و آخرت میں دنیا میں تو اس طرح کہ وہ شیطانی کام کر کے اُس کو خوش کرتا رہا اور آخرت میں اس طرح کہ ہر کافر ایک شیطان کے ساتھ آتش زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا (خازن)۔  
۱۲۲ اس میں سراسر اُن کا نفع ہی تھا۔

وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ

اور رشتہ داروں ۱۱۱ اور یتیموں اور محتاجوں ۱۱۲ اور پاس کے ہمسائے

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ

اور دور کے ہمسائے ۱۱۳ اور کروٹ کے ساتھی ۱۱۴ اور راہ گیر ۱۱۵ اور اپنی باندی

أَيَّمَا لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُحْتَالًا فَخُورًا ۝ الَّذِينَ

غلام سے ۱۱۶ بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترالے والا بڑائی مارنے والا ۱۱۷ جو آپ

يَخْلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبَخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ

بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لیے کہیں ۱۱۸ اور اللہ نے جو انھیں اپنے فضل سے

اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ وَاعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝

دیا ہے اُسے چھپائیں ۱۱۹ اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ

اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں ۱۲۰ اور ایمان نہیں لاتے

بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا

اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا ۱۲۱ تو کتنا

فَسَاءَ قَرِينًا ۖ وَمَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

برا مصاحب ہے اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر

وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ ۖ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ۝ إِنَّ اللَّهَ

اور اللہ کے دیے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ۱۲۲ اور اللہ ان کو جانتا ہے اللہ ایک

لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يَّضْعِفْهَا وَيُؤْتِ

دورہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دوئی کرتا اور اپنے پاس سے



۱۲۳۹ اُس نبی کو اور وہ اپنی امت کے ایمان و کفر و نفاق اور تمام افعال پر گواہی دیں کیونکہ انبیاء اپنی امتوں کے افعال سے باخبر ہوتے ہیں ۱۲۴۰ کہ تم نبی الانبیاء ہو اور سارا عالم تمہاری امت ۱۲۵۰ کیونکہ جب وہ اپنی خطا سے کریں گے اور قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے خطانہ کی تھی تو اُن کے منہوں پر پتھر لگادی جائے گی اور ان کے اعضاء و جوارح کو گویائی دی جائیگی وہ اُن کے خلاف شہادت دیں گے ۱۲۶۰ شان نزول حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک جماعت صحابہ کی دعوت کی اُس میں کھانے کے بعد شراب پینے کی گئی بعضوں نے پنی کیونکہ اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی پھر مغرب کی نماز پڑھی امام نشہ میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عَبْدُ مَا عْبُدُونَ وَانْتُمْ عَابِدُونَ مَا عْبُدُوا مِطْرًا گئے اور دونوں جگہ لا ترک کردیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور نبی فاسد ہو گئے اُس پر یہ آیت نازل ہوئی وَالْحَصْنَتُ ۵

مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ۱۰ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۱۱ يَوْمَئِذٍ يُودُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصُوا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ۱۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنْبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ۱۳ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الصَّلَاةَ وَيُرِيدُونَ أَنْ تَتَّخِذُوا

اور انہیں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرما دیا گیا تو مسلمانوں نے نماز کے وقت میں شراب ترک کر دی اُس کے بعد شراب باطل حرام کر دی گئی مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کفر زبان پر لائے سے کفر نہیں ہوتا اس لیے کہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ میں دونوں جگہ لا ترک کفر ہے لیکن اس حالت میں حضور نے اُس کفر کا حکم نہ فرمایا بلکہ قرآن پاک میں اُن کو نَبَاً لِّلَّذِينَ آمَنُوا سے خطاب کیا گیا ۱۲۵۰ جبکہ پانی نہ پاؤ تم کرو ۱۲۶۰ اور پانی کا استعمال ضرور کرتا ہو ۱۲۷۰ یہ کنایہ ہے بے وضو ہونے سے ۱۲۸۰ یعنی جماع کیا ۱۳۱۰ اس کے استعمال پر قادر نہ ہونے خواہ پانی موجود نہ ہونے کے باعث یا دور ہونے کے سبب یا اُس کے حاصل کرنے کا آلہ نہ ہونے کے سبب یا سانپ - دزدہ - دشمن وغیرہ کوئی مانع ہونے کے باعث ۱۳۲۰ یہ حکم مریضوں - مسافروں - جنابت اور حدث والوں کو شامل ہے جو پانی نہ پائیں یا اس کے استعمال سے عاجز ہوں (مدارک) مسئلہ حیض و نفاس سے طہارت کے لیے بھی پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تمیم جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ۱۳۳۰ طریقہ تمیم: تمیم کرنے والا دل سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے تمیم میں نیت بالا جماع شرط ہے کیونکہ وہ نفس سے ثابت ہے جو چیز بھی کسی جنس سے ہو جیسے گرد و پتھر ان سب پر تمیم جائز ہے خواہ پتھر پر غبار بھی نہ ہو لیکن پاک ہونا ان چیزوں کا شرط ہے تمیم میں دو فرض ہیں ایک مرتبہ ہاتھ

مار کر چہرہ پر پھیریں دوسری مرتبہ ہاتھوں پر مسئلہ پانی کا ساتھ طہارت اصل ہے اور تمیم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا مقام ہے جس طرح حدیث پانی سے زائل ہوتا ہے اُسی طرح تمیم سے حتیٰ کہ ایک تمیم سے بہت سے فرائض نوافل ٹپٹے جاسکتے ہیں مسئلہ تمیم کرنے والے کے ہاتھ غسل اور وضو کرنے والی کی اقتدا صحیح ہے شان نزول غزوہ بنی المصطلق میں جب لشکر اسلام شب کو ایک بیابان میں اترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا وہاں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ مگھو گیا اس کی تلاش کے لیے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اقامت فرمائی صبح ہوئی تو پانی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آیت تمیم نازل فرمائی اُس پر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ لے آؤ ابوبکر یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے یعنی تمہاری برکت سے مسلمانوں کو بہت آسانیاں ہوئیں اور بیت فواد پہنچے پھر اونٹ اٹھایا گیا تو اس کے نیچے ہار ملا - ہار مگھ مہوئے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایتے میں بہت تمیمیں جس حضرت صدیق کے ہار کی وجہ سے قیام ان کی فضیلت و منزلت کا مشعر ہے صحابہ کا جستجو فرمانا اس میں ہدایت ہے کہ حضور کے ازواج کی خدمت مومنین کی سعادت ہے اور پھر حکم ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی ازواج کی







۱۵۱ معنی یہ ہیں کہ جو کفر رمے اس کی بخشش نہیں اس کے لیے ہمیشگی کا عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار مگر کب کبار ہو اور بے توبہ بھی مر جائے تو اس کے لیے غلو نہیں اس کی مغفرت اللہ کی مشیت میں ہے چاہے معاف فرمائے یا اس کے گناہوں پر عذاب کرے پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے اس آیت میں یہود کو ایمان کی ترغیب ہے اور اس پر بھی لات ہے کہ یہود پر صرف شرع میں شرک کا اطلاق درست ہے۔

۱۵۲ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور اس کا پیارا بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کے سوا کوئی جنت میں نہ داخل ہوگا اس آیت میں بتا دیا گیا کہ انسان کا دین داری اور صلاح و تقویٰ اور قرب و مقبولیت کا مدعی ہونا اور اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا کام نہیں آتا۔

۱۵۳ یعنی بالکل ظلم نہ ہوگا وہی مزاح دیکھائے گی جس کے وہ مستحق ہیں۔

۱۵۴ اپنے آپ کو بے گناہ اور مقبول یا گناہگار ۱۵۵ شان نزول یہ آیت کعب بن اشرف وغیرہ علماء یہود کے حق میں نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جمعیت لے کر قریش سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے پر حلف لینے پہنچے قریش نے ان سے کہا چونکہ تم کتابی ہو اس لیے تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان کریں کہ تم ہم سے فریب کے ساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دلانا ہو تو ہمارے بتوں کو سجدہ کرو تو انھوں نے شیطان کی اطاعت کر کے بتوں کو سجدہ کیا پھر اوسینا نے کہا کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا غلط صلی اللہ علیہ وسلم کعب بن اشرف نے کہا تمہیں ٹھیک راہ پر جو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی کہ انھوں نے حضور کی عداوت میں شرکین کے بتوں تک کو پوجا ۱۵۶ یہود کہتے تھے کہ ہم ملک و نبوت کے زیادہ حقدار ہیں تو ہم کیسے عربوں کا اتباع کریں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کو جھٹلادیا کہ ان کا ملک میں حصہ ہی کیا ہے اور اگر بالفرض کچھ ہوتا تو ان کا بھل اس درجہ کا ہے کہ ۱۵۷ انبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان سے ۱۵۸ نبوت و نصرت و غلبہ و غنت وغیرہ نعمتیں ۱۵۹ جیسا کہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو تو پھر اگر اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم کیا تو اس سے کیوں جلتے اور حسد کرتے ہو۔

يَسْأَلُ ۙ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝۱۵۱

۱۵۱ اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا کیا ترالی الذین یزکون انفسهم بل اللہ یزکی من یسألہ تم نے انھیں نہ دیکھا جو خود اپنی سمجھائی بیان کرتے ہیں ۱۵۲ بلکہ اللہ جسے چاہے ستم کرے اور

لَا يَظْلِمُوْنَ فَتِيْلًا ۝۱۵۲ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ان پر ظلم نہ ہوگا ورنہ خدائے دورے برابر ۱۵۳ دیکھو کیسا اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں ۱۵۴

وَكُفٰى بِهٖ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۱۵۴ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا اور یہ کافی ہے صریح گناہ کیا تم نے وہ نہ دیکھے جنہیں کتاب کا ایک

مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُوْنَ لِلَّذِيْنَ حَصَہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر اور کافروں کو کہتے

كُفَرُوْا هٰؤُلَاءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝۱۵۵ اُولٰٓئِكَ ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ پر ہیں یہ ہیں

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَلْعَنُ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيْرًا ۝۱۵۶ جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز اس کا کوئی یار نہ پائے گا ۱۵۷

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذَا الْيُتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝۱۵۸ کیا ملک میں ان کا کچھ حصہ ہے ۱۵۹ ایسا ہو تو لوگوں کو تل بھرنے دیں

اَمْ يَحْسَدُوْنَ النَّاسَ عَلَى مَا اٰتٰهُمْ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ يٰۤاٰلُوْغُوْنَ سَہ حسد کرتے ہیں ۱۶۰ اس پر جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ۱۶۱ تو

اَتَيْنَا آلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝۱۶۱ ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انھیں بڑا ملک دیا ۱۶۲

۱۶۲ یہود کہتے تھے کہ ہم ملک و نبوت کے زیادہ حقدار ہیں تو ہم کیسے عربوں کا اتباع کریں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کو جھٹلادیا کہ ان کا ملک میں حصہ ہی کیا ہے اور اگر بالفرض کچھ ہوتا تو ان کا بھل اس درجہ کا ہے کہ ۱۶۳ انبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان سے ۱۶۴ نبوت و نصرت و غلبہ و غنت وغیرہ نعمتیں ۱۶۵ جیسا کہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو تو پھر اگر اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم کیا تو اس سے کیوں جلتے اور حسد کرتے ہو۔



۱۶۲۹ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ۱۶۱۱ اور ایمان سے محروم رہا ۱۶۲۹ اس کے لئے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے ۱۶۳۳ جو ہر نجاست و گندگی اور قابل نفرت چیز سے پاک ہیں ۱۶۱۵ یعنی سایہٴ جنت جس کی راحت و تسلیش رسائی فہم و احاطہ بیان سے بالاتر ہو والحصنۃ

۱۶۵۹ اصحاب امانات اور حکام کو امانتیں دیانت داری کے ساتھ حق و دار کو ادا کرنے اور فیصلوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا بعض مفسرین کا قول ہے کہ فرائض بھی اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں ان کی ادائیگی اس حکم میں داخل ہے۔

۱۶۶۹ فریقین میں سے اصلاً کسی کی رعایت نہ ہو علمائے فرما یا کہ حاکم کو چاہئے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے (۱) اپنے پاس آنے میں جیسے ایک

عین کو موقع دے دوسرے کو بھی دے (۲) نشست دونوں کو ایک سی دے (۳) دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے (۴)

کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے (۵) فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائل حدیث شریف میں،

انصاف کرنے والوں کو قرب الہی میں نوری مہر عطا ہوں گے شان نزول بعض مفسرین نے اس کی شان نزول میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت عیلم

صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ خادم مکہ سے کہہ مغلطہ کی کلید لے لی پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے وہ کلید انھیں واپس

دی اور فرمایا کہ اب یہ کلید ہمیشہ تمہاری نسل میں رہے گی اس پر عثمان بن طلحہ حجتی اسلام لائے اگرچہ یہ واقعہ تھوڑے تھوڑے تغیرات کے ساتھ بہت سے محدثین نے ذکر کیا ہے مگر

احادیث پر نظر کرنے سے یہ قابل وثوق نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ابن عبداللہ اور ابن مندہ اور ابن اثیر کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے

فِيهِمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ۝۱۱۰ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِآيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا اَكْبَرًا

تو ان میں کوئی اس پر ایمان لایا ۱۶۲۹ اور کسی نے اس سے منہ پھیرا ۱۶۱۱ اور دوزخ کافی ہے بھڑکتی آگ ۱۶۲۹ جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی

نُصِبَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَلًا لَّهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ

ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انھیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۱۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلٰتِ

بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرٰى مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

عنقریب ہم انھیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے اَبَدًا اَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيْهَا زٰلٰجًا

ان کے لئے وہاں ستھری بی بیاں ہیں ۱۶۳۳ اور ہم انھیں وہاں اخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا اِنَّ اللّٰهَ يٰۤاْمُرُكُمْ اَنْ تُوَدُّوْا الْاٰمَنِيْنَ اِلٰى اٰهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ

۱۶۳۳ بیشک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انھیں سپرد کرو ۱۶۵۹ اور کہ جب تم بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعْبًا يَّعْظُمُ بِهِ

لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو ۱۶۶۹ بیشک اللہ تمھیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝۱۱۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اطِيعُوْا اللّٰهَ

بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا وَاطِيعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُولٰٓئِ الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنٰزَعْتُمْ فِيْ

اور حکم مانو رسول کا ۱۶۴۹ اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں ۱۶۴۸ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا

کر عثمان بن طلحہ شہ میں مدینہ طیبہ جافہ ہو کر مشرف باسلام ہو چکے تھے اور انھوں نے فتح مکہ کے روز کنبی خود اپنی خوشی سے پیش کی تھی بخاری اور مسلم کی حدیثوں سے یہی مستفاد ہوتا ہے۔ ۱۶۴۹ کہ رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی ۱۶۴۹ اسی حدیث میں حضور فرماتے ہیں جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم امرا و حکام کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔



شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

اٹھے تو اُسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝۵۹

پر ایمان رکھتے ہو ۱۶۹ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا کیا تم نے انھیں نہ

الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ

دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اُس پر جو تمھاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے

قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا

اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا بیج بنائیں اور اُن کو تو حکم یہ تھا کہ

أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝۶۰

اُسے اصلاح نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انھیں دور بہکاوے ۶۰

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ

اور جب اُن سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم

الْمُتَفِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ۝۶۱

دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں کیسی ہوگی جب اُن پر کوئی

مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ

افتاد پڑے ۶۱ بدلہ اس کا جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھجوا ۶۲ پھر اُسے محبوب تمھارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم

إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا أَحْسَنًا وَتَوْفِيقًا ۝۶۲

کھاتے کہ ہمارا مقصد تو بھلائی اور میل ہی تھا ۶۳ ان کے دلوں کی توبات اللہ جانتا ہے

فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرَضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ

تو تم اُن سے چشم پوشی کرو اور انھیں سمجھا دو اور ان کے معاملہ میں اُن سے رسا

کرتے ہے اولی الامر میں امام امیر بادشاہ  
حاکم قاضی سب داخل ہیں خلافت  
کا ملہ تو زمانہ رسالت کے بعد تیس سال رہی  
مگر خلافت ناقصہ خلفاء عباسیوں میں بھی تھی  
اور اب تو امامت بھی نہیں باقی جاتی، کیونکہ  
امام کے لئے قریش میں سے ہونا شرط ہے  
اور یہ بات اکثر مقامات میں معدوم کر دی ہے  
لیکن سلطنت و امارت باقی ہے اور چونکہ  
سلطان و امیر بھی اولو الامر میں داخل ہیں  
اس لیے ہم پر اُن کی اطاعت بھی لازم ہے  
۱۶۹ نشان نزول بشر نامی ایک منافق  
کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی نے کہا  
چلو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طے کر لیں  
منافق نے خیال کیا کہ حضور توبے رعایت  
محض حق فیصلہ دینگے اس کا مطلب حاصل  
نہ ہوگا اس لیے اس نے باوجود مدعی ایمان  
ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو  
بیچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس  
کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا  
مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت  
خوار ہے اس لیے اس نے باوجود ہم مذہب  
ہونے کے اس کو بیچ تسلیم نہ کیا ناچار منافق  
کو فیصلہ کے لیے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حضور آنا پڑا حضور نے جو فیصلہ دیا وہ  
یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے  
کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا  
اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
کے پاس لایا یہودی نے آپ سے عرض کیا  
کہ میرا اس کا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
طے فرما چکے لیکن حضور کے فیصلہ سے راضی  
نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں  
میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر  
مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اس کو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور اُس کے رسول کے فیصلے سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے ۱۶۱ جس سے بھاگنے بچنے کی کوئی  
راہ نہ ہو جیسی کہ بشر منافق بڑی کہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا ۱۶۲ اکفر و نفاق اور معاصی جیسا کہ بشر منافق نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے اعراض کر کے کیا  
۱۶۳ اور وہ عذر و مذمت کچھ کام نہ دے جیسا کہ بشر منافق کے مارے جانے کے بعد اس کے اولیاء اُس کے خون کا بدلہ طلب کرنے آئے اور بے جا معذرتیں کرنے اور باتیں بنانے لگے  
اللہ تعالیٰ نے اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں دلایا کیونکہ وہ کشتنی ہی تھا۔



۱۴۲۰ھ میں ان کے دل میں اثر کر جائے ۱۴۲۰ھ جبکہ رسول کا بھیجنا ہی اس لیے ہے کہ وہ مطاع بنائے جائیں اور ان کی اطاعت فرض ہو تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہو اس نے رسالت کو تسلیم نہ کیا وہ کافر واجب القتل ہے ۱۴۲۰ھ مصیبت نازمانی کر کے ۱۴۴۰ھ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کا برآری کا ذریعہ ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد ایک اعلیٰ روضہ اقدس پر حاضر ہوا اور روضہ شریف کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میں نے آپ کے فرمایا ہم نے سنا اور جاکے پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے ذَلَّكَ اللَّهُ لِيُظْهِرَ لَهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ لَعَلَّ هُمْ يَرْجِعُونَ ۱۲۹

**قَوْلًا بَلِيغًا ۱۲۹ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ**  
 بات کو ۱۲۹ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی  
**وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ**  
 جائے ۱۲۹ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں ۱۲۹ تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور  
**وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۱۳۰ فَلَا**  
 پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کنیوالا مہربان پائیں ۱۳۰ تو لے  
**وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ**  
 محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم  
**ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا**  
 حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان  
**تَسْلِيمًا ۱۳۱ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنْ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوْ**  
 لیں ۱۳۱ اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا  
**اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ**  
 اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ ۱۳۱ تو ان میں تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے  
**فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيثًا ۱۳۲**  
 جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی ہے ۱۳۲ تو اُس میں ان کا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنے  
**وَإِذَا آتَيْنَاهُم مِّنْ لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ۱۳۳ وَلَهْدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا**  
 اور ایسا ہوتا تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور ہر دوران کو سیدھی راہ کی  
**مُسْتَقِيمًا ۱۳۴ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ**  
 ہدایت کرتے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کر کے پانی روک لو انصافاً قریب والاہی پانی کا مستحق ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۴۹ھ جیسا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے اور توبہ کے لیے اپنے آپ کو قتل کا حکم دیا تھا شان نزول ثابت بن قیس بن شماس سے ایک یہودی نے کہا کہ اللہ نے تم پر اپنا قتل اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا تھا ہم اس کو بجالائے ثابت نے فرمایا کہ اگر اللہ تم پر فرض کرتا تو ہم بھی ضرور بجالاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۴۹ھ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ کی فرماں برداری کی۔



۱۸۱ اتو انبیاء کے مخلص فرمانبردار جنت میں ان کی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہو گئے  
 ۱۸۲ صدیق انبیاء کے سچے متبعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر قائم رہیں مگر اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل اصحاب مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔  
 ۱۸۳ انھوں نے راہ خدا میں جانیں دیں۔  
 ۱۸۴ وہ دیندار جو حق العباد اور حق اللہ کے دونوں ادا کریں اور ان کے احوال و اعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں شان نزول حضرت ثوبانؓ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرہ رنگ بدل گیا تھا حضرت نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے عرض کیا نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد مجھ پر اس کے کہ جب حضورؐ سامنے نہیں ہوتے تو اتنا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پاسکوں گا آیت اعلیٰ ترین مقام میں ہو گئے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرق منازل کے فرماں برداروں کو باریابی اور مصیبت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائیگا  
 ۱۸۵ دشمن کی گھات سے بچو اور اسے اپنے اوپر موقع نہ دو ایک قول یہ بھی ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی تدبیریں جائز ہیں

أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

یعنی انبیاء ۱۸۱ اور صدیق ۱۸۲ اور شہید ۱۸۳

وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ

اور نیک لوگ ۱۸۴ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا فضل ہے

اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ۖ يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ

اور اللہ کا تقی سے جاننے والا اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو ۱۸۵

فَإِنْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوْ تَنْفِرُوا جَمِيعًا ۗ وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَن لِّيُضِلَّنَّ

پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلویا اکٹھے چلو اور تم میں کوئی وہ ہے کہ ضرور دیر لگائیگا ۱۸۶

فَإِنْ أَصَابَكُمْ مُّصِيبَةٌ ۖ قَالُوا أَتُحِبُّونَ اللَّهَ عَلَىٰ مَا أُذْلِمَ

پھر اگر تم پر کوئی افتاد پڑے تو کہے خدا کا مجھ پر احسان تھا کہ میں اُن کے

أَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيدًا ۚ وَلَٰئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ

ساتھ حاضر نہ تھا اور اگر تمھیں اللہ کا فضل ملے ۱۸۷

لَيَقُولَنَّ كَآنَ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ ۖ لَّيْلَتَنِي كُنتُ

تو ضرور کہے گویا تم میں اس میں کوئی دوستی نہ تھی اے کاش میں

مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ۚ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ

ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا تو انھیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیئے جو

يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ

دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں اور جو اللہ کی راہ میں لڑے

اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۖ وَ

پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا ثواب دیں گے اور

۱۸۸ یعنی منافقین ۱۸۹ تمھاری فتح ہو اور غنیمت ہاتھ آئے ۱۹۰ وہی جس کے مقولہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ۔



۱۸۹۰ یعنی جہاد فرض ہے اور اس کے ترک

کا تمھارے پاس کوئی عذر نہیں۔

۱۹۰ اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب

دی گئی تاکہ وہ ان کمزور مسلمانوں کو کفار

کے پنجہ نظلم سے چھڑائیں جنہیں مکہ مکرمہ میں

مشرکین نے قید کر لیا تھا اور طح طح کی اندکیا

دے رہے تھے اور ان کی عورتوں اور بچوں

تک پر بے رحمانہ مظالم کرتے تھے اور وہ

لوگ ان کے ہاتھوں میں مجبور تھے اس حالت

میں وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی خلاصی اور مدد

اکہی کی دعایں کرتے تھے یہ دعا قبول ہوئی

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ

وسلم کو ان کا ولی و ناصر کیا اور انھیں مشرکین

کے ہاتھوں سے چھڑایا اور مکہ مکرمہ فتح کر کے

ان کی زبردست مدد فرمائی۔

۱۹۱ علاؤ دین اور رضائے اکہی کے لئے

۱۹۲ یعنی کافروں کا اور وہ اللہ

کی مدد کے مقابلہ میں کیا جہیز ہے۔

۱۹۳ قتال سے نشان نزول مشرکین

مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو بہت ایذا میں دیتے

تھے ہجرت سے قبل اصحاب رسول صلی اللہ

علیہ وسلم کی ایک جماعت نے حضور کی خدمت

میں عرض کیا کہ آپ ہیں کافروں سے

لڑنے کی اجازت دیجئے انھوں نے یہی

بہت ستایا ہے اور بہت ایذا میں دیتے ہیں

حضور نے فرمایا کہ ان کے ساتھ جنگ کرنے

سے ہاتھ روکو نماز اور زکوٰۃ جو تم پر فرض

ہے وہ ادا کرتے رہو۔

فائدہ ۱۰ اس سے ثابت ہوا کہ نماز و زکوٰۃ

جہاد سے پہلے فرض ہوئیں۔

۱۹۴ مدینہ طیبہ میں اور بدر کی حاضری کا حکم

دیا گیا۔

مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ

تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں ۱۸۹۰ کم زور مردوں

الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوُلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا

اور عورتوں اور بچوں کے واسطے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس

مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا

بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دیدے۔

وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ۝۵۱ الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ

اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں ۱۹۰

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ

اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ۝۵۲

تو شیطان کے دوستوں سے ۱۹۱ لڑو بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے ۱۹۲

الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

کیا تم نے انھیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روکو اور نماز قائم رکھو

وَاتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ

اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا ۱۹۳ تو ان میں بعضے

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوا رَبَّنَا

لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد ۱۹۵ اور بولے

لَمْ كُتِبَتْ عَلَيْنَا الْقِتَالُ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ط

اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا ۱۹۶ توڑی مدت تک ہمیں اور صبر دیا۔ ہوتا

۱۹۵ یہ خوف طبعی تھا کہ انسان کی جبلت ہے کہ موت و ہلاکت سے گھبراتا اور ڈرتا ہے ۱۹۶ اس کی حکمت کیا ہے یہ سوال وجہ حکمت دریافت کرنے کے لئے تھا نہ بطریق اعتراض

اسی لئے ان کو اس سوال پر توجہ و زجر نہ فرمایا گیا بلکہ جواب تسکین بخش عطا فرمادیا گیا۔



۱۹۶۰ زائل و فانی ہے ۱۹۵۸ اور تمہارے اجر کم نہ کیے جائیں گے توجہ دینا اندیشہ و تامل نہ کرو ۱۹۹۹ اور اُس سے رہائی پانے کی کوئی صورت نہیں اور جب موت ناگزیر ہے تو بستر پر جم جانے سے راہ خدا میں جان دینا بہتر ہے کہ یہ مساوت آخرت کا سبب ہو

والمحصلت ۵

۱۳۲

النساء ۴

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۖ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَ

تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے ۱۹۶۰ اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی اور

لَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۖ ۷۷ اِنَّ مَا تَكُونُوا يَدْرِكُكُمْ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

تم پر ناگہ برابر ظلم نہ ہوگا ۱۹۵۸ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آ لے گی ۱۹۹۹ اگرچہ

فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ ۚ وَاِنْ تُصِبُّهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هٰذِهِ مِنْ

مضبوط قلعوں میں ہو اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے ۲۰۲ تو کہیں یہ اللہ کی طرف

عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبُّهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هٰذِهِ مِنْ عِنْدِكَ

سے ہے اور انہیں کوئی برائی پہنچے ۲۰۳ تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی ۲۰۴

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ

تم فرمادو سب اللہ کی طرف سے ہے ۲۰۳ تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے

يَفْقَهُوْنَ حَدِيثًا ۖ ۷۸ مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا

معلوم ہی نہیں ہوتے اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے ۲۰۴ اور جو

اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنَ نَّفْسِكَ ۚ وَاَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا

برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے ۲۰۵ اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کیلئے

وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِيدًا ۖ ۷۹ مَن يُّطِيعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ

رسول بھیجا ۲۰۶ اور اللہ کافی ہے گواہ ۲۰۷ جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا ۲۰۸

وَمَن تَوَلٰٓى فَمَا اَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَيَقُولُوْنَ طَاعَةٌ

اور جس نے منہ پھیرا ۲۰۹ تو ہم نے تمہیں اُن کے بچانے کو نہ بھیجا اور کہتے ہیں ہم نے حکم مانا

فَاِذَا بَرِزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بِكَيْتٍ طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي

۲۱۰ پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو اُن میں ایک گروہ جو کہہ گیا تھا اس کے خلاف رات کو

۲۰۲ ارزانی اور کثرت پیداوار وغیرہ کی۔  
۲۰۳ یہ حال منافقین کا ہے کہ جب انہیں کوئی سختی پیش آتی تو اس کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے اور کہتے جب سے یہ آئے ہیں ایسی ہی سختیاں پیش آیا کرتی ہیں۔

۲۰۴ گرانی ہو یا ارزانی قطع ہو یا فراخ حالی رنج ہو یا راحت آرام ہو یا تکلیف فتح ہو یا شکست حقیقت میں سب اللہ کی طرف سے ہے۔

۲۰۵ اس کا فضل و رحمت ہے۔  
۲۰۶ کہ تو نے ایسے گنہگاروں کا ارتکاب کیا کہ تو اس کا مستحق ہوا مسئلہ یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے اور اوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ بدی کی نسبت نبی کی طرف بریل ادب پر خلاصہ یہ کہ

بندہ جب فاعل حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانتے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی ذات نفس کے سبب سے سمجھے۔

۲۰۷ عرب ہوں یا عجم آپ تمام خلق کے لیے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا امتی کیا گیا یہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت منصب اور رفعت منزلت کا بیان ہے۔

۲۰۸ آپ کی رسالت عامہ پر تو سب پر آپ کی اطاعت اور آپ کا اتباع فرض ہے۔  
۲۰۹ شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی اس پر آج کل کے گستاخ بدنیوں کی طرح اُس زمانہ کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو رب مانا اس پر اللہ تعالیٰ نے اُن کے رد میں یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بے شک رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ۲۰۹ اور آپ کی اطاعت سے اعراض کیا۔

۲۱۰ شان نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایمان و اطاعت شکاری کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے ہم حضور پر ایمان لائے ہیں ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے حضور جو ہمیں حکم فرمائیں اس کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔

۲۱۰ شان نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایمان و اطاعت شکاری کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے ہم حضور پر ایمان لائے ہیں ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے حضور جو ہمیں حکم فرمائیں اس کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔



۲۱۱ ان کے اعمال ناموں میں اور اُس کا انھیں بدلہ دیکھا ۲۱۲ اور اُس کے علوم و حکم کو نہیں دیکھتے کہ اس نے اپنی فصاحت سے تمام خلق کو عاجز کر دیا ہے اور غیبی خبروں سے منافقین کے احوال اور ان کے کرم و کید کا افشاء کر دیا ہے اور اولین و آخرین کی خبریں دی ہیں ۲۱۳ اور زمانہ اُتدہ کے متعلق غیبی خبریں مطابق نہ ہوتیں اور حجب ایسا نہ ہوا اور قرآن پاک کی غیبی خبروں سے اُتدہ پیش آنے والے واقعات مطابقت کرتے چلے گئے تو ثابت ہوا کہ یقیناً وہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے نیز اس کے مضامین میں بھی باہم اختلاف نہیں اسی طرح فصاحت و بلاغت میں بھی کیونکہ مخلوق کا کلام فصیح بھی ہو تو سب یکساں نہیں ہوتا کچھ بلند ہوتا ہے تو کچھ رکیک ہوتا ہے جیسا کہ شعرا اور زبان دانوں کے کلام میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی بہت طبع اور کوئی نہایت پھیلا۔  
۲۱۴ انصاف

یہ اللہ تعالیٰ ہی کے کلام کی شان ہے کہ اس کا تمام کلام فصاحت و بلاغت کی اعلیٰ مرتبت پر ہے۔

۲۱۵ یعنی فتح اسلام۔

۲۱۶ یعنی مسلمانوں کی ہزیمت کی خبر۔

۲۱۷ جو مفیدے کا موجب ہوتا ہے کہ

مسلمانوں کی فتح کی شہرت سے تو کفار میں

جوش پیدا ہوتا ہے اور شکست کی خبر سے

مسلمانوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

۲۱۸ اکابر صحابہ جو صاحب رائے اور صاحب

بصیرت ہیں۔

۲۱۹ اور خود کچھ دخل نہ دیتے۔

۲۱۹ مسئلہ مفسرین نے فرمایا اس

آیت میں دلیل ہے جو اقیاس پر اور یہ بھی

معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم تو وہ ہے جو بغیر

قرآن حاصل ہو اور ایک علم وہ ہے جو

قرآن و حدیث سے استنباط و قیاس کے

ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ مسئلہ یہ بھی معلوم

ہوا کہ امور دنیویہ میں ہر شخص کو دخل دینا جائز

نہیں جو اہل ہوا اس کو تفویض کرنا چاہیے

۲۲۰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

۲۲۱ نزول قرآن۔

۲۲۲ اور کفر و ضلال میں گرفتار رہتے۔

۲۲۳ وہ لوگ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی بعثت اور قرآن پاک کے نزول سے پہلے

آپ پر ایمان لائے جیسے زید بن عمرو بن نفیل

اور درقبن نوفل اور قس بن ساعدہ۔

۲۲۴ خواہ کوئی تمھارا ساتھ دے یا نہ دے

اور تم اکیلے رہ جاؤ۔

۲۲۵ شان نزول بدر صغریٰ کی جنگ

تَقُولُ ۱۰ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يَبْتَغُونَ ۱۱ فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ ۱۲ وَتَوَكَّلْ عَلَى

منصوبہ کا لکھتا ہے اور اللہ لکھ رہا ہے ان کے رات کے منصوبے ۲۱۱ تو لے محبوب تم ان سے چشم پوشی کرو اور اللہ

اللّٰهُ وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۱۰ اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ ۱۱ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ

پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی ہے کام بنانے کو تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں ۲۱۲ اور اگر وہ

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوْ جَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۱۰ وَاِذَا جَاءَهُمْ

غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اُس میں بہت اختلاف پاتے ۲۱۳ اور جب اُن کے پاس

اَمْرٌ مِّنَ الْاٰمِنِ اَوْ الْخَوْفِ اِذَا عَوَّاهُ ۱۰ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ

کوئی بات اطمینان ۲۱۴ یا ڈر و ۲۱۵ کی آتی ہوا سکا چرچا کر بیٹھتے ہیں ۲۱۶ اور اگر اس میں رسول

وَ اِلَى اُولٰٓئِ الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَ ۱۰ مِنْهُمْ ۱۱

اور اپنے ذی اختیار لوگوں ۲۱۷ کی طرف رجوع لاتے ۲۱۸ تو ضرور اُن سے اس کی حقیقت جان لیتے جو بعید کا وٹ کر لے ہیں ۲۱۹

وَلَوْ اَنَّ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَا تَتَّبِعْتُمُ الشَّيْطٰنَ ۱۰

اور اگر تم پر اللہ کا فضل ۲۲۰ اور اُس کی رحمت ۲۲۱ نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے

قَلِيْلًا ۱۰ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلِّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَخَرَضَ

۲۲۲ مگر تھوڑے ۲۲۳ تو لے محبوب اللہ کی راہ میں لڑو ۲۲۴ تم تکلیف نہ دے جاؤ گے مگر اپنے دم کی ۲۲۵

الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۰ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بِاَسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۱۰ وَاللّٰهُ

اور مسلمانوں کو آمادہ کرو ۲۲۶ قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے ۲۲۷ اور اللہ

اَشَدُّ بَاْسًا ۱۰ وَاَشَدُّ تَنكِيلًا ۱۰ مَنْ يَّشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ

کی آج سب سخت تر ہے اور اس کا عذاب سب کڑا ۲۲۸ جو اچھی سفارش کرے ۲۲۹ اُس کے لیے اس میں سے

لَهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۱۰ وَمَنْ يَّشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّكَفْلٌ

حصہ ہے ۲۳۰ اور جو بُری سفارش کرے اُس کے لیے اُس میں سے

جو ابوسفیان سے ٹھہر چکی تھی جب اس کا وقت آپنا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جانے کیلئے لوگوں کو دعوت دی بعضوں پر یہ گراں ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ جہاد نہ چھوڑیں اگرچہ تمہا ہوں اللہ آپ کا ناصر ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے یہ حکم پاکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر صغریٰ کی جنگ کے لیے روانہ ہوئے صرف ستر سو افراد تھے ۲۳۱ انھیں جہاد کی ترغیب دو اور سب ۲۳۲ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کا یہ جھوٹا لشکر کامیاب آیا اور کفار ایسے مرعوب ہوئے کہ وہ مسلمانوں کے مقابل میدان میں نہ آ سکے فائدہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شجاعت میں سب سے اعلیٰ ہیں کہ آپ کو تمنا کفار کے مقابل تشریف لے جانے کا حکم ہوا اور آپ آمادہ ہو گئے ۲۳۳ کسی کے کسی کی اس کو نصیب پہنچا دے یا کسی مصیبت و بلا سے خلاص کر دے اور ہودہ موافق شرع تو ۲۳۴ اجر و جزا۔



۲۳۰ غلاب و نیز ۲۳۱ مسائل سلام سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا شخص السلام

السلام ۴

۱۳۴

والمحصن ۵

علیکم کہتے تو دوسرا شخص علیکم السلام ورحمۃ اللہ کہے اور اگر پہلے نے ورحمۃ اللہ بھی کہا

تھا تو یہ ویرکات اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں اور کوئی اضافہ

نہیں ہے کافر گمراہ فاسق اور استغنا کرتے مسلمانوں کو سلام نہ کریں جو شخص خطبہ یا تلاوت قرآن یا حدیث یا مذکرہ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول اس حال میں ان کو سلام

نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو ان پر جواب دینا لازم نہیں اور جو شخص شطرنج چومر

ماش گنجد وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پانخانہ یا غزل خانہ میں یا بے غدر برہنہ ہو اس کو

سلام نہ کیا جائے مسئلہ آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو نبی کو سلام کرے

ہندوستان میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ زن و شو کے اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں

باوجودیکہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لیے سلامتی کی دعا ہے مسئلہ ہندوستانی والا اکثر سواری والے کو اور کٹر سواری والا

پیدل چلنے والے کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام

کریں ۲۳۲ یعنی اس سے زیادہ سچا کوئی نہیں اس لیے کہ اس کا کذب ناممکن محال ہے کیونکہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ پر

محال ہے وہ جملہ عیوب سے پاک ہے ۲۳۳ شان نزول منافقین کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

جہاد میں جانے سے رک گئی تھی انکی باب میں اصحاب کرام کے دو فرقے ہو گئے ایک فرقہ

قتل برص تھا اور ایک ان کے قتل سے انکار کرتا تھا اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۲۳۴ کہ وہ حضور کے ساتھ جہاد میں جانے سے محروم رہے ۲۳۵ ان کے کفر و ارتداد اور مشرکین کے ساتھ ملنے کے باعث تو چاہیے کہ

مسلمان بھی ان کے کفر میں اختلاف نہ کریں ۲۳۶ اس آیت میں کفار کے ساتھ موالات منوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں ۲۳۷ اور اس سے ان کے ایمان کی تحقیق نہ ہونے ۲۳۸ ایمان و ہجرت سے اور اپنی حالت پر قائم ہیں ۲۳۹ اور اگر تمہاری دوستی کا دعویٰ کریں اور مدد کے لیے تیار ہوں تو ان کی مدد نہ قبول کرو۔

۲۳۰ غلاب و نیز ۲۳۱ مسائل سلام سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا شخص السلام

علیکم کہتے تو دوسرا شخص علیکم السلام ورحمۃ اللہ کہے اور اگر پہلے نے ورحمۃ اللہ بھی کہا تھا تو یہ ویرکات اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں اور کوئی اضافہ

نہیں ہے کافر گمراہ فاسق اور استغنا کرتے مسلمانوں کو سلام نہ کریں جو شخص خطبہ یا تلاوت قرآن یا حدیث یا مذکرہ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول اس حال میں ان کو سلام

نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو ان پر جواب دینا لازم نہیں اور جو شخص شطرنج چومر ماش گنجد وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پانخانہ یا غزل خانہ میں یا بے غدر برہنہ ہو اس کو سلام نہ کیا جائے مسئلہ آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو نبی کو سلام کرے ہندوستان میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ زن و شو کے اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں باوجودیکہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لیے سلامتی کی دعا ہے مسئلہ ہندوستانی والا اکثر سواری والے کو اور کٹر سواری والا پیدل چلنے والے کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں ۲۳۲ یعنی اس سے زیادہ سچا کوئی نہیں اس لیے کہ اس کا کذب ناممکن محال ہے کیونکہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ پر محال ہے وہ جملہ عیوب سے پاک ہے ۲۳۳ شان نزول منافقین کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جانے سے رک گئی تھی انکی باب میں اصحاب کرام کے دو فرقے ہو گئے ایک فرقہ قتل برص تھا اور ایک ان کے قتل سے انکار کرتا تھا اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۲۳۴ کہ وہ حضور کے ساتھ جہاد میں جانے سے محروم رہے ۲۳۵ ان کے کفر و ارتداد اور مشرکین کے ساتھ ملنے کے باعث تو چاہیے کہ مسلمان بھی ان کے کفر میں اختلاف نہ کریں ۲۳۶ اس آیت میں کفار کے ساتھ موالات منوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں ۲۳۷ اور اس سے ان کے ایمان کی تحقیق نہ ہونے ۲۳۸ ایمان و ہجرت سے اور اپنی حالت پر قائم ہیں ۲۳۹ اور اگر تمہاری دوستی کا دعویٰ کریں اور مدد کے لیے تیار ہوں تو ان کی مدد نہ قبول کرو۔

مِنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۵۵ وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا

حصہ ہے ۲۳ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم

بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۵۶

اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے ۲۳

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُجَبِّعُكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۝

اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ۵۷ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ

اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ۲۳۲ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں

فِتْنَتَيْنِ ۝ وَاللَّهُ أَزْكَاهُمْ بِمَا كَسَبُوا ۝ أَلَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ

دو فتن ہیں ہو گئے ۲۳۳ اور اللہ نے انہیں اونڈھا کر دیا ۲۳۴ ان کے کو تکوں کے سبب ۲۳۵ کیا یہ چاہتے ہو کہ اے یاہ

أَضَلَّ اللَّهُ وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۵۸ وَدُّوا

دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور جسے اللہ گمراہ کرے تو ہرگز تو اس کے لیے راہ نہ پائے گا وہ تو یہ چاہتے

لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً ۝ فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ

ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست

أَوْلِيَاءَ حَتَّى يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوا مِنْهُمْ

نہ بناؤ ۲۳۶ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں ۲۳۷ پھر اگر وہ منہ پھیریں ۲۳۸ تو انہیں کپڑو

وَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ ۝ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا ۝

اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ

لَا نَصِيرًا ۵۹ إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

نہ مددگار ۲۳۹ مگر وہ جو ایسی قوم سے علاقہ رکھتے ہیں کہ تم میں ان میں



۲۳۹ یہ استثنا قتل کی طرف راجح ہے کیونکہ کفار و منافقین کے ساتھ موالات کسی حال میں جائز نہیں اور عہد سے یہ عہد مادہ ہے کس قوم کو اور جو اس قوم سے جا ملے اس کو امن ہے جیسا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ شریف لے جانے وقت بلال بن عویم اسلمی سے معاملہ کیا تھا۔

۲۴۱ اپنی قوم کے ساتھ ہو کر۔

۲۴۲ تمہارے ساتھ ہو کر۔

۲۴۳ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں عیب ڈال دیا اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔

۲۴۴ کہ تم ان سے جنگ کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ حکم آیت اُفْتَلُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ وَجَدْتُمُوهُمْ مِّنْهُنَّ مَسْرُومًا ہو گیا۔

۲۴۵ شان نزول مدینہ طیبہ میں قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ ریاء کلمہ اسلام پہنچے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے اور جب ان میں سے کوئی اپنی قوم سے ملتا اور وہ لوگ اُن سے کہتے کہ تم کس چیز پر ایمان لائے تو وہ لوگ کہتے کہ بندہ رسولؐ سمجھو گے وغیرہ پراس انداز سے ان کا مطلب یہ تھا کہ دونوں طرف سے رحم و راء رکھیں اور کسی جانب سے انہیں نقصان نہ پہنچے یہ لوگ منافقین تھے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۲۴۶ شرک یا مسلمانوں سے جنگ۔

۲۴۷ جنگ سے باز آ کر۔

۲۴۸ اُن کے کفر غدار اور مسلمانوں کی ضرر رسانی کے سبب۔

۲۴۹ یعنی مؤمن کا کفر کی مثل مباح الدم نہیں ہے جس کا حکم اوپر کی آیت میں مذکور ہو چکا تو مسلمان کا قتل کرنا بغیر حق کے روا نہیں اور مسلمان کی شان نہیں کہ اُس سے کسی مسلمان کا قتل سرزد ہو بجز اس کے کہ خطا ہو

۲۵۰ یعنی اُس کے وارثوں کو دی جائے وہ اُسے مثل میراث کے تقسیم کریں دیت مقتول کے ترکہ کے حکم میں ہے اس سے مقتول کا دین بھی ادا کیا جائے گا وصیت بھی جاری کی جائے گی ۲۵۱ جو خطا قتل کیا گیا۔

مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا

معادہ ہے ۲۴۰ یا تمہارے پاس یوں آئے کہ ان کے دلوں میں سکت نہ رہی کہ تم سے لڑیں ۲۴۱ یا اپنی

قَوْمَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَتُوكُمْ فَلَمَّ

قوم سے لڑیں ۲۴۲ اور اللہ چاہتا تو ضرور انہیں تم پر قابو دیتا تو وہ بیشک تم سے لڑتے ۲۴۳ پھر اگر

اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَالْقَوَا إِلَيْكُمُ السَّلَامُ فَمَا جَعَلَ

وہ تم سے کنارہ کریں اور نہ لڑیں اور صلح کا پیام ڈالیں تو اللہ نے

اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝ سَتَجِدُونَ أَخْرَيْنَ يُرِيدُونَ أَنْ

تمہیں اُن پر کوئی راہ نہ رکھی ۲۴۴ اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی

يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلًّا رُدُّوْا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكَسُوا فِيهَا

امان میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں ۲۴۵ جب کبھی ان کی قوم انہیں فساد ۲۴۶ کی طرف پھیرے تو پسراؤندہ گرتے ہیں

فَإِنْ لَّمْ يَعْزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَامَ وَيَكْفُوا أَيَدِيَهُمْ

پھر اگر وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور ۲۴۷ صلح کی گردن نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو

فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأُولَئِكَ جَعَلْنَا لَكُمْ

انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح

عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۝ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا

اختیار دیا ۲۴۸ اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ

خَطَاً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ

بہک کر ۲۴۹ اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک ملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا

مُسْلِمَةٍ إِلَى أَهْلِهَا إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ

کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے ۲۵۰ مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ ۲۵۱ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن

اس صبح کہ مارتا تھا شکار کو یا کافر حربی کو اور ہاتھ بہک کر زد پڑی مسلمان پر یا یہ کہ کسی شخص کو کافر حربی جان کر مارا اور تھا وہ مسلمان ۲۵۰ یعنی اُس کے وارثوں کو دی جائے وہ اُسے مثل میراث کے تقسیم کریں دیت مقتول کے ترکہ کے حکم میں ہے اس سے مقتول کا دین بھی ادا کیا جائے گا وصیت بھی جاری کی جائے گی ۲۵۱ جو خطا قتل کیا گیا۔



۲۵۲ یعنی کافر ۲۵۳ لازم ہے اور دیت نہیں ۲۵۴ یعنی اگر مقتول ذمی ہو تو اس کا دہی حکم ہے جو مسلمان کا ۲۵۵ یعنی وہ کسی غلام کا مالک نہ ہو ۲۵۶ لگاتار روزہ رکھنا یہ ہے کہ ان روزوں کے درمیان رمضان اور ایام تشریق نہ ہوں اور درمیان میں روزوں کا سلسلہ بغیر یا بلا عذر کسی طرح توڑا نہ جائے۔ شان نزول یہ آیت عیاش بن ربیع خزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں اسلام لائے اور گھر والوں کے خوف سے مدینہ طیبہ جا کر پناہ گزین ہوئے اُن کی ماں کو اس سے بہت بے وفائی ہوئی اور اس نے حارث اور ابو جہل اپنے دونوں بیٹوں سے جو عیاش کے سوتیلے بھائی تھے یہ کہا کہ خدا کی قسم میں نہ سائیں بیٹوں کو لکھا چکھوں نہ پانی پیوں جب تک تم عیاش کو میرے پاس نہ لے آؤ وہ دونوں حارث بن زید بن ابی امیہ کو ساتھ لے کر تلاش کے لیے نکلے اور مدینہ طیبہ پہنچ کر عیاش کو پایا اور ان کو ماں کے جبر غرض عیاشی اور کھانا پینا چھوڑنے کی خبر سنائی اور اللہ کو درمیان لے کر یہ عہد کیا کہ تم دین کے باب میں تجھ سے کچھ نہ کہیں گے اس طرح وہ عیاش کو مدینہ سے نکال لائے اور مدینہ سے باہر آکر اس کو باندھا اور ہر ایک نے سو سو کوڑے مارے پھر ماں کے پاس لائے تو ماں نے کہا کہ میں تیری منجینی نہ کھولوں گی جب تک تو اپنا دین ترک نہ کرے پھر عیاش کو دھوپ میں بندھا ہوا ڈال دیا اور ان مصیبتوں میں مبتلا ہو کر عیاش نے ان کا کہا مان لیا اور اپنا دین ترک کر دیا حارث بن زید نے عیاش کو ملاطمت کی اور کہا تو اسی دین پر تھا اگر یہ حق تھا تو نے حق کو چھوڑ دیا اور اگر ظلم تھا تو باطل دین پر رہا یہ بات عیاش کو بڑی ناگوار گزری اور عیاش نے کہا کہ میں تجھ کو کیلا پاؤں گا تو خدا کی قسم ضرور قتل کر دوں لگاتار اس کے بعد عیاش اسلام لائے اور انھوں نے مدینہ طیبہ ہجرت کی اور اُن کے بعد حارث بھی اسلام لائے اور ہجرت کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے لیکن اس روز عیاش موجود نہ تھے نہ انھیں حارث کے اسلام کی اطلاع ہوئی قبار کے قریب عیاش نے حارث کو دیکھ لیا اور قتل کر دیا تو لوگوں نے کہا بے عیاش تم نے بہت بُرا کیا حارث اسلام لائے تھے اس پر عیاش کو بہت افسوس ہوا وہ انھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا اور کہا کہ مجھے موقوف قتل اُن کے اسلام کی خبری نہ ہوئی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ۲۵۷ مسلمان کو عداقت قتل کرنا سخت گناہ اور

لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ

۲۵۲ اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک ملوک مسلمان کا آزاد کرنا ۲۵۳ اور اگر وہ اس قوم میں ہو

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ

۲۵۴ اُن میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک

رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

۲۵۵ مسلمان ملوک آزاد کرنا ۲۵۶ تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے ۲۵۷ وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے ۲۵۸

تُوبَةً مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۱۹۷ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

۲۵۹ یہ اللہ کے یہاں اُسکی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر

مُتَعَمِّدًا قَتَلَهُ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

۲۶۰ قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے ۲۶۱ اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور

لَعَنَهُ وَاعْدَلَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۱۹۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ

۲۶۲ اُس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْكُمْ السَّلَامَ

۲۶۳ تو تحقیق کرلو اور جو تمھیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ

لَسْتُ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغْنَمٌ

۲۶۴ تو مسلمان نہیں ۲۶۵ تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہتری غنیمتیں

كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ

۲۶۶ ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے ۲۶۷ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا ۲۶۸ تو تم پر

اللَّهُ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۱۹۹ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ

۲۷۰ تحقیق کرنا لازم ہے ۲۷۱ بیشک اللہ کو تمھارے کاموں کی خبر ہے

برابر نہیں

۲۷۱ بیشک اللہ کو تمھارے کاموں کی خبر ہے

۲۷۲ ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے پھر قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل اس قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر بھی ہے فائدہ غلہ مدت دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دیوبنی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے جب ہی اس کی جزا مدت دراز کے لیے جہنم ہے فائدہ غلہ کا لفظ مدت طویل کے معنی میں ہوتا ہے تو قرآن کریم میں اس کے ساتھ لفظ ابد نہ کو نہیں ہوتا اور کفار کے حق میں غلہ یعنی دوام آجیے تو اس کے ساتھ ابد بھی ذکر فرمایا گیا ہے شان نزول یہ آیت مفسر بن خباب کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار میں مقتول پائے گئے تھے اور قاتل معلوم نہ تھا بنی نجار نے حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیت ادا کر دی اس کے بعد مفسر نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کر دیا اور دیت کے اونٹ لے کر مکہ کو چلتا ہو گیا اور مدہ ہو گیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مرتد ہوا ۲۷۳ پچاس میں اسلام کی علامت و نشانی پاؤ اس سے ہاتھ روکا اور جب تک اس کا کفر ثابت نہ ہو جائے اس پر ہاتھ نہ ڈالو ابوداؤد و ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے حکم دیتے کہ اگر تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو قتل نہ کرنا مسئلہ اکثر فقہاء نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی







اور اس کو حضرت ابراہیم اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ہوگی ۲۶۹ زمین کفر سے نکلنے اور ہجرت کرنے کی فضا کہ وہ کرم ہے اور کرم جو امید دلاتا ہے پوری کرتا ہے اور یقیناً معاف فرمائے گا ۲۷۱ شان نزول اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو جند بن غنیمہ لیسے نے اس کو سنایا بہت بڑے شخص تھے کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ توگوں میں تو ہوں نہیں کہو کہ میرے پاس آنا مال ہے کہ جس سے میں مدینہ طیبہ ہجرت کر کے پہنچ سکتا ہوں خدا کی قسم کہ اگر میری اب ایک رات نہ ٹھہروں گا مجھے لے چلو چنانچہ ان کو چار پائی پرلے کے چلے مقام معیم میں آکر ان کا انتقال ہو گیا آخر وقت انھوں نے اپنا دامن ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا یا رب تیرا اور تیرے رسول کا میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول نے بیعت کی یہ خبر یا کر صحابہ کرام نے فرمایا کاش وہ مدینہ پہنچتے تو ان کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور شکر ہنسے اور کہتے تھے کہ جس مطلب کے لیے نکلے تھے وہ نہ ملا اس پر یہ آیت کرم نازل ہوئی ۲۷۲ اس کے وعدے اور اس کے فضل و کرم سے کیونکہ بطریق استحقاق کوئی چیز اس پر واجب نہیں اس کی شان اس سے عالی ہے مسئلہ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا مسئلہ طلب علم جہاد - حج - زیارت طاعت - زہد و قناعت اور رزق حلال کی طلب کے لیے ترک وطن کرنا خدا و رسول کی طرف ہجرت ہے اس آہ میں مرجانے والا اجر پائے گا۔

عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَفْوَ غَفُورًا ۱۹ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فرمائے ۲۷۱ اور اللہ معاف فرمائے والا بخشنے والا ہے اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا

يُجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرْعًا كَثِيرًا وَاسْعَةً ۲۰ وَمَنْ يُخْرِجْ مِنْ بَيْتِهِ

وہ زمین میں بہت جگہ اور گنیش پائے گا اور جو اپنے گھر سے نکلا ۲۷۱

مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ

اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اُسے موت نے آیا تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا

عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۲۱ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ

۲۷۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب تم زمین میں سفر کرو

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ

تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو ۲۷۳ اگر تمہیں اندیشہ ہو

أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ۲۲

کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے ۲۷۴ بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَافِةً مِنْهُمْ

اور اے محبوب جب تم اُن میں تشریف فرما ہو ۲۷۵ پھر نمازیں ان کی امامت کرو ۲۷۶ تو چاہیے کہ ان

مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا وَاسْلَحْتُمْ ۲۳ وَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ

میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو ۲۷۷ اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں ۲۷۸ پھر جب وہ سجدہ کر لیں ۲۷۹ تو ہٹ کر تم سے

وَلَتَأْتِ طَافِةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا

دوسرے جو جائیں ۲۷۹ اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نمازیں شریک نہ تھی ۲۸۱ اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور

حِذْرَهُمْ وَأَسْلَحَتْهُمْ ۲۴ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ

چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں ۲۸۲ کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور

۱۳

۱۴

۱۵

اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے اور پوری چار پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد کرنا لازم آتا ہے لہذا ضروری ہے۔ مدت سفر مسئلہ جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنیٰ مدت تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اور اس کی مقداریں خشکی اور دیا اور پہاڑوں میں مختلف ہو جاتی ہیں جو مسافت متوسط رفتار سے چلے دو تین روزیں طے کرتے ہوں اُسکے سفر میں قصر ہوگا مسئلہ مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹہ میں طے کرے جب بھی قصر ہوگا اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا غرض اعتبار مسافت کا ہے ۲۷۵ یعنی اپنے اصحاب میں ۲۷۶ اس میں جماعت نماز خوف کا بیان ہے شان نزول جمادیں جب رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع تمام اصحاب کے نماز نظر جماعت ادا فرمائی تو انھیں افسوس ہوا کہ انھوں نے اس وقت میں کیوں نہ نماز کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا یہی اچھا موقع تھا بعضوں نے ان میں سے کہا اس کے بعد ایک اور نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے مال باپ سے زیادہ پیاری ہے یعنی نماز عصر جب سلمان اس نماز کے لیے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حاکم کر کے انھیں



قتل کر دو اس وقت حضرت جبریل نازل ہوئے اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ نماز خوف ہے اور اللہ غرور میں فرما رہا ہے وَاذْكُنْ فِيهَا لِلَّهِ قُلُوبًا یعنی حاضرین کو دو جانتوں میں تقسیم کر دیا جائے ایک ان میں سے آپ کے ساتھ ہے آپ انھیں نماز پڑھائیں اور ایک جماعت دشمن کے مقابل میں قائم رہے ۲۸۵ یعنی جو لوگ دشمن کے مقابل ہوں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر جماعت نمازی مرد ہوں تو وہ لوگ ایسے ہتھیار لگائے رہیں جن سے نماز میں کوئی خلل نہ ہو جیسے تلوار، خنجر وغیرہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھنے کا حکم دونوں فریقوں کے لئے ہے اور یہ امتیاط کے قریب ہے ۲۸۶ یعنی دونوں مسجد کے رکعت پوری کر لیں ۲۸۷ تاکہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکیں ۲۸۸ اور اب تک دشمن کے مقابل تھی۔  
واللہ اعلم ۵  
۱۳۹

۲۸۲ پناہ سے زرہ وغیرہ ایسی چیزیں مرد ہیں

جن سے دشمن کے حملے سے بچا جاسکے انکا ساتھ

رکھنا بہر حال واجب ہے جیسا کہ قریب ہی

ارشاد ہو گا وَخُذْ ذِكْرًا وَهُتْمًا رَاسًا تَحْتَ

مستحب ہے نماز خوف کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ

پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کر کے

دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو

دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ اگر امام کے ساتھ

دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے

اور پہلی جماعت اگر دوسری رکعت بغیر قرات

کے پڑھے اور سلام پھیرے اور دشمن کے مقابل

جلی جائے پھر دوسری جماعت اپنی جگہ اگر ایک

رکعت جو باقی رہی تھی اس کو قرات کے ساتھ

پورا کر کے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق

ہیں اور پہلی لاحق حضرت ابن مسعود رضی اللہ

عنه سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح

نماز خوف ادا فرما کر مروی ہے حضور کے بعد

بھی نماز خوف صحابہ پڑھتے رہے ہیں حالت خوف

میں دشمن کے مقابل اس اہتمام کے ساتھ نماز

ادا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر

فروری ہے مسائل حالت سفر

۱۵ میں اگر صورت خوف پیش آئے تو اس

۱۲ یہ بیان ہوا لیکن اگر تعظیم کو ایسی حالت

پیش آئے تو وہ چار رکعت والی نمازوں میں

ہر ہر جماعت کو دو رکعت پڑھائے اور تین

رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت

اور دوسری کو ایک

۲۸۳ شان نزول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہ ذات الرقاع سے جب فارغ ہوئے اور دشمن

کے بہت آدمیوں کو گرفتار کیا اور اموال ضعیف

ہاتھ آئے اور کوئی دشمن مقابل باقی نہ رہا تو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کے لئے جنگل میں تنہا تشریف لے گئے تو دشمن کی جماعت میں سے حویر بن عاص بن ہاشم نے خبر پا کر تلوار لیے ہوئے چھپا چھپا پہاڑ سے اتر آیا اور چنانک حضرت

کے پاس پہنچا اور تلوار کھینچ کر کہنے لگا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب تمھیں مجھ سے کون بچا بیگ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور دعا فرمائی جب ہی اس نے حضور پر تلوار چلائے گا ارادہ کیا کہ اوندھے منہ گر کر

اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی حضور نے وہ تلوار لے کر فرمایا کہ تجھ کو مجھ سے کون بچا کر گئے لگا میرا بچا نے والا کوئی نہیں ہے فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ پڑھو تو تیری

تلوار تجھے دے دوں گا اس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اس کی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے نہ لڑا ہوں اور زندگی بھر آپ کے کسی دشمن کی مدد نہ کروں گا آپ نے اس کی تلوار اس کو دے دی کہنے

لگا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے بہت بہتر ہیں فرمایا ہاں ہمارے لئے یہی سزاوار ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ہتھیار اور بچاؤ ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا (احمدی) ۲۸۴ کہ اس کا ساتھ رکھنا ہرگز ضروری

ہے شان نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے آپ سے یہ آیت نازل ہوئی اور حالت عذریں ہتھیار

اَسْلَحَتْكُمْ وَاَمْتَعَتْكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۖ وَ

اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر سبک پڑیں ۲۸۳ اور

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَرْضًى ۚ

تم پر مضائقہ نہیں اگر تمھیں مینہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو

اَنْ تَضَعُوا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللهَ اَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ

کراپے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو ۲۸۴ بیشک اللہ نے کافروں کے لئے عذاریں

عَذَابًا مُهِينًا ۚ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَقُعُودًا

کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے

وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ اِنَّ الصَّلَاةَ

اور کروٹوں پر لیئے ۲۸۵ پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ۚ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۚ

مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے ۲۸۶ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو

اِنْ تَكُونُوا تَالِمُونَ فَالْتَهُمُ يَالْمُونَ كَمَا تَالِمُونَ وَتَرْجُونَ مِنْ

اگر تمھیں دکھ پہونچتا ہے تو انھیں بھی دکھ پہونچتا ہے جیسا تمھیں پہونچتا ہے اور تم اللہ سے وہ امید

اللهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۚ وَكَانَ اللهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۚ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ

رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۲۸۷ اے محبوب بیشک ہم نے تمھاری

الْكِتَابِ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰىكَ اللهُ ۚ وَلَا تَكُنْ

طرف سچی کتاب اتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو ۲۸۸ جس طرح تمھیں اللہ دکھائے ۲۸۹ اور خدا والوں

لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ۚ وَاسْتَغْفِرِ اللهُ ۚ اِنَّ اللهَ كَانَ غَفُورًا

کی طرف سے نہ جھگڑو اور اللہ سے معافی چاہو بے شک اللہ بخشنے والا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کے لئے جنگل میں تنہا تشریف لے گئے تو دشمن کی جماعت میں سے حویر بن عاص بن ہاشم نے خبر پا کر تلوار لیے ہوئے چھپا چھپا پہاڑ سے اتر آیا اور چنانک حضرت

کے پاس پہنچا اور تلوار کھینچ کر کہنے لگا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب تمھیں مجھ سے کون بچا بیگ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور دعا فرمائی جب ہی اس نے حضور پر تلوار چلائے گا ارادہ کیا کہ اوندھے منہ گر کر

اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی حضور نے وہ تلوار لے کر فرمایا کہ تجھ کو مجھ سے کون بچا کر گئے لگا میرا بچا نے والا کوئی نہیں ہے فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ پڑھو تو تیری

تلوار تجھے دے دوں گا اس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اس کی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے نہ لڑا ہوں اور زندگی بھر آپ کے کسی دشمن کی مدد نہ کروں گا آپ نے اس کی تلوار اس کو دے دی کہنے

لگا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے بہت بہتر ہیں فرمایا ہاں ہمارے لئے یہی سزاوار ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ہتھیار اور بچاؤ ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا (احمدی) ۲۸۴ کہ اس کا ساتھ رکھنا ہرگز ضروری

ہے شان نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے آپ سے یہ آیت نازل ہوئی اور حالت عذریں ہتھیار



کھول کھنے کی اجازت دی گئی ۲۵۵ یعنی ذکر الہی کی ہر حال میں ملاومت کرو اور کسی حال میں اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر فرض کی ایک حد میں فرمائی سوئے ذکر کے اس کی کوئی حد نہ رکھی فرمایا ذکر کرو کھڑے بیٹھے کروٹوں پر لیٹے رات میں ہو یا دن میں خشکی میں ہو یا تری میں سفر میں اور غرض میں غنا میں اور فقر میں تندرستی اور بیماری میں پوشیدہ اور ظاہر مسئلہ اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کھڑے توجید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے مسئلہ ذکر تسبیح تحمید تہلیل کبیر ثناء دعاء داخل ہیں ۲۵۶ تو لازم ہے کہ اس کے اوقات کی رعایت کی جائے ۲۵۷ شان نزول اُحد کی جنگ سے جب ابوسفیان اور ان کے ساتھی واپس ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحابہ احمدیں حاضر ہوئے تھے انہیں فخرین کے تعاقب میں جانے کا حکم دیا اصحاب رضی تھے انہوں نے اپنے غمخوں کی شکایت کی اُس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔

والحصنت ۵

**رَحِمًا ۱۰ وَلَا يُجَادِلُ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَانًا أَثِيمًا ۱۱ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَ**

مہربان ہے اور ان کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں ۲۹۲ بیشک اللہ

**لَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُمْ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَى**

اللہ سے نہیں چھپتے ۲۹۱ اور اللہ ان کے پاس ہے ۲۹۲ جب دل میں وہ بات تجویز

**مِنَ الْقَوْلِ ۱۲ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ۱۳ هَآئِهِمْ**

کرتے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہے ۲۹۳ اور اللہ ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے سنتے ہو یہ

**هَؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ**

جو تم ہو ۲۹۴ دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ

**عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۱۴ وَمَنْ يَعْمَلْ**

سے قیامت کے دن یا کون ان کا وکیل ہوگا اور جو کوئی

**سُوءًا أَوْ يَطْلُمُ نَفْسًا تَمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ يُحَدِّثُ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۱۵**

برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا

**وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبْهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا**

اور جو گناہ کمائے تو اس کی کمائی اُسی کی جان پر پڑے اور اللہ علم و حکمت

**حَكِيمًا ۱۶ وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ**

والا ہے ۲۹۵ اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے ۲۹۶ پھر اُسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے

**احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۱۷ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ**

اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا ۲۹۷

۲۵۵ شان نزول انصار کے قبیلہ بنی نضیر کے ایک شخص طعمہ بن اُبرق نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن نعمان کی زرہ چر کر اُڑنے کی بوری میں زید بن سمین یہودی کے یہاں چھپائی جب زرہ کی تلاش ہوئی اور طعمہ پر شبہ کیا گیا تو وہ انکار کر گیا اور قسم کھائی بوری بچتی ہوئی تھی اور اُڑا گیا اس سے گرتا جاتا تھا اس کے نشان سے لوگ یہودی کے مکان تک پہنچے اور بوری وہاں پائی گئی یہودی نے کہا کہ طعمہ اس کے پاس نہ گیا ہے اور یہودی کی ایک جماعت نے اُسی گوی دی اور طعمہ کی قوم بنی نضیر نے یہ غم کر لیا کہ یہودی کو چورتائیں گے اور اس پر قسم کھائیں گے تاکہ قوم رسوا نہ ہو اور ان کی خواہش تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طعمہ کو بری کر دیں اور یہودی کو سزا دیں اسی لیے انہوں نے حضور کے سامنے طعمہ کے موافق اور یہودی کے خلاف جھوٹی گواہی دی اور اس گواہی پر کوئی حج واقع نہ ہوئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (اس واقعہ کے متعلق متعدد روایات آئی ہیں اور ان میں باہم اختلافات بھی ہیں)۔

۲۵۹ اور علم عطا فرمائے علم یقین کو قوت ظہور کی وجہ سے رویت سے تغیر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہرگز کوئی نہ کہے کہ جو اللہ نے مجھے دکھایا اُس پر میں نے فیصلہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب خاص اپنے نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا آپ کی رائے ہمیشہ صواب ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حقائق و حوادث آپ کے پیش نظر کر دیے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رائے ظن کا مزہ لکھتی ہے ۲۹۰ معصیت کا ارتکاب کر کے ۲۹۱ جہان میں کرتے ۲۹۲ ان کا حال جانتا ہے اس پر ان کا کوئی راجح نہیں سکتا ۲۹۳ جیسے طعمہ کی ظفرداری میں جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت ۲۹۴ لے قوم طعمہ ۲۹۵ کسی کو دوسرے کے گناہ پر غدا نہیں فرماتا ۲۹۶ صیرہ یا کبیرہ ۲۹۷ تمہیں نبی و معصوم کر کے اور رازوں پر مطلع فرما کے۔



۲۹۸ کیوں کہ اس کا وبال انہیں پر ہے۔  
۲۹۹ کیونکہ اللہ نے آپ کو ہمیشہ کے  
لیے معصوم کیا ہے۔

۳۰۰ یعنی قرآن کریم  
۳۰۱ امور دین و احکام شرع و علوم غیب

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ  
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم  
کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے

اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق  
پر مطلع کیا یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت  
آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے

۳۰۲ انہیں ان نعمتوں کے ساتھ تمنا کیا  
۳۰۳ یہ سب لوگوں کے حق میں عام ہے  
۳۰۴ آیت دلیل ہے اس کی کہ جماع

حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے  
کہ کتاب و سنت کی مخالفت جائز نہیں  
(مدارک) اور اس سے ثابت ہوا کہ طریق مسلمین

ہی صراط مستقیم ہے حدیث تشریف میں وارد ہوا  
کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے ایک اور حدیث  
میں ہے کہ سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع

کرو جو جماعت مسلمین سے جدا ہوا وہ دور جہی  
ہے اس سے واضح ہے کہ حق مذہب اہل  
سنت و جماعت ہے۔

۳۰۵ شان نزول حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول  
ہے کہ یہ آیت ایک کہن سال اعرابی کے

حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض  
کیا یا نبی اللہ میں بوڑھا ہوں گناہوں میں

غرق ہوں بجز اس کے کہ جب سے میں نے  
اللہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لایا اس وقت  
سے کبھی میں نے اُس کے ساتھ شرک نہ کیا

اور اُس کے سوا کسی اور کو ولی نہ بنایا اور

جڑت کے ساتھ گناہوں میں مبتلا نہ ہوا اور ایک بل بھی میں نے یہ گمان نہ کیا کہ میں اللہ سے بھاگ سکتا ہوں شرمندہ ہوں تاب ہوں مغفرت چاہتا ہوں اللہ کے یہاں میرا

کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ آیت نص مرتج ہے اس پر کہ شرک بخشنا جائے گا اگر مشرک اپنے شرک پر مرے کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مشرک جو اپنے شرک  
سے توبہ کرے اور ایمان لائے تو اُس کی توبہ و ایمان مقبول ہے۔

تو ان میں کے کچھ لوگ یہ جانتے  
کہ تمہیں دھوکا دے دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں ۲۹۸

اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ۲۹۹ اور اللہ نے تم پر کتاب و حکمت اتاری  
وَعَلَيْكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۲۹۹

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲

وَمَا يُضْرُّوكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَانْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ۳۰۱ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۳۰۲



۳۵۹ یعنی ٹوٹتے ہوئے کو جیسے لات۔ عزی۔ منات وغیرہ یہ سب ٹوٹتے ہیں اور عرب کے ہر قبیلے کا بت تھا جس کی وہ عبادت کرتے تھے اور اس کو اس قبیلہ کی انٹی (عورت) کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قرات میں آتا اور حضرت ابن عباس کی قرات میں آتا تھا یہ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ انات سے مراد بت ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ مشرکین عرب اپنے باطل معبودوں کو خدا کی مثال کہتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ مشرکین بتوں کو زیور وغیرہ پہنا کر عورتوں کی طرح سجاتے تھے۔

۳۶۰ کیونکہ اسی کے اغواء سے بت پرستی کرتے ہیں۔

۳۶۱ شیطان۔

۳۶۲ انھیں اپنا مطیع بناؤں گا۔

۳۶۳ طرح طرح کی کبھی عمر طویل کی کبھی لذت دنیا کی کبھی خواہشات باطلہ کی کبھی اور کبھی اور۔

۳۶۴ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا کہ انٹنی جب پانچ مرتبہ بیاہ لیتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور اس سے نفع اٹھانا اپنے اور حرام کر لیتے اور اس کا دودھ بتوں کے لئے کر لیتے اور اس کو بکیرہ کہتے تھے شیطان نے ان کے دل میں یہ ڈال دیا تھا کہ ایسا کرنا عبادت ہے۔

۳۶۵ مردوں کا عورتوں کی شکل میں زمانہ لباس پہننا عورتوں کی طرح بات چیت اور حرکات کرنا جسم کو گود کر مرمہ یا سیندرو وغیرہ جلد میں پوست کر کے نقش و نگار بنانا بالوں میں بال جو کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے۔

۳۶۶ اور دل میں طرح طرح کی امیدیں اور وسوسے ڈالتا ہے تاکہ انسان گمراہی میں پڑے۔

۳۶۷ کہ جس چیز کے نفع اور فائدہ کی توقع دلاتا ہے درحقیقت اس میں سخت ضرر اور نقصان ہوتا ہے ۳۶۸ جو تم نے سوچ رکھا ہے کہ بت تمھیں نفع پہنچائیں گے۔

۳۶۹ جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں اگ چند روز سے زیادہ نہ جلائے گی یہود و نصاریٰ کا یہ خیال بھی مشرکین کی طرح باطل ہے۔

۳۷۰ خواہ مشرکین میں سے ہو یا یہود و نصاریٰ میں سے۔

إِلَّا أَنْشَاءَ وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا ۝ لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ

مگر کچھ عورتوں کو ۳۵۹ اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو ۳۶۰ جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا

لَا تَخُذَنْ مِنْ عِبَادِكْ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۝ وَلَا ضِلَّهُمْ وَلَا

۳۶۱ قسم ہے میں ضرورت پر بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا ۳۶۲ قسم ہے میں ضرور ہدیا دوں گا اور

لَا مُنِيبَهُمْ وَلَا أَمْرَتَهُمْ فَلْيَبْتِكُنْ أَذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا أَمْرَتَهُمْ

ضرور انھیں آزد میں دلاؤں گا ۳۶۳ اور ضرور انھیں کہوں گا کہ وہ جو بایوں کے کان چیریں گے ۳۶۴ اور ضرور انھیں کہوں گا

فَلْيَغْيِرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانُ وَلِيًّا مِّنْ دُونِ

کدہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دینگے ۳۶۵ اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے

اللَّهُ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۝ وَمَا

وہ مرتج ٹوٹے میں بڑا شیطان انھیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے ۳۶۶

يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا

شیطان انھیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ۳۶۷ اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اُس

يَحْدُونَ عَنْهَا مَحِيضًا ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انھیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ اُن میں رہیں

أَبَدًا ۝ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۝ لَيْسَ

اللہ کا سچا وعدہ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی کام نہ کچھ

بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِ بِهِ وَلَا

تمہارے خیالوں پر ہے ۳۶۸ اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر ۳۶۹ جو بُرائی کرے گا ۳۷۰ اس کا بدلہ پائے گا اور



۳۱۹ یہ وعید کفار کے لئے ہے ۳۱۹ مسئلہ اس میں اشارہ ہے کہ اعمال داخل ایمان نہیں ۳۲۰ یعنی اطاعت و اخلاص اختیار کیا ۳۲۱ جو ملت اسلام کے موافق ہے حضرت ابراہیمؑ کی شریعت و ملت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت میں داخل ہے اور خصوصیات دین محمدی کے اس کے علاوہ دین محمدی کا اتباع کرنے سے شرع و ملت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع حاصل ہوتا ہے چونکہ عرب اور یہود و نصاریٰ سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انتساب پر فخر کرتے تھے اور آپ کی شریعت ان سب کو مقبول تھی اور شرع محمدی اس پر حاوی ہے تو ان سب کو دین محمدی میں داخل ہونا اور اس کو قبول کرنا لازم ہے۔

۳۲۲ خلت صفائے مودت اور غیر سے انقطاع کو کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات یہ اوصاف رکھتے تھے اس لئے آپ کو خلیل کہا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیل اس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کا ملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو یہ معنی بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات میں پائے جاتے ہیں تمام انبیاء کے جو کمالات ہیں سب سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں حضور اللہ کے خلیل بھی ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے اور حبیب بھی جیسا کہ زمری خریف کی حدیث میں ہے کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخر نہیں کہتا۔

۳۲۳ اور وہ اس کے اعطاء علم و قدرت میں ہے اعطاء بالعلم یہ ہے کہ کسی شے کیلئے جتنے وجوہ ہو سکتے ہیں ان میں سے کوئی وجہ علم سے خارج نہ ہو۔

۳۲۴ شان نزول زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت اور چھوٹے بچوں کو میت کے

النساء ۴

۱۴۳

والمحسنت ۵

لَا يَجِدُ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ

اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار ۳۱۸ اور جو کچھ

مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ

بجہ کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ۳۱۹ تو وہ جنت میں داخل کیے

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ۝ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ

جائیں گے اور انھیں تل بھر نقصان نہ دیا جائیگا اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا منہ اللہ کے

وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَاتَّخَذَ

لئے جھکا دیا ۳۲۰ اور وہ نیکی والا ہے اور ابراہیمؑ کے دین پر ۳۲۱ جو ہر باطل سے جدا تھا اور

اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ

اللہ نے ابراہیمؑ کو اپنا گہرا دوست بنایا ۳۲۲ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ۝ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ قُلْ

اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے ۳۲۳ اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں ۳۲۴

اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۖ وَمَا يُثَلِّي عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يُتَمَّىٰ

تم فرمادو کہ اللہ تمہیں انکا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے اُن تیم لڑکیوں کے بارے میں

النِّسَاءِ الَّتِي لَا تَوْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ

کرم نہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے ۳۲۵ اور انھیں نکاح میں بھی لائے

تَنْكِحُوْهُنَّ ۚ وَالْمُسْتَضَعْفَيْنِ مِنَ الْوُلْدَانِ ۖ وَأَنْ تَقُوْمُوا

سے منہ پھرتے ہو اور کمزور ۳۲۶ بچوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے

لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ

خبر میں انصاف پر قائم رہو ۳۲۷ اور تم جو بھلائی کرو تو اللہ کو اُس کی

مال کا وارث نہیں قرار دیتے تھے جب آیت میراث نازل ہوئی تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت اور چھوٹے بچے وارث ہونگے آپ نے ان کو اس آیت سے جواب دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یتیموں کے اولیاء کا دستور یہ تھا کہ اگر یتیم لڑکی صاحب مال و مال ہوتی تو اس سے تھوڑے مہر نکاح کر لیتے اور اگر حسن مال نہ رکھتی تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر حسن صورت نہ رکھتی اور ہوتی مالدار تو اس سے نکاح نہ کرتے اور اس اندیشہ سے دوسرے کے نکاح میں بھی نہ دیتے کہ وہ مال میں حصہ دار ہو جائے گا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر انھیں ان عادتوں سے منع فرمایا ۳۲۵ میراث سے ۳۲۶ یتیم ۳۲۷ اُن کے پورے حقوق اُن کو دے۔



۳۲۸ زیادتی تو اس طرح کہ اس سے علیحدہ رہے کھانے پینے کو نہ دے یا کچی کرے یا مارے یا بدزبانی کرے اور اعراض یہ کہ محبت نہ رکھے بول چال ترک کرے یا کم کر دے۔  
۳۲۹ اور اس صلح کے لئے اپنے حقوق کا  
۳۳۰ اور زیادتی اور جدائی دونوں سے  
۳۳۱ ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا  
اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کر کے دوسرے  
کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا۔  
۳۳۲ اور باوجود نامرغوب ہونے کے اپنی  
موجودہ عورتوں پر صبر کرو اور برعایت حق  
صحبت اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں  
ایذا و درج دینے سے اور جھگڑا پیدا کرنے  
والی باتوں سے بچتے رہو اور صحبت و  
معاشرت میں نیک سلوک کرو اور یہ جانتے  
رہو کہ وہ تمہارے پاس امانتیں ہیں۔  
۳۳۳ وہ تمہیں تمہارے اعمال کی خبر دے گا  
۳۳۴ یعنی اگر کئی بیبیاں ہوں تو تمہاری  
مقدور میں نہیں کہ ہر ایک میں تم انہیں برابر  
رکھو، ورنہ کسی ام میں کسی پر ترجیح نہ  
ہونے دو ورنہ میل و محبت میں نہ خواہش و  
رغبت میں نہ عشرت و اختلاط میں نہ نظر و  
توجہ میں تم کو تشش کرے یہ تو کہیں سکتے لیکن  
اگر اتنا تمہارے مقدور میں نہیں ہے اور  
اس وجہ سے ان تمام پابندیوں کا بار تم پر  
نہیں رکھا گیا اور محبت قلبی اور میل طبعی  
جو تمہارا اختیار نہیں ہے اس میں برابری  
کرنے کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا۔  
۳۳۵ بلکہ یہ ضرور ہے کہ جہاں تمہیں  
قدرت و اختیار ہے وہاں تک یکساں برتاؤ  
کرو محبت و اختیاری شے نہیں تو بات بیت  
حسن و اخلاق کھانے پینے پاس رکھنے اور  
ایسے امور میں برابری کرنا اختیاری ہے ان  
امور میں دونوں کے ساتھ یکساں سلوک

والحصن ۵

۱۴۴

النساء ۴

عَلَيْهَا ۳۲۸ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا

خبر ہے اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے ۳۲۸

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۳۲۹

تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں ۳۲۹ اور صلح خوب ہے ۳۲۹

وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ۳۳۰ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ

اور دل لالچ کے پسندے میں ہیں ۳۳۰ اور اگر تم نیک اور پرہیزگاری کرو ۳۳۰ تو اللہ

كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۳۳۱ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ

کہ تمہارے کاموں کی خبر ہے ۳۳۱ اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر

النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَدْرُواهَا

رکھو اور چاہے کتنی ہی حرص کرو ۳۳۲ تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر سے

كَالْمُعَلَّقَةِ ۳۳۳ وَإِنْ تَصْلَحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۳۳۴

لنگتی چھوڑ دو ۳۳۳ اور اگر تم نیک اور پرہیزگاری کرو ۳۳۴ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَأِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهِ ۳۳۵ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا

اور اگر وہ دونوں ۳۳۵ جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی کفالت سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا ۳۳۵ اور اللہ کفالت والا

حَكِيمًا ۳۳۶ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا

حکمت والا ۳۳۶ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور بیشک تاکید فرمادی ہر

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ ۳۳۷ وَإِنْ

ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو ۳۳۷ اور اگر

تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۳۳۸ وَكَانَ اللَّهُ

کفر کرو تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ۳۳۸ اور اللہ

کرنا لازم و ضروری ہے ۳۳۸ زن و شوہر باہم صلح نہ کریں اور وہ جدائی ہی بہتر سمجھیں اور صلح کے ساتھ تفریق ہو جائے یا مرد عورت کو طلاق دے کر اس کا مہر اور عدت کا نفقہ ادا کرے  
اور اس طرح وہ ۳۳۹ اور ہر ایک کو بہتر بدل عطا فرمائے گا ۳۳۹ اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو توحید و غیرت پر قائم رہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ  
تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم قدیم ہے تمام امتوں کو اس کی تاکید ہوتی رہی ہے ۳۳۹ تمام جہان اس کے فرمان بردار دل سے بھرا ہے تمہارے کفر سے اس کا کیا ضرر۔



۳۴۰ تمام خلق سے اور انکی عبادت سے۔

۳۴۱ معدوم کر دے۔

۳۴۲ معنی یہ ہیں کہ جس کو انیسے عمل سے

دنیا مقصود ہو اور اس کی مراد اتنی ہی جو اللہ

اس کو دے دیتا ہے اور ثواب آخرت سے

وہ محروم رہتا ہے اور جس نے عمل رضائے

اکہی اور ثواب آخرت کے لئے کیا تو اللہ

دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا

ہے تو جو شخص اللہ سے فقط دنیا کا طالب

ہو وہ نادان خسیس اور کم ہمت ہے۔

۳۴۳ کسی کی رعایت و طرفداری میں لفظ

۱۹ سے نہ ہٹواؤ کوئی قربت و رشتہ

۱۸ حق کہنے میں غل نہ ہونے پائے۔

۱۷ ۳۴۴ حق بیان میں اور جھبا چاہیے

نہ کہو۔

۳۴۵ ادائے شہادت سے۔

۳۴۶ جیسے عمل ہونگے ویسا بدل دے گا

۳۴۷ یعنی ایمان پر ثابت رہو یہ معنی اس

صورت میں ہیں کہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کا

خطاب مسلمانوں سے ہوا اگر خطاب یہود

و نصاریٰ سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے بعض

کتاہیوں بعض رسولوں پر ایمان لانے والو

تمہیں یہ حکم ہے اور اگر خطاب منافقین سے ہو

تو معنی یہ ہیں کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ

کرنے والو اخلاص کے ساتھ ایمان لے

آؤ یہاں رسول سے سیدنا نبی صلی اللہ علیہ

وسلم اور کتاب سے قرآن پاک مراد ہے۔

شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ

عنہما نے فرمایا یہ آیت عبد اللہ بن سلام

اور اسد و سیدنا اور لعین بن قیس اور سلام

وسلم و یامین کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ

مؤمنین اہل کتاب میں سے تھے رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر

ہوئے اور عرض کیا ہم آپ پر اور آپ کی کتاب پر اور حضرت موسیٰ پر اور توریت پر اور عزیر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا باقی کتابوں اور رسولوں پر ایمان نہ لائیں گے حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اللہ پر اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر اور اس سے پہلے ہر کتاب پر ایمان لاؤ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۳۴۸ یعنی قرآن پاک

پر اور ان تمام کتابوں پر ایمان لاؤ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں۔

غَنِيًّا حَمِيدًا ۱۳۱ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَكَفٰی

۱۳۱ بے نیاز و سب خوبوں سرا۔ اور اللہ ہی کا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

۱۳۲ بِاللّٰهِ وَكَفٰی ۱۳۳ اِنْ يَّسْأَلُكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَا تِ بِاٰخِرِيْنَ

۱۳۲ ہے کار ساز ۱۳۳ اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لیجائے ۱۳۴ اور اوروں کو

۱۳۴ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۱۳۵ مَنْ كَانَ يُّرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

۱۳۴ اور اللہ کو اس کی قدرت ہے ۱۳۵ جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی

۱۳۶ فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۱۳۷

۱۳۶ کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا انعام ہے ۱۳۷ اور اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے

۱۳۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ ۚ سَهْدَآءُ لِلّٰهِ

۱۳۸ اے ایمان والو ۱۳۹ النصف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دیتے

۱۴۰ وَلَوْ عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدِيْنَ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَكُنْ غَنِيًّا

۱۴۰ چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو

۱۴۱ اَوْ فَقِيْرًا ۚ فَاللّٰهُ اَوَّلٰی بِهٖمَا ۚ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰی اَنْ تَعْدِلُوْا

۱۴۱ یا فقیر ہو ۱۴۲ بہر حال اللہ کو اس کا سب زیادہ اختیار تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو

۱۴۳ وَاِنْ تَلَوْا اَوْ تَعْرَضُوْا ۖ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۱۴۴

۱۴۳ اور اگر تم ہیر پھیر کرو ۱۴۴ یا منہ پھرو ۱۴۵ ۳۴۵ تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ۳۴۶

۱۴۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ

۱۴۶ اے ایمان والو ۱۴۷ ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر ۱۴۸ اور اس کتاب پر جو اپنے ان

۱۴۹ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ ۚ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَنْ

۱۴۹ رسول پر اُناری ۱۵۰ اور اس کتاب پر جو پہلے اُناری ۱۵۱ اور جو

۱۵۱



۳۴۹ یعنی ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے کہ ایک رسول اور ایک کتاب کا انکار بھی سب کا انکار ہے۔

والحصن ۵

۱۴۶

النساء ۴

يَكْفُرُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكِتٰبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝۳۵۰

نامانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو ۳۴۹ تو وہ ضرور

دور کی گمراہی میں پڑا بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان

اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰزَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرْ لَهُمْ

لئے پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ۳۵۰ اللہ ہرگز نہ انہیں بخشنے ۳۵۱

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝۳۵۱ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا

نہ انہیں راہ دکھائے خوش خبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب

اَلِيْمًا ۝۳۵۲ اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں ۳۵۲ کیا ان کے پاس عزت

اَيَّبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝۳۵۳ وَقَدْ نَزَّلَ

ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے ۳۵۳ اور بے شک اللہ

عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰتِیَ اللّٰهِ يَكْفُرُ بِهَا وَيُسْتَهْزِءُ

تم پر کتاب میں ۳۵۴ میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو گے ان کا انکار کیا جاتا اور انکی ہنسی بنائی جاتی ہے

بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی يَخْرُجُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غٰیِرِهٖ

تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ۳۵۵

اِنَّكُمْ اِذَا مَثَلْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ

ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو ۳۵۶ بے شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا

جَمِيْعًا ۝۳۵۷ اَلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْنٌ مِّنَ اللّٰهِ

کرے گا وہ جو تمہاری حالت کا کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتنہ ملے

۳۵۰ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر پھر پوچھ کر کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کر کے کافر ہو گئے پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا انکار کر کے اور کفر میں بڑھے ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ایمان کے بعد پھر ایمان لائے یعنی انہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تاکہ ان پر مومنین کے احکام جاری ہوں پھر کفر میں بڑھے یعنی کفر پر ان کی موت ہوئی۔

۳۵۱ جب تک کفر پر رہیں اور کفر پر رہیں کیونکہ کفر بخشا نہیں جاتا مگر جب کہ کافر توبہ کرے اور ایمان لائے جیسا کہ فرمایا قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ يَّتَّخِذُوْا اٰیَةً لِّمَنْ مَّآ قَدْ سَلَّمَ۔

۳۵۲ یہ منافقین کا حال ہے جن کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا اور اس لیے وہ کفار کو صاحب قوت اور شوکت سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے باوجودیکہ کفار کے ساتھ دوستی ممنوع اور ان کے ملنے سے طلب عزت باطل۔

۳۵۳ اور اس کے لیے جس کو وہ عزت دے جیسے کہ انبیاء و مومنین۔

۳۵۴ یعنی قرآن۔

۳۵۵ کفار کی ہم نشینی اور ان کی مجلسوں میں شرکت کرنا ایسے ہی اور بے دینوں اور گمراہوں کی مجلسوں کی شرکت اور ان کے ساتھ بارانہ مصاحبت ممنوع فرمائی گئی۔ ۳۵۶ اس سے ثابت ہوا کہ کفر کے ساتھ راضی ہونے والا بھی کافر ہے۔

۳۵۷ وہ جو تمہاری حالت کا کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتنہ ملے



۳۵۷ اس سے ان کی مراد غیبت میں شرکت

کرنا اور حصہ چاہنا ہے۔

۳۵۸ کہ ہم تمہیں قتل کرتے کرتا کرتے مگر ہم نے یہ کچھ نہیں کیا۔

۳۵۹ اور انہیں طرح طرح کے جیلوں سے روکا اور ان کے رازوں پر تمہیں مطلع کیا تو اب ہمارے اس سلوک کی قدر کرو اور حصہ دو (یہ منافقوں کا حال ہے)۔

۳۶۰ اے ایماندارو اور منافقو۔

۳۶۱ کہ مومنین کو جنت عطا کرے گا۔

اور منافقوں کو داخل جہنم کرے گا۔

۳۶۲ یعنی کافر نے مسلمانوں کو مٹا سکیں گے

نہ جنت میں غالب آسکیں گے علماء نے

اس آیت سے چند مسائل مستنبط کیے ہیں

(۱) کافر مسلمان کا وارث نہیں (۲) کافر

مسلمان کے مال پر استیلا یا کر مالک نہیں

ہو سکتا (۳) کافر کو مسلمان غلام کے خریدنے

کا مجاز نہیں (۴) ذمی کے عوض مسلمان قتل

نہ کیا جائے گا (جمل)۔

۳۶۳ کیونکہ حقیقت میں تو اللہ کو فریب

دینا ممکن نہیں۔

۳۶۴ مومنین کے ساتھ۔

۳۶۵ کیونکہ ایمان تو ہے نہیں جس سے

ذوق طاعت اور لطف عبادت حاصل ہو

محض ریاکاری ہے اس لیے منافق کو نماز

بارعلوم ہوتی ہے۔

۳۶۶ اس طرح کہ مسلمانوں کے پاس پہلے

تو نماز پڑھ لی اور علیحدہ ہوئے تو ندارد

۳۶۷ کفر و ایمان کے۔

۳۶۸ نہ خالص مومن نہ کھلے کافر

۳۶۹ اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار

کو دوست بنانا منافقین کی خصلت ہے

تم اس سے بچو ۳۷۰ اپنے نفاق کی اور مستحق جہنم ہو جاؤ ۳۷۱ منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہار اسلام کر کے مجاہدین کے ہاتھوں سے بجا رہا ہے

اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔

قَالُوا لَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا لَمْ

کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ۳۵۷ اور اگر کافروں کا حصہ ہو تو ان سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا ۳۵۸

نَسْتَحْذِرُ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعُكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچایا ۳۵۹ تو اللہ تم سب میں ۳۶۰ قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ۝۱۵

فیصلہ کر دیگا ۳۶۱ اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا ۳۶۲

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى

بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں ۳۶۳ اور وہی انہیں غافل کر کے ماریگا

الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ

اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہمارے جی سے ۳۶۴ لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے

إِلَّا قَلِيلًا ۝۱۶ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ

مگر تھوڑا ۳۶۵ بچ میں ڈمگتا رہے ہیں ۳۶۶ نہ ادھر کے نہ ادھر

هَؤُلَاءِ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝۱۷ يٰۤأَيُّهَا

کے ۳۶۷ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا ۳۶۸

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ

ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا ۳۶۹

أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۝۱۸ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ

کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حجت کر لو ۳۷۰ بے شک منافق

فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۝۱۹ إِلَّا الَّذِينَ

دورخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں ۳۷۱ اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا مگر وہ جنہوں

۳۷۲



۲۴۲ اتفاق سے ۲۴۳ دارین میں ۳۴۴ یعنی کسی کے پوشیدہ حال کا ظاہر کرنا۔ اس میں غیبت بھی آگئی چغل خوری بھی عاقل وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے ایک قول یہ بھی ہے کہ بُری بات سے گالی مراد ہے۔

لا محبت اللہ

۱۲۸

النساء ۴

تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ

نے توبہ کی ۳۴۲ اور سنورے اور اللہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص اللہ کے لئے کر لیا تو یہ مسلمانوں

مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۱۵ مَا

کے ساتھ ہیں ۳۴۳ اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا اور اللہ

يَفْعَلُ اللَّهُ بِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۱۶

تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ ہے صلہ دینے والا جاننے والا

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلِمَ ۚ وَ

اللہ پسند نہیں کرتا بُری بات کا اعلان کرنا ۳۴۴ مگر مظلوم سے ۳۴۵ اور

كَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ۱۷ إِن تَبَدُّوا خَيْرًا أَوْ تَخْفَوْهُ أَوْ

اللہ سنتا جانتا ہے اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر یا

تَعْفَوْا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفْوًا قَدِيرًا ۱۸ إِنَّ الَّذِينَ

کسی کی بُرائی سے درگزر تو بے شک اللہ معاف کرنے والا ہے ۳۴۶ وہ جو

يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَ

اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں ۳۴۷

رُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ

اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے ۳۴۸ اور چاہتے ہیں کہ

أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۱۹ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر ۳۴۹ اور جتنے

حَقًّا ۚ وَاعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۲۰ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ

کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اللہ اور اس کے

ظلم کا بیان کرے وہ چور یا غاصب کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ اُس نے میرا مال چلایا غصب کیا۔ شان نزول ایک شخص ایک قوم کا ہمان ہوا تھا انھوں نے اچھی طرح اس کی میربانی نہ کی جب وہ وہاں سے نکلا تو ان کی شکایت کرتا

نکلا اس اقد کے تعلق پر آیت نازل ہوئی بعض مفسرین نے فرمایا اگر کیت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب

میں نازل ہوئی ایک شخص سید عالم صلی

اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی شان میں

زبان درازی کرتا رہا آپ نے کئی بار

سکوت کیا مگر وہ باز آیا تو ایک مرتبہ

آپ نے اس کو جواب دیا اس پر حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے

حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص مجھ کو بُرا

کہتا رہا تو حضور نے کچھ نہ فرمایا میں نے

ایک مرتبہ جواب دیا تو حضور اٹھ گئے

فرمایا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے

جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب

دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آگیا

اس کے تعلق پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۳۴۹ تم اس کے بندوں سے درگزر کرو

وہ تم سے درگزر فرمائے گا۔

حدیث تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان

والا تم پر رحم کرے گا۔

۳۴۹ اس طرح کہ اللہ پر ایمان لائیں

اور اس کے رسولوں پر نہ لائیں۔

۳۴۹ شان نزول یہ آیت یہود و نصاریٰ

کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضرت عیسیٰ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انھوں نے کفر کیا اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلام پر ایمان لائے اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کیا ۳۴۹ بعض رسولوں پر ایمان لانا انھیں کفر سے نہیں بچا سکتا کیونکہ ایک نبی کا انکار بھی

تمام انبیاء کے انکار کے برابر ہے۔

۳۴۹ بعض رسولوں پر ایمان لانا انھیں کفر سے نہیں بچا سکتا کیونکہ ایک نبی کا انکار بھی

تمام انبیاء کے انکار کے برابر ہے۔







۳۹۴۲ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی ۳۹۵۵ یہود نے دعویٰ کیا کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا اور نصاریٰ نے اس کی تصدیق کی تھی

۳۹۶۹ جس کو انھوں نے قتل کیا اور خیال غلط تھا۔

۳۹۷۰ کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں باوجود کہ ان کا یہ خیال غلط تھا۔

۳۹۷۱ اور یقینی نہیں کہہ سکتے کہ وہ مقتول کون ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ مقتول عیسیٰ ہیں بعض کہتے ہیں کہ چہرہ تو عیسیٰ کا ہے اور جسم عیسیٰ کا نہیں لہذا یہ وہ نہیں اسی تردد میں ہیں۔

۳۹۷۲ جو حقیقت حال ہے۔

۳۹۷۳ اور انھیں دوڑانا۔

۳۹۷۴ ان کا دعوائے قتل جھوٹا ہے۔

۳۹۷۵ مسیح و سالم بسوئے آسمان احادیث میں اس کی تفصیلات وارد ہیں سورۃ آل عمران میں اس واقعہ کا ذکر گزر چکا ہے۔

۳۹۷۶ اس آیت کی تفسیر میں چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنی موت کے وقت جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتے ہیں جن کے ساتھ انھوں نے کفر کیا تھا اور اس وقت کا ایمان مقبول و معتبر نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ قریب قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت کے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام شریعت محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے اور اسی دین کے ائمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہونگے اور نصاریٰ نے ان کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا ابطال فرمائیں گے دین محمدی کی اشاعت کرئیے اُس وقت یہود و نصاریٰ کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا یا قتل کر ڈالے جائیں گے خیر قبول کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کرنے کے وقت تک ہے تبسیر قول یہ ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے گا جو تھا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے گا لیکن وقت موت کا ایمان مقبول نہیں نافع نہ ہوگا ۳۹۷۳ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود پر تو یہ گواہی دینگے کہ انھوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے حق میں زبان طعن دراز کی اور نصاریٰ پر یہ کہ انھوں نے آپ کو رب ٹھہرایا اور خدا کا شریک گردانا اور اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں ان کے ایمان کی بھی آپ شہادت دیں گے ۳۹۷۴ نفی عہد وغیرہ جن کا اوپر آیات میں ذکر ہو چکا ۳۹۷۵ جن کا سورۃ النعام کی آیۃ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حُرْمَتَيْنِ مِائِینِ ۳۹۷۶ رشتہ وغیرہ حرام طریقوں سے۔

فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ وَكَفَرُوا بِهِمْ وَقَوْلُهُمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ وَقَوْلُهُمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۝ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۝ وَإِنَّ

تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے اور اس لیے کہ انھوں نے کفر کیا ۳۹۷۲ اور مریم پر بڑا بہتان عظیم ۳۹۷۳ اور اس لیے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا

اللہ ۳۹۷۴ اور یہ کہ انھوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے سولی دی بلکہ ان کے لیے انکی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا ۳۹۷۵

الَّذِينَ اٰخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيَ شَكٌّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۚ

اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اسکی طرف شک شبہ میں پڑے ہوئے ہیں ۳۹۷۶ انھیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں

اِلَّا اَتْبَاعُ الظُّلُمِ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۚ

۳۹۷۷ مگر یہی گمان کی پیروی ۳۹۷۸ اور بیشک انھوں نے اسکو قتل نہیں کیا ۳۹۷۹ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ۳۹۸۰

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا

اور اللہ غالب حکمت والا ہے کوئی کتابی ایسا نہیں جو اُس کی

لَيُّوْمٍ مِّنْ يَّوْمٍ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ

موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے ۳۹۸۱ اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوگا

شٰهِيْدًا ۝ فَيُظْلَمُ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَمْنَا عَلَيْهِمْ

۳۹۸۲ تو یہودیوں کے بڑے ظلم کے سبب ہم نے وہ بعض

طٰیِبٰتٍ اٰحَدَتْ لَهُمْ وَبِصَدِّ هُمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝

۳۹۸۳ اُن کے لیے حلال تھیں ۳۹۸۴ اُن پر حرام فرمادیں اور اس لیے کہ انھوں نے بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکا

وَاٰخَذِ هُمُ الرِّبٰوُ وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ ۚ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالِ النَّاسِ

اور اس لیے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ۳۹۸۵

یہود و نصاریٰ کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا یا قتل کر ڈالے جائیں گے خیر قبول کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کرنے کے وقت تک ہے تبسیر قول یہ ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے گا جو تھا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے گا لیکن وقت موت کا ایمان مقبول نہیں نافع نہ ہوگا ۳۹۷۳ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود پر تو یہ گواہی دینگے کہ انھوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے حق میں زبان طعن دراز کی اور نصاریٰ پر یہ کہ انھوں نے آپ کو رب ٹھہرایا اور خدا کا شریک گردانا اور اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں ان کے ایمان کی بھی آپ شہادت دیں گے ۳۹۷۴ نفی عہد وغیرہ جن کا اوپر آیات میں ذکر ہو چکا ۳۹۷۵ جن کا سورۃ النعام کی آیۃ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حُرْمَتَيْنِ مِائِینِ ۳۹۷۶ رشتہ وغیرہ حرام طریقوں سے۔



بِالْبَاطِلِ ۖ وَاعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ لَكِن

اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ

جو ان میں علم میں پکے ۴۸ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اے محبوب تمہاری

إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ

طواف اُترا اور جو تم سے پہلے اُترا ۴۹ اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے

الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ

والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو غنقریب ہم بڑا

أَجْرًا عَظِيمًا ۝ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ

ثواب دیں گے بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح

وَالذِّكْرِ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَ

اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی ۵۰ اور ہم نے ابراہیم اور اسمعیل اور

إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ وَعِيسَىٰ وَيُوسُفَ وَ

اسحاق اور یعقوب اور اُن کے بیٹوں اور عیسیٰ اور یوسف اور یونس اور

هَارُونَ وَسَلِيمَانَ وَاتِّينَادَا وَذُرِّيَّاتَهُمْ ۖ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ

ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی اور رسولوں کو جن کا ذکر

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۖ وَكَلَّمَ اللَّهُ

آگے ہم تم سے ۵۱ فرما چکے اور ان رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا ۵۲ اور اللہ نے

مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ۝ رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ

موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا ۵۳ رسول خوشخبری دیتے ۵۴ اور ڈر سناتے ۵۵ کہ رسولوں کے بعد اللہ

فہم قرآن شریف میں نام بنام فرما چکے ہیں ۵۶ اور اب تک ان کے اسماء کی تفصیل قرآن پاک میں ذکر نہیں فرمائی گئی ۵۷ تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے واسطہ

کلام فرمایا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قاضی نہیں جن سے اس طرح کلام نہیں فرمایا گیا ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا دوسرے انبیاء

کی نبوت میں کچھ بھی قاضی نہیں ہو سکتا ۵۸ ثواب کی ایمان لانے والوں کو ۵۹ عذاب کا کفر کرنے والوں کو۔

۴۸ مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے جو علم راسخ اور عقل صافی اور بصیرت کاملہ رکھتے تھے انھوں نے اپنے علم سے دین اسلام کی حقیقت کو جانا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

۴۹ پہلے انبیاء پر۔

۵۰ شان نزول یہود و نصاریٰ نے

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ سوال کیا تھا کہ ان کے لئے آسمان سے یکبارگی

کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ کی

نبوت پر ایمان لائیں اس پر یہ آیت

کریمہ نازل ہوئی اور اُن پر رحمت قائم

کی گئی کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے سوا بکثرت انبیاء

ہیں جن میں سے گیارہ کے

اسماء و شریفیہاں آیت میں

بیان فرمائے گئے ہیں اہل کتاب ان سب

کی نبوت کو مانتے ہیں ان سب حضرات

میں سے کسی پر یکبارگی کتاب

نازل نہ ہوئی تو جب اس

وجہ سے اُن کی نبوت تسلیم کرنے میں

اہل کتاب کو کچھ پس و پیش نہ ہوا تو سید عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تسلیم کر لے

میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے

بھیجنے سے خلق کی ہدایت اور ان کو اللہ

تعالیٰ کی توحید و معرفت کا درس دینا

اور ایمان کی تکمیل اور طریق عبادت کی

تعلیم ہے کتاب کے متفرق طور پر نازل

ہونے سے یہ مقصد بروجہ اتم حاصل ہوتا

ہے کہ تھوڑا تھوڑا بہ آسانی دل نشین ہوتا

چلا جاتا ہے اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض

کرنا کمال حماقت ہے۔



۴۱۵ اور یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ اگر ہمارے پاس رسول آتے تو ہم ضرور ان کا حکم مانتے اور اللہ کے مطیع و فرمان بردار ہوتے اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کے بعثت سے قبل خلق پر عذاب نہیں فرماتا جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعُثَ رَسُولًا اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفت الہی بیان شرع و زبان انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقل محض سے اس منزل تک پہنچنا میسر نہیں ہوتا۔

۴۱۶ ائمہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر کے۔

۴۱۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت و صفت چھپا کر اور لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈال کر یہ حال یہود کا ہے۔

۴۱۸ اللہ کے ساتھ۔

۴۱۹ کتاب الہی میں حضور کے اوصاف بدل کر اور آپ کی نبوت کا انکار کر کے۔

۴۲۰ جب تک وہ کفر پر قائم رہیں یا کفر پر رہیں۔

۴۲۱ سید انبیاء و محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۲۲ اور سید انبیاء و محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرو تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں اور اللہ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے۔

۴۲۳ شان نزول یہ آیت نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جن کے کئی فرقے ہو گئے تھے اور ہر ایک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جدا گانہ کفری عقیدہ رکھتا تھا سطوری آپ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے مرقوسی کہتے کہ وہ تین ہیں کے تیسرے ہیں اور اس کلمہ کی توجہات میں بھی اختلاف تھا بعض تین اقنوم ہتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ بیٹا روح القدس باپ سے ذات بیٹے سے عیسیٰ روح القدس سے ان میں حلول کرنے والی حیات مراد لیتے تھے تو ان کے نزدیک اگر تین تھے اور اس تین کو ایک بتاتے تھے توحید فی

لا یحب اللہ

۱۵۲

النساء ۴

لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿۱۵۸﴾

۴۱۵ اور اللہ غالب حکمت والا ہے

۴۱۶ لیکن اے محبوب اللہ اس کا گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا وہ اُس نے اپنے علم سے اتارا ہے اور

۴۱۷ یَشْهَدُونَ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿۱۵۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا

۴۱۸ فرشتے گواہ ہیں اور اللہ کی گواہی کافی وہ جنہوں نے کفر کیا ۴۱۹ اور اللہ کی راہ سے

۴۲۰ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿۱۶۰﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

۴۲۱ رُكُوا ۴۲۲ بیشک وہ دور کی گمراہی میں پڑے بیشک جنہوں نے کفر کیا ۴۲۳ وَظَلَمُوا ۴۲۴ اللہ لیغفرلہم وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿۱۶۱﴾

۴۲۵ اور حد سے بڑھے ۴۲۶ اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا ۴۲۷ اور نہ انہیں کوئی راہ دکھائے

۴۲۸ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ

۴۲۹ یَسِيرًا ﴿۱۶۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرُّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ

۴۳۰ اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے

۴۳۱ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

۴۳۲ تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو ۴۳۳ تَوِشٰکُ الشَّدٰی کاہے جو کچھ آسمانوں

۴۳۴ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۳﴾ يٰۤاَهْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا

۴۳۵ اور زمین میں ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی

۴۳۶ فِیْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلٰی اللّٰهِ الْاِحْقَاطَ ۚ اِنَّھَا الْمَسِيْحُ عِیْسٰی

۴۳۷ نہ کرو ۴۳۸ اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ ۴۳۹ مَسِيْحُ عِیْسٰی

التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے چکر میں گرفتار تھے بعض کہتے تھے کہ عیسیٰ ناسوتیت اور الوہیت کے جامع ہیں ماں کی طرف سے اُن میں ناسوتیت آئی اور باپ کی طرف سے الوہیت آئی تعالیٰ اللہ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُوْنَ عَلٰی کِبَرٍ اِیہ فرقہ بندی نصاریٰ میں ایک یہودی نے پیدا کی جس کا نام پولس تھا اور اُس نے انہیں گمراہ کرنے کے لئے اس قسم کے عقیدوں کی تعلیم کی اس آیت میں اہل کتاب کو ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باپ میں افراط و تفریط سے باز رہیں خدا اور خدا کا بیٹا بھی نہ کہیں اور ان کی تنقیص بھی نہ کریں۔ ۴۳۹ اللہ کا شریک اور بیٹا بھی کسی کو نہ بناؤ اور حلول و اتحاد کے عیب بھی مت لگاؤ اور اس اعتقاد حق پر رہو کہ۔



ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ

۴۲۵ء کا بیٹا ۴۲۵ء اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ ۴۲۶ء کہ مریم کی طرف بھیجا اور اسکے ہال کی ایک

مِنْهُ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَ إِنْ تَهُوَ خَيْرٌ

۴۲۶ء کہ گن فرمایا اور وہ بغیر باپ اور

رُوحٌ تَوَالِدٌ وَأَنْتُمْ لَا تُؤْمِنُونَ ۴۲۷ء اور تین نہ کہو ۴۲۸ء باز رہو اپنے بھلے کو

لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهُ وَاحِدٌ سُبْحَنَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا

۴۲۷ء اور تصدیق کرو کہ اللہ واحد ہے

اللَّهُ تَوَالِدٌ ۴۲۹ء پاکی اُسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اُسی کا مال

فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۶

بیٹے اور اولاد سے پاک ہر

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ۴۳۰ء اور اللہ کافی کارساز

لَنْ يَسْتَنْفِكَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَكُ

۴۳۱ء اور اس کے رسولوں کی

الْمُقَرَّبُونَ ۷ وَمَنْ يَسْتَنْفِكَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرُ فَسَيَحْشُرُهُمْ

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و

فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ

إِلَيْهِ جَمِيعًا ۸ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ

السلام اللہ کے رسولوں میں سے ہیں

وَأَجْرُهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۹ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا

۴۳۸ء جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے

مردوری انھیں بھر پور دے کر اپنے فضل سے انھیں اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے ۴۳۳ء نفرت اور

وَأَسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۱۰ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ

۴۳۹ء کوئی اس کا شریک نہیں

تکبر کیا تھا انھیں دردناک سزا دے گا اور اللہ کے سوا نہ اپنا

مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۱۱ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ

۴۳۰ء اور وہ سب کا مالک ہے اور

یہ آیت شریفہ نازل ہوئی

۴۳۲ء یعنی آخرت میں اس تکبر کی

سزا دے گا

۴۳۳ء عبادت الہی بجالانے سے

کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار اے لوگو بے شک تمہارے پاس



۴۳۴ دلیل واضح سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد ہے جن کے صدق پر ان کے معجزے شاہد ہیں اور منکرین کی عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں۔  
۴۳۵ یعنی قرآن پاک ۴۳۶ اور جنت و درجات عالیہ عطا فرمائے گا ۴۳۷ کلام اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد ۴۳۸ شان نزول حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
۱۵۴

بَرُّهَانَ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا ۱۷۵ فَأَمَّا الَّذِينَ  
اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی ۴۳۴ اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا ۴۳۵ تو وہ جو  
أَمِنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ  
اللہ پر ایمان لائے اور اُس کی رسی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور اپنے  
وَفَضْلٍ وَيَهْدِيَهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمًا ۱۷۶ يَسْتَفْتُونَكَ  
فضل میں داخل کرے گا ۴۳۶ اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا ۴۳۷ اے محبوب تم سے فتویٰ  
قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۱۷۷ إِنْ أَمْرُوْهُ أَهْلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ  
پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ اللہ تمہیں کلام ۴۳۸ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے ۴۳۹  
وَلَهُ أُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ  
اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اُس کی بہن کا آدھا ہے ۴۳۹ اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی  
لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الشُّلْثُ مِمَّا تَرَكَ ۱۷۸ وَإِنْ  
اولاد نہ ہو ۴۴۰ پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں اُن کا دو تہائی اور اگر  
كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَىٰ ۱۷۹  
بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر  
يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۱۸۰  
اللہ تم سے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے  
سُورَةُ الْمَائِدَةِ وَهِيَ الْخَامِسَةُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَرِثَتُكَ وَرِثَتُكَ  
سورہ مائدہ منیٰ ہر اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو بہت نہ بان رحم والا اولاد ایک میراثیات اور رسول کو عہد  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۱۸۱ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ  
اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو واپس تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان

کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عبادت کے لیے تشریف لائے حضرت جابر بے ہوش تھے حضرت نے وضو فرما کر آب وضو اُن پر ڈالا اُنہیں آفاقم ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو حضور تشریف فرما ہیں عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (بخاری و مسلم) البوداؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جابر میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ بزرگوں کا آب وضو تبرک ہے اور اُس کو حصول شفا کے لیے استعمال کرنا سنت ہے۔  
مسئلہ مریضوں کی عیادت سنت ہے۔  
مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب عطا فرمائے ہیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضرت جابرؓ کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔  
۴۳۹ اگر وہ بہن سگی باپ شریک ہوں  
۴۴۰ یعنی اگر بہن بے اولاد مری اور بھائی  
تو وہ بھائی اُس کے کل مال کا وارث ہوگا۔  
۱۸۱ سورہ مائدہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی سورۃ آیت آتِیَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کہ یہ آیت روز عرفہ الموضع میں نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں اسکو پڑھا اس میں ایک سو بیس آیتیں اور بارہ ہزار چار سو چونتیس حرف ہیں و عتقوہ کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ابن جریر نے کہا کہ اہل کتاب کو خطاب فرمایا گیا ہے معنی ہیں کہ اے مومنین اہل کتاب میں نے کتب مقدسہ میں سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کرنے کے متعلق جو تم سے عہد لیے ہیں وہ پورے کرو بعض مفسرین کا قول ہے کہ خطاب مومنین کو ہے انہیں عتقوہ کے وفادار کرنے کا حکم دیا گیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان عتقوہ سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں جو حرام و حلال کے متعلق قرآن پاک میں لیے گئے بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مومنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں۔



وہ یعنی جن کی حرمت شریعت میں وارد ہوئی ان کے سوا تمام چوپائے تمہارے لیے حلال کیے گئے۔ مسئلہ خشکی کا شکار حالت احرام میں حرام ہے اور دینی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورہ کے آخر میں آئیگا۔ اس کے دین کے معاملہ معنی میں کہ جو چیزیں اللہ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو۔ ۵۰ ماہ ہائے حج جن میں قتل زمانہ جاہلیت میں بھی ممنوع تھا اور اسلام میں بھی یہ حکم باقی رہا۔ وہ قربانیاں وہ عرب کے لوگ قربانیوں کے گلے میں حرم شریف کے اشجار کی جھالوں وغیرہ سے گلوں میں کر ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں ہیں اور ان سے تعرض نہ کریں۔ ۵۱ حج و عمرہ کرنے کے لیے شان نزول شریح بن ہند ایک شہور شفیق تھانہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ خلق خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں فرمایا اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے تو میں اپنے سرداروں سے رائے لے لوں تو میں بھی اسلام لاؤنگا اور انھیں بھی لاؤنگا یہ کہہ کر چلا گیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دی تھی کہ قید ربیعہ کا ایک شخص انبوالاہر جو شیطان کی زبان بولے گا اس کے جلے جانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ کا فوجہ لیکر آیا اور غادر و بد عہد کی طرح پیٹ پیچھ کر گلیا یہ اسلام لایو لا انہیں چاہتا اس نے غدر کیا اور مدینہ شریف سے نکلے ہوئے وہاں کے مولیٰ بنی اور بنی امیہ کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قلاوہ پوش قربانیاں لیکر بارادہ حج نکلا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے راہ میں صحابہ نے شریح کو دیکھا اور چاہا کہ مولیٰ بنی اس سے واپس لے لیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ جس کی ایسی شان ہو اس سے تعرض نہ چاہئے۔

الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرِ مُحْلِي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ

موسیٰ مگر وہ جو آگے سنا جائے گا تم کو فلا لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو۔

إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہراؤ اللہ کے نشان و اور نہ ادب والے مہینے۔ اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں ہیں۔

الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَتَّخُونُ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَإِذَا

وہ اور نہ ان کا مال و آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں وہ اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب حاکمیت فاصطادوا ولا یجزمتم شنان قوم ان صدوکم

احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو فلا اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انھوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ

زیادتی کرنے پر نہ ابھارے فلا اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے

التَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ

کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو فلا اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک

اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَ

اللہ کا عذاب سخت ہے تم پر حرام ہے ۱۳۱ مردار اور خون اور

لَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ

سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مے اور بے زہار کی چیز نہ

وَالْمُتَرَدِّیَةُ وَالنَّطِیْحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبْعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَ

مرا ہوا اور جو گر کر مرے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنھیں تم ذبح کر لو اور

تم انتقام نہ لو۔

۱۳۲ بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اس کا بجالانا برا اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا تقویٰ اور جس کا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا اثم (گناہ) اور جس سے منع کیا گیا اس کو کرنا عداوان (زیادتی) کہلاتا ہے۔ ۱۳۱ آیت اَلْأَمَانِیُّ عَلَیْکُمْ میں جو اشتنا ذکر فرمایا گیا تھا یہاں اس کا بیان ہے اور گیارہ چیزوں کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے ایک مردار یعنی جس جانور کے لیے شریعت میں ذبح کا حکم ہو اور وہ بے ذبح مر جائے دوسرے بننے والا خون تیسرے سور کا گوشت اور اس کے تمام اجزا چوتھے وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور جس جانور کو ذبح کو صرف اللہ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے کہ عبد اللہ کی گائے عقیقہ کا بکرا و نیمہ کا جانور یا وہ جانور جن سے اولیا کی ارواح کو ثواب پہنچایا منظور ہو ان کو غیر وقت ذبح میں اولیا کے ناموں کے ساتھ نامزد کیا جائے مگر ذبح ان کا فقط اللہ کے نام پر ہو اس وقت کسی دوسرے کا نام نہ لیا جائے وہ حلال و طیب ہیں اس آیت میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے جس کو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو دینی جو ذبح کی قید نہیں لگاتے







پیس کی شدت سے جان پرین جائے اس وقت جان بچانے کے لئے قدر ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اس طرح کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہو جاتی ہے جس سے خطرہ جان جاتا رہے ۱۹۱ جنکی حرمت قرآن و حدیث اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ طیباً

وہ چیزیں ہیں جن کو عرب اور مسلم الطبع لوگ پسند کرتے ہیں اور خبیث وہ چیزیں ہیں جن سے مسلم طبعیتیں نفرت کرتی ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حرمت پر دلیل نہ ہو نا بھی اس کی حلت کے لئے کافی ہے۔ شان نزول یہ آیت عری ابن حاتم اور زید بن مہمل کے حق میں نازل ہوئی جن کا نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید الخیر رکھا تھا ان دونوں صاحبوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تم لوگ کتے اور باز کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۲۱ خواہ وہ درندوں میں سے ہو مثل کتے اور چیتے کے یا شکاری پرندوں میں سے مثل شکرے باز شاہین وغیرہ کے جب انھیں اس طرح سدھالیا جائے کہ جو شکار کر سں اس میں سے نہ کھائیں اور جب شکاری ان کو چھوڑے تب شکار پر جائیں جب بلائے پس آجائیں ایسے شکاری جانوروں کو حلال کہتے ہیں ۲۱ اور خود اس میں سے نہ کھائیں۔

۲۲ آیت سے جو استفاد ہوتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے کتا یا شکرہ وغیرہ کوئی شکاری جانور شکار پر چھوڑا تو اس کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے (۱) شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھ یا ہوا (۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو (۳) شکاری جانور بسم اللہ مارا ہو کہہ کر چھوڑا گیا ہو (۴) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہنچا ہو تو اس کو بسم اللہ مارا کہہ کر ذبح کرے اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہوگا مثلاً اگر شکاری جانور معلوم سکھ یا ہوا نہ ہو یا اس

مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتِ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ

مسلمان ۲۳ اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب قبلکم اذا اتیتموھن اجورھن محصنین غیر مسافحین علی جب تم انھیں ان کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے ۲۵ نہ مستی نکالتے

وَلَا مُتَّخِذِيْ اٰخْدَانٍ ط وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

اور نہ آشنا بناتے ۲۶ اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا ب عملہ وهو فی الآخرۃ من الخسرین ۷ یا ایہا الذین امنوا

اکارت کیا اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے ۲۷ اے ایمان والو

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ اِلَى

جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو ۲۸ تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ

الْمَرَافِقِ وَاَمْسَحُوا بِرُءُوسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ

۲۹ اور سروں کا مسح کرو ۳۰ اور گتوں تک پاؤں دھوؤ ۳۱ اور اگر

کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطْهَرُوْا ط وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ

تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو ۳۲ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا

جَاءَ اَحَدٌ مِنْکُمْ مِنَ الْغَآیِطِ اَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدْ

تم میں سے کوئی قضاے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں

مَاءً فَتَمَسُّوْا صَعِیْدًا ط اَوْ مَسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ

میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو ۳۳ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو

مِنْهُ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَلٰکِنْ یُرِیْدُ

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب

نے زخم نہ کیا ہو یا شکار پر چھوڑے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا ہو یا شکار زندہ پہنچا ہو اور اس کو ذبح نہ کیا ہو یا معلوم کے ساتھ غیر معلوم شکار میں شریک ہو گیا ہو یا ایسا شکاری جانور شریک ہو گیا ہو جس کو چھوڑے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا ہو یا وہ شکاری جانور جو کسی کافر کا ہو ان سب صورتوں میں وہ شکار حرام ہے مسئلہ تیرے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر تیرا ماں اور اس سے شکار جرح ہو کر مر گیا تو حلال ہے اگر نہ مرنا تو دوبارہ اس کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیرا زخم اس کو نہ لگا یا زندہ پانے کے بعد اس کو ذبح نہ کیا ان سب صورتوں میں حرام ہے ۳۴ یعنی ان گئے ذبیحہ مسئلہ مسلم و کتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ ۳۵ نکاح کرنے میں عورت کی پارسائی کا لحاظ مستحب ہے لیکن صحت نکاح کے لئے شرط نہیں ۳۵ نکاح کر کے ۳۶ ناجائز طریقہ پرستی نکالنے سے بے دھڑک زنا کرنا اور آشنا بنانے سے پوشیدہ زنا اور ۳۷ کیونکہ آرماء سے تمام عمل اکارت ہو جاتے ہیں ۳۸ اور تم بے وضو ہو تو تم پر وضو فرض ہے اور فرائض وضو کے یہ جاری ہیں جو آگے بیان کیے جاتے ہیں فائدہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب



ہر نماز کے لئے تازہ وضو کے عادی تھے اگرچہ ایک وضو سے بھی بہت سی نمازیں فرائض و نوافل درست ہیں مگر ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو کرنا زیادہ برکت و ثواب کا موجب بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو فرض تھا بعد میں منسوخ کیا گیا اور جب تک حدیث واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض و نوافل سب کا ادا کرنا جائز ہوا۔

۳۱۹ کہیں ابھی دھوئے کے حکم میں غل ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے جہور اسی پر ہیں۔

۳۲۰ چوتھی امر کا مسح فرض ہے یہ مقدار حدیث وغیرہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث آیت کا بیان ہے۔

۳۲۱ یہ وضو کا چوتھا فرض ہے حدیث صحیح میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور عطا سے مروی ہے وہ قسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہ کیا۔

۳۲۲ مسئلہ جنابت سے طہارت کا ملہ لازم ہوتی ہے جنابت کبھی بیداری میں دفت و شہوت کے ساتھ انزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد انز یا پایا جائے حتیٰ کہ اگر خواب یا د آیا مگر تری نہ پانی تو غسل واجب ہوگا اور کبھی سبیلین میں سے کسی میں ادخال حشفہ سے فاعل و مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل جب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے حیض کا مسئلہ سورہ بقرہ میں گزر گیا اور نفاس کا موجب غسل ہونا اجماع سے ثابت ہے۔

تیم کا بیان سورہ نسا میں گزر چکا ۳۲۳ کہ تمہیں مسلمان کیا ۳۲۴ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے وقت شب عقبہ اور بیعت رضوان میں ۳۲۵ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ہر حال میں ۳۲۶ اس طرح کہ قربت و عداوت کا کوئی اثر تمہیں عدل سے نہ ہٹا سکے ۳۲۷ یہ آیت نص قاطع ہے اس پر کہ غلو و مار سوائے کفار کے اور کسی کے لئے نہیں (حازن)۔

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

ستھ کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو اور

اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ ۝

یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر ۳۲۳ اور وہ عہد جو اُس نے تم سے کیا ۳۲۴

اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ

جب کہ تم نے کہا تم نے سنا اور مانا ۳۲۵ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کی بات

الصُّدُورِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا فَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ

جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَا نُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۝

گواہی دیتے ۳۲۶ اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو

إِعْدِلُوا تَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ

انصاف کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے

بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

کاموں کی خبر ہے ایمان والے نیکو کاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ

وہی دوزخ والے ہیں ۳۲۷ اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر

اللَّهُ عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ

یاد کرو جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر دست درازی کریں تو اُس نے

۳۲۳ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے وقت شب عقبہ اور بیعت رضوان میں۔

۳۲۴ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ہر حال میں ۳۲۵ اس طرح کہ قربت و عداوت کا کوئی اثر تمہیں عدل سے نہ ہٹا سکے ۳۲۶ یہ آیت نص قاطع ہے اس پر کہ غلو و مار سوائے کفار کے اور کسی کے لئے نہیں (حازن)۔



۳۵ شان نزول ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منزل میں قیام فرمایا اصحاب جہاد درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی ایک اعرابی موقع پا کر آیا اور چھپ کر اُس نے تلوار لی اور تلوار کھینچ کر حضور سے کہنے لگا اے محمد تمہیں مجھ سے کون بچا رہا حضور نے فرمایا اللہ فرماتا تھا حضرت جبریل نے اُس کے ہاتھ سے تلوار گرا دی اور نبی

۲ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار  
۶ لے کر فرمایا کہ تجھے مجھ سے کون  
بچائے گا کہنے لگا کہ کوئی نہیں  
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود  
نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول ہیں (تفسیر المصنوع)  
۳۹ کہ اللہ کی عبادت کریں گے اس  
کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اوریت  
کے احکام کا اتباع کریں گے۔  
۴۲ ہر سبط (گروہ) پر ایک سردار جو اپنی  
قوم کا ذمہ دار ہو کہ وہ عہد وفا کریں گے  
اور حکم پر چلیں گے۔  
۴۳ مدد و نصرت سے۔

۴۴ یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو۔  
۴۵ واقعہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت  
موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ  
انہیں اور ان کی قوم کو ارض مقدسہ کا  
وارث بنائے گا جس میں کنعانی جبار رہتے  
تھے تو فرعون کے ہاک کے بعد حضرت موسیٰ  
علیہ السلام کو حکم الہی ہوا کہ بنی اسرائیل کو  
ارض مقدسہ کی طرف لے جائیں میں نے اسکو  
تمہارے لیے دار و قرار بنایا ہے تو وہاں جاؤ  
جو دشمن وہاں میں اُن پر جہاد کرو میں تمہاری  
مدد فرماؤں گا اور اسے موسیٰ تم اپنی قوم کے  
ہر سبط میں سے ایک ایک سردار بناؤ اس  
طرح بارہ سردار مقرر کرو ہر ایک ان میں سے اپنی  
قوم کے حکم ماننے اور عہد وفا کرنے کا ذمہ دار ہو  
حضرت موسیٰ علیہ السلام سردار منتخب کر کے  
بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوئے جو اربعاء  
کے قریب پہنچے تو ان نقیبوں کو منتخب

اٰیٰدِیْہُمْ عَنْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَعَلٰی اللّٰہِ فَلِیْتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۱۱

اُن کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے ۳۵ اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے  
وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ  
اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ۳۹ اور ہم نے اُن میں

اِثْنٰی عَشَرَ نَقِیْبًا ۱۲ وَ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَكُمْ لَیْنٌ اَقِمْتُ الصَّلٰوةَ  
بارہ سردار قائم کیئے ۳۹ اور اللہ نے فرمایا بے شک میں ۴۱ تمہارے ساتھ ہوں غمزدار اگر تم نماز قائم کھو  
وَ اَتِیْتُمُ الزَّکٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَرْتُمْ وَّ هُمْ وَاَقْرَضْتُمْ  
اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو اور اللہ

اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ۱۳ لَا کُفْرٰنَ عَنْکُمْ سِیَّاتِکُمْ وَلَا دُخْلَکُمْ  
کو قرض حسن دو ۴۲ بے شک میں تمہارے گناہ اُتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں

جَنَّتٍ تَجْرٰی مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ ۱۴ فَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ  
لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں پھر اُس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۱۵ فَبِمَا نَقْضِہُمْ مِّیْثَاقَہُمْ  
ضرور سیدھی راہ سے بہکا ۴۳ تو اُن کی کسی بد عہد یوں ۴۴ پر ہم نے انہیں

لَعْنَتُہُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَہُمْ قَسِیۃً یَّحَرِّفُوْنَ ۱۶ الْکَلِمَ عَنْ  
لنعت کی اور اُن کے دل سخت کر دیئے اللہ کی باتوں کو ۴۵ اُن کے ٹھکانوں

مَوَاضِعِہٖ ۱۷ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِہٖ ۱۸ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ  
سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصہ اُن نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ۴۶ اور تم ہمیشہ اُن کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع

عَلٰی خَآیَئَۃٍ مِّنْہُمْ ۱۹ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْہُمْ فَاَعْفُ عَنْہُمْ وَ اَصْفُ  
ہوتے رہو گے ۴۷ سوا تھوڑوں کے ۴۸ تو انہیں معاف کر دو اور اُن سے درگزر کرو ۴۹

احوال کے لیے بھیجا وہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگ بہت عظیم الجثہ اور نہایت قوی و توانا صاحبِ ہیبت و شوکت ہیں یہ اُن سے ہیبت زدہ ہو کر واپس ہوئے اور اُن کے انہوں نے اپنی قوم سے سب  
حال بیان کیا باوجودیکہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا لیکن سب نے عہد شکنی کی سوائے کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون کے کہ یہ عہد پر قائم رہے ۴۹ کہ انہوں نے عہد الہی کو توڑا اور حضرت  
موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کی اور انبیاء کو قتل کیا کتاب کے احکام کی مخالفت کی ۵۰ جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت سے اور جو قوت  
میں بیان کی گئیں ہیں ۵۱ اوریت میں کہ عید محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں اور ان پر ایمان لائیں ۵۲ کیونکہ دغا و خیانت و نقض عہد اور رسولوں کے ساتھ عہد شکنی ان کی اور اُن کے باپانی قدیم عادت  
۵۳ جو ایمان لائے ۵۴ اور جو کہ اُن سے پہلے سرزد ہوا اس پر گرفت نہ کرو شان نزول بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت اس قوم کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے



ہمد کیا پھر تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع فرمایا اور یہ آیت نازل کی اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ اُن کی اس عہد شکنی سے درگزر کیجئے جب تک کہ وہ جنگ سے باز ہیں اور جزیہ ادا کرنے سے منع نہ کریں۔

۵۱ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا۔

۵۲ انجیل میں اور انھوں نے عہد شکنی کی ۵۳ قتادہ نے کہا کہ جب نصاریٰ نے کتاب الہی (انجیل) پر عمل کرنا ترک کیا اور رسولوں کی نافرمانی کی تو انھیں ادا نہ کیے حدود کی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان عداوت ڈال دی۔

۵۴ یعنی روز قیامت وہ اپنے کردار کا بدلہ پائیں گے۔

۵۵ یہودیوں اور نصاریوں۔

۵۶ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۵۷ جیسے کہ آیت رجم اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور حضور کا اس کو بیان فرمانا معجزہ ہے۔

۵۸ اور ان کا ذکر بھی نہیں کرتے نہ ان پر مؤاخذہ فرماتے ہیں کیونکہ آپ اسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں جس میں مصلحت ہو۔

۵۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ اسے تاریکی کفر و دہرونی اور راہ حق واضح ہوئی۔

۶۰ یعنی قرآن شریف۔

۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بخراج کے نصاریٰ سے یہ مقولہ سرزد ہوا اور نصاریوں کے فرقہ یقویہ و ملکائیکہ مذہب ہے کہ وہ حضرت مسیحؑ کو اللہ بتاتے ہیں کیونکہ وہ حلول کے قائل

ہیں اور ان کا اعتقاد باطل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدن عیسیٰ میں حلول کیا معاذ اللہ و تعالیٰ اللہ عَمَّا يَقُولُونَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم کفر دیا اور اس کے بعد ان کے مذہب کا فساد بیان فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۱۴ وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرَى

بے شک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنھوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں

أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

ہم نے ان سے عہد لیا وہ تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انھیں دی گئی تھی وہ تو ہم نے اُن کے

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يَنْبَغُهُمُ

آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا ۵۲ اور عنقریب اللہ انھیں

اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۱۵ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ

بتا دے گا جو کچھ کرتے تھے ۵۳ اے کتاب والو ۵۴ بے شک تمہارے پاس

رَسُولُنَا يَبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ

ہمارے یہ رسول ۵۵ تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں ۵۶

وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۱۶

اور بہت سی معاف فرماتے ہیں ۵۷ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا وہ ۵۸ اور روشن کتاب ۵۹

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمُ

اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے ساتھ اور انھیں

مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ

اندھیریلوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انھیں سیدھی راہ

مُسْتَقِيمٍ ۱۷ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ

دکھاتا ہے بے شک کافر ہوئے وہ جنھوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے

مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ

۶۰ تم فرمادو پھر اللہ کا کوئی کیا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کر دے



۶۱ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو پھر حضرت مسیح کو اللہ بتانا کتنا صریح باطل ہے۔

۶۲ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل کتاب آئے اور انھوں نے دین کے معاملہ میں آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے انھیں اسلام کی دعوت دی اور اللہ کی نافرمانی کرنے سے اس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے کہ لے محمد آپ ہمیں کتنا ڈراتے ہیں ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اُن کے اس دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا

۶۳ یعنی اس بات کا تو ہمیں بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہو گے تو سوچو کوئی باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلاتا ہے جب ایسا نہیں تو تمہارے دعوے کا کذب و بطلان تمہارے اقرار سے ثابت ہے۔

۶۴ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پانچ سو اہل بیت کی مدت نبی سے خالی رہی اس کے بعد حضور کے تشریف لانے کی منت کا انتظار فرمایا جاتا ہے کہ نہایت حاجت کے وقت تم پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت بھیجی گئی اور اس میں الزام حجت و قطع عذر بھی ہے کہ اب یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ ہمارے پاس تنبیہ کرنے والے تشریف لائے

الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَامَّةٌ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۖ وَلِلَّهِ  
مَسِيحٌ بَنُ مَرْيَمَ ۖ اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ۶۱ اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يُخْلِقُ مَا يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ  
کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۖ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ  
سب کچھ کر سکتے ہیں اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ

أَبْنَاؤُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۖ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ  
کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ۶۲ تم فرما دو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے ۶۳ بلکہ تم

بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۖ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ  
آدمی ہو اس کی مخلوقات سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۖ  
کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی اور اُسی کی طرف پھرنا ہے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ  
اے کتاب والو بے شک تمہارے پاس مہابے رسول ۶۴ تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام

مِّنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۚ  
ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا ۶۵ کہہیں کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر نہ

فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۖ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر نہ لائے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدرت

قَدِيرٌ ۖ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يُقَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ  
ہے اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر



۶۶۹ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس کے ذکر کرنے کا حکم دیا کہ وہ برکات و ثمرات کا سبب ہے اس سے محافل میلاد مبارک کے موجب برکات و ثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے۔

لا یحب اللہ ۲

۱۶۲

المائدہ ۵

عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلْ فِيكُمْ اَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَآتَاكُمْ

یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کئے ۶۶۹ اور تمہیں بادشاہ کیا ۶۷۰ اور تمہیں وہ دیا

مَا لَمْ يُوْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ ۝۱۰ يَقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ

جو آج سارے جہان میں کسی کو نہ دیا ۶۷۰ اے قوم اس پاک زمین میں

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلٰی اَدْبَارِكُمْ

داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو ۶۷۱ کہ

فَتَنْقَلِبُوا خٰسِرِيْنَ ۝۱۱ قَالُوا يٰمُوسٰى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ

نقصان پر پلٹو گے بولے اے موسیٰ اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں

وَ اِنَّا لَن نَّدْخُلُهَا حَتّٰى يَخْرُجُوا مِنْهَا فَاِنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا

اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں -

فَاِنَّا دَاخِلُوْنَ ۝۱۲ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

تو ہم وہاں جائیں دو مرد کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے وہ اللہ نے انہیں

عَلَيْهِمَا اَدْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَانَظَرُوْا

نوازاؤں بولے کہ زبردستی دروازے میں ۶۷۲ ان پر داخل ہو اگر تم دروازے میں داخل ہو گئے تو تمہارا ہی

غَلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳ قَالُوا

غلبے ۶۷۳ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے بولے ۶۷۴

يٰمُوسٰى اِنَّا لَن نَّدْخُلُهَا اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ

اے موسیٰ ہم تو وہاں ۶۷۵ کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیے

وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هُنَا قَاعِدُوْنَ ۝۱۴ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَا اَمْلِكُ

اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں موسیٰ نے عرض کی کہ لے رب میرے مجھے اختیار نہیں

۶۷۵ کا لب بن یوقنا اور یوشع بن نون جو اُن نقباء میں سے تھے جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارہ کا حال دریافت کرنے کیلئے بھیجا تھا وہاں ہدایت اور وفاء عہد کے ساتھ انھوں نے جبارہ کا حال صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اور اس کا افتخار کیا بخلاف دوسرے نقباء کے کہ انھوں نے افتخار کیا تھا ۶۷۶ شہر کے ۶۷۷ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مدد کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے جبارین کے بڑے جیسے جموں سے اندیشہ نہ کر دہم نے انھیں دیکھا ہے اُنکے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور انھوں نے چاہا کہ اُن پر سنگباری کریں ۶۷۸ بنی اسرائیل ۶۷۹ جبارین کے شہر میں۔

۶۷۹ جیسے کہ دیا میں راہ بنانا دشمن کو غرق کرنا من اور سلوی اُتارنا پتھر سے جیسے جاری کرنا بر کو سا بٹان بنانا وغیرہ ۶۸۰ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی نعمتیں یاد دلانے کے بعد ان کو اپنے دشمنوں پر جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے قوم ارض مقدسہ میں داخل ہو جاؤ اس زمین کو مقدس اس لیے کہا گیا کہ وہ انبیاء کی مسکن تھی۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسروں کے لیے وہ باعث برکت ہوتا ہے کبھی سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ لبنان پر چڑھے تو آپ سے کہا گیا دیکھیے جہاں تک آپ کی نظر پہنچے وہ جگہ مقدس ہے اور آپ کی ذریت کی میراث ہے یہ ہنرمین طور اور کسکے گرد و پیش کی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ تمام ملک شام۔

۶۸۰ کا لب بن یوقنا اور یوشع بن نون جو اُن نقباء میں سے تھے جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارہ کا حال دریافت کرنے کیلئے بھیجا تھا وہاں ہدایت اور وفاء عہد کے ساتھ انھوں نے جبارہ کا حال صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اور اس کا افتخار کیا بخلاف دوسرے نقباء کے کہ انھوں نے افتخار کیا تھا ۶۸۱ شہر کے ۶۸۲ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مدد کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے جبارین کے بڑے جیسے جموں سے اندیشہ نہ کر دہم نے انھیں دیکھا ہے اُنکے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور انھوں نے چاہا کہ اُن پر سنگباری کریں ۶۸۳ بنی اسرائیل ۶۸۴ جبارین کے شہر میں۔

اُن نقباء میں سے تھے جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارہ کا حال دریافت کرنے کیلئے بھیجا تھا وہاں ہدایت اور وفاء عہد کے ساتھ انھوں نے جبارہ کا حال صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اور اس کا افتخار کیا بخلاف دوسرے نقباء کے کہ انھوں نے افتخار کیا تھا ۶۸۵ شہر کے ۶۸۶ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مدد کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے جبارین کے بڑے جیسے جموں سے اندیشہ نہ کر دہم نے انھیں دیکھا ہے اُنکے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور انھوں نے چاہا کہ اُن پر سنگباری کریں ۶۸۷ بنی اسرائیل ۶۸۸ جبارین کے شہر میں۔



۷۷ اور ہیں ان کی محبت اور قرب سے پکایا یعنی کہا ہے اُن کے درمیان فیصلہ فرماؤ اس میں نہ داخل ہو سکیں گے وہ زمین جس میں یہ لوگ بھٹکتے پھرتے نو فرشتہ تھے اور تو چھ لاکھ جنگی جو اپنے سامان لیے تمام دن چلتے تھے جب شام ہوتی تو اپنے کو قیام پاتے جہاں سے چلے تھے یہ اُن پر حکومت تھی سوائے حضرت موسیٰ و ہارون و یوشع و کالب کے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمائی اور ان کی اعانت کی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آگ کو سرد اور سلامتی بنایا اور اتنی بڑی جماعت عظیمہ کا اتنے چھوٹے حصہ زمین میں چالیس برس آوارہ و حیران پھرنا اور کسی کا وہاں سے کل نہ سنا خوارق عادات ہیں سے بجز نبی اسرائیل نے اس جنگ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کھانے پینے وغیرہ ضرورت اور تکالیف کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کو آسمانی غذا المائدة ۵

من و سلوی عطا فرمایا اور لباس خود اُن کے بدن پر پیدا کر جو جسم کے ساتھ بڑھتا تھا اور ایک سفید پتھر کوہ طور کا عنایت کیا کہ جب رخت خیر اتارتے اور کسی وقت ٹھہرتے تو حضرت اس پتھر پر عصا مارتے اس سے بنی اسرائیل کے بارہ اسباط کے لئے بارہ چٹتے جاری ہو جاتے اور سایہ کرنے کے لئے ایک ابر بھجوا اور تیرہ میں جتنے لوگ داخل

ہوئے تھے ان میں سے جو بیس سال سے زیادہ عمر کے تھے سب میں مر گئے سوائے یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا کے اور جن لوگوں نے ارض مقدس میں داخل ہونے سے انکار کیا ان میں سے کوئی بھی داخل نہ ہو سکا اور کہا گیا ہے کہ تیس ہی حضرت ہارون و حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے چالیس برس بعد حضرت یوشع کو نبوت عطا کی گئی

اور جبارین پر جہاد کا حکم دیا گیا آپ باقی ماندہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر گئے اور جبارین پر جہاد کیا ۹۷ جن کا نام ہابیل اور قابیل تھا اس خبر کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی بُرائی معلوم ہو اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے علماء و سیر و اخبار کا بیان ہے کہ حضرت حوا کے حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا اور جبکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں منحصر تھے تو مناکحت کی اور کوئی سبیل ہی نہ تھی اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کا نکاح لیوذا سے جو ہابیل کے ساتھ

الْاَنْفُسِ وَاَخِي فَاَفَرَّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۷۵﴾

مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو تو ہم کو ان بے حکموں سے جدا رکھ

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيَهُوْنَ فِي

فرمایا تو وہ زمین ان پر حرام ہے ۷۷ چالیس برس تک بھٹکتے پھریں

الْاَرْضِ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَاَتْلُ عَلَيْهِمْ

زمین میں وہ تو تم اُن بے حکموں کا افسوس نہ کھاؤ اور انھیں پڑھ کر سناؤ

نَبَا ابْنِي اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبٰنًا فَتَقَبَّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا

آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر ۷۹ جب دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی

وَكَمْ يَتَقَبَّلُ مِنَ الْاٰخِرِ قَالَ لَا قُتْلُكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ

اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی بولا قسم ہے میں تجھے قتل کر دوں گا وہ کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے

اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۷﴾ لَئِنْ بَسَطْتَ اِلٰى يَدِكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا

جسے ڈر ہے ۷۸ بے شک اگر تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں

اَنَا بِبَاسٍ يَّدِي اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ

اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں ۸۰ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو مالکِ سائے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْا بِاٰثِمِيْ وَارِثُكَ فَتَكُوْنُ مِنْ

جہان کا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا ۸۱ اور تیرا گناہ ۸۲ دونوں تیرے ہی پتہ پڑے تو تو

اَصْحٰبِ النَّارِ وَذٰلِكَ جَزَاُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهَا نَفْسُ

دوزخی ہو جائے اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے تو اُس کے نفس نے اُسے

قَتَلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهُ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ

بھائی کے قتل کا چاؤ دلایا تو اُسے قتل کر دیا ۸۰ تو رہ گیا نقصان میں ۸۱ تو اللہ نے ایک

پیدا ہوئی تھی اور ہابیل کا اقلیم سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا قابیل اس پر راضی نہ ہوا اور چونکہ اقلیم زیادہ خوبصورت تھی اس لئے اس کا طلبگار ہوا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہذا تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں کہنے لگا یہ تو آپ کی رائے ہے اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا آپ نے فرمایا تو تم دونوں قربانیاں لاؤ جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیم کا حقدار ہے اس زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اتر کر اس کو کھالیا کرنی تھی قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لیے پیش کی آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیسوں چھوڑ گئی اس پر قابیل کے دل میں بہت بغض و حسد پیدا ہوا ۸۱ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا ہابیل نے کہا کیوں کہنے لگا اس لئے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی میری نہ ہوئی اور تو اقلیم کا مستحق ٹھہرا اس میں میری دولت ہے ۸۰ ہابیل کے اس قول کا یہ مطلب ہو کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ کا کام ہے وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے اس میں میرا دخل ہو ۸۲ اور میری طرف سے ابتدا ہوا وجود دیکھیں



تجھ سے قوی و توانا ہوں یہ صرف اس لیے کہ وہ یعنی مجھ کو قتل کرنے کا وہ جس سے پہلے تو نے کیا کہ والد کی نافرمانی کی حسد کیا اور خدائی فیصلہ کو نہ مانا وہ ۸۵ اور نتیجہ ہوا کہ اس لاش کو کیا کرے کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مراہی نہ تھا مدت تک لاش کو پشت پر لا دے پھر ۸۶ مروی ہے کہ دو کوسے آپس میں لڑے ان میں سے ایک نے

دوسرے کو مار ڈالا پھر زندہ کو مارنے اپنی منقار چوخی اور پنجوں سے زمین کی دگر گڑھا کیا اس میں مرے ہوئے کوٹے کو ڈالکر مٹی سے دبا دیا یہ دیکھ کر قبیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہیے چنانچہ اس نے زمین کھود کر دفن کر دیا اجلین مارک وغیرہ۔

۸۷ اپنی نادانی و پریشانی پر وہ یہ ندامت گناہ پر نہ تھی کہ توبہ میں شائبہ ہو سکتی یا ندامت کا توبہ ہونا سیدنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی امت کے ساتھ خاص ہو (مدارک)۔

۸۸ یعنی خون ناحق کیا کہ نہ تو مقتول کو کسی خون کے بدلے قصاص کے طور پر مارا نہ شرک و کفر یا قطع طریق وغیرہ کسی موجب قتل فساد کی وجہ سے مارا۔

۸۹ کیونکہ اس نے حق اللہ کی رعایت اور حد و شریعت کا پاس نہ کیا۔

۹۰ اس طرح کہ قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ اسباب ہلاکت سے بچایا۔

۹۱ یعنی بنی اسرائیل کے۔

۹۲ معجزات باہرات بھی لائے اور احکام شائع بھی۔

۹۳ کہ کفر و قتل وغیرہ کا ارتکاب کر کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔

۹۴ اللہ تعالیٰ سے لڑنا یہی ہے کہ اس کے اولیاء سے عداوت کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا اس آیت میں قطع طریق یعنی رہنوں کی سزا کا بیان ہے

شان نزول سلسلہ میں عینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں آکر اسلام لائے اور یہاں ہو گئے ان کے رنگ زرد ہو گئے پیٹ بڑھ گئے حضور نے حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ خندہ مست ہو گئے مگر خندہ مست ہو کر فوہ مرتد ہو گئے اور پندرہ اونٹ لے کر وہ اپنے وطن کو چلتے ہو گئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طلب میں حضرت سیار کو بھیجا ان لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذا میں دیتے دیتے شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ حضورؐ کی خدمت میں گرفتار کر کے حاضر کیے گئے تو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی)۔

عُرَابًا یَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِئُ سَوَاءَ أَخِيهِ

کوڑا بھیجا زمین کر دیتا کہ اسے دکھائے کیونکہ اپنے بھائی کی لاش چھپائے ۸۵

قَالَ يُوَيْلَتِي اعْجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِئُ

بولا ہائے خرابی میں اس کو تو جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی

سَوَاءَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ﴿۸۶﴾ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ

کی لاش چھپاتا تو پچھتا رہ گیا ۸۶ اس سبب سے میرے

كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ

بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے

أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا

یا زمین میں فساد کئے ۸۷ تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا ۸۸ اور جس نے ایک

فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ

جان کو جلا لیا ۸۹ اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا اور بے شک ان کے ۹۰ پاس ہمارے رسول روشن دلیل

ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَكُسُفُونَ ﴿۹۱﴾ إِنَّهَا

کے ساتھ آئے ۹۱ پھر بیشک ان میں بہت اُسکے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ۹۲ وہ کہ

جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ

اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ۹۳ اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں

فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيُهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ

ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری

مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا

طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے

ہو گئے ان کے رنگ زرد ہو گئے پیٹ بڑھ گئے حضور نے حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ خندہ مست ہو گئے مگر خندہ مست ہو کر فوہ مرتد ہو گئے اور پندرہ اونٹ لے کر وہ اپنے وطن کو چلتے ہو گئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طلب میں حضرت سیار کو بھیجا ان لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذا میں دیتے دیتے شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ حضورؐ کی خدمت میں گرفتار کر کے حاضر کیے گئے تو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر احمدی)۔



۹۵ یعنی گرفتاری سے قبل توبہ کر لینے سے وہ عذاب آخرت اور قطع طریق (رہنری) کی حد سے قوتج جائیں گے مگر مال کی واپسی اور قصاص حق العباد ہے یہ باقی رہے گا (احمدی)۔  
۹۶ جس کی بدولت تمہیں اُس کا قرب حاصل ہو۔

۹۷ یعنی کفار کے لئے عذاب لازم ہے اور اس سے رہائی پانے کی کوئی سبیل نہیں ۹۸ اور اس کی چوری دومرتبہ کے اقرار یا دومردوں کی شہادت سے حاکم کے سامنے ثابت ہو اور جو مال چرایا ہے وہ دس درہم سے کم کا نہ ہو (نکمانی حدیث ابن مسعود)۔

۹۹ یعنی داہنا اس لئے کہ حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات میں آیتاٹھما آیا ہے۔

مسئلہ پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں پاؤں اُس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔

مسئلہ چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور مال مسروق موجود ہو تو اُس کا واپس کرنا بھی واجب اور اگر وہ ضائع ہو گیا ہو تو ضمان واجب نہیں (تفسیر احمدی) ۱۰۰ اور عذاب آخرت سے اُس کو نجات دے گا۔

وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۱۰۱ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ  
اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے

أَنْ تَقْدَرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۰۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ  
کہ تم ان پر قابو پاؤ ۹۵ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو

أَمِنُوا بِاللَّهِ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ  
اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو ۹۶ اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس

تُقْلِحُونَ ۱۰۳ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا  
اُمید پر کہ فلاح پاؤ بے شک وہ جو کافر ہوئے جو کچھ زمین میں ہے سب اور

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَيَفْتَدُوْا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَا تَقْبَلُ  
اس کی برابر اور اگر ان کی ملک ہو کہ اسے دے کر قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑائیں تو اُن سے

مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۱۰۴ يُرِيدُونَ أَنْ يُخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ  
نہ لیا جائیگا اور ان کے لئے دکھ کا عذاب ہے ۹۷ دوزخ سے نکلتا چاہیں گے

وَمَا هُمْ بِمُخْرِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۱۰۵ وَالسَّارِقُ  
اور وہ اس سے نہ نکلیں گے اور اُن کو دوائی نرا ہے اور جو مرد

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ  
یا عورت چور ہو ۹۸ تو اُن کا ہاتھ کاٹو ۹۹ ان کے کیئے کا بدلہ اللہ کی طرف سے نرا

اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۱۰۶ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ  
اور اللہ غالب حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سندر جائے

فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۰۷ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ  
تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائیگا ۱۰۶ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ



اول مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو بحال اعراض نہیں اس سے قدر یہ و معتزلہ ابطال ہو گیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں ۱۲۰ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نایب الرحمن کے خطاب عزت کے ساتھ مخاطب فرما کر تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اے حبیب میں آپ کا ناصرو معین ہوں منافقین کے کفر میں جلدی کرنے یعنی ان کے اظہار کفر اور کفار کے ساتھ دوستی و موالات کر لینے سے آپ رنجیدہ نہ ہوں ۱۲۱ یہ ان کے نفاق کا بیان ہے ۱۲۲ اپنے سرداروں سے اور ان کے افراد کو قبول کرتے ہیں ۱۲۵ اما شاد اللہ حضرت ترجم قدس سرہ نے بہت صحیح ترجمہ فرمایا اس مقام پر بعض مترجمین و مفسرین سے لغزش واقع ہوئی کہ انھوں نے لغوم کے لام کو علت قرار دے کر آیت کے معنی یہ بیان کیے کہ منافقین وہ ہوں اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں سنتے ہیں آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر کر سنتے ہیں جس کے وہ جاسوس ہیں مگر یہ معنی صحیح نہیں اور نظم قرآنی اس سے بالکل موافقت نہیں فرمائی بلکہ یہ لام مرن کے معنی میں ہے اور اراد یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور لوگوں کو معنی ہو ذخیرہ کی باتوں کو خوب مانتے ہیں جن کے احوال کا آیت شریف میں بیان آ رہا ہے (تفسیر ابوالسعود جمل) ۱۲۳ نشان نزول ہو ذخیرہ کے شرفا میں سے ایک یہاں ہے مرد اور بیاہی عورت نے زنا کیا اس کی سزا تورت میں سنگسار کرنا تھی یہ انھیں گوارا نہ تھا اس لئے انھوں نے چاہا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرائیں چنانچہ ان دونوں (مجرموں) کو ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور خدا کا حکم دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حکم دیں مت ماننا وہ لوگ یہودی قریظہ بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور کے معین ہیں اور ان کے ساتھ آپ کی صلح بھی ہے ان کی سفارش سے کام بن جائے گا چنانچہ سرداران یہودیوں سے کعب بن اشرف کعب بن اسد و سعید بن عمرو و مالک بن صف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انھیں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا حضور نے فرمایا کیا میرا فیصلہ مانو گے انھوں نے اقرار کیا آیت رحم نازل ہوئی اور سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا یہودی نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گور ایک چشم فک کا باشندہ ابن صوری نامی ہے تم اس کو جانتے ہو کہنے لگے ہاں فرمایا وہ کیسا آدمی ہے کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہودیوں اس کے پایہ کا عالم نہیں تورت کا یکتا ماہر ہے فرمایا اس کو بلاؤ چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا تو ابن صوریہ ہے اُس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا یہودیوں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے عرض کیا لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں حضور نے یہودی سے فرمایا اس معاملہ میں اس کی بات مانو گے سب نے اقرار کیا تب حضور نے ابن صوریہ سے فرمایا میں تجھے اس امر کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے حضرت موسیٰ پر تورت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مہر سے نکالا تمہارے لئے دریا میں راہیں بنائیں تھیں نجات دی فرعونوں کو غرق کیا تمہارے لئے ابرو سایہ بان بنایا میں و سلوی نازل فرمایا اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے کیا تمہاری کتاب میں پہلے مرد و عورت کے لئے سنگسار کرنے کا حکم ہے ابن صوریہ نے عرض کیا

اللہ لہ ملک السموات والأرض یعذب من یشاء ویغفر لمن یشاء واللہ علی کل شیء قدير ۱۰۱ یٰٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ ۱۰۲

اللہ کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے ۱۰۱ اے رسول

لَا یَحْزُنُکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْا ۱۰۳

تمہیں غمگین نہ کریں وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں ۱۰۳ جو کچھ وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں امّا یافواہرہم وکم تؤمن قلوبہم ومن الذین ہادوا ۱۰۴

ہم ایمان لائے اور ان کے دل مسلمان نہیں ۱۰۴ اور کچھ یہودی سمعون للکذب سمعون لقوم اخرین لکم یاتوک یحرفون ۱۰۵

جھوٹ خوب سنتے ہیں ۱۰۵ اور لوگوں کی خوب سنتے ہیں ۱۰۵ جو تمہارے پاس حاضر نہ ہوئے الکلم من بعد مواضیۃ یقولون ان اوتیتم هذا فخذوہ ۱۰۶

اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے تو مانو وان لکم تؤتوہ فاحذروا ومن یرد اللہ فتنۃ فلن ۱۰۷

اور یہ نہ ملے تو بچو ۱۰۷ اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو ہرگز تم لک لہ من اللہ شیئا اولیک الذین لکم یرد اللہ ان یطہر ۱۰۸

تو اللہ سے اس کا کچھ بنانا سکے گا وہ ہیں کہ اللہ نے ان کا دل پاک کرنا نہ چاہا قلوبہم لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الآخرۃ عذاب ۱۰۹

انھیں دنیا میں رسوائی ہے اور انھیں آخرت میں بڑا عذاب عظیم ۱۱۰ سمعون للکذب اکلون للسلۃ فان جاءوک ۱۱۱

بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور ۱۱۱ تو اگر تمہارے حضور

کیا حضور نے فرمایا کیا میرا فیصلہ مانو گے انھوں نے اقرار کیا آیت رحم نازل ہوئی اور سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا یہودی نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گور ایک چشم فک کا باشندہ ابن صوری نامی ہے تم اس کو جانتے ہو کہنے لگے ہاں فرمایا وہ کیسا آدمی ہے کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہودیوں اس کے پایہ کا عالم نہیں تورت کا یکتا ماہر ہے فرمایا اس کو بلاؤ چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا تو ابن صوریہ ہے اُس نے عرض کیا جی ہاں فرمایا یہودیوں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے عرض کیا لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں حضور نے یہودی سے فرمایا اس معاملہ میں اس کی بات مانو گے سب نے اقرار کیا تب حضور نے ابن صوریہ سے فرمایا میں تجھے اس امر کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے حضرت موسیٰ پر تورت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مہر سے نکالا تمہارے لئے دریا میں راہیں بنائیں تھیں نجات دی فرعونوں کو غرق کیا تمہارے لئے ابرو سایہ بان بنایا میں و سلوی نازل فرمایا اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے کیا تمہاری کتاب میں پہلے مرد و عورت کے لئے سنگسار کرنے کا حکم ہے ابن صوریہ نے عرض کیا



بے شک ہے اسی کی قسم جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمایے کہ آپ کی کتاب میں اس کا کیا حکم ہے فرمایا جب چار عادل و معتبر شہدوں کی گواہی سے زنا بصراحت ثابت ہو جائے تو سنگسار کرنا واجب ہو جاتا ہے ابن صوریانے عرض کیا بخدا یعنہ الیسا ہی توریت میں ہے پھر حضور نے ابن صوریانے سے دریافت فرمایا کہ حکم آپ کی تبدیلی کس طرح واقع ہوئی اس نے عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو کپڑے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے اس طرز عمل سے خرفائیں زنا کی بہت کثرت ہو گئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چارادہ بجائی نے زنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ کیا بلکہ ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس کی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور انھوں نے کہا کہ جس تک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک اس کو سزا نہ دی جائے گئی تا کہ ہم نے جمع ہو کر غریبے بے سب کے لیے بجائے سنگسار کرنے کے یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور سبھ کالا کر کے گدھے پر اٹا بٹھا کر گشت کرائی جائے یہ سن کر یہود بہت غمگین ہوئے اور ابن صوریانے کہنے لگے تو نے حضرت کو بڑی جلدی خبر دی اور ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اس کا مستحق نہیں ابن صوریانے کہا کہ حضور نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کو خبر نہ دیتا اس کے بعد حضور کے حکم سے ان دونوں زنا کاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)۔

۱۵۰۔ یہ یہود کے حکام کی شان میں ہے جو نبوتیں لے کر حرام کو حلال کرتے اور احکام شرع کو کبیر دیتے تھے مسئلہ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں حدیث شریف میں رشوت لینے دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے۔  
۱۵۱۔ ابنی اہل کتاب۔  
۱۵۲۔ اسید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر فرمایا گیا کہ اہل کتاب آپ کے پاس کوئی مقدمہ لائیں تو آپ کو اختیار ہے فیصلہ فرمائیں یا نہ فرمائیں بعض مفتیس کا قول ہے کہ جیسے آریہ درخت کی ٹھکڑی کاٹ کر پھینک دیا جائے گا ویسے یہ مفتیس بھی کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے فرمایا کہ ان آیتوں میں کچھ منافات نہیں کیونکہ یہ آیت مفید تفسیر ہے اور آیت دینا حکمت کا حکم ہے مفیدیت حکم کا بیان ہے (خازن و مدارک وغیرہ)  
۱۵۳۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا گنہگار ہے۔

**فَاَحْكُم بَيْنَهُم اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَلَنْ تَعْرِضَ عَنْهُمْ فَلَنْ يَصْرِفَكَ شَيْئًا وَلَنْ يَكُونُوا لَكَ حَكَمًا ۝۱۵۱**

حاضر ہوں ۱۵۱۔ تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو ۱۵۱۔ اور اگر تم ان سے منہ پھیر لو گے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ۱۵۱۔ اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک اللہ یحبُّ الْمُقْسِطِينَ ۱۵۱۔ اور وہ تم سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے حالانکہ ان کے پاس

**التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا**

توریت ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے ۱۵۱۔ بایں ہمہ اُسی سے منہ پھیرتے ہیں ۱۵۱۔ اور وہ

**اُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝۱۵۲ اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ**

ایمان لانے والے نہیں ۱۵۲۔ بے شک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور نور ہے

**يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوا الَّذِيْنَ هَادُوا وَالرَّكَابِيُّونَ**

اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم

**وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتَحْفَظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءُ**

اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی ۱۵۳۔ اور وہ اس پر گواہ تھے تو ۱۵۳۔

**فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا**

لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت

**قَلِيلًا ۝۱۵۴ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا اَنْزَلَ اللَّهُ فَاولَٰئِكَ هُمُ**

نہ لو ۱۵۴۔ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے ۱۵۴۔ وہی لوگ

**الْكٰفِرُوْنَ ۝۱۵۵ وَكُتِبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنْ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَلَا**

کافر ہیں ۱۵۵۔ اور ہم نے توریت میں اُن پر واجب کیا ۱۵۵۔ کہ جان کے بدلے جان ۱۵۵۔ اور

۱۵۱۔ کہ بیا ہے مرد اور شوہر دار عورت کے زنا کی سزا جرم نبی سنگسار کرنا ہے ۱۵۲۔ باوجودیکہ توریت پر ایمان لانے کے مدعی بھی ہیں اور انھیں یہ بھی معلوم ہے کہ توریت میں جرم کا حکم ہے اس کو نہ ماننا اور آپ کی نبوت کے منکر ہوئے ہوئے آپ سے فیصلہ چاہنا نہایت عجیب کی بات ہے ۱۵۳۔ کہ اس کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں اور اس کے درس میں مشغول ہیں تاکہ وہ کتاب فراموش نہ ہو اور اس کے احکام ضائع نہ ہوں (خازن) مسئلہ توریت کے مطابق انبیاء کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریفیوں کے جو احکام اللہ اور رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے میں ترک کا حکم نہ دیا ہو منسوخ نہ کیے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوتے ہیں (ابن ابوالاسود) ۱۵۴۔ لے یہود لو تم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفات اور جرم کا حکم جو توریت میں مذکور ہے اُس کے اٹھارہ میں ۱۵۵۔ ابنی لعالم الہی کی تبدیل بہر صورت ممنوع ہے خواہ لوگوں کے خوف اور انکی راضی کے اندیشہ سے ہو یا مال و وجاہ و رشوت کی طمع سے ۱۵۶۔ اس کا منکر ہو کر (لما قال ابن عباس رضی اللہ عنہما) ۱۵۶۔ اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ توریت میں یہود پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں ان کے ترک کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے



ہم پر یہ احکام لازم ہیں گے کیونکہ ظہر نے سابقہ کے جو احکام خدا و رسول کے میان سے ہم تک پہنچے اور نسخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوا کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوا۔

المائدہ ۵

۱۶۸

لا یجب اللہ ۶

الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَ

السِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ

كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

الظَّالِمُونَ ۝ وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ

فِيهِ هُدًى وَنُورٌ ۖ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ

وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۖ وَلِيَحْكُمَ أَهْلَ الْإِنجِيلِ

بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ

هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيِّمًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم

بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ

ہم پر یہ احکام لازم ہیں گے کیونکہ ظہر نے سابقہ کے جو احکام خدا و رسول کے میان سے ہم تک پہنچے اور نسخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوا کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوا۔  
۱۱ یعنی اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اس کی جان مقتول کے بدلے میں ماخوذ ہوگی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلم ہو یا ذمی شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (مدارک)۔

۱۱ یعنی ممانعت و مسلمات کی رعایت ضروری ہے۔

۱۲ یعنی جو قاتل یا جانیہ کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر وبال معصیت سے بچنے کے لئے بخوشی اپنے اوپر حکم شرعی جاری کرے تو قصاص اس کے جرم کا کفارہ ہو جائے گا اور آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا (جلالین و جمل) بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ جو صاحب حق قصاص کو معاف کرے تو یہ معافی اس کے لئے کفارہ ہے (مدارک) تفسیر احمدی میں ہے یہ تمام قصاص جب ہی واجب ہوں گے جب کہ صاحب حق معاف نہ کرے اور اگر وہ معاف کر دے تو قصاص ساقط۔

۱۲ احکام تورات کے بیان کے بعد احکام انجیل کا ذکر شروع ہوا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تورات کے مصدق تھے کہہ نزل من اللہ ہے اور نسخ سے پہلے اس پر عمل واجب تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے۔

۱۳ اس آیت میں انجیل کے لئے لفظ ہُدًى دو جگہ ارشاد ہوا پہلی جگہ فضیلت و جہالت سے بچانے کے لئے رہنمائی مراد ہے دوسری جگہ ہُدًى سے

سیدنا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی طرف لوگوں کی راہ یابی کا سبب ہے۔  
۱۴ یعنی سیدنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے کا حکم ۱۴۴ اجاڑا سے قبل حضرات انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئے۔



۱۲۵۰ ایسی جب اہل کتاب اپنے مفدمات آپ کی طرف رجوع کریں تو آپ قرآن پاک سے فیصلہ فرمائیں ۱۲۵۱ یعنی فروع و اعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصل دین سب کا ایک حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے یہی ہے کہ لا الہ الا اللہ کی شہادت اور حوالہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اس کا اقرار کرنا اور شریعت و طریق ہر امت کا خاص ہے ۱۲۵۲ اور امتحان میں ڈالے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مناسب جو احکام دیئے گئے ہیں ان پر اس یقین و اعتقاد کے ساتھ عمل کرتے ہوئے لایجب اللہ ۱۶۹

۱۲۵۳ ان کے اُتارے سے ۱۲۵۴ اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر  
لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شُرْعَةً وَمِنْهَا جَاوِلُوكُمْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ  
أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ  
۱۲۵۵ جن میں یہ اعراض بھی ہے۔  
۱۲۵۶ دنیا میں قتل و گرفتاری و جلا وطنی کے ساتھ اور تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔

۱۲۵۷ جو سراسر مگر ابھی اور ظلم اور مخالفت احکام آہی ہوتا تھا شان نزول بنی نصیر اور بنی قریظہ یہود کے دو قبیلے تھے ان میں باہم ایک دوسرے کا قتل موتا رہتا تھا حاجب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قریظہ نے کہا کہ بنی نصیر ہمارے بھائی ہیں ہم وہ ایک جہد کی اولاد ہیں ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں لیکن اگر بنی نصیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اس کے خوں بہاں ہم ستر و سق کھجوریں تیتے میں اور اگر ہم میں سے کوئی ان کے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اس کے خوں بہاں

ایک سو چالیس وقت لیتے ہیں آپ اس کا فیصلہ فرمادیں حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قریشی اور نصیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں اس پر بنی نصیر بہت برجم ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے فیصلہ سے رضی نہیں آپ ہمارے دشمن ہیں میں لیل کرنا چاہتے ہیں اس پر یہ آیت

۱۲۵۸ مسئلہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص اہل بیت کے ساتھ ہوا تھا حضرت عبادہ بن صامت صحابی اور عبد اللہ بن ابی بن سلول کے ہیں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہودی میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اول در رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اس پر عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ میں تو یہودی کی دوستی سے بیزار ہی نہیں کر سکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے مجھے ان کے ساتھ رسم و رواج رکھنی ضرور ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہودی کی دوستی کا دم بھرناتیرا ہی کام ہے عبادہ کا یہ کام نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)

بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَبَا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ط  
اللہ کے اُتارے سے ۱۲۵۴ اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر  
لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شُرْعَةً وَمِنْهَا جَاوِلُوكُمْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ  
أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ  
۱۲۵۵ جن میں یہ اعراض بھی ہے۔  
۱۲۵۶ دنیا میں قتل و گرفتاری و جلا وطنی کے ساتھ اور تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔  
۱۲۵۷ جو سراسر مگر ابھی اور ظلم اور مخالفت احکام آہی ہوتا تھا شان نزول بنی نصیر اور بنی قریظہ یہود کے دو قبیلے تھے ان میں باہم ایک دوسرے کا قتل موتا رہتا تھا حاجب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قریظہ نے کہا کہ بنی نصیر ہمارے بھائی ہیں ہم وہ ایک جہد کی اولاد ہیں ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں لیکن اگر بنی نصیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اس کے خوں بہاں ہم ستر و سق کھجوریں تیتے میں اور اگر ہم میں سے کوئی ان کے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اس کے خوں بہاں  
ایک سو چالیس وقت لیتے ہیں آپ اس کا فیصلہ فرمادیں حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قریشی اور نصیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں اس پر بنی نصیر بہت برجم ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے فیصلہ سے رضی نہیں آپ ہمارے دشمن ہیں میں لیل کرنا چاہتے ہیں اس پر یہ آیت

۱۲۵۸ مسئلہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص اہل بیت کے ساتھ ہوا تھا حضرت عبادہ بن صامت صحابی اور عبد اللہ بن ابی بن سلول کے ہیں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہودی میرے بہت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اول در رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اس پر عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ میں تو یہودی کی دوستی سے بیزار ہی نہیں کر سکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے مجھے ان کے ساتھ رسم و رواج رکھنی ضرور ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہودی کی دوستی کا دم بھرناتیرا ہی کام ہے عبادہ کا یہ کام نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)



۱۳۳۱ اس سے معلوم ہوا کہ فرکوئی بھی ہوں ان میں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک میں اکٹھے ملے گا (مارک) ۱۳۳۲ اس میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور ہر مخالف دین اسلام سے غلو کی اور جہاد منا واجب ہے (مارک و خازن) ۱۳۵۱ جو کافروں سے دوستی کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ تم نے یہ آیت نہیں سنی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَةَ أَوْلِيَاءَ** انھوں نے عرض کیا اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اللہ نے انھیں دلیل کیا تم انھیں غرت نہ دو اللہ نے انھیں دور کیا تم انھیں قریب نہ کرو حضرت ابو موسیٰ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومت بصرہ کا کام چلانا آؤ گا **لَا يَجِبُ اللَّهُ** ۱۳۵۲

**بَعْضٌ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي**

۱۳۳۲ اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انھیں میں سے ہے ۱۳۳۲ بیشک اللہ بے انصافوں

**الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ** ۱۳۵۱ **فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ**

کو راہ نہیں دیتا ۱۳۵۱ اب تم انھیں دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار ہے ۱۳۵۱ کہ یہود و نصاریٰ کی طرف

**فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَنْ تُصِيبَنَا آيَةٌ** ۱۳۵۲ **فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِي**

دوڑتے ہیں کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے ۱۳۵۲ تو نزدیک ہے کہ اللہ فرخ لائے ۱۳۵۲

**بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَى مَا أَسْرَوْا فِي أَنْفُسِهِمْ**

یا اپنی طرف سے کوئی حکم ۱۳۵۳ پھر اس پر جو اپنے دلوں میں چھپایا تھا ۱۳۵۳ بچتے

**نَدِيمِينَ** ۱۳۵۴ **وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا**

رہ جائیں ۱۳۵۴ ایمان والے کہتے ہیں کیا یہی ہیں جنہوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی

**بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَبَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَاصْبِرُوا**

اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا تو رہ گئے

**خَسِرِينَ** ۱۳۵۵ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ**

نقصان میں ۱۳۵۵ اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا ۱۳۵۵

**فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ**

تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ کا پیارا مسلمانوں پر

**أَعَزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ**

نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی

**لَوْمَةً لَا يُحِزُّ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ**

ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے ۱۳۵۶ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا

ہے یعنی اس ضرورت سے مجبوری اس کو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا اس پر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا نصرانی مرگیا والسلام یعنی فرض کر دو کہ وہ مرگیا اس وقت جو انتظام کر دو گے وہی اب کر دو اور اس سے ہرگز کام نہ لےو یہ آخری بات ہے (خازن) ۱۳۵۶ یعنی نفاق۔

۱۳۵۶ جیسا کہ عبداللہ بن ابی منافق نے کہا ۱۳۵۶ اور اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مظفر و منصور کرے اور اُن کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اور مسلمانوں کو اُن کے دشمن یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار پر غلبہ دے چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بکرہ پر تعالیٰ کی مکرّمہ اور یہود کے بلا و فتح ہوئے (خازن وغیرہ) ۱۳۵۹ جیسے کہ سرزمین حجاز کو یہود سے پاک کرنا اور وہاں ان کا نام و نشان باقی نہ رکھنا یا منافقین کے راز افشا کر کے انھیں رسوا کرنا (خازن و جلالین)۔

۱۳۶۰ یعنی نفاق یا منافقین کا یہ خیال کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوں گے۔ ۱۳۶۱ منافقین کا پردہ کھلنے پر۔

۱۳۶۲ کہ دنیا میں دلیل و رسوا ہوئے اور آخرت میں عذاب دائمی کے سزاوار۔ ۱۳۶۳ کفار کے ساتھ دوستی و موالات بے دینی و اتہاد کی مستعدی ہے اس کی ممانعت کے بعد مرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے قبل لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بہت لوگ مرتد ہوئے۔

۱۳۶۴ یہ صفت جن کی ہے وہ کون ہیں اس میں کئی قول ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ حسن و قتادہ نے کہا کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے اصحاب ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہونے اور کُفّہ سے منکر ہونے والوں پر جہاد کیا عیاض بن غنم اشعری سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی نسبت فرمایا کہ یہ اُن کی قوم ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ لوگ اہل یمن ہیں جن کی تعریف بخاری و مسلم کی حدیثوں میں آئی ہے۔ مسلم کی کاتول ہے کہ یہ لوگ انصاریں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور ان اقوال میں کچھ منافات نہیں کیونکہ ان سب حضرات کا ان صفات کے ساتھ متصف ہونا صحیح ہے۔







۱۵۴۷ صویریں مسخ کر کے ۱۵۵۰ اور وہ جہنم ہے ۱۵۵۱ نشان نزول یہ آیت یہود کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر

غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْقِرْدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ

ان پر غضب فرمایا اور ان میں سے کبڑیئے بندر اور سور ۱۵۴۷ اور شیطان کے پوجاری

أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝۶۰ وَإِذَا جَاءَ قَوْمٌ

ان کا ٹھکانا زیادہ بُرا ہے ۱۵۵۰ اور یہ سیدھی راہ سے زیادہ جھکے اور جب تمہارے پاس آئیں

قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكَفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

۱۵۵۱ تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب

بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ۝۶۱ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ

جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں اور اُن ۱۵۵۲ میں تم بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ

وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۶۲ لَوْ لَا

اور زیادہ دیتی اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں ۱۵۵۳ بے شک بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں انہیں

يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ

کیوں نہیں منع کرتے اُن کے پادری اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے

السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝۶۳ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ

بے شک بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں ۱۵۵۴ اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا

مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلَعْنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدُهُ مَبْسُوتَةٌ

ہوا ہے ۱۵۵۵ اُن کے ہاتھ باندھے جائیں ۱۵۵۶ اور ان پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ اسکے ہاتھ کشادہ

يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلِيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

۱۵۵۷ عطا فرماتا ہے جیسے چاہے ۱۵۵۸ اور اسے محبوب یہ ۱۵۵۹ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے

مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۝۶۴ وَالْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

اُترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر میں ترقی ہوگی ۱۵۶۰ اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی

اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور مگر وہ  
منال چپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
نازل فرما کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن  
کے حال کی خبر دی۔

۱۵۴۷ یعنی یہود۔  
۱۵۴۸ گناہ ہر معصیت و نافرمانی کو شامل ہے  
بعض مغیرین کا خیال ہے کہ گناہ سے توبت  
کے مضامین کو چھپانا اور اس میں سید عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے جو محاسن و اوصاف ہیں ان  
کا مخفی رکھنا اور عدوان یعنی تیرا دینی سے

توبت کے اندر اپنی طرف سے کچھ ٹھکانا اور  
حرام خوری سے رشوتیں وغیرہ مراہیں (خائن)  
۱۵۴۹ کہ لوگوں کو گناہوں اور بُرے  
کاموں سے نہیں روکتے مسئلہ اس  
سے معلوم ہوا کہ علماء پر نصیحت اور بدی  
سے روکنا واجب ہے اور جو شخص بُری بات  
سے منع کرنے کو ترک کرے اور نہی منکر سے  
باز رہے وہ بمنزلہ منکب گناہ کے ہے۔

۱۵۵۰ یعنی محاذ اللہ و بخیل ہے۔  
نشان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود بہت خوش حال  
اور نہایت دولت مند تھے جب انہوں  
نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
مکذیب و مخالفت کی تو اُن کی

روزی کم ہو گئی اس وقت لخاص یہودی  
نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہے یعنی  
محاذ اللہ و رزق دینے اور خرچ کرنے میں  
بخل کرتا ہے اس کے اس قول پر کسی یہودی  
نے منع نہ کیا بلکہ راضی رہے اسی لئے  
یہ سب کا مقولہ قرار دیا گیا اور یہ آیت اُن  
کے حق میں نازل ہوئی۔

۱۵۵۱ یعنی اور داد و بخش سے ارشاد کا یہ  
اثر ہوا کہ یہود دنیا میں سب سے زیادہ بخیل ہو گئے یا یہ منیٰ میں کہ اُن کے ہاتھ جہنم میں باندھے جائیں اور اس طرح انہیں آتش دوزخ میں ڈالا جائے ان کی اس یہودہ گوئی اور گستاخی  
کی منہاں ۱۵۵۲ وہ جو اکریم ہے ۱۵۵۳ اپنی حکمت کے موافق اس میں کسی کو جمال اعراض نہیں ۱۵۵۴ قرآن شریف ۱۵۵۵ یعنی جتنا قرآن پاک اُن کو ناجائز گناہوں کا شکار و عذاب بڑھتا  
جائے گا اور وہ اس کے ساتھ کفر و سرکشی میں بڑھتے رہیں گے۔

۱۵۵۶ اور ان پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ اسکے ہاتھ کشادہ  
۱۵۵۷ عطا فرماتا ہے جیسے چاہے ۱۵۵۸ اور اسے محبوب یہ ۱۵۵۹ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے  
۱۵۶۰ اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی

۱۵۶۱ یعنی اور داد و بخش سے ارشاد کا یہ  
اثر ہوا کہ یہود دنیا میں سب سے زیادہ بخیل ہو گئے یا یہ منیٰ میں کہ اُن کے ہاتھ جہنم میں باندھے جائیں اور اس طرح انہیں آتش دوزخ میں ڈالا جائے ان کی اس یہودہ گوئی اور گستاخی  
کی منہاں ۱۵۵۲ وہ جو اکریم ہے ۱۵۵۳ اپنی حکمت کے موافق اس میں کسی کو جمال اعراض نہیں ۱۵۵۴ قرآن شریف ۱۵۵۵ یعنی جتنا قرآن پاک اُن کو ناجائز گناہوں کا شکار و عذاب بڑھتا  
جائے گا اور وہ اس کے ساتھ کفر و سرکشی میں بڑھتے رہیں گے۔

۱۵۶۰ اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی



۱۶۶ وہ ہمیشہ باہم مختلف رہیں گے اور ان کے دل کبھی نہ ملیں گے۔  
۱۶۷ اور ان کی مرد نہیں فرماتا وہ ذلیل ہوتے ہیں۔

۱۶۸ اس طرح کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے اور آپ کا اتباع کرتے کہ توریت و انجیل میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۶۹ یعنی تمام کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائیں سب میں سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے۔

۱۷۰ یعنی رزق کی کثرت ہوتی اور ہر طرف سے پہنچا فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وسعت ہوتی ہے۔

۱۷۱ حد سے تجاوز نہیں کرتا یہ یہود پول میں سے وہ لوگ ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

۱۷۲ جو کفر پر جمے ہوئے ہیں۔  
۱۷۳ اور کچھ اندیشہ نہ کرو۔

۱۷۴ یعنی کفار سے جو آپ کے

قتل کا ارادہ رکھتے ہیں سفروں میں شب کو حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی پہرہ ہٹا دیا گیا اور حضور نے پہرہ داروں سے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی۔

۱۷۵ کسی دین و ملت میں نہیں۔

إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ  
اور پھر ڈال دیا ۱۶۶ جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے ۱۶۷

وَيَسْعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُبْسِدِينَ  
اور زمین میں فساد کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ  
اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ اتار دیتے

وَلَا دَخَلُ لَهُمْ جَنَّتِ النَّعِيمِ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ  
اور ضرور انھیں جین کے باغوں میں لے جاتے اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور

وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكْلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ  
انجیل ۱۶۸ اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے اُترا ۱۶۹ تو انھیں رزق ملتا اور سے

وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ  
اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ۱۷۰ ان میں کوئی گروہ اگر اعتدال پر ہے ۱۷۱ اور ان میں اکثر

مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ۝ يَأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ  
بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں ۱۷۲ اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترائیں تمہارے رب کی

مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ  
طرف سے ۱۷۳ اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی

مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ قُلْ يَا أَهْلَ  
کربے گا لوگوں سے ۱۷۴ بے شک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا تم فرما دو اے

الْكِتَابِ لَسْتُ مُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَ  
کتابو تم کچھ بھی نہیں ہو ۱۷۵ جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور



۱۷۶ یعنی قرآن پاک ان تمام کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے جب تک حضور پر ایمان نہ لائیں تو ریت و انجیل کی اقامت کا دعویٰ صحیح نہیں ہو سکتا۔

۱۷۷ اکیونکہ جب قرآن پاک نازل ہوتا جائے گا یہ مکابرہ و عناد سے اُس کے انکار میں اور شدت کرتے جائیں گے۔ ۱۷۸ اور دل میں ایمان نہیں رکھتے منافق ہیں۔

۱۷۹ تو ریت میں کہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے رسولوں پر ایمان لائیں اور حکم الہی کے مطابق عمل کریں۔ ۱۸۰ اور انھوں نے انبیاء علیہم السلام کے احکام کو اپنی خواہشوں کے خلاف پایا تو ان میں سے۔

۱۸۱ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب میں تو یہود و نصاریٰ سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہود کا کام ہے انھوں نے بہت سے انبیاء کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام بھی ہیں۔

۱۸۲ اور ایسے شدید جرموں پر بھی عذاب نہ کیا جائے گا۔

۱۸۳ حق کے دیکھنے اور سننے سے یہ ان کے غایت جہل اور نہایت کفر اور قبول حق سے بدرجہ غایت اعراض کرنے کا بیان ہے۔

۱۸۴ جب انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد توبہ کی اس کے بعد دوبارہ۔

مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَيزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمَا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ۱۷۶ اور بیشک بے محبوب وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب

مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۱۷۸

کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہوگی ۱۷۷ اتو تم کا ذوق کا کچھ غم نہ کھاؤ بیشک

الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِقُونَ وَالنَّصَرَى مَنْ

وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ۱۷۸ اور اسی طرح یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی ان میں جو کوئی

أَمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

سچے دل سے اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور

لَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۱۷۹ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَارْسَلْنَا

نہ کچھ غم بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ۱۷۹ اور ان کی طرف

إِلَيْهِمْ رُسُلًا كُلًّا بَآءَ هُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا

رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو ان کے نفس کی خواہش نہ تھی

كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۱۸۰ وَحَسِبُوا أَنَّهُمْ لَنَكُونَ فِتْنَةً فَعَمُوا

۱۸۰ ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں ۱۸۱ اور اس گمان میں ہیں کہ کوئی سزا نہ ہوگی ۱۸۲ تو

وَصَلُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَلُّوا كَثِيرًا مِّنْهُمْ

اندھے اور بہرے ہو گئے ۱۸۳ پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی ۱۸۴ پھر ان میں بہترے اندھے اور بہرے ہو گئے

وَاللَّهُ بِصِيرٍ بِمَا يَعْمَلُونَ ۱۸۵ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ

اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی

الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۱۸۶ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَبْنِي إِسْرَءِيلَ أَعْبُدُوا

مسیح مریم کا بیٹا ہے ۱۸۵ اور مسیح نے توبہ کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی

۱۸۵ نصاریٰ کے بہت فرقے ہیں ان میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے الہذا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الہ نے ذات عیسیٰ میں حلول کیا اور وہ ان کے ساتھ متحد ہو گیا تو عیسیٰ الہ ہو گئے تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا (خازن)



۱۸۶ اور میں اس کا بندہ ہوں انہیں

۱۸۷ یہ قول نصاریٰ کے فرقہ متوسلہ

کا ہے اکثر مفسرین کا قول ہے کہ اس

سے اُن کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور مریم

اور عیسیٰ تینوں الالہین اور الہوں ان

سب میں مشترک ہے متکلمین فرماتے

ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ باپ

بیٹا روح القدس یہ تینوں ایک

۱۸۸ اُس کا کوئی ثانی نہ ثالث وہ

وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے اُس

کا کوئی شریک نہیں باپ بیٹے بیوی سب

سے پاک۔

۱۸۹ اور تثلیث کے معتقد رہے توحید

اختیار نہ کی۔

۱۹۰ اُن کو الہ ماننا غلط باطل اور کفر ہے

۱۹۱ وہ بھی ہجرات رکھتے تھے یہ ہجرات

اُن کے صدق نبوت کی دلیل تھے اسی

طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی رسول

ہیں اُن کے معجزات بھی دلیل نبوت ہیں

انہیں رسول ہی ماننا چاہیے جیسے اور

انبیاء علیہم السلام کو معجزات کی بنا پر خدا

نہیں مانتے ان کو بھی خدا نہ مانو۔

۱۹۲ جو اپنے رب کے کلمات اور اس

کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہیں۔

۱۹۳ اس میں نصاریٰ کا رد ہے کہ اللہ غذا

کا محتاج نہیں ہو سکتا تو جو غذا کھا ہے جسم کب

اس جسم میں تحلیل واقع ہو غذا اس کا بدل بنے

و دیکھئے الہ ہو سکتا ہے۔

۱۹۴ یہ ابطال شرک کی ایک اور دلیل ہے

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ (سبحی عبادت)

اللہ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ

کرو جو میرا رب ۱۸۶ اور تمہارا رب بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام

عَلِیْہِ الْجَنَّةِ وَمَا وَہُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۷۱

کردی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلَاثٍ وَمَا مِنْ اِلٰہٍ

بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے ۱۸۷ اور خدا تو نہیں

اِلَّا اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ یَذٰہِبُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَنَّ الَّذِیْنَ

مگر ایک خدا ۱۸۸ اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے ۱۸۹ تو جو ان میں کافر میں گے

کَفَرُوْا مِنْہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۷۲ اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ

ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اور اُس سے بخشش مانگتے

وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۷۳ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان مسیح بن مریم نہیں مگر ایک رسول ۱۹۰ اس سے پہلے

مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ وَاُمُّہٗ صَدِیْقَةٌ کَانَ اٰیَ کُلِّیْنَ الطَّعَامُ اَنْظُرْ

بہت رسول ہو گئے ۱۹۱ اور اس کی ماں صدیقہ ہے ۱۹۲ دونوں کھانا کھاتے تھے ۱۹۳ دیکھو تو

کَیْفَ نُبَیِّنُ لَہُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ اَنْظُرْ اَنِّیْ یُوفِّکُوْنَ ۷۴ قُلْ

ہم کیسی صاف نشانیاں ان کے لیے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں تم فرماؤ

اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰہُ

کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا ۱۹۴ اور اللہ

ہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۷۵ قُلْ یَا اَہْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ

۱۹۵ قُلْ یَا اَہْلَ الْکِتٰبِ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق

ہی سنتا جاتا ہے تم فرماؤ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق

۱۹۶ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق

۱۹۷ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق

۱۹۸ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق

۱۹۹ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق

۲۰۰ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق

۲۰۱ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق

۲۰۲ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق



۱۹۵۹ء یہودی زیادتی تو یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ہی نہیں مانتے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ کہ انھیں معبود ٹھہرتے ہیں ۱۹۶۱ء یعنی اپنے بدین باپ دادا وغیرہ کو ۱۹۶۱ء باشندگان ایل نے جب حد سے تجاوز کیا اور سچے روز شکار ترک کرنے کا جو حکم تمنا اس کی مخالفت کی تو حضرت داؤد علیہ السلام نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے حق میں بد دعا فرمائی تو وہ بندروں اور غنیمتوں کی شکل میں مسخ کر دیے گئے اور اصحابِ مائہ نے جب نازل شدہ خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُن کے حق میں بد دعا کی تو وہ غنیمت اور بند ہو گئے اور ان کی تعداد پانچ ہزار تھی (دجل وغیرہ) بعض فحشین کا قول ہے کہ یہودی اپنے آپ کو پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے ہم انبیاء کی اولاد ہیں اس آیت میں انھیں بتایا گیا کہ ان انبیاء علیہم السلام نے اُن پر لعنت کی ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے اُن پر لعنت کی ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام ۱۰ نے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کی بشارت ۱۲ دی اور حضور پر ایمان نہ لانے اور کفر کرنے والوں پر لعنت کی۔ ۱۹۵۹ء لعنت۔

غَيْرِ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَ  
 أَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا  
 عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ ۷۸ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ  
 لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ ۷۹ تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي  
 الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ ۸۰ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا  
 أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا لَهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَسِقُونَ ۝ ۸۱  
 لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا  
 وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي  
 ۝ ۸۲

زیادتی نہ کرو ۱۹۵۹ء اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو ۱۹۶۱ء جو پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ۱۹۶۱ء یہ ۱۹۵۹ء عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۷۸ کَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ بدلہ اُن کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بُری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۷۹ تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا گمراہ بہت ہی بُرے کام کرتے تھے ۱۹۹۰ء ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۸۰ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا لَهُمْ أَوْلِيَاءَ اور اگر وہ ایمان لاتے ۸۱ الشراور ان نبی پر اور اس پر جو ان کی طرف اترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے ۸۲ مگر اُن میں تو بہتر سے فاسق ہیں لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں ۸۲

۱۹۹۹ء مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ نبی منکر یعنی بُرائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو اُن کے علمائے اول تو انھیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی اُن سے مل گئے اور کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں اُن کے ساتھ شامل ہو گئے ان کے اس عصیان و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے اُن پر لعنت اتاری۔ ۲۰۰۲ء مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و موالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔ ۲۰۱۰ء صدق و اخلاص کے ساتھ بغیر نفاق کے۔ ۲۰۱۲ء اس سے ثابت ہوا کہ مشرکین کے ساتھ دوستی و موالات علامت نفاق ہے ۲۰۱۳ء اس آیت میں اُن کی مع ہے جو زماذ اقدس تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت معلوم ہوئے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے شان نزول ابتدائے اسلام میں جب کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو اصحاب کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان مہاجرین کے اسماء یہی حضرت عثمان غنی اور ان کی زوجہ طاہرہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زبیر حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت ابوذر غفاری اور ان کی زوجہ حضرت سہلہ بنت ہشیل اور حضرت مصعب بن عمیر حضرت ابوسلمہ اور ان کی بی بی حضرت ام سلمہ بنت امیہ حضرت عثمان بن نفول حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ان کی بی بی حضرت لیثا بنت ابی فیضہ حضرت حاطب بن عمرو حضرت ہشیل بن میثاق رضی اللہ عنہم یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ جب میں بحری سفر کر کے حبشہ پہنچے اس ہجرت کو ہجرت اولیٰ کہتے ہیں اُن کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب گئے پھر اور سلمان روانہ ہوئے رہے یہاں تک کہ بچوں اور عورتوں کے علاوہ مہاجرین کی تعداد بیاسی مردوں تک پہنچ گئی جب قریش کو اس ہجرت کا ظم ہوا تو انھوں نے ایک جماعت تحفہ تحائف لے کر نجاشی بادشاہ کے پاس پہنچان لوگوں نے دربار نجاشی میں باریابی حاصل کر کے



بادشاہ سے کہا کہ جملہ ملک میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو نادان بنا ڈالا ہے ان کی جماعت جو آپ کے ملک میں آئی ہے وہ یہاں فساد پکڑی کرے گی اور آپ کی رعایا کو باغی بنائے گی ہم آپ کو خبر دینے کے لیے آئے ہیں اور ہماری قوم درخواست کرتی ہے کہ آپ انھیں ہمارے حوالہ کیجئے نجاشی بادشاہ نے کہا ہم ان لوگوں سے گفتگو کریں یہ کہہ کر مسلمانوں کو طلب کیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے حق میں کیا اعتقاد رکھتے ہو حضرت جعفر بن ابی طالب نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ النمر کے بندے اور اس کے رسول اور کلمۃ اللہ وروح القدس اور حضرت مریم کنواری پاک ہیں یس کر نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی کا ٹکڑا اٹھا کر کہا خدا کی قسم تمہارے آقا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنی یہ لکڑی یعنی حضورؐ کا ارشاد کا امام عیسیٰ علیہ السلام کے بالکل مطابق ہے

یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کے چہرے اتر گئے پھر نجاشی نے قرآن شریف سننے کی خواہش کی خواہش کی حضرت جعفرؓ نے سورہ مہم تلاوت کی اس وقت دربار میں نظرانی عالم اور درویش جو جوتھے قرآن کرم سن رہے تھے انھیں رونے لگے اور نجاشی نے مسلمانوں سے کہا تمہارے لیے سیری قلمروں کی خواہش نہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قٰسِيٰسِيْنَ وَرُهْبٰنًا وَاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٠٧﴾  
 یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے ﴿٢٠٧﴾  
 وَاِذَا سَمِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰى اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ  
 اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اُترا ۲۰۵ تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَمَّا فَاكْتُبْنَا  
 آنسوؤں سے ابل رہی ہیں ۲۰۷ اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ۲۰۷ تو  
 مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠٨﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ  
 ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے ۲۰۸ اور جس کی ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا  
 الْحَقِّ وَنُظْمِعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبَّنَا مَعَ الْقَوْمِ الطّٰلِحِيْنَ ﴿٢٠٩﴾  
 اور ہم منع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے ۲۰۹

فَاثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَدَّتْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ  
 تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انھیں باغ دیئے جن کے نیچے نہروں رواں ہمیشہ اُن میں  
 خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢١٠﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا  
 رہیں گے یہ بدلہ ہے نیکوں کا ۲۱۰ اور وہ جنہوں نے کفر کیا  
 وَكَذَّبُوْا بِآيٰتِنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٢١١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
 اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے اے ایمان والو ۲۱۱

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ  
 حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں ۲۱۲ اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے  
 لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا  
 بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ

۲۰۷ یہ ان کی رقت قلب کا بیان ہے کہ قرآن کریم کے دل میں اتر کرنے والے مفسرین سن کر رو پڑتے ہیں چنانچہ نجاشی بادشاہ کی دعوت پر حضرت جعفرؓ نے اس کے دربار میں سورہ مہم اور سورہ نمل کی آیات پڑھ کر سنائیں تو نجاشی بادشاہ اور اس کے درباری جن میں اس کی قوم کے علماء موجود تھے سب زار و قطار رونے لگے اسی طرح نجاشی کی قوم کے سردار دی جوسید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے حضورؐ سے سورہ یس سن کر بہت روئے۔ ۲۰۸ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہم نے اُن کے برحق ہونے کی شہادت دی۔ ۲۰۹ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہو کر جو روز قیامت تمام امتوں کے گواہ ہوں گے (یہ انھیں انجیل سے معلوم ہو چکا تھا)

۲۰۹ جب مشہد کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس ہوا تو یہود نے انھیں اس پر ملامت کی اس کے جواب میں انھوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ہم کیوں ایمان نہ لاتے یعنی ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابل ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا کیونکہ یہ سبب ہے فلاح دارین کا ۲۱۰ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائیں اور حق کا اقرار کریں ۲۱۱ شان نزول صحابہ کرام کی ایک جماعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غطاسن کر ایک روز حضرت عثمان بن مظعونؓ کے یہاں جمع ہوئی اور انھوں نے باہم ترک دنیا کا عہد کیا اور اس پر اتفاق کیا کہ وہ ٹاٹ پھینک گئے ہمیشہ دن میں روزہ رکھیں شب عبادت آپ میں بیدار رہ کر راکریں گے بستر پر لیٹیں گے گوشت اور چکنائی نہ کھائیں گے عورتوں سے جدا رہیں گے خوشبو نہ لگائیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں اس ارادہ سے روک دیا گیا ۲۱۲ یعنی جس طرح حرام کو ترک کیا جاتا ہے اس طرح حلال چیزوں کو ترک نہ کرو اور نہ مبالغہ کسی حلال چیز کو یہ کہو کہ ہم نے اس کو اپنے اوپر حرام کر لیا



۲۱۳ غلط فہمی کی قسم یعنی یمن لغویہ ہے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھالے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم پر کفارہ نہیں۔

۲۱۴ یعنی یمن منقذہ پر جو کسی آئندہ امر پر قصد کر کے کھائی جائے ایسی قسم توڑنا گناہ بھی ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم ہے۔  
۲۱۵ دونوں وقت کا خواہ انھیں کھلاوے یا پونے دو سیر گہوں یا ساڑھے تین سیر بخیر صدقہ فطر کی طرح دے دے۔

مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دیرے یا کھلا دیا کرے۔

۲۱۶ یعنی نہ بہت اعلیٰ درجہ کا نہ بالکل ادنیٰ بلکہ متوسط۔

۲۱۷ اوسط درجہ کے جن سے اکثر بزرگ ڈھک سکے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک تہ بند اور کرتا یا ایک تہ بند اور ایک چادر ہو۔

مسئلہ کفارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے خواہ کپڑے خواہ غلام آزاد کرے ہر ایک سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

۲۱۸ مسئلہ روزہ سے کفارہ جب ہی ادا ہو سکتا ہے جبکہ کھانا کپڑا دینے اور غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو۔

مسئلہ یہ بھی ضروری ہے کہ یہ روزے متواتر رکھے جائیں۔

۲۱۹ اور قسم کھا کر تو دو یعنی اس کو پورا نہ کرو۔ مسئلہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست نہیں۔

۲۲۰ یعنی انھیں پورا کرو اگر اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور نیز بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ

بِالْغُفْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَدْتُمُ الْإِيمَانَ ۝

تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ۲۱۳ بل اُن قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا ۲۱۴

فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تَطْعَمُونَ

تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا ۲۱۵ اپنے گھروالوں کو جو کھلاتے

أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۚ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

ہو اس کے اوسط میں سے ۲۱۶ یا انھیں کپڑے دینا ۲۱۷ یا ایک بردہ آزاد کرنا جو ان میں سے کچھ نہ پائے

ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا

تو تین دن کے روزے ۲۱۸ یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ ۲۱۹ اور اپنی قسموں کی

أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

حفاظت کرو ۲۲۰ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَسْرَامُ

اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پالنے

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

ناپاک ہی ہیں شیطان کا کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان

يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ

بھی چاہتا ہے کہ تم میں بیز اور دشمنی ڈلوادے شراب

وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۚ قُلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ۝

اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے ۲۲۱ تو کیا تم باز آئے

۲۲۱ اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خواری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں میں مبتلا ہو وہ ذکر الہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔



۲۲۲۱ طاعت خدا اور رسول سے ۲۲۳۰ یہ وعید و تہدید ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الہی صاف صاف پہنچا دیا تو ان کا جو فرض تھا ادا ہو چکا اب جو اعراض کرے وہ مستحق عذاب ہے ۲۲۳۱ شان نزول یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو شراب حرام کیے جانے سے قبل وفات پا چکے تھے حرمت شراب کا حکم نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام کو ان کی فکر ہوئی کہ ان سے اس کا مواخذہ ہوگا یا نہ ہوگا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حرمت کا حکم نازل ہونے سے قبل جن نیک ایمانداروں نے کچھ کھایا پیا وہ گنہگار نہیں۔  
۵ المائدة ۱۶۹

۲۲۵۵ آیت میں لفظ اَلْقُوا جس کے معنی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں میں متر کیا ہے پہلے سے فکر سے ڈرنا اور پرہیز کرنا دوسرے سے شراب اور جوئے سے بچنا تیسرے سے تمام محرمات سے پرہیز کرنا مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ پہلے سے ترک شرک دوسرے سے ترک معاصی و محرمات تیسرے سے ترک شبہات مراد ہے بعض کا قول ہے کہ پہلے سے تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اس پر قائم رہنا اور تیسرے سے زمانہ نزول وحی میں یا اس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں ان کے کو چھوڑ دینا مراد ہے۔  
۲ (مدارک و خازن و جمل وغیرہ)

۲۲۵۹ مسئلہ ہجری جس میں حدیث کا واقعہ پیش آیا اس سال مسلمان مجرم (احرام پوش) تھے اس حالت میں وہ اس آزمائش میں ڈلے گئے کہ وحوش و طیور کثرت آئے اور ان کی سواروں پر بھاگ گئے ہاتھ سے پکڑنا ہتھیار سے شکار کر لینا یا قتل اختیار میں تھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس آزمائش میں وہ بفضل الہی فرماں بردار ثابت ہوئے اور حکم الہی کی تعمیل میں ثابت قدم رہے (خازن وغیرہ) ۲۲۶۰ اور بعد ابتلا کے نافرمانی کرے۔  
۲۲۸۰ مسئلہ محرم پر شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی جانور کو مارنا حرام ہے۔  
مسئلہ جانور کی طرف شکار کرنے کے لیے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا بھی شکاریں داخل اور ممنوع ہے۔

مسئلہ حالت احرام میں ہر وحشی جانور کا شکار ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو مسئلہ کاٹنے والا کتا اور کوا اور بچھوا اور چیل اور جو با اور بیڑیا اور سانپ ان جانوروں کو احادیث میں نواسق فرمایا گیا اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی مسئلہ چھپرے چوٹی کھٹی اور حشرات الارض اور جملہ آور و زردوں کو مارنا معاف ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) ۲۲۹۰ مسئلہ حالت احرام میں جن جانوروں کا مارنا ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہے عدا ہو یا خطا و عدا کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا اور خطا کا حدیث شریف سے ثابت ہے (مدارک) ۲۳۰۰ ویسا ہی جانور دینے سے مراد ہے جو قیمت میں مانے ہوئے جانور کے برابر ہو حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کبھی قول ہے اور امام محمد و شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک خلقت صورت میں مگر ہوئے جانور کی مثل ہونا مراد ہے (مدارک احمدی) ۲۳۱۰ یعنی قیمت کا اندازہ کر کے اور قیمت وہاں کی معتبر ہوگی جہاں شکار مارا گیا ہو یا اس کے قریب کے مقام کی ۲۳۲۰ یعنی کفار کے جانور کا حکم کہ شریف کے باہر بیچ کر درست نہیں کہ مکر میں ہونا چاہیے اور عین کعبہ میں بھی بیچ جائز نہیں اسی لیے کعبہ کو پہنچتی فرمایا کعبہ کے اندر نہ فرمایا اور کفارہ لکھانے یا روزہ سے ادا کیا جائے تو اس کے لیے مکر میں ہونے کی قید نہیں باہر بھی جائز ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) ۲۳۳۰ مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غرض یہ کہ مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کے برابر پہنچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے تھے اتنے روزے رکھے۔

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَوُا

اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ ۲۲۲۰ تو جان لو اَتَّبِعُوا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلْغَةَ الْمُبِينَةَ ۹۶ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا

کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے ۲۲۳۰ جو ایمان لائے اور عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَ

نیک کام کیے اُن پر کچھ گناہ نہیں ۲۲۴۰ جو کچھ انھوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ

نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو الْمُحْسِنِينَ ۹۷ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَبْلُوَكُمُ اللَّهُ بَشْيَءٍ مِّنَ

دوست رکھتا ہے ۲۲۵۰ اے ایمان والو ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض الصَّيْدِ تَنَالَهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُ بِالْغَيْبِ

سے جس تک تمہارا ہاتھ اور نیزے پہنچیں ۲۲۶۰ کہ اللہ پہچان کر اے ان کی جو اس سے بہنہ کچھ ڈرتے ہیں فَمَن أَعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَعَلْهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۹۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

پھر اس کے بعد جو حد سے بڑھے ۲۲۷۰ اس کے لیے دردناک عذاب ہے اے ایمان والو لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَن قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا

شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو ۲۲۸۰ اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے ۲۲۹۰ تو اس کا فِجْرًا مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ

بدلہ دے کہ دیسا ہی جانور مولیٰ سے دے ۲۳۰۰ تم میں کہ دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں ۲۳۱۰ هُدًى بَالِغَةَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا

یہ قربانی ہو کہ بونہی ۲۳۲۰ یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا ۲۳۳۰ یا اُس کے برابر روزے

کا شکار ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو مسئلہ کاٹنے والا کتا اور کوا اور بچھوا اور چیل اور جو با اور بیڑیا اور سانپ ان جانوروں کو احادیث میں نواسق فرمایا گیا اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی مسئلہ چھپرے چوٹی کھٹی اور حشرات الارض اور جملہ آور و زردوں کو مارنا معاف ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) ۲۲۹۰ مسئلہ حالت احرام میں جن جانوروں کا مارنا ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہے عدا ہو یا خطا و عدا کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا اور خطا کا حدیث شریف سے ثابت ہے (مدارک) ۲۳۰۰ ویسا ہی جانور دینے سے مراد ہے جو قیمت میں مانے ہوئے جانور کے برابر ہو حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کبھی قول ہے اور امام محمد و شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک خلقت صورت میں مگر ہوئے جانور کی مثل ہونا مراد ہے (مدارک احمدی) ۲۳۱۰ یعنی قیمت کا اندازہ کر کے اور قیمت وہاں کی معتبر ہوگی جہاں شکار مارا گیا ہو یا اس کے قریب کے مقام کی ۲۳۲۰ یعنی کفار کے جانور کا حکم کہ شریف کے باہر بیچ کر درست نہیں کہ مکر میں ہونا چاہیے اور عین کعبہ میں بھی بیچ جائز نہیں اسی لیے کعبہ کو پہنچتی فرمایا کعبہ کے اندر نہ فرمایا اور کفارہ لکھانے یا روزہ سے ادا کیا جائے تو اس کے لیے مکر میں ہونے کی قید نہیں باہر بھی جائز ہے (تفسیر احمدی وغیرہ) ۲۳۳۰ مسئلہ یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غرض یہ کہ مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کے برابر پہنچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے تھے اتنے روزے رکھے۔



۲۳۴ یعنی اس حکم سے قبل جو شکار مالے

۲۳۵ اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ حرم کے لئے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہو۔ اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہو۔

۲۳۶ کہ وہاں دینی و دنیوی امور کا قیام ہوتا ہے خائف وہاں پناہ لیتا ہے ضعیفوں کو وہاں امن ملتی ہے تاجر وہاں نفع پاتے ہیں حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں۔ ۲۳۷ یعنی ذی الحجہ کو جس میں حج کیا جاتا ہے۔

۲۳۸ کہ ان میں ثواب زیادہ ہے ان سب کو تمہارے مصالح کے قیام کا سبب بنایا۔

۲۳۹ تو حرم و احرام کی حرمت کا لحاظ رکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت شدید العقاب ذکر فرمائی تاکہ خوف ورجا سے تکمیل ایمان ہو اس کے بعد صفت غفور ورحیم بیان فرما کر اپنی وسعت رحمت کا اظہار فرمایا۔ ۲۴۰ تو جب رسول حکم پہنچا کر فارغ ہو گئے تو تم پر طاعت لازم اور محبت قائم ہو گئی اور جائے عذرباقی نہ رہی۔

۲۴۱ اس کو تمہارے ظاہر و باطن نفاق و اخلاص سب کا علم ہے۔

۲۴۲ یعنی حلال و حرام۔

نیک و بد مسلم و کافر اور کھڑا کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہو سکتا۔

لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهُ ط عَفَا اللَّهُ عَنْكَ سَلَفٌ ط وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

کہ اپنے کام کا وبال چکے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا ۲۳۴ اور جواب کرے گا اللہ اس

اللَّهُ مِنْهُ ط وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۱۵ اِحْلَلْ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ

سے بدلے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا

مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ط وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ

تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار ۲۳۵ جب تک تم احرام میں

حُرْمًا ط وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۱۶ جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ

ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اکٹھا ہے اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو

الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِيَمًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ

لوگوں کے قیام کا باعث کیا ۲۳۶ اور حرمت والے مہینہ ۲۳۷ اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت ویزا

ذَلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ

جانوروں کو ۲۳۸ یہ اس لئے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۱۷ اَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ

یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے ۲۳۹ اور

اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ط مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ

اللہ بخشنے والا مہربان رسول پر نہیں مگر حکم پہنچانا ۲۴۰ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے

وَمَا تَكْتُمُونَ ۱۹ قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ

اور جو تم چھپاتے ہو ۲۴۱ تم نہ سرا دو کہ گندہ اور ستھر برابر نہیں ۲۴۲ اگرچہ تجھے گندے کی کثرت

الْخَبِيثِ ط فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۲۰ يَا أَيُّهَا

بھلے تو اللہ سے ڈرتے رہو اے مصلح والو کہ تم فلاح پاؤ







آتش شور نہیں رکھتے کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول نے حرام نہ کی اس کو کوئی حرام نہیں کر سکتا ۲۵۴ یعنی حکم خدا اور رسول کا اتباع کرو اور سمجھ لو کہ یہ چیزیں حرام نہیں ۲۵۵ یعنی باپ دادا کا اتباع جب درست ہوگا کہ وہ ظلم رکھتے اور سیدھی راہ پر چلتے ۲۵۶ مسلمان کفار کی مخری پانفوس کرتے تھے اور انھیں سبج ہوتا تھا کہ کفار عناد میں مبتلا ہو کر دولت اسلام سے محروم رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسبیٰ فرمادی کہ میں تمہارا کچھ ضرر نہیں امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فرض ادا کر کے تم ہری الذمہ جو چیکے تم اپنی نیکی کی خرابیاؤں کے عبداللہ بن مبارک نے فرمایا اس آیت میں امر بالمعروف نہی عن المنکر کے وجوب کی بہت تاکید کی ہے کیونکہ انہی فکر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبر گیری کرے نیکوں کی رغبت دلائے بدیوں سے روکے (خازن) ۲۵۷ شان نزول مہاجرین میں سے بیل چو حضرت عمر بن عاص کے بولی میں سے فقہ بقصد تجارت ملک شام کی طرف دو نفر لوہا واذا استمعوا

۱۸۲

أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ أَثْنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ أَوْ آخَرُ

موت آئے ۲۵۳ وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو

مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ

جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہونچے

الْمَوْتُ تَحِبُّوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمِنْ بِاللَّهِ إِنْ

ان دونوں کو نماز کے بعد روکو ۲۵۴ وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں

ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ

کچھ شک پڑے ۲۵۵ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے ۲۵۶ اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ

اللَّهِ إِنَّا إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۖ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا

کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر تپہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے متراوا ہوئے ۲۵۷ تو

فَآخَرُ يُقِيمُونَ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأُولَىٰ

ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہونچایا ۲۵۸

فَيُقْسِمِنْ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا عَدَدُنَا

جو صیت سے زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے اور ہم حد سے نہ بڑھے ۲۵۹

إِنَّا إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۖ ذَلِكَ أَذْنَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ

ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی چاہیے ادا کریں یا

وَجْهَهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانُ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ

ڈریں کہ کچھ نہیں رد کر دی جائیں ان کی قسموں کے بعد ۲۶۰ اور اللہ سے ڈرو

وَأَسْمِعُوا ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۚ يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ

اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا جس دن اللہ جمع فرمائے گا

کے ساتھ روانہ ہوئے ان میں سے ایک کا نام قیوم بن اوس داری تھا اور دوسرے کا عدی بن براء شام پہونچے ہی بیل بیمار ہو گئے اور انہوں نے اپنے تمام سامان کی ایک قسمت لکھ کر سامان میں ڈال دی اور دوسریوں کو اس کی اطلاع نہ دی جب مرض کی شدت ہوئی تو بیل نے تمہیں وعدی دونوں کو وصیت کی کہ ان کا تمام سرمایہ مدینہ شریف پہونچ کر ان کے اہل کو دیدیں اور بیل کی وفات ہو گئی ان دونوں نے ان کی موت کے بعد ان کا سامان دیکھا اس میں ایک چاندی کا جام تھا جس پر سونے کا کام بنا تھا اس میں تین سو مثقال چاندی تھی بیل یہ جام بادشاہ کو مندر کرنے کے قصد سے لائے تھے ان کی وفات کے بعد ان کے دونوں ساتھیوں نے اس جام کو غائب کر دیا اور اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد جب یہ لوگ مدینہ پہونچے تو انہوں نے بیل کا سامان ان کے گھر والوں کے سپرد کر دیا سامان کھولنے پر فرہست اُن کے ہاتھ آگئی جس میں تمام متاع کی تفصیل تھی سامان کو اُن کے مطابق کیا تو جام نہ پایا اب وہ قسم اور عدی کے پاس پہونچے اور انھوں نے دریافت کیا کہ کیا بیل نے کچھ سامان چھپا بھی تھا انھوں نے کہا نہیں کہا کوئی تجارتی معاملہ تھا انہوں نے کہا نہیں پھر دریافت کیا بیل بہت عرصہ بیمار رہے اور انھوں نے اپنے علاج میں کچھ خرچ کیا انہوں نے کہا نہیں وہ تو شہر پہونچتے ہی بیمار ہو گئے اور جلد ہی ان کا انتقال ہو گیا اس پر ان لوگوں نے کہا کہ ان کے سامان میں ایک قسمت فرست لی ہے اس میں چاندی کا ایک جام سونے سے منقش کیا ہوا جس میں تین سو مثقال چاندی

ہے یہ بھی لکھا ہے نیم وعدی نے کہا ہمیں نہیں معلوم ہیں تو جو وصیت کی تھی اس کے مطابق سامان ہم نے تمہیں دے دیا جام کی ہمیں خبر بھی نہیں یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا نیم وعدی وہاں بھی انکار پر مجب رہے اور قسم کھائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ پھر وہ جام مکہ مکرمہ میں کراؤ گیا جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا کہ میں نے یہ جام نیم وعدی سے خریدا ہے مالک جام کے اولیاء میں سے دو شخصوں نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ احق ہے یہ جام ہمارے مورث کا ہے اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی (ترمذی) ۲۵۳ یعنی موت کا وقت قریب آئے زندگی کی امید نہ رہے موت کے آثار و علامات ظاہر ہوئیں ۲۵۴ اس نماز سے نماز عصر ادا ہے کیونکہ وہ لوگوں کے اجتماع کا وقت ہوتا ہے حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نماز ظہر یا عصر کو مکمل حجازہ بات اسی وقت کرتے تھے حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر عدی و نیم کو بلایا ان کو کو منبر شریف کے پاس نہیں دس ان دونوں نے قسمیں کھائیں اس کے بعد مکہ مکرمہ میں وہ جام کراؤ گیا تو جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا میں نے نیم وعدی سے خریدا ہے (دارک) ۲۵۵ ان کی امانت و دیانت میں اور وہ یہ کہیں کہ ۲۵۶ یعنی جھوٹی قسم کھائیں گے اور کسی کی خاطر ایسا نہ کریں گے ۲۵۷ خیانت کے یا جھوٹ و غیرہ کے ۲۵۸ اور ویت کے اہل قاری ہیں ۲۵۹ چنانچہ بیل کے واقعہ میں جب اُن کے



دونوں ہزار بیوں کی خیانت ظاہر ہوئی تو بدیل کے ورثہ میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انھوں نے قسم کھائی کہ یہ جام ہمارے مورث کا ہے اور ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے ۲۶۱۱ حاصل معنی یہ ہے کہ اس معاملہ میں جو حکم دیا گیا کہ عدلیہ کی قسموں کے بعد مال برآمد ہونے پر اولیائے میت کی قسمیں لگائیں یہ اس لیے کہ لوگ اس واقعہ سے سبق میں اور شہادتوں میں راہ حق و صواب نہ چھوڑیں اور اس سے خائف رہیں کہ جنہوں کی گواہی کا انجام شرمندگی و دوائی ہے فائدہ دہی قسم نہیں لیکن یہاں جب مال پایا گیا تو مدعا علیہا نے دعویٰ کیا کہ انھوں نے میت سے خرید لیا تھا اب انکی حیثیت مدعی کی ہو گئی اور ان کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہ تھا لہذا ان کے خلاف اولیائے میت کی قسم لگئی ۲۶۱۱ یعنی روز قیامت ۲۶۱۲ یعنی جب تم نے اپنی امتوں کو ایمان دیا تو ان سے دعا کی کہ تم کو اپنی امتوں نے تمہیں کیا جواب دیا اس سوال میں منکرین کی توجیح ہے۔

۲۶۱۳ انبیاء کا یہ جواب ان کے کمال ادب کی نشان ظاہر کرتا ہے کہ وہ علم الہی کے حضور اپنے علم کو اصلاً نظر میں نہ لائیں گے اور قابل ذکر قرار نہ دیں گے اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و عدل پر تفویض فرما دیں گے۔

۲۶۱۴ کہ میں نے ان کو پاک کیا اور جہاں کی عورتوں پر ان کو فضیلت دی۔

۲۶۱۵ یعنی حضرت جبریل سے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے اور حواشا میں ان کی مدد کرتے۔

۲۶۱۶ صغریٰ میں اور یہ معجزہ ہے۔

۲۶۱۷ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے

نزل فرمائیں گے کیونکہ کولت (پختہ عمر)

کا وقت آنے سے پہلے آپ اٹھائے گئے

نزل کے وقت آپ تینتیس سال کے

جوان کی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے

اور مبدیٰ اس آیت کے کلام کریں گے

اور جو اپنے میں فرمایا تھا اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ

وہی فرمائیں گے (جمل)۔

۲۶۱۸ یعنی اسرار علوم۔

۲۶۱۹ یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و

السلام کا معجزہ تھا۔

۲۶۲۰ ائمہ اور سفید داغ والے کو بیٹا

اور تندرست کرنا اور مردوں کو قبروں سے

زندہ کر کے نکالنا یہ سب باذن اللہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جلیلہ ہیں۔

۲۶۲۱ یہ ایک اور نعمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھا جنہوں نے حضرت کے معجزات کا بہت دیکھ کر آپ کے قتل کا

ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھالیا اور یہود نامراد رہ گئے ۲۶۲۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ۲۶۲۳ حواری حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اصحاب اور

آپ کے محفوضین ہیں۔ ۲۶۲۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ۲۶۲۵ ظاہر اور باطن میں مخلص و مطہر۔

الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ

رسولوں کو ۲۶۱۱ پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا ۲۶۱۲ عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں بیشک تو ہی ہے سب بیوں کا

الْغُيُوبِ ۱۰ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَ

جاننے والا ۲۶۱۳ جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور

عَلٰی وَالِدَتِكَ اِذْ اَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تَتَكَلَّمُ النَّاسُ فِیْ

اپنی ماں پر ۲۶۱۴ جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی ۲۶۱۵ تو لوگوں سے باتیں کرتا پانے میں

الْمُهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰتِ

۲۶۱۶ اور بچہ عمر ہو کر ۲۶۱۷ اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت ۲۶۱۸ اور تورات

وَالْاِنْجِیْلِ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَيْئَةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنفُخُ

اور انجیل اور جب تو

فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ وَتَبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ

تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتی ۲۶۱۹ اور تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا

وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ

اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا ۲۶۲۰ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا ۲۶۲۱ جب تو ان کے

جَدَّتْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ

پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو ان میں کے کافر ہوئے کہ یہ ۲۶۲۲ تو نہیں مگر

مَبِیْنٌ ۱۱ وَاِذْ اَوْحِیْتُ اِلَی الْحَوَارِیْنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَ

کھلا جادو اور جب میں نے حواریوں کو ۲۶۲۳ کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے رسول

بِرُسُوْلِیْ قَالُوا اٰمَنَّا وَاَشْهَدُ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۱۲ اِذْ قَالَ

پر ۲۶۲۴ ایمان لاؤ بولے ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں ۲۶۲۵ جب حواریوں نے

۲۶۲۶ یہ ایک اور نعمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھا جنہوں نے حضرت کے معجزات کا بہت دیکھ کر آپ کے قتل کا

ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھالیا اور یہود نامراد رہ گئے ۲۶۲۷ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ۲۶۲۸ حواری حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اصحاب اور

آپ کے محفوضین ہیں۔ ۲۶۲۹ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ۲۶۳۰ ظاہر اور باطن میں مخلص و مطہر۔



۲۷۹ معنی یہ ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ اس باب میں آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔  
 ۲۷۹ اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ یہ مراد حاصل ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ تمام امتوں سے نرا سوال کرنے میں اللہ سے ڈرو یا یہ معنی ہیں کہ اس کی کمال قدرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں تردد نہ کرو خواری مومن عارف اور قدرت اکبر کے معترف تھے انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا۔

۲۷۹ حصول برکت کے لیے۔  
 ۲۷۹ اور یقین قوی ہو اور جیسا کہ ہم نے قدرت الہی کو دلیل سے جانا ہے مشاہدہ سے بھی اس کو بخیر کر لیں۔

۲۸۰ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں ۲۸۱ اپنے بعد والوں کے لیے حواریوں کے یہ عرض کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انھیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تم ان روزوں سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرو گے قبول ہوگی انھوں نے روزے رکھ کر خوان اترنے کی دعا کی اس وقت

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل فرمایا اور مونا لباس پہنا اور دو رکعت نماز ادا کی اور سر مبارک جھکایا اور رو کر یہ دعا کی جس کا اگلی آیت میں ذکر ہے۔

۲۸۲ یعنی ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنائیں اس کی تعظیم کریں خوشیاں منائیں تیری عبادت کریں شکریا لائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید منانا اور خوشیاں منانا

عبادتیں کرنا شکر اظہار کا طریقہ صاحبین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر اظہار کرنا اور اظہار فرح اور سرور کرنا حسن و محمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے ۲۸۳ جو دیندار ہمارے زمانہ میں ہیں ان کی اوج ہمارے بعد ان کی ۲۸۴ تیری قدرت کی اور میری نبوت کی ۲۸۵ یعنی خوان نازل ہونے کے بعد ۲۸۶ چنانچہ آسمان سے خوان نازل ہوا اس کے بعد جنھوں نے ان میں سے کفر کیا وہ موتیں مسخ کر کے خنجر بنادیں گے اور تین روز میں سب ہلاک ہو گئے ۲۸۷ روز قیامت عیسائیوں کی توحید کے لیے ۲۸۸ اس خطاب کو سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نبی جانیں گے اور ۲۸۹ جہ نفاق و عیوب سے اور اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو سکے ۲۹۰ یعنی جب کوئی تیرا شریک نہیں ہو سکتا تو میں یہ لوگوں سے کیسے کہہ سکتا تھا۔

واذا سمعوا

۱۸۴

المکدۃ ۵

الْحَوَارِيُّونَ يُعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنْزِلَ

کما اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر آسمان

عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ

سے ایک خوان اتارے ۲۷۹ کہا اللہ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ۲۷۹

قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ

بولے ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل ٹھہریں ۲۷۹ اور ہم آنکھوں دیکھ لیں کہ

صَدَقْتَنَا وَنَكُونُ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

آپ نے ہم سے سچ فرمایا ۲۸۰ اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں ۲۸۱ عیسیٰ بن مریم نے عرض کی

اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا

اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ۲۸۲

لَا أُولِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنْكَ وَأَرْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

ہمارے اگلے پچھلوں کی ۲۸۳ اور تیری طرف سے نشانی ۲۸۴ اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے

قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنْزِلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ

اللہ نے فرمایا کہ میں اسے تم پر اتارتا ہوں پھر اب جو تم میں کفر کرے گا ۲۸۵ تو بیشک میں اُسے عذاب دے گا

عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ۝ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسَى ابْنَ

کہ سارے جہان میں کسی پر نہ کروں گا ۲۸۶ اور جب اللہ فرمائے گا ۲۸۷ اے مریم کے

مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأَهْلِيَّ الْهَيْئَ مِنْ دُونِ

بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو اللہ کے سوا

اللَّهُ قَالَ سُبْحَنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ

۲۸۸ عرض کرے گا باکی ہے تجھے ۲۸۹ مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہنچتی ۲۹۰ اگر میں ایسا



سورۃ النعام مئی چار دس یا التدریج نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم والا ہے ایسے ہیچہ ۱۶۵ ایتھیں یادیں کیا

ایک سو نینٹھ ایتھیں تین ہزار ایک سو کلمہ اور بارہ ہزار نو سو نینتیس حروف ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ کل سورۃ ایک



۲۰ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو ریت میں سب سے اول یہی آیت ہے اس آیت میں بندوں کو شان استغنا کے ساتھ حمد کی تعلیم فرمائی گئی اور پیدائش آسمان و زمین کا ذکر اس لئے ہے کہ ان میں ناظرین کے لئے بہت عجائب قدرت و غرائب حکمت اور عجز و تناسل منافع تیرا

۲۱ یعنی ہر ایک اندھیری اور روشنی خواہ وہ اندھیری شب کی ہو یا کفر کی یا جہل کی یا بے ہم کی اور روشنی خواہ دن کی ہو یا ایمان و ہدایت و علم و جنت کی ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغے سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ ہٹل کی راہیں بہت کثیر ہیں اور راہ حق صرف ایک دین اسلام۔

۲۲ یعنی باوجود ایسے دلائل برہان ہوئے اور ایسے نشانہائے قدرت دیکھنے کے۔

۲۳ دوسروں کو حتیٰ کہ تھجروں کو پوچھتے ہیں باوجودیکہ اس کے مقرر ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔

۲۴ یعنی تمہاری اہل حضرت آدم کو جن کی نسل سے تم پیدا ہوئے فائدہ اس میں مشرکین کا رہے جو کہتے تھے کہ ہم جب گل کر مٹی ہو جائیں گے پھر کیسے زندہ کیے جائیں گے انہیں بتایا گیا کہ تمہاری اہل مٹی ہی سے ہو تو پھر دوبارہ پیدا کیے جانے پر کیا تعجب جس قادر نے پہلے پیدا کیا اس کی قدرت سے بعد موت زندہ فرمانے کو بعید جاننا نادانی ہے۔

۲۵ جس کے پورا ہو جانے پر تم مر جاؤ گے۔

۲۶ مرنے کے بعد اٹھانے کا۔

۲۷ اس کا کوئی شریک نہیں۔

۲۸ یہاں حق سے یا قرآن مجید کی آیات مراد ہیں یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے معجزات۔

۲۹ کہ وہ کیسی عظمت والی ہے اور اس کی ہنسی بنانے کا انجام کیسا وبال و عذاب۔

۳۰ پچھلی امتوں میں سے۔

۳۱ قوت و مال اور دنیا کے کثیر سامان کے کہ

۳۲ جس سے کھیتیاں شاداب ہوں ۱۵۱ جس سے باغ پرورش پائے اور دنیا کی زندگانی کے لئے عیش و راحت کے اسباب ہم پہنچے ۱۵۲ انہوں نے انبیاء کی تکذیب کی اور ان کا یہ سروسامان انہیں ہلاک سے نہ بچا سکا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان اور زمین بنائے ۲ اور اندھیریاں اور

وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ۱ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ

روشنی پیدا کی ۲۳ اس پر فلا کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں وہ وہی ہے جس نے تمہیں ۲۴ مٹی سے

مِّنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهُ ثُمَّ أَنْتُمْ

پیدا کیا پھر ایک میعاد کا حکم رکھا ۲۵ اور ایک مقررہ وعدہ اس کے یہاں ہے ۲۶ پھر تم لوگ

تَمُتُّونَ ۲ وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ

شک کرتے ہو اور وہی اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا ۲۷ اسے تمہارا چھپا اور

جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ۲۸ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ

ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے کام جانتا ہے اور ان کے پاس کوئی بھی نشانی اپنے رب کی نشانیوں سے

رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۲۹ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ

نہیں آتی مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں تو بیشک انہوں نے حق کو جھٹلایا و واجب ان کے پاس آیا

فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۳۰ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ

تو اب انہیں خبر ہوا چاہتی ہے اس چیز کی جس پر ہنس رہے تھے ۳۱ کیا انہوں نے نہ دیکھا

أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنْهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ يُمَكِّنْكُمْ

کہ ہم نے ان سے پہلے ۳۲ کتنی سنگتیں کھپا دیں انہیں ہم نے زمین میں وہ جماؤ دیا ۳۳

لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي

جو تم کو نہ دیا اور ان پر موسلا دھار پانی بھیجا ۳۴ اور ان کے نیچے نہریں بہائیں ۳۵

مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا

تو انہیں ہم نے ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا ۳۶ اور ان کے بعد اور سنگت ۱ اٹھائی

۱۵۱ جس سے باغ پرورش پائے اور دنیا کی زندگانی کے لئے عیش و راحت کے اسباب ہم پہنچے ۱۵۲ انہوں نے انبیاء کی تکذیب کی اور ان کا یہ سروسامان انہیں ہلاک سے نہ بچا سکا۔







انھیں توبہ اور انابت کا موقع ملتا ہے (جمل وغیرہ) ۳۲ اور اعمال کا بدلہ دے گا ۳۳ کفر اختیار کر کے ۳۴ یعنی تمام موجودات اسی کی ملک ہے اور وہ سب کا خالق مالک رب ہے۔  
 ۳۵ اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ۳۶ شان نزول جب کفار نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دی تو یہ آیت نازل ہوئی ۳۷ یعنی خلق سب اس کی محتاج ہے وہ سب سے بے نیاز  
 ۳۸ کیونکہ نبی اپنی امت سے دین میں سابق ہوتے ہیں۔

واذا سمعوا

۳۹ یعنی روز قیامت

۴۰ اور نجات دی جائے۔

۴۱ بیماری یا تنگدستی یا اور کوئی بلا۔

۴۲ مثل صحت و دولت وغیرہ کے۔

۴۳ قادر مطلق ہے ہر شے پر ذاتی قدرت رکھتا ہے کوئی اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا تو کوئی اس کے سوا مستحق عبادت کیسے ہو سکتا ہے یہ روشد شرک کی دل میں اتر کر نے والی دلیل ہے۔

۴۴ شان نزول اہل مکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کوئی ایسا دکھائیے جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۴۵ اور اتنی بڑی اور قابل قبول گواہی اور اس کی ہو سکتی ہے۔

۴۶ یعنی اللہ تعالیٰ میری نبوت کی شہادت دیتا ہے اس لیے کہ اس نے میری طرف اس قرآن کی وحی فرمائی اور یہ ایسا معجزہ ہے کہ تم باوجود فصیح بلین صاحب زبان ہونے کے اس کے مقابلہ سے عاجز رہتے تو اس کتاب کا مجھ پر نازل ہونا اللہ کی طرف سے میرے رسول ہونے کی شہادت ہے جب یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یقینی شہادت ہے اور میری طرف وحی فرمایا گیا تاکہ میں تمہیں ڈراؤں کہ تم حکم الہی کی مخالفت نہ کرو۔

۴۷ یعنی میرے بعد قیامت تک نہ سولے نہ نبی جس میں یہ قرآن پاک پہنچے خواہ وہ انسان ہو یا جانور یا جن ان سب کو میں حکم الہی کی مخالفت سے ڈراؤں حدیث تشریف میں ہے کہ جس شخص کو قرآن پاک پہنچا گیا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا اور آپ کا کلام مبارک سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قہر وغیرہ سلاطین کو دعوت اسلام کے مکتوب بھیجے (مارک فاہن) اس کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ من بین میں من مرفوع الجمل ہے اور منیٰ میں کہ اس قرآن سے میں تم کو ڈراؤں اور وہ ڈرائیں جنہیں یہ قرآن پہنچے تفریق کی حدیث میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کرے اس کو جس نے ہمارا کلام سنا اور جیسا سنا ویسا پہنچا یا بہت سے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ اہل ہوتے ہیں اور ایک روایت میں ہے سننے والے سے زیادہ افہم ہوتے ہیں اس سے فقہاء کی منزلت معلوم ہوتی ہے ۴۸ مشرکین ۴۹ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو گواہی تم دیتے ہو اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود ٹھہراتے ہو ۵۰ اس کا کوئی خدشہ نہیں ۵۱ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام لائے اس کو چاہیے کہ توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار کرے۔

اللَّهُ آتَاخُذُ وَلِيًّا فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعَمُ وَلَا يُطْعَمُ  
 اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں ۳۶ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا پکھلتا اور کھانے سے پاک ہو ۳۷

قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ  
 تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں ۳۸ اور ہرگز شرک والوں میں

الْمُشْرِكِيْنَ ۱۴ قُلْ اِنِّيْ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ  
 ۱۴ اللہ کے مشرکین سے نہ ہونا تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن ۳۹ کے عذاب کا

عَظِيْمٌ ۱۵ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ  
 ۱۵ عظیم ڈر ہے اس دن جس سے عذاب پھیر دیا جائے ۴۰ ضرور اس پر اللہ کی مہربانی اور یہی کھلی کامیابی

الْمُبِيْنُ ۱۶ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَ  
 ۱۶ اللہ کے مبین ہے اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی ۴۱ پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دُور کرنے والا نہیں اور

اِنْ يَّمْسَسْكَ بِضُرٍّ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۷ وَهُوَ الْقَاهِرُ  
 اگر تجھے بھلائی پہنچائے ۴۲ تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے ۴۳ اور وہی غالب ہے

فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۱۸ قُلْ اَمِیْ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً  
 اپنے بندوں پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار ۴۴ تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی ۴۵

قُلْ اللّٰهُ شَهِيدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَاَوْحٰی اِلٰی هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِاَنْذِرْكُمْ  
 تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں ۴۵ اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں

بِهٖ وَمَنْ يَّبْلَغْ اَيْتَكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنْ مَّعَ اللّٰهِ اِلٰهَةٌ اٰخَرٰی قُلْ  
 ۴۶ اور جن کو پہنچے ۴۷ تو کیا تم ۴۸ یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں تم فرماؤ ۴۹

لَا اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۱۹  
 کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا ۵۰ تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے ۵۱ اور میں بیزار ہوں اُن سے جن کو تم شرک ٹھہراتے ہو ۵۲

۱۹ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ  
 ۱۹ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ

۲۰ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ  
 ۲۰ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ

۲۱ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ  
 ۲۱ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ

۲۲ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ  
 ۲۲ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ



۵۳ یعنی علمائے ہندو و نصاریٰ جنہوں نے

توریت و انجیل پائی

۵۴ آپ کے حلیہ شریف اور آپ کے

نعت و صفت سے جو ان کتابوں میں

مذکور ہے۔

۵۵ یعنی بغیر کسی شک و شبہ کے

۵۶ اس کا شریک ٹھہرائے یا جو با

اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف

نسبت کرے۔

۵۷ یعنی کچھ معذرت نہ ملی۔

۵۸ کہ عمر بھر کے شرک ہی سے مکر گئے۔

۵۹ ابو سفیان و لید و نضر اور ابو جہل وغیرہ

جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت

قرآن پاک سننے لگے تو نضر سے اس کے

ساتھیوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

کہا کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا زبان

کو حرکت دیتے ہیں اور پہلوں کے قعصہ

کہتے ہیں جیسے میں تمہیں سنایا کرتا ہوں

ابو سفیان نے کہا کہ ان کی باتیں مجھے حق

معلوم ہوتی ہیں ابو جہل نے کہا کہ اس کا

اقرار کرنے سے مرجا نا بہتر ہے اس پر یہ

آیت کریمہ نازل ہوئی

۶۰ اس سے ان کا مطلب کلام پاک

کی وحی آہی ہونے کا انکار کرنا ہے۔

۶۱ یعنی مشرکین لوگوں کو قرآن شریف

سے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے او

آپ پر ایمان لائے اور آپ کا اتباع کرنے

سے روکتے ہیں شان نزول یہ آیت کفار

کہہ کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو سید عالم

صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی

مجلس میں حاضر ہونے اور قرآن کریم سننے سے

روکتے تھے اور خود بھی دُور رہتے تھے کہ کہیں

الَّذِينَ اتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمُ الَّذِينَ

جن کو ہم نے کتاب دی ۵۳ اس نبی کو پہچانتے ہیں ۵۴ جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ۵۵ جنہوں

خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۵۶ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ

نے اپنی جان نقصان میں ڈالی وہ ایمان نہیں لاتے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۵۷ وَيَوْمَ

باندھے ۵۸ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے اور جس دن

نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّا سُرَّكَاؤُكُمْ الَّذِينَ

ہم سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے فرمائیں گے کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا تم

كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۵۹ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فَتَنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبَّنَا

دعویٰ کرتے تھے پھر ان کی کچھ بناوٹ نہ رہی ۶۰ مگر یہ کہ بولے ہیں اپنے رب اللہ کی قسم

مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۶۱ أَنْظِرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

کہ ہم مشرک نہ تھے دیکھو کیسا جھوٹ باندھا خود اپنے اوپر ۶۲ اور گم گئیں ان سے

مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۶۳ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ

جو باتیں بناتے تھے اور ان میں کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگا تاہر ۶۴ اور ہم نے ان کے

قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ يَرَوْا كَلًّا

دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کان میں ٹینٹ اور اگر ساری نشانیاں دیکھیں

آيَةً لَا يُؤْمِنُوا بِهَا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ

تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر

كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۶۵ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ

کہیں یہ تو نہیں مگر انگوں کی داستانیں ۶۶ اور وہ اس سے روکتے ۶۷ اور

اور

کلام مبارک ان کے دل میں اثر نہ کر جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضور کے چچا ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی جو مشرکین کو تو حضور کی ایذا رسانی سے روکتے تھے

اور خود ایمان لانے سے بچتے تھے۔



۶۲ یعنی اس کا ضرر خود انھیں کو پہنچتا ہے

۶۳ دنیا میں

۶۴ جیسا کہ اوپر اسی رکوع میں مذکور ہو چکا

کہ مشرکین سے جب فرمایا جائے گا کہ تمہارے

شریک کہاں ہیں تو وہ اپنے کفر کو چھپا لیں گے

اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ

تھے اس آیت میں بتایا گیا کہ پھر جب انھیں

ظاہر ہو جائے گا جو وہ چھپاتے تھے یعنی

اُن کا کفر اس طرح ظاہر ہو گا کہ اُن کے عصا

و جوارح ان کے کفر و شرک کی گواہیاں دیں گے

تب وہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا کرینگے

۶۵ یعنی کفار جو بعثت و آخرت کے منکر ہیں

اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے کفار کو قیامت کے احوال اور

آخرت کی زندگانی ایمانداروں اور فرما کر ان کے

کے ثواب کا فروں اور نافرمانوں پر غصہ کا

ذکر فرمایا تو کافر کہنے لگے کہ زندگی تو بس دنیا

ہی کی ہے۔

۶۶ یعنی مرنے کے بعد۔

۶۷ کیا تم مرنے کے بعد زندہ نہیں کیے گئے

۶۸ گناہوں کے۔

۶۹ حدیث شریف میں ہے کہ کافر

جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے سامنے نہایت

قبیح بیجا شک اور بہت بد بودار صورت آئے گی

وہ کافر سے کہے گی تو مجھے پہچانتا ہے کافر کہے گا

نہیں تو وہ کافر سے کہے گی میں تیرا خلیفہ

ہوں دنیا میں تو مجھے پر سوار رہا تھا آج میں تجھ

پر سوار ہونگا اور تجھے تمام خلق میں رسوا کروں گا

پھر وہ اس پر سوار ہو جاتا ہے۔

۷۰ جسے بقا نہیں جلد گزر جاتی ہے اور نہ کیا

اور طاعتیں اگرچہ نونین سے دنیا ہی میں واقع

ہوں لیکن وہ امور آخرت میں سے ہیں۔

وَإِذَا سَمِعُوا

۱۹۰

الانعام ۶

يَتَوَنَّنَ عَنْهُ وَإِنْ يُهْذَبْ لَيَنْتَابِ الْكُفْرَ وَلَئِنْ لَمْ يَنْتَابِ الْكُفْرَ لَيَنْتَابِ الْكُفْرَ وَلَئِنْ لَمْ يَنْتَابِ الْكُفْرَ لَيَنْتَابِ الْكُفْرَ

اس سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرنے مگر اپنی جانیں ۶۲ اور انھیں شعور نہیں ۶۳ اور کبھی

تَرَى إِذْ وَقَفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نَكْذِبُ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۷۷

تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں ۶۴ اور اپنے رب کی

آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے چھپاتے تھے

مِنْ قَبْلُ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۷۸

۶۵ اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کئے گئے تھے اور بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں

وَقَالُوا إِن هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۷۹

اور بولے ۶۵ وہ تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں اٹھنا نہیں ۶۶ اور کبھی

تَرَى إِذْ وَقَفُوا عَلَى رَبِّهِمْ قَالَ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۸۰

تم دیکھو جب اپنے رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گے فرمائے گا کیا یہ حق نہیں ۶۷ کہیں گے کیوں نہیں

رَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۸۰

۶۸ ہمیں اپنے رب کی قسم فرمائے گا تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا بیشک ہاں میں رہے

كَذَّبُوا بِإِيقَاعِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا جَاءَهُمْ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا اٰيَحْسَبُنَا

وہ جنہوں نے اپنے رب سے ملنے کا انکار کیا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت آچانک آگئی بولے ہائے افسوس

عَلَى مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ مَحْبِلُونَ ۸۱

ہمارا اس پر کہ اس کے ماننے میں ہم نے تقصیر کی اور وہ اپنے ۶۹ بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں ارے

سَاءَ مَا يَزُرُّونَ ۸۲ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهُمْ وَلَكِنَّ الدَّارَ

کتاب برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں ۶۹ اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود ۷۰ اور بے شک پھیلا گھر

۸۱

۸۲



الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۖ اَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝۱۹۱ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيُخْزٰنُكَ  
بجلا ان کے لئے جو ڈرتے ہیں ۱۹۱ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں آتا کہ ہمیں کچھ دیکھ رہے ہیں

الَّذِي يَقُولُونَ ۖ فَانَّهُمْ لَا يَكْذِبُونَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بَايَاتِ اللّٰهِ  
وہ بات جیہ کہہ رہے ہیں ۱۹۲ تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے ۱۹۲ بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار

يَجْعَدُونَ ۝۱۹۲ وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبْرٌ وَّاعِلٌ مَّا  
کرتے ہیں ۱۹۲ اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے ۱۹۲ تو انہوں نے صبر کیا اس جھٹلانے

كَذَّبُوا وَاَوْذُوا حَتّٰى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا ۖ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ  
اور ایذا نہیں پانے پر یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد آئی ۱۹۳ اور اللہ کی باتیں بدلنے والا کوئی نہیں ۱۹۳

وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِينَ ۝۱۹۴ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ  
اور تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آہی چکی ہیں ۱۹۴ اور اگر ان کا منہ پھیرنا تم پر شاق گزرا ہے

اِعْرَاضُهُمْ ۖ اِنْ اَسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلٰمًا  
۱۹۵ تو اگر تم سے ہو سکے ۱۹۵ تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرو یا آسمان میں زینہ

فِي السَّمَاءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاَيَةٍ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعْنٰهُمْ عَلٰى الْهُدٰى  
پھر ان کے لئے نشانی لے آؤ ۱۹۶ اور اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۱۹۷ اِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ  
تو اسے سننے والے تو پر گناہ دان نہ بن ۱۹۷ مانتے تو وہی ہیں جو سنتے ہیں ۱۹۷

وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝۱۹۸ وَقَالُوا لَوْلَا نَزَّلَ  
اور ان مردہ دلوں کو اللہ اٹھائے گا ۱۹۸ پھر اُسکی طرف ہانکے جائیں گے ۱۹۸ اور بولے ۱۹۸ ان پر کوئی

عَلَيْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنْزِلَ اٰیَةً وَّ  
نشانی کیوں نہ اتری ان کے رب کی طرف سے ۱۹۹ تم فرماؤ کہ اللہ قادر ہے کہ کوئی نشانی امارے

۱۹۹ لیکن

۱۹۹ کہ سب لوگ اسلام لائیں جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ پر بہت شاق رہتی ۱۹۹ مقصود ان کے ایمان کی طرف سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امید منقطع کرنا ہے تاکہ آپ کو ان کے اعراض

کرنے اور ایمان نہ لانے سے رنج و تکلیف نہ ہو ۱۹۹ دل لگا کر سمجھنے کے لئے وہی نیدیر ہوتے ہیں اور دین حق کی دعوت قبول کرتے ہیں ۱۹۹ یعنی کفار ۱۹۹ روز قیامت ۱۹۹ اور اپنے اعمال کی جزا

پائیں گے ۱۹۹ کفار کو ۱۹۹ کفار کی گمراہی اور ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ کثیر آیات و ہجرات جو انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ کئے تھے ان پر قناعت نہ کی اور سب سے

کر گئے اور ایسی آیت طلب کرنے لگے جس کے ساتھ ضاب اکہی ہو جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِّنْ عِنْدِكَ فَاَمِطْ عَلَيْنَا سِحْرَۃَ مِّنَ السَّمَآءِ یَا رَبِّ اِیْرٰیجُ ہے تیرے

پاس سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا (تفسیر ابو السعود)۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے

کیسی ایذا نہیں پہنچیں یہ بیش نظر رکھ کر آپ دل

مطلبن رکھیں۔

۱۹۹ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی

۱۹۹ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے



۸۶۹ نہیں جانتے کہ اس کا نزول ان کے لئے بلا ہے کہ انکار کرتے ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

۸۷۰ یعنی تمام جاندار خواہ وہ بہائم ہوں یا درندے یا پرندہ قمار کی مثل ایتیں ہیں یہ ممانکت جمیع وجہ سے تو ہے نہیں بعض سے ہے اُن وجہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ حیوانات تمہاری طرح اللہ کو پہچانتے و ادھ جانتے اس کی تسبیح پڑھتے عباد کرتے ہیں بعض کا قول ہے کہ وہ غفلت ہونے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے سے تفہیم و تفہیم کرتے ہیں بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے ہلاکت سے بچنے کے لئے کی امتیاز رکھنے میں تمہاری مثل ہیں بعض نے کہا کہ پیدا ہونے مرنے کے بعد جس کے لئے اُنھیں میں تمہاری مثل ہیں۔

۸۷۱ یعنی جملہ علوم اور تمام مآکان و مآب یوں کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیا کا علم اس میں ہے اس کتاب سے یہ قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ (جمل وغیرہ)۔

۸۷۲ اور تمام دو اب و طہیر کا حساب ہوگا اس کے بعد وہ خاک کر دیئے جائیں گے۔

۸۷۳ کہ حق ماننا اور حق بولنا انھیں تیر نہیں ۹۱ جہل اور حیرت اور کفر کے۔

۹۲ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

۹۳ اور جن کو دنیا میں معبود مانتے تھے ان سے حاجت روائی چاہو گے۔

۹۴ اپنے اس دعویٰ میں کہ معاذ اللہ رب معبود ہیں تو اس وقت انھیں پکارو مگر ایسا نہ کرو گے۔ ۹۵ تو اس مصیبت کو۔

لَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَيْرٍ

ان میں بہت نرے جاہل ہیں ۸۶ اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند

يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَلُكُمْ مَافَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ

کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں ۸۷ ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانہ رکھا ۸۸

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿۸۸﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُومُوا بِكُمْ

پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے ۸۹ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بہرے اور گونگے ہیں ۹۰

فِي الظُّلُمَاتِ مَنْ يَشَاءُ اللَّهُ يُضِلُّهُ وَمَنْ يَشَاءُ يُجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ

اندھیروں میں ۹۱ اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے سیدھے راستہ

مُسْتَقِيمٍ ﴿۹۱﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ

ڈال دے ۹۲ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو

أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۹۲﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ

کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے ۹۳ اگر سچے ہو ۹۴ بلکہ اسی کو پکارو گے

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَتَسَوَّنَ مَالشِّرْكَوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ

تو وہ اگر چاہے ۹۵ جس پر اُسے پکارتے ہو اسے اٹھالے اور شرکوں کو بھول جاؤ گے ۹۶ اور بیشک

أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَآخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ

ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو انھیں سختی اور تکلیف سے پکڑا ۹۷ کہ وہ کسی طرح

يَتَضَرَّعُونَ ﴿۹۴﴾ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ

گر گڑ گڑائیں ۹۸ تو کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑ گڑائے ہوتے لیکن ان کے دل تو سخت ہو گئے ۹۹

وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹۵﴾ فَلْيَنسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ

اور شیطان نے ان کے کام ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے پھر جب انھوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں

۹۶ جنھیں اپنے اعتقاد باطل میں معبود جانتے تھے اور ان کی طرف التفات بھی نہ کرو گے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ تمہارے کام نہیں آسکتے ۹۷ فقر و افلاس اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کیا۔ ۹۸ اللہ کی طرف رجوع کریں اپنے گناہوں سے باز آئیں ۹۹ وہ بارگاہِ الہی میں عاجزی کرنے کے بجائے کفر و تکذیب پر مصر رہے۔



۱۱ اور وہ کسی طرح پند پذیر نہ ہوئے  
نہ پیش آئی ہوئی مصیبتوں سے نہ انبیاء  
کی نصیحتوں سے۔

۱۲ صحت و سلامت اور وسعت رزق  
ومیش و غیرہ کے۔

۱۳ اور اپنے آپ کو اس کا ستم سمجھے  
اور قارون کی طرح تکبر کرنے لگے۔

۱۴ اور مبتلائے عذاب کیا۔

۱۵ اور سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے  
کوئی باقی نہ چھوڑا گیا۔

۱۶ اس سے معلوم ہوا کہ گمراہوں بے  
دہنوں ظالموں کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کی نعمت  
ہے اس پر شکر کرنا چاہیئے۔

۱۷ اور ظلم و معرفت کا تمام نظام درہم برہم  
ہو جائے۔

۱۸ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی نہیں  
تو اب توحید پر قوی دلیل قائم ہو گئی کہ

جب اللہ کے سوا کوئی اتنی قدرت و  
اختیار والا نہیں تو عبادت کا ستمی صفت

وہی ہے اور شرک بدترین ظلم و جرم ہے۔

۱۹ جس کے آثار و علامات پہلے سے  
معلوم نہ ہوں۔

۲۰ آنکھوں دیکھتے۔

۲۱ یعنی کافروں کے کہ انھوں نے  
اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ ہلاکت ان

۲۲ کے حق میں عذاب ہے۔

۲۳ ایمانداروں کو جنت و ثواب کی  
بشارتیں دیتے اور کافروں کو جہنم و  
عذاب سے ڈراتے۔

۲۴ نیک عمل کرے۔

فَتَجَنَّبْ عَنْهُمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرَغُوا مِنِّي أَوْتُوا

ان کو کی گئی تھیں فنظام نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے ۱۱۱ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انھیں

أَخَذْنَاهُمْ بِغْتَةٍ ۖ فَآذَاهُمْ مُمْلِسُونَ ۖ فَقَطَّعَ دَائِرَ الْقَوْمِ الَّذِينَ

۱۱۲ تو ہم نے اچانک انھیں پکڑ لیا ۱۱۳ اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے ۱۱۴ تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی ۱۱۵

ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن أَخَذَ اللَّهُ

اور سب خوبیوں مرا اللہ رب سارے جہان کا ۱۱۶ تم فرماؤ بھلا بتاؤ ۱۱۷ تو اگر اللہ تمہارے

سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِ اللَّهِ

۱۱۸ کان آنکھ لے لے ۱۱۹ اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے ۱۲۰ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے کہ

يَأْتِيَكُمْ بِهِ ۖ أَنْظَرُ كَيْفَ نَصَرْتُ الْآيَةَ ثُمَّ هُمْ يَصْذِقُونَ ۖ

۱۲۱ تمہیں یہ چیزیں لائے ۱۲۲ دیکھو ہم کس کس رنگ سے آیتیں بیان کرتے ہیں پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن آتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ

۱۲۳ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو ۱۲۴ اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے اچانک ۱۲۵ یا کھلم کھلا ۱۲۶ تو کون

يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمَ الظَّالِمُونَ ۖ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا

۱۲۷ تباہ ہوگا سوا ظالموں کے ۱۲۸ اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو

مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۖ فَمَنْ أَمَنَّ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

خوشی اور ڈر سناتے ۱۲۹ تو جو ایمان لائے اور سنورے ۱۳۰ ان کو نہ کچھ اندیشہ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۖ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يُمَسِّحُهُمُ الْعَذَابُ

۱۳۱ نہ کچھ غم ۱۳۲ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں انھیں عذاب پہنچے گا بدلہ

مِمَّا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۖ قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ

۱۳۳ ان کی بے حکمی کا ۱۳۴ تم فرما دو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں



۱۳۳ کفار کا طریقہ تھا کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طرح طرح کے سوال کیا کرتے تھے کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں تو ہمیں بہت سی دولت اور مال دیجیے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں ہمارے لیے پہاڑوں کو سونا کر دیجیے کبھی کہتے کہ گزشتہ اور آئندہ کی خبریں سنائیے اور ہم ہمارے مستقبل کی خبر دیجیے کیا کیا پیش آئیں گے تاکہ ہم منافع حاصل کر لیں اور نقصانوں سے بچنے کے پہلے سے انتظام کر لیں کبھی کہتے ہمیں قیامت کا وقت بتائیے کب آئے گی کبھی کہتے کہ آپ کیسے رسول ہیں جو کھاتے پیتے بھی ہیں کھانچ بھی کرتے ہیں ان کے ان تمام باتوں کا اس آیت میں جواب دیا گیا کہ یہ کلام نہایت بے عمل اور جاہلانہ ہے کیونکہ جو شخص کسی امر کا مدعی ہو اس سے وہی باتیں دریافت کی جاسکتی ہیں جو اس کے دعویٰ سے تعلق رکھتی ہوں غیر متعلق باتوں کا دریافت کرنا اور ان کو اس دعویٰ کے خلاف حجت بنانا انتہا درجہ کا بھل ہے اس لیے ارشاد ہوا کہ آپ فرمادیجیے کہ میرا دعویٰ یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں اس کی طرف التفات نہ کروں اور اس سے منکر ہو جاؤ نیز ا دعویٰ ذاتی غیبتی کا ہے کہ اگر میں تمہیں گزشتہ یا آئندہ کی خبریں بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں غدر کر سکو نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کہ کھانا پینا کھانچ کرنا قابل اعتراض ہو تو جن چیزوں کا دعویٰ ہی نہیں کیا ان کا سوال بے عمل ہے اور اس کی اجابت مجھ پر لازم نہیں میرا دعویٰ نبوت و رسالت کا ہے اور جبریل پر زبردست دلیلیں اور قوی برائیں قائم ہیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔

فائدہ اس سے صاف واضح ہو گیا کہ اس آیت کو میرا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلق کیے جانے کی نفی کے لیے سند بنانا ایسا ہی بے عمل ہے جیسا کفار کا ان سوالات کو انکا نبوت کی دستاویز بنانا بے عمل تھا علاوہ بریں اس آیت سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں تعارض بین الایات کا قائل ہونا پڑے گا وہو باطل مفسرین کا یہی قول ہے کہ حضور کا لا اقول لکلمۃ فیما لا یطریق تواضع ہو (خازن و مدارک جمل وغیرہ)۔

۱۳۴ اور یہی نبی کا کام ہے تو میں تمہیں وہی دو ٹوک جس کا مجھے اذن ہو گا وہی بتاؤں گا جس کی اجازت ہوگی وہی کروں گا جس کا مجھے حکم ملے گا ۱۳۵ مومن و کافر عالم و جاہل ۱۳۶ نشان نزول کفار کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو انھوں نے دیکھا کہ حضور کے گرد غریب صحابہ کی ایک جماعت

وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَيْتُمْ إِلَّا مَا يُوحَىٰ

اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں ۱۳۷ میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے الیٰ قل ھل یستوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون ۱۳۸ واندز وحی اتیٰ ہر ۱۳۹ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھے اور اکھیاے ۱۴۰ تو کیا تم غور نہیں کرتے اور اس قرآن کے

بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربهم لیس لھم من دونہ انھیں ڈراؤ جنھیں خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں اٹھائے جائیں کہ اللہ کے سوا انکا کوئی حمایتی ہو

ولیٰ ولا شفیع لھم یقنن ۱۴۱ ولا تطرد الذین یدعون ربھم نہ کوئی سفارشی اس امید پر کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں اور دور نہ کرو انھیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں

بالغدوة والعشی یریدون وجھہ ما علیک من حسابھم من شیء صبح اور شام اس کی رضا چاہتے ۱۴۲ تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر

وما من حساب علیک علیھم من شیء فطرھم فتکون من الظالمین ۱۴۳ تمہارے حساب سے کچھ نہیں ۱۴۴ پھر انھیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے

وکذٰلک فتتابعھم ببعض لیسوا اھولاء من اللہ علیھم من بینناہ الیس اللہ باعلم بالشکرین ۱۴۵ ولذا جاءک الذین یؤمنون اللہ نے احسان کیا ہم سے ۱۴۶ کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں

بایتنا فقل سلم علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ انہ من عمل پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے ۱۴۷ کہ تم میں جو کوئی

منکم سوء بجهالة ثم تاب من بعدہ واصلہ فاذہ غفور رحیم ۱۴۸ نادانی سے کچھ بُرائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنبھل جائے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

حاضر ہے جو ادنیٰ درجہ کے لباس پہنے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ہمیں ان لوگوں کے پاس بیٹھے شرم آتی ہے اگر آپ انھیں اپنی مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور آپ کی خدمت میں حاضر نہیں حضور نے اس کو منظور فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۴۹ سب کا حساب اللہ پر ہے وہی تمام خلق کو روزی دینے والا ہے اس کے سوا کسی کے دسترس کا حساب نہیں حاصل مٹی یہ کہ وہ ضعیف فقرا جن کا اوپر ذکر ہوا آپ کے دربار میں قرب پلنے کے سستی ہیں انھیں دور نہ کرنا ہی چاہیے ۱۵۰ طریق حسد ۱۵۱ کہ انھیں ایمان و ہدایت نصیب کی باوجود دیکھو لوگ فقیہ غریب ہیں اور ہم رئیس سردار ہیں اس سے ان کا مطلب اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا ہے کہ غبار امرا پر سبقت کا حق نہیں رکھتے تو اگر وہ حق ہو تا جس پر یہ غبار میں تو وہ ہم پر سابق نہ ہوتے ۱۵۲ اور اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا۔

۱۵۳ حاضر ہے جو ادنیٰ درجہ کے لباس پہنے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ہمیں ان لوگوں کے پاس بیٹھے شرم آتی ہے اگر آپ انھیں اپنی مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور آپ کی خدمت میں حاضر نہیں حضور نے اس کو منظور فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۵۴ سب کا حساب اللہ پر ہے وہی تمام خلق کو روزی دینے والا ہے اس کے سوا کسی کے دسترس کا حساب نہیں حاصل مٹی یہ کہ وہ ضعیف فقرا جن کا اوپر ذکر ہوا آپ کے دربار میں قرب پلنے کے سستی ہیں انھیں دور نہ کرنا ہی چاہیے ۱۵۵ طریق حسد ۱۵۶ کہ انھیں ایمان و ہدایت نصیب کی باوجود دیکھو لوگ فقیہ غریب ہیں اور ہم رئیس سردار ہیں اس سے ان کا مطلب اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا ہے کہ غبار امرا پر سبقت کا حق نہیں رکھتے تو اگر وہ حق ہو تا جس پر یہ غبار میں تو وہ ہم پر سابق نہ ہوتے ۱۵۷ اور اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا۔



۱۲۱۔ تاکہ حق ظاہر ہو اور اس پر

عمل کیا جائے۔

۱۲۲۔ تاکہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

۱۲۳۔ کیونکہ عقل و نقل دونوں

کے خلاف ہے۔

۱۲۴۔ یعنی تمہارا طریقہ اتباع نفس و خواہش

ہوا ہے نہ کہ اتباع دلیل اس لیے اختیار کرنے

کے قابل نہیں۔

۱۲۵۔ اور مجھے اس کی معرفت حاصل ہے میں

جانتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں

روشن دلیل قرآن شریف اور معجزات اور وحید

کے براہین واضحہ سب کو شامل ہے۔

۱۲۶۔ کفار استہزاء حضور سید عالم صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب

نازل کرائے اس آیت میں انھیں جواب دیا گیا

اور ظاہر کر دیا گیا کہ حضور سے یہ سوال کرنا نہایت

بے جا ہے۔

۱۲۷۔ یعنی عذاب۔

۱۲۸۔ میں تمہیں ایک ساعت کی مہلت دیتا

اور تمہیں رب کا مخالف دیکھ کر بے درنگ

ہلاک کر ڈالتا لیکن اللہ تعالیٰ علیم ہے عتوب

میں جلدی نہیں فرماتا۔

۱۲۹۔ تو جسے وہ چاہے وہی غیب پر

مطلع ہو سکتا ہے بغیر اس کے بتائے کوئی

غیب نہیں جان سکتا (واحدی)۔

۱۳۰۔ کتاب اسمین سے لوح محفوظ اور

ہے اللہ تعالیٰ نے ماکان و مایکون

کے علوم اس میں مکتوب فرمائے۔

۱۳۱۔ تو تم پر نیند مسلط ہوتی ہے اور تمہارے

تصرفات اپنے حال پر باقی نہیں رہتے۔

وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ۝۵۴

اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں ۱۳۱ اور اس لیے کہ مجرموں کا راستہ ظاہر ہو جائے ۱۲۲

قُلْ إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ

تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ انھیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ۱۲۳ تم فرماؤ

لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝۵۵

میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا ۱۲۴ یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ پر نہ رہوں

قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ مَا عِنْدِي مَا

تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ۱۲۵ اور تم اسے جھٹلاتے ہو میرے پاس نہیں جس کی تم

تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ إِنَّ الْحُكْمَ لِلَّهِ يَقْضُ الْحَقُّ وَهُوَ خَيْرُ

جلدی مجاہد ہے ہو ۱۲۶ حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر

الْفَاصِلِينَ ۝۵۶ قُلْ لَّوْ أَن عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ

فیصلہ کرنے والا ۱۲۷ تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو ۱۲۸ تو مجھ میں

بَيِّنٌ وَبَيْنَكُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ۝۵۷ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

تم میں کام ختم ہو چکا ہوتا ۱۲۹ اور اللہ خوب جانتا ہے سترگاروں کو اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی

لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ

انھیں وہی جانتا ہے ۱۳۰ اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے وہ اسے

إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي ظِلْمٍ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَأْسُ الْأَفْنِ

جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن

كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝۵۸ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم

کتاب میں لکھا ہو ۱۳۱ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے ۱۳۲ اور جانتا ہے جو کچھ



۱۳۲ اور عمر اپنی انتہا کو پہنچے۔

۱۳۳ آخرت میں اس آیت میں بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے پر دلیل ذکر فرمائی گئی جس طرح روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارد کی جاتی ہے جس سے تمہارے حواس معطل

ہو جاتے ہیں اور چلنا پھرنا کھڑا نا اور بیداری کے افعال سب معطل ہوتے

ہیں اس کے بعد بیداری کے وقت اللہ تعالیٰ تمام قومی کو ان کے تصرفات عطا فرماتا ہے یہ دلیل بین ہے اس بات کی کہ وہ زندگانی کے تصرفات بعد موت عطا کرنے پر اس طرح قادر ہے ۱۳۴ فرشتے جن کو کراماتین کہتے ہیں وہ نبی آدم کی نیکی اور بڑی کھتے رہتے ہیں ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک داہنے ایک بائیں نیکیا دہنی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدیاں بائیں طرف کا بندوں کو چاہیے ہوشیار رہیں اور بدلوں اور گناہوں سے بچیں کیونکہ ہر ایک عمل لکھا جاتا ہے اور روز قیامت وہ تمام اعمال تمام خلق کے سامنے پڑھا جائے گا تو گناہ کتنی رسوائی کا سبب ہوں گے اللہ نہ دے۔

۱۳۵ ان فرشتوں سے مراد یا تو تمام ملک الموت ہیں اس صورت میں صیغہ جمع تعظیم کے لئے ہو یا ملک الموت مع ان فرشتوں کے مراد ہیں جو ان کے اعوان ہیں جب کسی کی موت کا وقت آتا ہے ملک الموت حکم الہی اپنے اعوان کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں جب روح خلق بے اختیار ہوتی ہے تو خود قبض فرماتے ہیں (غازن)۔

۱۳۶ اور تعمیل حکم میں ان سے کو ناہی واقع نہیں ہوتی اور ان کے عمل میں سستی اور تاخیر راہ نہیں پاتی اپنے فرائض ٹھیک وقت پر ادا کرتے ہیں۔

واذا سمعوا

۱۹۴

الانعام ۶

بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ

دن میں کماؤ پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے کہ تمہاری ہوئی عبادت ہو ۱۳۲ پھر اسی کی طرف پھرنا ہے ۱۳۳

ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَ

پھر وہ تمہارے گا جو کچھ تم کرتے تھے اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ

تم پر نگہبان بھیجتا ہے ۱۳۴ یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے ہمارے فرشتے اس کی روح قبض

رُسُلَنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ۚ ثُمَّ رُدُّوْا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقُّ ۖ أَلَا

کرتے ہیں ۱۳۵ اور وہ تصور نہیں کرتے ۱۳۶ پھر پھرے جاتے ہیں اپنے پیسے مولیٰ اللہ کی طرف سنتا ہے

لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ۚ قُلْ مَنْ يُنْجِيكُمْ مِّنْ

اسی کا حکم ہے ۱۳۷ اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ۱۳۸ تم فرماؤ وہ کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے

ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لِّئِنْ أَنْجَيْنَا مِنْ

جنگل اور دریائی آفتوں سے جسے پکارتے ہو گڑ گڑا کر اور آہستہ کہ اگر وہ ہمیں اس سے بچائے

هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۚ قُلْ اللَّهُ يُنْجِيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ

تو ہم ضرور احسان مانیں گے ۱۳۹ تم فرماؤ اللہ تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور ہر

كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ مُّشْكُرُونَ ۚ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ

بے چینی سے پھر تم شریک ٹھہراتے ہو ۱۴۰ تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر

عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبَسَكُمْ

عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تمہیں بھڑا دے

شَيْعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ أَنْظُرْ كَيْفَ تُصْرَفُونَ

مختلف گروہ کر کے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں

۱۴۱ اور اس روز اس کے سوا کوئی حکم کرنے والا نہیں ۱۴۲ کیونکہ اس کو سوجھنے جانچنے شمار کرنے کی حاجت نہیں جس میں دیر ہو ۱۴۳ اس آیت میں کفار کو تنبیہ کی گئی ہے کہ خشکی اور تری کے سفر میں جب وہ مبتلائے قات ہو کر پریشان ہوتے ہیں اور ایسے شدائد و احوال پیش آتے ہیں جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بے چین کر دیتے ہیں اس وقت بہت پرست بھی توں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے اسی کی جناب میں نضر و ذاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہوں گا اور تیرا حق نعمت بجالاؤں گا ۱۴۴ اور بجائے شکرگزاری کے ایسی بڑی ناشکری کرتے ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ بت کئے ہیں کسی کام کے نہیں پھر انھیں اللہ کا شریک کرتے ہو کتنی بڑی گمراہی ہے۔



۱۴۱ مفسرین کا اس میں

اختلاف ہے کہ اس آیت سے کون لوگ مراد

ہیں ایک جماعت نے کہا کہ اس سے امت

محمدیہ مراد ہے اور آیت انھیں کے حق میں نازل

ہوئی بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب یہ نازل

ہوا کہ وہ قادر ہے تم پر عذاب بھیجے تھا اے اوپر

سے توحید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری

ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا کہ یا

تمہارے پاؤں کے نیچے سے تو فرمایا میں تیری

ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا یا تمہیں

بھڑاؤے مختلف گروہ کر کے اور ایک کو دوسرے

کی سختی چکھائے تو فرمایا یہ آسان ہے مسلم کی

حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم

صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبی صاویہ میں دو رکعت

نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا کی

پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے اپنے

رب سے تین سوال کیے ان میں سے صرف

دو قبول فرمائے گئے ایک سوال تو یہ تھا

کہ میری امت کو قحط عام سے ہلاک نہ فرمائے

یہ قبول ہوا ایک یہ تھا کہ انھیں غرق سے

عذاب نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا تیسرا سوال

یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ و جدال نہ ہو یہ قبول

نہیں ہوا۔

۱۴۲ یعنی قرآن شریف کو یا نزول عذاب کے

۱۴۳ میرا کام ہدایت ہے قلوب کی دزداری

عجیب نہیں

۱۴۴ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خبریں دیں ان کے

لیئے وقت معین میں ان کا وقوع ٹھیک اسی وقت

ہوگا۔

۱۴۵ طعن تشنیع استنزا کے ساتھ۔

۱۴۶ اور ان کی ہم نشینی ترک کر مسئلہ

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس

میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں

الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝۱۹۷ وَكَذَّبَ بِقَوْمِكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۝۱۹۸

بیان کرتے ہیں کہ کہیں اُن کو سمجھ ہو ۱۹۷ اور اسے ۱۹۸ جھٹلایا تمہاری قوم نے اور یہی حق ہے تم فرماؤ

لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۝۱۹۹ لِكُلِّ نَبِيٍّ مُّسْتَقَرٌّ ۝۲۰۰ وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۲۰۱

میں تم پر کچھ کر ڈرا نہیں ۱۹۹ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے ۲۰۰ اور عنقریب جان جاؤ گے

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ

اور اے سننے والے جب تو انھیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں ۲۰۱ تو اُن سے منہ پھیر

يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۝۲۰۲ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ

۲۰۲ جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے

بَعْدَ الذِّكْرِ ۝۲۰۳ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝۲۰۴ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ

پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور پرہیزگاروں پر اُن کے

مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ ۝۲۰۵ وَلَكِنْ ذِكْرِي لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝۲۰۶ وَذَرِ

حساب سے کچھ نہیں ۲۰۵ ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں ۲۰۶ اور چھوڑ دے

الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لِبَآءٍ وَآلِهَهُمْ غَرَثُهَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا ۝۲۰۷

ان کو جنھوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنالیا اور انھیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور

ذِكْرِي ۝۲۰۸ أَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۝۲۰۹ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ

قرآن سے نصیحت دو ۲۰۸ کہ کہیں کوئی جان اپنے کیے پر پکڑی نہ جائے ۲۰۹ اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی

وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۝۲۱۰ وَإِنْ تَعْدِلْ كُلُّ عَدْلٍ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا ۝۲۱۱ أُولَٰئِكَ

حتمی ہونہ سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے دے تو نبی سے نہ لیے جائیں ۲۱۰ یہ ہیں ۲۱۱

الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۝۲۱۲ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ ۝۲۱۳ وَعَذَابُ الْآلِيمِ

وہ جو اپنے کیے پر پکڑے گئے انھیں پینے کا کھولتا پانی اور دردناک عذاب

۝۲۱۴

۝۲۱۵

۝۲۱۶

۝۲۱۷

۝۲۱۸

۝۲۱۹

۝۲۲۰



۱۵۲۰ اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان مشرکین سے جو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دیتے ہیں ۱۵۲۱ اور اس میں کوئی قدرت نہیں ۱۵۲۲ اور اسلام اور توحید کی نعمت عطا فرمائی اور بت پرستی کے بدترین وبال سے بچایا ۱۵۲۳ اس آیت میں حق و باطل کے دعوت دینے والوں کی ایک نمائندگی بیان فرمائی گئی کہ جس طرح مسافر اپنے رفیقوں کے ساتھ تھا جنگل میں بھوتوں اور شیطانوں نے اس کو رستہ بھٹکا دیا اور کہا منزل مقصود کی ہی راہ ہے اور اس کے رفیق اس کو راہ راست کی طرف بلانے لگے وہ حیران رہ گیا کہ ہر جائے انجام اس کا یہی ہوگا کہ اگر وہ بھوتوں کی راہ پر چلے والا نفع ۱۹۸

تو ہلاک ہو جائیگا اور رفیقوں کا کہنا ہے

تو سلامت رہیگا اور منزل پر پہنچ جائیگا  
یہی حال اس شخص کا ہے جو طریقہ اسلام ۱۳  
سے بھٹکا اور شیطان کی راہ چلا مسلمان اس کو راہ  
راست کی طرف بلاتے ہیں اگر ان کی بات مانیں  
راہ پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

۱۵۲۹ یعنی جو طریق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں  
کے لیے واضح فرمایا اور جو دین اسلام ان کے لیے  
مقرر کیا وہی ہدایت و نور ہے اور جو اس کے  
سوا ہے وہ دین باطل ہے۔

۱۵۳۰ اور اسی کی اطاعت و فرمانبرداری  
کریں اور خاص اسی کی عبادت کریں۔

۱۵۳۱ جن سے اس کی قدرت کا علم اور اس کا  
علم محیط اور اس کی حکمت و صنعت ظاہر ہے  
۱۵۳۲ کہ نام کو بھی کوئی سلطنت کا دعویٰ کرنے  
والا نہ ہوگا تمام جبرہ فراعنہ اور سب نیا کی  
سلطنت کا غرور کرنے والے دیکھیں گے کہ دنیا  
میں جو وہ سلطنت کا دعویٰ رکھتے تھے وہ باطل تھا

۱۵۳۳ قاموس میں ہے کہ آرز حضرت ابراہیم  
علیہ السلام کے چچا کا نام ہے امام علامہ جلال الدین  
سیوطی نے مسالک الخفایس بھی ایسا ہی لکھا  
ہے چچا کو باپ کہنا تمام ملک میں معمول  
بالخصوص عرب میں قرآن کریم میں ہے

تَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا لِلدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَلَا تَتَّخِذُوا لِلْآخِرَةِ مَعْرُوفًا وَلِكُلِّ وَاكِلٍ جَزَاءٌ مِّمَّا كَسَبَ سِوَى اللَّهِ لَا يَجْزِي اللَّهَ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاغِبُونَ ۚ  
حضرت یعقوب کے آباؤں کو ذکر کیا گیا ہے باوجودیکہ  
آپ علم ہیں حدیث شریف میں بھی حضرت  
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس  
رضی اللہ عنہ کو آپ فرمایا چچا اور ابا کا دُؤا  
عَلَىٰ آبَائِي أَوْ رِبَائِي سے حضرت عباس مراد  
ہیں (مفردات راغب و کبیرہ وغیرہ)۔

۱۵۳۴ یہ آیت مشرکین عرب پر جوت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معظم جانتے تھے اور ان کی فضیلت کے مترتف تھے انھیں دکھایا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بت پرستی کو کتنا بُرا سمجھتے اور اگر اہی جانتے ہیں اگر تم انھیں مانتے ہو تو بت پرستی تم بھی چھوڑ دو ۱۵۳۵ یعنی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دین میں بینائی عطا فرمائی ایسے ہی انھیں آسمانوں اور زمین کے ملک کھاتے ہیں  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے آسمانوں اور زمین کی خلق مراد ہے جہاں اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ آیات سکوات وارض مراد ہیں اس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صغیر تھا پھر بڑھا  
کیا گیا اور آپ کے لیے مہاتو کشتوف کئے گئے یہاں تک کہ آپ نے عرش و کرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کو معائنہ فرمایا آپ کے لیے زمین کشف فرمادی گئی یہاں تک کہ آپ نے سب سے  
نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائب دیکھے بغیر ان کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ رویت بخشم باطن یعنی یا چشم سر در نشور و خازن وغیرہ)۔

يٰۤاَيُّهَا كٰفِرُوْنَ ۚ قُلْ اَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَا لَا يَضُرُّنَا وَنُرْثُ عَلٰى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ كَالَّذِى اسْتَوْتٰ

۱۵۳۶ اور اے کافر! پلاؤ اے جاؤں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں راہ دکھائی ۱۵۳۷ اس کی طرح جسے  
شیطان نے زمین میں راہ بھلا دی ۱۵۳۸ حیران ہے اس کے رفیق اُسے راہ کی طرف بلاتے ہیں کہ

الشَّيْطٰنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرٰنٌ لَّهٗ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهُ اِلٰى

الْهُدٰى اَتَتٰنَا قُلٌّ اِنَّ هٰذَا هُوَ اللّٰهُ هُوَ الْهُدٰى وَاٰمَرُنَا لِنُسَلِّمَ  
ادھر آ تم فرماؤ کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ۱۵۳۹ اور میں علم ہے کہ ہم اسکے لیے

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۚ وَهُوَ الَّذِى اِلَيْهِ

تُحْشَرُوْنَ ۚ وَهُوَ الَّذِى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ وَيَوْمَ  
اٹھنا ہے اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین ٹھیک بنائے ۱۵۴۰ اور جس دن  
يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُ الْحَقِّ ۚ وَلَهُ الْمَلٰٓئِكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ

خفا ہوئی ہر چیز کو کہے گا ہو جاوہ فوراً ہو جائیگی اس کی بات سچی ہے اور اسی کی سلطنت ہے جس دن صور پھونکا جائیگا ۱۵۴۱

عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۚ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ

لَاۤ اَبِيْءَ اَنْتَ رَاۤ اَتَّخِذُ اَصْنَامًا الْهٖٓ اِنِّىْ اَرٰكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلٰلٍ

۱۵۴۲ اپنے باپ ۱۵۴۳ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں

مُبِيْنٌ ۚ وَكَذٰلِكَ نُرِىْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

۱۵۴۴ پتا ہو ۱۵۴۵ اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ۱۵۴۶ اور اس لیے کہ وہ

۱۵۴۷ یہ آیت مشرکین عرب پر جوت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معظم جانتے تھے اور ان کی فضیلت کے مترتف تھے انھیں دکھایا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بت پرستی کو کتنا بُرا سمجھتے اور اگر اہی جانتے ہیں اگر تم انھیں مانتے ہو تو بت پرستی تم بھی چھوڑ دو ۱۵۴۸ یعنی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دین میں بینائی عطا فرمائی ایسے ہی انھیں آسمانوں اور زمین کے ملک کھاتے ہیں  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے آسمانوں اور زمین کی خلق مراد ہے جہاں اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ آیات سکوات وارض مراد ہیں اس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صغیر تھا پھر بڑھا  
کیا گیا اور آپ کے لیے مہاتو کشتوف کئے گئے یہاں تک کہ آپ نے عرش و کرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کو معائنہ فرمایا آپ کے لیے زمین کشف فرمادی گئی یہاں تک کہ آپ نے سب سے  
نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائب دیکھے بغیر ان کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ رویت بخشم باطن یعنی یا چشم سر در نشور و خازن وغیرہ)۔



۱۹۳ کیونکہ بظاہر مغنی حیران کے سامنے کردی گئی اور خلق کے اعمال میں سے کچھ بھی ان سے نہ چھپا رہا ۱۶۲۹ علما تفسیر اور اصحاب اخبار و سیر کا بیان ہے کہ عمرو بن لکھان بڑا جبار و شاد تھا اسے پہلے ہی نے تلخ سر پر کھایا: بادشاہ لوگوں سے اپنی پرورش کرنا تھا کاہن اور نجوم گزرتے سے اس کے دربار میں حاضر ہوتے تھے عمرو نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اس کی روشنی کے سامنے آفتاب مانتا بالکل بے نور ہو گئے اس سے وہ بہت خوف زدہ ہوا کہ انہوں سے تعبیر یافت کی انہوں نے کہا اس سال تیری قلمرو میں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تیرے زوال ملک کا باعث ہوگا اور تیرے بن والے اس کے ہاتھ سے ملک ہونگے بغیر نہ کروہ پریشان ہوا اور اس نے حکم دے کر جو پوپ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے اور مرد و عورتوں سے علیحدہ رہیں اور اسکی گہبائی کے لئے ایک حکمہ قائم کر دیا گیا تقدیرات اہلک کو کون ٹال سکتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ عالمہ مریں اور کاہنوں نے عمرو کو اسکی بھی خبر دی کہ وہ پوپ محل میں آگیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ صاحبہ کی عمر کم تھی انکا محل کسی طرح پہنچا ہی نہ گیا جب زمانہ ولادت قریب ہوا تو انکی والدہ اس تہ خانہ میں چلی گئیں جو آپ کے والد نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا وہاں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے پھر ہوں سے اس تہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا روزانہ والد صاحبہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب ہاں پہنچتی تھیں تو دیکھتی تھیں کہ آپ اپنی سرانگشت چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ برآمد ہوتا ہے آپ بہت جلد بڑھتے تھے ایک مہینہ میں آٹا پختے دوسرے بچے ایک سال میں اس میں اختلاف ہے کہ آپ تہ خانہ میں کتنے عرصہ رہے بعض کہتے ہیں سات برس بعض تیرہ برس بعض سترہ برس یہ مسئلہ یقینی ہے کہ امیرالمسلمین اسلام ہر حال میں مصمم ہوتے ہیں اور وہ اپنی ابتدا ہستی سے تمام اوقات وجود میں عارف ہوتے ہیں ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہی والدہ سے دریافت فرمایا میرا رب (پالنے والا) کون ہے انہوں نے کہا میں فرمایا تھا اور آپ کون ہے انہوں نے کہا تمہارے والد فرمایا انکار کون ہے اس پر والدہ نے کہا خاموش رہو اور اپنے شوہر سے جا کر کہا کہ جس لڑکے کے نسبت یہ مشہور ہے کہ وہ بین والوں کا دین بدل دے گا وہ تمہارا فرزند ہی ہے اور یہ گفتگو بیان کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابتداء ہی سے توحید کی حمایت اور عقائد کفر کا ابطال شروع فرما دیا اور جب ایک سولہ کی راہ سے شب کے وقت آپ نے زہر یا مسموم ستارہ کو دیکھا تو اقامت حجت شروع کر دی کیونکہ اس زمانہ کے لوگ بت اور کواکب کی پرستش کرتے تھے تو آپ نے ایک نہایت نفیس اور دل نشین پیرا میں انہیں نظر

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۷۶﴾ فَلْيَسْأَلْ عَلَيْهِ الْبَلُّ رَا كُوكِبًا قَالَ هَذَا رَبِّي

عین المؤمنین والوں میں ہو جائے ۱۶۳۰ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا ایک تارا دیکھا ۱۶۳۱ بولے اسے میرا رب تمہارے ہو

فَلْيَسْأَلْ قَالَ لَا أَحِبُّ الْأَفْلِينَ ﴿۷۷﴾ فَلْيَسْأَلْ الْقَمَرَ بَارِعًا قَالَ هَذَا

پھر جب وہ ڈوب گیا بولے مجھے خوش نہیں آتے ڈوبنے والے پھر جب چاند چمکا دیکھا بولے اسے میرا رب بتاتے

رَبِّي فَلْيَسْأَلْ قَالَ لَيْنَ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَا كُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ

ہو پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انہیں گمراہوں میں

الضَّالِّينَ ﴿۷۸﴾ فَلْيَسْأَلْ الشَّمْسُ بَارِعَةً قَالَ هَذَا رَبِّي هَذَا أَكْبَرُ فَلْيَسْأَلْ

ہوتا ۱۶۳۵ پھر جب سورج چمکا دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو ۱۶۳۶ یہ تو ان سب بڑے بچے

أَفَلَيْتَ قَالَ يَقُومُ لِي بَرِيٌّ مِمَّا تَشْرُكُونَ ﴿۷۹﴾ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

جب وہ ڈوب گیا کہا اے قوم میں میرا مول ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو ۱۶۳۷ میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا

لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۸۰﴾

جس نے آسمان اور زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر ۱۶۳۸ اور میں مشرکوں میں نہیں اور

حَاجَّهُ قَوْمُهُ قَالَ أَتُحَاجُّونِي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ وَلَا أَخَافُ

انہی قوم ان سے جھگڑنے لگی کہا کیا اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو تو وہ مجھے اہ تباہ کا ۱۶۳۹ اور مجھے انکا ذر نہیں جنہیں تم شریک

مَا تَشْرُكُونَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا

بتاتے ہو ۱۶۴۰ اہل جو میرا ہی رب کوئی بات چاہے ۱۶۴۱ میرے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے

أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿۸۱﴾ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ

تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور میں تمہارے شرکوں سے کیونکر ڈروں ۱۶۴۲ اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے

أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنْزَلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَمَّا الْفَرِيقَيْنِ

الشرک شریک اس کو ٹھہرایا جس کی تم پر اس نے کوئی سند نہ اتاری تو دونوں گروہوں میں

و استدلال کی طرف رہنمائی کی جس سے وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ عالم تمام حادث ہے انہیں ہو سکتا وہ خود موجود و مدبر کا محتاج ہے جس کے قدرت و اختیار سے انہیں تعبیر ہوتے رہتے ہیں ۱۶۴۳ اس میں قوم کو تنبیہ ہے کہ جو فکر اگر ٹھہرائے وہ گمراہ ہے کیونکہ اس کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا دلیل حدوث و امکان ہے ۱۶۴۴ شمس ٹوٹ غیر حقیقی ہے اسکے لئے مذکر و مؤنث کے دونوں صیغے استعمال کیے جاسکتے ہیں یہاں ہذا مذکر لایا گیا اس میں تعلیم ادب ہے کہ لفظ رب کی رعایت کے لئے لفظ تائید نہ لایا گیا اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی صفت میں علام آتا ہے نہ کہ علامہ ۱۶۴۵ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بت کر دیا کہ تاروں میں جھوٹے ہے بڑے تک کو بھی رب ہونے کی صلاحیت نہیں کھتا انکا کہ ہونا باطل ہے اور قوم جس شرک میں مبتلا ہے آپ نے اس سے نیازی کا اظہار کیا اور اس کے بعد دین حق کا بیان فرمایا جو آگے آتا ہے ۱۶۴۶ یعنی اسلام کے سوا باقی تمام ادیان سے جدارہ کر مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جبکہ تمام ادیان باطل سے نیازی ہو ۱۶۴۷ اپنی توحید و معرفت کی فضا کیونکہ وہ بے جان بت ہیں نہ مضرے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اُن سے کیا ڈرایا آپ نے مشرکین سے جواب میں فرمایا تھا انہوں نے آپ کے کما تھا کہ بولے ڈرو انکے برا کہنے سے کہیں آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچ جائے ۱۶۴۸ وہ بگڑی کیونکہ میرا رب قادر مطلق ہے ۱۶۴۹ جو بے جان جبار اور عاجز محض ہیں



۱۴۳۰ھ موہد یا مشرک ۱۴۲۹ھ علم و عقل و فہم و فضیلت کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درجے بلند فرمائے دنیا میں علم و حکمت و نبوت کے ساتھ اور آخرت میں قرب و ثواب کے ساتھ ۱۴۵۵ھ نبوت و رسالت کے ساتھ

الانعام ۶

۲۰۰

واذا سمعوا

مسئلہ اس آیت سے اس پر سننا لائی جاتی ہے کہ انبیاء و ملائکہ سے افضل ہیں کیونکہ عالم اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہے فرشتے بھی اس میں داخل ہیں جتنا جہان الاول پر فضیلت ہی تو لاگ کر بھی فضیلت ثابت ہوگئی یہاں اللہ تعالیٰ نے ۱۵ اٹھارہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا اور اس میں ترتیب نہ زمانہ کے اعتبار سے نہ فضیلت کے نہ اور ترتیب کا متغیٰ لیکن جس شان سے کہ انبیاء علیہم السلام کے اسما ذکر فرمائے گئے اس میں ایک عجیب لطیفہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی ہر ایک جماعت کو ایک خاص طرح کی کرامت و فضیلت کے ساتھ ممتاز فرمایا تو حضرت نوح و ابراہیم و اسحق و یعقوب کا اول ذکر کیا کیونکہ یہ انبیاء کے اصول ہیں یعنی ان کی اولاد میں کثرت انبیاء ہوئے جن کے انساب انھیں کی طرف جمع کرتے ہیں نبوت کے بعد مراتب متبرہ میں سے ملک و اختیار و سلطنت و اقتدار ہر ایک اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و سلیمان کو اس کا خطا و فرمایا اور مراتب رفیعہ میں سے مصیبت و بلا پر صابر رہنا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو اس کے ساتھ ممتاز فرمایا پھر ملک صبر کے دونوں مرتبے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عنایت کیے کہ آپ نے شدت و بلا پر مدتوں صبر فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ملک مصر عطا کیا کثرت معجزات و قوت براہین بھی مراتب متبرہ میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون کو اس کے ساتھ مشرف کیا زہد و ترک دنیا بھی مراتب متبرہ میں سے ہے حضرت زکریا و یحییٰ و عیسیٰ

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۶﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا

امان کا زیادہ مزہ اور کون ہو ۱۴۳۰ھ اگر تم جانتے ہو وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی

إِيْمَانَهُمْ يَخْلِعُ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْآمَنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿۱۷﴾ وَتِلْكَ

ناحق کی آمیزش نہ کی انھیں کے لئے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں اور یہ ہماری

مَجْتَنَاءِ اتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّنْ شَأْنِ إِنَّ

دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں ۱۴۴۰ھ بیشک

رَبِّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۱۸﴾ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا

تمہارا رب علم و حکمت والا ہے اور ہم نے انھیں اسحق اور یعقوب عطا کیے ان سب کو ہم نے راہ دکھائی

وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ

اور ان سے پہلے نوح کو راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب

يُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۹﴾ وَزَكَرِيَّا

اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکو کاروں کو اور زکریا

وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿۲۰﴾ وَاسْمِعِيلَ وَالْإِسْحَاقَ

اور یحییٰ اور عیسیٰ اور ایسا کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں اور اسمعیل اور یسٰع

يُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَ

اور یونس اور لوط کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی ۱۴۵۰ھ اور کچھ ان کے باپ دادا اور

ذُرِّيَّتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۲۲﴾

اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ۱۴۶۰ھ اور ہم نے انھیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مَن عِبَادَهُ ۖ وَلَوْ أَشْرَكُوا

یہ اللہ کی ہدایت ہے کہ اپنے بندوں میں جسے چاہے دے اور اگر وہ شرک کرتے

ایسا کو اس کے ساتھ مخصوص فرمایا ان حضرات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کا ذکر فرمایا کہ جن کے متبعین باقی رہے نہ ان کی شریعت جیسے کہ حضرت اسمعیل یسٰع یونس لوط علیہم الصلوٰۃ والسلام اس شان سے انبیاء کا ذکر فرمائے ان کی کرامتوں اور خصوصیتوں کا ایک عجیب لطیفہ نظر آتا ہے ۱۴۶۰ھ ہم نے فضیلت دی۔



لَحِيطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

تو ضرور ان کا کیا اکارت جانا  
اور حکم اور نبوت عطا کی تو اگر یہ لوگ ۱۹ اس سے منکر ہوں تو ہم نے اس کے لیے ایک ایسی قوم لگا رکھی

لَيَسُوْا بِهَا يَكْفِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدْهُمْ

ہے جو انکار والی نہیں ۲۰ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی  
اقتدہ قل لا اسئلكم عليه اجرا ان هو الا ذكرى للعالين ﴿۲۱﴾  
راہ چلو ۲۱ تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کو ۲۱

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ اِذْ قَالُوا مَا اَنْزَلَ اللَّهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ

اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ۲۱ جب بولے اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا  
شَيْءٍ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسٰى نُورًا وَ

تم فرماؤ کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے روشنی اور  
هُدًى لِلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَ قَرَاطِيسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيْرًا

لوگوں کے لیے ہدایت جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنائے ظاہر کرتے ہو ۲۲ اور بہت سے چھپا لیتے ہو ۲۲  
وَعِلِمْتُمْ قَالُمْ تَعْلَمُوْا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِی

اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے ۲۳ جو نہ تم کو معلوم تھا نہ تمہارے باپ دادا کو اللہ کہو ۲۳ پھر انہیں چھوڑ دو ان کی  
خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبْرَكًا مُّصَدِّقُ الَّذِی

یہود کی میں انہیں کھیلنا ۲۴ اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اتاری ۲۴ تصدیق فرمائی ان کتابوں کی  
بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِیْنَ يُؤْمِنُوْنَ

جو آگے تھیں اور اس لیے کہ تم ڈرناؤ سب بستیوں کے سردار کو ۲۵ اور جو کوئی سامنے جہان میں اس کے گرد ہیں  
خوابش کے مطابق سمجھتے ہو ۲۵ جو تمہاری خواہش کے خلاف کرتے ہیں جیسے کہ تورات کے وہ مضامین جن میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے ۲۵ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور

قرآن کریم سے ۲۵ یعنی جب وہ اس کا جواب نہ دے سکیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری تو آپ فرمادیجئے اللہ نے ۲۵ کیونکہ جب آپ نے نعت قائم کر دی اور انداز و نصیحت نہایت کو پہنچا دی اور ان کے لیے جانے  
غرض چھوڑی اس پر بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں انکی یہودگی میں چھوڑ دیجئے یہ کفار کے حق میں وعید و تہدید ہے ۲۵ یعنی قرآن شریف ۲۵ ام القریٰ مکہ مکرمہ ہے کیونکہ وہ تمام زمین والوں کا قبلہ ہے۔

۱۷ یعنی اہل مکہ ۱۷ اس قوم سے یا انصار مراد ہیں یا مہاجرین یا تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور پر ایمان لانے والے سب لوگ فائدہ اس آیت میں دلالت ہے  
کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرمائے گا اور آپ کے دین کو قوت دے گا اور اس کو تمام ادیان پر غالب کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ بھی خبر واقع ہو گئی ۱۹ مسئلہ  
علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا  
ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے  
افضل ہیں کیونکہ خصال کمال و اوصاف شرف  
جو جدا جدا انبیاء کو عطا فرمائے گئے تھے سب کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سب کو جمع فرمادیا  
اور آپ کو حکم دیا فَبِهِدْهُمْ تَوْجِبْ  
تمام انبیاء کے اوصاف کمال کے جامع ہیں تو  
بے شک سب سے افضل ہوئے۔

۱۸ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم تمام خلق کی طرف مبعوث ہیں اور آپ  
کی دعوت تمام خلق کو عام اور کل جہان  
آپ کی امت (خازن)۔

۱۶ اور اس کی معرفت سے محروم

رہے اور اپنے بندوں پر اس کو جو رحمت و کرم  
ہے اس کو نہ جانا نشان نزول یہود کی ایک  
جماعت اپنے جبر الا حبار مالک ابن صفین کو لے کر

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرنے لگی  
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا  
میں تجھے اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورت نازل فرمائی  
کیا تورت میں تو نے یہ دیکھا ہے اِنَّ اللّٰهَ  
يَبْعَثُ الْجِبْرَاتِ السَّمِیْنَ یعنی اللہ کو ٹوٹا عالم

مبعوض ہے کہنے لگا ہاں یہ تورت میں ہے  
حضور نے فرمایا تو ٹوٹا عالم ہی تو ہے اس پر وہ  
غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ اللہ نے کسی آدمی پر کچھ

نہیں اتارا اس پر یہ آیت کہ یہ نازل ہوئی اور  
اس میں فرمایا گیا کس نے اتاری وہ کتاب  
جو موسیٰ لائے تھے تو وہ لا جواب ہوا اور

یہود اس سے برہم ہوئے اور اس کو چٹھنے  
لگے اور اس کو جبر کے عہدہ سے معزول کر دیا۔  
(مدارک و خازن)۔

۱۸ ان میں سے بعض کو جس کا اظہار اپنی



۱۸۹ اور قیامت و آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا یقین رکھتے ہیں اور اپنے انجام سے غافل و بے خبر نہیں ہیں ۱۹۰ اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے ۱۹۱ شان نزول یہ آیت سید کذاب کے بارے میں نازل ہوئی جس نے میامہ علاقہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا قبیلہ بنی ضیفہ کے چند لوگ اس کے فریب میں آگئے تھے یہ کذاب زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق میں وحشی قاتل امیر عمرہ بنی النضر کے ہاتھ سے قتل ہوا ۱۹۲ شان نزول یہ عبداللہ بن ابی سرح کا تب وحشی کے حق میں نازل ہوئی جب آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ نَزَلًا نَزَلًا نَزَلًا نَزَلًا انسان کی تفصیل پر مطلع ہو کر متعجب ہوا اور اس حالت میں آیت کا آخر تبارک اللہ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ بے اختیار اس کی زبان پر جاری ہو گیا اس پر اس کو یہ گھنٹہ ہوا کہ مجھ پر وحی آنے لگی اور تم ہو گئے الانعام ۶

یہ نہ سمجھا کہ نور وحی اور قوت حسن کلام سے آیت کا آخر کلام زبان پر آگیا اس میں اس کی قابلیت کا کوئی دخل نہ تھا اور کلام خود اپنے آخر کو تیار یا کرتا ہے جیسے کہی کوئی شاعر نقیض مضمون پڑھے وہ مضمون خود قافیہ تیار ہوتا ہے اور سننے والے شاعر سے پہلے قافیہ پڑھ دیتے ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ہرگز ویسا شعر کہنے پر قادر نہیں تو قافیہ بتانا ان کی قابلیت نہیں کلام کی قوت ہے اور یہاں تو نور وحی اور نور نبی سے سینہ میں روشنی آتی تھی چنانچہ مجلس شریف سے جدا ہونے اور مدہو جانے کے بعد پھر وہ ایک جگہ بھی ایسا بتانے پر قادر نہ ہوا جو نظم قرآنی سے مل سکتا آخر کار زمانہ اقدس ہی میں قبل فتح مکہ ہجرا اسلام سے مشرف ہوا۔

۱۹۳ ارواح قبض کرنے کے لیے جھڑکتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں۔

۱۹۴ نبوت اور وحی کے جھوٹے دعوے کر کے اور اللہ کیلئے شریک ادبئی بی بی بچے بتا کر۔

۱۹۵ نہ تمہارے ساتھ مال ہے نہ جاہ نہ اولاد جن کی محبت میں تم عمر بھر گرفتار رہے نہ وہیت جنہیں پوچھنا آج ان میں سے کوئی تمہارے کام نہ آیا یہ کفار سے روز قیامت فرمایا جاوے گا

۱۹۶ کہ وہ عبادت کے حقدار ہونے میں اللہ کے شریک ہیں (معاذ اللہ)۔

۱۹۷ اور ملائے ٹوٹ گئے جماعت ۱۴ منتشر ہو گئی۔

۱۹۸ تمہارے وہ تمام جھوٹے دعوے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے باطل ہو گئے۔

۱۹۹ توحید و نبوت کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال قدرت و علم و حکمت کے

بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۱۰ وَمَنْ

اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں ۱۸۹ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحٰی اِلٰیَّ وَلَمْ يُوْحٰ

بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۱۹۰ یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اُسے کچھ

اِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَاَنْزِلُ مِثْلَ مَا اَنْزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرٰ اِذِ

وحی نہ ہوئی ۱۹۱ اور جو کہے ابھی میں اُتارتا ہوں ایسا جیسا اللہ نے اُتارا ۱۹۲ اور کہی تم دیکھو

الظٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوْا اَيْدِيَهُمْ اَخْرِجُوْا

جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں ۱۹۳ کہ کالو

اَنْفُسَكُمْ الْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلٰی

اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے

اللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِہٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۱۱ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

تھے ۱۹۴ اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے اور بے شک تم ہمارے

فِرَادٰی كَمَا خَلَقْنَاكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَآءَ ظُهُورِكُمْ

پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا ۱۹۵ اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال مستلح بنے تمہیں دیا تھا

وَمَا نَرٰی مَعَكُمْ شُفَعَاءَ كُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكَآءُ

اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشچیوں کو نہیں دیکھتے جن کا تم اپنے میں سا جھبا جھبا تے تھے ۱۹۶

لَقَدْ تَقَطَّعَ بَیْنَكُمْ وَصَلًا عَنْكُمْ فَاَکُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۱۲ اِنَّ اللّٰہَ فَلِقُ

بیشک تمہارے آپس کی ڈور کٹ گئی ۱۹۷ اور تم سے گئے جو دعوے کرتے تھے ۱۹۸ بیشک اللہ دانے

الْحَبِّ وَالنَّوٰی یُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمِیْتِ وَیُخْرِجُ الْمِیْتِ مِنَ الْحَیِّ

اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے ۱۹۹ زندہ کو مردہ سے نکالنے والا ۲۰۰ اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ۲۰۱

دلائل ذکر فرمائے کیونکہ مقصود عظیم اللہ سبحانہ اور اُس کے تمام صفات و افعال کی معرفت ہے اور یہ جاننا کہ وہی تمام چیزیں کاپیہ کرنے والا ہے اور جو ایسا ہو وہی مستحق عبادت ہو سکتا ہے نہ کہ وہ بت جنہیں مشرکین پوجتے ہیں خشک دانہ اور گٹھلی کو چیر کر ان سے سبزہ اور درخت پیدا کرنا اور ایسی سنگلاخ زمینوں میں ان کے نرم ریشوں کو رواں کرنا جہاں ابھی میخ بھی کام نہ کر سکے اس کی قدرت کے کیسے عجائبات ہیں ۲۰۰ جاندار سبزہ کو بے جان دلنے اور گٹھلی سے اور انسان و حیوان کو لطف سے اور پرندہ کو انڈے سے ۲۰۱ جاندار درخت سے بے جان گٹھلی اور دانہ کو اور انسان و حیوان سے لطف کو اور پرندہ سے انڈے کو یہ اس کے عجائب قدرت و حکمت ہیں۔



ذِكْرُ اللَّهِ فَإِنِ تُوفَّكُونَ ﴿٩٧﴾ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا

یہ ہے اللہ تم کہاں اونہے جاتے ہو ۲۰۲ تاریکی چاک کر کے صبح نکالنے والا اور اس نے رات کو چین بنایا ۲۰۳

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ

اور سورج اور چاند کو حساب ۲۰۴ یہ سادہا ہے زبردست جاننے والے کا اور وہی

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النَّجْمَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ

ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں

قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٩٩﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ مِّنْ

ہم نے نشانیاں مفصل بیان کر دیں علم والوں کے لیے اور وہی ہے جس نے تم کو ایک

نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۚ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

جان سے پیدا کیا ۲۰۵ پھر کہیں نہیں ٹھہرنا ہے ۲۰۶ اور کہیں امانت رہنا ۲۰۷ بیشک ہم نے مفصل آیتیں بیان

يَفْقَهُونَ ﴿١٠٠﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ

کڑیں سمجھ والوں کیلئے اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اُس سے ہر اگنے والی چیز نکالی ۲۰۸

كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا مِّنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ

تو ہم نے اس سے نکالی سبزی جس میں سے دانے نکالتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھتے ہوئے اور

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قَنَاطِيرُ ذَانِبٍ ۚ وَجَدْتُمْ مِّنْ أَعْنَابٍ

کھجور کے گابھے سے پاس پاس گچھے اور انگور کے باغ

وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ انظُرُوا إِلَى ثَمَرِهِ

اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی بات میں الگ اس کا پھل دیکھو

إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١٠١﴾ وَجَعَلُوا

جب پھلے اور اس کا پکنا بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے اور ۲۰۹ اللہ کا

۲۰۲ اور ایسے براہین قائم ہونے کے بعد

کیوں ایمان نہیں لاتے اور موت کے بعد

اُٹھنے کا یقین نہیں کرتے جو بے جان نطفہ

جاندار حیوان پیدا کرتا ہے اس کی قدرت

سے مردہ کو زندہ کرنا کیا بعید ہے۔

۲۰۳ کہ خلق اس میں چین پاتی ہے اور

دن کی تکان و ماندگی کو استراحت سے دُور

کرتی ہے اور شب بیدار زاہد تنہائی میں اپنے

رب کی عبادت سے چین پاتے ہیں۔

۲۰۴ کہ اُن کے دورے اور سیر سے عبادت

و معاملات کے اوقات معلوم ہوں۔

۲۰۵ یعنی حضرت آدم سے۔

۲۰۶ ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر۔

۲۰۷ باپ کی پشت میں یا قبر کے اندر۔

۲۰۸ پانی ایک اور اس سے جو چیزیں اُگائیں

و قسم قسم اور رنگ رنگ۔

۲۰۹ باوجودیکہ ان دلائل قدرت و

عجائب حکمت اور اس انعام و اکرام اور

ان نعمتوں کے پیدا کرنے اور عطا فرمانے

کا اقتضا تھا کہ اس کریم کار ساز پر ایمان

لاتے بجائے اس کے بت پرستوں نے

یہ قسم کیا (جو آیت میں آگے مذکور ہے) کہ



۲۱۰ کہ ان کی اطاعت کر کے بت پرست ہو گئے ۲۱۱ اور بے عورت اولاد نہیں ہوتی اور زوج اس کی شان کے لائق نہیں کیونکہ کوئی شے اس کی مثل نہیں ۲۱۲ تو جو ہے وہ اس کی مخلوق ہے اور مخلوق اولاد نہیں ہو سکتی تو کسی مخلوق کو اولاد بنانا باطل ہے۔

وَإِذَا سَمِعُوا

۲۰۴

الانعام ۶

لِلَّهِ شُرَكَاءُ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ

شریک ٹھہرایا جنوں کو ۲۱۰ حالانکہ اسی نے ان کو بنایا اور اس کے بیٹے بیٹیاں گڑھ لیں جہالت سے

سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُصِفُونَ ۲۱۱ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۲۱۲

پاکی اور برتری ہے اس کو ان کی باتوں سے بے کسی نمونہ کے آسمانوں اور زمین کا بنائوالا ۲۱۳

يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةً وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۲۱۴

کے بچہ کہاں سے ہو حالانکہ اس کی عورت نہیں ۲۱۱ اور اس نے ہر چیز پیدا کی ۲۱۲ اور وہ سب کچھ جانتا ہے ۲۱۳

يَهُوَ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ ۲۱۵ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۲۱۶ لَا تَدْرِكُهُ

یہ ہے اللہ تمہارا رب ۲۱۳ اور اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا ۲۱۴

الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْآبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۲۱۷ قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۲۱۸ وَمَنْ عَمِيَ

تو اسے بلو جو وہ ہر چیز پر نگہبان ہے ۲۱۴ اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں ۲۱۵ اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار ۲۱۶

فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ۲۱۹ وَكَذَلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ لَّا يَعْلَمُونَ ۲۲۰

بھلے کو اور جو اندھا ہو اپنے برے کو اور میں تم پر نگہبان نہیں اور ہم اسی طرح آیتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ۲۱۷

لِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۲۲۱

اور اس لئے کہ کافروں اٹھیں کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لئے کہ اُسے علم والوں پر واضح کر دیں ۲۱۸

إِنَّمَا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ الْقُرْآنَ حَرَامًا وَحَرَامًا ۲۲۲

فقط وحی ہی نے تجھے وحی دی کہ قرآن حرام ہے اور حرام ہے ۲۱۹

وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۲۲۳

اور اس لئے کہ کافروں اٹھیں کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لئے کہ اُسے علم والوں پر واضح کر دیں ۲۲۰

وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۲۲۴

اور اس لئے کہ کافروں اٹھیں کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لئے کہ اُسے علم والوں پر واضح کر دیں ۲۲۱

وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۲۲۵

اور اس لئے کہ کافروں اٹھیں کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لئے کہ اُسے علم والوں پر واضح کر دیں ۲۲۲

وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۲۲۶

اور اس لئے کہ کافروں اٹھیں کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لئے کہ اُسے علم والوں پر واضح کر دیں ۲۲۳

۲۱۳ جس کے صفات مذکور ہوئے اور جس کے یہ صفات ہوں وہی ستمی عبادت ہے۔

۲۱۴ خواہ وہ رزق ہو یا اہل یا س

۲۱۵ مسائل ادراک کے معنی میں مرئی ۱۲ کے جواب و حدود پر واقف ہونا اسی ۱۸

کو احاطہ کہتے ہیں ادراک کی سہی تفسیر حضرت سعید ابن مسیب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے منقول ہے اور جو تفسیر ابن ادراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور احاطہ اسی

چیز کا ہو سکتا ہے جس کے حدود و جہات ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے حد و جہت محال ہے تو

اس کا ادراک و احاطہ بھی ناممکن ہی مذہب ہے اہل سنت کا خواجہ و مسترشد وغیرہ مگر

فرقے ادراک اور رویت میں فرق نہیں کہتے اس لئے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے

کہ انہوں نے دیدار الہی کو محال عقلی قرار دے دیا باوجودیکہ نفی رویت نفی علم کو مستلزم ہے ورنہ

جیسا کہ باری تعالیٰ بخلاف تمام موجودات کے بلا کیفیت و جہت جانا جاسکتا ہے ایسے ہی

دیکھا بھی جاسکتا ہے کیونکہ اگر دوسری موجودات بغیر کیفیت و جہت کے دیکھی نہیں جاسکتی تو جانی بھی

نہیں جاسکتی زانا سکا یہ کہ رویت و دیدار کے معنی میں کہ ہر کسی شے کو کسی کہہ ہو دیکھا جائے تو

جو شے جہت والی ہوگی اس کی رویت و دیدار جہت میں ہوگی اور جس کے لئے جہت نہ ہوگی اسکی

دیدار جہت ہوگی، دیدار الہی آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنین کے لئے اہل سنت کا

عقیدہ اور قرآن و حدیث و اجماع صحابہ و سلف امت کے دلائل کثیرہ سے ثابت ہے

قرآن کریم میں فرمایا وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ

الَّتِي رُفِعَتْ نَاضِرَةٌ اس سے ثابت ہے کہ مومنین کو روز قیامت ان کے رب کا دیدار میر ہوگا اس کے علاوہ اور بہت آیات اور صحاح کا کثیر احادیث سے ثابت ہے اگر دیدار الہی ناممکن ہوتا تو حضرت

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیدار کا سوال نہ فرماتے رَبِّ ارْنِي اَنْظُرْ اِلَيْكَ ارشاد نہ کرتے اور اُنکے جواب میں اِنْ شِئْتَ مَكَانَكَ فَسَوْفَ نَرَاكَ نَرَاكَ جاتا ان دلائل سے ثابت ہو گیا کہ آخرت میں مومنین کے لئے دیدار الہی شرع میں ثابت ہے اور اسکا انکار اگر کسی ۲۱۶ کہ محبت لازم ہو ۲۱۷ اور کفار کی بہودہ گوئیوں کی طرف التفات نہ کرو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ کفار کی یا وہ گوئیوں سے رنجیدہ نہ ہوں یہ ان کی بد نصیبی ہے کہ وہ ایسی واضح برائیوں سے فائدہ نہ اٹھائیں۔



۲۱۹ قتادہ کا قول ہے کہ مسلمان کفار کے  
تول کی برائی کیا کرتے تھے تاکہ کفار کو نصیحت  
ہو اور وہ بت پرستی کے عیب سے باخبر ہوں  
مگر ان ناخدا شناس جاہلوں نے بجائے چند  
پذیر ہونے کے شان اکہی میں بے ادبی  
کے ساتھ زبان کھولنی شروع کی اس  
پر یہ آیت نازل ہوئی اگرچہ تول کو برا کہنا  
اور ان کی حقیقت کا اظہار طاعت و  
ثواب ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کفار کی  
برگوییوں کو روکنے کے لیے اس کو نسخ فرمایا  
گیا ابن ابیاری کا قول ہے کہ یہ حکم اول  
زمانہ میں تھا جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو  
توت عطا فرمائی فسوخ ہو گیا

۲۱۹ وہ جب چاہتا ہے حسب اقتضائے  
حکمت نازل فرماتا ہے۔

۲۲۰ اے مسلمانو۔

۲۲۱ حق کے ماننے اور دیکھنے سے

۲۲۲ اُن آیات پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے دست اقدس پر ظاہر ہوئی تھیں مثل  
شق القمر وغیرہ معجزات باہرات کے۔

۲۲۳ شان نزول ابن جریر کا قول  
۱۹ ہے کہ یہ آیت استہرا کرنے والے قریش کی

۲۰ شان میں نازل ہوئی انھوں نے عیسیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کہا تھا کہ لے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲۱ آپ ہمارے مردوں کو اٹھا لئیے ہم  
ان سے دریافت کر لیں کہ آپ جو فرماتے ہیں

یہ حق ہے یا نہیں اور ہمیں فرشتے دکھائیے  
جو آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیں یا اللہ

کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لائیے  
اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا وَمَا أَنْتَ

اللہ چاہتا تو وہ شرک نہیں کرتے اور ہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں کیا اور تم ان پر  
عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَلَا تَسْبُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ

کڑوڑے نہیں اور انھیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں  
اللَّهُ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ زَيَّلْنَا كُلَّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ

کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کیوں گے زیادتی اور جہالت سے ۲۱۹ یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اُسکے عمل  
ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ۱۹

پھر کر دیتے ہیں پھر انھیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے اور وہ انھیں بتا دے گا جو کرتے تھے اور  
اَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ

انھوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی تو ضرور اس پر ایمان  
بِهَا قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ

لَا يُؤْمِنُونَ ۝ ۲۰ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ

لائیں گے۔ تم فرما دو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں ۲۱۹ اور تمہیں ۲۲۰  
یہ ایمان نہ لائیں گے اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو ۲۲۱ جیسا وہ

يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ ۲۱

پہلی بار ایمان نہ لائے تھے ۲۲۰ اور انھیں جھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں  
وَلَوْ أَنَّا نَزَّلْنَاهُ إِلَيْهِمُ الْمَلِئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے ۲۲۳ اور ان سے مردے باتیں کرتے اور ہم ہر  
عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قَبْلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

چیز ان کے سامنے اٹھا لاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے ۲۲۴ مگر یہ کہ خدا چاہتا ۲۲۵



۲۲۶ نہیں جانتے کہ یہ لوگ وہ  
نشانیاں بلکہ اس سے زیادہ دیکھ کر بھی  
ایمان لانے والے نہیں (جمل و مدارک)۔  
۲۲۷ یعنی وسوسے اور فریب کی باتیں  
انگوار کرنے کے لیے۔

۲۲۸ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں  
سے جسے چاہتا ہے امتحان میں ڈالتا ہے  
تاکہ اس کے محنت پر صابر رہنے سے ظاہر  
ہو جائے کہ یہ جبریل ثواب پانے والا ہے۔  
۲۲۹ انہیں جبریل دے گا رسوا کرے گا  
اور آپ کی مدد فرمائے گا۔

۲۳۰ بناوٹ کی بات۔  
۲۳۱ یعنی قرآن شریف جس میں امر وہی  
وعدہ و عید اور حق و باطل کا فیصلہ اور میرے  
صدق کی شہادت اور تمہارے افتراء کا  
بان ہے۔

شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے مشرکین کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے  
اور اپنے درمیان ایک حکم مقرر کیجئے اُن  
کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۲۳۲ کیونکہ ان کے پاس اس کی دلیل  
ہیں۔

۲۳۳ نہ کوئی اس کی قضا کا تبدیل کرنے  
والا نہ حکم کا رد کرنے والا نہ اس کا وعدہ  
خلاف ہو سکے بعض مفسرین نے فرمایا کہ کلام  
جب تام ہے تو وہ قابل نقص و تنسیہ نہیں  
اور وہ قیامت تک تحریف و تنسیہ سے محفوظ  
ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں منہی یہ ہیں  
کہ کسی کی قدرت نہیں کہ قرآن پاک کی تحریف  
کر سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت  
کا ضامن ہے (تفسیر ابوالسعود)۔

وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿٢٢٦﴾ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

ولیکن اُن میں بہت ترے جاہل ہیں ۲۲۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کیے ہیں

شَيْطَانٍ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ

آدمیوں اور جنوں میں کے شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات ۲۲۷

الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

دھوکے کو اور تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا کرتے ۲۲۸ تو انہیں ان کی بناوٹوں پر

يَفْتَرُونَ ﴿٢٢٩﴾ وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

چھوڑ دو ۲۲۹ اور اس لیے کہ اُس کی طرف اُن کے دل جھکیں جنہیں آخرت پر ایمان

بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ ﴿٢٣٠﴾ أَفَغَيْرَ

نہیں اور اُسے پسند کریں اور گناہ کمائیں جو انہیں کمانا ہے تو کیا اللہ کے

اللَّهِ ابْتِغَىٰ حَكْمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا

سو! میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری ۲۳۱

وَالَّذِينَ اتَّيْنَهُمُ الْكِتَابُ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنْزَلٌ مِّنْ سَرِّكَ

اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٢٣٢﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا

۲۳۲ تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور

وَعْدٌ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٣٣﴾ وَإِن

الضاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ۲۳۳ اور وہی ہے سنتا جانتا اور اے

تَطِعْ أَكْثَرُ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِن

سننے والے زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ



يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

صرف گمان کے پیچھے ہیں ۲۳۴ اور نری اٹھلیں دوڑتے ہیں ۲۳۵ تیرا رب خوب جانتا ہے

أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٨﴾ فَكُلُوا

کہ کون بہکا اس کی راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو تو کھاؤ

مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ وَمَا

اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ۲۳۶ اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا

لَكُمْ إِلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ

ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ۲۳۷ وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ

مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّتُمْ إِلَيْهِ وَإِنْ كَثِيرٌ لِّيُضِلُّونَ

تم پر حرام ہوا ۲۳۸ مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو ۲۳۹ اور بیشک بہتیزے اپنی خواہشوں سے

بَاهُوَ آيَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿٢٠﴾

گمراہ کرتے ہیں بے جانے بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے

وَذُرُوا ظَاهِرَ الْأَثَمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْأَثَمَ

اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ وہ جو گناہ کماٹے ہیں

سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿٢١﴾ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرْ

عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام

اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لِيُؤْخَذَ إِلَىٰ

نہ لیا گیا ۲۴۰ اور وہ بیشک حکم عدولی ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں

أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿٢٢﴾

ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑائیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو ۲۴۱ تو اس وقت تم مشرک ہو ۲۴۲

۲۳۴ اپنے جاہل اور گمراہ باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں بصیرت و حق شناسی سے محروم ہیں۔

۲۳۵ کہ یہ حلال ہے یہ حرام اور اٹھل سے کوئی چیز حلال حرام نہیں ہوتی جسے اللہ اور اس کے رسول نے حلال کیا وہ حلال اور جسے حرام کیا وہ حرام۔

۲۳۶ یعنی جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا نہ وہ جو اپنی موت مرایا تلوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے حلت اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو انھوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا قتل کیا ہوا تو کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا یعنی جو اپنی موت مرے اس کو حرام جانتے ہو۔

۲۳۷ ذبحی مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور ثبوت حرمت کے لیے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہو ۲۳۸ توعند الانظار قدر ضرورت روا ۲۳۹ وقت ذبح نہ تحقیقاً نہ تقدیراً خواہ اس طرح کہ وہ جانور اپنی موت مر گیا ہو یا اس طرح کہ اس کو بغیر تسبیح یا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام ہیں لیکن جمال سلمان ذبح کرنے والا وقت ذبح ۲۴۰ بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بھول گیا وہ ذبح جائز ہے وہاں ذکر تقدیر ہی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔

۲۴۱ اور اللہ کے حرام کیے ہوئے کو حلال جانو ۲۴۲ کیونکہ دین میں حکم الہی کو چھوڑنا اور دوسرے کے حکم کو ماننا اللہ کے سوا اور کو حاکم قرار دینا مشرک ہے۔



۲۴۳ مردہ سے کافر اور زندہ سے مومن مراد ہے کیونکہ کفر قلوب کے لئے موت ہے اور ایمان حیات ۲۴۴ نور سے ایمان مراد ہے جس کی بدولت آدمی کفر کی تاریکیوں سے نجات پاتا ہے قتادہ کا قول ہے کہ نور سے کتاب اللہ یعنی قرآن مراد ہے ۲۴۵ اور دنیا کی حاصل کر کے راہ حق کا امتیاز کر لیتا ہے ۲۴۶ کفر وہ ہے جو بطن کی یہ ایک مثال ہے جس میں مومن و کافر کا حال میان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت پانے والا مومن اس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگانی پائی اور اس کو نور ملا جس سے وہ مقصود کی راہ پاتا ہے اور کافر اس کی مثل ہے جو طبع طبع کی اندھیریوں میں گرفتار ہوا اور ان سے نکل سکے بغیر حیرت میں مبتلا رہے یہ دونوں مثالیں ہر مومن و کافر کے لئے عام ہیں اگرچہ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کا شان نزول یہ ہے کہ ابوہل نے ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی

۸ ولواننا ۸

اَوْ مَنْ كَانَ مَيِّتًا فَاحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَاهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي

اور کیا وہ کہ مردہ تھا تو ہم نے اُسے زندہ کیا ۲۴۳ اور اس کے لئے ایک نور کر دیا ۲۴۴ جس سے لوگوں

النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِمَخَارِجٍ مِنْهَا كَذَلِكَ

میں چلتا ہے ۲۴۵ وہ اس جیسا ہو جائیگا جو اندھیریوں میں ہے ۲۴۶ ان سے نکلنے والا نہیں یونہی

زَيْنَ الْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۲۴۷ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ

کافروں کی آنکھ میں اُن کے اعمال بھلے کر دیئے گئے ہیں اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے عمروں

قَرْيَةٍ اَكْبَرُ مِنْهَا لِيُذَكِّرُوْا فِيْهَا وَمَا يَمْكُرُوْنَ ۲۴۸ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ

کے سرغنہ کیلئے کہ اس میں داؤں کھیلیں ۲۴۹ اور داؤں نہیں کھیلے مگر اپنی جانوں پر

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۲۴۹ وَاِذَا جَاءَتْهُمْ اٰيَةُ قَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى

اور انھیں شعور نہیں ۲۴۸ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک

نُؤْتٰى مِثْلَ مَا اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۲۵۰ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ

ہمیں بھی ویسا ہی نہ دے جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا ۲۴۹ اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے

رِسَالَتَهُ سَيُصِيبُ الَّذِيْنَ اَجْرُمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ

۲۵۰ غنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب

شَدِيْدٌ ۲۵۱ اِنَّمَا كَانُوا يَمْكُرُوْنَ ۲۵۲ فَمَنْ يُّرِدْ اللّٰهُ اَنْ يُّهْدِيَ يَهْدِيْهِ يَشْرَحْ

بدلہ ان کے مکر کا اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام

صَدْرُهُ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا

کے لئے کھول دیتا ہے ۲۵۱ اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا سینہ تنگ خوب رکھا ہوا کر دیتا ہے

حَرَجًا كَاتِبًا يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرُّجُسَ

۲۵۲ گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے۔ اللہ یونہی عذاب ڈالتا ہے

اس روز حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ یک کمان لئے ہوئے شکار سے واپس آئے تو انھیں اس واقعہ کی خبر دی گئی گویا بھی تکہ ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے مگر یہ خبر سن کر ان کو نہایت طیش آیا اور وہ ابوہل پر چڑھ گئے او اس کو کمان سے مارنے لگے اور ابوہل غلجی و خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابوہلنی! حضرت امیر حمزہ کی کینیت ہے کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کیسے دین لائے اور انھوں نے ہمارے معبود کو برا کہا اور ہمارے باپ دادا کی مخالفت کی اور ہمیں بر عقل بتایا اس پر حضرت امیر حمزہ نے فرمایا تمہارے برابر عقل کون ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر تمہارے کو پوجتے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اسی وقت حضرت امیر حمزہ اسلام لے آئے اس پر یہ آیت کو فرما کر ہوئی تو حضرت امیر حمزہ کا حال اس کے مشابہ ہے جو مردہ تھا ایمان نہ رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور نور باطن عطا فرمایا اور ابوہل کی شان یہی ہے کہ وہ کفر و جہل کی تاریکیوں میں گرفتار رہے اور ۲۴۶ اور طرح طرح کے حیلوں اور فریبوں اور مکاریوں سے لوگوں کو بہکا تے اور باطل کو رواج دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ۲۴۸ کہ اس کا وبال انھیں بر پڑتا ہے۔ ۲۴۹ یعنی جب تک ہمارے پاس حق نہ آئے

اور ہمیں نبی نہ بنایا جائے شان نزول ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوت حق ہو تو اس کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ میری عمر سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ ہے اور مال بھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۲۵۰ یعنی اللہ جانتا ہے کہ نبوت کی اہمیت اور اس کا استحقاق کس کو ہے کس کو نہیں عمر و مال سے کوئی مستحق نبوت نہیں ہو سکتا اور نبوت کے طلبکار تو حد کبر و عہدی وغیرہ قبلہ انبیاء اور زوالی خصال میں متلا ہیں یہ کہاں اور نبوت کا منصب علی کہاں ۲۵۱ اس کو ایمان کی توفیق دیتا ہے اور اس کے دل میں روشنی پیدا کرتا ہے ۲۵۲ کہ اس میں علم اور دلائل توحید و ایمان کی گنجائش نہ ہو اس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کو ایمان کی دعوت دی جاتی ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس پر نہایت شاق ہوتا ہے اور اس کو بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔



۲۵۳ دین اسلام۔

۲۵۴ ان کو پہنکایا اور اغوا کیا۔

۲۵۵ اس طرح کہ انسانوں نے شہوات و

معامس میں ان سے مدد پائی اور جنوں نے انسانوں

کو اپنا مطیع بنایا آخر کار اس کا نتیجہ پایا۔

۲۵۶ وقت گزر گیا قیامت کا دن ایک

حسرت و ندامت باقی رہ گئی۔

۲۵۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

فرمایا کہ یہ اشتہا اس قوم کی طرٹ راجح ہے

جن کی نسبت علم آہی میں ہے کہ وہ اسلام

لائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

تصدیق کریں گے اور جہنم سے نکالے

جائیں گے۔

۲۵۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

نے فرمایا کہ اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا

ہے تو اچھوں کو ان پر مسلط کرتا ہے بُرائی

چاہتا ہے تو بدوں کو اس سے یہ نتیجہ برآمد

ہوتا ہے کہ جو قوم ظالم ہوتی ہے اس پر ظالم

بادشاہ مسلط کیا جاتا ہے تو جو اچھے

ظالم کے نیچے ظالم سے رہائی چاہیں انھیں نیچے

کہ ظلم ترک کریں۔

۱۵ ۲۵۹ یعنی روز قیامت۔

۲۶۰ اور عذاب آہی کا خوف

دلاتے۔

۲۶۱ کافر جن اور انسان اقرار کریں گے

کہ رسول ان کے پاس آئے اور انھوں نے

زبانی پیام پہنچائے اور اس دن کے پیش

آنے والے حالات کا خوف دلایا لیکن کافروں

نے ان کی تکذیب کی اور ان پر ایمان نہ لائے

کفار کا یہ اقرار اس وقت ہوگا جبکہ ان کے

اعضا و جوارح ان کے شرک و کفر کی شہادت

دیں گے۔

عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۵۳﴾ وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا قَدْ

ایمان نہ لانے والوں کو اور یہ ۲۵۳ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے ہم نے

فَصَلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿۲۵۴﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

آیتیں مفصل بیان کر دیں نصیحت ماننے والوں کے لیے ان کے لیے سلامتی کا گھر ہے اپنے رب کے یہاں

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ يَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۵۵﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا

اور وہ ان کا مولیٰ ہے یہ ان کے کاموں کا بھل ہے اور جس دن ان سب کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا

يَمَعْشَرَ الْبِجْنِ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ وَقَالَ أَوْلِيُوهُمْ

اے جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر لیے ۲۵۴ اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے

مِّنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَّغْنَا آجَلَنَا الَّذِي

اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا ۲۵۵ اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے

أَجَلْتُمْ لَنَا قَالِ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ

مقرر فرمائی تھی ۲۵۶ فرمایا اگ تمہارا ٹھکانا ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے ۲۵۷

إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۲۵۷﴾ وَكَذَلِكَ نُؤَلِّيُ بَعْضَ الظَّالِمِينَ

اے محبوب بیشک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے اور یو ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں

بَعْضًا يَمَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۲۵۸﴾ يَمَعْشَرَ الْبِجْنِ وَالْإِنْسِ أَلَمْ

بدلہ ان کے کئے کا ۲۵۸ اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے

يَاتِكُمْ رَسُولٌ مِّنْكُمْ يَقْضُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ

پاس تمہیں کے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن ۲۵۹

لِقَاءِ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ

دیکھنے سے ڈراتے ۲۶۰ کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی ۲۶۱ اور انھیں دنیا کی زندگی نے



۲۶۲ قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں حالات بہت مختلف پیش آئیں گے جب کفار و مومنین کے انعام و اکرام اور عزت و منزلت کو دیکھیں گے تو اپنے کفر و شرک سے منکر ہو جائیں گے اور اس خیال سے کہ شاید مگر جانے سے کچھ کام بنے یہ کہیں گے وَاللّٰہِ رَبَّنَا مَا كُنَّا مَشْرِكِيْنَ یعنی خدا کی قسم ہم شرک نہ تھے اس وقت ان کے مومنوں پر ہمیں لگادی جائیں گی اور ان کے اعضاء ان کے کفر و شرک کی گواہی دیں گے اسی کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا وَشَهِدُوا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَنْهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ۔

ولوا ننا ۸

۲۱۰

الانعام ۶

الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَنْهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۱۳۱ ذٰلِكَ

فریب دیا اور خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ۲۶۲ یہ ۲۶۳

اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝۱۳۲

اس لیے کہ تیرا رب بستیوں کو ۲۶۴ ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں ۲۶۵

وَلِكُلِّ دَرَجَتٍ مِّمَّا عَمِلُوْا وَّمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۳

اور ہر ایک کے لیے ۲۶۶ ان کے کاموں سے درجے ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ اِنْ يَّشَآءْ يُهْبِكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ

اور اے محبوب تمہارا رب بے پرواہ و رحمت والا ہے کو وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ۲۶۷ اور جسے چاہے تمہاری

بَعْدَكُمْ مَّا يَشَآءُ ۚ كَمَا اَنْشَاَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةٍ قَوْمٍ اٰخِرِيْنَ ۝۱۳۴ اِنْ مَّا

جگہ لادے جیسے تمہیں اوروں کی اولاد سے پیدا کیا ۲۶۸ بیشک جس کا

تُوْعَدُوْنَ لَاۤ اِتٰی وَّمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۱۳۵ قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوْا

تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ۲۶۹ ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہیں سکتے تم فرماؤ اے میری قوم تم اپنی جگہ

عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْۤ اَعْمَلُۢ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ مَنْ تَكُوْنُ لَہٗ

پر کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جاننا چاہتے ہو کس کا رہتا ہے

عَاقِبَةُ الدَّارِ ۚ اِنَّہٗ لَا يُفْلِحُ الظَّٰلِمُوْنَ ۝۱۳۶ وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَا

آخرت کا گھر بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے اور ۲۷۰ اللہ نے جو کمیتی اور

مِّنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰہِ بِزَعْمِهِمْ وَ

مولیٰ پیدا کیے ان میں اُسے ایک حصہ دار ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے خیال میں اور

هٰذَا لِشُرَکَّائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَکَّائِهِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰہِ وَ

یہ ہمارے شریکوں کا ۲۷۱ تو وہ جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور

۲۶۲ قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں حالات بہت مختلف پیش آئیں گے جب کفار و مومنین کے انعام و اکرام اور عزت و منزلت کو دیکھیں گے تو اپنے کفر و شرک سے منکر ہو جائیں گے اور اس خیال سے کہ شاید مگر جانے سے کچھ کام بنے یہ کہیں گے وَاللّٰہِ رَبَّنَا مَا كُنَّا مَشْرِكِيْنَ یعنی خدا کی قسم ہم شرک نہ تھے اس وقت ان کے مومنوں پر ہمیں لگادی جائیں گی اور ان کے اعضاء ان کے کفر و شرک کی گواہی دیں گے اسی کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا وَشَهِدُوا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَنْهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ۔

۲۶۳ یعنی رسولوں کی بخت -

۲۶۴ ان کی محصیت اور -

۲۶۵ بلکہ رسول بھیجے جاتے ہیں وہ نہیں ہایتیں فرماتے ہیں جحتیں قائم کرتے ہیں اسپر بھی وہ سرکشی کرتے ہیں تب ہلاک کیے جاتے ہیں

۲۶۶ خواہ وہ نیک ہو یا بد نیک اور بدی کے درجہ ہیں انہی کے مطابق ثواب و عذاب ہوگا۔

۲۶۷ یعنی ہلاک کر دے۔

۲۶۸ اور ان کا جانشین بنایا۔

۲۶۹ وہ خیر خواہ قیامت ہو یا مرنے کے بعد اٹھنا یا حساب یا ثواب و عذاب -

۲۷۰ زمانہ جاہلیت میں مشرکین کا طریق تھا کہ وہ اپنی کھیتوں اور درختوں کے پھول اور جو پائول اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے تھے اور ایک توں کا تو جو حصہ اللہ کے لیے مقرر کرتے تھے اس کو تو ممانوں اور مسکینوں پر صرف کرتے تھے اور جو توں کے لیے مقرر کرتے تھے وہ خاص ان پر اور ان کے خادموں پر صرف کرتے اور جو حصہ اللہ کیلئے مقرر کرتے اگر اس میں سے کچھ توں والے حصہ میں مل جاتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور اگر توں والے حصہ میں سے کچھ اسیں سے ملتا تو اس کو نکال کر پھرتوں ہی کے حصہ میں شامل کر دیتے اس آیت میں ان کی اس جہالت اور بد عقلی کا ذکر فرما کر ان پر تنبیہ فرمائی گئی ۲۷۱ یعنی توں کا۔



۲۴۲ اور انتہا درجہ کے جہل میں گرفتار ہیں خالق نعم کے عزت و جلال کی انھیں ذرا بھی معرفت نہیں اور فساد عقل اس حد تک پہنچ گیا کہ انھوں نے بے جان بتوں کی تصویروں کو کار ساز عالم کے برابر کر دیا اور جیسا اس کے لئے حصہ مقرر کیا ایسا ہی بتوں کے لئے بھی کیا بے شک یہ بہت ہی برا فعل اور انتہا کا جہل اور عظیم خنثا و ضلال ہے اس کے بعد ان کے جہل و وضاحت کی ایک اور حالت ذکر فرمائی جاتی ہے ۲۴۳ یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جنکی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبائح افعال اور جاہلانہ افعال کے دولہانہ ۸

مَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۲۷﴾

جو خدا کا ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچتا ہے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں ۲۴۲

وَكَذَلِكَ زَيْنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ أَوْلَادَهُمْ شُرَكَائِهِمْ

اور بول ہی بہت مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے ۲۴۳

لِيُرُدُّوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ط وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا

کہ انھیں ہلاک کریں اور ان کا دین اُن پر مستتبہ کر دیں ۲۴۴ اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے

فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوا هَذِهِ أَنْعَامٌ وَ

تو تم انھیں چھوڑ دو وہ ہیں اور اُن کے افتراء اور بولے ۲۴۵ یہ مولیشی اور کھیتی رو کی

حَرْثٌ حَجَرٌ لَا يَطْعَمُ إِلَّا مَن نَّشَاءُ بَزَعْنَاهُمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ

ہوئی ۲۴۶ ہے اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں اپنے جھوٹے خیال سے ۲۴۷ اور کچھ مولیشی ہیں جن پر

ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءٌ عَلَيْهِ ط

چڑھا حرام ٹھہرایا ۲۴۸ اور کچھ مولیشی کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے ۲۴۹ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے

سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۲۹﴾ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ

عنقریب وہ انھیں بدلہ دے گا ان کے افتراءؤں کا اور بولے جو ان مولیشی کے پیٹ میں ہے

الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَى أَزْوَاجِنَا وَإِنْ يَكُنْ

وہ نہ ہمارے مردوں کا ہے ۲۵۰ اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور مرا ہوا نیکلے

مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ط سَيَجْزِيهِمْ وَصَفَهُمُ اللَّهُ حَكِيمٌ

تو وہ سب ۲۵۱ اس میں شریک ہیں قریب ہے کہ اللہ انھیں انکی ان باتوں کا بدلہ دیگا بیشک وہ حکمت و

عَلِيمٌ ﴿۳۰﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

علم والا ہے بیشک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں حماقتانہ جہالت سے ۲۵۲

اور جن کی قباحیت میں ادنی کچھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو بت پرستی کی شامت ہے وہ ایسے فساد عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدرجہ ہو گئے اور اولاد جس کے ساتھ ہر جاندار کو فطرتاً محبت ہوتی ہے شیاطین کے اتباع میں اسکا بے گناہ خون کرنا انھوں نے گوارا کیا اور اس کو چھپا سمجھنے لگے۔

۲۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ لوگ پہلے حضرت نبیل علیہ السلام کے دین پر تھے شیاطین نے ان کو اغوا کر کے ان مگر بیوں میں ڈال دیا کہ انھیں دین اسماعیلی سے منحرف کرے۔

۲۴۵ مشرکین اپنے بعض مویشیوں کو پیٹوں کو اپنے باطل معبودوں کے ساتھ نامزد کر کے کہ ۲۴۶ منوع الانتفاع۔

۲۴۷ یعنی بتوں کی خدمت کرنیوالے وغیرہ۔

۲۴۸ جن کو کبیر و سائبہ حامی کہتے ہیں۔

۲۴۹ بلقان بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اور ان تمام افعال کی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ انھیں اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔

۲۵۰ صرف انھیں کیلئے حلال و اگر زندہ پیدا ہو ۲۵۱ مرد و عورت۔

۲۵۲ شان نزول یہ آیت زمانہ جاہلیت کے

ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی لڑکیوں کو نہایت سنگ دلی اور بے رحمی کے ساتھ زندہ دگر کر دیا کرتے تھے رعبیہ و مضر وغیرہ قبائل

میں اس کا بہت رواج تھا اور جاہلیت کے بعض لوگ لڑکوں کو بھی قتل کرتے تھے اور

بے رحمی کا یہ عالم تھا کہ کتوں کی پرورش کرتے اور اولاد کو قتل کرتے تھے اُن کی

سببت یہ ارشاد ہوا کہ تباہ ہوئے اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کی ہلاکت سے اپنی تعداد کم ہوتی ہے اپنی نسل مٹتی ہے یہ دنیا کا خسارہ ہے گھری تباہی ہے اور آخرت میں اس پر عذاب عظیم ہے تو یہ عمل دنیا اور آخرت دونوں میں تباہی کا باعث ہوا اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔



۲۸۳ یعنی بحیرہ سائبہ حامی وغیرہ جو مذکور ہو چکے ۲۸۴ کیونکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ایسے مذہب افہام کا اللہ نے علم دیا ہے ان کا یہ خیال اللہ پر افسردہ ہے۔

۲۸۵ حتیٰ و صواب کی۔

۲۸۶ یعنی ٹیوں پر قائم کیے ہوئے مثل انگورو وغیرہ کے۔

۲۸۷ رنگ اور نرے اور مقدار اور خوشبو میں باہم مختلف۔

۲۸۸ مثلاً رنگ میں یا پتوں میں۔ ۲۸۹ مثلاً ذائقہ اور تاثیر میں۔

۲۹۰ معنی یہ ہیں کہ یہ چیزیں جب پھلیں کھانا تو اسی وقت سے تمہارے لیے مباح ہے اور اس کی زکوٰۃ یعنی عشر اس کے کال ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے جب کھیتی کاٹی جائے یا پھل توڑے جائیں۔ مسئلہ لکڑی بانس گھاس کے سوا زمین کی باقی پیداوار میں اگر یہ پیداوار بارش سے ہو تو اس میں عشر واجب ہوتا ہے اور اگر رست وغیرہ سے ہو تو نصف عشر۔

۲۹۱ حضرت مترجم قدس سرہ نے اسراف کا ترجمہ بجا خرچ کرنا فرمایا نہایت ہی نفیس ترجمہ ہے اگر کل مال خرچ کر ڈالا اور اپنے عیال کو کچھ نہ دیا اور خود فقیر بن گیا تو سدی کا قول ہے کہ یہ خرچ بجا ہے اور اگر صدقہ دینے ہی سے ہاتھ روک لیا تو یہ بھی بے جا اور داخل اسراف ہے جیسا کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا سیفان کا قول ہے کہ اللہ کی اطاعت کے سوا اور کام میں جو مال خرچ کیا جائے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے زہری کا قول ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ معصیت میں خرچ نہ کرو مجاہد نے کہا کہ حق اللہ میں کوتاہی کرنا اسراف ہے اور اگر اوقیس پہاڑ سونا ہو اور اس تمام کو راہ خدا میں خرچ کر دو تو اسراف نہ ہو اور ایک درہم معصیت میں خرچ کرو تو اسراف۔

۲۹۲ چوبائے دوم کے ہوتے ہیں کچھ بڑے جولا دھنے کے کام میں آتے ہیں کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ کے جو اس قابل نہیں ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کیے انہیں کھاؤ اور اہل جاہلیت کی طرح اللہ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ ۲۹۳ یعنی اللہ تعالیٰ نے نہ بھڑ بکری کے نہ حرام کیے نہ ان کی مادائیں حرام کیں نہ ان کی اولاد ان میں سے تمہارا یہ فعل کہ کبھی نہ حرام ٹھہراؤ کبھی مادہ کبھی ان کے بچے یہ سب تمہارا اختراع ہے اور ہوائے نفس کا اتباع کوئی حلال چیز کسی کے حرام کرنے سے حرام نہیں ہوتی۔

وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿۲۸۷﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرِ مَعْرُوشَاتٍ

نرپائی ۲۸۵ اور وہی ہے جس نے پیدا کیے باغ کچھ زمین پر چھپے ہوئے ۲۸۶ اور کچھ بے چھپے

وَالْمَخْلُ وَالزَّرْعُ مُخْتَلِفًا أَكْلُهُ وَالزَّيْتُونُ وَالرُّمَّانُ مُتَشَابِهًا

اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے ۲۸۷ اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے

وَّغَيْرِ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ

۲۸۸ اور کسی میں الگ ۲۸۹ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے اور اس کا حق دو جس دن کٹے

حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿۲۹۰﴾ وَمِنَ الْإِنْعَامِ

۲۹۰ اور بے جا نہ خرچہ ۲۹۱ بے شک بجا خرچنے والے اُسے پسند نہیں اور مولیٰ میں سے کچھ

حُمُولَةٍ وَفَرَشًا كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے ۲۹۲ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر

الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۲۹۳﴾ ثَمَنِيَّةٌ أَزْوَاجٌ مِنَ الصَّانِ

نہ چلو بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے آٹھ نہ و مادہ ایک جوڑ بھڑکا

اثنین وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ أَلَا تَذَكَّرِينَ ﴿۲۹۴﴾ حَزْمٌ أَمَّا الْأَثْنَيْنِ

اور ایک جوڑ بکری کا تم فرماؤ کیا اُس نے دونوں نہ حرام کیے یا دونوں مادہ

أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأَثْنَيْنِ يُنَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ

یادہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہیں ۲۹۵ کسی علم سے بتاؤ اگر تم

صِدْقِينَ ﴿۲۹۶﴾ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ

سچے ہو اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا تم فرماؤ



۲۹۴ اس آیت میں اہل جاہلیت کو توبہ کی گئی جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرایا کرتے تھے جن کا ذکر اوپر کی آیات میں آچکا ہے جب اسلام میں احکام کا بیان ہوا تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدال کیا اور ان کا خطیب مالک بن عوف حبشی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے سنا ہے

آپ ان چیزوں کو حرام کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں حضور نے فرمایا تم نے بغیر کسی اس کے چند تسمیں جو پاہوں کی حرام کریں اور اللہ تعالیٰ نے اٹھ سو مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور ان کے نفع اٹھانے کے لیے پیدا کیے تم نے کہاں سے انھیں حرام کیا ان میں حرمت نری طرف سے آئی یا مادہ کی طرف سے

۲۹۵ مالک بن عوف نے یہ کہ سنا کہ اور تم پر کیا اور کچھ بول سکا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بولتا کیوں نہیں کہنے لگا آپ فرمائیے میں سنوں گا سبحان اللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی قوت اور زور نے اہل جاہلیت کے خطیب کو ساکت و حیران کر دیا اور وہ بول ہی کیا سکتا تھا اگر کہتا کہ نری طرف سے حرمت آئی تو لازم ہوتا کہ تمام حرام ہوں اگر کہتا کہ مادہ کی طرف سے تو ضروری ہوتا کہ ہر ایک مادہ حرام ہو اور اگر کہتا جو بیٹ میں ہے وہ حرام ہے تو پھر سب ہی حرام ہو جاتے کیونکہ جو بیٹ میں رہتا ہے وہ فرموتا ہے یا مادہ وہ جو تخصیص قائم کرتے تھے اور بعض کو حلال اور بعض کو حرام قرار دیتے تھے اس حجت نے ان کے اس دعویٰ کو بطل کر دیا علاوہ برک ان سے یہ دریافت کرنا کہ اللہ نے حرام کیے ہیں یا مادہ یا ان کے بچے ہیں منکر نبوت مخالف کو اقرار نبوت پر مجبور کرنا تھا کیونکہ جب تک نبوت کا واسطہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کا کسی چیز کو حرام فرمانا کیسے جانا جا سکتا ہے چنانچہ اگلے جملہ نے اسکو صاف کیا ہے۔

۲۹۶ کیا اس نے دونوں نحران کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے

۲۹۷ اللہ انہیں اکر کنتم شہداء اذ وصکم اللہ بهذا فمن اظلم من افترى على الله كذبا ليضل الناس بغير علم ان الله

کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے بیشک اللہ

لا يهدي القوم الظالمين قل لا اجد في ما اوحى الى ظالمون کوراه نہیں دکھاتا تم فرماؤ ۲۹۶ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی

۲۹۷ محرمًا على طاعم يطعمه الا ان يكون ميتة او دما مسفوحا ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام ۲۹۷ مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون ۲۹۸

او لحم خنزير فانه رجس او فسقا اهل لغير الله به فمن یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جائز جسکے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جانا چار

۲۹۹ اضطرر غير باغ ولا عاد فان ربك غفور رحيم وعلى ہوا ۲۹۹ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہر وقت ۳ اور یہودیوں

الذين هادوا حرمنا كل ذي ظفر ومن البقر والغنم پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور ۳۱ اور گائے اور بکری کی چربی

۳۱ حرمنا عليهم شحومها الا ما حملت ظهورها او احوايا ان پر حرام کی مگر جو ان کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت

۳۲ وما اختلط ببعض ذلك جزينهم بيغيم وانا الصديقون یا بڑی سے ملی ہو ہم نے یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا ۳۲ اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں

۳۳ ان جب یہ نہیں ہے کہ اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افتراء خاص ہے ۲۹۶ ان جاہل شرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں ۲۹۷ اسیں تنبیہ ہے کہ حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اسکو ناجائز و حرام کہنا باطل نبوت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے ۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ۲۹۹ اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں منظر ہو کر اس کے پیچھے کھایا ۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمایا ۳۰۱ جو اگلی رکھتا ہو خواہ چربا ہو یا پرندہ اسیں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (ہمارے) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بٹ اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں ۳۰۲ یہودی اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بٹ اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی)۔

۳۰۱ حرمنا عليهم شحومها الا ما حملت ظهورها او احوايا

۳۰۲ وما اختلط ببعض ذلك جزينهم بيغيم وانا الصديقون

۳۰۳ ان جب یہ نہیں ہے کہ اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افتراء خاص ہے ۲۹۶ ان جاہل شرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں ۲۹۷ اسیں تنبیہ ہے کہ حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اسکو ناجائز و حرام کہنا باطل نبوت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے ۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ۲۹۹ اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں منظر ہو کر اس کے پیچھے کھایا ۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمایا ۳۰۱ جو اگلی رکھتا ہو خواہ چربا ہو یا پرندہ اسیں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (ہمارے) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بٹ اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں ۳۰۲ یہودی اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بٹ اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی)۔

۳۰۴ ان جب یہ نہیں ہے کہ اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افتراء خاص ہے ۲۹۶ ان جاہل شرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں ۲۹۷ اسیں تنبیہ ہے کہ حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اسکو ناجائز و حرام کہنا باطل نبوت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے ۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ۲۹۹ اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں منظر ہو کر اس کے پیچھے کھایا ۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمایا ۳۰۱ جو اگلی رکھتا ہو خواہ چربا ہو یا پرندہ اسیں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (ہمارے) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بٹ اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں ۳۰۲ یہودی اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بٹ اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی)۔

۳۰۵ ان جب یہ نہیں ہے کہ اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افتراء خاص ہے ۲۹۶ ان جاہل شرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں ۲۹۷ اسیں تنبیہ ہے کہ حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اسکو ناجائز و حرام کہنا باطل نبوت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے ۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ۲۹۹ اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں منظر ہو کر اس کے پیچھے کھایا ۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمایا ۳۰۱ جو اگلی رکھتا ہو خواہ چربا ہو یا پرندہ اسیں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (ہمارے) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بٹ اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں ۳۰۲ یہودی اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بٹ اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی)۔

۳۰۶ ان جب یہ نہیں ہے کہ اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افتراء خاص ہے ۲۹۶ ان جاہل شرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں ۲۹۷ اسیں تنبیہ ہے کہ حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اسکو ناجائز و حرام کہنا باطل نبوت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے ۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ۲۹۹ اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں منظر ہو کر اس کے پیچھے کھایا ۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمایا ۳۰۱ جو اگلی رکھتا ہو خواہ چربا ہو یا پرندہ اسیں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (ہمارے) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بٹ اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں ۳۰۲ یہودی اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بٹ اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی)۔

۳۰۷ ان جب یہ نہیں ہے کہ اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افتراء خاص ہے ۲۹۶ ان جاہل شرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں ۲۹۷ اسیں تنبیہ ہے کہ حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اسکو ناجائز و حرام کہنا باطل نبوت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے ۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ۲۹۹ اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں منظر ہو کر اس کے پیچھے کھایا ۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمایا ۳۰۱ جو اگلی رکھتا ہو خواہ چربا ہو یا پرندہ اسیں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (ہمارے) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بٹ اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں ۳۰۲ یہودی اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بٹ اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی)۔

۳۰۸ ان جب یہ نہیں ہے کہ اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افتراء خاص ہے ۲۹۶ ان جاہل شرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں ۲۹۷ اسیں تنبیہ ہے کہ حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اسکو ناجائز و حرام کہنا باطل نبوت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے ۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ۲۹۹ اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں منظر ہو کر اس کے پیچھے کھایا ۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمایا ۳۰۱ جو اگلی رکھتا ہو خواہ چربا ہو یا پرندہ اسیں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (ہمارے) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بٹ اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں ۳۰۲ یہودی اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بٹ اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی)۔

۳۰۹ ان جب یہ نہیں ہے کہ اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افتراء خاص ہے ۲۹۶ ان جاہل شرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں ۲۹۷ اسیں تنبیہ ہے کہ حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اسکو ناجائز و حرام کہنا باطل نبوت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے ۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ۲۹۹ اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں منظر ہو کر اس کے پیچھے کھایا ۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمایا ۳۰۱ جو اگلی رکھتا ہو خواہ چربا ہو یا پرندہ اسیں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (ہمارے) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بٹ اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں ۳۰۲ یہودی اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بٹ اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی)۔

۳۱۰ ان جب یہ نہیں ہے کہ اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکام حرمت کو اللہ کی طرف نسبت کرنا کذب و باطل و افتراء خاص ہے ۲۹۶ ان جاہل شرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہش نفس سے حرام کر لیتے ہیں ۲۹۷ اسیں تنبیہ ہے کہ حرمت جہت شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اسکو ناجائز و حرام کہنا باطل نبوت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے ۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلی کے وہ حرام نہیں ۲۹۹ اور ضرورت نے اسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں منظر ہو کر اس کے پیچھے کھایا ۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمایا ۳۰۱ جو اگلی رکھتا ہو خواہ چربا ہو یا پرندہ اسیں اونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں (ہمارے) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بٹ اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں ۳۰۲ یہودی اپنی سرکشی کے باعث ان چیزوں سے محروم کیے گئے لہذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بٹ اور شتر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے (تفسیر احمدی)۔



فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبِّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرْدُ بَأْسُهُ

پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے ۳۰۳ اور اس کا عذاب مجرموں پر

عَنِ الْقَوْمِ الْمَجْرُمِينَ ۳۰۴ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ

سے نہیں ٹالا جاتا ۳۰۴ اب کہیں گے مشرک کہ ۳۰۵ اللہ چاہتا تو

مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَذَلِكَ كَذَبَ

نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے ۳۰۶ ایسا ہی ان سے انگوٹوں نے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ

جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا ۳۰۷ تم فرماؤ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے

عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا

کہ اسے ہمارے لیے نکالو تم تو زے گمان کے پیچھے ہو اور تم یونہی تخمینے

تَخْرُصُونَ ۳۰۸ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهْدَكُمْ أَجْمَعِينَ ۳۰۹

کرتے ہو ۳۰۸ تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے ۳۰۹ تو وہ چاہتا تو سب کو ہدایت فرماتا

قُلْ هَلَمْ شَهِدْكُمْ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَذَا

تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اُسے حرام کیا ۳۱۰

فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدُ مَعَهُمْ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا

پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں ۳۱۱ تو تولے سننے والے ان کے ساتھ گواہی دینا اور انکی خواہشوں کے پیچھے

بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ۳۱۲

نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں ۳۱۲

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّي عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ

تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ۳۱۳ یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور

۳۰۳ مکذبین کو مہلت دیتا ہے اور عذراۃ

میں جلدی نہیں فرماتا تاکہ انھیں ایمان

لانے کا موقع ملے۔

۳۰۴ اپنے وقت پر آہی جاتا ہے۔

۳۰۵ یہ خبر غیب ہے کہ جو بات وہ کہنے

والے تھے وہ بات پہلے سے بیان فرمادی

۳۰۶ ہم نے جو کچھ کیا یہ سب اللہ کی

مشیت سے ہوا یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ

اس سے راضی ہے۔

۳۰۷ اور یہ عذر باطل ان کے کچھ کام نہ

آیا کیونکہ کسی امر کا مشیت میں ہونا اُس کی

مرضی و مامور ہونے کو مستلزم نہیں مرضی ہی

ہے جو انبیاء کے واسطے سے بتائی گئی اور

اس کا امر فرمایا گیا۔

۳۰۸ اور غلط تمکلیں چلاتے ہو۔

۳۰۹ کہ اس نے رسول جیسے کتابیں نازل

فرمائیں راہ حق واضح کر دی۔

۳۱۰ جسے تم اپنے لیے حرام قرار دیتے ہو

اور کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا

حکم دیا ہے یہ گواہی اس لیے طلب کی گئی

کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی شاہد

نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ اُن کی

تراشیدہ بات ہے۔

۳۱۱ اس میں تنبیہ ہے کہ اگر یہ

شہادت واقع ہو بھی تو وہ محض

اتباع ہوا اور کذب و باطل ہوگی۔

۳۱۲ بتوں کو معبود مانتے ہیں اور شرک

میں گرفتار ہیں۔

۳۱۳ اس کا بیان یہ ہے۔



۳۱۴ کیونکہ تم پر ان کے بہت حقوق ہیں انھوں نے تمہاری پرورش کی تمہارے ساتھ شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا تمہاری ہر خطے سے نگہبانی کی ان کے حقوق کا لحاظ نہ کرنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا ترک کرنا حرام ہے۔

۳۱۵ اس میں اولاد کو زندہ درگور کرنے اور مار ڈالنے کی حرمت بیان فرمائی گئی جس کا اہل جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ اکثر ناداری کے اندیشہ سے اولاد کو ہلاک کرتے تھے انھیں بتایا گیا کہ روزی دینے والا تمہارا ان کا سب کا اللہ ہے پھر تم کیوں قتل جیسے شدید جرم کا ارتکاب کرتے ہو۔

۳۱۶ کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہر گناہ سے بچے اور چھپے گناہ سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہر گناہ سے بچنا بھی نسبت سے نہیں لوگوں کے دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لئے ہے اور اللہ کی رضا و ثواب کا مستحق وہ ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے۔

۳۱۷ وہ امور جن سے قتل مباح ہوتا ہو یہ ہیں مرد ہونا یا قصاص یا بیابے ہوئے کا زنا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان جو لڑا لڑا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر ان تین سببوں میں سے کسی ایک سبب سے یا تو بیابے ہونے کے باوجود اس سے زنا سرزد ہوا ہو یا اس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو اور اس کا قصاص اس پر آتا ہو یا وہ دین چھوڑ کر مرتد ہو گیا ہو۔

۳۱۸ جس سے اس کا فائدہ ہو۔

۳۱۹ اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کر دو۔

۳۲۰ ان دونوں آیتوں میں جو حکم دیا ۳۲۱ جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت نبویا نصاریت یا اور کوئی ملت۔

۳۲۲ تورات۔

بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِمَّنْ إِمْلَاقٍ مِّنْ

ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ۳۱۴ اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم جہیں

نَرْزُقْكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرُبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطْنٌ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ

اور انہیں سب کو رزق دینگے ۳۱۵ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو

وَصُكُّمُ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۵۶ وَلَا تَقْرُبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا

چھپی ۳۱۶ اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو ۳۱۷ یہ تمہیں

بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْيِزَانَ

حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے

بِالْقِسْطِ لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَ

ظاہر سے ۳۱۸ جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے ۳۱۹ اور ناپ اور تول النصف کے ساتھ

لَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَلِكُمْ وَصُكُّمُ بِهِ لَعَلَّكُمْ

پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کے مقدور بھر اور جب بات کہو تو النصف کی کہو اگرچہ تمہارے

تَذَكَّرُونَ ۵۷ وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا

رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم

السُّبُلَ فَتَفَرِّقَ بَيْنَكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصُكُّمُ بِهِ لَعَلَّكُمْ

نہ چلو ۳۲۰ کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری

تَتَّقُونَ ۵۸ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ

نصیحت مانو اور یہ کہ ۳۲۱ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں

لے پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ۳۲۲ پورا احسان کرنے کو اُس پر



وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ

جو نیکو کار ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت کہ کہیں وہ ۳۲۳ اپنے رب سے ملنے پر

يُؤْمِنُونَ ﴿۵۵﴾ وَهَذَا كِتَابُنَا أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا عِلْمَكُمْ

ایمان لائیں ۳۲۴ اور یہ برکت والی کتاب ۳۲۵ ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر

تُرْحَمُونَ ﴿۵۶﴾ أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَنْزَلَ الْكِتَابُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ

رحم ہو ۳۲۶ کبھی کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اتری تھی ۳۲۷

قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَفِيلِينَ ﴿۵۷﴾ أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا

اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی ۳۲۸ یا کہو کہ اگر ہم پر

أَنْزَلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَى مِنْهُمْ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ

کتاب اترتی تو ہم ان سے زیادہ ٹھیک راہ پر ہوتے ۳۲۹ تو تمہارے پاس تمہارے رب کی

مِّنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةً فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ بَيِّنَاتٍ

روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آئی ۳۲۹ تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ کی آیتوں کو

اللَّهُ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا

جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے غمگین وہ جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں بڑے

سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ ﴿۵۸﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ

عذاب کی سزا دیں گے بدلہ ان کے منہ پھرنے کا ۳۳۰ کا ہے کے انتظار میں ہیں ۳۳۱ مگر یہ

تَأْتِيهِمُ الْمَلِئِكَةُ أَوْ يَأْتِي رَبُّكَ أَوْ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ

کہ آئیں ان کے پاس فرشتے ۳۳۱ یا تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے ۳۳۲ جس

يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا

مسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے اور جب وہ مغرب سے طلوع کرے گا اور اسے لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے اور یہ ایمان نفع نہ دے گا۔



۳۳۳ یعنی طاعت نہ کی تھی معنی یہ ہیں کہ نشانی آنے سے پہلے جو ایمان نہ لائے نشانی کے بعد اس کا ایمان قبول نہیں اسی طرح جو نشانی سے پہلے توبہ نہ کرے بعد نشانی کے اس کی توبہ قبول نہیں لیکن جو ایماندار پہلے سے نیک عمل کرتے ہوں گے نشانی کے بعد بھی ان کے عمل مقبول ہوں گے۔

۳۳۴ ان میں سے کسی ایک کا یعنی موت کے فرشتوں کی آمد یا عذاب یا نشانی آنے کا۔

۳۳۵ مثل یودود و نصاریٰ کے حدیث تشریف میں ہے یودود اکثر فرختے ہو گئے ان سے

صرف ایک ناجی ہے باقی سب ناری اور نصاریٰ بہتر فرختے ہو گئے ایک ناجی باقی

سب ناری اور میری امت بہتر فرختے ہو جائیگی وہ سب کے سب ناری ہوں گے سولے

ایک کے جو سواد عظم یعنی بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور

میرے اصحاب کی راہ پر ہے۔ ۳۳۶ اور آخرت میں انھیں اپنے کردار کا انجام معلوم ہو جائے گا۔

۳۳۷ یعنی ایک نیک کرنے والے کو دس نیکوں کی جزا اور یہ بھی حد و نہایت کے

طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکوں کو بڑھائے

ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکوں کا ثواب

محض فضل ہے یہاں مذہب ہے اہل سنت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا ہی عدل ہے۔

۳۳۸ یعنی دین اسلام جو اللہ کو مقبول ہے ۳۳۹ اس میں کفار قریش کا رد ہے

جو گمان کرتے تھے کہ وہ دین ابراہیمی پر ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم

علیہ السلام مشرک و بت پرست نہ تھے توبت پرستی کرنے والے مشرکین کا یہ

دعویٰ کہ وہ ابراہیمی ملت پر ہیں باطل ہے۔

اَمَنْتُ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبْتُ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلْ

جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی ۳۳۳ تم فرماؤ

اَنْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَقُوْا دِيْنَهُمْ وَ

رستہ دیکھو ۳۳۴ ہم بھی دیکھتے ہیں وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور

كَانُوْا شِيْعًا لِّسْتٍ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اِنَّا اَمْرُهُمْ اِلَى

کئی گروہ ہو گئے ۳۳۵ اے محبوبہ تمہیں ان سے کچھ علاوہ نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالہ ہے

اللّٰهُ ثُمَّ يَنْبِئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ

پھر وہ انھیں بتا دے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ۳۳۶ جو ایک نیک لائے تو اس کے لئے

فَلَهٗ عَشْرُ امْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى اِلَّا

اس جیسی دس ہیں ۳۳۷ اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر

مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ قُلْ اِنِّىْ هَدٰىنِىْ رَبِّىْ اِلَى

اس کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيفًا وَّ

سیدھی راہ دکھائی ۳۳۸ ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھی اور

مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ اِنْ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَ

مشرک نہ تھے ۳۳۹ تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں

مَحْيَاىِ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۳﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَّ

اور میرا جینا اور میرا مرنے سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے

بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ اَخِيْرُ اللّٰهِ

یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ۳۴۰ تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا

۳۴۱ اولیت یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام ان کی امت پر مقدم ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اول مخلوقات ہیں تو ضرور

اول المسلمین ہوئے۔



۳۴۱) شان نزول کفار نے نبی کریم صلی  
نے فرمایا کہ ولید ابن مغیرہ کہتا تھا کہ میرا  
رستہ اختیار کرو اس میں اگر کچھ گناہ ہے  
تو میری گردن پر اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی  
اور بتایا گیا کہ وہ رستہ باطل ہے خدا شاکس  
کس طرح گواہ کر سکتا ہے کہ اللہ کے سوا  
کسی اور کو رب بتائے اور یہ بھی باطل ہے  
کہ کسی گناہ کو دوسرا ٹھہاسکے۔

۳۴۲) ہر شخص اپنے گناہ میں ماخوذ ہوگا  
دوسرے کے گناہ میں نہیں۔

۳۴۳) روز قیامت۔

۳۴۴) کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی  
نہیں اور آپ کی امت آخر الزماں ہے اس  
لیئے ان کو زمین میں پہلوں کا خلیفہ کیا کہ  
اس کے مالک ہوں اور اس میں تصرف  
کریں۔

۲۰ قصہ ۳۴ شکل و صورت  
میں حسن و جمال میں رزق

۳۲۶ یعنی آزمائش میں ڈالے کر تم نعمت  
وجہ و مال پا کر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور  
باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے  
سلوک کرتے ہو۔

۱۔ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورت مکہ ہی سے پہنچائی گئی ہے۔  
 ۲۔ اس سورت میں ۲۸ آیتیں ہیں۔  
 ۳۔ اس سورت میں ۲۸ آیتیں ہیں۔  
 ۴۔ اس سورت میں ۲۸ آیتیں ہیں۔  
 ۵۔ اس سورت میں ۲۸ آیتیں ہیں۔  
 ۶۔ اس سورت میں ۲۸ آیتیں ہیں۔  
 ۷۔ اس سورت میں ۲۸ آیتیں ہیں۔  
 ۸۔ اس سورت میں ۲۸ آیتیں ہیں۔  
 ۹۔ اس سورت میں ۲۸ آیتیں ہیں۔  
 ۱۰۔ اس سورت میں ۲۸ آیتیں ہیں۔

۲۰ بایں خیال کہ شاید لوگ نہ انیں اور اس پر اعتراض کریں اور اس کی تکذیب

کے درپے ہوں ۱۳ یعنی قرآن شریف جس  
ہوا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا مَّا

أَبْغَىٰ رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے ۳۴۱ اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے

إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ

ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے کی ۳۴۲ پھر تمہیں اپنے رب کی

مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾ وَهُوَ

۳۴۳ وہ تمہیں تبادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے اور وہی

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْخَلِيفَةَ الْأَرْضَ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا ۳۴۹ اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی

دَرَجَتٍ لِّبَلْوَكُمۡ فِی مَا اَنْتُمْۢ بِاِنَّ سَرَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ

۳۴۵۔ کہ تمہیں آزمائے گا۔ ۳۴۶۔ اس چیز میں جو تمہیں عطا کی بیشک تمہارے رب کو عذاب کرتے در نہیں لگتی۔

وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦﴾

اور بیشک وہ ضرور بخشے والا مہربان ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورۃ احزاب علی بڑا ایمان والے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے۔

الْمَصِّ ۝ كَتَبْنَا إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ

اے محبوب ایک کتاب ہماری طرف اتاری تھی تو تمہارا جی اس سے نہ رُکے اور

مِنْهُ لِنُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧﴾ اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ

اس لئے کہ تم اس سے ذرا سناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت اے لوگو اس پر چلو جو

إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا مِمَّا

مہماری طرف مہارے رب کے پاس سے انرا سے چور اور عاموں کے پیچھے۔ جاو بہت ہی م



۴۵ اب حکم آہی کا اتباع ترک کرنے اور اس سے اعراض کرنے کے نتائج پھیل چکے ہیں۔ اس کے حالات میں دکھائے جاتے ہیں۔

۵۔ معنیٰ یہ ہیں کہ ہمارا عذاب ایسے وقت  
سیا جبکہ انھیں خیال بھی نہ تھا یا تو رات کا وقت  
تھا اور وہ آرام کی نیند سو رہے تھے یا دن  
میں قبولہ کا وقت تھا اور وہ مصروفِ راحت  
تھے نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی نہ  
قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے اچانک آگیا  
اس سے کفار کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسبابِ  
امن و راحت پر معرور نہ ہوں عذاب ابھی جب  
آتا ہے تو دفعہ آ جا ہے۔

۷۱۔ کہ انھوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی۔

۵۹ کہ انھوں نے اپنی امتوں کو سہارے  
پیامِ برونچائے اور ان امتوں نے انھیں کیا  
جواب دیا۔

۹۔ رہاؤں کو بھی اور ان کی امتوں کو بھی  
کہ انھوں نے دنیا میں کیا کیا۔

فہم اس طرح کہ اللہ عزوجل ایک میزان قائم فرمائے گا جس کا ہر ایک پر آتی وسعت

۱ وسعت ہے ابن جوزی نے کہا کہ

۸ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ اَلہی

میزان دکھائی گئی اور آپ نے اس کے  
بیلوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا مار

کس کا مقدر ہے کہ ان کونیکٹیوں سے بھر سکے  
ارشاد ہوا کہ اے داؤد میں جب اپنے بندوں

۱۱۔ انکیاں زیادہ ہوئیں ۱۲۔ اور ان میں  
تھے ان کی اطاعت سے منہ موڑتے تھے۔

تَذَكَّرُونَ ۝ وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ

سمجھتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کیں وہ تو ان پر ہمارا عذاب رات میں آیا یا جب وہ دوپہر کو

هُم قَالُوا ۖ فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ نَارُ سُبْحَانَ الْإِلَهِ

سونے تھے وہ تو اُن کے منہ سے کچھ نہ نکلا جب ہمارا عذاب اُن پر آیا مگر یہی

قَالُوا إِنَّكَ خَالٍ مِّنْهُمْ ۖ فَلَنسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَ  
 بولے کہ ہم ظالم تھے و تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے و اور

لَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ۖ فَلَنَقْصُصَ عَلَيْهِمْ بَعْلَهُمْ وَمَا كُنَّا

غَاسِقِينَ ﴿٧٧﴾ وَالْوُزْنُ يُوْزَنُ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ

غائب نہ تھے اور اس دن تول ضرور ہونی ہے فلا تو جن کے پتے بھاری ہوئے والے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨﴾ وَمَنْ حَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰٓئِكَ  
وہی مراد کو پہنچے - اور جن کے پتے ہلکے ہوئے ۱۲ تو وہی ہیں

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾

لَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ طَلِيلًا

بیشک ہم نے تمہیں زمین میں جما دیا اور تمہارے لئے اس میں زندگی کے اسباب بنائے فلاہستہی

کم شکر کرتے ہو وہاں اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے لقمے بنائے پھر ہم نے

لِلْمَلِئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ

[illegible]

۱۴۔ اور بفضل سے تمہارے جسم پر حشر و ماوجود اس کے تو (۵۰) شک کہ حقیقتِ نعمت کا تصور اور اس کا اظہار ہے اور ناشکری نعمت کا ثمر ہے ہونی یہ کفار کا حال ہوگا جو ایمان سے محروم ہیں اور اس وجہ سے ان کا کوئی عمل مقبول نہیں ۱۳۔ کہ ان کو جیڑتے تھے حبشہ

— پچھلے دنوں میں یوں ہی رہا ہے۔



۱۶۹ مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر واجب کے لئے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا تو بیچ کے لئے ہے اور اس لئے کہ شیطان کی معامت اور اس کا کفر و کبر اور اپنی اصل پر مفتخر ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہو جائے ۱۷۰ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل و اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جس کی اصل مٹی ہو اور اس خبیث کا یہ خیال غلط و باطل ہے کیونکہ اس

وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے فضیلت کا مدار اصل و جوہر پر نہیں بلکہ مالک کی اطاعت و فرمانبرداری پر ہے اور آگ کا مٹی سے افضل ہونا یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ آگ میں طیش و تیزی اور ترقع ہے یہ سبب استکبار کا ہوتا ہے اور مٹی سے وقار و حلم و حیا و صبر حاصل ہوتے ہیں مٹی سے ملک آباد ہوتے ہیں آگ سے ہلاک مٹی امانت دار ہے جو چیز اس میں رکھی جائے اس کو محفوظ رکھے اور بڑھائے آگ فنا کر دیتی ہے باوجود اس کے لطف یہ ہے کہ مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے اور آگ مٹی کو فنا نہیں کر سکتی علما وہ بریں حماقت و شقاوت ابلیس کی یہ کہ اس نے نص کے موجود ہوتے ہوئے اس کے مقابل قیاس کیا اور جو قیاس کہ نص کے خلاف ہو وہ ضرور مردود۔

۱۷۱ جنت سے کہ یہ جگہ اطاعت و تواضع والوں کی ہے منکر و سرکش کی نہیں۔ ۱۷۲ کہ انسان تیری مذمت کرے گا اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی اور یہی کبر والے کا انجام ہے۔

۱۷۳ اور مت اس مہلت کی سورت بھریں بیان فرمائی گئی اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ اور وقت نغز اولیٰ کا ہے جب سب لوگ مرجائیں گے شیطان نے مردوں کے زندہ ہونے کے وقت تک کی مہلت چاہی تھی اور اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ موت کی سختی سے بچ جائے یہ قبول نہ ہوا اور نغز اولیٰ تک کی مہلت دی گئی۔

السَّاجِدِيْنَ ۱۱۱ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ

میں نہ ہوا فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا ۱۱۲ بولا میں اس

مِنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ ۱۱۳ قَالَ فَاهْبِطْ

بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ۱۱۴ فرمایا تو یہاں سے

مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنْ

اتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے نکل ۱۱۵ تو ہے ذلت

الطَّٰغِرِيْنَ ۱۱۶ قَالَ اَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمٍ يُبْعَثُوْنَ ۱۱۷ قَالَ اِنَّكَ

والوں میں ۱۱۸ بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ لوگ اُٹھائے جائیں فرمایا تجھے

مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۱۱۹ قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاقْعُدَنَّ لَكُمْ مِّنْ

مہلت ہے ۱۲۰ بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر انکی

الْمُسْتَقِيْمِ ۱۲۱ ثُمَّ لَا تِيْنُ لَهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ

تاک میں بیٹھوں گا ۱۲۲ پھر ضرور میں اُن کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور اُن کے پیچھے

وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۱۲۳

اور اُن کے داہنے اور ان کے بائیں سے ۱۲۴ اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیگا ۱۲۵

قَالَ اخْرِجْ مِنْهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا لِّمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَآ مَلٰٓئِكَةٌ

فرمایا یہاں سے نکل جا رد کیا گیا راندہ ہوا ضرور جو اُن میں سے تیرے کہے پر چلا

جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۱۲۶ وَيَاٰدُمْ اَسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

میں تم سب سے جہنم بھر دو ۱۲۷ اور اے آدم تو اور تیرا جوڑا ۱۲۸ جنت

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

میں رہو تو اس سے جہاں چاہو کھاؤ اور اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے

۱۲۹ کہ نبی آدم کے دل میں وسوسے ڈالوں اور انھیں باطل کی طرف مائل کروں گناہوں کی رغبت دلاؤں تیری اطاعت اور عبادت سے روکوں اور گمراہی میں ڈالوں ۱۳۰ یعنی چاروں طرف سے انھیں گھیر کر راہ راست سے روکوں گا ۱۳۱ چونکہ شیطان نبی آدم کو گمراہ کرنے اور مبتلائے شہوات و قباح کرنے میں اپنی انتہائی سعی خرچ کرنے کا غم کر چکا تھا اس لئے اُسے گمراہ تھا کہ وہ نبی آدم کو پہکا لیا گا اور انھیں فریب دے کر خداوند عالم کی نعمتوں کے شکر اور اس کی طاعت و فرمانبرداری سے روک دے گا ۱۳۲ مجھ کو بھی اور تیری ذریت کو بھی اور تیری اطاعت کرنے والے آدمیوں کو بھی سب کو جہنم میں داخل کیا جائے گا شیطان کو جنت سے نکال دینے کے بعد حضرت آدم کو خطاب فرمایا جو آگے آتا ہے ۱۳۵ یعنی حضرت حوا۔



۲۶ یعنی ایسا وسوسہ ڈالا کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہو جائیں اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ وہ جسم جس کو عورت کہتے ہیں اس کا چھپانا ضروری اور کھولنا منع ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اس کا کھولنا ہمیشہ سے عقل کے نزدیک مذموم اور طبیعتوں کو ناگوار رہا ہے۔

۲۷ اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے اب تک ایک دوسرے کا ستر نہ دکھایا تھا ۲۸ کہ جنت میں رہو اور کبھی نہ مرو۔ ۲۹ معنی یہ ہے کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اس لئے آپ نے اس کی بات کا اعتبار کیا۔

۳۰ اور جنتی لباس جسم سے جدا ہو گئے اور ان میں ایک دوسرے سے اپنا بدن چھپا نہ سکا اس وقت تک ان صاحبوں میں سے کسی نے خود بھی اپنا ستر نہ دکھایا تھا اور نہ اس وقت تک انھیں اس کی حاجت پیش پیش آئی تھی۔

۳۱ اے آدم و حوا! مع اپنی ذریت کے جو تم میں ہے۔

مِنَ الظَّالِمِينَ ۱۹ فَوَسَّوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا  
بڑھنے والوں میں ہو گئے پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ اُن پر کھول دے اُن کی

مَا وَرَى عَنْهُمَا مِنْ سَوَاتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا عَنْ هَذِهِ  
شرم کی چیزیں ۲۶ جو اُن سے چھپی تھیں ۲۷ اور بولا تمہیں تمہارے رب نے اس پیڑ سے

الشَّجَرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ۲۰ وَ  
اسی لئے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے ۲۸ اور

قَالَ لَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لِمَنِ الصَّحِيحِينَ ۲۱ فَذَلَّهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا  
اُن سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں تو اتار لایا انھیں فریب سے ۲۹ پھر جب

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوَاتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفْنَ عَلَيْهَا  
انھوں نے وہ پیڑ چکھا ان پر ان کی شرم کی چیزیں کھل گئیں ۳۰ اور اپنے بدن پر جنت کے

مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكَمَا  
پتے چھپانے لگے اور انھیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمہیں اس پیڑ سے

الشَّجَرَةَ وَأَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِينٌ ۳۲ قَالَا  
منع نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے دونوں نے

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ  
عرض کی لے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بڑا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں

الْخَاسِرِينَ ۳۳ قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي  
میں ہوئے فرمایا اترو ۳۴ تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے اور تمہیں زمین

الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۳۵ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَ  
میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے فرمایا! اسی میں جیو گے اور



۳۲ روز قیامت حساب کے لیے ۳۲ یعنی ایک لباس تو وہ ہے جس سے بدن چھپایا جائے اور ستر کیا جائے اور ایک لباس وہ ہے جس سے زینت ہو اور یہ بھی غرض صحیح

۳۳ ہے پر ہر نگاری کا لباس ایمان

۳۴ حیا نیک خصلتیں نیک عمل ہیں

۳۵ بے شک لباس زینت سے افضل

۳۶ و بہتر ہیں۔

۳۷ شیطان کی کیا دی اور حضرت آدم

۳۸ علیہ السلام کے ساتھ اس کی عداوت کا

۳۹ بیان فرما کر بنی آدم کو متنبہ اور ہوشیار کیا جاتا

۴۰ ہے کہ وہ شیطان کے وسوسے اور اغوا اور

۴۱ اس کی مکاریوں سے بچتے رہیں جو حضرت

۴۲ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسی

۴۳ فریب کاری کر چکا ہے وہ ان کی اولاد کے

۴۴ ساتھ کب درگزر کرنے والا ہے۔

۴۵ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو ایسا ادراک

۴۶ دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور

۴۷ انسانوں کو ایسا ادراک نہیں ملا کہ وہ جنوں

۴۸ کو دیکھ سکیں حدیث شریف میں ہے کہ شیطان

۴۹ انسان کے جسم میں خون کی راہوں میں پیر

۵۰ جاتا ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ نے

۵۱ فرمایا کہ اگر شیطان ایسا ہے کہ وہ تمہیں دیکھتا

۵۲ ہے تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو تم ایسے سے

۵۳ مدد پاؤ جو اس کو دیکھتا ہو اور وہ اسے نہ

۵۴ دیکھ سکے یعنی اللہ کریم ستر رحیم غفار سے

۵۵ مدد پاؤ۔

۵۶ و ستر اور کوئی قبیح فعل یا لہذا ان سے صاف

۵۷ جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ مرد و عورت

۵۸ ننگے ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف کرتے تھے عطا کا

۵۹ قول ہے کہ بے حیائی شرک ہے اور حقیقت یہ

۶۰ ہے کہ ہر قبیح فعل اور تمام معاصی و کبائر اس میں

۶۱ داخل ہیں اگرچہ آیت خاص ننگے ہو کر طواف

۶۲ کرنے کے لیے میں آئی جو جب کفار کی ایسی

۶۳ بے حیائی کے کاموں پر ان کی مذمت کی گئی

۶۴ تو اس پر انہوں نے جو کہا وہ آگے آتا ہے

ولوا نشا ۸

۲۲۲

الاعراف ۷

فِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾ يَبْنِي أَدَمُ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ

۳۵ اسی میں مرد گئے اور اسی میں اٹھائے جاؤ گے ۳۶ لے آدم کی اولاد بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک

لِبَاسًا يُؤَارِي سَوَاتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ

۳۷ لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو ۳۸ اور ہر نگاری کا لباس وہ سب بھلا ۳۹

ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٣٦﴾ يَبْنِي أَدَمُ لَا يَفْتَنَكُمْ

۴۰ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں ۴۱ لے آدم کی اولاد ۴۲ خبردار تمہیں شیطان فتنہ

الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

۴۳ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا اتروا دیئے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں

لِيُرِيَهُمَا سَوَاتِهِمَا إِنَّ يَرْكُمُ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ

۴۴ انھیں نظر پڑیں ۴۵ بے شک وہ اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انھیں نہیں دیکھتے ۴۶

إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ وَإِذَا فَعَلُوا

۴۷ بیشک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے ۴۸ اور جب کوئی

فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آيَةً نَّوَالِدُ اللَّهِ أَمْرًا بَهَا قُلْ إِنْ

۴۹ بے حیائی کریں ۵۰ تو کہتے ہیں ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ۵۱ تو فرماؤ

اللَّهُ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ اتَّقُوا اللَّهَ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾

۵۲ بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں

قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

۵۳ تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت

وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٣٩﴾

۵۴ اور اس کی عبادت کرو نہ اس کے بندے ہو کر جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۳۸ کفار نے اپنے افعال قبیحہ کے دو غدر بیان کیے ایک یہ کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کو بھی فعل کرتے پایا لہذا ان کی اتباع میں یہ بھی کرتے ہیں یہ تو جاہل بدکار کی تقلید مونی اور یہ کسی صاحب عقل کے نزدیک جائز نہیں تقلید کی جاتی ہے اہل علم و تقویٰ کی نہ کہ جاہل گمراہ کی دوسرا غدر ان کا یہ تھا کہ اللہ نے انھیں ان افعال کا حکم دیا ہے یہ محض فتنہ و بہتان تھا چنانچہ اللہ تبارک تعالیٰ رد فرماتا ہے ۳۹ یعنی جیسے اُس نے تمہیں نیست سے بہت کیا ایسے ہی بعد موت زندہ فرمایا لگا یہ آخری زندگی کا نکلا کرنے والوں پر حجت ہے اور اس سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ جب اسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہ اعمال کی جزا دیکھا تو طاعات و عبادات کو اس کے لیے خالص کرنا ضروری ہے۔



۴۱ ایمان و معرفت کی اور انھیں طاعت و عبادت کی توفیق دی ۴۲ وہ کفار میں ۴۳ ان کی اطاعت کی ان کے کہے پر چلے ان کے حکم سے کفر و معاصی کو اختیار کیا ۴۴ یعنی لباس زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا خوشبو لگانا داخل زینت ہے مسئلہ اور سنت یہ ہے کہ آدمی بہرہ نیت کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطا لگانا مستحب جیسا کہ ستر طہارت واجب ہے شان نزول مسلم شریف کی حدیث میں کہ زمانہ جاہلیت میں دن میں مرد اور عورتیں رات میں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اس آیت میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا اور اس میں دلیل ہے کہ ستر عورت نماز و طواف اور ہر حال میں واجب ہے ۴۵ شان نزول کبھی کا قول ہے کہ بنی عامر زمانہ حج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دیتے تھے اور گوشت اور کھانا کی دولت اٹھاتے ۴۶

**فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ إِنَّهُمْ اتَّخَذُوا**

ایک فرقہ کو راہ دکھائی ۴۷ اور ایک فرقہ کی گمراہی ثابت ہوئی ۴۸ انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر

**الشَّيْطَانِ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّقْتَدُونَ**

شیطانوں کو والی بنایا ۴۹ اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں -

**يُبْنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا**

اے آدمؑ کی اولاد اپنی زینت لوجب مسجد میں جاؤ ۵۰ اور کھاؤ اور پیو ۵۱

**وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ** ۵۲ **قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ**

اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت

**الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ**

جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ۵۳ اور پاک رزق ۵۴ تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں

**أَمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ**

کے لیے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انھیں کی ہے ہم اپنی مفصل آیتیں بیان

**الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ** ۵۵ **قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا**

کرتے ہیں ۵۶ علم والوں کے لیے ۵۷ تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں ۵۸ جو

**ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرَكُوا**

ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ ۵۹ کہ اللہ کا

**بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا**

شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ ۶۰ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا

**لَا تَعْلَمُونَ** ۶۱ **وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ**

علم نہیں رکھتے اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ۶۲ تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی

تھے مسلمانوں نے انھیں دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں ایسا کرنے کا زیادہ حق ہے اس پر یہ نازل ہوا کہ کھاؤ اور پیو گوشت ہو خواہ چمکائی ہو اور اسراف نہ کرو اور وہ یہ ہے کہ سیر ہو چکنے کے بعد بھی کھا کر پیو یا حرام کی پرواہ نہ کرو اور یہ بھی اسراف ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کی اس کو حرام کر لو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کھا جو چاہے اور پیں جو چاہے اسراف اور تکبر سے بچنا یہ مسئلہ آیت ۱۰ میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں دلیل حرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے کہ اہل تمام اشیاء میں اباحت ہے مگر جس پر شریعت نے مانعت فرمائی ہو اور اس کی حرمت دلیل مستقل سے ثابت ہو ۶۳ خواہ لباس ہو یا اور سامان زینت۔

۶۴ اور کھانے پینے کی لذت چیزیں مسئلہ آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے جس کی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو (حازن) تو جو لوگ توشہ گیارہویں میلہ و شریف بزرگوں کی فاتحہ عرس مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے۔

۶۵ جن سے حلال و حرام کے احکام معلوم ہوں ۶۶ جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ و اہل اللہ شریک لا ہے وہ حرام کرے وہی حرام ہے۔

۶۷ یہ خطاب مشرکین سے ہے جو ہر ہنہ ہو کر خاک و کد کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی

حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام کر بیٹے تھے اُن سے فرمایا جاتا ہے کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام نہیں کیں اور ان سے اپنے بندوں کو نہیں روکا جن چیزوں کو اس نے حرام فرمایا وہ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے ان میں سے بے حیائیاں ہیں جو کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی قولی ہوں یا فعلی ۶۸ حرام کیا ۶۹ حرام کیا ۷۰ وقت معین جس پر مہلت ختم ہو جاتی ہے۔



سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِرُ مَوْنٌ ۝ يَبْنِيْ اَدَمَ اِمَامًا يَتِيْنُكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

نہ پیچھے ہو نہ آگے

اے آدمؑ کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں کے رسول آئیں ۵۳

يَقْضُوْنَ عَلَيْكُمْ اِيْتِيْ فَمِنْ اَتَقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

میری آیتیں پڑھتے توجو پر ہیز گاری کرے ۵۴ اور سنوے ۵۵ تو اس پر نہ کچھ خوف

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا

اور نہ کچھ غم اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اُن کے مقابل تکبر کیا

اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرٰی

وہ دوزخی ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے

عَلٰی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهِ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

الشریر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں انہیں ان کے نصیب کا لکھا ہوئے گا ۵۶

الْكِتٰبِ حَتّٰی اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْا اِنَّا مَكَانَتْكُمْ

یہاں ہم کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے ۵۷ ان کی جان نکالنے آئیں تو ان سے کہتے ہیں کہاں

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلٰی

ہیں وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے کہتے ہیں وہ ہم سے گم گئے ۵۸ اور اپنی جانوں پر آپ

اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ اَدْخُلُوْا فِیْ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے اللہ ان سے ۵۹ فرماتا ہے کہ تم سے پہلے جو اور

مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ

جماعتیں جن اور آدمیوں کی آگ میں لگیں انہیں میں جاؤ جب ایک گروہ ۶۰ داخل

اُخْتَهَا حَتّٰی اِذَا دَارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا قَالَتْ اٰخِرُهُمْ لَا وِلٰیَّهُمْ رَبِّنَا

ہو نہ ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے ۶۱ یہاں تک کہ جب سب اس میں جا پڑے تو پچھلے پہلوں کو کہیں گے ۶۲ اے رب ہمارے

۵۳ مفسرین کے اس میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ رسل سے تمام مرسلین مراد ہیں دوسرا یہ کہ خاص سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو تمام خلق کی طرف رسول بنائے گئے ہیں اور صنیعہ جمع تعظیم کے لیے ہے۔

۵۴ ممنوعات سے بچے۔

۵۵ طاعات و عبادات بجالائے۔

۵۶ یعنی جتنی عمر اور روزی اللہ نے ان کے لیے لکھ دی ہے ان کو یہ بچے گی۔

۵۷ تک الموت اور ان کے اعوان ان لوگوں کی غیر اور روزیاں پوری ہونے کے بعد۔

۵۸ اُن کا کہیں نام و نشان ہی نہیں

۵۹ ان کافروں سے روز قیامت۔

۶۰ دوزخ میں۔

۶۱ جو اس کے دین پر تھا تو مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے اور یہودی ہونچوں پر اور نصاریٰ نصاریٰ پر۔

۶۲ یعنی پہلوں کی نسبت اللہ تعالیٰ سے کہیں گے۔



۶۳ کیونکہ پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور انھوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور پچھلے بھی ایسے ہی ہیں کہ خود گمراہ ہوئے اور گمراہوں کا ہی اتباع کرتے رہے ۶۴ کیونکہ تم میں سے ہر فرقہ کے لئے کیسا عذاب ہے۔

۶۵ کفر و ضلال میں دونوں برابر ہیں۔

۶۶ کفر کا اور اعمال خبیثہ کا ۶۷ یہ انکے اعمال

کیلئے نہ انکی ارواح کیلئے کیونکہ انکے اعمال اور روح

دونوں خبیث ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ

عندہ نے فرمایا کہ کفار کی ارواح کے لئے آسمان

کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور مومنین

کی ارواح کے لئے کھولے جاتے

۶۸ ہیں ابن جریر نے کہا کہ آسمان

کے دروازے نہ کافروں کے اعمال

کے لئے کھولے جائیں نہ ارواح کے لئے

یعنی نہ زندگی میں ان کا عمل ہی آسمان پر

جاسکتا ہے نہ بعد موت روح اس آیت

کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آسمان

کے دروازے نہ کھولے جانے کے یہ معنی

ہیں کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول

سے محروم رہتے ہیں۔

۶۹ اور یہ حال تو کفار کا جنت میں

داخل ہونا حال کیونکہ حال پر جو موت

ہو وہ حال ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا

کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے

۷۰ مجرمین سے یہاں کفار مراد ہیں

کیونکہ اوپر ان کی صفت میں آیات الکیہ کی

تکذیب اور ان سے تکبر کرنے کا بیان

ہو چکا ہے۔

۷۱ یعنی اوپر نیچے ہر طرف سے آگ انھیں

گھیرے ہوئے ہے۔

۷۲ جو دنیا میں ان کے درمیان تھے او

طہستیں صاف کر دی گئیں اور ان میں پس

میں نہ باقی رہی مگر محبت و مودت حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہم اہل

بدر کے حق میں نازل ہوا اور یہ بھی آپ سے

مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اُمید ہے کہ میں اور عثمان اور زبیر ان میں سے ہوں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے دُزخنا مافی صدورہم من بغل فرمایا حضرت علی

رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد نے رفض کی بیخ و بنیاد کا قلع قمع کر دیا ۷۳ مومنین جنت میں داخل ہوتے وقت۔

هَؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَاتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ قَالَ لِكُلِّ  
انہوں نے ہم کو بہکایا تھا تو انھیں آگ کا دونا عذاب دے

ضِعْفٌ وَلٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۶۷﴾ وَقَالَتْ اُولٰٓئِهِمْ لِاٰخِرَتِهِمْ فَمَا كَانَ  
دونا ہے ۶۳ مگر تمہیں خبر نہیں ۶۴ اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے تو تم کچھ ہم سے اچھے

لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿۶۸﴾  
نہ رہے ۶۵ تو چکھو عذاب بدلہ اپنے کیئے کا ۶۶

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بَايَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّرُ لَهُمْ اَبْوَابُ  
وہ جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے

السَّمٰوٰتِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی يَلْبِغَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ  
جائیں گے ۶۷ اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں جب تک سوئی کے ناکے اونٹ داخل نہ ہو ۶۸

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِّنْ  
اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ۶۹ انھیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا ۷۰

فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِيْنَ ﴿۷۰﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
اور ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ  
اور طاقت بھر اچھے کام کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں

الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ  
انھیں اس میں ہمیشہ رہنا اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ لئے

غُلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ اَنْهٰرٌ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ  
۷۲ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ۷۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے

۷۴ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ۷۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے

۷۵ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ۷۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے

۷۶ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ۷۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے

۷۷ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ۷۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے

۷۸ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ۷۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے

۷۹ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ۷۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے



۳۲ اور ہمیں ایسے عمل کی توفیق دی جس کا یہ اجر و ثواب ہے اور ہم پر فضل و رحمت فرمائی اور اپنے کم سے عذاب جہنم سے محفوظ کیا ۳۲ اور جو انہوں نے ہمیں دنیا میں ثواب کی خبریں

الاعراف ۷

۲۲۶

ولوا نشا ۸

دیں وہ سب ہم نے عیاں دیکھ لیں ان کی ہدایت ہمارے لئے کمال لطف و کرم تھا۔ ۵۵ مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب جنتی جنت میں داخل ہونگے ایک مذاکرے والا پکارے گا تمہارے لئے زندگانی ہے کبھی نہ مرو گے تمہارے لئے تندرستی ہے کبھی بیماری نہ ہو گے تمہارے لئے عیش ہے کبھی تنگ حال نہ ہو گے جنت کو میراث فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ وہ محض اللہ کے فضل سے حاصل ہوئی ۵۶ اور رسولوں نے فرمایا تھا کہ ایمان و طاعت پر اجر و ثواب پاؤ گے۔ ۵۷ کفر و نافرمانی پر عذاب کا۔ ۵۸ اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں۔ ۵۹ یعنی یہ چاہتے ہیں کہ دین الہی کو بدل دین اور جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے اس میں تغیر ڈال دیں (خازن)۔ ۶۰ جس کو اعراف کہتے ہیں۔ ۶۱ یہ کس طبقہ کے ہونگے اس میں بہت مختلف اقوال ہیں ایک قول تو یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہونگے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں وہ اعراف پر ٹھہرے رہیں گے جب اہل جنت کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سلام کرس گے اور دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کھینچے گی یا رب ظالم قوم کے ساتھ نہ کر آخر کار جنت میں داخل کئے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں شہید ہوئے مگر ان کے والدین ان سے ناراض تھے وہ اعراف میں ٹھہرائے جائیں گے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ ایسے ہیں کہ ان کے والدین میں سے ایک ان سے راضی ہو ایک ناراض تھا وہ اعراف میں رکھے جائیں گے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اعراف کا مرتبہ اہل جنت سے کم ہے مجاہد کا قول یہ ہے اعراف میں صلواتی علماء ہونگے اور انکا وہاں قیام اس لئے ہوگا کہ دوسرے ان کے فضل و شرف کو دیکھیں اور ایک قول یہ ہے کہ اعراف میں انبیاء ہونگے اور وہ اس مکان عالی میں تمام اہل قیامت پر ممتاز کیئے جائیں گے اور انکی فضیلت اور ترقی عالیہ کا اظہار کیا جائیگا تاکہ جنتی اور دوزخی ان کو دیکھیں اور وہ ان سب کے احوال اور ثواب و عذاب کے مقدار و احوال کا معائنہ کرس ان قولوں پر اصحاب اعراف جنتیوں میں سے افضل لوگ ہونگے کیونکہ وہ باقیوں سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں ان تمام اقوال میں کچھ تناقض نہیں ہے اسلئے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اعراف میں ٹھہرائے جائیں اور ہر ایک کے ٹھہرانے کی حکمت جدا گانہ ہو ۶۲ دونوں فریق سے جنتی اور دوزخی مادیں جنتیوں کے چہرہ سفید اور دوزخیوں کے چہرہ سیاہ اور انکھیں نیلی ہیں ان کی علامتیں ہیں ۶۳ اعراف والے ابھی تک ۱۸۷ اعراف والوں کی۔

هَذَا نَالِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ

ہمیں اس کی راہ دکھائی ۳۲ اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا بیشک ہمارے رب

رَسُولُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ أَوْ رِثْتُمْوهَا بِمَا

کے رسول حق لائے ۳۲ اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی ۵۵ صلہ

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۱۶ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ النَّارِ أَنْ قَدْ

تمہارے اعمال کا اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ ہمیں تو

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ

مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا ۵۶ تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے ۵۷ سچا وعدہ

حَقًّا ۱۷ قَالُوا نَعَمْ فَلَذُنْ مُوَدِّنَ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى

تمہیں دیتا تھا بولے ہاں اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں

الظَّالِمِينَ ۱۸ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا

پر جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ۵۸ اور اس سے کجی چاہتے ہیں ۵۹

وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ۱۹ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ

اور آخرت کا انکار رکھتے ہیں اور جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے ۶۰ اور اعراف پر کچھ مرد ہونگے

رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وَنَادُوا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ

۶۱ کہ دونوں فریق کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ۶۲ اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ

سَلِّمُوا عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ۲۰ وَإِذَا صُرِفَتْ

سلام تم پر یہ ۶۳ جنت میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں اور جب ان کی ۶۴

أَبْصَارُهُمْ تَلْقَا أَصْحَابَ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں گی کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے

میں رکھے جائیں گے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اعراف کا مرتبہ اہل جنت سے کم ہے مجاہد کا قول یہ ہے اعراف میں صلواتی علماء ہونگے اور انکا وہاں قیام اس لئے ہوگا کہ دوسرے ان کے فضل و شرف کو دیکھیں اور ایک قول یہ ہے کہ اعراف میں انبیاء ہونگے اور وہ اس مکان عالی میں تمام اہل قیامت پر ممتاز کیئے جائیں گے اور انکی فضیلت اور ترقی عالیہ کا اظہار کیا جائیگا تاکہ جنتی اور دوزخی ان کو دیکھیں اور وہ ان سب کے احوال اور ثواب و عذاب کے مقدار و احوال کا معائنہ کرس ان قولوں پر اصحاب اعراف جنتیوں میں سے افضل لوگ ہونگے کیونکہ وہ باقیوں سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں ان تمام اقوال میں کچھ تناقض نہیں ہے اسلئے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اعراف میں ٹھہرائے جائیں اور ہر ایک کے ٹھہرانے کی حکمت جدا گانہ ہو ۶۲ دونوں فریق سے جنتی اور دوزخی مادیں جنتیوں کے چہرہ سفید اور دوزخیوں کے چہرہ سیاہ اور انکھیں نیلی ہیں ان کی علامتیں ہیں ۶۳ اعراف والے ابھی تک ۱۸۷ اعراف والوں کی۔



۵  
ع  
۱۲

۵۵ کفار میں سے۔

۵۶ اور اہل اعراف غریب مسلمانوں کی طرف اشارہ کر کے کفار سے کہیں گے۔

۵۷ جن کو تم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور۔

۵۸ اب دیکھ لو کہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس فرقت و اقترام کے ساتھ ہیں۔

۵۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

مروی ہے کہ جب اعراف والے جنت میں

چلے جائیں گے تو دوزخیوں کو بھی طمع و مانگی

ہوگی اور وہ عرض کریں گے یا رب جنت میں

ہمارے رشتہ دار ہیں اجازت فرما کہ ہم انھیں

دیکھیں ان سے بات کر سں اجازت دی جائیگی

تو وہ اپنے رشتہ داروں کو جنت کی نعمتوں

میں دیکھیں گے اور پہچانیں گے لیکن اہل جنت

ان دوزخی رشتہ داروں کو نہ پہچانیں گے کیونکہ

دوزخیوں کے منہ کا لہے ہوں گے صورتیں

گہر گئی ہوں گی تو وہ جنتیوں کو نام لے لے کر

پجاریں گے کوئی اپنے باپ کو پجارے گا

کوئی بھائی کو اور کہے گا میں جل گیا نیچر پر

پانی ڈالو اور تمہیں اللہ نے دیا ہے کھانے کو

دو اس پر اہل جنت۔

۶۰ کہ حلال و حرام میں اپنی ہوائے نفس کے

تابع ہوئے جب ایمان کی طرف انھیں دعوت

دی گئی تمسخر کرنے لگے۔

۹۱ اس کی لذتوں میں آخرت کو بھول گئے

۹۲ قرآن شریف۔

۹۳ اور وہ نذر قیامت ہے۔

ساتھ نہ کر اور اعراف والے کچھ مردوں کو ۵۵ پجاریں گے جنھیں ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں

قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تُسْتَكْبِرُونَ ﴿۵۶﴾ اَهُؤُلَاءِ

کہیں گے تمہیں کیا کام آیا تمہارا جتھا اور وہ جو تم غرور کرتے تھے ۵۶ کیا یہ ہیں

الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ

وہ لوگ ۵۷ جن پر تم متیں کھاتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کچھ نہ کرے گا ۵۷ ان سے تو کہا گیا کہ جنت میں

عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿۵۸﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ

جاؤ نہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم اور دوزخی بہشتیوں

الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْكُمْ أَلَيْسَ الْبَاءُ أَوْ مِتَّارُكُمْ اللَّهُ قَالُوا

کو پجاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا ۵۹ کہیں گے

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهَا عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿۶۰﴾ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا

بیشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا ۶۰

وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنسِفُكُمْ كَمَا نَسَوُا الْآلَاءَ

اور دنیا کی زلیست نے انھیں فریب دیا ۶۱ تو آج ہم انھیں چھوڑ دیں گے جیسا انھوں نے اس دن کے

يَوْمَهُمْ هَذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿۶۲﴾ وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ

لئے کا خیال چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے اور بیشک ہم ان کے پاس ایک

كِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۶۳﴾

کتاب لائے ۶۲ جسے ہم نے ایک بڑے علم سے مفصل کیا ہدایت و رحمت ایمان والوں کے لئے

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلَهُ يَقُولُ الَّذِينَ

کا ہے کی راہ دیکھتے ہیں مگر اس کی کہ اس کتاب کا کہا ہوا انجام سامنے آئے جس دن اس کا بتایا انجام اتع ہوگا ۶۳ بول انھیں گے

کے



یا خفا، بعض کہتے ہیں کہ خفا، افضل ہے کیونکہ وہ ریاسے بہت دور ہے بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لیے کہ اس سے دوسروں کو رغبت عبادت پیدا ہوتی ہے ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لیے خفا افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشہ ریا نہ ہو تو اظہار افضل ہے بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے نماز فرض مسجدی میں بہتر ہے اور زکوٰۃ کا اظہار کر کے دینا بھی افضل ہے اور نفل عبادت میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں خفا، افضل ہے دعائیں میں سے بڑھانے کی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے۔

۱۰۱۔ اکرہ مصیبت و ظلم کر کے ۱۰۲۔ انبیاء کے تشریف لانے کی حق کی دعوت فرمانے احکام بیان کرنے عدل قائم فرمانے کے بعد۔



۱۲۰۔ بارش اور رحمت سے یہاں مینہ مراد ہے ۱۲۱۔ اچھا بارش نہ ہوئی تھی بسرو نہ جماتا تھا ۱۲۲۔ یعنی جس طرح مردہ زمین کو ویرانی کے بعد زندگی عطا فرماتا اور اس کو سرسبز اور شاداب

فرماتا ہے اور اس میں بھی تہی درت پھیل  
پھول پیدا کرتا ہے ایسے ہی مردوں کو  
قبروں سے زندہ کر کے اٹھائے گا کیونکہ جو  
خشک لکڑی سے ترو تازہ پھل پیدا کرنے  
پر قادر ہے اُس سے مردوں کا زندہ کرنا کیا  
عبید ہے قدرت کی یہ نشانی دیکھ لینے کے بعد  
عاقل سلیم الحواس کو مردوں کے زندہ کئے  
جانے میں کچھ تردد باقی نہیں رہتا۔

۱۴۔ **ف**۔ اے کافر کی مثال ہے کہ

۱۴۔ **ف**۔ اے کافر کی مثال ہے کہ



۱۱۳ جس کو تم خوب جانتے اور اس کے نسب کو پہچانتے ہو۔

۱۱۴ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو۔

۱۱۵ ان پر ایمان لائے اور۔

۱۱۶ جسے حق نظر آتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان کے دل اندھے تھے نور معرفت سے ان کو بہرہ نہ تھا۔

۱۱۷ یہاں عاد اداوی مراد ہے یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور عاد ثانیہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اسی کو تمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے (جمل)۔

۱۱۸ ہود علیہ السلام نے۔

۱۱۹ اللہ کے عذاب کا۔

۱۲۰ یعنی رسالت کے دعویٰ میں سچا نہیں جانتے۔

۱۲۱ کفار کا حضرت ہود علیہ السلام کی جناب میں یہ گستاخ کلام کہ تمہیں یہ یقین سمجھتے ہیں جبکہ گمان کرتے ہیں انتہا درجہ کی بے ادبی اور کینگی قبیح اور وہ مستحق اس بات کے تھے کہ انہیں سخت ترین جواب دیا جاتا مگر آپ نے اپنے اخلاق و ادب اور شانِ علم سے جو جواب دیا اس میں شانِ مقابلہ ہی نہ پیدا ہونے دی اور ان کی جہالت سے چشم پوشی فرمائی اس سے دنیا کو سبق ملتا ہے کہ سبھا اور بد خصال لوگوں سے اس طرح غلطی کرنا چاہیئے مگر آپ نے اپنی رسالت اور خیر خواہی و امانت کا ذکر فرمایا اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہل علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔

۱۲۲ یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے۔

رَبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٢٣﴾

طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت ۱۱۳ کہ وہ تمہیں ڈرائے اور تم ڈرو اور کہیں تم پر رحم ہو

فَكَذَّبُوهُ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ

تو انہوں نے اسے ۱۱۴ جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو ۱۱۵ اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں چھلانے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ﴿١٢٤﴾ وَإِلَىٰ عَادِ أَخَاهُمْ

والوں کو ڈب دیا بیشک وہ اندھا گروہ تھا ۱۱۶ اور عاد کی طرف ۱۱۷ انکی برادری

هُودًا قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ

سے ہود کو پہچانا ۱۱۸ کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٥﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرِيكَ

تو کیا تمہیں ڈر نہیں ۱۱۹ اس کی قوم کے سردار بولے بے شک ہم تمہیں

فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَذَّابِينَ ﴿١٢٦﴾ قَالَ يَقَوْمِ لَيْسَ

بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں ۱۲۰ کہا اے میری قوم مجھے یہ یقین

بِي سَفَاهَةٍ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أُبَلِّغُكُمْ

سے کیا علاقہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں ۱۲۱ تمہیں اپنے رب کی

رِسَالَتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴿١٢٨﴾ أَوْ عَجِبْتُمْ أَنِ جَاءَكُمْ

رسالتیں پہنچتا ہوں اور تمہارا مستند خیر خواہ ہوں ۱۲۲ اور کیا تمہیں اسکا اچھا ہوا کہ تمہارے

ذَكَرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَأَذْكُرُوا

پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں سے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو

إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین کیا ۱۲۳ اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ

جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین کیا ۱۲۳ اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ



۱۲۳۰ اور بہت فیلدہ قوت و طیل قامت غایت کیا ۱۲۴۰ اور ایسے غم پر ایمان لاؤ اور طاعات و عبادات بجا لا کر اس کے احسان کی شکر گزاری کرو ۱۲۵۰ یعنی اپنے عبادت خانہ سے حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کی بستی سے علیحدہ ایک تنہائی کے مقام میں عبادت کیا کرتے تھے جب آپ کے پاس وحی آئی تو قوم کے پاس آکر سنا دیتے ۱۲۶۰ بت ۱۲۷۰ وہ عذاب ۱۲۸۰ حضرت ہود علیہ السلام نے ۱۲۹۰ اور تمہاری سرکشی سے تم پر عذاب آنا واجب و لازم ہو گیا ۱۳۰۰ اور انہیں پوجنے لگے اور مبودمانے لگے یا وجود یکہ ان کی کچھ حقیقت ہی نہیں ہے اور الوہیت کے منہی سے قطعاً خالی و عاری ہیں ۱۳۱۰ عذاب الہی کا ۱۳۲۰ جو ان کے متبع تھے اور ان پر ایمان لائے تھے ۱۳۳۰ اس عذاب سے جو قوم ہود پر اتار ۱۳۴۰ اور حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کرتے ۱۳۵۰ اور اس طرح ہلاک کر دیا کہ ان میں ایک بھی نہ بچا مگر واقعہ یہ ہے کہ قوم طاغوت

میں رہتی تھی جو عمان و حضرموت کے درمیان علاقہ میں سے ایک ریگستان ہے انہوں نے زمین کو فسق سے بھر دیا تھا اور دنیا کی قوموں کو اپنی جفا کاریوں سے اپنے زور قوت کے زعم میں نال کر ڈالا تھا یہ لوگ بت پرست تھے ان کے ایک بت کا نام صداد ایک کا صمود ایک کا ہبار تھا اللہ تعالیٰ نے ان میں حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے انہیں توحید کا حکم دیا شرک و بت پرستی اور ظلم و جفا کاری کی ممانعت کی اور وہ لوگ منکر ہوئے آپ کی تکذیب کرنے لگے اور کہنے لگے ہم سے زیادہ زور و زور و کون ہے چند آدمی ان میں سے حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تھوڑے تھے اور اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے ان مومنین میں سے ایک شخص کا نام مرثدا بن سعد بن عسیر تھا وہ اپنا ایمان مخفی رکھتے جب قوم نے سرکشی کی اور اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کی اور زمین میں فساد کیا آدم کا رول میں زیادتی کی اور بڑی مضبوطی سے بنائیں معلوم ہوتا تھا کہ انہیں گمان ہے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں گے جب انکی نوبت پہنچے تب تک ہونجی تو اللہ تعالیٰ نے بارش روک دی تین سال بارش ہوتی اب وہ بہت مصیبت میں مبتلا ہوئے اور اس زمانہ میں دستور یہ تھا کہ جب کسی بایا مصیبت نازل آتی تھی تو لوگ بیت اللہ الحرام میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سہی کی دعا کرتے تھے ہی ان لوگوں نے ایک ذہبت اللہ کو رو دیا اس فتنہ میں فل بن غنمہ اوسیم بن ہزال اور غنم بن سعد تھے یہ وہی صاحب ہیں جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے اس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں عاملت کی سکونت تھی او

بَصُطَةً ۱۲۳۰ فَادْكُرُوا الْآلَاءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا  
بُرْصًا ۱۲۳۰ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ۱۲۴۰ کہ ہمیں تمہارا بھلا ہو  
اِحْتِنًا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا  
کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو ۱۲۵۰ کہ ہم ایک اللہ کو پوئیں اور جو ۱۲۶۰ ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انہیں  
فَاِنَّا بِمَا تَعْبُدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ  
چھوڑیں تو لاؤ ۱۲۷۰ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو - کہا ۱۲۸۰ ضرور تم پر  
عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ اَتَجَادِلُوْنِنِيْ فِیْ اَسْمَاءِ  
تمہارے رب کا عذاب اور غضب پڑ گیا ۱۲۹۰ کیا مجھ سے خالی ان ناموں میں جھگڑا ہے  
سَمَّيْتُمُوهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ  
جو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ۱۳۰۰ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری  
فَاَنْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجِبْنٰهُ وَالَّذِیْنَ  
تو راستہ دیکھو ۱۳۱۰ میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں تو ہم نے اُسے اور اُسکے ساتھ والوں کو ۱۳۲۰  
مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَاۤیْرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا كَانُوْا  
اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی ۱۳۳۰ اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ۱۳۴۰ تھے ان کی جڑ کاٹ دی ۱۳۵۰ اور وہ  
مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اٰخَاھُمْ صٰلِحًا قَالَ یَقُوْمِ اَعْبُدُوْا اللّٰهَ  
ایمان والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ۱۳۶۰ انکی برادری سے صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو  
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ۱۳۷۰ قَدْ جَآءَکُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ ۱۳۸۰  
اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ۱۳۹۰ روشن دلیل  
نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیۃٌ فَذُرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمْسُوْهَا  
آئی ۱۴۰۰ یہ اللہ کا ناقہ ہے ۱۴۱۰ تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے

ان لوگوں کا سردار معاویہ بن کبر تھا اس شخص کا نامہال قوم عادیں تھا اسی علاقہ سے یہ وفد مکہ مکرمہ کے حوالی میں معاویہ بن کبر کے یہاں مقیم ہوا اس نے ان لوگوں کا سمت اکرام کیا نہایت خاطر و مدارات کی یہ لوگ وہاں شراب پیتے اور بانڈیوں کا ناچ دیکھتے تھے اس طرح انہوں نے عیش و نشاط میں ایک مہینہ بسر کیا وہ یہ کو خیال آیا کہ یہ لوگ تو راحت میں پڑ گئے اور قوم کی مصیبت کو بھول گئے جو وہاں گرفتار ہلاک ہو کر معاویہ بن کبر کو خیال بھی تھا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کچھ کہے تو شاید وہ یہ خیال کریں کہ اب اس کو مزہ بانی گراں گزرنے لگی ہے اس لیے اس نے نگالے والی باندی کو ایسے اشارے جن میں قوم عادی کی حاجت کا تذکرہ تھا جب باندی نے وہ نظم گائی تو ان لوگوں کو یاد آیا کہ ہم اس قوم کی مصیبت کی فریاد کرنے کے لیے مکہ مکرمہ بھیجے گئے ہیں اب انہیں خیال ہوا کہ حرم شریف میں داخل ہو کر قوم کے لیے پانی برسنے کی دعا کریں اس وقت مرثدا بن سعد نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہاری دعا سے بانی نہ برے گا لیکن اگر تم اپنے نبی کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو تو بارش ہوگی اور اس وقت مرثدا نے اپنے اسلام کا اظہار کر دیا ان لوگوں نے مرثدا کو چھوڑ دیا اور خود کو مکہ مکرمہ کا دعا کی اللہ تعالیٰ نے تین ابراہیمہ ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور آسمان سے ندا ہوئی کہ قیل اپنے اور اپنی قوم کے لیے ان میں سے ایک ابر



اختیار کراس لئے ابرسیاہ کو اختیار کیا باس خیال کراس سے بہت پانی برسے گا چنانچہ وہ ابر قوم عاد کی طرقت بڑھا اور وہ لوگ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے مگر اس میں سے ایک ہو چلی وہ اس شدت کی تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں لے جاتی تھی یہ دیکھ کر وہ لوگ گھروں میں داخل ہوئے اور اپنے دروازے بند کر لیے مگر ہوا کی تیزی سے بچ نہ سکے اس نے دروازے بھی اکھیر دیئے اور ان لوگوں کو ہلاک بھی کر دیا اور قدرت الہی سے سیاہ پرندے نمودار ہوئے جنہوں نے ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا حضرت ہود منین کو لے کر قوم سے جدا ہو گئے تھے اس لیے وہ سلامت رہے قوم کے ہلاک ہونے کے بعد ایمانداروں کو ساتھ لے کر مکہ مکر تشریف لائے اور آخر عمر شریف تک وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے۔

۱۳۶۹ ہجری محرم و شام کے درمیان سندھ میں حجر میں رہتے تھے۔

۱۳۷۰ میرے صدق نبوت پر۔

۱۳۸۰ جس کا بیان یہ ہے کہ۔

۱۳۹۰ جو کسی بیٹھ میں رہا نہ کسی بیٹھ میں نہ کسی سرے پیدا ہوا نہ مادہ سے نہ محل میں نہ اس کی خلقت تدبیر کا کمال کو پہنچی بلکہ طریقہ عادیہ کے خلاف وہ پہاڑ کے ایک پتھر سے دفعتاً پیدا ہوا اس کی یہ پیدائش معجزہ ہے پھر وہ ایک دن پانی پیتا ہے اور تمام قبیلہ نمود ایک دن یہ بھی معجزہ ہے کہ ایک ناقہ ایک قبیلہ کے برابر پی جائے اس کے علاوہ اس کے پینے کے روز اس کا دودھ دوہا جاتا تھا اور وہ آتنا ہوتا تھا کہ تمام قبیلہ کو کافی ہو اور پانی کے قائم مقام ہو جائے یہ بھی معجزہ اور تمام وحوش و حیوانات اس کی باری کے روز پانی پینے سے باز رہتے تھے یہ بھی معجزہ اتنے معجزات حضرت صالح علیہ السلام کے صدق نبوت کی زبردست گنجین ہیں۔

سُوءٌ فَيَاخُذُكُمْ عَذَابُ الْيَمِّ ۖ وَادْكُرُوا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ

بُتھ نہ لگاؤ ۱۳۹۰ کہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا اور یاد کرو ۱۳۹۱ جب تم کو عاد کا جانشین کیا

مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُوءِ

اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو ۱۳۹۲

قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا فَاذْكُرُوا الْآءَ اللَّهِ وَلَا تَعْشُوا

اور پہاڑوں میں مکان تراشتے ہو ۱۳۹۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ۱۳۹۴ اور زمین میں

فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۖ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ

فساد مچاتے نہ پھرو اس کی قوم کے تکبر والے

قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتَضَعُّوا لِمَنْ أَمِنْ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ

یکزور مسلمانوں سے بولے کیا تم جانتے ہو

أَنْ صَلَحًا مُرْسَلٌ مِّنْ رَبِّهِ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۖ

کہ صالح اپنے رب کے رسول ہیں بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں ۱۳۹۵

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ كَفِرُونَ ۖ

متکبر بولے جس پر تم ایمان لائے ہمیں اس سے انکار ہے

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يُصْلِحُ ائْتِنَا

پس ۱۳۹۶ ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح ہم پر

بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۖ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

لے آؤ ۱۳۹۷ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو تو انہیں زلزلے آیا

فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جُثَثِينَ ۖ فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَاقَوْمِ

تو صبح کو اپنے گھروں میں اونڈھے پڑے رہ گئے تو صالح نے اُن سے منہ پھیرا ۱۳۹۸ اور کہا اے میری قوم

۱۴۰۰ نہ مارو نہ بکاؤ اگر ایسا کیا تو یہی نتیجہ ہوگا ۱۴۰۱ اے قوم نمود ۱۴۰۲ موسم گرما میں آرام کرنے کے لیے ۱۴۰۳ موسم سرما کے لیے ۱۴۰۴ اور اس کا شکر بجالاؤ ۱۴۰۵ ان کے دین کو قبول کرتے ہیں ان کی رسالت کو مانتے ہیں ۱۴۰۶ اے قوم نمود ۱۴۰۷ عذاب ۱۴۰۸ جبکہ انہوں نے سرکشی کی منقول ہے کہ ان لوگوں نے چار شنبہ کو ناقہ کی کوچیں کاٹ لیں تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس کے بعد تین روز زندہ رہو گے پہلے روز تمہارے سب کے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ تیسرے روز سیاہ چوتھے روز عذاب آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور کیشنبہ کو دوپہر کے قریب آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے ان لوگوں کے دل بھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے۔



۱۲۹ جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغمبر ہیں آپ اہل سدوم کی طرف بھیجے گئے اور جب آپ کے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام اردن میں اترے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہل سدوم کی طرف مبعوث کیا آپ ان لوگوں کو دین حق کی دعوت دیتے تھے اور فعل پرست روکتے تھے جیسا کہ آیت شریفہ میں ذکر آتا ہے۔

۱۵۱ ایسی ان کے ساتھ فعلی کرتے ہو۔  
۱۵۱ اگر حلال کو چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہوئے اور ایسے خبیث فعل کا ارتکاب کیا انسان کو شہوت لقاے نسل اور دنیا کی آبادی کے لیے دی گئی ہے اور عورتیں عمل شہوت و نسل بنائی گئی ہیں کہ ان سے بطریق معروف حسب اجازت شرع اولاد حاصل کی جائے جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حل رہتا ہے نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیات کے اور کیا ہے علمائے سیر و اخبار کا بیان ہے کہ قوم لوط کی بستیاں نہایت سرسبز و شاداب تھیں اور وہاں غلہ اور پھل بکثرت پیدا ہوتے تھے زمین کا دوسرا

خطہ اس کا مثل نہ تھا اس لیے جا بجائے لوگ یہاں آتے تھے اور انھیں پریشان کرتے تھے ایسے وقت میں اٹیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور ان سے کہنے لگا کہ اگر تم مہانوں کی اس کثرت سے نجات چاہتے ہو تو جب وہ لوگ آئیں تو ان کے ساتھ بد فعلی کرو اس طرح یہ فعل بد انھوں نے شیطان سے سیکھا اور ان میں رائج ہوا۔

۱۵۲ یعنی حضرت لوط اور ان کے تبعین۔

۱۵۳ اور پاکیزگی ہی اچھی ہوتی ہے وہی

قابل مرج ہے لیکن اس قوم کا ذوق اتنا خراب ہو گیا تھا کہ انھوں نے اس صفت صبح کو عیب قرار دیا ۱۵۴ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو ۱۵۵ وہ کافر تھی اور اس قوم سے محبت رکھتی تھی ۱۵۶ عجیب طرح کا جس میں ایسے تاجر رہے کہ گندہ حک اور آگ سے مرکب تھے ایک قول یہ ہے کہ بستی میں رہنے والے جو ہاں مقیم تھے وہ تو زمین میں دھنسا دیئے گئے اور جو سفر میں تھے وہ اس بارش سے ہلاک کئے گئے ۱۵۷ مجاہد نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انھوں نے اپنا بازو قوم لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خطہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب پہنچ کر اس کو اونچا کر کے گر دیا اس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی ۱۵۸ حضرت شعیب علیہ السلام نے ۱۵۹ جس سے میری موت و رسالت یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے اس دلیل سے سبغہ مراد ہے ۱۶۰ ان کے حق بیانت داری کے ساتھ پورے ادا کرو۔

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَكِنْ لَا تُحِبُّونَ

بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرضی

الْمُصْحِحِينَ ۷۹ وَلَوْ طَا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اَتَاَتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ

ہی نہیں اور لوط کو بھیجا ۱۲۹ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ۸۰ اِنَّكُمْ لَتَاَتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو

مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۸۱ وَمَا كَانَ جَوَابَ

۱۵۱ عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ۱۵۱ اور اُس کی قوم کا

قَوْمِهِ اِلَّا اَنْ قَالُوا اَخْرِجُوهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

کچھ جواب نہ تھا مگر بھی کہنا کہ اُن ۱۵۲ کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی

يَتَطَهَّرُونَ ۸۲ فَاَنْجَيْنَاهُ وَاَهْلَهُ اِلَّا امْرَاَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۸۳

چاہتے ہیں ۱۵۳ تو ہم نے اسے ۱۵۴ اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت وہ رہ جانیاں ۱۵۵ کی

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَاَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ۸۴

۱۵۵ اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا ۱۵۶ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا ۱۵۷

وَالِی مَدَیْنٍ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَقَوْمِ اَعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور مدین کی طرف انکی برادری سے شعیب کو بھیجا ۱۵۸ کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ فَاقِفُوا الْكُفْلَ

تمہارا کوئی معبود نہیں بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی ۱۵۹ تو ناپ اور

وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ

تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو ۱۶۰ اور زمین میں انتظام کے بعد



بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

فساد نہ پھیلانے یہ تمہارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ اور

لَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ

ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیاروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں

اللَّهُ مِنْ أَمْنٍ بِهِ وَتُبْغُونَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا

روکو ۱۶۱ اور اس پر ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے

فَكَثَرَكُمْ وَاَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝

اس نے تمہیں بڑھادیا ۱۶۲ اور دیکھو ۱۶۳ فساد یوں کا کیسا انجام ہوا اور اگر تم

طَائِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوا بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

میں ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میں نے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے نہ مانا ۱۶۴

فَاَصْبِرْ وَاَحْثَىٰ يَحْكُمُ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

تو بٹھریے رہو یہاں تک کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے ۱۶۵ اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ۱۶۶

قَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ الَّذِيْنَ اَسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمٍ لِّنُخْرِجَنَّكَ يٰ شُعَيْبُ

اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں اور تمہارے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيٰتِنَا اَوْ لِنَعُوْذَنَّ فِيْ مِلَّتِنَا قَالَ

ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آ جاؤ کہا ۱۶۷

اَوْ لَوْ كُنَّا كَرِهِيْنَ ۝ قَدْ افْتَرَيْنَا عَلٰی اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ

کیا اگرچہ ہم بیزار ہوں ۱۶۸ ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر تمہارے دین

مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجَّسْنَا اللّٰهُ مِنْهَا وَمَا يَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّعُوْذَ

میں آ جاؤں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے ۱۶۹ اور ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے

۱۶۱ اور دین کا اتباع کرنے میں لوگوں کے لیے سدا راہ بنو۔

۱۶۲ تمہاری تعداد زیادہ کر دی تو اس کی نعمت کا شکر کرو اور ایمان لاؤ۔

۱۶۳ یہ نگاہ عبرت کھلی امتوں کے احوال اور گزری ہوئے زمانوں میں سرکشی کرنے والوں کے انجام و مال دیکھو اور سوچو۔

۱۶۴ یعنی اگر تم میری رسالت میں اختلاف کر کے دو فرقے ہو گئے ایک فریق نے مانا اور ایک منکر ہوا۔

۱۶۵ اور اللہ تصدیق کرنے والے ایمانداروں کو عزت دے اور ان کی مدد فرمائے اور جھٹلانے والے منکرین کو ہلاک کرے اور انہیں غناہ دے۔

۱۶۶ کیونکہ وہ حاکم حقیقی ہے۔

۱۶۷ حضرت شعیب علیہ السلام نے

۱۶۸ حاصل مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارا دین نہ قبول کریں گے اور اگر تم نے ہم پر جبر کیا جب بھی نہ مانیں گے کیونکہ

۱۶۹ اور تمہارے دین باطل کے قبح و فساد کا علم دیا ہے۔



۱۷ اور اس کو ہلاک کرنا منظور ہو اور ایسا ہی مقدر ہو۔

۱۸ انہی تمام امور میں وہی ہمیں ایمان پر ثابت رکھے گا وہی زیادات ایقان کی توفیق دیگا۔

۱۹ زباج نے کہا کہ اس کے یہ منی ہو سکتے ہیں کہ اسے رب ہمارے امر کو ظاہر فرمائے مراد اس سے یہ ہے کہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس سے ان کا باطل پر ہونا اور حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے مہتممین کا حق پر ہونا ظاہر ہو۔

۲۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر جہنم کا دروازہ کھولا اور ان پر دوزخ کی شدت گرمی بھیجی جس سے سانس بند ہو گئے اب نہ انہیں سایہ کام دیتا تھا نہ پانی انی حالت میں وہ تہ غازیہ داخل ہوئے تاکہ وہاں انہیں کچھ امن ملے لیکن وہاں باہر سے زیادہ گرمی تھی وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جس میں نہایت سرد اور خوش گوار ہوا تھی اس کے سایہ میں آئے اور ایک نے دوسرے کو پکار پکار کر جمع کر لیا مرد عورتیں بچے سب مجتمع ہو گئے تو وہ حکم ابھی آگ بن کر پڑا

۲۱ اٹھا اور وہ اس میں اس طرح جل گئے جیسے بھاڑ میں کوئی چیز جھن جاتی ہے قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب ایک کی طرف بھی مبعوث فرمایا تھا اور اہل مدین کی طرف بھی اصحاب ایک تو اسے ہلاک کیے گئے اور اہل مدین زلزلہ میں گرفتار ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہو گئے

۲۲ جب ان پر عذاب آیا ۲۳ اگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے ۲۴ جس کو اس کی قوم نے نہ جھٹلایا ہو ۲۵ فقر و غلہ تھی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا ۲۶ امیر چھڑیں تو بکریں حکم انہی کے مطیع نہیں ۲۷ کہ سختی و تکلیف کے بعد راخت و آسائش پہنچنا اور بدنی و مالی نعمتیں ملنا اطاعت و شکر گزاری کا سدھی ہے ۲۸ ان کی تعداد بھی زیادہ ہوئی اور مال بھی بڑھے۔

۲۹ میں نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی ۳۰ یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے ۳۱ اور بولے

فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا

دین میں آئے مگر یہ کہ اللہ چاہے ۳۲ جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے

عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ

اللہ ہی پر بھروسہ کیا ۳۳ اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر ۳۴ اور

أَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَئِنْ

تیرا فیصلہ سب سے بہتر ہے اور اس کی قوم کے کافر سردار بولے کہ اگر تم

اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَخَسِرُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور تم نقصان میں رہو گے تو انہیں زلزلہ لے آیا

فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جُثَثِينَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا

تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ۳۵ شعیب کو جھٹلانے والے گویا ان

لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ۝

گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے شعیب کو جھٹلانے والے ہی تباہی میں پڑے

فَقَتَلُوا عَنْهُمْ وَقَالَ يَ قَوْمٍ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالِ رَبِّي وَنَصَحْتُ

تو شعیب نے ان سے منہ بھرا ۳۶ اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا اور

لَكُمْ فَكَيْفَ أُنصِي عَلَى قَوْمٍ مُّكَفِّرِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ

تمہارے بھلے کو نصیحت کی ۳۷ تو کیونکر غم کروں کافروں کا اور نہ بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی

مِّنْ نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَاءِ لَعَلَّهُمْ

نبی ۳۸ مگر یہ کہ اس کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا ۳۹ اگر وہ کسی طرح زاری کریں

يَضْرَعُونَ ۝ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَقَالُوا

پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی ۴۰ یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے ۴۱ اور بولے

۴۲ جب ان پر عذاب آیا ۴۳ اگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے ۴۴ جس کو اس کی قوم نے نہ جھٹلایا ہو ۴۵ فقر و غلہ تھی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا ۴۶ امیر چھڑیں تو بکریں حکم انہی کے مطیع نہیں ۴۷ کہ سختی و تکلیف کے بعد راخت و آسائش پہنچنا اور بدنی و مالی نعمتیں ملنا اطاعت و شکر گزاری کا سدھی ہے ۴۸ ان کی تعداد بھی زیادہ ہوئی اور مال بھی بڑھے۔

۴۹ میں نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی ۵۰ یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے ۵۱ اور بولے

۵۲ جب ان پر عذاب آیا ۵۳ اگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے ۵۴ جس کو اس کی قوم نے نہ جھٹلایا ہو ۵۵ فقر و غلہ تھی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا ۵۶ امیر چھڑیں تو بکریں حکم انہی کے مطیع نہیں ۵۷ کہ سختی و تکلیف کے بعد راخت و آسائش پہنچنا اور بدنی و مالی نعمتیں ملنا اطاعت و شکر گزاری کا سدھی ہے ۵۸ ان کی تعداد بھی زیادہ ہوئی اور مال بھی بڑھے۔



۱۸۱ یعنی زمانہ کا دستور ہی یہ ہے کبھی تکلیف ہوتی ہے کبھی راحت ہمارے باپ دادا پر بھی ایسے احوال گزر چکے ہیں اس سے ان کا مدعا یہ تھا کہ پچھلا زمانہ جو سختیوں میں گزرا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عقوبت و سزا نہ تھا تو اپنا دین ترک کرنا نہ چاہیے نہ ان لوگوں نے شدت و تکلیف سے کچھ نصیحت حاصل کی نہ راحت و آرام سے ان میں کوئی جذبہ شکر و طاعت پیدا ہوا وہ غفلت میں سرشار رہے۔

۱۸۲ جبکہ انہیں عذاب کا خیال بھی نہ تھا ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور بندوں کو گناہ و مکرشی ترک کر کے اپنے مالک کا رضا جوہنا چاہیے ۱۸۳ اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرتے اور جس خیر کو اللہ اور رسول نے منع فرمایا اس سے باز رہتے ۱۸۴ ہر طرف سے انہیں خیر پہنچتی وقت پر نافع اور مفید بارشیں ہوتیں ۱۸۵ زمین سے جیتی پھل بکثرت پیدا ہوتے رزق کی فراخی ہوتی امن و سلامتی رہتی آفتوں سے محفوظ رہتے۔

۱۸۵ اللہ کے رسولوں کو۔ ۱۸۶ اور انواع عذاب میں مبتلا کیا۔ ۱۸۷ کفار و کواہ وہ کلمہ کرم کے رہنے والے۔ ہوں یا گرد و پیش کے یا دور کیس کے۔ ۱۸۸ اور عذاب کے آنے سے غافل ہوں ۱۸۹ اور اس کے ڈھیل دینے اور دنیاوی نعمت دینے پر مغرور ہو کر اس کے عذاب سے بے فکر ہو گئے ہیں۔

۱۹۰ اور اس کے مخلص بندے اس کا خوف رکھتے ہیں ریح بن غنیم کی صافزادی نے ان سے کہا کیا سبب ہے میں کبھی ہوں سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے میں فرمایا اے نور نظر تیرا باپ شب کو سونے سے ڈرتا ہے یعنی یہ کہ غافل ہو کر سو جانا کہیں سبب عذاب نہ ہو۔

۱۹۱ جیسا کہ ہم نے ان کے مورثوں کو ان کی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا ۱۹۲ اور کوئی پند نصیحت نہیں مانتے ۱۹۳ قوم حضرت لوح اور عاد و ثمود اور قوم حضرت لوط و قوم حضرت شعیب کی ۱۹۴ تاکہ معلوم ہو کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اپنے دشمنوں یعنی کافروں کے مقابلہ میں مدد کیا کرتے ہیں ۱۹۵ یعنی ہجرت باہرات ۱۹۶ تا دم مرگ۔

قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۹۵ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا

بیشک ہمارے باپ دادا کو رنج و راحت پہنچے تھے ۱۸۱ تو ہم نے انہیں اچانک ان کی غفلت

لَا يَشْعُرُونَ ۹۵ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا

میں پکڑ لیا ۱۸۲ اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے ۱۸۳ تو ضرور ہم ان پر

بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا

آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے ۱۸۴ مگر انہوں نے توجہ نہ لیا ۱۸۵ تو ہم نے انہیں ان کے

يَكْسِبُونَ ۹۶ أَفَأَمِّنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ

کپے پر گرفتار کیا ۱۸۶ کیا بستیوں والے ۱۸۷ انہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ

نَائِمُونَ ۹۷ وَأَمِّنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضَعْفَىٰ وَهُمْ

سوتے ہوں ۱۸۸ کیا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب دن پڑھے آئے جب وہ کھیل رہے

يَلْعَبُونَ ۹۸ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ

ہوں ۱۸۹ کیا اللہ کی خفی تدبیر سے بے خبر ہیں ۱۹۰ تو اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی

الْخَسِرُونَ ۹۹ أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ

والے ۱۹۰ اور کیا وہ جو زمین کے مالکوں کے بعد اس کے وارث ہوئے انہیں اتنی ہدایت

أَهْلِهَا أَن لَّوْنَشَاءِ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

نہلی کہ ہم چاہیں تو انہیں ان کے گنہوں پر آفت پہنچائیں ۱۹۱ اور ہم ان کے دلوں پر مہر کرتے ہیں

فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۱۰۰ تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِهَا

کہ وہ کچھ نہیں سنتے ۱۹۲ یہ بستاں ہیں ۱۹۳ جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں ۱۹۴

وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا

اور بیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں ۱۹۵ لے کر آئے تو وہ ۱۹۶ اس قابل نہ تھے کہ وہ اس پر ایمان لاتے جسے

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰



مَنْ قَبْلُ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ﴿١١﴾ وَمَا وَجَدْنَا

جھٹلا چکے تھے ۱۹۷ اللہ نے ہی چھاپ لگا دیتا ہے کافروں کے دلوں پر ۱۹۸ اور ان میں اکثر کو

لَا كُثْرَتُهُمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَسِقِينَ ﴿١٢﴾ ثُمَّ

ہم نے قول کا سہانہ پایا ۱۹۹ اور ضرور ان میں اکثر کو بے حکم ہی پایا پھر

بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَكُلَّ مَلَأِهِ فَظَلَمُوا

ان ۲۰۰ کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں ۲۰۱ کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

بِهَاءٍ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٣﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ يُفِرُّونَ

بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی ۲۰۲ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مفسدوں کا اور موسیٰ نے کہا اے فرعون

إِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤﴾ حَقِيقٌ عَلَىٰ أَنْ لَا أَقُولَ عَلَىٰ

میں پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھے سزاوار ہے کہ اللہ پر نہ کہوں

اللَّهِ إِلَّا الْحَقُّ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ

مگر سچی بات ۲۰۳ میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں ۲۰۴ تو بنی اسرائیل

بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿١٥﴾ قَالَ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَلَيْتَ بِهَا إِنْ

کو میرے ساتھ چھوڑے ۲۰۵ بولا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو لاؤ

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٦﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ ﴿١٧﴾

اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک ظاہر اثر دہا ہو گیا ۲۰۶

وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّظَرِينَ ﴿١٨﴾ قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ

اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے بگمکے لگا ۲۰۷ قوم فرعون کے سردار بولے

فِرْعَوْنُ إِنَّ هَذَا السَّحَرُ عَلِيمٌ ﴿١٩﴾ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ

یہ تو ایک علم والا جادوگر ہے ۲۰۸ تمہیں تمہارے ملک ۲۰۹ سے نکالا

اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اٹھایا تو وہ مثل سابق عصا تھا ۲۱۰ اور اس کی روشنی اور جھک نور آفتاب پر غالب ہو گئی۔

۲۱۱ جس نے جادو سے نظر بند کی اور لوگوں کو عصا اثر دہا نظر آنے لگا اور گندمی رنگ کا ہاتھ آفتاب سے زیادہ روشن معلوم ہونے لگا ۲۱۲ مصر۔

۱۹۷ اپنے کفر و کذب پر جسے ہی رہے۔  
۱۹۸ جن کی نسبت اس کے علم میں ہے  
۱۹۹ کہ کفر پر قائم رہیں گے اور کبھی ایمان نہ  
لائیں گے۔

۱۹۹ انہوں نے اللہ کے عہد پورے نہ  
کئے ان پر جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد  
کرتے کہ یارب تو اگر اس سے ہمیں نجات دے  
تو ہم ضرور ایمان لائیں گے پھر جب نجات  
پالے عہد سے پھر جاتے (مدارک)۔

۲۰۰ انبیاء مذکورین۔  
۲۰۱ یعنی معجزات و اشیاء مثل بیضا و مصا۔  
۲۰۲ انہیں جھٹلایا اور کفر کیا۔

۲۰۳ کیونکہ رسول کی ہی شان ہے وہ کبھی  
غلط بات نہیں کہتے اور تبلیغ رسالت میں  
ان کا کذب ممکن نہیں۔

۲۰۴ جس سے میری رسالت ثابت ہے  
اور وہ نشانی معجزات ہیں۔

۲۰۵ اور اپنی قید سے آزاد کر دے تاکہ  
وہ میرے ساتھ ارض مقدس میں چلے جائیں  
جوان کا وطن ہے۔

۲۰۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے  
فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اثر دہا بن گیا زرد

رنگ مٹھ کھوٹے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا  
اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اور ایک جڑا اُس نے

۱۳ زمین پر رکھا اور ایک تھوڑی سی دیوار پر پھر  
۱۴ اس نے فرعون کی طرف رخ کیا تو فرعون اپنے  
۱۵ تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اس

کی رخ بھگ گئی اور لوگوں کی طرف رخ کیا تو  
اسی بھاگ بڑی کہ نہاروں آدمی آپس میں

کچل کر مر گئے فرعون گھیس جا کر چیخنے لگا  
اے موسیٰ تمہیں اسکی قسم جس نے تمہیں رسول

بنایا اس کو پکڑ لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں



۲۱۱ حضرت ہارون ۲۱۱ جو سحر میں ماہر ہو اور سب سے فائق چنانچہ لوگ روانہ ہوئے اور اطراف و بلاد میں تماشش کر کے جادو گروں کو لے آئے

۲۱۲ پہلے اپنا عصا۔

۲۱۳ جادو گروں نے حضرت موسیٰ علیہ

الصلوة والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو

مقدم کیا اور بغیر آپ کی اجازت کے

اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب

کا غرض انھیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے

انھیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا

۲۱۴ یہ فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام

کا اس لیے تھا کہ آپ ان کی کچھ پرواہ

نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے

کہ ان کے معجزے کے سامنے سحر ناکام و

مغلوب ہوگا۔

۲۱۵ اپنا سامان جس میں بڑے بڑے

رسے اور شہتیرے تھے تو وہ اتر دے نظر آنے

لگے اور میدان ان سے بھر معلوم

ہوئے لگا۔

۲۱۶ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہ

بن گیا ابن زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع

اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ

علیہ السلام کے اتر دے کی دم سندر

کے پار پہنچ گئی تھی وہ جادو گروں کی

سحر کاریوں کو ایک ایک کر کے گل گیا

اور تمام رسے و لٹے جو انھوں نے

جمع کیے تھے جو تین سواونٹ کا بار

تھے سب کا خاتمہ کر دیا جب موسیٰ

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست

مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا

ہو گیا اور اسکا حجم اور وزن اپنے حال پر

رہا یہ دیکھ کر جادو گروں نے پہچان لیا کہ

عصاے موسیٰ سحر نہیں اور قدرت

بشری ایسا کر شتم نہیں دکھا سکتی مگر

قال الملا ۹

۲۳۸

الاعراف ۷

أَرْضَكُمْ فَمَاذَاتُمْرُونَ ﴿١١﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي

چاہتا ہے تو تمہارا کیا مشورہ ہے بولے انھیں اور ان کے بھائی ۲۱۱ کو ٹھہرا اور شہروں میں

الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿١٢﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سِحْرٍ عَلِيمٍ ﴿١٣﴾ وَجَاءَ السَّحَرَةُ

لوگ جمع کرنے والے بھیج دے کہ ہر علم والے جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں ۲۱۱ اور جادو گروں کے

فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿١٤﴾ قَالَ نَعَمْ

پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر ہم غالب آئیں بولا ۲۱۱

وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١٥﴾ قَالُوا يَمُوسَىٰ إِنَّمَا أَنْتَ ثَلَقَىٰ وَإِنَّمَا

اور اس وقت تم مقرب ہو جاؤ گے بولے اے موسیٰ یا تو ۲۱۲ آپ ڈالیں یا ہم

أَنْ تَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿١٦﴾ قَالَ أَلْقُوا فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ

ڈالنے والے ہوں ۲۱۳ کہا تمہیں ڈالو ۲۱۴ جب انھوں نے ڈالا وہ ۲۱۵ لوگوں

النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿١٧﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ

کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں ڈرایا اور بڑا جادو لائے اور ہم نے موسیٰ کو وحی

مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١٨﴾ فَوَقَعَ

فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ ان کی بناوٹوں کو بچھنے لگا ۲۱۶ تو وحی

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا

ثابت ہوا اور ان کا کام باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر

صَغِيرِينَ ﴿٢٠﴾ وَالْقَى السَّحَرَةُ سَجْدًا ﴿٢١﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٢﴾

چلے اور جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے ۲۱۷ بولے ہم ایمان لائے جہاں کے رب پر

رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿٢٣﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتِنِي بِكُمْ قَبْلَ أَنْ

جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں

یہ امر سنا دے یہ بات سمجھ کر وہ امانبواب العالمین کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے ۲۱۸ یعنی یہ معجزہ دیکھ کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے

معلوم ہوتا تھا کسی نے پیشانیاں پکڑ کر زمین پر لگا دیں۔



۲۱۸ یعنی تم نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب نے شفق ہو کر ۲۱۹ اور خود اس پر مسلط ہو جاؤ ۲۲۰ کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہوں ۲۲۱ میل کے کنارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا سولی دینے والا پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون ہے فرعون کی اس گفتگو پر جادو گروں نے یہ جواب دیا جو اگلی آیت میں مذکور ہے ۲۲۲ تو میں موت کا کیا غم کیونکہ مگر میں اپنے رب کی لقاء اور اس کی رحمت نصیب ہوگی اور جب سب کو اسی کی طرف رجوع کرنا ہے تو وہ خود ہمارے تیرے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔

۲۲۳ یعنی تم کو صبر کامل تام عطا فرما اور اس کثرت سے عطا فرما جیسے پانی کسی پراڈیل دیا جاتا ہے۔

۲۲۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ لوگ دن کے اول وقت میں جادوگر تھے اور اسی روز آخر وقت میں شہید

۲۲۵ یعنی مصر میں تیری مخالفت کریں اور وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور یہ انھوں نے اس لیے کہا تھا کہ ساحروں کے ساتھ چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے تھے (مراک)۔

۲۲۶ کہ زہری عبادت کریں نہ تیرے مقرر کیے ہوئے معبودوں کی سدی کا قول ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کیلئے نبوادیٰ تھے اور ان کی عبادت کرنے کا حکم دیتا تھا

اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان توں کا بھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون دہری تھا یعنی صالح عالم کے وجود کا منکر اس کا خیال تھا کہ عالم سحری کے مدبر کو اکب ہیں اسی لیے اس نے ستاروں کی صورتوں پر بت بنوائے تھے ان کی خود بھی عبادت کرتا تھا اور دوسروں کو بھی ان کی عبادت کا حکم دیتا تھا اور اپنے آپ کو مطاع و مخدوم زمین کا کہتا تھا اسی لیے انا ربکم الاعلیٰ کہتا تھا۔

۲۲۷ قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے یہ جو کہا تھا کہ کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلا لیں اس سے ان کا مطلب

فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور آپ کی قوم کے قتل پر ابھارنا تھا جب انھوں نے ایسا کیا تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ان کو نزول عذاب کا خوف دلایا اور فرعون اپنی قوم کی خوش بردت نہیں رکھتا تھا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی قوت سے مرعوب ہو چکا تھا اسی لیے اس نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرینگے لڑکیوں کو چھوڑ دینگے اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعداد گھٹا کر انکی قوت کم کر سگے اور عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لیے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم بیشک ان پر غالب ہیں لیکن فرعون کے اس قول سے کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرینگے بنی اسرائیل میں کچھ پریشانی پیدا ہو گئی اور انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کی شکایت کی اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا (جو اس کے بعد آتا ہے) ۲۲۸ وہ کافی ہے ۲۲۹ مصیبتیں اور بلاؤں پر اور گھبراؤ نہیں۔

۲۳۰ اور زمین صحرایی اس میں داخل ہے ۲۳۱ یہ فرما کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توقع دلانی کہ فرعون اور اس کی قوم ہلاک ہوگی اور بنی اسرائیل انکی زمینوں اور شہروں کے مالک ہونگے ۲۳۲ انھیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انھیں کیلئے عاقبت محمودہ ۲۳۳ کہ فرعون اور فرعونوں نے طح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔

۲۳۴ انھیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انھیں کیلئے عاقبت محمودہ ۲۳۵ کہ فرعون اور فرعونوں نے طح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔

۲۳۶ انھیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انھیں کیلئے عاقبت محمودہ ۲۳۷ کہ فرعون اور فرعونوں نے طح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔

اذن لکم ان هذا المکر مکرتموه فی المدینة لتخرجوا منها

ہمیں اجازت دوں یہ تو بڑا جمل ہے جو تم سب نے ۲۱۸ شہر میں پھیلا یا ہے کہ شہروالوں کو

اهلها فسوف تعلمون لا قطعن ایدیکم وارجلکم

اس سے نکال دو ۲۱۹ تو اب جان جاؤ ۲۲۰ قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف

من خلاف ثم لأصلبکم أجمعین قالوا اننا الی ربنا

کے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی دوں گا ۲۲۱ بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرتے

منقلبون وما تنقم منا الا ان امنا ربنا لما جاءتنا

والے ہیں ۲۲۲ اور تجھے ہمارا کیا بُرا لگا یہی نہ کہ ہم اپنے رب کی نشانوں پر ایمان لائے جب ہمارے پاس آئیں

ربنا افرغ علينا صبرا وتوفنا مسلمین وقال الملأ من

لے رب ہمارے ہم پر صبر پراڈیل دے ۲۲۳ اور میں مسلمان اٹھا ۲۲۴ اور قوم فرعون کے سردار

قوم فرعون اتذر موسى وقومه لیفسدوا فی الارض و

بولے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد

یذک والہتک قال سنقتل ابناءہم ونستحی نساءہم

پھیلا لیں ۲۲۵ اور موسیٰ تجھے اور تیرے گھرانے کے معبودوں کو چھوڑ دے ۲۲۶ بولا اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کرینگے اور انکی بیٹیاں

وانا فوقہم قہرون قال موسى لقومہ استعینوا باللہ و

زندہ رکھیں گے اور ہم بیشک ان پر غالب ہیں ۲۲۷ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ کی مدد چاہو ۲۲۸ اور

اصبروا ان الارض للہ یورثها من یشاء من عبادہ و

صبر کرو ۲۲۹ بیشک زمین کا مالک اللہ ہے ۲۳۰ اپنے بندوں میں جسے چاہے وارث بنائے ۲۳۱ اور آخر

العاقبة للمتقین قالوا اودینا من قبل ان تأتینا و من

میدان پر نیز گاروں کے ہاتھ ہے ۲۳۲ بولے ہم تمہارے آگے آپ کے آنے سے پہلے ۲۳۳ اور آپ کے

۲۳۴ انھیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انھیں کیلئے عاقبت محمودہ ۲۳۵ کہ فرعون اور فرعونوں نے طح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔

۲۳۶ انھیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انھیں کیلئے عاقبت محمودہ ۲۳۷ کہ فرعون اور فرعونوں نے طح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔

۲۳۸ انھیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انھیں کیلئے عاقبت محمودہ ۲۳۹ کہ فرعون اور فرعونوں نے طح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔

۲۴۰ انھیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انھیں کیلئے عاقبت محمودہ ۲۴۱ کہ فرعون اور فرعونوں نے طح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔

۲۴۲ انھیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انھیں کیلئے عاقبت محمودہ ۲۴۳ کہ فرعون اور فرعونوں نے طح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔

۲۴۴ انھیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انھیں کیلئے عاقبت محمودہ ۲۴۵ کہ فرعون اور فرعونوں نے طح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔

۲۴۶ انھیں کے لئے فتح و ظفر ہے اور انھیں کیلئے عاقبت محمودہ ۲۴۷ کہ فرعون اور فرعونوں نے طح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا۔



۲۳۷ کہ اب وہ پھر جاری اولاد کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو ہماری مدد ہوگی اور یہ مصیبتیں کب دفع کی جائیں گی ۲۳۵ اور کسی طرح شکر نعمت بجالاتے ہو ۲۳۶ اور فقر و فاقہ کی مصیبت میں گرفتار کیا ۲۳۷ اور کفر و معصیت سے باز آئیں فرعون نے اپنی چار سو برس کی عمر میں سے تین سو بیس سال تو اس آرام کے ساتھ گزارے تھے کہ اس مدت میں کبھی درد یا بخار یا بھوک میں مبتلا نہیں ہوا اب قحط سالی کی سختی ان پر اس لیے ڈالی گئی کہ وہ اس سختی ہی سے خدا کو یاد کریں اور اس کی طرف متوجہ ہوں لیکن وہ کفر میں اس قدر اسخ ہو چکے تھے کہ ان تکلیفوں سے بھی ان کی سرکشی ہی بڑھتی رہی ۲۳۸ اور ارزانی و فراخی و امن و عافیت ہوتی ۲۳۹ یعنی ہم اس کے سختی ہی ہیں اور اس کو اللہ کا فضل نہ جانتے اور شکر الہی نہ بجالاتے ۲۴۰ اور کہتے کہ یہ بلائیں ان کی وجہ سے ہوں نہیں اگر یہ نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ آتیں۔  
 ۲۴۱ جو اس نے مقدر کیا ہے وہی ہو چکا ہے اور یہ ان کے کفر کے سبب ہو بعض مفسرین نے کہا میں سختی ہیں کبریٰ شامت تو وہ ہے جو ۱۵ انکے لیے اللہ کے یہاں پہنچی عذاب و فرخ ۳۶ ۲۴۲ جب نبی سرکشی یا تکبر کی سختی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بد دعا کی آپ مستجاب اور دعوت تھے دعا قبول ہوئی۔  
 ۲۴۳ جب جادو گروں کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعون نے اپنے کفر و سرکشی پر تکیہ نہ کیا تو ان پر آیات الہیہ پیا پے وار ہونے لگیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی تھی کہ یا رب فرعون زمین میں بہت سرکش ہو گیا اور اس کی قوم نے عسکر کی انھیں ایسے عذاب میں گرفتار کر جو ان کے لیے سزا اور ہلاک و میری قوم اور بعد والوں کے لیے عبرت تو اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجا اور یا اندھیرا ہوا کثرت سے بارش ہونے لگی قطیوں کے گھر میں پانی بھر گیا یہاں تک کہ وہ اس میں کھڑے ہو گئے اور پانی ان کی گردنوں کی ہنسیوں تک آگیا ان میں سے جو بٹھا ڈوب گیا نہ مل سکتے تھے نہ نہ کچھ کر سکتے تھے سچے سے سچے سچے سات روز تک اسی مصیبت میں مبتلا رہے اور باوجود اسکے کہ نبی سرکشی کے گھرانے گھروں سے متصل تھے ان کے گھر میں پانی نہ آیا جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا ہمارے لیے دعا فرمائیے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو آپ پر ایمان لائیں اور نبی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی طوفان کی مصیبت رفع ہوئی زمین میں وہ سرسبز و شادابی آئی جو پہلے نہ دیکھی تھی کھیتیں خوب ہوئیں درخت خوب پھلے تو فرعون نے کہنے لگے یہ پانی تو نعمت تھا اور

بَعْدَ مَا جِئْنَا قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَذُّكُمْ

تشریف لانے کے بعد ۲۳۷ کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے

وَيَسْتَخْلِفُكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرْ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿٢٣٩﴾ وَلَقَدْ

اور اس کی جگہ زمین کا مالک تمہیں بنائے پھر دیکھے کیسے کام کرتے ہو ۲۳۵ اور بیشک ہم

أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصِ مِنَ الثَّرَاتِ لَعَلَّهُمْ

نے فرعون والوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کے گھٹانے سے پکڑا ۲۳۶ کہ کہیں وہ نصیحت

يَذْكُرُونَ ﴿٢٣٨﴾ فَإِذَا جَاءَتْهُمْ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَئِنْ هَذِهِ

مانیں ۲۳۷ تو جب انھیں بھلائی ملتی ۲۳۸ کہتے یہ ہمارے لیے ہے ۲۳۹ اور جب

تُصِيبُهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَّعَهُ إِلَّا نَمَّا ظَرُّهُمْ

برائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے بد شگون لیٹے ۲۴۰ سن لو ان کے نصیب کی

عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾ وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا

شامت تو اللہ کے یہاں ہے ۲۳۹ لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں اور بولے تم کسی بھی نشانی لے کر

بِهِ مِنْ آيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٢٣٨﴾

ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اس سے جادو کرو ہم کسی طرح تم پر ایمان لانے والے نہیں ۲۳۸

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجُرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ

تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان ۲۳۳ اور مڈھی اور گھن (یا کلنی یا جوئیں) اور مینڈک

وَالدَّمَارِيتِ مُفْصَلَتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٢٣٧﴾

اور خون جدا جدا نشانیاں ۲۳۴ تو انھوں نے تکبر کیا ۲۳۵ اور وہ مجرم قوم تھی

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَمُوسَىٰ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

اور جب ان پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس

ایمان نہ لانے ایک مہینہ تو عافیت سے گزر چکا تھا اللہ تعالیٰ نے مڈھی بھیجی وہ کھیتیاں اور پھل و درختوں کے پتے مکاؤں کے دروازے چھتیں تختے سامان جی کہ لوہے کی کیدیں تک کھا گئیں اور قطیوں کے گھر میں بھر گئیں اور نبی اسرائیل کے یہاں نگلیں اب قطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی ایمان لانے کا وعدہ کیا اس پر بعد وہ ایمان کیا سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک مڈھی کی مصیبت میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے نجات پائی کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے انھیں دیکھ کر کہنے لگے یہیں کا ہی ہیں ہم اپنا دین نہیں چھوڑے چنانچہ ایمان نہ لانے عہد و فائدہ کیا اور اپنے اعمال خبیثہ میں مبتلا ہو گئے ایک مہینہ عافیت سے گزر چکا تھا اللہ تعالیٰ نے مڈھی بھیجی اس میں مغیرین کا اختلاف ہو گیا بعض کہتے ہیں کہ مڈھی جو بعض کہتے ہیں کہ ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے اس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہے تھے وہ کھالے کیڑوں میں گھس جاتا تھا اور ملک کو کھانا کھانے میں بھر جاتا تھا اگر کوئی دس بوری گہلوں کی پرے جاتا تو تین سو روپے لانا باقی سب کیڑے کھا جاتے یہ کیڑے فرعونوں کے بال بچوں کیس چاٹ گئے جسم پر چپک کر کچھ بھر جاتے سوا دشوار کیا تھا اس مصیبت سے فرعون جی جیچ پڑے اور انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ہم تو کہہ رہے ہیں آپ اس ہلاک دفع ہونے کی دعا فرمائیے چنانچہ سات روز کے بعد



عَهْدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرَّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

عہد کے سبب جو اس کا مٹا رہا ہے پاس ہے ۲۳۶ بیشک اگر تم ہم پر عذاب اٹھا دو گے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور

مَعَكَ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ الرَّجْزَ إِلَىٰ

بنی اسرائیل کو مٹا رہا ہے ساتھ کر دیں گے پھر جب ہم ان سے عذاب اٹھا لیتے ایک مدت کے لیے جس تک

أَجَلٍ هُمْ بِالْعُقُوبَةِ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ۚ فَانْتَقَبْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

انہیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے تو ہم نے اُن سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو دیا

فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ۝

۲۳۷ اس لیے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور اُن سے بے خبر تھے ۲۳۸ -

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضَعُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ

اور ہم نے اس قوم کو ۲۳۹ جو دہائی گئی تھی اس زمین و ۲۴۰ کے بلورب پیچھ کا

وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا طُغْيَانًا ۖ وَكَلِمَاتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ

وارث کیا جس میں ہم نے برکت رکھی ۲۴۱ اور تیرے رب کا اچھا وعدہ

عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

بنی اسرائیل پر پورا ہوا بدلہ ان کے صبر کا اور ہم نے برباد کر دیا ۲۴۲ جو کچھ

فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ۚ وَكَانُوا بِبَنِي إِسْرَءِيلَ

فرعون اور اس کی قوم بناتی اور جو چٹانیاں اٹھاتے تھے اور ہم نے ۲۴۳ بنی اسرائیل کو

الْبَحْرِ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَتَّبِعُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَهُمْ ۚ قَالُوا

دریا پار اتارا تو ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے ۲۴۴ بولے

يُؤَسَّىٰ اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ

اے موسیٰ ہمیں ایک خدا بنادے جیسا ان کے لیے اتنے خدایں بولا تم ضرور جاہل لوگ ہو

یہ مصیبت بھی حضرت کی دعا سے رفع ہوئی لیکن فرعونوں نے پھر عہد شکنی کی اور پہلے سے زیادہ خبیث تر عمل شروع کیے ایک مہینہ میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک بھیجے اور یہ حال ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اس کی مجلس میں مینڈک بھر جاتے تھے بات کرنے کے لیے منہ کھولتا تو مینڈک کو درمیان میں پہنچتا یا مڑیوں میں مینڈک کھانوں میں مینڈک چوٹوں میں مینڈک بھر جاتے تھے آگ بجھ جاتی تھی لیٹتے تھے تو مینڈک اوپر سوار ہوتے تھے اس مصیبت سے فرعون رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اب کی بار تم کی توہرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے عہد و پیمان لے کر دعا کی تو سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی رفع ہوئی اور ایک مہینہ عافیت سے گزرا لیکن پھر انہوں نے عہد ٹوڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹے پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بد دعا فرمائی تو تمام کنوؤں کا پانی نہروں اور چشموں کا پانی دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی ان کے لیے تازہ خون بن گیا انہوں نے فرعون سے اس کی شکایت کی تو کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو سے تمہاری نظر بند کر دی انہوں نے کہا کہ یہی نظر بند ہی ہمارے برتنوں میں آخون کے سوا پانی کا نام و نشان ہی نہیں تو فرعون نے حکم دیا کہ قطعی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں تو جب بنی اسرائیل بچتے تو پانی نکلتا قطعی نکالتے تو اسی برتن سے خون نکلتا یہاں تک کہ فرعون بنی اسرائیل سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور اُن سے پانی مانگا تو وہ پانی ان کے برتن میں آتے ہی خون ہو گیا تو فرعون بنی اسرائیل کے پاس آئے اپنے منہ میں لے کر میرے منہ میں کھلی کر دے جب تک

وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں لپائی تھا جب فرعون عورت کے منہ میں پہنچا خون ہو گیا فرعون خود پیاس سے مضطرب ہوا تو اس نے تردد میں کی طوبت چوسی وہ رطبت منہ میں پہنچنے ہی خون ہو گئی سات روز تک ان کے سوا کوئی خیرینے کی میسر نہ آئی تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی یہ مصیبت بھی رفع ہوئی مگر ایمان پھر بھی لائے ۲۴۵ ایک کے بعد دوسری اور ہر عذاب ایک ہفتہ قائم رہتا اور دوسرے عذاب ایک مہینہ کا فاصلہ ہوتا ۲۴۶ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے ۲۴۷ کہ وہ آجی کا قبول فرمایا گیا ۲۴۸ یعنی دریائے نیل میں جب بار بار انہیں ڈباؤں سے نجات دی گئی اور وہ کسی جہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر بڑھتا چلا اور وہ میعاد پوری ہوئی کہ بعد جو ان کے لیے مقرر فرمائی گئی تھی انہیں اللہ تعالیٰ نے نفخ کر کے ہلاک کر دیا۔ ۲۴۹ اصلا تدرؤ التفات نہ کرتے تھے ۲۵۰ یعنی بنی اسرائیل کو ۲۵۱ یعنی مصر و شام ۲۵۲ انہوں نے دشمنوں کی جھلکیوں اور سیدواری کی کثرت سے ۲۵۳ ان تمام عمارتوں اور لیاؤں اور باغوں کو ۲۵۴ فرعون اور اس کی قوم کو دسویں عہد کو غرق کرنے کے بعد ۲۵۵ اور ان کی عبادت کرتے تھے ابن حنیبل نے کہا کہ یہ بت گائے کی شکل کے تھے ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل۔







وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ

اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا

وَ أَنَا أَكَلُ الْبُومَيْنِ ۖ قَالَ يَمُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَىٰ

اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ۲۶۶ فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی

النَّاسِ بِرِسَالَتِي وَبِكَلَامِي ۖ فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ

رسالتوں اور اپنے کلام سے تولے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو

الشَّاكِرِينَ ۖ وَكُتِبَ لَهُ فِي الْأَلْوَامِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةٌ

اور ہم نے اس کے لیے تختیوں میں ۲۶۷ لکھ دی ہر چیز کی نصیحت

وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۖ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا

اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اسکی جہی

بِأَحْسَنِهَا ۖ سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ۖ سَأَصْرِفُ عَنْ آيَتِيَ

بائیں اختیار کریں ۲۶۸ عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر ۲۶۹ اور میں اپنی آیتوں سے انہیں

الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَرَوْا كَلَّا

پھیر دنگا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں ۲۷۰ اور اگر سب نشانیاں دیکھیں

آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ

ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کی راہ دیکھیں اس میں چلتا پسند نہ کریں

سَبِيلًا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ

۲۷۱ اور گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلتے کو موجود ہو جائیں یہ اس لیے

يَأْتَهُمْ كَذِبًا يَأْتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ۖ وَالَّذِينَ

کراغیوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اُن سے بے خبر بنے اور جنہوں نے

۲۶۶ نبی اسرائیل میں سے۔

۲۶۷ توحید کی جو سات یا دس تھیں زبردستی یا مزدوری۔

۲۶۸ اس کے احکام پر عمل ہوں۔

۲۶۹ جو آخرت میں ان کا ٹھکانا ہے جس پر عطا لائے کہہا کہ بے حکموں کے گھر سے جہنم مراد ہے

قتادہ کا قول ہے کہ معنی میں ہیں کہ میں نہیں شام میں داخل کروں گا اور گندہی ہوئی امتوں کے

منازل دکھاؤں گا جنہوں نے اللہ کی مخالفت کی تاکہ تمہیں اس سے عبرت حاصل ہو عطیہ

عربی کا قول ہے کہ دارالفاستقین سے فرعون اور اس کی قوم کے مکانات مراد ہیں جو مصر

میں ہیں سدی کا قول ہے کہ اس سے منازل کفار مراد ہیں کہی نے کہا کہ عاد ثمود اور ہلک

شدہ امتوں کے منازل مراد ہیں جن پر عرب کے لوگ اپنے سفروں میں ہو کر گزارا کرتے تھے۔

۲۷۰ ذوالنون قدس سرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حکمت قرآن سے اہل باطل کے قلوب کا

اکرام نہیں فرماتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں

پر تجبر کرتے ہیں اور میرے اولیاء سے لڑتے ہیں میں انہیں اپنی آیتوں کے قبول اور تصدیق

سے پھیر دوں گا تاکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں یہ اُن کے عناد کی مناسبت ہے کہ انہیں ہدایت

سے محروم کیا گیا۔

۲۷۱ یہی حکم کہ اکثرہ تکبر کا انجام ہے۔



۲۴۲ طور کی طرہ اپنے رب کی مناجات کے لیے جانے کے۔

۲۴۳ جواہروں نے قوم فرعون سے اپنی عید کے لیے عاریت لیے تھے۔

۲۴۴ اور اُس کے منہ میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی خاک ڈالی جس کے اثر سے وہ۔

۲۴۵ ناقص ہے عاجز ہے جماد ہے یا حیون دونوں تقدیروں پر صلاحیت نہیں رکھتا کہ پوجا جائے۔

۲۴۶ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اعراض کیا اور ایسے عاجز و ناقص پچھلے کو پوجا۔

۲۴۷ اپنے رب کی مناجات سے مشرف ہو کر طرے۔

۲۴۸ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دی تھی کہ سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کر دیا۔

۲۴۹ کہ لوگوں کو پچھڑا پوجنے سے نہ روکا۔

۲۵۰ اور میرے توریت لے کر آنے کا انتظار نہ کیا۔

۲۵۱ توریت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

۲۵۲ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی قوم کا ایسی بدترین معصیت میں مبتلا ہونا نہایت شاق اور گراں ہوتا ہے حضرت

ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے۔

۲۵۳ میں نے قوم کو روکنے اور ان کو غلط نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی لیکن

۲۵۴ اور میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جس سے وہ خوش ہوں۔

قال الملا ۹

۲۴۲

الاعراف ۷

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ  
ہماری آیتیں اور آخرت کے دربار کو جھٹلایا ان کا سب کیا دھڑا کارت گیا انہیں کیا بدلہ ملے گا

إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ  
مگر وہی جو کرتے تھے اور موسیٰ کے بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ۲۴۳ ایک

حُلِيِّهِمْ عَجَلًا جَسَدًا ۙ خَوَارُ الْمَيِّرُوا أَنَّهُ لَا يَكْلِمُهُمْ  
بچھڑا بنا بیٹھی بیجان کا دھڑ ۲۴۴ گائے کی طرح آواز کرتا کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور

وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۚ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ﴿۲۰﴾ وَلَمَّا  
نہ انہیں کچھ راہ بتائے ۲۴۵ اسے لیا اور وہ ظالم تھے ۲۴۶ اور جب

سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِنْ لَمْ  
پچھتائے اور سمجھے کہ ہم جہنم کے لیے اگر ہمارا رب

يَرْحَمَنَا رَبَّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَجَعَ  
ہم پر مہر نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے تو ہم تباہ ہوئے اور جب موسیٰ

مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي  
۲۴۷ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا جھنجھلایا ہوا ۲۴۸ کہا تم نے کیا بری میری جانشینی کی

مِنْ بَعْدِي ۚ أَفَعَمَلْتُمْ أَمْرًا رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الْأَلْوَا حَ ۚ وَآخَذَ  
میرے بعد ۲۴۹ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی ۲۵۰ اور تختیاں ڈال دیں ۲۵۱ اور

بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضَعُّفُونِي  
اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ۲۵۲ کہا اے میرے مال جلے ۲۵۳ قوم نے مجھے کمزور سمجھا

وَكَاذِبُوا يَقْتُلُونَنِي ۚ فَلَا تُشِيتُ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ  
اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسنا ۲۵۴ اور مجھے



الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِإِخْوِي وَادْخُلْنَا فِي

ظالموں میں نہ لا ۲۴۵ عرض کی اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے ۲۴۶ اور میں اپنی

رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿۵۱﴾ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ

رحمت کے اندر لے اور تو سب مہر والوں سے بڑھکر مہر والا بے شک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب

سَيَنَالُهُمُ غَضَبٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَذَلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ

انہیں ان کے رب کا غضب اور ذلت پہنچتا ہے دنیا کی زندگی میں اور ہم ایسا

نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿۵۲﴾ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنَّا

ہی بدلادیتے ہیں بہتان ہایوں کو اور جنہوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی

بَعْدَهَا وَآمَنُوا بِأَنَّ رَبَّكَ مِّنْ بَعْدِهَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۵۳﴾ وَلَئِنَّا

اور ایمان لائے تو اُس کے بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے ۲۴۷ اور جب

سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَابَ ﴿۵۴﴾ وَفِي نُحُوتِهَا

موسیٰ کا غصہ تھا تختیاں اٹھالیں اور ان کی تحریر میں

هُدًى وَرَحْمَةً لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿۵۵﴾ وَاخْتَارَ مُوسَى

ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ نے اپنی

قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا أَلِيقَاتِنَا فَلْيَا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

قوم سے ستر مرد ہمارے وعدہ کے لیے مجھے ۲۴۸ پھر جب انہیں زلزلہ لے لیا ۲۴۹ موسیٰ نے

رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِلَآئِي أَهْلَكْتُم مَّا فَعَلَ

عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا ۲۵۰ کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک فرمایا

السُّفَهَاءُ مَتَىٰ إِنَّ هِيَ إِلَّا فَتَنُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَ

جو تمہارے بے عقلوں نے کیا ۲۵۱ وہ نہیں مگر تیرا آزمانا تو اس سے بہکائے جسے چاہے اور

۲۴۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

۱۸ اپنے بھائی کا عذر قبول کر کے مارگاہ

۲۴۶ اگر ہم میں سے کسی سے کوئی

افراط یا تفریط ہوگئی یہ دعا آپ نے بھائی

کو راضی کرنے اور اعدا کی شتمات رفع

کرنے کے لیے فرمائی۔

۲۴۷ مسئلہ اس آیت سے ثابت

ہوا کہ گناہ خواہ صغیر ہوں یا کبیرہ جب بند

ان سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ

اپنے فضل و رحمت سے ان سب کو معاف

فرماتا ہے۔

۲۴۸ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی

گو سالہ پرستی کی عذر خواہی کریں چنانچہ حضرت

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں لے کر

حاضر ہوئے۔

۲۴۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

فرمایا کہ زلزلہ میں مبتلا ہونے کا سبب یہ تھا کہ

قوم نے جب بچھڑا قائم کیا تھا یہ ان سے جدا

نہ ہوئے تھے (خازن)۔

۲۵۰ یعنی میقات میں حاضر ہونے سے

پہلے تاکہ بنی اسرائیل ان سب کی ہلاکت اپنی

آنکھوں سے دیکھ لیتے اور انہیں مجھ پر قتل کی

تہمت لگانے کا موقع نہ ملتا۔

۲۵۱ یعنی ہمیں ہلاک نہ کر اور اپنا لطف

و کرم فرما۔



۲۹۲ اور میں توفیق طاعت مرحمت فرما ۲۹۲ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ۲۹۳ مجھے اختیار ہے سب میرے مخلوک اور بندے ہیں کسی کو مجال اعتراض نہیں ۲۹۵ دنیا میں نیک اور بد سب کو پہنچتی ہے ۲۹۶ آخرت کی ۲۹۶ یہاں رسول سے اجماع مفسرین سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا ذکر وصف رسالت سے فرمایا گیا کیونکہ آپ اللہ اور اس کے مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں فرائض رسالت اور فرائض میں اللہ تعالیٰ کے اور وہی ذرائع و احکام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں اس کے بعد آپ کی توصیف میں نبی فرمایا گیا اس کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (غیب کی خبریں دینے والے کیا ہے اور نہایت ہی صحیح ترجمہ ہے کیونکہ بنا خبر کو کہتے ہیں جو مفید ہو اور شاہ کذب سے خالی ہو قرآن کریم میں یہ لفظ اہل معنی میں کثرت سنل ہوا ہے ایک جگہ ارشاد ہوا قُلْ تَحْسِبُوا عَذَابِي كَبِيرًا ۹ قُلْ اَنْتُمْ بِنُورِ الْاَحْيَاءِ ۹

تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ اَنْتَ وَلِيْنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

الْغَفِرِيْنَ ۝ وَاَكْتُبْ لَنَا فِيْ هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ

اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ ۖ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيبُ بِهٖ مَنْ اَشَاءُ وَرَحْمَتِيْ

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَاَكْتُبْهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُوْنُوْنَ الزَّكٰوةَ

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيَاتِيْٓ اٰيُوْمُنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

النَّبِيَّ الْاَوْحٰى الَّذِيْ يَخْدُوْنَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَ هُمْ فِي التَّوْرَةِ

وَالْاِنْجِيْلِ ۚ يٰۤاَمْرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ

يُعَلِّمُهُمُ الطَّيْبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبِيْثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ

اِصْرَهُمْ ۚ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَزَرُوْا

وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النَّوْرَ الَّذِيْ اُنْزِلَ مَعًا ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اُس کے ساتھ اُتر آیا ۳۰۲ وہی با مُرَاد ہوئے

اَنبَا غَيْبٍ مُّوجِبًا لِّلْاِيْكَ اِيْكٌ جَاہِ فَرَمَا صَلَافًا

اَبَا هُمْ بِاَسْمَاءِ هُمْ وَكَثْرَتِ اٰيَاتِ فِيْ لَفْظِ اس

معنی میں وارد ہوا ہے پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنی میں

مبوغ یا مفعول کے معنی میں پہلی صورت میں اس کے معنی

غیب کی خبریں دینے والے اور دوسری صورت میں

اس کے معنی ہونگے غیب کی خبریں دینے والے اور دونوں

معنی کو قرآن کریم سے تائید پہنچتی ہے پہلے معنی کی

تائید اس آیت سے ہوئی ہے تَحْسِبُوا عَذَابِيْ كَبِيرًا دوسری

آیت میں فرمایا قُلْ اَنْتُمْ بِنُورِ الْاَحْيَاءِ اسی قبل سے ہے

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد جو قرآن

کریم میں وارد ہوا اَلَمْ نَكْنِمْ اَنَّا كُنُوْنَ وَمَا نَدَّ جُرُوْ

اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوئی ہے

ہے بَيِّنَاتٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ اَلْجَبِيْرُ وَرَحِيْقَتِ فِيْ اَنْبِيَاۤءِہِمُ

عندہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کیے جو تورات میں مذکور ہیں انھوں نے فرمایا کہ حضور کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہی میں کے بعض اوصاف تورت میں مذکور ہیں اسکے بعد انھوں نے پڑھنا شروع کیا اے نبی تم نے تمہیں بھیجا شاہد و بشیر اور نذیر اور امیوں کا نگہبان بنا کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا نہ بخل ہونے خوف فزع نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہ بُرائی سے برائی کو دفع کو لیکن خطا کا رول کو معاف کرنے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھایا جب تک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرمادے کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ اَلَا لَہٗ اِلَآہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بجا کرنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی انھیں مینا اور بہرے کاں شنوا اور پردوں میں لپیٹے ہوئے دل کشادہ ہو جائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں تورت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں انھیں ہر خوبی کے قابل کر دیا اور ہر خلق کریم عطا فرمایا اور اطمینان قلب و وفا کو انکا لباس بنا دیا اور طاعت و احسان کو انکا شعار کر دیا اور تقویٰ کو انکا ضمیر اور حکمت کو انکا راز اور صدق و وفا کو انکی طبیعت اور عفو و کرم کو انکی عادت اور عدل کو انکی سیرت اور اطمینان کو انکی شریعت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو انکی ملت بنا دیا گا



احمد بن کا نام ہے خلق کو ان کے صدقے میں مگر اسی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم و معرفت اور گمناہی کے بعد رفعت و منزلت عطا کرونگا اور انھیں کی برکت سے قلت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تنفر سے بعد وحدت عنایت کرونگا انھیں کی بدولت مختلف قبائل غیر متجانس ہوا ہوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں الفت پیدا کروں گا اور ان کی امت کو تمام امتوں سے بہتر کرونگا ایک اور حدیث میں تو رب فرشتے سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں مرسے بندے احمد مختار انجام جائے ولادت مگر کمرہ اور جلسہ ہجرت مدینہ طیبہ ہے ان کی امت ہر حال میں اللہ کی کثیر نعمتوں پر نوالی ہے چند نقول احادیث سے پیش کیے گئے کتاب آج حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت و صفت سے بھری ہوئی تھیں اہل کتاب ہر قرن میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش اس پر مسلط رہی کہ حضور کا ذکر اپنی کتابوں میں قال الملاء ۹

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ  
خبرناؤ اسے لوگوں میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں وسیع کر آسمانوں اور

مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَأَمِنُوا  
زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ  
اللہ اور اس کے رسول کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں

وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ  
اور انکی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ

بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ وَقَطَعْنَاهُمْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَبًا  
بتاتا اور اسی سے قطع انصاف کرتا اور ہم نے انھیں بانٹ دیا بارہ قبیلے گروہ گروہ اور

أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ  
ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کو جب اُس سے اس کی قوم نے ۳۰۵ پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو

الْجُرْعَةَ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ  
تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ۳۰۶ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ

مَشْرَبَهُمْ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّاءَ وَ  
پہچان لیا اور ہم نے ان پر ابرسا بان کیا ۳۰۷ اور ان پر من و سلوی

السَّلْوَىٰ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُوا  
اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں اور انھوں نے ۳۰۸ ہلا کر کچھ نقصان نہ کیا لیکن

أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا  
اپنی ہی جانوں کا برا کرتے ہیں اور یاد کرو جب ان ۳۰۹ سے فرمایا گیا اس شہر میں بسو ۳۱۰ اور اس میں

تھیں اس لیے انھیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیل کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائبل میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ گیا چنانچہ برٹش انڈیا فنان بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۷۱ء کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سوچوس آیت میں چڑ اور اس باب سے درج کر کے لکھا گیا تو وہ ہمیں دوسرا مدگار دکھائے گا کہ اب تک تمنا سے ساتھ رہے لفظ مدگار پر حاشیہ ہے اس میں اسکے معنی وکیل یا سفید کئے تو اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا آنے والا جو شفیع ہوا اور بد تک رہے یعنی اس کا دین سچی فسوخ نہ ہو جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر انیسویں تیسویں آیت میں ہے اور اب میں تم سے اسکے ہونے سے پہلے کہہ رہا ہوں تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اسکے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سرور آج ماہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی امت کو حضور کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا مضر خاص سید عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرما کر مجھ میں اس کا کچھ نہیں حضور کی عظمت کا اظہار اور اس کے حضور اپنا کمال ادب و انکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمھارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمھارے پاس نہ آسکا لیکن اگر جاؤنگا تو اسے تمھارے پاس بھیج دوں گا اس میں حضور کی بشارت کے ساتھ اس کا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں آپ کا ہنور

جب ہی ہو گا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے جائیں اس کی تیرہویں آیت ہے لیکن جب وہ اپنی سچائی کا روضہ انکا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور میں آئندہ کی خبریں دیکھا اس آیت میں بتایا گیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الہی کی تکمیل مروجی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کروں گے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور یہ کلمہ کہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا خاص ما یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا دَعْوَىٰ حَتْمِیٌّ کَا تَرْجُو اور یہ جگہ کہ تمیں آئندہ کی خبریں دیکھا اس میں صاف بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا اَلَمْ یُعَلِّمُکُمْ مَا لَمْ تَکُونُوْا تَعْلَمُوْنَ اور مَا هُوَ اِلَّا نَفْسٌ یَّخْبُرُ بِضَبْنِیْنِ ۲۹۹ یعنی سخت تکلیفیں جیسے کہ تو میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضاء سے گناہ صادر ہوں انکو کاٹ ڈالنا ۳۱۰ یعنی احکام شائع جیسے کہ بدن اور کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اسکو کھینچ سے کاٹ ڈالنا اور غصہ توں کو جلانا اور گناہوں کا مکالموں کے دروازوں پر ظاہر ہونا وغیرہ ۳۱۱ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ۳۱۲ اس نور سے قرآن شریف مراد ہے جس سے مومن کا دل روشن ہوتا ہے اور شک و جہالت کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور علم و یقین کی ضیاء پھیلتی ہے۔



۳۰۳۔ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عوام رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہان آپ کی امت بخاری و مسلم کی حدیث ہے حضور فرماتے ہیں پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھے پہلے کسی کو نہیں ملیں (۱) بہترین خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سچ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا (۲) میرے لیے نعمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے نہیں ہوئی تھیں (۳) میرے لیے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابل تیمم) اور مسجد کی گئی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے (۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رطب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی (۵) اور مجھے شرف عتایت کی گئی مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم ہو گئے (۶) یعنی حق سے ۳۰۵ تیریں ۳۰۶ ہرگز وہ کے لیے ایک جہنم۔  
قال المصنف ۹  
۳۰۴۔ تا کہ وہ آپ سے امن میں رہیں۔  
۳۰۵۔ تا کہ شری کر کے۔  
۳۰۶۔ بنی اسرائیل۔  
۳۰۷۔ یعنی بہت المقدس میں۔  
۳۰۸۔ یعنی حکم تو تھا کہ حطہ کہتے ہوئے دروازہ میں داخل ہوں حطہ توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ بجائے اس کے براہ منہ حطہ فی شترہ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔  
۳۰۹۔ یعنی عذاب بھیجنے کا سبب ان کا ظلم اور حکم الہی کی مخالفت کرنا ہے۔  
۳۱۰۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب پڑا آپ اپنے قریب ہننے والے یہود سے توبیخ اس سببی انکا حال دریافت فرمایا میں نے یہ سوال سے یہ تھا کہ آپ پر ظلم کیا کر رہا ہے کہ کفر و معصیت کا کیا قیدی ستور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے معجزات کا انکار منع کرنا یہ انکے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے پہلے بھی کفر پر مصر ہے ہیں اس کے بعد ان کے اسلاف کا حال بیان فرمایا کہ وہ حکم الہی کی مخالفت کے سبب بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کر دیے گئے اس بستی میں اختلاف ہے کہ وہ کون تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ایک قریہ مصر مدینہ کے درمیان ہے ایک قول ہے کہ مدین و طور کے درمیان نہری نے کہا کہ وہ قریہ طبرہ شام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ وہ مدین ہے بعض نے کہا ایلہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔  
۳۱۱۔ کہ باوجود عافیت کے ہفتے کے روز شکار کرتے اس بستی کے لوگ تین گروہ میں منقسم ہو گئے تھے ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے ایسی قوم کیوں نصیحت کرتے جو جنس اللہ ہلاک کرنے والا ہے اور ایک گروہ وہ خطا کار لوگ تھے جنہوں نے حکم الہی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا اور جب وہ اس معصیت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ تم تمہارے ساتھ بود و باش نہ رکھیں گے اور گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی منع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام نے خطا کار پر نصیحت کی ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطا کاروں میں سے کوئی نہیں نکلا تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید آج شرب کے نشہ میں ہوں گے ہو گئے نہیں کہنے کے لیے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہو گئے تھے اب یہ لوگ دروازہ کھڑکڑا رہے تھے تو وہ بندہ اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور انکے پاس آکر انکے کپڑے منگتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہوجاؤں کو نہیں پہچانتے تھے ان لوگوں نے اسے کہا کیا ہم لوگوں نے تم سے منع نہیں کیا تھا انہوں نے سر کے نشاے سے کہا ہاں اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور منع کرنے والے سلامت رہے ۳۱۲۔ تا کہ کم پر نہیں مل سکتا ترک کرنا الزام نہ ہے ۳۱۳۔ اور وہ نصیحت سے نفع اٹھا سکیں۔

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَغْفِرْ

جو چاہو کھاؤ اور کہو گناہ اترے اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو تمہارے گناہ

لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ سَنُزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ

بخشیدیں گے عنقریب نیکوں کو زیادہ عطا فرمائیں گے تو ان میں کے ظالموں نے بات بدل دی اسے

قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ

خلاف جس کا انہیں حکم تھا ۳۱۔ تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا بدلہ اُن کے

بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿۳۲﴾ وَسَأَلَهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ

ظلم کا ۳۲۔ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی ۳۱۳

الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ

جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے ۳۱۴۔ جب ہفتے کے دن انکی مچھلیاں پانی پر تیرتی

شَرَعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا

ان کے سامنے آتیں اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں اس طرح ہم انہیں آزماتے تھے اُن کی

يَفْسُقُونَ ﴿۳۳﴾ وَإِذْ قَالَتْ امَةٌ مُّنْهُمْ لِمَ تَعْبُونَ قَوْمًا لَا إِلَهَ

بے حکمی کے سبب اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں اللہ

مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا أَقَالُوا مَعَذْرَةَ إِلَى رَبِّكُمْ

ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا بولے تمہارے رب کے حضور معذرت کو

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۳۴﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ

۳۱۵۔ اور شاید انہیں ڈر ہو ۳۱۶۔ پھر جب بھلائی مٹھے جو نصیحت انہیں ہوئی تھی تم نے بچائے وہ جو برائی سے

عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَدَابِ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا

منع کرتے تھے اور ظالموں کو بُرے عذاب میں پکڑا بدلہ اُن کی

ہو گئے تھے ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے ایسی قوم کیوں نصیحت کرتے جو جنس اللہ ہلاک کرنے والا ہے اور ایک گروہ وہ خطا کار لوگ تھے جنہوں نے حکم الہی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا اور جب وہ اس معصیت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ تم تمہارے ساتھ بود و باش نہ رکھیں گے اور گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی منع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام نے خطا کار پر نصیحت کی ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطا کاروں میں سے کوئی نہیں نکلا تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید آج شرب کے نشہ میں ہوں گے ہو گئے نہیں کہنے کے لیے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہو گئے تھے اب یہ لوگ دروازہ کھڑکڑا رہے تھے تو وہ بندہ اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور انکے پاس آکر انکے کپڑے منگتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہوجاؤں کو نہیں پہچانتے تھے ان لوگوں نے اسے کہا کیا ہم لوگوں نے تم سے منع نہیں کیا تھا انہوں نے سر کے نشاے سے کہا ہاں اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور منع کرنے والے سلامت رہے ۳۱۲۔ تا کہ کم پر نہیں مل سکتا ترک کرنا الزام نہ ہے ۳۱۳۔ اور وہ نصیحت سے نفع اٹھا سکیں۔



۳۱۷ وہ بندر ہو گئے اور تین روز اسی حال میں مبتلا رہ کر ہلاک ہو گئے ۳۱۸ یہود ۳۱۹ چنانچہ ان پر اللہ تعالیٰ نے سخت نعر اور سختیاریب اور شاہان روم کو بھیجا جنہوں نے انہیں سخت ایذا میں اور تکلیف میں اور قیامت تک کے لیے ان پر جزیہ اور ذلت لازم ہوئی۔

۳۲۰ ان کے لیے جو کفر پر قائم رہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان پر عذاب ستم رہے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

۳۲۱ ان کو جو اللہ کی اطاعت کریں اور ایمان لائیں۔

۳۲۲ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور دین پر ثابت رہے۔

۳۲۳ جنہوں نے نافرمانی کی اور جنہوں نے کفر کیا اور دین کو بدلا اور متغیر کیا۔

۳۲۴ بھلائیوں سے نعمت و راحت اور برائیوں سے شدت و تکلیف مادیہ

۳۲۵ جن کی دوستیں بیان فرمائی گئیں

۳۲۶ یعنی تورات کے جو انہوں نے اپنے اسلاف سے پائی اور اس کے او

۳۲۷ فواہی اور تحلیل و تحریم وغیرہ مضامین پر مطلع ہوئے مدارک میں ہے کہ یہ وہ لوگ

۳۲۸ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ان کی حالت یہ ہے کہ

۳۲۹ بطور رشوت کے احکام کی تبدیلی

۳۳۰ کلام کی تفسیر پر اور وہ جانتے بھی ہیں

۳۳۱ حرام ہے لیکن پھر بھی اس گناہ عظیم پر

۳۳۲ اور ان گناہوں پر ہم سے کچھ بڑ

۳۳۳ نہ ہوگا۔

۳۳۴ اور آئندہ بھی گناہ کرتے چلے جائیں

۳۳۵ سدی کے کہا کہ بنی اسرائیل میں کوئی قاضی ایسا نہ ہوتا تھا جو رشوت نہ لے جب اس سے کہا جاتا تھا کہ تم رشوت لیتے ہو تو کہتا تھا کہ یہ گناہ بخش دیا جائیگا اس کے زمانہ میں دوسرے اس پر طعن کرتے تھے لیکن جب وہ مرجاتا یا مغزول کر دیا جاتا اور وہی

يَفْسُقُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً

خَاسِرِينَ ﴿٣٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

دھتکارے ہوئے ۳۱۷ اور جب تمہارے رب نے حکم سنایا کہ ضرور قیامت کے دن تک ان ۳۱۸ پر ایسے کو بھیجتا

مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ﴿٣٧﴾ وَ

رہو گا جو انہیں بُری مار چکھائے ۳۱۹ بیشک تمہارا رب ضرور جلد عذاب والا ہے ۳۲۰ اور

إِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٨﴾ وَقَطَّعْنَهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا مِنْهُمْ

بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ۳۲۱ اور انہیں ہم نے زمین میں متفرق کر دیا گروہ گروہ ۳۲۲ ان میں کچھ

الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَلِكَ وَبَلَوْنَهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ

نیک ہیں ۳۲۳ اور کچھ اور طرح کے ۳۲۴ اور ہم نے انہیں بھلائیوں اور برائیوں سے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٣٩﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ

آزایا کہ کہیں وہ رجوع لائیں ۳۲۵ پھر ان کی جگہ ان کے بعد وہ ۳۲۶ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے

يَاخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَى وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ

۳۲۷ اس دنیا کا مال لیتے ہیں ۳۲۸ اور کہتے اب ہماری بخشش ہوگی ۳۲۹ اور اگر

يَأْتِيَهُمْ عَرَضٌ مِثْلُهَا يَأْخُذُوهَا أَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ

وہیسا ہی مال ان کے پاس آئے تو لے لیں ۳۲۹ کیا ان پر کتاب میں عہد نہ لیا گیا

الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ط

کہ اللہ کی طرف نسبت نہ کریں مگر حق اور انہوں نے اسے پڑھا ۳۳۰ اور

الدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِينَ

بیشک پچھلا گھر بہتر ہے پر ہیز گاروں کو ۳۳۱ تو کیا تمہیں عقل نہیں اور وہ جو

طعن کرنے والے اس کی جگہ حاکم و قاضی ہوتے تو وہ بھی اسی طرح رشوت لیتے ۳۳۲ لیکن باوجود اس کے انہوں نے اس کے خلاف کیا تورت میں گناہ برابر کرنے والے کے لیے غصہ کا وعدہ نہ تھا تو ان کا گناہ کیے جانا تو یہ نہ کرنا اور اس پر یہ کہنا کہ ہم سے مواخذہ نہ ہوگا یہ اللہ پر انفرادی ۳۳۱ جو اللہ کے عذاب سے ڈریں اور رشوت و حرام سے بچیں اور اس کی فرمانبرداری کریں۔







تو وہ پہلی طرح دوبارہ بھی منع فرماتا اور قوم کا حال و اصرار اور بھی زیادہ ہوا حتیٰ کہ انھوں نے اسکو فتنہ میں ڈال دیا اور آخر کار وہ بدعا کرنے کے لیے ہمارے پڑ پڑھا تو جو بد دعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لیے جو دعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اسکی زبان پر آتا تھا تو ہم نے کہا اے عجم کیے لیکار رہا ہے بنی اسرائیل کے لیے بد دعا کیا یہ میرے اختیار کی بات نہیں میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور ان کی زبان بائبل پر ہی تو اس نے اپنی قوم سے کام میری دنیا و آخرت دونوں پر ہدایتیں اس آیت میں اس کا بیان ہے ۳۴۳ اور ان کا اتباع نہ کیا ۳۴۴ اور بلند درجہ عطا فرما کر ابرار کی منزل میں پہنچاتے ۳۴۵ اور دنیا کا مفتوں ہو گیا ۳۴۶ یہ ایک دلیل جانور کے ساتھ تشبیہ ہے کہ دنیا کی حرص رکھنے والا اگر اس کو نصیحت کرو تو نصیحت کر و تو نصیحت نہیں مٹلائے

حرص رہتا ہے چھوڑ دو تو اسی حرص کا گرفتار جس طرح زبان نکالنا کتنے کی لازمی طبیعت ہے اسی ہی حرص انکے لیے لازم ہو گئی ہے۔ ۳۴۷ یعنی کفار جو آیات الہیہ میں تدبر سے اعراض کرتے ہیں اور ان کا کافر ہونا اللہ کے علم ازلی میں ہے۔

۳۴۸ یعنی حق سے اعراض کر کے آیات الہیہ میں تدبر کرنے سے محروم ہو گئے اور یہی دل کا خاص کام تھا۔

۳۴۹ راہ حق و ہدایت اور آیات الہیہ اور دلائل توحید۔

۳۵۰ مغفط و نصیحت کو بگوش قبول اور باوجود قلب و حواس رکھنے کے وہ امور دین میں اُن سے نفع نہیں اٹھاتے لہذا۔

۳۵۱ اپنے قلب و حواس سے مارا کہ علم و معارف ربانہ کا ادراک نہیں کرتے ہیں

کھانے پینے کے دنیوی کاموں میں تمام حیوانات بھی اپنے حواس سے کام لیتے ہیں انسان بھی اتنا ہی کاربار تو اس کو بہاؤ کم پکڑا فیصلت۔

۳۵۲ کیونکہ چوپایہ بھی اپنے نفع کی طرف بڑھتا ہے اور ضرر سے بچتا اور اس سے بچھے ہشتا ہے اور کافر جنم کی راہ چل کر اپنا ضرر اختیار کرتا ہے تو اس سے بدتر ہوا آدمی

رو حانی شہوانی مساوی ارضی ہے جب اس کی روح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فانی ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غالب پاجاتی ہیں تو زمین کے جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے۔

۳۵۳ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے ناناوے نام جس کسی نے یاد کر لیے نصیحتی

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلُ عَلَيْهِ يَلْهَثُ أَوْ تَتْرُكُهُ يَلْهَثُ ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے ۳۴۴ مگر وہ تو زمین پر گر گیا ۳۴۵ اور اپنی خواہش

کتابچہ ہوا تو اس کا حال کتنے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور

تھوڑے تو زبان نکالے ۳۴۶ یہ حال ہے ان کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائی

فَاقْصِصْ الْقِصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ

تو تم نصیحت سنو کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بڑی کماوت ہے اُن کی

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَانْفُسُهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝ مَن يَهْدِ

جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائی اور اپنی ہی جان کا بُرا کرتے تھے جسے اللہ راہ

اللَّهُ فَمَهُوَالْمُهْتَدِىُّ وَمَنْ يُضِلُّ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝

دکھائے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ

اور بے شک ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیے بہت جن اور آدمی ۳۴۶ وہ دل رکھتے ہیں

لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَذَانٌ

جن میں سمجھ نہیں ۳۴۷ اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں ۳۴۸ اور وہ کان جن

لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ ۝ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا

میں پڑے ہیں اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام ۳۵۳ تو اسے ان سے بکارو اور

ہو علماء کا اس بر اتفاق ہے کہ اسمائے الہیہ ننانوے میں مختصر نہیں ہیں حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرنے سے انسان ختمی ہو جاتا ہے شان نزول ابوہل نے کہا تھا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور جن دو کو کیوں پکارتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس جاہل بے خرد کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے نام اس کے بہت ہیں۔



۳۵۴ اس کے ناموں میں حق و استقامت سے نکلنا کئی طرح پر ہے مسائل ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسے کہ مشرکین نے کالات اور غزیر کا غری اور منان کا منات کر کے اپنے تئوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا نام مقرر کیا جائے جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ سخی یا رفیق کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسما و توفیق ہیں تیسرے حسن ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضار یا مانع یا خالق القدرہ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے اسما کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا یا ضار یا مانع اور یا معطی یا خالق الخلق جو تھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ رام اور برما وغیرہ خیم ایسے اسما کا اطلاق جن کے معنی معلوم نہیں ہیں اور نہیں جانا جاسکتا کہ وہ جلال الہی کے لائق ہیں یا نہیں۔

۳۵۵ یہ گروہ حق پر وہ علماء اور بادیان دین کا ہے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ہر زمانہ کے ان حق کا اجماع حجت ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی زمانہ حق پرستوں اور دین کے بادلوں سے خالی نہ ہو گا جیسا کہ حدیث ۱۲ شریف میں ہے کہ ایک گروہ میری امت کا قیامت دین حق پر قائم رہے گا اسکو کسی کی عداوت و مخالفت ضرر نہ پہنچا سکے گی ۳۵۶ یعنی تدریجی۔

۳۵۷ ان کی عمریں دراز کر کے۔

۳۵۸ اور میری گرفت سخت۔

۳۵۹ شان نزول جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ صفار چڑھ کر شب کے وقت قبیلہ قبیلہ کو پکارا اور فرمایا کہ میں تمہیں عذاب الہی سے ڈرانے والا ہوں اور آپ نے انہیں اللہ کا خوف دلایا اور پیش آنیولے حوادث کا ذکر کیا تو ان میں سے کسی نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کیا انہوں نے تفکر و تامل سے کام نہ لیا اور عاقبت اندیشی و دیرینی بالکل بالائے طاق رکھ دی اور یہ کھیر کر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں ان کے مخالف ہیں اور دنیا اور اس کی لذتوں سے آپ نے منہ پھیر لیا ہے آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں ان لوگوں نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کر دی یہ انکی غلطی ہے ۳۶۰ ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمال حکمت و قدرت کی روشنی دلیلیں ہیں۔

۳۶۱ اور وہ کفر پر مجاہد ہیں اور ہمیشہ کیلئے جہنمی ہو جائیں ایسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچے سمجھے دلائل پر نظر کرے ۳۶۲ یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں ۳۶۳ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیے کہ قیامت کب قائم ہوگی کیونکہ ہم اس کا وقت معلوم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۳۶۴ قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اسے یہود تم نے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی کیا ہے اور اس میں اس کی حکمت ہے۔

۲۵۲

قال الملا ۹

الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۵۴﴾

انہیں جھوڑو جو اس کے ناموں میں حق سے نکلے ہیں ۳۵۴ وہ جلد اپنا کیا پائیں گے

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿۳۵۵﴾ وَالَّذِينَ

اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں ۳۵۵ اور جنہوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۵۶﴾ وَأُمْلِئْ

ہماری آیتیں جھٹلائیں جلد ہم انہیں آہستہ آہستہ ۳۵۶ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی اور میں

لَهُمْ إِن كِيدِي مَتِينٌ ﴿۳۵۷﴾ أَوْ لَمْ يَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِهِمْ

انہیں ڈھیل دوں گا ۳۵۷ بیشک میری خفیہ تدبیر بہت ہی ہے ۳۵۸ کیا سوچتے نہیں کہ انکے صاحب کو جنون سے کچھ

مِّنْ جَنَّةٍ إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۳۵۹﴾ أَوْ لَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ

علاقہ نہیں وہ تو صاف ڈر سنانے والے ہیں ۳۵۹ کیا انہوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ

اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو چیز اللہ نے بنائی ۳۶۰ اور یہ کہ شاید ان کا

أَنْ يَكُونُوا قَدْ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿۳۶۱﴾

وعدہ نزدیک آگیا ہو ۳۶۱ تو اس کے بعد اور کونسی بات پر یقین لائیں گے ۳۶۲

مَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھائیو الا نہیں اور انہیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں

يَعْمَهُونَ ﴿۳۶۲﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا

بھٹکا کریں تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ۳۶۳ کہ وہ کب کو ٹھہری ہے تم فرماؤ اس کا

عَلَيْهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَوَاتِ

علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا ۳۶۴ بھاری پڑ رہی ہے آسمانوں

ہے کہ وہ سوچے سمجھے دلائل پر نظر کرے ۳۶۲ یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں ۳۶۳ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیے کہ قیامت کب قائم ہوگی کیونکہ ہم اس کا وقت معلوم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۳۶۴ قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اسے یہود تم نے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی کیا ہے اور اس میں اس کی حکمت ہے۔



۳۶۵ اس کے اخلاص کی حکمت تفسیر روح البیان میں ہے کہ بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلام الہی وقت قیامت کا علم ہے اور یہ حصر آیت کے منافی نہیں۔  
 ۳۶۶ شان نزول غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیرہ موہلی چوپایہ بچائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مزینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہو گیا اور یہی خبر دیا کہ دیکھو میرا ناقہ کہاں ہے عبداللہ بن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا ان کا کیسا عجیب حال ہے کہ مزینہ میں مرنے والے کی تو خبر ہے رہے ہیں اور اپنا ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اسکا یہ قول بھی غفی نہ رہا حضور نے فرمایا منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اسکی نیل ایک درخت میں الجھ گئی ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پایا گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر کبیر) قال الملا ۹

۳۶۷ وہ ناقہ حقیقی جو جو کچھ ہے اسکی عطا ہے  
 ۳۶۸ یہ کلام براہ ادب و تواضع ہے معنی یہ  
 ۳۶۹ میں کہیں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا جو جانتا  
 ۳۷۰ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع اور اسکی عطا ہے  
 ۳۷۱ (خازن) حضرت ترجمہ قدس سرہ نے فرمایا بھلائی  
 ۳۷۲ جمع کرنا اور برائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں  
 ۳۷۳ ہو سکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت  
 ۳۷۴ وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو کنوکر  
 ۳۷۵ جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کے  
 ۳۷۶ تمام صفات ذاتی تو معنی یہ ہوئے کہ اگر  
 ۳۷۷ مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی  
 ۳۷۸ ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کر لیتا اور  
 ۳۷۹ برائی نہ پہنچنے دیتا بھلائی سے مراد  
 ۳۸۰ راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر  
 ۳۸۱ غلبہ ہے اور برائیوں سے تنگی و تکلیف  
 ۳۸۲ اور دشمنوں کا غالب آنا ہے یہی ہو سکتا ہے  
 ۳۸۳ کہ بھلائی سے مراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمان  
 ۳۸۴ کافر نہ دار اور کافروں کا مومن کر لیتا ہو اور  
 ۳۸۵ برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے  
 ۳۸۶ محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہو گا کہ اگر میں  
 ۳۸۷ نفع و ضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اسے منافقین  
 ۳۸۸ کافرین نہیں سب کو مومن کر ڈالتا اور تمہارا  
 ۳۸۹ کفری حالت دیکھنے کی تکلیف مجھے نہ پہنچتی۔

۳۹۰ ۳۶۹ سنانے والا ہوں کافروں کو۔  
 ۳۹۱ ۳۷۰ عکرمہ کا قول ہے کہ اس آیت میں خطاب  
 ۳۹۲ عام ہے ہر ایک شخص کو اور معنی یہ ہیں کہ اللہ  
 ۳۹۳ وہی ہے جس نے تم میں سے ہر ایک کو ایک  
 ۳۹۴ جان سے یعنی اس کے باپ سے پیدا کیا اور  
 ۳۹۵ اس کی جنس سے اسکی بی بی کو بنایا پھر جب  
 ۳۹۶ وہ دونوں جمع ہوئے اور محل ظاہر ہوا اور ان  
 ۳۹۷ دونوں نے تندرست بچہ کی دعا کی اور ایسا بچہ

وَالْأَرْضُ لَا تَأْتِيكُمُ إِلَّا بَغْتَةً يَسْئَلُونَكَ كَأَنَّكَ خَفِيٌّ عَنْهَا  
 اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم نے اسے خوب تحقیق کر رکھا ہے  
 قُلْ إِنَّمَا عَلِمْتُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۷﴾ قُلْ  
 تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن بہت لوگ جانتے نہیں ۳۶۵ تم فرماؤ  
 لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ  
 میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں ۳۶۶ مگر جو اللہ چاہے ۳۶۷ اور اگر میں غیب  
 أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسْنِيَ السُّوءُ  
 جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کر لی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی ۳۶۸  
 إِنَّ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِي  
 میں تو ہی ڈر ۳۶۹ اور خوشی سنانے والا ہوں انھیں جو ایمان رکھتے ہیں وہی ہے جس نے  
 خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ  
 تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ۳۷۰ اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا ۳۷۱ کہ اس سے چین پائے  
 إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلٌ خَفِيْفًا فَهَمَزَتْ بِهِ فَلَمَّا  
 پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا بیٹ رہ گیا ۳۷۲ تو اسے لیے بھرا کی پھر جب  
 أَثْقَلَتْ دَعَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنُكَوِّنَنَّ مِنْ  
 بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیے بچہ دے گا تو بے شک ہم  
 الشَّكْرَيْنِ ﴿۳۹﴾ فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا  
 شکر گزار ہو گئے پھر جب اس نے انھیں جیسا چاہیے بچہ عطا فرمایا انھوں نے اس کی عطا میں اس کے ساتھ ہی ٹھہرائے  
 فَتَعَلَّى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۴۰﴾ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ  
 تو اللہ کو برتری ہے ان کے شرک سے ۳۷۳ کیا اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ نہ بنائے ۳۷۴ اور وہ خود

ملنے پر ادائے شکر کا عہد کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں ویسا ہی بوجھل فرمایا ان کی حالت یہ ہوئی کہ کبھی تو وہ اس بچہ کو طبائع کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے دھڑلوں کا حال ہے کبھی ستاروں  
 کی طرف جیسا کہ لوگ پرستوں کا طریقہ ہے کبھی تو ان کی طرف جیسا کہ پرستوں کا دستور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ان کے اس شرک سے برتر ہے اکبر ۳۷۵ یعنی اس کے باپ کی جنس سے  
 اسکی بی بی بنائی ۳۷۶ مرد کا چھاننا کہ یہ ہے جامع کرنے سے اور ہلکا سا بیٹ رہنا ابتدائے حل کی حالت کا بیان ہے ۳۷۷ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو معنی  
 کی اولاد ہیں ان سے فرمایا گیا کہ تمہیں ایک شخص قصی سے پیدا کیا اور اس کی بی بی ابی اس کی جنس سے عربی قرشی کی تاکہ اس سے چین و آرام پائے پھر جب ان کی درخواست کے مطابق انھیں  
 تندرست بچہ عطا کیا تو انھوں نے اللہ کی اس عطا میں دوسروں کو شریک بنایا اور اپنے چاروں بیٹوں کا نام عبدالمناف عبد العزی عبد قصی اور عبدالدار رکھا ۳۷۸ یعنی بیٹوں کو جنھوں  
 نے کچھ نہیں بنایا۔



۳۵ اس میں بتوں کی بے قدری اور بطلان شرک کا بیان اور مشرکین کے کمال جہل کا اظہار ہے اور بتایا گیا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو عابد کو نفع پہنچائے اور اس کا ضرر دفع کرنے کی قدرت رکھتا ہو

قال الملاء ۹

۲۵۲

الاحراف ۷

مشرکین جن بتوں کو پوجتے ہیں ان کی بے قدرتی اس درجہ کی ہے کہ وہ کسی چیز کے بنانے والے نہیں کسی چیز کے بنانے والے تو کیا ہوتے خود اپنی ذات میں دوسرے سے بے نیاز نہیں آپ مخلوق ہیں بنائے والے کے محتاج ہیں اس سے بڑھ کر بے اختیاری یہ ہے کہ وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتے اور کسی کی کیا مدد کریں خود انھیں ضرر پہنچے تو دفع نہیں کر سکتے کوئی انھیں توڑ دے گرا دے جو جائے کرے وہ اس سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتے ایسے مجبور بے اختیار کو پوجنا انتہا درجہ کا جہل ہے ۳۷۶ یعنی بتوں کو۔

۳۷۷ کیونکہ وہ زمین سے نہیں سمجھ سکتے ہیں ۳۷۸ وہ بہر حال عاجز ہیں ایسے کو پوجنا اور معبود بنانا بڑی بے خردی ہے۔ ۳۷۹ اور اللہ کے ملک مخلوق کسی طرح پہنچنے کے قابل نہیں اس پر بھی اگر تم انھیں معبود کہتے ہو؟

۳۸۰ یہ کچھ بھی نہیں تو پھر اپنے سے کمتر کو پوج کر کیوں ذلیل ہوتے ہو۔

۳۸۱ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو بڑا کہنے والے تباہ ہو جاتے ہیں برباد ہو جاتے ہیں یہ بت انھیں ہلاک کر دیتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر بتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو انھیں پکارو اور میری نقصان رسانی میں ان سے مدد لو اور تم بھی جو کمزور فریب کر سکتے ہو وہ میرے مقابلہ میں کرو اور اس میں دیر نہ کرو مجھے تمہاری

يُخْلِقُونَ ۱۹۱ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۱۹۲ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لَا يَتَّبِعُوكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ۱۹۳ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَلُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا

بنائے ہوئے ہیں اور نہ وہ ان کو کوئی مدد پہنچا سکیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کریں ۳۷۵ اور اگر تم انھیں ۳۷۶ راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہ آئیں ۳۷۷

سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ۱۹۳ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَلُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا

تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں ۳۷۹ تو انھیں پکارو پھر وہ نہیں جواب دیں لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۱۹۴ اَلْهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۱۹۵

اگر تم سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا اَلْهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۱۹۶ اَمْ لَهُمْ آعِينٌ يُّبْصِرُونَ بِهَا ۱۹۷

ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا ان کے آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں اَمْ لَهُمْ أُذُنٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلْ اَدْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُوا

یا ان کے کان ہیں جن سے سنیں ۳۸۰ تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤں چلو اور فَلَا تُنْظَرُونَ ۱۹۸ وَإِلَى اللَّهِ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۱۹۹ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ

مجھے مہلت نہ دو ۳۸۱ بیشک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اتاری ۳۸۲ اور وہ نَبِيلٌ كُودُوسٌ رَکْهَاتٌ ۳۸۳ اور جنھیں اس کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے

نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۲۰۰ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى

اور نہ خود اپنی مدد کریں ۳۸۴ اور اگر تم انھیں راہ کی طرف بلاؤ

اور تمہارے معبودوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ۳۸۵ اور میری طرف وحی بھیجی اور میری عزت کی ۳۸۶ اور ان کا حافظ و ناصر ہے اس پر بھروسہ رکھنے والوں کو مشرکین وغیرہ کا کیا اندیشہ تم اور تمہارے معبود مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے ۳۸۷ تو میرا کیا بگاڑ سکیں گے۔







۳۹۱ شام عصر وغرب کے درمیان کا وقت ہے ان دونوں وقتوں میں ذکر افضل ہے کیونکہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب تک نماز منوع ہے اس لئے ان وقتوں میں ذکر مستحب ہوا تاکہ بندے کے تمام اوقات قربت و طاعت میں مشغول رہیں۔

۳۹۲ یعنی ملائکہ مقیمہ

۳۹۳ یہ آیت آیات ۲۴-۲۸ سجدہ میں سے ہے ان کے پڑھنے اور سننے والے دونوں

پر سجدہ لازم ہو جاتا ہے سلم شریف کی حدیث میں ہے جب آدمی آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا وہ سجدہ کر کے جنتی ہوا اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کر کے جہنمی ہو گیا۔

۱۔ یہ سورت مدنی ہے بجز سات آیتوں کے جو کہ مکہ میں نازل ہوئیں اور اذیعتہ کربک الذین فیہ سے شروع ہوتی ہیں اس میں پچھتر آیتیں اور ایک ہزار پچھتر کلمے اور پانچ ہزار اسی حروف ہیں ۲۔ شان نزول حضرت عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہم اہل بدر کے حق میں نازل ہوئی جب غنیمت کے معاملہ میں ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور بدر مگر کی نوبت آگئی تو اللہ تعالیٰ نے معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکال کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا آپ نے وہ مال برابر تقسیم کر دیا۔

۳۔ جیسے چاہیں تقسیم فرمائیں۔ ۴۔ اور باہم اختلاف نہ کرو۔ ۵۔ تو اس کے غفلت و جلال سے۔ ۶۔ اور اپنے تمام کاموں کو اس کے

سپرد کریں ۷۔ بقدر اُن کے اعمال کے کیونکہ مومنین کے احوال ان اوصاف میں متفاوت ہیں اس لئے اُن کے مراتب بھی جدا گانہ ہیں۔

الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ۝۳۹۱

زبان سے صبح اور شام ۳۹۱ اور غافلوں میں نہ ہونا بے شک

الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ

وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں ۳۹۲ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے

وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۝۳۹۳

اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ۳۹۳

سُورَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيٌّ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ خَمْسٌ سَبْعُونَ وَعَشْرُونَ

سورہ انفال مدنی جزا و امتیاز اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ ۚ فَاتَّقُوا

اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں ۱۔ تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں ۲۔ تو اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ وَاصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَاطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ اِنْ كُنْتُمْ

۳۔ اور اپنے آپس میں میل رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان

مُؤْمِنِينَ ۝۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

رکھتے ہو ۱۔ ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے وہ ان کے دل

قُلُوبُهُمْ ۚ وَاِذَا تَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ اٰيٰتَهُ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ

۲۔ ڈر جائیں اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر

يَتَوَكَّلُونَ ۝۲ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝۳

۳۔ بھروسہ کریں ۴۔ وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ

یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس ۷۔ اور



وہ جو ہمیشہ اکرام و تعظیم کے ساتھ بے محنت و مشقت عطا کی جائے ۹ یعنی مرید طیبہ سے ہر کی طرف ۱۰ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ ان کی تعداد کم ہے ہتھیار تھوڑے ہیں دشمن کی تعداد بھی زیادہ اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے مختصر واقعہ یہ ہے کہ ابوسفیان کے ملک شام سے ایک قافلہ کے ساتھ آنے کی خبر پاکر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ان کے مقابلہ کے لیے روانہ ہوئے مکہ مکرمہ سے ابوہریرہ قریش کا ایک لشکر گزرا لے کر قافلہ کی امداد کے لیے روانہ ہوا ابوسفیان تو رستہ سے کتر کر گئے اپنے قافلہ کے ساحل بحر کی راہ چل پڑے اور ابوہریرہ سے اُس کے رفیقوں نے کہا کہ قافلہ پہنچ گیا اب مکہ مکرمہ واپس چل تو اس نے انکار کر دیا اور وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے قصد سے بدر کی طرف چل پڑا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قتال املا ۹ ۲۵۷

وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکار کے دونوں گروہوں میں سے ایک پر مسلمانوں کو فتح مند کرے گا خواہ قافلہ ہو یا قریش کا لشکر صحابہ نے اس میں موافقت کی مگر بعض کو یہ غدر ہو کہ ان کی تیاری سے نہیں چلے تھے اور نہ ہماری تعداد قافی ہے نہ ہمارے پاس کافی سامان اسلحہ ہے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گزرا اور حضور نے فرمایا کہ قافلہ تو ساحل کی طرف نکل گیا اور ابوہریرہ کے ساتھ آ رہا ہے اس پر ان لوگوں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قافلہ کی طرف نکلے اور لشکر دشمن کو چھوڑ دیجیئے یہ بات ناگوار خاطر اقدس ہوئی تو حضرت صدیق اکبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھڑے ہو کر اپنے اخلاص و فرمانبرداری اور رضا چاہی و جان نثاری کا اظہار کیا اور بڑی قوت و استحکام کے ساتھ عرض کی کہ وہ کسی طرح مرضی مبارک کے خلاف سستی کرنے والے نہیں ہیں پھر اور صحابہ نے بھی عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو جو امر فرمایا اس کے مطابق تشریف لے چلیں ہم ساتھ ہیں کبھی مختلف نہ کریں گے ہم آپ پر ایمان لائے ہم تم سے آپ کی تصدیق کی ہم نے آپ کے اتباع کے عہد کیے ہمیں آپ کی اتباع میں سمندر کے اندر کود جانے سے بھی غدر نہیں ہے حضور نے فرمایا جولو اللہ کی برکت پر بھروسہ کرادے اس نے مجھے وعدہ دیا ہے میں تمہیں بشارت دیتا ہوں مجھے دشمنوں کے گرنے کی جگہ نظر آ رہی ہے اور حضور نے انکار کے مرنے اور گرنے کی جگہ نام نہام بتا دیں اور ایک ایک کی جگہ نشانہ لگا دیئے اور یہ منجھو ۱۰ دیکھا گیا کہ ان میں سے جو مرگرا اسلحہ ۱۵ برگرا اس سے حفاظت کی۔ ۱۱ اور کہتے تھے کہ میں لشکر قریش کا حال ہی معلوم نہ تھا کہ ہم ان کے مقابلہ کی تیاری کر کے چلتے

مَغْفِرَةً وَرِشْقٍ كَرِيمٌ ۱ کبّا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۲ بحثش ہے اور عزت کی روزی ۳ جس طرح لے محبوب تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا ۴ وَانْ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَرِهُونَ ۵ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ ۶ اور بیشک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ۷ سچی بات میں تم سے جھگڑتے تھے ۸ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَانَتْهَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۹ ۱۱ بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی ۱۲ گویا وہ آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں ۱۳ وَاذْ يَعِدُّكُمْ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ ۱۴ اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں ۱۵ میں ایک تمہارے لیے ہے اور تم ۱۶ اَنْ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحَقِّقَ الْحَقَّ ۱۷ یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا نہیں ۱۸ اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے ۱۹ بِكَلِمَتِهِ وَيَقْطَعُ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۲۰ لِیُحَقِّقَ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ ۲۱ کچھ کو سچ کر دکھائے ۲۲ اور کافروں کی جڑ کاٹ دے ۲۳ کہ سچ کو سچ کرے اور جھوٹ کو ۲۴ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۲۵ اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ ۲۶ جھوٹا ۲۷ پڑے برا مانیں مجرم ۲۸ جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے ۲۹ وَاسْتَجَابَ لَكُمْ اِنِّي مُبْدِكُمْ بِالْفِ مِنْ الْمَلِكَةِ مُرْدِفِينَ ۳۰ وَمَا جَعَلَهُ ۳۱ تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ۳۲ ہزاروں فرشتوں کی قطار سے ۳۳ اور یہ تو اللہ نے ۳۴ اللَّهُ الْبَشَرَى وَلِتَطْبَيَنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ ۳۵ کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لیے کہ تمہارے دل میں پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی ۳۶ عِنْدَ اللَّهِ اِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۳۷ اِذْ يُغَشِّيكُمُ النَّعَاسَ اَمَنَةً ۳۸ طرف سے ۳۹ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے ۴۰ جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اُس کی

۱۲ یہ بات کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کرتے ہیں حکم الہی سے کرتے ہیں اور آپ نے اعلان فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو غیبی مدد پہنچے گی ۱۳ یعنی قریش سے مقابلہ انھیں ایسا ہیبت معلوم ہوتا ہے۔ ۱۴ یعنی ابوسفیان کے قافلہ اور ابوہریرہ کے لشکر ۱۵ یعنی ابوسفیان کا قافلہ ۱۶ دین حق کو غلبہ دے اس کو بلند و بالا کرے ۱۷ اور انھیں اس طرح ہلاک کرے کہ ان میں سے کوئی باقی نہ بچے ۱۸ یعنی اسلام کو ظہور و نبات عطا فرمائے اور کفر کو مٹائے ۱۹ شان نزول سلم شریف کی حدیث جو روزِ بدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا کہ ہزار ہیں اور آپ کے اصحاب تین سو دس سے کچھ زیادہ تو حضور نے کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر اپنے رب سے یہ دعا کرنے لگے یا رب جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے پورا کر یا رب جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرمایا رب اگر تو اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دینا تو زمین میں تیری پریشانی ہوگی اسی طرح حضور کو دعا کرتے رہے یہاں تک کہ دوش مبارک سے چادر نازل ہوئی تو حضرت ابو بکر حاضر ہوئے اور چادر مبارک و شادان پر ڈالی اور عرض کیا یا نبی اللہ آپ کی مناجات اپنے رب کے ساتھ کافی ہوگئی وہ بہت جلد پایا وعدہ پورا فرمایا ۲۰ اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ۲۱ چنانچہ اول ہزار فرشتے آئے پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار



حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان اس روز کافروں کا تقاب کرتے تھے اور کافر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا اچانک اوپر سے کوڑے کی آواز آتی تھی اور سوار کا یہ کلمہ سنا جاتا تھا (اقدام خرم) یعنی آگے بڑھ اے خرم و خرم حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا اور اس کی ناک تلوار سے اڑا دی گئی اور چہرہ فوجی ہو گیا صحابہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے یہ معائنے بیان کیے تو حضور نے فرمایا کہ یہ آسمان سوم کی مدد ہے البوہل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہاں سے ضرب آتی تھی مانے والا تو تم کو نظر نہیں آتا تھا آپ نے فرمایا فرشتوں کی طرف سے تو کہنے لگا پھر وہی تو غالب ہوئے تم تو غالب نہیں ہوئے ۱۲ تو بندے کو چاہیے کہ اسی پر بھروسہ کرے اور اپنے زور و قوت اور اسباب و جماعت پر ناز نہ کرے ۱۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اللہ کی طرف سے ہے اور نماز میں ہو تو شیطان کی طرف سے ہو جنگ میں غنودگی کا امن نماز میں سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اسے سینہ دار اور گنہگار نہیں آتی وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے خوف شدید کے وقت غنودگی آنا محصل امن اور زوال خوف کی دلیل ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ جب مسلمانوں کو دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت سے جانوں کا خوف ہوا اور بہت زیادہ پیاس لگی تو ان پر غنودگی ڈال دی گئی جس سے انھیں راحت حاصل ہوئی اور سیکان اور پیاس رفع ہوئی اور وہ دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہوئے یہ آؤ گھ ان کے حق میں نعمت تھی اور یکبارگی سب کو ان کی عمت کثیر کا خوف شدید کی حالت میں اسی طرح یکبارگی آؤ گھ جانا خلاف عادت ہے اسی لئے بعض علماء نے فرمایا کہ یہ آؤ گھ معجزہ کے حکم میں ہے۔ ۲۳ روز بدر مسلمان رگستان میں اترے ان کے اور ان کے جانوروں کے پاؤں ریت میں دھسے جاتے تھے اور دشمن ان سے پہلے آب فضا پر کھٹے تھے صحابہ میں بعض حضرات کو وضو کی بعض کو غسل کی ضرورت تھی اور پیاس کی شدت تھی تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم حق پر ہو تمہیں اللہ کے نبی ہیں اور تم اللہ والے ہو اور حال یہ ہے کہ دشمنین غالب ہو کر مانی پر ہو چکے تم بغیر وضو اور غسل کیے نمازیں پڑھتے ہو تو تمہیں دشمنین پر فتح یاب ہونے کی کس طرح امید ہے تو اللہ تعالیٰ نے نیچہ بھیجا جس سے جنگ سربا ہو گیا اور مسلمانوں نے اس سے بانی پیدا و غسل کیے اور وضو کیے اور اپنی سواروں کو پلایا اور اپنے زینوں کو بکھرا اور جبار بیٹھ گیا اور زمین اس قابل ہو گئی کہ اس پر قدم جسے لگے اور شیطان کا وسوسہ زائل ہوا اور صحابہ کے دل خوش ہوئے اور نصرت فتح و نظر حاصل ہونے کی دلیل ہوئی ۲۴ ان کی اعانت کر کے اور انھیں بشارت دے کر ۲۵ ابوداؤد مازنی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں مشرک کی گردن ماننے کے لئے آسکے دپے ہوا اسکا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا ہاسل ابن حنیف فرماتے ہیں کہ روز بدر ہم میں سے کوئی تلوار سے اشارہ نہ کرتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا جسم سے جدا ہو کر جاتا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت سنگرزے کفار پر پھینک کر مارے تو کوئی کافر ایسا نہ بچا جسکی آنکھوں میں اس سے کچھ ٹرانہ ہو کر کاہوا اقعہ صبح جو سترہ رمضان مبارک شہہ ہجری میں پیش آیا ۲۶ جو بدر میں پیش آیا اور کفار مقتول اور قید ہوئے یہ تو عذاب دنیا ہے ۲۷ آخرت میں ۲۸ یعنی اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو ان کے مقابلے سے نہ بھاگو۔

وَمِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُفْرًا بِهِ وَ

طرف سے چین صی ۱۲ اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کر دے اور

يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ

شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمادے اور تمہارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے

بِهِ الْأَقْدَامَ ۝ اِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلِكَةِ اِنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

تمہارے قدم جمادے ۲۳ جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم

الَّذِينَ اٰمَنُوا سَالِقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرَّعْبَ

مسلمانوں کو ثابت رکھو ۲۴ غرقیب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو

فَاَضْرِبُوا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاَضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝

کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ ۲۵

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاقُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَ

یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت

رَسُوْلَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُقُوْهُ وَاَنْ

کرے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے یہ تو چکھو ۲۶ اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ

لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابُ النَّارِ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قِيْلَتْ

کافروں کو آگ کا عذاب ہے ۲۷ اے ایمان والو جب کافروں کے لام سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحَفًا فَلَا تُلُوْهُمُ الْاَذْبَارَ ۝ وَمَنْ يُؤْلِهِمْ

تمہارا مقابلہ ہو تو انھیں پیٹھ نہ دو ۲۸ اور جو اُس دن

يَوْمَئِذٍ دُبْرُهُ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ

انھیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جاننے کو تو وہ

جسے لگے اور شیطان کا وسوسہ زائل ہوا اور صحابہ کے دل خوش ہوئے اور نصرت فتح و نظر حاصل ہونے کی دلیل ہوئی ۲۴ ان کی اعانت کر کے اور انھیں بشارت دے کر ۲۵ ابوداؤد مازنی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں مشرک کی گردن ماننے کے لئے آسکے دپے ہوا اسکا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا ہاسل ابن حنیف فرماتے ہیں کہ روز بدر ہم میں سے کوئی تلوار سے اشارہ نہ کرتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا جسم سے جدا ہو کر جاتا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت سنگرزے کفار پر پھینک کر مارے تو کوئی کافر ایسا نہ بچا جسکی آنکھوں میں اس سے کچھ ٹرانہ ہو کر کاہوا اقعہ صبح جو سترہ رمضان مبارک شہہ ہجری میں پیش آیا ۲۶ جو بدر میں پیش آیا اور کفار مقتول اور قید ہوئے یہ تو عذاب دنیا ہے ۲۷ آخرت میں ۲۸ یعنی اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو ان کے مقابلے سے نہ بھاگو۔



۲۹ یعنی مسلمانوں میں سے جو جنگ میں کفار کے مقابلہ سے بھاگا وہ غضب الہی میں گرفتار ہوا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے سوائے دو حالتوں کے ایک تو یہ کہ لڑائی کا ہنریا کرتے ہوئے اپنے پیچھے ہٹا ہو وہ بیٹھ دینے اور بھاگنے والا نہیں ہے دوسرے جو اپنی جماعت میں ملنے کے لیے پیچھے ہٹا ہو وہ بھی بھاگنے والا نہیں ہے۔

۳۱ شان نزول جب مسلمان جنگ بدر سے واپس ہوئے تو ان میں سے ایک کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا دوسرا کہتا تھا میں نے فلاں کو قتل کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اس قتل کو تم اپنے زور و قوت کی طرف نسبت نہ کرو کہ یہ حقیقت اللہ کی امداد اور اس کی تقویت اور تائید ہے۔

۳۲ فتح و نصرت۔ ۳۳ شان نزول یہ خطاب مشرکین کو ہے جنہوں نے بدر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور ان میں سے ابوجہل نے اپنی اور حضور کی نسبت یہ دعویٰ کیا کہ یارب ہم میں جو تیرے نزدیک چھٹا ہوا اس کی مدد کرو جو بڑا ہوا اُسے مبتلائے مصیبت کرو اور ایک روایت میں ہے کہ مشرکین نے مکہ مکرمہ سے بدر کو چلتے وقت کعبہ منظر کے پردوں سے لپٹ کر یہ دعویٰ کیا تھی کہ یارب اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق پر ہوں تو تو ان کی مدد فرما اور اگر ہم حق پر ہوں تو ہماری مدد کر اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو فیصلہ تم نے چاہا تھا وہ کرو یا گیا اور جو گروہ حق پر تھا اس کو فتح دی گئی یہ تمہارا مانگا ہوا فیصلہ ہے اب آسمانی فیصلہ سے بھی جو ان کا طلب کیا ہوا تھا اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی ابوجہل بھی اس جنگ میں لٹ اور سوانی کے ساتھ مارا گیا اور اس کا سر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر کیا گیا۔

۳۴ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات و فتنوں کے ساتھ جنگ کرنے سے قتل کیونکہ رسول کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت

بَاءَ يَغْضَبُ مِّنَ اللَّهِ وَمَا وَهُ جَهَنَّمُ وَيَسَّ الْمَصِيرُ ۱۹  
اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی ۲۹

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ  
تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے ۳۱ انہیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی  
وَلَكِنَّ اللَّهَ رَفَعَهُ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءٌ حَسَنًا إِنَّ  
بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لیے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے بے شک

اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۱۷ ذَلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ۱۸  
اللہ سنتا جانتا ہے یہ ۳۲ تو لو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا دواں سست کر دینا لایا ہے  
إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَ كُفُّ الْفَتْحِ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ  
اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ تم پر آچکا ۳۳ اور اگر باز آؤ ۳۴ تو تمہارا بھلا ہے

وَأِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَكَثُرْتُ  
اور اگر تم پھر شرارت کرو تو ہم پھر سزا دیں گے اور تمہارا جھٹھا تمہیں کچھ کام نہ دے گا چاہے کتنا ہی بہت ہو  
وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۱۵ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ  
اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے اے ایمان والو

وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۱۶ وَلَا تَكُونُوا  
حکم مانو ۳۵ اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو اور ان جیسے نہ ہونا  
كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۱۷ إِنَّ شَرَّ  
جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے ۳۵ بیشک سب

الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الضُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۲۲  
جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گوئی میں جن کو عقل نہیں ۳۶ اور

ایک ہی چیز ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی ۳۷ کیونکہ جو سن کر فائدہ نہ اٹھائے اور نصیحت نہ پر نہ ہوا سنا سنا ہی نہیں ہے یہ منافقین و مشرکین کا حال ہے مسلمانوں کو اس سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے ۳۸ نہ وہ حق سنتے ہیں نہ حق بولتے ہیں نہ حق کو سمجھتے ہیں کان اور زبان قتل سے فائدہ نہیں اٹھاتے جانوروں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ یہ دیدہ و دانستہ بہرے گوئی کے بنتے ہیں اور عقل سے دشمنی کرتے ہیں شان نزول یہ آیت بنی عبدالدار بن قصی کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ جو کچھ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہم اس سے بہرے گوئی اندھ ہیں یہ سب لوگ جنگ اعدی مقتول ہوئے اور ان میں سے صرف دو شخص ایمان لائے مصعب بن عمیر اور سوط بن حمرہ۔



۳۶ یعنی صدق و رغبت ۳۷ بحالت موجودہ یہ جانتے ہوئے کہ انہیں صدق و رغبت نہیں ہے ۳۸ اپنے خدا اور حق سے دشمنی کے باعث ۳۹ کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے بخاری شریف میں عید بن علی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں فرمایا جو اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہو ایسا ہی دوسری حدیث میں کہ حضرت ابی بن کعبؓ پڑھتے تھے حضور نے انہیں پکارا انہوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا حضور نے فرمایا تمہیں جو بات مانع ہوئی عرض کی حضور میں نماز تھا حضور نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہو عرض کیا بیشک آئندہ ایسا نہ ہو گا ۴۰ اس خبر سے ایمان مراد ہے کیونکہ کافر مردہ ہوتا ہے ایمان سے اسکو زندگی حاصل ہوتی ہے قتادہ نے کہا کہ وہ خیر قرآن سے کیونکہ اس سے دلوں کی زندگی ہے اور اس نجات ہے اور عصمت دارین ہے محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ خیر جہاد ہے کیونکہ اسکی بدولت اللہ تعالیٰ دولت کے بعد غرت عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ شہادت ہے اس لئے کہ شہدا اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔

خالف المسلم ۹

لَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْبَغَهُمْ دُكُلًا وَاسْبَغَهُمْ لَتَوَلَّوْا

اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی ۳۷ جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر ۳۸ سنا دیتا جب بھی انجام کار

وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۳۹ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَ

منہ پھر کر پلٹ جاتے ۳۹ اے ایمان والو اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہو

لِلرَّسُولِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ

۴۰ جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے کی ۴۱ اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے

بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهُۥ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۴۲ وَاتَّقُوا فِتْنَةً

دلی ارادوں میں خال ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو

لَا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَّاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ

جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہونچے گا ۴۲ اور جان لو کہ اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۴۳ وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

کا عذاب سخت ہے اور یاد کرو ۴۳ جب تم تھوڑے تھے ملک میں دبے ہوئے

فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَفَكُمُ النَّاسُ فَاَوْكُمُوْا

۴۴ ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اُس نے تمہیں ۴۵

اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۴۶

مگر دی اور اپنی مدد سے زور دیا اور ستھری چیزیں تمہیں روزی دیں ۴۶ کہ کہیں تم احسان مانو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَخُوْنُوْا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا

اے ایمان والو اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو ۴۷ اور نہ اپنی

اٰمِنَتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۴۸ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ

امانتوں میں دانستہ خیانت اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور

۳۶ یعنی صدق و رغبت ۳۷ بحالت موجودہ یہ جانتے ہوئے کہ انہیں صدق و رغبت نہیں ہے ۳۸ اپنے خدا اور حق سے دشمنی کے باعث ۳۹ کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے بخاری شریف میں عید بن علی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں فرمایا جو اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہو ایسا ہی دوسری حدیث میں کہ حضرت ابی بن کعبؓ پڑھتے تھے حضور نے انہیں پکارا انہوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا حضور نے فرمایا تمہیں جو بات مانع ہوئی عرض کی حضور میں نماز تھا حضور نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہو عرض کیا بیشک آئندہ ایسا نہ ہو گا ۴۰ اس خبر سے ایمان مراد ہے کیونکہ کافر مردہ ہوتا ہے ایمان سے اسکو زندگی حاصل ہوتی ہے قتادہ نے کہا کہ وہ خیر قرآن سے کیونکہ اس سے دلوں کی زندگی ہے اور اس نجات ہے اور عصمت دارین ہے محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ خیر جہاد ہے کیونکہ اسکی بدولت اللہ تعالیٰ دولت کے بعد غرت عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ شہادت ہے اس لئے کہ شہدا اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔

۴۱ بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی منوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہو گا کہ اس خاص ظالم اور بدکار میں بول بکھرو نیک اور بدب کو پہونچ جائے کائنات ان عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان منوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور تک برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہو گا خطاکا اور غیر خطاکا سب کو پہونچے گا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ منوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اسے روکنے اور منع کرنے پر قاعدوں باوجود اس کے نہ کریں نہ منع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب میں عام و خاص سب کو متلا کر رہا ہے البودا کو دیکھ کر حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرم مصلی ہو اور وہ لوگ باوجود قدرت کے اسکو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نہی عن المنکر ترک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنے اس ترک فرض کی شامت میں مبتلا ہے

خواب ہوتی ہے ۴۳ اے مومنین مہاجرین! اسلام میں ہجرت کرنے سے پہلے کہ مکہ میں ۴۴ قریش تم پر غالب تھے اور تم ۴۵ مدینہ طیب میں ۴۶ یعنی اموال غنیمت جو تم سے پہلے کسی امت کے لئے حلال نہیں کیے گئے تھے ۴۷ فرائض کا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ سے خیانت کرنا ہے اور سنت کا ترک کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شان نزول یہ آیت ابولبابہ بارون بن عبد اللہ الغضاری کے حق میں نازل ہوئی واقعہ یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یهودی قرینہ کا دو ہفتے سے زیادہ عرصہ تک معاہدہ فرمایا وہ اس معاہدہ سے تنگ آ گئے اور ان کے دل خائف ہو گئے تو ان سے ان کے سردار کعب بن اسد نے یہ کہا کہ اب تین شکلیں ہیں یا تو اس شخص یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو اور انکی بیعت کر لو کیونکہ تم خدا و نبی مرسل ہیں یہ ظاہر ہو چکا اور یہ نبی رسول ہیں جن کا ذکر تمہاری کتاب میں ہوا ان پر ایمان لے آئے تو جان مال اہل اولاد و سب محفوظ رہیں گے مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا تو کعب نے دوسری شکل پیش کی اور کہا کہ اگر اسے نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے نبی بی بیچوں کو قتل کر دیں پھر تم لو اس کعبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے مقابل آئیں کہ اگر ہم اس مقابل میں ہلاک بھی ہو جائیں تو ہمارے ساتھ اپنے اہل اولاد کا تم تو نہ رہے اس پر قوم نے کہا کہ اہل اولاد کے بعد جیسا ہی کس کلام کا تو کعب نے کہا کہ یہ بھی منظور نہیں ہے



نوسید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کرو شاید آپس کوئی بہتری کی صورت نکلے تو انھوں نے حضور سے صلح کی درخواست کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا سوائے اسکے کہ آپس میں سجدہ نماز کے فیصلہ کو منظور کریں اس پر انھوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابولبابہ کو بھیج دیجیے کہ ابولبابہ سے انکے تعلقات تھے اور ابولبابہ کا مال اور انکی اولاد اور انکے عیال سب نبی قریظ کے پاس تھے حضور نے ابولبابہ کو بھیج دیا نبی قریظ نے ان سے ملے دریافت کی کہ کیا ہم سجدہ نماز کا فیصلہ منظور کریں کہ جو کچھ وہ ہمارے حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہوا ابولبابہ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ تو کھٹکوانے کی بات ہے ابولبابہ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات ہم گئی کہ میرے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تونہ آئے سجدہ سجدہ شریف قال الملاء ۹

۳۷ اے آپ کو زندہ رکھنا اور اللہ کی قسم کھانی  
۱۶ مہ جائیں یا اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول کرے  
وَقَدْ نَفَخْنَا فِي لَبِّ ابْنِ آدَمَ اَنْ اَكْرَأْ اَنْفُسِ مَنَازِلَ كَيْفَ لِيْ  
اور انسانی حاجتوں کے لیے کھولنا یا کرتی تھیں  
اور پھر باندھ دیے جاتے تھے حضور کو جب یہ خبر  
ہوئی تو فرمایا ابولبابہ میرے پاس آئے تو میں  
انکے لیے مغفرت کی دعا کرتا لیکن جب انھوں نے  
یہ کیا ہے تو میں انھیں کھولنا چاہتا تھا کہ اللہ  
انکی توبہ قبول کرے وہ سات روز زندہ رہے  
نہ کچھ کھانا نہ پیا جہاں تک کہ بے ہوش ہو کر گر گئے  
پھر اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول کی صحابہ نے نہیں  
توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انھوں نے کہا  
میں خدا کی قسم نکھولنا چاہتا تھا کہ مولیٰ کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم مجھے خود کھولیں حضرت نے انھیں اپنے دست  
مبارک سے کھول دیا ابولبابہ نے کہا میری توبہ اس  
وقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں  
جس میں مجھ سے یہ خطا سزا ہوئی اور میں اپنے مل  
مال کو اپنے ملک سے نکال دوں سید عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تھائی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے  
ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳۷ يٰۤاَيُّهَا  
تمہاری اولاد سب فتنہ ہے ۳۷ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ۳۷ اے  
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقٰنًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ  
ایمان والو اگر اللہ سے ڈرو گے ۳۸ تو ہمیں وہ دیگا جس سے حق کو باطل سے جدا کرے اور تمہاری  
سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۝۳۸ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۳۹  
برائیاں اتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور  
اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ  
اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند کر لیں یا شہید کر دیں یا نکال دیں ۴۰  
وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۝۴۰ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَكْرِیْنَ ۝۴۱ وَاِذَا تُتْلٰ  
اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر اور جب ان پر ہماری  
عَلَيْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا ۝۴۲  
آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے  
اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلٰیْنَ ۝۴۲ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ  
یہ تو نہیں مگر اگلوں کے قصے ۴۲ اور جب بولے ۴۲ کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن)  
هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ  
تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسسا  
اَوْ اَتُنَزِّلْ عَلٰی الْيَمِّ ۝۴۳ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ  
یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم  
فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۴۴ وَمَا لَهُمْ  
ان میں تشریف فرما ہو ۴۴ اور اللہ انھیں عذاب کرنے والا نہیں جیتا وہ بخشش مانگ رہے ہیں ۴۴ اور انھیں

۳۷ اور مال و اولاد کے سبب سے اس سے محروم نہ ہو  
۳۸ اس طرح کہ گناہ ترک کرو اور طاعت بجالاؤ  
۳۹ اس میں امن و اقرار کا بیان ہے جو حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کفار قریش  
دارالندہ (کیشی گھر) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی نسبت مشورہ کر چکے تھے جمع ہوئے اور ابوبکر  
ایک بٹھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا میں شیخ

نہ ہوں مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کروں گا انھوں نے سکوا شامل کر لیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق  
رائے زنی شروع ہوئی ابوالجہزی نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کر دو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو دروازہ بند کر دو صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی  
کھانا پانی دیا جائے اور قید وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں اس پر شیطان لعین جو شیخ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہنا نہایت ناقص لے بیے یہ خبر شہر ہو گئی اور انکے صحابہ آپس میں گئے اور تم سے مقابلہ کر چکے  
اور انکو تمہارے ہاتھ سے بچھڑا لیں گے لوگوں نے کہا شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے ہر شام بن عمر کھڑا ہوا اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ انکو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اونٹ پر سوار کر کے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ  
جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضرر نہیں ایسے ناس لے لے کو بھی ناپس کیا اور کہا جس شخص نے تمہارے ہوش اڑائے اور تمہارے دانشمندان کو حیران بنا دیا اسکو تم دو مفر کی طرف بھیجے تو تم نے اسکی شہر میں گلابی  
سیف نہائی دل کشی نہیں کی اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم کے قلوب تخییر کر کے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کرینگے اہل جمع نے کہا شیخ نجدی کی رائے ٹھیک ہے اس پر ابو جہل کھڑا ہوا اور اس نے یہ رائے دی







۵۵ یعنی نماز کی جگہ بیٹھی اور نالی بجاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور بیٹیاں اور لیاں بجاتے تھے اور یہ فعل انکی باتوں  
اعتقاد باطل سے تھا کہ بیٹی اور نالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت سے کہ انکے اس شور سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پریشانی ہو ۵۶ قتل و قید کا بدریں ۵۷ یعنی لوگو کو اللہ اور اس کے رسول  
پر ایمان لانے سے مانع ہوں شان نزول یہ آیت کفار سے ان بارہ قریشیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے لشکر کفار کا کھانا اپنے در لیا تھا اور ہر ایک انیس سے لشکر کو کھانا دیتا تھا ہر فرد دس انٹ  
۵۸ کمال بھی گیا اور کام بھی نہ بنا ۵۹ یعنی گروہ کفار کو گروہ مؤمنین سے ممتاز کر دے ۶۰ دنیا و آخرت کے ٹوٹنے سے پہلے ورپے مال خرچ کر کے عذاب آخرت مول لیا ۶۱ مسئلہ اس آیت کی معلوم  
۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰  
۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰  
۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰  
۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰  
۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰  
۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰  
۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰  
۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰  
۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰  
۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰  
۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰  
۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰  
۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰  
۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰  
۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰  
۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰  
۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰  
۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰  
۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

وَاِنْ يَّعُوْدُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَاتِلُوهُمْ  
اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے ۵۵ اور اگر ان سے لڑو

حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةً وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ ۚ فَاِنْ  
یہاں تک کہ کوئی فساد نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر

اَنْتَهُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَاِنْ تَوَلَّوْا  
وہ باز رہیں تو اللہ اُن کے کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھر سے

فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مُوَلِّكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝  
تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ۵۸ تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار

وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ اَغْنٰمٌ مِّنْ شَيْءٍ ۚ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ  
اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو ۵۹ تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول

وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسْكِيْنَ وَالْبَنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ  
و قربت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے ۶۰ اگر

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقٰنِ  
تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اُس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اُتارا

يَوْمَ التَّقٰى الْجَمْعِيْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِذْ اَنْتُمْ  
جس دن دونوں فوجیں ملیں تھیں ۶۱ اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے جب تم

بِالْعُدُوِّ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدُوِّ الْقُصُوْى وَالرَّكْبِ اَسْفَلَ  
نالے کے کنارے تھے ۶۲ اور کافر ہرے کنارے اور قافلہ ۶۳ تم سے ترائی

مِنْكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لِاخْتَفٰتُمْ فِى الْمِيْعَدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضٰى  
میں ۶۴ اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے ۶۵ لیکن یہ اس لیے

۶۲ جو مدینہ طیبہ کی طرف ہے ۶۳ قریش کا جس میں ابوسفیان وغیرہ تھے ۶۴ تین میل کے فاصلہ پر ساحل کی طرف ۶۵ یعنی اگر تم اور وہ باہم جنگ کا کوئی وقت  
معین کرتے پھر نہیں اپنی قلت و بے سامانی اور ان کی کثرت و سامان کا حال معلوم ہوتا تو ضرور تم بہتیت و اندیشہ سے مبعاد میں اختلاف کرتے۔

ہو کہ کافر جب کفر سے ہارنے اور اسلام لانے  
تو اس کا پہلا کفر اور صحابی معاف ہو جاتے ہیں۔  
۵۵ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے اور  
اپنے انبیاء اور اولیاء کی طرف تاہم ۵۶ یعنی جنگ  
۵۷ ایمان لانے سے ۵۸ اسکی مدد سے  
رکھو ۵۹ خواہ قلیل یا کثیر غنیمت وہ مال ہے  
جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریق فہر  
علیہ حاصل ہو مسئلہ مال غنیمت پانچ حصوں پر  
تقسیم کیا جائے اس سے چار حصے غنیمت کے  
۶۰ مسئلہ غنیمت کا پانچواں حصہ  
پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے  
ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں  
حصہ ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم کے لیے ہے اور ایک حصہ  
آپ کے اہل قربت کے لیے اور تین  
حصے یتیموں اور مسکینوں مسافروں  
کے لیے مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہل قربت  
کے حصے بھی یتیموں مسکینوں اور مسافروں  
کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انھیں میں  
پر تقسیم ہو جائیگا یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ  
اللہ عنہ کا۔  
۶۱ اس دن سے روز بدر مراد ہے  
اور دونوں فوجوں سے مسلمانوں اور کافروں  
کی فوجیں اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان  
کو پیش آیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ  
تھی اور مشرکین ہزار کے قریب تھے  
اللہ تعالیٰ نے انھیں ہزیمت دی اُن  
میں سے ستر سے زیادہ مارے گئے اور  
انہیں ہی گرفتار ہوئے۔







۹۹ شان نزول: آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے آئے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا رب یہ قریش آگئے مکہ وغیرہ میں سرشار اور جنگ کے لئے تیار تھے رسول کو جھٹلاتے ہیں یا رب اب وہ مدد غایت ہو جس کا تو نے وعدہ کیا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب ابوسفیان نے دیکھا کہ قافلہ کو کوئی خطرہ نہیں رہا تو انھوں نے قریش کے پاس پیام بھیجا کہ تم قافلہ کی مدد کے لئے آئے تھے اب اُس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے لہذا واپس جاؤ اس پر ابوجہل نے کہا کہ خدا کی قسم تم واپس نہ ہو گئے یہاں تک کہ ہم بدر میں اتریں تین روز قیام کریں اور پٹ دیج کریں بہت سے کھانے پکائیں شرابیں پیئیں کینزول کا گانا بجانا سنیں عرب میں ہماری شہرت ہو اور ہماری داعیہ ملے ۱۰

دِيَارِهِمْ بَطْرًا وَرِثَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۝۹۹

اور ان کے سب کام اللہ کے قابو میں ہیں اور جبکہ شیطان نے اُن کی نگاہ میں اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَأَتِ الْفِئَتَيْنِ نَكَصَ عَلَى عَقْبَيْهِ وَقَالَ

میری پناہ میں ہو تو جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے اُلٹے پاؤں بھاگا اور بولایں اِنِّي بَرِيٌّ مِّنْكُمْ اِنِّي اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّي اَخَافُ اللَّهَ ۝۱۰۰

وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝۱۰۱ اِذْ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ غَرْهُوْا لَا دِيْنَهُمْ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ

عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۱۰۲ وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوْهُهُمْ وَاذْبَارُهُمْ وَاذْقُوْا

عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝۱۰۳ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ اَيْدِيَكُمْ وَاِنَّ اللَّهَ لَكَيْسٌ

اَنَّا كُنَّا نَحْنُ الْمَكِثُونَ ۝۱۰۴ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

۹۹ اور ان کے سب کام اللہ کے قابو میں ہیں اور جبکہ شیطان نے اُن کی نگاہ میں اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَأَتِ الْفِئَتَيْنِ نَكَصَ عَلَى عَقْبَيْهِ وَقَالَ اِنِّي بَرِيٌّ مِّنْكُمْ اِنِّي اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّي اَخَافُ اللَّهَ ۝۱۰۰

وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝۱۰۱ اِذْ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ غَرْهُوْا لَا دِيْنَهُمْ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ

عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۱۰۲ وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوْهُهُمْ وَاذْبَارُهُمْ وَاذْقُوْا

عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝۱۰۳ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ اَيْدِيَكُمْ وَاِنَّ اللَّهَ لَكَيْسٌ

اَنَّا كُنَّا نَحْنُ الْمَكِثُونَ ۝۱۰۴ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ

اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰيَاتٍ



۱۰۲ کسی پر بے جرم عذاب نہیں کرتا اور کافر  
بر عذاب کرنا عدل ہے -

۱۰۳ یعنی ان کافروں کی عادت کفر و کفری  
میں فرعون اور ان سے پہلوں کی مثل ہے جس  
طرح وہ ہلاک کیے گئے یہ بھی روز بدر قتل و قید  
میں مبتلا کئے گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
نے فرمایا کہ جس طرح فرعونوں نے حضرت موسیٰ  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو یقین جان کر  
اُن کی تکذیب کی یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جان  
پہچان کر تکذیب کرتے ہیں -

۱۰۴ اور زیادہ بدتر حال میں مبتلا نہ ہوں  
جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کو روزی دے کر  
بھوک کی تکلیف رفع کی امن دے کر خوف  
سے نجات دی اور اُن کی طرف اپنے حبیب  
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث  
کیا انھوں نے ان نعمتوں پر شکر تو نہ کیا بجا  
اس کے یہ کفری کی کفری علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کی تکذیب کی اُن کی خون ریزی کے درپے ہوئے  
اور لوگوں کو راہ حق سے روکا سدی نے کہا  
کہ اللہ کی نعمت حضرت سید انبیاء محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں -

۱۰۵ ایسے ہی کفار قریش ہیں جنھیں بدر میں  
ہلاک کیا گیا -

۱۰۶ شان نزول اِنَّ شَرَّ الدِّیْنِ اَوْ  
اس کے بعد کی آیتیں بنی قریظہ کے یہودیوں  
کے حق میں نازل ہوئیں جن کا رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا کہ وہ آپ  
سے نہ لڑیں گے نہ آپ کے دشمنوں کی مدد کریں گے  
انھوں نے عہد توڑا اور مشرکین مکہ نے جب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو انھوں نے تمہاراؤں سے ان کی مدد کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا پھر دوبارہ عہد کیا اور ان کو  
بھی توڑا اللہ تعالیٰ نے انھیں سب جانوروں سے بدتر بنایا کیونکہ کفار سب جانوروں سے بدتر ہیں اور باوجود کفر کے عہد شکن بھی ہوں تو اور بھی خراب و لا خدا سے نہ عہد شکنی کے خراب نتیجے سے  
اور نہ اس سے شرما لے میں باوجودیکہ عہد شکنی ہر عاقل کے نزدیک شرمناک جرم ہے اور عہد شکنی کرنے والا سب کے نزدیک بے اعتبار ہو جاتا ہے جب ان کی بے غیرتی اس درجہ پہنچ گئی  
تو یقیناً وہ جانوروں سے بدتر ہیں و لا اور ان کی ہمتیں توڑ دو اور ان کی جماعتیں منتشر کر دو -

بِظُلَامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝۱۰۱ كَذَابٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ ۝۱۰۲ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
ظلم نہیں کرتا ۱۰۲ جیسے فرعون والوں اور اُن سے اگلوں کا دستور و لا وہ اللہ کی

كَفَرُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ  
آیتوں سے منکر ہوئے تو اللہ نے انھیں اُن کے گناہوں پر پکڑا بے شک اللہ قوت والا سخت

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۱۰۳ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً  
عذاب والا ہے ، یہ اس لئے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت انھیں

اَنْعَمَ اَعْلٰی قَوْمٍ حَتّٰی يُغَيِّرُ مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ  
دی تھی بدلتا نہیں جب تک وہ خود نہ بدل جائیں و لا اور بیشک اللہ سنتا

عَلِيْمٌ ۝۱۰۴ كَذَابٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ ۝۱۰۵ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا  
جاتا ہے جیسے فرعون والوں اور اُن سے اگلوں کا دستور انھوں نے اپنے رب کی

بَايَاتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكَهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَعْرَقْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ  
آیتیں جھٹلائیں تو ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے فرعون والوں کو ڈوب دیا و لا

وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝۱۰۶ اِنَّ شَرَّ الدِّیْنِ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ  
اور وہ سب ظالم تھے ، بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنھوں نے

كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۷ الَّذِيْنَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ  
کفر کیا اور ایمان نہیں لاتے ، وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد

عَهْدَهُمْ فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝۱۰۸ فَاَمَّا تَتَّقُهُمْ  
توڑ دیتے ہیں و لا اور ڈرتے نہیں ۱۰۸ تو اگر تم انھیں کہیں لڑائی میں

فِی الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَدَّكُرُوْنَ ۝۱۰۹  
پاؤ تو انھیں ایسا قتل کرو جس سے اُن کے پس ماندوں کو بھگاؤ و لا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو انھوں نے تمہاراؤں سے ان کی مدد کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا پھر دوبارہ عہد کیا اور ان کو  
بھی توڑا اللہ تعالیٰ نے انھیں سب جانوروں سے بدتر بنایا کیونکہ کفار سب جانوروں سے بدتر ہیں اور باوجود کفر کے عہد شکن بھی ہوں تو اور بھی خراب و لا خدا سے نہ عہد شکنی کے خراب نتیجے سے  
اور نہ اس سے شرما لے میں باوجودیکہ عہد شکنی ہر عاقل کے نزدیک شرمناک جرم ہے اور عہد شکنی کرنے والا سب کے نزدیک بے اعتبار ہو جاتا ہے جب ان کی بے غیرتی اس درجہ پہنچ گئی  
تو یقیناً وہ جانوروں سے بدتر ہیں و لا اور ان کی ہمتیں توڑ دو اور ان کی جماعتیں منتشر کر دو -



۱۰۹ اور وہ پسندیدہ ہوں۔

۱۱۰ اور ایسے آثار و قرائن پائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ وہ غدر کریں گے۔

۱۱۱ اور عہد بر قائم نہ رہیں گے۔

۱۱۲ یعنی انھیں اس عہد کی مخالفت کرنے سے پہلے آگاہ

کر دو کہ تمہاری بد عہدی کے فتنہ رامن

پائے گئے لہذا وہ عہد قابل اعتبار نہ

رہا اس کی پابندی نہ کی جائے گی۔

۱۱۳ جنگ بدر سے بھاگ کر نزلِ وقید

سے بچ گئے اور مسلمانوں کے۔

۱۱۴ اپنے گرفتار کرنے والے کو اس کے

بعد مسلمانوں کو خطاب ہوتا ہے۔

۱۱۵ خواہ وہ ہتھیار ہوں یا قلعے یا تیر

اندازی مسلح شریف کی حدیث میں ہے کہ

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی

تفسیر میں قوت کے معنی رمی یعنی تیر اندازی

بتائے۔

۱۱۶ یعنی کفار اہل مکہ ہوں یا دوسرے

۱۱۷ ابن زبیر کا قول ہے کہ یہاں

اوروں سے منافقین مراد ہیں حسن کا

قول ہے کہ کافر جن۔

۱۱۸ اس کی جزا وافر ملے گی۔

۱۱۹ اُن سے صلح قبول کر لو۔

۱۲۰ اور صلح کا اظہار کر کے لیے کریں۔

۱۲۱ جیسا کہ قبیلہ اوس و خزرج میں

محبت و الفت پیدا کر دی باوجودیکہ

اُن میں سو برس سے زیادہ کی عداوتیں

تھیں اور بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہتی

تھیں یہ محض اللہ کا کرم ہے۔

وَأَمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَأَنْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ

اس امید پر کہ شاید انھیں عبرت ہو ۱۰۹ اور اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو ۱۱۰ تو انکا عہد انکی طرف

سَوَاءٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۱۱۱ وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ

پھینک دو برابر ہی پر ۱۱۲ بے شک دغا والے اللہ کو پسند نہیں اور ہرگز کافر اس گنہگار میں نہ رہیں

كُفَرُوا وَسَبَقُوا إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ۱۱۳ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ

کروہ ۱۱۴ ہاتھ سے کل گئے بیشک وہ عاجز نہیں کرتے ۱۱۵ اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے

مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ

۱۱۶ اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ اُن سے اُنکے لوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے

وَأَخْرَيْنَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۱۱۷ وَمَا

دشمن ہیں ۱۱۸ اور انکے سوا کچھ اور انکے دلوں میں جنھیں تم نہیں جانتے ۱۱۹ اللہ انھیں جانتا ہے اور اللہ

تَنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ

کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا ۱۲۰ اور کسی طرح گھالے

لَا تَظْلَمُونَ ۱۲۱ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْعَلْ لَهُا وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ

میں نہیں رہو گے اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو ۱۲۲ اور اللہ پر بھروسہ رکھو

اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۱۲۳ وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ

بے شک وہی ہے سُنَّتا جانتا اور اگر وہ تمہیں فریب دیا چاہیں ۱۲۴

فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي آتَاكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۱۲۵

تو بیشک اللہ تمہیں کافی ہے وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا

وَأَلَفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

اور ان کے دلوں میں میل کرو یا ۱۲۶ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے



۱۲۱ یعنی اُن کی باہمی عداوت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ انھیں ملا دینے کے لئے تمام سامان بیکار ہو چکے تھے اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی درازا سی بات میں بگڑ جاتے اور صدیوں تک جنگ باقی رہتی کسی طرح دو دل نہ مل سکتے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور عرب لوگ آپ پر ایمان لائے اور انھوں نے آپ کا اتباع کیا تو یہ حالت بدل گئی اور دلوں سے دیرینہ عداوتیں اور کینے دُور ہوئے اور ایمانی بھتیہیں پیدا ہوئیں یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن معجزہ ہیں ۱۲۲ شان نزول سید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی ایمان سے صرف تینتیس مرد اور چوبیس عورتیں مشرف ہو چکے تھے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اس قول کی بنا پر یہ آیت مکی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدنی سورت میں لکھی گئی ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت غزوہ بدر میں قبل قتال کے بارہ میں نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت مدنی ہے اور مومنین سے یہاں ایک قول میں انصاف ایک میں تمام مہاجرین و انصار مراد ہیں ۱۲۳ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو بعد د آہی دس گنے کا فوٹل پر غالب رہے گی کیونکہ کفار جاہل ہیں اور اُن کی غرض جنگ سے نہ حصول ثواب ہے نہ خوف عذاب جائزوں کی طرح لڑنے بھڑکنے ہیں تو وہ لہجیت کے ساتھ لڑنے والے کے مقابل کیا ٹھہر سکیں گے بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا کہ مسلمانوں کا ایک دس کے مقابلہ سے نہ بھاگے پھر آیت اَلَّذِينَ خَفَعُوا اللہ نازل ہوئی تو یہ لازم کیا گیا کہ ایک سو دوسو کے مقابل قائم رہیں یعنی دس گنے سے مقابلہ کی فریضت منسوخ ہوئی اور دو گنے کے مقابلہ سے بھانا ممنوع رکھا گیا۔

واعلموا ۱۰

۲۶۸

الانفال ۸

مَا آفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ آفَتْ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ  
ان کے دل نہ بلا سکتے ۱۲۱ لیکن اللہ نے اُن کے دل ملا دیئے بیشک ہی پر غالب

حَكِيمٌ ۱۲۲ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۱۲۳  
حکمت والا اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے ۱۲۳

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ  
اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے

عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ  
بیس صبر والے ہوں گے دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے

مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۱۲۴  
سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے ۱۲۴

إِنَّ خَفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ  
اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اُسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو

مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ  
صبر والے ہوں دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں کے ہزار ہوں

أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۱۲۵  
تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے

مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَكْسَرُ حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ  
کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں اُن کا خون خوب نہ بہائے ۱۲۶

تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۱۲۷  
تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو ۱۲۷ اور اللہ آخرت چاہتا ہے ۱۲۷ اور اللہ

نے ان کے متعلق صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم و قبیلے کے لوگ ہیں میری رائے میں انھیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اس سے مسلمانوں کو قوت بھی پہنچے گی اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام نصیب کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے آپ کی کذیب کی آپ کو مکہ مکرمہ میں نہ رہنے دیا یہ کفر کے سہارا اور سرپرست ہیں اُن کی گردنیں اٹرائیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فدیہ سے غنی کیا ہے مگر تعزیر کو عقل پر اور حضرت عمرؓ کو عباسؓ پر اور مجھے میرے قرابتی پر مقرر کیجئے کہ ان کی گردنیں مار دیں آخر کار فدیہ ہی لینے کے لئے فراپائی اور جب فدیہ لیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۷ یہ خطاب مومنین کو ہے اور مال سے فدیہ مراد ہے ۱۲۷ یعنی تمہارے لئے آخرت کا ثواب جو قتل کفار و اغراض اسلام پر مرتب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم بدر میں تھا جبکہ مسلمان تھوڑے تھے پھر جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوئی اور وہ فضل الہی سے فوی ہوئے تو قیدیوں کے حق میں نازل ہوئی فَأَمَّا مَا نَبَخُدُ وَتَأْمَنُ فَأَمَّا مَا نَبَخُدُ وَتَأْمَنُ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو اختیار دیا کہ چاہے کافر کو قتل کریں چاہے انھیں غلام بنائیں چاہے فدیہ لیں چاہے آزاد کریں بدر کے قیدیوں کا فدیہ چالیس فیصد ہونا کسی مجلس کے سوا سودر ہم ہوئے۔



۱۲۷ یہ کہ اجتہاد پر عمل کرنے والے سے مواخذہ نہ فرمایا گیا اور یہاں صحابہ نے اجتہاد ہی کیا تھا اور ان کی فکر میں یہی بات آئی تھی کہ کافروں کو زندہ چھوڑ دینے میں انکے اسلام لانے کی امید ہے اور فدیہ لینے میں دین کو نفیوت ہوتی ہے اور اس پر نظر نہیں کی گئی کہ قتل میں عزت اسلام اور تہذیب کفار ہے مسئلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نبی معاملہ میں صحابہ کی رائے دریافت فرمانا بشریعت اجتہاد کی دلیل جو بکارت ابن النضر بن قریظ سے وہ مراد ہے جو اس نے لوح محفوظ میں لکھا کہ لیل بدر پر غذاب نہ کیا جائیگا ۱۲۸ جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فدیہ لیے تھے ان سے ہاتھ روک لیے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بیان فرمایا گیا کہ تمہاری غنیمتیں حلال کی گئیں انھیں کھاؤ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے غنیمتیں حلال کیں ہم سے واعلموا ۱۰

عَزِيزُ حَكِيمٌ ﴿٧﴾ لَوْ لَا كُتِبَ مِنَ اللَّهِ سَبَقٌ لِّمَسْكُمْ فِيهَا  
غالب حکمت والا ہے اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا ۱۲۷ تو لے مسلمانوں نے جو  
اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٨﴾ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا  
کافروں سے بدلے کا مال لے لیا آئیں تم پر غذاب آتا تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ ۱۲۸  
وَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ  
اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے غیب کی خبریں بتانے والے  
لِّمَن فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَىٰ إِنَّ يَٰعْلَمُ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ  
جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ ۱۲۹ اگر اللہ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی  
خَيْرًا يُؤْتِيَكُمْ خَيْرًا مِّمَّا آخَذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرَ لَكُمْ وَاللَّهُ  
۱۳۰ تو جو تم سے لیا گیا ۱۳۱ اُس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ  
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ  
بخشنے والا مہربان ہے ۱۳۲ اور لے محبوب اگر وہ ۱۳۳ تم سے دعا چاہیں گے ۱۳۴ تو اس سے پہلے اللہ  
مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِينَ  
اسی کی خیانت کر چکے ہیں جس پر اس نے اتنے تمہارے قابو میں نہ کیے ۱۳۵ اور اللہ جاننے والا ہے بیشک جو  
أَمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجْهَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ فِي سَبِيلِ  
ایمان لائے اور اللہ کے لئے ۱۳۶ اگھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے  
اللَّهُ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ  
۱۳۷ اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی ۱۳۸ وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں ۱۳۹  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَالَهُمْ مِنْ وَلَا يَتَّبِعُهُمْ  
اور وہ جو ایمان لائے ۱۴۰ اور ہجرت نہ کی تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا

۱۲۹ شان نزول: یہ آیت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں یہ کفار قریش کے ان دشمنوں میں سے تھے جنہوں نے جنگ بدر میں لشکر کفار کے کھاتے کی دشمنی کی تھی اور یہ اس خرچ کے لیے ہیں جو سونا ساتھ لے کر چلے گئے تھے (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) لیکن ان کے ذمے جس دن کھلانا جو خیر ہوا تھا خاص اسی روز جنگ کا واقعہ پیش آیا اور قتال میں کھانے کھانے کی فرصت و ہمت نہ ملی تو یہ میں اوقیہ سونا ان کے پاس چھ رہا جب گرفتار ہوئے اور یہ سونا ان سے لے لیا گیا تو انھوں نے درخواست کی کہ یہ سونا انکے فدیہ میں محسوب کر لیا جائے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا ارشاد کیا جو چیز ہماری مخالفت میں صرف کرنے کے لیے لائے تھے وہ چھوڑی جائے گی اور حضرت عباس پر ان کے دونوں بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کے فدیہ کے بار بھی ڈالا گیا تو حضرت عباس نے عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مجھے اس حال میں چھوڑو گے کہ میں باقی عمر قریش سے مانگ مانگ کر بسر کیا کروں تو حضور نے فرمایا کہ پھر وہ سونا کہاں ہے جس کو تمہارے مکہ سے چلے وقت تمہاری بی بی ام الفضل نے دفن کیا ہے اور تم ان سے کہہ کر آئے ہو کہ خبر نہیں ہے مجھے کیا حادثہ پیش آئے اگر میں جنگ میں کام آجاؤں تو تیرا سہارا و عبد اللہ اور عبد اللہ کا اور فضل اور قثم کا (سب انکے بیٹے تھے) حضرت عباس نے عرض کیا کہ انکو کیسے معلوم ہوا حضور نے فرمایا مجھے میرے رب نے خبر دیا ہے اس پر

حضرت عباس نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں بیشک آپ سچے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ انکے بندے اور رسول ہیں میرے اس راز پر اللہ کے سوا کوئی مطلع نہ تھا اور حضرت عباس نے اپنے بھتیجوں عقیل و نوفل کو حکم دیا وہ بھی اسلام لائے ۱۴۱ انہوں نے ایمان اور صحت نیت سے ۱۴۲ اسنی فدیہ ۱۴۳ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کا مال آیا جس کی مقدار اسی ہزار تھی تو حضور نے نماز ظہر کے لیے منوکیا اور نماز سے پہلے کل کا تقسیم کر دیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس میں سے لے لو تو حضور ان سے اٹھ سکا اتنا انھوں نے لے لیا وہ فرماتے تھے کہ یہ اس سے بہتر ہے کہ جو اللہ نے مجھ سے لیا اور میں اُس کی مغفرت کی اُسید کہتا ہوں اور ان کے قول کا یہ حال ہوا کہ ان کے بیس غلام تھے سب کے سب تاجروں اور ان میں سب کے سب کم عمر تھے جس کا تھا اُس کا بیس ہزار کا تھا ۱۴۴ و قید کی ۱۴۵ تمہاری ہیبت سے پھر کر اور کفر اختیار کر کے ۱۴۶ جیسا کہ وہ بدر میں دیکھ چکے ہیں کہ قتل ہوئے گرفتار ہوئے آئندہ بھی اگر ان کے اطہار وہی ہے تو انھیں اسی کا امید وار رہنا چاہیے ۱۴۷ اور اسی کے رسول کی ہمت میں انھوں نے اپنے ۱۴۸ یہ ہاجرین اولین ہیں ۱۴۹ مسلمانوں کی اور



انہیں اپنے مکانات میں ٹھہرایا۔ انصار میں بن ہاجرین اور انصار دونوں کے لئے ارشاد ہوتا ہے ۱۳۹۹ مہاجر انصار کے اور انصار مہاجر کے یہ وراثت آیت فَاُولَٰئِكَ حَاجِرٌ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِنِعْمَةِ اللّٰهِ مِنْ اٰخَرٍ اور کہ مکرم ہی میں مقیم رہے ۱۴۰۱ اُن کے اور مومنین کے درمیان وراثت نہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کفار کی موالیات و موارثت سے منع کیا گیا اور ان سے جدا ہونے کا حکم دیا گیا اور مسلمانوں پر باہم میل جول رکھنا لازم کیا گیا۔

۱۴۰۲ یعنی اگر مسلمانوں میں باہم تعاون و تعاون نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار قوی ہوں گے اور مسلمان ضعیف اور یہ بڑا فتنہ و فساد ہے۔ ۱۴۰۳ پہلی آیت میں مہاجرین و انصار کے باہمی تعلقات اور ان میں سے ہر ایک کے دوسرے کے عین و ناصر ہونے کا بیان تھا اس آیت میں ان دونوں کے ایمان کی تصدیق اور اُن کے مورد رحمت آہی ہونے کا ذکر ہے۔

۱۴۰۴ اور تمہارے ہی حکم میں اے مہاجرین و انصار مہاجرین کے کئی طبقے ہیں ایک وہ ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ ہجرت کی اور انہیں مہاجرین اولین کہتے ہیں کچھ وہ حضرات ہیں جنہوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ طیبہ کی طرف انہیں اصحاب الحبشہ کہتے ہیں بعض حضرات وہ ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے قبل ہجرت کی یہ اصحاب ہجرت ثانیہ کہلاتے ہیں پہلی آیت میں مہاجرین اولین کا ذکر ہے اور اس آیت میں اصحاب ہجرت ثانیہ کا۔

۱۴۰۵ اس آیت سے تواتر باہجرت منسوخ کیا گیا اور ذوی الارحام کی وراثت ثابت ہوئی۔

۱ سورہ توبہ مدنیہ ہے مگر اس کے خبر کی آیتیں لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ان کو بعض علماء کی کہتے ہیں اس سورت میں سولہ رکوع ایک سو انیس آیتیں چار ہزار اٹھتر کلمے دس ہزار چار سو اٹھاسی حرف ہیں اس سورت کے دس نام ہیں ان میں سے توبہ اور براہت دو نام مشہور ہیں اس سورت کے اول میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام اس سورت کے ساتھ بسم اللہ لے کر نازل ہی نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھنے کا حکم نہیں فرمایا حضرت علی مرتضیٰ سے مروی ہے کہ بسم اللہ مانا ہے اور یہ سورت تلوار کے ساتھ ابن امیہ کے لئے نازل ہوئی بخاری نے حضرت براہت سے روایت کیا کہ قرآن کریم کی سورتوں میں سب سے آخری ہی سورت نازل ہوئی۔

واعلموا ۱۰

۲۷۰

الانفال ۸

شَيْءٍ حَتّٰی يُهَاجِرُوا ۚ وَاِنْ اَسْتَضَرُّوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَيْكُمْ

جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا

النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّیثَاقٌ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا

واجب ہے مگر ایسی قوم پر کہ تم میں اُن میں معاہدہ ہے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۷۱ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ

کام دیکھ رہا ہے اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں ۱۴۰۱

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِیْرٌ ۝۷۲

ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا ۱۴۰۲ اور

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوا وَجْهَهُدْ وَاِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ

وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں

اَوْوَا وَنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں اُن کے لئے بخشش ہے اور

رِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝۷۳ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدِ وَهَاجَرُوا وَجْهَهُدْ

غزت کی روزی ۱۴۰۳ اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ

جہا دیکھا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں ۱۴۰۴ اور رشتہ والے ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں

فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۷۴

اللہ کی کتاب میں ۱۴۰۵ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَكِّيَّةٌ مِّنْ اَمْرِ ثَمَانِیْنَ اٰیَةً وَتِسْعَةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

۱ سورہ توبہ مدنیہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ایک سو انیس آیات اور سولہ رکوع ہیں۔

۱۰۴۸۸ میں سولہ رکوع ایک سو انیس آیتیں چار ہزار اٹھتر کلمے دس ہزار چار سو اٹھاسی حرف ہیں اس سورت کے دس نام ہیں ان میں سے توبہ اور براہت دو نام مشہور ہیں اس سورت کے اول میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام اس سورت کے ساتھ بسم اللہ لے کر نازل ہی نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھنے کا حکم نہیں فرمایا حضرت علی مرتضیٰ سے مروی ہے کہ بسم اللہ مانا ہے اور یہ سورت تلوار کے ساتھ ابن امیہ کے لئے نازل ہوئی بخاری نے حضرت براہت سے روایت کیا کہ قرآن کریم کی سورتوں میں سب سے آخری ہی سورت نازل ہوئی۔



۱۲ مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان عہد تھا ان میں سے چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی تو ان عہد شکنوں کا عہد ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائیگا اس عہد میں انہیں موقع ہے کہ خوب سوج بھجیں گئے لے کیا بہتر ہے اور اپنی امتیازیں کر لیں اور جان لیں کہ اس مدت کے بعد اسلام منظور کرنا ہوگا یا قتل یہ سورت ۱۱ ہجری میں فتح مکہ سے ایک سال بعد نازل ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر مروج مقرر فرمایا تھا اور ان کے بعد علی رضی اللہ عنہ کو جمعہ جہاں میں یہ سورت سناوا علموا ۱۲

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ①

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے ۱۲

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ

تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو

مُعْجِزِي اللَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ② وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ

تھکا نہیں سکتے ۱۳ اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے ۱۴ اور مژدای پکار دیتا ہے اللہ اور

وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ

اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن ۱۵ کہ اللہ بیزار ہے

مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ③ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِنْ

مشرکوں سے اور اس کا رسول تو اگر تم توبہ کرو ۱۶ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَبَشِّرِ الَّذِينَ

منہ پھيرو وک تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے ۱۷ اور کافروں کو خوشخبری سناؤ

كَفَرُوا بِعَذَابِ الْيَوْمِ ④ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ

دروناگ عذاب کی مگر وہ مشرک جن سے تمہارا معاہدہ تھا

ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتُوا

پھر انہوں نے تمہارے عہد میں کچھ کمی نہیں کی ۱۸ اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی تو ان کا

إِلَيْهِمْ عَهْدُهُمْ إِلَىٰ مَدَّتِ يَدُهُمْ ⑤ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ⑥

عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو بیشک اللہ پر ہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے

فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ

میر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو ۱۹ جہاں پاؤ ۲۰

ذی الحجہ کو حجہ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ میں تمہاری طرف رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کا فرستادہ آیا ہوں لوگوں نے کہا  
آپ کیا پیام لائے ہیں تو آپ نے تیس یا چالیس  
آیتیں اس سورت مبارکہ کی تلاوت فرمائیں پھر  
فرمایا میں جاؤ حکم لایا ہوں (۱) اس سال کے بعد  
کوئی مشرک کوئی عظیمہ کے پاس نہ آئے (۲) کوئی  
شخص بڑھن ہو کہ کوئی عظیمہ کا طواف نہ کرے  
(۳) جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا  
(۴) جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
عہد ہے وہ عہد اپنی مدت تک رہے گا اور جس  
کی مدت معین نہیں ہے اس کی میعاد چار  
ماہ پر تمام ہو جائے گی مشرکین نے یہ سن کر کہا  
کہ علیؑ اپنے چچا کے فرزند ابی سید عالم صلی  
اللہ علیہ وسلم کو خبر دے دیجئے کہ ہم نے عہد  
پس پشت چھینکنا یا سہا لے ان کے درمیان  
کوئی عہد نہیں ہے بخیر نہ بازی اور تیغ زنی  
کے اس واقعہ میں خلاف حضرت صدیق اکبرؓ  
کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ حضورؐ نے  
حضرت ابوبکرؓ کو امیر مروج بنایا اور حضرت علیؓ  
مرضیٰ کو ان کے بیٹھے سورہ براءت پڑھنے کے  
لیے بھیجا تو حضرت ابوبکرؓ امام ہوئے اور حضرت علیؓ  
مرضیٰ مقتدی اس حضرت ابوبکرؓ کی تقدیم حضرت علیؓ  
مرضیٰ پر ثابت ہوئی۔  
۱۲ اور باوجود اس مہلت کے اس کی گرفت سب سے  
۱۳ دنیا میں فتن کے ساتھ اور آخرت میں  
عذاب کے ساتھ۔  
۱۴ حج کو حج اکبر فرمایا اس لئے کہ اس  
زمانہ میں عمر کو حج اصغر کہا جاتا تھا اور ایک  
قول یہ ہے کہ اس حج کو حج اکبر اس لئے  
کہا گیا کہ اس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا تھا اور چونکہ یہ حج کو واقع ہوا تھا اس لئے مسلمان اس حج کو جو روز جمعہ ہو حج واداع کا ذکر جان کر حج اکبر کہتے ہیں۔  
۱۵ کفر و فتن سے ایمان لانے اور توبہ کرنے سے ۱۶ یہ وعید عظیم ہے اور اس میں یہ اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے پر قادر ہے ۱۷ اور اس کو اس کی  
شرطوں کے ساتھ پورا کیا یہ لوگ بنی ضرہ تھے جو کنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہے تھے ۱۸ جنہوں نے عہد شکنی کی ۱۹ اصل میں خواہ حرم میں کسی وقت  
و مکان کی تخصیص نہیں۔



وَحُذُّوهُمْ وَأَحْصِرُوهُمْ وَأَقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ ۚ فَإِنْ

اور انھیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ اُن کی تاک میں بیٹھو پھر اگر

تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ

وہ تو بہ کریں ۱۲ اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو اُن کی راہ چھوڑ دو ۱۳ بے شک

اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے ۱۴

فَاجِرُهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ ابْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ

تو اُسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سُنے پھر اُسے اُن کی جگہ پہنچا دو ۱۵ یہ اس لیے کہ وہ

قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ ۝ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ

نادان لوگ ہیں ۱۶ مشرکوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے پاس

اللَّهُ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

کوئی عہد کیونکر ہوگا ۱۷ مگر وہ جن سے تمہارا معاہدہ مسجد حرام کے پاس ہوا

الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

۱۸ تو جب تک وہ تمہارے لئے عہد پر قائم رہیں تم اُن کے لئے قائم رہو بیشک پرہیزگار اللہ کو خوش

الْمُتَّقِينَ ۝ كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ

آتے ہیں بھلا کیونکر ۱۹ اُن کا حال تو یہ ہے کہ تم پر قابو پائیں تو نہ قربت کا لحاظ کریں

إِلَّا وَلَا ذِمَّةٌ ۚ يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ ۚ وَ

نہ عہد کا اپنے منہ سے تمہیں راہنی کرتے ہیں ۲۰ اور اُنکے دلوں میں انکار ہے اور

أَكْثَرُهُمْ فَسِقُونَ ۝ اِشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا

اُن میں اکثر بے حکم ہیں ۲۱ اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑے دام مول لیے ۲۲ تو اُس کی

۱۲ مشرک و کفر سے اور ایمان قبول کریں  
۱۳ اور قید سے رہا کرو اور ان

سے تعرض نہ کرو۔

۱۴ مہلت کے مہینے گزرنے کے

بعد تاکہ آپ سے توحید کے مسائل

اور قرآن پاک سنیں جس کی آپ موت

دیتے ہیں۔

۱۵ اگر ایمان نہ لائے مسئلہ

اس سے ثابت ہوا کہ مستامن کو ایذا

نہ دی جائے اور مدت گزرنے کے بعد

اس کو دارالاسلام میں اقامت کا

حق نہیں۔

۱۶ اسلام اور اس کی حقیقت کو

نہیں جانتے تو انھیں امن دینی عین

حکمت ہے تاکہ کلام اللہ سنیں اور انھیں

۱۷ کہ وہ غدر و عہد شکنی کیا کرتے ہیں

۱۸ اور اُن سے کوئی عہد شکنی

نہ ہو ورنہ نہ آئی مثل نبی کائنات نبی ضمیر

کے۔

۱۹ عہد پورا کریں گے اور کیسے

قول پر قائم نہیں گے۔

۲۰ ایمان اور وفا کے عہد کے

وعدے کر کے۔

۲۱ جہنم کفر میں سرکش بے مروت

جھوٹ سے نہ شرانے والے انھوں نے

۲۲ اور دنیا کے تھوڑے سے نفع

کے پیچھے ایمان و قرآن چھوڑ بیٹھے اور جو

عہد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا

تھا وہ ابوسفیان کے تھوڑے سے لالچ

دینے سے توڑ دیا۔



۲۳ اور لوگوں کو دین الہی میں داخل ہونے سے مانع ہوئے۔

۲۴ جب موقع پائیں قبل کڑا لیں تو مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ جب مشرکین پر دسترس ہو جائے تو ان سے درگزر نہ کریں ۲۵ کفر و عہد شکنی سے باز آئیں اور ایمان قبول کر کے۔

۲۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل قبلہ کے خون حرام ہیں۔

۲۷ اس سے ثابت ہوا کہ تفصیل آیات پر جس کو نظر ہو وہ عالم ہے۔

۲۸ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو کافر دین اسلام پر ظاہر طعن کرے اس کا عہد باقی نہیں رہتا اور وہ ذمہ سے خارج ہو جاتا ہے اس کو قتل کرنا جائز ہے۔

۲۹ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے مسلمانوں کی غرض انھیں کفر و بد اعمالی سے روک دینا ہے۔ ۳۰ اور صلح حدیبیہ کا عہد توڑا اور مسلمانوں کے حلیف خراہ کے مقابل بنی بکر کی مدد کی۔

۳۱ مکہ مکرمہ سے دارالندوہ میں مشورہ کر کے۔

۳۲ قتل و قید سے۔

۳۳ اور ان پر غلبہ عطا فرمایا گیا۔

۳۴ یہ تمام مواعید پورے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں صادر ہوئیں اور نبوت کا ثبوت واضح تر ہو گیا۔

عَنْ سَبِيلِهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ① لَا يَرْقُبُونَ

راہ سے روکا ۲۳ بے شک وہ بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں - کسی مسلمان میں

فِي مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلا ذِمَّةً ② وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ③ فَإِنْ

نہ قربت کا لحاظ کریں نہ عہد کا ۲۴ اور وہی سرکش ہیں پھر اگر وہ

تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَأَخْوَانَكُمْ فِي الدِّينِ

۲۵ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں ۲۶

وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ④ وَإِنْ تَكَثَّرَ آيْمَانُهُمْ

اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لئے ۲۷ اور اگر عہد کر کے

مَنْ بَعْدَ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَيْمَةَ الْكُفَرِ

اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو ۲۸

إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ⑤ أَلَا تَتَّقَاتِلُونَ قَوْمًا

بیشک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں ۲۹ کیا اس قوم سے نہ لڑو گے جنہوں

تَكَثَّرَ آيْمَانُهُمْ وَهُمْ يُخْرِجُ الرِّسُولَ وَهُمْ بَدَّءُوكُمْ أَوَّلَ

لے اپنی قسمیں توڑیں ۳۰ اور رسول کے نکالنے کا ارادہ کیا ۳۱ حالانکہ انھیں کی طرف سے پہل ہوئی

مَرَّةً أَتَخْشَوْنَهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ⑥

ہے کیا ان سے ڈرتے ہو تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصَرِّكُمُ عَلَيْهِمْ وَ

تو ان سے لڑو اللہ انھیں عذاب دیگا تمہارے ہاتھوں اور انھیں رسوا کرے گا ۳۲ اور تمہیں ان پر مدد دیگا ۳۳

يَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ⑦ وَيَذْهَبُ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ⑧

اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا ۳۴



۳۵۹ اس میں اشارہ ہے کہ بعض اہل مکہ کفر سے باز نہ آکر تائب ہونگے یہ خبر بھی ایسی ہی واقع ہوگئی چنانچہ ابوسفیان اور عمر مہد بن عمرو ایمان سے مشرف ہوئے  
۳۶۰ اخلاص کے ساتھ لشکر کی راہ میں ۳۶۱ اس سے معلوم ہوا کہ مخلص اور غیر مخلص میں امتیاز کر دیا جائیگا اور مقصود اس سے مسلمانوں کو مشرکین کی مولات اور ان کے پاس مسلمانوں کے راز  
۱۰۰ واعلموا ۲۶۴ ۳۶۲ التوبة ۹

وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۱۵۰

اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے ۳۵۹ اور اللہ علم و حکمت والا ہے کیا

حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ

اس گمان میں ہو کہ تم کو چھوڑ دیے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کر لی اُن کی جو تم میں سے جہاد کرینگے ۳۶۰

وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ

اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے

وَلِيُجِبَ اللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۱۵۱ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ

۳۶۱ اور اللہ تمہارے کاموں سے خیر دے گا مشرکوں کو نہیں پہنچتا

أَنْ يَعْمُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكَفْرِ

کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں ۳۶۰ خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ۳۶۱

أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ۱۵۲ إِنَّمَا

ان کا تو سب کیا دھوا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے ۳۶۲ اللہ

يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ

کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور نماز

الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَحْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَئِكَ

قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ۳۶۱ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ۳۶۲ تو قریب ہے کہ

أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۱۵۳ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ

یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ

حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرائی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی

۳۶۰ مسجدوں سے مسجد حرام کو بڑھ کر مہمرا ہے

اس کو جمع کے معنی سے اس لئے ذکر فرمایا کہ

وہ تمام مسجدوں کا قبلا اور امام ہے اس کا آباد

کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کا

آباد کرنے والا اور جمع کا میٹھ لانے کی یہ وجہ

بھی ہو سکتی ہے کہ ہر بقعہ مسجد حرام کا مسجد ہے

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسجدوں سے جنس

مراد ہوا اور کعبہ معظمہ اس میں داخل ہو

کیونکہ وہ اس جنس کا صدر ہے ۲

شان نزول کفار قریش کے ۱۰

رؤسا کی ایک جماعت جو مدینہ

گرفتار ہوئی اور ان میں حضور کے بچا

حضرت عباس بھی تھے ان کو اصحاب

کرام نے شرک پر عار دلانی اور حضرت علی

رضی اللہ عنہ نے تو خاص حضرت عباس کو سید عالم صلی

اللہ علیہ وسلم کے مقابل آنے پر بہت سخت

سست کہا حضرت عباس کہتے تھے لگے کہ تم

ہماری برائیاں تو بیان کرتے ہو اور ہماری

خوبیاں چھپاتے ہو ان سے کہا گیا کیا آپ کی

کچھ خوبیاں بھی ہیں انھوں نے کہا ہاں ہم تم

سے افضل ہیں ہم مسجد حرام کو آباد کرتے ہیں

کعبہ کی خدمت کرتے ہیں حاجیوں کو سیراب

کرتے ہیں ایسٹرن کو رہا کرتے ہیں اس پر یہ آیت

نازل ہوئی کہ مسجدوں کا آباد کرنا کافروں کو نہیں

پہنچتا کیونکہ مسجد آباد کی جاتی ہے اللہ کی عبادت

کے لئے تو جو خدا ہی کا منکر ہو اس کے ساتھ کفر

کرے وہ کیا مسجد آباد کرے گا اور آباد کرنے کے

معنی میں بھی کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ آباد کرنے

سے مسجد کا بنانا بلند کرنا مراد ہے

کافر کو اس سے منع کیا جائیگا دوسرا قول یہ

ہے کہ مسجد آباد کرنے سے اس میں داخل ہونا چھٹنا مراد ہے ۳۶۰

اور بت پرستی کا اقرار کر کے یعنی یہ دونوں باتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں کہ آدمی کافر بھی ہو اور خاص اسلامی اور توحید کے عبادت خانہ کو

آباد بھی کرے ۳۶۱ کیونکہ حالت کفر کے اعمال مقبول نہیں نہ مہمانداری نہ حاجیوں کی خدمت نہ قیدیوں کا رہا کرنا اس لئے کہ کافر کا کوئی فعل اللہ کے لئے تو ہوتا نہیں لہذا اسکا عمل سب اکارت ہے اور اگر وہ

ایسی کفر پر مہم جائے تو جن میں ان کے لئے بیہوشی کا عذاب ہے ۳۶۲ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے معنی میں جن میں مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں حجاز کو دینا صفائی کرنا روضہ

کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرتے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی ذکر میں داخل ہے۔

۳۶۲ یعنی کسی کی رضا کو رضائے الہی پر کسی اندیشہ سے بھی مقدم نہیں کرتے یہی معنی ہیں اللہ سے ڈرنے اور غیر سے نہ ڈرنے کے۔

۳۶۰ اور بت پرستی کا اقرار کر کے یعنی یہ دونوں باتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں کہ آدمی کافر بھی ہو اور خاص اسلامی اور توحید کے عبادت خانہ کو

آباد بھی کرے ۳۶۱ کیونکہ حالت کفر کے اعمال مقبول نہیں نہ مہمانداری نہ حاجیوں کی خدمت نہ قیدیوں کا رہا کرنا اس لئے کہ کافر کا کوئی فعل اللہ کے لئے تو ہوتا نہیں لہذا اسکا عمل سب اکارت ہے اور اگر وہ

ایسی کفر پر مہم جائے تو جن میں ان کے لئے بیہوشی کا عذاب ہے ۳۶۲ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے معنی میں جن میں مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں حجاز کو دینا صفائی کرنا روضہ

کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرتے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی ذکر میں داخل ہے۔

۳۶۲ یعنی کسی کی رضا کو رضائے الہی پر کسی اندیشہ سے بھی مقدم نہیں کرتے یہی معنی ہیں اللہ سے ڈرنے اور غیر سے نہ ڈرنے کے۔



۲۳۳ مراد یہ ہے کہ کفار کو مومنین سے کچھ نسبت نہیں نہ انکے اعمال کو انکے اعمال سے کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سیل لگائیں یا مسجد حرام کی خدمت کریں ان کے اعمال کو مومنین کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے شان نزول روز بدر جب حضرت عباسؓ گرفتار ہو کر آئے تو انھوں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کو اسلام اور ہجرت و جہاد میں سبقت حاصل ہے تو ہم کو بھی مسجد حرام کی خدمت اور جہاد کے لئے سبیل لگانے کا شرف حاصل ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آگایا گیا کہ جو عمل ایمان کے ساتھ نہ ہو وہ بیکار ہیں۔

۲۳۴ دوسروں سے۔

۲۳۵ اور انھیں کہ دینا و آخرت کی سعادت ملی

۲۳۶ اور یہ اعلیٰ ترین بشارت ہے

کیونکہ مالک کی رحمت و رضا بندے

کا سب سے بڑا مقصد اور پیاری

مراد ہے۔

۲۳۷ جب مسلمانوں کو مشرکین سے

ترک موالات کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں

نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے

باپ بھائی وغیرہ قربت داروں سے

ترک تعلق کرے اس پر یہ آیت

نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار سے

موالات جائز نہیں چاہے ان سے

کوئی بھی رشتہ ہو چنانچہ آگے

ارشاد فرمایا۔

فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوْنَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝۱۰

راہ میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو راہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجْهَهُمْ وَإِي

نہیں دیتا ۲۳۳ وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے

سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَكْثَرُ دَرَجَةً عِنْدَ

مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے

اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝۱۰ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

۲۳۴ اور وہی مراد کو پہنچے ۲۳۵ ان کا رب انھیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت

مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَدَتْ لَهُمْ فِيهَا نِعِيمٌ مُّقِيمٌ ۝۱۱ خَالِدِينَ

اور اپنی رضا کی ۲۳۶ اور ان باغوں کی جن میں انھیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ

فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝۱۲ يَأَيُّهَا الَّذِينَ

ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے اے ایمان والو

آمِنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا

اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر

الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَئِكَ هُمُ

کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی

الظَّالِمُونَ ۝۱۳ قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَ

ظالم ہیں ۲۳۷ تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور

أَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ

تمہاری عورتیں اور تمہارا گنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا



۴۸ اور جلد ہی آنے والے عذاب میں مبتلا کرے یا دیر میں آنے والے میں اس آیت سے ثابت ہوا کہ دین کے محفوظ رکھنے کے لیے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمان پر لازم ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مقابل دیوی مخلقات کچھ قابل التفات نہیں اور خدا اور رسول کی محبت ایمان کی دلیل ہے ۴۹ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا جیسا کہ واقعہ بدر اور قرظہ اور خندق اور خیبر اور فتح مکہ میں ۵۰ جن میں ایک وادی ہے طائف کے قریب مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلہ پر یہاں فتح مکہ سے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن و قبیف سے جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو مسلمانوں میں سے کسی شخص نے اپنی کثرت پر نظر کر کے یہ کہا کہ اب ہم ہرگز مغلوب نہ ہونگے بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت گراں گزرا کیونکہ حضور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی برکات فرماتے تھے اور ۵۱ تعداد کی قلت و کثرت پر نظر نہ رکھتے تھے ۵۲ جنگ شروع ہوئی اور قتال شدید ہوا مشرکین بھاگے اور مسلمان مال غنیمت لینے میں مصروف ہو گئے تو بھاگے ہوئے لشکر نے اس کو غنیمت سمجھا اور تیروں کی بارش شروع کر دی اور تیر اندازی میں وہ بہت بہارت رکھتے تھے نتیجہ ہوا کہ اس جنگ میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لشکر بھاگ پڑا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوائے حضور کے چچا حضرت عباس اور آپ کے ابن عم ابوسفیان بن حارث کے اور کوئی باقی نہ رہا حضور نے اس وقت اپنی سواری کو کفار کی طرف آگے بڑھایا اور حضرت عباس کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے اپنے اصحاب کو پکاریں اُن کے پکارنے سے وہ لوگ بلیک بلیک کہتے ہوئے پلٹ آئے اور کفار سے جنگ شروع ہو گئی جب لڑائی خوب گرم ہوئی حضور نے اپنے دست مبارک میں سنگ ریزے لے کر کفار کے موتیوں پر مارے اور فرمایا رب محمد کی قسم بھاگ بھاگے سنگ ریزوں کا مارنا تھا کہ کفار بھاگ پڑے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی غنیمتیں مسلمانوں کو تقسیم فرمادیں ان آیتوں میں اس واقعہ کا بیان ہے

واعلموا

۲۷۶

التوبة ۹

تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبُّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ

جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ

وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ

اور اُس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۱۹ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي

۴۸ اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا بے شک اللہ نے بہت جگہ تمہاری

مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۲۰ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ

مدد کی ۴۹ اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو وہ

تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمْ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ

تمہارے کچھ کام نہ آئی ۵۰ اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی ۵۱ پھر

وَلَيْتُمْ مُدْبِرِينَ ۲۱ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَ

تم پیٹھ دے کر پھر گئے - پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری اپنے رسول پر ۵۲ اور

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ

مسلمانوں پر ۵۳ اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے ۵۴ اور کافروں کو عذاب دیا

كَفَرُوا ۲۲ وَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۲۳ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ

۵۵ اور منکروں کی یہی سزا ہے پھر اس کے بعد اللہ جسے

ذَلِكَ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۲۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

چاہے گا تو یہ دے گا ۵۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ

مشرک نرے ناپاک ہیں ۵۷ تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس

۵۸ اور تم وہاں نہ ٹھہر سکو ۵۹ کہ ایمان کے ساتھ اپنی جگہ قائم ہے ۶۰ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پکارنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے ۶۱ یعنی فرشتے جنہیں کفار نے اپنی گھوڑوں پر سفید لباس پہنے عمامہ باندھے دیکھا یہ فرشتے مسلمانوں کی شوکت بڑھانے کے لئے آئے تھے اس جنگ میں انھوں نے قتال نہیں کیا قتال صرف بدر میں کیا تھا ۶۲ کہ کپڑے گئے مارے گئے اُن کے عیال و اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے ۶۳ اور توفیق اسلام عطا فرمائے گا چنانچہ ہوازن کے باقی لوگوں کو توفیق دی اور وہ مسلمان ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور نے اُن کے اسیروں کو رہا فرمایا ۶۴ کہ اُن کا باطن خبیث ہے اور وہ نہ طہارت کرتے ہیں نہ نجاستوں سے بچتے ہیں۔



۵۹ نہ حج کے لئے ضرورہ کیے گئے اور اس سال سے مراۃ شہری ہے اور مشرکین کے منع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان ان کو روکیں ۵۹ کہ مشرکین کو حج سے روک دینے سے تجارتوں کو نقصان پہونچے گا اور اہل مکہ کو تنگی پیش آئے ۶۰ عکرم نے کہا ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے انھیں غنی کر دیا یا ریش خوب ہوئیں پیدا کرکشت سے ہوئی مقابل لے کہا کہ خطا ہائے عین کے لوگ مسلمان ہوئے اور انھوں نے اہل مکہ پر اپنی کثیر دولتیں خرچ کیں (اگرچہ اسے) فرمان میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہیے کہ طلب خیر اور دفع آفات کے لئے ہمیشہ اللہ کی طرف متوجہ رہے اور تمام امور کو اسی کی مشیت سے متعلق جانے ۶۱ اللہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اسکی ذات اور جمہد صفات و تغیرات کو مانے اور جو اسکی شان کے لائق نہ ہو اسکی طرف نسبت نہ کرے اور بعض مغیبنے رسولوں پر ایمان لانا بھی ۶۲ واعلموا ۱۰

اللہ پر ایمان لانے میں خلل قرار دیا ہے تو یہود و نصاریٰ اگرچہ اللہ پر ایمان لانے کے مدعی ہیں لیکن ان کا یہ دعویٰ باطل ہے کیونکہ یہود و نصیبہ کے اور نصاریٰ حوالہ کے معتقد ہیں تو وہ کس طرح اللہ پر ایمان لانے والے ہو سکتے ہیں ایسے ہی یہود میں سے جو حضرت غریہ کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو ان میں سے کوئی بھی اللہ پر ایمان لانے والا نہ ہوا اسی طرح جو ایک رسول کی تکذیب کرے وہ اللہ پر ایمان لانے والا نہیں ہووے اور نصاریٰ بہت اہلیا کی تکذیب کرتے ہیں لہذا وہ اللہ پر ایمان لانے والوں میں نہیں نشان نزول مجاہد کا قول جو کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ صلی اللہ علیہ وسلم کوروم سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا اور ۱۰ اسی کے نازل ہونے کے بعد غزوہ تبوک ہوا کبھی کا قول ہے کہ یہ آیت یہود کے قیدہ قریظہ اور نصیر کے حق میں نازل ہوئی سیلاصلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صلح منظور فرمائی اور یہی پہلا خبریہ ہے جو اہل اسلام کو ملا اور پہلی ذلت ہے جو کفار کو مسلمانوں کے ہاتھ سے پہونچی۔

۶۲ قرآن وحدیث میں اور بعض مغیبن کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ تورات و انجیل کے مطابق عمل نہیں کرتے انکی تحریف کرتے ہیں اور احکام اپنے دل سے گڑھتے ہیں۔ ۶۳ اسلام دین الہی۔ ۶۴ مبادل کتاب سے جو خرچ لیا جاتا ہے اسکا نام خبریہ ہے مسئلہ خبریہ نقد لیا جاتا ہے ایس ادھار نہیں مسئلہ خبریہ فیئے والے کو خود حاضر ہوکر دینا چاہیے مسئلہ پیادہ پالیکر حاضر ہوکر کھڑے ہوکر پیش کرے مسئلہ قبول خبریہ میں ترک و ہندو وغیرہ اہل کتاب کے ساتھ

ملحق ہیں سوا مشرکین عرب کے کائن سے خبریہ قبول نہیں مسئلہ اسلام لانے سے خبریہ ساقط ہو جاتا ہے حکمت خبریہ مقرر کر چکی ہے کہ کفار کو مہلت دی جائے کہ تاکہ وہ اسلام کے محاسن اور دلائل کی قوت دیکھیں اور کتب قدیمہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اور حضور کی لغت و صفات دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہونے کا موقع پائیں ۶۵ اہل کتاب کی بے دریغی کا جو اوپر ذکر فرمایا گیا یہ اس کی تفصیل ہے کہ وہ اللہ کی جناب میں ایسے فاسد اعتقاد رکھتے ہیں اور مخلوق کو اللہ کا بیٹا بنا کر پوجتے ہیں شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہود کی ایک جماعت آئی وہ لوگ کہنے لگے کہ تم آپکا کس طرح اتباع کریں آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا اور آپ حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا نہیں سمجھتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۶۶ جن پر یہ کوئی یس نبی نازل اور پھر اپنے جس سے اہل اطل صریح کے متفق بھی ہیں ۶۷ اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر جتنیں قائم ہونے اور دلیل واضح ہونے کے باوجود اس کفر میں مبتلا ہوتے ہیں ۶۸ حکم الہی کو چھوڑ کر ان کے حکم کے پابند ہوئے ۶۹ کہ انھیں بھی خدا بنایا اور ان کے نسبت یہ اعتقاد باطل کیا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں یا خدا نے ان میں حلول کیا ہے ۷۰ ان کی کتابوں میں نہ ان کے انبیاء کی طرف سے۔

عَامِهِمْ هَذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيَكُمْ اللَّهُ مِنْ  
نہ آنے پائیں ۵۹ اور اگر تمھیں محتاجی کا ڈر ہے ۵۹ تو غنریب اللہ تمھیں دولت مند کر دیگا

فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۵۰ قَاتِلُوا الَّذِينَ  
اپنے فضل سے اگرچہ ہے ۶۰ بیشک اللہ علم وحکمت والا ہے لڑو ان سے جو ایمان

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ  
نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر ۶۰ اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام

اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَبْدِئُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا  
کیا اللہ اور اس کے رسول نے ۶۲ اور سچے دین ۶۲ کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب

الْكِتَابِ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ۵۱  
دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے خبریہ نہ دیں ذیل ہو کر ۶۳

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ  
اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے ۶۵ اور نصاریٰ بولے مسیح اللہ

ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ  
کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں ۶۶ اگلے کافروں کی سی

كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتِلْهُمْ اللَّهُ أَتَى يُؤْفَكُونَ ۵۲ اتَّخَذُوا  
بات بناتے ہیں اللہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ۶۷ انھوں نے

أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ  
اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا ۶۸ اور مسیح بن مریم کو

مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا إِلَهَ الْاَهُو  
۶۹ اور انھیں حکم نہ تھا وہ مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اسے سوا کسی کی بندگی نہیں

ملحق ہیں سوا مشرکین عرب کے کائن سے خبریہ قبول نہیں مسئلہ اسلام لانے سے خبریہ ساقط ہو جاتا ہے حکمت خبریہ مقرر کر چکی ہے کہ کفار کو مہلت دی جائے کہ تاکہ وہ اسلام کے محاسن اور دلائل کی قوت دیکھیں اور کتب قدیمہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اور حضور کی لغت و صفات دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہونے کا موقع پائیں ۶۵ اہل کتاب کی بے دریغی کا جو اوپر ذکر فرمایا گیا یہ اس کی تفصیل ہے کہ وہ اللہ کی جناب میں ایسے فاسد اعتقاد رکھتے ہیں اور مخلوق کو اللہ کا بیٹا بنا کر پوجتے ہیں شان نزول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہود کی ایک جماعت آئی وہ لوگ کہنے لگے کہ تم آپکا کس طرح اتباع کریں آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا اور آپ حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا نہیں سمجھتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۶۶ جن پر یہ کوئی یس نبی نازل اور پھر اپنے جس سے اہل اطل صریح کے متفق بھی ہیں ۶۷ اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر جتنیں قائم ہونے اور دلیل واضح ہونے کے باوجود اس کفر میں مبتلا ہوتے ہیں ۶۸ حکم الہی کو چھوڑ کر ان کے حکم کے پابند ہوئے ۶۹ کہ انھیں بھی خدا بنایا اور ان کے نسبت یہ اعتقاد باطل کیا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں یا خدا نے ان میں حلول کیا ہے ۷۰ ان کی کتابوں میں نہ ان کے انبیاء کی طرف سے۔



وَالِدِينَ اسْلَامَ يَاسِيدُ عَالِمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
کی نبوت کے دلائل۔

۷۱ اور اپنے دین کو غلبہ دینا۔

۷۲ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۷۳ اور اس کی حجت قوی کرے اور دوسرے

دینوں کو اس سے منسوخ کرے جہاں پہ

اچھا شرابا ہی ہوا ضحاک کا قول ہے

کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول

کے وقت ظاہر ہوگا جبکہ کوئی دین والا ایسا

نہ ہوگا جو اسلام میں داخل نہ ہو جائے حضرت

ابو ہریرہؓ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے زمانہ میں اسلام کے سوا ہر ملت ہلاک

ہو جائے گی۔

۷۴ اس طرح کہ دین کے احکام بدل کر لوگوں

سے رشوتیں لیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں طبع

زر کے لئے تحریف و تبدیل کرتے ہیں اور کتب باقیہ

کی جن آیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی

وصفت مذکور ہے مال حاصل کرنے کے لئے

ان میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے ہیں۔

۷۵ اسلام سے اور سید عالم صلی اللہ علیہ

وسلم پر ایمان لانے سے۔

۷۶ بخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق ادا نہیں

کرتے زکوٰۃ نہیں دیتے شان نزول سدی

کا قول ہے کہ یہ آیت مانعین زکوٰۃ کے حق میں

نازل ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ نے اجار اور مہمان

کی حرم مال کا ذکر فرمایا تو مسلمانوں کو مال

جمع کرنے اور اس کے حقوق ادا نہ کرنے سے

ضرد لایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دی گئی وہ کنسر نہیں

خواہ وہ دینے ہی ہوا اور جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی

وہ کنسر ہے جس کا ذکر قرآن میں ہوا کہ اُس کے

مالک کو اس سے دفاع دیا جائیگا رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب نے عرض کیا کہ سونے

کی اُسکے ایمان پر مدد کرے یعنی پرہیزگار ہو کہ اُس کی صحبت سے طاعت و عبادت کا شوق بڑھے (رواہ الترمذی) مسئلہ مال کا جمع کرنا مباح ہے مذہب نہیں جبکہ اس کے حقوق ادا

کئے جائیں حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور حضرت طلحہؓ وغیرہ اصحاب بالدار تھے اور جو اصحاب کہ جمع مال سے نفرت رکھتے تھے وہ ان پر اعتراض نہ کرتے تھے ۷۷ اور شدت حرارت سے سفید ہو جائیگا

۷۸ جسم کے تمام اطراف و جوانب اور کہا جائے گا۔

وَاعْلَمُوا ۱۰

۲۷۸

التوبة ۹

سُبْحَنَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۳۱﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ

اُسے پاکی ہے ان کے شرک سے چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور وک اپنے منہ سے بجھا دیں

بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿۳۲﴾

اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا وک بڑے بُرا مانیں کافر

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

وہی ہے جس نے اپنا رسول وک ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿۳۳﴾ يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

دینوں پر غالب کرے وک بڑے بُرا مانیں مشرک اے ایمان والو

إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَخْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَآكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ

بے شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ

کھا جاتے ہیں وک اور اللہ کی راہ سے وک روکتے ہیں اور وہ کہ جو ڈکر رکھتے ہیں

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ

سونا اور چاندی اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے وک انہیں خوشخبری

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ

سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں وک پھر اُس سے

بِهَاجِبَاهُمُ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنْزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ

دانیس گے اُن کی پیشانیاں اور کڑھیں اور پیٹھیں وک یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے

فَذُقُوا مَا كَنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿۳۵﴾ إِنَّ عَذَابَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ أَثَنًا

جو ڈکر رکھا تھا اب چکھو نما اس جو ڈنے کا بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب نے عرض کیا کہ سونے کی اُسکے ایمان پر مدد کرے یعنی پرہیزگار ہو کہ اُس کی صحبت سے طاعت و عبادت کا شوق بڑھے (رواہ الترمذی) مسئلہ مال کا جمع کرنا مباح ہے مذہب نہیں جبکہ اس کے حقوق ادا کئے جائیں حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور حضرت طلحہؓ وغیرہ اصحاب بالدار تھے اور جو اصحاب کہ جمع مال سے نفرت رکھتے تھے وہ ان پر اعتراض نہ کرتے تھے ۷۷ اور شدت حرارت سے سفید ہو جائیگا ۷۸ جسم کے تمام اطراف و جوانب اور کہا جائے گا۔



۱۰ وعلموا ۱۰ یہاں یہ بیان فرمایا گیا کہ احکام شرع قمری مہینوں پر ہے جن کا حساب چاند سے ہوتا ہے یہاں اللہ کی کتاب سے یا لوح محفوظ ملا ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا۔  
۱۱ ۱۱ تین متصل ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم اور ایک جدار جب عرب لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کی تعظیم کرتے تھے دوران میں قتال حرام جانتے تھے اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کیا گئی ۱۲ ۱۲ گناہ و نافرمانی سے ۱۳ ۱۳ انکی نصرت و مدد فرمائے گا ۱۴ ۱۴ نسی لغت میں وقت کے مؤخر کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں شہر حرام کی حرمت کا دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا مادم ہے زمانہ جاہلیت میں عرب شہر حرام یعنی ذوالقعدہ و ذی الحجہ محرم جب انکی حرمت و عظمت کے متعلق تھے تو جب کبھی لڑائی کے زمانے میں یہ حرمت ہٹے مہینے آجاتے تو ان کو بہت شاق گزرتے اس لئے انکو التوبۃ ۹ نے یہ کیا کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے کی طرف ہٹانے لگے محرم کی حرمت صفر کی طرف ہٹا کر محرم میں جنگ جاری رکھتے اور بجائے اس کے صفر کو ماہ حرام بنالیتے اور جب اُس سے بھی تحویم ہٹانے کی حاجت سمجھتے تو اس میں بھی جنگ حلال کر لیتے اور بیچ الاول کو ماہ حرام قرار دیتے اس طرح تحویم سال کے تمام مہینوں میں گھومتی اور ان کے اس طرز عمل سے ماہ بے حرام کی تخصیص ہی باقی نہ رہی اسی طرح حج کو مختلف مہینوں میں گھومتے پھرتے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا کہ نسی کے مہینے گئے گزرے ہوئے اب مہینوں کے اوقات کی وضع آئی کے مطابق حفاظت کی جائے اور کوئی مہینہ اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جائے اور اس آیت میں نسی کو ممنوع قرار دیا گیا اور کفر پر کفر کی زیادتی بتایا گیا کیونکہ اس میں ماہ بے حرام میں تحویم قتال کو حلال جاننا اور خدا کے حرام کیے ہوئے کو حلال کر لینا پایا جاتا ہے۔

عَشْرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا

مہینے میں ۱۰ اللہ کی کتاب میں ۱۰ جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں

أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ

سے چار حرمت والے ہیں ۱۲ یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں ۱۳ اپنی جان پر ظلم نہ کرو

أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً

اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں

وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي

اور جان لو کہ اللہ پر مہربانوں کے ساتھ ہے ۱۴ ان کا مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور

الْكُفْرِ يُضِلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ

کفر میں بڑھاپا ۱۵ اس سے کافر بہکا لے جاتے ہیں ایک برس اُسے ۱۶ حلال ٹھہراتے ہیں

عَامًا لِيُؤْطُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ زَيْنَ

اور دوسرے برس اُسے حرام مانتے ہیں کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی ۱۷ اور اللہ

لَهُمْ سُوءٌ أَعْمَالِهِمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

کے حرام کئے ہوئے حلال کر لیں گے بڑے کام انکی آنکھیں بھلے لگتے ہیں اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ أَنْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اے ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کوچ کرو

أَتَاْقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ

تو بوجھ کے مائے زمین پر بیٹھ جاتے ہو ۱۸ کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر لی

فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ إِلَّا تَنْفَرُوا

اور مہیتی دنیا کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا ۱۹ اگر نہ کوچ کرو گے تو فو

۱۱ ۱۱ اس کی تو باندی کرتے ہیں اور انکی تخصیص تو ذکر حکم الہی کی مخالفت جو مہینہ حرام تھا اُسے حلال کر لیا اسکی جگہ دوسرے کو حرام قرار دیا ۱۲ ۱۲ اور سفر سے گھبراتے ہوشان نزول یہ آیت غزوہ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی تبوک ایک مقام ہے اطراف شام میں مدینہ طیبہ سے چودہ منزل فاصلہ پر جب شہر ہجری میں طائف سے واپسی کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی کہ عرب کے نغزوں کی تحریک سے ہر قل شاہ روم نے رومیوں اور شامیوں کی فوج گران جمع کی ہے اور وہ مسلمانوں پر حملے کا ارادہ رکھتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا یہ زمانہ نہایت تنگی قحط سالی اور شدت گرمی کا تھا یہاں تک کہ دو دو آدمی ایک ایک گھوڑے پر سوار کرتے تھے سفر دور کا تھا دشمن کثیر اور قوی تھے اس لئے بعض قبیلے پیچھے رہے اور انھیں اس وقت جہاد میں جانا اگر ان معلوم ہوا اور اس غزوہ میں بہت سے منافقین کا پردہ فاش اور حال ظاہر ہو گیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غزوہ میں بڑی عالی ہمتی سے خرچ کیا دس ہزار مجاہدین کو سامان دیا اور دس ہزار دینار اس غزوہ پر خرچ کیے نو سو اونٹ اور سو گھوڑے مع ساز و سامان کے اس کے علاوہ ہیں اور اصحاب نے بھی خوب خرچ کیا ان میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ہیں جنھوں نے اپنا مال حاضر کر دیا جسکی مقدار چار ہزار درہم تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال حاضر کیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ میں چھوڑا عبد اللہ بن ابی اور اسکے ہمراہی منافقین قیمۃ الوداع ملک چل کر رہ گئے جب لشکر اسلام تبوک میں اترا تو انھوں نے دیکھا کہ جسے میں بانی بہت تھوڑا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بانی سے اس میں کھلی فرمائی جس کی برکت سے بانی



جوش میں آیا اور چشمہ بھر گیا لشکر اور اس کے تمام جانور اچھی طرح سیراب ہوئے حضرت نے کافی عرصہ یہاں قیام فرمایا ہر قتل اپنے دل میں آپ کو سچائی جانتا تھا اس لیے اُسے خوف ہوا اور اُس نے آپ سے مقابلہ نہ کیا حضرت نے اطراف میں لشکر بھیج دیا حضرت خالد کو چار سو سے زائد سواروں کے ساتھ اکیدر حاکم دو مہینہ بھرنے کے مقابل بھیجا اور فرمایا کہ تم اس کو نیل گائے کے شکار میں پکڑ لو چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ نیل گائے کے شکار کے لیے اپنے قلعہ سے اترے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کو گرفتار کر کے خدمت اقدس میں لائے حضور نے جزیہ مقرر فرمایا کہ اس کو چھوڑ دیا یہی طرح حاکم اکیدر پر اسلام پیش کیا اور جزیہ پر صلح فرمائی وہی کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب تشریف لائے تو جو لوگ ہما دیں ساتھ ہونے سے رہ گئے تھے وہ حاضر ہوئے حضور نے صحاب سے فرمایا کہ ان میں سے کسی سے کلام نہ کریں اور اپنے پاس نہ بٹھائیں جب تک ہم اجازت نہ دیں تو مسلمانوں نے اُن سے اعراض کیا یہاں تک کہ باپ اور بھائی کی طرف بھی التفات نہ کیا اسی باب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

۸۹ کہ دنیا اور اس کی تمام متاع فانی ہو اور آخرت اور اس کی تمام نعمتیں باقی ہیں۔  
۹۰ اے مسلمانو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب حکم اللہ تعالیٰ۔

۹۱ جو تم سے بہتر اور فرمانبردار ہوں گے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور اُن کے دین کو عزت دینے کا خود کفیل ہے تو اگر تم اطاعت فرمان رسول میں جلدی کرو گے تو یہ سعادت تمہیں نصیب ہوگی اور اگر تم نے سستی کی تو اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنے نبی کے شرف خدمت سے سرفراز فرمائے گا۔

۹۲ یعنی وقت ہجرت مکہ مکرمہ سے جبکہ کفار نے دارالندوہ میں حضور کے لیے قتل و قید وغیرہ کے بُرے بُرے مشورے کیے تھے۔

۹۳ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

۹۴ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نص قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوگا ۹۵ اور قبہ کو ایمان عطا فرمایا ۹۶ ان سے مراد بلائکہ کی فوجیں ہیں جنہوں نے کفار کے کھنڈ پھیر دیے اور وہ انکو دیکھ نہ سکے اور بدو و خراب و خنین میں بھی انھیں غصی فوجوں سے مدد فرمائی ۹۷ دعوت کفر و شرک کو پست فرمایا ۹۸ یعنی خوشی سے یا اگر کسی سے اور ایک قول یہ کہ کتوت کے ساتھ یا ضمنت کے ساتھ اور بے سامانی سیاہ سراسر سامان ۹۹ کہ جہاد کا ثواب میٹھ لینے سے بہتر ہے تو مستعدی کے ساتھ تیار ہوا اور کابل نہ کروفتا اور دنیوی نفع کی امید ہوتی اور شدید محنت و مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا ۱۰۰ شان نزول یہ آیت اُن منافقین کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے غزوہ تبوک میں جانے سے تعلق کیا تھا ۱۰۱ یہ منافقین اور اس طرح معذرت کریں گے۔

يُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ  
تمہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا ۹۱ اور تم اسکا کچھ

شَيْئًا وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۹۲ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ  
نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ

اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ  
نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انھیں باہر تشریف لے جانا ہوا ۹۳ صرف دو جان سے جب دونوں

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
۹۴ غار میں تھے جب اپنے یار سے ۹۵ فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہم سے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا

سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ  
سکینہ اتارا ۹۶ اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں ۹۷ اور کافروں کی بات

الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى ۹۸ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ  
نیچے ڈالی ۹۹ اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت

حَكِيمٌ ۱۰۰ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ  
والا ہے کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے ۱۰۱ اور اللہ کی راہ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۱۰۲ لَوْ كَانَ  
میں لڑو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو ۱۰۳ اگر کوئی

عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا إِلَّا تَبْعُوكَ وَلَكِنْ بَعْدَتْ  
قریب مال یا متوسط سفر ہوتا ۱۰۴ تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے ۱۰۵ اگر ان پر تو مشقت کا

عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۱۰۶ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا  
راستہ دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے ۱۰۷ کہ تم سے بن پڑتا تو ضرور تمہارے

راستہ دور پڑ گیا

۱۰۸ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نص قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوگا ۱۰۹ اور قبہ کو ایمان عطا فرمایا ۱۱۰ ان سے مراد بلائکہ کی فوجیں ہیں جنہوں نے کفار کے کھنڈ پھیر دیے اور وہ انکو دیکھ نہ سکے اور بدو و خراب و خنین میں بھی انھیں غصی فوجوں سے مدد فرمائی ۱۱۱ دعوت کفر و شرک کو پست فرمایا ۱۱۲ یعنی خوشی سے یا اگر کسی سے اور ایک قول یہ کہ کتوت کے ساتھ یا ضمنت کے ساتھ اور بے سامانی سیاہ سراسر سامان ۱۱۳ کہ جہاد کا ثواب میٹھ لینے سے بہتر ہے تو مستعدی کے ساتھ تیار ہوا اور کابل نہ کروفتا اور دنیوی نفع کی امید ہوتی اور شدید محنت و مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا ۱۱۴ شان نزول یہ آیت اُن منافقین کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے غزوہ تبوک میں جانے سے تعلق کیا تھا ۱۱۵ یہ منافقین اور اس طرح معذرت کریں گے۔







۱۱۳ اور وہ آپ کے اصحاب کو دین سے روکنے کی کوشش کرتے جیسا کہ عبداللہ بن ابی بن ابی سلول منافق نے روزِ احد کیا کہ مسلمانوں کو اغوا کرنے کے لیے اپنی جماعت لے کر واپس ہوا۔

۱۱۴ اور انھوں نے تمہارا کام بگاڑنے اور دین میں فساد ڈالنے کے لیے بہت مکروں چیلے کیے۔

۱۱۵ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت۔

۱۱۶ اور اُس کا دین غالب ہوا۔

۱۱۷ شانِ نزول یہ آیت جد بن قیس منافق کے حق میں نازل ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لیے تیاری فرمائی تو جد بن قیس نے کہا یا رسول اللہ میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھوں گا تو مجھ سے مہتر ہو سکے گا اس لیے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیجئے اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالیے میں آپ کی اپنے مال سے مدد کروں گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ اُس کا حیل تھا اور اس میں سوائے نفاق کے اور کوئی علت نہ تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اُسے اجازت نہ دی اُس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۱۸ کیونکہ جہاد سے رُک رہنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنا بہت بُرا فتنہ ہے۔

۱۱۹ اور تم دشمن پر فتیاب ہو اور غنیمت تمہارے ہاتھ آئے۔

۱۲۰ اور کسی طرح کی شدت پیش آئے۔

۱۲۱ منافقین کہ چالاک سے جہاد میں نہ جا کر ۱۲۲ یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت و مغفرت کیونکہ مسلمان جب جہاد میں جاتا ہے تو وہ اگر غالب ہو جب تو فتح و غنیمت اور اگر غریب پاتا ہے اور اگر راہِ خدا میں مارا جائے تو اسکو شہادت حاصل ہوتی ہے جو اس کی اعلیٰ مراد ہے ۱۲۳ اور تمہیں عادی و خود وغیرہ کی طرح ہلاک کرے ۱۲۴ تم کو قتل و اسیری کے عذاب میں گرفتار کرے ۱۲۵ کہ تمہارا کیا انجام ہوتا ہے۔

بِالظَّالِمِينَ ۱۱۹ لَقَدْ ابْتَغُوا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَبُوا الْأُمُورَ

جانتا ہر ظالموں کو بیشک انھوں نے پہلے ہی فتنہ چاہا تھا ۱۲۰ اور اے محبوب تمہارے لئے تدبیر الٰہی پیش

حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَرِهُونَ ۱۲۱ وَمِنْهُمْ

۱۲۲ یہاں تک کہ حق آیا ۱۲۳ اور اللہ کا حکم ظاہر ہوا ۱۲۴ اور انھیں ناگوار تھا اور ان میں کوئی

مَنْ يَقُولُ أَعْذَنُ لِي وَلَا تَفْتِنَنِي ۱۲۵ إِلَّا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۱۲۶

تم سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالیے ۱۲۷ اس نودہ فتنہ ہی میں پڑے ۱۲۸ اور

إِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ۱۲۹ إِنْ تَصْبِكَ حَسَنَةً تَسَوْهُمْ

بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو اگر تمہیں بھلائی پہونچے ۱۳۰ تو انھیں بُرا لگے

وَإِنْ تَصْبِكَ مُصِيبَةً يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرًا مِنْ قَبْلُ

اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہونچے ۱۳۱ تو کہیں ۱۳۲ ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا

وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ۱۳۳ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ

اور خوشیاں مناتے پھر جائیں تم فرماؤ ہمیں نہ پہونچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا

لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۱۳۴ قُلْ هَلْ

وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے تم فرماؤ تم ہم

تَرْبِصُونَ بِنَا إِلَّا أَحَدَى الْحُسَيْنَيْنِ ۱۳۵ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ

پرکس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو غویوں میں سے ایک کا ۱۳۶ اور ہم تم پر اس انتظار میں ہیں

أَنْ يُصِيبَكُمْ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ يَأْخُذَ بِنَا فَرَبِّصُوا

کہ اللہ تم پر عذاب ڈالے اپنے پاس سے ۱۳۷ یا ہمارے ہاتھوں ۱۳۸ تو اب راہ دیکھو

إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ۱۳۹ قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَلَ

ہم بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہے ہیں ۱۴۰ تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز قبول

۱۲۱ منافقین کہ چالاک سے جہاد میں نہ جا کر ۱۲۲ یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت و مغفرت کیونکہ مسلمان جب جہاد میں جاتا ہے تو وہ اگر غالب ہو جب تو فتح و غنیمت اور اگر غریب پاتا ہے اور اگر راہِ خدا میں مارا جائے تو اسکو شہادت حاصل ہوتی ہے جو اس کی اعلیٰ مراد ہے ۱۲۳ اور تمہیں عادی و خود وغیرہ کی طرح ہلاک کرے ۱۲۴ تم کو قتل و اسیری کے عذاب میں گرفتار کرے ۱۲۵ کہ تمہارا کیا انجام ہوتا ہے۔



مِنْكُمْ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَسِقِينَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ يَقْبَلُوْهُ

نہ ہوگا ۱۲۶ بے شک تم بے حکم لوگ ہو اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا

مِنْهُمْ نَفَقَتُهُمْ اِلَّا اَنْهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَلَا يَأْتُوْنَ

قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لیے کہ وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں

الصَّلٰوةَ اِلَّا اَوْهُمْ كَسَالٰی وَلَا يَنْفِقُوْنَ اِلَّا اَوْهُمْ كِرْهُوْنَ ﴿۵۴﴾

آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے ۱۲۷

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

تو تمہیں اُن کے مال اور ان کی اولاد کا تعجب نہ آئے اللہ ہی چاہتا ہے کہ دنیا

لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَرْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ

کی زندگی میں ان چیزوں سے ان پر وبال ڈالے اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے

كَفَرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَبِئْسَ لَكُمْ وَمَا هُمْ بِمِنْكُمْ

۱۲۸ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں ۱۲۹ کہ وہ تم میں سے ہیں ۱۳۰ اور تم میں سے ہیں نہیں ۱۳۱

وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرُقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغْرَبًا

ہاں وہ لوگ ڈرتے ہیں ۱۳۲ اگر پائیں کوئی پناہ یا غار

اَوْ مَدْخَلًا لَّوْلَوْ اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

یا سما جانے کی جگہ تو رسیاں ٹڑاتے اُدھر پھر جائیں گے ۱۳۳ اور ان میں کوئی وہ ہے

يَكْبِرُكَ فِي الصَّدَقٰتِ فَاِنْ اُعْطُوا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ

کہ صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہو ۱۳۴ تو اگر اُن ۱۳۵ میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے

يُعْطُوا مِنْهَا اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَوْ اَنَّكُمْ رَضُوا مَا اتٰهُمْ

تو جیہی وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے

۱۲۶ شان نزول یہ آیت جبرئیل

منافق کے جواب میں نازل ہوئی جس نے جہاد

میں نہ جانے کی اجازت طلب کرنے کے ساتھ

یہ کہا تھا کہ میں اپنے مال سے مرد کروں گا اس

پر حضرت حق تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تم خوشی

سے دو یا ناخوشی سے تمہارا مال قبول نہ کیا

جائیگا یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اس کو نہیں گے کیونکہ یہ دینا اللہ کے لئے

نہیں ہے۔

۱۲۷ کیونکہ انہیں صلے الہی مقصود نہیں

۱۲۸ تو وہ مال اُن کے حق میں سبب احت

نہ ہوا بلکہ وبال ہوا۔

۱۲۹ منافقین اس پر۔

۱۳۰ یعنی تمہارے دین و ملت پر ہیں مسلمان ہیں

۱۳۱ تمہیں دھوکا دیتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔

۱۳۲ کہ اگر ان کا نفاق ظاہر ہو جائے تو

مسلمان ان کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے

جو مشرکین کے ساتھ کرتے ہیں اس لیے وہ

براہِ تقیہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں

۱۳۳ کیونکہ انہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور مسلمانوں سے امتدادِ رجبے کا بغض ہے

۱۳۴ شان نزول یہ آیت ذوالخویر

نیمہ کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام

حرقوم بن نمیر ہے اور یہی خوارج کی اصل

بنیاد ہے بخاری و مسلم کی روایت میں ہے

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت

تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویر نے کہا یا

رسول اللہ عدل کیجئے حضورؐ نے فرمایا مجھے

خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون

کرنے کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن

مار دوں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو

اس نے اور بھی ہمارے ہیں کہ تم اُن کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور اُن کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں

سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے ۱۳۵ صدقات۔



۱۳۶۹ کہ ہم پر اپنا فضل وسیع کیے اور ہمیں خلق کے اموال سے غنی اور بے نیاز کر دے ۱۳۷۰ جب منافقین نے تقسیم صدقات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا تو اللہ عزوجل نے اس آیت میں بیان فرمادیا کہ صدقات کے مستحق صرف یہی آٹھ قسم کے لوگ ہیں انہیں پر صدقات صرف کیے جائیں گے ان کے سوا اور کوئی مستحق نہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اموال صدقہ سے کوئی واسطہ ہی نہیں آپ پر اور آپ کی اولاد پر صدقات حرام ہیں تو طعن کرنے والوں کو اعتراض کا کیا موقع صدقہ سے اس آیت میں زکوٰۃ مراد ہے مسئلہ زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں ان میں سے

واعلموا ۱۰

۲۸۴

التوبة ۹

اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے

وَرَسُولُهُ ۚ إِنَّا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ

اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ کی طرف رغبت ہو ۱۳۷۱ زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے ۱۳۷۲ محتاج

وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور

وَالْغَرَمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنْ

گرمیں چھوڑنے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھیرایا ہوا ہے

اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَ

اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے

يَقُولُونَ هُوَ أَذْنٌ ۚ قُلْ أَدْنَىٰ خَيْرٌ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ

ہیں ۱۳۷۳ اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں

لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ

کی بات پر یقین کرتے ہیں ۱۳۷۴ اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے

رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ

ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں ۱۳۷۵

لِيُرْضَوْكُمْ ۚ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْهُ إِنْ كَانُوا

کہ تمہیں راضی کر لیں ۱۳۷۶ اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اُسے راضی کرتے اگر ایمان

مُؤْمِنِينَ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنِ يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ

کہتے تھے کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اُس کے رسول کا تو اُس کے

مؤلفہ القلوب باجماع صحابہ ساقط ہو گئے

کیونکہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کو

غلبہ یا تو آپ اس کی حاجت نہ رہی یہ اجماع

زمانہ صدیق میں منعقد ہوا مسئلہ

فقیر وہ ہے جس کے پاس دینی چیز ہو

اور جب تک اس کے پاس ایک ۱۳۷۳

وقت کے لئے کچھ ہو اس کو سوال حلال نہیں

مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ

سوال کر سکتا ہے عاملین وہ لوگ ہیں

جن کو امام نے صدقہ تحصیل کرنے پر مقرر کیا ہو

انہیں امام اتنا دے جو ان کے اور ان کے متعلقین

کے لئے کافی ہو مسئلہ اگر عامل غنی ہو تو

بھی اُس کو لینا جائز ہے مسئلہ عامل سید

یا ہاشمی ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے نہ لے کر نہیں

چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ جن غلاموں کو ان

کے مالکوں نے مکاتب کر دیا ہو اور اس کے بقدر

مال کی مقرر کر دی ہو کہ اس قدر وہ ادا کر دے

تو آزاد ہیں وہ بھی مستحق ہیں ان کو آزاد کرانے

کے لئے مال زکوٰۃ دیا جائے قرضدار

جو بغیر کسی گناہ کے مبتلائے قرض ہوں

اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا

کریں انہیں ادا سے قرض میں مال زکوٰۃ سے

مرد دی جائے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے

سے بے سامان مجاہدین اور نادار حاجیوں

پر صرف کرنا مراد ہے ابن سبیل سے وہ

مسافر ہیں جس کے پاس مال نہ ہو مسئلہ

زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان تمام

اقسام کے لوگوں کو زکوٰۃ دے اور یہ بھی جائز ہے

کہ ان میں سے کسی ایک ہی قسم کو دے مسئلہ

زکوٰۃ انہیں لوگوں کے ساتھ خاص کی گئی تو

انکے علاوہ اور دوسرے صرف میں خرچ نہ کی

جائیں نہ مسجد کی تعمیر میں نہ جس کے کفن میں نہ اس کے قرض کی ادائیگی میں نہ زکوٰۃ نبی یا تم اور غنی اور انکے غلاموں کو نہ دی جائے اور نہ آدمی اپنی بی بی اور اولاد اور غلاموں کو نہ فقیر احمدی مدارک

۱۳۷۹ یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شان نزول منافقین اپنے جلسوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناشائستہ باتیں بگاڑتے تھے ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اگر حضور کو خبر ہو گئی تو ہمارے

حق میں اچھا ہوگا جلاس بن سید منافق نے کہا ہم جو چاہیں کہیں حضور کے سامنے بگاڑیں گے اور تم کھالیں گے وہ تو کان ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے سن کر ایمان لیتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

نازل فرمائی اور یہ فرمایا کہ اگر وہ سننے والے ہیں تو اللہ ہی میں تو اللہ اور صلح کے سننے اور ماننے والے ہیں شر اور فساد کے نہیں ۱۳۷۹ منافقوں کی بات پر ۱۳۸۰ منافقین اس لئے ۱۳۸۱ شان نزول منافقین

اپنی جلسوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا کرتے تھے اور مسلمانوں کے پاس اگر اس سے منکر جاتے تھے اور تمیں کھا کھا کر اپنی بریت ثابت کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مسلمانوں

راہی کرنے کے لئے تمیں کھانے سے زیادہ اہم اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا تھا اگر ایمان رکھتے تھے تو ابی حرس کیوں کہیں جو خدا اور رسول کی ناراضی کا سبب ہوں۔







۱۵۵ لذات و شہوات دنیویہ کا۔

۱۵۶ اور تم نے اتباع باطل اور تکذیب خدا و رسول اور مومنین کے ساتھ استہزاء

کرنے میں ان کی راہ اختیار کی۔

۱۵۷ انھیں کفار کی طرح اے منافقین تم ٹوٹے میں ہو اور تمہارے عمل باطل ہیں۔

۱۵۸ یعنی منافقوں کو۔

۱۵۹ گزری ہوئی امتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ تم نے انھیں اپنے حکم کی مخالفت اور اپنے رسولوں کی نافرمانی کرنے پر کس طرح

ہلاک کیا۔

۱۶۰ جو طوفان سے ہلاک کی گئی۔

۱۶۱ جو ہوا سے ہلاک کیے گئے۔

۱۶۲ جو زلزلہ سے ہلاک کیے گئے۔

۱۶۳ جو سلب نعمت سے ہلاک کی گئی اور غرور و مجھ سے ہلاک کیا گیا۔

۱۶۴ یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم جو روزابہ کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔

۱۶۵ اور زبور پر کڑا لئیں وہ قوم نوح کی بستیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے ان چھ کا

ذکر فرمایا اس لیے کہ بلاد شام و عراق و مین جو سرزمین عرب کے بالکل قریب ہیں ان میں

ان ہلاک شدہ قوموں کے نشان باقی ہیں اور عرب لوگ ان مقامات پر اکثر گزرتے رہتے ہیں

ہیں۔

۱۶۶ ان لوگوں نے بجائے تصدیق کرنے کے اپنے رسولوں کی تکذیب کی جیسا کہ

اے منافقین کفار تم کر رہے ہو ڈرو کہ انھیں کی طرح مبتلائے عذاب نہ کیے جاؤ

۱۶۷ کیونکہ وہ حکیم ہے بغیر جرم کے سزا نہیں فرماتا۔

۱۶۸ کہ کفر اور تکذیب انبیاء و اکابر کے عذاب کے مستحق بنے۔

واعلموا ۲۰

۲۸۶

التوبة ۹

وَالْبُنْفِقَاتِ وَالْكُفَّارِ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ

اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جہیں ہمیشہ رہیں گے وہ انھیں بس ہے

وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝۱۵۸ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اور اللہ کی ان پر لعنت ہو اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے جیسے وہ جو تم سے پہلے تھے

كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَ أَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا

تم سے زور میں بڑھ کر تھے اور ان کے مال اور اولاد تم سے زیادہ تو وہ اپنا حصہ ۱۵۹ برت گئے

بِخَلْقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ

تو تم نے اپنا حصہ برتا جیسے اگلے اپنا حصہ

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا أُولَٰئِكَ

برت گئے اور تم بیہودگی میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے ۱۵۶ اُن کے

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

عمل انکار ت گئے مزیسا اور آخرت میں اور وہی لوگ

الْخٰسِرُونَ ۝۱۶۰ أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ

گھائے میں ہیں ۱۵۷ کیا انھیں ۱۵۸ اپنے سے اگلوں کی خبر نہ آئی ۱۵۹ نوح کی قوم ۱۶۰

وَعَادٍ وَثَمُودَ ۝۱۶۱ وَقَوْمِ إِبْرٰهٖمَ وَأَصْحٰبِ مَدْيَنَ

اور عاد و ۱۶۱ اور ثمود ۱۶۲ اور ابراہیم کی قوم ۱۶۳ اور مدین والے ۱۶۴ اور

وَالْمُؤْتَفِكِ ۝۱۶۲ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنٰتِ ۝۱۶۳ فَمَا كَانَ اللَّهُ

وہ بستیاں کہ اٹ دی گئیں ۱۶۵ اُن کے رسول روشن دلیلئیں اُنکے پاس لائے تھے ۱۶۶ تو اللہ کی شان نہ تھی کہ

لِيُظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝۱۶۷ وَالْمُؤْمِنُونَ

ان پر ظلم کرتا ۱۶۷ بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے ۱۶۸ اور مسلمان مرد



۱۴۹ اور باہم دینی محبت و موالات رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے معین و مددگار ہیں و ۱۵۰ یعنی اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور شریعت کا اتباع کرنے کا۔

۱۵۱ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت میں موتی اور یاقوتِ سرخ اور زبرجد کے مثل مومنین کو عطا ہوں گے۔

۱۵۲ اور تمام نعمتوں سے اعلیٰ اور عاشقانِ اکہی کی سب سے بڑی تمنا زَرَّ قَنَا اللہ تعالیٰ مجاہد حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم و ۱۵۳ کافروں پر تو تلوار اور حرب سے اور منافقوں پر اقامتِ حجت سے۔

۱۵۴ اُشان نزول امام بخاری نے کلبی سے نقل کیا کہ یہ آیت جلاس بن سوید کے حق میں نازل ہوئی واقعہ یہ تھا کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں خطبہ فرمایا اس میں منافقین کا ذکر کیا اور ان کی بدعالی و بدآئی کا ذکر فرمایا یہ سن کر جلاس نے کہا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں تو ہم لوگ گدھوں سے بدرجہ حضور مدینہ واپس تشریف لائے تو عامر بن قیس نے حضور سے جلاس کا مقولہ بیان کیا جلاس نے انکار کیا اور کہا کہ

۹ یار رسول اللہ عامر نے مجھ پر جھوٹ ۱۵ بولا حضور نے دونوں کو حکم فرمایا کہ منبر کے پاس قسم کھائیں جلاس نے بعد عصر منبر کے پاس کھڑے ہو کر اللہ کی قسم کھائی کہ یہ بات اس نے نہیں کہی اور عامر نے اس پر جھوٹ بولا پھر عامر نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ بے شک یہ مقولہ جلاس نے کہا اور میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا پھر عامر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کے حضور میں دعا کی یا رب اپنے نبی پر سچے کی تصدیق نازل فرما ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی حضرت جبریلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے آیت میں فَإِنْ يَتُوبَا يَكُ خَيْرًا لِّلَّهِمْ کہ جلاس کھڑے

وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں ۱۴۹ بھلائی کا حکم دیں و ۱۵۰

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ

اور بُرائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ

الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ

دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۷۱ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

بے شک اللہ غالب و حکیم ۷۱ اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو

جَدَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسْكِنٌ

باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا

طَيِّبَةٌ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَٰلِكَ

۱۵۱ بے کے باغوں میں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی و ۱۵۲ یہی ہے

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۷۲ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ

بڑی مراد پانی اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں

وَالْمُنَافِقِينَ وَاعْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَا بِهِمْ جِهَتُهُمْ وَبِئْسَ

اور منافقوں پر ۷۲ اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی

الْمَصِيرُ ۝۷۳ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ

بُری جگہ پلٹنے کی اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا ۷۳ اور بیشک ضرور انھوں نے کفر

الْكُفْرَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَتُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا

کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے اور وہ چاہتا جو انھیں نہ ملا و ۱۵۴

ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ سنئے اللہ نے مجھے توبہ کا موقع دیا عامر بن قیس نے جو کچھ کہا سچ کہا میں نے وہ لکھ لیا تھا اور اب میں توبہ و استغفار کرتا ہوں حضور نے اُن کی توبہ قبول فرمائی اور وہ توبہ پر ثابت رہے و ۱۵۵ مجاہد نے کہا کہ جلاس نے افشار کے راز کے اندیشہ سے عامر کے قتل کا ارادہ کیا تھا اس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ پورا نہ ہوا۔



۱۷۹ ایسی حالت میں اُن پر شکر واجب تھا نہ کہ ناسپاسی ۱۷۸ توبہ و ایمان سے اور کفر و نفاق پر مقرر ہیں ۱۷۷ کہ انھیں عذاب آہی سے بچا کے ۱۷۶ اُشان نزول تعلیم بن حاطب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی

واعلموا ۱۰

۲۸۸

التوبة ۹

وَمَا نَقْمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ

اور انھیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انھیں اپنے فضل سے غنی کر دیا ۱۷۶

فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ

تو اگر وہ توبہ کریں تو اُن کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں ۱۷۷ تو اللہ انھیں

عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ

سخت عذاب کریگا دنیا اور آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ اُن کا

مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۱۷۸ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللَّهُ لَئِنْ

حمایتی ہوگا نہ مددگار ۱۷۸ اور اُن میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں

أَتَيْنَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّٰلِحِينَ ۱۷۹

اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے ۱۷۹

فَلَمَّا أَتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ

تو جب اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر

مُعْرِضُونَ ۱۸۰ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ يَلْقَوْنَ

پلٹ گئے تو اُس کے پیچھے اللہ نے اُن کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اُس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ لگا

بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۱۸۱ أَلَمْ

کہ انھوں نے اللہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے ۱۸۱ کیا انھیں

يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ

خبر نہیں کہ اللہ اُن کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کا بہت

الْغُيُوبِ ۱۸۲ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

جاننے والا ہے ۱۸۲ وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے

کہ اس کے لیے مال دہانے کی دعا فرمائیں حضور نے فرمایا اے تعلیم تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اُس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کر سکے دوبارہ پھر تعلیم نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا اسی کی قسم جس نے آپ کو سچا بنی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا حضور نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور تہنی بڑھیں کہ زمینیں ان کی گنجائش نہ ہوئی تو تعلیم ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جمعرات کی حاضری سے بھی محروم ہو گیا حضور نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت کثیر ہو گیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش رہی حضور نے فرمایا کہ تعلیم پر افسوس پھر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیل کرنے والے بھیجے لوگوں نے انھیں اپنے اپنے صدقات دیئے جب تعلیم سے جا کر انھوں نے صدقہ مانگا اُس نے کہا کہ یہ تو کمس ہو گیا جو اُس سوچ لوں جب یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپس آئے تو حضور نے اُن کے کچھ عرض کرنے سے قبل دوسرے فرمایا تعلیم پر افسوس تو یہ آیت نازل ہوئی پھر تعلیم صدقہ لیکر حاضر ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرمادی وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا پھر اس صدقہ کو خلافت صدیقی میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انھوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا پھر خلافت فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انھوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافت عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہو گیا (مدارک) ۱۸۳ امام فخر الدین رازی نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرے اور وعدہ و فاکرے میں پوری کوشش کرے حدیث شریف میں ہے منافق کثیر نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے ۱۸۴ اس پر کچھ غفی نہیں منافقین کے دلوں کی بات بھی جانتا ہے اور جو آپس میں وہ ایک دوسرے سے کہیں وہ بھی ۱۰۰

اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرے اور وعدہ و فاکرے میں پوری کوشش کرے حدیث شریف میں ہے منافق کثیر نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے ۱۸۴ اس پر کچھ غفی نہیں منافقین کے دلوں کی بات بھی جانتا ہے اور جو آپس میں وہ ایک دوسرے سے کہیں وہ بھی ۱۰۰



فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جَهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ

خیرات کرتے ہیں ۱۸۲ اور اُن کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے ۱۸۳ تو اُن سے ہنستے

مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۷۱ اَسْتَغْفِرُ لَهُمْ

ہیں ۱۸۴ اللہ اُن کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے تم اُن کی

أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ

معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار اُن کی معافی چاہو گے تو

يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۷۲ وَاللَّهُ

اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشنے گا ۱۸۵ یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۷۳ فَرَحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ

فاسقوں کو راہ نہیں دیتا ۱۸۶ پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے

خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ

کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے ۱۸۷ اور انہیں گوارا نہ ہوا کہ اپنے مال اور جان سے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ

اللہ کی راہ میں لڑیں اور بولے اس گرمی میں نہ نکلو تم فرماؤ جہنم کی آگ

أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ۷۴ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا

سب سے سخت گرم ہو کسی طرح انہیں سمجھ ہوتی ۱۸۸ تو انہیں چاہیئے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں

كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۷۵ فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَى

۱۸۹ بدلہ اس کا جو کما تے تھے ۱۹۰ پھر اے محبوب ۱۹۱ اگر اللہ تمہیں ان

طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَاسْتَأْذِنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَنْ تَخْرُجُوا

۱۹۲ میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لیجائے اور وہ ۱۹۳ تم سے جہاد کی نکلنے کی اجازت مانگے تو تم فرمانا کہ تم کبھی

۱۸۲ شان نزول جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو لوگ صدقہ لائے ان میں کوئی بہت کثیر لائے انہیں تو منافقین نے ریاکار کیا اور کوئی ایک صاع (۳۱۰ سیر) لائے تو انہیں کہا اللہ کو اس کی کیا پرواہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبدالرحمن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھروالوں کے لئے روک لیے ہیں حضور نے فرمایا جو تم نے دیا اللہ اس میں بھی برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھایا ہوا تھا کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انھوں نے دو بیٹیاں چھوڑیں انھیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔

۱۸۳ ابو عقیل انصاری ایک صاع کھجور لے کر حاضر ہوئے اور انھوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی ضروری کی اس کی اجرت دو صاع کھجور میں ایک صاع تو میں گھروالوں کے لئے چھوڑا یا اور ایک صاع راہ خدا میں حاضر ہے حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اُس کی قدر کی۔

۱۸۴ منافقین اور صدقہ کی قلت پر عار دلاتے ہیں۔

۱۸۵ شان نزول اور کی آیتیں جب نازل ہوئیں اور منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا تو منافقین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے معذرت کر کے کہنے لگے کہ آپ ہمارے لئے استغفار کیجئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہ فرمائیگا چاہے آپ استغفا میں مبالغہ کریں۔

۱۸۶ جو ایمان سے خارج ہوں جب تک کہ وہ کفر پر ہیں۔ (مدارک)۔

۱۸۷ اور غزوہ تبوک میں نہ گئے۔

۱۸۸ اتھوڑی دیر کی گرمی برداشت کرتے اور ہمیشہ کی آگ میں جلنے سے اپنے آپ کو بچاتے ۱۸۹ اپنی دنیا میں خوش ہوا اور نہ سنا چاہے کتنی ہی دراز مدت کے لئے ہو مگر وہ آخرت کے رونے کے مقابل تھوڑا ہے کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائم اور باقی ہے ۱۹۰ اپنی آخرت کا رونہ دنیا میں ہنسنے اور غیبت عمل کرنے کا بدلہ ہے حدیث تشریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہت رونے ۱۹۱ اغزوہ تبوک کے بعد ۱۹۲ متغلبین ۱۹۳ اگر وہ منافق جو تبوک میں جانے سے بیٹھ رہا تھا۔



۱۹۴ عورتوں بچوں بیماروں اور باپجوں کے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے مکرو صدمہ ظاہر ہو اس سے انقطاع اور علیحدگی کرنا چاہیے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے مصاحبت و موافقت جائز نہیں ہوتی اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منافقین کے جہاد میں جانے کو منع فرمایا آج کل جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ کو کھلا لو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کرو یہ اس حکم قرآنی کے بالکل خلاف ہے ۱۹۵ اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لیے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے اور یہ جو فرمایا اور فسق و اعلیٰ ۱۰

ہی میں مر گئے یہاں فسق سے کفر مراد ہے قرآن کریم میں اور جگہ بھی فسق بمعنی کفر وارد ہوا ہے جیسے کہ آیت اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا میں مسئلہ فاسق کے جنازے کی نماز جائز ہے اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے اور اس پر علماء صالحین کا اعلیٰ اور یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے مسئلہ اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے اور اس کا فرض کفایہ ہونا حدیث مشہور سے ثابت ہے مسئلہ جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اُس کے جنازے کی نماز نیز پڑھی جائے مسئلہ جب کوئی کافر جائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہیے کہ بطریق مسنون غسل دے بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہائے اور نہ کفن مسنون ہے بلکہ اتنے پٹرے میں لپیٹ دے جس سے سر چھپ جائے اور نہ سنت طریقہ دفن کرے نہ بطریق سنت قبر بنائے صرف گہرا کھود کر دبائے شان نزول علیہ السلام بن ابی سلول منافق بنکدار تھا جب وہ مر گیا تو اسکے بیٹے نے جو مسلمان صالح شخص صحابی اور نبی العبادت تھے انھوں نے یہ خواہش کی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انکے باپ عبداللہ بن ابی سلول کو کفن کے لیے اپنا قمیص مبارک غنایت فرمایا اور اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی لیکن چونکہ اس وقت تک ممانعت نہیں ہوئی تھی اور حضور کو معلوم تھا کہ حضور کا یہ عمل ایک ہزار آدمیوں کے ایمان لانے کا باعث ہوگا اس لیے حضور نے اپنی قمیص بھی عنایت فرمائی اور جنازہ کی شرکت بھی کی قمیص دینے

مَعِيَ اَبَدًا وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوَّ اِلَّا اَنْكُمْ رَضِيتُمْ مِیرے ساتھ نہ چلو اور ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو تم نے پہلی دفعہ

بِالْقُعُودِ اَوَّلَ مَرْقَةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخُلَفَاءِ وَلَا تَصِلُوا عَلٰی بیٹھ رہنا پسند کیا تو بیٹھ رہو پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ ۱۹۴ اور ان میں سے کسی کی

اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ اِنَّہُمْ کَفَرُوْا میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک اللہ اور

بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَا تَوْا وَہُمْ فٰسِقُوْنَ وَلَا تُعْجِبْکَ اَمْوَالُہُمْ رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے ۱۹۵ اور اُن کے مال یا

وَاَوْلَادُہُمْ اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ اَنْ یَّعَذِّبَہُمْ بِمَا فِی الدُّنْیَا اولاد پر تعجب نہ کرنا اللہ یہی چاہتا ہے کہ اُسے دنیا میں ان پر وبال کرے

وَتَرْہَقَ اَنْفُسُہُمْ وَہُمْ کَفَرُوْنَ ۝ وَاِذَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اور کفر ہی پر اُن کا دم نکل جائے اور جب کوئی سورت اُترے کہ

اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِہٖ اَسْتَذِنَکَ اُولُو الطَّوْلِ اللہ پر ایمان لاؤ اور اُس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو اُن کے مقدور والے تم سے

مِنْہُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَمُکُنْ مَعَ الْقُعُوْدِیْنَ ۝ رَضُوْا بِاَنْ یَّکُوْنُوْا رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجئے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہو لیں انھیں پسند آیا کہ پیچھے رہنے والی

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبِیْعَ عَلٰی قُلُوْبِہُمْ فَہُمْ لَا یَفْقَہُوْنَ عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر بھر کردی گئی ۱۹۶ تودہ کچھ نہیں سمجھتے ۱۹۷

لٰکِنَ الرُّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ جَہِدُوْا بِاَمْوَالِہُمْ لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انھوں نے اپنے مالوں

کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس جو بڑے سیر ہو کر آئے تھے تو عبداللہ بن ابی نے اپنا کرتا انھیں پہنایا تھا حضور کو اس کا بدلہ کر دینا بھی منظور تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے بعد کبھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق کے جنازہ کی شرکت نہ فرمائی اور حضور کی وہ صحت بھی پوری ہوئی چنانچہ جب کفار نے دیکھا کہ ایسا شدید العداوت شخص جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُس کے عقیدے میں بھی آپ اللہ کے حبیب اور اُس کے چچے رسول ہیں یہ سچ کر نہزار کافر مسلمان ہو گئے ۱۹۶ ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث ۱۹۷ کہ جہاد میں کیا فوز و سعادت اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت ہے۔



۱۹۸۸ دونوں جہان کی ۱۹۹۰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد سے رہ جانے کا عذر کرنے ضحاک کا قول ہے کہ یہ عامر بن طفیل کی جماعت تھی انھوں نے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ اگر تم آپ کے ساتھ جہاد میں جائیں تو قید ملے کے عرب ہماری بی بیوں بچوں اور جانوروں کو لوٹ لیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ نے تمہارے حال سے خبردار کیا ہے اور وہ مجھے تم سے بے نیاز کر چکا ہے ۱۱ عمرو بن علاء نے کہا کہ ان لوگوں نے عذر باطل بنا کر پیش کیا تھا۔ ۱۲ ۱۴ یہ دوسرے گروہ کا حال ہے جو غیر کسی عذر کے بیٹھ رہے یہ منافقین تھے انھوں نے ایمان کا دعویٰ جھوٹا کیا تھا ۲۰۱ دنیا میں قتل ہونے کا اور آخرت میں جہنم کا۔ ۲۰۲ باطل والوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے یہ کون لوگ ہیں ان کے چند طبقے بیان فرمائے پہلے ضعیف جیسے کہ بوڑھے بچے عورتیں اور وہ شخص بھی انھیں میں داخل ہے جو بدالشی کمزور ضعیف نحیف ناکارہ ہو۔ ۲۰۳ یہ دوسرا طبقہ ہے جس میں اندھے لنگڑے اپاہج بھی داخل ہیں۔ ۲۰۴ اور سامان جہاد نہ کر سکیں یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ ۲۰۵ ان کی اطاعت کریں اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبر گیری کریں۔ ۲۰۶ مواخذہ کی۔ ۲۰۷ شان نزول اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چند حضرات جہاد میں جانے کے لئے حاضر ہوئے انھوں نے حضور سے سواری کی درخواست کی

التوبة ۹

۲۹۱

واعلموا ۱۰

وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۸۸﴾

جانوں سے جہاد کیا اور انھیں کے لئے بھلائیاں ہیں ۱۹۵ اور یہی مراد کو پہونچے  
أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ  
اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے

فِيهَا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۸۹﴾ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ

یہی بڑی مراد ملتی ہے اور بہانے بنانے والے گنوار آئے ۱۹۹

لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ سَيُصِيبُ

کہ انھیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنھوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا ۲۰۰ جلد اُن

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى الضَّعَفَاءِ

میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا ۲۰۱ ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں ۲۰۲

وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يَنْفِقُونَ

اور نہ بیماروں پر ۲۰۳ اور نہ اُن پر جنھیں خرچ کا مقدور نہ ہو ۲۰۴

حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ

جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں ۲۰۵ نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں

سَبِيلٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۹۱﴾ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا اتَّوَكَّ

۲۰۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ اُن پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انھیں سواری

لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَعَيْنُكُمْ

عطا فرماؤ ۲۰۷ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمھیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ

تَفِئْضُ مِنَ الدَّمِ مَرَحًا ۖ لَا يَجِدُ مَا يَنْفِقُونَ ﴿۹۲﴾ إِنَّمَا

ان کی آنکھوں سے آنسو اُبلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا مواخذہ

حضور نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمھیں سوار کروں تو وہ روتے واپس ہوئے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔



۲۰۸ جہاد میں جانے کی قدرت رکھتے ہیں باوجود اس کے ۲۰۹ کہ جہاد میں کیا نفع و ثواب ہے ۲۱۰ اور باطل غدر پیش کریں گے یہ جہاد سے رہ جانے والے منافق تمہارے اس سفر سے واپس ہونے کے وقت۔

يعتذر عن ۱۱

۲۹۲

التوبة ۹

السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنَاءُ رِضْوَانًا

تو ان سے ہے جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولت مند ہیں ۲۰۸ انھیں پسند آیا  
يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۲۰۹

کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی تو وہ کچھ نہیں جانتے ۲۰۹  
يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُونَ

تم سے بہانے بنائیں گے ۲۱۰ جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ  
لَنْ تُؤْمِنُوا لَكُمْ قَدْ نَبَأَ اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ

ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ رسول  
عَمَلِكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَرَدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

تمہارے کام دیکھیں گے ۲۱۱ پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے  
فَيَنْبِئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۲۱۲ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا

وہ تمہیں جتنا دیکھا جو کچھ تم کرتے تھے اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب ۲۱۳ تم انکی  
أَنْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَتُعَرِّضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۲۱۴

طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لیے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو ۲۱۳ تو ان کا خیال چھوڑو ۲۱۴ وہ تو نرے پلیدی ہیں  
رِجْسًا وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ جَزَاءُ إِلَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۲۱۵

۲۱۵ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کھاتے تھے ۲۱۶ تمہارے آگے  
لَكُمْ لَتَرْضُوا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ

قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ ۲۱۷ تو بے شک اللہ تو  
عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۲۱۸ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ

فاسق لوگوں سے راضی نہ ہو گا ۲۱۸ گنوار ۲۱۹ کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں فاسق اور اسی قابل ہیں

۲۱۱ کہ تم نفاق سے توبہ کرتے ہو یا اس پر قائم رہتے ہو بعض مفسرین نے کہا کہ انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ زمانہ مستقبل میں وہ مومنین کی مدد کریں گے ہو سکتا ہے کہ اسی کی نسبت فرمایا گیا ہو کہ اللہ و رسول تمہارے کام دیکھیں گے کہ تم اپنے اس عہد کو بھی وفا کرتے ہو یا نہیں۔

۲۱۲ اپنے اس سفر سے واپس ہو کر مدینہ طیبہ میں۔

۲۱۳ اور ان پر ملامت و عتاب نہ کر۔

۲۱۴ اور ان سے اجتناب کرو بعض مفسرین نے فرمایا مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنا ان سے بولنا ترک کرو چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضور نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ منافقین کے پاس نہ بیٹھیں ان سے بات نہ کریں کیونکہ ان کے باطن خبیثت اور اعمال قبیح ہیں اور ملامت و عتاب سے ان کی اصلاح نہ ہوگی اس لیے کہ۔

۲۱۵ اور پلیدی کے پاک ہونے کا کوئی طریقہ نہیں۔

۲۱۶ دنیا میں خبیثت عمل شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت جد بن نیس اور عتب بن قیسہ اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ اسی منافق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو ان سے کلام نہ کرو مقاتل نے کہا کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی

الفضل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اب کبھی وہ جہاد میں جانے سے سستی نہ کرے گا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ حضور اس سے راضی ہو جائیں اس پر یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی ۲۱۷ اور ان کے غدر قبول کر لو تو اس سے انھیں کچھ نفع نہ ہوگا کیونکہ تم اگر ان کی قسموں کا اعتبار بھی کر لو ۲۱۸ اس لیے کہ وہ ان کے دل کے کفر و نفاق کو جانتا ہے ۲۱۹ جنگل کے رہنے والے ۲۲۰ کیونکہ وہ مجالس علم اور صحبت علماء سے دور رہتے ہیں۔

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶



۲۲۱ کیونکہ وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں رضائے الہی اور طلبِ ثواب کے لیے تو کرتے نہیں ریاکاری اور مسلمانوں کے خوف سے خرچ کرتے ہیں ۲۲۲ اور یہ راہ دیکھتے ہیں کہ کب مسلمانوں کا زور کم ہو اور کب وہ مغلوب ہوں انھیں خبر نہیں کہ اللہ کو کیا منظور ہے وہ بتلا دیا جاتا ہے ۲۲۳ اور وہی رنج و بلا اور بد حالی میں گرفتار ہوں گے

شانِ نزول یہ آیت قبیلہ اسد وغطفان و تمیم کے اعرابیوں کے حق میں نازل ہوئی پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان میں سے جن کو مستثنیٰ کیا ان کا ذکر اگلی آیت میں ہے (خازن)۔

۲۲۴ مجاہد نے کہا کہ یہ لوگ قبیلہ مزینہ میں سے بنی مقربہ میں کبھی نے کہا وہ اسلم اور غفار اور حمینہ کے قبیلہ میں بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور حمینہ اور مزینہ اور اسلم اور شجاع اور غفار سوا ان ہیں اللہ اور رسول کے سوا ان کوئی مولیٰ نہیں۔

۲۲۵ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صدقہ لائیں تو حضور ان کے لئے خیر و برکت و مغفرت کی دعا فرمائی یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا مسئلہ یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے لہذا فاتحہ کو بدعت و ناروا بتانا قرآن و حدیث کے خلاف ہے

۲۲۶ وہ حضرات جنہوں نے دونوں قبول کی طرف نمازیں پڑھیں یا اہل بدر یا اہل بیعت رضواں۔

۲۲۷ اصحاب بیعت عقبہ اولیٰ جو چھ حضرات تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثانیہ جو بارہ تھے ۵ اصحاب بیعت عقبہ ثالثہ جو ستر تھے ۶ اصحاب بیعت عقبہ رابعہ جو پچاس تھے ۷ اصحاب بیعت عقبہ خامسہ جو پچاس تھے (خازن)۔

۲۲۸ کہا گیا ہے کہ ان سے باقی مہاجرین و انصار میں تو اب تمام اصحاب اس میں اس کو ان کے نیک عمل قبول

التوبة ۹

۲۹۳

يعتذرون ۱۱

اَلَا يَعْلَمُوْا اٰحَدٌ وَّدَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَّاللّٰهُ عَلِيْمٌ

کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس سے جاہل رہیں اور اللہ علم و حکمت

حَكِيْمٌ ۱۰ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَظَرِّصُ

والا ہے اور کچھ گنوار وہ ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اسے تاوان سمجھیں ۲۲۱ اور تم پر گرد خیل لے

بِكُمُ الدَّوَآِیْرُ عَلَيْهِمْ ذَاۓرَةُ السَّوْءِ وَّاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۱۱

کے انتظار میں رہیں ۲۲۲ انھیں پر ہے بُری گردش ۲۲۳ اور اللہ سنتا جاتا ہے

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا

اور کچھ گانوں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ۲۲۴ اور جو خرچ کریں

يُنْفِقُ قُرْبٰی عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلٰوَتِ الرَّسُوْلِ اَلَا اِنَّهَا قُرْبٰی لَّهِمْ ۱۲

اُسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ۲۲۵ ہاں ہاں وہ ان کے لئے باعثِ قربی

سَيِّدُ خَلْقِهِمُ اللّٰهُ فِی رَحْمَتِهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۱۳ وَالسَّابِقُونَ

اللہ جلد انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور سب میں

الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسٰنٍ

اگلے پہلے مہاجر ۲۲۶ اور انصار ۲۲۷ اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے ۲۲۸

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَدَّتٍ تَجْرِي

اللہ ان سے راضی ۲۲۹ اور وہ اللہ سے راضی ۲۳۰ اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے

تَحْتَهَا الْاَنْهَارُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۱۴ وَ

نہیں ہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے اور

مِّنْ حَوْلِكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنْفِقُوْنَ ۱۵ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

تمہارے آس پاس ۲۳۱ کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے

آگئے اور ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت کے وہ ایماندار مراد ہیں جو ایمان و طاعت و نیکی میں انصار و مہاجرین کی راہ چلیں ۲۲۹ اس کو ان کے نیک عمل قبول ۲۳۰ اس کے ثواب و عطا سے خوش ۲۳۱ یعنی مدینہ طیبہ کے قرب و جوار۔



۲۳۲ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ ایسا جاننا جس کا اثر انہیں معلوم ہو وہ ہمارا جاننا ہے کہ ہم انہیں عذاب کریں گے یا حضور سے منافقین کے حال جاننے کی نفی باعتبار اسباق ہے اور اس کا علم بعد کو عطا ہوا جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ (جمل، کبھی وسوسہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزِ جمعہ خطبہ کے لیے قیام کر کے نامِ بنام فرمایا، نکل اسے فلاں تو منافق بنے نکل اسے فلاں تو منافق ہے تو مسجد سے چند لوگوں کو رسوا کر کے نکالا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اس کے بعد منافقین کے حال کا علم عطا فرمایا گیا۔

۲۳۳ ایک بار تو دنیا میں رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں ۲۳۴ یعنی عذاب و دوزخ کی طرف جس میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے ۲۳۵ اور انھوں نے دوسروں کی طرح چھوٹے عذر نہ کئے اور انہیں فخرِ مراد دے دیے۔

۲۹۴

۹ التوبة

مَرَدُّوْا عَلٰى التَّفَاقُقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ

مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ۝١٥١ وَأَخْرُوجُوا

يَذُنُّوهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ

يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ١٠٠ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

نُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلَّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ

هُمُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٣٠﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٢٣٩﴾

وَقُلْ اَعْمَلُوا فَاَسَدِرْ اِلَيْهِ اَنْتُمْ عَمَلُكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ

اور تم فرماؤ کام کرو اب تمہارے کام دیکھئے گا اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان اور

سَتَرْدُونِ إِلَىٰ عَلَيْهِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا لَكُمْ تَعْمَلُونَ  
جلد اس کی طرف بیٹھ گئے جو جھپٹا اور کھلا سب جاننا ہے  
تو وہ تمہارے کام تمہیں جاناوے گا

وَاٰخَرُونَ مُّرْجُوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِنَّمَا يُعَذِّبُهُمْ وَاِنَّمَا يُتَوَبُّ عَلَيْهِمْ

اور کچھ ۲۴۰ موقوف رکھے گئے اللہ کے حکم پر یا انپر عذاب کرے یا اُن کی توبہ قبول کرے ۲۴۱

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۖ ۲۳۶ یہاں اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اعتراف تصور اور تو بہ مراد ہے یا اس خلف سے پہلے غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا یا طاعت و تقویٰ کے تمام اعمال اس تقدیر پر آیت تمام مسلمانوں کے حق میں ہوگی ۲۳۷ اس سے خلف یعنی جہاد سے رہ جا نماز ہے ۲۳۸ آیت میں جو صدقہ وارد ہوا ہے اس کے معنی میں مفسرین کے کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ وہ صدقہ غیر واجب تھا جو بطور کفارہ کے ان صاحبوں نے دیا تھا جن کا ذکر اوپر کی آیت میں ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اس صدقہ سے مراد دو زکوٰۃ ہے جو ان کے ذمہ واجب تھی وہ نائب ہوئے اور انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لینے کا حکم دیا امام ابو بکر رازی جصاص نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے (حازن واحکام القرآن) مارک شبراہ کے سنہ ۱۰۸۲ میں ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کے لئے دعا کرے اور بخاری مؤلف میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی حدیث ہے کہ جب کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لانا آپ اس کے حق میں دعا کرتے میرے باپ نے صدقہ حاضر کیا تو حضور نے دعا فرمائی اللہم صل علیّ ابی اوفیٰ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحوں میں جو صدقہ لینے والے صدقہ یا دعا کر کے نہیں قرآن حدیث کے مطابق ہے







دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد قبائیں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجد مدینہ مراد ہے اور اس میں بھی حدیثیں وارد ہیں ان دونوں باتوں میں کچھ تعارض نہیں کیونکہ آیت کا مسجد قبائیں حق میں نازل ہوا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ مسجد مدینہ میں یا اوصاف نہ ہوں ۲۴۹ تمام نجاستوں سے یگانا ہوں سے شان نزول یہ آیت اہل مسجد قبائے کے حق میں نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ گروہ انصار اللہ غرض اللہ نے تمھاری تباہی و ترقی کے وقت کیا عمل کرتے ہو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بڑا استغاثہ ہیں ڈھیلوں سے کرتے ہیں اس کے بعد پھر پانی سے طہارت کرتے ہیں مسئلہ نجاست اگر جائے خروج سے تجاوز ہو جائے تو پانی سے استنجاء واجب ہے ورنہ مستحب مسئلہ ڈھیلوں سے استنجاء سنت ہونی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر موطعت فرمائی اور کبھی ترک بھی کیا ۲۵۰ جیسے کہ مسجد قبائے اور مسجد مدینہ ۲۵۱ جیسے کہ مسجد حجاز والے۔

بعض روایات ۱۱

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ

مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے ۲۵۵

حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ

اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں ۲۵۶ اور مریں ۲۵۷ اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں ۲۵۸ اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون

اللَّهُ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی

الْعَظِيمُ ۝۱۰ التَّائِبُونَ الْعِبَادُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّكَعُونَ

توبہ والے ۲۵۹ عبادت والے ۲۶۰ سراہنے والے ۲۶۱ روزے والے رکوع والے

السَّاجِدُونَ الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

سجدہ والے ۲۶۲ بھلائی کے بتانے والے اور بُرائی سے روکنے والے اور

الْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝۱۱ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ

اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے ۲۶۳ اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو ۲۶۴ نبی اور

الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ

ایمان والوں کو لائیں نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں ۲۶۵

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّكُمْ أَصْحَابُ الْحَيْمِ ۝۱۲ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ

جبکہ انھیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں ۲۶۶ اور ابراہیم کا اپنے باپ ۲۶۷

إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ

کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کرچکا تھا ۲۶۸ پھر جب ابراہیم کو کھل گیا

۲۵۲ خواہ قتل ہو کر یا مکر یا قیس یا جہنم میں

یہ ہیں کہ ان کے دلوں کا غم و غصہ تا مگر باقی رہیگا

۲۵۳ میرا بہن لے حسود کیں بخت ۲۵۴ کہ از

مشقت اور جہنم تو اس رستہ اور یہ منی

بھی ہو سکتے ہیں کہ جب تک ان کے دل اپنے

قصو کی ندامت اور افسوس سے پارہ پارہ

نہ ہوں اور وہ اخلاص سے تائب نہ ہوں

اس وقت تک وہ اسی رنج و غم میں ہیں (مراک)

۲۵۵ راہ خدا میں جان و مال خرچ کر کے

جنت پالنے والے ایمان داروں کی ایک

تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار

ہوتا ہے کہ پروردگار عالم نے انھیں جنت

عطا فرمائی ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا

اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا یہ کمال غرت افزائی

کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس

چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی

ہوئی جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی مال

ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا نشان نزول

جب انصار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے شہب عقبہ معیت کی تو عبد اللہ بن رواحہ

رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اپنے

رب کے لئے اور اپنے لئے کچھ شرط فرمائیے جو آپ

تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لئے بھی گوارا نہ کرو انھوں نے عرض کیا کہ تم ایسا کر س تو ہمیں کیا ملے گا فرمایا جنت ۲۵۶ خدا کے دشمنوں کو ۲۵۷ راہ خدا میں

۲۵۸ اس سے ثابت ہوا کہ تمام تمہاریعتوں اور ملتوں میں جہاد کا حکم تھا ۲۵۹ تمام گناہوں سے ۲۶۰ اللہ کے فرمانبردار بندے جو اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کو اپنے

۲۶۱ اور لازم جانتے ہیں ۲۶۲ جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ۲۶۳ یعنی نمازوں کے پابند اور ان کو خوشی سے ادا کرنے والے ۲۶۴ اور اس کے احکام بجالانے والے یہ لوگ جنتی ہیں ۲۶۵ کہ وہ

اللہ کا عہد وفا کر س گے تو اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل فرمائے گا ۲۶۶ شان نزول اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب

سے فرمایا تھا کہ میں تمھارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت دہادی (۲) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے

رب کے لئے اور اپنے لئے کچھ شرط فرمائیے جو آپ چاہیں فرمایا میں اپنے رب کے لئے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے یہ کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لئے بھی گوارا نہ کرو انھوں نے عرض کیا کہ تم ایسا کر س تو ہمیں کیا ملے گا فرمایا جنت ۲۵۶ خدا کے دشمنوں کو ۲۵۷ راہ خدا میں ۲۵۸ اس سے ثابت ہوا کہ تمام تمہاریعتوں اور ملتوں میں جہاد کا حکم تھا ۲۵۹ تمام گناہوں سے ۲۶۰ اللہ کے فرمانبردار بندے جو اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کو اپنے ۲۶۱ اور لازم جانتے ہیں ۲۶۲ جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ۲۶۳ یعنی نمازوں کے پابند اور ان کو خوشی سے ادا کرنے والے ۲۶۴ اور اس کے احکام بجالانے والے یہ لوگ جنتی ہیں ۲۶۵ کہ وہ اللہ کا عہد وفا کر س گے تو اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل فرمائے گا ۲۶۶ شان نزول اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے فرمایا تھا کہ میں تمھارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت دہادی (۲) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے



رب سے اپنی والدہ کی زیارت قہر کی اجازت چاہی اس نے مجھے اجازت دی پھر میں نے ان کے لئے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ اِقْوَالٌ يَوْمَ حِجْرَتِهِ يَوْمَ نَزَلَ فِي الْحِجْرِ عَلَيْهِ الْحُكْمُ يَوْمَ نَزَلَ فِي الْحِجْرِ عَلَيْهِ الْحُكْمُ يَوْمَ نَزَلَ فِي الْحِجْرِ عَلَيْهِ الْحُكْمُ  
 نے اس حدیث کی تضعیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابن معین نے ضعیف بتایا ہے علاوہ بریں یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کا والدہ کے لئے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا بلکہ بخاری کی حدیث سے ہی ثابت ہے کہ ابوطالب کے لئے استغفار کرنے کے باب میں یہ حدیث وارد ہوئی اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس معقول کی ہیں جن کو طبرانی اور ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ سب ضعیف ہیں ابن سعد نے طبقات میں حدیث کی تخریج کے بعد اس کو غلط بتایا اور رشاد المجتہدین امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ التعظیم والتمتہ میں اس معقول کی تمام احادیث کو محمول بتایا لہذا یہ وجہ شان نزول میں صحیح نہیں اور یہ ثابت کر اس پر بہت دلائل قائل ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ موحده اور دین بڑائی پر تھیں (۳) بعض اصحاب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آبا کے لئے استغفار کرنے کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۲۶۶ شریک پر مرے۔

اِنَّهُ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّأْمِنْهُ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَا وَاٰهَ حَلِيْمٌ ۝۱۱۰ وَمَا كَانَ

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا ۲۶۹ بیشک ابراہیم ضرور بہت آپس کر نبی والا ۲۷۰ محل ہے اور اللہ کی

اللّٰهُ لِيُخْلِكَ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰهُمْ حَتّٰى يَبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُوْنَ ط

شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے ۲۷۱ جب تک انھیں صاف نہ بتائے کہ کس چیز سے بچیں بچنا ہو

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۱۱ اِنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

۲۷۲ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے بے شک اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت

يُحْيِ وَيُمِيْتُ ط وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَلَا نَصِيْرٍ ۝۱۱۲

جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمھارا کوئی والی اور نہ مددگار

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر جنھوں نے

اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِّنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ

مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا ۲۷۳ بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر

مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهُٓ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۱۳ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ

جائیں ۲۷۴ پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا ۲۷۵ بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے اور ان تین پر جو موقوف

الَّذِيْنَ خَلَفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاغَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

رکھ گئے تھے ۲۷۶ یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی ۲۷۷ اور وہ اپنی جان

وَضَاغَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُوْا اَنْ لَا مَلْجَا مِنْ اللّٰهِ اِلَّا

سے تنگ آئے ۲۷۸ اور انھیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے

اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۱۴

پاس پھر ۲۷۹ ان کی توبہ قبول کی کہ تائب وہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

۲۶۸ اس سے یانودہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آڑ سے کیا تھا کہ میں اپنے رب تیری منفرت کی دعا کروں گا یا وہ وعدہ مراد ہے جو آڑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسلام لانے کا کیا تھا شان نزول حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سَلِّطْنَا لَكَ رِيْقًا تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنی والدین کے لئے دعائے منفرت کر رہا ہے باوجودیکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے کہا کہ تو شرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اس نے کہا کیا ابراہیم علیہ السلام نے آڑ کے لئے دعائے تھی وہ بھی ۱۴ تو مشرک تھا یہ واقعہ میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کیا اس پر یہ ۳ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار ابید اسلام تھا جس کا آڑ آپ سے وعدہ کر چکا تھا اور آپ آڑ سے استغفار کا وعدہ کر چکے تھے جب یہ امید منقطع ہو گئی تو آپ نے اس سے اپنا علاوہ قطع کر دیا ۲۶۹ اور استغفار کرنا ترک فرما دیا ۲۷۰ کثیر الدعا متضرع ۲۷۱ یعنی ابی انیر گمراہی کا حکم کرے اور انھیں گمراہوں میں داخل فرمائے ۲۷۲ معنی یہ ہیں کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ جب تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی مانعت کا صاف بیان اللہ کی طرف سے نہ آجائے لہذا قبل مانعت اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں (مدارک و مخازن) مسئلہ اس سے ظہور ہوا کہ جس چیز کی جانب شرع سے مانعت نہ ہو وہ جائز ہے شان نزول جب مومنین کو مشرکین کے لئے استغفار کرنے سے منع فرمایا گیا تو انھیں اندیشہ ہوا کہ ہم پہلے جو استغفار کر چکے ہیں کہیں اس پر گرفت نہ ہو اس آیت سے انھیں تسکین دی گئی اور بتایا گیا کہ مانعت کا بیان ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے مؤاخذہ ہوتا ہے ۲۷۳ یعنی غزوہ تبوک میں جس کو غزوہ عسرت بھی کہتے ہیں اس غزوہ میں عسرت کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لئے ایک ایک اونٹ تھا نوٹ بہ نوٹ اسی پر سوار ہو لیتے تھے اور کھلنے کی قلت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک گھوڑا رکھنے کی آدمی لبر کرتے تھے



اس طرح کہ ہر ایک نے تھوڑی تھوڑی جوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا پانی کی بھی نہایت قلت تھی گرمی شدت کی تھی پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید اس حال میں صحابہ اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور کی جان نثاری میں ثابت قدم رہے حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے فرمایا کیا تمہیں یہ خواہش ہے عرض کیا جی ہاں تو حضور نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور ابھی دست مبارک اٹھے ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابھیجا بارش ہوئی لشکر سیراب ہوا لشکر والوں نے اپنے برتن بھر لئے اس کے بعد جب آگے چلے تو زمین خشک تھی ابر نے لشکر کے باہر بارش ہی نہیں کی وہ خاص اسی لشکر کو سیراب کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا ۲۷۲ اور وہ اس شدت و سختی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا گوارا کریں۔  
بعثتہ من دون ۱۱ ۲۹۸

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝۱۸

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو ۲۸۰ اور سچوں کے ساتھ ہو ۲۸۱ مدینہ والوں

لَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا

۲۸۲ اور اُن کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذَلِكَ

سے پیچھے بیٹھ رہیں ۲۸۳ اور نہ یہ کہ اُن کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں ۲۸۴

بِأَنْفُسِهِمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا فُتُورٌ فِي سَبِيلِ

یہ اس لئے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے

اللَّهُ وَلَا يَطْعُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوِّ

اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں ۲۸۵ جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں ۲۸۶

نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

ہر سب کے بدلے انکے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے ۲۸۷ بیشک اللہ نیکوں کا نیک ضائع نہیں

الْمُحْسِنِينَ ۝۱۹ وَلَا يَنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً

کرتا ۲۸۸ اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں چھوٹا ۲۸۸ یا بڑا ۲۸۹

وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا

اور جو نالا طے کرتے ہیں سب اُن کے لئے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ اُن کے سب سے بہتر کاموں

كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۲۰ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا

کہ انہیں صد دے ۲۹۰ اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں ۲۹۱ تو کیوں نہ ہو

نَفَرَمِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ

کہ اُن کے ہر گروہ میں سے ۲۹۲ ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور

۲۷۵ اور وہ صابر و ثابت رہے اور ان کا اخلاص محفوظ رہا اور جو خطرہ دل میں گزرا تھا اس پر نادم ہوئے۔

۲۷۶ توبہ سے جن کا ذکر آیت وَاخْرُجُوا مَرْجُوتٍ لَكُمْ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

بن مالک اور بلال بن امیہ اور مراد بن ربیع ہیں یہ سب انصاری تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے واپس ہو کر اُن سے

جہاد میں حاضر ہونے کی وجہ دیا فت فرمائی اور فرمایا تمہارے جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کوئی فیصلہ فرمائے اور مسلمانوں کو ان

لوگوں سے ملنے جلنے کلام کرنے سے ممانعت فرمائی حتیٰ کہ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں

نے ان سے کلام ترک کر دیا یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو کوئی پہنچاتا ہی نہیں اور

ان کی کسی سے شناسائی ہی نہیں اس حال میں انہیں پچاس روز گزرے۔

۲۷۷ اور انہیں کوئی ایسی جگہ نہ مل سکی جہاں ایک لمحہ کے لئے انہیں قراہوتا ہر وقت پیشانی اور بچ و غم بے حسنی و فطرب میں مبتلا تھے۔

۲۷۸ شدت رنج و غم سے نہ کوئی نہیں ہے جس سے بات کریں نہ کوئی غمخوار جسے حال دل سنائیں وحشت و تنہائی ہے اور شب و روز

کی گریہ و زاری۔

۲۷۹ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور۔

۲۸۰ معاصی ترک کرو۔

۲۸۱ جو صادق الایمان ہیں غلص ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں سبعین جبر کا قول ہے کہ صادقین سے حضرت ابوبکر و عمر اہل فسطی

عہما ابن جریر کہتے ہیں کہ ماجرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نیتیں ثابت ہیں اور قلب اعمال مستقیم اور وہ اخلاص کے ساتھ غزوہ تبوک میں حاضر ہوئے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے ۲۸۲ یہاں اہل مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے کے لئے مراد ہیں خواہ وہ ہاجرین ہوں یا انصار ۲۸۳ اور جہاد میں حاضر نہ ہوں ۲۸۴ بلکہ انہیں حکم تھا کہ شدت و تکلیف میں حصہ نہ لیں اور سختی کے موقع پر اپنی جائیں آپ پر فدا کریں ۲۸۵ اور کفار کی زمین کو اپنے گھوڑوں کے سمول سے روندتے ہیں۔

۲۸۶ قید کر کے یا قتل کر کے یا ہزیمت دے کر ۲۸۷ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اطاعت الہی کا قصد کرے اس کا اٹھنا بیٹھنا چلنا حرکت کرنا ساکن رہنا سب نیکیاں ہیں اللہ کے یہاں لکھی جاتی ہیں ۲۸۸ یعنی قلیل مثلاً ایک گھوڑا ۲۸۹ جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیش عسرت میں خرچ کیا ۲۹۰ اس آیت سے جہاد کی فضیلت اور اس کا حسن الاعمال ہونا ثابت ہوا ۲۹۱ اور ایک دم اپنے وطن خالی کر دیں ۲۹۲ ایک جماعت وطن میں رہے اور۔

۲۹۱ اور ایک دم اپنے وطن خالی کر دیں ۲۹۲ ایک جماعت وطن میں رہے اور۔



لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿۱۲۳﴾ يَا أَيُّهَا

واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں ۲۹۲ اس آئیدہم کہ وہ بچیں ۲۹۳ اے

الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ

ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں ۲۹۵ اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی

عِظَةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۱۲۴﴾ وَإِذَا مَا أَنْزَلَتْ سُورَةٌ

پائیں اور جان رکھو کہ اللہ ہمہرازگاروں کے ساتھ ہے ۲۹۶ اور جب کوئی سورۃ اترتی ہے

فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيْكُمُ زَادَتْهُ هِذِهِ آيَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ

تو ان میں کوئی کہنے لگتا ہے کہ اُس نے تم میں کس کے ایمان کو ترقی دی ۲۹۷ تو وہ جو ایمان والے ہیں

آمَنُوا فزَادَتْهُمْ آيَاتٌ وَأَمَّا الَّذِينَ

ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی اور وہ خوشیاں منارہے ہیں اور جن کے دلوں میں

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا

آزار ہے ۲۹۸ انھیں اور پلیدی پر پلیدی بڑھائی ۲۹۹ اور وہ کفر ہی

وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿۱۲۵﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً

پر مر گئے کیا انھیں سنتا نہیں سوچتا کہ ہر سال ایک یا دوبار آزمائے

أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذْكُرُونَ ﴿۱۲۶﴾ وَإِذَا مَا أَنْزَلَتْ

جاتے ہیں ۱۲۵ پھر نہ توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت مانتے ہیں اور جب کوئی سورۃ

سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ هَلْ يَرِكُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ

اُترتی ہے ان میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگتا ہوتا ہے کہ کوئی تمہیں دیکھتا تو نہیں ۱۲۶ پھر پلٹ جاتے

انْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۱۲۷﴾

ہیں ۱۲۷ اللہ نے ان کے دل پلٹ دیے ۱۲۸ کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ۱۲۹

۲۹۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر قبیلہ سے جماعتیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتیں اور وہ حضور سے دین کے مسائل سیکھتے اور تفقہ حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لئے حضور انھیں اللہ اور رسول کی فرماں برداری کا حکم دیتے اور نماز رکوع وغیرہ کی تعلیم کے لئے انھیں ان کی قوم پر مامور فرماتے جب وہ لوگ اپنی قوم پر پہنچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو خدا کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرمادیتے (خازن) یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ عظیم ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادی بنا دیتے تھے اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے مسئلہ علم دین حاصل کرنا فرض ہے جو چیزیں بندہ پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ حدیث شریف میں ہے علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے مسئلہ طلب علم کے لئے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے جو شخص طلب علم کے لئے راہ چلے اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرنا ہے (ترمذی) مسئلہ فقہ افضل ترین علوم ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا (بخاری و مسلم) حدیث میں ہے ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے

۱۵ پہنچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے

۱۶ اور لوگوں کو خدا کا خوف دلاتے

۱۷ اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں

۱۸ دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرمادیتے (خازن) یہ رسول کریم

۱۹ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ عظیم ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں

۲۰ دین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادی بنا دیتے تھے اس آیت سے چند مسائل

۲۱ معلوم ہوئے مسئلہ علم دین حاصل کرنا فرض ہے جو چیزیں بندہ پر فرض و واجب

۲۲ ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض عین ہے اور

۲۳ اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ حدیث شریف میں ہے علم سیکھنا ہر مسلمان پر

۲۴ فرض ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے

۲۵ مسئلہ طلب علم کے لئے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے جو شخص طلب علم کے لئے راہ

۲۶ چلے اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرنا ہے (ترمذی) مسئلہ فقہ افضل ترین علوم

۲۷ ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لئے

۲۸ بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا

۲۹ (بخاری و مسلم) حدیث میں ہے ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے

۳۰ (ترمذی) فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں فقہ مصطلح اس کا صحیح مصداق ہے ۲۹۲ غلاب الہی سے احکام دین کا اتباع کر کے ۲۹۵ قتال تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے بول یا دور کے

۳۱ لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر جو ان سے متصل ہوں ایسے ہی درجہ بدرجہ ۲۹۶ انھیں غلبہ دیتا ہے اور ان کی نصرت فرماتا ہے ۲۹۷ یعنی منافقین آپس میں بطریق استہزاء ایسی باتیں کہتے ہیں ان کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے ۲۹۸ شک و نفاق کا ۲۹۹ کہ پہلے جتنا نازل ہوا تھا اسی کے انکار کے وبال میں گرفتار تھے اب جو اور نازل ہوا اس کے انکار کی خباثت

۳۲ میں بھی مبتلا ہوئے ۳۰۱ یعنی منافقین کو ۳۰۲ ارض و شدائد اور قحط وغیرہ کے ساتھ ۳۰۳ اور آنکھوں سے نکل بھاگنے کے اشارے کرتا ہے اور کہتا ہے ۳۰۴ اگر دیکھتا ہوا تو پیٹھ گئے ورنہ نکل گئے ۳۰۵ کفر کی طرف ۳۰۶ اس سبب سے ۳۰۷ اپنے لغو و ضر کو نہیں سوچتے۔







۲۴ یعنی تمام خلق کے امور کا حسب اقتضاء حکمت سرانجام فرماتا ہے۔

۲۵ اس میں بت پرستوں کے اس قول کا رد ہے کہ بت ان کی شفاعت کریں گے انھیں بتایا گیا کہ شفاعت ماذن کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور ماذن صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔

۲۶ جو آسمان و زمین کا خالق اور تمام امور کا مدبر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں فقط وہی مستحق عبادت ہے ۲۷ روز قیامت اور یہی ہے۔

۲۸ اس آیت میں حشر و نشر و معاد کا بیان اور منکرین کا رد ہے اور اس پر نہایت لطیف پیرایہ میں دلیل قائم فرمائی گئی ہے کہ وہ پہلی بار بناتا ہے اور اعضاء و مرکب کو پیدا کرتا اور ترکیب دیتا ہے تو موت کے ساتھ متفرق و منتشر ہونے کے بعد ان کو دوبارہ پھر ترکیب دینا اور بننے ہوئے انسان کو فنا کے بعد پھر دوبارہ بنا دینا اور وہی جان و حواس بدن سے متعلق تھی اس کو اس بدن کی درستی کے بعد پھر اسی بدن سے متعلق کر دینا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے اور اس دوبارہ پیدا کرنے کا مقصود جزائے اعمال یعنی مطیع کو ثواب اور عاصی کو عذاب دینا ہے۔

۲۹ اٹھائیس منزلیں جو بارہ برجوں پر منقسم ہیں ہر برج کے ۷ ۱/۲ منزلیں ہیں چاند ہر شب ایک منزل میں رہتا ہے اور مہینہ تیس دن کا ہو تو دو شب ورنہ ایک شب چھتا ہے۔

۳۰ مہینوں دنوں ساعتوں کا۔

۳۱ کہ اُس سے اس کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے دلائل ظاہر ہوں۔

۳۲ اگر ان میں غور کر کے نفع اٹھائیں ۳۳ روز قیامت اور ثواب و عذاب کے قائل نہیں ۳۴ اور اس فانی کو جاودانی پر ترجیح دی اور عمر اُس کی طلب میں گزاری۔

الْأَمْرُ مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ

کام کی تدبیر فرماتا ہے کوئی سفارش نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد ۲۵ یہ ہے اللہ تعالیٰ رب ۲۶

فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۲۷ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعَدَّ اللَّهُ

تو اسکی بندگی کرو تو کیا تم وہیان نہیں کرتے ۲۸ اسی کی طرف تم سب کو پھرنا ہے ۲۹ اللہ کا سچا

حَقًّا إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا

وعدہ بیشک وہ پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا کہ ان کو جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ

اچھے کام کئے انصاف کا صلہ دے ۳۰ اور کافروں کے لئے پینے کو کھوتا پانی اور

حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۳۱ هُوَ الَّذِي جَعَلَ

در ذراک عذاب بدلہ اُن کے کفر کا وہی ہے جس نے

الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرُ نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ

سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں ۳۲ کہ تم برسوں کی گنتی

السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ

اور ۳۳ حساب جانو اللہ نے اُسے نہ بنایا مگر حق ۳۴ نشانیاں مفصل

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۳۵ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا

بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے ۳۶ بے شک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ

خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ۳۷ إِنَّ

اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈر والوں کے لئے بے شک

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنَّنُوا

وہ جو ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ۳۸ اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہو گئے ۳۹



۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں آیات سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور قرآن شریف مراد ہے اور غفلت کرنے سے مراد ان سے اعراض کرنا ہے ۱۶ جنتوں کی طرف قتادہ کا قول ہے کہ مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل خوب صورت شکل میں اس کے سامنے آئے گا شخص کہے گا تو کون ہے وہ کہے گا میں تیرا اہل ہوں اور اس کے لئے نور ہوگا اور جنت تک پہنچائے گا اور کافر کا معاملہ برعکس ہوگا کہ اس کا عمل بُری شکل میں نمودار ہو کر اسے جہنم میں پہنچا دے گا یعنی اہل جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح تحمید تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انھیں فرحت و سرور اور اتہادِ رحمت کی لذت حاصل ہوگی سُبْحَانَ اللَّهِ ۱۷ یعنی اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کی تحمیت و تکریم سلام سے کریں گے یا ملائکہ انھیں بطور تحمیت سلام عرض کریں گے یا ملائکہ رب عزوجل کی طرف سے اُن کے پاس سلام لائیں گے۔

یَعْتَذِرُونَ ۱۱

۳۰۲

یونس ۱۰

بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غٰفِلُونَ ۷ اُولٰٓئِكَ مَا لَهُمْ مِنَ النَّارِ

اور وہ جو ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں ۱۵ ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بدلان کی کمائی کا بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاٰيٰمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِى

ان کا رب اُن کے ایمان کے سبب انھیں راہ دیگا ۱۶ اُن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت

جَنَّتِ النَّعِيْمُ ۹ دَعُوهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ

کے باغوں میں ان کی دُعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے ۱۷ اور اُن کے ملنے وقت

فِيْهَا سَلٰمٌ وَّاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۰

خوشی کا پہلا بول سلام ہو ۱۸ اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سر اہم اللہ جو رب ہے سارے جہان کا ۱۹

وَلَوْ يُعْجِلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَعْجَلُوْهُمُ بِالْخَيْرِ لَقَضٰى اِلَيْهِمْ

اور اگر اللہ لوگوں پر بُرائی ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں تو اُن کا وعدہ پورا ہو چکا

اَجَلُهُمْ فَنَذَرَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا فِى طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۱۱

ہوتا ۲۰ تو ہم چھوڑتے انھیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ اپنی سرکشی میں پھٹکا کریں ۲۱

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبَةِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا

اور جب آدمی کو ۲۲ تکلیف پہنچتی ہے تو ہنس پکارتا ہے لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے ۲۳

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّكَانٌ لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرِّ مَسَّهُ كَذٰلِكَ

پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں چل دیتا ہے ۲۴ گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر نہیں کھڑا رہتا تو یہی

زَيْنَ الْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۱۲ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ

بجائے کر دکھائے ہیں حد سے بڑھنے والے کو ۲۵ ان کے کام ۲۶ اور بیشک ہم نے تم سے پہلی سنگتیں ۲۷ ہلاک فرما دیں

غدا میں جلدی نہیں فرمائے ۲۲ یہاں آدمی سے کافر مراد ہے ۲۳ ہر حال میں اور جب تک اس کی تکلیف زائل نہ ہو دعائیں مشغول رہتا ہے ۲۴ اپنے پہلے طریقہ پر اور وہی کفر کی راہ اختیار کرتا رہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے ۲۵ یعنی کافروں کو ۲۶ مقصد یہ کہ انسان ہلاک کے وقت بہت ہی بے صبر رہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکر جب تکلیف پہنچتی ہو تو کھڑے لیٹے بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا رہے جب اللہ تکلیف دور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالت سابقہ کی طرف لوٹ جاتا ہے یہ حال غافل کا ہے مومن عاقل کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے راحت و تسلی میں شکر کرتا ہے تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع و زاری اور دعا کرتا رہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی مخصوص بندوں کو حاصل ہے کہ جب کوئی مصیبت و بلا آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں قضا راہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور جمیع احوال پر شکر کرتے ہیں۔ ۲۷ یعنی امتیں۔



۲۸ اور کفر میں مبتلا ہوئے ۲۹ جو ان کے صدق کی بہت واضح دلیلیں تھیں لیکن انھوں نے نہ مانا اور انبیاء کی تصدیق نہ کی ۳۰ تاکہ تمھارے ساتھ تمھارے عمل کے لائق معاویہ فرمایا  
۳۱ جن میں ہماری توحید اور بت پرستی کی بُرائی اور بت پرستوں کی سزا کا بیان ہے ۳۲ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ۳۳ جس میں جنوں کی بُرائی نہ ہو ۳۴ نشان نزول کفار کی ایک  
جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم پر آپ ایمان لے آئیں تو آپ اس قرآن کے سوا دوسرے قرآن لائے جس میں لات غری منات وغیرہ جنوں کی بُرائی اور  
ان کی عبادت چھوڑنے کا حکم نہ ہو اور اگر اللہ ایسا قرآن نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے بنالیجئے یا اسی قرآن کو بدل کر ہماری مرضی کے مطابق کر دیجئے تو ہم ایمان لے آئیں گے اُن کا یہ کلام بالواسطہ  
یعنی سرورِ دہ ۱۱

کے لئے ایسا کہا تھا کہ اگر یہ دوسرے قرآن بنالیاں  
یا اس کو بدل دیں تو ثابت ہو جائیگا کہ قرآن  
کلام ربانی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب  
صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس کا یہ جواب دیں  
جو آیت میں مذکور ہوتا ہے۔  
۳۵ میں اس میں کوئی تغیر تبدیل کمی بیشی  
نہیں کر سکتا میرا کلام نہیں کلام الہی ہے۔  
۳۶ یا اس کی کتاب کے احکام کو بدلوں۔  
۳۷ اور دوسرے قرآن بنانا انسان کی قدرت  
ہی سے باہر ہے اور خلق کا اس سے عاجز ہونا  
خوب ظاہر ہو چکا۔  
۳۸ یعنی اس کی تلاوت محض اللہ کی مرضی ہے  
۳۹ اور چالیس سال تم میں رہا ہوں اس  
زمانہ میں میں تمھارے پاس کچھ نہیں لایا اور میں  
نے تمہیں کچھ نہیں سنایا تم نے میرے حوال کا  
خوب مشاہدہ کیا ہے میں نے کسی سے ایک  
حرف نہیں پڑھا کسی کتاب کا مطالعہ نہ کیا اس  
کے بعد یہ کتاب عظیم لایا جس کے حضور ہر ایک  
کلام فصیح بہت اور بے حقیقت ہو گیا اس کتاب  
میں نفسِ علوم میں اصولِ فروع کا بیان ہے لوگ  
و آداب میں مکامِ اخلاق کی تعلیم ہے غیبی  
خبریں ہیں اس کی فصاحت و بلاغت نے ملک  
بھر کے قصور و بلخار کو عاجز کر دیا ہے ہر صاحبِ  
عقل سلیم کے لئے یہ بات نظر میں رہنی چاہی  
ہے کہ یہ بغیر وحی الہی کے ممکن ہی نہیں  
۴۰ کہ آنا چھوڑ سکے کہ یہ قرآن اللہ کی طرف  
سے ہے مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اس  
کی مثل بنا سکے۔  
۴۱ اس کے لئے شریک بتائے  
۴۲ بت۔

قَبْلَكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَهُمْ رَسُولُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا  
لِيَوْمِئِذٍ يَكْفُرُوا ۱۰  
جب وہ حد سے بڑھے ۲۸ اور ان کے رسول ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے ۲۹ اور وہ ایسے تھے ہی  
نہیں کہ ایمان لاتے ہم یونہی بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو پھر ہم نے اُن کے بعد  
خَلَفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۱۱  
تمہیں زمین میں جانشین کیا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو ۳۰ اور جب  
تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالِ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا انْتِ  
اُن پر ہماری روشن آیتیں ۳۱ پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں چھین تم سے ملنے کی اُمید نہیں ۳۲ کہ اس کے سوا  
بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۱۲ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ  
اور قرآن لے آئے ۳۳ یا اسی کو بدل دیجئے ۳۴ تم فرماؤ مجھے نہیں ہو پختا کہ میں اسے اپنی طرف  
تِلْقَائِي نَفْسِي إِنْ أَشِيعُوا إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ  
سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے ۳۵ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی  
عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۱۳ قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُمْ  
کروں ۳۶ تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ۳۷ تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا  
عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ ۱۴ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِمَّنْ قَبْلِهِ  
نہ وہ تم کو اس سے خبردار کرتا ۳۸ تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں ۳۹  
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۱۵ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ  
تو کیا تمہیں عقل نہیں ۴۰ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۴۱ یا اس کی  
كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمَجْرُمُونَ ۱۶ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ  
آیتیں جھٹلانے بے شک مجرموں کا بھلا نہ ہوگا اور اللہ کے سوا ایسی چیز ۴۲ کو پوجتے ہیں



۴۳ یعنی دنیوی امور میں کیونکہ آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا تو وہ اعتقاد ہی نہیں رکھتے ۴۴ یعنی اس کا وجود ہی نہیں کیونکہ جو چیز موجود ہے وہ ضرور علم الہی میں ہر ۴۵ ایک دین اسلام پر جیسا کہ زمانہ آدم علیہ السلام میں قایل کے ہاں کو قتل کرنے کے وقت تک حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت ایک ہی دین پر تھے اس کے بعد ان میں اختلاف ہوا اور ایک قول یہ کہ زمانہ نوح علیہ السلام تک ایک دین پر رہے پھر اختلاف ہوا اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے گئے ایک قول یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے وقت سب لوگ ایک دین اسلام پر تھے ایک قول یہ ہے کہ عہد حضرت ابراہیم سے سب لوگ ایک دین پر تھے یہاں تک کہ عمر و بن لُحی نے دین کو متغیر کیا اس تقدیر پر اللہ تعالیٰ سے مراد خاص عرب ہوں گے

اللہ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ اتَّبِعُونِ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۱۸ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَفَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۱۹ وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۲۰ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ مَّسَتْهُمْ إِذْ هُمْ مَكْرُوفٌ فِي آيَاتِنَا قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ۲۱ هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَجَرِينَ بَحْمٍ يَمْرُجُ طَيْبَةً وَفَرِحُوا بِهَا

جوان کا کچھ بھلا نہ کرے اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں ۴۳ تم فرماؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں ۴۴ اُسے پاکی اور برتری ہے اُن کے شرک سے اور لوگ ایک ہی امت تھے ۴۵ پھر مختلف ہوئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی ۴۶ تو یہیں اُن کے اختلافوں کا ان پر فیصلہ ہو گیا ہوتا ۴۷ اور کہتے ہیں اُن پر اُن کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ۴۸ تم فرماؤ غیب تو اللہ کے لئے ہے اب راستہ دکھو میں بھی تمہارے ساتھ ۴۹ اور جبکہ ہم آدمیوں کو رحمت کا فرہ دیتے ہیں کسی تکلیف کے بعد جو انھیں پہنچی ۵۰ تھی جیسی وہ ہماری آیتوں کے ساتھ دانوں چلتے ہیں ۵۱ تم فرماؤ اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے ۵۲ بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں ۵۳ وہی ہے کہ تمھیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے ۵۴ یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو اور وہ ۵۵ اچھی ہواسے انھیں لے کر جلیں اور اس پر خوش ہوئے

ایک قول یہ کہ لوگ ایک دین پر تھے یعنی نضر پہ لے کر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا تو بعض ان میں سے ایمان لائے اور بعض علمائے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگ اول خلقت میں فطرۃ سلیمہ پر تھے پھر ان میں اختلافات ہوئے حدیث شریف میں ہے ہر کچھ فطر پر پیدا ہوتا ہے پھر اُس کے مال باپ اس کو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں اور حدیث میں فطرۃ سے فطرۃ اسلام مراد ہے۔ ۴۴ اور ہر امت کے لئے ایک میعاد مبین نہ کر دی گئی ہوتی یا جزاء اعمال قیامت تک مؤخر نہ فرمائی گئی ہوتی۔ ۴۵ نزول عذاب سے۔ ۴۶ اہل باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف برہان قوی قائم ہوتی ہے اور وہ جواب سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس برہان کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ وہ پیش نہیں ہوئی اور یہ کہا کرتے ہیں کہ دلیل لاؤ دلیل لاؤ تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابل اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی ہے اس طرح کفارائے حضور کے معجزات اور بالخصوص قرآن کریم معجزہ عظیم ہے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے یہ کہنا شروع کیا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری گویا کہ معجزات انھوں نے دیکھے ہی نہیں اور قرآن پاک کو وہ نشانی شمار ہی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ فرما دیجیے کہ غیب تو اللہ کے لئے ہے اب راستہ دکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں تقریر کا جواب یہ ہے کہ دلالت قلمبرہ اس پر قائم ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا ظاہر ہونا بہت ہی عظیم الشان معجزہ ہے کیونکہ حضور ان کے درمیان حضور پورے تمام زمانے حضور کے ان کی آنکھوں کے سامنے گزریے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے کسی کتاب کا مطالعہ کیا نہ کسی استاد کی شاگردی کی کیا لڑائی کر لی آپ پر ظاہر ہوا اور ایسی بے مثال اعلیٰ ترین کتاب کا ایسی شان کے ساتھ نزول بغیر وحی کے ممکن ہی نہیں یہ قرآن کریم کے معجزہ قاہرہ ہونے کی برہان ہے اور جب ایسی قوی برہان قائم ہے تو اثبات نبوت کے لئے کسی دوسری نشانی کا طلب کرنا قطعاً غیر ضروری ہے ایسی حالت میں اس نشانی کا نازل کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی مشیت پر چاہے کیے چاہے نہ کرے تو یہ امر غیب ہوا اور اس کے لئے انتظار لازم آیا کہ اللہ کیا کرتا ہے لیکن وہ یہ غیر ضروری نشانی جو کفار نے طلب کی ہے نازل فرمائے نبوت ثابت ہو چکی اور رسالت کا ثبوت قاہرہ معجزات سے کمال کو پہنچا ۴۹ اہل مکہ پر اللہ تعالیٰ نے قسط مسلط کیا جس کی مصیبت میں وہ سات برس گزار رہے یہاں تک کہ قریب ہلاکت کے پہنچے پھر اس نے رحم فرمایا بلرش ہوئی زمینیں سرسبز ہوئیں تو اگرچہ اس تکلیف و راحت دونوں میں قدرت کی نشانیاں تھیں اور تکلیف کے بعد راحت بڑی عظیم نعمت تھی اس پر شکر لازم تھا مگر جائے اس کے وہ بندہ پیر نہ ہو



اور فساد و کفر کی طرف پلٹے ۵۵ اور اس کا عذاب دیر نہیں کرتا ۵۵ اور تمہاری خفیہ تدبیر کا تب اعمال فرشتوں پر بھی مخفی نہیں ہیں تو اللہ علیہم ذہب سے کیسے چھپ سکتی ہیں۔

۵۲ اور تمہیں قطع مسافت کی قدرت دیتا ہے خشکی میں تم پیادہ اور سوار نہیں ملے کرتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں سے سفر کرتے ہو وہ تمہیں خشکی اور تری دونوں میں اسباب سے عطا فرماتا ہے۔ ۵۳ یعنی کشتیاں۔

۵۴ کہ ہوا موافق ہے اچانک۔

۵۵ تیری نعمتوں کے تجھ پر ایمان لا کر اور خاص تیری عبادت کرتے۔

۵۶ اور وعدہ کے خلاف کر کے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

۵۷ اور ان کی تمہیں جزا دیں گے ۵۸ غلے اور پھل اور سبزہ۔

۵۹ خوب بھولی بھلی سرسبز و شاداب ہوئی۔

۶۰ کہ کھیتیاں تیار ہو گئیں پھل رسید ہو گئے ایسے وقت۔

۶۱ یعنی اچانک ہمارا عذاب آیا خواہ بجلی گرنے کی شکل میں یا اولے برسنے یا آندھی چلنے کی صورت میں۔

۶۲ یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفٹے ہیں اور آخرت کی انہیں کچھ پرواہ نہیں اس میں بہت دلپذیر طہرہ پر خاطر گزریں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگی گامی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہوا اور وہ کامیابی کے نشہ میں مست ہوا اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ قتادہ نے کہا کہ دنیا کا طلبگار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے

۶۳ تاکہ دفعہ حاصل کریں اور ظلمات شکوک

جَاءَ تَهَارِيحُ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُوا ۵۲ ان پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف لہروں نے انہیں آیا اور سمجھ لئے

اَنَّهُمْ اُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّينَ ۵۳ لَئِنْ اُنْجَيْتَنَا ۵۴ کہ ہم گھر گئے اس وقت اللہ کو پکارتے ہیں بڑے اس کے بندے ہو کر کہ اگر تو اس سے

مِنْ هٰذِهِ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ ۵۵ فَلَمَّا اُنْجَاهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ ۵۶ ہیں بچالے گا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے ۵۷ پھر اللہ جب انہیں بچا لیتا ہے جبھی وہ زمین

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَآئِيهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مِّمَّا ۵۸ میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں ۵۹ اے لوگو تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے دنیا کے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۶۰ جیتے جی برت لو پھر تمہیں ہماری طرف بھرنے ہے اس وقت ہم تمہیں بتا دیں گے جو تمہارے کو تک تھے ۶۱

اِنَّمَا مِثْلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَا اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ ۶۲ دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے

نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰى اِذَا اَخَذَتِ ۶۳ اُگنے والی چیزیں سب کھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں ۶۴ یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار

الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَاَزْيَنْتَ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قَدِرُوْنَ عَلَيْهَا ۶۵ لے لیا ۶۶ اور خوب آراستہ ہو گئی اور اُس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آگئی ۶۷

اَنَّهُمْ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَهَا حَصِيْدًا ۶۸ اُن کا حکم اس پر آیات میں یا دن میں ۶۹ تو ہم نے اُسے کر دیا کاٹی ہوئی گویا کل بھی ہی نہیں

بِالْاَمْسِ ۶۲ كَذٰلِكَ نُقْصِلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ ۶۳ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا ۶۴ ہم یونہی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لئے ۶۵ اور اللہ سلامتی

۶۶ اس وقت اس پر عذاب آہی آتا ہے اور اس کا تمام سر و سامان جس سے اس کی اُمیدیں وابستہ تھیں غارت ہو جاتا ہے ۶۷ تاکہ دفعہ حاصل کریں اور ظلمات شکوک

۶۸ اور اس سے نجات پائیں اور دنیا کے ناپائیدار کی بے ثباتی سے باخبر ہوں۔

۶۹

۷۰

۷۱



۶۱۹ دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد دارِ باقی کی طرف دعوت دی قتادہ نے کہا کہ دارِ السلام جنت ہے یہ اللہ کا مال رحمت و کرم ہے کہ اپنے بندوں کو جنت کی دعوت دی ۶۲۰ سیدھی راہ دین اسلام ہے بخاری کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتے حاضر ہوئے آپ خواب میں تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ خواب میں ہیں اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں خواب میں ہیں دل بیدار ہے بعض کہنے لگے کہ ان کی کوئی مثال بیان کرو تو انھوں نے کہا جس طرح کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں مہیا کیں اور ایک بلائے والے کو بھیجا کہ لوگوں کو بلائے جس نے اس بلائے والے کی اطاعت کی اس مکان میں داخل ہوا اور ان نعمتوں کو کھا پایا اور جس نے بلائے والے کی اطاعت نہ کی وہ مکان میں داخل ہو سکا نہ کچھ کھا سکا پھر وہ کہنے لگے کہ اس مثال کی تطبیق کرو کہ سچے میں آئے تطبیق یہ ہے کہ مکان جنت ہے داعی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

۶۲۱ بھلائی والوں سے اللہ کے فرمان بردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لیے بھلائی ہے اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور زیادت اس پر دیدار الہی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اور زیادہ نعمتیں کروں وہ عرض کریں گے یارب کیا تو نے ہم پر چہرے سفید نہیں کیے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی حضور نے فرمایا پھر پر وہ اٹھا دیا جائے گا تو دیدار الہی انھیں ہر نعمت سے زیادہ پیارا ہوگا صحیح کی بہت حدیثیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ زیادہ سے آیت میں دیدار الہی مراد ہے۔

۶۲۲ کہ یہ بات جہنم والوں کے لئے ہے ۶۲۳ یعنی کفر و معاصی میں مبتلا ہوئے ۶۲۴ ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گنا اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائیگا ۶۲۵ یہ حال ہوگا ان کی روسیاء ہی کا خدا کی پناہ ۶۲۶ اور تمام خلق کو موقف حساب میں جمع کریں گے ۶۲۷ یعنی وہ بت جن کو تم پوجتے تھے روز قیامت ایک ساعت ایسی شدت کی ہوگی کہ بت اپنے بچاریوں کی پوجا کا انکار کر دیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے نہ جانتے تھے نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو اس پر بت پرست کہیں گے کہ اللہ کی قسم تم ہمیں کون پوجتے تھے تو بت کہیں گے ۶۲۸ یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انھوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا بُرے مضریٰ مفید ۶۲۹ بتوں کو خدا کا شریک بتانا اور معبود ٹھہرانا۔

إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۶۵

کے گھر کی طرف پکارتا ہر طرف ۶۱۶ اور جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے ۶۱۷ بھلائی والوں

أَحْسِنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةُ ۝ وَلَا يَرْهَقُ وَجُوهُهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۝۶۶

کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زیادہ ۶۱۷ اور ان کے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری ۶۱۸

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝۶۷ وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ

وہی جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جنھوں نے بُرائیاں کمائیں ۶۱۹

جَزَاءُ سَيِّئَةٍ يَمْثِلُهَا ۝ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۝ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ

تو برائی کا بدلہ اسی جیسا ۶۱۹ اور ان پر ذلت چڑھے گی انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا

عَاصِمٍ كَانُوا أَغْشِيَتْ وَجُوهُهُمْ قُطْعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۝۶۸

گویا ان کے چہروں پر اندھیری لات کے ٹکڑے چڑھا دیئے ہیں ۶۲۰

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝۶۹ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ

وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے ۶۲۱

نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاءُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ

پھر شرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم اور تمھارے شریک ۶۲۲ تو ہم انھیں مسلمانوں سے جدا کر دیں گے

وَقَالَ شُرَكَاءُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِلَّا نَا تَعْبُدُونَ ۝۷۰ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

اور اُن کے شریک اُن سے کہیں گے تم ہمیں کب پوجتے تھے ۶۲۳ تو اللہ گواہ کافی ہے

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغْفِيلِينَ ۝۷۱ هُنَالِكَ تَبْلُو

ہم میں اور تم میں کہ ہمیں تمھارے پوجنے کی خبر بھی نہ تھی یہاں ہر جان

كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوْا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقُّ وَضَلَّ عَنْهُمْ

جانچ لے گی جو آگے بھیجا ۶۲۴ اور اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے جو انکا سچا مولیٰ ہوا اور انکی ساری باتیں ۶۲۵

۶۲۶ کہ یہ بات جہنم والوں کے لئے ہے ۶۲۷ یعنی کفر و معاصی میں مبتلا ہوئے ۶۲۸ ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گنا اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائیگا ۶۲۹ یہ حال ہوگا ان کی روسیاء ہی کا خدا کی پناہ ۶۳۰ اور تمام خلق کو موقف حساب میں جمع کریں گے ۶۳۱ یعنی وہ بت جن کو تم پوجتے تھے روز قیامت ایک ساعت ایسی شدت کی ہوگی کہ بت اپنے بچاریوں کی پوجا کا انکار کر دیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے نہ جانتے تھے نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو اس پر بت پرست کہیں گے کہ اللہ کی قسم تم ہمیں کون پوجتے تھے تو بت کہیں گے ۶۳۲ یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انھوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا بُرے مضریٰ مفید ۶۳۳ بتوں کو خدا کا شریک بتانا اور معبود ٹھہرانا۔



۷۶ اور باطل و بے حقیقت ثابت ہوں گی۔ آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اُگا کر۔ ۷۷ اور یہ

حواس تمہیں کس نے دیے ہیں  
کس نے یہ عجائب تمہیں عنایت  
کئے ہیں انہیں مدتوں کون  
محفوظ رکھتا ہے۔

۷۸ انسان کو لطفہ سے اور لطفہ کو  
انسان پر زندہ کو لطفہ سے اور لطفہ کو  
پنہ سے مومن کو کافر سے اور کافر کو مومن سے  
عالم کو جاہل سے اور جاہل کو عالم سے۔  
۷۹ اور اس کی قدرت کاملہ کا اعتراف  
کریں گے اور اس کے سوا کچھ چارہ نہ ہوگا  
۸۰ اس کے عذاب سے اور کیوں تولی  
کو پوچھتے اور ان کو معبود بناتے ہو باوجود  
وہ کچھ قدرت نہیں رکھتے۔

۸۱ جس کی ایسی قدرت کاملہ ہے۔  
۸۲ یعنی جب ایسے براہین واضح اور  
دلائل قطعی سے ثابت ہو گیا کہ سچی عبادت  
صرف اللہ ہے تو ماسوا اس کے سب  
باطل و مضال ہے اور جب تم نے اس کی  
قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کار سازی  
کا اعتراف کر لیا تو۔

۸۳ جو کفر میں اسخ ہو گئے اور رب کی  
بات سے مراد قضائے الہی ہے یا اللہ تعالیٰ  
کا ارشاد لَا مَلٰئِكَةَ يَتَّبِعُوْنَ الْاٰیَةَ۔

۸۴ جنہیں اے مشرکین تم معبود ٹھہرتے ہو۔  
۸۵ اس کا جواب ظاہر ہے کہ کوئی ایسا  
نہیں کیونکہ مشرکین بھی یہ جانتے ہیں کہ  
پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے لہذا اسے  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۸۶ اور ایسی روشن دلیل قائم ہونے  
کے بعد راہ راست سے منحرف ہوتے ہو۔

۸۷ جہتیں اور دلائل قائم کر کے رسول  
بھیج کر کتابیں نازل فرما کر مکلفین کو عقل و نظر

عطا فرما کر اس کا واضح جواب یہ ہے کہ کوئی نہیں تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) ۸۸ جیسے کہ تمہارے بت ہیں کہ کسی جگہ جا نہیں سکتے جب تک کہ کوئی اٹھالے جانے والا  
انہیں اٹھا کر لے نہ جائے اور نہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھیں اور راہ حق کو پہچانیں بغیر اس کے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی عقل اور ادراک دے تو جب ان کی مجبوری کا یہ عالم ہے تو  
وہ دوسروں کو کیا راہ بتا سکیں ایسوں کو معبود بنانا ان کا مطیع بننا کتنا باطل اور بھروسہ ہے۔

مَا كَانُوا يَفْقَهُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَمْنَ  
اُنْ سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ ۝ ۷۶ تم فرماؤ تمہیں کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے ۷۷ یا کون

يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ  
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدْبِرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُولُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ

مُرَدُّهُ كُوْنُ مِنْهُ ۷۸ اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ ۷۹ تو تم فرماؤ تو

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ ۸۰ فَذِكْرُ اللّٰهِ رَبِّكُمْ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا  
كِبْرُؤُنْ ۸۱ تو یہ اللہ ہے تمہارا ستیگار ۸۲ پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی

الضَّلٰلُ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ ۸۳ کَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلٰی  
الَّذِيْنَ فَسَقُوْا اِنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۸۴ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ

مَنْ يَّبْدُوْا الْخَلْقَ ثُمَّ يَعْبُدُہٗ ۸۵ قُلْ اللّٰهُ يَبْدُوْا الْخَلْقَ ثُمَّ يَعْبُدُہٗ  
فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ۸۶ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مِّنْ يَّهْدٰی اِلٰی الْحَقِّ

قُلْ اللّٰهُ يَهْدٰی لِلْحَقِّ ۸۷ اَفَمِنْ يَّهْدٰی اِلٰی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُتَّبَعَ  
اَمْنَ لَا يَهْدٰی اِلَّا اَنْ يَّهْدٰی فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۸۸

خود ہی راہ نہ پائے جب تک راہ نہ دکھایا جائے ۸۹ تو تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو

کون ایسا ہے کہ اول بنائے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے ۹۰ تم فرماؤ اللہ اول بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بناتا ہے

تو کہاں دھبے جاتے ہو ۹۱ تم فرماؤ تمہارے شرکوں میں کوئی ایسا ہے کہ حق کی راہ دکھائے ۹۲

تم فرماؤ کہ اللہ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو حق کی راہ دکھائے اس کے حکم پر چلنا چاہیے یا اُس کے جو

اَمِنْ لَا يَهْدٰی اِلَّا اَنْ يَّهْدٰی فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۸۸

خود ہی راہ نہ پائے جب تک راہ نہ دکھایا جائے ۸۹ تو تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو

عطا فرما کر اس کا واضح جواب یہ ہے کہ کوئی نہیں تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) ۸۹ جیسے کہ تمہارے بت ہیں کہ کسی جگہ جا نہیں سکتے جب تک کہ کوئی اٹھالے جانے والا

انہیں اٹھا کر لے نہ جائے اور نہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھیں اور راہ حق کو پہچانیں بغیر اس کے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی عقل اور ادراک دے تو جب ان کی مجبوری کا یہ عالم ہے تو



۹۰ مشرکین ۹۱ جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں نہ اس کی صحت کا جزم و یقین شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ پہلے لوگ بھی بت پرستی کرتے تھے انھوں نے کچھ تو سمجھا ہوگا۔

۹۲ کفار مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنالیا ہو اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع فرمایا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردد ہو سکے اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز رہے تو یقیناً وہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب ہے۔

۹۳ توریت و انجیل وغیرہ کی۔  
۹۴ کفار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت  
۹۵ اگر تمھارا یہ خیال ہے تو تم بھی عرب ہو فصاحت و بلاغت کے دعویٰ دار ہو دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کے کلام کے مقابل کلام بنانے کو تم نا ممکن سمجھتے ہو اگر تمھارے گمان میں ایسا فی کلام ہے  
۹۶ اور ان سے مددیں لو اور سب مل کر قرآن جیسی ایک سورۃ تو بناؤ۔

۹۷ یعنی قرآن پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر انھوں نے اس کی تکذیب کی اور یہ کمال جہل ہے کہ کسی شے کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے قرآن کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا مدعیان علم و خرد احاطہ نہ کر سکیں اس کتاب کی عظمت و جلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہئے تھا کہ اس کا انکار کرنا۔  
۹۸ یعنی اس عذاب کو جس کی قرآن پاک میں وعیدیں ہیں۔  
۹۹ عناد سے اپنے رسولوں کو بغیر اس کے کہ ان کے معجزات اور آیات دیکھ کر نظر و تدبیر سے کام لیتے۔

۱۰۰ اور پہلی آیتیں اپنے انبیاء کو جھٹلا کر کیسے کیسے غرابلوں میں مبتلا ہوئیں تو اسے

سید انبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی تکذیب کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے ۱۰۱ اہل مکہ ۱۰۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کریم ۱۰۳ جو عناد سے ایمان نہیں لانے اور کفر پرمصر بہتے ہیں ۱۰۴ اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی راہ پر آنے اور حق و ہدایت قبول کرنے کی امید منقطع ہو جائے ۱۰۵ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا

اور ان ۹۰ میں اکثر تو نہیں چلتے مگر گمان پر ۹۱ بے شک گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا  
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝ وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ  
بے شک اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے

يُفْتَرِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ  
بنائے بے اللہ کے آثار ۹۲ ہاں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے ۹۳

وَتَفْصِيلِ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ  
اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں ہو پروردگار عالم کی طرف سے ہر کیا یہ کہتے ہیں  
افْتَرَاهُ قُلْ فَاتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ  
۹۴ کہ انھوں نے اسے بنالیا ہو تم فرماؤ ۹۵ تو اس جیسی کوئی ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کو چھڑ کر جو بل سکیں سب کو بلا لاؤ

دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذِبًا  
۹۶ اگر تم سچے ہو بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم پر قابو نہ پایا ۹۷

بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَاوِيلُهُ كَذَّبُوا بِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
اور ابھی انھوں نے اس کا انجام نہیں دیکھا ۹۸ ایسے ہی اُن سے اگلوں نے جھٹلایا تھا ۹۹

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُؤْمِنُ بِهِ  
تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا ۱۰۰ اور ان ۱۰۱ میں کوئی اُس پر

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ ۝ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ۝ وَإِنْ  
ایمان لاتا ہو اور ان میں کوئی اس پر ایمان نہیں لاتا ہو اور تمھارا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے ۱۰۱ اور اگر

كَذَّبُوا فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ أَنْتُمْ بَرِيءُونَ مِمَّا أَعْمَلُ  
وہ تمھیں جھٹلائیں ۱۰۲ تو فرماؤ کہ میرے لئے میری کرنی اور تمھارے لئے تمھاری کرنی ۱۰۳ انھیں جیسے کام سے علاؤ نہیں

سید انبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی تکذیب کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے ۱۰۱ اہل مکہ ۱۰۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کریم ۱۰۳ جو عناد سے ایمان نہیں لانے اور کفر پرمصر بہتے ہیں ۱۰۴ اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی راہ پر آنے اور حق و ہدایت قبول کرنے کی امید منقطع ہو جائے ۱۰۵ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔



۱۶۷ کسی کے عمل پر دوسرا ماحوذ نہ ہوگا جو بیکرا جائے گا خود اپنے عمل پر بیکرا جائے گا یہ فرمانا بطور زجر کے ہے کہ تم نصیحت نہیں مانتے اور ہدایت قبول نہیں کرتے تو اس کا وبال خود تم پر ہوگا کسی دوسرے کا اس سے ضرر نہیں ۱۶۸ اور آپ سے قرآن پاک اور احکام دین سنتے ہیں اور بغض و عداوت کی وجہ سے دل میں جھگڑ نہیں دیتے اور قبول نہیں کرتے تو یہ سننا بیکار ہے اور وہ ہدایت سے نفع نہ پاتے میں بہروں کی مثل ہیں ۱۶۹ اور وہ نہ جو اس سے کام لیں نہ عقل سے ۱۷۰ اور دلائل صدق اور اعلام نبوت کو دیکھتا ہے لیکن تصدیق نہیں کرتا اور اس دیکھنے سے نتیجہ نہیں نکالتا فائدہ نہیں اٹھاتا دل کی مینائی سے محروم اور باطن کا اندھا ہے ۱۷۱ بلکہ انھیں ہدایت اور راہ پانے کے تمام سامان عطا فرماتا ہے اور یحسد سادات ۱۱

روشن دلائل قائم فرماتا ہے۔  
۱۷۱ اگر ان دلائل میں غور نہیں کرتے اور حق واضح ہو جانے کے باوجود خود گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔

۱۷۲ قبول سے موقف حساب میں حاضر کرنے کے لئے تو اس روز کی ہیبت و وحشت سے یہ حال ہوگا کہ وہ دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت تھوڑا سمجھیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ ۱۷۳ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ کفار نے طلب دنیا میں عیس ضائع کر دیں اور اللہ کی اطاعت جو حق کارآمد ہوئی بجانہ لاتے تو ان کی زندگانی کا وقت اُن کے کام نہ آیا اس لئے وہ اسے بہت ہی کم سمجھیں گے۔

۱۷۴ قبول سے نکلتے وقت تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر روز قیامت کے اہوال اور دہشت ناک مناظر دیکھ کر یہ معرفت باقی نہ رہے گی اور ایک قول یہ ہے کہ روز قیامت دمدم حال بدلیں گے کبھی ایسا حال ہوگا کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے کبھی ایسا کہ نہ پہچانیں گے اور جب پہچانیں گے تو کہیں گے۔  
۱۷۵ جو انھیں گھائے سے بچائی۔  
۱۷۶ عذاب۔

۱۷۷ دنیا ہی میں آپ کے زمانہ حیات میں تو وہ ملاحظہ کیجئے۔

۱۷۸ آخرت میں آپ کو ان کا عذاب دکھائیں گے اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی دلت و رسوائیاں آپ کی حیات دنیا ہی میں آپ کو دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں دکھائی گئیں

اور جو عذاب کافروں کے لئے بسبب کفر و تکذیب کے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا ۱۷۹ مطلع ہے عذاب دینے والا ہے ۱۸۰ جو انھیں دین حق کی دعوت دینا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا ۱۸۱ اور احکام الہی کی تبلیغ کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے تو ۱۸۲ کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا آیت کی تفسیر میں دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں آخرت کا بیان ہے اور مبنی ہیں کہ روز قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہوگا جس کی طرف وہ منسوب ہوگی جب وہ رسول موقت میں آئیگا اور مومن و کافر پر شہادت دیگا تب ان میں فیصلہ کیا جائیگا کہ مومنوں کو نجات ہوگی اور کافروں کو عذاب ہوگی ۱۸۳ شان نزول جب آیت امانہ ربک من عذاب کی وعید دی گئی تو کافروں نے براہ کفری یہ کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس عذاب کا آپ وعید دیتے ہیں وہ کب آئیگا اس میں کیا تاخیر ہے اس عذاب کو جلد لائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَاَنَابَرِيْٓءُ مِمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶۷ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۖ اَفَاَنْتَ تَسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۱۶۸ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ثُمَّ يَصْرِوْا ۖ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۱۶۹ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْىٰ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَبْصِرُوْنَ ۝۱۷۰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

اور مجھے تمہارے کام سے تعلق نہیں ۱۶۷ اور ان میں کوئی وہ جس جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں ۱۶۸ تو کیا تم بہروں کو سنا دو گے اگرچہ انھیں عقل نہ ہو ۱۶۹ اور ان میں کوئی تمہاری طرف نکلتا ہے ۱۷۰

اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْىٰ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَبْصِرُوْنَ ۝۱۷۰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ  
کیا تم اندھوں کو راہ دکھا دو گے اگرچہ وہ نہ سوچیں بیشک اللہ لوگوں

النَّاسِ شَيْئًا ۚ وَلَكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۱۷۱ وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ  
پر کچھ ظلم نہیں کرتا ۱۷۱ ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ۱۷۲ اور جس دن انھیں ٹھایا

كَانَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ  
۱۷۳ گویا دنیا میں نہ رہے تھے مگر اس دن کی ایک گھڑی ۱۷۴ آپس میں پہچان کریں گے ۱۷۵ کہ پورے

خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝۱۷۶ وَمَا  
گھائے میں رہے وہ جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے ۱۷۵ اور اگر ہم

نُرِيْكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ تَوْفِيْكَ ۖ فَاَلَيْسَ مَرْجِعُهُمْ  
تمہیں دکھا دیں کچھ ۱۷۶ اس میں سے جو انھیں وعدہ دے رہے ہیں ۱۷۷ یا تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلا لیں ۱۷۸

ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيدٌ عَلٰی مَا يَفْعَلُوْنَ ۝۱۷۹ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا  
پھر حال انھیں ہماری طرف ہلٹ کر آنا ہو پھر اللہ گواہ ہو ۱۷۹ ان کے کاموں پر اور ہر امت میں ایک رسول ہوا ۱۸۰ جب

جَاءَ رَسُوْلُهُمْ فُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۱۸۱  
ان کا رسول اُن کے پاس آتا ۱۸۱ ان پر انصاف کا فیصلہ کر دیا جاتا ۱۸۲ اور ان پر ظلم نہیں ہوتا اور

يَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۸۳ قُلْ لَا اَمْلِكُ  
کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو ۱۸۳ تم فرماؤ میں اپنی جان کے



۱۲۴ یعنی دشمنوں پر عذاب نازل کرنا اور دوستوں کی مدد کرنا اور انھیں غلبہ دینا یہ سب بے مشیت آہی ہے اور مشیت الہی میں ۔

۱۲۵ اس کے ہلاک و عذاب کا ایک وقت معین ہے لوح محفوظ میں مکتوب ہے ۔

۱۲۶ جس کی تم جلدی کرتے ہو ۔

۱۲۷ جب تم غافل پڑے سوتے ہو ۔

۱۲۸ جب تم معاش کے کاموں میں مشغول ہو ۔

۱۲۹ وہ عذاب تم پر نازل ۔

۱۳۰ اس وقت کا یقین کچھ فائدہ نہ دے گا اور کہا جائے گا ۔

۱۳۱ بطریق تکذیب و استہزاء ۔

۱۳۲ یعنی دنیا میں جو عمل کرتے تھے اور کفر و تکذیب انبیاء میں مصروف رہتے تھے اسی کا بدلہ ۔

۱۳۳ بعثت اور عذاب جس کے نازل ہونے کی آپ نے ہمیں خبر دی ۔

۱۳۴ یعنی وہ عذاب تمہیں ضرور پہنچے گا ۔

۱۳۵ مال و متاع خزانہ و فتنہ ۔

۱۳۶ اور روز قیامت اس کو انبیاءِ ربانی کے لئے فدیہ کر داتی مگر یہ فدیہ قبول نہیں اور تمام دنیا کی دولت خرچ کر کے بھی اب رہائی ممکن نہیں جب قیامت میں یہ منظر پیش آیا اور کفار کی امیدیں ٹوٹیں ۔

۱۳۷ تو کافر کسی چیز کا مالک ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اللہ کا مملوک ہے اس کا فدیہ دینا ممکن ہی نہیں ۔

لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿۱۹﴾ قُلْ وَعْدَ اللَّهِ لَا تُخْلَفُ ۚ وَكَانَ الْعَدْنُ إِذْ عَصَىٰ ﴿۲۰﴾

بڑے بھلے کا (ذاتی) اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے ۱۲۴ ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ۱۲۵ جب ان کا آج کل کا وقت آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں تم فرماؤ

أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۲۱﴾ اِثْمًا إِذَا مَا وَقَعَ امْنْتُمْ بِهِ ۚ أَلَمْ يَكُنْ لَهُ جُودٌ مِّنْ قَبْلُ ۖ فَاذْكُرُوا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۲﴾

بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب ۱۲۶ تم پر رات کو آئے ۱۲۷ یا دن کو ۱۲۸ تو اس میں وہ کونسی چیز ہے کہ مجرموں کو جسکی جلدی ہو تو کیا جب ۱۲۹ ہو پڑیگا اس وقت اس کا یقین کروگے ۱۳۰ کیا اب مانتے ہو پہلے تو ۱۳۱

تَسْتَعْجِلُونَ ﴿۲۳﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ ۖ لَا يُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿۲۴﴾ وَيَسْتَنْبِئُكَ أَحَقُّ هُوَ قُلْ إِيَّيَّ وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۲۵﴾ وَلَوْ أَنَّ

اسکی جلدی بچا رہے تھے پھر ظالموں سے کہا جائے گا ہمیشہ کا عذاب چکھو تمہیں کچھ

اگر وہ نہ ملے گا مگر وہی جو کھاتے تھے ۱۳۲ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ ۱۳۳ حق ہے

تم فرماؤ ہاں میرے رب کی قسم بے شک وہ ضرور حق ہے اور تم کچھ تھکانہ سکوگے ۱۳۴ اور اگر

لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَا فِتْنَتَ لَهُ وَأَسْرَوْا ۖ لِّلْآمَةِ لَبَارَءُ الْعَذَابِ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۶﴾ إِلَّا إِنْ يَشَاءَ اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِلَّا إِنْ

ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے ۱۳۵ سب کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھوڑنے میں تہی ۱۳۶ اور

دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوئے جب عذاب دیکھا اور ان میں انصاف سے فیصلہ کر دیا گیا اور اُن پر

ظلم نہ ہوگا سُن لو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ۱۳۷ سُن لو بے شک



۱۳۸ اس آیت میں قرآن کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شفا و ہدایت و رحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب ان فوائد عظیمہ کی جامع ہے موعظت کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو مرغوب کی طرف بلائے اور خطرے سے بچائے خلیل نے کہا کہ موعظت نیکی کی نصیحت

کرنا ہے جس سے دل میں بری پیدا ہو شفاء سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے دل کے امراض اخلاق ذمیرہ عقائد فاسد اور جہالت ہلکا میں قرآن پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے قرآن کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۱۳۹ فوج کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جلدت حاصل ہوتی ہے اس کو فوج کہتے ہیں معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہیئے کہ اس نے انھیں موعظت اور شفا و صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں۔

۱۴۰ جیسے کہ اہل جاہلیت نے بحیرہ ساہبہ وغیرہ کو اپنی طرف سے حرام قرار دے لیا تھا۔

۱۴۱ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا منسوخ و رد خدا پرافرا ہے (اللہ کی پناہ) اجل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام بعض سود کو حلال کرتے برص میں بعض تصویروں کو بعض کھیل تماشاؤں کو بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور

بے پردگیوں کو بعض بھوک بہتال کو جو خود کشی ہے مباح سمجھتے ہیں اور حلال ٹھہرتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو فاتحہ کو گایا رکھیں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصال ثواب کو بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی تغییر بخیر و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افرا کرنا بتایا ہے ۱۴۲ کہ رسول بھیجتا ہے کتابیں نازل فرماتا ہے اور حلال حرام سے باخبر فرماتا ہے ۱۴۳ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۴ اے مسلمانو۔

وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۵۸ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ

اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں وہ چلاتا اور مارتا ہے

وَالِيَهُ تُرْجَعُونَ ۵۹ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ

اور اسی کی طرف پھرو گے اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی

رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۶۰

اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیئے کہ خوشی کریں ۱۳۹ وہ ان کے سبب جن دولت

يَجْمَعُونَ ۶۱ قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ

سے بہتر ہے تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف

مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ اللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ۶۲

سے حرام و حلال ٹھہرایا ۱۴۰ تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمھیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو ۱۴۱ اور

مَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۶۳

کیا گمان ہے ان کا جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا بیشک

اللَّهُ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۶۴ وَمَا

اللہ لوگوں پر فضل کرتا ہے ۱۴۲ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور تم

تَكُونُونَ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ

کسی کام میں ہو ۱۴۳ اور اس کی طرف سے کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ ۱۴۴ کوئی کام کرو

عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا عَزَبُ

ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے



۱۲۵) کتاب میں سے لوح محفوظ مراد ہے ۱۲۶) ولی کی اصل ولادہ ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے ولی اللہ وہ ہے جو قرائض سے قرب الہی حاصل کرے اور اطاعت الہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نور جلال الہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے دلائل قدرت الہی کو دیکھے اور جب سے اللہ کی آیتیں ہی سے اور جب بولے تو اپنے رب کی تباہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعت الہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قرب الہی ہو اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور ختم دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے صیفت اولیاء الہی ہے بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر و مددگار ہوتا ہے متکلمین کہتے ہیں ولی وہ ہے جو اعتقاد صحیح نبوی بریل رکھتا ہو اور اعمال صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قرب الہی اور مشیت اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا تقویٰ نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے قوت ہونے کا غم ہوتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے یہی طری کی حدیث میں بھی ہے ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ یعنی ایمان و تقویٰ دونوں کا جامع ہو بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جو خاص اللہ کے لئے محبت کرے اولیاء الہی کی صفت احادیث کثیرہ میں وارد ہوئی ہے بعض اکابر نے فرمایا ولی وہ ہے جو طاعت سے قرب الہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (ق) کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہوا اور وہ اس کا حق نینگی ادا کرنے اور اس کی خلق پر رحم کرنے کے لئے وقف ہو گئے یہ معانی اور عبارت اگرچہ جدا جدا ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبارت میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کر دی گئی ہے جسے قرب الہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ملتی ہیں ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل و شرف رکھتا ہے۔ ۱۲۷) اس خوش خبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآن کریم میں جا بجا دی گئی ہے یا بہترین خواب مراد ہے جو مومن دیکھتا ہے یا اُس کے لئے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ

یعتذر عن ۱۱

عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا

أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝۱۰۱ الْإِنِّ أَوْلِيَاءُ

اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝۱۰۲ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا

يَتَّقُونَ ۝۱۰۳ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا

تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۱۰۴ وَلَا يَحْزَنُكَ

قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝۱۰۵ الْإِنِّ لِلَّهِ

مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ

مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا

يَخْرُصُونَ ۝۱۰۶ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ

مُبْصِرًا ۝۱۰۷ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝۱۰۸ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ

مُتَكَلِّمِينَ ۝۱۰۹ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ

مُبْصِرًا ۝۱۱۰ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝۱۱۱ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ

مُتَكَلِّمِينَ ۝۱۱۲ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ

مُبْصِرًا ۝۱۱۳ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝۱۱۴ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ

فرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین میں نہ آسمان میں نہ اور نہ  
اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ۱۲۵) اُن لوہیٹک اللہ  
کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم ۱۲۶) وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری  
کرتے ہیں انہیں خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں ۱۲۷) اور آخرت میں اللہ  
کی باتیں بدل نہیں سکتیں ۱۲۸) یہی بڑی کامیابی ہے  
غم نہ کرو ۱۲۹) بیشک عزت ساری اللہ کے لئے ہے ۱۳۰) وہی سنتا جاتا ہے  
ہی کے ملک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں ۱۳۱) اور کا ہے کے پیچھے جارہے ہیں ۱۳۲)  
وہ جو اللہ کے سوا شریک پکار رہے ہیں وہ تو پیچھے نہیں جاتے مگر گمان کے  
دوڑاتے ۱۳۳) وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں چین پاؤ ۱۳۴) اور دن بنایا تھا کہ  
مُبْصِرًا ۱۳۵) اُن میں یہ آیتیں لایا کرتے ہیں کہ اُن کے لئے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ  
کثیر احادیث میں وارد ہوا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ولی کا قلب اور اس کی روح دونوں ذکر الہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقت خواب اس کے دل میں سولے ذکر و معرفت الہی کے اور  
کچھ نہیں ہوتا اس لئے جب ولی خواب دیکھتا ہے تو اس کی خواب حق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتی ہے بعض مفسرین نے اس بشارت سے دنیا کی نیک نامی  
بھی مراد لی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اس شخص کے لئے کیا بشارت فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں فرمایا  
مومن کے لئے بشارت عاجلہ ہے عطا فرماتے ہیں کہ یہ بشارت عاجلہ رضا ہے الہی اور اللہ کے محبت فرمانے اور خلق کے دل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ  
اسکوز میں مقبول کر دیا جائے قتادہ نے کہا کہ ملائکہ وقت موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتے ہیں عطا کا قول یہ کہ دنیا کی بشارت تو وہ ہے جو ملائکہ وقت موت سناتے ہیں اور آخرت کی بشارت وہ ہے جو مومن کو  
جان بچنے کے بعد سنائی جاتی ہے کہ اس سے اللہ راضی ہے ۱۳۶) اسکے بعد خلاف نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے اولیاء اور اپنے فرمانبرداروں  
سے فرمائے۔



۱۴۹۔ اہیں عیاد صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین فرمائی گئی کہ کفار نابکار جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور آپ کے خلاف جیسے جیسے مشورے کرتے ہیں آپ اسکا کچھ غم نہ فرمائیں ۱۵۰۔ وہ جسے چاہے غرت دے اور جسے چاہے لپکے اسے سیدنا اودہ آپ کا ناصر و مددگار ہے اس نے آپ کو اور آپ کے صدقہ میں آپ کے فرمانبرداروں کو غرت دی جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ کے لئے غرت ہے اور اس کے رسول کے لئے اور ایمان داروں کے لئے ۱۵۱۔ سب اس کے ملوک میں اس کے تحت قدرت و اختیار اور ملوک رہیں ہو سکتا اس لئے اللہ کے سوا ہر ایک کی پرستش باطل ہے یہ توحید کی ایک عمدہ بران ہے ۱۵۲۔ یعنی کس دلیل کا اتباع کرتے ہیں مراد یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ۱۵۳۔ اور بے دلیل محض گمان فاسد سے اپنے باطل مبدول کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ یعتد دون ۱۱

وَلَدًا سُبْحَنَهُ هُوَ الْغَنِيُّ لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِنَّ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَنِ بِهَذَا أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۵۸﴾

اولاد بنائی ۱۵۴۔ پاکی اسکو وہی بے نیاز ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ۱۵۵۔ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی سند نہیں کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿۵۹﴾

تم فرمادو وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا دنیا میں کچھ برت لینا ہے پھر انھیں ہماری طرف واپس آنا پھر ہم انھیں سخت عذاب

الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿۶۰﴾

اور انھیں نوح کی خبر پڑھکر سنادو جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑ ہونا ۱۵۹۔ اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا ۱۶۰۔ تو میں نے

اللَّهُ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجِئُكُمْ بِمُكْرَمٍ وَشُرَكَاءُكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ﴿۶۱﴾

تو ل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے مبدول سمیت اپنا کام بیکار کرو تمہارے کام میں تم پر کچھ گنجلک نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کرو اور مجھے ہمت نہ دو ۱۶۲۔ پھر اگر تم منہ پھیرو ۱۶۳۔

فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجَرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأَمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۶۲﴾

تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ۱۶۴۔ میرا اجر تو نہیں مگر اللہ پر ۱۶۵۔ اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں تو انھوں نے اُسے ۱۶۶۔ جھٹلایا تو ہم نے اُسے اور جو اُس کے ساتھ کشتی

۱۵۴۔ اور آرام کر کے دن کی تکان دور کرو۔ ۱۵۵۔ روشن ناکہ تم اپنے حوائج و اسباب معاش کا سرا انجام کر سکو۔

۱۵۶۔ جو جنس اور جنس کے جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا وہی مبدول ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے بعد مشرکین کا ایک قول ذکر فرماتا ہے

۱۵۷۔ اکفار کا یہ کلمہ نہایت قبیح اور انتہا درجہ کے جہل کا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رد فرماتا ہے

۱۵۸۔ یہاں مشرکین کے اس مقولہ کے تین رد فرمائے پہلا رد تو کلام اللہ میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات ولد سے منزہ ہے کہ وہ وہ

۱۵۹۔ حقیقی ہے دوسرا رد دھوا لفظی ہے فرمائے میں ہے کہ وہ تمام خلق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے ہو سکتی ہے اولاد تو یا کمزور

چاہتا ہے جو اس سے قوت حاصل کرے یا فقیر چاہتا ہے جو اس سے مدد لے یا ذلیل چاہتا ہے جو اس کے ذریعہ سے غرت

حاصل کرے غرض جو چاہتا ہے وہ حاجت رکھتا ہے تو جو غنی ہو یا غیر محتاج ہو اس کے لئے ولد کس طرح ہو سکتا ہے نیز

ولد والد کا ایک جزو ہوتا ہے تو والد ہونا مرکب ہونے کو مستلزم اور مرکب ہونا ممکن ہونے کو اور ہر ممکن غیر کا محتاج ہے تو

حادث ہوا لہذا محال ہوا کہ غنی قدیم کے ولد ہو تبسار دلہ مافی السموات والارض میں ہے کہ تمام خلق اس کی ملوک ہے

اور ملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہو سکتا۔

۱۵۹۔ اور مدت دراز تک تم میں ٹھہرتا ۱۶۰۔ اور اس پر تم نے میرے قتل کرنے اور کال دینے کا ارادہ کیا ہے ۱۶۱۔ اور اپنا معاملہ اُس و احدا لشریک لہ کی سپرد کیا۔ ۱۶۲۔ مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام بطریق تعجیز ہے مدعا یہ ہے کہ مجھے اپنے قوی و قادر پروردگار پر کامل بھروسہ ہے تم اپنا بھروسہ بے اختیار مبدول مجھے کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے ۱۶۳۔ میری نصیحت سے ۱۶۴۔ جس کے فوت ہونے کا مجھے افسوس ہے ۱۶۵۔ وہی مجھے جزا دے گا ۱۶۶۔ میرا وعظ و نصیحت خالص اللہ کے لئے ہے کسی ذبیوی غرض سے نہیں ۱۶۷۔ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو۔



الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلِيفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

میں تھے ان کو نجات دی اور انہیں ہم نے نائب کیا ۱۴۶ اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو ہم نے ڈبو دیا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ۷۲ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ

تو دیکھو ڈرائے ہوؤں کا انجام کیا ہوا پھر اس کے بعد اور رسول

رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِهَا

۱۴۸ ہم نے انکی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ اُن کے پاس روشن دلیلیں لائے تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اس پر

كَذَّبُوا بِهَا مِنْ قَبْلُ كَذَلِكَ نَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ۷۳

جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ہم یوں ہی مہر لگادیتے ہیں سرکشوں کے دلوں پر ۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِم مُوسَى وَهَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ

پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ ۷۴ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ

اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے تو جب ان کے پاس ہماری

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا السِّحْرُ مُبِينٌ ۷۵ قَالَ مُوسَى اتَّقُوا اللَّهَ

طرف سے حق آیا ۱۴۹ بولے یہ تو ضرور کھلا جادو ہے موسیٰ نے کہا کیا حق کی نسبت

لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ كُمْ أَسْحَرُهُذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ۷۶ قَالُوا

ایسا کہتے ہو جب وہ تمہارے پاس آیا کیا یہ جادو ہے ۱۵۰ اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے بولے ۱۵۱

أَجِئْتَنَا لَتَلْفِتْنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمُ الْكِبْرِيَاءُ

کیا تم ہم سے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اُس سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں تمہیں بڑوں

فِي الْأَرْضِ ط وَمَا نَحْنُ لَكُمُ بِمُؤْمِنِينَ ۷۷ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي

کی بڑائی رہے اور ہم تم پر ایمان لانے کے نہیں اور فرعون ۱۵۲ ابولا ہر جادوگر علم والے کو

۱۴۶ اور ہلاک ہونے والوں کے بعد زمین میں ساکن کیا۔

۱۴۸ ہود صالح ابراہیم لوط شعیب وغیرہم علیہم السلام۔

۱۴۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے اور فرعون نے پہچان لیا کہ یہ حق ہے اللہ کی طرف سے ہے تو براہ نفاست و نہا ہرگز نہیں۔

۱۵۰ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔

۱۵۱ دین و ملت اور بت پرستی و فرعون پرستی۔

۱۵۲ سرکش و تکبر نے چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کا مقابلہ باطل سے کرے اور دنیا کو اس مغالطیں ڈالے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات (معاد اللہ) جادو کی قسم سے ہیں اس لئے وہ ۔



بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ۱۶۹ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى الْقُوا  
مِيسِرَے پاس لے آؤ پھر جب جادو گرائے ان سے موسیٰ نے کہا ڈالو جو تمہیں

مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ۱۷۰ فَلَمَّا الْقُوا قَالَ مُوسَى مَا جَعَلْتُمْ بِهِ  
ڈالنا ہے ۱۷۰ پھر جب انھوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے

السَّحَرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۱۷۱  
۱۷۱ اب اللہ اسے باطل کر دے گا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا

وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكُلِّ مِثْلٍ وَلَكُورَةُ الْمُجْرِمُونَ ۱۷۲ فَمَا آمَنَ لِمُوسَى  
اور اللہ اپنی باتوں سے ۱۷۲ حق کو حق کر دکھاتا ہے پڑے بُرا مائیں مجرم تو موسیٰ پر ایمان نہ لائے

إِلَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ قَوْمِهِ عَلَى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ  
مگر اس کی قوم کی اولاد سے کچھ لوگ ۱۷۳ فرعون اور اُس کے درباریوں سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں

أَنْ يَفْتِنَهُمْ وَإِنْ فِرْعَوْنُ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهٗ لَمِنَ  
انھیں ۱۷۴ اہٹنے پر مجبور نہ کر دیں اور بیشک فرعون زمین پر سر اٹھانے والا تھا اور بیشک وہ حد سے

الْمُسْرِفِينَ ۱۷۵ وَقَالَ مُوسَى يَقَوْمِ إِن كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ  
گزر گیا ۱۷۵ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِينَ ۱۷۶ فَقَالُوا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا  
تو اسی پر بھروسہ کرو ۱۷۶ اگر تم اسلام رکھتے ہو بولے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۱۷۷ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ  
ابھی ہم کو ظالم لوگوں کے لئے آزمائش نہ بنا ۱۷۷ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں

مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۱۷۸ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ  
کافروں سے نجات دے ۱۷۸ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں

۱۷۹ ا کہ بندہ ہو کر خدا کی کامی ہو ۱۷۹ وہ اپنے فرمانبرداروں  
کی مدد کرتا اور دشمنوں کو ہلاک فرماتا ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا کمال ایمان کا مقتضی ہے ۱۸۰ یعنی انھیں ہم پر غالب نہ کرتا کہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ

۱۸۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۸۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۸۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۸۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۸۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۸۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۸۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۸۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۸۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۹۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۹۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۹۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۹۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۹۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۹۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۹۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۹۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۹۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۱۹۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۰۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۰۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۰۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۰۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۰۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۰۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۰۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۰۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۰۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۰۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۱۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۱۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۱۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۱۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۱۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۱۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۱۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۱۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۱۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۱۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۲۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۲۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۲۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۲۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۲۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۲۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۲۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۲۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۲۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۲۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۳۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۳۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۳۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۳۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۳۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۳۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۳۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۳۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۳۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۳۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۴۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۴۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۴۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۴۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۴۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۴۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۴۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۴۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۴۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۴۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۵۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۵۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۵۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۵۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۵۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۵۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۵۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۵۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۵۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۵۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۶۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۶۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۶۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۶۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۶۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۶۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۶۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۶۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۶۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۶۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۷۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۷۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۷۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۷۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۷۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۷۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۷۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۷۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۷۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۷۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۸۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۸۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۸۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۸۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۸۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۸۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۸۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۸۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۸۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۸۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۹۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۹۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۹۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۹۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۹۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۹۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۹۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۹۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۹۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۲۹۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۰۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۰۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۰۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۰۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۰۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۰۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۰۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۰۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۰۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۰۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۱۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۱۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۱۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۱۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۱۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۱۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۱۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۱۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۱۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۱۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۲۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۲۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۲۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۲۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۲۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۲۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۲۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۲۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۲۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۲۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۳۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۳۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۳۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۳۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۳۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۳۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۳۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۳۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۳۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۳۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۴۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۴۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۴۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۴۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۴۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۴۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۴۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۴۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۴۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۴۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۵۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۵۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۵۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۵۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۵۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۵۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۵۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۵۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۵۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۵۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۶۰ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۶۱ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۶۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۶۳ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۶۴ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۶۵ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۶۶ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۶۷ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۶۸ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۶۹ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔

۳۷۰ اور ان کے ظ



۱۸۳۹ء کہ قبلہ رہو حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا قبلہ کعبہ شریف تھا اور ابتدا میں بنی اسرائیل کو یہی حکم تھا کہ وہ گھروں میں چھپ کر نماز پڑھیں تاکہ فرعونوں کی شر و انداز سے محفوظ رہیں ۱۸۴۰ء مدد آپ کی اور جنت کی۔  
۱۸۵۰ء عمدہ لباس نفیس فرش قیمتی زیور  
طرح طرح کے سامان۔

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ يُوْتَا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو ۱۸۳۹ء اور نماز قائم رکھو

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۵۷ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ

اور مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ ۱۸۴۰ء اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے تو نے فرعون اور

مَلَاةَ زِينَةٍ وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ

اسکے سرداروں کو آرائش ۱۸۵۰ء اور مال دنیا کی زندگی میں دے اے رب ہمارے اس لئے کہ تیری راہ سے

سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

بھکاویں اے رب ہمارے ان کے مال برباد کر دے ۱۸۶۰ء اور ان کے دل سخت کر دے

فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرُوا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۵۸ قَالَ قَدْ أُجِيبَتِ

کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ۱۸۷۰ء فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی

دَعْوَتُكُمْ فَاسْتَقِيمُوا وَلَا تَتَّبِعِنَّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۵۹

۱۸۸۰ء تو ثابت قدم رہو ۱۸۹۰ء اور نادانوں کی راہ نہ چلو ۱۹۰۰ء

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَءِيلَ الْبَحْرَ فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ

اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا

بَغْيًا وَعَدُّوا الْحَتَّىٰ إِذَا آدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ

سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب اُسے ڈوبنے لے آیا ۱۹۱۰ء بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا

إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَءِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۶۰

معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں ۱۹۲۰ء

الَّذِينَ وَقَدُ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۶۱ فَالْيَوْمَ

کیا اب ۱۹۳۰ء اور پہلے سے نافرمان رہا اور تو فساد کی تھا ۱۹۴۰ء آج ہم

۱۸۶۰ء کہ وہ تیری نعمتوں پر بجائے شکر کے

جری ہو کر محصیت کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ کی یہ دعا قبول ہوئی اور

فرعونوں کے دہم و دنیا ر و غیرہ پر ہوا کر دے گئے

حتیٰ کہ پھیل کر اٹھانے کی چیزیں بھی اور یہ ان

نو نشانیوں میں سے ایک ہے جو حضرت موسیٰ

علیہ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ کو دی گئی تھیں۔

۱۸۷۰ء جب حضرت موسیٰ علیہ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ

ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے

تب آپ نے اُن کے لئے دعا کی اور ایسا

ہی ہوا کہ وہ غرق ہونے کے وقت تک ایمان

نہ لائے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی

شخص کے لئے کفر پر مرنے کی دعا کارگر کفر نہیں ہے

(مدارک)۔

۱۸۸۰ء دعا کی نسبت حضرت موسیٰ و ہارون

علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور

حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے

اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا

کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے مسئلہ

یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے لہذا اس کیلئے

اختصاصی مناسب ہے (مدارک) حضرت موسیٰ

علیہ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ کی دعا اور اس کی

مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا

فاصلہ ہوا۔

۱۸۹۰ء دعوت و تبلیغ پر۔

۱۹۰۰ء جو قبول دعائیں دیر ہونے کی حکمت

نہیں جانتے۔ ۱۹۱۰ء تب فرعون۔

۱۹۲۰ء فرعون نے بہ تمنا قبول ایمان کا

مضمون تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ادا کیا لیکن یہ ایمان قبول نہ ہوا کیونکہ ملائکہ اور عذاب کے دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں اگر حالت اختیار میں وہ ایک مرتبہ بھی یہ فکر کہتا تو اس کا ایمان قبول کر لیا جاتا لیکن اس نے وقت کھو دیا اس لئے اس سے یہ کہا گیا جو آیت میں آگے مذکور ہے ۱۹۳۰ء حالت اضطرار میں جبکہ غرق میں مبتلا ہو چکا ہے اور زندگانی کی امید باقی نہیں رہی اس وقت ایمان لاتا ہے ۱۹۴۰ء خود گمراہ تھا و رسول کو گمراہ کرتا تھا مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استغاثہ لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کر دیا اور اس کو اس نے پہچان لیا (سبحان اللہ)۔



نُجِّيكَ بِدَنِكَ لَتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَفْلُونَ ﴿۱۹﴾

تیری لاش کو آزار دیں گے کہ تو اپنے پیچھلوں کے لئے نشانی ہو ۱۹۵ اور بے شک لوگ

ہماری آیتوں سے غافل ہیں اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی

صَدَقَ وَزَرَقْنَهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّى جَاءَهُمُ

جگہ دی ۱۹۶ اور انھیں ستمی روزی عطا کی تو اختلاف میں نہ پڑے ۱۹۷ مگر علم آئے

الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا

کے بعد ۱۹۸ بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۲۰﴾ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلْ

جھگڑتے تھے ۱۹۹ اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا ۲۰

الَّذِينَ يَقْرَأُونَ الْكُتُبَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ

تو ان سے پوچھ دیکھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں ۲۱ بیشک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق

رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُبْتَرِّينَ ﴿۲۱﴾ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ

آیا ۲۲ تو تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنہوں نے اللہ کی

كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۲۲﴾ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ

آیتیں جھٹلائیں کہ تو خسارے والوں میں ہو جائے گا بیشک وہ جن پر تیرے رب کی

عَلَيْهِمْ كَلِمَاتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۳﴾ وَلَوْ جَاءَ تَهُمْ كُلُّ آيَةٍ

بات ٹھیک پڑ چکی ہے ۲۳ ایمان نہ لائیں گے اگرچہ سب نشانیاں ان کے پاس آئیں جب تک

حَتَّى يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۲۴﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ أَمِنَتْ

در دناک عذاب نہ دیکھ لیں ۲۴ تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی ۲۵ کہ ایمان لاتی ۲۵

خواہ اس طرح کہ کسی طرف بھی کوئی قرینہ نہ ہو محققین کے نزدیک شک اقسام جہل سے ہے اور جہل و شک میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر ایک شک جہل ہے اور ہر جہل شک

نہیں ۲۵۲ جو براہین لائق و آیات واضح سے آئنا روشن ہے کہ اس میں شک کی مجال نہیں (خازن) ۲۵۳ یعنی وہ قول ان پر ثابت ہو چکا جو لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے اور

جس کی ہلاکت نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں گے وہ ۲۵۴ اور اس وقت کا ایمان نافع نہیں ۲۵۵ ان بستیوں میں سے جن کو ہم نے ہلاک کیا ۲۵۶ اور اخلاص کے ساتھ توبہ

کرتی عذاب نازل ہونے سے پہلے (مدارک)۔

۱۹۵ علم، تفسیر کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ان کے ہلاکت کی خبر دی تو بعض بنی اسرائیل کو شبہ رہا

اور اس کی غفلت و ہیبت جو ان کے قلوب میں تھی اس کے باعث انھیں اس کی ہلاکت کا یقین نہ آیا باہر آہی دریا نے فرعون کی لاش ساحل پر پھینک دی بنی اسرائیل نے اسکو دیکھا کھجنا

۱۹۶ غت کی جگہ سے یا تو ملک مصر اور فرعون

و فرعونوں کے املاک مرا دیں یا سرزمین شام

و قدس واردن جو نہایت سرسبز و شاداب

اور زرخیز ملا دیں۔

۱۹۷ بنی اسرائیل جن کے ساتھ یہ

واقعات ہو چکے۔

۱۹۸ علم سے مراد یہاں یا تو تورت

ہے جس کے معنی میں یہود باہم اختلاف

کرتے تھے یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی

تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو

یہود سب آپ کے مقرر اور آپ کی نبوت

پر متفق تھے اور تورت میں جو آپ کے

صفات مذکور تھے ان کو مانتے تھے لیکن

تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے

لگے کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں

نے حسد و عداوت سے کفر کیا ایک قول

یہ ہے کہ علم سے قرآن مراد ہے۔

۱۹۹ اس طرح کہ اے سید انبیاء آپ

پر ایمان لانے والوں کو جنت میں داخل

فرمائے گا اور آپ کے انکار کرنے والوں

کو جہنم میں عذاب فرمائے گا۔

۲۰ بواسطہ اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وسلم کے۔

۲۱ یعنی علمائے اہل کتاب مثل حضرت

عبد اللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے

تاکہ وہ تجھ کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی نبوت کا اطمینان دلائیں اور آپ کی

نعت و صفت جو تورت میں مذکور ہے وہ

سنا کر شک رفع کر س فائدہ شک

انسان کے نزدیک کسی امر میں دونوں

طرفوں کا برابر ہونا ہے خواہ وہ اس طرح ہو

کہ دونوں جانب برابر قرینے پائے جائیں



۲۰۸ قوم یونس کا واقعہ یہ ہے کہ نبیؐ کی علاقہ موصل میں یہ لوگ رہتے تھے اور کفر و شرک میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی طرف بھیجا آپ نے بت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا ان لوگوں نے انکار کیا حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی آپ نے انھیں حکم آگاہی نزول عذاب کی خبر دی ان لوگوں نے یونس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انھوں نے رات یہاں نہزاری تو سمجھ لینا چاہیے کہ عذاب آئے گا شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے صبح کو آثار عذاب نمودار ہو گئے آسمان پر سیاہ ہیبت ناک ابریا اور دھواں کثیر جمع ہوا تمام شہر پر چھا گیا یہ دیکھ کر انھیں یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو انھوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا اب انھیں اور زیادہ اندیشہ ہوا تو وہ صبح انہی عورتوں بچوں اور جانوروں کے جھجک کو نکل گئے موٹے کپڑے پہنے اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا شوہر سے بی بی اور ماں سے بچے جدا ہو گئے اور سب بارگاہ الہی میں گریہ و زاری شروع کی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبہ صادقہ کی جو عظام ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا پائے مال واپس کئے حتیٰ کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اکھاڑ کر تھکال دیا اور واپس کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں یہ پروردگار عالم نے ان پر رحم کیا دعا قبول فرمائی عذاب اٹھادیا گیا یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ جب نزول عذاب کے بعد فرعون کا ایمان اور اس کی توبہ قبول نہ ہوئی تو قوم یونس کی قبول فرمائے اور عذاب اٹھادینے میں کیا حکمت ہے علمائے اس کے کئی جواب دے ہیں ایک تو یہ کرم خاص تھا قوم حضرت یونس کے ساتھ دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لایا جب امید زندگانی باقی ہی نہ رہی اور قوم یونس علیہ السلام سے جب عذاب قریب ہوا تو وہ اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کا جاننے والا ہے اخلاص مندوں کے صدق و اخلاص کا اس کو علم ہے۔

فَنَفَعَهَا إِيْمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَهَا اٰمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ

تو اس کا ایمان کام آتا ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائے ہم نے ان سے رسوائی

عَذَابِ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝۱۵

کا عذاب دنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک انھیں برتنے دیا ۱۵

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَا مَنَ مِنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا ۚ اَفَاَنْتَ

اور اگر تمھارا رب چاہتا زمین میں جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے ۱۶ تو کیا تم

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝۱۶ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

لوگوں کو زبردستی کرو گے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں ۱۶ اور کسی جان کی قدرت نہیں کہ ایمان

تُوْمِنْ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَیَجْعَلُ الرَّجْسَ عَلٰی الَّذِیْنَ

لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ۱۷ اور عذاب ان پر ڈالنا ہے جنہیں

لَا یَعْقِلُوْنَ ۝۱۷ قُلْ اَنْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَمَا

عقل نہیں تم فرماؤ دیکھو ۱۸ آسمانوں اور زمین میں کیا ہے ۱۸ اور آیتیں

تُغْنِی الْاٰیٰتِ وَالنَّذْرُ عَنْ قَوْمٍ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۱۸ فَهَلْ

اور رسول انھیں کچھ نہیں دیتے جن کے نصیب میں ایمان نہیں تو انھیں

یَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ

کا ہے کا انتظار ہے مگر انھیں لوگوں کے سے دنوں کا جو ان سے پہلے ہو گزرے ۱۹ تم فرماؤ

فَاَنْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظَرِیْنَ ۝۱۹ ثُمَّ نُنْجِیْ رُسُلَنَا

تو انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار میں ہوں ۲۰ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کَذٰلِكَ حَقَّقَّا عَلٰی نَفْسِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ قُلْ یٰۤاَیُّهَا

والوں کو نجات دیں گے بات یہی ہے ہمارے ذمہ کرم پر حق ہے مسلمانوں کو نجات دینا تم فرماؤ لوگو

۱۰

۲۰۸ یعنی ایمان لانا سعادت ازلی پر موقوف ہے ایمان وہی لائیں گے جن کے لئے توفیق آگاہی مساعیرو اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں اور راہ راست اختیار کریں پھر جو ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم ہوتا ہے اس کا آپ کو غم نہ ہونا چاہئے کیونکہ ازل سے جو شقی ہے وہ ایمان نہ لائے گا ۲۰۹ اور ایمان میں زبردستی نہیں ہو سکتی کیونکہ ایمان ہونا ہر تصدیق و اقرار سے اوچھڑا کر اس سے تصدیق قلبی حاصل نہیں ہوتی ۲۱۰ اس کی مشیت سے ۲۱۱ دل کی آنکھوں سے اور غور کر کہ ۲۱۲ جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرتا ہے۔ ۲۱۳ مثل نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے ۲۱۴ تمھاری ہلاکت اور عذاب کے رعب بن انس نے کہا کہ عذاب کا خوف دلانے کے بعد اگلی ہیبت میں یہ بیان فرمایا کہ جب عذاب واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ رسول کو اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرماتا ہے۔



النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ

تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّكُمُ

وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ

لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ

دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ إِذَا مَنَّ

الظَّالِمِينَ ۝ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ

يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ

رَبِّكُمْ فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَأَنَا مَتَدِي لِنَفْسِهِ ۝ وَمَنْ ضَلَّ

فَأَنَا بِضَلِّهِ ۝ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ

برے کو بہکا ۲۲۱ اور کچھ میں کڑوڑا نہیں ۲۲۲ اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی ہے

۲۱۵ کیونکہ وہ مخلوق ہے عبادت کے لائق نہیں۔

۲۱۶ کیونکہ وہ قادر مختار کہ برحق

سستی عبادت ہے۔

۲۱۷ یعنی نخلص مومن رہو۔

۲۱۸ وہی نفع و ضرر کا مالک ہی تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی

بہر خیر پر قادر اور جو دو کرم والہ کہ بندوں کو اس کی طرف رغبت اور اس کا خوف

اور اسی پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد

چاہئے اور نفع و ضرر جو کچھ بھی ہے

وہی۔

۲۱۹ حق سے یہاں قرآن مراد ہی

یا اسلام یا سید عالم علیہ الصلوٰۃ

والسلام۔

۲۲۰ کیونکہ اس کا نفع اسی کو

پہونچے گا۔

۲۲۱ کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہے

۲۲۲ کہ تم پر جبر کروں۔

۲۲۳ اور جو بہکا وہ اپنے

۲۲۴ اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی ہے



۲۲۳ کفار کی تکذیب اور ان کی ایذا پر ۲۲۴ مشرکین سے قتال کرنے اور کتاہوں سے جزیہ لینے کا ۲۲۵ کہ اس کے حکم میں خطا و غلط کا احتمال نہیں اور وہ بندوں کے اسرار و مخفی حالات سب کا جاننے والا ہے اس کا فیصلہ دلیل و گواہ کا محتاج نہیں۔ ۱۱ سورہ ہود کی یہ حسن و عکرمہ وغیرہ مفسرین نے فرمایا کہ آیت وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي الْقَهَّارِ کے سوا باقی تمام سورت کثیر ہے مقاتل نے کہا کہ آیت تَلْعَلْكَ تَارِكًا اور أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بہ اور ان الْمُحْسِنَاتِ يُذِہِبْنَ الشَّيَاطِیْنَ کے علاوہ تمام سورت کی ہے اس میں دس کوع اور ایک سو تیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو گھم اور نو ہزار پانچ سو سٹھ حرف ہیں حدیث شریف میں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور پر پیری کے آثار نمودار ہو گئے فرمایا مجھے سورہ ہود سورہ واقفہ سورہ عم سورہ تیسارہ سورہ اذہش کورت نے بڑھا کر دیا (ترمذی) غالباً

۱۱ یہ اس وجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت وعت و حساب و جنت ۱۲ و دوزخ کا ذکر ہے۔

۱۳ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا إِنَّكَ الْكَلْبُ الْحَكِيمُ بعض مفسرین نے فرمایا کہ حکمت کے معنی ہیں کہ ان کی نظم و حکم و استوار کی گئی اس صورت میں معنی یہ ہوئے کہ اس میں نقص و خلل راہ نہیں پاسکتا وہ بتائے حکم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی کتاب ان کی مانع نہیں جیسا کہ یہ دوسری کتابوں اور شریعتوں کی مانع ہیں۔

۱۴ اور سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علی علیہ السلام نازل ہوئیں یا عقائد و احکام و مواضع و قصص اور غیبی خبریں ان میں تفصیل بیان فرمائی گئیں ۱۵ عمر درازا و پیش و وسیع و رزق کثیر و فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ تو یہ و استغفار کرنا درازی عمر و کثرت رزق کے لئے بہتر عمل ہے۔

۱۶ جس نے دنیا میں اعمال فاضلہ کئے ہوں اور اس کے طاعات و حسنات زیادہ ہوں ۱۷ اس کو جنت میں بقدر اعمال درجات عطا فرمایا گیا بعض مفسرین نے فرمایا آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اللہ کے لئے عمل کیا اللہ تعالیٰ آئندہ کے لئے اسے عمل نیک و طاعت کی توفیق دیتا ہے۔

۱۸ یعنی روز قیامت۔ ۱۹ آخرت میں وہاں نیکیوں اور بدیوں کی جزا و سزا ملے گی۔

۲۰ دنیا میں روزی دینے پر بھی موت دینے پر بھی موت کے بعد زندہ کرنے اور ثواب و عذاب پر بھی ۲۱ شان نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت انفس بن شریق کے حق میں نازل ہوئی یہ بہت شہیرے گنہگار شخص تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سما تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بعض وعداوت چھپائے رکھتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی معنی ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہیں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے ایک قول یہ ہے کہ بعض منافقین کی عادت تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور منہ جھکا لیتے اور میرنچا کرتے چہرہ چھپا لیتے تاکہ انھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ نہ پائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی بخاری نے افراد میں ایک حدیث روایت کی کہ مسلمان بول و براز و جماعت کے وقت اپنے بدن کھولنے سے شرماتے تھے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ سے بندے کا کوئی حال چھپا ہی نہیں ہے لہذا چاہیئے کہ وہ شریعت کی اجازتوں پر عمل رہے۔

إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

اور صبر کرو ۲۲۳ یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے ۲۲۴ اور وہ سب سے بہتر حکم فرمایا والا ہے ۲۲۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ ثَلَاثٌ مِّنْ خَيْرَاتٍ لِّكَ وَخَيْرٌ لِّكَ

سورہ ہود کی ہے اس میں کیسو اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱ تیس آیت اور دس کوع ہیں

الرَّفِيقُ ۝ أَحْكِمْتَ آيَتَهُ ثُمَّ فَضَّلْتَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَيْرٍ ۝

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں ۲ پھر تفصیل کی گئیں ۳ حکمت والے خبردار کی طرف سے

أَلَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝ وَإِنْ

کہ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی بیشک میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی سناؤ والا ہوں اور یہ کہ

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا

اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتا دے گا ۴ ایک

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِنْ

ٹھہرائے وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو وہ اُس کا فضل پہنچائے گا ۵ اور اگر

تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝ إِلَى اللَّهِ

منہ پھرو تو میں تم پر بڑے دن ۶ کے عذاب کا خوف کرتا ہوں تمہیں اللہ

مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ إِلَّا أَنَّهُمْ يَشْنُونَ

ہی کی طرف پھرنا ہے ۷ اور وہ ہر شے پر قادر ہے ۸ سنو وہ اپنے سینے دوہرے

صُدُّوهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۖ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ لَا

کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں ۹ سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں

يَعْلَمُ مَا يُسْرُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے ۱۰ بے شک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے

۱۱ دینے پر بھی موت دینے پر بھی موت کے بعد زندہ کرنے اور ثواب و عذاب پر بھی ۱۲ شان نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت انفس بن شریق کے حق میں نازل ہوئی یہ بہت شہیرے گنہگار شخص تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سما تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بعض وعداوت چھپائے رکھتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی معنی ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہیں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے ایک قول یہ ہے کہ بعض منافقین کی عادت تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور منہ جھکا لیتے اور میرنچا کرتے چہرہ چھپا لیتے تاکہ انھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ نہ پائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی بخاری نے افراد میں ایک حدیث روایت کی کہ مسلمان بول و براز و جماعت کے وقت اپنے بدن کھولنے سے شرماتے تھے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ سے بندے کا کوئی حال چھپا ہی نہیں ہے لہذا چاہیئے کہ وہ شریعت کی اجازتوں پر عمل رہے۔



۱۱ جاندار ہو۔

۱۲ یعنی وہ اپنے فضل سے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے۔  
۱۳ یعنی اُس کے جائے سکونت کو جانتا ہے۔

۱۴ سپرد ہونے کی جگہ سے یا مرنے مراد ہے یا مکان یا موت یا قبر۔

۱۵ یعنی لوح محفوظ۔  
۱۶ یعنی عرش کے نیچے پانی کے سوا اور کوئی مخلوق نہ تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے قبل پیدا فرمائے گئے۔

۱۷ یعنی آسمان زمین اور ان کی درمیانی کائنات کو پیدا کیا جس میں تمہارے منافع و مصالح ہیں تاکہ تمہیں آزمائش میں ملے اور ظاہر ہو کہ کون شکر گزار متقی فرمانبردار ہے اور۔

۱۸ یعنی قرآن شریف جس میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا بیان ہے یہ ۱۹ یعنی باطل اور دھوکا۔

۲۰ جس کا وعدہ کیا ہے۔  
۲۱ وہ عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا کیا دیر ہے کفار کا یہ جلدی کرنا براہ تکذیب و استہزاء ہے۔

۲۲ صحت و امن کا یا وسعت رزق و دولت کا۔

۲۳ کہ دوبارہ اس نعمت کے پانے سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللہ کے فضل سے اپنی امید قطع کر لیتا ہے او صبر و رضا پر ثابت نہیں رہتا اور گزشتہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

۲۴ بجائے شکر گزار ہونے اور حق نعمت ادا کرنے کے۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ  
اور زمین پر چلنے والا کوئی والا ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو ۱۲ اور جانتا ہے

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ  
کہ کہاں ٹھہرے گا ۱۳ اور کہاں سپرد ہوگا ۱۴ اسب کچھ ایک صاف بیان کرنیوالی کتاب ۱۵ میں ہے اور وہی ہے جس نے  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ  
آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا ۱۶ کہ

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّكُمْ مَقْبُوءُونَ مِنْ  
تمہیں آزمائے و اتم میں کس کا کام اچھا ہے اور اگر تم فرماؤ کہ بے شک تم مرنے کے بعد  
بَعْدَ الْمَوْتِ لَيَقُولُنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝  
اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے کہ یہ ۱۷ تو نہیں مگر کھلا جادو ۱۸

وَلَئِنْ أَخْرَجْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا  
اور اگر ہم ان سے عذاب ۱۹ کچھ گنتی کی مدت تک ہٹا دیں تو ضرور کہیں گے کس چیز  
يَحْبِسُهُ ۝ الْيَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ  
نے روکا ہے ۲۰ سن لو جس دن ان پر آئے گا ان سے پھیرا نہ جائے گا اور انہیں گھیرے گا

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ  
وہی عذاب جس کی ہنسی اڑاتے تھے اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں ۲۱ پھر اسے

نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَكُوفُ كُفُورًا ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءً بَعْدَ ضَرَاءٍ  
اُس سے جھین لیں ضرور وہ بڑا ناامید ناشکر ہے ۲۲ اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد جو  
مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحَ فَخُورًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ  
اُسے پہنچی تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دور ہوئیں بیشک وہ خوش ہو نیوالا بڑا بی مارنے والا ۲۳ مگر جنہوں نے



۲۵۹ مصیبت پر صابر اور نعمت پر شاکر ہے ۲۶۰ توفی نے کہا کہ استغنام نہی کے معنی میں ہے یعنی آپ کی طرف جو وحی ہوتی ہے وہ سب آپ انھیں پہنچائیں اور

۱۱

۳۲۲

وما من ذکاة ۱۲

صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝

صبر کیا اور اچھے کام کئے ۲۵۹ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضُ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ

تو کیا جو وحی تمہاری طرف ہوتی ہے اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور اس پر دل تنگ ہو گے ۲۶۰ اس بنا

يَقُولُوا أَلَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ كُتُبًا وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ

پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں نہ اترایا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ آتا تم تو ڈرنا نے والے ہو ۲۶۱

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَاتُوا

اور اللہ ہر چیز پر محافظ ہے کیا وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے بنالیا تم

بِعَشْرِ سُورٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرٍ ۚ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ

فراؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ ۲۶۲ اور اللہ کے سوا جو مل سکیں ۲۶۳ سب کو

اللَّهُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ ۱۴ قَالُوا يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَأَعْلَمُوا إِنَّمَا

بلاؤ اگر تم سچے ہو ۲۶۴ تو اے مسلمانو اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں

أَنْزَلَ يَعْلَمُ اللَّهُ وَأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝

سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اتر رہے اور یہ کہ اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے ۲۶۵

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ

جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ۲۶۶ ہم اس میں ان کا پورا پھل دیدیں گے

فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ ۱۵ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي

۲۶۷ اور اس میں کمی نہ دیں گے یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں

الْآخِرَةُ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبُلَّ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے ۲۶۸

دل تنگ نہ ہوں یہ تبلیغ رسالت کی تاکید ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اداۓ رسالت میں کمی کرنے والے نہیں اور اس نے ان کو اس سے معصوم فرمایا ہے کہ تاکید میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ ان کا استہزاء تبلیغ کے کام میں غفل نہیں ہو سکتا۔ شان نزول عبداللہ بن امیہ مخزومی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں اور آپ کا خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اس نے آپ پر خزانہ کیوں نہیں اتار دیا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جو آپ کی رسالت کی کوہی دیتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ۲۶۱ تمھیں کیا پرواہ اگر کفرانہ مائیں یا منسخر کریں۔

۲۵۹ کفار مکہ قرآن کریم کی نسبت۔ ۲۶۰ کیونکہ انسان اگر ایسا کلام بنا سکتا ہے تو اس کے مثل بنانا تمہارے مقدور سے باہر نہ ہوگا تم بھی عرب ہو فصیح و بلیغ ہو کوشش کرو۔

۲۶۱ اپنی مدد کے لئے۔ ۲۶۲ اس میں کہ یہ کلام انسان کا بنایا ہوا ہے۔

۲۶۳ اور یقین رکھو گے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یعنی اعجاز قرآن دیکھ لینے کے بعد ایمان و اسلام پر ثابت رہو۔

۲۶۴ اور اپنی دون ہستی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو۔

۲۶۵ اور جو اعمال انھوں نے طلب دنیا کے لئے کئے ہیں اس کا اجر صحت دولت

وسعت ذرق کثرت اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کر دیں گے ۲۶۵ شان نزول عفاک نے کہا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں ہے کہ وہ اگر صلہ رحمی کریں یا محتاجوں کو دیں یا کسی پریشان حال کی مدد کریں یا اس طرح کی کوئی اور نیکی کریں تو اللہ تعالیٰ وسعت ذرق وغیرہ سے ان کے عمل کی جزا دینا ہی میں دیدیتا ہے اور آخرت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ثواب آخرت کے تو معتقد نہ تھے اور بہادول میں مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے شامل ہوتے تھے۔



۳۲۱ وہ اس کی مثل ہو سکتا ہے جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ایسا نہیں ان دونوں میں عظیم فرق ہے روشن دلیل سے وہ دلیل عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور اس شخص سے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل

پر ہو وہ یہود مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام ۳۲۲ اور اس کی صحت کی گواہی دے یہ گواہ قرآن مجید ہے۔

۳۲۸ یعنی تورات۔

۳۲۹ یعنی قرآن پر۔

۳۳۰ خواہ کوئی بھی ہوں حدیث شریف سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں جو کوئی بھی ہے یہودی ہو یا نصرانی جس کو بھی میری خبر ہو پچھے اور وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے وہ خسرو جہنمی ہے۔

۳۳۱ اور اس کے لئے شریک و اولاد بتائے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بدترین ظلم ہے۔

۳۳۲ روز قیامت اور ان سے ان کے اعمال دریافت کئے جائیں گے اور انبیاء و ملائکہ ان پر گواہی دیں گے۔

۳۳۳ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت کفار اور منافقین کو تمام خلق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ظالموں پر خدا کی لعنت اس طرح وہ تمام خلق کے سامنے رسوا کئے جائیں گے۔

۳۳۴ اللہ کو اگر وہ ان پر عذاب

کرنا چاہے کیونکہ وہ اس کے قبضہ اور اس کی ملک میں ہیں نہ اس سے بھاگ سکتے

ہیں نہ بچ سکتے ہیں۔ ۳۳۵ کہ ان کی مدد کریں اور انہیں اس کے عذاب سے بچائیں ۳۳۶ کیونکہ انہوں نے لوگوں کو راہ خدا سے روکا اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کیا۔

أَقْمَنُ كَانَ عَلَى بَيْتِهِ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَ

تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ۳۲۱ اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے ۳۲۲ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ۳۲۸ پیشوا اور رحمت ۳۲۹ وہ اس پر ۳۲۹ ایمان لاتے ہیں اور

مَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ ۖ فَالْنَارُ مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ

جو اس کا منکر ہو سارے گروہوں میں ۳۳۰ تو آگ اس کا وعدہ ہے تو اے سننے والے تجھے کچھ اس میں

مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِّن رَّبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۚ

شک نہ ہو بے شک وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ

اور اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۳۳۱ وہ اپنے رب کے حضور پیش کئے

عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ

جائیں گے ۳۳۲ اور گواہ کہیں گے یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۚ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ

ارے ظالموں پر خدا کی لعنت ۳۳۳ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں

اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ

اور اس میں کبھی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں وہ تھکانے

يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ

والے نہیں زمین میں ۳۳۴ اور نہ اللہ سے جدا ان کے کوئی حمایتی

أَوْلِيَاءٍ يُضَعِّفُ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَ

۳۳۵ انہیں عذاب پر عذاب ہوگا ۳۳۶ وہ نہ سُن سکتے تھے اور نہ



۷۴۲ قنادہ نے کہا کہ وہ حق سننے سے بہرے ہو گئے تو کوئی خیر کی بات سن کر نفع نہیں اٹھاتے اور نہ وہ آیات قدرت کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۷۴۳ انھوں نے بجائے جنت کے جہنم کو اختیار کیا۔

۷۴۴ یعنی کافر اور مومن۔

۷۴۵ کافر اس کی مثل ہے جو نہ دیکھ نہ سنے یہ ناقص ہے اور مومن اس کی مثل ہے جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے وہ کامل ہے حق و باطل میں امتیاز رکھتا ہے وہ ہرگز نہیں۔

۷۴۶ انھوں نے قوم سے فرمایا۔

۷۴۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوئے اور نوسو چالیس سال اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے اور طوفان کے بعد ساتھ برس دنیا میں رہے تو آپ کی عمر ایک ہزار چالیس سال کی ہوئی اس کے علاوہ عمر شریف کے متعلق اور بھی قول ہیں (خازن)

۷۴۸ اس گمراہی میں بہت سی امتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم ہیں قرآن پاک میں جا بجا ان کے تذکرے ہیں اس امت میں بھی بہت سے بد نصیب سیدانیاصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہتے اور ہماری کج خیال فاسد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں گمراہی سے بچائے۔

۷۴۹ کمینوں سے مراد ان کی وہ لوگ تھو جوان کی نظر میں نہیں پٹھے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ قول جہل خالص تھا کیونکہ انسان کا مرتبہ دین کے اتباع اور

مَا كَانُوا يَبْصُرُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ

دیکھتے ۷۴۲ وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں گھٹائے میں ڈالیں اور

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ لَا جَزَاءَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمْ

ان سے کھولی گئیں جو باتیں جوڑتے تھے خواہ مخواہ وہی آخرت میں سب سے زیادہ نقصان

الْآخِرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآخَبْتُوا

میں ہیں ۷۴۳ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اپنے رب کی طرف

إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ مَثَلُ

رجوع لائے وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے دونوں

الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْنَىٰ وَالْأَصْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالسَّمِيعُ هَلْ يَسْتَوِينَ

فریق ۷۴۴ کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ۷۴۵ کیا ان دونوں کا حال

مَثَلًا أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ ۝ إِنِّي لَكُمْ

ایک سا جو ۷۴۶ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ۷۴۷ کس تمھارے لئے

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۝ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

میرج ڈرسانا والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بیشک میں تم پر ایک مصیبت طاری کرنے کے عذاب سے ڈرتا

يَوْمَ إِلَٰهٍ ۝ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرِيكَ إِلَّا

ہوں ۷۴۸ تو اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرِيكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاؤُنَا بَادِيَ

ہیں ۷۴۹ اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمھاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے ۷۵۰ سرسری نظر سے

الرَّأْيِ وَمَا نَرِي لَكُمْ عَلَيْكُمْ مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَحْنُكُمْ كُنُزٍ ۝

۷۵۱ اور ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے ۷۵۲ بلکہ ہم تمہیں ۷۵۰ محبوباً خیال کرتے ہیں

رسول کی فرمانبرداری سے ہے مال و منصب و پیشے کو اس میں دخل نہیں دینا نزدیک سیرت پیشہ ور کو نظر حقارت سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے ۷۵۰ یعنی بغیر غور و فکر کے مال اور ریاست میں ان کا یہ قول بھی جہل تھا کیونکہ اللہ کے نزدیک بندے کے لئے ایمان و طاعت سبب فضیلت ہے نہ کہ مال و ریاست ۷۵۱ نبوت کے دعویٰ میں اور تمھارے متبعین کو اس کی تصدیق میں۔







۷۲ اس کو عذاب کرنے سے اپنی ناسی عذاب کو روک سکے گا نہ اس سے بچ سکے گا ۷۱ آخرت میں وہی تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا ۷۰ اور اس طرح خدا کے

ہو ۱۱

۳۲۶

و مامن دآبہ ۱۲

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيَكُمْ بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۷۰

بولا وہ تو اللہ تم پر لائے گا اگر چاہے اور تم تمہارا نہ سکے گا ۷۱ اور

لَا يَنْفَعُكُمْ نَصِيحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَأَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ

تمہیں میری نصیحت نفع نہ دے گی اگر میں تمہارا نبھلا چاہوں جبکہ اللہ

يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۷۱

تمہاری گمراہی چاہے وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف پھرو گے ۷۲ کیا کہتے ہیں کہ انھوں نے

أَفْتَرَاهُ قُلْ إِنْ أَفْتَرَيْتُهُ فَعَلَىٰ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا

اپنے جی سے بنالیا ۷۳ تم فرماؤ اگر میں نے بنالیا ہوگا تو میرا گناہ مجھ پر ہے اور میں تمہارے گناہ سے

تُجْرِمُونَ ۷۲ وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

الگ ہوں اور نوح کو وحی ہوئی کہ تمہاری قوم سے مسلمان نہ ہوں گے

إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۷۳ وَأَصْنَعِ

مگر جتنے ایمان لاپکے تو غم نہ کھا اس پر جو وہ کرتے ہیں ۷۴ اور کشتی

الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيُنَا وَلَا تَخَاطَبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا

بنائو ہمارے سامنے ۷۵ اور ہمارے حکم سے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا ۷۶

إِنَّهُمْ مُّعْرِضُونَ ۷۴ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكَلَّمَا مَرْعَلِيهِ مَلَأْنَاهُ

وہ ضرور ڈوبے جائیں گے ۷۷ اور نوح کشتی بناتا ہے اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے

قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنِّي فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ

اس پر ہنستے ۷۸ بولا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے ۷۹ جیسا تم

كَمَا تَسْخَرُونَ ۷۵ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۷۹ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ

ہنستے ہو ۸۰ تو اب جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اُسے رُموا کرے ۸۱

کلام اور اس کے احکام ماننے سے گزر کرتے ہیں اور اس کے رسول پر بہتان اُٹھاتے ہیں اور ان کی طرف افتراء کی نسبت کرتے ہیں جن کا عداوت پر اچھڑاؤ تھا وہ جنت تو یہ سے ثابت ہو چکا ہے لہذا اب ان سے وہ ضرور اس کا وبال آئے گا لیکن بعد اللہ میں صادق ہوں تو تم سمجھ لو کہ تمہاری تکذیب کا وبال تم پر پڑے گا۔

۷۱ یعنی کفر اور آپ کی تکذیب اور آپ کی ایذا کیونکہ اب آپ کے اعدائے انتقام لینے کا وقت آگیا۔

۷۲ ہماری حفاظت میں ہماری تعظیم سے یعنی ان کی شفاعت اور

دفع عذاب کی دعا نہ کرنا کیونکہ ان کا غرق مقدر ہو چکا ہے۔

۷۳ حدیث شریفہ میں ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

بچھڑاؤ کوئی بچہ پیدائے ہوا اس سے پہلے جو بچے پیدائے ہو چکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور انھوں نے بھی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ و

السلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور نوح علیہ الصلوٰۃ و السلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے۔

۷۴ اور کہتے اے نوح کیا کرتے ہو آپ فرماتے ایسا مکان بنانا ہوں جو پانی پر

چلے یس کرہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں بناتے تھے جہاں دور دور تک پانی

نہ تھا اور وہ لوگ تسخر سے یہی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہو گئے۔

۷۵ تمہیں ہلاک ہونا دیکھا۔

۷۶ کشتی دیکھ کر مودی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی اس کی لمبائی تین سو گز چوڑائی پچاس گز اونچائی تیس گز تھی (اس میں اور بھی اقوال ہیں) اس کشتی میں تین درجے

بنائے گئے تھے طبقہ زیریں میں وحوش اور درندہ اور ہوام اور درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حامل تھا اور کھانے وغیرہ کا سامان تمہارے ہنسنے اور ہنسی کے طبقہ میں تھے (خازن و مزارک) وغیرہ ۷۷ دنیا میں اور وہ عذاب غرق ہے



۹۵ یعنی عذاب آخرت ۹۵ عذاب و ہلاک کا ۹۵ اور پانی نے اس میں سے جوش مارا تو رے زمین مراد ہے یا یہی نور جس میں روٹی پکائی جاتی ہے اس میں بھی چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ نور تھکر کا تھا حضرت خوا کا جو آپ کو ترک میں پونچا تھا اور وہ یا شام میں تھا یا ہند میں اور نور کا جوش مارنا عذاب آنے کی علامت تھی۔

۹۶ یعنی اُن کے ہلاک کا حکم ہو چکا ہے اور اُن سے مراد آپ کی بی بی و اعلیٰ جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ کا بیٹا کنعان ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو سوار کیا جانور آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ زبر اور بائیں مادہ پر پڑتا تھا اور آپ سوار کرتے جاتے تھے۔

۹۷ مقاتل نے کہا کہ کل مردود عورت بہتر تھے اور اس میں اور اقوال بھی ہیں صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان کی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے۔

۹۸ یہ کہتے ہوئے کہ۔ ۹۹ اس میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہیے جب کوئی کام کرنا چاہے تو اس کو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور وہ سب فلاح ہو بخاک لے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام جاتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ فرماتے تھے کشتی چلے لگتی تھی اور جب جاتے تھے کہ ٹھہر جائے بسم اللہ فرماتے تھے ٹھہر جاتی تھی۔

۱۰۰ چالیس شب دروز آسمان سے مینہ برستا رہا اور زمین سے پانی اُبلتا رہا یہاں تک کہ تمام پہاڑ غرق ہو گئے۔

۱۰۱ یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے جدا تھا آپ کے ساتھ سوار نہ ہوا تھا۔

وَيَحُلْ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۹۵ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ

اور اترتا ہے وہ عذاب جو ہمیشہ رہے ۹۵ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا ۹۵ اور نور التَّنُّورُ ۹۶ لَقْنَا أَحْمِلَ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ

۹۶ ہم نے فرمایا کشتی میں سے ایک جوڑا زودادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہو ۹۶ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ

ان کے سوا اپنے گھروالوں اور باقی مسلمانوں کو اور اس کے ساتھ مسلمان نہ تھے إِلَّا لَاقِلِيلٌ ۹۷ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ فَجَرَبَهَا وَمُرْسَهَا

مگر تھوڑے ۹۷ اور بولا اس میں سوار ہو ۹۷ اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ۹۷ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۹۸ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۚ

بیشک میرا رب ضرور بخشتے والا مہربان ہے اور وہی انھیں لے جا رہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ ۹۸ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يُبْنَىٰ ارْكَبْ مَعَنَا

اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا ۹۸ اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ ۹۹ قَالَ سَاوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي

اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ۹۹ بولا اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ ۚ

بچالے گا کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچالے والا نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ۱۰۰ وَقِيلَ يَا رَجُلُ

اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا ۱۰۰ اور حکم فرمایا گیا کہ لے زمین اِبْلَعِي مَاءً ۚ وَاسْبَاءُ أَقْلَعِي وَغِيضَ الْمَاءِ وَقُضِيَ الْأَمْرُ

اپنا پانی نگل لے اور لے آسمان ٹھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام ہوا

۱۰۱ کہ ہلاک ہو جائے گا یہ لڑکا منافق تھا اپنے والد پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اور باطن میں کافروں کے ساتھ متفق تھا (حسینی) ۱۰۲ جب طوفان اپنی نہایت پرہیزگاری اور کفار غرق ہو چکے تو حکم آہی آیا۔



۹۵۹ چھ مہینے تمام زمین کا طواف کر کے ۹۶۰ جو موصل یا شام کے حدود میں واقع ہے حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی کوہ جودی پر بٹھری تو آپ نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اسے تمام ساتھیوں کو بھی روزے کا حکم فرمایا۔

ہود ۱۱

۳۲۸

وما من دابة الا

وَأُتُوا عَلَى الْجُودَىٰ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۹۵﴾

اور کشتی ۹۵۹ کوہ جودی پر بٹھری ۹۶۰ اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ اور

نَادَىٰ نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ

نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے ۹۶۱ اور بیشک تیرا وعدہ

الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَكَمِينَ ﴿۹۶﴾ قَالَ يَنْوَحُهُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ

سچا ہے اور تو سب سے بڑا حکم والا ۹۶۲ فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ۹۶۳

إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ

بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں ۹۶۴

إِنِّي أَعْطُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۹۷﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن عرض کی اے رب میرے تیری پناہ چاہتا

أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَلَا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ

ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا تجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیباں کار

الْخَسِرِينَ ﴿۹۸﴾ قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ

ہو جاؤں فرمایا اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ ۹۸۱ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ

مِمَّنْ مَّعَكَ وَأُمَمٌ سَمِعُوا نَجْوَىٰ نَبِيِّكَ يَوْمَئِذٍ وَنَادَىٰ بِأَنِيبٍ ﴿۹۹﴾

کے کچھ گروہوں پر ۹۸۲ اور کچھ گروہ ہیں جنہیں تم دنیا بڑے دینگے ۹۹۱ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ۹۹۲

مِنْ أَتْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ

یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں ۹۹۳ انہیں نہ تم جانتے تھے نہ تمہاری قوم

مِنْ قَبْلِ هَٰذَا فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۱۰۰﴾ وَإِلَىٰ عَادِ أَخَاهُمْ

اس ۱۰۰۱ سے پہلے تو صبر کرو ۱۰۰۲ بیشک بھلا انجام پر ہیزگاروں کا ۱۰۰۳ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم

۹۶۱ اور تو نے مجھ سے میرے اور

میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا کہ

۹۶۲ تو اس میں کیا حکمت ہے شیخ

ابومنصور راتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا

کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے

آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر

کردیتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے

نجات کی دعا نہ کرتے (مدارک)۔

۹۹۱ اس سے ثابت ہوا کہ نسب قرابت

سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔

۹۹۲ اگر وہ مانگنے کے قابل ہے یا نہیں۔

۹۹۳ ان برکتوں سے آپ کی ذریت اور

آپ کے متبعین کی کثرت مراد ہے کہ کثرت

انبیاء اور ائمہ دین آپ کی نسل پاک سے

ہوئے ان کی نسبت فرمایا کہ یہ برکت

۱۰۰۱ محمد ابن کعب خزاعی نے کہا کہ ان

گروہوں میں قیامت تک ہونے والا ہر

ایک مومن داخل ہے۔

۱۰۰۲ اس سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے بعد پیدا ہونے والے

کا فرگروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان

کی میعادوں تک فراخی عیش اور وسعت

رزق عطا فرمائے گا۔

۱۰۰۳ آخرت میں۔

۱۰۰۴ یہ خطاب سید عالم ﷺ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا۔

۱۰۰۵ خبر دینے۔

۱۰۰۱ اپنی قوم کی ایذاؤں پر جیسا کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کی ایذاؤں پر صبر کیا ۱۰۰۲ کہ دنیا میں مظفر ومنصور اور آخرت میں مثاب وماجور۔



۱۹۔ نبی بنا کر بھیجا حضرت ہود علیہ السلام کو اخ باعتبار نسب فرمایا گیا اسی لئے حضرت مترجم قدس سرہ نے اس لفظ کا ترجمہ ہم قوم کیا اَعْلٰی اللّٰہ مَعْلَمَہ ۱۱ اس کی توحید کے مقتدر ہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ۱۱۱ جوتوں کو خدا کا شریک بتاتے ہو ۱۱۲ جتنے رسول تشریف لائے سب نے اپنی قوموں سے یہی فرمایا اور نصیحت خالصہ وہی ہے جو کسی طمع سے نہ ہو ۱۱۳ اتنا سمجھ سکو کہ جو محض بے غرض نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً خیر خواہ اور سچا ہے باطل کا جو کسی کو گمراہ کرتا ہے ضرور کسی نہ کسی غرض اور کسی نہ کسی مقصد سے کرتا ہے اس سے حق و باطل میں بہ آسانی تمیز کی جاسکتی ہے ۱۱۴ ایمان لا کر جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ نے ان کے کفر و ممانہت دیکھ کر ۱۲

کردی اور نہایت شدید قوط نمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بائیکاٹ کر دیا جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ کے رسول لائیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کر کے تازہ زندگی عطا فرمائے گا اور قوت و اولاد دے گا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ امیر معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ مجھے اولاد دے آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا اس کی برکت سے اس شخص کے گس بیٹے ہوئے یہ خبر حضرت معاویہ کو ہوئی تو انھوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دیا کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام سے نیاز حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا امام نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو انھوں نے فرمایا یٰزَکُمُ اللّٰہُ اِنِّیْ قَوْتُکُمْ اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد مجھد کُفُّوْا مَآوِیَ وَبَیْنِ فَاکِیْ کثرت رزق اور حصول اولاد کے لئے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔ ۱۱۵ مال و اولاد کے ساتھ۔ ۱۱۶ میری اولاد سے۔

هُودًا قَالَ یَقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرِہٖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۵ یَقَوْمِ لَا اَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِنْ اَجَرِیْ اِلَّا عَلَی الْمَفْتَرِیْ ۱۱ اے قوم میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری مزدوری تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ۱۱ تو کیا تمھیں عقل نہیں ۱۱۲ اور اے میری قوم اپنے رب سے معافی چاہو ۱۱۳ پھر تَوْبُوْا اِلَیْہِ یُرْسِلِ السَّمَآءُ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْکُمْ قُوَّةً اِلَی قُوَّتِکُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ۱۴ اے ہود تم کوئی دلیل لے کر ہمارے پاس نہ آئے ۱۱۵ اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو ۱۱۶ بولے اے ہود تم کوئی دلیل لے کر ہمارے پاس نہ آئے ۱۱۷ اِنْ یَتَّکِبْ اِلَیْہِ التَّیْنَا عَنْ قَوْلِکَ وَمَا مَحْنُ لَکَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۱۵ اور تم خالی تھامے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے کے نہیں نہ تمھاری بات پر یقین لائیں اِنْ تَقُوْلُ اِلَّا اَعْتَرٰکَ بَعْضُ الْیَہْتِنَا سُوْءٌ قَالَ اِنِّیْ اُشْہِدُ ۱۶ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی خدا کی تمھیں بری جھپٹ پہنچی ۱۶ اکہا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم اللہ و اَشْہِدُ وَاِنِّیْ بِرَیِّیْ عَمَّا تُشْرِکُوْنَ ۱۷ مِنْ دُوْنِہٖ فٰکِیْدُوْنِیْ ۱۸ سب گواہ ہو جاؤ کہ میں نیز انھوں ان سب سے جنھیں تم اللہ کے سوا اسکا شریک ٹھہراتے ہو تم سب مل کر میرا چاہو ۱۱۹ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظَرُوْنَ ۱۹ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ ۲۰ پھر مجھے مصلحت نہ دو ۱۲۱ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمھارا رب مَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا ہُوَ اَخَذَ بِنَاصِیَتِہَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۲۱ کوئی چلنے والا نہیں ۱۲۱ جس کی چوٹی اُس کے قبضہ قدرت میں نہ ہو ۱۲۲ بیشک میرا رب سیدھے راستہ پر چلتا ہے

۱۱۷ جو تمھارے دعوے کے صحت پر دلالت کرتی اور یہ بات انھوں نے بالکل غلط اور جھوٹ کہی تھی حضرت ہود علیہ السلام نے انھیں جو معجزات دکھائے تھے ان سب سے منکر گئے ۱۱۸ یعنی تم جوتوں کو برا کہتے ہو اس لئے انھوں نے تمھیں دیوانہ نہ کر دیا مراد یہ ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہو یہ دیوانگی کی باتیں ہیں (معاذ اللہ) ۱۱۹ یعنی تم اور وہ جنھیں تم معبود سمجھتے ہو سب مل کر مجھے ضرر پہنچانے کی کوشش کرو ۱۲۰ مجھے تمھاری اور تمھارے معبودوں کی اور تمھاری مکالموں کی کچھ پرواہ نہیں اور مجھے تمھاری شوکت و قوت سے کچھ اندیشہ نہیں جن کو تم معبود کہتے ہو وہ مجاہدے جان میں نہ کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر ان کی کیا حقیقت کہ وہ مجھے دیوانہ کر سکتے یہ حضرت ہود علیہ السلام کا مجوزہ ہے کہ آپ نے ایک زبردست جبار صاحب قوت و شوکت قوم سے جو آپ کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصل اخوت نہ کیا اور وہ قوم باوجود انتہائی عداوت اور دشمنی کے آپ کو ضرر پہنچانے سے عاجز رہی ۱۲۱ اس میں بنی آدم اور حیوان سب آگئے ۱۲۲ یعنی وہ سب کا مالک ہے اور سب پر غالب اور قادر و متصرف ہے۔



۱۲۳ اور حجت ثابت ہو چکی ۱۲۴ یعنی اگر تم نے ایمان سے اعراض کیا اور جو احکام میں تمہاری طرف لایا ہوں انہیں قبول نہ کیا تو انہیں ہلاک کرے گا اور بجائے تمہارے

ایک دوسری قوم کو تمہارے دیار و اموال کا والی بنائے گا جو اس کی توحید کے معتقد ہوں اور اس کی عبادت کریں۔

۱۲۵ کیونکہ وہ اس سے پاک ہے کہ اسے کوئی عزیز پونج سکے لہذا تمہارے اعراض کا جو مندر ہے وہ تمہیں کو پہنچے گا۔

۱۲۶ اور کسی کا قول فعل اس سے مخفی نہیں جب قوم ہود نصیحت پذیر نہ ہوئی تو بارگاہ قدیر برحق سے ان کے عذاب کا حکم نافذ ہوا۔

۱۲۷ جن کی تعداد چار ہزار تھی۔

۱۲۸ اور قوم عاد کو ہوا کے عذاب سے ہلاک کر دیا۔

۱۲۹ یعنی جیسے مسلمانوں کو عذاب دنیا سے بچایا ایسے ہی آخرت کے۔

۱۳۰ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اور تِلْكَ اشارہ ہے قوم عاد کی قبور و آثار کی طرف مقصد یہ ہے کہ زمین میں چلو انہیں دیکھو۔

اور عبرت حاصل کرو۔

۱۳۱ بھیجا تو حضرت صالح۔

۱۳۲ اور اس کی وحدانیت مانو۔

۱۳۳ صرف وہی ستحق عبادت ہو کیونکہ

۱۳۴ تمہارے جد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ

والسلام کو اس سے پیدا کر کے اور تمہاری

نسل کی اصل نطفوں کے مادوں کو اس

سے بنا کر۔

۱۳۵ اور زمین کو تم سے آباد کیا ضحاک

نے اسْتَعْمَرَ کٹر کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ

تمہیں طویل عرصے میں حتیٰ کہ ان کی عمریں تین

سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوئیں

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي

پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں پہنچا چکا جو تمہاری طرف لے کر بھیجا گیا ۱۲۳ اور میرا رب تمہاری جگہ اوروں

قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا إِنْ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

کو لے آئے گا ۱۲۴ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے ۱۲۵ بے شک میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے

حَفِظٌ ۵۷ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

۱۲۶ اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہود اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو ۱۲۷ اپنی رحمت

بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَنَجَّيْنَاهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۵۸ وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا

فرما کر بچا لیا ۱۲۸ اور انہیں ۱۲۹ سخت عذاب سے نجات دی اور یہ عاد ہیں ۱۳۰ کہ اپنے

بَايَتْ رَبَّهُمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرًا كِبَارًا عَنِدَ ۵۹

رب کی آیتوں سے منکر ہوئے اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے

وَاتَّبَعُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ إِلَّا إِنْ عَادَا

اور ان کے پیچھے گئی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن سن لو بے شک عاد اپنے

كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۖ أَلَا بُعْدُ إِلَّا عَادَ قَوْمُ هُودٍ ۖ وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ

رب سے منکر ہوئے ارے دور ہوں عاد ہود کی قوم اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم

صَلِحًا قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنشَأَكُمْ

صالح کو ۱۳۱ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ۱۳۲ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ۱۳۳ اس نے تمہیں

مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ ۖ

زمین سے پیدا کیا ۱۳۴ اور اس میں تمہیں بسایا ۱۳۵ تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ

إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۖ قَالُوا يَصْلِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ

بیشک میرا رب قریب ہر دعا سننے والا ۱۳۶ بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونا ہمارا معلوم ہوتے تھے ۱۳۷

۱۳۸ اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی

برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں آپ سے منقطع ہو گئیں اور کہنے لگے۔

۱۳۹ اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی



۱۳۷ حکمت و نبوت عطا کی۔

۱۳۸ رسالت کی تبلیغ اور بت پرستی سے روکنے میں۔

۱۳۹ یعنی مجھے تمہارے خدائے کا تجربہ اور زیادہ ہوگا۔

۱۴۰ قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ

الصلوة والسلام سے معجزہ طلب

کیا تھا (جس کا بیان سورہ اعراف

میں ہو چکا ہے) آپ نے اللہ تعالیٰ

سے دعا کی تو پتھر سے حکم الہی ناکہ

(اوٹنی) پیدا ہوا یہ ناکہ ان کے لئے

آیت و معجزہ تھا اس آیت میں اس

ناکہ کے متعلق احکام ارشاد فرمائے

گئے کہ اُسے زمین میں چرنے دو

اور کوئی آزار نہ پہونچاؤ ورنہ دنیا

ہی میں گرفتار عذاب ہو گئے اور

مہلت نہ پاؤ گئے۔

۱۴۱ حکم الہی کی مخالفت کی اور

چپار شنبہ کو۔

۱۴۲ یعنی جہنم تک جو کچھ دنیا کا

عیش کرنا ہے کر لو شنبہ کو تم پر

عذاب آئے گا پہلے روز تمہارے

چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے

روز سرخ اور تیسرے روز یعنی

مجدہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب

نازل ہوگا۔

۱۴۳ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۱۴۴ ان بلاؤں سے۔

۱۴۵ یعنی ہوناک آواز نے جس

کی ہیبت سے ان کے دل بھٹ گئے

اور وہ سب کے سب مر گئے۔

هَذَا اَتَتْهُنَا اَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اَبَاؤُنَا وَاِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا

کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بیشک جس بات کی طرف ہمیں بلا تے ہو تم اس سے

اِلَيْهِ مُرِيبٌ ۝۱۰ قَالَ يَقَوْمِ اَرَأَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ

ایک بڑے ہو کا ڈالنے والے شک میں ہیں بولا میری قوم بھلا تاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے

رَبِّي وَاتَّبَعِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ اِنْ عَصَيْتُ

مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ۱۳۷ تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں ۱۳۸

فَمَا تَزِيدُ وُنَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ۝۱۱ وَيَقَوْمِ هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ اٰيَةٌ

تو تم مجھے سوا نقصان کے کچھ نہ بڑھاؤ گے ۱۳۹ اور میری قوم یہ اللہ کا ناکہ ہے تمہارے لئے نشانی

فَذُرُّوهَا تَاْكُلْ فِيْ اَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمْسُوْهَا بِسَوْءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اُسے بری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک

عَذَابٍ قَرِيْبٍ ۝۱۲ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ

عذاب پہنچے گا ۱۴۰ تو انہوں نے ۱۴۱ اس کی کوچیں کاٹیں تو صالح نے کہا اپنے گھروں میں تین دن اور

اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعَدُّ غَيْرُ مَكْدُوْبٍ ۝۱۳ فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا

برت لو ۱۴۲ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا ۱۴۳ پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے صالح اور اس کے ساتھ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيٍ يَوْمَئِذٍ اِنَّ

کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر ۱۴۴ بچایا اور اس دن کی رسوائی سے بیشک

رَبِّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝۱۵ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا الصَّيْحَةَ فَاصْبَحُوْا

تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑنے آیا ۱۴۵ تو صبح اپنے

فِيْ دِيَارِهِمْ جُثَيِّنَ ۝۱۶ كَانَ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَا اِنَّ شَمُوْدًا

گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے سن لو بے شک ثمود



۱۲۶ سادہ و نوجوانوں کی حسین شکلوں میں حضرت اسحق و حضرت یعقوب علیہما السلام کی پیدائش کا ۱۲۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۱۲۸ مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت ہی مہمان نواز تھے بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ روز سے کوئی مہمان نہ آیا تھا آپ اس غم میں تھے ان مہمانوں کو دیکھتے ہی آپ نے ان کے لئے کھانا لالے میں جلدی فرمائی چونکہ آپ کے یہاں گائیں بکثرت تھیں اس لئے پچھڑے کا بھنا ہوا گوشت سامنے لایا گیا فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دسترخوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ اس کو پسند فرماتے تھے گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنت ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو مزید ثواب پائیں۔ ۱۲۹ عذاب کرنے کے لئے۔ ۱۳۰ حضرت سارہ پس پردہ۔ ۱۳۱ اس کے فرزند۔ ۱۳۲ حضرت اسحق کے فرزند۔ ۱۳۳ حضرت سارہ کو خوشخبری دینے کی وجہ یہ تھی کہ اولاد کی خوشی عورتوں کو مردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام موجود تھے اس بشارت کے ضمن ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرت سارہ کی عمر اتنی دراز ہوگی کہ وہ پورے کوسم دیکھیں گی۔ ۱۳۴ میری عمر نوے سے ستواڑھ ہو چکی ہے ۱۳۵ جن کی عمر ایک سو بیس سال تھی ہو گئی ہے۔ ۱۳۶ فرشتوں کے کلام کے منہ یہ ہیں کہ تمہارے لئے کیا جائے تعجب ہے تم اس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارق عادات اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا موزن بنا ہوا ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ یہاں اہل بیت میں داخل ہیں ۱۳۷ یعنی کلام و سوال کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جملہ یہ تھا کہ آپ نے فرشتوں سے فرمایا کہ قوم لوط کی بستیوں میں اگر چاہا ایماندار ہوں تو بھی انہیں ہلاک کرو گے فرشتوں نے کہا نہیں فرمایا اگر چالیس ہوں انھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ نے فرمایا اگر تیس ہوں انھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ اس طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگر ایک مسلمان موجود ہو تب ہلاک کر دو گے انھوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اس میں لوط علیہ السلام ہیں اس پر فرشتوں نے کہا ہمیں معلوم ہے جو دہال میں ہم حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو پائیں گے سوائے انکی عورت کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر و معاصی سے باز آنے کے لئے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے ۱۳۸ ان صفات سے آپ کی رقت قلب اور آپ کی رافت و رحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مباحثہ کا سبب ہوئی فرشتوں نے کہا۔

وما من دابة الا

۳۳۲

ہود ۱۱

كُفَرُوا رَبَّهُمْ اَلَا بَعْدَ الشُّوَدِّ ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ

اپنے رب سے منکر ہوئے ارے لعنت ہو مشرکوں اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ۱۲۶

بِالبُّشْرِى قَالُوْا سَلٰمًا قَال سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعَجَلٍ

مزدہ لے کر آئے بولے سلام کہا ۱۲۷ السلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک پچھڑا بھٹالے آئے

حَنِیْدٍ ۚ فَلَمَّا رَاْ اَیْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكَرَهُمْ وَاَوْجَسَ

۱۲۸ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری سمجھا اور جی جی میں

مِنْهُمْ خِیْفَةً ۚ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰی قَوْمٍ لُّوْطٍ ۚ وَاَمْرًاۤتُہٗ

ان سے ڈرنے لگا بولے ڈرئے نہیں ہم قوم لوط کی طرف ۱۲۹ بھیجے گئے ہیں اور اس کی بی بی

قَائِمَةً قَضٰیكَتْ فَبَشِّرْنٰہَا بِاسْحٰقَ ۚ وَمِنْ وَّرَآءِ اسْحٰقَ یَعْقُوْبُ ۚ

۱۳۰ اٹھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے ۱۳۱ اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے ۱۳۲ یعقوب کی ۱۳۳

قَالَتْ یٰوٰیْلَیَّ اَیُّ اَلَدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلٰی شَيْخًا طٰلٍ هٰذَا

بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں ۱۳۴ اور یہیں میرے شوہر بوڑھے ۱۳۵ بیشک یہ تو اچنبہ

لَشَیْءٍ عَجِیْبٍ ۚ قَالُوْا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ

کی بات ہے فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اجنبی کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی

بَرَکَتُہٗ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَبِیْدٌ مُّجِیْدٌ ۚ فَلَمَّا ذَهَبَ

برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک ۱۳۶ وہی ہے سب خوبیوں والاغت والا پھر جب ابراہیم

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ السَّرُوْعَ وَاَجَآءَتْہٗ الْبُّشْرِى یُجَادِلُنَا فِی قَوْمٍ

کاخوت زائل ہوا اور اُسے خوش خبری ملی ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا

لُوْطٍ ۚ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَاہٌ مُّنِیْبٌ ۚ یٰاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ

۱۳۷ بیشک ابراہیم تحمل والا بہت آہستہ کرنے والا رجوع لایا ہوا ہے ۱۳۸ اے ابراہیم اس خیال میں

ہوا کہ یہاں اہل بیت میں داخل ہیں ۱۳۷ یعنی کلام و سوال کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جملہ یہ تھا کہ آپ نے فرشتوں سے فرمایا کہ قوم لوط کی بستیوں میں اگر چاہا ایماندار ہوں تو بھی انہیں ہلاک کرو گے فرشتوں نے کہا نہیں فرمایا اگر چالیس ہوں انھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ نے فرمایا اگر تیس ہوں انھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ اس طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگر ایک مسلمان موجود ہو تب ہلاک کر دو گے انھوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اس میں لوط علیہ السلام ہیں اس پر فرشتوں نے کہا ہمیں معلوم ہے جو دہال میں ہم حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو پائیں گے سوائے انکی عورت کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر و معاصی سے باز آنے کے لئے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے ۱۳۸ ان صفات سے آپ کی رقت قلب اور آپ کی رافت و رحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مباحثہ کا سبب ہوئی فرشتوں نے کہا۔



عَنْ هَذَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ لَأِيْهُمْ عَذَابٌ

نہ بے شک تیرے رب کا حکم آچکا اور بے شک ان پر عذاب آنے والا ہے کہ

غَيْرُ مُرْدُوْدٍ ۖ وَلَبَّأْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سَيِّئًا ۚ وَضَاقَ

پھیرا نہ جائے گا اور جب لوط کے یہاں ہمارے فرشتے آئے ۱۵۹ اسے ان کا غم ہوا اور

بِهِمْ ذُرْعًا ۚ وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ۖ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ

ان کے سبب دل تنگ ہوا اور بولایہ بڑی سختی کا دن ہے ۱۶۰ اور اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی

إِلَيْهِ ۚ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يٰقَوْمِ هَلْؤُلَاءِ

آئی اور انھیں آگے ہی سے بُرے کاموں کی عادت پڑی تھی ۱۶۱ کہا اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں

بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَلَا تَخْزَوْا فِي ضَيْفِي ۚ

میں یہ تمھارے لئے ستمی ہیں تو اللہ سے ڈرو ۱۶۲ اور مجھے میرے مہانوں میں رسوا نہ کرو

أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۚ قَالُوا الْقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي

کیا تم میں ایک آدمی بھی نیک چلن نہیں بولے تمہیں معلوم ہے کہ تمھاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی

بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۚ قَالَ لَوْ أَنَّ لِيْ بِكُمْ

حق نہیں ۱۶۳ اور تم ضرور جانتے ہو جو ہماری خواہش ہے بولے اے کاش مجھے تمھارے مقابل

قُوَّةٌ أَوْ آوِيٌّ إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۚ قَالُوا يٰلُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا ۱۶۴ فرشتے بولے اے لوط ہم تمھارے اب کے بھیجے ہوئے

لَنْ يَصْلُوْا إِلَيْكَ فَآسِرْ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ

ہیں ۱۶۵ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے ۱۶۶ تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ اور تم میں کوئی پیچھے نہ

أَحَدٌ إِلَّا أَمْرًا تَكُ ۚ إِنَّهُ مُصِيبُهُمَا مَا أَصَابَهُمَا ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمْ

نہ دیکھے ۱۶۷ سوائے تمھاری عورت کے اسے بھی وہی پہنچنا ہے جو انھیں پہنچے گا ۱۶۸ بیشک ان کا وعدہ صبح کے

۱۵۹ حسین صورتوں میں اور حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی بیہوشی اور جمال کو دیکھا تو قوم کی خیانت و بد عملی کا خیال کر کے ۱۶۰ مروی ہے کہ ملائکہ کو حکم آئی یہ تمھارا وہ قوم لوط کو اس وقت تک ہلاک نہ کریں جب تک کہ حضرت لوط علیہ السلام خود اس قوم کی بد عملی پر چار مرتبہ گواہی نہ دیں چنانچہ جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام سے ملے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس بستی والوں کا حال معلوم نہ تھا فرشتوں نے کہا ان کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ عمل کے اعتبار سے روئے زمین پر یہ بدترین بستی ہے اور یہ بات آپ نے چار مرتبہ فرمائی حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عورت جو کافروہ تھی نکلی اور اس نے اپنی قوم کو جاکر خبر دی کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں ایسے خورد اور حسین مہمان آئے ہیں جن کی مثل اب تک کوئی شخص نظر نہیں آیا۔

۱۶۱ اور کچھ شرم و حیا باقی نہ رہی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے۔

۱۶۲ اور اپنی بیٹیوں سے تمنع کرو کہ یہ تمھارے لئے حلال ہے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگوارہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسن اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور رعیت سیکھیں۔

۱۶۳ یعنی ہمیں ان کی طرف رغبت نہیں ۱۶۴ یعنی مجھے اگر تمھارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا ایسا قبیلہ رکھتا جو میری مدد کرتا تو تم سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا تھا اور اندر سے یہ گفتگو فرما رہے تھے قوم نے چاہا کہ دیوار توڑے فرشتوں نے آپ کا رخ و مضبوط دیکھا تو۔

۱۶۵ تمھارا یہ مضبوط ہے ہم ان لوگوں کو عذاب کرنے کے لئے آئے ہیں تم دروازہ کھول دو اور ہمیں اور انھیں چھوڑ دو ۱۶۶ اور تمہیں کچھ غم نہیں پہنچا سکتے

حضرت نے دروازہ کھول دیا قوم کے لوگ مکان میں گھس آئے حضرت جبریل نے حکم آئی اپنا بازو ان کے منہ پر مارا سب اندھے ہو گئے اور حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان سے نکل کر بھاگے انھیں راستہ نظر نہیں آتا تھا اور یہ کہتے جاتے تھے ہائے ہائے لوط کے گھر میں بڑے جادوگر ہیں انھوں نے ہمیں جادو کر دیا فرشتوں نے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا ۱۶۷ اس طرح آپ کے گھر کے تمام لوگ چلے جائیں ۱۶۸ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا یہ عذاب کب ہوگا حضرت جبریل نے کہا۔



۱۶۹ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اس سے جلدی چاہتا ہوں حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ۱۷۰ یعنی الٹ دیا اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے قوم

ہو ۱۱

۳۳۴

وما من دابة الا

الصُّبْحُ الْيَسُّ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ۝ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا

وَسَافِلَهَا ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنصُودٍ ۝ مَّسْوُومَةٍ ۝  
وقت ہر ۱۶۹ کیا صبح قریب نہیں پھر جب ہمارا حکم آیا تم نے اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا  
کر دیا ۱۷۰ اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے جو نشان کئے ہوئے

عَنْدَرِكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ۝ وَالِیٰ مَدِیْنٍ أَخَاهُمْ

شُعَيْبًا ۝ قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۝ وَلَا تَقْصُوا

الْمِيزَانَ ۝ وَالْمِيزَانِ إِنِّیْٓ أَرَكُم بِخَيْرٍ ۝ وَإِنِّیْٓ أَخَافُ عَلَیْكُمْ

عَذَابَ یَوْمٍ مَّحِیْطٍ ۝ ۝ وَلِیَقَوْمٍ أَوْفُوا الْمِيزَانَ ۝ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ

وَلَا تَبْخُسُوا النَّاسَ أَشْیَاءَهُمْ وَلَا تَعْتُوا فِی الْأَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝  
اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو

بَقِیَّتُ اللَّهِ خَیْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَمَا أَنَا عَلَیْكُمْ

بِحَفِیْظٍ ۝ ۝ قَالُوا یٰ شُعَیْبُ أَصَلَوْتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ تَتْرُكَ مَا یَعْبُدُ

أَبَاؤُنَا أَوْ أَنْ تَفْعَلَ فِی أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِیْمُ

خداؤں کو چھوڑیں ۱۷۱ یا اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں ۱۷۲ ہاں جی تمہیں بڑے عقلمند

لوٹ کے شہر جس طبقہ زمین پر تھے اس کے نیچے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں جا رہا آدمی بستے تھے اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا پھر اس لمبائی سے اس کو اونڈھا کر کے پٹھا۔

۱۷۱ ان پتھروں پر ایسا نشان تھا جس سے وہ دوسروں سے ممتاز تھے قتادہ نے کہا کہ ان پر سرخ خطوط تھے حسن و سدی کا قول ہے کہ ان پر مہر لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی اس کا نام اس پتھر پر لکھا تھا۔

۱۷۲ اہم نے بھیجا باشندگان شہر۔ ۱۷۳ آپ نے اپنی قوم سے۔ ۱۷۴ پہلے تو آپ نے توحید و عبادت کی ہدایت فرمائی کہ وہ تمام امور میں سب سے اہم ہے اس کے بعد جن عادات و عبادت میں وہ مبتلا تھے اُس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا۔

۱۷۵ ایسے حال میں آدمی کو چاہئے کہ نعمت کی شکر گزاری کرے اور دوسروں کو اپنے مال سے فائدہ پہنچائے نہ کلان کے حقوق میں کمی کرے ایسی حالت میں اس خباثت کی عادت سے اندیشہ ہے کہ کہیں اس عادت سے محروم نہ کر دیئے جائو ۱۷۶ کہ جس سے کسی کو رہائی میسر نہ ہو

اور سب کے سب ہلاک ہو جائیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دن کے عذاب سے عذاب آخرت مراد ہو ۱۷۷ یعنی مال حرام ترک کرنے کے بعد حلال جس قدر کچے وہی تمہارے لئے بہتر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پورا تو لے لو اپنے کے بعد جو کچے وہ بہتر ہے ۱۷۸ کہ تمہارے افعال پر دار و گیر کروں علماء نے فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کو حرب کی اجازت تھی جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت سلیمان علیہم السلام وغیرہم بعض وہ تھے جنہیں حرب کا حکم نہ تھا حضرت شعیب علیہ السلام انہیں میں سے ہیں تمام دن وعظ فرماتے اور شب تمام نمازیں گزارتے قوم آپ سے کہتی کہ اس نماز سے آپ کو کیا فائدہ آپ فرماتے نماز جو یہوں کا حکم دیتی ہے برائیوں سے منع کرتی ہے تو اس پر وہ مسخر سے یہ کہتے جو اگلی آیت میں مذکور ہے۔ ۱۷۹ اب تپتی نہ کریں ۱۸۰ مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے مال کے مختار ہیں چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔



۱۸۲۰ بصیرت و ہدایت پر ۱۸۳۰ یعنی نبوت و رسالت یا مال حلال اور ہدایت و معرفت تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں بت پرستی اور گناہوں سے منع نہ کروں کیونکہ انبیاء و اوصیاء نے ہی مجھے بتائے ہیں۔

وما من دآئۃ ۱۲

۳۳۵

۱۱

۱۸۳۰ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ

نے فرمایا کہ قوم نے حضرت شعیب

علیہ السلام کے علیم و رشید ہونے

کا اعتراف کیا تھا اور ان کا یہ کلام

استغفر اللہ تھا بلکہ دعا یہ تھی کہ آپ باوجود

علم و کمال عقل کے ہم کو اپنے مال میں اپنے

حسب مرضی تصرف کرنے سے

کیوں منع فرماتے ہیں اس کا

جواب جو حضرت شعیب علیہ السلام

نے فرمایا اس کا حاصل

یہ ہے کہ جب تم میرے کمال عقل کے متعرف

ہو تو تمہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ میں نے

اپنے لئے جو بات پسند کی ہے وہ وہی ہوگی

جو سب سے بہتر ہو اور وہ خدا کی توحید اور

ناپ تول میں ترک خیانت ہے میں اس کا

پابندی سے حامل ہوں تو تمہیں سمجھ لینا

چاہئے کہ یہی طریقہ بہتر ہے۔

۱۸۵۰ انھیں کچھ زیادہ زماں نہیں گزرا

ہے نہ وہ کچھ دور گئے رہنے والے تھے تو

ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔

۱۸۶۰ کہ اگر ہم آپ کے ساتھ کچھ

زیادتی کریں تو آپ میں مداخلت کی

طاقت نہیں۔

۱۸۷۰ جو دین میں ہمارا موافق ہے اور

جس کو ہم عزیز رکھتے ہیں

۱۸۸۰ کہ اللہ کے لئے تو تم میرے قتل

سے باز نہ رہو اور میرے کنبہ کی وجہ

سے باز رہو اور تم نے اللہ کے نبی

کا تو احترام نہ کیا اور کنبے کا احترام کیا

۱۸۹۰ اور اس کے حکم کی کچھ پرواہ

نہ کی۔

الرَّشِيدُ ۱۸۷۰ قَالَ يَقَوْمُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَى بَيْنَةٍ مِّنْ رَبِّي

نیک چلن ہو کہا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں ۱۸۲۰

وَرَبِّي قَبْلِي مِنْهُ رُبُّكُمْ حَسَنًا وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَخْلِفَ كُمْ إِلَى مَا

اور اس نے مجھے اپنے پاس سے ابھی روزی دی ۱۸۳۰ اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ

أَنْتُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي

اسکے خلاف کرنے لگوں ۱۸۴۰ میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ

إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۱۸۵۰ وَيَقَوْمُ لَا يَجْرِمُكُمْ

ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں اور اے میری قوم تمہیں میری ضد

شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمُ نُوحٍ أَوْ قَوْمُ هُودٍ

یہ نہ کہو اے کہ تم پر بڑے جو پڑا تھا نوح کی قوم یا ہود کی قوم

أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيدٍ ۱۸۶۰ وَاسْتَغْفِرُوا لَكُمْ

یا صالح کی قوم پر اور لوط کی قوم تو کچھ تم سے دور نہیں ۱۸۵۰ اور اپنے رب سے معافی چاہو

ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ۱۸۷۰ قَالُوا شُعَيْبُ مَا نَفَقَهُ

پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بیشک میرا رب مہربان محبت والا ہے بولے اے شعیب ہماری سمجھ میں نہیں آتیں

كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرِيكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ

تمہاری بہت سی باتیں اور بیشک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں ۱۸۸۰ اور اگر تمہارا کنبہ نہ ہوتا ۱۸۷۰ تو ہمیں

لَرَجَمَنَّكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بَعِزٌّ ۱۸۹۰ قَالَ يَقَوْمُ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ

تمہیں تمہارا کنبہ زیادہ ہوتا اور کچھ ہماری نگاہ میں تمہیں عزت نہیں کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ اللہ سے زیادہ

مِّنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظَهْرِيًّا إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۱۹۰

ہے ۱۸۸۰ اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ۱۸۹۰ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے بس میں ہے

۱۹۰



۱۹۰ اپنے دعاوی میں یہی تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم اور عذاب آبی سے شقی کی شقاوت ظاہر ہو جائے گی۔

۱۹۱ عاقبت اہم اور انجام کار کا۔

۱۹۲ اُن کے عذاب اور ہلاک کے لئے۔

۱۹۳ حضرت جبریل علیہ السلام نے بہیت ناک آواز سے کہا مَوْتُوْا جَمِیْعًا

سب مر جاؤ اس آواز سے دہشت سے اُن کے دم نکل گئے اور سب مر گئے۔

۱۹۴ اللہ کی رحمت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کبھی دو تیس

ایک ہی عذاب میں مبتلا نہیں کی گئیں بجز

حضرت شعیب و صالح علیہما السلام کی

امتوں کے لیکن قوم صالح کو اُن کے نیچے

سے ہولناک آواز نے ہلاک کیا اور قوم

شعیب کو اوپر سے۔

۱۹۵ یعنی معجزات۔

۱۹۶ اور کفر میں مبتلا ہوئے

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر

ایمان نہ لائے۔

۱۹۷ وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود

بشر ہونے کے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور

علاوہ ایسے ظلم و راسی ستمگاریاں کرتا تھا

جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے

وہ کہاں اور خدائی کہاں اور حضرت موسیٰ

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رشد و حقانیت

تھی آپ کی سچائی کی دلیلیں آیات ظاہرہ

و معجزات باہرہ وہ لوگ معاند کر چکے تھے پھر

بھی انھوں نے آپ کی اتباع سے منہ پھیرا اور

ایسے گمراہ کی اطاعت کی تو جب وہ دنیا میں

کفر و ضلال میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی

جہنم میں ان کا امام ہوگا اور۔

۱۹۸ جیسا کہ انھیں دریاے نیل میں لا ڈالا تھا ۱۹۹ یعنی دنیا میں بھی ملعون اور آخرت میں بھی ملعون ۲۰۰ یعنی گزری ہوئی امتوں ۲۰۱ تم اپنی امت کو ان کی خبریں دونا کہ وہ

وَيَقُومُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن

اور اسے قوم تم اپنی جگہ اپنا کام کئے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا چاہتے ہو کس پر

يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ

آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے ۱۹۰ اور انتظار کرو ۱۹۱ میں بھی تمہارے ساتھ

رَقِيبٌ ۱۹۲ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجِیْنَا شُعِیْبًا وَالَّذِیْنَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ

انتظار میں ہوں اور جب ۱۹۲ ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اُس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فراہم

مِّنَّا وَآخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّیْغَةَ فَاصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ

بچا لیا اور ظالموں کو چنگھاڑنے آیا ۱۹۳ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے

جَثِیْمِیْنَ ۱۹۴ كَانُ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا اَلَا بُعْدَ الْمَدِیْنِ كَمَا بَعْدَتْ

رہ گئے گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دور ہوں مدین جیسے دور ہوئے نمود

ثَمُودَ ۱۹۵ وَلَقَدْ ارْسَلْنَا مُوسٰی بِآیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۱۹۶ اِلٰی

۱۹۴ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں ۱۹۵ اور صریح غلبے کے ساتھ فرعون

فِرْعَوْنَ وَمَلَٲِیْہِ فَاتَّبَعُوْا اَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا اَمْرُ فِرْعَوْنَ

اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے ۱۹۶ اور فرعون کا کام راستی کا نہ تھا

بِرَشِیْدٍ ۱۹۷ یَقْدُمُ قَوْمُهٗ یَوْمَ الْقِیَمَةِ فَاُورِدْہُمُ النَّارَ وَبِئْسَ

۱۹۷ اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن تو انھیں دوزخ میں لا آتا رہے گا ۱۹۸ اور وہ کیا ہی بُرا

الْوَرْدُ الْمُرُوْدُ ۱۹۹ وَاتَّبِعُوا فِیْ ہٰذِہٖ لَعْنَةً وَیَوْمَ الْقِیَمَةِ ۲۰۰ بِئْسَ

گھاٹ اُترنے کا اور اُن کے پیچھے پڑی اس جہان میں لعنت اور قیامت کے دن ۱۹۹ کیا ہی

الرَّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۲۰۱ ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْقُرٰی نَقْصُہٗ عَلَیْکَ مِنْہَا

بُرا انعام جو انھیں ملا یہ بستیوں ۲۰۱ کی خبریں ہیں کہ ہم تمہیں مناتے ہیں ۲۰۲ ان میں کوئی

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷



۲۰۴ اس کے مکانوں کی دیواریں موجود ہیں  
کھنڈر بنائے جاتے ہیں نشان باقی ہیں  
جیسے کہ عاد و ثمود کے دیار۔

۲۰۵ یعنی کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بالکل بے نام  
و نشان ہو گئی اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا  
جیسے کہ قوم نوح علیہ السلام کے دیار۔  
۲۰۶ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے۔

۲۰۷ جہل و گمراہی سے۔  
۲۰۸ اور ایک غمہ عذاب دفع نہ کر سکے۔  
۲۰۹ بتوں اور جھوٹے معبودوں۔

۲۰۸ تو ہر ظالم کو چاہئے کہ ان واقعات  
سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے۔  
۲۰۹ عبرت و نصیحت۔  
۲۱۰ اگلے پچھلے حساب کے لئے۔

۲۱۱ جس میں آسمان والے اور زمین والے  
سب حاضر ہوں گے۔  
۲۱۲ یعنی روز قیامت کو۔

۲۱۳ یعنی جو مدت ہم نے بقائے دنیا کے  
لئے مقرر فرمائی ہے اس کے تمام ہونے تک۔  
۲۱۴ تمام خلق ساکت ہوگی قیامت کا دن

بہت طویل ہوگا اس میں احوال مختلف ہوں گے  
بعض احوال میں توشہرت ہیبت سے کسی  
کو بولے اذن الہی بات زبان پر لانے کی

قدرت نہ ہوگی اور بعض احوال میں اذن  
دیا جائے گا کہ لوگ اذن سے کلام کریں گے  
اور بعض احوال میں ہول و دہشت کہ ہوگی  
اس وقت لوگ اپنے معاملات میں بھگڑینگے  
اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔

۲۱۵ شفیق یعنی بخشنے والا اور مہربان  
کی پانچ علامتیں ہیں (۱) دل نرمی (۲) شہادت  
گریہ (۳) دنیا سے نفرت (۴) امیدوں کا  
کو تاہ ہونا (۵) حیا اور بدبختی کی علامت بھی  
پانچ چیزیں ہیں (۱) دل کی سختی (۲) آنکھ کی

قَالِمٌ وَحَصِيدٌ ۱۰ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَمَا  
كُفِّرُوا بِهِ ۱۱ اور کوئی گنہگار نہ تھا بلکہ خود انہوں نے اپنے آپ کو گنہگار کیا

أَعْنَتْ عَنْهُمْ إِلَهُتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ  
تَوَانٍ كَسَبُوا جَنَاحَ ۲۰۵ اللہ کے سوا پوجتے تھے اُن کے کچھ کام نہ آئے ۲۰۶

شَيْءٍ لِّتَجَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ۱۱ وَكَذَلِكَ  
جب تمہارے رب کا حکم آیا اور اُن سے انہیں ہلاک کے سوا کچھ نہ بڑھا اور ایسی ہی پکڑ

أَخَذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۱۲ إِنَّ أَخَذَهُ أَكْبَرُ  
ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے اُن کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کری

شَدِيدٌ ۱۳ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۱۴  
۲۰۷ بیشک اس میں نشانی ہے اس کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے وہ دن ہے

يَوْمَ تَجْمُوعٌ لِّلنَّاسِ وَذَلِكَ يَوْمُ مَشْهُودٍ ۱۵ وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا  
جس میں سب لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے ۲۱۱ اور ہم اسے پیچھے نہیں مٹاتے

لِأَجَلٍ مُّعَدُّودٍ ۱۶ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۱۷ فَمِنْهُمْ  
مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لئے ۲۱۲ جب وہ دن آئے گا کوئی بے حکم خدایات نہ کرے گا ۲۱۳ تو ان میں کوئی بدبخت ہو

شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ۱۸ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَمِنَ النَّارِ فِيهَا زَفِيرٌ  
اور کوئی خوش نصیب ۲۱۵ تو وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح

وَسَهِيْقٌ ۱۹ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۲۰ إِلَّا  
رہیں گے وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں مگر

مَا شَاءَ رَبُّكَ ۲۱ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۲۲ وَأَمَّا الَّذِينَ سَعَدُوا  
جتنا تمہارے رب نے چاہا ۲۱ بیشک تمہارا رب جب جو چاہے کرے اور وہ جو خوش نصیب ہوئے

خشنکی یعنی عدم گریہ (۳) دنیا کی رغبت (۴) دلاور امیدیں (۵) بے حیائی ۲۱۶ اتنا اور زیادہ رہیں گے اور اس زیادتی کی کوئی انتہا نہیں تو معنی یہ ہوئے کہ ہمیشہ رہیں گے  
کبھی اس سے رہائی نہ پائیں گے (جلائین)



۲۱۷ اتنا اور زیادہ رہیں گے اس زیادتی کی کچھ انتہا نہیں اس سے بیشک مراد ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

۲۱۸ بے شک یہ اس بت پرستی پر عذاب دئے جائیں گے جیسے کہ پہلی امتیں مبتلائے عذاب ہوئیں۔

۲۱۹ اور تمہیں معلوم ہو چکا کہ ان کا کیا انجام ہوگا۔

۲۲۰ یعنی توریت۔

۲۲۱ بعضے اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔

۲۲۲ کہ ان کے حساب میں ۹ جلدی نہ فرمایا گیا مخلوق کے حساب و جزا کا دن روز قیامت ہے۔

۲۲۳ اور دنیا ہی میں گرفتار عذاب کئے جاتے۔

۲۲۴ یعنی آپ کی امت کے کفار قرآن کریم کی طرف سے۔

۲۲۵ جس نے ان کی عقلوں کو حیران کر دیا ہے۔

۲۲۶ تمام خلق تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرتے والے روز قیامت۔

۲۲۷ اس پر کچھ غفی نہیں اس میں نیکیوں اور تصدیق کرنے والوں کے لئے تو بشارت ہے کہ وہ نیکی کی جزا پائیں گے اور کافروں اور

تکذیب کرنے والوں کے لئے وعید ہے کہ وہ اپنے عمل کی سزا میں گرفتار ہوں گے۔

۲۲۸ اپنے رب کے حکم اور اس کے دین کی دعوت پر۔

۲۲۹ اور اس نے تمہارا دین قبول کیا ہے وہ دین و طاعت پر قائم رہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے سفیان بن عبد اللہ الثقفی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

کہ مجھے دین میں ایک ایسی بات بتائیجئے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے فرمایا اَمَنْتُ بِاللّٰہِ کہہ اور قائم رہ ۲۳۰ کسی کی طرف جھکتا اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں ابو العالی نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو سدی نے کہا ان کے ساتھ مہانت نہ کرو قتادہ نے کہا شکرین سے زلو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم و راہ نمود و محبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے ۲۳۱ کہ تمہیں اس کے عذاب سے بچا سکے یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے رم و راہ فیل و محبت رکھیں اور اسی سے ان کا حال قیاس کرنا چاہیئے جو خود ظالم ہیں ۲۳۲ دن کے دو کناروں سے صبح و شام مادیں زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر و شام کی نماز ظہر و عصر ہیں۔

فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءٌ غَيْرُ مَجْدُوذٍ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ

وہ جنت میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں مگر

مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءٌ غَيْرُ مَجْدُوذٍ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ جتنا تمہارے رب نے چاہا وہ ۲۱۷ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی تو اے سننے والے دھوکہ میں نہ پڑ اس سے جسے

هُوَ لَا يُطَاعُ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّا يٰ كَافِرُو بَجْتِہِیۡس ۲۱۸ یہ ویسا ہی پوجتے ہیں جیسا پہلے اُن کے باپ دادا پوجتے تھے ۲۱۹ اور بیشک ہم

لَكُمْ فُوهُم نَصِيْبُهُمْ غَيْرُ مَنقُوصٍ ۚ وَلَقَدْ اَتَيْنَا مُوسٰی الْكِتٰبَ ان کا حصہ انہیں پورا پھر دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ۲۲۰

فَاخْتَلَفَ فِيْہِۚ وَلَوْ اَلَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّکَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ط تو اس میں بھوٹ پڑ گئی ۲۲۱ اگر تمہارے رب کی ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو جی بھی ان کا فیصلہ کر دیا جاتا ۲۲۲

وَإِنَّہُمْ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنْہٗ مُرِیْبٍ ۚ وَإِنَّ کُلَّ لَآلِیُوْفِیْنِہُمْ رَبِّکَ اور بیشک وہ اس کی طرف سے ۲۲۳ دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ۲۲۴ اور بیشک جتنے ہیں ۲۲۵ ایک ایک کو تمہارا رب

أَعْمَالُہُمْ إِنَّہُمْ بِمَا یَعْمَلُونَ خَبِیْرٌ ۚ فَاسْتَقِمْ کَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ اس کا عمل پورا پھر دیکھا اسے اُن کے کاموں کی خبر ہے ۲۲۶ تو قائم رہو ۲۲۷ جیسا تمہیں حکم ہے اور جو تمہارے ساتھ جمع

وَلَا تَطْغَوْا اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِیْرٌ ۚ وَلَا تَرْکُبُوا اِلَی الْذِیْنَ لایا ہے ۲۲۸ اور اے لوگو سرکش نہ کرو بیشک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ آگ چھوئے گی ۲۲۹ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں ۲۳۰

ثُمَّ لَا تَنْصَرُوْنَ ۚ وَاقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفِی النَّہَارِ وَزُلْفًا مِّنْ پھر مدد نہ پاؤ گے اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں ۲۳۱ اور کچھ

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷



۲۳۳۹ اور رات کے حصوں کی نمازیں غریب

و عشا میں ۲۳۴۰ نیکیوں سے مراد یا یہی

پنجگانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق

طاعتیں یا استیذان اللہ والحمد لله والاعوذ باللہ

اللہ والاعوذ باللہ مسئلہ آیت سے

معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لئے

کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نمازوں

یا صدقہ یا ذکر و استغفار یا اور کچھ مسلم شریعت

کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں

اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روز

میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان

تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لئے

جوان کے درمیان واقع ہوں جبکہ آدمی

کبیرہ گناہوں سے بچے شان نزول ایک

شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے

کوئی خفیہ سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی

اس پر وہ نام نہاد رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال

عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس شخص

نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لئے نیکیوں

کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لئے ہے فرمایا

نہیں سب کے لئے

۲۳۵۹ یعنی پہلی امتوں میں جو ہلاک کی گئیں

۲۳۶۰ منیٰ ہیں کہ ان امتوں میں ایسے

اہل خیر نہیں ہوئے جو لوگوں کو زمین میں

فساد کرنے سے روکتے اور گناہوں سے

منع کرتے اسی لئے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا

۲۳۶۱ وہ انبیاء پر ایمان لائے اُن کے

احکام پر فرمانبردار رہے اور لوگوں کو فساد

سے روکتے رہے۔

۲۳۸۰ اور تضرع و تلمذ اور خواہشات و شہوات

کے عادی ہو گئے اور کفر و معاصی میں ڈوبے

رہے۔

الْيَوْمَ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلَّذِينَ

رات کے حصوں میں ۲۳۳۹ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ۲۳۴۰ یہ نصیحت بے نصیحت ماننے والوں کو

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۱۵ فَلََوْلَا كَانَ

اور صبر کرو کہ اللہ نیکوں کا نیک صانع نہیں کرتا تو کیوں نہ ہوئے تم

مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ

سے اگلی سنگتوں میں ۲۳۵۰ ایسے جن میں بھلائی کا کچھ حصہ لگا رہا ہوتا کہ زمین میں فساد سے روکتے

فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا

۲۳۶۰ ہاں ان میں تھوڑے تھے وہی جن کو ہم نے نجات دی ۲۳۶۱ اور ظالم اسی پیش کے پیچھے پڑے رہے

مَا أَتَوْا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۱۶ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ

جو انہیں دیا گیا ۲۳۶۲ اور وہ گنہگار تھے اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک

بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ۱۷ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

کریں اور ان کے لوگ اچھے ہوں اور اگر تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی

أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ۱۸ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۱۹

امت کر دیتا ۲۳۶۹ اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے ۲۳۷۰ مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا ۲۳۷۱

وَلِنَّاكَ خَلْقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَا مَلَكٌ جَهَنَّمَ مِنْ

اور لوگ اسی لئے بنائے ہیں ۲۳۷۲ اور تمہارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بیشک ضرور جہنم بھردوں گا

الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۲۰ وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ

جنوں اور آدمیوں کو ملا کر ۲۳۷۳ اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں

الرُّسُلِ مَا نُنَبِّئُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ ۲۱

جس سے تمہارا دل ٹھیرائیں ۲۳۷۴ اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا

۲۳۷۵ تو سب ایک دین پر ہوتے ۲۳۷۶ کوئی کسی دین پر کوئی کسی پر ۲۳۷۷ وہ دین حق پر متفق رہیں گے اور اس میں اختلاف نہ کریں گے ۲۳۷۸ یعنی اختلاف والے اختلاف کے لئے اور رحمت والے اتفاق کے لئے ۲۳۷۹ کیونکہ اس کو علم ہے کہ باطل کے اختیار کرنے والے بہت ہونگے ۲۳۸۰ اور انبیاء کے حال اور ان کی امتوں کے سلوک دیکھا کر آپ کو اپنی قوم کی ایذا کا برداشت کرنا اور اس پر صبر فرمانا آسان ہو۔



مَوْعِظَةً وَذِكْرَىٰ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقُلْ لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اَعْمَلُوا

۲۴۵ اور مسلمانوں کو پند و نصیحت ۲۴۶ اور کافروں سے فرماؤ تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ

عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عَمِلُونَ ۝ وَانْتَظِرُوا اِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝ وَبِاللّٰهِ

۲۴۷ ہم اپنا کام کرتے ہیں ۲۴۸ اور راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہیں ۲۴۹ اور اللہ ہی کے

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ

لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے غیب ۲۵۰ اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے تو اس کی بندگی کرو

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اِنَّا نَحْنُ اللّٰهُ وَنَحْنُ السَّمٰوٰتُ وَ

سورہ یوسف کی ہوا میں ایک سو اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱ گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

الرَّحْمٰتِ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ۲ بیٹک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم

تَعْقِلُوْنَ ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا اَوْحَيْنَا

سمجھو ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں ۳ اس لئے کہ ہم نے

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْءَانُ ۝ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝

تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھی اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْہٖ یٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاِیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ رَاِیْتُہُمْ لِّیْ سَاجِدِیْنَ ۝ قَالَ یٰبْنٰی لَا تَقْصُصْ

سورج اور چاند دیکھ انھیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا وہ کہا اے میرے بچے اپنا خواب

ابراہیم علیہم السلام حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ تارے اترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں ان سب نے آپ کو سجدہ کیا یہ خواب شب جمعہ کو دیکھا یہ رات شب قدر تھی ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام رحیل ہے مدی کا قول ہے کہ چونکہ رحیل کا انتقال ہو چکا تھا اس لئے قرآن میں آپ کی خالہ رحیل اور سورج ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقتہً سجدہ مراد ہے کیونکہ اس زمانہ میں سلام کی طرح سجدہ محبت تھا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ محبت تھی اس لئے کہ ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے اس لئے جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے۔



۱۲ کیونکہ وہ اس کی تفسیر کو سمجھ لیں گے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو موت لے لے بلزید فرمایا گیا اور واپس کی نعمتیں اور ترف غنایاں کر گیا اسلئے آپ کو بھائیوں کے حسد کا اندیشہ ہوا اور آپ نے فرمایا ۱۰ اور تمہاری ہلاکت کی کوئی تیسری وجہ ہے کہ ان کو کید و حسد پر ابھاریا گیا اس میں ایما ہے کہ برادران یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایذا و ضرر پر اقدام کر گئے تو اس کا سبب و سوسر شیطان ہوگا (خازن) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے چاہئے کہ اس کو محب سے بیان کیا جاوے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھنے والا وہ خواب دیکھے تو چاہئے کہ اپنی بائیں طرف میں مرتبہ ٹھکرا کرے اور یہ طرح سے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ دُعا من ۱۲

۱۰ اجنبیا یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی بندے کو برگزیدہ کر لینا یعنی جن لینا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی بندے کو فیض ربانی کے ساتھ مخصوص کرے جس سے اس کو طرح طرح کے کرامات و کمالات بے سعی و محنت حاصل ہوں یہ مرتبہ انبیاء کے ساتھ خاص ہے اور ان کی مولیت اُن کے مقربین صلیقین و شہداء و صالحین بھی اس نعمت سے سرفراز کئے جاتے ہیں۔

۱۱ علم و حکمت عطا کر گیا اور کتب سابقہ اور احادیث انبیاء کے غواض کشف فرمایا گیا اور مفسرین نے اس سے تفسیر خواب بھی مادی ہے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تعبیر خواب کے طرے ماہر تھے۔

۱۲ نبوت عطا فرما کر جو اعلیٰ مناصب میں ہے اور خلق کے تمام منصب اس سے فروتر ہیں اور سلطنتیں دے کر دین دنیا کی نعمتوں کے خزانے کے لئے کہ انھیں نبوت عطا فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا اس نعمت سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تار و دس خلاصی دی اور نیا حلیل بنایا اور حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یعقوب و اسباط غنایت کئے ۱۳ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بی بی لیان بنت لیان آپ کے ماموں کی بیٹی ہیں اُن سے آپ کے چھ فرزند ہوئے روبیل شمعون لاوی یھودا زبولون یسھر اور جاربے حرم سے ہوئے دان نفتالی جاوآ شراکی مائیں زلہ اور بلہ لیا کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے انکی بہن راحیل سے کلج فرمایا ان سے دو فرزند ہوئے یوسف بنیامین یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے

رُعْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُ أَلَيْكَ إِنْ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ

اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ۱۰ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے ۱۰ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن

عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۱۰ وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ

۱۰ اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا ۱۰ اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا

الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا

۱۰ اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر ۱۰ جس طرح تیرے

عَلَىٰ أَبِيكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَاسْتَحَقُّ إِنَّ رَبَّكَ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ ۱۰

پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحق پر پوری کی ۱۰ بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٍ لِلْسَّائِلِينَ ۱۰ إِذْ قَالُوا

۱۰ بے شک یوسف اور اس کے بھائیوں میں ۱۰ پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۱۰ انا جب بولے ۱۰

لِيُوسُفَ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا نَحْنُ غَضَبَةٌ إِنَّ أَبَانَا

کہ ضرور یوسف اور اس کا بھائی ۱۰ ہمارے باپ کو تم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں ۱۰ بیشک ہمارے

لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۱۰ اقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَظْهِرْهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ

۱۰ باپ مرنے کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ۱۰ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک دو ۱۰ کہ تمہارے باپ کا منہ

وَجْهَ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۱۰ قَالَ قَائِلٌ

صرف تمہاری ہی طرف ہے ۱۰ اور اس کے بعد پھر نیک ہو جانا ۱۰ ان میں ایک کہنے والا ۱۰

مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَالْقُوَّةُ فِي غَيْبَتِ الْحَبِّ يَلْقَاهُ بَعْضُ

۱۰ بولا یوسف کو مارو نہیں ۱۰ اور اُسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی چلتا اُسے آکر

السَّيَّارِقُ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ۱۰ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمُرُنَا عَلَىٰ

۱۰ لے جائے ۱۰ اگر تمہیں کرنا ہے ۱۰ بولے ۱۰ ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملہ میں

ہیں انھیں کو اسباط کہتے ہیں ۱۰ پوچھنے والوں سے یہود و ملہ ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال اور اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کے خط و کتابت سے سز میں مصر کی طرف منتقل ہو کر سبب دریافت کیا تھا جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات بیان فرمائے اور یہود نے ان کو تورات کے مطابق پایا تو انھیں حیرت ہوئی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتابیں پڑھنے اور علماء اور اجماع کی مجلس میں بیٹھنے اور کسی سے کچھ سیکھنے کے بغیر اس قدر صحیح واقعات کیسے بیان فرمائے یہ دلیل ہے کہ آپ ضروری ہیں اور قرآن پاک ضروری الہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم قدس سے شرف فرمایا علاوہ بریں اس قوم بہت سی غیرتیں اور نصیحتیں ہیں ۱۰ ابراہان حضرت یوسف ۱۰ حقیقی بنیامین ۱۰ قوی ہیں زیادہ کام آسکتے ہیں زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چھوٹے میں کیا کام کر سکتے ہیں ۱۰ اور یہ بات ان کے خیال میں نہ آئی کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کا ان کی صغریٰ میں انتقال ہو گیا اسلئے وہ نہ شفقت و محبت کے مورد ہوئے اور ان میں رشد و نجابت کی وہ نشانیاں باقی جاتی ہیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں ہیں یہ سبب ہے کہ



حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ زیادہ محبت ہے یہ سب باتیں خیال میں نہ لاکر انھیں اپنے والد ماجد کا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا اور انھوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے ہمارے والد صاحب کو ہماری طرف زیادہ التفات ہو بعض مفسرین نے کہا ہے کہ شیطان بھی اس مجلس مشورہ میں شریک ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کی رائے دی اور گفتگو مشورہ اس طرح ہوئی ۱۹ آبادوں سے دو برس یہی صورتیں ہیں جن سے ۲۰ اور انھیں فقط تمھاری ہی محبت ہوا اور کی نہیں ۲۱ اور تو بکر لینا ۲۲ یعنی یہودیوں پر حمل ۲۳ کیونکہ قتل گناہ عظیم ہے ۲۴ یعنی کوئی مسافر ہاں گزرنے اور کسی ملک کو انھیں لے جائے اس سے بھی غرض حاصل ہے کہ نہ وہ یہاں رہیں گے نہ والد صاحب کی نظر عنایت اس طرح ان پر ہوگی۔

**يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ۝۱۱ أَرْسَلَهُ مَعَنَا غَدًا يَزْتَعُ وَيَلْعَبُ**  
 ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیتے کیسے کھائے اور کھیلے ۲۵  
**وَإِنَّا لَهُ لَحَفُظُونَ ۝۱۲ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنَّ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ**  
 اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں ۱۲ بولا بیشک مجھے رنج دے گا کہ اُسے لے جاؤ ۲۵ اور ڈرتا ہوں  
**أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُونَ ۝۱۳ قَالُوا لَيْنَ أَكَلَهُ**  
 کہ اُسے بھیڑیا کھالے ۲۹ اور تم اُس سے بے خبر ہو ۲۳ بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے  
**الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا الْخٰسِرُونَ ۝۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَ**  
 اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی مصروف کے نہیں ۳۱ پھر جب اُسے لے گئے ۳۲ اور  
**اجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غِيَابِ الْحُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَهُمْ**  
 سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں ۳۳ اور ہم نے اسے وحی بھیجی ۳۴ کہ ضرور تو انھیں ان کا یہ کام  
**بِأَمْرِهِمْ هَذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝۱۵ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ۝۱۶**  
 جنادے گا ۳۵ ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ۳۶ اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے ۳۷  
**قَالُوا يَا أَبَانَا أَتَاكَ ذَهَبُنَا سَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا**  
 بولے اے ہمارے باپ ہم دوڑ کرتے نکل گئے ۳۸ اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اُسے  
**فَاكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِينَ ۝۱۷**  
 بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں ۳۹  
**وَجَاءُوا عَلَى قَيْصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ**  
 اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے ۴۰ کہا بلکہ تمھارے نولوں نے ایک بات تمھارے  
**أَنْفُسَكُمْ أَمْراً فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۝۱۸ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ۝۱۹**  
 واسطے بنائی ہے ۴۱ تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو ۴۲

۲۵ اس میں اشارہ ہے کہ چاہئے تو یہ کچھ بھی نہ کر لیکن اگر تم نے ارادہ ہی کر لیا ہو تو بس اتنے ہی پر کف کرنا چاہئے جو سب اس پر متفق ہو گئے اور اپنے والد سے ۲۶ یعنی تفریح کے حلال مشاغل سے لطف اندوز ہوں قتل شکار اور تیر اندازی وغیرہ۔ ۲۷ انہی پوری بھگداشت رکھیں گے۔ ۲۸ کیونکہ انہی ایک ساعت کی خدا کی گواہی ہے ۲۹ کیونکہ اُس سرزمین میں بھیڑے اور درندہ بہت ہیں۔ ۳۰ اور اپنی سیر تفریح میں مشغول ہو جاؤ۔ ۳۱ لہذا انھیں ہمارے ساتھ بھیج دیتے تھے لہذا آئی یونہی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور وقت روانگی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص جو حریر تھی کی تھی اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے اتار کر آگ میں ڈال دیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ قمیص کو پہنائی تھی وہ قمیص مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسحاق علیہ السلام کو اور ان سے ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچی تھی وہ قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دی۔ ۳۲ اس طرح کہ جب تک حضرت یعقوب علیہ السلام انھیں دیکھتے رہے وہاں تک تو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر سوار کیے ہوئے غرت و احترام کے ساتھ لے گئے جب دُور نکل گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے غائب ہو گئے تو انھوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین پر بٹکا اور دلوں میں جو عداوت تھی وہ ظاہر ہوئی جس کی طرف جاتے تھے وہ مارتا تھا اور طعنہ دیتا تھا اور خواب جو کسی طرح انھوں نے سُن یا تھا اس پر تشبیہ کرتے تھے اور کہتے تھے اپنے خواب کو بلا وہ اب تجھے ہمارے ہاتھوں سے جھٹائے جب تختیاں حد کو پہنچیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے یہودی سے کہا خدا سے ڈرا اور ان لوگوں کو ان زیادتیوں سے روک یہودی نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم نے مجھ سے کیا عہد کیا تھا یا دیکھو قتل کی نہیں ٹھہری تھی تب وہ ان حرکتوں سے باز آئے ۳۳ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا یہ کنواں کنعان سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر حوالی بیت المقدس یا سرزمین اردن میں واقع تھا اوپر سے اس کا منظر تنگ تھا اور اندر سے فراخ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قمیص اتار کر کنوئیں میں چھوڑا جب وہ اسکی نصف گہرائی تک پہنچے تو پوری چھوڑ دی تاکہ آپ بانی میں گر کر ہلاک ہو جائیں حضرت جبریل امین کلمہ آبی پونچھے اور انھوں نے آپ کو ایک پیچہ پر بٹھا دیا جو کنوئیں میں تھا اور آپ کے ہاتھ کھول دئے اور انہی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قمیص جو تعویذ بنا کر آپ کے گلے میں ڈال دیا تھا وہ کھول کر آپ کو پہنایا

۱۲ ص ۱۲ باب ۱۲



اس سے اندھیرے میں روشنی ہو گئی سبحان اللہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبارک اجساد شریفہ میں کیا برکت ہے کہ ایک قمیص جو اس بابرکت بدن سے مس جو اس نے اندھیرے کوٹھیں کو روشن کر دیا ہستلہ اس سے معلوم ہوا کہ لمبوسات اور آثار مقبولان حق سے برکت حاصل کرنا شریعہ میں ثابت اور انبیاء کی سنت ہے ۳۴۹ بوسط حضرت جبریل علیہ السلام کے یا بطریق الباقی ہم آپ کی تعظیم و ہم آپ کو عقیق چاہ سے بلند جاد پر پہنچائیں گے اور کہتے ہیں بھائیوں کو جاحتمند بنا کر کہتے ہیں پاس لائیں گے اور انھیں تمہارے زیر فرمان کرینگے اور ایسا ہو گا ۳۵۰ جو انھوں نے اس وقت کہتے ہیں ساتھ کیا ۳۵۱ کہ تم یوسف ہو کیونکہ اس وقت آپ کی شان ایسی رفیع ہو گی آپ اس مسند سلطنت و حکومت پر مہر گئے کہ وہ آپ کو نہ پہچانیں گے لاجل برادران یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام و ما من دآبہ ۱۲

۱۲ کوٹھیں میں ڈال کر واپس ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قمیص جو اتار لیا تھا اسکو ایک بکری کے بچے کے خون میں رنگ کر ساتھ لے لیا ۳۵۲ جب مکان کے قریب پہنچے انکے جھننے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے اور فرمایا میرے ۲ فرزند کیا تمہیں بکریوں میں کچھ نقصان ۱۲ ہوا انھوں نے کہا نہیں فرمایا پھر کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں۔ ۳۵۹ یعنی ہم آپس میں ایک دوسرے سے دور کرتے تھے کہ کون آگے نکلے اس دور میں ہم دور نکل گئے۔

۳۵۹ کیونکہ نہ ہمارے ساتھ کوئی گواہ ہے نہ کوئی اسی دلیل علامت ہے جس سے ہماری راست گوئی ثابت ہو۔

۳۶۰ اور قمیص کو بھاڑنا بھول گئے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ قمیص اپنے چہرہ مبارک پر رکھ کر صبرت روئے اور فرمایا عجیب طرح کا ہوشیار بھڑیا تھا جو میرے بیٹے کو کھا تو گیا اور قمیص کو بھاڑا ایک نہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک بھڑیا پکڑ لائے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ بھڑیا ہے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھایا ہے آئیے اس بھڑیلے سے دریافت فرمایا وہ بگم آئی گویا ہو کر کہنے لگا حضور میں نے آپ کے فرزند کو کھایا اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی بھڑیا ایسا کر سکتا ہے حضرت نے اس بھڑیلے کو چھوڑ دیا اور بیٹوں سے۔

۳۶۱ اور واقعہ اس کے خلاف ہے۔

۳۶۲ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تین روز کوٹھیں میں رہے اسکے بعد اللہ نے

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَبُشَىٰ  
اور ایک قافلہ آیا ۳۶۳ انھوں نے اپنا پانی لانے والا بھیجا ۳۶۴ تو اس نے اپنا ڈول ڈالا ۳۶۵ بولا آہا کیسی خوشی کی

هَذَا غُلْمٌ وَاسْرُوهُ بِضَاعَةَ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾  
بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے اور اُسے ایک پونجی بنا کر چھپا لیا ۳۶۶ اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور

شَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾  
بھائیوں نے اُسے کھوٹے داموں گنتی کے روپوں پر بیچ ڈالا ۳۶۷ اور انھیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی ۳۶۸

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِّصْرَ لَا مِرَاتٍ أَكْرَمَىٰ مَثْوَاهُ عَسَىٰ  
اور مصر کے جس شخص نے اُسے خریدا وہ اپنی عورت سے بولا ۳۶۹ انھیں عزت سے رکھو ۳۷۰

أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَكِنْ أُوْكَذِّبُكَ مَكَثًا لِيُؤْسَفَ فِي الْأَرْضِ  
شاید ان سے ہمیں نفع ہو جائے یا نہ یا ان کو ہم بیٹا بنالیں ۳۷۱ اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جما دیا

وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ  
اور اس لئے کہ اُسے باتوں کا انجام سکھائیں ۳۷۲ اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا  
مگر اکثر آدمی نہیں جانتے اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا ۳۷۳ ہم نے اُسے حکم اور

وَعَلَّمْنَاهُ وَكَذَلِكَ يُجْزَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَرَأَوْدَتُهُ الَّتِي هُوَ فِي  
علم عطا فرمایا ۳۷۴ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور وہ جس عورت ۳۷۵ کے گھر میں تھا اُس نے اُسے

بَيْتَهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ  
بُھایا کہ اپنا آپا نہ رو کے ۳۷۶ اور دروازے سب بند کر دئے ۳۷۷ اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں ۳۷۸ کہا

مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾  
اللہ کی پناہ ۳۷۹ وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنا والا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ۳۸۰ بیشک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا

انھیں اس سے نجات عطا فرمائی ۳۸۱ جو مدین سے مصر کی طرف جا رہا تھا وہ راستہ بیک کر اس جنگل میں آ پڑا جہاں آبادی سے بہت دور یہ کنواں تھا اور اس کا پانی کھاری تھا مگر حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے میٹھا ہو گیا جب وہ قافلہ والے اس کنوے کے قریب آئے تو ۳۸۲ جس کا نام مالک بن ذرغرامی تھا یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا جب وہ کنوے پر پہنچا ۳۸۳ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ ڈول پکڑ لیا اور اس میں ٹٹک گئے مالک نے ڈول کھینچا آپ باہر تشریف لائے اس نے آپ کا حسن عالم افروز دیکھا تو نہایت خوشی میں آکر آپسے یاروں کو خبر دے دیا۔ ۳۸۴ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جو اس جنگل میں اپنی بکریاں جراتے تھے وہ دیکھ بھال رکھتے تھے آج جو انھوں نے یوسف علیہ السلام کو کنوے میں نہ دیکھا تو انھیں تلاش ہوئی اور قافلہ میں پہنچے وہاں انھوں نے مالک بن ذرغرامی سے کہا کہ یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اُس سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہے ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے کسی کام کا نہیں ہے نافرمان ہے اگر خریدو تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے پھر اسے کہیں اتنی دوسرے جانا کہ اسکی خبر بھی ہمارے سننے میں نہ آئے حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور آپ نے کچھ نہ فرمایا



۶۴ جن کی تعداد بقول قتادہ میں درہم تھی ۶۵ پھر مالک بن عدو اور اس کے ساتھی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میریں لائے اس زمانہ میں مصر کا بادشاہ ریان بن ولید بن نزدان علیہ السلام تھا اور اُس نے اپنی عثمان سلطنت قبط مصری کے ماتحت میں دے رکھی تھی تمام خزان اسی کے تحت تصرف تھے اسکو غریز مصر کہتے تھے اور وہ بادشاہ کا وزیر اعظم تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں بیچنے کے لئے لائے گئے تو شخص کمال میں کی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھا کر شروع کی تا آنکہ آپ کے وزن کے برابر سونا اتنی ہی چاندی آتا ہی مشک آتا ہی حریر قیمت مقرر ہوئی اور آپ کا وزن چار سو رطل تھا اور شریف اُس وقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی غریز مصر نے اس قیمت پر آپ کو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا دوسرے خریدار اس کے مقابلہ میں خاموش ہو گئے ۶۶ جس کا نام زلیخا تھا۔  
 ۶۷ قیام گاہ نفیس ہو لباس و خوراک اعلیٰ قسم کی ہو۔  
 ۶۸ اور وہ ہمارے کاموں میں اپنے تدبیر و دانائی سے ہمارے لئے نافع اور بہتر مددگار ہو اور امور سلطنت و ملک داری کے سر انجام میں ہمارے کام آئیں کیونکہ رشد کے آثار ان کے چہرے سے نمودار ہیں۔  
 ۶۹ یہ قبطیہ نے اس لئے کہا کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔  
 ۷۰ یعنی خوابوں کی تعبیر۔  
 ۷۱ شباب اپنی نہایت پرآیا اور عذرت لیں بقول خضاک بیس سال کی اور بقول سدی تیس کی اور بقول کلبی اٹھارہ اور تیس کے درمیان ہوئی ۷۲ یعنی علم باعمل اور نقابت فی الدین غنایت کی بعض علماء نے کہا کہ حکم سے قول صواب اور علم سے تعبیر خواب مادہ بعض نے فرمایا علم حقائق اشیاء کا جاننا اور حکمت علم کے مطابق عمل کرنا ہے۔  
 ۷۳ یعنی زلیخا۔  
 ۷۴ اور اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی جائز خواہش کو پورا کر کے زلیخا کے مکان میں یکے بعد دیگر سات دروازے تھے اس نے حضرت یوسف علیہ السلام پر تو یہ خواہش پیش کی۔  
 ۷۵ مقفل کر ڈالے۔  
 ۷۶ حضرت یوسف علیہ السلام نے۔  
 ۷۷ وہ مجھے اس قباح سے بچائے۔  
 ۷۸ جس کی تو طلب گار ہے مدعا یہ تھا کہ یہ فعل حرام ہے میں اس کے پاس جاننا نہیں ۱۳  
 ۷۹ اسکا بدلہ یہ نہیں کہیں اسکے اہل میں خیانت کر کے جو ایسا کرے وہ ظالم ہے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّا بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ

اور بیشک عورت نے اسکا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا ۶۲ ہم نے  
 لِنَصْرِفْ عَنْهٗ السُّوْءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۶۳

یوں ہی کیا کہ اُس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں ۶۳ بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ۶۴  
 وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصُہٗ مِنْ دُبُرٍ وَّالْفَيَّا سَيِّدَهَا لَدَا

اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ۶۵ اور عورت نے اس کا کرتا پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کامیاں ۶۶  
 الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْءًا اِلَّا اَنْ يُسَجَّنَ اَوْ

دروازے کے پاس ملا ۶۷ بولی کیا سزا ہے اس کی جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی ۶۸ مگر یہ کہ قید کیا جائے یا  
 عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۶۹ قَالَ هِيَ رَاوَدْتْنِيْ عَنْ نَفْسِيْ وَشَهِدَ شَآہِدٌ

دکھ کی مار ۶۹ کہا اُس نے مجھکو بٹھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں ۷۰ اور عورت کے گھر والوں میں  
 مِنْ اَهْلِہَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُہٗ قَدْ مِنْ قَبْلِ فَصَدَقَتْ وَهُوَ

سے ایک گواہ نے واء گواہی دی اگر ان کا کرتا آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انھوں  
 مِنَ الْكَذٰبِيْنَ ۷۱ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُہٗ قَدْ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ

نے غلط کہا ۷۲ اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے  
 وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۷۳ فَلَمَّا رَا قَمِيْصُہٗ قَدْ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

اور یہ سچے ۷۳ پھر جب غریز نے اس کا کرتا پیچھے سے چرا دیکھا ۷۴ بولا بیشک  
 مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۷۵ یُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا سَکَہٗ

یہ تم عورتوں کا چرتر ہے بیشک تمھارا چرتر بڑا ہے ۷۵ اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو ۷۶  
 وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكِ اِنَّكَ كُنْتَ مِنَ الْخٰطِیْنَ ۷۷ وَقَالَ نِسْوَةٌ

اور اے عورت تو اپنے گناہ کی معافی مانگ ۷۷ بیشک تو خطا واروں میں ہے ۷۸ اور شہر میں کچھ عورتیں

۶۲ مگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی برہان دیکھی اور اس ارادہ فاسدہ سے محفوظ رہے اور برہان عصمت نبوت ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نفوس طاہرہ کو اخلاق ذمیرہ و افعال زلیہ سے پاک پیدا کیا ہے اور اخلاق شریفہ طاہرہ مقدسہ پر انکی خلقت فرمائی ہے اسلئے وہ ہر ناکردنی فعل سے باز رہتے ہیں ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زلیخا آپ کے در پہ ہوئی اس وقت آپ نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو دکھا کہ انگشت مبارک دندان اقدس کے نیچے دبا کر اجتناب کا اشارہ فرماتے ہیں ۶۳ اور خیانت و زنا سے محفوظ رکھیں ۶۴ انھیں ہم نے برگزیدہ کیا ہے اور جو ہماری طاعت میں اخلاص رکھتے ہیں الحاصل جب زلیخا آپ کے در پہ ہوئی تو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام جگا کے اور زلیخا انکے پیچھے نہیں کھڑے بھاگی حضرت جس جس دروازے پر پہنچتے جاتے تھے اسکا قفل کھل کر گرنا چلا جاتا تھا ۶۵ آخر کار زلیخا حضرت تک پہنچی اور اُس نے آپ کا کرتا پیچھے سے پکڑ کر آپ کو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں مگر آپ غالب آئے ۶۶ یعنی غریز مصر ۶۷ فوراً ہی زلیخا نے اپنی براءت ظاہر کرنے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے سر سے خائف کرنے کیلئے حیلہ تراشا اور شوہر سے ۶۸ اتنا کہہ کر اسے اندیشہ ہوا کہ کہیں







۸۳ تاکہ کھانے کے لئے اس سے گوشت کاٹیں اور میوے تراشیں ۸۴ کو عمر دباس پہن کر ان ۸۵ پہلے تو آپ نے اس سے انکار کیا لیکن جب اصرار و تاکید زیادہ ہوئی تو اسکی مخالفت کے اندیشہ سے آپ کو انہی ڈرا ۸۶ کیونکہ انھوں نے اس جہاں عالم انور کے ساتھ نبوت و رسالت کے انوار اور تواضع و انکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت و اقتدار اور لذائذ اطعمہ اور صوبہ جلیل کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تعجب میں آگئیں اور آپکی عظمت و ہیبت دلوں میں بھر گئی اور جس جہاں نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہو گئی ۸۷ بجائے لمبوں کے اور دل حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ساتھ کھانے کی تکلیف کا اصلا احساس ہوا ۸۸ کہ ایسا حسن جمال بشری دیکھا ہی نہیں گیا اور اس کے ساتھ نفس کی یہ طہارت کہ مصر کی عالی خاندان جمیلہ خدات طبع طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ ہر سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعاً التفات نہیں کرتے ۸۹ اب تم نے دیکھ لیا اور تمہیں معلوم ہو گیا کہ میری شفقتی کچھ قابل تعجب ۱۲ اور ملامت نہیں۔

الْعَلِيمُ ۶۱ ثُمَّ بَدَأَ الھُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوْا الْآیَاتِ لَیْسُ جُنْدُهُ حَتّٰی ۹۳ پھر سب کچھ نشانیاں دیکھ دکھا کہ پچھلی مت انھیں ہی آئی کہ ضرور ایک مدت تک اُسے قید خانہ میں لائیں حِیْنَ ۹۴ وَ دَخَلَ مَعَهُ السَّجْنَ فَتَیْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِیْ اَرِنِیْ ۹۵ اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے ۹۶ ان میں ایک ۹۷ بولایں لے خواب دیکھا کہ اَعَصِرْ خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ اَرِنِیْ اَحْمِلْ فَوْقَ رَاسِیْ خُبْرًا ۹۸ شرب پختہ تامل اور دوسرا بولا ۹۹ میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْہٗ نَبِئْنَا بِتَاوِیْلِهٖ اِنَّا نَرٰكَ مِنَ الْمَحْسُورِیْنَ ۱۰۰ کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بے شک ہم آپ کو نیکو کار دیکھتے ہیں ۹۹ قَالَ لَا یَا تَیْکُمَا طَعَامٌ تُرْزَقُہٗ اِلَّا نَبَا تُکْمَا بِتَاوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّآتِیْکُمَا ذٰلِکُمَا عَلَیْکُمْنِیْ رَبِّیْ اِنِّیْ تَرٰکُمَا مَلَۃً قَوْمِ ۱۰۱ یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر سکے آنے سے پہلے تمہیں بتا دوں گا فتا یہ ان عملوں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ۱۰۲ وَ اَتَّبَعْتُ مِلَّةَ الشِّرْکِ اِیْمَانٌ نِّہِیْۤی لَاتِے اور وہ آخرت سے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ اَبَآئِیْ اِبْرٰہِیْمَ وَاسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ مَا کَانَ لَنَا اَنْ نُّشْرَکَ ۱۰۳ دادا ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ۱۰۴ میں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا بِاللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیْنَا وَعَلٰی النَّاسِ ۱۰۵ شریک ٹھہرائیں یہ ۱۰۶ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر وَلٰکِنْ اَکْثَرُ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۱۰۷ یٰصَاحِبِ السَّجْنِ اَرٰیْکَ ۱۰۸ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ۱۰۹ اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو کیا

مصر کی عالی خاندان جمیلہ خدات طبع طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ ہر سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعاً التفات نہیں کرتے ۸۹ اب تم نے دیکھ لیا اور تمہیں معلوم ہو گیا کہ میری شفقتی کچھ قابل تعجب ۱۲ اور ملامت نہیں۔ ۹۰ اور کسی طرح میری طرف مائل نہ ہوئے اس پر مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ زلیخا کا کہنا مان لیجئے زلیخا بولی۔ ۹۱ اور چوروں اور قاتلوں اور نافرمانوں کے ساتھ جیل میں رہیں گے کیونکہ انھوں نے میرا دل لیا اور میری نافرمانی کی اور فراق کی تلو سے میرا خون بہایا تو یوسف علیہ السلام کو بھی خوشگوار کھانا پینا اور آرام کی نیند سونا میرے ہو گا جیسا میں جلائی کی تکلیفوں میں مصیبتیں جھیلتی اور صدیوں میں پریشانی کے ساتھ وقت کاٹتی ہوں یہ بھی تو کچھ تکلیف اٹھائیں میرے ساتھ حیرتیں شاہانہ سر پر پیش گوارا نہیں ہے تو قید خانہ کے چھینے والے بے ہوش پر جسے جسم کو دکھانا گوارا کریں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکر مجلس سے اٹھ گئے اور مصری عورتیں ملامت کرنے کے بہانہ سے باہر آئیں اور ایک ایک نے اپنے اپنی تمناؤں اور مردوں کا انظار کیا آپ کو انکی گفتگو بہت ناگوار ہوئی تو بارگاہِ آہی میں (خاندان و مدارک حسینی)۔ ۹۲ اور اپنی عصمت کی پناہ میں نہ لے گا۔ ۹۳ جب حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُمید پوری ہونے کی کوئی مشکل نہ دیکھی تو مصری عورتوں نے زلیخا سے کہا کہ اب مناسب

یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب دو تین روز حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں رکھا جائے تاکہ وہاں کی محنت و مشقت دیکھ کر انھیں نعمت و راحت کی قدر ہو اور وہ تیری درخواست قبول کریں زلیخا نے اس لئے کو مانا اور عزیز تر مصر سے کہا کہ میں اس جہری غلام کی وجہ سے بدنام ہو گئی ہوں اور میری طبیعت اس سے نفرت کرنے لگی ہے مناسب یہ ہے کہ انکو قید کیا جائے تاکہ لوگ سمجھیں کہ وہ خطا واپس اور میں ملامت سے بری ہوں یہ بات غریز کے خیال میں آگئی ۹۴ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا اور آپ کو قید خانہ میں بھیجا ۹۵ اُن میں سے ایک تو مصر کے شاہِ اعظم ولید بن نروان علیہ السلام کا ہنرمند مہم تھا اور دوسرا اُس کا ساتھی اُن دونوں پر یہ الزام تھا کہ انھوں نے بادشاہ کو زہر پینا چاہا اس جرم میں دونوں قید کئے گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں ۹۶ جو بادشاہ کا ساتھی تھا ۹۷ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں بادشاہ کا کاس میرے ہاتھ میں ہے میں ان خوشوں سے ۹۸ یعنی تمہیں بطبع ۹۹ کہ آپ دن میں روزہ دار رہتے ہیں رات تمام نمازیں گزارتے ہیں جب کوئی اجل میں بیمار ہوتا ہے اسکی عیادت کرتے ہیں



اس کی خبر گیری رکھتے ہیں جب کسی بڑی ہوتی ہے اس کے لئے کشائش کی راہ نکالتے ہیں حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کے تعبیر دینے سے پہلے اپنے منجھے کا اظہار اور توحید کی دعوت شروع کر دی اور یہ ظاہر فرما دیا کہ علم میں آپ کا درجہ اس سے زیادہ ہے جتنا وہ لوگ آپ کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ علم بغیر ظن پر مبنی ہے اس لئے آپ نے چاہا کہ انھیں ظاہر فرمائیں کہ آپ غیب کی یقینی خبریں دینے پر قدرت رکھتے ہیں اور اس سے مخلوق عاجز ہے جس کو اللہ نے غیبی علوم عطا فرمائے ہوں اسکے نزدیک خواب کی تعبیر بڑی بات ہے اس وقت منجھے کا اظہار آپ نے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ ان دونوں میں ایک غریب سو لی دیا جائیگا تو آپ نے چاہا کہ اس کو کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کریں اور جہنم سے بچاویں مسئلہ اس سے معلوم ہوا وہ مامون حاکم ۱۲

یوسف ۱۷

کہ اگر عالم انبی علمی منزلت کا اس لئے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے (مدارک و خازن) -

۱۵۱۔ اس کی مقدار اور اس کا رنگ اور اس کے آنے کا وقت اور یہ کہ تم نے کیا کھایا یا کتنا کھایا کب کھایا -

۱۵۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے منجھے کا اظہار فرمانے کے بعد بھی ظاہر فرما دیا کہ آپ خاندان نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء ہیں جن کا مرتبہ علیا دنیا میں مشہور ہے اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت کو مانیں

۱۵۳۔ اس کی عبادت بجا نہیں لائے اور مخلوق برتی کرتے ہیں -

۱۵۴۔ جیسے کہ پرستوں نے نہ رکھے ہیں کوئی سونے کا کوئی چاندی کا کوئی تانے کا کوئی لوہے کا کوئی لکڑی کا کوئی پتھر کا کوئی اور کسی چیز کا کوئی جھوٹا کوئی بڑا مگر سب کے سب سمجھے بیکار نہ نفع دے سکیں نہ ضرر پہنچا سکیں ایسے جھوٹے مہبود -

۱۵۵۔ کہ نہ کوئی اس کا مقابل ہو سکتا ہے نہ اس کے حکم میں دخل دے سکتا ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ نظیر سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک -

۱۵۶۔ اور ان کا نام معبود رکھ لیا ہے باوجودیکہ وہ بے حقیقت پتھر ہیں -

۱۵۷۔ کیونکہ صرف وہی سچی عبادت ہے -

۱۵۸۔ جس پر دلائل و براہین قائم ہیں -

۱۵۹۔ توحید و عبادت الہی کی دعوت دینے

۱۶۰۔ اور ارشاد کیا

۱۶۱۔ یعنی بادشاہ کا ساتی تو اپنے عہدہ پر کمال کیا جائیگا اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائیگا

۱۶۲۔ یعنی ہمتیہ مطبخ و طعام ۱۶۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ

۱۶۴۔ اور میرا حال بیان کرنا کہ قید خانہ میں ایک مظلوم بے گناہ قید ہے

۱۶۵۔ اور اس کی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے

۱۶۶۔ اکثر مفسرین اس طرف ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رد چلے تھے اس مدت کے گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے

مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْبَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مِمَّا أُنْزِلَ

مگر نرے نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں ۱۵۴ اللہ نے اُن کی

اللَّهُ بِهِمَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ اِحْكُمُوْا لِلّٰهِ اَمْرًا اَلَا تَعْبُدُوْا

کوئی سند نہ اتاری حکم نہیں مگر اللہ کا اُس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی

اِلَّا اِيَّاهُ ۚ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ

کو نہ پوجو ۱۵۵ یہ سیدھا دین ہے ۱۵۶ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يٰصَاحِبِ السِّجْنِ اَمَّا اَحَدُكُمْ فَيَسْقٰى رَبِّهٖ

۱۵۹ اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا

خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَاسِهٖ ۚ

۱۶۰ اور دوسرا ۱۶۱ وہ سو لی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے ۱۶۲

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِي فِيْهِ تَسْتَفْتِيْنَ ۝ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ اَنَّهُ

حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے ۱۶۳ اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا

نَاجٍ مِنْهُمَا اِذْ كُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسَهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ

سمجھا ۱۶۴ اس سے کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا ۱۶۵ تو شیطان نے اُسے بھلا دیا کہ اپنے رب

فَلَيْتَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْ اَرٰى سَبْعَ

(بادشاہ) کے سامنے یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیل خانہ میں رہا ۱۶۶ اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں

بَقَرَاتٍ سِمٰنٍ يَّأْكُلُھُنَّ سَبْعُ عِجَافٍ ۚ وَسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضِرَ

۱۶۷ اور سات بلیں ہری

۱۶۸ اور سات بلیں کھا رہی ہیں

۱۶۹ اور سات بلیں کھا رہی ہیں

۱۷۰ اور سات بلیں کھا رہی ہیں

۱۷۱ اور سات بلیں کھا رہی ہیں

۱۷۲ اور سات بلیں کھا رہی ہیں

۱۷۳ اور سات بلیں کھا رہی ہیں

۱۷۴ اور سات بلیں کھا رہی ہیں

۱۷۵ اور سات بلیں کھا رہی ہیں



ساحروں اور کارہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کر کے اُن سے اپنا خواب بیان کیا۔  
۱۱۷ اور جوہری پر لپٹیں اور انھوں نے ہری کو سکھا دیا۔  
۱۱۸ اپنی ساتی۔

۱۱۹ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا ساتی نے کہا کہ۔

۱۲۰ قید خانہ میں وہاں تعبیر خواب کے ایک عالم ہیں بس بادشاہ نے اس کو بھیج دیا وہ قید خانہ میں پہنچ کر حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا۔

۱۲۱ یہ خواب بادشاہ نے دیکھا ہے اور ملک کے تمام علماء و حکماء اس کی تعبیر سے عاجز رہے ہیں حضرت اس کی تعبیر ارشاد فرمائیں۔

۱۲۲ خواب کی تعبیر سے اور آپ کے علم و فضل اور مرتبت و منزلت کو جانیں اور آپ کو اس محنت سے رہا کر کے اپنے پاس بلائیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعبیر دی اور۔

۱۲۳ اس زمانہ میں خوب پیداوار ہوئی سات موٹی گالیوں اور سات سبز بالوں سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

۱۲۴ تاکہ خراب نہ ہو اور آفات سے محفوظ رہے۔

۱۲۵ اس پر سے بھوسی اتار لو اور آ صاف کر لو باقی کو ذخیرہ بنا کر محفوظ کر لو۔

۱۲۶ جن کی طرف دہلی گالیوں اور سوکھی بالوں میں اشارہ ہے۔

۱۲۷ اور ذخیرہ کر لیا تھا۔  
۱۲۸ بیج کے لئے تاکہ اس کاشت کرو

وَ اٰخِرَیْسِتْ یَا یٰہَا الْمَلَا اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءِیَایْ اِنْ کُنْتُمْ

اور دوسری سات سوکھی ۱۱۷ اے درباریو میری خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب

لِلرُّءِیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَاوِیْلِ

کی تعبیر آتی ہو بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی

الْاَحْلَامِ بِعِلْمِیْنِ ﴿۱۱۸﴾ وَقَالَ الَّذِیْ نَجَّاهُمَا وَاذْکَرَ بَعْدَ

تعبیر نہیں جانتے اور بولا وہ جوان دونوں میں سے بچا تھا ۱۱۸ اور ایک

اُمّۃً اَنَا اَنْبِیُّکُمْ بِتَاوِیْلِهِ فَاَرْسَلُوْنِیْ یُوْسُفُ اِیُّہَا الصِّدِّیْقُ

امت بعد اُسے یاد آیا ۱۱۹ میں نہیں اسکی تعبیر تاویل کا مجھے بھیج دو ۱۲۰ اے یوسف اے صدیق ہمیں

اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ یَّاکُلُوْنَ سَبْعُ عِجَافٍ وَّ سَبْعِ

تعبیر دیجئے سات فربہ گالیوں کی جنھیں سات دہلی کھاتی ہیں اور سات

سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَّاٰخِرَیْسِتْ لَّعَلِّیْ اَرْجِعُ اِلَی السَّائِسِ

ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی ۱۲۱ شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں

لَعَلَّہُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَابَّۃً فَمَا

شاید وہ آگاہ ہوں ۱۲۲ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار ۱۲۳ تو جو

حَصَدْتُ ثُمَّ قَدَرُوْہُ فِیْ سُنْبُلَہٗ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ ثُمَّ

کاٹو اُسے اُس کی بال میں رہنے دو ۱۲۴ مگر تھوڑا جتنا کھا لو ۱۲۵ پھر

یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ سَبْعُ شِدَادٍ یَّاکُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ

اس کے بعد سات برس کرتے آئیں گے ۱۲۶ کہ کھا جائیں گے جو تم نے اُنکے لئے پہلے جمع کر رکھا

لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَخْصِنُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ

تھا ۱۲۷ مگر تھوڑا جو بچا لو ۱۲۸ پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں



۱۲۹) انکور کا اوتل زیتون کے تیل نکالیں گے یہ سال کثیر الخیر ہوگا زمین سرسبز و شاداب ہوگی درخت خوب پھیلے گے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ تعبیر سن کر واپس ہوا اور بادشاہ کی خدمت میں جا کر تعبیر بیان کی بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند آئی اور اُسے یقین ہوا کہ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ضرور وہی ہواگا بادشاہ کو شوق پیدا ہوا کہ اس خواب کی تعبیر خود حضرت یوسف

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سُنے۔

۱۳۰) اور اس نے حضرت یوسف

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت

میں بادشاہ کا پیام عرض کیا تو آپ نے

۱۳۱) یعنی اس سے درخواست کر کہ وہ

پوچھے تفتیش کرے۔

۱۳۲) یہ آپ نے اس لئے فرمایا تاکہ بادشاہ

کے سامنے آپ کی برات اور بے گناہی

معلوم ہو جائے اور یہ اس کو معلوم ہو کہ یہ

قید طولی بے وجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدین

کو نیش زنی کا موقع نہ ملے۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت

میں کوشش کرنا ضروری ہے اب قاصد حضرت

یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے

یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہنچا

بادشاہ نے سن کر عورتوں کو جمع کیا اور ان

کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی۔

۱۳۳) زلیخا۔

۱۳۴) بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے پاس پیام بھیجا کہ

عورتوں نے آپ کی پاکی بیان

کی اور عزیز کی عورت نے اپنے

گناہ کا اقرار کر لیا اس پر حضرت۔

۱۳۵) زلیخا کے اقرار و اعتراف

کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ میں

نے اپنی برات کا اظہار اس لئے کیا تھا

تاکہ عزیز کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اُس

کی غیبت میں اس کی خیانت نہیں کی ہے

اور میں اُس کے اہل کی حرمت خراب کرنے

عَامُ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿١٢٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ

لوگوں کو میٹھ دیا جائے گا اور اس میں رس نچوڑیں گے ۱۲۹ اور بادشاہ بولا کہ انھیں

اَتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ اِلَىٰ رَبِّكَ

میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس اپنی آیا ۱۳۰ کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر

فَسْأَلُهُ مَا بِالْاِسْوَةِ الَّتِي قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ

اُس سے پوچھ ۱۳۱ کیا حال ہے اُن عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بے شک

رَبِّي يَكِيدُ هُنَّ عَلِيمٌ ﴿١٣٢﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنْ اِذْ رَاوَدْتُنْ يُوْسُفَ

میرا رب اُن کا فریب جانتا ہے ۱۳۲ بادشاہ نے کہا اے عورتو تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا

عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ

دل بھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے ہم نے ان میں کوئی بدی نہیں پائی

قَالَتْ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ اِنَّ حَصْحَصَ الْحَقِّ اَنَا رَاوَدْتُهُ

عزیز کی عورت ۱۳۳ بولی اب اصلی بات کھل گئی میں نے ان کا جی

عَنْ نَفْسِهِ وَاِنَّهُ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٣٤﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّي

بُھانا چاہا تھا اور وہ بے شک سچے ہیں ۱۳۴ یوسف نے کہا یہ میں نے اس لئے

لَمْ اَخْنُهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخٰٓئِنِيْنَ ﴿١٣٥﴾

کیا کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے بیٹھ تیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا

وَمَا اَبْرِئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَآمَارَةٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَآرَجَمٌ

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا ۱۳۵ بیشک نفس تو بُرائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا بے رحم

رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٣٦﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ اَتُونِيْ بِهِ اَسْتَخْلِصْهُ

کرے ۱۳۶ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہوگا ۱۳۶ اور بادشاہ بولا انھیں میرے پاس لے آؤ کہ میں انھیں اپنے لئے

نے جتنب رہا ہوں اور جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں میں ان سے پاک ہوں اس کے بعد آپ کا خیال مبارک اس طرف گیا کہ اس میں اپنی طرف پاکی کی نسبت اور اپنی نکی کا بیان ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں شان خود بینی اور خود پسندی کا شائبہ بھی آئے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تواضع و انکسار سے عرض کیا کہ میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا مجھے اپنی بے گناہی پر نار نہیں ہے اور میں گناہ سے بچنے کو اپنے نفس کی خوبی قرار نہیں دیتا نفس کی جس کا یہ حال ہے کہ ۱۳۶ یعنی جسے مخصوص بندے کو اپنے کرم سے معصوم کرے تو اس کا براہیوں سے بچنا اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور معصوم کرنا اسی کا کرم ہے ۱۳۷ جب بادشاہ کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اور امانت کا حال معلوم ہوا ۱۳۸ اور وہ آپ کے حسن صبر حسن ادب قید خانے والوں کے ساتھ احسان و مہمفیوں پر نجات و انتقال رکھنے پر مطلع ہوا تو اس کے دل میں آپ کا بہت ہی عظیم اعتقاد پیدا ہوا۔



۱۳۸ اور اپنا مخصوص بنالوں چنانچہ اس نے معزین کی ایک جماعت بہترین سواریاں اور شاہانہ ساز و سامان اور نفیس لباس لیکر قید خانہ بھیجی تاکہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت بزرگوں کے ساتھ ایوان شاہی میں لائیں ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بادشاہ کا پیام عرض کیا آپ نے قبول فرمایا اور قید خانہ سے نکلنے وقت قیدیوں کے لئے دعا فرمائی جب قید خانہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے دروازہ پر لکھا یہ بلا کا گھر زندوں کی قبر اور دشمنوں کی بدگوئی اور سچوں کے امتحان کی جگہ ہے پھر غسل فرمایا اور پولشاک ہنی ایوان شاہی کی طرف روانہ ہوئے جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تو فرمایا میرا رب مجھے کافی ہے اسی پناہ بڑی اور اسکی ثناء برتر اور اسکے سوا کوئی معبود نہیں پھر قلعہ میں داخل ہوئے بادشاہ کے سامنے پہنچے تو یہ دعا کی کہ یا رب تیرے فضل سے اسکی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اسکی اور دوسری برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جب بادشاہ سے نظر ملی تو آپ نے عربی میں سلام فرمایا بادشاہ نے دریافت کیا یہ کیا زبان ہے فرمایا میرے عم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان ہے پھر آپ نے اس کو عربی زبان میں دعا کی اس نے دریافت کیا یہ کیوں زبان ہے فرمایا میرے باپ کی زبان ہے بادشاہ یہ دونوں زبانیں سمجھ کر باوجود کیر وہ ستر زبانیں جانتا تھا پھر اس نے جس زبان میں گفتگو کی آپ نے اسی زبان میں اسکو جواب دیا اُس وقت آپ کی عمر تیرہ بیس سال کی تھی اس عمر میں یہ وسعت علوم دیکھ کر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی اور اُس نے آپ کو اپنے برابر جگہ دی۔

لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَبَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ آمِينَ ۝۵۱ قَالَ

جُن لَوں ۱۳۸ پھر جب اس سے بات کی کہ بیشک آج آپ ہمارے یہاں معزز محمد ہیں ۱۳۹ یوسف نے کہا اجعلنی علی خزائن الارض اِنی حفیظٌ علیہ ۝۵۲ وکذٰلک

مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بے شک میں حفاظت والا علم والا ہوں ۱۴۰ اور یوں ہی تم مکتٰی یوسف فی الارض یتبوا منها حیث یشاء نصیب

۱۴۱ یوسف کو اس ملک پر قدرت بخشی اس میں جہاں چاہے رہے ۱۴۲ ہم اپنی رحمت برحمتنا من یشاء ولا نصیبہ اجر المحسنین ۝۵۳ ولا اجر

۱۴۳ جسے چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا نیک صانع نہیں کرتے اور بے شک الآخرۃ خیر للذین امنوا وکانوا یتقون ۝۵۴ وجاء اخوة

آخرت کا ثواب ان کے لئے بہتر جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ۱۴۴ اور یوسف کے بھائی یوسف قد خلوا علیہ فعرّفہم وہم لہ منکرون ۝۵۵ ولما

آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انھیں ۱۴۵ پہچان لیا اور وہ اس سے انجان ہے ۱۴۶ اور جب جہزہم بجہازہم قال اتئونی باخ لکم من ابکم الا

ان کا سامان ہتیا کر دیا ۱۴۷ کہا اپنا سوتلا بھائی ۱۴۸ میرے پاس لے آؤ ترون انی اوفی الکیل وانا خیر المنزلین ۝۵۶ فان لم تاتونی

دیکھتے کہ میں پورا مپتا ہوں ۱۴۹ اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں پھر اگر اُسے لیکر میرے بہ فلاکیل لکم عندی ولا تقربون ۝۵۷ قالوا سئرا ودعہ

پاس نہ آؤ تو تمہارے لئے میرے یہاں ماپ نہیں دے پائے پھٹکنا بولے ہم اس کی خواہش کرینگے اس کے اباء وانا لفاعلون ۝۵۸ وقال لفتینہ اجعلوا بضاعتہم فی

باپ سے اور ہمیں یہ ضرور کرنا اور یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا ان کی پونجی ان کی خوریوں میں

برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جب بادشاہ سے نظر ملی تو آپ نے عربی میں سلام فرمایا بادشاہ نے دریافت کیا یہ کیا زبان ہے فرمایا میرے عم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان ہے پھر آپ نے اس کو عربی زبان میں دعا کی اس نے دریافت کیا یہ کیوں زبان ہے فرمایا میرے باپ کی زبان ہے بادشاہ یہ دونوں زبانیں سمجھ کر باوجود کیر وہ ستر زبانیں جانتا تھا پھر اس نے جس زبان میں گفتگو کی آپ نے اسی زبان میں اسکو جواب دیا اُس وقت آپ کی عمر تیرہ بیس سال کی تھی اس عمر میں یہ وسعت علوم دیکھ کر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی اور اُس نے آپ کو اپنے برابر جگہ دی۔

۱۳۹ بادشاہ نے درخواست کی کہ حضرت اسکو خواب کی تعبیر اپنے زبان مبارک سے سناویں حضرت نے اُس خواب کی پوری تفصیل بھی سنا دی جس میں شان سے کہ اس نے دکھا تھا باوجود کہ آپ سے یہ خواب پہلے تعبیر بیان کیا گیا تھا اس پر بادشاہ کو بہت تعجب ہوا کہ کتنے لگا آپ نے میرا خواب وہو بیان فرمایا خواب تو عجیب تھا ہی مگر آپ کا اس طرح بیان فرمادینا اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے اب تعبیر ارشاد ہو جائے آپ نے تعبیر بیان فرمائی کے بعد ارشاد فرمایا کہ اب لازم یہ ہے کہ غنچہ جمع کئے جائیں اور ان فراہمی کے سائل میں کثرت سے کاشت کرائی جائے اور غنچہ مح بالوں کے محفوظ رکھے جائیں اور رعایا کی میداؤں میں سے جس میں لیا جائے اس سے جو جمع ہوگا وہ مطہر حوالی مصر کے باشندوں کے لئے کافی ہوگا اور پھر خلق خدا ہر طرف سے تیرے پاس غلہ خریدنے آئیں گی اور تیرے یہاں اتنے خزانے و

اموال جمع ہونگے جو تجھ سے پہلوں کے لئے جمع نہ ہوئے بادشاہ نے کہا یہ انتظام کون کرے گا ۱۴۰ یعنی اپنی قلمرو کے تمام خزانے میرے سپرد کرے بادشاہ نے کہا آپ ہے زائد اسکا مستحق اور کون ہو سکتا ہے اور اس نے اسکو منظور کیا مسئلہ اجادیت میں طلب امارت کی مانع آئی ہے اسکے بیٹے میں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اقامت احکام الہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اسکو احکام الہی کی اقامت کیلئے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حال میں تھے آپ رسول تھے امت کے مصالح کے عالم تھے یہ جانتے تھے کہ قسط شدید ہونے والا ہے جس میں خلق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی سبیل ہے کہ غسان حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اُس نے امارت طلب فرمائی مسئلہ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بیزیرت اقامت عدل جائز ہے مسئلہ اگر احکام دین کا اجرا کرنا فریاد فاسق بادشاہ کی تمکین کے بغیر نہ ہو سکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے مسئلہ اپنی خوبیوں کا بیان کا بغیر و تکرار کے لئے ناجائز ہے مگر دوسروں کو نفع پہنچانے یا خلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے



تونس میں اسی لئے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں ۱۴۱ اسب انکے تحت تصرف ہے امارت طلب کرنے کے ایک سال بعد بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملا کر کئی تاج پوشی کی اور تلوار اور مہر آپ کے سامنے پیش کی اور آپ کو طوائف تحت پرخت نشین کیا جو باہرات سے مصع تھا اور اپنا ملک آپ کو تفویض کیا اور قبط (عز مصر) کو مغرول کر کے آپ کو اسکی جگہ والی بنا یا اور تمام خزانے آپ کو تفویض کئے اور سلطنت کے تمام امور آپ کے ہاتھ میں دیدئے اور خود مثل تاج کے ہو گیا کہ آپ کی رائے میں دخل نہ دیتا اور آپ کے ہر حکم کو مانتا اسی زمانہ میں عز مصر کا انتقال ہو گیا بادشاہ نے اسکے انتقال کے بعد رنجا کا کراخ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کر دیا جب یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام رنجا کے پاس پہنچے اور اس سے یوسف ۱۲ ۱۴۱ اسب سرستند رحمتہ اللہ تعالیٰ

افتم

رَجَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَى أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

يُرْجِعُونَ ﴿٦٦﴾ فَلْيَارْجِعُوا إِلَىٰ آبَائِهِمْ قَالُوا يَا بَنَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

فَأَرْسِلْ مَعَنَا آخَانَا نَكْتُلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٣٢﴾ قَالَ هَلْ

اَمِنْكُمْ عَلَيْهِ اَلَا كَمَا اَمَنْتُمْ عَلَىٰ اَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللّٰهُ

خَيْرَ حَفْظًا مِنْهُ وَأَرْحَمُ الرَّحِمِينَ ﴿٦١﴾ وَلَسَافَتُهُمُ امْتِعَانُهُمْ

سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا

وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رَدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَا بَانَا مَا بَغَىٰ هَذِهِ

بِضَاعَتِنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَبِيرُ أَهْلِنَا وَنَحْفُظُ أَخَانًا وَنَزِدُ دَاكِلًا

پوچھی کہ ہمیں واپس کر دی گئی اور ہم اپنے گھر کے لئے غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں اور ایک اونٹ کا بوجھ

بَعِيْرُ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿١٥﴾ قَالَ لَنْ اَرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ

مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ فَلْيَا تَوْهَ

نہ دے، دوسرا ضرور اسے لے کر آؤ گے مگر یہ کہ تم گھر جاؤ ۱۵۶۹ پھر جب انھوں نے یعقوب

مَوْتِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٧﴾ وَقَالَ يَبْنَیٰ

کہ عہد ہے، تاکہ ۱۵۷۹ء تک بنائے اور پھر تم کو کہہ رہے ہیں اور کہا اے میرے بیٹو ۱۵۸۰

وہندوؤں کے لیے ایک ایسا مذہب ہے جس میں ہر مذہب کے پیروں کو اپنا گھر ملے گا۔

پاس پہنچ لیں پچیس سال تب کچھ نہ رہا لاکھوں لے اپی اولادیں پچیس اس صبح علی حیدر کو وقت گزارا سو سو سال وہ لوں خود باب لے ا  
د تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا غلام تھا جو عورت تھی وہ اکی کینز تھی اور لوگوں کی زبان پر تھا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنی عظمت

یہ السلام نے بادشاہ سے کہا کہ تو نے دیکھا اللہ کا مجھ پر کیسا کرم ہے اُس نے مجھ پر ایسا احسان عظیم فرمایا اب اُن کے حق میں تیری کیا رائے ہے بادشاہ  
 یا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تمام اہل مصروف کو آزاد کیا اور اُن کے تمام املاک اور گرجے جاگیریں واپس کیں اس زمانے

حضرت یونس علیہ السلام کے خرمے مٹے غلام اور کمینز بنائے جس اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بھول جاؤں تو کہیں بھولیں تو بھول جاؤں کو نہ بھول جاؤں سبحان اللہ



خریدے ہوئے ہیں بلکہ سب مصری انکے خریدے اور آزاد کئے ہوئے غلاموں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو اس حالت میں صبر کیا اسکی یہ جزا دی گئی ۱۲۲ یعنی ملک و دولت و نبوت و ۱۲۳ اس کے ثوابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے آخرت کا اجر و ثواب اس سے بہت زیادہ فضل و اعلیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا میں عطا فرمایا ابن عیینہ نے کہا کہ مومن اپنی نیکیوں کا ثمرہ دنیا و آخرت دونوں میں پاتا ہے اور کافر جو کچھ پاتا ہے دنیا ہی میں پاتا ہے آخرت میں اسکو کوئی حصہ نہیں مشرین نے بیان کیا ہے کہ جب قحط کی شدت ہوئی اور بلائے عظیم عام ہو گئی تمام بلاد و امصار قحط کی سخت مصیبت میں مبتلا ہوئے اور ہر جانب سے لوگ غلہ خریدنے کے لئے مصر پہنچنے لگے حضرت یوسف علیہ السلام کسی کو ایک اونٹ کے بارے سے زیادہ غلام نہیں دیتے تاساوات ہے اور سب کی مصیبت رفع ہو قحط کی جیسی مصیبت مصر اور تمام بلاد میں آئی ایسی کھان میں بھی آئی اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کے سوالنے رسول بیٹوں کو غلہ خریدنے مصر بھیجا ۱۲۴ دیکھتے ہی -

۳۵۲

وما ابرئ ۱۳

لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ط

ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا ۱۵۹

وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ ط

میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا ۱۶۰ حکم تو سب اللہ ہی کا ہے میں نے اسی پر

تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۱۶۱ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ

بھروسہ کیا اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ چاہئے اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے

أَمْرُهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً ط

باپ نے حکم دیا تھا ۱۶۱ وہ کچھ انھیں اللہ سے بچا نہ سکتا ہاں یعقوب کے جی کی ایک خوش

فِي نَفْسٍ يَعْقُوبَ قَضَاهُ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَكِنَّ ط

تھی جو اُس نے پوری کر لی اور بے شک وہ صاحب علم ہے ہمارے سکھائے سے مگر

أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۱۶۲ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ أَوَمَّى إِلَيْهِ ط

اکثر لوگ نہیں جانتے ۱۶۲ اور جب وہ یوسف کے پاس گئے ۱۶۳ اس نے اپنے بھائی کو اپنے

أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۱۶۴ فَلَمَّا ط

پاس جگہ دی ۱۶۴ کہا یقین جان میں یہی تیرا بھائی ۱۶۵ ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ کھا ۱۶۶ پھر جب

جَهَنَّهُمْ بِمِجَاهَزِهِمْ جَعَلَ السَّقَايَةَ فِي رُحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّن ط

ان کا سامان مہیا کر دیا ۱۶۶ پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے میں رکھ دیا ۱۶۷ پھر ایک منادی نے

مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۱۶۸ قَالُوا وَقَبِلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا ط

نڈا کی اسے قافلہ والو بے شک تم چور ہو بولے اور ان کی طرف متوجہ ہوئے تم کیا

تَفْقِدُونَ ۱۶۹ قَالُوا نَفَقْدُ صَوَاءَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ ط

نہیں پاتے بولے بادشاہ کا پیمانہ نہیں ملتا اور جو اُسے لائے گا اس کے لئے ایک اونٹ کا بوجھ

کھان میں بھی آئی اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کے سوالنے رسول بیٹوں کو غلہ خریدنے مصر بھیجا ۱۲۴ دیکھتے ہی - ۱۲۵ اکیس برس حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالنے سے اب تک چالیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا تھا اور انکا خیال یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہوگا اور یہاں آپ تحت سلطنت پر شاہان لباس میں شوکت و شان کے ساتھ جلوہ فرما تھے اسلئے انھوں نے ایکونہ بچا ہوا اور آپ سے عبرانی زبان میں گفتگو کی آپ نے بھی اسی زبان میں جواب دیا آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو انھوں نے عرض کیا ہم شام کے رہنے والے ہیں جس مصیبت میں دنیا مبتلا ہے اسی میں ہم بھی ہیں آپ سے غلہ خریدنے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تم جاسوس تو نہیں انھوں نے کہا ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں ہم جاسوس نہیں ہیں ہم سب بی بی ہیں ایک باپ کی اولاد ہیں ہمارے والد بہت بزرگ معتمد صلیق ہیں اور ان کا نام نامی حضرت یعقوب ہے وہ اللہ کے نبی ہیں آپ نے فرمایا تم کتنے بھائی ہو کہنے لگے تھے تو ہم بارہ مگر ایک بھائی ہمارا ہے ساتھ جنگل گیا تھا ہلاک ہو گیا اور والد صاحب کو ہم سب سے زیادہ پیارا تھا فرمایا اب تم کتنے ہو عرض کیا دس فرمایا کیا ہواں کہاں ہے کہا وہ والد صاحب کے پاس ہے کیونکہ جو ہلاک ہو گیا وہ اسی کا حقیقی بھائی تھا اب اللہ صاحب کی اسی سے کچھ تسلی ہوئی ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن بھائیوں کی بہت عزت کی اور بہت خاطر و مدارات سے انکی نیرازی فرمائی ۱۲۶ ہر ایک کا اونٹ بھر دیا اور زاد سفر دیدیا

۱۲۷ یعنی بنیامین ۱۲۸ اسکو لے آؤ تو ایک اونٹ غلہ اُس کے حصہ کا اور زیادہ دوں گا ۱۲۹ جو انھوں نے قیمت میں دی تھی تاکہ جب وہ اپنا سامان کھولیں تو اپنی پونجی انھیں مل جائے اور قحط کے زمانہ میں کام آئے اور خفی طور پر ان کے پاس پہنچے تاکہ انھیں لینے میں شرم بھی نہ آئے اور یہ کرم و احسان دوبارہ آنے کے لئے انکی رغبت کا باعث بھی ہو ۱۳۰ اولس کا واپس کرنا ضروری سمجھیں ۱۳۱ اور بادشاہ کے حسن سلوک اور اس کے احسان کا ذکر کیا کہا کہ اس نے ہماری دہ غرت و تکرم کی کہ اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی ہوتا تو بھی ایسا نہ کر سکتا فرمایا اب اگر تم بادشاہ مصر کے پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہنچاؤ اور کہنا کہ ہمارے والد تیرے حق میں تیرے اس سلوک کی وجہ سے دعا کرتے ہیں ۱۳۲ اگر آپ ہمارے بھائی بنیامین کو نہ بھیجیں گے تو غلہ بے گاہ ۱۳۳ اس وقت بھی تم نے حفاظت کا ذمہ لیا تھا ۱۳۴ کیونکہ اس نے اس سے زیادہ احسان کے پس ۱۳۵ یعنی اللہ کی قسم نہ کھا ۱۳۶ اُسکو لیکر آنا تمہاری طاقت سے باہر ہو جائے ۱۳۷ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ۱۳۸ مصر میں ۱۳۹ تاکہ نظر بد سے محفوظ رہو ۱۴۰ ی و سلم کی حدیث میں ہے کہ نظر حق ہے پہلی مرتبہ حضرت



یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا تھا اسلئے کہ اس وقت تک کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب بھائی اور ایک باپ کی اولاد ہیں لیکن اب چونکہ جان چکے تھے اس لئے نظر ہو جانے کا احتمال تھا اس واسطے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہو کر داخل ہونے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدبیر اور ناسرحتیا طبعی انبیاء کا طریقہ میں اور اس کے ساتھ ہی آپ نے ام اللہ کو تفویض کر دیا کہ باوجود احتیاطوں کے توکل و اعتماد اللہ پر ہے اپنی تدبیر پر یقین و سہم نہیں ۱۲۱ یعنی جو مقدر ہے وہ تدبیر سے بالا نہیں جاسکتا ۱۲۱ یعنی شکر کے مختلف دروازوں سے تو انکا متفرق ہو کر داخل ہونا ۱۲۲ اور اللہ تعالیٰ اپنے اسفیاء کو علم دیتا ہے ۱۲۳ اور انھوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اپنے بھائی بنیامین کو لے آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا پھر انھیں عزت دیا ۱۲۴ و ما ابڑی ۱۳

وَأَنَابَهُ زَعِيمٌ ۖ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ فَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ  
اور میں اس کا ضامن ہوں بولے خدا کی قسم تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے

وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۖ قَالُوا فَبَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ۖ قَالُوا  
اور نہ ہم چور ہیں بولے پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو ۱۶۹ بولے

جَزَاؤُهُ مَنْ وَجَدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۖ كَذَلِكَ نَجْزِي  
اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے اسباب میں ملے وہی اسکے بدلے میں غلام بنے ۱۷۰ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا

الظَّالِمِينَ ۖ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَّتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا  
پہلے ۱۷۱ تو اول ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی ۱۷۲ کی خرجی سے پہلے پھر اُسے

مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ طَكَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ط مَا كَانَ لِيَا خُذَ أَخَاهُ  
اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا ۱۷۳ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی ۱۷۴ بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا

فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ط نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ ط  
تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے ۱۷۵ مگر یہ کہ خدا چاہے ۱۷۶ ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں ۱۷۷ اور

فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۖ قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ  
ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے ۱۷۸ بھائی بولے اگر یہ چوری کرے ۱۷۹ تو بیشک اس سے پہلے

لَهُ مِنْ قَبْلُ فَاسْرَهَا يُوْسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۖ قَالَ  
اسکا بھائی چوری کر چکا ہے ۱۸۰ تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی جی میں کہا

أَنْتُمْ شَرُّ مَكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ۖ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ  
تم بدتر جگہ ہو ۱۸۱ اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں بناتے ہو بولے اے عزیز اس کے ایک

لَهُ أَبَا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدًا مَّا كَانَ إِنْكَارُكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۖ  
باپ میں بوڑھے بڑے ۱۸۲ تو ہم میں اسکی جگہ کسی کو لے لو بیشک ہم تمہارے احسان دیکھ رہے ہیں

اس سے غلامی کا کام لیا جاتا تھا یہ پیارے بنیامین کے کجاوے میں کھدیا گیا اور قافلہ کنعان کے قصد سے روانہ ہو گیا جب شہر کے باہر جا چکا تو انبار خانہ کے کارکنوں کو معلوم ہوا کہ یہ مال نہیں ہے انکے خیال میں یہی آیا کہ یہ قافلہ والے لے گئے انھوں نے اسکی جستجو کیلئے آدمی بھیجے ۱۶۹ اس بات میں اور بیا لہ تمہارے پاس نکلے ۱۷۰ اور شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام میں چوری کی

یہی سزا مقرر تھی چنانچہ انھوں نے کہا کہ ۱۷۱ پھر یہ قافلہ مصر لایا گیا اور ان صاحبوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں حاضر کیا گیا ۱۷۲ یعنی بنیامین ۱۷۳ یعنی بنیامین کی خرجی سے برآمد کیا ۱۷۴ اپنے بھائی کے لینے کی کہ اس معاملہ میں بھائیوں سے استفسار کریں تاکہ وہ شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام کا حکم بتائیں جس سے بھائی مل سکے ۱۷۵ انکو بادشاہ مصر کے قانون میں چوری کی سزا مارنا اور دوا مال لے لینا مقرر تھی ۱۷۶ یعنی یہ بات خدا کی مشیت سے ہوئی کہ انکے دل میں ڈال دیا کہ نہ بھائیوں سے دریافت کریں اور انکے دل میں ڈال دیا کہ وہ اپنی سنت کے مطابق جواب دیں ۱۷۷ علم میں جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجے بلند فرمائے ۱۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر عالم کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا عالم سوا ہر

گئے اور سر دسترخوان پر دو دو صاحبوں کو بٹھایا گیا بنیامین اکیلے رہ گئے تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ آج اگر میرے بھائی یوسف علیہ السلام زندہ ہوتے تو مجھے اپنے ساتھ تھاتے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہارا ایک بھائی اکیلہ رہ گیا اور آپ نے بنیامین کو اپنے دسترخوان پر بٹھایا۔ ۱۶۹ اور فرمایا کہ تمہارے بڑا شکر بھائی کی جگہ میں تمہارا بھائی موجوداں تو کیا تم پسند کرو گے بنیامین نے کہا کہ آپ جیسا بھائی کس کو میرے لئے لیکن یعقوب (علیہ السلام) کا فرزند اور رحیل (مادر حضرت یوسف علیہ السلام) کا نو نظر ہونا تمہیں کیسے محال ہو سکتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام رو پڑے اور بنیامین کو گلے سے لگایا اور ۱۷۵ یوسف (علیہ السلام)۔ ۱۷۶ بے شک اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں خبر کے ساتھ جمع فرمایا اور ابھی اس راز کی بھائیوں کو اطلاع نہ دینا یہ سنکر بنیامین فرط مسرت سے بے خود ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہنے لگے اب میں آپ کے جدانہ ہو گا آپ نے فرمایا والد صاحب کو میری جدائی کا بہت غم پہنچ چکا ہے اگر میں نے تمہیں بھی روک لیا تو انھیں اور زیادہ غم ہو گا علاوہ بریں کہنے کی بجز اس کے اور کوئی سبیل بھی نہیں ہے کہ تمہاری طرف کوئی غیر پسندیدہ بات منسوب ہو بنیامین نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ۱۷۶ اور ہر ایک کو ایک بار شتر غلہ دیدیا اور ایک بار شتر بنیامین کے نام کا خاص کر دیا۔ ۱۷۷ جو بادشاہ کے پانی پینے کا سونے کا جوہرات سے مصلع کیا ہوا تھا اور اس وقت

اس سے غلامی کا کام لیا جاتا تھا یہ پیارے بنیامین کے کجاوے میں کھدیا گیا اور قافلہ کنعان کے قصد سے روانہ ہو گیا جب شہر کے باہر جا چکا تو انبار خانہ کے کارکنوں کو معلوم ہوا کہ یہ مال نہیں ہے انکے خیال میں یہی آیا کہ یہ قافلہ والے لے گئے انھوں نے اسکی جستجو کیلئے آدمی بھیجے ۱۶۹ اس بات میں اور بیا لہ تمہارے پاس نکلے ۱۷۰ اور شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام میں چوری کی یہی سزا مقرر تھی چنانچہ انھوں نے کہا کہ ۱۷۱ پھر یہ قافلہ مصر لایا گیا اور ان صاحبوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں حاضر کیا گیا ۱۷۲ یعنی بنیامین ۱۷۳ یعنی بنیامین کی خرجی سے برآمد کیا ۱۷۴ اپنے بھائی کے لینے کی کہ اس معاملہ میں بھائیوں سے استفسار کریں تاکہ وہ شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام کا حکم بتائیں جس سے بھائی مل سکے ۱۷۵ انکو بادشاہ مصر کے قانون میں چوری کی سزا مارنا اور دوا مال لے لینا مقرر تھی ۱۷۶ یعنی یہ بات خدا کی مشیت سے ہوئی کہ انکے دل میں ڈال دیا کہ نہ بھائیوں سے دریافت کریں اور انکے دل میں ڈال دیا کہ وہ اپنی سنت کے مطابق جواب دیں ۱۷۷ علم میں جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجے بلند فرمائے ۱۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر عالم کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا عالم سوا ہر



یہاں تک کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے اس کا علم سب کے علم سے برتر ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی علمائے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے اعلیٰ تھے جب پیاہلہ بینا میں کے سامان سے نکلا تو بھائی شرمندہ ہوئے اور انھوں نے سر جھکا کے اور ۱۹۹ یعنی سامان میں پناہ لکھنے سے سامان والے کا چوری کرنا تو یقینی نہیں لیکن اگر یہ فعل اس کا ہو۔

وما آبرئ ۱۳

۳۵۴

یوسف ۱۲

قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا ظَالِمُونَ ﴿۱۸۳﴾

کہا ۱۸۳ خدا کی پناہ کہ ہم ایسے کو جس کے پاس ہمارا مال ملا ۱۸۴ جب تو

اِذَ الظَّالِمُونَ ﴿۱۸۴﴾ فَلَمَّا اسْتَأْيَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ﴿۱۸۵﴾ قَالَ كَبِيرُهُمْ

ہم ظالم ہوں گے پھر جب اس سے نا امید ہوئے الگ جا کر سرگوشی کرنے لگے ان کا بڑا بھائی بولا

اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ

کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لے لیا تھا اور اس سے

قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِيْ يُوسُفَ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذُنَ لِيْ

پہلے یوسف کے حق میں تم نے کیسی تقصیر کی تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے باپ ۱۸۵

اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ اِرْجِعُوْا اِلٰى اٰبِيْكُمْ

اجازت دیں یا اللہ مجھے حکم دے ۱۸۶ اور اس کا حکم سب سے بہتر اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ

فَقُولُوْا يَا اٰبَانَا اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَا اِلَّا بِمَا عَلَّمْنَا وَمَا

پھر عرض کر دو کہ اے ہمارے باپ بیشک آپ کے بیٹے نے چوری کی ۱۸۷ اور ہم تو اتنی ہی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے

كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۱۸۸﴾ وَسَّئِلَ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ

علم میں تھی ۱۸۸ اور غیب کے نگہبان تھے ۱۸۹ اور اس بستی سے پوچھ دیکھیے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے

الَّتِيْ اَقْبَلْنَا فِيْهَا وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

جس میں ہم آئے اور ہم بے شک سچے ہیں ۱۹۰ کہا ۱۹۱ تمہارے نفس نے تمہیں کچھ

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبِّرْ ۚ حَسْبُ اللّٰهِ اَنْ يَّاتِيَنِيْ بِهِمْ

حیلہ بنادیا تو اچھا صبر ہے قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے

جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَتَوَلٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰ اَسْفٰى

۱۹۲ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے اور ان سے منہ پھیرا ۱۹۳ اور کہا ہائے افسوس

اور جس کو انھوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف نسبت کیا وہ واقعہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا ایک بت تھا جس کو وہ پوجتے تھے

حضرت یوسف علیہ السلام نے چپکے سے وہ بت لیا اور توڑ کر راستہ ۱۸۴ میں نجاست کے اندر ڈال دیا ۱۸۵

یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بت پرستی کا مشا تھا بھائیوں کا اس ذکر سے یہ مدعا تھا کہ ہم لوگ بنیامین کے سوتیلے بھائی ہیں

یہ فعل ہو تو شاید بنیامین کا ہونا ہمارے اس میں شرکت نہ ہمیں اس کی اطلاع نسبت ۱۸۶ اُس سے جس کی طرف چوری کی نسبت کرتے ہو کیونکہ چوری کی نسبت حضرت یوسف کی طرف تو غلط ہے وہ فعل تو شرک کا ابطال اور عبادت تھا اور تم نے جو یوسف کے ساتھ

کیا وہ بڑی زیادتیاں ہیں۔ ۱۸۷ اُن سے محبت رکھتے ہیں اور انھیں سے ان کے دل کی تسلی ہے۔

۱۸۸ حضرت یوسف علیہ السلام نے۔ ۱۸۹ کیونکہ تمہارے فیصلہ سے ہم اسی کو لینے کے مستحق ہیں جس کے کجاوے میں ہمارا مال ملا اگر ہم بجائے اسکے دوسرے کو لیں

۱۹۰ میرے پاس واپس آنے کی۔ ۱۹۱ میرے بھائی کو خلاصی دیکر یا اس کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلنے کا۔

۱۹۲ یعنی انکی طرف چوری کی نسبت کی گئی ۱۹۳ کہ پیاہلہ ان کے کجاوے میں نکلا۔

۱۹۴ اور یہیں خبر تھی کہ یہ صورت پیش آئی حقیقت حال اللہ ہی جلنے کو کیا ہے اور

پیاہلہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا ۱۹۵ پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتادیا تھا وہ سب اللہ سے عرض کیا ۱۹۱ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی منہ غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتویٰ نہ دیتے اور تمہیں نہ بتاتے تو

۱۹۲ یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو ۱۹۳ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سن کر اور آپ کا اندوہ و غم انتہا کو پہنچ گیا۔

۱۹۴ اور یہیں خبر تھی کہ یہ صورت پیش آئی حقیقت حال اللہ ہی جلنے کو کیا ہے اور

پیاہلہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا ۱۹۵ پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتادیا تھا وہ سب اللہ سے عرض کیا ۱۹۱ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی منہ غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتویٰ نہ دیتے اور تمہیں نہ بتاتے تو

۱۹۲ یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو ۱۹۳ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سن کر اور آپ کا اندوہ و غم انتہا کو پہنچ گیا۔

۱۹۴ اور یہیں خبر تھی کہ یہ صورت پیش آئی حقیقت حال اللہ ہی جلنے کو کیا ہے اور

پیاہلہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا ۱۹۵ پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتادیا تھا وہ سب اللہ سے عرض کیا ۱۹۱ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی منہ غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتویٰ نہ دیتے اور تمہیں نہ بتاتے تو

۱۹۲ یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو ۱۹۳ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سن کر اور آپ کا اندوہ و غم انتہا کو پہنچ گیا۔

۱۹۴ اور یہیں خبر تھی کہ یہ صورت پیش آئی حقیقت حال اللہ ہی جلنے کو کیا ہے اور



۱۹۴۹ روتے روتے آنکھ کی سیاہی رنگ  
جاتا رہا اور بینائی ضعیف ہو گئی حسن رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ  
والسلام کی جدائی میں حضرت یعقوب علیہ  
السلام اسی برس روتے رہے اور احباب  
کے غم میں رونا جو تکلف اور نمائش سے نہ ہو  
اور اس کے ساتھ اللہ کی شکایت و بے صبری  
نہ پائی جائے رحمت ہے ان غم کے ایام  
میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان  
مبارک پر کبھی کوئی کلمہ بے صبری کا نہ آیا  
۱۹۵۵ برادران یوسف اپنے والد سے  
۱۹۶۹ تم سے یا اور کسی سے نہیں۔

۱۹۷۹ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت  
یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام جانتے تھے  
کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے  
ملنے کی توقع رکھتے تھے اور یہ بھی جانتے  
تھے کہ ان کا خواب حق ہے ضرور واقع  
ہوگا ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ  
نے حضرت ملک الموت سے دریافت  
کیا کہ تم نے میرے بیٹے یوسف کی روح  
قبض کی ہے انھوں نے عرض کیا نہیں  
اس سے بھی آپ کو ان کی زندگانی کا  
اطمینان ہوا اور آپ نے اپنے فرزندوں  
سے فرمایا۔

۱۹۸۹ یہ سن کر برادران حضرت یوسف علیہ  
السلام بھر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔  
۱۹۹۹ یعنی تنگی اور بھوک کی سختی اور جبر  
کا دہلا ہوا جانا۔

۲۰۰۹ ردی کھوٹی جسے کوئی سوداگر مال  
کی قیمت میں قبول نہ کرے وہ چند کھوٹے  
درہم تھے اور اثاثہ البیت کی چند پرانی  
بوسیدہ چیزیں۔

۲۰۱۹ جیسا گھرے داموں سے نیتے تھے

۲۰۲۹ ناقص پونجی قبول کر کے ۲۰۳۹ ان کا یہ حال سن کر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام پر گریہ طاری ہوا اور چشم گوہر فشاں سے اشک رواں ہو گئے اور ۲۰۴۹ یعنی  
حضرت یوسف علیہ السلام کو مارنا کنویں میں گرانا بیچنا والد سے جدا کرنا اور ان کے بعد ان کے بھائی کو تنگ رکھنا پریشان کرنا انھیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ  
والسلام کو قسم آگیا اور انھوں نے آپ کے گویہ دماغ کا حُسن دیکھ کر ہچاناکہ یہ تو جمال یوسفی کی شان ہے۔

عَلَى يُوسُفَ وَأَيُّضْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿۸۱﴾

یوسف کی جدائی پر اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں ۱۹۴۹ وہ غصہ کھاتا رہا

قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتُوْنَا تَذْكُرُ يُّوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ

بولے ۱۹۵۹ خدا کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ گور کنارے جا لگیں یا

تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ﴿۸۲﴾ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي

جان سے گزر جائیں کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا

إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۸۳﴾ يَبْنِيٰ أَذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا

ہوں ۱۹۶۹ اور مجھے اللہ کی وہ شائیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ۱۹۷۹ اے بیٹو جاؤ یوسف اور اس کے

مِنْ يُّوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَأْيِسُوا مِنْ رَّبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْسِدُ

بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی

مِنْ رَّبِّهِ إِلَّا الْقَوْمَ الْكَافِرُونَ ﴿۸۴﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا

رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ ۱۹۸۹ پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے بولے

يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَّا الضُّرَّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ

اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی ۱۹۹۹ اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں

فَاَوْفَ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ﴿۸۵﴾

تو آپ ہمیں پورا ناپ دیجیے واپس ۲۰۱۹ اور ہم پر خیرات کیجئے ۲۰۲۹ بیشک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے ۲۰۳۹

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ يُّوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ﴿۸۶﴾

بولے کچھ خبر ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب تم نادان تھے ۲۰۴۹

قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا أَخِي قَدْ

بولے کیا سچ بچ آپ ہی یوسف ہیں کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بے شک



۲۰۵۔ ہمیں جدائی کے بعد سلامتی کے ساتھ ملایا اور دنیا اور دین کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔

وما آری ۱۳

۳۵۶

یوسف ۱۲

مَنْ اللَّهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِي وَيَصْبِرُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

اللہ نے ہم پر احسان کیا ۲۰۵۔ بیشک جو پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ نیکوں کا نیک ضائع نہیں

الْمُحْسِنِينَ ۱۰ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ أَتَرَكْنَا اللَّهَ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا

کرتا ۲۰۶۔ بولے خدا کی قسم بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم خطاوار

لَخَطِئِينَ ۱۱ قَالَ لَا تَثْرِبُ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ

تھے ۲۰۷۔ کہا آج ۲۰۸۔ تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۱۲ إِذْ هَبُوا بَقِيصَ هَذَا فَالْقُوهُ عَلَى وَجْهِ

مہربانوں سے بڑھکر مہربان ہے ۲۰۹۔ میرا یہ کرتا لے جاؤ ۲۱۰۔ اے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی

أَبِي يَأْتِ بِصِيرًا ۱۳ وَأَتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۱۴ وَلَمَّا فَصَلَتِ

آنکھیں کھل جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ جب قافلہ مصر سے جدا ہوا

الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ۱۵

۲۱۱۔ یہاں اُن کے باپ نے ۲۱۲۔ کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پا تا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے

قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ۱۶ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ

بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اُسی پرانی خود رفتگی میں ہیں ۲۱۳۔ پھر جب خوشی سنائے والا آیا ۲۱۴۔

أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۱۷ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي

اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اسکی آنکھیں پھرائیں کہ میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں

أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۱۸ قَالُوا يَا بَنَاكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

جو تم نہیں جانتے ۲۱۵۔ بولے اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے

إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۱۹ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

بیشک ہم خطاوار ہیں کہا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا بیشک یہی بخشنے والا

۲۰۶۔ برادران حضرت یوسف علیہ السلام بطریق غرض خواہی۔

۲۰۷۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت دی بادشاہ دنیا اور مہین مسکین بنکر آپ کے سامنے لایا۔

۲۰۸۔ اگرچہ علامت کرنے کا دن ہے مگر میری جانب سے۔

۲۰۹۔ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے اپنے والد ماجد کا حال دریافت کیا انھوں نے کہا آپ کی جدائی کے غم میں روتے روتے اُن کی بینائی بحال نہیں رہی آپ نے فرمایا۔

۲۱۰۔ جو میرے والد ماجد نے تعویذ بنا کر میرے گلے میں لٹا دیا تھا۔ ۲۱۱۔ اور کنگان کی طرف روانہ ہوا۔

۲۱۲۔ اپنے پوتوں اور پاس والوں سے ۲۱۳۔ کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف (علیہ السلام) کہاں انکی وفات بھی ہو چکی ہوگی۔

۲۱۴۔ اشکر کے آگے آگے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی یہودا تھے انھوں نے کہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس خون آلودہ ٹیغ بھی میں ہی لے کر گیا تھا میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا کھا گیا میں نے ہی انھیں غمگین کیا تھا آج کرتا بھی میں ہی لیکر جاؤں گا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگانی کی فرحت انگیز خبر بھی میں ہی سناؤں گا تو یہودا برہنہ سر برہنہ پا کرتا لے کر اسی فرسنگ دوڑتے آئے راستے میں کھانے کے لئے سات روٹیاں ساتھ

لائے تھے فرط شوق کا یہ عالم تھا کہ ان کو بھی راستے میں کھا کر تمام ذکر سکے ۲۱۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دریافت فرمایا یوسف کیسے ہیں یہودا نے عرض کیا حضور وہ مصر کے بادشاہ بن گیا میں بادشاہی کو کیا کروں یہ بتاؤ کس دین پر ہیں عرض کیا دین اسلام پر فرمایا الحمد للہ اللہ کی نعمت پوری ہوئی برادران حضرت یوسف علیہ السلام۔

۲۱۶۔ یہاں اُن کے باپ نے ۲۱۷۔ کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پا تا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے

۲۱۸۔ کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پا تا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے

۲۱۹۔ کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پا تا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے

۲۲۰۔ کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پا تا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے

۲۲۱۔ کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پا تا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے

۲۲۲۔ کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پا تا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے

۲۲۳۔ کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پا تا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے



۲۱۶ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقتِ صبح نماز پڑھا کر اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے صاحبزادوں کیلئے دعا کی وہ قبول ہوئی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ کیا خبر ادا کی خطابخش دی گئی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو مع انکے اہل اولاد کے بلا لے کیلئے اپنے بھائیوں کے ساتھ دو سو سواریاں اور کثیر سامان بھیجا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر کا ارادہ فرمایا اور اپنے اہل کو جمع کیا کہ مرد و زن بہتر یا ہتھرتن تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں برکت فرمائی کہ انکی نسل اتنی بڑھی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو حیرانکھ سے زیادہ تھے باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ اس سے صرف چار سو سال بعد ہے الحاصل جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہ عظیم کو اپنے والد ماجد کی تشریف آوری کی اطلاع دی اور چار ہزار لشکر اور بہت سے مصری سواروں کو ہمراہ لیکر آپ اپنے والد صاحب کے استقبال کے لئے صحرائے شیتی پھرے اڑتے قطار میں ہنستے روانہ ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے تشریف لائے تھے جب انکی نظر لشکر پر پڑی اور آپ نے دیکھا کہ رزق برق سواروں سے پور ہوا ہے فرمایا اے یہودا کیا یہ رجون مصر ہے جس کا لشکر اس شوکت و شکوہ سے آراہ ہے عرض کیا نہیں یہ حضور کے فرزند یوسف ہیں علیہم السلام حضرت جبریل نے انکو تعجب کھنکھڑایا کہ ہوا کی طرف نظر فرمائیے آپ کے سرویس شریک کیلئے ملائکہ حاضر ہوئے ہیں جو مدتوں آپ کے غم کے سبب روتے رہے ہیں ملائکہ کی تسبیح نے اور گھوڑوں کے ہنہانے نے اوہل بوق کی آوازوں نے عجیب کیفیت پیدا کر دی تھی یہ محرم کی حویں تاریخ تھی جب دونوں حضرات والد و لد و پدر و پسر قریب ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام عرض کرنے کا ارادہ کیا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ توقف کیجئے اور والد صاحب کو اتنا سلام کا موقع دیجئے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُدَّہِبَا لَکَھُ (یعنی اے غم و اندوہ کے دور کرنے والے سلام) اور دونوں صاحبوں نے اتر کر معاف کیا اور بلکر خوب روئے پھر اس زمین فرود گاہ میں داخل ہوئے جو پہلے سے آپ کے استقبال کیلئے نفیس نیمے وغیرہ نصب کر کے آراستہ کی گئی تھی یہ دخول حدود مصر میں تھا اسکے بعد دوسرے دخول خاص شہر میں ہے جس کا بیان اگلی آیت میں ہے

الرَّحِيمُ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ أَوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوِيهِ وَقَالَ مَهْرَانٌ هُوَ ۖ ۲۱۶ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے اس نے اپنے ماں ۲۱۷ باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ أَمِينٌ ﴿۱۹﴾ وَرَفَعَ أَبَوِيهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُءْيَايَ ۖ ۲۱۸ داخل ہوا اللہ چاہے تو امان کے ساتھ ۲۱۹ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لئے سجدے میں گرے ۲۲۰ اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر مِّن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِّنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ ۚ إِنَّ نَزْعَ الشَّيْطَانِ قِيدَ مِحْلٍ ۖ ۲۲۱ اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اُس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ ۖ ۲۲۲ بے شک اُسے میرے رب نے سچا کیا اور بیشک اُس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے مِّنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ ۚ إِنَّ نَزْعَ الشَّيْطَانِ قِيدَ مِحْلٍ ۖ ۲۲۳ اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اُس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ ۖ ۲۲۴ بے شک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کر دے بیشک وہی علم و حکمت والا الْحَكِيمُ ﴿۲۰﴾ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيَّ الدُّنْيَا ۖ ۲۲۵ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے اور وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا ۖ ۲۲۶ مجھے مسلمان اٹھا اور اُن سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں ۲۲۷ یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم اُن کے پاس نہ تھے ۲۲۸ جب اُنھوں نے

۲۱۷ ماں سے یا خاص اللہ مراد ہیں اگر اس وقت تک زندہ ہوں یا خالہ مغیرین کے اس باب میں کئی اقوال ہیں ۲۱۸ یعنی خاص شہر میں ۲۱۹ جب مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے اپنے والدین کا اکرام فرمایا ۲۲۰ یعنی والدین اور سب بھائی ۲۲۱ یہ سجدہ نیت و تواضع کا تھا جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی منظم کی تعظیم کے لیے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے کیونکہ بیشک ہے اصحاب تواریخ کا بیان ہے کہ حضرت جبریل نہیں ۲۲۲ جو میں نے صغریٰ یعنی بچپن کی حالت میں دیکھا تھا ۲۲۳ اس موقع پر آپ کے کنوئیں کا ذکر کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو ۲۲۴ اصحاب تواریخ کا بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس سال بہترین عیش آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے قریب فات آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپ کا جنازہ ملک شام میں لے جا کر ارض مقدس میں آپ کے والد حضرت اسحق علیہ السلام کی قبر تشریف کے پاس دفن کیا جائے اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور بعد فات سال کی لکڑی کے



تاہوت میں آپ کا جسد اہر شام میں ملایا گیا اسی وقت آپ کے بھائی عیص کی وفات ہوئی اور آپ دونوں بھائیوں کی ولادت بھی ساتھ ہوئی تھی اور دفن بھی ایک ہی قبر میں کئے گئے اور دونوں صاحبوں کی عمر ایک سو پینتالیس سال تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد اور چچا کو دفن کر کے مصر کی طرف واپس ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی جو اگلی آیت میں مذکور ہے ۲۲۵ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسحق و حضرت یعقوب علیہم السلام انبیاء سب معصوم ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا تعلیم امت کے لئے ہے کہ وہ حسن خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بعد تیس سال رہے اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی آپ کے مقام دفن میں اہل مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا ہر محلہ والے حصول برکت کے لئے اپنے ہی محلے میں دفن کرنے پر مصر تھے آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہل مصر فیض یاب ہوں چنانچہ آپ کو سنگ رخام یا سنگ مرمر کے صندوق میں دریاے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا ناتو شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملک شام میں دفن کیا۔

وما ابرئ ۱۳

۳۵۸

یوسف ۱۲

أَمْرُهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۱۰ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ

اپنا کام پکا کیا تھا اور وہ داؤں چل رہے تھے ۲۲۵ اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو

بِمُؤْمِنِينَ ۱۱ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

ایمان نہ لائیں گے اور تم اس پر ان سے کچھ اجرت نہیں مانگتے یہ ۲۲۵ تو نہیں مگر سارے جہان کو

لِلْعَالَمِينَ ۱۲ وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ

نصیحت اور کتنی نشانیاں ہیں ۲۲۶ آسمانوں اور زمین میں کہ اکثر لوگ ان پر گزرتے ہیں

عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۱۳ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ

۲۲۷ اور ان سے بے خبر رہتے ہیں اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے

إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۱۴ أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ

مگر شرک کرتے ہوئے ۲۲۸ کیا اس سے ڈر رہے ہیں کہ اللہ کا عذاب انہیں آکر

عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۱۵

گھیر لے یا قیامت ان پر اچانک آجائے اور انہیں خبر نہ ہو

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ

تم فرماؤ ۲۲۹ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں

اتَّبَعْنِي ۱۶ وَسُبْحَنَ اللَّهُ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۱۷ وَمَا

رکھتے ہیں ۲۳۰ اور اللہ کو پاکی ہے ۲۳۱ اور میں شرک کرنے والا نہیں اور تم نے

أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوْحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۱۸

تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے ۲۳۲ جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے ۲۳۳

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

تو کیا یہ لوگ زمین پر چلے نہیں تو دیکھتے ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا ۲۳۴

علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بعد تیس سال رہے اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی آپ کے مقام دفن میں اہل مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا ہر محلہ والے حصول برکت کے لئے اپنے ہی محلے میں دفن کرنے پر مصر تھے آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہل مصر فیض یاب ہوں چنانچہ آپ کو سنگ رخام یا سنگ مرمر کے صندوق میں دریاے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا ناتو شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملک شام میں دفن کیا۔

۲۲۶ یعنی برادران یوسف علیہ السلام کے باوجود اس کے لئے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کلن تمام واقعات کو اس تفصیل سے بیان فرمانا غیبی خبر اور معجزہ ہے۔

۲۲۷ قرآن شریف۔

۲۲۹ خالق اور اس کی توحید و صفات پر دلالت کرنے والی ان نشانوں سے

ہلاک شدہ امتوں کے آثار مراد ہیں (مارک)

۲۳۰ اور ان کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن

تفکر نہیں کرتے عبرت نہیں حاصل کرتے۔

۲۳۱ جو مفسرین کے نزدیک یہ آیت

مشرکین کے رد میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی

خالقیت و رزاقیت کا اقرار کرنے کے ساتھ

بت برحق کر کے غیروں کو عبادت میں اس کا

شرک کرتے تھے ۲۳۲ اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ توحید آگئی اور دین اسلام کی دعوت دینا ۲۳۳ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا عمر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اور ان کے اصحاب حسن طریق اور افضل ہدایت پر ہیں یہ علم کے معدن ایمان کے خزانے جن کے لشکر میں بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا طریقہ اختیار کرنا والوں کو چاہیے کہ گزشتہ ہوؤں کا طریقہ اختیار

کریں وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جن کے دل امت میں سب سے زیادہ پاک علم میں سب سے عین تکلف میں سب سے کم ایسے حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علی الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اور

ان کے دین کی اشاعت کے لئے برگزیدہ کیا ۲۳۴ تمام عیوب نقائص اور شرک و افساد و انہاد سے ۲۳۵ فرشتے کسی عورت کو نبی بنایا گیا یا اہل مکہ کا جواب ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ نے فرشتوں

کو کیوں نبی بنا بھیجا انہیں بتایا گیا کہ یہ کیا تعجب کی بات یہی ہے کہ کبھی فرشتے نبی ہو کر نہ آئے ۲۳۶ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل بادیاہ و رجنات اور عورتوں میں سے کبھی کوئی

نبی نہیں کیا گیا ۲۳۷ انبیاء کے جھٹلانے سے کس طرح ہلاک کئے گئے۔



۲۳۸ یعنی لوگوں کو چاہئے کہ عذاب ابھی میں تاخیر ہوئے اور عیش و آسائش کے دیر تک رہتے پھر غور نہ ہو جائیں کیونکہ پہلی امتوں کو بھی بہت ہمتیں دی جا چکی ہیں یہاں تک کہ جب ان کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور یہ اسباب ظاہر رسولوں کو قوم پر دنیا میں ظاہر عذاب کرنے کی امید نہ رہی (ابو السعد)۔

۲۳۹ یعنی قوموں نے گمان کیا کہ رسول  
نے انہیں جو عذاب کے وعدے دئے تھے  
وہ پورے ہوئے نہیں (مذراک وغیرہ)۔

۲۴ اپنے بندوں میں سے یعنی اطاعت کرنے والے ایمانداروں کو بھیایا۔

۲۴۱ یعنی انبیاء کی اور نجاتی قوموں کی۔  
۲۴۲ جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے واقعہ سے بڑے بڑے نتائج نکلنے میں اور معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا نتیجہ سلامت و عزت است

ہے اور ایذا رسانی و بدخواہی کا انجام مذمت اور التذریعہ و سر رکھنے والا کامیاب ہوتا

ہے اور بندے کو سختیوں کے پیش آنے سے  
مایلوس نہ ہونا چاہیے رحمت الہی دست گیری

۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۲۴۳۔ جس کو کسی انسان نے اپنی طرف

سے بنالیا ہو کیونکہ اس کا اعجاز اُس کے  
مِن اللہ ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے

۲۴۴ توریت انجیل وغیرہ کتب الہیہ کی۔

۱۔ سورۃ رعد کی یہ ہے اور ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

یہ ہے کہ دُعا قبول لا یزال الذین کفروا لیصیبن  
اور یقول الذین کفروا السمت مُرسلاً کے

سوا باقی سب کی ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ  
سورۃ مدنی ہے اس میں چھ رکوع تینتالیس

یا مینتالیس آتیں اور آٹھ سو پچیس کلے  
اور مین ہزار پانچ سو چھ حرف ہیں۔

۵۹۔ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ

جیسے میں آئیوں اے ستونوں کے بغیر بلند کیا اس

مَنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَكَ اُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰتَقَوْا ۖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥﴾

اور بے شک آخرت کا گھر بہتر ہے گاروں کے لئے بہتر تو کیا تمہیں عقل نہیں

اور بے شک آخرت کا گھر پر ہنیر گاروں کے لئے بہتر تو کیا ہمیں عقل نہیں

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَرَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا

جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَشَاءُ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ

المُجْرِمِينَ ﴿٢٠﴾ لَقَدْ كَانَ فِي قَصصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ  
نہیں جاتا بیشک ان کی خبروں سے ۲۴۱ عقلمندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں ۲۴۲

مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصَدِّقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں ۲۲۳ لیکن اپنے سے اگلے کاموں کی ۲۲۴ تصدیق ہے اور

وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١١٠﴾

ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ ٥٥ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ ۝

سورتہ رحمن نام ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اور تین تالیس آیتیں اور پھر کوع میں

المَّا تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ  
یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترنا شروع ہے

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمُوتَ  
فَمَنْ مَكَرًا أَكْثَرُ آدَمَى إِيْمَانٍ نَهِيں لَاتے وَہ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا

بَغِيرِ عَمَدٍ تَرْوُنَهَا ۖ أَمْ أَسْتَوِي عَلَى الْعَرْشِ ۚ وَسُحُورُ الشَّمْسِ  
بے ستونوں کے کہ تم دیکھو ۖ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج

یعنی قرآن شریف کی ۳۲ یعنی قرآن شریف ۴۲ کہ اس میں کچھ شبہ نہیں ہے یعنی مشرکین مگر جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور خدا کا ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو بت کے ذرائع اور اپنے عجائب قدرت بیان فرمائے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں

مالوں کو بغیر مقصودوں کے جلد لیا جیسا کہ قرآن کو دیکھتے ہوئے بعض حقیقت میں کوئی سونہ ہی نہیں ہے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ تمنا ہے  
دیر پر معنی یہ ہوں گے کہ سونہ تو ہیں مگر تمنا سے دیکھنے میں نہیں آتے اور قول اول صحیح تر ہے اسی پر جمہور میں (حازن و جمل)۔

100



تیں ہیں۔

۵ یعنی فنا کے دنیا کے وقت تک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اجل مسیحی سے ان کے درجات و منازل مراد ہیں یعنی وہ اپنے منازل و درجات میں ایک غایت تک گردش کرتے ہیں جس سے تجاوز نہیں کر سکتے شمس و قمر میں سے ہر ایک کے لیے سیر خاص جہت خاص کی طرف سرعت و بطور و حرکت کی مقدار خاص سے مقرر فرمائی ہے۔

۹ اپنے وحدانیت و کمال قدرت کی بنا اور جانو کہ جو انسان کو نیت کے بعد بہت کرنے پر قادر ہے وہ اس کو موت کے بعد بھی زندہ کرنے پر قادر ہے۔  
۱۱ یعنی مضبوط پھاڑ۔

۱۲ سیاہ و سفید ترش و شیریں صغیر و کبیر بری و بستانی گرم و سرد تر و خشک و غیرہ  
۱۳ جو سمجھیں کہ یہ تمام آثار صالح حکیم کے وجود پر دلالت کرتے ہیں۔

۱۴ ایک دوسرے سے بے ہوئے ان میں سے کوئی قابل زراعت ہے کوئی ناقابل زراعت کوئی پتھر لا کوئی ریتیلہ۔

۱۵ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں بنی آدم کے قلوب کی ایک تمثیل ہے کہ جس طرح زمین ایک تھی اس کے مختلف قطعات ہوئے ان پر آسمان سے ایک ہی پانی برسا اس سے مختلف قسم کے پھل پھول پل بولے اچھے بُرے پیدا ہوئے اسی طرح آدمی حضرت آدم سے پیدا کئے گئے ان پر آسمان سے ہدایت اتری اس سے بعض دل نرم ہوئے ان میں خشوع

وَالْقَمَرُ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ

اور چاند کو سحر کیا وہ ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے وعدہ تک چلتا ہے ۵ اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مفصل نشانیاں

الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ

بتاتا ہے ۹ ہمیں تم اپنے رب کا ملنا یقین کرو ۹ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلا یا

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ

اور اس میں لنگر ۱۱ اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل دودو طرح کے بنائے

فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشَى اللَّيْلُ النَّهَارُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ

۱۲ رات سے دن کو چھپا لیتا ہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَفِي الْأَرْضِ قِطْعٌ مُّتَبَعَرٌ ۝ وَجَدْتُمْ مِّنْ

دھیان کرنے والوں کو ۱۳ اور زمین کے مختلف قطعے ہیں اور ہیں پاس پاس ۱۴ اور باغ ہیں

أَعْنَابٍ وَزُرْعٍ وَغَيْرِ صُنُوفٍ ۝ وَغَيْرِ صُنُوفٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ

انگوروں کے اور کھیتی اور کھجور کے پڑ ایک تھالے سے اُگے اور الگ الگ سب کو ایک ہی پانی

وَاحِدٍ ۝ وَنَفَضَلُ بَعْضُهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ

دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں بے شک اس میں نشانیاں

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ۝ إِذَا

ہیں غفلت مندوں کے لئے ۱۵ اور اگر تم تعجب کرو ۱۶ تو اچھا تو ان کے اس کہنے کا ہے کہ کیا ہم

كُنَّا تَرِبًا ۝ إِنَّا لَنَعْلَمُ خَلْقَ جَدِيدِهِ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ

مٹی ہو کر پھرنے نہیں گے ۱۷ وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہوئے اور وہ ہیں

وَأُولَٰئِكَ الْأَعْلَىٰ ۝ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۝ هُمْ

جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے ۱۸ اور وہ دوزخ والے ہیں انھیں

خضوع پیدا ہوا بعض سخت ہو گئے وہ ہونو میں مبتلا ہوئے تو جس طرح زمین کے قطعات اپنے پھول پھل میں مختلف ہیں اسی طرح انسانی قلوب اپنے آثار و انوار و اسرار میں مختلف ہیں ۱۹ اے مہربان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے تکریم کرنے سے باوجود دیکھو آپ ان میں صادق و امین مغرور تھے ۱۷ اور انھوں نے کچھ نہ سمجھا کہ جس نے ابتداء بغیر مثال کے پیدا کر دیا اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۱۸ روز قیامت۔



۱۹ مشرکین مکہ اور یہ جلدی نہیں فرماتا اور انھیں سہل دیتا ہے ۲۲ جب عذاب فرمائے ۲۳ کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انھوں نے کالعدم قرار دیدیا یہ انتہا درجہ کی نالغمانی اور حق دشمنی ہے جب حجت قائم ہو چکے اور ناقابل انکار برہین پیش کر دیے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و فہم عاجز و متحیر رہیں اور انھیں لب ہلانا اور زبان کھولنا محال ہو جائے ایسے آیات و برہین واضح و معجزات ظاہر دیکھ کر وہ مابریٰ ۱۳

۳۶۱

الرعد ۱۳

روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے غنا و فخر ہے کسی مدعا پر جب برہان قوی قائم ہو جائے پھر اس پر دوبارہ دلیل قائم کرنی ضروری نہیں رہتی اور ایسی حالت میں طلب دلیل عناد و مکارہ ہوتا ہے جب تک کہ دلیل کو مجروح نہ کر دیا جائے کوئی شخص دوسری دلیل کے طلب کرنے کا حق نہیں رکھتا اور اگر یہ سلسلہ قائم کر دیا جائے کہ ہر شخص کے لئے نئی برہان قائم کی جائے جس کو وہ طلب کرے اور وہی نشانی لائی جائے جو وہ مانگے تو نشانوں کا سلسلہ کبھی ختم ہو گا اس لئے حکمت الہیہ یہ ہے کہ انبیاء کو ایسے معجزات دیے جاتے ہیں جن سے ہر شخص انکے صدق و نبوت کا یقین کر سکے اور بیشتر وہ اس دلیل سے ہوتے ہیں جس میں انکی امت اور انکے عقیدے لوگ زیادہ مشغول و مہلک رکھتے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں علم سحر اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس زمانہ کے لوگ سحر کے بڑے ماہر تھے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ معجزہ عطا ہوا جس سے سحر کو باطل کر دیا اور ساحروں کو یقین دلادیا کہ جو کمال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھایا وہ ربانی نشان ہے سحر سے اسکا مقابلہ ممکن نہیں اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طلب آہنائے عروج پر تھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تسلیات کو شفائے امراض و احیائے اموات کا وہ معجزہ عطا فرمایا جس سے طب کے ماہر عاجز ہو گئے اور وہ اس یقین پر مجبور تھے کہ یہ کام طب سے

فِيهَا خُلِدُونَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثَلُ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا الْوَلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ ۝ ان پر ان کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ۲۳ تم تو ڈر سنانے والے ہو اور لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ ۲۴ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ بِهُرْقَوْمٍ ۝ ۲۵ اللّٰهُ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے ۲۵ اور يٰۤاَرْحَامُ ۝ وَمَا تَزِدُّاۤهُ ۝ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝ ۲۶ عَلِمُ کچھ گھٹتے بڑھتے ہیں ۲۶ اور ہر چیز اس کے پاس ایک انداز سے ہے ۲۶ ہر چہِ الْغَيْبِ ۝ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرِ ۝ الْمُتَعَالِ ۝ ۲۷ سَوَاءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ أَسْرَ اور کھلے کا جلنے والا سب سے بڑا بلندی والا ۲۷ برابر ہیں جو تم میں بات آہستہ الْقَوْلَ ۝ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ ۝ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ ۝ ۲۸ کہے اور جو آواز سے اور جو رات میں چھپا ہے اور جو دن میں راہ چلتا ہے بِالنَّهَارِ ۝ ۲۹ لَكَ مُعَقَّبَتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَكَ آدمی کے لئے بدلی والے فرشتے ہیں اس کے آگے پیچھے ۳۰ کہ حکم خدا اس کی حفاظت مِّنْ أَمْرِ اللّٰهِ ۝ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا کرتے ہیں ۳۱ بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود ۳۲ اپنی

ناممکن ہے ضروریہ قدرت الہی کا زبردست نشان ہے اسی طرح سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عرب کی فصاحت و بلاغت اوج کمال پر پہنچی ہوئی تھی اور وہ لوگ خوش بانی میں عالم پر فائق تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ معجزہ عطا فرمایا گیا جس نے انھیں عاجز و حیران کر دیا اور انکے بڑے سے بڑے لوگ اور ان کے اہل کمال کی جماعتیں سرد آن کریم کے مقابل ایک چھوٹی سی عبارت پیش کرنے سے بھی عاجز و قاصر رہیں اور قرآن کے اس کمال نے یہ ثابت کر دیا کہ بیشک یہ ربانی عظیم نشان ہے اور اس کا مثل نہ ملے بشری قوت کے امکان میں نہیں اسکے علاوہ اور صد ہا معجزات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمائے جنھوں نے ہر طبقہ کے انسانوں کو آپ کے صدق رسالت کا یقین دلادیا ان معجزات کے ہوتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کس قدر غنا و اور حق سے مکرنا ہے ۳۲ اپنی نبوت کے دلائل پیش کرنے اور ایمان بخش معجزات دکھا کر اپنی رسالت ثابت کر دینے کے بعد احکام الہیہ پہنچانے اور خدا کا خوف دلانے کے سوا آپ پر کچھ لازم نہیں اور ہر شخص کے لئے اس کی طلبیدہ جدا جدا نشانیاں پیش کرنا آپ پر ضروری نہیں جیسا کہ آپ سے پہلے ہادیوں



انبیاء علیہم السلام کا طریقہ رہا ہے زیادہ ایک یا زیادہ وغیرہ ذائقہ ۲۵ یعنی مدت میں کس کا صلہ وضع ہوگا کس کا دیریں حل کی کم سے کم مدت جس میں کچھ پیدا ہو کر زندہ رہ سکے چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اور اسی کے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قائل ہیں بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ میٹ کے گھٹنے بڑھنے سے بچے کا قوی تمام الخلق اور ناقص الخلق ہونا مراد ہے ۲۶ کہ اس سے گھٹ بڑھ نہیں سکتی ۲۷ بقصص سے منہ ۲۹ یعنی دل کی چھبی باتیں اور زبان سے باعلان کہی ہوئی اور رات کو چھپ کر کئے ہوئے عمل اور دن کو ظاہر طور پر کئے ہوئے کام سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کوئی اس کے علم سے باہر نہیں ۳۰ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تم میں فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں رات اور دن میں اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں نئے فرشتے رہ جاتے ہیں اور جو فرشتے رہ چکے ہیں وہ چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کو کس حال میں چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں کہ نماز پڑھتے پایا اور نماز پڑھتے چھوڑا۔ ۳۱ مجاہد نے کہا ہر بندے کے ساتھ ایک فرشتہ حفاظت پر مامور ہے جو سوتے جاگتے جن والوں اور مودی جانوروں سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ستانے والی چیز کو اس سے روک دیتا ہے بجز اس کے جس کا پہنچنا مشیت میں ہو۔ ۳۲ معاصی میں مبتلا ہو کر۔ ۳۳ اس کے عذاب و ہلاک کا ارادہ فرما۔ ۳۴ جو اس کے عذاب کو روک سکے۔ ۳۵ کہ اس سے گر کر نقصان ہو جائے گا خوف ہوتا ہے اور بارش سے نفع اٹھانے کی امید یا بعضوں کو خوف ہوتا ہے جسے مسافروں کو جو سفر میں ہوں اور بعضوں کو فائدہ کی امید جیسے کہ کاشتکار وغیرہ۔ ۳۶ گرج یعنی بادل سے جو آواز ہوتی ہو اس کے تسبیح کرنے کے معنی ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق قادر بقصص سے منہ کے وجود کی دلیل ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح رعد سے مراد ہے کہ اس آواز کو سن کر اللہ کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے اس کو چلاتا ہے۔ ۳۷ یعنی اس کی ہیبت و جلال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

بِأَنفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءٌ فَلَا مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُمْ

حالت نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی چاہے ۳۳ تو وہ پھر نہیں سکتی اور اس کے

مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَال ۝ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ الْبَرْقَ خَوْفًا وَ

سوالن کا کوئی حمایتی نہیں ۳۴ وہی ہے تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈر کو اور امید کو ۳۵

طَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وَيَسْبِغُ الرُّعْدُ بِحَمْدِهِ

اور بھاری بدلیاں اٹھاتا ہے اور گرج اُسے سراہتی ہوئی اُسکی پاکی بولتی ہے

وَاللَّيْلُكَ مِنْ خِفَتِهِ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا

۳۶ اور فرشتے اس کے ڈر سے ۳۷ اور کرک بھجھتا ہے ۳۸ تو اُسے ڈالتا ہے جس پر

مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْحَكْلِ ۝ لَهُ

چاہے اور وہ اللہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں ۳۹ اور اس کی پکڑ سخت ہے اسی کا

دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ

پکارنا سچا ہے ۴۰ اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں ۴۱ وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے

بَشَىءَ إِلَّا كِبَاسًا كَفِيءًا إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَ

مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے ۴۲ اور

مَا دَعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ

وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور

وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلُّهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝ قُلْ

زمین میں ہیں خوشی سے ۴۳ خواہ مجبوری سے ۴۴ اور انکی پرچھائیاں ہر صبح و شام ۴۵ تم فرماؤ

مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ قُلْ اللَّهُ قُلْ أَفَاتُخَذْتُ مِنْ

کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ ۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے

کون رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ قُلْ اللَّهُ قُلْ أَفَاتُخَذْتُ مِنْ

کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ ۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے

کون رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ قُلْ اللَّهُ قُلْ أَفَاتُخَذْتُ مِنْ

کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ ۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے

کون رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ قُلْ اللَّهُ قُلْ أَفَاتُخَذْتُ مِنْ

کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ ۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے

کون رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ قُلْ اللَّهُ قُلْ أَفَاتُخَذْتُ مِنْ

کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ ۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے

کون رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ قُلْ اللَّهُ قُلْ أَفَاتُخَذْتُ مِنْ

کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ ۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے



اور کڑک بونی اور بجلی گری اور اس کا فرق جلا دیا یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں انھیں اصحاب کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے کہنے وہ شخص جل گیا ان حضرات نے کہا آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہو گیا انھوں نے فرمایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی آئی ہے دُرُوسُ الصَّاحِقِ قَبْصُیْبِ بَہَا مَنِ یَنْشَأُ وَہُمْ یُجَادِلُونَ فِی اللّٰہِ (خازن) بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے اربد بن ربیعہ سے کہا کہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس چوبیس انھیں باتوں میں لگاؤں گا تو تجھے سے تموار سے حملہ کرنا مشورہ کر کے وہ حضور کے پاس آئے اور عامر نے حضور سے گفتگو شروع کی بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ اب ہم جاتے ہیں اور ایک بڑا جزا لشکر دے گا ابراہی ۱۳

کہنے لگا کہ تو نے تموار کیوں نہیں ماری اُس نے کہا جب میں تموار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو تو درمیان میں آ جاتا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے نکلتے وقت یہ دعا فرمائی اللّٰہُمَّ کَفِّہُمَا عَمَّا شِئْتَ جَب یہ دونوں مدینہ شریف سے باہر آئے تو ان پر بجلی گری اربد جل گیا اور عامر بھی اسی راہ میں بہت بدتر حالت میں مرا (حسینی)۔

۴۱ یعنی اس کی توحید کی شہادت دینا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا یا یعنی ہیں کہ وہ دعا قبول کرتا ہے اور اسی سے دعا کرنا سزاوار ہے ۴۱ معبود جان کر یعنی کفار جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ ۴۲ تو تہمیلیاں پھیلانے اور بلانے سے پانی کنویں سے نکل کر اس کے منہ میں نہ آئے گا کیونکہ پانی کو نہ علم ہے نہ شعور جو کہ کی حاجت اور پیاس کو جانے اور اس کے بلانے کو سمجھے اور پہچانے نہ اس میں یہ قدرت ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اپنے مقتضائے طبیعت کے خلاف اوپر بڑھ کر بلانے والے کے منہ میں پہنچ جائے یہی حال بتوں کا ہے کہ نہ انھیں بت پرستوں کے پکارنے کی خبر ہے نہ ان کی حاجت کا شعور نہ ان کے نفع پر کچھ قدرت رکھتے ہیں ۴۳ جیسے کہ مومن۔ ۴۴ جیسے کہ منافق و کافر۔

۴۵ انکی تعبت میں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں زحاج نے کہا کہ کافر غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور اس کا سایہ اللہ کو بن زماڑی نے کہا کہ

کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ پر چھائیوں میں ایسی فہم پڑ کرے کہ وہ اس کو سجدہ کریں بعض کاتول ہے سجدے سے سایہ کا ایک طرف سے دوسری طرف مائل ہونا اور آفتاب کے ارتفاع و نزول کے ساتھ دراز و کوتاہ ہونا مراد ہے (خازن) ۴۶ کیونکہ اس سوال کا اسکے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں اور غیر اللہ کی عبادت کر کے اسکے مقرب کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہے جب یہ امر مسلم ہے تو ۴۷ یعنی بت جب انکی بے قدرتی و بیچارگی ہے تو وہ دوسرے کو کیا نفع و ضرر پہنچا سکتے ہیں ایسوں کو معبود بنانا اور خالق رازق قوی وقادر کو چھوڑنا ابتدا دہے کی گڑھی ہے ۴۸ یعنی کافر و ایمان ۴۹ اور اس وجہ سے کہ حق ان پر مشتبہ ہو گیا اور وہ بت پرستی کرنے لگے ایسا تو نہیں ہے بلکہ جن بتوں کو وہ بوجھتے ہیں اللہ کی مخلوق کی طرح کچھ بنانا تو کجا وہ بندوں کے مصنوعات کے مثل بھی نہیں بنا سکتے عاجز محض ہیں ایسے پتھروں کا جو با عقل دانش کے بالکل خلاف ہوں ۵۰ جو مخلوق ہوئی مصلحت لکھے اس سب کا خالق اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں تو دوسرے کو شریک عبادت کرنا عاقل کس طرح گوارا کر سکتا ہے۔ ۵۱ سب اسکے تحت قدرت و اختیار ہیں ۵۲ جیسے کہ سونا پانی تانبہ وغیرہ ۵۳ برتن وغیرہ ۵۴ ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی اچھ جائے اور بعض اوقات و احوال میں جھاگ کی طرح صد اچھا ہو جائے

دُونِہِ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِہِمُ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ

وہ حمایتی بنائے ہیں جو اپنا بھلا بُرا نہیں کر سکتے ہیں ۵۵ تم فرماؤ کیا

برابر ہو جائیں گے اندھا اور آنکھ بھرا ۵۶ یا کیا برابر ہو جائیں گی اندھیاریاں اور اُجالا ۵۷

اَمْ جَعَلُوا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ خَلَقُوْا کَخَلْقِہٖ فَتَشَابَہُ الْخَلْقُ عَلَیْہِمُ ط

کیا اللہ کے لئے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنہوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا تو انھیں انکا اور اسکا بنانا ایک سا معلوم ہوا

قُلْ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَہُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۱۵ اَنْزَلَ مِنَ

۱۵ تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانا والا ہے ۱۶ اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے ۱۷ اس نے آسمان سے

السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَہٗ یَقْدَرِہَا فَاَحْتَمَلَ السَّیْلُ زَبَدًا

پانی اتار تو اُنہی اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا

رَابِیًا وَّمِمَّا یُوْقَدُوْنَ عَلَیْہِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلِیَۃٍ اَوْ مَتَاعٍ

لالی اور جس پر آگ دہکاتے ہیں ۵۳ گہنا یا اور اسباب ۵۴

زَبَدٌ مِّثْلُہٗ ۱۸ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۱۹ فَاَمَّا الزَّبَدُ

بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اُٹھتے ہیں اللہ بنا تاہر کہ حق اور باطل کی یہی مثال ہر تو جھاگ

فَیَذْہَبُ جُفَآءً ۲۰ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فِیْمَنْکُثُ فِی الْاَرْضِ ط

تو ٹھیک کر دوڑ ہو جاتا ہے اور وہ جو لوگوں کے کام آنے زمین میں رہتا ہے ۵۵

کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ ۲۱ لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّہِمُ الْحُسْنٰی

اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انھیں کے لئے بھلائی ہے

وَالَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَہٗ لَوْ اَنَّ لَہُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ

۵۶ اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا ۵۷ اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا

فہم پڑ کرے کہ وہ اس کو سجدہ کریں بعض کاتول ہے سجدے سے سایہ کا ایک طرف سے دوسری طرف مائل ہونا اور آفتاب کے ارتفاع و نزول کے ساتھ دراز و کوتاہ ہونا مراد ہے (خازن) ۴۶ کیونکہ اس سوال کا اسکے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں اور غیر اللہ کی عبادت کر کے اسکے مقرب کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہے جب یہ امر مسلم ہے تو ۴۷ یعنی بت جب انکی بے قدرتی و بیچارگی ہے تو وہ دوسرے کو کیا نفع و ضرر پہنچا سکتے ہیں ایسوں کو معبود بنانا اور خالق رازق قوی وقادر کو چھوڑنا ابتدا دہے کی گڑھی ہے ۴۸ یعنی کافر و ایمان ۴۹ اور اس وجہ سے کہ حق ان پر مشتبہ ہو گیا اور وہ بت پرستی کرنے لگے ایسا تو نہیں ہے بلکہ جن بتوں کو وہ بوجھتے ہیں اللہ کی مخلوق کی طرح کچھ بنانا تو کجا وہ بندوں کے مصنوعات کے مثل بھی نہیں بنا سکتے عاجز محض ہیں ایسے پتھروں کا جو با عقل دانش کے بالکل خلاف ہوں ۵۰ جو مخلوق ہوئی مصلحت لکھے اس سب کا خالق اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں تو دوسرے کو شریک عبادت کرنا عاقل کس طرح گوارا کر سکتا ہے۔ ۵۱ سب اسکے تحت قدرت و اختیار ہیں ۵۲ جیسے کہ سونا پانی تانبہ وغیرہ ۵۳ برتن وغیرہ ۵۴ ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی اچھ جائے اور بعض اوقات و احوال میں جھاگ کی طرح صد اچھا ہو جائے



مگر انجام کارٹ جاتا ہے اور حق میں شے اور جو ہر صاف کی طرح باقی وثابت رہتا ہے ۵۵ یعنی جنت ۵۶ اور کفر کیا ۵۷ کہ ہمارے پروردگار نے کیا جائے گا اور اس میں۔

(جلالین و خازن) ۵۹ اور اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔  
۶۰ حق کو نہیں جانتا قرآن پر ایمان نہیں لاتا اس کے مطابق عمل نہیں کرتا یہ آیت حضرت عمرؓ

ابن عبدالمطلب اور ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی۔  
۶۱ اس کی ربوبیت کی

شہادت دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں  
۶۲ یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مانکر بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ حقوق قربت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قطع نہیں کرتے اسی میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربتیں اور ایمانی قربتیں بھی داخل ہیں سادہ کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مودت واحسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مافعت اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام و دعا اور مسلمان مریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں خادموں ہمسایوں سفر کے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت بھی اس میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں یہ کثرت احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہیں۔

۶۳ اور وقت حساب سے پہلے خود اپنے نفسوں سے محاسبہ کرتے ہیں۔

۶۴ طاغوتوں اور مصیبتوں پر اور مصیبت سے باز رہے۔

۶۵ نوافل کا چھپانا اور فرائض کا ظاہر کرنا انفل ہے۔

۶۶ بدکلامی کا جواب شیریں سخنی سے

مِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَّ وَابَهُ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ ۖ وَمَا وَهُمْ

اور ان کی ملک میں ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دیدیتے ہی میں جن کا برا حساب ہوگا ۵۸ اور ان کا

جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْبِهَادُ ۚ أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ

ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا کچھونا تو کیا وہ جو جانتا ہے جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس

رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ

سے اترحق ہے ۵۹ وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے ۶۰ نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ

يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ ۖ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۚ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ

کا عہد پورا کرتے ہیں ۶۱ اور قول باندھ کر پھرتے نہیں اور وہ کہ جوڑتے ہیں

مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ

اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ۶۲ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ

الْحِسَابِ ۚ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

رکھتے ہیں ۶۳ اور رد جنہوں نے صبر کیا ۶۴ اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی

وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ

اور ہمارے دیے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا ۶۵ اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے

السَّيِّئَةِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۚ جَنَّتْ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا

ملاتے ہیں ۶۶ انھیں کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے بنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمُ الْمَلَائِكَةُ

اور جو لائق ہوں ۶۷ ان کے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں ۶۸ اور فرشتے ۶۹

يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۖ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

ہر دروازے سے ان پر ف سے کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ

دیتے ہیں اور جو انھیں محروم کرتا ہے اس پر عطا کرتے ہیں جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے معاف کرتے ہیں جب ان سے مہینہ قطع کیا جاتا ہے ملاتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں توبہ کرتے ہیں جب ناجائز کام دیکھتے ہیں اسے بدلتے ہیں جب جہل کے بدلے علم اور ان کے بدلے صبر کرتے ہیں ۷۰ یعنی مومن ہوں ۷۱ اگر لوگوں نے ان کے سے عمل نہ کئے ہوں جب بھی اللہ تعالیٰ ان کے اکرام کے لئے ان کو ان کے درجہ میں داخل فرمائے گا ۷۲ ہر ایک روز و شب میں ہدایا اور رضا کی بشارتیں نیکر جنت کے ۷۳ بطریق تحت و مکریم۔



۱۷ اور اس کو قبول کر لیتے۔  
 ۱۸ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے۔  
 ۱۹ یعنی جہنم۔  
 ۲۰ جس کے لئے چاہے۔  
 ۲۱ اور شکر گزار نہ ہونے۔

مسئلہ دولت دنیا پر اترنا اور مغرور ہونا حرام ہے۔

۲۲ کہ وہ آیات و معجزات نازل ہونے کے بعد بھی یہ کہتا رہتا ہے کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کوئی معجزہ کیوں نہیں آیا معجزات کثیرہ کے باوجود گمراہ رہتا ہے ۲۳ اس کے رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کر کے بے قرار ہونے کو قرار وطمینان حاصل ہوتا ہے ۲۴ اگرچہ اس کے عدل و عتاب کی یاد دلوں کو غافل کر دیتی ہے جیسا کہ

دوسری آیت میں فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر فرمائی کہ مسلمان جب اللہ کا نام لیکر قسم کھاتا ہے دوسرے مسلمان اس کا اعتبار کر لیتے ہیں اور ان کے دلوں کو طمان ہو جاتا۔

۲۵ طوبی بشارت ہے راحت و نعمت اور خرمی و خوش حالی کی سعید بن جبیر نے کہا کہ طوبی زبان حبشی میں جنت کا نام ہے حضرت ابو ہریرہ اور دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ طوبی جنت کے ایک درخت کا نام ہے جس کا سایہ جنت میں پونچے گا یہ درخت جنت علیٰ میں ہے اور اسکی اصل پہنچ اسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الوان علی میں اور اس کی شاخیں جنت کے ہر فرقہ اور قصر میں اس میں سوا سیاحی کے ہر قسم کے رنگ اور خوشنماںیاں

۲۶ ان کے رب کی طرف سے کیوں نہ اتری تم فرماؤ بیشک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے ۲۷ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَتَطْمِئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ ۲۸ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ۲۹ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنَاكَ فِيْ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا اُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ

یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے ۳۰ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام ۳۱ اسی طرح ہم نے

تم کو اس امت میں بھیجا جس سے پہلے امتیں ہو گزریں ۳۲ کہ تم انھیں پڑھ کر سناؤ ۳۳

۳۴ اس کی بیخ سے کافور سلسبیل کی نہیں رواں ہیں ۳۵ تو تماری امت سب پھلی امت ہے اور تم خاتم الانبیاء ہو تمہیں بڑے شان و شکوہ سے رسالت عطا کی ۳۶ وہ کتاب عظیم۔

فَنِعْمَ عُقْبٰى الدَّارِ ۱۷ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

تو بچھلا گھر کیا ہی خوب ملا اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکے ہونے کے بعد توڑتے اور جس کے جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اُسے قطع کرتے اور

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۱۸

زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ۱۹ ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیب برا گھر ۲۰ اللہ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ اور ۲۱ تنگ کرتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر اتر آگئے ۲۲

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۲۳ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا اور کافر کہتے ان پر کوئی نشانی

لَوْلَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

ان کے رب کی طرف سے کیوں نہ اتری تم فرماؤ بیشک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے ۲۷ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَتَطْمِئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ ۲۸ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ۲۹ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنَاكَ فِيْ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا اُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ

یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے ۳۰ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام ۳۱ اسی طرح ہم نے

تم کو اس امت میں بھیجا جس سے پہلے امتیں ہو گزریں ۳۲ کہ تم انھیں پڑھ کر سناؤ ۳۳

۳۴ اس کی بیخ سے کافور سلسبیل کی نہیں رواں ہیں ۳۵ تو تماری امت سب پھلی امت ہے اور تم خاتم الانبیاء ہو تمہیں بڑے شان و شکوہ سے رسالت عطا کی ۳۶ وہ کتاب عظیم۔

۳۷ اس کی بیخ سے کافور سلسبیل کی نہیں رواں ہیں ۳۸ تو تماری امت سب پھلی امت ہے اور تم خاتم الانبیاء ہو تمہیں بڑے شان و شکوہ سے رسالت عطا کی ۳۹ وہ کتاب عظیم۔



۱۱۱۔ شان نزول قتادہ وغیرہ کا قول ہے کہ یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سہیل بن عمرو جب صلح کے لئے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم کفار نے اسیں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق باسک اللہم لکھو ایسے اسکے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ دشمن کے منکر ہو رہے ہیں ۱۱۲۔ اپنی جگہ سے ۱۱۳۔ شان نزول کفار قریش نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ آپ ہماری نبوت مانیں اور آپ کا اتباع کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اسکی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہٹا دیجئے تاکہ ہمیں کہیتیاں کرنے کے لئے وسیع میدان مل جائیں اور زمین پہاڑ کو پیٹہ جاری کیجئے تاکہ ہم کہیتوں اور غلوں کو ان سے سب کرس اور صیہ بن ملکاب وغیرہ دھما ابر ہی ۱۳

الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَنِ قُلْ هُوَ رَبِّي

جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ رحمن کے منکر ہو رہے ہیں ۵۱ تم فرماؤ وہ میرا رب ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابٌ ﴿٥﴾ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا

مکے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میری رجوع ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا

سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كَلِمَةٍ مِّنَ الْمَوْتَىٰ بَلْ

جس سے پہاڑ مل جاتے ۸۲۰ یازمین پھٹ جاتی یامردے باتیں کرتے جب بھی یہ کافر

لِلّٰهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا أَفَلَمْ يَأْتِ الْذِّينَ آمَنُوا أَنْ تَوْشِيَهُ اللَّهُ

نہ مانتے ۸۳۔ بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ۸۴۔ تو کیا مسلمان اس سے ناامید نہ ہوئے ۸۵۔ کہ اللہ چاہتا

لَهْدَى النَّاسَ جَمِيعًا وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُمْ

سب آدمیوں کو ہدایت کرتا ہے اور کافروں کو ہمیشہ کے لیے = سخت دھمک

بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةً أَوْ تَحُلُّ قَرْيًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ

پہنچتی رہے کی **۱۷۶** یا ان کے کھروں کے نزدیک اُترے کی **۱۷۷** یہاں تک کہ اللہ کا

وَعَدَ اللَّهُ إِنْ لَا يَخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۖ وَلَقَدْ أَسْتَزِي بِرُسُلِ

اور بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا اور اگلے رسولوں سے بھی ہنسی

فَمِنْ قَبْلِكَ فَأَمَلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتَهُمْ فَكَيْفَ

یہی سی لویں نے کافروں کو چھ دلوں دیل دی پھر اسیں پڑا

**كَانَ عِقَابٌ** ﴿٩٢﴾ **أَمِنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ**

کیسے تھا تو کیا وہ ہر حال پر اس کے اعمال کی نگہداشت رکھتا ہے ۹۲

وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ إِذَا أُتُوا بِالْحَسَنَاتِ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي أُوتِيتُنِي مِن قَبْلُ ۚ وَالَّذِينَ إِذَا أُتُوا بِالْبَلَاءِ وَافْتُنُوا إِذَا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي كُنَّا نَعْتَدُ لِلْغَيِّبِ ۚ هَٰؤُلَاءِ السَّامِعُونَ

اور وہ اللہ کے شریک ٹھہرتے ہیں تم فرماؤ ان کا نام تو لو ۹۲ اس سے وہ بتاتے ہو جو اس کے علم میں

دورہ اس کے سر پر پہرے میں آ کر اذان کا نام کو گونگیا یا اسے وہ بنا ہے جو اس کے ہم میں

اس طرح کی ہدایت چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت فرما دیتا اور کوئی کافر نہ رہتا مگر دارالاملا والا امتحان کی حکمت اس کی مقتضی نہیں ہے۔ یعنی وہ اس تکذیب و عناد کی وجہ سے طرح طرح کے عداوت و مصائب اور آفتوں اور بلاؤں میں مبتلا رہیں گے کسی خط میں کسی منٹے میں کسی ماے جان میں بھی قید ہیں ۸۵۹ اور ان کے اضطراب و پریشانی کا باعث ہوگی اور ان تک ان مصائب کے غم پہنچیں گے ۸۶۰ اللہ کی طرف سے فتح و نصرت اللہ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کا دین غالب ہوا اور مکہ مکرمہ فتح کیا جائے بعض مغیرین نے کہا کہ اس وعدے سے دو فریق مراد ہے جس میں اعمال کی جزادی جائے گی ۱۹۷ اسکے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لشکرین خاطر فرماتا ہے کہ اس قسم کے بیسودہ سوال اور ایسے تسخروا شترازے آپ ربیعہؐ نہ ہوں کیونکہ یہ دیوبند کو ایسے واقعات پیش آیا ہی کرتے ہیں جیسا پانچراشد فرماتا ہو ۱۹۸ اور دنیا میں انھیں فقط و نقل و قید میں مبتلا کیا اور آخرت میں ان کے لئے عذاب جنہم ہے ۱۹۲ نیک کی بھی بدکی بھی یعنی اللہ تعالیٰ کیا وہ ان باتوں کی مثل ہو سکتا ہے جو ایسے نہیں نہ انھیں علم ہے نہ قدرت عاجز بے شعور میں ۱۹۳ وہ سن کون



الْأَرْضِ أَمْ بَظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۚ بَلْ زَيْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

ساری زمین میں نہیں ۹۴ یا یوں ہی اوپری بات ۹۵ بلکہ کافروں کی نگاہ میں ان کا فریب اچھا

مَكْرَهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَن يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

بھڑا ہے اور راہ سے روکے گئے ۹۶ اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت

مِنْ هَادٍ ۚ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ

کرنے والا نہیں انھیں دنیا کے جیتے عذاب ہوگا ۹۷ اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے

أَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ وَّاقٍ ۚ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ

سخت ہو اور انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں احوال اس جنت کا کہ ڈروالوں کے لئے جس کا

الْمُتَّقُونَ ۚ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ كُلُّهَا دَائِمٌ وَظُلُمَاتُكَ

وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے میوے ہمیشہ اور اس کا سایہ ۹۸ ڈروالوں

عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ۚ وَالَّذِينَ

کا تو یہ انجام ہے ۹۹ اور کافروں کا انجام آگ اور جن کو

اتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الْأَحْزَابِ

ہم نے کتاب دی ۱۰۰ وہ اس پر خوش ہوتے جو تمہاری طرف اترا اور ان گروہوں میں ۱۰۱

مَنْ يُنْكِرْ بَعْضَهُ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ

کچھ وہ ہیں کہ اس کے بعض سے منکر ہیں تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں میں

بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُوا وَإِلَيْهِ مَآبٌ ۚ وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا

اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا ۱۰۲ اور اسی طرح ہم نے اسے عربی فیصلہ اتارا

عَرَبِيًّا وَلَئِنْ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

۱۰۳ اور اے سننے والے اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا ۱۰۴ بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا

۹۲ اور جو اس کے علم میں نہ ہو وہ باطل  
محمض ہے ہوسہ نہیں سکتا کیونکہ اس کا  
علم ہر چیز کو محیط ہے لہذا اس کے لئے  
شریک ہونا باطل و غلط۔

۹۵ کے درپے ہوتے ہو جس کی کچھ اصل  
وحقیقت نہیں۔

۹۶ یعنی رشد و ہدایت اور دین کی راہ سے  
۹۷ قتل و قید کا۔

۹۸ یعنی اس کے میوے اور اس کا سایہ  
دائمی ہے ان میں سے کوئی منقطع اور زائل  
ہونے والا نہیں جنت کا حال عجیب ہے اس  
میں نہ سوچ ہے نہ چاند نہ تاریکی باوجود اس  
کے غیر منقطع دائمی سایہ ہے۔

۹۹ یعنی تقویٰ والوں کے لئے جنت ہو  
۱۰۰ یعنی وہ یہود و نصاریٰ جو اسلام  
سے مشرف ہوئے جیسے کہ عبداللہ بن سلام  
وغیرہ اور حبشہ و نجران کے نصرانی۔

۱۰۱ یہود و نصاریٰ و مشرکین کے جو آپ  
کی عداوت میں سرشار ہیں اور آپ پر انھوں نے  
پڑھائیاں کی ہیں۔

۱۰۲ اس میں کیا بات قابل انکار ہے کیوں  
نہیں مانتے۔

۱۰۳ یعنی جس طرح پہلے انبیاء کو ان کی  
زبانوں میں احکام دئے تھے اسی طرح ہم  
نے یہ قرآن اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم آپ کی زبان عربی میں نازل فرمایا قرآن  
کریم کو حکم اس لئے فرمایا کہ اس میں اللہ کی  
عبادت اور اس کی توحید اور اس کے دین  
کی طرف دعوت اور تمام تکالیف و احکام اور  
حلال و حرام کا بیان ہے بعض علماء نے فرمایا  
چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام خلق پر قرآن شریف کے قبول  
کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم

فرمایا اس لئے اس کا نام حکم رکھا ۱۰۴ یعنی کافروں کو جو اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں۔



۱۵۵ شان نزول کافروں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ کاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کر دیتے بی بی بیچے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں بتایا گیا کہ بی بی بیچے ہونا نبوت کے منافی نہیں لہذا یہ اعتراض محض بے جا ہے اور پہلے جو رسول آچکے ہیں وہ بھی کاح کرتے تھے ان کے بھی بیبیاں اور بچے تھے۔

۱۵۶ اس سے مقدم و مؤخر نہیں ہو سکتا خواہ وہ وعدہ عذاب کا ہو یا کوئی اور۔  
۱۵۷ اسعید بن جبیر اور قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ جن احکام کو چاہتا ہو نسخ فرماتا ہے جنھیں چاہتا ہے باقی رکھتا ہے انھیں ابن جریر کا ایک قول یہ ہے کہ مذہب کے گناہوں میں سے اللہ جو چاہتا ہو مغفرت فرما کر مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے عکرمہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ تو بے جس گناہ کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور اس کی بجائے نیکیاں قائم فرماتا ہے اور اس کی تفسیر اور بھی بہت اقوال ہیں۔

۱۵۸ جس کو اس نے ازل میں لکھا عظیم الہی ہے یا م الکتاب سے لوح محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء و کتب ہیں اور اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا ۱۵۹ عذاب کا۔ ۱۶۰ ہم نہیں۔ ۱۶۱ اور اعمال کی جزا دینا۔

۱۶۲ تو آپ کافروں کے اعراض کرنے سے رنجیدہ نہ ہوں اور عذاب کی جلدی نہ کریں ۱۶۳ اور زمین و آسمان کی وسعت و مہم کم کر رہے ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کفار کے گروہ پیش کی ارضی یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ صریح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی مدد فرماتا ہے اور ان کے لشکر کو فتح مند کرتا ہے اور ان کے دین کو غلبہ دیتا ہے ۱۶۴ اس کا حکم نافذ ہے کسی کی مجال نہیں کہ اس میں جوں و چرا یا بغیر و تبدیل کر سکے جب وہ اسلام کو غلبہ دینا چاہے اور کفر کو پست کرنا تو کس کی تاب و مجال کہ اس کے حکم میں دخل دے سکے ۱۶۵ یعنی گزری ہوئی امتوں کے کفار اپنے انبیاء کے ساتھ ۱۶۶ پھر بغیر اس کی مشیت کے کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ ۱۶۷ ابراہیم کا سب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس کے نزدیک انکی جزا مقرر ہے ۱۶۸ یعنی کافر غریب جان ہیں گے کہ راحت آخرت مومنین کے لئے ہے اور وہاں کی ذلت و خواری کفار کے لئے ہے۔

۱۶۹ اور ان سے اگلے ۱۷۰ فریب کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے ۱۷۱ ۱۷۲ اور ان سے اگلے ۱۷۳ اور اب جانا چاہتے ہیں کافر کے ملتا ہے بچھا لکھ جانتا ہے جو کچھ کوئی جان کمائے ۱۷۴ اور اب جانا چاہتے ہیں کافر کے ملتا ہے بچھا لکھ

۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰

۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰

۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰

۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰



۱۱۹ جس نے میرے ہاتھوں میں معجزات باہرہ و آیات قاہرہ ظاہر فرما کر میرے نبی مرسل ہونے کی شہادت دی ۱۲۰ خواہ وہ علمائے یہود میں سے تورت کا جاننے والا ہو یا نصاریٰ میں سے انجیل کا عالم وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو اپنی کتابوں میں دیکھ کر جانتا ہے ان علماء میں سے اکثر آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں۔

وما ابهری ۱۳

۳۶۹

۱۳ ابراہیم

۱ سورہ ابراہیم مکیہ ہے سوائے آیت  
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ  
۲ کے بعد والی آیت کے اس سورت میں  
۳ سات رکوع باون آیاتیں آٹھ سو  
۱۲ آکٹھ کلمے تین ہزار چار سو چونتیس  
حرف ہیں۔

۲ یہ قرآن شریف۔

۳ کفر و ضلالت و جہل و غایت کی۔

۴ ایمان کے۔

۵ ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ

۶ سے ذکر فرمانے میں ایسا ہے کہ دین حق کی

راہ ایک ہے اور کفر و ضلالت کے طریقے کثیر

۷ یعنی دین اسلام۔

۸ وہ سب کا خالق و مالک ہے سب

اس کے بندے اور ملک تو اس کی عبادت

سب پر لازم اور اس کے سوا کسی کی عبادت

روا نہیں۔

۹ اور لوگوں کو دین الہی قبول کرنے

سے مانع ہوتے ہیں۔

۱۰ کہ حق سے بہت دور ہو گئے ہیں۔

۱۱ جس میں وہ رسول مبعوث ہوا خواہ

اس کی دعوت عام ہو اور دوسری قوموں

اور دوسرے ملکوں پر بھی اس کا اتباع لازم ہو

جیسا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

رسالت تمام آدمیوں اور جنوں بلکہ ساری

خلق کی طرف ہے اور آپ سب کے نبی ہیں

جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا لَیْسَ کُنَّ

لِلْعَالَمِیْنَ اُمَّةٌ وَ اِنِّیْ اَمَّا اَبْرٰهَیْمَ

۱۱ اور جب اس کی قوم اچھی طرح سمجھ لے

تو دوسری قوموں کو ترجموں کے ذریعہ سے وہ

احکام پہنچا دے جائیں اور ان کے منہی کھجائے

جائیں بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں

یہ بھی فرمایا ہے کہ قوم کی ضمیر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے اور منیٰ یہ ہیں کہ ہم نے ہر رسول کو سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان یعنی عربی میں وحی فرمائی

اور یہ منیٰ ایک روایت میں بھی آئے ہیں کہ وحی ہمیشہ عربی ہی میں نازل ہوئی پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کے لئے ان کی زبانوں میں ترجمہ فرما دیا (آلغان حسینی) مسئلہ اس کے

معلوم ہوتا ہے کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے ۱۲۰ مثل عصا و یزید و غیرہ معجزات باہرہ کے۔

شَهِیدًا اَبَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ لَا مَنَ عِنْدَهُ عِلْمُ الْکِتٰبِ ۱۱۹

کافی ہے مجھ میں اور تم میں ۱۱۹ اور وہ جسے کتاب کا علم ہے ۱۲۰

سورۃ ابراہیم کی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت ہرمان رحم والا ہے باون آیات اور سات رکوع ہیں

الرّت کتب انزلنه الیک لتخرج الناس من الظلمات الی

ایک کتاب ہے ۱۲۰ کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو ظلمات اندھیروں سے نکال دے

التورۃ یا ذین ربهم الی صراط العزیز الحمید ۱۱۰ اللہ الذی

۱۱۰ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ ۱۲۰ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے اللہ کہ کسی کا

لہ ما فی السموت وما فی الارض وویل للکفرین من

۱۱۰ ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۱۲۰ اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت

عذاب شدید ۱۱۰ الذین یتحبون الحیوة الدنیا علی الآخرة

عذاب سے جنہیں آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے

ویصدون عن سبیل اللہ ویغونها عوجا اولیک فی

۱۱۰ اور اللہ کی راہ سے روکتے ۱۲۰ اور اس میں کجی چاہتے ہیں وہ دور کی گمراہی

ضلل بعید ۱۱۰ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ

۱۱۰ میں ہیں ۱۲۰ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا ۱۲۰

لیبین لهم فیضل اللہ من یشاء ویهدی من یشاء و

۱۲۰ کہ وہ انہیں صاف بتائے ۱۱۰ پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے

وهو العزیز الحکیم ۱۱۰ ولقد ارسلنا موسیٰ بالایتنا ان

۱۱۰ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں ۱۲۰

۱۲۰

اور وہی عزت و حکمت والا ہے

۱۲۰



۱۳ کفر کی نکال کر ایمان کے ۱۴ قاسوس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں حضرت ابن عباس و ابی بن کعب و مجاہد و قتادہ نے بھی ایام اللہ کی تفسیر اللہ کی نعمتیں

ابراہیم ۱۳

۳۷۰

دعائے ابرہی ۱۳

اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِآيِهِ

دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے ۱۳ اُجالے میں لا اور انھیں اللہ کے دن یاد دلا

اللَّهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝ وَإِذْ قَالَ

۱۴ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو اور جب موسیٰ

مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِذْ كُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ إِذْ أَنْجَاهُمْ مِّنْ

لے اپنی قوم سے کہا ۱۵ یاد کرو اپنے اوپر اللہ کا احسان جب اس نے تمہیں فرعون والوں

إِلْ فِرْعَوْنَ يَسُومُ مَوْنَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ

سے نجات دی جو تم کو بری مار دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے

وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَلِكَ لَبَآئٍ مِّنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝

اور تمہاری بیٹیاں زندہ رکھتے اور اس میں ۱۶ تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا ۱۷ اور اگر ناشکری

إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنَّ تَكْفُرًا أَنْتُمْ وَمَنْ

کرو تو میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور زمین میں جتنے ہیں

فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا لَا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُؤُا

سب کافر ہو جاؤ ۱۸ تو بیشک اللہ بے پرواہ سب خوبیوں والا ہے کیا تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ

جو تم سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد

بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ

ہوئے انھیں اللہ ہی جانے والا ۱۹ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے ۲۰

فرمائیں مقاتل کا قول ہے کہ ایام اللہ سے وہ بڑے بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے ہر سے واقع ہوئے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ نبی اسرائیل کے لئے من و سلویٰ آمانے کا دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا میں است بنانے کا دن (خازن و مدارک و مفردات و اغب) ان ایام میں سب بڑی نعمت کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں انکی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعات عظیمہ پیش آئے جیسا کہ ۱۷ دسویں محرم کو کرکلا کا واقعہ ہوا ۱۸ انکی یاد گاریں قائم کرنا بھی تذکرہ ۱۳ ایام اللہ میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف معراج شریف اور ذکر شہادت کے ایام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں انھیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہیئے ۱۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی قوم کو یہ ارشاد فرمانا تذکرہ ایام اللہ کی تفصیل ہے۔

۱۶ یعنی نجات دینے میں۔

۱۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقت شکر یہ ہے کہ کس نعم کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خوگر بنائے یہاں ایک بات یہ ہے وہ یہ کہ زندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ کس نعم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات باقی نہ رہے یہ مقام صدیقوں کا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے ۱۸ تو تم ہی مرنے پاؤ گے اور تم ہی نعمتوں سے محروم رہو گے ۱۹ کتنے تھے ۲۰ اور انھوں نے معجزات دکھائے۔

۱۳ کفر کی نکال کر ایمان کے ۱۴ قاسوس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں حضرت ابن عباس و ابی بن کعب و مجاہد و قتادہ نے بھی ایام اللہ کی تفسیر اللہ کی نعمتیں



۲۱ شدت غیظ سے۔

۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ غصہ میں آکر اپنے ہاتھ کاٹنے لگے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انھوں نے کتاب اللہ شکر سے تعبیر سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے غرض یہ کہ کوئی نہ کوئی انکار کی ادائیگی۔

۲۳ یعنی توحید و ایمان۔

۲۴ کیا اس کی توحید میں تردد ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کی دلیل تو نہایت ظاہر ہے۔

۲۵ اپنی طاعت و ایمان کی طرف۔

۲۶ جب تم ایمان لے آئے اس لئے کہ اسلام لانے کے بعد پہلے کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں سوائے حقوق عباد کے اور اسی لئے کچھ گناہ فرمایا۔

۲۷ ظاہر میں ہیں اپنی مثل معلوم ہوتے ہو پھر کیسے مانا جائے کہ ہم تو نبی نہ ہوئے اور ہمیں فضیلت مل گئی۔

۲۸ یعنی بت پرستی سے۔

۲۹ جس سے تمہارے دعوے کی صحت ثابت ہو یہ کلام ان کا عناد و سرکشی سے تھا اور باوجودیکہ انبیاء آیات لایکے تھے معجزات دکھائے تھے پھر بھی انھوں نے نبی سنا مانگی اور پیش کیے ہوئے معجزات کو کالعدم قرار دیا۔

۳۰ اچھا یہی مانو کہ ہم واقعی انسان ہیں۔

۳۱ اور نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصب عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے۔

۳۲ وہی اعدا کا شر دفع کرنا اور اس سے محفوظ رکھنا ہے۔

فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ

تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے ۲۲ اور بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا

بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۙ قَالَتْ رُسُلُهُمْ

اور جس راہ ۲۳ کی طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہیں وہ شک جو کہ بات کھلتے نہیں دیتا ان کے رسولوں نے کہا

أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَأَطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ

کیا اللہ میں شک ہے ۲۴ آسمان اور زمین کا بنانے والا تمہیں بلاتا ہے ۲۵ کہ تمہارے کچھ

مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُخْرِجَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ

گناہ بخشے ۲۶ اور موت کے مقرر وقت تک تمہاری زندگی بے عذاب کاٹ دے بولے تم تو ہیں

إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا طَرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّوَنَا عَمَّا كَانُ يَعْبُدُ

جیسے آدمی ہو ۲۷ تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا

أَبَاؤُنَا فَاتُونَا بِسُلْطَنِ مُّبِينٍ ۙ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ

پوچھتے تھے ۲۸ اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ ۲۹ ان کے رسولوں نے ان سے کہا ف ۳۰ ہم ہیں

نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ

تو تمہاری طرح انسان مگر اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہے احسان فرماتا ہے ۳۱

عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَنِ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

اور ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس کچھ سند لے آئیں

وَعَلَىٰ اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۙ وَمَالَنَا إِلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَىٰ

اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے ۳۲ اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں

اللَّهُ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنْصُدِرَ عَلَىٰ مَا أَدِيتُمُونَا ط

۳۳ اس لئے تو ہماری راہیں ہیں دکھادیں ۳۴ اور تم جو ہمیں ستا رہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰



۳۴ اور رشد و نجات کے طریقے ہم پر واضح فرما دئے اور تم جانتے ہیں کہ تمام امور اس کے قدرت و اختیار میں ہیں۔

۳۵ یعنی اپنے دیار۔

۳۶ حدیث شریف میں ہے جو ۱۴

اپنے ہمسائے کو ایذا دیتا ہے اللہ اس کے گھر کا اسی کا ہمسائے کو مالک بناتا ہے۔

۳۷ قیامت کے دن۔

۳۸ یعنی انبیاء نے اللہ تعالیٰ سے مرد

طلب کی یا امتوں نے اپنے اور رسولوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے۔

۳۹ معنی ہیں کہ انبیاء کی نصرت فرمائی گئی اور انھیں فتح دی گئی اور حق کے مخالف

سرکش کا فر ناماد ہوئے اور ان کے خلاف

کی کوئی سبیل نہ رہی۔

۴۰ حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پپ

کا پانی پلایا جائے گا جب وہ منہ کے پاس

آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا

جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ پھین

جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر

پڑے گی جب پئے گا تو آنتیں کٹ کر

نکل جائیں گی (اللہ کی پناہ)۔

۴۱ یعنی ہر عذاب کے بعد اس سے

زیادہ شدید و غلیظ عذاب ہوگا (تَعَذُّبُ الشَّارِبِ

بِشَرِّ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّجْمِ)۔

۴۲ جن کو وہ نیک عمل سمجھتے تھے جیسے کہ

محتاجوں کی امداد مسافروں کی اعانت اور

بیماروں کی خبر گیری وغیرہ چونکہ ایمان پر

مبنی نہیں اس لئے وہ سب بیکار ہیں

اور ان کی ایسی مثال ہے۔

۴۳ اور وہ سب اور گمراہی اور اس کے

اجزاء منتشر ہو گئے اور اس میں کچھ باقی

نہ رہا یہی حال ہے کفار کے اعمال کا کہ ان کے شرک و کفر کی وجہ سے سب برباد اور باطل ہو گئے۔

عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ<sup>۱۴</sup> وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیئے اور کافروں نے اپنے رسولوں سے

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا

کہا ہم ضرور تمہیں اپنی زمین سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین پر ہو جاؤ

فَاَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ<sup>۱۵</sup> وَلَنَسْكَنَنَّكُمْ

تو انھیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو

الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ

اُن کے بعد زمین میں بسائیں گے ۳۷ یہ اس کے لئے ہے جو ۳۷ میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور

وَعِيْدٍ<sup>۱۶</sup> وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ<sup>۱۷</sup> مِّنْ وَرَآيِهِ

میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے اور انھوں نے ۳۸ فیصد مانگا اور ہر سرکش مٹ دھرم ناماد ہوا ۳۹

جَهَنَّمَ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ<sup>۱۸</sup> يَّتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ

جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا

وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ط وَمِنْ وَرَآيِهِ

اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی ۴۰ اور اسے ہر طرف سے موت آئیگی اور مگیا نہیں اور اسکے پیچھے ایک

عَذَابٌ غَلِيْظٌ<sup>۱۹</sup> مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ

گاڑھا عذاب ۴۱ اپنے رب سے منکرول کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں ۴۲

اِسْتَدَّتْ بِهِ الرِّيمُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا

جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں ۴۳ ساری کمائی بس سے کچھ ہاتھ نہ لگا

عَلٰى شَيْءٍ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ<sup>۲۰</sup> اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

یہی ہے دُور کی گمراہی کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے



۴۴ ان میں بڑی حکمتیں ہیں اور ان کی پیدائش غیب نہیں ہے ۴۵ معدوم کر دے ۴۶ بجائے تمہارے جو فرما رہا تھا اس کی قدرت سے یہ کیا عجب ہے جو آسمان و زمین پیدا کرنے پر قادر ہے ۴۷ معدوم کرنا اور موبذ فرمانا ۴۸ روز قیامت ۴۹ اور دولت مندوں اور با اثر لوگوں کی اتباع میں انھوں نے کفر اختیار کیا تھا۔

۵۰ کہ دین اعتقاد میں ۵۱ یہ کلام ان کا تو بیخ و عناد کے طور پر ہو گا کہ دنیا میں تم نے گمراہ کیا تھا اور راہ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے اب وہ دعوے کیا ہوئے اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹالو کا فردوں کے سردار اس کے جواب میں۔

۵۲ جب خود ہی گمراہ ہو رہے تھے تو تمہیں کیا راہ دکھاتے اب خلاصی کی کئی راہ نہیں نہ کا فردوں کے لئے شفاعت آؤ روئیں اور فریاد کریں پانچ سو برس فریاد و زاری کریں گے اور کچھ کام نہ آئے گی تو کہیں گے کہ اب صبر کر کے دیکھو شاید اس سے کچھ کام نکلے پانچ سو برس صبر کریں گے وہ بھی کام نہ آئے گا تو کہیں گے کہ۔

۵۳ اور حساب سے فراغت ہو جائے گی جنتی جنت کا اور دوزخی دوزخ کا حکم پا کر جنت و دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی شیطان پر بلا مت کریں گے اور اس کو برا کہیں گے کہ بد نصیب تو نے ہمیں گمراہ کر کے اس مصیبت میں گرفتار کیا تو وہ جواب دیگا کہ ۵۴ کہ مرنے کے بعد پھر اٹھنا ہے اور آخرت میں نیکیوں اور بریوں کا بدلہ ملے گا اللہ کا وعدہ سچا تھا سچا ہوا۔

۵۵ کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ جزا نہ جنت نہ دوزخ۔

۵۶ نہ میں نے تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کیا تھا یا یہ کہ میں نے اپنے وعدہ پر تمہارا سامنے کوئی حجت و برہان پیش نہیں کی تھی ۵۷ وسوسے ڈال کر گمراہی کی طرف۔ ۵۸ اور بغیر حجت و برہان کے تم میرے

ابراہیم ۱۲

۳۷۳

وما ابرئ ۱۳

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالْحَقِّ إِنَّ يَئِسَؤُاْ ذَهَبَكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ

آسمان و زمین حق کے ساتھ بنائے ۴۴ اگر چاہے تو تمہیں لے جائے ۴۵ اور ایک نئی مخلوق جَدِيدٌ ۴۶ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۴۷ وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا ۴۸ لے آئے ۴۹ اور یہ ۵۰ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور سب اللہ کے حضور ۵۱ علانیہ حاضر ہوں گے

فَقَالَ الضُّعَفَاءُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

تو جو کمزور تھے ۴۹ بڑائی والوں سے کہیں گے ۵۰ ہم تمہارے تابع تھے کیا تم سے ہو سکتا ہے اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۵۱ قَالُوا لَوْ هَدَانَا

کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو ۵۲ کہیں گے اللہ ہم پر سے کچھ ہم پر سے ٹال دو ۵۳ اللَّهُ لَهْدِيْكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْنَا اَجْزَعْنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ

کرتا تو ہم تمہیں کرتے ۵۴ ہم پر ایک سا ہے چاہے بے قراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں تَحْيِيصٌ ۵۵ وَقَالَ الشَّيْطَانُ لِمَا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ

پناہ نہیں اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہو چکے گا ۵۶ بے شک اللہ نے تم کو سچا وعدہ وَعَدَ الْحَقُّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ

دیا تھا ۵۷ اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا ۵۸ وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو سُلْطٰنٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَكُونُوا مِنْ

نہ تھا ۵۹ مگر یہی کہ میں نے تم کو ۶۰ بلایا تم نے میری مان لی ۶۱ تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو ۶۲ خود اَنْفُسُكُمْ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيْ ۶۳ إِنِّي كَفَرْتُ

اپنے اوپر الزام رکھو نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکو ۶۴ وہ جو پہلے تم نے بِمَا أَشْرَكْتُمْ مِنْ قَبْلُ ۶۵ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ

مجھے شرکب ٹھہرایا تھا ۶۶ میں اس سے سخت بیزار ہوں بے شک ظالموں کے لئے دردناک

بکائے میں آگئے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ فرما دیا تھا کہ شیطان کے بہکائے میں نہ آنا اور اس کے رسول اس کی طرف سے دلائل لے کر تمہارے پاس آئے اور انھوں نے جھٹیں پیش کیں اور برہانیں قائم کیں تو تم پر خود لازم تھا کہ تم ان کا اتباع کرتے اور ان کے روشن دلائل اور ظاہر معجزات سے منہ نہ پھرتے اور میری بات نہ مانتے اور میری طرف التفات نہ کرتے مگر تم نے ایسا نہ کیا ۶۷ کیونکہ میں دشمن ہوں اور میری دشمنی ظاہر ہے اور دشمن سے خیر خواہی کی امید رکھنا ہی حماقت ہے تو ۶۸ اللہ اس کی عبادت میں (خازن)۔



واللہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف سے ۶۱ یعنی کلمہ توحید کی ۶۲ ایسے ہی کلمہ ایمان ہے کہ اسکی جڑ قلب مومن کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پونچھتے ہیں اور اس کے ثمرات برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصحاب کرام سے فرمایا وہ درخت بتاؤ جو مومن کے مثل ہے اس کے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل کا ثمر نہیں ہوتا) اور اسکی رگیں ہر وقت حاصل رہتی ہیں صحابہ نے فکر کیا کہ کیا ایسا کون درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اسکا پھل ہر وقت موجود رہتا ہو چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لئے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سے دریافت کیا فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جب حضور نے دریافت فرمایا تو میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے بڑے صحابہ تشریف فرما تھے میں چھوٹا تھا اس لئے میں ادباً خاموش رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی۔

الْیَمِّ ۚ وَادْخُلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّتٍ تَجْرِي

عذاب ہے اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ باغوں میں

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا

داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اپنے رب کے حکم سے ان کے ملتے وقت کا

سَلَامٌ ۚ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

اکرام سلام ہے ۶۱ کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی ۶۲ جیسے پاکیزہ درخت

طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۚ تُؤْتِي أَكْثَرَ

جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے

حِينَ يُأْذِنُ رَبُّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

رب کے حکم سے ۶۳ اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں

يَتَذَكَّرُونَ ۚ وَمِثْلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ ۚ اجْتُثَّتْ

۶۴ اور گندی بات ۶۵ کی مثال جیسے ایک گندہ بیڑ ۶۶ کر زمین کے اوپر

مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَالِهَا مِنْ قَرَارٍ ۚ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

سے کاٹ دیا گیا اب اسے کوئی قیام نہیں ۶۷ اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ

حق بات ۶۸ پر دنیا کی زندگی میں ۶۹ اور آخرت میں ۷۰ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے

الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ

۷۱ اور اللہ جو چاہے کرے کیا تم نے انھیں نہ دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت

اللَّهِ كُفْرًا وَآحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۚ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ

ناشکری سے بدل دی ۷۲ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھراؤ آتارا وہ جو دوزخ ہے اسکے اندر جائیں گے اور کیا یہی بُری

۶۱ اور ایمان لائیں کیونکہ مثالوں سے

۶۲ جیسا کہ اصل میں ہے جو جاتے ہیں۔

۶۳ یعنی کفری کلام۔

۶۴ مثل اندرائن کے جس کا منہ کڑوا ہو

۶۵ ناگوار یا مثل اسن کے بدلہ دار۔

۶۶ کیونکہ جڑ اس کی زمین میں ثابت و مستحکم

نہیں شاخیں اسکی بلند نہیں ہوتیں ہی حال

ہے کفری کلام کا کہ اسکی کوئی اصل ثابت نہیں

اور کوئی حجت و برہان نہیں رکھتا جس سے

استحکام ہوتا ہے اسکی کوئی غیر برکت کہ وہ بلند

قبول پر پہنچ سکے۔

۶۷ یعنی کلمہ ایمان۔

۶۸ کہ وہ ابتلاء اور مصیبت کے وقتوں

میں بھی صابر و قائم رہتے ہیں اور راد حق و

دین قوم سے نہیں ہٹتے حتیٰ کہ انکی حیات کا

خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔

۶۹ یعنی قبریں کے اول منازل

آخرت ہے جب منکر نکیر اکران

۱۶ سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے تمہارا

دین کیا ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں

کہ انکی نسبت تو کیا کہتا ہے تو مومن اس منزل

میں بفضل الٰہی ثابت رہتا ہے اور کفرتا ہے

کہ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام اور میرے نبی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اسکے رسول پھر اسکی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منور کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ۷۱ وہ قبریں منکر و نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فوس بھجاؤ دوزخ کا لباس پہناؤ دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو اسکو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر زمیٰی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں عذاب کی نوا نے فرشتے اس پر مقرر کئے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے گرزوں سے مارنے ہیں (اعادنا اللہ تعالیٰ من عذاب القبر و ثبتنا علی الامان) ۷۲ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفار و مکہ ہیں اور وہ نعمت جسکی شکر گزاری انھوں نے نہ کی وہ اللہ کے حبیب ہیں سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود سے اس امت کو نوازا اور انکی زیارت سرا پاکرامت کی سعادت سے مشرف کیا لازم تھا کہ اس نعمت جلیلہ کا شکر بجا لاتے اور انکا اتباع



کر کے فرید کرم کے مورد ہوتے بجائے اس کے انھوں نے ناشکری کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا اور اپنی قوم کو جو دین میں اُن کے موافق تھے دارالہلک میں پہنچایا۔

۵۳ یعنی بتوں کو اس کا شریک کیا۔

۵۴ اے مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کفار سے کہ تھوڑے دن نیکی خواہش کو ۵۵ آخرت میں۔

۵۶ کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے و فدیے ہی سے کچھ نفع اٹھایا جاسکے۔

۵۷ کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن

ہو جائیں گے اس آیت میں نفسانی و طبعی دوستی کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبت

الہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی جیسا کہ سورہ زخرف میں فرمایا اَلْاَعْلَاءُ یَوْمَئِذٍ

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اَلَا الْمُنْفِقِیْنَ۔ ۵۸ اور اس سے تم فائدے اٹھاؤ۔

۵۹ کہ اُن سے کام لو۔ ۶۰ نہ ٹھکیں نہ رکیں تم اُن سے نفع

اٹھاتے ہو۔ ۶۱ آرام اور کام کے لئے۔

۶۲ کہ کفر و معصیت کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور اپنے رب کی نعمت اور اُس کے احسان کا حق نہیں مانتا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انسان سے یہاں البوہل مراد

ہے زجاج کا قول ہے کہ انسان احم جنس ہے اور یہاں اس سے کافر مراد ہر

۶۳ مکہ منکر مرہ۔ ۶۴ کہ قرب قیامت دنیا کے

۱۶ ویران ہونے کے وقت تک یہ دیرانی سے محفوظ رہے یا اس شہر والے امن میں ہوں

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو

ویران ہونے سے امن دی اور کوئی بھی اس

الْقَرَارُ ۲۹ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِہٖ قُلْ تَتَّبِعُوْا

ٹھہرنے کی جگہ اور اللہ کے لئے برابر والے ٹھہرائے ۳۰ کہ اس کی راہ سے بہکاویں تم فرماؤ ۵۴ کچھ برت لو

فَاِنْ مَّصِیْرُکُمْ اِلَى النَّارِ ۳۱ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوْا

کہ تمہارا انجام آگ ہے ۵۵ میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم

الصَّلٰوۃ وَیُفِقُوْا اِمَارَۃَ رَبِّہُمْ سِرًّا وَعَلٰنِیَۃً ۳۲ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

رکھیں اور ہمارے دے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے

یَاۡتِیَ یَوْمٌ لَاۡ بَیْعَ فِیْہِ وَلَا خِلَۃً ۳۳ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

جس میں نہ سوداگری ہوگی ۵۶ نہ یارانہ ۵۷ اللہ ہے جس نے آسمان

وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الشَّجَرِۃِ رِزْقًا لَّکُمْ

اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کئے

وَسَخَّرَ لَکُمُ الْفُلَکَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ ۵۸ وَسَخَّرَ لَکُمُ الْاَنْہٰرَ ۳۴

اور تمہارے لئے کشتی کو مسخر کیا کہ اسکے حکم سے دریا میں چلے ۵۹ اور تمہارے لئے نہیاں مسخر کیں ۶۰ اور

سَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَۤ اَدْبٰیۡنَ ۳۵ وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّہَارَ ۳۶

تمہارے لئے سورج اور چاند مسخر کئے جو برابر چل رہے ہیں ۶۱ اور تمہارے لئے رات اور دن مسخر کئے ۶۲

وَاتَّکُم مِّنْ کُلِّ مَآسَاۡلِ التَّمْوٰہِ ۳۷ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْہَا ۳۸

اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفٰرٌ ۳۹ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰہِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ہٰذَا

بیشک آدمی بڑا ظالم بڑا ناشکر ہے ۴۰ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اس شہر

الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۳۹ رَبِّ اِنِّہٗنَّ

۴۱ کو امان والا کر دے ۴۲ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچاؤ اے میرے رب بیشک

کے ویران کرنے پر قادر نہ ہو سکا اور اسکو اللہ تعالیٰ نے حرم نبایا کہ اس میں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کسی پر ظلم کیا جائے نہ وہاں شکار مارا جائے نہ سہرو کاٹا جائے ۵۵ انبیاء

علیہم السلام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعا کرنا بارگاہ الہی میں تواضع و اطہار احتیاج کے لئے ہے کہ باوجودیکہ تو نے اپنے کرم سے

معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دست احتیاج دراز رکھتے ہیں۔



۸۶ یعنی انکی مگرابی کا سبب ہوئے کہ وہ انھیں پوجنے لگے ۸۷ اور میرے عقیدے و دین پر ہمارا ۸۸ چاہے تو اسے ہدایت کرے اور توفیق تو بے عطا فرمائے ۸۹ یعنی اس وادی میں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے اور ذریعہ سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام آپ سرزمین شام میں حضرت ہاجرہ کے لہجے پاک سے پیدا ہوئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی بیوی حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے انھیں رشک پیدا ہوا اور انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور انکے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجئے حکمت الہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا چنانچہ وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ و اسماعیل کو اس سرزمین میں لے جائیں (جہاں اب مکہ مکرمہ ہے) آپ ان دونوں کو اپنے ساتھ بلاق پورا کر کے شام سے سرزمین حرم میں لائے اور مکہ مقدسہ کے نزدیک اتارا یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ

۷۶

۷۷

أَضَلَّنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمِنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۚ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي

میرا کہانہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے ۷۸ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے ٹھہر کے پاس ۷۹ اے میرے رب اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے ۸۰ اور انھیں کچھ پھل کھانے کو

يُوَادُّ غَيْرَ ذِي زُرْعَةٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۖ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ ۖ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي ۖ وَمَا نُعْلِنُ ۖ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝

اور اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں ۹۳ الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمعیل واسحق ۖ إِنَّ سَبَّ خُوبِیَاں اللہ کو جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل واسحق دئے بیشک رَبِّی لَسَمِیعُ الدُّعَاءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ لِلَّهِ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۚ إِنَّهَا

حساب قائم ہوگا اور ہر گز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے ۹۶ انھیں

تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اس آخر واقعہ میں دعا فرمانا اس لئے ہے کہ آپ دراج کمال میں دم بہم ترقی پر ہیں ۹۷ یعنی حضرت اسماعیل اور انکی اولاد اس وادی بے زراعت میں تیرے ذکر و عبادت میں مشغول ہوں اور تیرے بیت حرام کے پاس ۹۸ اطراف و بلاد سے یہاں آئیں اور ان کے قلوب اس مکان طاہر کی شوق زیارت میں گھٹیں اس میں ایمانداروں کے لئے یہ دعا ہے کہ انھیں بیت اللہ کا حج میرے اور انی یہاں رہنے والی ذریعہ کے لئے یہ کہ وہ زیارت کے لئے آنے والوں سے متفع ہوتے ہیں غرض یہ دعائیہ دعویٰ برکات پر مشتمل ہے حضرت کی دعا قبول ہوئی اور قبیلہ حرم نے اس طرف سے گزرتے ہوئے ایک پرند دیکھا تو انھیں تعجب ہوا کہ یہاں میں پرند کیسا شاید کہیں چشمہ نمودار ہو جسکو کی تو دیکھا کہ زہم شریف میں پانی ہے یہ دیکھ کر ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ سے وہاں بسنے کی اجازت چاہی انھوں نے اس شرط سے اجازت دی کہ پانی میں تمہارا حق نہ ہو گا وہ لوگ وہاں بسے اور حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ان کے

توان لوگوں نے آپ کے علاج و تقویٰ کو دیکھ کر اپنے خاندان میں آپ کی شادی کر دی اور حضرت ہاجرہ کا وصال ہو گیا اس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا پوری ہوئی اور آپ نے دعا

کوئی چشمہ نہ پانی ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن پانی انھیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مکران کی طرف نہ دیکھا حضرت ہاجرہ والدہ اسماعیل نے عرض کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور میں اس وادی میں بے انیس و فریق چھوڑے جاتے ہیں لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور انکی طرف التفات نہ فرمایا حضرت ہاجرہ نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں اس وقت انھیں اطمینان ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے اور انھوں نے بارگاہ الہی میں ہاتھ ٹٹا کر یہ دعا کی جو آیت میں مذکور ہے حضرت ہاجرہ اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلانے لگیں جب وہ پانی ختم ہو گیا اور یاس کی شدت ہوئی او صاحبزادے کا خلق شریف بھی پیاس سے خشک ہو گیا تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفاء و مردہ کے درمیان دوڑیں ایسا سات مرتبہ ہوا یہاں تک کہ فرشتے کے پرمانے سے یا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ زہم نمودار ہوا آیت میں حرمت والے گھر سے بیت اللہ مراد ہے جو طوفان نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھایا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ واقعہ آپ کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا آگ کے واقعہ میں آپ نے دعا فرمائی تھی اور اس دعا واقعہ میں دعا کی اور تضرع کیا اللہ تعالیٰ ۱۸ کی کار سازی پر اعتماد کر کے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقام دعا اس سے بھی افضل ہے

تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اس آخر واقعہ میں دعا فرمانا اس لئے ہے کہ آپ دراج کمال میں دم بہم ترقی پر ہیں ۹۷ یعنی حضرت اسماعیل اور انکی اولاد اس وادی بے زراعت میں تیرے ذکر و عبادت میں مشغول ہوں اور تیرے بیت حرام کے پاس ۹۸ اطراف و بلاد سے یہاں آئیں اور ان کے قلوب اس مکان طاہر کی شوق زیارت میں گھٹیں اس میں ایمانداروں کے لئے یہ دعا ہے کہ انھیں بیت اللہ کا حج میرے اور انی یہاں رہنے والی ذریعہ کے لئے یہ کہ وہ زیارت کے لئے آنے والوں سے متفع ہوتے ہیں غرض یہ دعائیہ دعویٰ برکات پر مشتمل ہے حضرت کی دعا قبول ہوئی اور قبیلہ حرم نے اس طرف سے گزرتے ہوئے ایک پرند دیکھا تو انھیں تعجب ہوا کہ یہاں میں پرند کیسا شاید کہیں چشمہ نمودار ہو جسکو کی تو دیکھا کہ زہم شریف میں پانی ہے یہ دیکھ کر ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ سے وہاں بسنے کی اجازت چاہی انھوں نے اس شرط سے اجازت دی کہ پانی میں تمہارا حق نہ ہو گا وہ لوگ وہاں بسے اور حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ان کے توان لوگوں نے آپ کے علاج و تقویٰ کو دیکھ کر اپنے خاندان میں آپ کی شادی کر دی اور حضرت ہاجرہ کا وصال ہو گیا اس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا پوری ہوئی اور آپ نے دعا



میں بھی فرمایا ۹۲ اسی کا ثمر ہے کہ فصول مختلفہ ربیع و خریف و شتاء کے میوے وہاں یکساں وقت موجود ملتے ہیں ۹۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک اور فرزند کی دعا کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ نے اس کا شکر ادا کیا اور بارگاہ الہی میں عرض کیا ۹۴ کیونکہ بعض کی نسبت تو آپ کو باعلام ابھی معلوم تھا کہ کافر ہونگے اس لئے بعض ذریت کے واسطے نمازوں کی پابندی و محافظت کی دعا کی ۹۵ بشرط ایمان یا ماں باپ سے حضرت آدم و حوا مراد ہیں ۹۶ اس میں مظلوم کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ ظالم سے اس کا انتقام لے گا۔ ۹۷ ہول و دہشت سے ۹۸ حضرت اسرافیل علیہ السلام کی طرف جو انھیں عروج معشر کی طرف بلائیں گے ۹۹ کہ اپنے آپ کو دیکھ سکیں ۱۰۰ شدت حیرت و دہشت سے قتادہ نے کہا کہ دل دہلا آبروی ۱۱ ۳۷

۱۰۱ سینوں سے کل کمر گلوں میں آپھنیں گے۔  
۱۰۲ بانہر کل سکیں نہ اپنی جگہ واپس جاسکیں گے  
معنی یہ ہیں کہ اس دن کی شدت ہول و دہشت  
کا یہ عالم ہوگا کہ سر اوپر اٹھے ہونگے آنکھیں کھلی  
کی کھلی رہ جائیں گی دل اپنی جگہ پر قرار نہ  
پاسکیں گے۔  
۱۰۳ یعنی کفار کو قیامت کے دن کا خون دلاؤ  
۱۰۴ یعنی کافر۔  
۱۰۵ دنیا میں واپس بھیج دے اور۔  
۱۰۶ اتوری تو حید پر ایمان لائیں۔  
۱۰۷ اور ہم سے جو تصور ہو چکے اسکی تلافی  
کریں اس پر انھیں زجر و توبیخ کی جائے گی  
اور فرمایا جائے گا۔  
۱۰۸ دنیا میں۔  
۱۰۹ اور کیا تم نے بعثت کا انکار  
نہ کیا تھا۔

۱۱۰ ا کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے جبے  
کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ۔  
۱۱۱ اور تم نے اپنی آنکھوں سے اُن کے  
منازل میں غلب کے انتہار اور نشان دیکھے اور  
تمیں ان کی ہلاکت و بربادی کی خبریں ملیں  
یہ سب کچھ دیکھ کر اور جان کر تم نے عبرت نہ  
حاصل کی اور تم کفر سے باز نہ آئے۔  
۱۱۲ تاکہ تم تدبیر کرو اور سمجھو اور عذاب و  
ہلاک سے اپنے آپ کو بچاؤ۔  
۱۱۳ اسلام کے مٹانے اور کفر کی تائید کرنے  
کے لئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ  
۱۱۴ انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے قتل کرنے یا قید کرنے یا نکال دینے کا  
ارادہ کیا۔  
۱۱۵ یعنی آیات الہی اور احکام شرع مصطفیٰ

یُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ۚ مُمِطَعِينَ مُقْنَعِي ۚ  
ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لئے جس میں ۹۶ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی بے تحاشا دور تے نکلیں گے  
رءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ۚ وَأَنْزَلَ  
۹۸ اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ انکی ہلک انکی طرف لوٹتی نہیں ۹۹ اور انکے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی ۱۰۰ اور لوگوں  
النَّاسِ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا آخِرْنَا  
کو اُس دن سے ڈراؤ ۱۰۱ جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم ۱۰۲ کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر میں ۱۰۳  
إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّحِبُّ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعُ الرَّسُولَ ۖ أَوْ كَمْ تَكُونُوا  
بہت دے کہ ہم تیرا بلانا مانیں ۱۰۴ اور رسولوں کی غلامی کریں ۱۰۵ تو کیا تم پہلے ۱۰۶ قسم نہ کھا چکے  
أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُم مِّنْ زَوَالٍ ۚ وَسَكَنْتُمْ فِي مَسْكَانٍ  
تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں ہٹ کر جانا نہیں ۱۰۷ اور تم ان کے گھروں میں بسے جنہوں  
الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا  
نے اپنا برا کیا تھا ۱۰۸ اور تم پر خوب کھل گیا ہم نے ان کے ساتھ کیسا کیا ۱۰۹ اور ہم نے تمہیں مثالیں  
لَكُمْ الْأَمْثَالَ ۚ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ  
دے کرتا دیا ۱۱۰ اور بیشک وہ ۱۱۱ اپنا سادائوں چلے ۱۱۲ اور ان کا دائوں اللہ کے قابو میں ہو اور ان کا  
كَانَ مَكْرُهُمْ لِيَرْزُؤُنَا مِنَ الْجِبَالِ ۖ فَلَا تَحْسِبَنَّ اللَّهُ مُخْلِيفٌ وَعَدَهُ  
دائوں کچھ ایسا نہ تھا جس سے یہ پہاڑ اٹل جائیں ۱۱۳ تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف  
رُسُلَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۚ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ  
کرے گا ۱۱۴ بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا ۱۱۵ جس دن ۱۱۶ بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا  
وَالسَّمَوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۚ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ  
اور آسمان ۱۱۷ اور لوگ سب نکل کھڑے ہونگے ۱۱۸ ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہو اور اُس دن تم مجرموں ۱۱۹ کو دیکھو گے

جوانے قوت و ثبات میں ہنر لے مضبوط پہاڑوں کے جس محال ہے کہ کافروں کے مکر اور انکی حیلہ انگیزیوں سے اپنی جگہ سے ٹل سکیں ۱۱۵ یہ تو کم ہی نہیں وہ ضرور وعدہ پورا کرے گا اور اپنے رسول  
کی نصرت فرمائے گا انکے دین کو غالب کرے گا انکے دشمنوں کو ہلاک کرے گا ۱۱۶ اس دن سے روز قیامت مراد ہے ۱۱۷ زمین و آسمان کی تبدیلی میں مغیرین کے وہ قول ہیں ایک یہ کہ اُن  
کے اوصاف بدل دئے جائیں گے مثلاً زمین ایک سطح ہو جائے گی نہ اس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے نہ گہرے غلے نہ درخت نہ عمارت نہ کسی ایسی اور اقلیم کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ  
رہے گا اور آفتاب ماہتاب کی روشنیاں معدوم ہونگی یہ تبدیلی اوصاف کی ہے ذات کی نہیں دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان زمین کی ذات ہی بدل دی جائے گی اس زمین کی جگہ ایک دوسری چاندی  
کی زمین ہوگی سفید و صاف جس پر نہ کبھی خون بہا گیا ہو نہ گناہ کیا گیا ہو اور آسمان سونے کا ہوگا یہ دو قول اگرچہ بظاہر باہم مختلف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک صحیح ہے  
اور جو جمع یہ ہے کہ اول تبدیلی صفات ہوگی اور دوسری مرتبہ بعد سب تبدیلی ثانی ہوگی اس میں آسمان کی ذات ہی بدل جائے گی ۱۱۸ اپنی قبول سے ۱۱۹ یعنی کافروں۔



۱۱۹ اپنے شیاطین کے ساتھ بندھے ہوئے۔

۱۲۰ سیاہ رنگ بدلو دارجن سے آگ کے شعلے اور زیادہ تیز ہو جائیں (مدارک خان) تفسیر میضای میں ہے کہ ان کے بدنوں پر آل لیب دی جائے گی وہ مثل کرتے کے ہو جائیں گی اس کی سوزش اور اس کے رنگ کی وحشت و بدلو سے تکلیف پائیں گے۔

۱۲۱ قرآن شریف۔

۱۲۲ یعنی ان آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیلیں پائیں۔

۱۲۳ سورہ حجر کیہ ہے اس میں چھ رکوع نازلے آیتیں چھ سو چون کلمے

دو ہزار سات سو ساٹھ حرف ہیں۔

۱۲۴ یاد آ رہی ہیں یا وقت نزع عذاب دیکھ کر ہو گئی جب کا فر کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ مگر ابھی میں تھا یا آخرت میں

روز قیامت کے شدید اور اہول

اور اپنا انجام و مال دیکھ کر زجاج کا قول ہے کہ کا فر جب کبھی اپنے احوال غلاب اور

مسلمانوں پر اللہ کی رحمت دیکھیں گے ہرگز آرزوئیں کریں گے کہ۔

۱۲۵ اے مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دنیا کی لذتیں۔

۱۲۶ نعم و تملذ و طول حیات کی جس کے سبب وہ ایمان سے محروم ہیں۔

۱۲۷ اپنا انجام کار اس میں تنبیہ ہے کہ مٹی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذات دنیا کی طلب میں غرق ہو جانا ایماندار کی شان نہیں

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لمبی امیدیں آخرت کو بھلائی ہیں اور

خواہشات کا اتباع حق سے روکتا ہے و لوح محفوظ اس میں اسی عین وقت پر وہ ہلاک ہوئی و کفار کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۖ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطَرَانٍ وَتَغْشَىٰ

وَجُوهَهُمُ النَّارُ ۚ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ

الْحِسَابِ ۝ هَذَا بَلَغَ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذِرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّهَا

هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولَ الْأَلْبَابِ ۝

سُورَةُ الْحَجِّ مَكِّيَّةٌ مِائَتَانِ وَتِسْعُونَ آيَةً وَتِسْعُونَ وَرَكْعَةً

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تَسْعَوَايَةُ وَتِسْعُونَ آيَاتٍ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تَسْعَوَايَةُ وَتِسْعُونَ آيَاتٍ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تَسْعَوَايَةُ وَتِسْعُونَ آيَاتٍ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تَسْعَوَايَةُ وَتِسْعُونَ آيَاتٍ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تَسْعَوَايَةُ وَتِسْعُونَ آيَاتٍ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تَسْعَوَايَةُ وَتِسْعُونَ آيَاتٍ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تَسْعَوَايَةُ وَتِسْعُونَ آيَاتٍ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تَسْعَوَايَةُ وَتِسْعُونَ آيَاتٍ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تَسْعَوَايَةُ وَتِسْعُونَ آيَاتٍ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تَسْعَوَايَةُ وَتِسْعُونَ آيَاتٍ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تَسْعَوَايَةُ وَتِسْعُونَ آيَاتٍ



الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ① لَوْ مَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ

الضَّادِّ قَيْنَ ② مَا نُنْزِلُ الْمَلِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذَا

مُنْظَرِينَ ③ إِنْ أَنْحَنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ④ وَ

لَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شَيْعِ الْأَوَّلِينَ ⑤ وَمَا يَأْتِيهِمْ

مِّنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ⑥ كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي

قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ⑦ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ⑧

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ⑨

لَقَالُوا إِنَّمَا سُكَّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ⑩

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّظِيرِينَ ⑪ وَحَفِظْنَاهَا

مِنْ كُلِّ شَيْطَٰنٍ رَّجِيمٍ ⑫ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ

هَرِيشَان مَرْدُود سے محفوظ رکھا ۱۱ مگر جو چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے پڑتا ہے

۱۔ ان کا یہ قول تمسخر اور استہزاء کے طور پر تھا جیسا کہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا تھا اِنَّ رَّسُوْلَكَ الَّذِيْ اَرْسَلْنَا بِكَ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ۱۳ اور قرآن شریف کے کتاب الہی ہونے کی گواہی دے گا ۱۴ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے ۱۵ فی الحال عذاب میں گرفتار کر دے گا جس میں ۱۶ کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرمانے میں تمام جن و انس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا بغیر تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات مبدیہ نہیں یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلہ سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام نہ بنائے پر قادر نہ ہو ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمال عداوت کے اس کتاب مقدس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔ ۱۷ اس آیت میں بتایا گیا کہ جس طرح کفار نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملانے باتیں کیں اور بے ادبی سے آپ کو بخون کہا قدیم زمانہ سے کفار کی انبیاء کے ساتھ یہی عادت رہی ہے اور وہ رسول کے ساتھ تمسخر کرتے رہے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے۔ ۱۸ یعنی مشرکین مکہ۔ ۱۹ یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا قرآن پر۔ ۲۰ کہ وہ انبیاء کی تکذیب کر کے عذاب الہی سے ہلاک ہوتے رہے ہیں یہی حال ان کا ہے تو انھیں عذاب الہی سے ڈرتے نہ آتے ۲۱ یعنی ان کفار کا عذاب اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان کے لئے آسمان میں دروازہ کھول دیا جائے اور انھیں اس میں چڑھنا

میسر ہوا اور دن میں اس سے گزریں اور آنکھوں سے دیکھیں جب بھی نہ مانیں اور یہ کہیں کہ ہماری نظربندی کی گئی اور ہم پر جادو ہوا تو جب خود اپنے معاند سے انھیں یقین حاصل نہ ہوا تو مالک کے آنے اور گواہی دینے سے جس کو یہ طلب کرتے ہیں انھیں کیا فائدہ ہوگا ۲۲ جو کہ کب سیرہ کے مسائل میں وہ بارہ ہیں محل نور جزا برطان۔ اشدر سینڈل میزان عقرب۔ قوس جدی۔ دلو۔ حوت۔ ۲۳ ستاروں سے ۲۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں کے پاس لاتے تھے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دئے گئے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دئے گئے۔



۲۲ شہاب اس ستارہ کو کہتے ہیں جو شعلہ کے مثل روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں ۲۳ پہاڑوں کے ٹکڑے ٹپکتے ہوئے اور غبار سے بھرے ہوتے ہیں۔

۲۴ غلہ بھل وغیرہ ۲۵ باندی غلام چوپائے اور خدام وغیرہ ۲۶ خزانے ہونا عبارت ہے اقدار و اختیار سے معنی یہ ہیں کہ ہم ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہیں جتنی چاہیں اور جو اندازہ مقتضائے حکمت ہو ۲۷ جو آبادیوں کو

الحجر ۱۵

۳۸۰

ربما ۱۳

شَهَابٌ مُّبِينٌ ۱۵ وَالْأَرْضُ مَدَدُهَا وَالْقَيْنَا فِيهَا سَوَاسِي

روشن شعلہ ۲۲ اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں نگر ڈالے ۲۳

وَأَنْتَبْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ۱۶ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا

اور اس میں ہر چیز انداز سے اُگائی اور تمہارے لئے اس میں

مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرِزْقَيْنَ ۱۷ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا

روزیاں کردیں ۲۴ اور وہ کردے جنہیں تم رزق نہیں دیتے ۲۵ اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس

عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنْزِلُكَ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ ۱۸ وَأَرْسَلْنَا الرِّيحَ

خزانے نہ ہوں ۲۶ اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم انداز سے اور ہم نے ہوائیں بھیجیں

لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ

بادلوں کو بارور کرنے والیاں ۲۷ تو ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر وہ تمہیں پینے کو دیا اور تم کچھ اس کے

بِخَارَيْنِ ۱۹ وَإِنَّا لَنَخْنُكُمْ مَحْيًى وَنُيِّتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ۲۰ وَلَقَدْ

خزانیچی نہیں ۲۸ اور بے شک ہم ہی جلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم ہی وارث ہیں ۲۹ اور بیشک

عَلِمْنَا الْمُسْتَقْبَلِ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ۲۱ وَإِنَّا

ہیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے ۲۲ اور بیشک

رَبُّكَ هُوَ يُحْشِرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۲۲ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

تمہارا رب ہی انہیں قیامت میں اُٹھائے گا ۲۳ بیشک ہی علم و حکمت والا ہے اور بیشک ہم نے آدمی کو ۲۴

مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ۲۳ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ

بجٹی ہوئی مٹی سے بنایا جو اہل میں ایک سیاہ بودار گاراجھی ۲۵ اور جن کو اس سے پہلے بنایا

مِنْ نَّارِ السَّمُومِ ۲۴ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا

بے دھوئیں کی آگ سے ۲۶ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے

پانی سے بھرتی اور سیراب کرتی ہیں۔ ۲۸ کہ پانی تمہارے اختیار میں ہو باوجودیکہ تمہیں اس کی حاجت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بندوں کے عاجز بردالات عظیمہ ہے ۲۹ یعنی تمام خلق فنا ہونے والی ہے اور جس باقی رہنے والے ہیں اور مدعی ملک کی ملک ضائع ہو جائیگی اور سب مالکوں کا مالک باقی رہے گا۔

۲۳ یعنی پہلی امتیں اور امت محمدیہ جو امتوں میں بچھلی ہے یا وہ جو طاعت و خیر میں سبقت کرتے والے ہیں اور جو ہستی سے پیچھے رہ جانے والے ہیں یا وہ جو فضیلت حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھنے والے ہیں اور جو غدر سے پیچھے رہ جانے والے ہیں۔

شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جامع نماز کی صف اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ صف اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا ازدحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف دور تھے وہ اپنے مکان سے بکریاں لے کر خیرین پر لادے ہوئے تاکہ صفا اول میں جگہ ملے۔ کبھی محروم نہ ہوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسبیح دینی کی کتابیں دی گئیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بھی جانتا ہے اور جو غدر سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور ان کی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اُس پر کچھ مخفی نہیں۔

۲۳ جس حال پر وہ مرے ہوں گے۔ ۲۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سوکھی ۲۵ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گلا سیاہ ہو گیا اور اس میں بویا دھوئی تو اس میں صورت انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہو گیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تمازت سے وہ پختہ ہو گیا تو اس میں روح پھونکی اور وہ انسان ہو گیا۔ ۲۶ جو اپنی حرارت و لطافت سے مساموں میں نفوذ کر جاتی ہے۔

۲۳ جس حال پر وہ مرے ہوں گے۔ ۲۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سوکھی ۲۵ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گلا سیاہ ہو گیا اور اس میں بویا دھوئی تو اس میں صورت انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہو گیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تمازت سے وہ پختہ ہو گیا تو اس میں روح پھونکی اور وہ انسان ہو گیا۔ ۲۶ جو اپنی حرارت و لطافت سے مساموں میں نفوذ کر جاتی ہے۔



مِّنْ صَلَٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۖ ۱۵ ۝ فَاِذَا سُوِّتُۙ وَنَفَخْتَ فِيْهِ

والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے توجہ میں اسے ٹھیک کر لوں اور اس میں

مِّنْ رُّوْحٍۭ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِيْنَ ۚ ۱۶ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّہُمْ اٰجَمُوْنَ ۙ ۱۷ ۝

اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں ۱۵ تو اس ۱۶ کیلئے سجدے میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے سب سجدے میں آ گئے

اِلَّا اِبْلِیْسَ ۙ اَبٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَعَ السَّٰجِدِيْنَ ۚ ۱۸ ۝ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ

سوا ابلیس کے اس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا ۱۷ فرمایا اے ابلیس

مَا لَکَ الْاِلَّا تَکُوْنَ مَعَ السَّٰجِدِيْنَ ۚ ۱۹ ۝ قَالَ لَمْ اَکُنْ لِّلْاَسْجِدِ بَشَرًا

تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا ۱۸ بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں

خَلَقْتَهُۥ مِّنْ صَلَٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ۚ ۲۰ ۝ قَالَ فَاٰخِرُۙ مِنْہَا

جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بُودار گارے سے تھی فرمایا تو جنت سے نکل جا

فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ ۙ ۲۱ ۝ وَاِنۡ عَلَیْکَ اللّٰعْنَةُ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۚ ۲۲ ۝ قَالَ

کہ تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے ۲۰ بولا

رَبِّ فَانْظُرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۚ ۲۳ ۝ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۙ ۲۴ ۝

اے میرے رب تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں ۲۱ فرمایا تو ان میں ہے جن کو اس معلوم وقت

اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۚ ۲۵ ۝ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوٰیْتَنِیْ لَا زَیْنَۙ

کے دن تک مہلت ہے ۲۲ بولا اے رب میرے قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں انھیں

لَہُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَا اُغْوِیَہُمْۤ اَجْمَعِیْنَ ۚ ۲۶ ۝ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْہُمْ

زمین میں بھلا دے دوں گا ۲۳ اور ضرور میں ان سب کو ۲۴ بے راہ کروں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے

الْمُخْلِصِیْنَ ۙ ۲۷ ۝ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلٰی مُسْتَقِیْمٍ ۙ ۲۸ ۝ اِنَّ

بندے ہیں ۲۴ فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے بے شک

بندے ہیں ۲۳ فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے بے شک

بندے ہیں ۲۳ فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے بے شک

۳۵ اور اس کو حیات عطا فرما دوں ۳۶ کی تحیت و تعظیم

۳۷ اور حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے

۳۸ کہ آسمان و زمین والے تجھ پر لعنت کر س گے اور جب قیامت کا

دن آئے گا تو اس لعنت کے ساتھ ہمیشگی کے عذاب میں گرفتار کیا جائے گا جس سے کبھی رہائی نہ ہوگی

یہ سن کر شیطان

۳۹ یعنی قیامت کے دن تک اس سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد

کوئی نہ مرے گا اور قیامت تک کی اس نے مہلت مانگ ہی لی لیکن اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح

قبول کیا کہ

۴۰ جس میں تمام خلق مر جائے گی او وہ نفخہ اولیٰ ہے تو شیطان کے مردہ

رہنے کی مدت نفخہ اولیٰ سے نفخہ ثانیہ تک چالیس برس ہے اور اس کو اس قدر مہلت دینا اس کے اکرام کے لئے

نہیں بلکہ اس کی بلا و شقاوت اور عذاب کی زیادتی کے لئے ہے یہ سن کر شیطان

۴۱ یعنی دنیا میں گناہوں کی رغبت دلاؤں گا

۴۲ دلوں میں وسوسہ ڈال کر

۴۳ جنہیں تو نے اپنی توحید عبادت کے لئے برگزیدہ فرمایا ان پر شیطان کا

وسوسہ اور اس کا کید نہ چلے گا



۴۵ یعنی جو کافر کہ تیرے مطیع و فرمانبردار ہو جائیں اور تیرے اتباع کا قصد کر لیں ۴۶ ابلیس کا بھی اور اس کے اتباع کرنے والوں کا۔

۴۷ یعنی سات طبقہ ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات ہیں اول جہنم نظمی جہنم سیف جہنم سقر جہنم ہادیہ جہنم یعنی شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے جہنم کا ایک درک معین ہے۔

۴۸ ان سے کہا جائے گا کہ وہ یعنی جنت میں داخل ہوا من و سلامتی کے ساتھ نہ یہاں سے نکالے جاؤ نہ موت آئے نہ کوئی آفت رونما ہو نہ کوئی خوف نہ پریشانی۔

۴۹ دنیا میں نہ ۵۰ اور ان کے نفوس کو حقد و حسد و عناد و عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کر دیا وہ۔

۵۱ ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر انھیں میں سے ہیں یعنی ہماری سینوں سے عناد و عداوت اور بغض و حسد نکال دیا گیا ہے ہم آپس میں خالص محبت رکھنے والے ہیں اس میں نقص کا رد ۵۲ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۵۳ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کریں یہ مہمان حضرت جبریل علیہ السلام تھے مع کئی فرشتوں کے ۵۴ یعنی فرشتوں اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا۔

عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنْ اتَّبَعَكَ مِنْ

میرے ۴۴ بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ الغوین ۴۵ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۴۶ لَهَا سَبْعَةُ

دیں ۴۷ اور بے شک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ۴۸ اس کے سات دروازے أَبْوَابٌ لِّكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ۴۹ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

ہیں ۵۰ ہر دروازے کے لئے ان میں سے ایک حصہ ٹھا ہوا ہے ۵۱ بیشک ڈروالے باغوں اور چشموں جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۵۲ اَدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ۵۳ وَنَزَعْنَا مَا فِي

میں ہیں ۵۴ ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں ۵۵ اور ہم نے ان کے سینوں میں صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ۵۶ لَا يَسْمَعُ

جو کچھ وہ کہتے تھے سب کھینچ لئے ۵۷ آپس میں بھائی ہیں ۵۸ تختوں پر دو برویتھے نہ انھیں اس میں کچھ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ۵۹ نَبِيُّ عِبَادِي أَنِّي

تخلیف پہنچے نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں خبر دو ۶۰ میرے بندوں کو کہ بیشک میں أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۶۱ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْآلِيمُ ۶۲

ہی ہوں بخشنے والا مہربان اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔ وَنَبِّئُهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۶۳ اِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا

اور انھیں احوال سناؤ ابراہیم کے مہمانوں کا ۶۴ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے سلام ۶۵ قَالِ إِنَّا مِنْكُمْ وَجَلُونَ ۶۶ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ

کہا ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے ۶۷ انھوں نے کہا ڈرے نہیں ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے عَلِيمٌ ۶۸ قَالَ ابَشِّرْهُنَّ عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ

ہیں ۶۹ کہا گیا اس پر مجھے بشارت دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا اب کا ہے پر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا اور آپ کی تحیت و تکریم بجالائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے ۷۰ اس لئے کہ بے اذن اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا۔



تُبَشِّرُونَ ﴿۵۱﴾ قَالُوا بَشِّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ ﴿۵۲﴾

بشارت دیتے ہو ۵۱ کہا ہم نے آپ کو سچی بشارت دی ہے نہ آپ ناامید نہ ہوں

قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿۵۳﴾ قَالَ فَمَا

کہا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے ۵۳

خَطَبَكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۵۴﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿۵۵﴾

تمہارا کیا کام ہے اے فرشتو ۵۴ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ۵۵

إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُجْرِمُهُمُ اجْمَعِينَ ﴿۵۶﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا لَا

مگر لوط کے گھر والے ان سب کو ہم بچالیں گے ۵۶ مگر اس کی عورت ہم ٹھہرا چکے ہیں

إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ﴿۵۷﴾ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿۵۸﴾ قَالَ

کہ وہ پیچھے رہ جائے والوں میں ہو ۵۷ تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے ۵۸

إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ ﴿۵۹﴾ قَالُوا بَلْ جِنَّتُكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿۶۰﴾

تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو ۵۹ کہا بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ لائے ہیں جس میں لوگ شک

وَأَتَيْنَكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿۶۱﴾ فَأَسِرْ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

کرتے تھے ۶۱ اور ہم آپ کے سچا حکم لائے ہیں اور ہم بیشک سچے ہیں تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لیکر

الْبَيْتِ وَاتَّبِعْ أَذْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ

باہر جائیے اور آپ ان کے پیچھے چلیں اور تم میں کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے ۶۲ اور جہاں کو حکم ہے سیدھے

تُؤْمَرُونَ ﴿۶۳﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَهُمْ لَئِمٌّ مَّقْطُوعٌ

چلے جائے ۶۳ اور ہم نے اسے اس حکم کا فیصلہ سنایا کہ صبح ہونے ان کافروں کی جڑ کاٹ جائیگی

مُصْبِحِينَ ﴿۶۴﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۶۵﴾ قَالَ إِنَّ

۶۲ اور شہر والے ۶۴ خوشیاں مناتے آئے ۶۵ لوط نے کہا

۵۸ یعنی حضرت اسحق علیہ السلام کی اس

بر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

۵۹ یعنی ایسی پیرائے سالی میں اولاد ہونا

عجیب و غریب ہے کس طرح اولاد ہوگی

کیا ہمیں پھر جوان کیا جائیگا یا اسی حالت

میں بیٹا عطا فرمایا جائے گا فرشتوں نے

۶۰ قصائے الہی اس پر جاری ہو چکی کہ

آپ کے بیٹا ہو اور اس کی ذریت بہت پھیلے

۶۱ یعنی اس کی رحمت سے ناامید نہیں

کیونکہ رحمت سے ناامید کافر ہوتے ہیں

ہاں اس کی سنت جو عالم میں جاری ہے

اس سے یہ بات عجیب معلوم ہوئی اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے

۶۲ اس بشارت کے سوا اور کیا کام ہے

جس کے لئے تم بھیجے گئے ہو۔

۶۳ یعنی قوم لوط کی طرف کہ

۶۴ ہم انھیں ہلاک کریں۔

۶۵ کیونکہ وہ ایماندار ہیں۔

۶۶ اپنے کفر کے سبب۔

۶۷ خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں

اور حضرت لوط علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ

قوم ان کے درپے ہوگی تو آپ نے فرشتوں

۶۸ نہ تو یہاں کے باشندے ہونے کوئی

مسافرت کی علامت تم میں بائی جاتی ہے

کیوں آئے ہو فرشتوں نے۔

۶۹ عذاب جس کے نازل ہونے کا آپ اپنی

قوم کو خوف دلا کر تے تھے۔

۷۰ اور آپ کو جھٹلاتے تھے۔

۷۱ کہ قوم پر کیا بلا نازل ہوئی اور وہ

کس عذاب میں مبتلا کئے گئے۔

۷۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے فرمایا کہ حکم ملک شام کو جانے کا تھا۔

۷۳ اور تمام قوم عذاب سے ہلاک

کردی جائے گی ۷۴ یعنی شہر سدوم کے رہنے والے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہاں خوب صورت نوجوانوں

کے آنے کی خبر سن کر بہ ارادہ فاسد و بہ نیت ناپاک۔



۷۴ اور مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے تم ان کی بے حرمتی کا قصد کر کے ۷۵ کہہ مان کی رسوائی میزبان کے لئے خجالت و شرمندگی کا سبب ہوتی ہے ۷۶ ان کے ساتھ برا ارادہ کر کے اس بر قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ السلام سے ۷۷ تو ان سے نکاح کرو اور حرام سے باز رہو اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطاب فرماتا ہے ۷۸ اور مخلوق آپ

ہُوَ لَا ضَيْغِي فَلَا تَفْضَحُون ۷۸ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزَوْنَ ۷۹  
 میرے مہمان ہیں ۷۹ مجھے فضیحت نہ کرو ۷۸ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو ۷۹  
 قَالُوا أَوَلَمْ نُنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ۸۰ قَالَ هُوَ لَأِي بَدَتِي إِنْ  
 بولے کیا تم نے مجھ سے منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملہ میں دخل نہ دو کہہ یا یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں اگر  
 كُنْتُمْ فَعَلِينَ ۸۱ لَعَنُوكَ إِيَّاهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۸۲ فَآخَذْتَهُمْ  
 تمہیں کرنا ہے ۸۱ اے محبوب تمہاری جان کی قسم ۸۲ بیشک وہ اپنے نشہ میں بہک رہے ہیں تو دن بکھلتے  
 الصُّبْحَةَ مُشْرِقِينَ ۸۳ فَجَعَلْنَا عَلَيْهِمْ سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ  
 انھیں جنگھارنے آیا ۸۳ تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کر دیا ۸۴ اور ان پر  
 جَارَةً مِّنْ سَجِيلٍ ۸۵ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُتَوَسِّسِينَ ۸۶  
 کتھر کے پتھر برسائے ۸۵ بے شک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لئے ۸۶  
 وَإِنَّهَا لِبَسِيلٍ مُّقِيمٍ ۸۷ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۸۸  
 اور بیشک بستی اس راہ پر ہے جو تکمیل پاتی ہے ۸۷ بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو  
 وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ۸۹ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ  
 اور بے شک جھاڑی والے ضرور ظالم تھے ۸۹ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ۹۰ اور  
 إِيَّاهُمَا لِبِأَمَامٍ مُّبِينٍ ۹۱ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحَجَرِ الْمُرْسَلِينَ ۹۲  
 بیشک دونوں بستیوں میں ۹۱ کھلے راستے پر پڑتی ہیں ۹۲ اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ۹۳  
 وَاتَّبَعَهُمُ آيَتُنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۹۴ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ  
 اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں ۹۴ تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے ۹۵ اور وہ پہاڑوں میں گھر لا  
 مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا أَمِينِينَ ۹۶ فَآخَذَتْهُمْ الصُّبْحَةُ مُصْبِحِينَ ۹۷  
 تراشتے تھے بے خوف ۹۶ تو انھیں صبح ہوتے جنگھارنے آیا ۹۷

میں سے کوئی جان بارگاہِ آپ میں آپ کی جان پاک کی طرح غر و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر کے سوا کسی کی عمر و حیات کی قسم نہیں فرمائی یہ مرتب صرف حضور ہی کا ہے اب اس قسم کے بعد ارشاد فرماتا ہے۔  
 ۷۹ یعنی ہولناک آواز لے۔  
 ۷۸ اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس خط کو اٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں سے اوندھا کر کے زمین پر ڈال دیا۔  
 ۷۹ اور قافلے اس پر گزرتے ہیں اور غضب آپ کے آثار ان کے دیکھنے میں آتے ہیں۔  
 ۸۰ یعنی کافر تھے ایک جھاڑی کو کہتے ہیں ان لوگوں کا شہر سرسبز جنگلوں اور مرغزاروں کے درمیان تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان پر رسول بنا کر بھیجا ان لوگوں نے نافرمانی کی تو حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا۔  
 ۸۱ یعنی عذاب بھیج کر ہلاک کیا۔  
 ۸۲ یعنی قوم لوط کے شہر اور اصحاب ایکہ کے۔  
 ۸۳ جہاں آدمی گزرتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اسے اہل مکہ تم ان کو دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے۔  
 ۸۴ حجر ایک وادی ہے مدینہ اور شام کے درمیان جس میں قوم قوم درخت تھے انھوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے۔

کیونکہ ہر رسول تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے ۷۴ کہ پھر سے ناقہ پیدا کیا جو بہت سے عجائب پر مشتمل تھا مثلاً اس کا عظیم الجثہ ہونا اور پیدا ہوتے ہی بچہ جنم اور کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم قوم کو کافی مودغیرہ یہ سب حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور قوم ثمود کے لئے ہماری نشانیاں تھیں ۷۵ اور ایمان نہ لائے۔  
 ۷۶ کہ انھیں اس کے گرنے اور اس میں نقب لگائے جانے کا اندیشہ نہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ گھرتا ہ نہیں موسکتے ان پر کوئی آفت نہیں آسکتی ۷۷ اور وہ عذاب میں گرفتار ہوئے۔



فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩١﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ

توان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ۹۱ اور ہم نے آسمان

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۖ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفِرِ

اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنایا اور بیشک قیامت آنے والی ہے ۹۲ تو تم ابھی طرح

الصَّفْحَةَ الْجَمِيلَ ﴿٩٢﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلْقُ الْعَلِيمُ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ

درگزر کرو ۹۳ بیشک تمہارا رب ہی بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ۹۴ اور بے شک

اتَيْنَكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿٩٤﴾ لَا تَمُدَّنَّ

ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں ۹۵ اور عظمت والا قرآن ۹۶ اپنی آنکھ اٹھا کر

عَيْنُكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَاهُ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے دی ۹۷ اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ ۹۸

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٥﴾ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ

اور مسلمانوں کو اپنے رحمت کے پروں میں لے لو ۹۹ اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں صاف ڈرسانے والا

الْمُبِينُ ﴿٩٦﴾ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٧﴾ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ

(اس غذاب سے) جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا

عِصِينَ ﴿٩٨﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٩﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٠٠﴾

کر لیا ۹۹ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے فنا جو کچھ وہ کرتے تھے ۱۰۰

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمَشْرِكِينَ ﴿١٠١﴾ إِنَّا كَفَيْنَاكَ

تو علانیہ کہہ دو جس بات کا تمہیں حکم ہے ۱۰۱ اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ۱۰۲ بیشک ان ہنسنے

الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿١٠٢﴾ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَسُوفَ

والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں ۱۰۳ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں تو اب جان

کچھ حصہ پر ایمان لائے جو ان کے خیال

۹۱ اور ان کے مال و متاع اور ان کے مضبوط مکان انہیں غذا کے نہ بچا سکے۔ ۹۲ اور ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ملے گی۔

۹۳ اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنی قوم کی ایذاؤں پر تحمل کرو یہ جنگم آیت قتال سے منسوخ ہو گیا۔

۹۴ اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق کے تمام حال جانتا ہے۔

۹۵ نماز کی رکعتوں میں یعنی سر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور ان سات آیات سے سورت فاتحہ مراد ہے جیسا کہ بخاری

و مسلم کی حدیثوں میں وارد ہوا۔

۹۶ معنی یہ ہیں کہ اے سید نبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن کے سامنے دنیوی نعمتیں حقیر ہیں تو

آپ متاع دنیا سے مستغنی رہیں جو یہود و نصاریٰ وغیرہ مختلف قسم کے کافروں کو دی گئیں حدیث تشریف

میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کی بدولت برخیزے مستغنی نہ

ہو گیا یعنی قرآن ایسی نعمت ہے جس کے سامنے دنیوی نعمتیں بیچ ہیں۔

۹۷ کہ وہ ایمان نہ لائے۔

۹۸ اور انہیں اپنے کرم سے نوازو۔

۹۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بانٹنے والوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں جو نکر وہ قرآن کرم کے کچھ حصہ پر ایمان لائے جو ان کے خیال



میں ان کی کتابوں کے موافق تھا اور کچھ کے منکر ہو گئے قتادہ ماہن سائب کا قول ہے کہ بانٹنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں جن میں بعض قرآن کو سحر بعض کہانت بعض افسانہ کہتے تھے اس طرح انھوں نے قرآن کریم کے حق میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے اور ایک قول یہ کہ بانٹنے والوں سے وہ بارہ اشخاص مراد ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ میں کے راستوں پر مقرر کیا تھا حج کے زمانہ میں ہر راستہ پر ان میں کا ایک ایک شخص بیٹھا تھا اور وہ آنے والوں کو بہکانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منحرف کرنے کے لئے ایک ایک بات مقرر کر لیتا تھا کوئی لٹے والوں سے یہ کہتا تھا کہ ان کی باتوں میں نہ آنا کہ وہ جادو گر ہیں کوئی کہتا وہ کتاب ہیں کوئی کہتا وہ مجنون ہیں کوئی کہتا وہ کاہن ہیں کوئی کہتا وہ شاعر ہیں یہ سن کر لوگ جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر آتے وہاں ولید بن مغیرہ بیٹھا رہتا اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے اور کہتے کہ ہم نے مکہ مکرمہ آتے ہوئے شہر کے کنارے اُن کی نسبت ایسا سنا وہ کہتا کہ ٹھیک سنا اس طرح خلق کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا۔

۱۰۰ روز قیامت۔

۱۰۱ اور جو کچھ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کی نسبت کہتے تھے۔  
۱۰۲ اس آیت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کے اظہار کا حکم دیا گیا عبد اللہ بن عبیدہ کا قول ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت تک دعوت اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی۔

يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿١٠٢﴾  
جان جانیں گے وہ ۱۰۱ اور بیشک ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے تم دل تنگ ہوتے ہو ۱۰۲

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿١٠٣﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ  
تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں ہو ۱۰۳ اور مرتے دم تک  
حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿١٠٤﴾  
اپنے رب کی عبادت میں رہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١٠٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى  
سورہ نخل مکی ہے اس میں ایک سو اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا اول اٹھائیس آیتیں اور سورہ کوع ہیں

اَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٠٦﴾  
اب آتا ہے اللہ کا حکم تو اس کی جلدی نہ کرو ۱۰۶ پاک اور برتری ہے اُسے ان شرکیوں سے ۱۰۷  
يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ  
ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہے اتارتا ہے ۱۰۸

اَنۡ اَنْذَرُوْا اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْا ﴿١٠٩﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ  
کہ ڈر سناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو ۱۰۹ اُس نے آسمان اور

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١١٠﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ  
زمین بجا بنائے ۱۱۰ وہ اُن کے شرک سے برتر ہے (اُس نے) آدمی کو ایک ننھی

نُطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١١﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ  
بوند سے بنایا وہ تو جیسا کھلا جھگڑالو ہے اور جو پائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے

فِيْهَا دِفْءٌ وَمَنْاَفَةٌ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ  
گرم لباس اور منفعتیں ہیں وہ اور ان میں سے کھاتے ہو اور تمہارا ان میں جمال ہے جب انھیں شام کو



## بمسلسلہ صفحات گذشتہ

۳۰ یعنی اپنا بن ظاہر کرنے پر شرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف ملتفت نہ ہو اور ان کے تمسخر و استہزاء کا غم نہ کرو ۳۱ اکتاف قریش کے پانچ سردار عاص بن وائل سہمی اور اسود بن مطلب اور اسود بن عبد نفوث اور حارث بن قیس اور ان سب کا افسر ولید بن مغیرہ مخزومی یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر و استہزاء کرتے تھے اسود بن مطلب کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ یا رب اس کو اندھا کر دے ایک روز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف فرما تھے یہ پانچوں آئے اور انھوں نے حسب دستور طعن و تمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہو گئے اسی حال میں حضرت جبریل امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انھوں نے ولید بن مغیرہ کی پٹلی کی طرف اور عاص کے کف پاکی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد نفوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں ان کا شرف کھوں گا چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہو گئے ولید بن مغیرہ تیر فرسوں کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہ بند میں ایک پریکان چمچا مگر اُس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لئے سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پٹلی میں زخم آیا اور اسی میں مر گیا عاص بن وائل کے پانچوں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں ورم کر گیا اور یہ شخص بھی مر گیا اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اسی میں مر گیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھ کو محمدؐ نے قتل کیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اسود بن عبد نفوث کو استسقا ہوا اور کلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو گولی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا اسی حال میں یہ کہتا مر گیا کہ مجھ کو محمدؐ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے رب نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا اسی میں ہلاک ہو گیا انھیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (خازن) ۱۵۵ اپنا انجام کار ۱۵۶ اور ان کے طعن اور استہزاء اور شرک و کفر کی باتوں سے آپ کو ملال ہوتا ہے ۱۵۷ کہ خدا پرستوں کے لئے تسبیح و عبادت میں مشغول ہونا غم کا بہترین علاج ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اہم واقعہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔

۱ سورہ نحل مکہ ہے مگر آیت فَعَاثِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوذْتُمْ بِهِ سے آخر سورت تک جو آیات ہیں وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں اور اس میں اور اقوال بھی ہیں اس سورت میں سولہ رکوع اور ایک سو اٹھائیس آیتیں اور دو ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور سات ہزار سات سو سات حرف ہیں ۲ شان نزول جب کفار نے عذاب موعود کے نزول اور قیامت کے قائم ہونے کی بطریق تکذیب و استہزاء جلدی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ جس کی تم جلدی کرتے ہو وہ کچھ دور نہیں بہت ہی قریب ہے اور اپنے وقت پر بالیقین واقع ہوگا اور جب واقع ہوگا تو تمہیں اس سے خلاص کی کوئی راہ نہ ملے گی اور وہ بت جنھیں تم پوجتے ہو تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے ۳ وہ واحد لا شریک لہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں ۴ اور انھیں نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے ۵ اور میری ہی عبادت کرو اور میرے سوا کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں وہ ہوں کہ ۶ جن میں اس کی توحید کے بے شمار دلائل ہیں ۷ یعنی منی سے جس میں نہ جس ہے نہ حرکت پھر اس کو اپنی قدرت کاملہ سے انسان بنایا قوت و طاقت عطا کی شان نزول یہ آیت ابی بن ابی خلف کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا ایک مرتبہ وہ کسی مردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھا لایا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہنے لگا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضوی شکل رکھتی بھی ہے اللہ تعالیٰ تو منی کے ایک پھوٹے سے بے حس و حرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑا لو انسان پیدا کر دیتا ہے یہ دیکھ کر بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا ۸ کہ ان کی نسل سے دولت بڑھاتے ہو ان کے دودھ پیتے ہو اور ان پر سواری کرتے ہو ۹



۹۰ کہ اس نے تمہارے نفع اور آرام کے لئے یہ چیزیں پیدا کیں۔  
۹۱ ایسی عجیب و غریب چیزیں۔

۹۲ اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے نفع و راحت و آرام و آسائش کے کام آتی ہیں اور اس وقت تک موجود نہیں ہوتی تھیں اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ دھانی جہاز ریلیں موٹر ہوائی جہاز برقی قوتوں سے کام کرنے والے آلات دھانی اور برقی مشینیں خبر رسانی و نشر صوت کے سامان اور خدا جانے اس کے علاوہ کہا کو کیا پیدا کرنا منظور ہے۔

۹۳ یعنی صراطِ مستقیم اور دین اسلام کیونکہ دو مقاموں کے درمیان جتنی راہیں نکالی جائیں ان میں سے جو بیچ کی راہ ہوگی وہی سیدھی ہوگی۔ ۹۴ جس پر چلنے والا منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا کفر کی تمام راہیں ایسی ہی ہیں۔

۹۵ راہِ راست پر۔ ۹۶ اپنے جانوروں کو اور اللہ تعالیٰ۔ ۹۷ مختلف صورت و رنگ مزے بو خاصیت والے کہ سب ایک ہی پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک کے اوصاف دوسرے سے جدا ہیں یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔

۹۸ اس کی قدرت و حکمت اور وحدانیت کی۔

۹۹ جو ان چیزوں میں غور کر کے سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار ہے اور علویات و سفلیات سب اس کے تحت قدرت و اختیار۔

تَرْيُحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۱۰۱ وَتَحِيلُ اَنْفَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّكُمْ

۱۰۱ واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ اس تک نہ پہنچنے مگر ادھر مے ہو کر لے جاکے تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ۱۰۲

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۱۰۳

۱۰۳ اور گھوڑے اور بخر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے اور وہ پیدا کرے گا جسکی تمہیں خبر نہیں ۱۰۴ اور بیج کی راہ ۱۰۵ ٹھیک اللہ تک ہے اور کوئی راہ طیر ہی ہے ۱۰۶ اور چاہتا تو

لَهْدَكُمْ اَجْمَعِينَ ۱۰۷ هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُمْ مِنْهُ

۱۰۷ تم سب کو راہ پر لاتا ۱۰۸ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا اس سے تمہارا ۱۰۹ شرب و مینہ شجر فیہ تسیمون ۱۱۰ یثبت لکم بہ الزرع

۱۱۰ پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو ۱۱۱ اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی لگاتا ۱۱۲ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ اِنَّ فِي

۱۱۲ ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل ۱۱۳ ذٰلِكَ لَاٰيَةٌ لِّلْقَوْمِ يَتَفَكَّرُونَ ۱۱۴

۱۱۴ نشانی ہے ۱۱۵ دھیان کرنے والوں کو ۱۱۶ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْيَمْلَ وَالنَّهَارَ

۱۱۷ اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں ۱۱۸ اِنَّ فِي ذٰلِكَ

۱۱۹ لَاٰيَةً لِّلْقَوْمِ يَعْقِلُونَ ۱۲۰ وَمَا ذَرَا لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا

۱۲۰ میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کو ۱۲۱ اور وہ جو تمہارے لئے زمین میں پیدا کیا رنگ رنگ



الْوَانُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذْكُرُونَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الَّذِي

۱۹ بے شک اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو اور وہی ہے جس

سَخَّرَ الْبَحْرَ لَنَا كُلْوا مِنْهُ لِحِمَا طَرِيقًا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً

نے تمہارے لئے دریا سخر کیا ۲۰ کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو ۲۱ اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو جسے

تَكْسِبُونَهَا وَتَرَى الْفُلُكَ مَوَاحِرِفِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَ

پہنتے ہو ۲۲ اور تو اس میں کشتیاں دیکھے کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۴﴾ وَالْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِي أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ

اور کہیں احسان مانو اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے ۲۳ کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کاٹے

وَأَنْهَرًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۵﴾ وَعَلِمَتْ وَبِالنَّجْمِ هُمْ

اور ندیاں اور رستے کہ تم راہ پاؤ ۲۴ اور علامتیں ۲۵ اور ستارے سے وہ

يَهْتَدُونَ ﴿۱۶﴾ أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذْكُرُونَ ﴿۱۷﴾

راہ پاتے ہیں ۲۶ تو کیا جو بنائے ۲۷ وہ ایسا جو بنائے گا جو نہ بنائے ۲۸ تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے

وَأَنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۸﴾

اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے ۲۹ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۳۰

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسْرُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ

اور اللہ جانتا ہے ۳۱ جو چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں ۳۲

دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿۲۰﴾ أَمْ أَوْتُوا غَيْرُ

وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور ۳۳ وہ خود بنائے ہوئے ہیں ۳۴ مُرَدَّے ہیں ۳۵

أَحْيَاءُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿۲۱﴾ إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ

زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے ۳۶ تمہارا معبود ایک معبود ہے ۳۷

۱۹ خواہ حیوانوں کی قسم سے ہو یا درختوں کی یا پھلوں کی۔

۲۰ کہ اس میں کشتیوں پر سوار ہو کر سفر کرو یا غوطے لگا کر اس کی تہ تک پہنچو یا اس سے شکار کرو۔

۲۱ یعنی مچھلی۔

۲۲ یعنی گوہر و مرجان۔

۲۳ بھاری پہاڑوں کے۔

۲۴ اپنے مقاصد کی طرف۔

۲۵ بنائیں جن سے ہمیں رستے کا پتہ چلے۔

۲۶ خشکی اور تری میں اور اس سے انہیں رستے اور قبلہ کی پہچان ہوتی ہے

۲۷ ان تمام چیزوں کو اپنی قدرت و حکمت سے یعنی اللہ تعالیٰ۔

۲۸ کسی چیز کو اور عاجز و بے قدرت ہو جیسے کہ بت تو عاقل کو کب مزاوار ہے کہ

ایسے خالق و مالک کی عبادت چھوڑ کر عاجز و بے اختیار بتوں کی پرستش کرے یا انہیں

عبادت میں اس کا شریک ٹھہرائے

۲۹ چہ جائیکہ ان کے شکر سے ہمدہ برا ہو سکو۔

۳۰ کہ تمہارے ادائے شکر سے قاصر ہونے کے باوجود اپنی نعمتوں سے نہیں محروم نہیں فرماتا۔

۳۱ تمہارے تمام اقوال و افعال۔

۳۲ یعنی بتوں کو۔

۳۳ بنائیں کیا کہ۔

۳۴ اور اپنے وجود میں بنانے والے کے محتاج اور وہ۔

۳۵ بے جان۔

۳۶ تو ایسے مجبور بے جان

بے علم معبود کیسے ہو سکتے ہیں ان لائق قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ۔

۳۷ اللہ عز و جل جو اپنی ذات و صفات میں نظیر و شریک سے پاک ہے۔



۳۸۹ وحدانیت کے۔

۳۹۰ کہ حق ظاہر ہو جانے کے باوجود اس کا اتباع نہیں کرتے۔

۳۹۱ یہ لوگ اُن سے دریافت کریں کہ۔

۳۹۲ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو

۳۹۳ یعنی جھوٹے افسانے کوئی ماننے کی

۳۹۴ بات نہیں شان نزول یہ آیت نضر بن

۳۹۵ حارث کی شان میں نازل ہوئی اُس نے

۳۹۶ بہت سی کہانیاں یاد کر لی تھیں اس سے

۳۹۷ جب کوئی قرآن کریم کی نسبت دریافت کرتا

۳۹۸ تو وہ یہ جاننے کے باوجود کہ قرآن شریف

۳۹۹ کتاب معجز اور حق و ہدایت سے ملبوس ہے

۴۰۰ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ کہہ دیتا کہ یہ

۴۰۱ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ایسی کہانیاں

۴۰۲ مجھے بھی بہت یاد ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۴۰۳ کہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا انجام

۴۰۴ یہ ہے۔

۴۰۵ گناہوں اور گمراہی و

۴۰۶ گمراہ گری کے۔

۴۰۷ یعنی پہلی امتوں نے اپنے انبیاء

۴۰۸ کے ساتھ۔

۴۰۹ یہ ایک تمثیل ہے کہ کچھ امتوں نے

۴۱۰ اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کرنے کے لئے کچھ

۴۱۱ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں خود

۴۱۲ انھیں کے منصوبوں میں ہلاک کیا اور ان

۴۱۳ کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی

۴۱۴ بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی

۴۱۵ اور وہ ہلاک ہو گئے اسی طرح کفار اپنی

۴۱۶ مکاریوں سے خود برباد ہوئے مفسرین نے

۴۱۷ یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں اگلے مکر کرنے

۴۱۸ والوں سے عمرو بن کعبان مراد ہے جو زمانہ

۴۱۹ ابراہیم علیہ السلام میں روئے زمین کا سب

۴۲۰ سے بڑا بادشاہ تھا اس نے بابل میں بہت

۴۲۱ اونچی ایک عمارت بنائی تھی جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی اور اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمان والوں سے ٹپنے کے لئے بنائی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے ۴۲۲ جو تم نے گھڑ لئے تھے اور ۴۲۳ مسلمانوں سے ۴۲۴ یعنی ان امتوں کے انبیاء و علماء جو انھیں دنیا میں ایمان کی دعوت دیتے اور نصیحت کرتے تھے اور یہ لوگ ان کی بات نہ مانتے تھے ۴۲۵ یعنی عذاب۔

فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝۳۸ لَاجِرْمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝۳۹

تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لائے ان کے دل منکر ہیں ۳۸ اور وہ

مُسْتَكْبِرُونَ ۝۳۹ لَاجِرْمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝۳۹

مغرور ہیں ۳۹ فی الحقیقت اللہ جانتا ہے جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ۝۴۰ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَّاذَا آتٰنَا رَبُّكُمُ قَالَوَا سَاطِرُ الْأَوَّلِينَ ۝۴۱ لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝۴۲ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلِيسَاءَ مَا يُزِرُّونَ ۝۴۳ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ بَنِيَآنَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتٰهُمُ الْعَذَابُ ۝۴۴ نِيَّوَسَ لِيَا تَوَاوِرَ سَ ان پُرْجِھْتِ گُرْطَرِی ۝۴۵ اور عذاب ان پر وہاں سے آیا جہاں

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝۴۶ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ ۝۴۷

کی انھیں خبر نہ تھی ۴۵ پھر قیامت کے دن انھیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا

أَيْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقِقُونَ فِيهِمْ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا ۝۴۸

کہاں ہیں میرے وہ شریک ۴۶ جن میں تم جھگڑتے تھے ۴۷ علم والے ۴۸ کہیں گے

الْعِلْمُ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝۴۹ الَّذِينَ تَتَوَدَّعُونَ ۝۵۰

آج ساری رسوائی اور برائی ۴۹ کا فروں پر ہے وہ کہ فرشتے اُن کی

۝۵۱

۝۵۲

۝۵۳

۝۵۴

۝۵۵

۝۵۶

۝۵۷

۝۵۸

۝۵۹

۝۶۰

۝۶۱



الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚ فَالْقُوا السَّلٰمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ  
جان نکالتے ہیں اس حال پر کہ وہ اپنا برا کر رہے تھے ۵۲ اب صلح ڈالیں گے ۵۱ کہ ہم تو کچھ

سُوٓءٌ بَلٰٓ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۸ فَادْخُلُوْا الْاَبْوَابَ  
برائی نہ کرتے تھے ۵۲ ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو تمہارے کو تک تھے ۵۳ اب جہنم کے دروازوں

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فُلِبٰٓسٌ مِّثْوٰی الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۵۹ وَقِيْلَ  
جہنم خلدین فیہا فلباس مٹوی المتکبرین ۵۹ وقیل

میں جاؤ کہ ہمیشہ اس میں رہو تو کیا ہی بُرا ٹھکانا مغزوروں کا اور ڈروالوں

لِلَّذِيْنَ اَتَقَوْا مَا ذَا اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوْا خَيْرٌۢ لِّلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا  
۵۴ سے کہا گیا تمہارے رب نے کیا اتارا بولے خوی ۵۵ جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً ۚ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌۢ وَلَنِعْمَ دَارُ  
کی ۵۶ ان کے لئے بھلائی ہے ۵۷ اور بیشک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور ۵۸ کیا ہی

الْمُتَّقِيْنَ ۝۶۰ جَنَّتْ عَدْنٌ يَّدْخُلُوْنَهَا يَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ  
اچھا گھر پرہیزگاروں کا بسنے کے باغ جن میں گائیں گے اُن کے نیچے نہریں رواں اُنھیں وہاں ملے گا

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ۚ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝۶۱ الَّذِيْنَ  
جو چاہیں ۵۹ اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں کو وہ جن کی

تَتَوَفَّوْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۚ اَدْخُلُوا  
جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں ۶۰ یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر ۶۱ جنت میں

الْجَنَّةِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۶۲ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ تَاْتِيَهُمُ  
جائے بدلہ اپنے کئے کا ۶۲ مگر اس کے کہ فرشتے ان پر

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يٰٓاْتِيْ اَمْرٌ رَّبِّكَ ۚ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
آئیں ۶۳ یا تمہارے رب کا عذاب آئے ۶۴ ان سے اگلوں نے ایسا ہی کیا ۶۵

۶۵ کہ وہ شرک و کفر سے پاک ہوتے ہیں اور انکے اقوال وافعال اور اخلاق و خصال پاکیزہ ہوتے ہیں طاعتیں ساتھ ہوتی ہیں محرمات و ممنوعات کے دماغوں سے انکا دہن عمل میل نہیں ہوتا

قبض روح کے وقت انکو جنت و رضوان و رحمت و کرامت کی بشارتیں دی جاتی ہیں اس حالت میں موت انھیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فحش و سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے

اور ملائکہ غرت کے ساتھ اسکو قبض کرنے میں (خازن) ۶۱ مدوی ہے کہ قریب موت بندہ ہومن کے پاس فرشتہ اگر کہتا ہے اے اللہ کے دوست تجھ پر سلام اور اللہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے

اور آخرت میں اُن سے کہا جائیگا ۶۲ کفار کیوں ایمان نہیں لاتے کس خیر کے انتظار میں ہیں ۶۳ ان کی ارواح قبض کرنے ۶۴ دنیا میں یا روز قیامت ۶۵ یعنی پہلی امتوں کے

کفار نے بھی کہ کفر و تکذیب پر قائم رہے۔

۵۲ یعنی کفر میں مبتلا تھے ۵۱ اور وقت موت اپنے کفر سے مکر جائیں گے اور کہیں گے ۵۲ اس پر فرشتے کہیں گے ۵۳ لہذا یہ انکا تمہیں مفید نہیں ۵۴ یعنی ایمانداروں

۵۵ یعنی قرآن شریف جو تمام خوبیوں کا جامع اور حسنات و برکات کا منبع اور دینی و دنیوی اور ظاہری و باطنی کمالات کا سرچشمہ ہے شان نزول قبائل عرب ایام حج میں حضرت نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحقیق حال کے لئے مکہ مکرمہ کو قاصد بھیجتے تھے یہ قاصد جب مکہ مکرمہ

پہونچتے اور شہر کے کنارے راستوں پر نہیں کفار کے کا زبے ملتے (جیسا کہ سابق میں ذکر

ہو چکا ہے) اُن سے یہ قاصد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے تو وہ ہر گز

پر ماموری ہوتے تھے ان میں سے کوئی حضرت کو سرا کر کہتا کوئی کاہن کوئی شاعر کوئی کذاب

کوئی مجنون اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ تم ان سے نہ ملنا یہی تمہارے حق میں بہتر ہے

اس پر قاصد کہتے کہ اگر تم مکرمہ پہونچ کر بغیر ان سے ملے اپنی قوم کی طرف واپس ہوں تو ہم

بڑے قاصد ہوں گے اور ایسا کرنا قاصد کے منصبی فرائض کا ترک اور قوم کی خیانت ہوگی

میں تحقیق کے لئے بھیجا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے انے اور میگاؤں سب سے

اُن کے حال کی تحقیق کریں اور جو کچھ معلوم ہو اس سے بے کم و کاست قوم کو مطلع کریں

اس خیال سے وہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے بھی ملتے تھے اور اُن سے آپ کے حال کی تحقیق کرتے تھے اصحاب کرام انھیں تمام

حال بتاتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات و کمالات اور قرآن کریم کے

مضامین سے مطلع کرتے تھے ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا ۵۱ یعنی ایمان لائے اور نیک

عمل کئے۔ ۵۲ یعنی حیات طیبہ ہے اور فتح و ظفر و رزق وسیع وغیرہ نعمتیں۔

۵۸ دار آخرت۔ ۵۹ اور یہ بات جنت کے سوا کسی کو کہیں بھی حاصل نہیں۔



۶۷ اور انھوں نے اپنے اعمالِ خبیثہ کی سزا پائی۔

۶۸ عذاب۔

۶۹ مثل بحیرہ وسائبہ وغیرہ کے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا شرک کفر اور ان خیروں کو حرام قرار دے لینا اللہ کی مشیت و مرضی سے ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

۷۰ کہ رسولوں کی تکذیب کی او جلال کو حرام کیا اور ایسے ہی تمسخر کی ہیں کہیں۔

۷۱ حق کا ظاہر کر دینا اور شرک کے باطل و قبح ہونے پر مطلع کر دینا۔

۷۲ اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم سے فرمائیں۔

۷۳ اُمتوں۔

۷۴ وہ ایمان سے مشرف ہوئے۔

۷۵ وہ اپنی ازلی شقاوت سے کفر پر مرمے اور ایمان سے محروم رہے۔

۷۶ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا اور اُن کے شہر ویران کئے اجڑی ہوئی

بستیاں ان کے ہلاک کی خبر دیتی ہیں اس کو دیکھ کر سمجھو کہ اگر تم بھی اُن کی

طرح کفر و تکذیب پر مصر رہے تو تمہارا بھی

ایسا ہی انجام ہونا ہے۔

۷۷ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم بجالیکہ یہ لوگ اُن میں سے ہیں جن کی گمراہی ثابت ہو چکی اور اُن کی

شقاوت ازلی ہے۔

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۶۶﴾

اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ۶۶ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

تو ان کی بُری کمائیاں ان پر پڑیں ۶۷ اور انھیں گھیر لیا اس ۶۸ نے جس پر

يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۶۷﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبْدْنَا

ہنستے تھے اور مشرک بولے اللہ چاہتا تو اس کے سوا کچھ نہ

مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَمْنَا مِنْ دُونِهِ

پوجتے نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ اس سے جدا ہو کر ہم کوئی

مِنْ شَيْءٍ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى

خیر حرام ٹھہراتے ۶۹ ایسا ہی اُن سے اگلوں نے کیا ۷۰ تو رسولوں پر کیا

الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۶۸﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا

ہے مگر صاف پہونچا دینا ۷۱ اور بیشک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ۷۲

أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى

کہ اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو تو ان ۷۳ میں کسی کو اللہ نے راہ دکھائی ۷۴

اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

اور کسی پر گمراہی ٹھیک اتری ۷۵ تو زمین میں چل پھر کر

فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكْذِبِينَ ﴿۶۹﴾ إِنَّ تَحْرِيصَ عَلَى

دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ۷۶ اگر تم ان کی ہدایت کی

هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ

حرص کرو ۷۷ تو بیشک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے اور اُن کا کوئی



نَصْرِينَ ﴿۷۷﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ

مردگار نہیں اور انھوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مردے نہ

يَمُوتُ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۷۸﴾

اٹھائے گا ہاں کیوں نہیں ۷۷ سچا وعدہ اس کے ذمہ پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۷۸

لَيَبَيِّنَنَّ لَهُمْ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلَيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اس لئے کہ انھیں صاف بتا دے جس بات میں جھگڑتے تھے ۷۹ اور اس لئے کہ کافر جان لیں

أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿۷۹﴾ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ

کہ وہ جھوٹے تھے ۷۹ جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جاوہ فوراً

لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا

ہو جاتی ہے ۸۰ اور جنھوں نے اللہ کی راہ میں ۸۱ اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور

ظَلَمُوا لِنَبِيِّنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَا جَزَاءُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ

ہم انھیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے ۸۲ اور بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۸۱﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۸۲﴾

کسی طرح لوگ جانتے ۸۱ وہ جنھوں نے صبر کیا ۸۲ اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ۸۳

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِي إِلَيْهِمْ فَسَلُّوا أَهْلَ

اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد ۸۴ جن کی طرف ہم وحی کرتے تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو

الذِّكْرُ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۸۳﴾ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ

اگر تمہیں علم نہیں ۸۳ روشن دلیلیں اور کتابیں لیکر ۸۴ اور اے محبوب ہم نے

الذِّكْرُ لَتَبَيِّنَنَّ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۸۴﴾

تمہاری طرف یہ یادگار اتاری ۸۵ کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ۸۶ انکی طرف اُترا اور کہیں وہ دھیان کریں

اور سائلک کے لئے۔ انتہائے سلوک کا مقام ہے ۸۷ شان نزول یہ آیت مشرکین کہ کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اس طرح

انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے انھیں بتایا گیا کہ سنت الہی اسی طرح جاری ہے ہمیشہ اُس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول

بنائے جیسا ۹۰ حدیث شریف میں ہے بیماری جہل کی شفا و علما سے دریافت کرنا ہے لہذا علما سے دریافت کرو وہ نہیں بتاؤ گے کہ سنت الہیہ یونہی جاری رہی کہ اس نے مردوں کو رسول بنائے جیسا ۹۱ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ معنی میں کہ روشن دلیلوں اور کتابوں کے جاننے والوں سے پوچھو اگر تم کو دلیل و کتاب کا علم نہ ہو مسئلہ اس آیت سے تطبیق

ائمہ کا وجہ ثابت ہوتا ہے ۹۲ یعنی قرآن شریف ۹۳ مکہ۔

۷۷ شان نزول ایک مشرک ایک مسلمان کا مقروض تھا مسلمان نے مشرک پر تقاضا کیا دوران گفتگو میں اس نے اس طرح اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی قسم جس سے میں نے

کے بعد ملنے کی تمنا رکھتا ہوں اس پر مشرک نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو مرنے کے بعد اٹھے گا اور مشرک نے قسم کھا کر کہا کہ

اللہ مردے نہ اٹھائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا۔

۷۸ یعنی ضرور اٹھائے گا۔

۷۹ اس اٹھانے کی حکمت اور اس کی قدرت بے شک وہ مردوں کو اٹھائے گا

۸۰ یعنی مردوں کو اٹھانے میں کہ وہ حق ہے۔

۸۱ اور مردوں کے زندہ کئے جانے کا انکار غلط۔

۸۲ تو ہم مردوں کا زندہ کر دینا کیا دشوار۔

۸۳ اس کے دین کی خاطر ہجرت کی شان نزول

۸۴ قادمہ نے کہا کہ یہ آیت اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں

نازل ہوئی جن پر اہل مکہ نے بہت ظلم کئے اور انھیں دین کی خاطر وطن

چھوڑنا ہی پڑا بعض ان میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بعض

مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے انھوں نے وہ مدینہ طیبہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ

نے ان کے لئے دارالہجرت بنایا۔

۸۵ یعنی کفار یا وہ لوگ جو ہجرت کرنے سے رو گئے کہ اس کا اجر کتنا عظیم ہے۔

۸۶ وطن کی مفارقت اور کفار کی ایذا اور جان و مال کے خرچ کرنے پر۔

۸۷ اور اس کے دین کی وجہ سے جو پیش آئے اس پر راضی ہیں اور خلق سے انقطاع کر کے باطل حق کی طرف متوجہ ہیں



۹۱۲ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ اور ان کی ایذا کے درپے رہتے ہیں اور چھپ چھپ کر فساد انگیزی کی تربیتیں کیا کرتے ہیں جیسے کہ کفار ۹۱۵ جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا۔ ۹۱۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بدر میں ہلاک کئے گئے باوجودیکہ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے۔ ۹۱۷ سفر و حضر میں ہر ایک حال میں۔ ۹۱۸ خدا کو عذاب کرنے سے۔

۹۱۹ کہ حکم کرتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔

۱۰۰ سایہ دار۔

۱۰۱ صبح اور شام۔

۱۰۲ خوار و عاجز و مطیع و مسخر۔

۱۰۳ سجدہ دو طرح پر ہے ایک سجدہ طاعت و عبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کے لئے دوسرا سجدہ انقیاد و خضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسب حیثیت

۱۰۴ ہے مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ سجدہ طاعت و عبادت

۱۰۵ ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ

۱۰۶ سجدہ انقیاد و خضوع۔

۱۰۷ اس آیت سے ثابت

۱۰۸ ہوا کہ فرشتے مکلف ہیں اور جب

ثابت کر دیا گیا کہ تمام آسمان و زمین کی کائنات اللہ کے حضور خاضع و متواضع اور

عابد و مطیع ہے اور سب اس کے مملوک اور اسی کے تحت قدر و تصرف ہیں تو شرک سے مانعت فرمائی۔

۱۰۹ اکیونکہ دو تو خدا ہو ہی نہیں سکتے

۱۱۰ میں ہی وہ معبود برحق ہوں جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ

تو کیا جو لوگ بُرے مکر کرتے ہیں ۹۱۲ اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے

أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۹۱۵

۹۱۵ یا انھیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انھیں خبر نہ ہو ۹۱۶ یا انھیں چلتے پھرتے

فِي ثِقَلِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۹۱۷

۹۱۷ یا انھیں نقصان دیتے دیتے گرفتار کر لے کہ

فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَّووفٌ رَحِيمٌ ۹۱۸

۹۱۸ بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ۹۱۹ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ جو ناسخ اللہ نے بنائی ہے

شَيْءٌ يَتَفَيَّؤُا ظِلًّا عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ

اس کی پر چھایاں داغنے اور بائیں جھکتی ہیں ۱۰۱ اللہ کو سجدہ کرتی اور وہ اس کے

ذُخْرُونَ ۱۰۲

۱۰۲ حضور ذلیل ہیں اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا

مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةِ وَهُمْ لَا يُسْتَكْبَرُونَ ۱۰۳

۱۰۳ ہے اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے اپنے اور اپنے رب کا

رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۱۰۴

خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انھیں حکم ہو ۱۰۵ اور اللہ نے

اللَّهُ لَا تَتَّخِذْ لِلْهَيْنِ اثْنَيْنِ ۱۰۶

۱۰۶ فرمادیا دو خدا نہ ٹھہرائو وہ تو ایک ہی معبود ہے تو مجھی سے

فَارْهَبُونِ ۱۰۷

۱۰۷ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی فرماں برداری

وَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ

ڈرو ۱۰۸ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی فرماں برداری



۱۰۷۹ باوجودیکہ جسود برحق صرف وہی ہے  
 ۱۰۸۰ خواہ فقر کی یا مرض کی یا اور کوئی  
 ۱۰۹۰ اسی سے دعا مانگتے ہو اسی سے  
 فریاد کرتے ہو۔

۱۱۰ اور ان لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے۔  
 ۱۱۱ اور چند روز اس حالت میں زندگی  
 گزار لو۔  
 ۱۱۲ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا۔

۱۱۳ یعنی تہوں کے لئے جن کا آلہ اور تھو اور  
 نافع و مضار ہونا انھیں معلوم نہیں۔

۱۱۴ یعنی نکستیوں اور چوپایوں وغیرہ سے  
 ۱۱۵ بتوں کو معبود اور الٰہی تقرب اور  
 بت پرستی کو خدا کا حکم بتا کر۔

۱۱۶ جیسے کہ خزاہ و کنانہ کہتے تھے کہ  
 فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں (معاذ اللہ)  
 ۱۱۷ وہ برتر ہے اولاد سے اور اس  
 کی شان میں ایسا کہنا نہایت بے ادبی  
 و کفر ہے۔

۱۱۸ یعنی کفر کے ساتھ یہ کمال بدتمیزی  
 بھی ہے کہ انہے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں  
 بیٹیاں ناپسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ  
 کے لئے جو مطلقاً اولاد سے منترہ اور پاک  
 ہے اور اس کے لئے اولاد ہی کا ثابت کرنا  
 عیب لگانا ہے اس کے لئے اولاد میں  
 بھی وہ ثابت کرتے ہیں جس کو اپنے لئے  
 حقیر اور سبب عار جانتے ہیں۔

۱۱۹ غم سے۔

۱۲۰ غم کے مارے۔

۱۲۱ جیسا کہ کفار مضر و غمزہ بتیم زکیوں  
 کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔

۱۲۲ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں  
 نہایت کرتے ہیں جو اپنے لئے انھیں  
 اس قدر ناگوار ہیں۔

وَاصْبِرْ أَفْغَرَ اللَّهُ تَقْوُونَ ۵۷ وَمَا يَكُم مِّنْ نَّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ

لازم ہے تو کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے سے ڈرو گے ۵۷ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب

ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْرُونَ ۵۸ ثُمَّ إِذَا كُشِفَ الضُّرُّ

تہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو ۵۸ پھر جب وہ تم سے بُرائی مٹال دیتا ہے تو تم میں

عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۵۹ لِيَكْفُرُوا بِمَا

ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے ۵۹ کہ ہماری دی نعمتوں

اتَيْنَهُمْ فَمَتَّعُوا فُسُوفَ تَعْلَمُونَ ۶۰ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ

کی ناشکری کریں تو کچھ مدت لو ۶۰ کہ غریب جان جاؤ گے ۶۰ اور انجانی چیزوں کے لئے ۱۱۳ ہماری

نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ تَاللَّهِ لَسُئِلْنَ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ ۶۱

دی ہوئی روزی میں سے ۱۱۴ حصہ مقرر کرتے ہیں خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ بنا دیتے تھے ۱۱۵

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَنَهُ ۶۲ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ ۶۳ وَإِذَا

اور اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں ۱۱۶ پاک ہے اسکو ۱۱۷ اور اپنے لئے جو اپنا جی چاہتا ہے ۱۱۸ اور جب

بَشَرًا أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ذُلًّا وَجْهُهُ مُسْوَدًّا ۶۴ وَهُوَ كَظِيمٌ ۶۵

ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ ۱۱۹ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے

يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَبِهِ ۶۵ أَيُّسْكُهُ ۶۶ عَلَىٰ

لوگوں سے ۱۲۰ چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی بُرائی کے سبب ۶۵ کیا اسے ذلت کے ساتھ

هُوَ أَمْرٌ يُدْسُهُ فِي التُّرَابِ ۶۷ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۶۸

رکھے گا یا اُسے مٹی میں دبا دے گا ۱۲۱ ارے بہت ہی بُرا حکم لگاتے ہیں ۱۲۲

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ

جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے انھیں کا بُرا حال ہے اور اللہ کی شان

جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے انھیں کا بُرا حال ہے اور اللہ کی شان



کیا مدد کر سکے گا ۱۳۲۰ آخرت میں ۱۳۲۱ یعنی قرآن شریف ۱۳۲۲ اُمور دین سے ۱۳۵۵ روئیدگی سے سرسبزی و شادابی بخش کر ۱۳۵۹ یعنی خشک اور بے سبزہ و بے گیاه ہونے کے بعد ۱۳۶۰ اور سن کر سمجھتے اور غور کرتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں جو قادر بر حق زمین کو اس کی موت یعنی قوت نامیہ فنا ہو جانے کے بعد پھر زندگی دیتا ہے وہ انسان کو اس کے مرنے کے بعد بے شک زندہ کرنے پر قادر ہے۔



۱۳۸ اگر تم اس میں غور کرو تو بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہو اور حکمت آئینہ کے عجائب پر تمہیں آگاہی حاصل ہو سکتی ہے ۱۳۹ جس میں کوئی شہد کسی چیز کی آمیزش کا نہیں باوجودیکہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں جاراگھاس بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ خون گوہر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا دودھ میں خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوہر کی لہو کا نہایت صاف لطیف برآمد ہوتا ہے اس سے حکمت آئینہ کی عجیب کاری ظاہر ہے اور مسئلہ اجاث کا بیان ہو چکا ہے یعنی مردوں کو زندہ رکھنے جانے کا کفار اس کے منکر تھے اور انھیں اس میں دو شبہ دہش تھے ایک تلویہ کہ جو چیز فاسد ہو گئی اور اس کی حیات جانی رہی اس میں دوبارہ پھر زندگی کس طرح لوٹے گی درہما ۱۴۰

النحل ۱۶

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ

اور بیشک تمہارے لیے جو پایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے ۱۳۸ ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے جو

بَيْنَ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ ۖ وَمِنْ

انکے پیٹ میں ہے گوہر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گئے سے ہل اترا پینے والوں کیلئے ۱۳۹ اور

ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا

کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے ۱۴۰ کہ اس سے بنید بناتے ہو اور اچھا رزق

حَسَنًا ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۖ وَأَوْخِي بِرُبِّكَ

۱۴۱ بے شک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو اور تمہارے رب نے

إِلَى النَّحْلِ أَنْ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَ

شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور

مِمَّا يَعْرِشُونَ ۚ ثُمَّ كُلِّي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ

چھتوں میں پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور ۱۴۲ اپنے رب کی راہیں

رَبِّكَ ذَلَّا لَا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ

چل کر تیرے لئے نرم و آسان ہیں ۱۴۳ اسکے پیٹ سے ایک پینے کی چیز ۱۴۴ رنگ برنگ نکلتی ہے ۱۴۵ جس میں

شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۖ وَاللَّهُ

لوگوں کی تندرستی ہے ۱۴۶ بیشک اس میں نشانی ہے ۱۴۷ دھیان کرنے والوں کو ۱۴۸ اور اللہ

خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ

نے تمہیں پیدا کیا ۱۴۹ پھر تمہاری جان قبض کر لیا ۱۵۰ اور تم میں کوئی سب سے ناقص عمر کی طرف پھیرا

لِكَىٰ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۖ وَاللَّهُ

جاتا ہے ۱۵۱ کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ۱۵۲ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ نے

۱۴۱ یعنی سرکہ اور رب اور خرما اور بونہر مسئلہ بونہر اور انگور وغیرہ کا رس جب اس قدر چکا لیا جائے کہ دو تہائی بل جلائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہو جائے اس کو بنید

کہتے ہیں یہ حد تک نہ پہنچے اور نشہ نہ لائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہے اور یہی آیت اور بہت سی احادیث ان کی دلیل ہے ۱۴۲ پھلوں کی تلاش میں ۱۴۳ افضل الہی سے

جس کا چھ الہام کیا گیا ہے حتیٰ کہ تجھے چلنا پھرنا دشوار نہیں اور تو کتنی ہی دُور نکل جائے راہ نہیں بہکتی اور اپنے مقام پر واپس آ جاتی ہے ۱۴۴ یعنی شہد ۱۴۵ سفید اور زرد اور سرخ

۱۴۶ اور نافع ترین دواؤں میں سے ہے اور بہت مصلحتیں میں شامل کیا جاتا ہے ۱۴۷ اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت پر ۱۴۸ کہ اس نے ایک کمزور اتواں کبھی کو ایسی زیر کی ودانائی

عطا فرمائی اور ایسی دقیق صنعتیں رحمت کیں پاک ہے وہ اور اپنی ذات صفات میں شریک سے منزہ اس سے فکر کرنے والوں کو اس پر بھی تنبیہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے

ایک ادنیٰ ضعیف سی کبھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے لطیف اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو طاہر و پاکیزہ ہو

اس شہد کا ازالہ تو اس سے پہلی آیت میں فرما

دیگیا کہ تم دیکھتے رہتے ہو کہ ہم مدہ زمین کو

نشتک ہونے کے بعد آسمان سے پانی برسا کر

حیات عطا فرمادیا کرتے ہیں تو قدرت کا یہ

فیض دیکھنے کے بعد کسی مخلوق کا مرنے کے

بعد زندہ ہونا ایسے قادر مطلق کی قدرت سے

بعید نہیں دوسرا شہد کفار کا یہ تھا کہ جب ہی

مر گیا اور اس کے جسم کے اجزا منتشر ہو گئے اور

خاک میں مل گئے وہ اجزا کس طرح جمع کئے

جائیں گے اور خاک کے ذروں سے ان کو کس

طرح ممتاز کیا جائے گا اس آیت کریمہ میں جو

صاف دودھ کا بیان فرمایا اس میں غور کرنے

سے وہ شہد بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے

کہ قدرت الہی کی یہ شان تو روزانہ دیکھنے

میں آتی ہے کہ وہ غذا کے غلو ط اجزا میں سے

خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قربے

جوار کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں

نہیں آتا اس حکیم برحق کی قدرت سے کی بعید

کہ انسانی جسم کے اجزا کو منتشر ہونے کے

بعد پھر مجتمع فرمادے شفیق بخشنے والی اللہ تعالیٰ

عزیز نے فرمایا کہ نعمت کا تمام ہی ہے کہ دودھ

صاف خالص آئے اور اس میں خون اور گوہر

کے رنگ اور لہو کا نام و نشان نہ ہو ورنہ نعمت

نام نہ ہوگی اور طبع سالم اس کو قبول نہ کرے گی

جیسی صاف نعمت پروردگار کی طرف سے

پہنچی ہے بندے کو لازم ہے کہ وہ بھی پروردگار

۹ کے ساتھ اخلاص سے معاملہ کرے

۱۰ اور اس کے عمل پر یا وہ ہوائے نفس

۱۱ کی آمیزشوں سے پاک و صاف ہوں

۱۲ تاکہ شرف قبول سے شرف ہوں

۱۳ ہم تمہیں رس پلاتے ہیں



فائدہ ہوئے اور مرنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادرِ عظیم ایک لمحے کو اس مادے کے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزاء کو جمع کر دے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو محال سمجھنے والے کس قدر احمق ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی قدرت کے وہ آثار ظاہر فرماتا ہے جو خود ان میں اور ان کے احوال میں نمایاں ہیں ۱۴۹۹ عدم سے اور نیستی کے بعد ہستی عطا فرمائی کیسی عجیب قدرت ہے ۱۵۰۰ اور انھیں زندگی کے بعد موت دے گا جب ہماری اجل پوری ہو جو اس نے مقرر فرمائی ہے خواہ بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے میں۔

۱۵۱۱ جس کا زمانہ عمر انسانی کے مراتب میں ساٹھ سال کے بعد آتا ہے کہ قوی اور حواس سب ناکارہ ہو جاتے ہیں اور انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔

۱۵۱۲ اور نادانی میں بچوں سے زیادہ بدتر ہو جائے ان تغیرات میں قدرت الہی کے کیسے عجائب مشاہدے میں آتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان بفضل الہی اس سے محفوظ ہیں طول عمر و بقا سے انھیں اللہ کے حضور میں کرامت اور عقل و معرفت کی زیادتی حاصل ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ توجہ الی اللہ کا ایسا غلبہ ہو کہ اس عالم سے القطاع ہو جائے اور بندہ مقبول دنیا کی طرف التفات سے محبت ہو عکس مر کا قول ہے کہ جس نے قرآن پاک پڑھا وہ اس ارذل عمر کی حالت کو نہ پہنچے گا کہ علم کے بعد محض بے علم ہو جائے۔

۱۵۱۳ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو مالدار کسی کو نادار کسی مالک کسی کو مملوک ۱۵۱۴ اور باندی غلام آقاؤں کے شریک ہو جائیں جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ کے بندوں اور اس کے مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرا کر کس طرح گوارا کرتے ہو سبحان اللہ یہ بت پرستی کا کیسا نفیس دل نشین اور خاطر گزین رُذ ہے۔

۱۵۱۵ کہ اس کو چھوڑ کر مخلوق کو پوچھتے ہیں ۱۵۱۶ قسم قسم کے غلوں پھلوں میوؤں کھانے پینے کی چیزوں سے ۱۵۱۷ یعنی شرک و بت پرستی ۱۵۱۸ اللہ کے فضل و نعمت سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی یا اسلام مراد ہے (مدارک) ۱۵۱۹ یعنی بتوں کو ۱۵۲۰ اس کا کسی کو شریک نہ کرو ۱۵۲۱ یہ کہ۔

**فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا**

تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی ۱۵۲۳ تو جنھیں بڑائی دی ہے

**بِرَّادِي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَمَا فِيهِ سَوَاءٌ**

وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں ۱۵۲۴

**أَفَبِعِزَّةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ<sup>(۷۱)</sup> وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ**

تو کیا اللہ کی عزت سے کھرتے ہیں ۱۵۲۵ اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں

**أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَ**

بنائیں اور تمہارے لئے تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے تو اسے پیدا کیے اور

**رَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ**

تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی ۱۵۲۶ تو کیا جھوٹی بات ۱۵۲۷ پر یقین لاتے ہیں اور اللہ کے فضل ۱۵۲۸

**هُمْ يَكْفُرُونَ<sup>(۷۲)</sup> وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ**

سے منکر ہوتے ہیں اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ۱۵۲۹ جو انھیں

**لَهُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ<sup>(۷۳)</sup>**

آسمان اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے نہ کچھ کر سکتے ہیں

**فَلَا تَضُرُّوهُ اللَّهُ الْأَمْثَالُ<sup>(۷۴)</sup> إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ**

تو اللہ کے لئے مانند نہ ٹھہراؤ ۱۵۳۰ بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

**لَا تَعْلَمُونَ<sup>(۷۵)</sup> ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى**

اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ۱۵۳۱ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک آپ کچھ مقدور

**شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِمَّا رَزَقْنَا حَسَنًا فَهُوَ يَنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا**

نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے ابھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے



وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوْنَ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾

اور ظاہر ۱۲۲ کیا وہ برابر ہو جائیں گے ۱۲۳ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں ۱۲۴

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَى

اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا جو کچھ کام نہیں کر سکتا ۱۲۵

شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ

اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے ۱۲۶

هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ

کیا برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی

مُسْتَقِيمٍ ﴿٧٦﴾ وَاللَّهُ غِيبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا أَمْرُهُ

راہ پر ہے ۱۲۷ اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی بھی چیزیں ۱۲۸ اور قیامت

السَّاعَةِ إِلَّا كَلِمَةٍ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى

کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی قریب ۱۲۹ بیشک اللہ سب کچھ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٧﴾ وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ

کر سکتا ہے اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ

لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَا

نہ جانتے تھے ۱۳۰ اور تمہیں کان اور آنکھ اور دل دیئے ۱۳۱

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوْ

کہ تم احسان مانو ۱۳۲ کیا انھوں نے پرندے نہ دیکھے حکم کے باندھے آسمان کی فضا میں

السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ

انھیں کوئی نہیں روکتا ۱۳۳ سوا اللہ کے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰



۱۶۶۰ مثل خمیر وغیرہ کے۔

۱۶۶۱ بجھانے اور ہٹنے کی چیزیں۔

مسئلہ یہ آیت اللہ کی نعمتوں کے

بیان میں ہے مگلاس سے اشارۃً اُولٰٓئِہِ

پیشینے اور بالوں کی طہارت اور اُن

سے نفع اٹھانے کی علت ثابت ہوتی ہے

۱۶۶۲ مکانوں، دیواروں، چھتوں، درختوں

اور بار وغیرہ۔

۱۶۶۳ جس میں تم آرام کرتے ہو۔

۱۶۶۴ غار وغیرہ کہ امیر وغریب سب

آرام کر سکیں۔

۱۶۶۵ زرد و جوشن وغیرہ۔

۱۶۶۶ کہ تیر تلوار نیزے وغیرہ سے بچاؤ

کا سامان ہو۔

۱۶۶۷ دنیا میں تمہارے حوائج و ضروریات

کا سامان پیدا فرما کر۔

۱۶۶۸ اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کر کے

اسلام لاؤ اور دین برحق قبول کرو۔

۱۶۶۹ اور اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم وہ آپ پر ایمان لانے اور آپ

کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور

اپنے کفر پر جے رہیں۔

۱۶۷۰ اور جب آپ نے پیام

اکہی پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا

ہو چکا اور نہ ماننے کا وبال اُن

کی گردن پر رہا۔

۱۶۷۱ یعنی جو نعمتیں کہ ذکر کی

گئیں ان سب کو پہچانتے ہیں

اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف

سے ہیں پھر بھی اس کا شکر ادا نہیں لاتے

سدی کا قول ہو کہ اللہ کی نعمت سے سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اس تقدیر

پر معنی یہ ہیں کہ وہ حضور کو پہچانتے ہیں اور

يَوْمَئِذٍ ۝۷۹ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ

والوں کو ۱۶۷۰ اور اللہ نے تمہیں گھر دے بسنے کو ۱۶۷۱ اور تمہارے لئے

لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

چوپالیوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے ۱۶۷۲ جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن

وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۝۸۰ وَمِنْ أَصْوَابِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا

اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اُون اور بیری اور بالوں سے کچھ گرتی

أَثَانًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝۸۱ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا

کا سامان ۱۶۷۳ اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک اور اللہ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے ۱۶۷۴

وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ

سائے دئے ۱۶۷۵ اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی ۱۶۷۶ اور تمہارے لئے کچھ پہناوے

تَقِيَكُمْ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيَكُمْ بَأْسَكُمْ ۝۸۲ كَذٰلِكَ يُتَمِّمُ نِعْمَتَهُ

بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے ۱۶۷۷ کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں ۱۶۷۸ ایسی ہی اپنی نعمت تم پر پوری

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ۝۸۳ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاءُ

کرتا ہے ۱۶۷۹ کہ تم فرمان مانو ۱۶۸۰ پھر اگر وہ منہ پھیریں ۱۶۸۱ تو اے محبوب تم پر نہیں مگر صاف

الْمُبِينُ ۝۸۴ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ

پہنچا دینا ۱۶۸۵ اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں ۱۶۸۶ پھر اس سے منکر ہوتے ہیں ۱۶۸۷ اور ان میں اکثر

الْكٰفِرُونَ ۝۸۵ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا

کافر ہیں ۱۶۸۸ اور جس دن ۱۶۸۹ ہم اٹھائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ ۱۶۹۰ پھر کافروں کو

يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝۸۶ وَإِذَا رَأٰۤی الَّذِيْنَ

نہ اجازت ہو ۱۶۹۱ نہ وہ منائے جائیں ۱۶۹۲ اور ظلم کرنے والے

سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور باوجود اس کے ۱۶۹۳ اور دین اسلام قبول نہیں کرتے ۱۶۹۴ معاند کہ حسد و عناد سے کفر برپا کرتے رہتے ہیں  
۱۶۹۵ یعنی روز قیامت ۱۶۹۶ جو ان کی تصدیق و تکذیب اور ایمان و کفر کی گواہی دے اور یہ گواہ انبیاء ہیں علیہم السلام ۱۶۹۷ معذرت کی یا کسی کلام کی یا دنیا کی  
طرف لوٹنے کی ۱۶۹۸ یعنی نہ اُن سے عتاب و ملامت دور کی جائے ۱۶۹۹ یعنی کفار۔



۱۹۵۵۔ بتوں وغیرہ کو جنھیں پوجتے تھے ۱۹۶۱ء جو ہمیں معبود بتاتے ہوہم نے تمھیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی ۱۹۷۶ء احقرین ۱۹۸۵ء اور اس کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے ۱۹۹۹ء دنیا میں بتوں کو خدا کا شریک بتا کر ۲۰۰۲ء ان کے کفر کا عذاب اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکنے اور گمراہ کرنے کا عذاب ۲۰۱۰ء یہ گواہ انبیاء ہونگے جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی دیں گے ۲۰۱۲ء امتوں اور ان کے شاہدوں پر جو انبیاء ہونگے جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا اَلَيْسَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ امَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَاكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا (ابو اسود وغیرہ) ۲۰۱۳ء جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا عَاٰفُوْطُنَا فِی الْكِتَابِ مِنْ شَیْءٍ اور ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش آنے والے فنون کی خبر دی صحابہ نے ان سے رپما ۱۲

ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿١٥﴾

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شَرَكَاهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَائُنَا

لَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِنْ دُونِكَ فَأَلْقُوا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ

كَذِبُونَ<sup>(٨٧)</sup> وَالْقَوَا إِلَى اللَّهِ يُومِدِ<sup>(٨٨)</sup> السَّلَامَ وَضَلَّ عَنْهُمْ

جھوٹے ہو ۱۹۶۹ اور اس دن ۱۹۷۰ء کی طرف عاجزی سے کریں گے ۱۹۷۰ اور ان سے لم

مومنانس، جو ٹائٹس کرتے تھے ۱۹۹ جنہوں نے کفر کیا اور اشکری راہ سے روکا

لَهُ زِدْنَهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾

ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا ۲۰۰ بدلہ ان کے فساد کا

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

وَعَبَّأَكَ شَصْدًا عَلَّمَهُمْ لَأَعْلُوْنَ لَنَا عَلَيْكَ الْكُتَّ

اور اے محبوب تمہیں ان سب پر ۲۵۲ شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ

تَبَيَّنَا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهْدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِّلْمُسْلِمِينَ ﴿٢٨﴾

ہر چیز کا روشن بیان ہے فطرت اور ہدایت اور رحمت اور بشارت سبھی کو

بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی ۲۰۲ اور ورثہ داروں کے دینے کا ۲۰۵ اور

کے برکات ایمان کی ترقی ہمیں پسند ہو اور اگر کافر ہو تو تمہیں یہ پسند آئے کہ وہ تمہارا اسلامی بھائی ہو جائے انہیں سے ایک اور روایت ہے اس میں ہے کہ انصاف توحید ہے اور نیکی اخلاص اور ان تمام روایتوں کا طریزیان اگرچہ جدا جدا ہے لیکن مال و معاد ایک ہی ہے ۲۵۵ اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور نیکی سلوک کرنے کا ۲۵۶ یعنی بہتر متناک مذموم قول فعل ۲۵۷ یعنی شرک و کفر و معاصی تمام ممنوعات شرعیہ ۲۵۸ یعنی ظلم و تکبر سے ابن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ عدل ظاہر و باطن دونوں میں برابر حق و طاعت بجالانے کو کہتے ہیں اور احسان یہ ہے کہ باطن کا حال ظاہر سے بہتر ہو اور فحشا و منکر و نجی یہ ہے کہ ظاہر اچھا ہو اور باطن ایسا نہ ہو بعض مفسرین نے فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین سے منع فرمایا عدل کا حکم دیا اور وہ انصاف و مساوات ہے اقوال و افعال میں اس کے مقابل فحشا یعنی بے حیائی ہے وہ بھیج اقوال و افعال ہیں اور احسان کا حکم فرمایا وہ یہ ہے کہ جس نے ظلم کیا اس کو معاف کر دو جس نے برائی کی اس کے ساتھ بھلائی کر اس کے مقابل منکر ہے یعنی محسن کے احسان کا انکار کرنا اور مفسر احکم اس آیت میں رشتہ دہروں کو دینے اور ان کے ساتھ



صلہ رحمی اور شفقت و محبت کا فرمایا اس کے مقابل بھی ہے اور وہ اپنے آپ کو اونچا کھینچنا اور اپنے علاقہ داروں کے حقوق تلف کرنا ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت تمام خبر و شر کے بیان کو جامع ہے یہی آیت حضرت عثمان بن مظعون کے اسلام کا سبب ہوئی جو فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول سے ایمان میرے دل میں جگہ پکڑ گیا اس آیت کا اثر آنا زبردست ہوا کہ ولید بن مغیرہ اور ابوجہل جیسے سخت دل کفار کی زبانوں پر بھی اس کی تعریف اُسی گئی اس لیے یہ آیت ہر خطبہ کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔

ربما ۱۴

۴۰۲

وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝۹۰ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا

منع فرماتا ہے بے حیائی ۲۰۹ اور بری بات ۲۱۰ اور سرکشی سے ۲۰۸ تمہیں نصیحت فرماتا ہے

الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا

کہ تم دھیان کرو اور اللہ کا عہد پورا کرو ۲۰۹ جب قول باندھو اور تمہیں مضبوط کر کے

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝۹۱ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا

نہ توڑو اور تم اللہ کو ۲۱۰ اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو

مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكََا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ

مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا ۲۱۱ اپنی قسمیں آپس میں ایک بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ

تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ وَلِيُبَيِّنَ

دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہو ۲۱۲ اللہ تو اس سے نہیں آزمانا ہے ۲۱۳ اور ضرور تم پر

لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝۹۲ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

صاف ظاہر کر دیتا قیامت کے دن ۲۱۵ جس بات میں جھگڑتے تھے ۲۱۶ اور اللہ چاہتا تو تم کو

جَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي

ایک ہی امت کرتا ۲۱۷ لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے ۲۱۸ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے

مَنْ يَشَاءُ وَلَسْتَ لَنْ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۹۳ وَلَا تَتَّخِذُوا

۲۱۹ جسے چاہے اور ضرور تم سے ۲۲۰ تمہارے کام پوچھے جائیں گے ۲۲۱ اور اپنی قسمیں آپس میں

أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا

بے اصل بہانہ نہ بنا لو کہ کہیں کوئی پاؤں ۲۲۲ جننے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں بُرائی پکھنی ہو ۲۲۳

۲۰۹ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی تھی انھیں اپنے عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ حکم انسان کے ہر عہد تک اور وعدہ کو شامل ہے۔

۲۱۰ اس کے نام کی قسم کھا کر۔

۲۱۱ تم عہد اور قسمیں توڑ کر۔

۲۱۲ مکہ مکرمہ میں ربط بنت عمر و ایک عورت تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فتور وہ دوپہر تک محنت کر کے سوت

کا تا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتوتی اور دوپہر کے وقت اس کا تے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دالتی اور باندیوں سے بھی توڑ داتی

یہی اس کا معمول تھا معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بیوقوف نہ بنو۔

۲۱۳ مجاہد کا قول ہے کہ لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ ایک قوم سے حلف کرتے اور جب دوسری قوم اس سے زیادہ تعداد

یا مال یا قوت میں پاتے تو پہلوں سے جو حلف کئے تھے توڑ دیتے اور اب دوسرے

سے حلف کرتے اللہ تعالیٰ نے اس کو نسخ فرمایا اور عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا

۲۱۴ کہ منقطع اور عاصی ظاہر ہو جائے

۲۱۵ اعمال کی جزا دے کر۔

۲۱۶ دنیا کے اندر۔

۲۱۷ کہ تم سب ایک دین پر ہوتے

۲۱۸ اپنے عدل سے۔

۲۱۹ اپنے فضل سے ۲۲۰ روز قیامت ۲۲۱ جو تم نے دنیا میں کئے ۲۲۲ راہِ حق و طریقہ اسلام سے ۲۲۳ یعنی عذاب ۲۲۴ آخرت میں۔



۲۲۵۔ اس طرح کہ دنیا نے ناپائیدار کے قلیل نفع پر اس کو توڑ دو ۲۲۶۔ جزا و ثواب ۲۲۷۔ سامان دنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم ۲۲۸۔ اس کا خزانہ رحمت و ثواب آخرت۔

۲۲۹۔ یعنی ان کی ادنیٰ سی ادنیٰ نیکی پر

بھی وہ اجر و ثواب دیا جائے گا جو وہ

اپنی اعلیٰ نیکی پر پاتے (ابو السعد)۔

۲۳۰۔ یہ ضرور شرط ہے کیونکہ کفار کے

اعمال بیکار میں عمل صالح کے موجب ثواب

ہونے کے لئے ایمان شرط ہے۔

۲۳۱۔ دنیا میں رزق حلال اور قناعت

عطا فرما کر اور آخرت میں جنت کی نعمتیں

دے کر بعض علماء نے فرمایا کہ ابھی زندگی

سے لذت عبادت مراد ہے حکمت

مومن اگر یہ فقیر بھی ہو اس کی زندگی دوسرے

کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ

مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ کی

طرف سے ہے جو اس نے مقدر کیا اس

پر راضی ہوتا ہے اور مومن کا دل حرص

کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں

رہتا ہے اور کافر جو اللہ پر نظر نہیں رکھتا

وہ حرص رہتا ہے اور ہمیشہ رنج و تعب

اور تحصیل مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے

۲۳۲۔ یعنی قرآن کریم کی تلاوت شروع

کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

الرَّجِيْمِ پڑھو یہ مستحب ہے اعوذ الخ

۲۳۳۔ وہ شیطانی دوسے قبول

نہیں کرتے

۲۳۴۔ اور اپنی حکمت سے ایک حکم کو

فسوخ کر کے دوسرے حکم دیں۔

۱۳۔ شان نزول مشرکین کہ اپنی ہمت سے

۱۹۔ نسخ پر اصرار کرتے تھے اور ان کی کھتوں

سے ناواقف ہونے کے باعث اس کو نسخ

بناتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد (مصطفیٰ صلی

النحل ۱۶

۴۰۳

ربما ۱۴

السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۶﴾

بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو ۲۲۷

وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ

اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام مول نہ لو ۲۲۵ بیشک وہ ۲۲۶ جو اللہ کے پاس ہے

خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۷﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا

تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو جو تمہارے پاس ہے ۲۲۶ ہو چکے گا اور

عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّهُ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا

جو اللہ کے پاس ہے ۲۲۸ ہمیشہ رہنے والا ہے اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو ان کا وہ صلہ دیں گے جو ان کے

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

سب سے اچھے کام کے قابل ہو ۲۲۹ جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ۲۳۰

فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا

تو ضرور ہم اُسے اچھی زندگی جلائیں گے ۲۳۱ اور ضرور انہیں ان کا نیک دیں گے جو ان کے سب سے بہتر

يَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

کام کے لائق ہوں تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے

الرَّجِيْمِ ﴿۲۰﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلٰی الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی

۲۳۲ بے شک اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۲۱﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلٰی الَّذِيْنَ يَتَوَكَّلُوْنَ وَالَّذِيْنَ

رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ۲۳۳ اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور اُسے

هُمُ بِهٖ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

شریک ٹھہراتے ہیں اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں ۲۳۴ اور اللہ خوب

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ایک حکم دیتے ہیں دوسرے ہی روز اور دوسرا حکم دیتے ہیں اور وہ اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۲۳۵ کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لئے اس میں کیا مصلحت ہے ۲۳۶ اللہ تعالیٰ نے اس پر کفار کی تجہیل فرمائی اور ارشاد کیا ۲۳۷ اور وہ نسخ و تبدیلی کی حکمت و فوائد سے خبردار نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآن کریم کی طرف انہما کی نسبت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ جس کلام کے مثل بنانا قدرت بشری سے باہر ہے وہ کسی انسان کا بنایا ہوا کتبہ ہو سکتا ہے لہذا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوا



۲۳۹ یعنی حضرت جبریل علیہ السلام ۲۳۹ قرآن کریم کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تسخیر کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوتی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انھوں نے طعنے کے افتراء اٹھائے شروع کئے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں کہا کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ خود بنالیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتاب مقدس کی طرف سے بدگمان ہوں انھیں مکاروں میں سے ایک کریم بھی تھا کہ انھوں نے ایک عجیب غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھاتا ہے اس کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں نیاں کون قبول کر سکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجیب ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا تھا مگر فصحاء و ملغاجین کی زبان دانی پر اہل عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انھیں محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجیب کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے تھے اسکو بھی اس کلام کے احمقانے تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ اسلام لایا ۲۴۰ اور اس کی تصدیق نہیں کرتے ۲۴۱ بسبب انکار قرآن و تکذیب رسول علیہ السلام کے۔

۲۳۹ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا أَنزَلْنَا الْقُرْآنَ بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾<sup>(۱۱)</sup>  
جاتا ہے جو اتارنا ہے ۲۳۵ کافر کہیں تم تو دل سے بنالائے ہو ۲۳۶ بکدان میں اکثر کو علم نہیں ۲۳۷  
﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُّوسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ﴾<sup>(۱۲)</sup> وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكُمْ  
ایمان والوں کو ثابت قدم کرے اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ  
﴿يَقُولُونَ إِنَّا لَا نَعْلَمُهُ بِشَرِّ لِسَانٍ الذِّي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ﴾<sup>(۱۳)</sup>  
کہتے ہیں یہ تو کوئی آدمی سکھاتا ہے جس کی طرف ڈھالتے ہیں اس کی زبان  
﴿أَجْجَبِي ۖ وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ﴾<sup>(۱۴)</sup> إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ  
عجیب ہے اور یہ روشن عربی زبان ۲۳۹ بے شک وہ جو اللہ کی آیتوں پر  
﴿بِأَيِّ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾<sup>(۱۵)</sup> إِنَّمَا  
ایمان نہیں لاتے ۲۴۰ اللہ انھیں راہ نہیں دیتا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۲۴۱  
﴿يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِأَيِّ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ  
جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے ۲۴۲ اور وہی  
﴿هُمُ الْكَذِبُونَ﴾<sup>(۱۶)</sup> مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهِ إِلَّا مَنْ  
جھوٹے ہیں جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہو ۲۴۳ سو اس کے جو مجبور کیا  
﴿أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ  
جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو ۲۴۴ ہاں وہ جو دل کھول کر ۲۴۵ کافر ہو  
﴿صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾<sup>(۱۷)</sup>  
ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے

۲۴۰ یعنی حضرت جبریل علیہ السلام ۲۴۰ قرآن کریم کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تسخیر کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوتی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انھوں نے طعنے کے افتراء اٹھائے شروع کئے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں کہا کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ خود بنالیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتاب مقدس کی طرف سے بدگمان ہوں انھیں مکاروں میں سے ایک کریم بھی تھا کہ انھوں نے ایک عجیب غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھاتا ہے اس کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں نیاں کون قبول کر سکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجیب ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا تھا مگر فصحاء و ملغاجین کی زبان دانی پر اہل عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انھیں محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجیب کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے تھے اسکو بھی اس کلام کے احمقانے تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ اسلام لایا ۲۴۰ اور اس کی تصدیق نہیں کرتے ۲۴۱ بسبب انکار قرآن و تکذیب رسول علیہ السلام کے۔

۲۴۰ یعنی حضرت جبریل علیہ السلام ۲۴۰ قرآن کریم کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تسخیر کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوتی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انھوں نے طعنے کے افتراء اٹھائے شروع کئے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں کہا کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ خود بنالیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتاب مقدس کی طرف سے بدگمان ہوں انھیں مکاروں میں سے ایک کریم بھی تھا کہ انھوں نے ایک عجیب غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھاتا ہے اس کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں نیاں کون قبول کر سکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجیب ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا تھا مگر فصحاء و ملغاجین کی زبان دانی پر اہل عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انھیں محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجیب کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے تھے اسکو بھی اس کلام کے احمقانے تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ اسلام لایا ۲۴۰ اور اس کی تصدیق نہیں کرتے ۲۴۱ بسبب انکار قرآن و تکذیب رسول علیہ السلام کے۔



۲۴۶ نہ وہ تدر کر تے ہیں نہ مواظظ و نصاب پر کان رکھتے ہیں نہ طریق رشد و صواب کو دیکھتے ہیں ۲۴۷ کہ اپنی عاقبت و انجام کار کو نہیں سوچتے ۲۴۸ کہ ان کے لئے دائمی عذاب ہے ۲۴۹ اور مکر مرہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی۔

۲۵۰ کفار نے ان پر سختیاں کیں اور انہیں کفر پر مجبور کیا۔

۲۵۱ ہجرت کے بعد۔

۲۵۲ ہجرت و جہاد و صبر۔

۲۵۳ وہ روز قیامت ہے جب ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پٹی ہوگی۔

۲۵۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ روز قیامت لوگوں میں خصوصیت

یہاں تک بڑھے گی کہ روح و جسم میں جھگڑا ہوگا روح کہے گی یارب میرے ہاتھ تھا کہ میں کسی کو پکڑتی نہ پاؤں

تھا کہ جلتی نہ آنکھ کہ دیکھتی جسم

۱۷ کہے گا یارب میں تو لکڑی کی طرح

۲۰ تھا نہ میرا ہاتھ پکڑ سکتا تھا

۱۸ نہ پاؤں چل سکتا تھا نہ آنکھ دیکھ سکتی

تھی جب یہ روح نوری شعلہ کی طرح

آئی تو اس سے میری زبان بولنے لگی آنکھ

بینا ہو گئی پاؤں چلنے لگے جو کچھ کیا اس

نے کیا اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان

فرمایا گا کہ ایک اندھا اور ایک بولا دونوں

ایک باغ میں گئے اندھے کو تو پھل نظر

نہیں آتے تھے اور بولے کا ہاتھ ان

کے نہیں پہنچتا تھا تو اندھے نے بولے کو

اپنے اوپر سوار کر لیا اس طرح انھوں نے

پھل توڑے تو سر کے وہ دونوں سختی ہوئے

اس لئے روح اور جسم دونوں ملزم ہیں

۲۵۶ ایسے لوگوں کے لئے جن پر اللہ

تعالیٰ نے انعام کیا اور وہ اس نعمت پر

مغرور ہو کر ناشکری کرنے لگے کافر ہو گئے یہ سبب اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ہوا ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے کہ ۲۵۷ مثل مکہ کے ۲۵۸ نہ اس پر غم نہ تھا نہ وہاں کے لوگ قتل و قید

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اسْتَحْبَبُوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلٰى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ

یہ اس لئے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی ۲۴۶ اور

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ ۝۱۷ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

اس لئے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان

قُلُوْبِهِمْ وَاَسْمَعِهِمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝۱۸

اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے ۲۴۷ اور وہی غفلت میں پڑے ہیں

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۱۹ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ

۲۴۸ آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں ۲۴۹ پھر بے شک تمہارا رب اُن کے

هٰاَجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فِتْنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ

لے جنھوں نے اپنے گھر چھوڑے ۲۵۰ بعد اس کے کہ ستائے گئے ۲۵۱ پھر انھوں نے جہاد کیا اور

مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰ يَوْمَ تَأْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ بِجَادِلٍ

صابر ہے بیشک تمہارا رب اس ۲۵۲ کے بعد ضرور بخشنے والا ہے مہربان جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑاتی

عَنْ نَفْسِهَا وَتُوْفٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَمَلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۲۱

آئے گی ۲۵۳ اور ہر جان کو اس کا کیا پورا بھردیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۲۵۴

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا

اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی ۲۵۶ ایک بستی ۲۵۷ کہ امان و اطمینان سے تھی ۲۵۸

رِسْقُهَا رَعْدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاذَاقَهَا

ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی ۲۵۹

اللّٰهُ لِبَاسٍ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝۲۲ وَلَقَدْ

تو اللہ نے اُسے یہ سزا چکھائی کہ اُسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا ۲۶۰ بدلہ انکے کئے کا اور بیشک

مغرور ہو کر ناشکری کرنے لگے کافر ہو گئے یہ سبب اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ہوا ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے کہ ۲۵۷ مثل مکہ کے ۲۵۸ نہ اس پر غم نہ تھا نہ وہاں کے لوگ قتل و قید

کی مصیبت میں گرفتار کئے جاتے ۲۵۹ اور اس نے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی ۲۶۰ کہ سات برس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بددعا سے قحط

اور خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار رہے یہاں تک کہ مہر دار کھاتے تھے پھر اس و اطمینان کے بجائے خوف و ہراس ان پر مسلط ہوا اور ہر وقت مسلمانوں کے حملے اور لشکر کشی

کا اندیشہ رہنے لگا ۲۶۱ یعنی سیدنا نبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲۶۲ بھوک اور خوف کے۔



۲۶۳ جو اس نے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک سے عطا فرمائی ۲۶۴ بجائے ان حرام اور ضیعت اموال کے جو کھایا کرتے تھے لوٹ غصب اور ضیعت مکاسب سے حاصل کئے ہوئے جہور مغیرین کے نزدیک اس آیت میں مخاطب مسلمان ہیں اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مخاطب مشرکین مکہ ہیں کہی نے کہا کہ جب اہل مکہ فحظ کے سبب جھوک سے پریشان ہوئے اور تکلف کی برداشت نہ رہی تو ان کے سرداروں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ سے دشمنی تو مرد کرتے ہیں عورتوں اور بچوں کو جو تکلیف پہنچ رہی ہے اس کا خیال فرمائے اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجالت دی کہ ان کے لئے طعام لے جایا جائے اس آیت میں اس کا بیان ہوا ان دونوں قولوں میں اول صحیح تر ہے (خازن)۔

رجب ما ۱۳

۲۰۶

النحل ۱۶

جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿۲۶۵﴾

ان کے پاس انھیں میں سے ایک رسول تشریف لایا ۲۶۱ تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو انھیں عذاب پڑا ۲۶۲

اللَّهُ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۲۶۶﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ

الشَّكْرُ اَللّٰہِ اے پوجنے ہو تم پر تو یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا ۲۶۵ پھر

بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۲۶۷﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ

السُّنْتَكُمْ الْكُذِبَ هَذَا حَلَلٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ

الْكُذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿۲۶۸﴾

مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۶۹﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا

حَرَمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ

كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۲۷۰﴾ تَمَرَّانَ رَبِّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا الشُّوْءَ

۲۶۵ اور ان کے لئے دردناک عذاب ۲۶۶ اور خاص یہودیوں پر ہم نے حرام تھوڑا برتنا ہے ۲۶۷ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی

۲۶۸ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی ۲۶۹ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی ۲۷۰ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ۲۷۱ پھر بے شک تمہارا رب ان کے لئے جو نادانی سے ۲۷۲

۲۶۳ جو اس نے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک سے عطا فرمائی ۲۶۴ بجائے ان حرام اور ضیعت اموال کے جو کھایا کرتے تھے لوٹ غصب اور ضیعت مکاسب سے حاصل کئے ہوئے جہور مغیرین کے نزدیک اس آیت میں مخاطب مسلمان ہیں اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مخاطب مشرکین مکہ ہیں کہی نے کہا کہ جب اہل مکہ فحظ کے سبب جھوک سے پریشان ہوئے اور تکلف کی برداشت نہ رہی تو ان کے سرداروں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ سے دشمنی تو مرد کرتے ہیں عورتوں اور بچوں کو جو تکلیف پہنچ رہی ہے اس کا خیال فرمائے اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجالت دی کہ ان کے لئے طعام لے جایا جائے اس آیت میں اس کا بیان ہوا ان دونوں قولوں میں اول صحیح تر ہے (خازن)۔

۲۶۶ اور ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھانے پر مجبور ہو۔

۲۶۷ یعنی قدر ضرورت پر صبر کر کے۔

۲۶۸ زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال بعض چیزوں کو حرام کر لیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیا کرتے تھے اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اس کو اللہ پر افتراء فرمایا گیا آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتا دیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی فاتحہ گیا رھویں عرس وغیرہ ایصال ثواب کی چیز جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انھیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہیے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے۔

۲۶۹ اور دنیا کی چند روزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں۔

۲۷۰ سورہ النعام میں آیت وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

۲۷۱ پھر بے شک تمہارا رب ان کے لئے جو نادانی سے ۲۷۲

۲۷۳ اور دنیا کی چند روزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں۔

۲۷۴ سورہ النعام میں آیت وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

۲۷۵ اور دنیا کی چند روزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں۔



۲۴۷ یعنی توبہ کے ۲۴۵ نیک خصائل اور پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ صفات کا جامع ۲۴۶ دین اسلام پر قائم ۲۴۷ اس میں کفار قریش کی تکذیب ہے جو اپنے آپ کو دین ابراہیمی پر خیال کرتے تھے ۲۴۸ اپنی نبوت و خلعت کے لئے ۲۴۹ رسالت و اموال و اولاد و ثناء و حسن و قبول عام کہ تمام ادیان والے مسلمان اور یہود اور نصاریٰ اور عرب کے مشرکین سب ان کی عظمت کرتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں ۲۵۰ اتباع سے مراد یہاں عقائد و اصول دین میں موافقت کرنا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس اتباع کا حکم دیا گیا اس میں ان کی عظمت منزلت اور رفعت و درجہ کا اظہار ہے کہ آپ کا دین ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ان کے تمام فضائل و کمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و شرف ہے کیونکہ آپ اکرم الاولین ۱۳

وآخرین ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا اور تمام انبیاء و اولیٰ خلق سے آپ کا مرتبہ افضل و اعلیٰ ہے شعر ۱۵

تو صلی و باقی طفیل تواند  
تو شاہی و مجموع خیل تواند

۲۵۱ یعنی شبہ کی تعظیم اور اس روز شکار ترک کرنا اور وقت کو عبادت کے لئے فارغ کرنا یہود و فرس کیا کیا تھا اور اس کا واپس

طرح ہوا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انھیں روز جمعہ کی تعظیم کا حکم فرمایا تھا اور ارشاد کیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کی

عبادت کے لئے خاص کرو اس دن میں کچھ کام نہ کرو اس میں انھوں نے اختلاف کیا اور

کہا وہ دن جموں میں بلکہ سیچر ہونا چاہیئے بجز ایک چھوٹی سی جماعت کے جو حضرت موسیٰ علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی تعمیل میں جمعہ پر ہی راضی ہو گئی تھی اللہ تعالیٰ نے یہود کو سیچر کی

اجازت دیدی اور شکار حرام فرما کر انہیں ڈال دیا تو جو لوگ جمعہ پر راضی ہو گئے تھے

وہ تو مطیع رہے اور انھوں نے اس حکم کی فرمانبرداری کی باقی لوگ صبر نہ کر سکے

انھوں نے شکار کئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسخ کئے گئے یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ سورہ

اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

۲۵۲ اس طرح کہ مطیع کو ثواب دے گا اور عاصی کو عقاب فرمائے گا اس کے بعد سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جانا کہ

۲۵۳ یعنی خلق کو دین اسلام کی دعوت ۲۵۴ کی تدبیر سے وہ دلیل حکم مراد ہے

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ

برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور سنور جائیں بے شک تمہارا رب اس کے

بَعْدُ هَا الْغَفُورُ رَحِيمٌ ۱۱۱ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ

بعد ۲۴۷ مژدہ بخشے والا مہربان ہے بے شک ابراہیم ایک امام تھا ۲۴۸ اللہ کا فرمانبردار اور سب سے

حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۱۱۲ شَاكِرًا لَا نَعْمُهُ اجْتَبَاهُ وَ

جدا ۲۴۹ اور مشرک نہ تھا ۲۵۰ اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اُسے چن لیا ۲۵۱

هَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۱۱۳ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ

اور اسے سیدھی راہ دکھائی اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی ۲۴۹ اور

فِي الْآخِرَةِ لِمَنِ الصَّالِحِينَ ۱۱۴ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنْ اتَّبِعْ مِلَّةَ

بیشک وہ آخرت میں شایانِ قرب ہے پھر ہم نے نہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی کرو

إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۱۱۵ إِنَّمَا جُعِلَ

جو ہر باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا ۲۵۰ ہفتہ تو انھیں پر

السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

رکھا گیا تھا جو اس میں مختلف ہو گئے ۲۵۱ اور بے شک تمہارا رب قیامت کے

يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۱۱۶ أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ

دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں اختلاف کرتے تھے ۲۵۲ اپنے رب کی راہ کی طرف

رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ

بلاؤ ۲۵۳ بکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے ۲۵۴ اور ان سے اس طریق پر بحث کرو جو سب سے

أَحْسَنُ ۱۱۷ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ

بہتر ہو ۲۵۵ بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا

جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کر دے اور اچھی نصیحت سے ترغیبات و ترہیبات مراد ہیں ۲۵۵ بہتر طریق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت حق اور انہار حقانیت دین کے لئے مناظرہ جائز ہے ۲۵۶ یعنی نثر بقدر خبیثت ہو اس سے نائد نہ ہوشان نزول جنگ احد میں کفار نے مسلمانوں کے شہداء کے چہروں کو غمی کر کے ان کی شکلوں کو تبدیل کیا تھا اور ان کے پیٹ چاک کئے تھے اُن کے اعضاء کاٹے تھے ان شہداء میں حضرت خرقہ بھی تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انھیں دیکھا تو حضور کو بہت صدمہ ہوا اور حضور نے قسم کھائی کہ ایک حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدلہ ستر کا فول سے لیا جائیگا اور ستر کا یہی حال کیا جائیگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور نے وہ ارادہ ترک فرمایا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا مسئلہ مثلاً یعنی ناک کاں وغیرہ کاٹ کر کسی کی مہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے (ہارک)۔



۲۸۹ اور انتقام نہ لو ۲۸۸ اگر وہ ایمان نہ لائے ۲۸۹ کیونکہ تم تمہارے معین و ناصر ہیں۔ ۱ سورہ بنی اسرائیل اس کا نام سورہ اسرار اور سورہ سبحان بھی ہے یہ سورت مکہ ہے مگر کچھ آیتیں  
وَأَن كَادَ ذَٰلِكُمْ فَتَنُوكَ وَيَقُولُ صَادِقٌ كَذِبُكَ ۖ وَيَزِيدُ فِي عَذَابِكَ ۚ وَقَدْ عَلِمْتُمُ آلَٰتِ الْكُتُبِ ۚ  
اور پانچ سو تیس ۲۳۳ آیتیں اور تین ہزار چار سو ساٹھ حرف ہیں ۱۷ نثر ہے اس کی ذات بر عینہ نقض سے ۳۳ محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲۴ شرب عراج ۵۴ جس کا فاضلہ جالیں منزل  
یعنی سوا مہینہ سے زیادہ کی راہ ہے شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرب عراج درجات عالیہ و مراتب رفیعہ برقرار ہوئے تو رب غریب نے خطاب فرمایا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فیضیت و شرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا  
سُبْحَنَ الَّذِیْ ۱۵

بِالْمُهْتَدِیْنَ ۱۵ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ

ہے راہ والوں کو اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی ۲۸۹  
وَلَٰكِنْ صَبَرْتُمْ لَهٰوَ خَيْرٌ لِّلصَّٰبِرِیْنَ ۱۶ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا

اور اگر تم صبر کرو ۲۸۹ تو بیشک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا اور اے محبوب تم صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ

بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۱۷

ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ ۲۸۹ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو ۲۸۹

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۱۸

بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں

سُبْحَنَ الَّذِیْ ۱۵ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۹

سورت بنی اسرائیل کی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ۱۹ ایک سو گیارہ آیات اور بارہ رکوع ہیں

سُبْحَنَ الَّذِیْ ۱۵ اَسْرٰی بَعْدَہ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پاک ہے اسے ۱۵ جو اپنے بندے ۱۵ کو راتوں رات لے گیا ۱۵ مسجد حرام سے

اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَرَكْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیْہٖ مِنْ اٰیٰتِنَا ۲۰

مسجد اقصا تک ۱۵ جس کے گرد اگر ہم نے برکت رکھی ۱۵ کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۲۱ وَاتَّيْنَا مُوسٰی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰہُ هُدًی

وہ سنتا دیکھتا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب ۱۵ عطا فرمائی اور اُسے بنی اسرائیل

لِبَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ۲۲ ذُرِیَّۃً مِّنْ

کے لئے ہدایت کیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہراؤ ۲۲ لے ان کی اولاد

حَمَلْنَا مَہٗ نُوحًا ۲۳ اِنَّہٗ كَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ۲۴ وَقَضٰیۤ اِلَیْ بَنِیْ

حضور نے عرض کیا اس لئے کہ تو نے مجھے عیدت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی (خازن)

۱۷ دینی بھی دینی بھی کدہ منورین پاک وحی کی جائے نزول اور انبیاء کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام و قبلہ عبادت ہے اور کثرت انہماق

اشجار سے وہ زمین سرسبز و شاداب اور رسول اور پھول کی کثرت سے بہتر عیش و راحت کا مقام جو معراج شریف نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک جلیل معجزہ اور ۱۹ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس ۲۲

سے حضور کا وہ کمال قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق الہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں

نبوت کے بارہویں سال سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشتهر ہے کہ سائیسویں ربیع

کومعراج ہوئی مگر کمرہ سے حضور کا بیت المقدس تک شرب کے پھولے حصہ میں تشریف لے جانا نصیب و ثبات سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور

آسمانوں کی میر اور منازل قرب میں پہنچنا حادثہ صحیحہ و مشہور ہے ثابت ہے جو حد تو اتر کے قریب پہنچ گئی ہیں اسکا منکر گمراہ ہے معراج شریف

بحالت بیداری جم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی ہو یہ ہر اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تیر جہتیں اور حضور

کے اجداد اصحاب اہی کے معتقد ہیں نصوص آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے

تیرہ و ماغان فلسفہ کے اوہام فاسدہ محض باطل ہیں قدرت الہی کے معتقد کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں حضرت جبریل کا براق

لے کر حاض ہونا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غایت اکرام و احترام کے ساتھ سوار کر کے لے جانا بیت المقدس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انبیاء کی امامت فرمانا پھر وہاں سے سیرتوں کی طرف

متوجہ ہونا جبریل امین کا ہر آسمان کے دروازہ کھلوانا ہر آسمان پر وہاں کے صاحب مقام انبیاء علیہم السلام کا شرف زیارت سے مشرف ہونا اور حضور کی تکریم کرنا احترام بجالانا تشریف آوری کی

مبارکبادیں دینا حضور کا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف تیر فرما وہاں کے عجائب و دیکھنا اور علم مقربین کی نہایت منازل سدرہ المنتہی کو پہنچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی ملک مقرب کو بھی مجال نہیں ہے جبریل امین کا وہاں معذرت کر کے لے جانا پھر مقام قرب خاص میں حضور کو کارت قریاں فرما اور اس قرب الہی میں پہنچنا کہ جس کے تصور تک خلق کے اوہام و افکار بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں مورد رحمت و کرم ہونا اور انعامات الہیہ اور حصائے نعم سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوت ثنوت و ارض اور ان سے فضل و برتر علوم پانا اور امت کے لئے نمازیں فرض ہونا حضور کا شفاعت فرمانا جنت و دوزخ کی سیریں اور جہانِ عجب و ایں تشریف لانا اولاً اُنھیں جبریل دینا انکار کا اس پر توڑ نہیں جانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملک شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام



سے دریافت کرنا حضور کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو احوال حضور نے بتائے قافلوں کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور کثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفصیل سے ملو ہیں۔

۱۷ یعنی تورات۔

۱۸ کشتی میں۔

۱۹ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کثیر الشکر تھے جب کچھ کھاتے پیتے پینتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجالاتے ان کی ذریت پر لازم ہے کہ وہ اپنے جد مخم کے طریقہ پر قائم رہیں۔

۲۰ تورات۔

۲۱ اس سے زمین شام و بیت المقدس مراد ہے اور دمرتہ کے فساد کا بیان اگلی آیت میں آتا ہے۔

۲۲ اور ظلم و بغاوت میں مبتلا ہو گئے۔

۲۳ کے فساد کے عذاب۔

۲۴ اور انھوں نے احکام تورات کی کلفت کی اور محارم و معاصی کا ارتکاب کیا اور حضرت

شیعہ یا غنیم علیہ السلام (و بقولے) حضرت ایسا کو قتل کیا (بضیادی وغیرہ)۔

۲۵ بہت زور و قوت والے ان کو تم پر

مسلط کیا اور وہ سنجاریب اور اس کے افواج

ہیں یا بخت نصرا یا لوت جنھوں نے بنی اسرائیل

پر کئے کے علماء کو قتل کیا تورات کو جلا یا مسدود

کیا کو خراب کیا اور ستر ہزار کو ان میں سے

مگر قتل کیا۔

۲۶ کہ تمہیں لوٹیں اور قتل و قید کریں۔

۲۷ عذاب کا کہ لازم تھا۔

۲۸ جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے

باز آئے تو ہم نے تم کو دولت دی اور ان پر غلبہ

عنايت فرمایا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے۔

۲۹ تمہیں اس بھلائی کی جزا ملے گی۔

۳۰ اور تم نے پھر فساد برپا کیا حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ

نے انھیں پکایا اور انہی طرف اٹھایا اور تم نے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے تم پر اہل فارس اور روم کو مسلط کیا کہ تمہارے وہ دشمن تمہیں قتل کریں یا قید کریں اور تمہیں

آنا پریشان کریں ۳۱ کہ رنج و پریشانی کے آثار تمہارے چہروں سے ظاہر ہوں ۳۲ یعنی بیت المقدس میں اور اس کو دیران کریں ۳۳ اور اس کو دیران کیا تھا تمہارے پہلے فساد کے وقت۔

۳۴ بلاد بنی اسرائیل سے اس کو ۳۵ دوسری مرتبہ کے بعد بھی اگر تم دوبارہ توبہ کرو اور خاصی سے باز آؤ ۳۶ تیسری مرتبہ ۳۷ چنانچہ ایسا ہوا اور انھوں نے پھر اپنی شرارت کی طرف موکیا اور زمانہ

پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تکذیب کی تو قیامت تک کے لئے ان پر ذلت لازم کر دی گئی اور مسلمان ان پر مسلط فرمادیے گئے جیسا کہ قرآن کریم میں یہود کی نسبت وارد ہوا حضرت علیہم الذلۃ الآتۃ ۳۸ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا ہے۔

اسرائیل فی الکتب لتفسد فی الارض مرّتين ولتعلن علوا کبیرا ۱ فاذا جاء وعد اولهما بعثنا علیکم عبادنا نوحا

۱ کتاب ۱۷ میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دوبارہ فساد مچاؤ گے ۱۸ اور ضرور بڑا

غور کرو گے ۱۹ پھر جب ان میں پہلی بار ۲۰ کا وعدہ آیا ۲۱ ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے

اولی باس شدید فحاسوا خلد الدیار وكان وعدا مفعولا ۲

۲ سخت لڑائی والے ۲۰ تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے ۲۱ اور یہ ایک وعدہ تھا ۲۲ جسے پورا ہونا تھا

ثم ردذناکم الکثرة علیہم و امددکم باموال و بنین و

پھر ہم نے ان پر اٹھ کر تمہارا حمد کر دیا ۲۳ اور تم کو مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور

جعلکم اکثر نفیرا ۲۴ ان احسنتم احسنتم لانفسکم ۲۵

۲۴ تمہارا جتھا بڑھا دیا اگر تم بھلائی کرو گے اپنا بھلا کرو گے ۲۵

وان اساتم فلها فاذا جاء وعد الاخرة لیسوءا وجوهکم

اور اگر برا کرو گے تو اپنا پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا ۲۶ کہ دشمن تمہارا منہ بگاڑ دیں ۲۷

ولیدخلوا المسجد کما دخلوه اول مرة ولیتبروا ما علوا

اور مسجد میں داخل ہوں ۲۸ جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے ۲۹ اور جس چیز پر قابو پائیں ۳۰

تتبروا ۳۱ علی ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا

تباہ کر کے برباد کر دیں قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے ۳۲ اور اگر تم پھر شرارت کرو ۳۳ تو ہم پھر عذاب کریں گے

جهنم للكفرین حصیرا ۳۴ ان هذا القرآن یهدی للتی

۳۴ اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنالیا ہے بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے

ھی اقوم ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصلح ان

۳۵ اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لئے

۳۶



۲۹ اپنے لئے اور اپنے گھروالوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور غصہ میں اگر ان سب کو کوستا ہجو اور ان کے لئے بد دعائیں کرتا ہے۔  
۳۰ اگر اللہ تعالیٰ اس کی یہ بد دعا قبول کرے تو وہ شخص یا اس کے اہل بیت و مال ہلاک ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا۔  
۳۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان سے کافر مراد ہے اور برائی کی دعا سے اس کا عذاب کی جلدی کرنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نضر بن حارث کافر نے کہا یا رب اگر وہ دین اسلام تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا دردناک غذا بھیج اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول کر لی اور اس کی گردن ماری گئی۔

۳۲ اپنی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی۔

۳۳ یعنی شب کو تاریک کیا تاکہ اس میں آرام کیا جائے۔

۳۴ روشن کہ اس میں سب چیزیں نظر آئیں۔

۳۵ اور کسب و معاش کے کام بھسانی انجام دے سکو۔

۳۶ رات دن کے دورے سے۔

۳۷ دینی و دنیوی کاموں کے اوقات کا خواہ اس کی حاجت دین میں ہو یا دنیا میں مدعا یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی تفصیل فرمادی جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَّا فَخَّرْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ هُمْ

کتاب میں کچھ چھوڑ دیا اور ایک اور آیت میں ارشاد کیا وَتَزَلُّوا عَلَيْكَ الْكِتَابَ

بَيِّنَاتًا لِّكُلِّ شَيْءٍ غرض ان آیات سے ثابت ہے کہ قرآن کریم میں جمیع اشیاء کا بیان ہے سبحان اللہ کیا کتاب ہے کیسی اس کی جامعیت رحل خازن مدارک وغیرہ ۳۹ یعنی جو کچھ اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے خیر یا شر سعادت یا شقاوت وہ اس کو اس طرح لازم ہے جیسے گلے کا ہار جہاں جائے ساتھ رہے کبھی جدا نہ ہو مجاہد نے کہا کہ ہر انسان کے گلے میں اس کی سعادت یا شقاوت کا نوشتہ ڈال دیا جاتا ہے ۴۰ وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا ۴۱ اس کا ثواب وہی پانچواں ۴۲ اس کے بہکنے کا گناہ اور وبال اس پر ۴۳ ہر ایک کے گناہوں کا بار اسی پر ہوگا۔ ۴۴ جو امت کو اس کے فرائض سے آگاہ فرمائے اور راہ حق ان پر واضح کرے اور حجت قائم فرمائے۔

لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۱۰ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا

بُڑا ثواب ہے اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۱۱ وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۱۲

تیار کر رکھا ہے اور آدمی بُرائی کی دعا کرتا ہے ۲۹ جیسے بھائی مانگتا ہے ۳۰

وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ۱۱ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۱۲

اور آدمی بُرا جلد باز ہے ۳۱ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ۳۲

فَمَكُونَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا ۱۳

تورات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی ۳۳ اور دن کی نشانیاں دکھانے والی ۳۴ کہ اپنے رب کا فضل

مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۱۴ وَكُلَّ شَيْءٍ

تلاش کرو ۳۵ اور ۳۶ برسوں کی گنتی اور حساب جانو ۳۷ اور ہم نے ہر چیز خوب

فَصَلْنَاهُ تَفْصِيلًا ۱۵ وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۱۶

جدا جدا ظاہر فرمادی ۳۸ اور ہر انسان کی قیمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی ۳۹

وَمُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ۱۷ اِقْرَأْ كِتَابَكَ ۱۸

اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا ۴۰ فرمایا جائے گا کہ اپنا نام

كُفِيَ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۱۹ مَن اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۲۰ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ

پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے

كُورَاهُ بِرَأْيَا ۲۱ اَوْرَجُوْهُمَا كَا تَوَافِقُ ۲۲ اَوْرَكُوْهُمَا كَا تَوَافِقُ ۲۳

کو راہ پر آیا ۴۱ اور جو بہکا تو اپنے ہی بُرے کو بہکا ۴۲ اور کوئی بوجھ

وَازْرَهُ زُرًا أُخْرَىٰ ۲۴ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۲۵

اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیں گی ۴۳ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں ۴۴

۴۵

جس کا ذکر قرآن کریم میں جمیع اشیاء کا بیان ہے سبحان اللہ کیا کتاب ہے کیسی اس کی جامعیت رحل خازن مدارک وغیرہ ۳۹ یعنی جو کچھ اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے خیر یا شر سعادت یا شقاوت وہ اس کو اس طرح لازم ہے جیسے گلے کا ہار جہاں جائے ساتھ رہے کبھی جدا نہ ہو مجاہد نے کہا کہ ہر انسان کے گلے میں اس کی سعادت یا شقاوت کا نوشتہ ڈال دیا جاتا ہے ۴۰ وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا ۴۱ اس کا ثواب وہی پانچواں ۴۲ اس کے بہکنے کا گناہ اور وبال اس پر ۴۳ ہر ایک کے گناہوں کا بار اسی پر ہوگا۔ ۴۴ جو امت کو اس کے فرائض سے آگاہ فرمائے اور راہ حق ان پر واضح کرے اور حجت قائم فرمائے۔



۴۵ اور سرداروں -

۴۶ یعنی تکذیب کرنے والی امتیں -

۴۷ مثل عاد و ثمود وغیرہ کے -

۴۸ ظاہر و باطن کا عالم اس سے کچھ چھپایا نہیں جاسکتا -

۴۹ یعنی دنیا کا طلبگار ہو -

۵۰ یہ ضروری نہیں کہ طالب دنیا کی ہر خواہش پوری کی جائے اور اسے دیا ہی جائے اور جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے

بلکہ ان میں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کر دیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں ان حالتوں میں کافر دنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے میں رہا اور اگر دنیا میں اس کو اس کی پوری مراد دیدی گئی تو آخرت کی بے فیسی و مشقاوت تو جب بھی ہے

بخلاف مومن کے جو آخرت کا طلبگار ہے اگر وہ دنیا میں فقر سے بھی بسر کر گیا تو آخرت کی دائمی نعمت اس کے لئے ہے اور اگر دنیا میں بھی فضل آئی سے اس کو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب غرض مومن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافر اگر دنیا میں آرام پائی لے تو بھی کیا کیونکہ -

۵۱ اور عمل صالح بجالائے -

۵۲ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں ایک تو طالب آخرت ہونا یعنی نیت نیک دوسرے سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا تیسری ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے -

۵۳ جو دنیا چاہتے ہیں -

۵۴ جو طالب آخرت ہیں ۵۵ دنیا میں سب کو روزی دیتے ہیں اور انجام ہر ایک کا اس کے حسب حال ۵۶ دنیا میں سب اس سے فیض اٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد ۵۷ مال و کمال و جاہ و ثروت میں -

۵۸ جو دنیا چاہتے ہیں -

۵۹ جو دنیا چاہتے ہیں -

۶۰ جو دنیا چاہتے ہیں -

وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا ۖ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ

۶۱ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ

۶۲ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ

۶۳ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ

۶۴ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ

۶۵ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ

۶۶ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ

۶۷ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ

۶۸ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ

۶۹ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ

۷۰ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ وَجِبَّ هُمْ كَمَا يَسْتَحِبُّونَ ۚ



۵۸۹ بے یار و مددگار ۵۹۰ ضعف کا غلبہ ہوا اعضا میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عمر میں تیرے پاس نہ تو ان رہ جائیں ۵۹۱ یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکال جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت میں کچھ گرائی ہے ۵۹۲ اور حسن ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا مسئلہ ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلاف ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے مسئلہ ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے ۵۹۳ یعنی بنی بنری و توابع پیش آ اور ان کے ساتھ تھکے وقت میں شفقت و محبت کا برتاؤ کر کہ انھوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انھیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کر۔

سببخن الذی ۱۵

۴۱۲

مَذْمُومًا تَحْذَرُ وَلَا ۴۱۱ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَ  
 مذمت کیا جاتا بیکس ۵۸۹ اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں  
 بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۴۱۲ مَا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ  
 باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں ۵۹۰  
 كُلُّهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تُنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا  
 تو ان سے ہوں نہ کہنا ۵۹۰ اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا  
 كَرِيمًا ۴۱۳ وَأَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ  
 ۵۹۱ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا ۵۹۲ نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب  
 رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۴۱۴ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۴۱۵  
 تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھپن میں بالاف ۵۹۳ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے ۵۹۴  
 إِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ۴۱۶  
 اگر تم لائق ہوئے ۵۹۵ تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے اور رشتہ داروں  
 ذَا الْقُرْبَىٰ حَقًّا ۴۱۷ وَالْمُسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلَا تُبْدِرُوا مَالَكُمْ  
 کو ان کا حق دے ۵۹۶ اور مسکین اور مسافر کو ۵۹۷ اور فضول نہ اڑا ۵۹۸  
 إِنَّ الْمُبْدِرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ ۴۱۸ وَكَانَ الشَّيْطَانُ  
 بے شک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں ۵۹۹ اور شیطن اپنے رب کا  
 لِرَبِّهِ كَفُورًا ۴۱۹ وَإِمَّا تَعْرِضْ عَنْهُمْ ابْتَغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَبِّكَ  
 بڑانا شکر ہے ۶۰۰ اور اگر تو ان سے الگ منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں  
 تَرْجُوهُمْ فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ۴۲۰ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً  
 جس کی تجھے امید ہے تو ان سے آسان بات کہہ ۶۰۱ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا

۵۹۳ مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی بہانہ کیا جائے لیکن اللہ کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا اس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ آپسی میں ان پر فضل و محبت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یا رب میری خدمت میں ان کے احسان کی خزانہیں ہو سکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو۔ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہنچا نیوالی ہے مردوں کے ایصالِ ثواب میں بھی ان کے لئے دعائے رحمت ہوتی ہے لہذا اُسکے لیے یہ آیت اصل ہے مسئلہ والدین کا فرہوں تو ان کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت سے حدیث شریف میں ہے کہ والدین کی رضائیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے دوسری حدیث میں ہے والدین کا فرماں بردار جہنمی نہ ہوگا اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتار عذاب ہوگا ایک اور حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی نافرمانی سے جو اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہر برس کی رات ایک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا نہ قاطع رحم نہ بوڑھا زنا کار نہ تکبر سے اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔ ۶۰۲ والدین کی اطاعت کا ارادہ اور ان کی خدمت کا ذوق۔ ۶۰۳ اور تم سے والدین کی خدمت میں تھکے واقع ہوئی تو تم نے توبہ کی ۶۰۴ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور محبت اور صلہ جول اور خبر گیری اور موقع پر مرد اور حسن معاشرت مسئلہ اور اگر وہ محام میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا بھی ان کا حق ہے اور عاقل استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے بعض غفیر نے اس کیفیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق خمس دنیا اور اکی نعظم و توقیر بجالانے ہے ۶۰۵ ان کا حق دو یعنی زکوٰۃ ۵۹۸ یعنی ناجائز کام میں خرچ نہ کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمذیر مال کا حق میں خرچ کرنا ہے ۶۰۶ ان کی راہ چلتے ہیں ۶۰۷ تو اس کی راہ اختیار کرنا ہے چاہئے ۶۰۸ یعنی رشتہ داروں اور مسکینوں اور مسافروں سے نشانِ نزول یا بیتِ معج و دلال و صیبت سالم و جناب اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی جو دنیا و قنات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے حوائج و ضروریات کیلئے سوال کرتے رہتے تھے اگر کسی وقت حضور کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ جیاد ان سے عرض کرتے اور خاموش ہو جاتے یا انظار اللہ تعالیٰ کچھ بھیجے تو انھیں عطا فرمائیں ۶۰۹ یعنی ان کی خوش دلی کے لئے ان سے وعدہ کیجئے یا ان کے حق میں دعا فرمائیے۔



إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝

نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا ۳۷

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۖ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ

بیشک مختار اور جسے چاہے رزق کشادہ دیتا اور ۳۸ کتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کو

خَيْرًا بَصِيرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمْلَاقٍ ۖ

خوب جانتا وہ ۳۹ دیکھتا ہے اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو غفلی کے ڈر سے ۴۰ ہم انہیں بھی

نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطَاً كَبِيرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا

رزق دیں گے اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے اور بد کاری کے

الرِّزْقِ إِنَّهُ كَانَ فَاخِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ اور کوئی جان جس کی

الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۖ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا

حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق نہ مارا جائے تو بے شک ہم نے

لَوْلِيٍّ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ۝

اس کے وارث کو قابو دیا ہے ۴۱ تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے ۴۲ ضرور اس کی مدد ہونی ہے ۴۳

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بہتر ہے ۴۴ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی

أَشَدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۖ وَأَوْفُوا

کو پہنچے ۴۵ اور عہد پورا کرو ۴۶ بے شک عہد سے سوال ہوتا ہے اور مایلو

الْكَيْلَ إِذَا كَلَّمْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطِ ۖ أَسْمَأُكَ خَيْرٌ

تو پورا مایلو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے

اس کو

۳۷ یہ تمہیں ہے جس سے اتفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گیا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا ایسا کرنا تو سبب ملامت ہوتا ہے کہ خلیل کنجوس کو سب برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے شان نزول ایک مسلمان بنی بنی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دیدی اور کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخاوت اس اہتمام پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنے ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دریغ نہ فرماتے یہ بات مسلمان بنی بنی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سب صاحب فضل و کمال ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو دونوں میں کچھ شبہ نہیں لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے جاہلکہ یہودیہ کو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوہر کم کی آزمائش کرادی جائے چنانچہ انہوں نے انہی چھوٹی بچی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجا کہ حضور سے قمیص مانگ لائے اس وقت حضور کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیب تن تھی وہی آثار کر عطا فرمادی اور لینے آپ دولت مراے اقدس میں تشریف رکھی شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اذان کا وقت آیا اذان ہوئی سمجھانے انتظار کیا حضور تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی حال معلوم کرنے کے لئے دولت مراے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسم مبارک پر قمیص نہیں ہے اس پر آیت نازل ہوئی ۴۷ جسے چاہے اس کے لئے تنگی کرادو

۴۵ اور ان کے احوال و مصالح کو ۴۶ رازہ جاہلیت میں لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ کاڑ دیا کرتے تھے اور اس کے کئی سبب تھے ناداری و غفلی کا خوف لوٹ کا خوف اللہ تعالیٰ نے اسکی ممانعت فرمائی ۴۷ قصاص لینے کا مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیب عصبائ میں مسئلہ اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے ۴۸ اور رازہ جاہلیت کی طرح ایک مقتول کے عوض میں کئی کئی کو باجائے قاتل کے اس کی قوم و جماعت کے اور کسی شخص کو قتل نہ کرے ۴۹ یعنی ولی کی یا مقتول مظلوم کی یا اس شخص کی جس کو ولی ناحق قتل کرے ۵۰ وہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو اور اس کو بڑھاؤ ۵۱ اور وہ اٹھارہ سال کی عمر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یہی مختار ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامات ظاہر نہ ہونے کی حالت میں اہتمام سے مدت بلوغ اسی سے تمسک کر کے اٹھارہ سال قرار دی (احمدی) ۵۲ اللہ کا بھی بندوں کا بھی



۹۳ یعنی جس چیز کو دیکھانہ ہو اُسے یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا جس کو سنا نہ ہو اس کی نسبت نہ کہو کہ میں نے سنا ابن حنفیہ سے منقول ہے کہ جھوٹی گواہی نہ دو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔

۹۴ کہ تم نے ان سے کیا کام لیا۔

۹۵ تکبر و خود نمائی سے۔

۹۶ معنی یہ ہیں کہ تکبر و خود نمائی سے کچھ فائدہ نہیں۔

۹۷ جن کی صحت پر عقل گواہی دے اور ان سے نفس کی اصلاح ہو ان کی رعایت لازم ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان آیات کا حاصل توحید اور نیکیوں اور طاعتوں کا حکم دینا اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت دلانا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ اٹھارہ آیتیں لَا تَجْعَلُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ سے مَذْخُورًا تک حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الواح میں تعمین ان کی ابتدا توحید کے حکم سے ہوئی اور انتہا شریک کی ممانعت پر اس سے معلوم ہوا کہ ہر ہم حکمت کی اصل توحید و ایمان ہے اور کوئی قول و عمل بغیر اس کے قابل پذیرائی نہیں۔

۹۸ یہ غلات حکمت بات کس طرح کہتے ہو۔

۹۹ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ثابت کرتے ہو جو خواص اجسام سے ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک پھر اس میں بھی اپنی بڑائی رکھتے ہو کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور اس کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہو کتنی بے ادبی اور گستاخی ہے ۱۰۰ دلیلوں سے بھی مثالوں سے بھی حکمتوں سے بھی عبرتوں سے بھی اور جا بجا اس مضمون کو قسم قسم کے پیرایوں میں بیان فرمایا۔ ۱۰۱ اور پند و نیرہوں ۱۰۲ اور حق سے دوری ۱۰۳ اور اس سے برسرِ مقابلہ ہوتے جیسا بابا دشاہوں کا طریقہ ہے۔

وَ أَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۱۰۰ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ

اور اس کا انجام اچھا اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں ۱۰۱ بیشک کان

وَالْبَصَرُ وَالْفُؤَادُ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۱۰۲ وَلَا تَمْشِ

اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے ۱۰۳ اور زمین میں

فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ

اترانا نہ چل ۱۰۴ بے شک ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں

طُولًا ۱۰۵ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ۱۰۶ ذَٰلِكَ مِمَّا

کو نہ پہنچے گا ۱۰۷ یہ جو کچھ گزرا ان میں کی بُری بات تیرے رب کو نا پسند ہے یہ ان وحیوں

أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۱۰۷ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا

میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی حکمت کی باتیں ۱۰۸ اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ

آخَرَ قُلُوبٍ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّذْحُورًا ۱۰۹ أَفَأَصْفُكُمْ رَبُّكُمُ

دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹے

بِالْبَيْنِينَ ۱۱۰ وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا ۱۱۱ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا

جُن دئے اور اپنے لئے فرشتوں سے بیٹیاں بنائیں ۱۱۲ بیشک تم بڑا بول بولتے ہو

عَظِيمًا ۱۱۳ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ

۱۱۴ اور بے شک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا ۱۱۵ کہ وہ سمجھیں ۱۱۶ اور اس سے

إِلَّا نِفُورًا ۱۱۷ قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّابْتَغَوْا

انہیں نہیں بڑھتی مگر نفرت ۱۱۸ تم فرماؤ اگر اس کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا یہ کہتے ہیں جب تو وہ عرش کے

إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ۱۱۹ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا

مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نہ نکالتے ۱۲۰ اسے پاکی اور برتری ان کی باتوں سے بڑی

۱۲۱ اور پند و نیرہوں ۱۲۲ اور حق سے دوری ۱۲۳ اور اس سے برسرِ مقابلہ ہوتے جیسا بابا دشاہوں کا طریقہ ہے۔







وہا یہ بات انھوں نے بہت تعجب سے کہی اور نے اور خاک میں مل جانے کے بعد زندہ کئے جانے کو انھوں نے بہت لعین تھا اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرمایا **فلا** اور حیات سے دور موجان اس سے کبھی متعلق نہ ہوئی ہو تو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں زندہ کرے گا اور پہلی حالت کی طرف واپس فرمائے گا چہ جائیکہ تمہارا اور اس جسم کے ذرے انھیں زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ان سے تو جان پہلے متعلق رہ چکی ہے **وہا** یعنی قیامت کب قائم ہوگی اور مردے کب اٹھائے جائیں گے **وہا** قبول موت قیامت کی طرف **وہا** اپنے سروں سے خاک چھڑاتے اور ٹھکانک **الکلم** و **یخون** کہتے اور یہ قرار کرتے کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اٹھانے والا ہے **وہا** دنیا میں یا قبروں میں بھی اسرار میں **۱۴**

**۱۰۹** ایماندار **فلا** کہ وہ کافروں سے **فلا** انرم ہو یا پاکیزہ ہو ادب اور تہذیب کی ہو ارشاد و ہدایت کی ہو کفار لگے یہودی کی کریں تو ان کا جواب انھیں کے انداز میں دیا جائے شان نزول مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بد کلامیاں کرتے اور انھیں انداز میں دیتے تھے انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ کفار کی جابانا توں کا ویسا ہی جواب نہ دیں صبر کریں اور یہ نہ کہیں اللہ کہیں یہ حکم قتال و جہاد کے حکم سے پہلے تھا بعد کو منسوخ ہو گیا اور ارشاد فرمایا **لَا** **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ** **وَالْمُنَافِقِينَ** **وَأَعْلَظْ عَلَيْهِمْ** اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ایک کافر نے ان کی شان میں یہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں صبر کرنے اور مٹا فرمانے کا حکم دیا۔

**۱۱۲** اور تمہیں توبہ اور ایمان کی توفیق عطا فرمائے۔ **۱۱۳** کہ تم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہوئے **۱۱۴** سب کے احوال کو اور اس کو کہ کوں کس لائق ہے۔ **۱۱۵** مخصوص فضائل کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبیب۔

**۱۱۶** زبور کتاب الہی ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں ایک سو چالیس سورتیں ہیں سب میں دعا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور اس کی تحمید و تعجب ہے نہ اس میں حلال و حرام کا بیان نہ قرآن میں محدود و احکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا مفسرین نے اس کے چند وجوہ بیان کئے ہیں ایک یہ کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤد کو زبور عطا کیا باوجودیکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا اس میں تہذیب ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلت علم ہے نہ کہ فضیلت ملک مال دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیاء ہیں اور ان کی امت خیر الامم اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤد اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا تیسری وجہ یہ کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمایا نہ کا ذکر کر کے یہود کی تکذیب کر دی گئی اور ان کے دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا غرض کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کبریٰ پر دلالت کرتی ہے قطعاً ہی وصف تودر کتاب موسیٰ و می نعت تودر زبور داؤد و مقصود توئی زافرنیش، باقی طفیل تست موجود +

**۱۱۷** زبور کتاب الہی ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں ایک سو چالیس سورتیں ہیں سب میں دعا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور اس کی تحمید و تعجب ہے نہ اس میں حلال و حرام کا بیان نہ قرآن میں محدود و احکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا مفسرین نے اس کے چند وجوہ بیان کئے ہیں ایک یہ کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤد کو زبور عطا کیا باوجودیکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا اس میں تہذیب ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلت علم ہے نہ کہ فضیلت ملک مال دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیاء ہیں اور ان کی امت خیر الامم اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤد اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا تیسری وجہ یہ کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمایا نہ کا ذکر کر کے یہود کی تکذیب کر دی گئی اور ان کے دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا غرض کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کبریٰ پر دلالت کرتی ہے قطعاً ہی وصف تودر کتاب موسیٰ و می نعت تودر زبور داؤد و مقصود توئی زافرنیش، باقی طفیل تست موجود +

**۱۱۸** اور اللہ تعالیٰ نے ان کو زبور عطا فرمایا **۱۱۹** تم فرماؤ بکارو انھیں جن کو اللہ کے

**۱۲۰** اور اللہ تعالیٰ نے ان کو زبور عطا فرمایا **۱۲۱** تم فرماؤ بکارو انھیں جن کو اللہ کے

**۱۲۲** اور اللہ تعالیٰ نے ان کو زبور عطا فرمایا **۱۲۳** تم فرماؤ بکارو انھیں جن کو اللہ کے

**۱۲۴** اور اللہ تعالیٰ نے ان کو زبور عطا فرمایا **۱۲۵** تم فرماؤ بکارو انھیں جن کو اللہ کے

**۱۲۶** اور اللہ تعالیٰ نے ان کو زبور عطا فرمایا **۱۲۷** تم فرماؤ بکارو انھیں جن کو اللہ کے

**جَدِيدًا ۱۰۹** قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ۱۰۹ أَوْ خُلُقًا مِّمَّا يَكْبُرُ ۱۰۹

گے **۱۰۹** تم فرماؤ کہ پتھر یا لوہا ہو جاؤ یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے

**فِي صُدُورِكُمْ فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُعِيدُنَا قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ**

خیال میں بڑی ہو **۱۰۹** توبہ کہیں گے پس کون پھر پیدا کرے گا تم فرماؤ وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا

**أَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغَضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسُهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ**

کیا توبہ تمہاری طرف مسخرگی سے سر ہلا کر کہیں گے یہ کب ہے **۱۰۵**

**قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا ۱۰۵ يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِ**

تم فرماؤ شاید نزدیک ہی ہو جس دن وہ تمہیں بلائے گا **۱۰۵** تو تم اس کی حمد کرتے

**وَتَذْكُرُونَ أَنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ۱۰۶ وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي**

چلے آؤ گے اور **۱۰۶** سمجھو گے کہ نہ رہے **۱۰۶** اٹھ کر تھوڑا اور میرے **۱۰۶** بندوں سے فرماؤ **۱۰۶** وہ بات کہیں

**هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ**

جوسب سے اچھی ہو **۱۰۷** بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بے شک شیطان

**لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۱۰۷ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ إِنَّ يَشَاءُ يَرْحَمَكُمْ**

آدمی کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے **۱۰۸**

**أَوْ أَنْ يَشَاءُ يُعَذِّبَكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۱۰۸ وَرَبُّكَ**

چاہے تو تمہیں عذاب کرے اور تم نے تم کو ان پر کر ٹوڑا بنا کر نہ بھیجا **۱۰۹** اور تمہارا رب

**أَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ**

خوب جانتا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں **۱۱۰** اور بیشک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک

**عَلَى بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا ۱۱۰ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ**

پر بڑائی دی **۱۱۱** اور داؤد کو زبور عطا فرمائی **۱۱۲** تم فرماؤ بکارو انھیں جن کو اللہ کے



مَنْ دُونَهُ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ﴿۱۱۷﴾

سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا ۱۱۷

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ

وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں ۱۱۸ وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں

وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ

کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہو ۱۱۹ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں ۱۲۰ بیشک تمہارے

مَحْذُورًا ﴿۱۲۱﴾ وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ

رب کا عذاب ڈر کر خیر خیر اور کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روز قیامت سے پہلے نیست کر دیں گے

أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿۱۲۲﴾

یا اسے سخت عذاب دیں گے ۱۲۱ یہ کتاب میں ۱۲۲ لکھا ہوا ہے

وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ

اور ہم ایسی نشانیاں بھیجنے سے یوں ہی باز رہے کہ انہیں انگوٹھ لے جھٹلایا ۱۲۳

وَآتَيْنَا نُوحًا الْنَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ

اور ہم نے نوح کو ۱۲۴ ناقہ دیا آنکھیں کھولنے کو ۱۲۵ تو انہوں نے اس پر ظلم کیا ۱۲۶ اور ہم ایسی نشانیاں

إِلَّا تَخَوِّفًا ﴿۱۲۷﴾ وَلَٰذُقْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا

نہیں بھیجنے مگر ڈرانے کو ۱۲۷ اور جب ہم نے تم سے فرمایا کہ سب لوگ تمہارے رب کے قابو میں ہیں ۱۲۸ اور ہم نے تمہارا

الرُّعْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ الْآفِتْنَةَ لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي

وہ دکھاوا ۱۲۹ جو تمہیں دکھایا تھا ۱۳۰ مگر لوگوں کی آزمائش کو ۱۳۱ اور وہ پیر جس پر قرآن میں لعنت ہے

الْقُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَلَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ﴿۱۳۲﴾ وَلَٰذُقْنَا

۱۳۲ اور ہم انہیں ڈراتے ہیں ۱۳۳ تو انہیں نہیں بڑھتی مگر بڑی سرکشی اور یاد کرو جب

۱۳۴ اور کفر کیا کہ اس کے من اللہ مومن سے منکر ہو گئے ۱۳۵ جلد آنے والے عذاب سے ۱۳۶ اس کے قبضہ قدرت میں تو آپ تبلیغ فرمائے اور کسی کا خوف نہ کیجئے اللہ کا گھبرانے والا

۱۳۷ یعنی معانہ عجائب آیات الہیہ کا فساد شب معراج بحالت بیداری ۱۳۸ یعنی اہل مکہ کی چنانچہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اتنے معراج کی خبر دی تو انہوں نے اس کی

کمزیر کی اور بعض مرتد ہو گئے اور مسخر سے عمارت بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے حضور نے سارا نقشہ بتا دیا تو اس پر کفار آپ کو سحر کہنے لگے ۱۳۹ یعنی درخت زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سب زناش نباویا یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو جہنم کی آگ سے ڈالتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلانے لگی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت آگس گئے آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے یہ فرما انہوں نے کیا اور قدرت الہی سے غافل ہے نہ سمجھے کہ اس قدر غمناکی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں سمجھنا ایک کڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں جتا ہے بلا ترک میں اس کے اون کی تو لیاں بنائی جاتی تھیں جو جلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کھلی جاتی ہیں اور جلتی زنجیریں شتر مرغ لٹکائے کھا جاتا ہے اللہ کی قدرت آگ میں درخت پیدا کرنا کیا بعید ہے

۱۱۷ شان نزول کفار جب قحط شدید میں مبتلا ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتے اور مردار کھا گئے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائے اور آپ سے دعا کی التجا کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب بتوں کو خدا مانتے ہو تو اس وقت انہیں پکارو اور وہ تمہاری مدد کریں اور جب تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے تو کیوں انہیں معبود بناتے ہو ۱۱۸ جیسے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت غزیر اور ملائکہ شان نزول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آیت ایک جماعت عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے وہ جنات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خیر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انہیں عار دلانی۔

۱۱۹ تاکہ جو سب زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ نہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ

مقرب بندوں کو بارگاہ الہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ کے مقبول بندوں کا کسی طریقہ ہے

۱۲۰ کا فرض نہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں۔

۱۲۱ قتل وغیرہ کے ساتھ جب وہ کفر کریں اور معاصی میں مبتلا ہوں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب کسی بستی میں

زنا اور سود کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک کا حکم دیتا ہے۔

۱۲۲ لوح محفوظ میں۔

۱۲۳ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہل مکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونام کر دیں اور پہاڑ کو

کوسن زمین مکہ سے بٹا دیں اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ آپ فرمائیں تو آپ کی امت کو

مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے

لیکن اگر کچھ بھی وہ ایمان نہ لائے تو ان کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا

اس لیے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کرے ایمان نہیں لاتی تو ہم

۴ اُسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے البتہ ہم نے پہلوں کے ساتھ

۵ کیا ہے اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی

۱۲۴ ان کے حسب طلب

۱۲۵ یعنی حجت و اسخ۔

۱۲۶ اور کفر کیا کہ اس کے من اللہ مومن سے منکر ہو گئے ۱۲۷ جلد آنے والے عذاب سے ۱۲۸ اس کے قبضہ قدرت میں تو آپ تبلیغ فرمائے اور کسی کا خوف نہ کیجئے اللہ کا گھبرانے والا

۱۲۹ یعنی معانہ عجائب آیات الہیہ کا فساد شب معراج بحالت بیداری ۱۳۰ یعنی اہل مکہ کی چنانچہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اتنے معراج کی خبر دی تو انہوں نے اس کی کمزیر کی اور بعض مرتد ہو گئے اور مسخر سے عمارت بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے حضور نے سارا نقشہ بتا دیا تو اس پر کفار آپ کو سحر کہنے لگے ۱۳۱ یعنی درخت زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سب زناش نباویا یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو جہنم کی آگ سے ڈالتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلانے لگی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت آگس گئے آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے یہ فرما انہوں نے کیا اور قدرت الہی سے غافل ہے نہ سمجھے کہ اس قدر غمناکی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں سمجھنا ایک کڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں جتا ہے بلا ترک میں اس کے اون کی تو لیاں بنائی جاتی تھیں جو جلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کھلی جاتی ہیں اور جلتی زنجیریں شتر مرغ لٹکائے کھا جاتا ہے اللہ کی قدرت آگ میں درخت پیدا کرنا کیا بعید ہے



۱۳۳ دینی اور دنیوی خوفناک امور سے

۱۳۴ سختی کا

۱۳۵ شیطان

سبحن الذی ۱۵

۲۱۸

بنی اسرائیل ۱۷

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدْ وَاِلٰدَمَ فَسَجْدُوْا اِلَّا اِبْلٰسَ قَالَ اَسْجُدْ لِمَنْ  
ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو ۱۳۴ تو ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے بولا کیا میں اسے سجدہ

خَلَقْتَ طٰٓئِفًا ۙ قَالَ اَرَاۤءَيْتَ كَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ  
کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا۔ بولا ۱۳۵ دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا ۱۳۶ اگر تو نے مجھے

اٰخَرَتِنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَمَةِ لَا حَتٰتٰکَ دَرَجٰتٌ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ قَالَ  
قیامت تک مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا ۱۳۷ اگر تھوڑا ۱۳۸ فرمایا

اِذْ هَبْ فَمِنْ تَبَعٰکَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَآءٌ مَّوْفُوْرًا ۙ  
دور ہو ۱۳۹ تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا

وَاسْتَغْفِرْ مَنْ اَسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِکَ وَاجْلِبْ عَلَیْهِمْ  
اور ڈگدے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے ۱۴۰ اور ان پر لام بانڈھ لا اپنے سواروں

بِخِیْلٰکَ وَرِجْلِکَ وَشَارَکَهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ  
اور اپنے پیادوں کا ۱۴۱ اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں ۱۴۲ اور انھیں عذبتے

وَمَا یَعِدُّهُمْ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۙ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ  
۱۴۳ اور شیطان انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے بیشک جو میرے بندے ہیں ۱۴۴ ان پر تیرا کچھ

سُلْطٰنٌ وَّکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا ۙ رَبُّکُمُ الَّذِیْ یُزِجُی لَکُمُ الْفُلَکَ  
قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو ۱۴۵ تمہارا رب وہ ہے کہ تمہارے لئے دریا میں کشتی رواں

فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ ۙ اِنَّہٗ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ۙ وَاِذَا  
کرتا ہے کہ ۱۴۶ تم اس کا فضل تلاش کرو بیشک وہ تم پر مہربان ہے اور جب

مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّا اِیَّاهُ فَلَمَّا نَجَّکُمْ  
تمہیں دریا میں مصیبت پہنچتی ہے ۱۴۷ تو اس کے سوا جنھیں پوجتے ہیں سب گم ہوجاتے ہیں ۱۴۸ پھر جب تمہیں خشکی کی

کسی کا نام زبان پر نہیں آتا اس وقت اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی چاہتے ہیں۔

۱۳۶ اور اس کو مجھ پر فضیلت دی اور اس کو سجدہ کرایا تو میں قسم کھاتا ہوں کہ۔ ۱۳۷ گمراہ کر کے۔

۱۳۸ جنھیں اللہ بچائے اور محفوظ رکھے وہ اس کے مخلص بندے ہیں شیطان کے اس کلام پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس سے

۱۳۹ اچھے نفع والی ایک مہلت دی گئی۔ ۱۴۰ دوسو ڈال کر اور مصیبت کی طرف بلا کر بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے

گالے بنانے والے ہیں ابوبکر کی آوازیں ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے۔

۱۴۱ یعنی اپنے سب مکر تمام کر لے اور اپنے تمام لشکروں سے مدد لے۔

۱۴۲ زہاج نے کہا کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو ابلیس اس میں شریک ہے جیسے

کے سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور فسق اور ممنوعات میں خرچ کرنا اور کوہ نہ دنیا یہ مالی امور ہیں جن میں شیطان کی شرکت ہے اور زنا و ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا

یہ اولادیں شیطان کی شرکت ہے۔ ۱۴۳ اپنی طاعت پر

۱۴۴ ایک مخلص انبیاء اور اصحابِ فضل و صلاح جنھیں تجھ سے محفوظ رکھے گا اور شیطانی

مکائد اور وساوس کو دفع فرمائے گا۔ ۱۴۵ ان میں تجارتوں کے لئے سفر کر کے۔

۱۴۶ اور ڈوبنے کا اندیشہ کرتے ہیں۔ ۱۴۷ اور ان جھوٹے معبودوں میں سے کسی کا نام زبان پر نہیں آتا اس وقت اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی چاہتے ہیں۔



۱۲۹ اس کی توحید سے اور پھر انھیں ناکارہ بنوں کی پرستش شروع کر دیتے ہو ۱۵۰ دریا سے نجات پا کر ۱۵۱ جیسا کہ قارون کو دھنسا دیا تھا مقصد یہ ہے کہ خشکی و تری سب اس کے تحت قدرت میں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور پچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے خشکی ہو یا تری ہر کہیں بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے وہ زمین میں دھنسا نے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ ۱۵۲ جیسا قوم لوط پر بھیجا تھا ۱۵۳ جو تمہیں پچاسکے ۱۵۴ اور ہم سے دربارت کر کے کہ تم نے ایسا کیوں کیا کیونکہ تم قادر مختار میں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ہمارے کام میں کوئی دخل دینے والا اور دم مارنے والا نہیں۔

۱۵۵ عقل و علم و گویائی پاکیزہ صورت معتدل قامت اور معاش و معاد کی تدابیر اور تمام چیزوں پر استیلا و تغیر عطا فرما کر اور اس کے علاوہ اور بہت سی فضیلتیں دے کر۔ ۱۵۶ جانوروں اور دوسری سواریوں اور کشتیوں اور جہازوں وغیرہ میں۔

۱۵۷ لطیف خوش ذائقہ حیوانی اور نباتی ہر طرح کی غذائیں خوب اچھی طرح پکی ہوئی کیونکہ انسان کے سوا حیوانات میں پکی ہوئی غذا اور کرسی کی خوراک نہیں۔

۱۵۸ احسن کا قول ہے کہ اکثر سے کل مراد ہے اور اکثر کا لفظ کل کے معنی میں بولا جاتا ہے قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا

وَأَكْثَرُهُمْ كَذِبُونَ اور مَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا میں اکثر پر مبنی کل ہے لہذا ملائکہ بھی اس میں داخل ہیں اور خواص بشر یعنی انبیاء علیہم السلام خواص ملائکہ سے افضل ہیں

اور صلحائے بشر عوام ملائکہ سے حدیث شریف میں ہے کہ مومن اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ کرامت رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ فرشتے طاعت پر مجبور ہیں یہی ان کی مشرت ہے ان میں عقل ہے شہوت نہیں اور بہائم میں شہوت ہے عقل نہیں اور آدمی شہوت و عقل دونوں کا جامع ہے تو جس نے عقل کو شہوت پر غالب کیا وہ ملائکہ سے افضل ہے اور جس نے شہوت کو عقل پر غالب کیا وہ بہائم سے بدتر ہے

۱۵۹ جس کا وہ دنیا میں اتباع کرتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے وہ امام زمان مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت کی ہو یا باطل کی حال یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انھیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اسے فلاں کے متبعین ۱۶۰ نیک لوگ جو دنیا میں صاحب بصیرت تھے اور راہ راست پر رہے ان کو ان کا نام اعمال دینے انھیں دیا جائیگا وہ اس میں نیکیاں اور طاعتیں دیکھیں گے تو اس کو ذوق و شوق سے پڑھیں گے اور جو بدبخت ہیں کفار ہیں ان کے نام اعمال بائیں ہاتھ میں دے جائیں گے وہ انھیں دیکھ کر شرمندہ ہونگے اور دہشت سے پوری طرح بڑھنے پر قادر نہ ہونگے ۱۶۱ یعنی ثواب اعمال میں ان سے ادنیٰ بھی کمی نہ کی جائیگی ۱۶۲ دنیا کی حق کے دیکھنے سے ۱۶۳ نجات کی راہ سے معنی یہ ہیں کہ جو دنیا میں کافر گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہوگا کیونکہ دنیا میں تو بہ مقبول نہیں ہے اور آخرت میں تو بہ مقبول نہیں۔

إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا ۱۶۰ أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يُخْصِفَ

طرف نجات دیتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں ۱۶۱ اور انسان بڑا ناشکر ہے کیا تم ۱۶۰ اس سے منہ ہونے کہ

بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا

وہ خشکی ہی کا کوئی کنارہ تمہارے ساتھ دھنسا دے ۱۶۱ یا تم پر پتھر اور بھیجے ۱۶۲ پھر اپنا کوئی حمایتی نہ

وَكَيْلًا ۱۶۳ أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَى فَيُرْسِلَ

پاؤ ۱۶۳ یا اس سے منہ ہونے کہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے پھر تم پر جہاز

عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيمِ فَيُغْرِقْكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا

توڑنے والی آندھی بھیجے تو تم کو تمہارے کفر کے سبب ڈوب دے پھر اپنے لئے کوئی

لَكُمْ عَلَيْكُمْ بِتَبِيعًا ۱۶۴ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ

السان پاؤ کہ اس پر ہمارا بیچھا کرے ۱۶۴ اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی ۱۶۵ اور ان کو خشکی اور

وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ

تری میں ۱۶۵ سواریاں اور ان کو ستھری چیزیں روزی دیں ۱۶۶ اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل

خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۱۶۷ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمامِهِمْ فَمَنْ

کیا ۱۶۸ جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ۱۶۹

أَوْتَىٰ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ

تو جو اپنا نامہ دہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے ۱۷۰ اور تاگے بھران کا حق نہ دیا

فَتَبْلَا ۱۷۱ وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ

جائے گا ۱۷۱ اور جو اس زندگی میں ۱۷۲ اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے ۱۷۳

وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۱۷۴ وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا

اور اور بھی زیادہ گمراہ اور وہ تو قریب تھا کہ تمہیں کچھ لغزش دیتے ہماری وحی سے جو ہم نے تم کو

۱۵۹ جس کا وہ دنیا میں اتباع کرتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے وہ امام زمان مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت کی ہو یا باطل کی حال یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انھیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اسے فلاں کے متبعین ۱۶۰ نیک لوگ جو دنیا میں صاحب بصیرت تھے اور راہ راست پر رہے ان کو ان کا نام اعمال دینے انھیں دیا جائیگا وہ اس میں نیکیاں اور طاعتیں دیکھیں گے تو اس کو ذوق و شوق سے پڑھیں گے اور جو بدبخت ہیں کفار ہیں ان کے نام اعمال بائیں ہاتھ میں دے جائیں گے وہ انھیں دیکھ کر شرمندہ ہونگے اور دہشت سے پوری طرح بڑھنے پر قادر نہ ہونگے ۱۶۱ یعنی ثواب اعمال میں ان سے ادنیٰ بھی کمی نہ کی جائیگی ۱۶۲ دنیا کی حق کے دیکھنے سے ۱۶۳ نجات کی راہ سے معنی یہ ہیں کہ جو دنیا میں کافر گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہوگا کیونکہ دنیا میں تو بہ مقبول نہیں ہے اور آخرت میں تو بہ مقبول نہیں۔



۱۶۲۹ شان نزول ثقیف کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کر لیں تو ہم آپ کی بیعت کر لیں ایک تو یہ کہ نمازیں چھکیں گے نہیں یعنی رکوع سجدہ نہ کریں گے دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے تیسرے یہ کہ لاکھ پوچھیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھالیں کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاوے لائیں اس کو وصول کر لیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہوا وہ بول کے ٹوٹنے کی بابت تمہاری مرضی اور لات وغری سے فائدہ اٹھانے کی اجازت میں ہرگز نہ دوں گا وہ کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی طرف سے ہمیں ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا ہو تاکہ ہم فخر کر سکیں اس میں اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ اللہ کا حکم ہی ایسا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

۱۶۵۰ معصوم کر کے ۔

۱۶۶۰ کے غلاب ۔

۱۶۷۰ یعنی عرب سے شان نزول

مشرکین نے اتفاق کر کے چاہا کہ سب مل کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سرزمین عرب سے باہر کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد برہنہ آئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (خازن)

۱۶۸۰ اور جلد ہلاک کر دئے جاتے ۔

۱۶۹۰ یعنی جس قوم نے اپنے درمیان سے اپنے رسول کو نکالا ان کے لئے سنت الہی یہی رہی کہ انھیں ہلاک کر دیا ۔

۱۷۰۰ اس میں ظہر سے عشاء تک کی چار نمازیں آگئیں ۔

۱۷۱۰ اس سے نماز فجر اور

اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قرات ایک رکن ہے اور جسے کل تفسیر کیا جائے جیسا کہ قرآن کریم میں نماز کو رکوع و سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ قرات نماز کا رکن ہے ۔

۱۷۲۰ یعنی نماز فجر میں رات کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور دن کے فرشتے بھی آجاتے ہیں

۱۷۳۰ تہجد نماز کے لئے نیند کو چھوڑے یا بعد عشاء سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں نماز تہجد کی حیثیت شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں نماز تہجد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض تھی جمہور کا یہی قول ہے حضور کی امت کے لئے یہ نماز سنت ہے مسئلہ تہجد

کی کم سے کم دو رکعتیں اور متوسط جارا زیادہ آٹھ ہیں اور سنت یہ ہرگز دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں مسئلہ اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کر لے درمیانی تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نصف اخیر افضل ہے مسئلہ جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو اس کے لئے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے (رد المحتار) ۱۷۴۰ اور مقام محمود مقام شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور کی حمد کریں گے اسی پر جمہور ہیں ۱۷۵۰ جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا منصب ہو یا کام بعض مفسرین نے کہا مراد یہ ہرگز مجھے قرآن پڑھنا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور وقت بعثت و کرامت کے ساتھ باہر البعض نے کہا معنی یہ ہیں کہ مجھے اپنی طاعت میں صدق کے ساتھ داخل کر اور اپنی منہاجی سے صدق کے ساتھ خارج فرما اور اس کے معنی میں ایک قول یہ بھی ہے کہ منصب نبوت میں مجھے صدق کے ساتھ داخل کر اور صدق کے ساتھ دنیا سے رخصت کے وقت نبوت کے حقوق واجبہ سے عہدہ برآ کر ایک قول یہ بھی ہے کہ مجھے مدینہ طیبہ میں پسندیدہ داخلہ عنایت کر اور کہہ کر میرا خروج صدق کے ساتھ کر کہ اس سے میرا دل غمگین نہ ہو جو کہ توجہ اس صورت میں صحیح ہو سکتی ہے جبکہ یہ آیت مدنی نہ ہو جیسا کہ علامہ سبکی نے فیصل فرما کر اس آیت کے مدنی ہونے کا قول ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ۱۷۶۰ وہ توت عطا فرما جس سے یہ ہے دشمنوں پر غالب ہوں اور وہ محبت جس سے میں ہر مخالف پر فتح پاؤں اور وہ غلبہ ظاہر جس سے میں میرے دین کو تقویت دوں ۔ یہ اقوال ہمیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکبر کے لئے ورنہ دشمنوں کو محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ۔

۱۷۷۰ اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے ۱۷۸۰

۱۷۹۰

۱۸۰۰

۱۸۱۰

۱۸۲۰

۱۸۳۰

إِلَيْكَ لَتَفْتَرِي عَلَيْنَا غَيْرَهُ وَإِذَا لَا تَأْخُذُكَ خَلِيلًا ۝ وَلَوْ لَا

أَنْ تُبَيِّنَ لَكَ لَقَدْ كُنْتَ تَرْكُنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ۝ إِذَا لَذَقْنَاكَ

ضَعْفَ الْحَيَاةِ وَضَعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۝

وَأِنْ كَادُوا لَيَسْتَفْرِزُونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذَا

لَا يَكْبُتُونَ خَلْفَكَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ

مَنْ رُسُلَنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۝ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ

الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ

مَشْهُودًا ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ

رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا ۝ وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ۝

۱۶۲۹

۱۶۵۰

۱۶۶۰

۱۶۷۰

۱۶۸۰

۱۶۹۰

۱۷۰۰

۱۷۱۰

۱۷۲۰



مسبحن الذی ۱۵

۴۲۱

## بنی اسرائیل ۱۷

اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا ۱۷۷۱ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا ۱۷۷۸

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز **۱۷۹** جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے **۱۸۰** اور اس سے

ظالموں کو ۸۱ القصص ہی بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں ۸۲ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی

مرف دور ہٹ جاتا ہے اور سب کے برائی ہے۔ لونا ایڈر جانا، اور سب کے پییدے پر ہٹ

تہذیب ۱۸۶۹ء کے آثارِ خوب جتنا ہے کہ ان کے نام سے

وَقُلْ قُلُوبُ الرُّوحِ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ

۱۸۷۰ء اور اگر ہم چاہتے تو یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی اُسے لے جاتے وہ ۱۸۸۰ء پھر تم کوئی نہ پاتے کہ

كَلِمَاتٍ عَلَيْهِمْ وَلِيًّا ۖ إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ إِنَّ فَصْلَهُ كَانَ

[illegible]

سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ

پیشکش: ایک نیا کتاب: "گنگا گنگا گنگا" کے نام سے

11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 841. 842. 843. 844. 845. 846.

بودے کہا کہ ان سے میں سوال کرو اگر مینوں کے جواب نہ دیں تو وہ بھی نہیں اور اگر تینوں کا جواب دے دیں جب بھی یہی نہیں اور اگر وہ

معاملہ ابہام میں رکھا جیسا کہ لوہیت میں مبہم رکھا گیا تھا قریش یہ سوال کر کے نام ہوئے اس میں اختلاف ہے کہ سوال حقیقت روح

۱۸۹؎ چھوڑنے کا کیا امت تک اس کو بانی رکھا اور ہر تغیر و تبدل سے محفوظ فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قرآن



کیونکہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قرآن پاک نہ اٹھایا جائے ۱۹۰۹ کہ اس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کو باقی و محفوظ رکھا اور آپ کو تمام نبی آدم کا سردار اور خاتم النبیین کیا اور تمام محمود و عطا فرمایا ۱۹۱۰ بلاغت اور حسن نظم و ترتیب اور علوم غیبیہ معارف اکبریت کی کمال میں شان نزول مشکوکین نے کہا تھا کہ تم جہاں تو اس قرآن کی مثل بنالیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے انکی تکذیب کی کہ خالق کے کلام کے مثل مخلوق کا کلام ہو ہی نہیں سکتا اگر وہ سب باہم مل کر کوشش کریں جب بھی ممکن نہیں کہ اس کلام کے مثل لاسکیں چنانچہ ایسا ہی ہوا تمام کفار عاجز ہوئے اور انھیں رسوائی اٹھانا پڑی اور وہ ایک سطحی قرآن کریم کے مقابل بنا کر پیش نہ کر سکے ۱۹۱۳ اور حق سے منکر ہونا اختیار کیا ۱۹۱۴ شان نزول جب قرآن کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور معجزات و فصاحت نے حجت قائم کر دی اور کفار کے لئے کوئی جائے عذر باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو منافط میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے اور انھوں نے کہہ دیا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے مادی ہے کہ کفار قریش کے سردار کعبہ معظمہ میں جمع ہوئے اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلوایا حضور کو تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ کج گفتگو کر کے آپ سے معاملے کر لیں تاکہ ہم پھر آپ کے حق میں معذور سمجھے جائیں عرب میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی قوم پر وہ شدائد کئے ہوں جو آپ نے کئے ہیں آپ نے ہمارے باپ دادا کو برا کہا ہمارے دین کو عیب لگائے ہمارے دانشمندیوں کو کم عقل ٹھہرا یا معبودوں کی توہین کی جماعت متفرق کر دی کوئی بُرائی اٹھا نہ رکھی اس سے تمہاری غرض کیا ہے اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لئے اتنا مال جمع کر دیں کہ تمہاری قوم میں تم سب سے زیادہ دار ہو جاؤ اگر اعزاز چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنالیں اگر ملک و سلطنت چاہتے ہو تو ہم تمہیں بادشاہ تسلیم کر لیں یہ سب باتیں کرنے ۱۰ کے لئے ہم تیار ہیں اور اگر تمہیں کوئی دماغی بیماری ہو گئی ہے یا کوئی خلش ہو گیا ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اس میں جس قدر خرچ ہوا اٹھائیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں اور میں مال و سلطنت و سرداری کسی چیز کا طلبگار نہیں واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا اور مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ میں تمہیں اس کے ماننے پر اللہ کی رضا اور نعمت آخرت کی

سبقن لکھی ۱۵

ظہیراً ۸۸) وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۱۹۲

اور بے شک ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی ۱۹۲

فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۸۹) وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَجُزَّ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ۹۰) أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيلٍ وَ

تو اکثر آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا ۱۹۳ اور بولے کہ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ بہادو ۱۹۴ یا تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو

عِنَبٍ فَتُفَجَّرَ الْأَنْهَارُ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ۹۱) أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءُ كَمَا

پھر تم اس کے اندر بہتی نہریں رواں کرو یا تم ہم پر آسمان گرا دو جیسا

زَعَمْتُمْ عَلَيْكُمْ كِسْفًا أَوْ تَأْتِي بَالِدًا ۹۲) وَالْمَلِكُ قَبِيلًا ۹۳) أَوْ يَكُونَ

تم نے کہا ہے مگر ٹپے مگر ٹپے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ ۱۹۵ یا تمہارے

لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرٍ أَوْ تَرْقَى فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ بِرُفْقِكَ

لئے طلائی گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے

حَتَّى تُنَزَّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرؤه ۹۴) قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا

جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں تم فرماؤ یا کی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر

بَشَرًا رَسُولًا ۹۵) وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَى

آدمی اللہ کا بھیجا ہوا ۱۹۶ اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا جب ان کے پاس ہدایت آئی

إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا ۹۶) قُلْ لَّوْكَانَ فِي الْأَرْضِ

مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ۱۹۷ تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے

مَلَائِكَةٌ يَّمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا

ہوئے ۱۹۸ چین سے چلتے تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے

بشارت دول اور انکار کرنے پر عذاب الہی کا خوف دلاؤں میں نے تمہیں اپنے رب کا پیام پہنچایا اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمہارے لئے دنیا و آخرت کی خوش نصیبی ہے اور نہ مانو تو میں صبر کروں اور اللہ کے فیصلہ کا انتظار کروں گا اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر آپ ہمارے معروضات کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجئے اور میدان صاف نکال دیجئے اور نہریں جاری کر دیجئے اور تمہارے رب سے پوچھ لیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے اگر وہ کہہ دیں گے تو ہم ان میں سے حضور نے فرمایا میں ان باتوں کے لئے نہیں بھیجا گیا جو پہنچانے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں وہ میں نے پہنچا دیا اگر تم مانو تمہارا نصیب مانو تو میں خدای فیصلہ کا انتظار کروں گا کفار نے کہا پھر آپ اپنے رب سے عرض کر کے ایک فرشتہ بلوایئے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لئے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجئے فرمایا میں اس لئے نہیں بھیجا گیا میں بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اس پر کہنے لگے تو ہم پر آسمان گرا دیکھئے اور بیٹھے ان میں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیں اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مجلس سے اٹھ آئے اور عبد اللہ



رَسُولًا ۱۹۹ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ

۱۹۹ تم فرماؤ اللہ بے گواہ میرے تمہارے درمیان ۲۰۰ بیشک وہ اپنے بندوں کو

خَيْرٌ أَبْصِيرًا ۲۰۱ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضِلْ فَلَنْ

جانتا دیکھتا ہے اور جسے اللہ راہ دے وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے ۲۰۱ تو

تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِهِ ۲۰۲ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى

ان کے لئے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے ۲۰۲ اور ہم انھیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل

وَجُوهَهُمْ عُمِيًّا ۲۰۳ وَبِكَمَا وَصَّيْنَا أُولَئِكَ بِمَا حَبِطَ زُرْنَاهُمْ

۲۰۳ اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور ہم نے ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی بچنے پر ایسی ہی تمہارے او

سَعِيرًا ۲۰۴ ذَلِكَ جَزَاءُ هُمُ بَأْنَهُمْ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَقَالُوا إِذَا كُنَّا

بھڑکائیں گے یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انھوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور بولے کیا جب ہم

عَظَمَاءُ وَرُفَاتَاءُ إِنَّا لَمُبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ۲۰۵ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ

ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا سچ کچھ ہم نے بن کر اٹھائے جائیں گے اور کیا وہ نہیں دیکھتے

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ

کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ۲۰۵ ان لوگوں کی مثل بنا سکتا ہے ۲۰۵

وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَا رَيْبَ فِيهِ ۲۰۶ فَأَبَى الظَّالِمُونَ إِلَّا كُفُورًا ۲۰۷ قُلْ

اور اس نے ان کے لئے ۲۰۶ ایک ميعاد ٹھہرا رکھی ہے جس میں کچھ بے بنیاد تو ظالم نہیں مانتے بے ناشکری کئے ۲۰۷

لَوْ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذْ لَا أَمْسَکْتُمْ خَشْيَةً

تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے ۲۰۸ تو انھیں بھی روک رکھتے اس در سے کہ

الْإِنْفَاقِ ۲۰۹ وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا ۲۱۰ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ

خرچ نہ ہو جائیں اور آدمی بڑا کسبوس ہے اور بیشک ہم نے موسیٰ کو نوروزن نشانیاں دیں

بن امیہ آپ کے ساتھ اٹھا اور آپ سے کہنے لگا خدا کی قسم میں کبھی آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک تم میری طرف سے ایک کلمہ آسمان پر نہ چڑھو اور میری نظروں کے سامنے وہاں سے ایک کتاب اور فرشتوں کی ایک جماعت لے کر نہ آؤ اور خدا کی قسم اگر یہ بھی کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر بھی نہ مانوں گا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اس قدر ضد اور عناد میں ہیں اور ان کی حق دشمنی حد سے گزر گئی ہے تو آپ کو ان کی حالت پر رنج ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۱۹۵ ہمارے سامنے تمہارے صدق کی گواہی دیں۔

۱۹۶ میرا کام اللہ کا پیام پہنچا دینا ہے وہ میں نے پہنچا دیا اب جس قدر معجزات و آیات یقین و اطمینان کے لئے درکار ہیں ان سے بہت زیادہ میرا پروردگار ظاہر فرما چکا حجت ختم ہو گئی اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیات الہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

۱۹۷ رسول کو بشری جانتے رہے اور ان کے منصب نبوت اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مقرر اور معترف نہ ہوئے یہی ان کے کفر کی اصل تھی اور اسی لئے وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے حبیب ان سے۔

۱۹۸ وہی اس میں بستے۔ ۱۹۹ کیونکہ وہ ان کی جس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔

۲۰۰ میرے صدق و ادا کے فرض رسالت اور تمہارے کذب و عداوت پر۔

۲۰۱ اور توفیق نہ دے۔ ۲۰۲ جو انھیں ہدایت کریں

۲۰۳ گھسٹنا ۲۰۴ جیسے وہ دنیا میں حق کے دیکھنے بولنے اور سننے سے اندھے گونگے بہرے بنے رہے ایسے ہی اٹھائے جائیں گے ۲۰۵ ایسے عظیم وسیع وہ ۲۰۶ یہ اس کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ۲۰۷ عذاب کی یا موت و لعن کی ۲۰۸ باوجود دلیل واضح اور حجت قائم ہونے کے ۲۰۹ جن کی کچھ انتہا نہیں۔







۲۲۴ جو اس نے اپنی پہلی کتابوں میں فرمایا تھا کہ نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمائیں گے ۲۲۵ اپنے رب کے حضور حیر و نیاز سے نرم دلی سے ۲۲۶ مسئلہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے ترندی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جو ہم میں نہ جائیگا جو خوف الہی سے روئے۔

۲۲۷ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک شب

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں یا اللہ

یا رحمن فرماتے رہے اور جہل نے سنا تو کہنے لگا

کہ (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں

اللہ اور رحمن کو (معاذ اللہ) اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا اللہ

اور رحمن دو نام ایک ہی معبود برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو۔

۲۲۸ یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس میں کوئی اس کا شریک نہیں ۲۲۹ اور

۲۳۰ یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس سے مقتدی یہ آسانی سن لیں شان نزول رسول کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جب اپنے اصحاب کی امامت فرماتے تو قرات

بلند آواز سے فرماتے مشرکین سنتے تو قرآن پاک کو اور اس کے نازل فرمانے والے کو

اور جن پر نازل ہوا ان سب کو گالیالیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۲۳۱ جیسا کہ سود و نصاریٰ کا گمان ہے جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں۔

۲۳۲ یعنی وہ کمزور نہیں کہ اس کو کسی حمایتی اور مددگار کی حاجت ہو۔

۲۳۳ حدیث شریف میں ہے روز قیامت جنت کی طرف سب سے پہلے وہی لوگ

بلائے جائیں گے جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ بہترین

دعا الحمد للہ ہے اور بہترین ذکر لا اِلهَ اِلَّا اللہ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں لا اِلهَ اِلَّا اللہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

فائدہ اس آیت کا نام آیت العز ہے بنی عبدالمطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْکَبْرِیُّ سُبْحَانَ اللّٰهِ جاتی تھی۔

۱۔ اس سورت کا نام سورہ کہف ہے یہ سورت مکہ ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچ سو ستتر کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حرف ہیں ۲۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۔ یعنی قرآن پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لئے نجات و فلاح کا سبب ہے ۴۔ لفظی معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض وہ کفار کو۔

۵۔ عدل والی کتاب کہ وہ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو

۶۔ نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ

۷۔ دعا الحمد للہ ہے اور بہترین ذکر لا اِلهَ اِلَّا اللہ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

۸۔ فائدہ اس آیت کا نام آیت العز ہے بنی عبدالمطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْکَبْرِیُّ سُبْحَانَ اللّٰهِ جاتی تھی۔

۹۔ اس سورت کا نام سورہ کہف ہے یہ سورت مکہ ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچ سو ستتر کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حرف ہیں ۱۰۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۱۔ یعنی قرآن پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لئے نجات و فلاح کا سبب ہے ۱۲۔ لفظی معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض وہ کفار کو۔

۱۳۔ دعا الحمد للہ ہے اور بہترین ذکر لا اِلهَ اِلَّا اللہ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

۱۴۔ فائدہ اس آیت کا نام آیت العز ہے بنی عبدالمطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْکَبْرِیُّ سُبْحَانَ اللّٰهِ جاتی تھی۔

۱۵۔ اس سورت کا نام سورہ کہف ہے یہ سورت مکہ ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچ سو ستتر کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حرف ہیں ۱۶۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۷۔ یعنی قرآن پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لئے نجات و فلاح کا سبب ہے ۱۸۔ لفظی معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض وہ کفار کو۔

۱۹۔ دعا الحمد للہ ہے اور بہترین ذکر لا اِلهَ اِلَّا اللہ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

۲۰۔ فائدہ اس آیت کا نام آیت العز ہے بنی عبدالمطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْکَبْرِیُّ سُبْحَانَ اللّٰهِ جاتی تھی۔

اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ۝۲۸ وَيَخْرُونَ لِلاَذْقَانِ يَبْكُونَ ۝۲۹

بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا ۲۲۸ اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں ۲۲۹ روتے ہوئے اور

يَزِيدُ هُمْ خَشُوعًا ۝۲۹ قُلْ ادْعُوا اللّٰهَ اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۝۳۰ اَيَّا هَا تَدْعُوْنَ فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا

یہ قرآن ان کے دل کا جھکا ہوا ہے ۲۲۹ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر جو کہہ کر پکارو

تدعو فله الاسماء الحسنی ولا تجهر بصلاتک ولا سب اسی کے اچھے نام ہیں ۲۳۰ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو

تَخَافَتْ بِهَا وَابْتَغَ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝۳۱ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو ۲۳۱ اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ

جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا ۲۳۲ اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ۲۳۳ اور

لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذِّلِّ وَكَبْرُهُ تَكْبِيرًا ۝۳۴

کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں ۲۳۴ اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو ۲۳۵

سُبْحَانَ الَّذِي فِي يَدَيْهِ اَسْمَارُ الْمَشْرِقَيْنِ وَفِي كَفِّهِ زُجَرُ الْبَلَدَيْنِ ۝۳۵

سورت کہنکی ہے اس میں ایک سو اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۳۵ دس آیات اور بارہ رکوع ہیں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری ۳۶ اور اس میں اصلاحی نہ رکھی

عَوَجًا ۝۳۶ قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَاسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

۳۷ عدل والی کتاب کہ وہ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝۳۷ مَا كُنْ فِيْهِ

نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ



۱۸ کفار و خالص جہالت سے بہتان ٹھٹھاتے اور ایسی باطل بات کہتے ہیں وہ یعنی قرآن شریف پر ۱۹ اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی قلب فرمائی گئی کہ آپ ان بے ایمانوں کے ایمان سے محروم رہنے پر اس قدر رنج و غم نہ کیجئے اور اپنی جان پاک کو اس غم سے ہلاکت میں نہ ڈالئے ۲۰ وہ خواہ حیوان ہو یا نبات یا معاون یا انہار ۲۱ اور کون رہا اختیار کرتا اور حرکات و منوعات سے بچتا ہے ۲۲ اور آباد ہونے کے بعد ویران کر دیں گے اور نبات و تجارت وغیرہ جو چیزیں زمین کی تھیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا تو دنیا کی ناپائیدار زینت پر شیفہ نہ ہو ۲۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قیام اس دوا کی کام ہے جس میں اصحاب کھف ہیں آیت میں ان اصحاب کی نسبت فرمایا کہ وہ ۲۴ اپنی کا قیوم سے اپنا ایمان بچانے کیلئے ۲۵ اور ہدایت و نصرت اور رزق و مغفرت اور دشمنوں سے امن عطا فرما اصحاب کھف قوی ترین اقوال یہ کہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر جو خاتر میں ہے ان کے نام یہ ہیں مسکینا یحییٰ مہلوس مینوس سارینوس دونوں کشف مہلوس اور ان کے کئے کا نام قطیر ہے خواص یہ اسماء لکھ کر دروازہ پر لگا دئے جائیں تو مکان جلتے سے محفوظ رہتا ہے ہر بار پڑھ کر دئے جائیں تو چوری نہیں جاتا کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آ جاتا ہے کہیں آگ لگی ہو اور یہ سما کر پڑے جس لکھ کر ڈال دئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے بچے کے رونے باری کے بخار درد سر لمبھیاں خشکی و تری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت عمل کی تیزی قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ اسماء لکھ کر بطریق تعویذ باریوں باندھے جائیں (محل) واقعہ حضرت علی علیہ السلام کے بعد اہل انجیل کی حالت استرو گئی وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے ان میں دیقانوس بادشاہ بڑا جاہل تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوا اس کو قتل کر ڈالا اصحاب کھف شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایماندار لوگ تھے دیقانوس کے جبر و ظلم سے اپنا ایمان بچانے کے لئے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوئے وہاں سو گئے مین سورس سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے بادشاہ کو بت جو سے معلوم ہوا کہ وہ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر جو جائے بھی ان کی سزا ہے عمال حکومت میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا وہ نیک آدمی تھا اس نے ان اصحاب کے نام تعداد پورا و اتوارنگ کی تختی پر کندہ کر کے ان کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دیا یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزائن میں محفوظ کر دی گئی کچھ عرصہ بعد قیاموں ہلاک ہوا زمانے گزرنے سلطنتیں بدلیں تاکہ ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا اس کا نام میدروس تھا جس نے اڑھیس سال حکومت کی پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے کے متنبہ ہو گئے بادشاہ ایک تمام مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گریہ و زاری سے بارگاہ الہی میں دعا کی یا رب کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خلق کو مردوں کے اٹھنے اور قیامت آنے کا یقین مل جائے ہوا سی زبان میں ایک شخص نے اپنی قبروں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرد دی دیوار کرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرنے والے بھاگ گئے اصحاب کھف حکم الہی فرماں و شادال اٹھے چہرے شگفتہ طبیعتیں خوشش زندگی کی تروتازگی موجود ایک نے دوسرے کو سلام کیا نماز کے لئے کھڑے ہو گئے فاع ہو کر یمن سے کہا کہ آپ جانیے و رازار سے کچھ کھانے کو بھی لائے اور یہ بھی لائے کہ دیقانوس کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی نئے نئے لوگ پائے انھیں حضرت علی علیہ السلام

سبخت الذی ۱۵

۴۲۶

۱۸ کھف

ابداً ۱۰ وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۱۱ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ

رہیں گے اور ان کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا ۱۲ اس بارے میں نہ وہ کچھ

عِلْمٌ وَلَا لِبَائِهِمْ كِبَرٌ ۱۳ تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۱۴ ان علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا کو کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے ۱۵

يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۱۶ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ ۱۷ نَفْسِكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ ۱۸ ان لکھ رہے ہیں تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر وہ اس

يَوْمُنَا ۱۹ يَهَذَا الْحَدِيثِ ۲۰ أَسْفًا ۲۱ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً ۲۲ لَهَا ۲۳ لَنَبْلُوَهُمْ ۲۴ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۲۵ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا

بات پر وہ ایمان نہ لائیں غم سے وہ بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ

لَهَا ۲۶ لَنَبْلُوَهُمْ ۲۷ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۲۸ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا ۲۹

اس پر ہے ۳۰ لکھ ان میں کس کے کام بہتر ہیں ۳۱ اور بیشک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم

صَعِيدًا ۳۲ اجْرًا ۳۳ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ ۳۴

اسے پٹ پر میدان کر چھڑ گئے ۳۵ کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ۳۶

كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۳۷ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا

ہماری ایک عجیب نشانی تھی جب ان نوجوانوں نے ۳۸ غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے

إِنَّا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۳۹ وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۴۰ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ

رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے ۴۱ اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر تو ہم نے اس غار

إِذْ أَنهَمُ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۴۲ ثُمَّ بَعَثْنَاَهُمْ لِنَعْلَمَ أَىٰ

میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی برس ٹھیک ۴۳ پھر ہم نے انھیں جگا یا کہ دیکھیں ۴۴ دو گروہوں

الْحَزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۴۵ مَن نَّقْصُ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ

میں کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے ۴۶ ہم ان کا ٹھیک ٹھیک حال تمہیں

۱۵ سبخت الذی ۱۵

۱۵ سبخت الذی ۱۵



کے نام کی قسم کھاتے سنا تعجب ہوا یہ کیا معاملہ ہے کل نو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر کر سکتا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا آج اسلامی علاقہ میں شہر بنہا پر ظاہر ہوں لوگ بے خوف و خطر حضرت کے نام قسم کھاتے ہیں پھر آپ ان بڑی دوکان پر گئے کھانا خریدنے کے لئے اس کو دیکھنا وہی سیکر کارو پیٹا جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہو گیا تھا اور اس کا دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا بازار دارالاول نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آ گیا ہے انھیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے انھوں نے کہا خزانہ کہاں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا ایتنا ہے حاکم نے کہا یہ کسی طرح قابل یقین نہیں اس میں جو سہ موجود ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ کو جو ان میں ہم لوگ پڑھے ہیں ہم نے تو کبھی یہ سکھ دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو سببوں والی ۱۵

الکھف ۱۸

بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْنَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۱۲ وَرَبُّنَا

سنائیں وہ کچھ جو ان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی اور ہم نے ان

عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

کی دھارس بندھائی جب وہ اکھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے ہم

لَنْ نَدْعُو مِنْ دُونِهِ إِلَهًا لَقَدْ قُلْنَا إِذْ أَشْطَطْنَا ۱۴ هُوَ لَا قَوْمَ لَنَا

اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے ایسا ہوتا ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی یہ جو ہماری قوم ہے

اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ ۱۵

اس نے اللہ کے سوا خدا بنا رکھے ہیں کیوں نہیں لاتے ان پر کوئی روشن سند

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۱۶ وَإِذْ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۱۹ اور جب تم ان سے

وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأَوَّا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرُ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ

اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو تھا ارار تمہارے لئے اپنی رحمت

رَحْمَتِهِ وَيُخَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مَرْفَاقًا ۱۷ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا

پھیلادے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنادے گا اور لے محبوب تم سوچ کر دیکھو گے کہ جب

طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقَرَّبُ مِنْهُمْ

نکلتا ہے تو ان کے غار سے دہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف

ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَنْ

کتر جاتا ہے وہ حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں ۱۸ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے

يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضِلِّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا

جسے اللہ راہ دے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھائے والا

دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ حل ہو جائے گا یہ بتاؤ کہ قیاس و حدیث کا کس مال و خیال میں ہے حاکم نے کہا کہ آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں سیکر دوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے آپ نے فرمایا کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہیں چلوں تمہیں ان سے ملا دوں حاکم اور شہر کے عمائد اور ایک خلق کثیر ان کے ہمراہ سر غار پہنچے اصحاب کہف میلنا کے انتظار میں تھے کثیر لوگوں کے آنے کی آواز اور کھٹکے سن کر کچھ کے چیلنا پکڑے گئے اور دیکھا تو وہی فوج ہماری جستجو میں آ رہی ہے اللہ کی حمد اور شکر بجالانے لگے اتنے میں یہ لوگ پہنچے میلینا نے تمام قصہ سنایا ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم حکم الہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے بعد موت زندہ کیے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں حاکم سر غار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی اس تختی میں ان اصحاب کے اسرار و ان کے کتبے کا نام لکھا تھا یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے قیاس و حدیث کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزین ہوئی قیاس و حدیث نے خبردار کر دیا کہ اب اسے انھیں غار میں بند کر دینے کا حکم دیا ہم یہ حال اس لئے لکھتے ہیں کہ جب غار کے غار کھلے تو لوگ حال پر مطلع ہو جائیں یہ لوح برعکس سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد و ثناء بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے عالم

نے اپنے بادشاہ بیدریز کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لے کر حاضر ہوا اور سجدہ شکر ادا کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اصحاب کہف نے بادشاہ سے معاف کیا اور فرمایا ہم تمھیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالیٰ اور میرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن و انس کے شر سے بچائے بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنے خواب گاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروف خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں وفات دی بادشاہ نے سال کے صندوق میں ان کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رعب سے انکی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے بادشاہ نے سر غار مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سرور کا دن معین کیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں (خازن وغیرہ) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عرس کا معمول قدیم سے ہے ۱۹ یعنی انھیں ایسی نیند ملا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کر سکے ۱۶ کہ اصحاب کہف کے ۱۸ قیاس و حدیث کے ساتھ ۱۹ اور اس کے لئے شریک اور اولاد بٹھرائے پھر انھوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا وہ ۲۰ یعنی ان پر تمام ان سایہ دہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گہری انھیں نہیں پہنچتی ۲۱ اور تازہ ہوائیں ان کو پہنچتی ہیں



۲۲ کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں ۲۳ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو ۲۴ جب وہ کروٹ لیتے ہیں وہ بھی کروٹ بدلتا ہے فائدہ تفسیری میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات وَكَلِمَتُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کتے کے ۲ ضررے امن میں رہے۔ ۳ ۲۵ اللہ تعالیٰ نے ایسی سببت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ

سبحن الذی ۱۵

۲۲۸

۱۸ الکھف

مُرْشِدًا ۷ وَتَحْسَبُهُمْ آيَاتًا وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ

نہ پاؤں گئے اور تم انہیں جاگتا سمجھو ۲۲ اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی داہنی

الْيَمِينِ وَذَاتِ الشَّمَالِ وَكَلِمَتُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۸

بائیں کروٹیں بدلتے ہیں ۲۳ اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلانے ہوئے ہر غار کی چوکھٹ پر ۲۴

لَوْ اَطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمَلَّيْتَ مِنْهُمْ رُعبًا ۹

اے سننے والے اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے سببت میں بھر جائے ۲۵

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوْا بَيْنَهُمْ ط قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ

اور یونہی ہم نے ان کو جگایا ۲۶ کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ۲۷ ان میں ایک کہنے والا بولا ۲۸

لَبِثْتُمْ ط قَالُوا الْبَيْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضُ يَوْمٍ ط قَالُوا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا

تم یہاں کتنی دیر رہے۔ کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم ۲۹ دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ چنانچہ

لَبِثْتُمْ ط فابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ

تم غھرے ۳۰ تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر ۳۱ شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کونسا کھانا زیادہ

اَيُّهَا اَرْزٰكِي ط عَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ

تمہارا ۳۲ کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری

بِكُمْ اَحَدًا ۱۰ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعَيِّدُوْكُمْ

اطلاع نہ دے بیشک اگر وہ تمہیں جان لیں گے تو تمہیں پتھر اڑا کر ۳۳ یا اپنے دین ۳۴ میں پھیریں گے

فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْا اِذَا اَبَدًا ۱۱ وَكَذٰلِكَ اَعْتَرٰنَا عَلَيْهِمْ

اور ایسا ہوا تو تمہارا کبھی بھلا نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کر دی

لِيَعْلَمُوْا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا اِذْ

۳۵ کہ لوگ جان لیں ۳۶ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب

ان تک کوئی جانبیں سکتا حضرت معاویہ جنگ روم کے وقت کہف کی طرف گئے تو انہوں نے اصحاب کہف پر داخل ہونا چاہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں منع کیا اور یہ آیت پڑھی پھر ایک جماعت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے داخل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے۔ ۲۶ ایک مدت دراز کے بعد۔

۲۷ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ دیکھ کر ان کا یقین زیادہ ہوا اور وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کر سکتے تھے مکملینا جو ان میں سب سے بڑے اور ان کے سردار ہیں ۲۸ کیونکہ وہ غار میں طلوع آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے تو آفتاب ریب غروب تھا اس سے انہوں نے گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے۔ مسئلہ اس کے خاتمہ ہوا کہ۔

۲۹ اجتہاد جائز اور ظن غلبہ بنا کر قول کرنا درست ہے۔ ۳۰ انہیں یا تو ابہام سے معلوم ہوا کہ مدت دراز گزر چکی یا انہیں کچھ ایسے دلائل و قرائن ملے جیسے کہ بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا جس سے انہوں نے یخیاں کیا کہ عرصہ بہت گزر چکا۔

۳۱ یعنی دیکھنا وہی سکہ کے روئے جو گھر سے لے کر آئے تھے اور سوتے وقت اپنے سر ہاتھ دھوئے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا

کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقہ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہیے کہ بھروسہ اللہ پر رکھے ۳۲ اور اس میں کوئی شبہ حرام نہیں ۳۳ اور بری طرح قتل کریں گے ۳۴ یعنی جبر و ستم سے کفر قتل ۳۵ لوگوں کو دیکھنا ان کے مرنے اور مدت گزرنے کے بعد ۳۶ اور بیداروں کی قوم میں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں انہیں معلوم ہو جائے۔

وَلَا يُشْعِرَنَّ  
بِكُمْ اَحَدًا  
فِيْ مِلَّتِهِمْ  
لِيَعْلَمُوْا اَنَّ  
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ  
وَّاَنَّ السَّاعَةَ  
لَا رَيْبَ فِيْهَا



۴۱ یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں ۳۹ یعنی میدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی ۳۹ جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قریب سے برکت حاصل کریں (مدارک) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے خرافات کے قریب سجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمایا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوامیں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل الشریک خرافات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اسی لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔

۴۲ لغزانی جیسا کہ ان میں سے سید اور عاتق نے کہا۔

۴۱ جو بے جا لے کہہ دی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی

۴۲ اور یہ کہنے والے مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کے قول کو ثابت رکھا کیونکہ انھوں نے جو کچھ کہا وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل کر کے کہا۔

۴۳ کیونکہ جہانوں کی تفصیل اور کائنات ماضیہ و مستقبلہ کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے یا جس کو وہ عطا فرمائے۔

۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں انھیں قلیل میں سے ہوں جن کا آیت میں تشنا فرمایا۔

۴۵ اہل کتاب سے۔

۴۶ اور قرآن میں نازل فرمایا

گئی آپ اتنے ہی پرانے تھے کہ اس

۱۵ اس معاملہ میں یہود کے جہل کا انھما

کرنے کے درپے نہ ہوں۔

۴۷ یعنی اصحاب کھف کے۔

۴۸ یعنی جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے

کہ انشاء اللہ ایسا کروں گا بغیر انشاء اللہ کے

نہ کہے شان نزول اہل مکہ نے رسول کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب اصحاب کھف کا حال

دیکھ کر انھیں فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انشاء اللہ نہیں فرمایا تھا تو کئی روز وہی نہیں

آئی پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

۴۹ یعنی انشاء اللہ تعالیٰ کہنا یا نہ رہے تو

جب یاد آئے کہہ لے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا جب مکمل مجلس میں ہے اس آیت

کی تفسیر میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے

فرمایا معنی میں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آئے ہی ادا کرے (بخاری و مسلم) بعض مفسرین نے فرمایا معنی میں کہ اپنے رب کو یاد کر جب اپنے آپ کو بھول جائے کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذکر کو یاد

میں فنا ہو جائے یہ ذکر وہ ذکر ہو جو کدو بالتمام جمگی مذکور ماند و السلام ۵۵ و اما اصحاب کھف کے بیان اور اس کی خبر نے ۵۶ یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر

دلائل کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے احوال کا بیان اور غیبی علم اور قیامت تک پیش آنے والے حوادث و وقایع کا بیان اور شریعت و احکام و احادیث و اقوال و افعال و غیرہ (خازن و جمل)

۵۲ اور اگر وہ اس صفت میں جھگڑا کریں تو ۵۳ اسی کا فرمان حق ہے نشان نزول نجران کے تھنریوں نے کہا تھا تین سو برس تو ٹھیکہ میں اور لو کی زیادتی کیسی ہے اسکا میں علم نہیں اس پر

یہ آیت کیمرہ نازل ہوئی ۵۴ کوئی ظاہر اور کوئی باطن اس سے چھپا نہیں ۵۵ آسمان اور زمین والوں کا۔

يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُيُوتًا رَّبُّهُمْ

وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے ۵۳ تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ۔ ان کا رہائیں

أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمُ

خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے ۵۴ قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے

مَسْجِدًا ۝ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ

۵۵ اب کہیں گے ۵۶ کردہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا

كَلْبُهُمْ رَجَاءٌ بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَّبِّي

بے دیکھے الاؤ سچا بات ۵۷ اور کچھ کہیں گے سات ہیں ۵۸ اور آٹھواں ان کا کتا تم فرماؤ میرا رب

أَعْلَمُ بِعَدَّتِهِمْ تَأْيِيلُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۚ فَلَئِمَّ فِيهِمُ الْأُمُورُ

ان کی گنتی خوب جانتا ہے ۵۹ انھیں نہیں جانتے مگر ٹھوڑے ۶۰ تو ان کے بارے میں ۶۱ بحث نہ کرو مگر اتنی

ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايٍ إِنِّي

ہی بحث جو ظاہر ہو چکی ۶۲ اور ان کے ۶۳ بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو۔ اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ

فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ

میں کل یہ کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے ۶۴ اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے ۶۵ اور

عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنَّ رَبِّي لِأَقْرَبٍ مِنْ هَذَا ارْشَادًا ۝ وَلِيتَوَّافَىٰ كُفْرُهُمْ

یوں کہو کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس ۶۶ سے نزدیک تر راستی کی راہ دکھائے ۶۷ اور وہ اپنے غارتوں

ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تَسَعًا ۝ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ

تین سو برس ٹھہرے نو اوپر ۶۸ تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے ۶۹

غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعُ مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ

اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب وہ کیا ہی دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے ۷۰ اس کے سوا ان کا ۷۱

فرمایا معنی میں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آئے ہی ادا کرے (بخاری و مسلم) بعض مفسرین نے فرمایا معنی میں کہ اپنے رب کو یاد کر جب اپنے آپ کو بھول جائے کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذکر کو یاد

میں فنا ہو جائے یہ ذکر وہ ذکر ہو جو کدو بالتمام جمگی مذکور ماند و السلام ۵۵ و اما اصحاب کھف کے بیان اور اس کی خبر نے ۵۶ یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر

دلائل کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے احوال کا بیان اور غیبی علم اور قیامت تک پیش آنے والے حوادث و وقایع کا بیان اور شریعت و احکام و احادیث و اقوال و افعال و غیرہ (خازن و جمل)

۵۲ اور اگر وہ اس صفت میں جھگڑا کریں تو ۵۳ اسی کا فرمان حق ہے نشان نزول نجران کے تھنریوں نے کہا تھا تین سو برس تو ٹھیکہ میں اور لو کی زیادتی کیسی ہے اسکا میں علم نہیں اس پر

یہ آیت کیمرہ نازل ہوئی ۵۴ کوئی ظاہر اور کوئی باطن اس سے چھپا نہیں ۵۵ آسمان اور زمین والوں کا۔



۵۶ یعنی قرآن شریف -  
۵۷ اور کسی کو اس کے تبدیل و تغیر کی قدرت نہیں -

۵۸ یعنی اخاص کے ساتھ ہر وقت اللہ کی طاعت میں مشغول رہتے ہیں شان نزول سدران کفار کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں غبارِ اوٹھنے کے ساتھ ٹھٹھے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لے آنے سے خلق کثیر اسلام لے آئے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی -

۵۹ یعنی اس کی توفیق سے اور حق و باطل ظاہر ہو چکا میں تو مسلمانوں کو ان کی غربت کے باعث تمہاری دل جوئی کے لئے اپنی مجلس مبارک سے جدا نہیں کروں گا -

۶۰ انہیں انجام و مال کو سچ لے اور سمجھ لے کر -

۶۱ یعنی کافروں -

۶۲ پیاس کی شدت سے -

۶۳ اللہ کی پناہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ غلیظ پانی ہے روغن زیتون کی لمبھٹ کی طرح نرندی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی بعض مفسرین کا قول ہے کہ وہ پھلایا ہوا رانگ اور پتیل ہے -

۶۴ بلکہ انہیں ان کی نیکیوں کی جزا دیتے ہیں -

مَنْ وَلِيَ وَلَا يُشْرِكْ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۖ وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كُتُبِ رَبِّكَ لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَكِنْ تَجِدُ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۖ

کوئی والی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور تلاوت کرو جو تمہارے رب کی کتاب ۵۶ کتابِ ربِّک لا مبدل لکلماتہ ۵۷ وَلَکِنْ تَجِدُ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۵۸ تمہیں وحی ہوئی اسکی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ۵۹ سوا پناہ نہ پاؤ گے

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدُوَّةِ وَالْعَشِيِّ ۖ وَأَوْبِقْ جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنُکَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ چاہتے ہیں ۶۰ اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگانی کا سادگار چاہو گے

وَلَا تَطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ ۖ اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام

فُرْطًا ۖ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّکُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمَرْ وَمَنْ شَاءَ ۖ حد سے گزر گیا اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے ۶۱ توجو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے

فَلْيُکْفَرْ ۖ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ ۖ وَ ۶۲ اگر وہ ۶۱ بانی کے لئے فریاد کریں تو انکی فریادری ہوگی اس پانی سے کہ جھنج دے ہوئے دھات کی طرح ہو کہ انکے منہ بھون دیگا کیا

سَاءَتْ مُرْتَفَقًا ۖ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ ۶۳ ہی بربینا ۶۲ اور دوزخ کیا ہی بری تھنری جگہ بیشک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کے نیک

مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّتٌ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِہَا ۖ ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ۶۴ ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں ہیں

۶۵



الْأَنْهَارُ يُجَلِّونَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيُكْبَسُونَ ثِيَابًا

وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے ۶۵ اور

خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرْبَابِ نَعْمَ

سبز کپڑے کریم اور قنادیز کے پتیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے ۶۶ کیا

الثَّوَابِ وَحَسُنَتْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ مَثَلًا لِرَجُلَيْنِ جَعَلْنَا

ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ اور ان کے سامنے دو مردوں کا حال بیان کرو ۶۷ کہ ان میں

لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا

ایک کو ۶۸ ہم نے انگوڑوں کے دو باغ دیئے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور ان کے بیچ

بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۖ كُلَّا الْبَحْتَيْنِ أَتَتْهُمَا وَلَمْ تُظْلَمْ مِنْهُ شَيْئًا ۖ

بیچ میں بھیتی رکھی ۶۹ دونوں باغ اپنے پھل لائے اور اس میں کچھ کمی نہ دی ۷۰ اور

فَجَزَا لِحُلُمَاهُمَا نَهْرًا ۖ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ

دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور وہ ۷۱ پھل رکھتا تھا ۷۲ تو اپنے ساتھی ۷۳ سے بولا اور وہ اس سے

أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا ۖ وَأَعَزُّ نَفَرًا ۖ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ

رو بدول کرتا تھا ۷۴ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں ۷۵ اپنے باغ میں گیا ۷۶ اور اپنی

قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا ۖ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ۖ

جان پر ظلم کرتا ہوا ۷۷ بولا مجھے گمان نہیں کہ کبھی فنا ہو اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو ۷۸ اور

لَئِنْ رُدِدْتُ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ۖ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ

اگر میں اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو ضرور اس باغ سے بہتر ملے گی جگہ پاؤں لگاؤ ۷۹ اس کے ساتھی ۸۰

وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ

نے اس سے اٹھ پھیر کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ

۶۵ ہر مٹی کو تین تین کنگن پہنائے جائیں گے

سونے اور چاندی اور موتیوں کے حدیث صحیح میں ہے کہ وضو کا پانی جہاں جہاں پہنچتا ہے وہ تمام اعضا بہشتی زیوروں سے آراستہ کئے جائیں گے۔

۶۶ شاہانہ شان و شکوہ کے ساتھ ہوں گے۔

۶۷ کہ کافر دو میں اس میں غور کر کے اپنا اپنا انجام و مال سمجھیں اور ان دو مردوں کا حال یہ ہے

۶۸ یعنی کافر کو۔

۶۹ یعنی انھیں نہایت بہترین ترتیب کے ساتھ مرتب کیا۔

۷۰ بہار خوب آئی۔

۷۱ باغ والا اس کے علاوہ اور بھی ۷۲ یعنی اموال کثیرہ سونا چاندی وغیرہ ہر قسم کی چیزیں۔

۷۳ ایماندار۔

۷۴ اور اتر کر اور اپنے مال پر فخر کر کے کہنے لگا کہ۔

۷۵ میرا کنبہ قبیلہ بڑا ہے ملازم خدمت کا نوکر چاکر بہت ہیں۔

۷۶ اور مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو قہر لے گیا وہاں اس کو اقتدار ہر طرف لئے پھرا اور ہر ہر چیز دکھائی۔

۷۷ کفر کے ساتھ اور باغ کی زمینست و زیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور۔

۷۸ جیسا کہ تیرا گمان ہے بالفرض ۷۹ کیونکہ دنیا میں بھی میں نے بہترین جگہ پائی ہے

۸۰ مسلمان



۱۵ عقل و بلوغ قوت و طاقت عطا کی اور توبہ سب کچھ پاک کر فرمادیا۔

۸۲ اگر تو باغ دیکھ کر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اس کے تمام محاصل و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے چاہے اس کو آباد رکھے چاہے ویران کرے ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا تو نے ایسا کیوں نہیں کیا۔

۸۳ اس وجہ سے تکبر میں مبتلا تھا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا۔  
۸۴ دنیا میں یا عقبیٰ میں۔  
۸۵ کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان باقی نہ رہے۔

۸۶ نیچے چلا جائے کہ کسی طرح نکالا نہ جاسکے۔  
۸۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا عذاب آیا۔  
۸۸ اور باغ بالکل ویران ہو گیا۔  
۸۹ پشیمانی اور حسرت سے۔  
۹۰ اس حال کو پہونچ کر اس کو مومن کی نصیحت یاد آتی ہے اور اب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے۔

۹۱ فرض شدہ چیز کو واپس کر سکتا۔  
۹۲ اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے۔

۹۳ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
۹۴ کہ اس کی حالت ایسی ہے۔  
۹۵ زمین تروتازہ ہوئی پھر قریب ہی ایسا ہوا۔

ثُمَّ سَوَّيْكَ رَجُلًا ۖ لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَوْلَا

پھر تجھے ٹھیک کر دیا ۱۵ لیکن میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا ہوں اور

اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتِكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِنَّ تَرْنًا

کیوں نہ ہو کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جا چاہے اللہ نہیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا ۱۶ اگر تو مجھے

أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا ۖ فَعَسَىٰ رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنِي خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا تھا ۱۷ تو قریب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے اچھا دے ۱۸

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحُ صَعِيدًا زَلَقًا ۝

اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں اتارے تو وہ پٹ پر میدان ہو کر رہ جائے ۱۹ یا

يُصْبِحُ مَاوُهَا غُورًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ۖ وَأَحِيطَ بِثَمَرِهِ فَاُصْبِحَ

اس کا پانی زمین میں دھنس جائے ۲۰ پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کر سکے ۲۱ اور اس کے پھل گھیر لئے گئے ۲۲

يُقَلِّبُ كَفْيَهُ عَلَىٰ مَا انْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ

تو اپنے ماتھے ملتا رہ گیا ۲۳ اس لاگت پر جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹیٹوں پر گر رہا تھا ۲۴ اور کہتا

يَلَيْتَنِی لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۖ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِتْنَةً يَّتَصَرَّوْنَ مِنْ

ہے اے کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ کے سامنے

دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ۖ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ۖ هُوَ خَيْرٌ

اس کی مدد کرتی نہ وہ بدلہ لینے کے قابل تھا ۲۵ یہاں کھلتا ہے ۲۶ کہ اختیار سچے اللہ کا ہے اس کا ثواب

ثَوَابًا وَخَيْرٌ عِقَابًا ۖ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا كَمَا

سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب بھلا ۲۷ اور ان کے سامنے ۲۸ زندگانی دنیا کی کہاوت بیان کرو ۲۹

أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا

جیسے ایک پانی ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا ۳۰ کہ کسکھی گھاس ہو گیا



۹۶ اور پرانہ کدیں ۹۷ پیدا کرنے پر بھی اور فنا کرنے پر بھی اس آیت میں دنیا کی تری و تازگی اور بچت و شادمانی اور اس کے فنا و ہلاک ہونے کی سبب سے

تمثیل فرمائی گئی کہ جس طرح سبزہ شاداب ہو کر فنا ہو جاتا ہے اور اس کا نام نشاۃ باقی نہیں رہتا یہی حالت دنیا کی حیات بے اعتبار کی ہے اس پر غور و شہید ہونا عقل کا کام نہیں۔

۹۸ راہ قبر و آخرت کے لئے توشہ نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال و اولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور اعمال صالحہ آخرت کی اور اللہ تعالیٰ اپنے بہت سے بندوں کو یہ سب عطا فرماتا ہے

۹۹ باقیات صالحات سے اعمال خیر مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں جیسے کہ بچکا نہ نمازیں اور تسبیح و تحمید حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باقیات صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا صمّا نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں فرمایا اللہ اکبر لا الہ الا اللہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر فرمایا کہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر ابر کی طرح روانہ ہوں گے

۱۰۰ نہ اس پر کوئی پہاڑ ہوگا نہ عمارت نہ درخت

۱۰۱ قبروں سے اور موقف

۱۰۲ حساب میں حاضر کریں گے

۱۰۳ ہر ہر امت کی جماعت

۱۰۴ کی قطاریں علیحدہ علیحدہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔

۱۰۵ زندہ برہنہ تن و برہنہ پا بے زر و مال۔

۱۰۶ جو وعدہ کہ ہم نے زبان انبیاء پر

فرمایا تھا یہ ان سے فرمایا جائے گا جو لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور قیامت قائم ہونے کے منکر تھے ۱۰۷ ہر شخص کا اس کے ہاتھ میں ٹوسن کا داہنے میں کا فر کا

بائیں میں ۱۰۸ اس میں اپنی پدیاں لکھی دیکھ کر ۱۰۹ نہ کسی پر بے جرم غلاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے ۱۱۰ رحمت کا ۱۱۱ اور باوجود مامور ہونے کے اس نے

سجدہ نہ کیا تو اسے بنی آدم۔

تَذَرُوهُ الرِّيمُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۱۰۰ الْبَالُ وَالْبَنُونَ

جسے ہوائیں اڑائیں ۹۶ اور اللہ ہر چیز پر قابو والا ہے ۹۷ مال اور بیٹے

زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَقِيَّةُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے ۹۸ اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ۹۹ انکا ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور

وَخَيْرٌ أَمَلًا ۱۰۱ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَلَا

امید میں سب بھلی اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے ۱۰۱ اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے ۱۰۲ اور ہم

حَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۱۰۳ وَعَرَضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَلَافًا

انھیں اٹھائیں گے ۱۰۳ تو ان میں سے کسی کو چھوڑیں گے اور سب تمہارے رب کے حضور پر باندھے پیش ہوئے گئے ۱۰۴

لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّنْ نَجْعَلَ

بیشک تمہارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا ۱۰۵ ابکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی وعدہ کا وقت

لَكُمْ مَوْعِدًا ۱۰۶ وَوَضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا

نہ رکھیں گے ۱۰۶ اور نامہ اعمال رکھا جائیگا ۱۰۷ تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے

فِيهِ وَيَقُولُونَ يَوْلَيْتَنَا مَا لَ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا

اور ۱۰۸ کہیں گے ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا

كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انھوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم

أَحَدًا ۱۰۹ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ

نہیں کرتا ۱۰۹ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو وہ ۱۱۰ تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے

كَانَ مِنَ الْإِجْنِ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهَا وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ

تو جن سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا ۱۱۱ بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست

فرمایا تھا یہ ان سے فرمایا جائے گا جو لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور قیامت قائم ہونے کے منکر تھے ۱۰۷ ہر شخص کا اس کے ہاتھ میں ٹوسن کا داہنے میں کا فر کا بائیں میں ۱۰۸ اس میں اپنی پدیاں لکھی دیکھ کر ۱۰۹ نہ کسی پر بے جرم غلاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے ۱۱۰ رحمت کا ۱۱۱ اور باوجود مامور ہونے کے اس نے سجدہ نہ کیا تو اسے بنی آدم۔



۱۱۱ اور ان کی اطاعت اختیار کرتے ہو  
۱۱۲ کہ بجائے طاعت آہی بجالانے کے  
طاعت شیطان میں مبتلا ہوئے۔

۱۱۳ معنی یہ ہیں کہ اشیاء کے پیدا کرنے  
میں منفرد اور بیکانہ ہوں نہ میرے کوئی شریک  
عمل نہ کوئی مشیر کار بچہ میرے سوا اور کسی  
کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے۔  
۱۱۴ اللہ تعالیٰ کفار سے۔

۱۱۵ یعنی تہوں اور بت پرستوں کے یا  
اہل ہندی اور اہل ضلال کے۔

۱۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ متوبین جہنم کی ایک  
داہی کا نام ہے۔

۱۱۷ تاکہ تجھیں اور نپند پذیر ہوں۔  
۱۱۸ حضرت ابن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہاں ۱۹

آدمی سے مراد نصر بن حارث ہے اور  
جھگڑے سے اس کا قرآن پاک میں  
جھگڑا کرنا بعض نے کہا ابی بن خلف  
مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ  
تمام کفار مراد ہیں بعض کے نزدیک نیت  
عموم پر ہے اور یہی اصح ہے۔

۱۱۹ یعنی قرآن کریم یا رسول مکرم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات  
مبارک۔

۱۲۰ معنی یہ ہیں کہ ان کے لئے جائے  
عذ نہیں ہے کیونکہ انھیں ایمان و استغفار  
سے کوئی مانع نہیں۔

۱۲۱ یعنی وہ ہلاک جو مقدر ہے اس  
کے بعد۔

۱۲۲ ایمانداروں اطاعت شعاروں  
کے لئے ثواب کی۔

۱۲۳ بے ایمانوں "مانوں کے لئے عذاب کا ۱۲۴ اور رسول کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔

مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ۝ مَا أَشْهَدُ تَهُمُ

بناتے ہو ۱۱۱ اور وہ ہمارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی بُرا بدل ملا ۱۱۲ انہیں نے آسمانوں اور زمین

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُمْ مُتَعَدِّينَ

کو بناتے وقت انھیں سامنے بٹھایا تھا نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میری شان کہ گمراہ کرتے

الْمُضِلِّينَ عَصُدًا ۝ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ

والوں کو بازو بناؤں ۱۱۳ اور جس دن فرمائے گا ۱۱۴ کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ۝ وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ

تو انھیں پکاریں گے وہ انھیں جواب نہ دیں گے اور ہم اُن کے ۱۱۵ درمیان ایک ہلاکت کا میدان کر دیں گے ۱۱۶ اور ہم

النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ وَلَقَدْ

دو رخ کو دیکھیں گے تو یقین کریں گے کہ انھیں اس میں گرتا ہے اور اس سے بھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور بیشک

حَرَفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ

ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح بیان فرمائی ۱۱۷ اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر

شَيْءٍ جَدَلًا ۝ وَمَا مَنَعَهُ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا

جھگڑا لہو ہے ۱۱۸ اور آدمیوں کو کسی چیز نے اس سے روکا کہ ایمان لاتے جب ہدایت ۱۱۹ اُنکے پاس آئی اور اپنے

رَبِّهِمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝

رب سے معافی مانگتے ۱۲۰ اگر یہ ان پر اگلوں کا دستور آئے ۱۲۱ یا ان پر قسم قسم کا عذاب آئے

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ

اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر ۱۲۲ خوشی اور ۱۲۳ ڈر سنانے والے اور جو کافر ہیں وہ

كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آلِهَتَهُمْ

باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں ۱۲۴ کہ اس سے حق کو ہٹاویں اور انھوں نے میری آیتوں کی اور جو ڈر انھیں سنانے



۱۲۵۹ غزب کے ۱۲۵۹ اور پندرہ پندرہ ہزاران پر ایمان نہ لائے ۱۲۵۹ یعنی معصیت اور گناہ اور نافرمانی جو کچھ اس نے کیا ۱۲۵۹ کہ حتی بات نہیں سنتے ۱۲۵۹۔ اُن کے حق میں ہے جو علم آہی میں ایمان سے محروم ہیں ۱۲۵۹ دنیا ہی میں ۱۳۱۰ لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے ہمت دی اور عذاب میں جلدی نہ فرمائی۔  
سیحن الذی ۱۵  
۴۳۵  
۱۳۲۰ یعنی روز قیامت بعثت و حساب  
۱۸

کادن۔  
۱۳۳۳ وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا اور وہ بستیوں ویران ہو گئیں ان بستیوں سے قوم لوط و عاد و ثمود وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں۔  
۱۳۴۹ حتی کو نہ مانا اور کفر اختیار کیا۔  
۱۳۵۰ ابن عمر ابن مہزم صاحب کوزیت و معجزات ظاہرہ۔  
۱۳۶۰ ابن کا نام یوشع ابن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت و صحبت میں رہتے تھے اور آپ سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں۔

۱۳۷۰ بحر فارس و بحر روم جب مشرق میں اور مجمع البحرین و درمنا ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا تھا اس لئے آپ نے وہاں پہنچنے کا غم محسوس کیا اور فرمایا کہ میں اپنی سعی جاری رکھوں گا جب تک کہ وہاں پہنچوں۔  
۱۳۸۰ اگر وہ جگہ دور ہو پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے۔

۱۳۹۰ جہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمہ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے استراحت کی اور مصروف خواب ہو گئے کبھی ہوئی تھی زنبیل میں زندہ ہو گئی اور ٹپ کر دریا میں گری اور اس پر سے پانی کا سدا رک گیا اور ایک مہراب بنی ہوئی حضرت

هٰذَا وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَكَرَ بَابَ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسَىٰ  
گئے تھے ۱۲۵۹ انکی ہنسی نہالی اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اسکے رب کی باتیں نہ لائی جائیں وہ ان سے بڑھ کر ۱۲۵۹ اور اسکے

مَا قَدَّمَتْ يَدَهُ ۖ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمُ أَكِنَّةً ۖ أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي  
ہاتھ جو آگے بچھ چکے ۱۲۵۹ اُسے بھول جائے تم نے انکے دلوں پر غلاف کر دیے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرائی

إِذْ أَنهَمُ وَقَرَأُوا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا ۖ وَإِذْ أَبَدًا ۖ  
اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے ۱۲۵۹

وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَلْ لَهُمْ  
اور تمہارا رب بخشنے والا مہر والا ہے اگر وہ انھیں ۱۳۱۰ انکے کیے پر پکڑتا تو جلد ان پر عذاب بھیجتا

الْعَذَابَ ۖ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَّنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْيلًا ۖ وَتِلْكَ  
۱۳۱۰ بلکہ ان کے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے ۱۳۱۰ جس کے سامنے کوئی پناہ نہ پائیں گے اور یہ

الْقُرَىٰ أَهْلَكَهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۖ وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ۖ وَإِذْ قَالَ  
بستیاں تم نے تباہ کر دیں ۱۳۳۰ جب انھوں نے ظلم کیا ۱۳۳۰ اور تم نے انکی بربادی کا ایک وعدہ رکھا تھا اور یاد کرو

مُوسَىٰ لِفَتْنِهِ ۖ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۖ  
جب موسیٰ ۱۳۵۰ نے اپنے خادم سے کہا ۱۳۵۰ میں باز نہ رہوں گا جب تک کہ میں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملتے ہیں ۱۳۵۰ یا قزوں

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنَهُمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ  
چلا جائوں ۱۳۸۰ پھر جب دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے ۱۳۸۰ اپنی بھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی

سَرَبًا ۖ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتْنِهِ ۖ إِنَّا نَادَيْنَا لَقَيْنَا مِنْ سَفَرِنَا  
سنگیناتی۔ پھر جب وہاں سے گزر گئے ۱۴۰۰ موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک میں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت

هٰذَا انصَبًا ۖ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ  
کا سامنا ہوا ۱۴۱۰ بولا بھلا دیکھئے تو جب تم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بے شک میں بھلی کو بھول گیا

یوشع کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ۱۴۰۰ اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا تو حضرت ۱۴۱۰ تھا کان بھی ہے بھوک کی شدت بھی ہے اور یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تھی منزل مقصود سے آگے بڑھ کر مکان اور بھوک معلوم ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ بھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزل مقصود کی طرف واپس ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ فرمانے پر خادم نے معذرت کی اور



۱۲۲) یعنی مچھلی نے ۱۲۳) مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصول مقصد کی علامت ہے اور جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہوگی ۱۲۴) جو چار وار طے آرام فرما رہا تھا یہ حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام لفظ خضریت میں تین طرح آیا ہے کبیر خا و سکون خا اور یفتح خا و سکون خا اور یفتح خا و کسر خا یہ لقب ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ جہاں پہنچتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں اگر گھاس خشک ہو تو سرسبز ہو جاتی ہے نام آپ کا لیا بن مکان اور کنیت ابو العباس ہے ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں ایک قول یہ ہے کہ آپ شامی ہیں آپ نے دنیا ترک کر کے زہد اختیار فرمایا۔

۱۲۵) اس رحمت سے یا نبوت مادے سے یا ولایت یا علم یا طول حیات آپ ولی توبائین ہیں آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔

۱۲۶) یعنی غیب کا علم مفسرین نے فرمایا علم لدنی وہ ہے جو بندہ کو بطریق الہام حاصل ہو حدیث شریف میں ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علی نبینا وعلیہ السلام کو دیکھا کہ سفید چادر میں لپیٹے ہوئے ہیں تو آپ نے انھیں سلام کیا انھوں نے دریافت کیا کہ تمہاری منزل میں میں سلام کہا فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں انھوں نے کہا کہ نبی سرئیل کے موسیٰ فرمایا کہ جی ہاں بھر۔

۱۲۷) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سکھے اس کے ساتھ توبہ وضع وادب پیش آئے (مدارک) خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب میں۔

۱۲۸) حضرت خضر نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ۹ امور منکرہ و ممنوعہ دیکھیں گے ۱۱ اور انبیاء علیہم السلام سے ممکن ہی ۲۱ نہیں کہ وہ منکرات دیکھ کر صبر کر سکیں پھر حضرت خضر علیہ السلام نے اس ترک صبر کا غدر بھی خود ہی بیان فرمایا اور فرمایا۔

۱۲۹) اور ظاہر میں وہ منکر میں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک عالم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک عالم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا مفسرین و محدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے لئے خاص فرمایا وہ علم باطن و کاشفہ سوار اور اہل کمال کیلئے باعث فضل و خیرانجامہ وارد ہوا ہے کہ صدیق کو نماز وغیرہ اعمال کی بنا پر صحابہ پر فضیلت نہیں بلکہ انکی فضیلت اس چیز سے جو انکے سینوں میں ہے یعنی علم باطن و علم اسرار کیونکہ جو افعال صادر ہونگے وہ حکمت سے ہونگے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں ۱۵۵) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شاکر وادور ستر شد کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبان اعتراض نہ کھولے اور منظر ہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمائیں (مدارک والو السعد) ۱۵۱) اور کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر معاوضہ کے سوار کر لیا ۱۵۲) اور بسولے یا کھڑائی سے اس کا ایک تختہ یا دو تختے اکھاڑ ڈالے لیکن باوجود اس کے پانی کشتی میں نہ آیا ۱۵۳) حضرت خضر نے ۱۵۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ۱۵۵) کیونکہ بھول پر شریعت میں گرفت نہیں۔

وَمَا أَسْنِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝

اور مجھے شیطاں ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کر دوں اور اس نے ۱۲۲) تو سمندر میں اپنی راہ لی اچھا ہے

عَجَبًا ۝ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغُ فَارْتَدَّ عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ۝

موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے ۱۲۳) تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا اتَّبَنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِمَّا لَدُنَّا

تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا ۱۲۴) جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی ۱۲۵) اور اسے اپنا علم

عَلَّمَا ۝ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَ مِنَّمَا عَلَّمْتَ

لدنی عطا کیا ۱۲۶) اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیکیات جو تمہیں تعلیم

رُشْدًا ۝ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا

ہوئی ۱۲۷) کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ۱۲۸) اور اس بات پر کہ تو صبر کر سگے

لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي

جسے آپ کا علم محیط نہیں ۱۲۹) کہا غریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر بناؤ گے اور میں تمہارے حکم

لَكَ أَمْرًا ۝ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ

کے خلاف نہ کرونگا کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا

لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ فَانْطَلَقَا ۝ حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۝ قَالَ

ذکر نہ کروں ۱۵۱) اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے ۱۵۲) اس بندہ نے اسے جبر ڈالا ۱۵۳) موسیٰ

أَخْرَقَهَا لِنُفْرَقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ۝ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ

نے کہا کیا تم نے اسے ایسے چیز کا اسکے سوا نہ کو ڈبا دو بے شک تم نے بُری بات کی ۱۵۴) کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ

إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَ

میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ۱۵۵) کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو ۱۵۶) اور

مفسرین و محدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے لئے خاص فرمایا وہ علم باطن و کاشفہ سوار اور اہل کمال کیلئے باعث فضل و خیرانجامہ وارد ہوا ہے کہ صدیق کو نماز وغیرہ اعمال کی بنا پر صحابہ پر فضیلت نہیں بلکہ انکی فضیلت اس چیز سے جو انکے سینوں میں ہے یعنی علم باطن و علم اسرار کیونکہ جو افعال صادر ہونگے وہ حکمت سے ہونگے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں ۱۵۵) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شاکر وادور ستر شد کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبان اعتراض نہ کھولے اور منظر ہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمائیں (مدارک والو السعد) ۱۵۱) اور کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر معاوضہ کے سوار کر لیا ۱۵۲) اور بسولے یا کھڑائی سے اس کا ایک تختہ یا دو تختے اکھاڑ ڈالے لیکن باوجود اس کے پانی کشتی میں نہ آیا ۱۵۳) حضرت خضر نے ۱۵۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ۱۵۵) کیونکہ بھول پر شریعت میں گرفت نہیں۔



۱۵۶ یعنی کشتی سے اتر کر ایک مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے  
۱۵۷ جوان میں خوبصورت تھا اور حد بلوغ کو نہ پہنچا تھا بعض مغیرین نے کہا جوان تھا اور رہتی کیا کرتا تھا

۱۵۸ جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا۔

۱۵۹ حضرت خضر نے کہ لے ہوئی

۱۶۰ اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔

۱۶۱ حضرت ابن عباس رضی

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں سے مراد انطاکیہ ہے وہاں ان حضرات نے ۱۶۲ اور مینہ بانی پر آمادہ نہ ہوئے حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ وہ بستی بہت بڑی ہے جہاں سہانوں کی مینہ بانی نہ کی جائے

۱۶۳ یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا دست مبارک لگا کر اپنی کمرمت سے ۱۶۴ کیونکہ یہ ہماری توجاہت کا وقت ہے اور بستی والوں نے ہماری کچھ مارات نہیں کی ایسی حالت میں ان کا کام بنانے پر اجرت لینا مناسب تھا اس پر حضرت خضر نے۔

۱۶۵ وقت یا اس مرتبہ کا انکار۔

۱۶۶ اور ان کے اندر جو راز تھے ان کا اظہار کر دوں گا۔

۱۶۷ جو دس بجائی تھے ان میں بائچ تو ابانچ تھے جو کچھ نہیں کر سکتے تھے اور بائچ نہ درست تھے جو۔

۱۶۸ کہ انھیں واپسی میں اس کی طرف گزرا ہوا اس بادشاہ کا نام جلندی تھا کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا۔

لَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۖ فَانْطَلَقَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا الْقِيَاغُلُ فَتَحَهُ لَهُ  
مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو پھر دونوں چلے ۱۵۶ یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا ۱۵۷ اس بندے نے

قَالَ أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ۖ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ۖ ۷۱  
قتل کر دیا موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان ۱۵۸ کے کسی جان کے بدلے قتل کر دی بیشک تم نے بہت بری بات کی

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۖ ۷۲  
کہا ۱۵۹ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے ۱۶۰ کہا اس کے بعد

سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَحِّبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ  
میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بے شک میری طرف سے تمہارا

لَدُنِّي عَذْرًا ۖ ۷۳ فَانْطَلَقَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا آتَىٰ أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا  
عذر پورا ہو چکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ۱۶۱ ان ہمنانوں سے

أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ  
کھانا مانگا انھوں نے انھیں دعوت دینی قبول نہ کی ۱۶۲ پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ اگر جاتی

يَنْقُصَ فَاكْمَامَهُ ۖ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ ۷۴  
ہے اس بندہ نے ۱۶۳ اسے سیدھا کر دیا موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ۱۶۴ کہا یہ ۱۶۵ میری

هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۖ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ  
اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا

عَلَيْهِ صَبْرًا ۖ ۷۵ أَمَّا السَّفِينَةُ ۖ فَكَانَتْ لِمَسْكِينٍ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ  
۱۶۶ وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی ۱۶۷ کہ دریا میں کام کرتے تھے

فَكَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ  
تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا ۱۶۸ کہ ہر نابت کشتی زبردستی



۱۶۹ اور اگر عیبِ اربوئی چھوڑ دیا تو اس لئے میں نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا کہ وہ ان غریبوں کے لئے بچ رہے ۱۷۰ اور وہ اسکی محبت میں دین سے بھر جائیں اور اگر وہ ہوجائیں اور حضرت خضر کا اندیشہ اس سبب سے تھا کہ وہ باعلام آگاہی اس کے حالِ باطن کو جانتے تھے حدیثِ مسلم میں ہے کہ یہ لڑکا کا فریبی پیدا ہوا تھا امام سبکی نے فرمایا کہ حالِ باطن جان کر بچے کو قتل کر دینا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے انھیں اس کی اجازت تھی اگر کوئی ولی کسی بچے کے ایسے حال پر مطلع ہوتا تو اسکو قتل جائز نہیں ہے کتابِ عرائس میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے فرمایا کہ تم نے ستمی جان کو قتل کر دیا تو یہ انھیں گراں گزرا اور انھوں نے اس لڑکے کا کندھا توڑ کر اس کا گوشت خیر اٹوا کر اس کے اندر لکھا ہوا تھا کہ فریہ کبھی اللہ پر ایمان نہ لائے گا (جمل)

۱۸

۳۸

قال العری

غَضَبًا ۱۶۹ وَأَمَّا الْعِلْمُ فَكَانَ أَبُوهُ مُؤْمِنٌ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا

طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۱۷۰ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَ

أَقْرَبَ رَحْمًا ۱۷۱ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ

وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزُهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ

يُبْلِغَهُمَا أَشَدَّهُمَا وَيُخْرِجَهُمَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ ۱۷۲ وَمَا

فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۱۷۳ ذَلِكِ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۱۷۴

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ ذِي الْقُرْنَيْنِ ۱۷۵ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْ ذِكْرٍ ۱۷۶

إِنَّا مَكِّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَاتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۱۷۷ فَاتَّبَعَهُ

سَبَبًا ۱۷۸ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي

عَيْنِ حَمِئَةٍ ۱۷۹ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۱۸۰ قُلْنَا يَا الْقَوْمَنِي إِنَّمَا

بَاءَا ۱۸۱ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۱۸۲ قُلْنَا يَا الْقَوْمَنِي إِنَّمَا

بَاءَا ۱۸۳ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۱۸۴ قُلْنَا يَا الْقَوْمَنِي إِنَّمَا

بَاءَا ۱۸۵ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۱۸۶ قُلْنَا يَا الْقَوْمَنِي إِنَّمَا

بَاءَا ۱۸۷ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۱۸۸ قُلْنَا يَا الْقَوْمَنِي إِنَّمَا

بَاءَا ۱۸۹ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۱۹۰ قُلْنَا يَا الْقَوْمَنِي إِنَّمَا

۱۷۱ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۷۲ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۷۳ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۷۴ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۷۵ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۷۶ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۷۷ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۷۸ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۷۹ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۸۰ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۸۱ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۸۲ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۸۳ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۸۴ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر

۱۸۵ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر



ایمان لانے والے ہیں اور ہر سال زمانہ حج میں ملتے ہیں یہی منقول ہے کہ حضرت خضرؑ نے چند حیات میں غسل فرمایا اور اسکا پانی پیا اور اللہ تعالیٰ اعلم (خازن) ۱۷۹۹۔ ابوہل وغیرہ کفار کے یا ہود طریق  
 امتحان ۱۸۵۸ ذوالقرنین کا نام اسکنہ رہے یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں انھوں نے اسکنہ بنایا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا حضرت خضر علیہ السلام ان کے وزیر اور صاحب  
 لوار تھے دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمران تھے دو ان میں حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہما السلام اور دو کافروں اور بخت نصر اور عنقریب ایک انجوس بادشاہ اور  
 اس امت سے ہوئے ہیں جن کا نام مبارک حضرت امام مہدی ہے انکی حکومت تمام زمین پر ہوگی ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نبی تھے نہ فرشتے  
 قال المر ۱۶

۱۸۵۸۔ انھیں محبوب بنایا۔

۱۸۱۱۔ اس چیز کی خلق کو حاجت ہوئی ہے اور  
 جو کچھ بادشاہوں کو دیار و امصار فتح کرنے اور  
 دشمنوں کے عمارتیں درکار ہوتا ہے وہ سب  
 غنایت کیا۔

۱۸۲۵۔ سبب خبر ہے جو مقصود تک پہنچنے  
 کا ذریعہ ہو خواہ وہ علم ہو یا قدرت تو ذوالقرنین  
 نے جس مقصد کا ارادہ کیا اسی کا سبب اختیار کیا  
 ۱۸۳۵۔ ذوالقرنین نے کتابوں میں دیکھا تھا کہ

اولاد سام میں سے ایک شخص خیمہ حیات سے  
 پانی پئے گا اور اس کو موت نہ آئیگی یہ دیکھ کر وہ  
 خیمہ حیات کی طلب میں مغرب و مشرق کی طرف  
 روانہ ہوئے اور انکے ساتھ حضرت خضر بھی تھے

وہ تو خیمہ حیات تک پہنچ گئے اور انھوں نے  
 پی بھی لیا مگر ذوالقرنین کے مقدس نہ تھا  
 انھوں نے پی یا اس سفر میں جانب مغرب روانہ  
 ہوئے تو جہاں تک آبادی ہے وہ سب منازل

قطع کر ڈالے اور سمت مغرب میں وہاں پہنچے جہاں  
 آبادی کا نام نشان باقی نہ رہا وہاں انھیں آفتاب  
 وقت غروب ایسا نظر آیا گویا کہ وہ سیاہ خیمہ میں  
 ڈوبا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنے والے کو بانی میں

ڈوبتا معلوم ہوتا ہے۔  
 ۱۸۴۵۔ اس خیمہ کے پاس۔

۱۸۵۵۔ جو خشک کر کے ہوئے جانوروں کے کچرے  
 بنے تھے اسکے سوا ان کے بدن پر اور کوئی لباس  
 نہ تھا اور دریائی مردہ جانور کی غذا تھی یہ لوگ  
 کافر تھے۔

۱۸۶۵۔ اور ان میں سے جو اسلام میں داخل ہو  
 اس کو قتل کرے۔

۱۸۷۵۔ اور انھیں احکام شرع کی تعلیم دے اگر وہ

ایمان لائیں ۱۸۸۵۔ یعنی کفر و شرک اختیار کیا ایمان نہ لایا ۱۸۹۵۔ قتل کرینگے یہ تو اسکی دنیوی نرا ہے ۱۹۰۵۔ میں مت میں ۱۹۱۵۔ یعنی جنت ۱۹۲۵۔ اور اسکو ایسی چیزوں کا حکم دیں گے جو آپ  
 پہل ہوں شواہد میں اب ذوالقرنین کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ ۱۹۳۵۔ جانب مشرق میں ۱۹۴۵۔ اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہلا درخت وغیرہ حامل نہ تھی نہ وہاں  
 کوئی عمارت قائم ہو سکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوع آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اسکا کام کاج کرتے تھے ۱۹۵۵۔ فوج لشکرات حرب سامان سلطنت  
 اور بعض مفسرین نے فرمایا سلطنت ملک اری کی قابلیت اور امور مملکت کے سر انجام کی لیاقت ۱۹۶۵۔ مغیرین نے کذلک کے خمی میں یہ بھی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین نے جیسا مغربی قوم کے ساتھ  
 سلوک کیا تھا ایسا ہی اہل مشرق کے ساتھ بھی کیا کیونکہ یہ لوگ بھی انکی طرح کافر تھے تو جوان میں سے ایمان لائے انکے ساتھ احسان کیا اور جو کفر پر مصر رہے انکو تعذیب کی ۱۹۷۵۔ جانب شمال میں (خازن)  
 ۱۹۸۵۔ کیونکہ انکی زبان عجیب غریب تھی ان کے ساتھ اشارہ وغیرہ کی مدد سے برشت بات کی جاسکتی تھی ۱۹۹۵۔ یہ یافت بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فساد کی گروہ میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے

اَنْ تَعَذِّبَ وَاَمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝۱۸۵۸ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

تو انھیں عذاب دے ۱۸۵۸۔ ایمان کے ساتھ بھلائی اختیار کرے ۱۸۷۵۔ عرض کی کہ وہ جس نے ظلم کیا ۱۸۸۵۔

فَسَوْفَ نُعَذِّبُہٗ ثُمَّ یُرِیْدُ اِلٰی رَبِّہٖ فِیْعَذِّبُہٗ عَذَابًا نَّكَرًا ۝۱۸۵۹ وَاَمَّا

اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے ۱۸۵۹۔ پھر اپنے رب کی طرف پھیر جائے گا ۱۸۷۵۔ وہ اسے بری مار دیگا اور جو

مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلْہٗ جَزَاءُ ۙ الْحُسْنٰی ۙ وَسَنَقُولُ لَہٗ

ایمان لایا اور نیک کام کیا تو اس کا بدلہ بھلائی ہے ۱۹۱۵۔ اور عنقریب ہم سے آسان

مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا ۝۱۸۶۰ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبْبًا ۝۱۸۶۱ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ

کام کہیں گے ۱۹۲۵۔ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ۱۹۳۵۔ یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ یَجْعَلْ لَّہُمْ مِنْ دُوْنِہَا سِتْرًا ۝۱۸۶۲

اسے ایسی قوم پر نکلتا پایا جن کے لئے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی ۱۹۴۵۔

کَذٰلِکَ ۙ وَقَدْ اَحْطٰنَا بِمَا لَدَیْہٖ خُبْرًا ۝۱۸۶۳ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبْبًا ۝۱۸۶۴ حَتّٰی

بات یہی ہے اور جو کچھ اس کے پاس تھا ۱۹۵۵۔ سب کو ہمارا علم محیط ہے ۱۹۶۵۔ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ۱۹۷۵۔

اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِہِمَا قَوْمًا لَا یَسْکَدُوْنَ

یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ پہنچا ان سے ادھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم

یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝۱۸۶۵ قَالُوْا اِذَا الْقُرْنٰیْنِ اِنْ یَّاجُوْجَ وَمَآ جُوْجَ

نہوتے تھے ۱۹۸۵۔ انھوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک یا جوج یا جوج ۱۹۹۵۔

مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَہَلْ یَجْعَلُ لَّکَ خُرْجًا عَلٰی اَنْ

زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ مال مقرر کر دیں اس پر کہ آپ ہم میں

تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَہُمْ سَدًّا ۝۱۸۶۶ قَالَ مَا مَکْنٰی فِیْہِ رَبِّیْ خَیْرًا ۙ اَعِیْنُوْنِیْ

اور ان میں ایک دیوار بنادیں ۱۹۹۵۔ کما وہ جس پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہوگا تو میری مدد

۱۸۷۵۔ اور ان میں سے جو اسلام میں داخل ہو اس کو قتل کرے۔

۱۸۸۵۔ اور انھیں احکام شرع کی تعلیم دے اگر وہ

ایمان لائیں ۱۸۹۵۔ یعنی کفر و شرک اختیار کیا ایمان نہ لایا ۱۹۰۵۔ قتل کرینگے یہ تو اسکی دنیوی نرا ہے ۱۹۱۵۔ میں مت میں ۱۹۲۵۔ اور اسکو ایسی چیزوں کا حکم دیں گے جو آپ

پہل ہوں شواہد میں اب ذوالقرنین کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ ۱۹۳۵۔ جانب مشرق میں ۱۹۴۵۔ اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہلا درخت وغیرہ حامل نہ تھی نہ وہاں

کوئی عمارت قائم ہو سکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوع آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اسکا کام کاج کرتے تھے ۱۹۵۵۔ فوج لشکرات حرب سامان سلطنت

اور بعض مفسرین نے فرمایا سلطنت ملک اری کی قابلیت اور امور مملکت کے سر انجام کی لیاقت ۱۹۶۵۔ مغیرین نے کذلک کے خمی میں یہ بھی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین نے جیسا مغربی قوم کے ساتھ

سلوک کیا تھا ایسا ہی اہل مشرق کے ساتھ بھی کیا کیونکہ یہ لوگ بھی انکی طرح کافر تھے تو جوان میں سے ایمان لائے انکے ساتھ احسان کیا اور جو کفر پر مصر رہے انکو تعذیب کی ۱۹۷۵۔ جانب شمال میں (خازن)

۱۹۸۵۔ کیونکہ انکی زبان عجیب غریب تھی ان کے ساتھ اشارہ وغیرہ کی مدد سے برشت بات کی جاسکتی تھی ۱۹۹۵۔ یہ یافت بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فساد کی گروہ میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے



زمین میں فساد کرتے تھے رہیں کے زمانے میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور بنسے سب کھا جاتے تھے کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے آدمیوں کو کھا لیتے تھے درندوں وحشی جانوروں سانپوں بھجوروں تک کو کھا جاتے تھے حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی کہ وہ فساد نہ کرے ہم تک نہ پہنچ سکیں اور ہم ان کے شر و ایذا سے محفوظ رہیں۔ ۲۰۹ یعنی اللہ کے فضل سے میرے پاس مال کثیر اور ہر قسم کا سامان موجود ہے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں ۲۱۰ اور جو کام میں بناؤں وہ انجام دو۔ ۲۱۱ ان لوگوں نے عرض کیا پھر ہمارے متعلق کیا خدمت ہے فرمایا۔

قال المرحوم

۲۲۰

انکھف ۱۸

بِقُوَّةِ اجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۱۹۰ اَتُوْنِي زُبْرًا مُّحْدِثًا حَتّٰی

طاقت سے کرو ۲۱۱ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنا دوں ۲۱۲ میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ ۲۱۳ یہاں تک کہ جب آگ کر دیا

اِذَا سَاوٰی بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰی اِذَا جَعَلَهُ نَارًا ۱۹۱

کہوہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کر دی کہا دھونکو یہاں تک کہ جب آگ کر دیا

قَالَ اَتُوْنِيْ اَفْرِغْ عَلَيْهِ قَطْرًا ۱۹۲ فَمَا اسْتَطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ

کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبہ اونڈیل دوں ۲۱۴ تو یا جوج و ما جوج اس پر نہ چڑھ سکے اور

مَا اسْتَطَاعُوْا لَهُ نَقْبًا ۱۹۳ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَبِّيْ فَاِذَا جَاءَ

نہ اس میں سوراخ کر سکے ۲۱۵ یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے

وَعَدُ رَبِّيْ جَعَلَهُ دَكَّاءً ۱۹۴ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۱۹۵ وَتَرَكْنَا

رب کا وعدہ آئے گا ۲۱۶ اُسے پاش پاش کر دینا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ۲۱۷ اور اس دن ہم

بَعْضُهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوْجٌ فِیْ بَعْضٍ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنَهُمْ

انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریل آویگا اور صور پھونکا جائے گا ۲۱۸ تو ہم سب کو ۲۱۹

جَمْعًا ۱۹۶ وَعَرْضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِیْنَ عَرْضًا ۱۹۷ الَّذِیْنَ

اکٹھا کر لائیں گے۔ اور ہم اس دن جہنم کا فوں کے سامنے لائیں گے ۲۲۰ وہ جن کی

كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِیْ غَطَاٍ۬ عَنْ ذِكْرِیْ وَكَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا تھا ۲۲۱ اور حق بات سُن نہ سکتے تھے

سَمْعًا ۱۹۸ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ

۲۲۲ تو کیا کافریہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو ۲۲۳ میرے سوا

دُوْنِیْ اَوْلِیَاءٍ ۱۹۹ اِنَّا اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِّلْكَافِرِیْنَ نَزْلًا ۱۹۹ قُلْ هَلْ

حمایتی بنا لیں گے ۲۲۴ بیشک ہم نے کافروں کی ممانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم

۲۰۹ اور نبیاد کھود والی جب پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر گھلائے ہوئے تانبے سے جہاں گئے اور لوہے کے تختے اور پتھر

چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھر دیا اور آگ دے دی اس طرح دیوار پہاڑی

بلندی تک اونچی کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی اور پتھر

گھلایا ہوا تانبہ دیوار میں ملا دیا گیا یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا۔

۲۰۹ ذوالقرنین نے کہ۔

۲۱۰ اور یا جوج و ما جوج کے خروج کا وقت آہوئے گا قریب قیامت۔

۲۱۱ حدیث شریف میں ہے کہ یا جوج و ما جوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور

دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں

کوئی کہتا ہے اب چلو باقی کل توڑ لیں گے دوسرے روز جب آتے ہیں تو وہ حکم

ابھی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو

ان میں کہنے والا کہے گا کہ اب چلو باقی دیوار کل توڑ لیں گے انشا اللہ انشا اللہ کہتے

کایہ مگر ہوگا کہ اس دن کی محنت ۱۱

رائیگاں نہ جائے گی اور اگلے ۱۲

دن انہیں دیوار اتنی ٹوٹی ملے گی ۲

جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے اب وہ نکل آئیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے

قتل و غارت کریں گے اور خیموں کا پانی پی جائیں گے جانوروں درختوں کو اور جو

آدمی ہاتھ آئیں گے ان کو کھا جائیں گے

مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہو سکیں گے اللہ تعالیٰ بدعاے حضرت علی علیہ السلام انھیں ہلاک کرے گا اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے ۲۰۸ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا جوج و ما جوج کا نکلنا قرب قیامت کے علامات میں سے ہے ۲۰۹ یعنی تمام خلق کو عذاب و ثواب کے لئے روز قیامت ۲۱۰ کہ اس کو صاف دیکھیں ۲۱۱ اور وہ آیات آئندہ اور قرآن و ہدایت و ایمان اور دلائل قدرت و ایمان سے اٹھنے رہے اور ان میں سے کسی چیز کو وہ نہ دیکھ سکے ۲۱۲ انہی پہنچتی سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے کے باعث ۲۱۳ مثل حضرت علیؓ و حضرت غریو ملائکہ کے ۲۱۴ اور اس سے کچھ نفس پائیں گے یہ گمان فاسد ہے بلکہ وہ بندے ان سے بیزار ہیں اور بیشک ہم ان کے اس شرک پر عذاب کریں گے۔







بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء کو اپنے مثل بشرکتے تھے اور اسی سے گمراہی میں مبتلا ہوئے پھر اس کے بعد ایت یوحنا آئی میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخصوص بالعلم اور مکرم عند اللہ ہونے کا بیان ہے۔  
۲۲۳ اس کا کوئی شریک نہیں۔

قال المرۃ

۴۴۲

مرہ ۱۹

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اٰیٰتِہٖٓ وَرُکُوْعِہٖٓ یٰۤاٰیٰتِہٖٓ سَبْعَۃٌ وَّعِشْرَۃٌ ۝

سورت مہم کی جس میں اٹھارے اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے آیات اور چھ رکوع ہیں  
کھینچ ۱ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدُہٗ زَکْرِیَّا ۝ اِذْ نَادٰی رَبُّہٗ  
یہ مذکور ہے تیسرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اس نے اپنے رب کو

نِدَآءٌ خَفِیًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهْنَ الْعُظْمِ مِیْنِیْ وَاشْتَغَلَ الرَّاسُ

آہستہ پکارا ۲ عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہو گئی ۳ اور سر سے بڑھاپے کا بھجھو کا چھوٹا

شَیْبًا ۝ لَمْ اَكُنْ بِدُعَآءِکَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ

۴ اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا ۵ اور مجھے اپنے بعد اپنے قریب والوں کا

مِنْ وَّرَآءِیْ وَ کَانَتْ اُمْرَآتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا ۝

ڈر ہے ۶ اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے ۷

یَّرِثْنِیْ وَ یَرِثْ مِنْ اِلٰی یَعْقُوْبَ ۝ وَ اجْعَلْہٗ رَبِّ رَضِیًّا ۝ یٰۤاٰیٰتِہٖٓ

وہ میرا جانشین ہو اور اولاد یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب اُسے پسندیدہ کر ۸ اے زکریا

اِنَّا نَبْشِرُکَ بِعِلْمٍ ۝ اِسْمُہٗ یَحْیٰی ۝ لَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝

ہم تجھے خوشی سناتے ہیں اس کا نام یحییٰ ہے اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ یَکُوْنُ لِّیْ عِلْمٌ وَ کَانَتْ اُمْرَآتِیْ عَاقِرًا وَ قَدْ بَلَغْتُ

عرض کی اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہو گا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے کھجھکتی

مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ۝ قَالَ کَذٰلِکَ قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلٰی ہٰیۡنٍ ۝ وَ قَدْ

کی حالت کو پہنچ گیا ۹ فرمایا ایسا ہی ہے ۱۰ تیرے رب نے فرمایا وہ مجھے آسان ہے اور میں نے

خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ ۝ وَ لَمْ تَکْ شَیْئًا ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَۃً ۝

تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا جب تو کچھ بھی نہ تھا ۱۱ عرض کی اے میرے رب مجھے کوئی نشانی دے ۱۲

۲۲۴ شکر اکبر سے بھی بچے اور یا اسے بھی جس کو شکر انصاف کہتے ہیں مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص سورہ کاف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرے اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ و جال سے محفوظ رکھے گا یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورہ کاف کو پڑھے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

۱ سورہ مہم کی یہ ہے اس میں پچھ رکوع اٹھارہ آیتیں سات سو اسی کلمے ہیں۔

۲ کیونکہ انخاریا سے دور اور اخلاص سے معمور ہونا ہے نیز یہ بھی فائدہ تھا کہ پیرانہ سال کی عموں جبکہ سن شریف پچھتر یا ستر برس کا تھا اولاد کا طلب کرنا احتمال رکھتا تھا کہ عوام اس پر طاعت کریں اس لیے بھی اس دعا کا اختتام سبب تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ صنعت پیری کے باعث حضرت کی آواز بھی ضعیف ہو گئی تھی (مدارک خازن)۔

۳ یعنی پیرانہ سال کی صنعت غایت کو پہنچ گیا کہ بڑی چوہناہت مضبوط عضو ہے اس میں کمزوری آگئی تو باقی اعضاء و قوی کا حال محتاج بیان ہی نہیں۔

۴ کہ تمام ہر سفید ہو گیا۔

۵ ہمیشہ تو نے میری دعا قبول کی اور مجھے مستجاب الدعوات کیا۔

۶ چنانچہ وغیرہ کا کہ وہ شرمز لوگ ہیں کہیں میرے بعد دین میں خندا نمازی نہ کریں جیسا کہ بنی اسرائیل سے مشاہدہ میں آچکا ہو ۷ اور میرے علم کا حامل ہو۔ ۸ کہ تو اپنے فضل سے اس کو نبوت عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا ۹ یہ سوال استعجاب نہیں بلکہ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ عطائے فرزند کس طریقہ پر ہو گا کیا دوبارہ جوانی مرحمت ہوگی یا اسی حال میں فرزند عطا کیا جائے گا ۱۰ اتمیں دونوں سے لڑکا پیدا فرمانا منظور ہے ۱۱ تو جو معدوم کے موجود کرنے پر قادر ہے اس سے بڑھاپے میں اولاد عطا فرمانا کیا عجب ۱۲ جس سے مجھے اپنی نبی کے حامل ہونے کی معرفت ہو۔

عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا ۹ یہ سوال استعجاب نہیں بلکہ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ عطائے فرزند کس طریقہ پر ہو گا کیا دوبارہ جوانی مرحمت ہوگی یا اسی حال میں فرزند عطا کیا جائے گا ۱۰ اتمیں دونوں سے لڑکا پیدا فرمانا منظور ہے ۱۱ تو جو معدوم کے موجود کرنے پر قادر ہے اس سے بڑھاپے میں اولاد عطا فرمانا کیا عجب ۱۲ جس سے مجھے اپنی نبی کے حامل ہونے کی معرفت ہو۔



۱۳۔ مجمع سالم ہو کر نہ کسی بیماری کے اور نہ بیمار گونجا ہونے کے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوئے جب اللہ کا ذکر کرنا چاہتے زبان کھل جاتی۔

۱۴۔ جواس کی نمازی جگہ تھی اور لوگ پس محراب انتظار میں تھے کہ آپ ان کے لئے دروازہ کھولیں تو وہ داخل ہوں اور نماز پڑھیں جب حضرت زکریا علیہ السلام باہر آئے تو آپ کا رنگ بدلا مواتھا گفتگو نہیں فرما سکتے تھے یہ حال دیکھ کر لوگوں نے دریافت کیا کیا حال ہے۔

۱۵۔ اور حسب عادت فجر وعصر کی غازیں ادا کرتے رہو اب حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے کلام نہ کر سکنے سے جان لیا کہ آپ کی بیوی صاحبہ حاملہ ہو گئیں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت سے دو سال بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔

۱۶۔ یعنی تورات کو۔

۱۷۔ جبکہ آپ کی عمر نہ بیسین سال کی تھی اس وقت میں اللہ

تبارک و تعالیٰ نے آپ کو عقل کامل عطا فرمائی

اور آپ کی طرف وحی کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول ہے اور تنخی

سی میں ہمیں فہم و فراست اور کمال عقل و دانش خوارش عادات میں سے ہے اور جب

بکرہ تعالیٰ یہ حاصل ہو تو اس حال میں نبوت ملنا کچھ بھی بعید نہیں لہذا اس آیت میں علم

نبوت مراد ہے یہی قول صحیح ہے بعض مفسرین نے اس سے حکمت یعنی فہم تورات اور فقہ فی الدین

بھی مراد لی ہے (خازن و ہارک کبیر) منقول ہے کہ اس کم سنہ کے زمانہ میں بچوں

نے آپ کو کھیل کے لئے بلایا تو آپ نے فرمایا لا للعب خلقتنا ہم

کھیل کے لئے پیدا نہیں کئے گئے۔ ۱۸۔ عطا کی اور ان کے دل میں رقت و رحمت رکھی کہ لوگوں پر مہربانی کریں۔

۱۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے یہاں طاعت و اخلاص مراد ہے ۲۰۔ اور آپ خوف الہی سے بہت گریہ و زاری کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے خنسا مبارک برائے بول

سے نشان بن گئے تھے ۲۱۔ یعنی آپ نہایت متواضع اور خلیق تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطیع ۲۲۔ کہ تینوں دن بہت اندیشہ ناک میں کیونکہ انیس آدمی وہ دیکھتا ہوں جو اس سے پہلے اس نے نہیں دیکھا

اس لئے ان تینوں موقعوں پر امن و سلامتی عطا کی ۲۳۔ یعنی اے سید نبیا و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاتل کریم میں حضرت مریم کا واقعہ دیکھ کر ان لوگوں کو سنائے تاکہ انھیں اس کا حال معلوم ہو ۲۴۔ اپنے مکان میں بابت المقدس کی شرعی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لئے خلوت میں بیٹھیں ۲۵۔ یعنی اپنے اور گھر والوں کے درمیان ۲۶۔ جبریل علیہ السلام ۲۷۔ یہی منظور آگاہی ہے کہ تمہیں بغیر مرد کے چھوئے ہی لو کا غایت فرمائے۔

قَالَ اَيْنَاكَ اَلَا تُكَلِّمُ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝ فُخْرِجَ عَلَى قَوْمِهِ

فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہو کر ۱۳۔ تو اپنی قوم پر مسجد سے

مِنَ الْمُحَرَّابِ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝ يٰحَبِيبِي

باہر آیا ۱۴۔ تو انھیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو ۱۵۔ اے یحییٰ

خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا

کتاب ۱۶۔ مضبوط تمام اور ہم نے اُسے بچپن ہی میں نبوت دی ۱۷۔ اور اپنی طرف سے مہربانی ۱۸۔ اور

وَزَكَاةً ۖ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالَدَيْهِ ۖ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَ

سنتورانی ۱۹۔ اور کمال ڈر و الاحتاف ۲۰۔ اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا زبردست و نافرمان نہ تھا ۲۱۔ اور

سَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ وَاذْكُرْ

سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن مردہ اٹھایا جائے گا ۲۲۔ اور کتاب

فِي الْكِتَابِ مَرِيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ

میں مریم کو یاد کرو ۲۳۔ جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی ۲۴۔ تو ان سے ادھر

مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا ۖ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

۲۵۔ ایک پردہ کر لیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا ۲۶۔ وہ اسکے سامنے ایک مندرست آدمی کے

سَوِيًّا ۝ قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَتْ اِنَّمَا

روپ میں ظاہر ہوا۔ بولی میں تجھ سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے بولایں تیے

اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكَ ۖ لَآ هَبَ لَكَ عَلِمًا ۖ زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنۡیْ یَّکُوْنُ لِّیْ عِلْمٌ

رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹھا دوں بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو

وَلَمْ یَمَسِّنِیْ بَشَرًا لَّمْ اَلۡکُبۡغِیًّا ۝ قَالَ کَذٰلِکَ قَالَ رَبُّکَ ۚ هُوَ

کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں ۲۷۔ کہا یونہی ہے ۲۸۔ تیرے رب نے فرمایا ہو کہ یہ

۱۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے یہاں طاعت و اخلاص مراد ہے ۲۰۔ اور آپ خوف الہی سے بہت گریہ و زاری کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے خنسا مبارک برائے بول

سے نشان بن گئے تھے ۲۱۔ یعنی آپ نہایت متواضع اور خلیق تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطیع ۲۲۔ کہ تینوں دن بہت اندیشہ ناک میں کیونکہ انیس آدمی وہ دیکھتا ہوں جو اس سے پہلے اس نے نہیں دیکھا

اس لئے ان تینوں موقعوں پر امن و سلامتی عطا کی ۲۳۔ یعنی اے سید نبیا و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاتل کریم میں حضرت مریم کا واقعہ دیکھ کر ان لوگوں کو سنائے تاکہ انھیں اس کا حال معلوم ہو ۲۴۔ اپنے مکان میں بابت المقدس کی شرعی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لئے خلوت میں بیٹھیں ۲۵۔ یعنی اپنے اور گھر والوں کے درمیان ۲۶۔ جبریل علیہ السلام ۲۷۔ یہی منظور آگاہی ہے کہ تمہیں بغیر مرد کے چھوئے ہی لو کا غایت فرمائے۔



۲۸ یعنی بغیر باپ کے بیٹا دنیا ۲۹ اور اپنی قدرت کی برہان ۳۰ ان کے لئے جو اس کے دین کا اتباع کریں اس پر ایمان لائیں ۳۱ علم آہی میں اب رہدوست ہے نہ بدل سکتا ہے جب حضرت مریم کو اطمینان ہو گیا اور ان کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبریل نے ان کے گرجان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں کیا اور وہ بقدرت الہی فی الحال حاملہ ہو گئیں اس وقت حضرت مریم کی عمر تیرہ سال یا دس سال کی تھی ۳۲ اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیت لحم تھی وہاں کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ ان کا چچا زاد بھائی یوسف نجار ہے جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا اس کو جب معلوم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب جانتا تھا کہ ان پر تہمت لگے تو ان کی عبادت و تقویٰ اور ہر وقت کا حاضر رہنا کسی وقت غائب نہ ہونا یاد رکھ کے خلوت میں ہو جاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تھا تو انکو بری جھنسا مشکل معلوم ہوتا تھا بالآخر اس نے حضرت مریم سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیجئے کہ میں کہہ کر دوں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو تو میں نے کہا کہ اے مریم مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم اور درخت بغیر باریش کے اور بغیر باپ کے ہو سکتا ہے حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بغیر تخم کی بیداری اور درخت اپنی قدرت سے بغیر باریش کے اگائے کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بانی کی مگر بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں یوسف نے کہا میں یہ تو نہیں کہتا بیشک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ ہر شے قادر ہے جسے کن فرمائے وہ ہو جاتی ہے حضرت مریم نے کہا کہ کیسا مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر باپ کے پیدا کیا حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہو گیا اور حضرت مریم حمل کے سبب ضعیف ہو گئیں یحییٰ اسلئے وہ خدمت مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو امام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ ہو جائیں اس لئے وہ بیت لحم میں چلی گئیں۔

۳۳ جس کا درخت جھک میں خشک ہو گیا تھا وقت تیز سردی کا تھا آپ اس درخت کی چڑیاں آئیں تاکہ اس سے میک لگائیں اور ضعیف کے اندیشہ سے۔

عَلَىٰ هَيْنَ ۖ وَلَنَجْعَلَ لَآيَةٍ لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّمَّا وَكَانَ أَمْرًا

۲۸ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ تم اسے لوگوں کے واسطے نشانی ۲۹ کوں اور اپنی طرف سے ایک رحمت ۳۰ اور یہ کام

مَقْضِيًّا ۚ فَحَمَلَتْهُ ۖ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَّانًا قَصِيًّا ۚ ۳۱

تھم چکا ہے ۳۲ اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی ۳۳ پھر اسے جتنے کا

الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ ۖ قَالَتْ يَلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا

درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا ۳۴ بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی

وَكُنْتُ نَسِيًّا مِّنْ سَيِّئَاتِي ۚ ۳۵ فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَا تَحْزَنِي ۚ قَدْ جَعَلَ

اور بھولی بسری ہو جاتی تو اُسے ۳۶ اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا ۳۷ بیشک میرے

رَبُّكَ تَحْتِكَ سَرِيًّا ۚ ۳۸ وَهٰذَا إِلَيْكَ جِذْعُ النَّخْلَةِ ۖ تُسْقِطُ عَلَيْهِ

رب تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہو ۳۹ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی بکی کھجوریں گریں گی

رُطْبًا جَنِيًّا ۚ ۴۰ فَكُلْ وَاشْرَبِي ۖ وَقَرِّي ۖ عَيْنًا ۖ فَاِمَّا تَرَيْنَ مِنْ

۴۱ تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ۴۲ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے

الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي ۖ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ

۴۳ تو کہہ دینا میں نے آج رمضان کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی

الْيَوْمَ اَنْسِيًّا ۚ ۴۴ فَاتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُ ۚ ۴۵ قَالُوْا اَيَرِمُّ لَقَدْ جِئْتِ

سے بات نہ کرونگی ۴۶ تو اسے گود میں لے اپنی قوم کے پاس آئی ۴۷ بولے اے مریم بیشک تو نے بہت بُری

شَيْءًا فَرِيًّا ۚ ۴۸ يٰۤاَخْتَ هٰرُونَ مَا كَانَ اَبُوْكَ اَمْرًا سَوْءًا ۚ وَمَا كَانَتْ

بات کی اے ہارون کی بہن ۴۹ تیرا باپ ۵۰ بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں

اُمُّكَ بَغِيًّا ۚ ۵۱ فَاسْأَرْتُ اِلَيْهٖ ۚ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَدِ

۵۲ بدکار اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا ۵۳ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اُس سے جو بالے میں

۵۴

۳۴ جبریل نے وادی کے نشیب سے ۳۵ اپنی تنہائی کا اور کھلنے پینے کی کوئی چیز موجود نہ ہونے کا اور لوگوں کی بدگوئی کرنے کا ۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا حضرت جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آپ شیرس کا ایک چشمہ جاری ہو گیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہو گیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ ہو گئے اور حضرت مریم سے کہا گیا۔ ۳۷ جو زہر کے لئے بہترین غذا ہیں ۳۸ اپنے فرزند یحییٰ سے ۳۹ کہ کچھ سے بچے کو دریافت کرتا ہے ۴۰ پہلے زمانہ میں بولنے اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے ہماری شریعت میں جب رہنے کا روزہ منسوخ ہو گیا حضرت مریم کو سکوت کی نذر ماننے کا اس لئے حکم دیا گیا تاکہ کلام حضرت عیسیٰ فرمائیں اور ان کا کلام حجت تو یہ ہو جس سے تہمت زائل ہو جائے اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے مسئلہ سفید کے جواب میں سکوت و اعراض چاہئے ہے جواب جاہلان باشد نحو شی مسئلہ کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا اولیٰ ہے حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کرونگی ۵۱ جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ انکی گود میں بچہ ہے تو روئے اور انگلیں ہونے کیونکہ وہ صاحبین کے گھرانے کے لوگ تھے اور



۴۲ اور ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں اور نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقویٰ اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کے لئے ان لوگوں نے حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا یا حضرت ہارون برادر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی طرف نسبت کی باوجود کہ انکا زمانہ بہت بعد تھا اور ہزار برس کا عرصہ ہو چکا تھا مگر چونکہ یہ انکی نسل سے تھیں اسلئے ہارون کی بہن کہنا یا جیسا کہ عربوں کا محاورہ ہے کہ وہ کسی کو یا خاتمیت کہتے ہیں ۴۳ یعنی عمران ۲۴۹ حصہ ۲۵۵ کہ جو کچھ کہنا ہے خود ان سے کہو اس پر قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور ۴۶ لفظوں کے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے باپس ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے کلام شروع کیا۔  
 ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۴۶ پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تاکہ کوئی انھیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تبارک و تعالیٰ پر لگتی تھی اسلئے منصب رسالت کا اقتضا یہی تھا کہ والدہ کی برات بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو رفع فرمادیں جو اللہ تعالیٰ کے جناب پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہوگی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس مرتبہ غظیہ کے ساتھ جس بندے کو نوازتا ہے بالیقین اس کی ولادت اور اسکی مرثیت نہایت پاک و طاہر ہے۔

۴۷ کتاب سے انجیل مراد ہے حسن کا قول ہے کہ آپ بطریق والدہ ہی میں تھے کہ ایک کو نبوت کا الہام فرما دیا گیا تھا اور پاتے میں تھے جب آپ کو نبوت عطا کر دی گئی اور اس حالت میں آپکا کلام فرمایا آپ کا معجزہ ہے بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب کی ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی۔

۴۹ یعنی لوگوں کے لئے نفع ہو جائے والا اور خبر کی تعلیم دینے والا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کی دعوت دینے والا۔

۵۱ جو حضرت یحییٰ پر ہوئی۔

۵۲ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی برات و طہارت کا یقین ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انسا فرما کر خاموش ہو گئے اور اس کے بعد کلام کیا جب تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں بچے

بولنے لگتے ہیں (خانان) ۵۳ کہ یہود تو انھیں ساحر کذاب کہتے ہیں (معاذ اللہ) اور نصاریٰ انھیں خدا اور خدا کا بیٹا اور زمین میں کا مبرا کہتے ہیں لَعَلَّی اللّٰهُ عَمَّا یَقُولُوْنَ عَلُوًّا اَکْبَرًا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی تنزیہ بیان فرماتا ہے ۵۴ اس سے ۵۵ اور اس کے سوا کوئی رب نہیں ۵۶ اور حضرت عیسیٰ کے باب میں نصاریٰ کے کئی فرقے ہو گئے ایک یعقوبہ ایک مسطور یہ ایک ملکانیہ یعقوبہ کہتا تھا کہ وہ اللہ ہے زمین پر اتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا مسطور کا قول ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جب تک جاہائے زمین پر رکھا پھرا تھا لیا اور فریاد فرماتا کہ وہ اللہ کے بندے میں مخلوق میں ہی ہیں یہ یسوع تھا (مدارک) ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

صَبِيًّا ۱۰ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اَتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۱۱  
 بچہ ہے ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰  
 وَجَعَلَنِیْ مُبْرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَاَوْصَلَنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّکٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۱۲ وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلَنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۱۳ وَالسَّلَامُ  
 اور اس نے مجھے مبارک کیا ۱۴ میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ۱۵  
 جَب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرے گا ۱۶ اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا ۱۷ اور وہی سلامتی  
 عَلٰی یَوْمٍ وُلِدْتُ وَ یَوْمٍ اَمُوتُ وَ یَوْمٍ اُبْعَثُ حَیًّا ۱۴ ذٰلِکَ عِیْسٰی  
 مجھ پر ۱۵ جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں ۱۶ یہ ہے عیسیٰ  
 اِبْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ ۱۵ مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَہٗ اِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُولُ لَہٗ کُنْ فِیکُوْنُ ۱۶ وَاِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ فَاعْبُدُوْہٗ هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِیْمٌ ۱۷  
 وہ نور ہو جاتا ہے اور عیسیٰ نے کہا بیشک اللہ رب ہے میرا اور تمہارا ۱۸ تو اسکی بندگی کرو یہ راہ سیدھی ہے  
 فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِهِمْ فَوَیْلٌ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ مَّشْہِدِ  
 پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں ۱۹ تو خرابی ہے کافروں کے لئے ایک بڑے دن کی  
 یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۲۰ اَسْمِعْہُمْ وَاَبْصِرْ یَوْمَ یَاْتُوْنَ اِلَکَ النَّاسُ  
 حاضری سے ۲۱ کتنا سنیں گے اور کتنا دیکھیں گے جس دن ہمارے پاس حاضر ہوں گے ۲۲ مگر آج ظالم  
 الْیَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۲۱ وَاَنْذَرَهُمْ یَوْمَ الْحُسْرٰۃِ اِذْ قُضِیَ  
 کھلی گمراہی میں ہیں ۲۲ اور انھیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا ۲۳ جب کام



۶۱۔ اور جنت والے جنت میں اور دوزخ والے  
دوزخ میں پہنچیں گے ایسا سخت دن  
دیش ہے۔

۶۲۔ اور اس دن کے لئے کچھ فکر نہیں  
کرتے۔

۶۳۔ یعنی سب فنا ہو جائیں گے  
ہم ہی باقی رہیں گے۔

۶۴۔ ہم انھیں ان کے اعمال کی جزا  
دیں گے۔

۶۵۔ یعنی قرآن میں۔

۶۶۔ یعنی کثیر الصدق بعض مفسرین نے  
کہا کہ صدیق کے معنی ہیں کثیر التصدیق جو  
اللہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیت اور اس کے  
انبیاء اور اس کے رسولوں کی اور مرنے کے  
بعد اٹھنے کی تصدیق کرے اور احکام الہیہ  
بجالائے۔

۶۷۔ یعنی آرزت پرست سے۔

۶۸۔ یعنی عبادت معبود کی غایت تعظیم سے  
اس کا وہی سختی ہو سکتا ہے جو صاحبِ ولایت  
کمال اور ولی نعم ہونے کی وجہ سے غلو  
مدعا یہ ہے کہ اللہ واحد لا شریک لہ کے سوا کوئی  
مستحق عبادت نہیں۔

۶۹۔ میرے رب کی طرف سے معرفت الہی کا  
وہ میرا دین قبول کرے۔

۷۰۔ جس سے تو قرب الہی کی منزل مقصود  
تک پہنچ سکے۔

۷۱۔ اور اس کی فرماں برداری کر کے  
کفر و شرک میں مبتلا نہ ہو۔

۷۲۔ اور لعنت و عذاب میں اس کا ساقی ہو  
اس نصیحت لطف آمیز اور ہدایت دہندہ سے  
آزاد نفع نہ اٹھایا اور اس کے جواب میں

۷۳۔ بتوں کی مخالفت اور ان کو برا کہنے اور

ان کے عیوب بیان کرنے سے ۷۴۔ تاکہ میرے ہاتھ اور زبان سے امن میں رہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۷۵۔ یہ سلام متارکت تھا ۷۶۔ کہ وہ تجھے توفیق توبہ و ایمان دے کر تیری مغفرت کرے  
۷۷۔ شہر بابل سے شام کی طرف ہجرت کر کے۔

الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

ہو دیکے گا ۶۱۔ اور وہ غفلت میں ہیں ۶۲۔ اور نہیں مانتے

بلے شک زمین اور جو کچھ اس پر

الْأَرْضِ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ۝ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ

ہے سب کے وارث ہم ہونگے ۶۳۔ اور وہ ہماری ہی طرف پھرتے ۶۴۔ اور کتاب میں ۶۵۔ ابراہیم کو

إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِي يَأْتِ لِمَ تَعْبُدُ

یاد کرو ۶۶۔ وہ صدیق ۶۷۔ تھا (نبی) غیب کی خبریں بتانا جب اپنے باپ سے بولا ۶۸۔ لے

مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ۝ يَأْتِ لِمَ تَعْبُدُ

میرے باپ کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے ۶۹۔ لے میرے باپ بیشک میرے

جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝

پاس ۷۰۔ وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آؤ ۷۱۔ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں ۷۲۔ لے

يَأْتِ لِمَ تَعْبُدُ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا ۝

اے میرے باپ شیطان کا بندہ نہ بن ۷۳۔ بیشک شیطان رحمن کا نافرمان ہے

يَأْتِ لِمَ أَخَافُ أَنْ يَسْكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ

اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمن کا کوئی عذاب پہنچے تو تو شیطان کا

لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۝ قَالَ أَرَأَيْتَ أَنْتَ عَنْ الْهَيْئِ يَأْبُرْهِمُ لَئِنْ

رفیق ہو جائے ۷۴۔ بولا کیا تو میرے خداؤں سے منہ پھیرتا ہے اے ابراہیم بیشک

لَمْ تَنْتَ لَأَرْجُمَكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ

اگر تو ۷۵۔ باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر اڑاؤں گا اور مجھ سے نماز دراز تک بے علاوہ ہو جاؤ ۷۶۔ کہا بس تجھے سلام ہو ۷۷۔

لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝ وَأَعْتَزُّ لَكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ

قرب ہے کہ میں تیرے لئے اپنے رب معافی مانگوں گا ۷۸۔ بیشک تجھ پر مہربان ہوا میں ایک کلمہ ہو جاؤں گا ۷۹۔ تم سے



۹۹ جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھ پر احسان فرمائے ۱۰۰ میں تمہیں ہر کہ جسے تمہوں کی پوجا کر کے بد نصیب ہوئے خدا کے رستار کے لئے یہ بات نہیں اسکی زندگی کرنے والا شفیق و مہربان نہیں ہوتا ۱۰۱ ارض مقدسہ کی طرف ہجرت کر کے ۱۰۲ فرزند ۱۰۳ فرزند کے فرزند یعنی پوتے فائدہ ۱۰۴ اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عشر شریف آتی دراز ہوئی کہ آپ نے اپنے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دکھایا اس میں یہ بتایا گیا کہ اللہ کے لئے ہجرت کرنے اور اپنے گھبراہ کو چھوڑنے کی یہ خبر اٹھی کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور پوتے عطا فرمائے ۱۰۵ کہ اموال و اولاد بکثرت عنایت کئے ۱۰۶ کہ ہر دین والے مسلمان مولیٰ خواہ یہودی خود انصافی سب انکی شاکر تھے جس اور غنائوں میں ان پر اولاد کی آل پر درود پڑھا جا رہا ہے ۱۰۷ طور ایک بہادر کا نام ہے جو مصر و مدین کے درمیان ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدین سے آتے ہوئے طور کی اس جانب سے ۱۰۸ مدینہ ۱۹

دُونِ اللّٰهِ وَاَدْعُوا رَبِّي عَسَىٰ اَلَّا اَكُوْنَ بِدُعَايِ رَبِّي شَقِيًّا ۝۱۰

اور ان سب جنکو اللہ کے سوا پوجتے ہو اور اپنے رب کو پوجنا ۱۰۹ کہ جسے تمہیں اپنے رب کی زندگی سے بد بخت نہ ہوں ۱۱۰

فَلَمَّا اعْتَزَلْتَهُمْ وَامَّا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهُ اسْحٰقَ

پھر جب ان سے اور اللہ کے سوا ان کے معبودوں سے کنارہ کر گیا ۱۱۱ ہم نے اسے اسحق ۱۱۲ اور

وَيَعْقُوْبَ ۙ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۙ وَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَّحْمَتِنَا وَ

یعقوب ۱۱۳ عطا کئے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتا دی (نبی) کیا اور ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی ۱۱۴ اور

جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۙ وَادْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوسٰى

ان کے لئے سچی بلند ناموری رکھی ۱۱۵ اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلِصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۙ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ

بیشک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا ۱۱۶ اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب

الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۙ وَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَا اَخَاهُ

سے مدد فرمائی ۱۱۷ اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا ۱۱۸ اور اپنی رحمت سے اسکا بھائی ہارون عطا کیا غیب کی خبریں

هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۙ وَادْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۙ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

بتاؤ (نبی) ۱۱۹ اور کتاب میں اسمعیل کو یاد کرو ۱۲۰ بیشک وہ وعدے کا سچا تھا ۱۲۱

وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۙ وَكَانَ يٰمُرُاهُ لَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ

اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا ۱۲۲ اور اپنے گھر والوں کو ۱۲۳ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا ۱۲۴ اور اپنے

عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۙ وَادْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيسَ ۙ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيقًا

رب کو پسند تھا ۱۲۵ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو ۱۲۶ بیشک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں

نَبِيًّا ۙ وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۙ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

دیتا ۱۲۷ اور ہم نے اُسے بلند مکان پر اٹھایا ۱۲۸ یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں

دیتا اور ہم نے اُسے بلند مکان پر اٹھایا ۱۲۸ یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں

کے والد حضرت شیت بن آدم علیہ السلام میں سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں کبر ہوں کے سینے اور سب سے پہلے پینے کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہوئی آپ سے پہلے لوگ کھالیں پینتے تھے سب سے پہلے پتھر پانے والے تھے ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں فطرت فرمایا تو اے نبی آپ ہی ہیں یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر بیسی فیضیں نازل کئے اور کتب اکیہ کی کثرت درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا ۱۲۹ دنیا میں انہیں علوم مرتب عطا کیا یا یعنی ہیں کہ آسمان پر اٹھایا اور یہی صحیح تر ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان چھام پر دکھا حضرت کعب جبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا فرہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ انھوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی آپ زندہ ہو گئے فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوف الہی زیادہ ہو جائے پھر یہ بھی کیا گیا جہنم دکھا کر آپ نے ملک دار وندہ جہنم سے فرمایا کہ وہ ازہ کھو لو میں اس پر گزرتا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرتے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ وہ آپ کو







۱۲۶ یعنی کسی کو اس کے ساتھ اسی شرکت بھی نہیں اور اس کی وحدانیت اسی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبود یا ظل کا نام اللہ نہیں رکھا ۱۲۷ انسان سے یہاں مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے جیسے کہ ابی بن قلف اور ولید بن غیرہ انھیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور یہی اس کا شان نزول ہے۔

۱۲۷ ع ۱۱۴ تو جس نے معدوم کو موجود فرمایا اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کر دینا کیا تعجب۔

۱۲۷ و ۱۱۵ یعنی منکرین نبوت کو۔ ۱۲۷ و ۱۱۶ یعنی کفار کو ان کے گمراہ کرنے والے شیاطین کے ساتھ اس طرح کہ ہر کافر شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا۔ ۱۲۷ و ۱۱۷ کفار کے۔

۱۲۷ و ۱۱۸ یعنی دخول نار میں جو سب سے زیادہ سرکش اور کفر میں اشد ہوگا وہ مقدم کیا جائے گا بعض روایات میں ہے کہ کفار سب کے سب جہنم کے گرد زنجیروں میں مکرر طوق ڈالے ہوئے حاضر کئے جائیں گے پھر جو کفر و سرکشی میں اشد ہوں گے وہ پہلے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔

۱۲۷ و ۱۱۹ نیک ہو یا بد مگر نیک سلامت ہیں اور جب ان کا گمراہی و دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اٹھے گی کہ اے مومن گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کردی حسن و قنادہ مری ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے بل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔

۱۲۷ و ۱۲۰ یعنی درود جہنم قضائے لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم کیا ہے۔ ۱۲۷ و ۱۲۱ یعنی ایمانداروں کو۔

۱۲۷ و ۱۲۲ مثل نصیرین حارث وغیرہ کفار قریش بناؤ و سنگار کر کے بالوں میں تیل ڈال کر کنگھیا کر کے عمدہ لباس پہن کر فخر و تکبر کے ساتھ غریب فقیر۔

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ۝ وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ إِذَا مَا مِثْلُ لَسَوْفَ أَخْرَجُ ۝

اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا مالک تو اُسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اسے تعلم کہ سَمِیًّا ۝ اور آدمی کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤں گا تو ضرور غریب جلا کر نکالا جاؤں گا

حَيًّا ۝ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝ ۱۲۷ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا ۱۲۷ و ۱۲۸

فَوَرَبِّكَ لَنَخْشُرَنَّهٗمُ وَالشَّيْطٰنِ ثُمَّ لَنَحْضُرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ حَيًّا ۝ ۱۲۸ تو تمہارے رب کی قسم ہم انھیں ۱۲۷ اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے ۱۲۷ اور انھیں دوزخ کے آس پاس حاضر

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ ۱۲۹ کرینگے گھٹنوں کے بل گرے پھر ہم ۱۲۷ ہر گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمن پر سب سے زیادہ بیباک ہوگا ۱۲۷ و ۱۳۰

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ۝ ۱۳۰ اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس پھر تم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں بھونکنے کے زیادہ لائق ہیں

وَأَرْدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ۱۳۱ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَكَادُفُّوا نَارَهُمْ ۝ ۱۳۲ پھر ہم ۱۲۷ ہر گروہ پر نیر و نھری ہوئی بات ہے ۱۲۷ پھر ہم ۱۲۷ ڈروالوں کو بچالیں گے ۱۲۷ اور

نَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ۝ ۱۳۳ وَإِذْ أَتٰنَا إِلَهُمُ ابْتِغَاءً يَبْتَنِي قَالَ ظَالِمُونَ كَوٰسٍ مِّنْ جَهَنَّمَ ۝ ۱۳۴ اور جب ان پر ہماری روشن آتیں پڑھی جاتی ہیں ۱۲۷ کافر

الَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّذِينَ آمَنُوا أَيْ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَ أَحْسَنُ ۝ ۱۳۵ مسلمانوں سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے

نَدِيًّا ۝ ۱۳۶ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَا وَرِثِيًّا ۝ ۱۳۷ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپادیں ۱۲۷ گروہ ان سے بھی سامان اور نمودیں بہتر تھیں۔

۱۲۳ مدعا یہ ہے کہ جب آیات نازل کی جاتی ہیں اور دلائل و براہین پیش کئے جاتے ہیں تو کفار ان میں تو فکر نہیں کرتے اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور جب اس کے دولت و مال اور لباس و مکان پر فخر و تکبر کرتے ہیں ۱۲۴ امتیں ہلاک کر دیں۔



۱۲۵۰ دینا میں اس کی عمر دوا کر کے اور اس کو اس کی گمراہی و طغیان میں چھوڑ کر۔  
۱۲۶۰ دنیا کا قتل و گرفتاری۔

قال المرۃ

۲۵۰

مریم ۱۹

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا

تم فرماؤ جو گمراہی میں ہو تو اُسے رحمن خوب ڈھیل دے ۱۲۵۰ یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں وہ

مَا يُوعَدُونَ إِلَّا الْعَذَابَ وَإِنَّا السَّاعَةَ فَسَيُعْلَمُونَ مَنْ هُوَ

پتھر جس کا انھیں وعدہ دیا جاتا ہے یا تو عذاب ۱۲۶۰ یا قیامت ۱۲۷۰ تو اب جان لیں گے کہ کس کا

شَرُّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ۝ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ط

برادر جہ ہے اور کس کی فوج کمزور ۱۲۸۰ اور جنہوں نے ہدایت پائی ۱۲۹۰ اللہ انھیں ہدایت بڑھایگا ۱۳۰۰

وَالْبَقِيَّةُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ أَفَرَأَيْتَ

اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا ۱۳۱۰ تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب و رستہ بھلا انجام ۱۳۲۰ تو کیا تم نے

الَّذِي كَفَرَ بآيَاتِنَا وَقَالَ لَا أُوتِيَنَّ مَالًا وَلَا وُلْدًا ۝ أَظَلَمَ الْغَيْبُ

اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے ۱۳۳۰ کیا غیب کو چھانک آیا

أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ

ہے ۱۳۴۰ یا رحمن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے ہرگز نہیں ۱۳۵۰ اب ہم لکھ لکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اُسے

لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَنَزِّنُهَا مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝ وَاتَّخَذُوا

خوب لمبا عذاب دیں گے اور جو چیزیں کہہ رہے ہیں ۱۳۶۰ انہیں میں اڑت ہوئے اور ہم نے اس کیلئے آگیا ۱۳۷۰ اور اللہ

مِنْ دُونِ اللَّهِ إِلَهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا سَيَكْفُرُونَ

کے سوا اور خدا بنائے ۱۳۸۰ کروہ انھیں زور دیں ۱۳۹۰ ہرگز نہیں ۱۴۰۰ کوئی دم جاتا ہے کہ وہ

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ

۱۴۱۰ انکی بندگی سے منکر ہونگے اور انکے مخالف ہو جائیں گے ۱۴۲۰ کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے

عَلَى الْكَافِرِينَ تَوَضَّعُوا لَهُمْ أَرَأَيْتَ فَلَا تَجْعَلُ عَلَيْهِمْ إِتْبَاعًا لَهُمْ

۱۴۳۰ کروہ انھیں خوب اچھا لے تیس ۱۴۴۰ تو تم ان پر جلدی نہ کرو ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں

۱۲۸۰ کفار کی شیطانی فوج یا مسلمانوں کا ملکی لشکر اس میں مشرکین کے اس قول کا رد ہے جو انھوں نے کہا تھا کہ کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے۔

۱۲۹۰ اور ایمان سے مشرف ہوئے۔

۱۳۰۰ اس پر استقامت عطا فرما کر اور

غریب بصیرت و توفیق دے کر۔

۱۳۱۰ طاقتیں اور آخرت کے تمام اعمال

اور جو گناہ نمازیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و

تحمید اور اس کا ذکر اور تمام اعمال صالحہ یہ

سب باقیات صالحات ہیں کہ مومن کے لئے

باقی رہتے ہیں اور کام آتے ہیں۔

۱۳۲۰ بخلاف اعمال کفار کے کہ وہ سب

نکمے اور باطل ہیں۔

۱۳۳۰ شان نزول بخاری و مسلم کی

حدیث میں ہے کہ حضرت جناب بن ارت کا

زمانہ جاہلیت میں عاص بن وائل سہمی پر قرض

تھا وہ اس کے پاس تقاضے کو گئے تو عاص

نے کہا کہ میں تمہارا قرض نہ ادا کروں گا جب تک

کہ تم سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرو ۵

حضرت جناب نے فرمایا ایسا ہرگز

نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تم میرے

اور میرے کے بعد زندہ ہو کر اٹھے وہ کہنے

لگا لگا کر عاص نے کہا میں نے تمہارے بھائی کو

جناب نے کہا میں نے تمہارے بھائی کو

یہاں تک کہ میں مرجاؤں اور میرے کے بعد

پھر زندہ ہوں اور مجھے مال و اولاد ملے جب

ہی آپ کا قرض ادا کروں گا اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں ۱۳۴۰ اور اس نے لوح محفوظ میں

ان سب سے اسکی ملک اور اس کا تصرف اس کے ہلاک ہونے سے اٹھ جائیگا اور ۱۳۵۰ کہ نہ اس کے پاس مال ہوگا نہ اولاد اور اس کا یہ دعویٰ کرنا جھوٹا ہو جائیگا ۱۳۶۰ یعنی مشرکوں نے بتوں کو

معبود بنایا اور ان کی عبادت کرنے لگے اس امید پر ۱۳۷۰ اور ان کی مدد کریں اور انھیں عذاب سے بچائیں ۱۳۸۰ ایسا ہونے نہیں سکتا ۱۳۹۰ مت جنھیں یہ پوجتے تھے ۱۴۰۰ انھیں

جھٹلائیں گے اور ان پر لعنت کریں گے اللہ تعالیٰ انھیں نہ بان دے گا اور وہ کہیں گے یا رب انھیں عذاب کر ۱۴۱۰ یعنی شیاطین کو ان پر چھوڑ دیا اور مسلط کر دیا ۱۴۲۰ اور مخاصی پر ابھارتے ہیں۔

۱۳۴۰ اور اس نے لوح محفوظ میں اسکو مال و اولاد ملے گی ۱۳۵۰ ایسا نہیں ہے تو ۱۳۶۰ یعنی مال و اولاد ان سب سے اسکی ملک اور اس کا تصرف اس کے ہلاک ہونے سے اٹھ جائیگا اور ۱۳۷۰ کہ نہ اس کے پاس مال ہوگا نہ اولاد اور اس کا یہ دعویٰ کرنا جھوٹا ہو جائیگا ۱۳۸۰ یعنی مشرکوں نے بتوں کو معبود بنایا اور ان کی عبادت کرنے لگے اس امید پر ۱۳۹۰ اور ان کی مدد کریں اور انھیں عذاب سے بچائیں ۱۴۰۰ ایسا ہونے نہیں سکتا ۱۴۱۰ مت جنھیں یہ پوجتے تھے ۱۴۲۰ انھیں جھٹلائیں گے اور ان پر لعنت کریں گے اللہ تعالیٰ انھیں نہ بان دے گا اور وہ کہیں گے یا رب انھیں عذاب کر ۱۴۳۰ یعنی شیاطین کو ان پر چھوڑ دیا اور مسلط کر دیا ۱۴۴۰ اور مخاصی پر ابھارتے ہیں۔



۱۴۵ اعمال کی خزا کے لئے یا انسانوں کی فنا کے لئے یا دونوں مہینوں اور برسوں کی اس ميعاد کے لئے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے ۱۴۶ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مومنین متیقن خضر بنی قبروں سے سوار کر کے اٹھائے جائیں گے اور ان کی سواروں پر طلائی مصع زینیں اور پالان ہوں گے ۱۴۷ ذلت و امانت کے ساتھ بسبب انکے کفر کے قال المرۃ ۱۴

۱۴۸ یعنی جنہیں شفاعت کا اون مل چکا ہو وہی شفاعت کرے گے یا یہ معنی ہیں کہ شفاعت صرف مومنین کی ہوگی اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے حدیث شریف میں ہے جو ایمان لایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے لئے اللہ کے نزدیک عہد ہے۔ ۱۴۹ یعنی یہودی و نصرانی و مشرکین جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے کہ ۱۵۰ اور انتہا درجہ کا باطل و نہایت سخت و شیعہ کلمہ تم نے منہ سے نکالا۔

۱۵۱ یعنی یہ کہ ایسی بے ادبی و گستاخی کا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے تو اس پر تمام جہان کا نظام درہم و برہم کرے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار نے جب یہ گستاخی کی اور ایسا بے لاکہ منہ سے نکالا تو جن وانس کے سوا آسمان زمین بہار و غیرہ تمام خلق بریشانی سے بے چین ہو گئی اور قریب ہلاکت کے پہنچ گئی مگر اللہ کو غضب ہوا اور جہنم کو جوش آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی منزیر بیان فرمائی ۱۵۲ وہ اس سے پاک ہے اور اس کے لئے اولاد ہونا محال ہے لیکن نہیں

۱۵۳ بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اور بندہ ہونا اور اولاد ہونا جمع ہو ہی نہیں سکتا اور اولاد ملوک نہیں ہوتی تو جو ملوک ہے ہرگز اولاد نہیں ۱۵۴ اس کے علم میں محصور و محاط ہیں اور ہر ایک کے انفس یا ام شمار اور تمام احوال اور رجوع امور اس کے شمار میں ہیں اس پر کچھ غنی نہیں سب اسکی تدبیر و قدرت کے تحت میں ہیں ۱۵۵ انبیاء و اولاد اور معین و ناصر کے ۱۵۶ یعنی اپنا محبوب بنائیں گے اور اپنے بندوں

عَدَاۤیَ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفَدًا ۝۱۴۶ وَنَسُوۡقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلَی جَهَنَّمَ وَفَدًا ۝۱۴۷ لَا یَسْتَلِیْکُمْ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝۱۴۸ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝۱۴۹ لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْئًا

۱۴۵ جس دن ہم پیرنگاروں کو رحمن کی طرف لے جائیں گے ہمان بنا کر ۱۴۶ اور مجرموں کو جہنم کی طرف ۱۴۷ اور رحمن کے لئے شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمن کے پاس قرار

رکھا ہے ۱۴۸ اور کافر بولے ۱۴۹ رحمن نے اولاد اختیار کی بیشک تم حد کی بھاری بات لائے ۱۵۰

اِذَا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ

۱۵۱ اس پر کہ انھوں نے رحمن کے لئے اولاد بتائی اور رحمن کے لائق نہیں کہ اولاد اختیار کرے ۱۵۲ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اسکے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے ۱۵۳

لَقَدْ اَحْصٰہُمْ وَعَدَّہُمْ عَدًّا ۝۱۵۴ وَکُلُّہُمْ اِتِیْہِ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ

۱۵۴ بیشک وہ انکا شمار جانتا ہے اور انکو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے ۱۵۵ اور ان میں ہر ایک روز قیامت اسکے حضور آکھلا حاضر ہوگا ۱۵۶

فَرَدًّا ۝۱۵۶ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَّہُمْ

۱۵۷ بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لئے رحمن محبت کر دے ۱۵۸

الرَّحْمٰنُ وَدُّا ۝۱۵۸ فَاِنَّمَا یَسِّرُنٰہٗ لِیَسِّرَہٗ لِلْمُتَّقِیْنَ

۱۵۹ تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یونہی آسان فرمایا کہ تم اس سے ڈروالوں کو خوشخبری دو اور ڈھکڑالو ۱۶۰

وَتُنذِرُہٗ قَوْمًا لَّدَا ۝۱۶۰ وَکُمْ اَہْلَکْنَا قَبْلَہُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ

لوگوں کو اس سے ڈر سناؤ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سائنیں کھپائیں ۱۶۱ کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو

کے دل میں ان کی محبت ڈال دیکھا بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فلان ایسا محبوب ہے جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ناکرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب کہتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صاحبین و اولیائے کاملین کی مقبولیت عام انکی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین ہلوی اور حضرت سلطان سید شرف جاگیر سنمائی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیت ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں ۱۶۲ تکریم بنیاد کی وجہ سے کتنی بہت سی امتیں ہلاک کیں۔



۱۵۸ وہ سب نیست و نابود کر دیے گئے اسی طرح یہ لوگ اگر وہی طریقہ اختیار کریں گے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔ سورہ طہ کی یہ ہے اس میں آٹھ رکوع ایک سو پینتیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس حروف ہیں۔ اور تمام شب کے قیام کی تکلیف اٹھانے کا نشان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبادت میں بہت جہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے یہاں تک کہ قدم مبارک دم کر گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر کلمہ اُمّی عرض کیا کہ اپنے نفس پاک کو کچھ راحت دیجئے اس کا بھی حق ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے کفر اور ان کے ایمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ متاسف و متحسر رہتے تھے اور خاطر مبارک پر اس سبب سے رنج و ملال رکھتا تھا اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ رنج و ملال کی کوفت نہ اٹھائیں قرآن پاک آپ کی مشقت کے لئے نازل نہیں کیا گیا ہے۔

قال المرءۃ

۳۵۲

طہ ۲۰

تَحْسُ مِنْهُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝

یا اُن کی بھنک سُننے ہو ۱۵۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَتِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الَّتِیْ نَزَّلْنٰهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ۝

سورت طہ کی جو اس میں ایک سو اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اول پینتیس آیات اور آٹھ رکوع ہیں

طہ ۱ مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْفٰی ۝۱۰ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنۢ

اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔ ۱۰ ہاں اس کو نصیحت جو ڈر رکھتا ہو

یَخْشٰی ۝۱۱ تَنْزِیْلًا مِّمَّنۢ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ۝۱۲ الرَّحْمٰنُ

۱۱ اس کا اتارا ہوا جس نے زمین اور اونچے آسمان بنائے وہ بڑی مہر والا

عَلٰی الْعَرْشِ اُسْتَوٰی ۝۱۳ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَ

اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اسکا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہو اور جو کچھ زمین میں ہو اور جو کچھ اُن کے

مَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ۝۱۴ وَاِنْ تَجْهَرۢ بِالْقَوْلِ فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ

نیچ میں اور جو کچھ اس گہلی مٹی کے نیچے ہے اور اگر تو بات بکا کر کہے تو وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اُسے جو اس سے بھی

السِّرِّ وَاَخْفٰی ۝۱۵ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ طہ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ۝۱۶ وَہَلْ

زیادہ چھپا ہے وہ اللہ کا اسکے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام ۱۶ اور کچھ

اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوسٰی ۝۱۷ اِذْ رَا نَارًا فَقَالَ لِاٰہِلِہٖ اَمْکُثُوْا اِنِّیْ

تمہیں موسیٰ کی خبر دیتی ۱۷ جب اس نے ایک آگ بھی تو ابھی بی بی سے کہا ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے

اِنْسْتُ نَارًا عَلٰی اَتِیْکُمْ مِنْہَا بِقَبْسٍ اَوْ اٰجِدُ عَلٰی النَّارِ هُدٰی ۝۱۸

شاید میں تمہارے لیے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں

فَلَمَّا اَتٰہَا نُودِیْ یٰمُوسٰی ۝۱۹ اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ ۝۲۰ اِنَّکَ

پھر جب آگ کے پاس آیا وہ ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ بیشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال ۲۰ بیشک تو

۱۵۸ وہ سب نیست و نابود کر دیے گئے اسی طرح یہ لوگ اگر وہی طریقہ اختیار کریں گے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔ سورہ طہ کی یہ ہے اس میں آٹھ رکوع ایک سو پینتیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس حروف ہیں۔ اور تمام شب کے قیام کی تکلیف اٹھانے کا نشان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبادت میں بہت جہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے یہاں تک کہ قدم مبارک دم کر گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر کلمہ اُمّی عرض کیا کہ اپنے نفس پاک کو کچھ راحت دیجئے اس کا بھی حق ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے کفر اور ان کے ایمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ متاسف و متحسر رہتے تھے اور خاطر مبارک پر اس سبب سے رنج و ملال رکھتا تھا اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ رنج و ملال کی کوفت نہ اٹھائیں قرآن پاک آپ کی مشقت کے لئے نازل نہیں کیا گیا ہے۔

۱۵۹ وہ واحد بالذات جدا و ساموہ و صفات عبارات میں اور ظاہر ہے کہ تعدد عبارات تعدد معنی کو متفق نہیں ہے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احوال کا بیان فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام جو درجہ علیا پاتے ہیں وہ ادائے فرائض نبوت و رسالت میں کس قدر مشقتیں برداشت کرتے اور کیسے کیسے شہداء پر صبر فرماتے ہیں یہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر کا واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جس میں آپ نبیؐ سے مصر کی طرف حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے تھے آپ کے اہل بیت ہمراہ تھے اور آپ نے بادشاہان شام کے اندیشہ سے شکر چھوڑ کر جنگل میں قطع مسافت اختیار فرمائی بی بی صاحبہ ماجدہ تھیں چلتے چلتے طور کے غریب جانب پہنچے یہاں رات کے وقت بی بی صاحبہ کو دروزہ شروع ہوا یہ رات اندھیری تھی برف پڑ رہا تھا مری شدت کی تھی آپ کو دور سے آگ معلوم ہوئی وہ شہل ایک دور رخسہ نہر و شاداب دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت روشن تھا جتنا اُس کے قریب جاتے ہیں دوہوتا ہے جب ٹھہر جاتے ہیں قریب ہوتا ہے اس وقت آپ کو وہ آگ میں تو اضع اور بقوہ مغیر کا حصر اور وادی مقدس کی خاک سے حصول برکت کا موقع ہے۔



فلوادی مقدس کا نام ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا اور تیری قوم میں سے نبوت و رسالت و شرف کلام کے ساتھ مشرف فرمایا یہ نہاد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہر جزو بدن سے

سنی اور قوت سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسم اقدس کان بن گیا سبحان اللہ۔

۱۲ تاکہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد میں اخلاص اور میری رضا مقصود ہو کوئی دوسری غرض نہ ہو اسی طرح رہا کہ داخل نہ ہو یا یہ مضمیٰ میں کہ تو میری نماز قائم رکھ تاکہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد عظم فرائض نماز ہے۔

۱۳ اور بندوں کو اس کے آنے کی خبر نہ دل اور اس کے آنے کی خبر نہ دی جاتی اگر اس خبر دینے میں حکمت نہ ہوتی۔

۱۴ اور اس کے خوف سے معاصی ترک کر کے نیکیاں زیادہ کیے اور ہر وقت توبہ کرتا رہا ہے۔ ۱۵ اے امت موسیٰ خطاب بظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد اس سے آپ کی امت ہے (مدارک)۔

۱۶ اگر تو اس کا کہنا مانے اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو۔

۱۷ اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تاکہ یہ بہت مکالمات کا اثر کم ہو (مدارک وغیرہ)۔

۱۸ اس عصا میں اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں اور اس کا نام نبوت تھا۔

۱۹ مثل تو شر اور بانی اٹھانے اور موزی جانوروں کو دفع کرنے اور اعداء سے محارم میں کام لینے وغیرہ کے ان فوائد کا ذکر کرنا بطریق شکر نعم اللہ تھا اللہ تعالیٰ نے

يَا لَوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ۝

پاک جنگل طوی میں ہے ۱۱ اور میں نے تجھے پسند کیا ۱۲ اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے

إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي ۚ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝

بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ۱۳

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لَتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ۝

بیشک قیامت آنے والی ہے قریب تھا کہ میں اسے سب سے چھپاؤں ۱۴ کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے ۱۵

فَلَا يَصُدُّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَذَارَىٰ ۝

تو ہرگز تجھے ۱۶ اس کے ماننے سے وہ باز نہ رکھے جو اس پر ایمان نہیں لانا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلا ۱۷ ابھر تو ہلاک ہو جائے

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَمُوسَىٰ ۝ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا ۚ وَأُصْبِرُ عَلَىٰ مَا يَنْزِلُ مِنِّي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

اور تیرے اپنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ ۱۸ عرض کی یہ میرا عصا ہے ۱۹ میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور

أَهْشُ بِهَا عَلَىٰ غَمَمِي وَلِي فِيهَا مَارِبٌ أُخْرَىٰ ۝ قَالَ أَالْقَهَا يَمُوسَىٰ ۝

اس سے اپنی بکریوں پر پتے بھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں ۲۰ فرمایا اسے ڈال دے اے

يَمُوسَىٰ ۝ فَالْقَهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۝ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۝

موسیٰ ۲۱ تو موسیٰ نے ڈال دیا تو جمی وہ دوڑتا ہوا سانپ ہو گیا ۲۲ فرمایا اسے اٹھالے اور ڈر نہیں

سَعِيدٌ هَاسِرٌ تَهَا الْأُولَىٰ ۝ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ ۚ

اب ہم اسے پھر پہلی طرح کر دیں گے ۲۳ اور اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا ۲۴

بِضَاءٍ مِّنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ۚ لِنُذِكَ مِنْ أَيْتِنَا الْكُبْرَىٰ ۝

خوب سپید نکلے گا بے کسی مرض کے ۲۵ ایک اور نشانی ۲۶ کہ تم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں

إِذْ هَبَّ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۚ وَ

فرعون کپاس جاوے ۲۷ اس نے سراٹھایا ۲۸ عرض کی اے میرے رب میرے لئے میل سید کھول دے ۲۹ اور

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ۳۰ اور قدرت الہی دکھائی گئی کہ جو عصا ہاتھ میں رہتا تھا اور تلے کاموں میں آتا تھا اب اچانک وہ ایسا بہت ناک اثر دیا کہ جان گیا یہ حال دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے ۳۱ یہ فرماتے ہی خوف جاتا رہا حتیٰ کہ آپ نے اپنا دست مبارک اُس کے منہ میں ڈال دیا اور وہ آپ کے ہاتھ لگاتے ہی مثل سابق عصا بن گیا اب اس کے بعد ایک اور معجزہ عظام مایا جس کی نسبت ارشاد فرمایا ۳۲ یعنی ہفت دست راست بائیں بازو سے بغل کے نیچے ملا کر نکالے تو آفتاب کی طرح چمکتا نکلا ہوں کوخیرہ کرتا اور ۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک سے ۳۴ ات ودن میں آفتاب کی طرح نور ظاہر ہوتا تھا اور معجزہ آپ کے عظم ہجرت میں سے ہے جب آپ دوبارہ اپنا دست مبارک بغل کے نیچے رکھ کر بازو سے ملاتے تو وہ دست اقدس حالت سابقہ پر آجاتا ۳۵ آپ کے صدق نبوت کی عصا کے بعد اس نشانی کو بھی نیچے ۳۶ رسول ہو کر ۳۷ اور کفر میں حد سے گریز کیا اور اُلوہیت کا دعویٰ کرنے لگا ۳۸ اور اسے نحل رسالت کے لئے وسیع فرما دے۔



۲۸ جو نورہ سال میں آگ کا اگلار انھیں رکھ لینے سے پرگنی ہے اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ یحییٰ میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اسکی داڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے ملا پھر اس پر اسے غصہ آیا اور اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا آس نے کہا کہ لے بادشاہ یہ نادان بچہ ہے کیا تجھے تو چاہے تو تجربہ کر لے اس تجربہ کے لئے ایک پشت میں آگ اور ایک پشت میں یا قوت سرخ آپ کے سامنے پیش کئے گئے آپ نے یا قوت لینا چاہا مگر فرشتہ نے آپ کا ہاتھ انکار پر رکھ دیا اور وہ انکار آپ کے منہ میں دے یا اس سے زبان مبارک حل گئی اور کلمت پیدا ہو گئی اس کے لئے آپ نے یہ دعا کی۔  
 ۲۹ جو میرا احوان اور محمد بنو فہم یعنی انبوت و تباہیج ریاست میں ۱۳۱۰ مازوں میں بھی اور حاج نماز بھی ۳۲۰ ہائے احوال کا عالم ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے ۳۳ اس سے قبل۔  
 ۳۲ دل میں ڈال کر یا جواب کے ذریعے جبکہ انھیں آپ کی ولادت کے وقت فرعون کی طرف سے آپ کو قتل کر ڈالتے کا اندیشہ ہوا۔  
 ۳۵ یعنی نیل میں۔  
 ۳۶ یعنی فرعون چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ایک صندوق بنایا اور اس میں روٹی بچائی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس میں رکھ کر صندوق بند کر دیا اور اس کی درزیں روغن قیر سے بند کر دیں آپ اس صندوق کے اندر پانی میں پونچھ پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہا دیا اس دیا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل میں گزرتی تھی فرعون مع اپنی بی بی آس کے نہر کے کنارہ بیٹھا تھا انہیں صندوق آتا دیکھ کر اس نے غلاموں اور کنیزوں کو اس کے کھانے کا حکم دیا وہ صندوق کھال کر سامنے لا گیا کھولا تو اس میں ایک نواری شکل فرزند سبکی پیشانی سے نہایت و انبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ دارقہ ہو گیا اور عقل و حواس بجانہ رہے اپنے اختیار سے باہر ہو گیا اس کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَسِّرْ لِي أَمْرِي ۖ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۖ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۖ  
 میرے لئے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے ۲۵ کہ وہ میری بات سمجھیں  
 وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۖ هٰرُونَ اَخِيْ ۖ اَشَدُّ دُبْرِيْ ۖ  
 اور میرے لئے میرے گھروالوں میں سے ایک وزیر کر دے ۲۹ وہ کون میرا بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر  
 وَاشْرِكْهُ فِيْ أَمْرِيْ ۖ كِيْ تُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۖ وَنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۖ اِنَّكَ  
 اور اسے میرے کام میں شریک کر دے ۳۰ کہ ہم بکثرت تیری پاکی بولیں اور بکثرت تیری یاد کریں ۳۱ بیشک  
 كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۖ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يٰمُوسٰى ۖ وَلَقَدْ  
 تو ہمیں دیکھ رہا ہے ۳۲ فرمایا اے موسیٰ تیری مانگ تجھے عطا ہوئی اور بیشک  
 مَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اٰخَرٰى ۖ اِذْ اَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّكَ مَا يُوحٰى ۖ اِنْ  
 ہم نے ۳۳ تجھ پر ایک بار اور احسان فرمایا جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا ۳۴ کہ  
 اَقْدَفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاَقْدَفِيْهِ فِي الْبَيْتِ فَلْيَلْقِ الْيَمَّ بِالسَّاحِلِ  
 اس بچے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دے تو دریا اسے کنارے پر ڈالے گا اسے  
 يٰاَخِذْهُ عَدُوِّيْ وَعَدُوْلُكَ ۖ وَالْقَبِيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّمِّيْ ۖ وَلِتُصْنَعَ  
 وہ اٹھالے جو میرا دشمن اور اس کا دشمن ۳۶ اور میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبت ڈالی ۳۷ اور اس لئے کہ تو  
 عَلٰى عَيْنِيْ ۖ اِذْ تَمْشِيْ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ  
 میری نگاہ کے سامنے تیار ہو ۳۸ تیری بہن چلی ۳۹ پھر کہا کیا میں تمہیں وہ لوگ بتا دوں جو اس بچہ کی پرورش  
 يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ اِلٰى اُمِّكَ كِيْ تَقْرَعِيْنَهَا ۖ وَلَا تَحْزَنْ ۖ هٰذَا وَقْتُكَ  
 کریں ۴۰ تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے گا اس کی آنکھ ۴۱ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے ۴۲ اور تو نے ایک  
 نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا ۖ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْ  
 جان کو قتل کیا ۴۳ تو ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے خوب جانچ لیا ۴۴ تو تو کئی برس

۳۲ دل میں ڈال کر یا جواب کے ذریعے جبکہ انھیں آپ کی ولادت کے وقت فرعون کی طرف سے آپ کو قتل کر ڈالتے کا اندیشہ ہوا۔  
 ۳۵ یعنی نیل میں۔  
 ۳۶ یعنی فرعون چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ایک صندوق بنایا اور اس میں روٹی بچائی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس میں رکھ کر صندوق بند کر دیا اور اس کی درزیں روغن قیر سے بند کر دیں آپ اس صندوق کے اندر پانی میں پونچھ پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہا دیا اس دیا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل میں گزرتی تھی فرعون مع اپنی بی بی آس کے نہر کے کنارہ بیٹھا تھا انہیں صندوق آتا دیکھ کر اس نے غلاموں اور کنیزوں کو اس کے کھانے کا حکم دیا وہ صندوق کھال کر سامنے لا گیا کھولا تو اس میں ایک نواری شکل فرزند سبکی پیشانی سے نہایت و انبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ دارقہ ہو گیا اور عقل و حواس بجانہ رہے اپنے اختیار سے باہر ہو گیا اس کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔  
 ۳۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں محبوب بنایا اور خلق کا محبوب کر دیا اور جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی محبوبیت سے نوازتا ہے غلوپ میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا یہی حال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا جو آپ کو دیکھتا تھا اُسی کے دل میں محبت جو ش مارنے لگتی تھی ۳۸ یعنی میری حفاظت و نگہبانی میں پرورش پائے ۳۹ جس کا نام مریم تھا مادہ آپ کے حال کا تجسس کرے اور یوں کرے کہ صندوق کہاں پہنچا آپ کس کے ہاتھ آئے جیسا نے دیکھا کہ صندوق فرعون کے پاس پہنچا اور وہاں دودھ پلانے کے لئے دائیاں حاضر کی گئیں اور آپ نے کسی کی چھاتی کو نمونہ نہ لگایا تو پکلی بہن نے فہم ان لوگوں نے اس کو منظور کیا وہ انہی والدہ کو لے گئیں آپ نے ان کا دودھ قبول فرمایا ۴۰ آپ کے دیار سے ۴۱ یعنی غم و فراق دور ہوا اسکے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اکیلا واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے ۴۲ حضرت بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون کی قوم کے ایک کا فر کو مارا تھا وہ مر گیا کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی اس واقعہ پر آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا ۴۳ مصلحتوں میں ڈال کر اور ان سے خلاصی عطا فرما کر۔

جو آپ کو دیکھتا تھا اُسی کے دل میں محبت پیدا ہو جاتی تھی قتادہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی ملامت تھی جسے دیکھ کر ہر دیکھنے والے کے دل میں محبت جو ش مارنے لگتی تھی ۳۸ یعنی میری حفاظت و نگہبانی میں پرورش پائے ۳۹ جس کا نام مریم تھا مادہ آپ کے حال کا تجسس کرے اور یوں کرے کہ صندوق کہاں پہنچا آپ کس کے ہاتھ آئے جیسا نے دیکھا کہ صندوق فرعون کے پاس پہنچا اور وہاں دودھ پلانے کے لئے دائیاں حاضر کی گئیں اور آپ نے کسی کی چھاتی کو نمونہ نہ لگایا تو پکلی بہن نے فہم ان لوگوں نے اس کو منظور کیا وہ انہی والدہ کو لے گئیں آپ نے ان کا دودھ قبول فرمایا ۴۰ آپ کے دیار سے ۴۱ یعنی غم و فراق دور ہوا اسکے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اکیلا واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے ۴۲ حضرت بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون کی قوم کے ایک کا فر کو مارا تھا وہ مر گیا کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی اس واقعہ پر آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا ۴۳ مصلحتوں میں ڈال کر اور ان سے خلاصی عطا فرما کر۔



۲۵۵ مدین ایک شہر ہے مصر سے آٹھ منزل فاصلہ پر یہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مصر سے مدین آئے اور کئی برس تک حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اقامت فرمائی اور ان کی صاحبزادی صفورا کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا ۲۵۶ یعنی اپنی عمر کے چالیسویں سال اور یہ وہ سن ہے کہ انبیاء کی طرف اس سن میں وحی کی جاتی ہے ۲۵۷ اپنی وحی اور رسالت کے لئے تاکہ تو میرے ارادہ اور میری محبت پر نظر کرے اور میری محبت پر قائم رہے اور میرے آدمیری خلق کے درمیان خطابت پائیے ۲۵۸ یعنی معجزات۔

۲۵۹ یعنی اس کو بڑی نصیحت فرمانا اور نری

کا حکم اس لئے تھا کہ اس نے یحییٰ میں اس کی خدمت کی تھی اور بعض مغیرین نے فرمایا کہ نری سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تم عمر جو ان رہے گا کبھی بڑھایا نہ آئے گا اور مرنے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی اور کھائے پئے اور نکاح کی لذتیں تا دمِ مرگ باقی رہیں گی اور بد موت دخول جنت میرا لینگا جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون سے یہ وعدہ کئے تو اس کو یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر نئے مشورہ ہامان کے قطعی فیصلہ نہیں کرتا تھا ہامان موجود تھا جب آیا تو فرعون نے اس کو یہ خبر دی اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت بڑی ایمان قبول کر لوں ہامان کہنے لگا میں تو تجھ کو عقل و دانا سمجھتا تھا تو رب ہے بندہ بنا جا رہا ہے تو معبود ہے عابد بننے کی خواہش کرتا ہے فرعون نے کہا تو نے جھجک کہا اور حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم کیا کہ وہ حضرت ہارون کے پاس آئیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو وحی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملیں چنانچہ وہ ایک منزل چل کر آپ سے ملے اور جو وحی انھیں ہوئی تھی اس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی ۲۶۰ یعنی آپ کی تعلیم و نصیحت اس امید کے ساتھ ہونی چاہئے تاکہ آپ کے لئے اجر اور اس پر انزام محبت اور قسط عذر ہو جائے اور حقیقت میں ہونا تو وہی ہے جو تقدیر الہی ہے۔

۲۶۱ اپنی مدد سے

ظہ ۲۰

۲۵۵

قال المرحۃ

أَهْلَ مَدْيَنَ ۖ ثُمَّ جِئْتُ عَلَىٰ قَدَرٍ يُّمُوسَىٰ ۖ وَأَصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ۚ إِذْ هَبُّ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِآيَتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ۚ

مدین والوں میں رہا ۲۵۵ پھر تو ایک ٹھہرے وعدہ پر حاضر ہوا اے موسیٰ ۲۵۶ اور میں نے تجھے خاص اپنے لئے

بنا دیا ۲۵۷ تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں ۲۵۸ لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا

اِذْ هَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۖ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ

دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک اُس نے سر اٹھایا تو اس سے نرم بات کہنا ۲۵۹ اس امید پر کہ وہ دھیان کہے

أَوْ يَخْشَىٰ ۚ قَالَ رَبُّنَا إِنَّا خَافُ أَنْ يُفْرِطَ عَلَيْنَا أَوْ أَنْ يَطْغَىٰ ۚ قَالَ

یا کچھ ڈرے ۲۶۰ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب بیشک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت پیش کرے فرمایا

لَا تَخَافَا إِنِّي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ۚ فَاتَيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّكَ

ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ۲۶۱ سنتا اور دیکھتا ہوں ۲۶۲ تو اُس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے

فَارْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ وَلَا تَعْذِبْهُمْ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ

رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو اولاد یعقوب کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے ۲۶۳ اور ہمیں تکلیف نہ دے ۲۶۴ بیشک ہم تیرے ب کی طرف سے

مِّنْ رَبِّكَ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۚ إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا

نشان لائے ہیں ۲۶۵ اور سلامتی اُسے جو ہدایت کی پیروی کرے ۲۶۶ بیشک ہماری طرف وحی ہوئی ہے

أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۚ قَالَ فَسَنُكَفِّرُكَ بِمُوسَىٰ

کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلائے ۲۶۷ اور منہ پھیرے ۲۶۸ بولا تو تم دونوں کا خدا کون ہر اے موسیٰ

قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ ۚ قَالَ فَمَنْ أَمَّا

کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لائق صورت دی ۲۶۹ پھر را دکھائی ۲۷۰ بولا ۲۷۱ اگلی سنگتوں

الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ۚ قَالَ عَلَيْهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ لَا يَضِلُّ رَبِّي

کا کیا حال ہے ۲۷۲ کہا ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے ۲۷۳ میرا رب نہ بہکے

۲۷۴ اس کے قول و فعل کو ۲۷۵ اور انھیں بندگی و اسیری سے رہا کرنے ۲۷۶ محنت و مشقت کے سخت کام لیکر ۲۷۷ یعنی منجھ جو ہمارے صدق نبوت کی دلیل ہیں فرعون نے کہا وہ کیا ہیں تو آپ نے منجھہ یہ بڑھا دکھایا ۲۷۸ یعنی دونوں جہان میں اسکے لئے سلامتی ہے وہ عذاب سے محفوظ رہیگا ۲۷۹ ہماری نبوت کو اور ان احکام کو جو ہم لائے ۲۸۰ ہماری ہدایت سے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون کو یہ پیغام پہنچا دیا تو وہ ۲۸۱ ہٹا کہ اس کے لائق ایسی کہ کسی چیز کو بڑھ سکے پاؤں کو اسکے قابل کہل سکے زبان کو اسکے مناسب کہ بول سکے آنکھ کو اسکے موافق کہ دیکھ سکے کان کو ایسی کہ سن سکے ۲۸۲ اور اس کی معرفت دی کہ دنیا کی زندگی اور آخرت کی سعادت کے لئے اللہ کی عطائی ہوئی نعمتوں کو کس طرح کام میں لایا جائے ۲۸۳ فرعون ۲۸۴ یعنی جو انہیں گزرنے والی ہیں مثل قوم نوح و عاد و ثمود کے جو تمہوں کو پہنچتے تھے اور بعد از موت یعنی مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جانے کے منکر تھے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ۲۸۵ یعنی بوج محفوظ میں ان کے تمام احوال مکتوب میں روز قیامت انھیں ان اعمال پر جزا دی جائے گی۔



وَلَا يَنْسَى<sup>۶۲</sup> الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَاسْلَكْ لَكُمْ فِيهَا

نہ بھولے وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں جلتی راہیں

سُبُلًا وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ

رکھیں اور آسمان سے پانی اتارا ۶۳ تو ہم نے اس سے طرح طرح کے بننے کے جوڑے نکلے

شَيْ<sup>۶۴</sup> كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَايَةً لِأُولِي النَّهْيِ<sup>۶۵</sup>

۶۵ تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ ۶۴ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى<sup>۶۶</sup>

ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا ۶۷ اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے ۶۸ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے

وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَى<sup>۶۹</sup> قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا

۶۹ اور بیشک ہم نے اُسے وہی سب نشانیاں دکھائیں تو اُس نے جھٹلایا اور نہ مانا ۷۰ بولا کیا تم ہمارے پاس آئے

مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَمُوسَى<sup>۷۱</sup> فَلَنَّا تَيْبِكَ بِسِحْرِ مِثْلِهِ فَأَجْعَلْ

آئے ہو کہ میں اپنے جادو کے سبب ہماری زمین سے نکال دوں ۷۲ تو فرمیں بھی تمہارے آگے ایسا ہی جادو لائیں گے ۷۳ تو

بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا إِلَّا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سَوًى<sup>۷۴</sup>

میں اور اپنے میں ایک وعدہ ٹھہرا دو جس سے نہ ہم بدل لیں نہ تم ہموار جگہ ہو

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ الزَّيْنَةِ وَأَنْ يُخَشِّرَ النَّاسُ ضُغًى<sup>۷۵</sup> فَتَوَلَّى

موسیٰ نے کہا تمہارا وعدہ میلے کا دن ہے ۷۶ اور یہ کہ لوگ دن بڑھے جمع کئے جائیں ۷۷ تو فرعون پھرا

فِرْعَوْنُ فُجِعَ كَيْدُهُ ثُمَّ أَتَى<sup>۷۸</sup> قَالَ لَهُمُ مُوسَى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا

اور اپنے دانوں اکٹھے کئے ۷۹ پھر آیا ۸۰ ان سے موسیٰ نے کہا تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى<sup>۸۱</sup>

باندھو ۸۲ کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کرے اور بیشک نامراد را جس نے جھوٹ باندھا ۸۳

۶۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام تو یہاں تمام ہو گیا اب اللہ تعالیٰ اہل مکہ کو خطاب کر کے اس کی تعلیم فرماتا ہے۔  
۶۳ یعنی قسم قسم کے بننے کے مختلف رنگوں خوشبو یوں شکلوں کے بعض آدمیوں کے لئے بعض جانوروں کے لئے۔  
۶۴ یہ امر ابحاث اور تذکرہ نعمت کے لئے ہے یعنی ہم نے یہ بننے نکالے تمہارے لئے ۲ ان کا کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا ۳ مباح کر کے۔  
۶۵ تہمدے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے۔  
۶۶ تمہاری موت و دفن کے وقت۔  
۶۷ روز قیامت۔  
۶۸ یعنی فرعون کو۔  
۷۱ یعنی کل آیات تسبیح جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں۔  
۷۲ اور ان آیات کو سحر بتایا اور قبول حق سے انکار کیا اور۔  
۷۳ یعنی میں مصر سے نکال کر خود اس پر قبضہ کر دو اور بادشاہ بن جاؤ۔  
۷۴ اور جادو میں ہمارا تمہارا مقابلہ ہو گا۔  
۷۵ اس میلے سے فرعونوں کا میلہ مراد جو ان کی عید تھی اور اس میں وہ زینتیں کر کے جمع ہوتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ دن عاشوراء یعنی دسویں محرم کا تھا اور اس سال یہ تاریخ منیہ کو واقع ہوئی تھی اس روز کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے معین فرمایا کہ یہ روز ان کی غایت شوکت کا دن تھا اس کو مقرر کرنا اپنے کمال قوت کا اظہار ہے نیز اس میں یہ بھی حکمت تھی کہ حق کا ظہور اور باطن کی رسوائی کے لئے ایسا ہی وقت مناسب ہے جبکہ اطراف و جوانب کے تمام لوگ جمع ہوں ۷۶ تاکہ خوب روشنی پھیل جائے اور دیکھنے والے باطنیان دیکھ سکیں اور ہر چیز صاف صاف نظر آئے ۷۷ کثیر التعداد جادو گروں کو جمع کیا ۷۸ وعدہ کے دن ان سب کو لے کر ۷۹ کسی کو اس کا شریک کر کے ۸۰ اللہ تعالیٰ پر۔



۸۱ یعنی جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام سن کر آپس میں مختلف ہو گئے بعض کہنے لگے کہ یہ بھی ہماری مثل جادوگر ہیں بعض نے کہا کہ یہ باتیں ہی جادوگروں کی نہیں وہ الشیطان جھوٹ باتھنے کو منع کرتے ہیں۔

۸۲ یعنی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون - ۸۳ جادوگر۔

۸۴ پہلے اپنا عصا۔

۸۵ اپنے سامان اتہار کرنا جادوگروں نے ادا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رلے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں دولت ایمان سے مشرف فرمایا۔

۸۶ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لیے فرمایا کہ جو کچھ جادو کے کریں پہلے وہ سب ظاہر رکھیں اس کے بعد آپ معجزہ دکھائیں اور حق باطل کو مٹائے اور معجزہ سحر کو باطل کرے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو جائیگی جادوگروں نے رساں لاشعیاں وغیرہ جو سامان لائے تھے سب ڈال دیا اور لوگوں کی نظر بندی کر دی۔

۸۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میلوں کے میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھتے والے اس باطل نظر بندی سے مسحور ہو گئے کیس ایسا ہو کہ بعض معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس کے گرویدہ ہو جائیں اور معجزہ نہ دیکھیں۔

۸۸ یعنی اپنا عصا۔

۸۹ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا عصا ڈالا وہ جادوگروں کے تمام

اتہاروں اور سانپوں کو نکل گیا اور آدمی اسکے خوف سے گھبرائے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

فَتَنَّا زَعْوًا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَأَسْرُوا النَّجْوَى ۖ قَالُوا إِنَّ هَٰذِهِ

تو اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہو گئے ۸۱ اور چھپ کر مشورت کی

لَسِحْرَانِ يَرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ

ضرور جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری زمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا اچھا دین

الْمُثَلَّى ۖ فَاجْمَعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ اتُّوَاصِفًا وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَن

لے جائیں تو اپنا دانوں بچا کر لو پھر سرا باندھ کر آؤ اور آج مراد کو پہونچا جو

اسْتَعْلَى ۖ قَالُوا يَمُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقَىٰ وَإِمَّا أَنْ تَكُونَ أَوَّلَ

غالب رہے ۸۲ اے موسیٰ یا تو تم ڈالو ۸۳ یا ہم پہلے

مَنْ أَلْقَى ۖ قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبالُهُمْ وَعَصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ

ڈالیں ۸۵ موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو ۸۶ جی ان کی رساں اور لاشعیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے

إِلَيْهِمْ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهُ تَسْعَى ۖ فَوَجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ ۖ

خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں ۸۷ تو اپنے جی میں موسیٰ نے خوف پایا

قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ۖ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا

ہم نے فرمایا ڈر نہیں بے شک تو ہی غالب ہے اور ڈال تو دے جو تیرے دہنے ہاتھ میں ہے ۸۸ اور

صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سِحْرٍ وَلَا يُفْلِحُ السِّحْرُ حَيْثُ أَتَىٰ ۖ

انکی بناوٹوں کو نکل جائے گا وہ جو بنا کر لائے ہیں تو جادوگر کا فریب اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے ۸۹

فَأَلْقَى السَّحْرَةَ سُجَّدًا قَالُوا أَمْثَلُ رَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ۖ قَالَ

تو سب جادوگر سجدے میں گر لائے گئے ۹۰ بولے ہم اس پر ایمان لائے جو ہارون اور موسیٰ کا رب ہے ۹۱ فرعون بولا

أَمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ أَدْنِ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَيْكُمْ السِّحْرُ ۖ

کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اسکے کہ میں تمہیں اجازت دوں بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ۹۲

نے اسے اپنے دست مبارک میں لیا تو نسل سانی عصا ہو گیا یہ دیکھ کر جادوگروں کو یقین ہوا کہ یہ معجزہ ہے جس سے سحر قابض نہیں کر سکتا اور جادو کی فریب کاری اسکے سامنے قائم نہیں رہ سکتی ۹۳ سبحان اللہ کیا عجیب حال تھا جن لوگوں نے بھی کفر و جحود کے لئے رساں اور عصا ڈالے تھے ابھی معجزہ دیکھ کر انہوں نے شکر و سجود کے لئے سر جھکا دیا اور گردنیں ڈال دیں منقول ہے کہ اس مسجد میں انہیں جنت اور دوزخ دکھائی گئی اور انہوں نے جنت میں اپنے منازل دیکھ لیے ۹۴ یعنی جادو میں وہ استاد کامل اور تم سب سے فائق ہے (معاذ اللہ)۔



۹۲ یعنی رہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں ۹۳ اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے یا رب العالمین کا فرعون کا یہ متکبرانہ کلمہ سن کر وہ جساد گر

۹۴ ید مضیٰ اور عصائے موسیٰ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ان کا استدلال یہ تھا کہ اگر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو بھی سحر کہتا ہے تو بتاؤ رستے او لاطشیاں کہاں گئیں بعض مفسرین کہتے ہیں کہ نباتات سے مراد جنت اور اس میں اپنے منازل کا دیکھنا ہے۔

۹۵ ہمیں اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ ۹۶ آگے تو تیری کچھ مجال نہیں اور دنیا زائل اور یہاں کی ہر چیز فنا ہوئے والی ہے تو مہربان بھی ہو تو بقائے دوام نہیں ہے سکتا پھر زندگانی دینا اور اس کی راحتوں کے نوال کا کیا غم بالخصوص اس کو جو جانا سے کہ آخرت میں اعمال دنیا کی جزا ملے گی۔

۹۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون نے جب جادو گروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لئے بلایا تھا تو جادو گروں نے فرعون سے کہا تھا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ اس کی کوشش کی گئی اور انھیں ایسا موقع ہم پہنچا دیا گیا انھوں نے دیکھا کہ حضرت خواب میں ہیں اور عصائے شریف پر ہر دے رہا ہے یہ دیکھ کر جادو گروں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ جادو گر نہیں ہیں کیونکہ جادو گر جب سوتا ہے تو اس وقت اس کا جادو کام نہیں کرتا مگر فرعون نے انھیں جادو کرنے پر مجبور کیا اس کی محضرت کے وہ اللہ تعالیٰ سے طالب اور امیدوار ہیں۔

۹۸ فرمانبرداروں کو ثواب دینے میں۔ ۹۹ بلحاظ عذاب کرنے کے ناموزنوں پر ۱۰۰ یعنی کانفرنس فرعون کے ۱۰۱ کہ مر کر ہی اس سے چھوٹ سکے ۱۰۲ ایسا جینا جس سے کچھ نفع اٹھا سکے ۱۰۳ یعنی جن کا ایمان پر ختم ہوا ہو اور انھوں نے اپنی زندگی میں نیک عمل کئے ہوں ان کو نازل بجا لائے ہوں ۱۰۴ کفر کی بنیاد اور معاصی کی گندگی سے ۱۰۵ جبکہ فرعون معجزات دیکھ کر براہ پر آیا اور پندیرہ ہوا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور زیادہ کرنے لگا ۱۰۶ مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہنچیں اور فرعون لشکر پیچھے سے آئے تو اندیشہ نہ کر کے اپنا عصا مار کر۔

۱۰۷ اور یہ صمد ہے اس کا جو پاک ہوا ۱۰۸ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وحی کی ۱۰۹ کہ راتوں رات ۱۱۰ میرے بندوں کو لے چل ۱۱۱ اور ان کے لئے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے ۱۱۲ تجھے دھڑہو گا کہ فرعون آئے

۱۱۳ اور ان کے لئے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے ۱۱۴ تجھے دھڑہو گا کہ فرعون آئے



۱۰۸۔ دیا میں غرق ہونے کا موسیٰ علیہ السلام حکم لکھی یا کہ شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر مصر سے روانہ ہوئے۔  
۱۰۹۔ جن میں چھ لاکھ قبیلے تھے۔  
۱۱۰۔ وہ غرق ہو گئے اور بانی ان کے سرو سے اونچا ہو گیا۔  
۱۱۱۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اور احسان کا ذکر کیا اور فرمایا۔  
۱۱۲۔ یعنی فرعون اور اس کی قوم۔  
۱۱۳۔ کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو وہاں تورات عطا فرمائیں گے جس پر عمل کیا جائے۔  
۱۱۴۔ تیرے میں اور فرمایا۔  
۱۱۵۔ نہ شکاری اور کفران نعمت کر کے اور ان نعمتوں کو معاصی اور گناہوں میں خرچ کر کے یا ایک دوسرے پر ظلم کر کے۔  
۱۱۶۔ جنہم میں اور ہلاک ہوا۔  
۱۱۷۔ شرک سے۔  
۱۱۸۔ تادم آخر۔

وَلَا تَخْشَى ۷۶ فَاتَّبِعْهُمْ فَرْعَوْنَ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَاءٌ غَشِيَهُمْ ۷۷ وَأَصْلَ فَرْعَوْنَ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى ۷۸ يَبْنَى ۷۹

اور نہ خطرہ ۱۰۸۔ تو ان کے پیچھے فرعون بڑا اپنے لشکر لے کر ۱۰۹۔ تو انھیں دریائے ڈھانپ لیا جیسا

۷۶۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی ۱۱۱۔ اے

اسرائیل ۱۱۲۔ اُنجینکُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ

بنی اسرائیل بیشک ہم نے تم کو تمہارے دشمن ۱۱۲ سے نجات دی اور تمہیں طور کی دہنی طرف کا وعدہ دیا

الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَالسَّلَوى ۸۰ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ

۱۱۳۔ اور تم پر من اور سلوی اتارا ۱۱۴۔ کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے

مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي وَمَنْ يَحِلَّ

تمہیں روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو ۱۱۵۔ کہ تم پر میرا غضب اترے اور جس پر

يَحِلُّ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَى ۸۱ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ

میرا غضب اُترا بے شک وہ گمراہ ۱۱۶۔ اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جس نے

أَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى ۸۲ وَمَا أَعْجَلَك عَنْ قَوْمِكَ

تو بہ کی ۱۱۷۔ اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا ۱۱۸۔ اور تو نے اپنی قوم سے کیوں جلدی کی اے

يَمُوسَى ۸۳ قَالَ هُمْ أَوْلَاءُ عَلَى أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى ۸۴

موسیٰ ۱۱۹۔ عرض کی کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور لے میسے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو ۱۲۰

قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۸۵

فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو ۱۲۱۔ بلا میں ڈالا اور انھیں سامری نے گمراہ کر دیا ۱۲۲۔

فَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ يَقَوْمِ الْمُرِيدُكُمْ

تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا ۱۲۳۔ غصہ میں بھرا فسوس کرتا ۱۲۴۔ کہا اے میری قوم کیسا تم سے

۱۱۹۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کر کے تورات لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کھام پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انھیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرمایا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا وَاَنْتَ عَجَلْتَ فَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ ۱۲۰۔ یعنی تیری رضا اور زیادہ ہو مسئلہ اس آیت سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوا (علامہ) ۱۲۱۔ حنبل پر آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ چھوڑا ہے۔  
۱۲۲۔ گو سالہ پرستی کی دعوت دیکر مسئلہ اس آیت میں ضلال اپنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب و باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب

کی طرف نسبت کرنا جائز ہے اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہاں باپ نے پرورش کی دینی پیشواؤں نے ہدایت کی اولیاء نے حاجت روائی فرمائی بزرگوں نے بلا دفع کی مغضیہ بن نے فرمایا ہے کہ امور ظاہر میں منشاء و سبب کی طرف منسوب کر دئے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا موجد اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں (خازن) ۱۲۳۔ چالیس دن پورے کر کے تورات لیکر ۱۲۴۔ اُن کے حال پر۔



۱۲۵۹ کہ وہ تھیں تو ریت عطا فرمایا جس میں ہدایت ہے اور ہے ہزار سورتیں ہیں ہر سورت میں ہزار آیتیں ہیں ۱۲۶۰ اور ایسا ناقص کام کیا کہ گوسالہ کو پوجنے کے تمہارا وعدہ تو مجھ سے یہ تھا کہ میرے حکم کی اطاعت کرو گے اور میرے دین پر قائم رہو گے۔

قال الله ۱۶

۴۶۰

ظہ ۲۰

رَبُّكُمْ وَعَدًا احْسَنًا اَفْطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُمْ اَنْ يَّجْعَلَ عَلَيْكُمُ

تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا ۱۲۵۹ کیا تم پر مدت نبی گزری یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب

غَضَبٌ مِّنْ رَبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِي ۝۱۶۰ قَالُوا مَا اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

اترے تو تم نے میرا وعدہ خلاف کیا ۱۲۶۰ بولے ہم نے آپ کا وعدہ اپنے اختیار سے خلاف

بِمَلِكِنَا وَلَكِنَّا حُمِّلْنَا اَوْ زَارَا مِّنْ زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَدْ فَتَنَّا فَكَذَلِكَ

نہ کیا لیکن ہم سے کچھ بوجھا ٹھوٹے گئے اس قوم کے گھنے کے ۱۲۶۰ تو ہم نے انہیں ۱۲۵۸ ڈال دیا پھر اسی

اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝۱۶۱ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عَجَلًا جَسَدًا اَلَّهُ خُورًا فَقَالُوا

طرح سامری نے ڈالا ۱۲۶۰ تو اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا نکالا بے جان کا دھڑ گائے کی طرح بولتا تھا ۱۲۶۰

هَذَا اَلْهَكْمُ وَاللّٰهُ مُوسٰى هَ فَنَسِيَ ۝۱۶۲ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ

یہ ہوتا ہے حکم اور موسیٰ کا معبود تو بھول گئے ۱۲۶۰ تو کیا نہیں دیکھتے کہ وہ ۱۲۶۰ انہیں کسی بات کا

قَوْلًا ۝۱۶۳ وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۝۱۶۴ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ

جواب نہیں دیتا اور ان کے کسی بُرے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا ۱۲۶۰ اور بیشک اُن سے ہارون نے اس سے پہلے کہا

مِنْ قَبْلُ يَقَوْمُ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ ۝۱۶۵ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُونِي

تھا کہ اے میری قوم یونہی ہے کہ تم اس کے سبب فتنے میں پڑے ۱۲۶۰ اور بیشک تمہارا رب رحمن ہے تو میری پیروی کرو

وَاطِيعُوا اَمْرِي ۝۱۶۶ قَالُوا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْكَ غُلْفَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا

اور میرا حکم مانو بولے ہم تو اس پر اس مارے مجھے تیرے ۱۲۶۰ جب تک ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کے آئیں

مُوسٰى ۝۱۶۷ قَالَ يَهْرُونُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْا ۝۱۶۸ اَلَا تَتَّبِعُنَّ

۱۲۶۰ موسیٰ نے کہا اے ہارون تمہیں کس بات نے روکا تھا جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا کہ میرے پیچھے آتے

اَفَعَصَيْتَ اَمْرِي ۝۱۶۹ قَالَ يَا بَنُوٓاِمْرٍ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَأْسِيْ

۱۲۶۰ تو کیا تم نے میرا حکم نہ مانا کہا اے میرے ماں جائے نہ میری ڈاڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال

۱۲۶۰ یعنی قوم فرعون کے زیوروں کے جو بنی اسرائیل نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر مانگ لئے تھے۔

۱۲۸۰ سامری کے حکم سے آگ میں۔ ۱۲۹۰ ان زیوروں کو جو اس کے پاس تھے اور اس خاک کو جو حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے اس نے مہل کی تھی۔

۱۳۰۰ یہ بچھڑا سامری نے بنایا اور اس میں کچھ سونا اس طرح رکھے کہ جب ان میں ہوا داخل ہو تو اس سے بچھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہوا ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسب جبریل کی خاک زیر قدم ڈالنے سے زندہ ہو کر بچھڑے کی طرح بولتا تھا۔

۱۳۱۰ سامری اور اس کے تابعین۔ ۱۳۲۰ یعنی موسیٰ معبود کو بھول گئے اور اسکو یہاں چھوڑ کر اسکی جستجو میں طور پر چلے گئے (معنا اللہ) بعض مفسرین نے کہا کہ موسیٰ کا قائل سامری ہے اور موسیٰ یہ ہیں کہ سامری نے جو بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے رب کو بھول گیا یا وہ حدوث اجسام سے استدلال کرنا بھول گیا۔

۱۳۳۰ بچھڑا۔ ۱۳۴۰ خطاب سے بھی عاجز اور نفع و ضرر سے بھی وہ کس طرح معبود ہو سکتا ہے۔

۱۳۵۰ تو اسے نہ پوجو۔ ۱۳۶۰ گوسالہ پرستی پر قائم نہیں گئے اور تمہاری بات نہ مانیں گے۔

۱۳۷۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔

۱۳۹۰ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر تمرا میوں سے فرمایا فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھیں اور ڈاڑھی بالیں میں پکڑ لی اور ۱۳۸۰ اور مجھے خبر دیدیے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آتے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔



إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ

مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہو گے تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا

قَوْلِي ۵۹ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا مِرْيُ ۶۰ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا

۱۳۹ موسیٰ نے کہا اب تیرا کیا حال ہے اے سامری ۱۴۰ بولا میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا

بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَلِكَ سَوَّلَتْ

۱۴۱ تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے پھر اسے ڈال دیا ۱۴۲ اور میرے جی کو یہی بھلا

لِي نَفْسِي ۶۱ قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ

۱۴۳ لگا ۱۴۴ کہا تو چلتا بن ۱۴۵ کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ ۱۴۶ تو کہے چھو نہ جا ۱۴۷

وَلَا إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تَخْلَفَهُ ۶۲ وَانْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي ظَلْتَ

اور بے شک تیرے لئے ایک وعدہ کا وقت ہوگا جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سینے

عَلَيْهِ عَاكِفًا لَّنَحَرِّقَتْهُ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۶۳ إِنَّمَا

تو دن بھر آسمان مار رہا ۱۴۸ قسم ہے ہم ضرور اسے جلا دیں گے پھر ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہائیں گے ۱۴۹ تمہارا معبود تو

إِلَهُكُمْ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۶۴ كَذَلِكَ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے ہم ایسا ہی

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَكَ مِنْ لَدُنَّا

تمہارے سامنے اگلی خبریں بیان فرماتے ہیں اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے ایک نکتہ کھٹا

ذِكْرًا ۶۵ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وِزْرًا ۶۶

فرمایا ۱۵۰ جو اس سے منہ پھیرے ۱۵۱ تو بیشک وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا ۱۵۲

خَالِدِينَ فِيهِ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حِمْلًا ۶۷ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي

وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ۱۵۳ اور وہ قیامت کے دن ان کے حق میں کیا ہی بُرا بوجھ ہوگا جس دن صور بھونکا

۱۳۹ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری

کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ -

۱۴۰ تو نے ایسا کیوں کیا اسکی وجہ بتا

۱۴۱ یعنی میں نے حضرت جبریل علیہ السلام

کو دیکھا اور ان کو پہچان لیا وہ اسپ جہات

پر سوار تھے میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں

ان کے گھوڑے کے نشان قدم کی خاک لے لوں

۱۴۲ اس گھوڑے میں جس کو بنایا تھا -

۱۴۳ اور یہ نفل میں نے اپنے ہی ہونے نفیس

سے کیا کوئی دوسرا اس کا باعث و محرک نہ تھا

اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے -

۱۴۴ دور ہو جا -

۱۴۵ جب تجھ سے کوئی ملنا چاہے جو تجھے

حال سے واقف نہ ہو تو اس سے -

۱۴۶ یعنی سب سے علیحدہ رہنا نہ تجھ

سے کوئی چھوئے نہ تو کسی سے چھوئے لوگوں

سے ملنا اس کے لئے کلی طور پر ممنوع قرار

دیا گیا اور ملاقات مکالمات خرید و فروخت

ہر ایک کے ساتھ حرام کر دی گئی اور اگر

اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور

چھونے والا دونوں شدید مجاز میں مبتلا ہو

وہ جنگل میں بھی شور مچاتا پھرتا تھا کہ

کوئی چھو نہ جانا اور وحشیوں اور درندوں

میں زندگی کے دن نہایت تلخی و وحشت

میں گزارتا تھا -

۱۴۷ یعنی عذاب کے وعدے کا آخرت

میں بعد اس عذاب دنیا کے تیرے شرک

و فساد انگیزی پر -

۱۴۸ اور اس کی عبادت پر قائم رہا -

۱۴۹ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے ایسا کیا اور جب آپ سامری

کے اس فساد کو مٹانے کو بنی اسرائیل سے

مناطبت فرما کر دین حق کا بیان فرمایا اور ارشاد کیا

۱۵۰ یعنی قرآن پاک کو وہ ذکر عظیم ہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہو اس کے لئے اس کتاب کریم میں نجات اور برکتیں ہیں اور اس کتاب مقدس میں اہم مافیہ کے ایسے حالات کا ذکر بیان ہے

جو فکر کرنے اور عبرت حاصل کرنے کے لائق ہیں ۱۵۱ یعنی قرآن سے اور اس پر ایمان نہ لانے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اٹھانے ۱۵۲ گناہوں کا بارگاہ ۱۵۳ یعنی اس گناہ

کے عذاب میں -



۱۵۴۲ لوگوں کو محشر میں حاضر کرنے کے لئے مراد اس سے نفوذ ثانیہ ہے ۱۵۵۰ یعنی کافروں کو اس حال میں ۱۵۶۱ اور کالے منہ ۱۵۶۵ آخرت کے احوال اور وہاں کے خوفناک منازل دیکھ کر انھیں زندگانی دنیا کی برکت بہت قلیل معلوم ہوگی۔

۱۵۸۹ آپس میں ایک دوسرے سے ۱۵۹۰ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ اس دن کے شدائد دیکھ کر اپنے دنیا میں رہنے کی مقدار معمول جائیں گے۔

۱۶۰۱ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ۵ قبلہ تھقف کے ایک آدمی نے ۵ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۱۶۱۱ جو انھیں روز قیامت موقع کی طرف بلائیگا اور ندا کرے گا کہ چلو جن کے حضور میں ہونے کو اور یہ پکارنے والے حضرت امیر المؤمنینؑ ہونگے۔

۱۶۲۰ اور اس دعوت سے کوئی انحراف نہ کرے گا۔

۱۶۳۰ بہت وجلال سے۔

۱۶۴۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسی کہ اس میں صرف لبوں کی جنبش ہوگی۔ ۱۶۵۰ شفاعت کرنے کا۔

۱۶۶۰ یعنی تمام ماضیات و مستقبلات اور جملہ امور دنیا و آخرت یعنی اللہ تعالیٰ کا علم ہندو کے ذات و صفات اور جمہالات کا محیط ہے ۱۶۷۰ یعنی تمام کائنات کا علم ذات الہی کا احاطہ نہیں کر سکتا اس کی ذات کا ادراک علوم کائنات کی رسائی سے برتر ہے وہ اپنے ہمارے صفات اور آثار قدرت و شیون حکمت سے بچا نا جاتا ہے شجرہ کجا دریا بہ اور اعلیٰ جلال کا

کہ ابوالا تراست از خدا دارا کہ بہ نظر کن اندر اسرار و صفاتش کہ دو اقدست کس از کنہ ذاتش بہ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ علوم خلقی معلومات الہیہ کا احاطہ نہیں کر سکتا بظاہر یہ عبارتیں دو ہیں مگر کمال نظر رکھنے والے باسانی سمجھ لیتے ہیں کہ فرق صرف تعبیر کا ہے ۱۶۸۰ اور ہر ایک شان عجز و نیاز کے ساتھ حاضر ہوگا کسی میں سرکشی میں نہ رہیگی اللہ تعالیٰ کے قہر و حکومت کا ظہور نام ہوگا ۱۶۹۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کی تفسیر میں فرمایا جس نے شرک کیا تو ٹیٹ میں ہا اور بیشک شرک شدید ترین ظلم ہے اور جو اس ظلم کا زیر بار ہو کر موقع قیامت میں آئے اس سے بڑھ کر نامرد کون ۱۷۰۰ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کارآمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو سب عمل میکار۔

الصُّورِ وَنَحْشُ الْمَجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرُّكَ ۖ يَتَخَفَتُونَ بَيْنَهُمْ

جائے گا ۱۵۴۲ اور ہم اس دن مجرموں کو ۱۵۵۰ اٹھائیں گے نبیؐ آنکھیں ۱۵۶۱ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہونگے کہ تم دنیا

إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۖ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ

میں نہ رہے مگر دس رات ۱۵۶۱ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ ۱۵۸۰ کہیں گے جبکہ ان میں سب سے بہتر

طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۖ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ

راے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے ۱۵۹۰ اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں ۱۶۰۰ تم فرماؤ انھیں

يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۖ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۖ لَا تَرَى فِيهَا

میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا تو کوہٹ پر ہموار کر چھوڑے گا کہ تو اس میں نیچا

عُوجًا وَلَا أَمْتًا ۖ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ وَخَشَعَتِ

اونچا کچھ نہ دیکھے اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے ۱۶۱۰ اس میں کجی نہ ہوگی ۱۶۲۰ اور سب

الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۖ يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ

آوازیں رحمن کے حضور ۱۶۳۰ پست ہو کر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا گزیرت آہستہ آواز ۱۶۴۰ اس دن کسی کی شفاعت کام

الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۖ يَعْلَمُ

نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمن نے ۱۶۵۰ اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی وہ جانتا ہے

مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۖ وَعَنْتِ

جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ۱۶۶۰ اور ان کا علم اسے نہیں گھیر سکتا ۱۶۷۰ اور سب منہ

الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۖ وَمَنْ

جھک جائیں گے اس زندہ قائم رکھنے والے کے حضور ۱۶۸۰ اور بیشک نامرد رہا جس نے ظلم کا بوجھ لیا ۱۶۹۰ اور جو کچھ

يَعْمَلُ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَفُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ۖ

نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا نہ نقصان کا ۱۷۰۰

کہ ابوالا تراست از خدا دارا کہ بہ نظر کن اندر اسرار و صفاتش کہ دو اقدست کس از کنہ ذاتش بہ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ علوم خلقی معلومات الہیہ کا احاطہ نہیں کر سکتا بظاہر یہ عبارتیں دو ہیں مگر کمال نظر رکھنے والے باسانی سمجھ لیتے ہیں کہ فرق صرف تعبیر کا ہے ۱۶۸۰ اور ہر ایک شان عجز و نیاز کے ساتھ حاضر ہوگا کسی میں سرکشی میں نہ رہیگی اللہ تعالیٰ کے قہر و حکومت کا ظہور نام ہوگا ۱۶۹۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کی تفسیر میں فرمایا جس نے شرک کیا تو ٹیٹ میں ہا اور بیشک شرک شدید ترین ظلم ہے اور جو اس ظلم کا زیر بار ہو کر موقع قیامت میں آئے اس سے بڑھ کر نامرد کون ۱۷۰۰ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کارآمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو سب عمل میکار۔



۱۷۱۔ اذ انص کے چھوڑنے اور ممنوعات

کا ارتکاب کرنے پر۔

۱۷۲۔ جس سے انھیں نیکیوں کی رغبت

اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ بند و نصیحت

حاصل کریں۔

۱۷۳۔ جو قہل مالک ہے اور تمام بادشاہ

اس کے محتاج۔

۱۷۴۔ اثنان نزول جب حضرت جبریل

قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو حضور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے

ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے

تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے اس پر یہ آیت

نازل ہوئی فرمایا گیا کہ آپ مشقت نہ اٹھائیں

اور سورہ قیام میں اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ

لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرمادی۔

۱۷۵۔ کہ شجر ممنوعہ کے پاس نہ جائیں۔

۱۷۶۔ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب

فضل و شرف کی فضیلت کو تسلیم کرنا

اور اس کی تعظیم و احترام بجالانے سے

اعراض کرنا دلیل حسد و عداوت ہے

اس آیت میں شیطان کا حضرت آدم کو

سجدہ نہ کرنا آپ کے ساتھ اس کی دشمنی کی

دلیل قرار دیا گیا۔

۱۷۷۔ اور انہی غذا اور خوراک کے لئے

زمین جو تھے کھیتی کرتے و انہ کھانے پینے

بچانے کی محنت میں مبتلا ہوا اور جو کچھ عورت

کا نفقہ مرد کے ذمہ ہے اس لئے اس

تمام محنت کی نسبت مرد حضرت آدم

علیہ السلام کی طرف فرمائی گئی۔

۱۷۸۔ اہل طرح کا عیش و راحت جنت میں

موجود ہے کسب محنت سے بالکل امن ہے

وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ

اور یہ بھی ہم نے اسے عربی قرآن اتارا اور اس میں طرح طرح سے وعید دیئے

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۖ فَتَعْلَىٰ لِلَّهِ الْمُلْكُ الْحَقُّ

۱۷۱۔ کہیں انھیں ڈر ہو یا ان کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے ۱۷۲۔ اتو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُلْ

۱۷۳۔ اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہو ۱۷۴۔ اور عرض کرو کہ اے

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۖ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسَىٰ وَ

میرے رب مجھے علم زیادہ دے اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک ناکیدی حکم دیا تھا ۱۷۵۔ تو وہ بھول

لَمْ يَجِدْ لَهُ عِزًّا ۖ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا

گیا اور ہم نے اسکا قصہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدہ میں گرے

إِلَّا ابْلِيسَ ۖ ابْنِ ابْنِ ۖ فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا عَدُوٌّ لَكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا

مگر ابلیس اس نے نہ مانا تو ہم نے فرمایا اے آدم بیشک تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے ۱۷۶۔ تو ایسا نہ ہو

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ ۖ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَ

کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے ۱۷۷۔ بیشک تیرے لئے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو

لَا تَعْرَىٰ ۖ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَصْحَىٰ ۖ فَوَسَّوَسَ إِلَيْهِ

نہ تنگا ہو اور یہ کہ تجھے نہ اس میں پیاس لگے نہ دھوپ ۱۷۸۔ تو شیطان نے اسے دوسو

الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبُلَىٰ ۖ

دیا بولا اے آدم کیا میں تمہیں تباہی دہندہ درخت کا پیڑ ۱۷۹۔ اور وہ بادشاہی کہ پرانی نہ پڑے ۱۸۰۔

فَاَكْلَا مِنْهَا فَبَدَّتْ لَهَا سَوْآتُهَا وَطَفِقَا يَخْصِفْنَ عَلَيْهِمَا مِنْ

تو ان دونوں نے اس میں سے کھا لیا اب ان پر انہی شرم کی خیریں ظاہر ہوئیں ۱۸۱۔ اور جنت کے پتے اپنے اوپر

۱۷۹۔ جس کو کھا کر کھانے والے کو دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے ۱۸۰۔ اور اس میں زوال نہ آئے ۱۸۱۔ یعنی بہشتی لباس ان کے جسم سے اتر گئے۔



۱۸۲۔ ستر چھپانے اور جسم ڈھکنے کے لئے ۱۸۳۔ اور اس درخت کے کھانے سے دائمی حیات نہ ملی پھر حضرت آدم علیہ السلام توبہ واستغفار میں مشغول ہوئے اور بارگاہِ الہی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی۔  
۱۸۴۔ یعنی کتاب اور رسول۔  
۱۸۵۔ یعنی دنیا میں۔

قال العبد ۱۶

۲۶۴

ط ۲۰

۱۸۶۔ آخرت میں کیونکہ آخرت کی بدبختی دنیا میں طریق حق سے ہٹنے کا نتیجہ ہے تو جو کوئی کتاب الہی اور رسول برحق کا اتباع کرے اور ان کے حکم کے مطابق چلے وہ دنیا میں ہٹنے سے اور آخرت میں اس کے عذاب و وبال سے نجات پائے گا۔

۱۸۷۔ اور میری ہدایت سے روگردانی کی  
۱۸۸۔ دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اتباع نہ کرنے سے عمل بد اور حرام میں مبتلا ہو یا فتناعت سے محروم ہو کہ گرفتار حرص ہو جاوے اور کثرت مال و اسباب سے بھی اس کو فراغ خاطر اور سکون قلب سیر نہ ہو دل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں حال تاریک اور وقت خراب ہے اور ٹوکس متوکل کی طرح اس کو سکون و فراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حیات طیبہ کہتے ہیں قال تَحْسَنُ الْقَبْرَ حَيَاةً حَيَوٰةً طَيِّبَةً اور قبر کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافر بننا نوے اڑھے اسکی قبر میں مسلط کئے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

(شان نزول) یہ آیت اسود بن عبدالغریٰ غزوئی کے حق میں نازل ہوئی ۱۳ اور قبر کی زندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دہانا ہے جس سے ایک طرف کی لسیاں دوسری طرف آجاتی ہیں اور آخرت

وَرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصَىٰ أَمْرُ رَبِّهِ فَعَوَّىٰ ۖ ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ۖ قَالَ اهْبِطْ مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

اپنی رحمت سے جو جمع فرمائی اور اپنے قرع خاص کی اڑھ کھائی فرمایا تم دونوں مل کر جنت سے اترو تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے  
عَدُوٌّ فَكَأَيًّا تَبَيَّنَ لِمَنِ هُدًى ۖ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ

پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے ۱۸۴۔ تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوو وہ نہ ہٹے ۱۸۵۔ نہ بدبخت  
وَلَا يَشْقَىٰ ۖ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا ۚ

ہو ۱۸۶۔ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا ۱۸۷۔ تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے ۱۸۸۔ اور تم اسے  
نَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَىٰ ۖ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ

قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو  
كُنْتُ بَصِيرًا ۖ قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ

انکھیا را تھا ۱۸۹۔ فرمایا گا بو بھی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں ۱۹۰۔ تو نے انھیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری  
تَنْسَىٰ ۖ وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِآيَاتِ رَبِّهِ ۖ

کوئی غیر نہ لگا ۱۹۱۔ اور تم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور بیشک آخرت کا  
وَلِعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ۖ أَفَلَمْ يَكْفِكُمْ كَمَا أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

عذاب سب سے سخت تر اور سب سے دیر پا ہے تو کیا انھیں اس سے راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی نشتیں  
مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي

ہلاک کر دیں ۱۹۲۔ کہ یہ ان کے بسنے کی جگہ چلتے پھرتے ہیں ۱۹۳۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو  
النَّهْيِ ۖ وَلَا كَلِمَةً سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لَكُمْ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ

۱۹۴۔ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات نہ گزر چکی ہوتی ۱۹۵۔ تو ضرور عذاب انھیں ۱۹۶۔ پٹ جاتا اور اگر تمہارا ایک عہد ٹھہرایا ہوا ۱۹۷۔

میں تنگ زندگانی جہنم کے عذاب ہیں جہاں زقوم (تھوڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور ان کے پیپ کھانے پینے کو دی جائیگی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہ میں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسب حرام میں مبتلا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوف خدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور نہ تنگ زندگانی ہے (تفسیر کبیر و حائز و مدارک وغیرہ) ۱۸۹۔ دنیا میں ۱۹۰۔ تو ان پر ایمان نہ لایا اور ۱۹۱۔ جہنم کی آگ میں جلا کر لگا ۱۹۲۔ جو رسولوں کو نہیں مانتی تھیں ۱۹۳۔ یعنی قریش اپنے سفروں میں انکے دیار پر گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے نشان دیکھتے ہیں ۱۹۴۔ جو ہجرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ انبیاء کی تکذیب اور ان کی مخالفت کا انجام بُرا ہے ۱۹۵۔ امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عذاب میں تاخیر کی جائے گی ۱۹۶۔ دنیا ہی میں ۱۹۷۔ یعنی روز قیامت۔



ہے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے اسکے  
ہیں انکے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کی طلب کرنے  
کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصد تمام ہو  
ہیں ۲۱۳ جب خدا کا حکم اور کیا اویزیت قائم ہوگی

سچ پر یہ یاساں ہوں اور جیسا کہ تم مسلمانوں کی بجائی اور جبر بادی کا اسطرلاب پر ہے پس اور سلمان ہمارے محبوب کو جواب کا اسطرلاب پر



وہ سورت انبیاء کی ہے اس میں سات رکوع اور ایک سو بارہ آیتیں اور ایک ہزار ایک لکھ چھیالیس کھلے اور چار ہزار اٹھ سو نو سو حروف ہیں۔

وہ یعنی حساب اعمال کا وقت روز قیامت قریب آگیا اور لوگ ابھی تک غفلت میں ہیں شان نزول یہ آیت منکرینِ بعثت کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو نہیں مانتے تھے اور روز قیامت کو گزرے ہوئے زمانہ کے قریب بتایا گیا کیونکہ جتنے دن گزرتے جاتے ہیں آنے والا دن قریب ہوتا جاتا ہے۔

وہ اس سے بندہ پر ہوں نہ عبرت حاصل کریں نہ آنے والے وقت کے لئے کچھ تیاری کریں۔

وہ اللہ کی یاد سے غافل ہیں۔

وہ اور اس کے اخلاقیات بہت بُرے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے انکارِ رازِ فاش کر دیا اور بیان فرمادیا کہ وہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ کہتے ہیں۔

وہ یہ کفر کا ایک اصول تھا کہ جب یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کر دی جائیگی کہ وہ تم جیسے بشر ہیں تو پھر کوئی ان پر ایمان نہیں لائے گا حضورؐ کے زمانہ کے کفار نے یہ بات کہی اور اسکو چھپایا لیکن آجکل کے بعض بیباک یہ کلمہ اعلان کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم نہیں شرماتے کفار یہ مقولہ کہتے وقت جانتے تھے کہ ان کی بات کسی کے دل میں جھجگی نہیں کیونکہ لوگ رات دن معجزات دیکھتے ہیں وہ کس طرح باور کر سکیں گے کہ حضورؐ ہماری طرح بشر ہیں اسلئے انھوں نے معجزات کو جادو بتا دیا اور کہا۔

وہ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی خواہ کتنی ہی پردہ اور راز میں رکھی گئی ہو انکارِ راز بھی اس میں ظاہر فرمادیا اسکے بعد قرآنِ کریم سے انھیں سخت پریشانی و جہانی لاقی تھی کاسکا کس طرح انکا کس وہ ایسا ابنِ معجزہ ہے جس نے تمام ملک کے مائے ناز ماہرین کو عاجز و متحیر کر دیا ہے اور وہ اسکی دو جہازِ کربتوں کی مثل کلامِ بنا کر نہیں لے سکے اس پریشانی میں انھوں نے قرآن کی نسبت مختلف قسم کی باتیں کہیں جنکا میانِ اٹلی آیت میں ہے وہ انکو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحیِ الہی سمجھ گئے ہیں کفار نے یہ کہہ کر سوچا کہ یہ بات چسپان نہیں ہو سکے گی تو اب اس کو چھوڑ کر کہنے لگے وہ یہ کہہ کر خیال ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ کلامِ حضرت کا بنایا ہوا ہے اور تم انھیں اپنے مثل بشر بھی کہتے ہو تو تم ایسا کلام کیوں نہیں بنا سکتے یہ خیال کر کے اس بات کو بھی چھوڑا اور کہنے لگے وہ اور یہ کلام شعر ہے اسی طرح کی باتیں بناتے رہے کسی ایک بات پر قائم نہ رہ سکے اوہ اہلِ باطل کذابوں کا یہی حال ہوتا ہے اب انھوں نے سمجھا کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی چلنے والی نہیں ہے تو کہنے لگے وہ اس کے رد و جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

سُورَةُ الْاَنْبِيَاءِ مَكِّيَّةٌ فِي ثَلَاثِ عَشْرَةِ آيَاتٍ وَسَبْعُ رُكُوعٍ

سورہ انبیاء مکی ہے اور اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۝

لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں وہ

مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنْ رَبِّهِمْ فَهُمْ كَذَبُوا وَاسْتَعْمَوْهُ وَ

جب ان کے رب کے پاس سے انھیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اُسے نہیں سنتے مگر

هُمْ يَلْعَبُونَ ۝ لَا هِيَ قُلُوبُهُمْ وَأَسْرُوا النَّجْوَى الَّذِينَ

کھیلتے ہوئے وہ ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں وہ اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت

ظَلَمُوا أَهْلَ هَذَا الْاَبَشَرِ مَثَلُكُمْ أَفَتَأْتُونَ السَّحَرَاءَ وَأَنْتُمْ

کی وہ کہ یہ کون ہیں ایک نہیں جیسے آدمی تو ہیں وہ کیا جادو کے پاس جاتے ہو

تُبْصِرُونَ ۝ قُلْ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

دیکھ بھال کر نبی نے فرمایا میرا رب جانتا ہے آسمانوں اور زمین میں

وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلْ

ہر بات کو اور وہی ہے سنتا جانتا وہ بلکہ بولے پریشان خوابیں ہیں وہ بلکہ ان کی

اَفْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۝ فَلْيَأْتِنَا بِالْبَيِّنَاتِ كَمَا اُرْسِلَ الْاَوَّلُونَ ۝

گڑبٹ ہے وہ بلکہ یہ شاعر ہیں وہ تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے اگلے بھیجے گئے تھے وہ

مَا اَمَنْتُ قَبْلَهُمْ مِنْ قَرِیْبَةٍ اَهْلَكْنَاهَا اَفْهُمْ

ان سے پہلے کوئی بستی ایمان نہ لائی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ

وہ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی خواہ کتنی ہی پردہ اور راز میں رکھی گئی ہو انکارِ راز بھی اس میں ظاہر فرمادیا اسکے بعد قرآنِ کریم سے انھیں سخت پریشانی و جہانی لاقی تھی کاسکا کس طرح انکا کس وہ ایسا ابنِ معجزہ ہے جس نے تمام ملک کے مائے ناز ماہرین کو عاجز و متحیر کر دیا ہے اور وہ اسکی دو جہازِ کربتوں کی مثل کلامِ بنا کر نہیں لے سکے اس پریشانی میں انھوں نے قرآن کی نسبت مختلف قسم کی باتیں کہیں جنکا میانِ اٹلی آیت میں ہے وہ انکو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحیِ الہی سمجھ گئے ہیں کفار نے یہ کہہ کر سوچا کہ یہ بات چسپان نہیں ہو سکے گی تو اب اس کو چھوڑ کر کہنے لگے وہ یہ کہہ کر خیال ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ کلامِ حضرت کا بنایا ہوا ہے اور تم انھیں اپنے مثل بشر بھی کہتے ہو تو تم ایسا کلام کیوں نہیں بنا سکتے یہ خیال کر کے اس بات کو بھی چھوڑا اور کہنے لگے وہ اور یہ کلام شعر ہے اسی طرح کی باتیں بناتے رہے کسی ایک بات پر قائم نہ رہ سکے اوہ اہلِ باطل کذابوں کا یہی حال ہوتا ہے اب انھوں نے سمجھا کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی چلنے والی نہیں ہے تو کہنے لگے وہ اس کے رد و جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔



يُؤْمِنُونَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رَجَالًا تُوْحَىٰ إِلَيْهِمْ

ایمان لائیں گے ۱۲ اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے ۱۳

فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو ۱۴ اور ہم نے انہیں ۱۵

جَسَدًا إِلَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ۝ ثُمَّ

خالی بدن نہ بنایا کہ کھانا نہ کھائیں ۱۶ اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں پھر

صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا

ہم نے اپنا وعدہ انہیں سچا کر دکھایا ۱۷ تو انہیں نجات دی اور جن کو چاہی ۱۸ اور

الْمُسْرِفِينَ ۝ لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۝

حد سے بڑھنے والوں کو ۱۹ ہلاک کر دیا۔ بیشک ہم نے تمہاری طرف ۲۰ ایک کتاب اتاری جس میں تمہاری ہدایت

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً

ہے ۲۱ تو کیا تمہیں عقل نہیں ۲۲ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں کہ وہ ستمگار تھیں ۲۳

وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ فَلَمَّا أَحْسَسُوا بِأَسَاسِنَا إِذَا هُمْ

اور ان کے بعد اور قوم پیدا کی ۲۴ تو جب انہوں نے ۲۵ ہمارا عذاب پایا جھمی وہ

مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ

اس سے بھاگتے گئے ۲۶ نہ بھاگو اور لوٹ کے جاؤ ان آسائشوں کی طرف جو تم کو دی گئیں تھیں اور اپنے

وَمَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝

مکانوں کی طرف شاید تم سے پوچھنا ہو ۲۷ بولے ہائے خرابی ہماری بیشک ہم ظالم تھے ۲۸

فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ۝

تو وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں کر دیا کاٹے ہوئے ۲۹ بجھے ہوئے

۱۲ منیٰ یہ ہیں کہ ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو نشانیاں آئیں تو وہ ان پر ایمان نہ لائے اور ان کی تکذیب کرنے لگے اور اس سبب سے ہلاک کر دیے گئے تو کیا یہ لوگ نشانی دیکھ کر ایمان لے لائیں گے باوجودیکہ انکی سرکشی ان سے بڑھی ہوئی ہے ۱۳ یہ انکے کلام سابق کا رد ہے کہ انبیاء کا صورت بشری میں ظہور فرمانا نبوت کے منافی نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔

۱۴ کیونکہ نماز و افق کو اس سے چارہ نہیں

۱۵ کہ واقف سے دریافت کرے اور مرض جہل کا

علاج یہی ہے کہ عالم سے سوال کرے اور

اس کے حکم پر عمل ہو۔

۱۶ مسئلہ اس آیت سے تقلید کا وجوب

ثابت ہوتا ہے یہاں انہیں علم والوں سے

پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ ان سے دریافت کرو

۱۷ اللہ کے رسول صورت بشری میں ظہور فرما

ہوئے تھے یا نہیں اس سے تمہارے تردد

کا خاتمہ ہو جائیگا۔

۱۸ یعنی انبیاء کو۔

۱۹ تو ان پر کھانے پینے کا اعتراض کرنا

اور یہ کہنا کہ مَا لِهَذَا الرَّسُولِ يَا كُلُّ

الطَّعَامِ محض بے جا ہے تمام انبیاء کا یہی

حال تھا وہ سب کھاتے بھی پیتے بھی تھے

۲۰ ان کے دشمنوں کو ہلاک

کرنے اور انہیں نجات دینے کا۔

۲۱ یعنی ایمانداروں کو جنہوں نے

انبیاء کی تصدیق کی۔

۲۲ جو انبیاء کی تکذیب کرتے تھے۔

۲۳ اسے گروہ قریش۔

۲۴ اگر تم اس پر عمل کرو یا یعنی ہیں کہ وہ کتاب

تمہاری زبان میں تو کیا یہ کہ تمہارے لئے نصیحت

ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے دین اور دنیاوی امور

اور حوائج کا بیان ہے۔

۲۵ کہ ایمان لا کر اس عزت و

کرامت اور سعادت کو حاصل کرو۔

۲۶ یعنی کافر تھیں۔

۲۷ یعنی ان ظالموں نے۔

۲۸ شان نزول مفسرین نے ذکر

کیا ہے کہ سرزمین یمن میں ایک بستی ہے

جس کا نام حصور ہے وہاں کے رہنے والے

عرب تھے انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور ان کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سخت نصر کو مسلط کیا اس نے انہیں قتل کیا اور گرفتار کیا اور اس کا یہ عمل جاری رہا تو یہ لوگ

بستی حصور پر بھاگے تو لاگنے ان سے بطریق طنز کہا (جو اگلی آیت میں ہے) ۲۹ کہ تم پر کیا گزری اور تمہارے اموال کیا ہوئے تو تم دریافت کرنے والے کو اپنے علم و مشاہدے سے جواب

دے سکو ۳۰ عذاب دیکھنے کے بعد انہوں نے گناہ کا اقرار کیا اور نامدم ہوئے اس لیے یہ اعتراف انہیں کام نہ آیا ۳۱ کجست کی طرح کہ تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

گئے اور کبھی ہونی آگ کی طرح ہو گئے۔



۲۹ کران سے کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ اس میں جاری حکمتیں ہیں منجملہ انکے یہ ہے کہ ہمارے بندے ان سے ہماری قدرت و حکمت پر استدلال کریں اور انہیں ہمارے اوصاف و کمال کی معرفت ہو  
۳۰ مثل زن و فرزند کے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں اور ہمارے لئے بی بی اور بیٹیاں بتاتے ہیں اگر یہ ہمارے حق میں ممکن ہوتا تو اس کیونکر زن و فرزند والے زن و فرزند اپنے پاس رکھتے ہیں مگر ہم  
اس سے پاک ہیں ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں ۳۱ معنی میں کہ ہم اہل باطل کے کذب کو بیان حق سے مٹا دیتے ہیں ۳۲ اے کفار! بجا رکھو ۳۳ شان الہی میں کہ اس کے لئے بیوی و بچہ  
ٹھہرتے ہو ۳۴ وہ سب کا مالک ہے اور سب اس کے ملک کو کوئی اسکی اولاد کیسے ہو سکتا ہے ملک ہوئے اور اولاد ہونے میں منافات ہے ۳۵ اس کے مقررین جنہیں اس کے  
۱۴ اقرب للناس ۲۶۸

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعَيْنٍ ۝۱۹ لَوَارِثًا  
اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عین نہ بنائے ۲۹ اگر ہم کوئی  
اَنْ تَتَّخِذَ لَهُمْ آلًا تَتَّخِذُهُ مِنْ دُونِنَا ۝۲۰ اِنْ كُنَّا فَعَلِينَ ۝۲۱ بَلْ  
بہلاوا اختیار کرنا چاہتے ۲۰ تو اپنے پاس سے اختیار کرتے اگر ہمیں کرنا ہوتا تو ۲۱ بلکہ  
نَقَذُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَذْمُغُهُ ۝۲۲ اِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۝۲۳  
ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجہ نکال دیتا ہے تو جی بھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے ۲۲  
لَكُمْ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۝۲۴ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝۲۵  
اور تمہاری خرابی ہے ۲۴ ان باتوں سے جو بناتے ہو ۲۵ اور اسی کے ہیں جنہے آسمانوں و زمین میں ہیں ۲۵  
وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ ۝۲۶ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝۲۷  
اور اس کے پاس والے ۲۶ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکیں  
يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝۲۸ اِمَّا تَتَّخِذُوا الْاِهَةَ  
رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے ۲۸ کیا انہوں نے زمین میں سے کچھ  
مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُونَ ۝۲۹ لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اِلٰهَةٌ  
ایسے خدا بنائے ہیں ۲۹ کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں ۲۹ اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے  
اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۝۳۰ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝۳۱  
تو ضرور وہ ۳۰ تباہ ہو جاتے ۳۱ تو پاکی ہے اللہ عرش کے مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ۳۱  
لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ ۝۳۲ اِمَّا تَتَّخِذُوا مِنْ  
اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے ۳۲ اور ان سے سوال ہوگا ۳۲ کیا اللہ کے سوا اور خدا  
دُوْنَهُ الْاِهَةُ ۝۳۳ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۝۳۴ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ  
بنارکھے ہیں۔ تم فرماؤ ۳۳ اپنی دلیل لاؤ ۳۴ یہ تران میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے ۳۴

۳۵ ہر وقت اسکی تسبیح میں رہتے ہیں حضرت  
کعب الجبار نے فرمایا کہ ملائکہ کے لئے تسبیح الہی  
ہے جیسی کہ نبی آدم کے لئے سانس لینا۔  
۳۶ جابر رضیہ سے مثل سونے چاندی بچہ  
وغیرہ کے۔  
۳۷ ایسا تو نہیں جو اور نہ ہو سکتا ہے کہ  
خود بے جان ہو وہ کسی کو جان دے سکے تو  
پھر اسکو معبود ٹھہرانا اور الاقرار دینا کتنا کھلا  
باطل ہے کہ وہی ہے جو ہر مکن پر قادر ہو جو  
قادر نہیں وہ کہ کیا۔  
۳۸ آسمان و زمین۔  
۳۹ کیونکہ اگر خدا سے وہ خدام لئے جائیں  
جن کی خدائی کے بت پرست متقدم ہیں تو  
فساد عالم کا لزوم ظاہر ہے کیونکہ وہ جمادات  
ہیں تدبیر عالم پر اصلا قدرت نہیں رکھتے اور  
اگر تعظیم کی جائے تو بھی لزوم فساد یقینی ہے  
کیونکہ اگر وہ خدا فرض کئے جائیں تو وہ حال  
سے خالی نہیں یا وہ دونوں متفق ہونگے  
یا مختلف اگر شہد احد پر متفق ہوئے تو لازم  
آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی مقدر ہو اور دونوں  
کی قدرت سے واقع ہو یہ محال ہے اور اگر  
مختلف ہوئے تو ایک شے کے متعلق دونوں  
کے ارادے یا معاواقع ہونگے اور ایک ہی  
وقت میں وہ موجود و معدوم دونوں ہو جائیگی  
یا دونوں کے ارادے واقع نہ ہوں اور  
شے نہ موجود نہ معدوم یا ایک کا ارادہ  
واقع ہو دوسرے کا واقع نہ ہو یہ تمام صورتیں  
محال ہیں تو ثابت ہوا کہ فساد ہر تقدیر پر لازم  
ہے توحید کی یہ نہایت قوی برہان ہے اور  
اسکی تقریریں بہت بسط کے ساتھ ائمہ کلام

کی کتابوں میں مذکور ہیں یہاں اختصاراً اسی قدر پرکتفا کیا گیا (تفسیر کبیر وغیرہ) ۳۲ کہ اسکے لئے اولاد و شریک ٹھہرتے ہیں ۳۳ کیونکہ وہ مالک حقیقی ہے جو چاہے کرے جسے چاہے غرت  
دے جسے چاہے ذلت دے جسے چاہے سعادت دے جسے چاہے شقی کرے وہ سب کا حاکم ہے کوئی اس کا حاکم نہیں جو اس سے پوچھ سکے ۳۴ کیونکہ سب اس کے بندے ہیں ملک  
ہیں سب پر اسکی فرمانبرداری اور اطاعت لازم ہے اس سے توحید کی ایک اور دلیل مستفاد ہوتی ہے جب سب ملکوں میں تو ان میں سے کوئی خدا کیسے ہو سکتا ہے اسکے بعد بطریق استغناء تو بیجا  
فرمایا ۳۵ اے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان مشرکین سے کہ تم اپنے اس باطل دعویٰ پر ۳۶ اور حجت قائم کرو خواہ عقلی ہو یا نقلی مگر کوئی دلیل عقلی لا سکتے ہو جیسا کہ برہان مذکورہ سے ظاہر ہو چکا  
اور کوئی دلیل نقلی پیش کر سکتے ہو کیونکہ تمام کتب سماویہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا بیان ہوا اور میں شرک کا ابطال کیا گیا ہے ۳۷ ساتھ والوں سے مراد آپ کی امت جو قرآن کریم میں اسکا ذکر ہے کہ اس کو  
طاعت پر کیا ثواب ملے گا اور معصیت پر کیا عذاب کیا جائے گا۔



۴۸ یعنی پہلے انبیاء کی امتوں کا اور اس کا کہ دنیا میں ان کے ساتھ کیا کیا گیا اور آخرت میں کیا کیا جائے گا۔

۴۹ اور غور و تامل نہیں کرتے اور نہیں سوچتے کہ توحید پر ایمان لانا ان کے لئے ضروری ہے۔

۵۰ شان نزول یہ آیت خراع کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا تھا۔

۵۱ اس کی ذات اس سے منزہ ہے کہ اس کے اولاد ہو۔

۵۲ یعنی فرشتے اس کے برگزیدہ اور مکرم بندے ہیں

۵۳ یعنی جو کچھ انہوں نے کیا اور جو کچھ وہ آئندہ کریں گے

۵۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یعنی جو توحید کا قائل ہو۔

۵۵ یہ کہنے والا ایسے جو اپنے عبادت کا دعوت دیتا ہے فرشتوں میں اور کوئی ایسا نہیں جو یہ کہے۔

۵۶ بند ہو یا تو یہ ہو کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا انہیں فصل پیدا کر کے انہیں کھولا یا یعنی ہیں کہ آسمان بند تھا بایں

معنی کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی زمین بند تھی بایں معنی کہ اس سے روئیدگی پیدا نہیں ہوتی تھی تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش

ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا۔

۵۷ یعنی پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب کیا بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا

اس سے نظفہ مادہ ہے۔

وَذَكِّرْ مَنْ قَبْلُ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ

اور مجھ سے اگلوں کا تذکرہ ۴۸ بلکہ ان میں اکثر حق کو نہیں جانتے تو وہ

فَهُمْ مُّعْرِضُونَ ۵۰ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ

روگرداں ہیں ۴۹ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف

إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۵۱ وَقَالُوا اتَّخَذَ

وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو اور بولے رحمن

الرَّحْمَنُ وَلَكِنْ أَسْبَحْنَاهُ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ ۵۲ لَا يَسْبِقُونَهُ

لے بیٹا اختیار کیا ۵۰ پاک ہے وہ ۵۱ بلکہ بندے ہیں غرت والے ۵۲ بات میں اس سے سبقت

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهٖ يَعْمَلُونَ ۵۳ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کار بند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنَ

ان کے پیچھے ہے ۵۳ اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے ۵۴ اور وہ اس کے

خَشِيَتِهِ مُشْفِقُونَ ۵۵ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ

خوف سے ڈر رہے ہیں اور ان میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں ۵۵

دُونَهُ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۵۶

تو اسے ہم جہنم کی جزا دیں گے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو

أَوْ لَمْ يَرِ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا

کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے

رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۵۷ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۵۸

انہیں کھولا ۵۶ اور ہم نے ہر جاندار چیر پانی سے بنائی ۵۷



۵۸ مضبوط پہاڑوں کے ۵۹ اپنے سفوفوں میں اور جن مقامات کا قصد کریں وہاں تک پہنچ سکیں ۶۰ کرنے سے ۶۱ یعنی کفار ۶۲ یعنی آسمانی کائنات سوچ جائے سارے اور اپنے اپنے افلاک میں ان کی حرکتوں کی کیفیت اور اپنے اپنے مطالع سے اُن کے طلوع اور غروب اور اُن کے عجائب احوال جو صانع عالم کے وجود اور اس کی وحدت اور اس کے کمال قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں کفار ان سب سے اعراض کرتے ہیں اور ان دلائل سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ۶۳ تاہم کہ اس میں آرام کریں ۶۴ روشن کہ اس میں معاش و غیرہ کے کام انجام دیں ۶۵ جس طرح کہ تیراک پانی میں۔ ۶۶ شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن اپنے ضلال و عناد سے کہتے تھے کہ ہم حوادث زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات ہو جائیگی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ دشمنان رسول کے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں ہم نے دنیا میں کسی آدمی کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی۔ ۶۷ اور انھیں موت کے پنجے سے رہائی مل جائے گی جب ایسا نہیں ہے تو پھر خوش کس بات پر ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ۔ ۶۸ یعنی راحت و تکلیف مندرستی و بیماری دولت مند و ناداری نفع اور نقصان سے۔ ۶۹ تاکہ ظاہر ہو جائے کہ مبر و شکر میں تمہارا کیا درجہ ہے۔ ۷۰ ہم تمہیں منابرے اعمال کی جزا دیں گے۔ ۷۱ شان نزول یہ آیت ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی حضور تشریف لے جاتے تھے وہ آپ کو دیکھ کر ہنسا اور کہنے لگا کہ یہ بنی عبد مناف کے نبی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے ۷۲ کفار ۷۳ کہتے ہیں کہ ہم جہنم کو جانتے ہی نہیں اس جہل و ضلال میں مبتلا ہوتے کے باوجود آپ کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ سنہی کے قابل خود ان کا اپنا حال ہے۔

۱۴ اقرب للناس ۲۷۰

۱۵ اَفَلَا يُؤْمِنُونَ ۱۶ وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ ۱۷ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سَبِيلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۱۸

۱۹ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۲۰ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ۲۱

۲۲ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۲۳ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۲۴ وَمَا جَعَلْنَا الْبَشَرَ مِنْ قَبْلُ الْخُلْدِ أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمْ الْخُلْدُونَ ۲۵

۲۶ كُلُّ نَفْسٍ لَهَا رِزْقٌ مَعْدُودٌ ۲۷ وَهُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۲۸ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْغَنِيُّ ۲۹

۳۰ وَهُوَ الَّذِي يَنْزِلُ فِي السَّحَابِ الْمُبَارَكِ ۳۱ وَهُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۳۲ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْغَنِيُّ ۳۳

۳۴ وَهُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۳۵ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْغَنِيُّ ۳۶

۳۷ وَهُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۳۸ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْغَنِيُّ ۳۹

۴۰ وَهُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۴۱ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْغَنِيُّ ۴۲



۷۴ شان نزول یہ آیت نصر بن

حارث کے حق میں نازل ہوئی جو کہتا تھا کہ جلد عذاب نازل کر اے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا یعنی جو وعدے عذاب کے دیئے گئے ہیں ان کا وقت قریب آگیا ہے چنانچہ روز بروز وہ منظر ان کے نظر کے سامنے آگیا۔

۷۵ عذاب کا یا قیامت کا یہ ان کے استعجال کا بیان ہے۔

۷۶ دوزخ کی۔

۷۷ اگر وہ یہ جانتے ہوتے تو کفر پر قائم نہ رہتے اور عذاب میں جلدی نہ کرتے۔

۷۸ قیامت۔

۷۹ توبہ و مہذرت کی۔

۸۰ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۸۱ اور وہ اپنے استہزاء اور مسخرگی کے وبال و عذاب میں گرفتار ہوئے

اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی گئی کہ آپ کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہونا ہے۔

۸۲ یعنی اس کے عذاب سے۔

۸۳ جب ایسا ہے تو انہیں عذاب آہی کا کیا خوف ہو اور وہ اپنی حفاظت کرنے والے کو کیا پہچانیں۔

۸۴ ہمارے سوا ان کے خیال میں۔

۸۵ اور ہمارے عذاب سے محفوظ رکھتے

ہیں ایسا تو نہیں ہے اور اگر وہ اپنے

فَلَا تَسْتَعْجِلُون ۷۴ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

مجھ سے جلدی نہ کرو ۷۴ اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ ۷۵ اگر تم

صَادِقِينَ ۷۵ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكْفُونُ عَنْ

سچے ہو ۷۵ کسی طرح جانتے کا فراس وقت کو جب نہ روک سکیں گے اپنے مونہوں

وَجُوهَهُمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۷۶

سے آگ ۷۶ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد ہو ۷۷

بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدِّهَا وَ

بلکہ وہ ان پر اچانک آپڑے گی ۷۷ تو انہیں بے حواس کر دے گی پھر نہ وہ اسے

لَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۷۸ وَلَقَدْ اسْتَهْزَأُ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ

پھر سکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائیگی ۷۸ اور بیشک تم سے انکے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا

فَخَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۷۹

کیا گیات ۷۹ تو مسخرگی کرنے والوں کا ٹھٹھا انہی کو لے بیٹھا ۸۰

قُلْ مَن يَكْلَأُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَنِ ۷۱ بَلْ هُمْ

تم فرماؤ شب و روز تمہاری کون نگہبانی کرتا ہے رحمن سے ۷۱ بلکہ وہ اپنے

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُونَ ۷۲ أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ

رب کی یاد سے منہ پھیرے ہیں ۷۲ کیا ان کے کچھ خدا ہیں ۷۳ جو ان کو ہم سے بچاتے

دُونَنَا لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِنَّا

ہیں ۷۴ وہ اپنی ہی جانوں کو نہیں بچا سکتے ۷۵ اور نہ ہماری طرف سے ان کی

يُصْعَبُونَ ۷۶ بَلْ مَتَّعْنَا هَؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ

باری ہو ۷۶ بلکہ ہم نے ان کو ۷۶ اور ان کے باپ دادا کو بڑا دیا ۷۷ یہاں تک کہ

بتوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں تو ان کا حال یہ ہے کہ ۷۸ اپنے پوجنے والوں کو کیا بچا سکیں گے ۷۹ یعنی کفار کو ۸۰ اور دنیا میں انہیں نعمت و مہلت دی۔



۹۰ اور وہ اس سے اور مغرور ہوئے اور انھوں نے گمان کیا کہ وہ ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔

۹۱ کفرستان کی

۹۱ روز بروز مسلمانوں کو اس تسلط دے رہے ہیں اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آ رہا ہے حدود اسلام بڑھ رہی ہیں اور سرزمین کفر گھٹتی چلی آتی ہے اور حوالی کہ مکرمہ بر مسلمانوں کا تسلط ہوتا جاتا ہے کیا مشترکین جو غذا طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس کو نہیں دیکھتے اور عبرت حاصل نہیں کرتے ۹۲ جن کے قبضہ سے زمین دمبدم نکلتی جا رہی ہے یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب جو بغض الہی فتح پر فتح پارہے ہیں اور ان کے مقبوضات دم بدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

۹۳ اور عذاب الہی کا اسی کی طرف سے خوف دلانا ہوں۔

۹۴ یعنی کافر ہدایت کرنے والے اور خوف دلانے والے کے کلام سے نفع نہ اٹھانے میں بہرے کی طرح ہیں۔ ۹۵ نبی کی بات پر کان نہ رکھا اور ان پر ایمان نہ لائے۔

۹۶ اعمال میں سے۔

۹۷ یعنی تورات عطا کی جو حق و باطل میں تفرقہ کرنے والی ہے۔

۹۸ یعنی روشنی ہے کہ اس نوح سے نجات کی راہ معلوم ہوتی ہو ۹۹ جس سے وہ پندیر ہو جاتے ہیں اور دینی امور کا علم حاصل کرتے ہیں۔

۱۰۰ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یعنی قرآن پاک یہ کثیر الخیر ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے اس میں بڑی برکتیں ہیں ۱۰۱ ان کی ابتدائی عمر میں بالغ ہونے کے۔

الْعُمْهُ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّ نَاتِي الْأَرْضَ نَقْصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا

زندگی ان پر دراز ہوئی ۹۰ تو کیا نہیں دیکھتے کہ ہم ۹۱ زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آ رہے ہیں ۹۱

أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ۹۱ قُلْ إِنَّمَا أُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ

تو کیا یہ غالب ہوں گے ۹۲ تم فرماؤ کہ میں تم کو صرف وحی سے ڈراتا ہوں ۹۳ اور بہرے بیکارنا

الدُّعَاءُ إِذَا مَا يُنْذِرُونَ ۹۲ وَلَكِنْ مَسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ

نہیں سنتے جب ڈرائے جائیں ۹۴ اور اگر انھیں تمہارے رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے

عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَوْمَلَنَا إِنْ كُنَّا ظَالِمِينَ ۹۵ وَنَضَعُ

تو ضرور کہیں گے ہائے خرابی ہماری بیشک ہم ظالم تھے ۹۵ اور ہم

الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَ

عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور

إِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا

اگر کوئی چیز ۹۶ رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں

حَسِبِينَ ۹۷ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءَ

حساب کو اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا ۹۸ اور اوجالا ۹۸

وَذِكْرَ اللَّيْثَيْنِ ۹۹ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُمْ

اور پرہیزگاروں کو نصیحت ۹۹ وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انھیں

مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ۱۰۰ وَهَذَا ذِكْرٌ مُّبْرَكٍ أَنزَلْنَاهُ

قیامت کا اندیشہ لگا ہوا ہے اور یہ ہے برکت والا ذکر کہ ہم نے اتارا ۱۰۱

أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ۱۰۲ وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ

تو کیا تم اس کے منکر ہو اور بے شک ہم نے ابراہیم کو ۱۰۱ پہلے ہی سے

۱۰۱ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یعنی قرآن پاک یہ کثیر الخیر ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے اس میں بڑی برکتیں ہیں ۱۰۲ ان کی ابتدائی عمر میں بالغ ہونے کے۔



۱۰۲۔ کہ وہ ہدایت و نبوت کے اہل میں  
۱۰۳۔ یعنی بت جو درندوں پرندوں  
اور انسانوں کی صورتوں کے بنے  
ہوئے ہیں۔

۱۰۴۔ اور ان کی عبادت میں مشغول ہو  
۱۰۵۔ تو ہم بھی ان کی اقتدا میں ویسا  
ہی کرتے گئے۔

۱۰۶۔ چونکہ انھیں اپنے طریقہ کا گمراہی ہونا  
بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا اور اس کا انکار  
کرنے کا وہ بہت بڑی بات جانتے تھے اس  
لئے انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام  
سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ بات واقعی طور  
پر ہمیں بتا رہے ہیں یا بطریق کھیل کے  
فرماتے ہیں اس کے جواب میں آپ نے  
حضرت ملک علام کی ربوبیت کا اثبات فرما کر  
ظاہر فرمایا کہ آپ کھیل کے طریقہ پر کلام فرماتے  
ولے نہیں ہیں بلکہ حق کا اظہار فرماتے ہیں  
چنانچہ آپ نے۔

۱۰۷۔ اپنے میلے کو واقعہ یہ ہے کہ اس قسم  
کا سالانہ ایک میلہ لگتا تھا جگہ میں جاتے  
تھے اور شام تک وہاں لہو و لعب میں  
مشغول رہتے تھے واپسی کے وقت بت  
خانہ میں آتے تھے اور بتوں کی پوجا کرتے  
تھے اس کے بعد اپنے مکانوں کو واپس  
جاتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام  
نے ان کی ایک جماعت سے بتوں کے  
متعلق مناظرہ کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ  
کل کو ہماری عید ہے آپ وہاں چلیں  
دیکھیں کہ ہمارے دین اور طریقے میں  
کیا بہار ہے اور کیسے لطف آتے ہیں جب  
وہ میلے کا دن آیا اور آپ سے میلے میں  
چلنے کو کہا گیا تو آپ غصہ کر کے رہ گئے وہ  
لوگ روانہ ہو گئے جب اسکے باقی ماندہ اور

مِنْ قَبْلُ وَكِتَابِهِ عَلِيمِينَ ۵۱ اِذْ قَالَ لِاٰبِيْهِ وَقَوْمِهِ مَا

اس کی نیک راہ عطا کر دی اور ہم اس سے خبردار تھے ۵۱ جب اس نے اپنے باپ اور قوم سے کہا

هٰذِهِ التَّمٰثِيْلُ الَّتِي اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُونَ ۵۲ قَالُوْا

یہ صورتیں کیا ہیں ۵۲ جن کے آگے تم آسن مارے ہو ۵۲ بولے

وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۵۳ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ

ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے پایا ۵۳ کہا بے شک تم اور تمہارے

وَاٰبَاؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۵۴ قَالُوْا اِحْتٰنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ

باپ دادا سب کھلی گمراہی میں ہو ۵۴ بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا

مِنَ اللَّعِيْنِ ۵۵ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یونہی کھیلتے ہو ۵۵ کہا بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا

الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ وَاَنْتَ اَعْلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۵۶ وَتَاللّٰهِ

جس نے انھیں پیدا کیا اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔ اور مجھے اللہ کی

لَا كَيْدَ اَصْنٰمُكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۵۷ فَجَعَلَهُمْ

قسم ہے میں تمہارے بتوں کا بُراچا ہوں گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ پیٹھ دے کر ۵۷ تو ان سب کو ۵۷

جُذَا اِذَا الْاَكْبَرُ اَلَّهُمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۵۸ قَالُوْا مَنْ

چورا کر دیا مگر ایک کو جو ان سب کا بُرا تھا ۵۸ کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں ۵۸ بولے کس نے

فَعَلَ هٰذَا بِالْهَيْتٰنَا اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۵۹ قَالُوْا سَمِعْنَا

ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا بے شک وہ ظالم ہے ان میں سے کچھ بولے تم

فَتٰی يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ ۶۰ قَالُوْا فَاتَّوٰا بِهٖ عَلٰی

نے ایک جوان کو انھیں بُرا کہتے سنا جسے ابراہیم کہتے ہیں ۶۰ بولے تو اُسے لوگوں کے سامنے لاؤ

مذکور لوگ جو امت استہ جارہے تھے گزے تو اپنے فرمایا کہ میں تمہارے بتوں کا بُراچا ہوں گا اسکو بعض لوگوں نے سنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ کی طرف لوٹے ۵۸ یعنی  
بتوں کو توڑ کر ۵۸ چھوڑ دیا اور بسولا اسکے کا ندھے پر رکھ دیا ۵۹ یعنی بڑے بت سے کہ ان چھوٹے بتوں کا کیا حال ہے یہ کیوں لوٹے اور بسولا یر کی گردن پر کیا رکھا ہے اور انھیں  
اس کا عجظا ہر اور انھیں ہوش آئے کہ ایسے عاجز خدا نہیں ہو سکتے یا یعنی ہیں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کریں اور آپ کو حجت قائم کرنے کا موقع ملے چنانچہ جب قوم کے کو  
شام کو واپس ہوئے اور بت خانے میں ہو چکے اور انہوں نے کچھ کبت لٹے پڑے ہیں تو ۶۰ یخبر خود جبار اور اس کے مراد کو پہنچی تو



۱۱۲ کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا فعل ہے یا ان سے تبوں کی نسبت ایسا کام سنا گیا ہے مدعا یہ تھا کہ شہادت قائم ہو تو وہ آپ کے درپے ہوں چنانچہ حضرت بلالؓ نے گئے اور وہ لوگ ۱۱۳ اپنے اسکا تو کچھ جواب نہ دیا اور شان منظرانہ سے تعریض کے طور پر ایک عجیب غریب جھٹ فائم کی ۱۱۴ اس غصہ سے کہ اس کے ہوتے تم اس کے چھوٹوں کو بوجھتے ہو اس کے کندھے پر بولا ہونے سے ایسا ہی تپاس کیا جاسکتا ہے مجھ سے کیا بوجھنا بوجھنا ہو ۱۱۵ وہ خود بتائیں کہ ان کے ساتھ کیس نے کیا مدعا یہ تھا کہ قوم غور کرے کہ جو بول نہیں سکتا جو کچھ کہ نہیں سکتا وہ خدا نہیں ہو سکتا اس کی خدائی کا اعتقاد باطل سے چنانچہ آپ نے یہ فرمایا ۱۱۶ اور کھنکھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حق پر ہیں ۱۱۷ اچھا ایسے مجبور دل اور بے اختیار دل کو بوجھتے ہو جو اپنے کاندر سے لبسولانہ ٹپاس کے وہ اپنے بجاری کو مصیبت سے کیا بچا سکے اور اس کے کیا کام آسکے ۔

۱۱۸ اور کلام حق کہنے کے بعد پھر ان کی بد بختی ان کے سرول پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل عبادہ و مکابرہ شروع کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے ۱۱۹ تو ہم ان سے کیسے پوچھیں اور اے ابراہیم تم ہمیں ان سے پوچھنے کا کیسے حکم دیتے ہو ۔ ۱۲۰ اگر اسے پوچھو ۔ ۱۲۱ اگر اسکا پوچھا تو موت کر دو ۔ ۱۲۲ کہ اتنا بھی سمجھ سکو کہ رب بت پوچھنے کے قابل نہیں جب جھٹ تمام ہو گئی اور وہ لوگ جواب سے عاجز آئے ۱۲۳ غرور اور اس کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا دال نے بے شرفی ہو گئی او انھوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کر دیا اور قہر کوئی میں ایک عمارت بنائی اور ایک ہینڈیک بکوشش تمام قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم گنگ جلائی جس کی ٹش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منیفق ڈگوٹھن کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا اس وقت آپ کی زبان مبارک پر تھا حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ جبریل امین نے آپ سے عرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے آپ نے فرمایا تم سے نہیں جبریل نے عرض کیا تو اپنے رب سے سوال کیجئے فرمایا سوال کرنے سے اسکا یہ حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے ۔ ۱۲۴ تو آگ نے سوا آپ کی بندش کے اوکچھ نہ تجلایا اور آگ کی گرمی نائل ہو گئی اور روشنی باقی رہی ۱۲۵ کہ ان کی مراد پوری نہ ہوئی اور سنی ناکام رہی اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر پھر بھیجے جو ان کے گوشت کھا گئے اور جنوں پی گئے اور ایک پھر غرور کے دماغ میں گھس گیا اور اس کی ہلاکت کا سبب ہوا ۱۲۶ جو ان کے بھتیجے ان کے بھائی اہران کے فرزند تھے غرور اور اس کی قوم سے ۱۲۷ اور عراق سے ۱۲۸ روانہ کیا ۱۲۹ اس زمین سے زمین شام مراد ہے اسکی برکت یہ ہے کہ یہاں کثرت سے انبیاء ہوئے اور تمام جہان میں ان کے دینی برکات پہونچے اور سرسبز و شادابی کے اعتبار سے بھی بیضہ دوسرے خطوں پر فائق ہے یہاں کثرت سے نہریں ہیں بانی پاکیزہ و فروز گوار ہے اشجار و تمار کی کثرت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام نے مولا نکہ میں ۱۳۰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی دعا کی تھی ۔

۱۱۲ کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا فعل ہے یا ان سے تبوں کی نسبت ایسا کام سنا گیا ہے مدعا یہ تھا کہ شہادت قائم ہو تو وہ آپ کے درپے ہوں چنانچہ حضرت بلالؓ نے گئے اور وہ لوگ ۱۱۳ اپنے اسکا تو کچھ جواب نہ دیا اور شان منظرانہ سے تعریض کے طور پر ایک عجیب غریب جھٹ فائم کی ۱۱۴ اس غصہ سے کہ اس کے ہوتے تم اس کے چھوٹوں کو بوجھتے ہو اس کے کندھے پر بولا ہونے سے ایسا ہی تپاس کیا جاسکتا ہے مجھ سے کیا بوجھنا بوجھنا ہو ۱۱۵ وہ خود بتائیں کہ ان کے ساتھ کیس نے کیا مدعا یہ تھا کہ قوم غور کرے کہ جو بول نہیں سکتا جو کچھ کہ نہیں سکتا وہ خدا نہیں ہو سکتا اس کی خدائی کا اعتقاد باطل سے چنانچہ آپ نے یہ فرمایا ۱۱۶ اور کھنکھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حق پر ہیں ۱۱۷ اچھا ایسے مجبور دل اور بے اختیار دل کو بوجھتے ہو جو اپنے کاندر سے لبسولانہ ٹپاس کے وہ اپنے بجاری کو مصیبت سے کیا بچا سکے اور اس کے کیا کام آسکے ۔

۱۱۸ اور کلام حق کہنے کے بعد پھر ان کی بد بختی ان کے سرول پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل عبادہ و مکابرہ شروع کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے ۱۱۹ تو ہم ان سے کیسے پوچھیں اور اے ابراہیم تم ہمیں ان سے پوچھنے کا کیسے حکم دیتے ہو ۔ ۱۲۰ اگر اسے پوچھو ۔ ۱۲۱ اگر اسکا پوچھا تو موت کر دو ۔ ۱۲۲ کہ اتنا بھی سمجھ سکو کہ رب بت پوچھنے کے قابل نہیں جب جھٹ تمام ہو گئی اور وہ لوگ جواب سے عاجز آئے ۱۲۳ غرور اور اس کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا دال نے بے شرفی ہو گئی او انھوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کر دیا اور قہر کوئی میں ایک عمارت بنائی اور ایک ہینڈیک بکوشش تمام قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم گنگ جلائی جس کی ٹش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منیفق ڈگوٹھن کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا اس وقت آپ کی زبان مبارک پر تھا حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ جبریل امین نے آپ سے عرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے آپ نے فرمایا تم سے نہیں جبریل نے عرض کیا تو اپنے رب سے سوال کیجئے فرمایا سوال کرنے سے اسکا یہ حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے ۔ ۱۲۴ تو آگ نے سوا آپ کی بندش کے اوکچھ نہ تجلایا اور آگ کی گرمی نائل ہو گئی اور روشنی باقی رہی ۱۲۵ کہ ان کی مراد پوری نہ ہوئی اور سنی ناکام رہی اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر پھر بھیجے جو ان کے گوشت کھا گئے اور جنوں پی گئے اور ایک پھر غرور کے دماغ میں گھس گیا اور اس کی ہلاکت کا سبب ہوا ۱۲۶ جو ان کے بھتیجے ان کے بھائی اہران کے فرزند تھے غرور اور اس کی قوم سے ۱۲۷ اور عراق سے ۱۲۸ روانہ کیا ۱۲۹ اس زمین سے زمین شام مراد ہے اسکی برکت یہ ہے کہ یہاں کثرت سے انبیاء ہوئے اور تمام جہان میں ان کے دینی برکات پہونچے اور سرسبز و شادابی کے اعتبار سے بھی بیضہ دوسرے خطوں پر فائق ہے یہاں کثرت سے نہریں ہیں بانی پاکیزہ و فروز گوار ہے اشجار و تمار کی کثرت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام نے مولا نکہ میں ۱۳۰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی دعا کی تھی ۔



وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ۖ وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً

اور یعقوب پوتا اور ہم نے ان سب کو اپنے قرب خاص کا نرا وار کیا اور ہم نے انہیں امام کیا

يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ

کروا ۱۳۱ ہمارے حکم سے ہلاتے ہیں اور ہم نے انہیں وحی بھیجی اچھے کام کرنے اور نماز

وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَبِيدٌ ۖ وَلَوْ كُنَّا اتَيْنَاهُ حُكْمًا

برابر رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے اور لوٹ کو ہم نے حکومت

وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبِيثَ

اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو کدے کام کرتی تھی ۱۳۲

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَسَقِينَ ۖ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا إِنَّهُ

بے شک وہ برے لوگ بے حکم تھے۔ اور ہم نے اسے ۱۳۳ اپنی رحمت میں اہل کیا بیشک

مِنَ الصَّالِحِينَ ۖ وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ

وہ ہمارے قرب خاص کے نرا واروں میں ہے۔ اور نوح کو جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اسکی دعا

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۖ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ

قبول کی اور اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی ۱۳۴ اور ہم نے ان لوگوں پر اس

الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

کو مردہ جہنوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں۔ بے شک وہ برے لوگ تھے تو ہم نے

أَجْمَعِينَ ۖ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمْنَ فِي الْحَرْثِ إِذْ

ان سب کو ڈبودیا۔ اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کمیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب

نَفَسَتْ فِيهِ غَمُّ الْقَوْمِ ۖ وَكُنَّا لِحَكِيمِهِمْ شُهَدَاءَ ۖ

رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں ۱۳۵ اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے

۱۳۱ لوگوں کو ہمارے دین

کی طرف۔

۱۳۲ اس بستی کا نام سدوم تھا

۱۳۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام

۱۳۴ یعنی طوفان سے اور تکذیب

اہل طغیان سے۔

۱۳۵ اُن کے ساتھ کوئی چرانے

والا نہ تھا وہ کھیتی کھا گئیں یہ

مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کے

سامنے پیش ہوا آپ نے تجوز کی

کہ بکریاں کھیتی والے کو دیدی

جائیں بکریوں کی قیمت کمیتی

کے نقصان کے برابر تھی۔

۵  
ع  
۵



۱۳۶۹ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ فریقین کے لئے اس سے زیادہ آسانی کی شکل بھی ہو سکتی ہے اس وقت حضرت کی عمر شریف گیارہ سال کی تھی حضرت داؤد علیہ السلام نے آپ پر لازم کیا کہ وہ صورت بیان فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ تجویز پیش کی کہ کبریٰ والا کاشت کرے اور جب تک کھیتی اس حالت کو پہنچے جس حالت میں بکریوں نے کھائی ہے اس وقت تک کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور کھیتی والے کو کھیتی دے دی جائے کبریٰ والے کو اسکی بکریاں ایس کر دی جائیں یہ تجویز حضرت داؤد علیہ السلام نے پسند فرمائی اس معاملہ میں یہ دونوں حکم اجتہادی تھے اور اس شریعت کے مطابق تھے ہماری شریعت میں حکم یہ ہے کہ اگر چرانے والا ساتھ نہ ہو تو جانور جو نقصانائے کرے اس کا ضمان لازم نہیں مجاہد کا قول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو فیصلہ کیا تھا وہ اس مسئلہ کا حکم تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو تجویز فرمائی یہ صورت صلح تھی۔

۱۳۷۰ وجہ اجتہاد وطریق احکام غیرہ کا مسئلہ جن علماء کو اجتہاد کی اہلیت حاصل ہو انھیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ کتاب و سنت کا حکم نہ پاویں اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہو جائے تو بھی ان پر مواخذہ نہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں مصیبت ہو تو اس کے لئے دوا اجر ہیں اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے تو ایک اجر۔

۱۳۷۱ پتھر اور پرنبہ آگے ساتھ آپ کی موافقت میں تسبیح کرتے تھے۔

۱۳۷۲ یعنی جنگ میں دشمن کے مقابل کام آئے اور وہ زرہ سے سب سے پہلے زرہ بنایا والے حضرت داؤد علیہ السلام میں

۱۳۷۳ اس زمین سے مراد شام ہے جو آپ کا مسکن تھا۔

۱۳۷۴ دریا کی گہرائی میں داخل ہو کر سمندر کی تہ سے آپ کے لئے جواہر نکال کر لاتے۔

۱۳۷۵ عجیب عجیب صنعتیں عمارتیں محل ترین شینے کی چیزیں صابون وغیرہ بنانا۔

۱۳۷۶ کہ آپ کے حکم سے باہر نہ ہوں۔

۱۳۷۷ یعنی اپنے رب سے دعا کی حضرت ایوب علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں حسن صورت بھی کثرت اولاد بھی کثرت اموال بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو امتلا میں ڈالا اور آپ کے فرزند و اولاد مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے تمام جانور جس میں ہزار ہا اونٹ ہزار ہا بکریاں تھیں سب مر گئے تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہو گئے کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ کو ان چیزوں سے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حوا الہی بجاتے تھے اور فرماتے تھے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لیا جب تک مجھے دیا اور میرے پاس کھا اس کا شکر بھی ادا نہیں ہو سکتا میں اسکی مرضی پر راضی ہوں پھر آپ بیمار ہوئے تمام جسم شریف میں آبلے پڑے بدن مبارک سب کا سب غموں سے بھر گیا سب لوگوں نے چھوڑ دیا پھر آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال ہی آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ نے بارگاہ الہی میں دعا کی ۱۳۷۵ اس طرح کہ حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں مار گئے انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے حکم الہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں

۱۳۷۸ فقہنا سلیمان وکلاً اتینا حکماً وعلماً وسخرنا ماعداؤد الجبال یسبحن والطیر وکنا فعیلین ۷۹ وعلمناہ صناعۃ لبوس لکم لتحصنکم من بأسکم فهل انتم شاکرون ۸۰ ولسلیمان الریم عاصفۃ تجری بأمرہ الی الارض التی برکنا فیہا وکنا بکل شیء علیین ۸۱

ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا ۱۳۷۱ اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا ۱۳۷۲ اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے ۱۳۷۳ اور یہ ہمارے کام تھے اور ہم نے اُسے تمہارا صنعتہ لبوس لکم لتحصنکم من بأسکم فهل انتم شاکرون ایک پہننا وانا ناسکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے ۱۳۷۴ تو کیسا تم شاکرون ۸۰ ولسلیمان الریم عاصفۃ تجری بأمرہ الی الارض التی برکنا فیہا وکنا بکل شیء علیین ۸۱

شکر کرو گے اور سلیمان کے لئے تیز ہوا مسخر کر دی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی ۱۳۷۵ اور ہم کو ہر چیز سے معلوم ہے۔ اور

۱۳۷۶ شیطانوں میں سے وہ جو اُس کے لئے غوطہ لگاتے ۱۳۷۷ اور اس کے سوا اور کام کرتے

۱۳۷۸ ذلک وکنا لہم حفطین ۸۱ وایوب اذ نادى ربہ انی مسئى الضر وانت ارحم الراحمین ۸۲ فاستجبنا لہ فکشفنا

کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے تو ہم نے اس کی دعا سن کی تو ہم نے

۱۳۷۹ ما بہ من ضرر واتیٰ نہ اہلہ ومثلہم معہم رحمۃ دور کر دی جو تکلیف اُسے تھی ۱۳۸۰ اور ہم نے اُسے اس کے گھروالے اور اُن کے ساتھ اتنے

۱۳۸۱ من عندنا و ذکرى للعبدین ۸۳ واسعیل وادریس

ہی اور عطا کئے ۱۳۸۲ اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی والوں کیلئے نصیحت ۱۳۸۳ اور اسمعیل اور ادریس



اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی ۱۴۶ حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرمادیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور غنائت کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی غنائت کی اور ان کے تیرے اولاد میں یونس ۱۴۷ کہ وہ اس واقعہ سے بلاؤں پر صبر کرنے اور اس کے ثوابِ عظیم سے باخبر ہوں اور صبر کریں اور ثواب پائیں ۱۴۸ اگر انہوں نے غنوں اور بلاؤں اور عبادتوں کی مشقتوں پر صبر کیا ۱۴۹ یعنی حضرت یونس ابن مٹی کو ۱۵۰ اپنی قوم سے جس نے ان کی دعوت قبول کی تھی اور نصیحت نہ مانی تھی اور کفر پر قائم رہی تھی آپ نے گمان کیا کہ یہ ہجرت آپ کے لئے جائز ہے کیونکہ اس کا سبب صرف کفر اور بل کفر کے ساتھ بغض اور اللہ کے لئے غضب کرنا ہے لیکن آپ نے اس ہجرت میں حکم الہی کا انتظار نہ کیا۔ ۱۵۱ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈالا۔ ۱۵۲ اسی قسم کی اندھیری باتیں دیا کی اندھیری رات کی اندھیری مچھلی کے پیٹ کی اندھیری ان اندھیروں میں حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس طرح دعا کی کہ۔ ۱۵۳ کہ میں اپنی قوم سے قبل تیرا اذن پاتے کے جدا ہوا حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت زدہ بارگاہ الہی میں ان کلمات سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ ۱۵۴ اور مچھلی کو حکم دیا تو اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے پر پہنچا دیا۔

وَذَا الْكَفْلِ كُلِّ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝ وَادْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا ۝

اور ذوالکفل کو (یا دکر) وہ سب صبر والے تھے ۱۴۸ اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا

إِنَّهُمْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ

بیشک ہمارے قرب خاص کے سزاوار ہیں۔ اور ذوالنون کو (یا دکر) ۱۴۹ جب چلا غصہ میں بھرا ۱۵۰ تو گمان کیا کہ

أَنْ لَّنْ يَنْقُذَ عَلَيَّهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

ہم اس پر تنگی نہ کریں گے ۱۵۱ تو اندھیریوں میں پکارا ۱۵۲ کوئی معبود نہیں سوائے

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ

پاک ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا ۱۵۳ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اُسے

مِنَ الْغَمِّ ۝ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ

غم سے نجات بخشی ۱۵۴ اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو ۱۵۵ اور زکریا کو جب اس نے اپنے رب

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ

کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ ۱۵۶ اور تو سب سے بہتر اور وارث ۱۵۷ تو ہم نے اسکی دعا قبول کی

وَوَهَبْنَا لَهُ يُحْيِي وَاصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْرِعُونَ

اور اُسے ۱۵۸ اچھی عطا فرمایا اور اس کے لئے اُسکی بی بی سنواری ۱۵۹ بیشک وہ ۱۶۰ اچھے کاموں

فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۝ وَكَانُوا لَنَا خُشْعِينَ ۝

میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گرا گڑھتے ہیں۔

وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا

اور اس عورت کو جس نے اپنی پارسائی نگاہ رکھی ۱۶۱ تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی ۱۶۲ اور اسے

وَأَنبَأَ آيَةً لِلْعَالَمِينَ ۝ إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا

اور اسکے بیٹے کو سارے جہان کے لئے نشانی بنایا ۱۶۳ بیشک تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے ۱۶۴ اور میں

۱۵۵ مصیبتوں اور تکلیفوں سے جب وہ ہم سے فریاد کریں اور دعا کریں ۱۵۶ یعنی بے اولاد بلکہ وارث عطا فرما ۱۵۷ خلق کی فنا کے بعد باقی رہنے والا مدعا یہ ہے کہ اگر تو مجھے وارث نہ دے تو میری کچھ عظیم نہیں کیونکہ تو بہتر وارث ہے ۱۵۸ فرزند سعید ۱۵۹ جو باخجہ تھی اسکو قابل ولادت کیا ۱۶۰ یعنی انبیاء مذکورین ۱۶۱ پورے طور پر کہ کسی طرح کوئی بشر اس کی پارسائی کو چھو نہ سکام ادا اس سے حضرت مریم ہیں ۱۶۲ اور اس کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا ۱۶۳ اپنے کمال قدرت کی کہ حضرت عیسیٰ کو اس کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا کیا ۱۶۴ دین اسلام ہی تمام انبیاء کا دین ہے اس کے سوا جتنے ادیان ہیں سب باطل سب کو اپنی بن پر قائم نہ بلالازم ہے۔



۱۵۵۔ زیرے سوا کوئی دوسرا وہ ذمیرے دین کے سوا اور کوئی دین ۱۵۶۔ یعنی دین میں اختلاف کیا اور فرنے دتے ہو گئے ۱۵۷۔ ہم انہیں انکے اعمال کی جزا دیں گے ۱۵۸۔ دنیا کی طرف تلافی اعمال و تدارک احوال کے لئے یعنی اس لئے کہ انکا واپس آنا ناممکن ہے مفسرین نے اس کے معنی بھی بیان کئے ہیں کہ جس بستی والوں کو ہم نے ہلاک کیا انکا شرک و کفر سے واپس آنا محال ہے یعنی اس تقدیر پر جس جگہ کہ کو زندہ قرار دیا جائے اور اگر کو زندہ نہ ہو تو معنی یہ ہو گئے کہ دما آخرت میں انکا حیات کی طرف نہ لوٹنا ممکن ہے اس میں منکرین بعث کا ابطال ہے اور اوپر جو کچھ اِیْمَنَارُ جَعُوْنَ اور لَا کُفْرَانَ لِسَعِیْدِهِ فرمایا گیا اسکی تاکید سے (تفسیر کبیر وغیرہ) ۱۵۹۔ قریب قیامت اور یا جوج ماجوج دو قبیلوں کے نام ہیں ۱۶۰۔ یعنی قیامت ۱۶۱۔ اُس دن کے بول اور دہشت سے اور کہیں گے۔

اقترب للناس

۱۶۷

رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنَ ۝ وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ كُلُّ إِلَهِنَا يَجْعَلُونَ

تمہارا رب ہوں ۱۶۸۔ تو میری عبادت کرو۔ اور اوروں نے اپنے کام آپس میں ٹکڑے کر لئے ۱۶۹۔ سب کو ہماری طرف

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعِيدِهِ

پھر ہے ۱۷۰۔ تو جو کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں

وَإِنَّا لَهُ كَذِبُونَ ۝ وَحَرَّمْنَا عَلَى قُرَيْتٍ أَهْلَکُنْهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ

اور ہم اسے لکھ رہے ہیں اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں ۱۷۱۔

حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ

یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یا جوج و ما جوج ۱۷۲۔ اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے

يَسْأَلُونَ ۝ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَآذَاهُمْ شَاحْصَةٌ أَبْصَارُ

ہوں گے اور قریب آیا سچا وعدہ ۱۷۳۔ تو جیھی آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی

الَّذِينَ كَفَرُوا يُؤْيِلُكَ قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا بَلْ كُنَّا

کافروں کی ۱۷۴۔ کہ ہائے ہماری خرابی بے شک ہم ۱۷۵۔ اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم

ظَالِمِينَ ۝ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

ظالم تھے ۱۷۶۔ بیشک تم ۱۷۷۔ اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو وہ سب جہنم کے ایندھن ہو

أَنْتُمْ لَهَا وَرْدُونَ ۝ لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ إِلَهًا مَا وَرَدُوهَا وَ

تمہیں اس میں جانا اگر یہ ۱۷۸۔ خدا ہوتے جہنم میں نہ جاتے۔ اور ان

كُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ لَهُمْ فِيهَا زَوْجٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ

سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ۱۷۹۔ وہ اس میں ٹیکیں گے ۱۸۰۔ اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ۱۸۱۔

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ

بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا۔ وہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں ۱۸۲۔

۱۶۱۔ دنیا کے اندر۔

۱۶۲۔ کہ رسول کی بات نہ مانتے تھے اور انہیں جھٹلاتے تھے۔

۱۶۳۔ اسے مشرک۔

۱۶۴۔ یعنی تمہارے بت۔

۱۶۵۔ بت جیسا کہ تمہارا گمان ہے۔

۱۶۶۔ بتوں کو بھی اور ان کے پوجنے والوں کو بھی۔

۱۶۷۔ اور عذاب کی شدت سے چھین گے اور دھاڑیں گے۔

۱۶۸۔ جہنم کی شدت جوش کی وجہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب

جہنم میں وہ لوگ رہ جائیں گے جنہیں اسمیں ہمیشہ رہنا ہے تو وہ آگ کے تابوتوں میں

بند کئے جائیں گے وہ تابوت اور تابوتوں میں پھر وہ تابوت اور تابوتوں میں اور ان تابوتوں

پر آگ کی میخیں چڑی جائیں گی تو وہ کچھ نہ سنیں گے اور نہ کوئی ان میں کسی کو دیکھے گا

۱۸۰۔ اس میں ایمان والوں کے لئے نشاندہ ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جہد الکرم

نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ میں انہیں میں سے ہوں اور ابوبکر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر

اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف۔

شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اس

وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود تھے اور کعبہ شریف کے گرد دین ہو ساتھ بت تھے نصر

بن حارث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا

حضور نے اسکو جواب دے کر سالت کر دیا

اور یہ آیت تلاوت فرمائی إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں یہ فرما کر حضور تشریف لے آئے پھر عبداللہ بن زبیر سہمی آیا اسکو ولید بن مغیرہ نے اس کو گفتگو کی خبر دی کہنے لگا کہ خدا کی قسم یہ ہوتا تو ان سے مباحثہ کرتا اس پر لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا ابن زبیر یہ کہنے لگا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں حضور نے فرمایا کہ ہاں کہنے لگا یہود تو حضرت غر کر پوجتے ہیں اور نصاریٰ حضرت مسیح کو پوجتے ہیں اور بنی بلع فرشتوں کو پوجتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بیان فرمایا کہ حضرت غر پر اور مسیح اور فرشتے وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنت میں ہیں وہ نصاریٰ وغیرہ شیطان کی پریشش کرتے ہیں ان جوابوں کے بعد اسکو مجال دم زد نہ رہی اور وہ ساکت رہ گیا اور حقیقت اسکا اعتراف کمال غنا سے تھا کہ تو کلمہ حق آیت پر اس نے اعتراف کیا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور زبان عربی میں غیروہی القول کیلئے بولا جاتا ہے جانتے ہوئے اسنے نہا ہنکار افراس کیا یعنی میں تو ان کی نگاہوں کیلئے بھلا ہوا ہوں تاکہ فرشتوں کیلئے اس آیت میں موضع فرمادی گئی







۱۹۳۰ء جو اسے کفار تم اعلان کے ساتھ اسلام

پر بطریق طعن کہتے ہو۔

۱۹۳۱ء اپنے دلوں میں یعنی نبی کی عداوت۔

اور مسلمانوں سے حسد جو تمہارے دلوں میں

پوشیدہ ہے اللہ اس کو بھی جانتا ہے

سب کا بدلہ دے گا۔

۱۹۵۹ء یعنی دنیا میں غذاب کو موخر کرنا۔

۱۹۶۹ء جس سے تمہارا حال ظاہر ہو جائے

۱۹۷۹ء یعنی وقت موت تک۔

۱۹۸۹ء میرے اور ان کے

دوبیان جو مجھے جھٹلاتے ہیں

اس طرح کہ میری مدد کر اور

ان پر غذاب نازل فرما، یہ دعا مستجاب

ہوئی اور کفار بدروا خراب و خبیث غیرہ

میں مبتلائے عذاب ہو گئے۔

۱۹۹۹ء شرک و کفر اور بے ایمانی کی۔

۱۔ سورہ حج بقول ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما و مجاہد کہ یہ ہے سوائے چھ

آیتوں کے جو ہذا میں خصصی سے شروع

ہوتی ہیں اس سورت میں دس رکوع اور

اٹھ آیتیں اور ایک ہزار دوسواکانوے

کلمات اور پانچ ہزار پچھتر حروف ہیں۔

۲۔ اس کے عذاب کا خوف کرو اور اس کی

طاعت میں مشغول ہو۔

۳۔ جو علامات قیامت میں سے ہے

اور قریب قیامت آفتاب کے مغرب

سے طلوع ہونے کے نزدیک واقع ہوگا

۴۔ اس کی بہت سے۔

۵۔ یعنی حمل والی اس دن کے ہول سے۔

۶۔ حمل سا قحط ہو جائیگا۔

۷۔ بلکہ غذاب ابھی کے خوف سے لوگوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔

يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ۝۱۰ وَإِنْ

اللہ جانتا ہے آواز کی بات ۱۹۳۰ء اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ۱۹۴۰ء اور میں

أَدْرِى لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝۱۱ قُلْ

کیا جانوں شاید وہ ۱۹۵۰ء تمہاری جانچ ہو ۱۹۶۰ء اور ایک وقت تک برتو نا ۱۹۷۰ء تجی نے عرض کی

رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ ۖ وَرَبُّنَا الرَّحْمَنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ

کہ اے میرے رب حق فیصلہ فرمادے ۱۹۸۰ء اور ہمارے رب رحمن ہی کی مدد درکار ہے ان باتوں پر جو تم

مَا تَصِفُونَ ۝۱۲

بتاتے ہو ۱۹۹۰ء

سُورَةُ الْحَجِّ مَكِّيَّةٌ مِّنَ الْقُرْآنِ ۚ ثَمَانِي سَبْعُونَ آيَةً وَعَشْرٌ مِّنَ الرُّكُوعِ ۚ

سورہ حج مدنی ہے اور اس میں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝۱

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو ۱۔ بے شک قیامت کا زلزلہ ۲۔ بڑی سخت چیز ہے

يَوْمَ تَرْوُهَا تَدْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ

جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی ۱۔ اپنے دودھ پیتے کو بھول جائیگی اور ہر گھنٹی

كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلُهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ وَهُمْ

۱۔ اپنا گاہ بھڑال دے گی ۲۔ اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور نشہ میں نہ

سُكَرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝۲ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ

ہوں گے ۱۔ مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے

۱۔ بلکہ غذاب ابھی کے خوف سے لوگوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔



وہ شان نزول یہ آیت نظر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو بڑا ہی جھگڑالو تھا اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور قرآن کو پہلوں کے قصبے بتاتا تھا اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا منکر تھا۔

۹ و شیطان کے اتباع سے زجر فرمائے  
کے بعد منکرین بعثت پر حجت قائم فرمائی  
جاتی ہے۔

۱۰ و تمہاری نسل کی اصل یعنی تمہارے جد  
اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا  
کر کے۔

۱۱ یعنی قطرہ منی سے انکی تمام ذریت کو  
۱۲ کہ نطفہ خون غلیظ ہو جاتا ہے۔

۱۳ یعنی مصورا وغیرہ مصور بخاری اور سلم  
کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا مادہ پیدائش  
ماں کے شکم میں چالیس روز تک نطفہ رہتا  
ہے پھر اتنی ہی مدت خون بستہ ہو جاتا ہے  
پھر اتنی ہی مدت گوشت کی بوٹی کی طرح  
رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے جو  
اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا  
شفیع یا سعید ہونا لکھتا ہے پھر اس میں روح  
پھونکتا ہے (الحیث) اللہ تعالیٰ انسان  
کی پیدائش اس طرح فرماتا ہے اور اس کو ایک  
حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا  
ہے یہ اس لئے بیان فرمایا گیا۔

۱۴ اور تم اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت و  
حکمت کو جانو اور اپنی ابتداء پیدائش کے  
حالات پر نظر کر کے سمجھ لو کہ جو قادر برحق بے  
جان مٹی میں اتنے انقلاب کر کے جاندار آدمی  
بنادیتا ہے وہ مرے ہوئے انسان کو زندہ  
کرے تو اس کی قدرت سے کیا بعید۔

۱۵ یعنی وقت ولادت تک۔  
۱۶ تمہیں عمر دیتے ہیں۔

۱۷ اور تمہاری عقل و قوت کامل ہو۔  
۱۸ اور اس کو اتنا بڑھایا آجاتا ہے کہ عقل

و جو اس بجا نہیں رہتے اور ایسا ہو جاتا ہے ۱۹ اور جو جانتا ہو وہ بھول جائے عکرم نے کہا جو قرآن کی مراد مت رکھے گا اس حالت کو نہ ہو نیچے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ بعثت یعنی  
مرنے کے بعد اٹھنے پر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے ۲۰ خشک بے گیہ ۲۱ یعنی ہر قسم کا خوشنما سبزہ ۲۲ یہ دلیلیں بیان فرمانے کے بعد تہجرت فرمایا جاتا ہے ۲۳ اور یہ جو کچھ  
ذکر کیا گیا آدمی کی پیدائش اور خشک بے گیہ زمین کو سبز و شاداب کر دینا اسکے وجود و حکمت کی دلیلیں ہیں ان سے اس کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے۔

فِي اللَّهِ بَغِيرَ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ  
مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ ④  
کہ جو اس کی دوستی کر لگا تو یہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا اور اسے عذاب دوزخ کی راہ بتائے گا و  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ  
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِّنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِّنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِّنْ مُّضْغَةٍ  
مُّثَلًّى ثُمَّ يُنْفَخُ فِي بُطْنِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ كَالْفُجَارِ ۝ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ  
نَفْسًا وَغَيْرُ مَخْلُوقَةٍ لِّنَبِّينَ لَكُمْ وَنَقُرُّ فِي الْآرْحَامِ مَا  
نَشَاءُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ  
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفَّى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا  
يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا  
أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ  
بَهِيْجٍ ⑤ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَى وَأَنَّهُ  
يَمُتُّ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِّنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِّنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِّنْ مُّضْغَةٍ مُّثَلًّى ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ نَفْسٌ وَغَيْرُ مَخْلُوقَةٍ لِّنَبِّينَ لَكُمْ وَنَقُرُّ فِي الْآرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفَّى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ ۝ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَى وَأَنَّهُ يَمُتُّ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِّنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِّنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِّنْ مُّضْغَةٍ مُّثَلًّى ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ نَفْسٌ وَغَيْرُ مَخْلُوقَةٍ لِّنَبِّينَ لَكُمْ وَنَقُرُّ فِي الْآرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفَّى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ ۝



۲۴۹ شان نزول یہ آیت ابوجہل وغیرہ ایک جماعت کفار کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں جھگڑا کرتے تھے اور اس کی طرف ایسے اوصاف کی نسبت کرتے تھے جو اس کی شان کے لائق نہیں اس آیت میں بتایا گیا کہ آدمی کو کوئی بات بغیر علم اور بے سند و دلیل کے کہنی نہ چاہئے خاص کر شان الہی میں اور جو بات علم والے کے خلاف بے علمی سے کہی جائے گی رہ باطل ہوگی پھر اس پر یہ اندازہ رکھنا ضروری ہے اور براہ نمبر ۲۵۰ اور اس کے دین سے منحرف کر دے۔

۲۵۱ چنانچہ بدر میں وہ ذلت و خواری کے ساتھ قتل ہوا

۲۵۲ اور اس سے کہا جائے گا ۲۵۳ یعنی جو تو نے دنیا میں کیا کفر و تکذیب ۲۵۴ اور کسی کو بے جرم نہیں کہتا۔

۲۵۵ اس میں اطمینان سے داخل نہیں ہوتے اور انھیں ثبات و قرار حاصل نہیں ہوتا شک و تردد میں رہتے ہیں جس طرح پہاڑ کے کنارے کھڑا ہو شخص ۲۵۶ جزیرہ کی حالت میں ہوتا ہے

شان نزول یہ آیت اعرابیوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو اشرار سے آکر مزین میں داخل ہوتے اور اسلام لاتے تھے ان کی حالت یہ تھی کہ اگر وہ خوب

تندرست رہے اور ان کی دولت بڑھی اور ان کے بیٹا ہوا تب تو کہتے تھے سلام اچھا دین ہے اس میں آکر تو ہیں فائدہ ہوا اور اگر کوئی بات اپنی امید کے خلاف پیش آئی مثلاً بیمار ہو گئے یا لڑکی ہو گئی یا مال کی کمی ہوئی تو کہتے تھے جب سے ہم اس دین میں داخل ہوئے ہیں ہمیں نقصان ہی ہوا اور دین سے پھر جانے تھے یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انھیں ابھی دین میں ثبات

۲۵۷ کسی قسم کی سختی پیش آئی ۲۵۸ مرتد ہو گئے اور کفر کی طرف لوٹ گئے ۲۵۹ دنیا کا گھانا تو یہ کہ جو ان کی امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اور ارتداد کی وجہ سے ان کا خیر نہ بچا اور آخرت کا گھانا ہمیشہ کا عذاب ۲۶۰ وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد بت پرستی کرتے ہیں اور ۲۶۱ کیونکہ وہ بے جان ہے ۲۶۲ یعنی جس کی پرورش کے خیالی نفع سے اس کو بوجھنے کے۔

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا ۚ

وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اس لئے کہ قیامت آتی ہوگی اس میں کچھ شک نہیں

وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۚ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ

اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انھیں جو قبروں میں ہیں اور کوئی آدمی وہ ہے کہ اللہ کے بارے میں

فِي اللَّهِ يَغْيِرُ عِلْمٌ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٌ مُّنِيرٌ ۚ ثَانِي عَظِيمٌ

یوں جھگڑتا ہے کہ نہ تو علم نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ ۲۴۹ حق سے اپنی گردن

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ

موڑے ہوئے تاکہ اللہ کی راہ سے ہکا دے ۲۵۰ اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے ۲۵۱ اور قیامت کے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمْت يَدُكَ وَ

دن ہم اُسے آگ کا عذاب چکھائیں گے ۲۵۲ یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا ۲۵۳

أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۚ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْبِدُ

اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۲۵۴ اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر

اللَّهُ عَلَىٰ حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ ۚ وَإِنْ أَصَابَتْهُ

کرتے ہیں ۲۵۵ پھر اگر انھیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جب تو صبر سے ہیں اور جب کوئی بھلائی

فِتْنَةٌ اِنْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَٰلِكَ هُوَ

اگر پڑی ۲۵۶ منہ کے بل پلٹ گئے ۲۵۷ دنیا اور آخرت دونوں کا گھانا ۲۵۸ یہی ہے

الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۚ يَدْعُوا مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا

صریح نقصان ۲۵۹ اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہیں جو ان کا بُرا بھلا کچھ نہ کرے

لَا يَنْفَعُهُ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۚ يَدْعُوا لِمَنْ ضَرُّهُ

۲۶۰ یہی ہے دور کی گمراہی ایسے کو پوجتے ہیں جس کے نفع سے ۲۶۱

۲۶۲ کسی قسم کی سختی پیش آئی ۲۶۳ مرتد ہو گئے اور کفر کی طرف لوٹ گئے ۲۶۴ دنیا کا گھانا تو یہ کہ جو ان کی امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اور ارتداد کی وجہ سے ان کا خیر نہ بچا اور آخرت کا گھانا ہمیشہ کا عذاب ۲۶۵ وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد بت پرستی کرتے ہیں اور ۲۶۶ کیونکہ وہ بے جان ہے ۲۶۷ یعنی جس کی پرورش کے خیالی نفع سے اس کو بوجھنے کے۔



أَقْرَبُ مِنْ نَفْعِهِ طِبْسُ الْمَوْلَى وَلِبْسُ الْعَشِيرِ ۝ إِنَّ اللَّهَ  
نقصان کی توقع زیادہ ہے ۳۸ بیشک ۳۹ کیا ہی برامولی اور بیشک کیا ہی براتریق بے شک اللہ

يَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ  
داخل کرے گا انھیں جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں جن کے نیچے نہریں رواں

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۝ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝ مَنْ كَانَ يَظُنُّ  
بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہے ۳۹ جو یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ

أَنْ لَّنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى  
اپنے نبی ۴۰ کی مدد نہ فرمائے گا دنیا ۴۱ اور آخرت میں ۴۲ تو اُسے چاہئے کہ اوپر کو ایک سی

السَّمَاءِ ثُمَّ لِيَقْطَعُ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ۝  
تانے پھر انے آپ کو پھانسی دے لے پھر دیکھے کہ اس کا یہ دانوں کچھ لے گیا اس بات کو جسکی اُسے جلج ۴۳

وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ۝  
اور بات یہی ہے کہ ہم نے یہ قرآن اتارا روشن آیتیں اور یہ کہ اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِقِينَ وَالنَّاصِرِينَ  
بے شک مسلمان اور یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی

وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ  
اور آتش پرست اور مشرک بیشک اللہ ان سب سے قیامت کے دن فیصلہ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ  
کر دے گا ۴۴ بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے کیا تم نے نہ دیکھا

اللَّهُ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ  
۴۵ کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سورج

۳۸ یعنی غلابِ نبی و آخرت کی

۳۸ وہ بت

۳۹ فرماں برداروں پر انعام

اور ان فرماؤں پر عذاب

۴۰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم

۴۱ میں اُن کے دین کو غلبہ

عطا فرما کر

۴۲ اُن کے درجہ بلند کر کے

۴۳ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نبی

کی مدد ضرور فرمائے گا جسے اُس

سے جلن ہو وہ اپنی انتہائی سعی

کر دے اور جلن میں مر بھی جائے

تو بھی کچھ نہیں کر سکتا

۴۴ مؤمنین کو جنت عطا

فرمائے گا اور کفار کو کسی قسم

کے بھی ہوں جہنم میں داخل

کرے گا

۴۵ اے حبیب اکرم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ

اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے ۴۷۶ اور بہت

مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ

آدمی ۴۷۷ اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ۴۷۸ اور جسے اللہ ذلیل کرے

فَمَا لَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝۱۸ هَذِهِ خُصْمُ

۴۷۹ اُسے کوئی غرت دینے والا نہیں بیشک اللہ جو چاہے کرے یہ دو فریق ہیں ۴۸۰

اِخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِعَتْ لَهُمْ شِيَابٌ مِّنْ

کہ اپنے رب میں جھگڑے ۴۸۱ توجو کافر ہوئے اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونٹے گئے ہیں ۴۸۲

تَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝۱۹ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي

اور ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا ۴۸۳ جس سے گل جائیگا جو کچھ

بُطُونُهُمُ وَالْجُلُودُ ۝۲۰ وَلَهُمْ مَّقَامٌ مِّنْ حَدِيدٍ ۝۲۱ كُلَّمَا أَرَادُوا

ان کے پیٹوں میں ہوا اور ان کی کھالیں ۴۸۴ اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہیں ۴۸۵ جب بھٹن کے سبب

أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ

اس میں سے نکلنا چاہیں گے ۴۸۶ پھر اسی میں لوٹا دئے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ چکھو آگ کا

الْحَرِيقِ ۝۲۲ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

عذاب بیشک اللہ داخل کرے گا انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ

بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہیں اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے

ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝۲۳ وَهُدًى إِلَى الطَّيِّبِ

کنگن اور موتی ۴۸۷ اور وہاں انکی پوشاک ریشم ہے ۴۸۸ اور انھیں پاکیزہ بات کی

۴۷۶ سجدہ خضوع جیسا اللہ چاہے

۴۷۷ یعنی مومنین غریب پر آل سجدہ طاعت و عبادت بھی۔

۴۷۸ یعنی کفار۔

۴۷۹ اس کی شقاوت کے سبب۔

۴۸۰ یعنی مومنین اور باغیوں قسم کے کفار جن کا اوپر ذکر کیا گیا۔

۴۸۱ یعنی اس کے دین کے بارے میں اور اس کی مشقا میں۔

۴۸۲ یعنی آگ انھیں ہر طرف سے گھیرے گی۔

۴۸۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

ایسا تیز گرم کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا کے پہاڑوں پر ڈال دیا جائے تو اُن کو گلا ڈالے

۴۸۴ حدیث شریف میں ہے پھر انھیں ویسا ہی کر دیا جائے گا (ترمذی)۔

۴۸۵ جن سے اُن کو مارا جائے گا۔

۴۸۶ یعنی دوزخ میں سے تو گرزوں سے مار کر۔

۴۸۷ ایسے جن کی چمک مشرق سے مغرب تک روشن کر ڈالے (ترمذی)

۴۸۸ جس کا پہننا دنیا میں مرد کو حرام ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا آخرت میں نہ پہنے گا۔



۵۹ یعنی دنیا میں اور پاکیزہ بات سے کلمہ توحید مراد ہے بعض مفسرین نے کہا قرآن مراد ہے یعنی اللہ کا دین اسلام ۶۱ یعنی اسکے دین اور اس کی اطاعت سے ۶۲ یعنی اس میں داخل ہونے سے شان نزول یہ آیت سفیان بن حرب وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تھا مسجد حرام سے یا خاص کعبہ معظمہ مراد ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس تقدیر پر مستثنیٰ ہو گئے کہ وہ تمام لوگوں کا قبلہ ہے وہاں کے رہنے والے اور پرہیزی سب برابر ہیں سب کے لئے اس کی تعظیم و حرمت اور اس میں داخلے مناسک سب یکساں ہے اور طواف و نماز کی فضیلت سب شہری اور پرہیزی کے درمیان کوئی فرق نہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہاں مسجد حرام ہے کہ مکہ مکرمہ اقرب للناس ۱۴

یعنی جمع حرم مراد ہے اس تقدیر پر مستثنیٰ ہو گئے کہ حرم شریف شہری اور پرہیزی سب کے لئے یکساں ہے اس میں رہنا اور ٹھہرنے کا سبب کسی کو حق ہے بجز اس کے کہ کوئی کسی کو نکلانے نہیں اسی لئے امام صاحب مکہ مکرمہ کی راضی کی بیع اور اس کے کرایہ کو منع فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ حرام ہے اس کی راضی فروخت نہ کی جائیں (تفسیر احمدی)

۳ ۶۳ الحدیث یعنی نامی زیادتی سے یا شکر و بت پرستی مراد ہے بعض مفسرین نے کہا کہ یہ ممنوع قول و فعل مراد ہے حتیٰ کہ خدا کو گالی دینا بھی بعض نے کہا اس سے مراد ہے حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا یا ممنوعات حرم کا ارتکاب کرنا مثل شکار مارنے اور دھت کاٹنے کے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو تجھے قتل کرے تو اسے قتل کرے یا جو تجھے زلم کرے تو اس زلم کرے شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن انیس کو دو آدمیوں کے ساتھ بھیجا تھا جن میں ایک ماجر تھا دوسرا انصاری ان لوگوں نے اپنے اپنے مفاد پر نسب بیان کئے تو عبد اللہ بن انیس کو غصہ آیا اور اس نے انصاری کو قتل کر دیا اور خود مدح و مکرمہ کی طرف بھاگ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۶۴۹ تعمید کعبہ شریف کے وقت پہلے عمارت کعبہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنائی تھی اور طوفان نوح کے وقت وہ آسمان پر اٹھائی گئی اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا مقرر کی جس نے اس کی جگہ کو صاف کر دیا اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ابرہیم جو خاص اس قبیلہ کے مقابل تھا جہاں کعبہ منظر کی عمارت تھی اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ شریف کی جگہ بتائی گئی اور آپ نے اس کی قدیم بنیاد پر عمارت کعبہ تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی ۶۵۰ شکر سے اور توبہ سے اور غم کی بھلاستوں سے ۶۵۱ یعنی نمازیوں کے ۶۵۲ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابوقیس یہاں پر ٹھہر کر جہاں کے لوگوں کو نہاد کر دی کہ بیت اللہ کا حج کرو جن کے مقدور ہیں حج ہے انہوں نے بابوں کی پشتوں اور والوں کے پٹوں سے جواب دیا انکس اللہم لکینک حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ اس آیت میں اذنی کا خطاب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے چنانچہ حج اوداع میں اعلان فرما دیا اور ارشاد کیا کہ اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا تو حج کرو ۶۵۵ اکثر ت سیر سفر سے دی ہو جاتی ہیں ۶۵۶ یعنی بھی دینی بھی جو اس عبادت کے ساتھ خاص ہیں دوسری عبادت میں نہیں لائے جاتے ۶۵۷ وقت پنج وائے جانے ہوئے دنوں سے ذی الحجہ کا عشرہ مراد ہے جیسا کہ حضرت علی اور ابن عباس و حسن قتادہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے اور یہی مذہب ہے مائے امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور صاحبین کے نزدیک جانے ہوئے دنوں سے ایام نحر

۶۵۸ تیرے پاس حاضر ہو گئے پیادہ اور بہرہ دہلی اذنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں ۶۵۹ لیشہد وامنافع لہم ویدکروا السم اللہ فی ایام معلومت تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں ۶۶۰ اور اللہ کا نام لیں ۶۶۱ جانے ہوئے دنوں میں ۶۶۲ علی ما رزقہم من بھیمۃ الانعام فکلوا منها واطعموا اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان جو پائے ۶۶۳ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ البائس الفقیر ۶۶۴ تم لیقضوا نفقہم ولیوفوا نذرہم محتاج کو کھلاؤ ۶۶۵ پھر اپنا میل کچیل اتاریں ۶۶۶ اور اپنی منتیں پوری کریں ۶۶۷

۶۶۸ من القول وھدوا الی صراط الحمید ۶۶۹ ان الذین کفروا و یصدون عن سبیل اللہ والمسجد الحرام الذی جعلہ للناس سوءا ۶۷۰ العاکف فیہ والباد ومن یرد فیہ بالحاد ۶۷۱ یظلم نفسہ من عذاب الیم ۶۷۲ واذ بانا لابرہیم مکن زیادتی کا ماحق ارادہ کرے ہم اُسے دردناک عذاب چکھائیں گے ۶۷۳ اور جبکہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا البیت ان لا تشرب فی شئنا و طھر بیتنا للطائفین و القائمین والزکۃ السجود ۶۷۴ واذن فی الناس بالحبۃ یا توک اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کیلئے ۶۷۵ اور لوگوں میں حج کی عام ندا کروے ۶۷۶ وہ رجالا وعلی کل ضامر یأتین من کل فج عمیق ۶۷۷ تیرے پاس حاضر ہو گئے پیادہ اور بہرہ دہلی اذنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں ۶۷۸ لیشہد وامنافع لہم ویدکروا السم اللہ فی ایام معلومت تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں ۶۷۹ اور اللہ کا نام لیں ۶۸۰ جانے ہوئے دنوں میں ۶۸۱ علی ما رزقہم من بھیمۃ الانعام فکلوا منها واطعموا اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان جو پائے ۶۸۲ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ البائس الفقیر ۶۸۳ تم لیقضوا نفقہم ولیوفوا نذرہم محتاج کو کھلاؤ ۶۸۴ پھر اپنا میل کچیل اتاریں ۶۸۵ اور اپنی منتیں پوری کریں ۶۸۶



مرا دے یہ قول ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اور ہر تقدیر پر یہاں ان دنوں سے خاص روز عید مراد ہے (تفسیر احمدی) ۲۰ اونٹ گائے بکری بیڑ ۳۰ قنطاریع اور متہ و قرآن و ہر ایک بدی سے جن کا اس آیت میں بیان ہے کھانا جائز ہے باقی ہدایا سے جائز نہیں (تفسیر احمدی و مدارک) ۴۰ مومنجیس کترائیں ناخن تراشیں انہوں اور زیر ناف کے بال دور کریں ۵۰ جو انہوں نے مانی ہو ۶۰ اس سے طواف زیارت مراد ہے مسائل حج بالتفصیل سورہ بقرہ پارہ دو میں ذکر ہو چکے ۷۰ یعنی اس کے احکام کی خواہ وہ مناسک حج ہوں یا ان کے سوا اور احکام بعض سفیرین نے اس سے مناسک حج مراد لئے ہیں اور بعض نے بیت حرام و مسجد حرام و شجر حرام و بلد حرام و مسجد حرام مراد لئے ہیں ۸۰ کہ انھیں ذبح کر کے کھاؤ ۹۰ قرآن پاک میں جیسے کہ سورہ مائدہ کی آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ میں بیان فرمائی گئی ۱۰ جن کی پرستش کرنا بدترین گندگی سے آلودہ ہوتا ہے ۱۱ اور بوٹی بوٹی کر کے کھا جاتے ہیں ۱۲ مراد یہ ہے کہ شرک کرنے والا اپنی جان کو بدترین ہلاکت میں ڈالتا ہے ایمان کو بلند می میں آسمان سے تشبیہ دی گئی اور ایمان ترک کرنے والے کو آسمان سے گرنے والے کے ساتھ اور اس کی خواہشات نفسانیہ کو جو اس کی فکروں کو منتشر کرتی ہیں بوٹی بوٹی لے جانے والے پر مئے ۱۱ کے ساتھ اور شیطاں کو جو اس کو وادی ضلالت میں پھینکتے ہیں ہوا کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور اس نفس تشبیہ سے شرک کا انجام بد سمجھا یا گیا ۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شہداء اللہ سے مراد بیٹے اور بہادری اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ فریہ خوبصورت قیمتی لئے جائیں۔

وَلِيُطَوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝۹۰ ذٰلِكَ وَمَنْ يُعْظَمْ حُرْمَتِ اللّٰهِ

اور اس آزاد گھر کا طواف کریں ۹۰ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے ۹۰

فَهُوَ خَيْرٌ لَّهِ عِنْدَ رَبِّهِ ۝۹۱ وَاَحَلَّتْ لَكُمْ الْاَنْعَامَ اِلَّا مَا يَتْلُو

تو وہ اس کے لئے اس کے رجبے بہاں بھلا ہے اور تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان جو پائے ۹۱ سوا اُن کے جنکی

عَلَيْكُمْ ۝۹۲ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ

مانعت تم پر پڑھی جاتی ہے ۹۲ تو دور ہو تولوں کی گندگی سے ۹۳ اور بچو جھوٹی بات

الرُّوْۤى ۝۹۳ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيۤنَ بِهِ ۝۹۴ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

سے ایک اللہ کے ہو کر کہ اس کا ساجھی کسی کو نہ کرو اور جو اللہ کا شریک کرے

فَكَانَ تَاۡخِرًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُخْطَفُ الطَّيۡرُ اَوْ تَهْوٰیۤ بِهٖ الرِّیۡحُ فِی

وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے اُسے اُچک لے جاتے ہیں ۹۴ یا ہوا اُسے

مَكَانٍ سَحِیۡقٍ ۝۹۵ ذٰلِكَ وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَابِرُ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِّنْ

کسی دور جگہ پھینکتی ہے ۹۵ بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے

تَقْوٰی الْقُلُوۡبِ ۝۹۶ لَكُمْ فِیۡهَا مَنَافِعُ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۝۹۷ ثُمَّ

ہے ۹۶ تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ۹۷ ایک مقررہ عید تک ۹۸ پھر انکا

مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝۹۸ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مُنۡسَكًا لِّذِكۡرِهَا

پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک ۹۸ اور ہر امت کے لئے ۹۹ ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی

اَسْمَ اللّٰهِ عَلٰی مَا رَزَقَهُم مِّنۡ بَہِیۡمَةِ الْاَنْعَامِ ۝۹۹ فَاَلْهٰكُمُ الْاِلٰہُ

کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر ۹۹ تو تمہارا معبود ایک معبود

وَاحِدٌ ۝۱۰۰ فَلَمَّا اَسْلَمُوۡا وَبَشِّرِ الْخٰیۡتِیۡنِ ۝۱۰۱ الَّذِیۡنَ اِذَا ذَكَرَ اللّٰهُ

ہے ۱۰۰ تو اسی کے حضور گردن کھو ۱۰۱ اور مومنجیس سادواں تواضع والوں کو کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے

۱۰۲ وقت ضرورت ان پر سوار ہونے اور وقت حاجت ان کے دودھ پینے کے ۱۰۳ یعنی انکے ذبح کے وقت تک ۱۰۴ یعنی حرم شریف تک جہاں وہ ذبح کئے جائیں۔ ۱۰۵ پچھلی ایماندار امتوں میں سے ۱۰۶ ان کے ذبح کے وقت ۱۰۷ تو ذبح کے وقت صرف اسی کا نام اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ نام خدا کا ذکر کرنا ذبح کے لئے شرط ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک امت کے لئے مقرر فرمادیا تھا کہ اس کے لئے ہر طریق تقرب قربانی کریں اور تمام قربانیوں پر اسی کا نام لیا جائے ۱۰۸ اور اخلاص کے ساتھ اس کی طاعت کرو۔



۹۱ اس کے ہیبت و جلال سے

۹۲ یعنی صدقہ دیتے ہیں۔

۹۳ یعنی اس کے اعلام دین سے۔

۹۴ دنیا میں نفع اور آخرت میں اجر و

ثواب۔

۹۵ ان کے ذبح کے وقت جس حال میں

کہ وہ ہوں۔

۹۶ اونٹ کے ذبح کا یہی مسنون طریقہ

۹۷ یعنی بعد ذبح ان کے پہلوؤں میں پر

گرس اور ان کی حرکت ساکن ہو جائے

۹۸ اگر تم چاہو۔

۹۹ یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت

کے اخلاص اور شروط تقویٰ کی رعایت

سے اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں

شان نزول زمانہ جاہلیت کے کفار اپنی

قربانیوں کے خون سے کوہِ منیٰ کی دیواروں

کو آلودہ کرتے تھے اور اس کو سبب

تقرب جانتے تھے اس پر یہ آیت کریمہ

نازل ہوئی۔

۱۰۰ ثواب کی۔

۱۰۱ اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

۱۰۲ یعنی کفار کو جو اللہ اور اس کے

رسول کی خیانت اور خدا کی نعمتوں

۱۰۳ کی ناشکری کرتے ہیں۔

۱۰۴ جہاد کی۔

۱۰۵ شان نزول کفار کہ اصحابِ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزمرہ ہاتھ

اور زبان سے شہیدانہاں دیتے اور انہیں

پہنچاتے رہتے تھے اور صحابہ حضور کے پاس

اس حال میں پہنچتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہوا

کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کا پاؤں بندھا

ہوا ہے روزمرہ اس قسم کی شکایتیں بارگاہ

اقدس میں پہنچتی تھیں اور صحابہ کرام

کفار کے مظالم کی حضور کے دربار میں فریادیں کرتے حضور یہ فرما دیا کرتے کہ مبرک و مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے ۱۰۵ اور بے وطن کئے گئے۔

وَجَلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمُ وَالْمُقِيمِي

ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں ۹۱ اور جو افتاد بڑے اس کے سہنے والے اور نماز پر پابگیر تھے

الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۹۲ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمُ

۹۲ اور ہمارے دیئے سے خرچ کرتے ہیں ۹۲ اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے

مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۹۳ فَادْكُرُوا اللَّهَ عَلَيْهِهَا صَوَاقٍ

ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے ۹۳ تمہارے لئے انہیں بھلائی پر ۹۳ تو ان پر اللہ کا نام لو ۹۵ ایک پاؤں نیچے

فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا الْقَائِمَ وَالْمُعْتَصِرَ

تین پاؤں سے کھڑے ۹۶ پھر جب انکی کرپٹیں گر جائیں ۹۶ تو انہیں سے خود کھاؤ ۹۸ اور صبر سے بیٹھنے والے اور پھیکا مانگنے والے کو

كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۹۹ لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا

کھداؤ ہم نے یونہی اُن کو تمہارے بس میں دیا کہ تم احسان مانو۔ اللہ کو ہرگز نہ انکے گوشت پہنچتے ہیں

وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ۱۰۰ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ

۱۰۰ ان کے خون ہاں تمہاری پر ہیز گاری اس تک بار پاب ہوتی ہے ۱۰۰ یونہی انکو تمہارے بس میں کر دیا

لِتَكْبِرُوا لِلَّهِ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ ۱۰۱ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۱۰۲ إِنَّ اللَّهَ

کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تمکو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو ۱۰۱ بیشک اللہ بلائیں

يُدْفِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ۱۰۳

۱۰۳ اللہ دفعہ سے کافروں سے ۱۰۳ اللہ دوست نہیں رکھتا ہر بڑے دعا باز ناشکرے کو ۱۰۳

أَذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ

پرواگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں ۱۰۳ اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا ۱۰۴ اور بیشک اللہ ان کی مدد

لَقَدِيرٌ ۱۰۵ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا

کرنے پر ضرور قادر ہے۔ وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے ۱۰۵ صرف اتنی بات پر کہ انھوں نے کہا

کفار کے مظالم کی حضور کے دربار میں فریادیں کرتے حضور یہ فرما دیا کرتے کہ مبرک و مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے ۱۰۵ اور بے وطن کئے گئے۔



۱۰۶ اور یہ کلام حق ہے اور حق پر گھروں سے نکالنا اور بے وطن کرنا قطعاً حق و ۱۰۷ جہاد کی اجازت دے کر اور حدود قائم فرما کر تو نتیجہ یہ ہوتا کہ مشرکین کا استیلا ہو جاتا اور کوئی دین و ملت والا ان کے دستِ تقدیری سے نہ بچتا۔

۱۰۸ راہبوں کی۔

۱۰۹ انصاریوں کے۔

۱۱۰ یہودیوں کے۔

۱۱۱ مسلمانوں کی۔

۱۱۲ اور ان کے دشمنوں کے

مقابل ان کی مدد فرمائیں۔

۱۱۳ اس میں خبر دی گئی ہے کہ

تمدہ مہاجرین کو زمین میں تصرف

عطا فرمانے کے بعد ان کی سیرتیں ایسی

پاکیزہ رہیں گی اور وہ دین کے کاموں میں

اخلاص کے ساتھ مشغول رہیں گے اس

میں خلفائے راشدین مہدیین کے عدل

اور ان کے تقویٰ و یرمیز گاری کی

دلیل ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمکین

و حکومت عطا فرمائی اور سیرت عادلہ

عطا کی۔

۱۱۴ اے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم۔

۱۱۵ حضرت ہود کی قوم۔

۱۱۶ حضرت صالح کی قوم۔

۱۱۷ یعنی حضرت شعیب کی قوم

۱۱۸ بہاں موسیٰ کی قوم نہ فرمایا کیونکہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام و السلام کی

قوم بنی اسرائیل نے آپ کی تکذیب کی

تھی بلکہ فرعون کی قوم قبطیوں نے حضرت

موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی تھی ان

قوموں کا تذکرہ اور ہر ایک کے اپنے

رسول کی تکذیب کرنے کا بیان سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سکین خاطر

کے لیے ہے کہ کفار کا یہ قدیمی طریقہ ہے

پچھلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے

کو چاہیے کہ اپنے انجام کو سوسپیں اور عبرت حاصل کریں

۱۲۲ اور وہاں کے رہنے والوں کو ہذا کر دیا ۱۲۳ یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے ۱۲۴ کہ ان سے کوئی پانی بھرنے

والا نہیں ۱۲۵ ویران پڑے ہیں ۱۲۶ کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں۔

رَبَّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهَدَمَتْ

ہمارا رب اللہ ہو ۱۰۶ اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے فتنہ نہ فرماتا ۱۰۷ تو ضرور دھادی جاتیں خائفیں ۱۰۸ اور

صَوَامِعُ وَبِيْعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيْرًا

گرجا ۱۰۹ اور کلیسے ۱۱۰ اور مسجدیں ۱۱۱ جن میں اللہ کا کثرت نام لیا جاتا ہے۔ اور بے شک اللہ ضرور

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۱۱۳

مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بیشک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے۔ وہ لوگ کہ

إِنْ مَكَنْتُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَرُوا

اگر تم انہیں زمین میں قابو دیں ۱۱۲ تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی

بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝۱۱۴

کا حکم کریں اور برائی سے روکیں ۱۱۳ اور اللہ ہی کیلئے سب کاموں کا انجام اور اگر یہ تمہاری تکذیب

يَكْذِبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودٌ ۝۱۱۵

کرتے ہیں ۱۱۴ تو بیشک ان سے پہلے جھٹلا چکی ہے نوح کی قوم اور عاد ۱۱۵ اور ثمود ۱۱۶۔ اور

قَوْمُ إِبْرَاهِيْمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ۝۱۱۶ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ وَكَذَّبَ مُوسَىٰ

ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین والے ۱۱۷ اور موسیٰ کی تکذیب ۱۱۸

فَأَمَلَيْتُ لِلْكَافِرِيْنَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرٌ ۝۱۱۹

۱۱۸ تو میں نے کافروں کو ٹھیل دی ۱۱۹ پھر انہیں پکڑا ۱۲۰ تو کیسا ہوا میرا عذاب ۱۲۱ اور کتنی ہی

مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا

بستیوں میں نے کھپا دیں ۱۲۲ کہ وہ ستمگار تھیں ۱۲۳ تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھکی پڑی ہیں

وَبِئْسَ مَعْطَلَةٌ ۚ وَقَصْرٌ مَّشِيدٌ ۝۱۲۴ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

اور کتنے کنوس بیکار پڑے ۱۲۴ اور کتنے محل گچ کئے ہوئے ۱۲۵ تو کیا زمین میں نہ چلے ۱۲۶

وَلَا يَنْبِئُهُمْ بِمَا هُمْ قَائِلُونَ ۝۱۲۵

۱۲۵ اور ان کے غدا میں تاخیر کی اور انہیں مہلت دی ۱۲۶ اور ان کے کفر و سرکشی کی سزا دی ۱۲۷ آپ کی تکذیب کرنے والوں

کو چاہیے کہ اپنے انجام کو سوسپیں اور عبرت حاصل کریں ۱۲۲ اور وہاں کے رہنے والوں کو ہذا کر دیا ۱۲۳ یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے ۱۲۴ کہ ان سے کوئی پانی بھرنے

والا نہیں ۱۲۵ ویران پڑے ہیں ۱۲۶ کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں۔

۱۲۷ اور ان کے غدا میں تاخیر کی اور انہیں مہلت دی ۱۲۸ اور ان کے کفر و سرکشی کی سزا دی ۱۲۹ آپ کی تکذیب کرنے والوں

کو چاہیے کہ اپنے انجام کو سوسپیں اور عبرت حاصل کریں ۱۲۲ اور وہاں کے رہنے والوں کو ہذا کر دیا ۱۲۳ یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے ۱۲۴ کہ ان سے کوئی پانی بھرنے

والا نہیں ۱۲۵ ویران پڑے ہیں ۱۲۶ کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں۔

۱۲۷ اور ان کے غدا میں تاخیر کی اور انہیں مہلت دی ۱۲۸ اور ان کے کفر و سرکشی کی سزا دی ۱۲۹ آپ کی تکذیب کرنے والوں

کو چاہیے کہ اپنے انجام کو سوسپیں اور عبرت حاصل کریں ۱۲۲ اور وہاں کے رہنے والوں کو ہذا کر دیا ۱۲۳ یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے ۱۲۴ کہ ان سے کوئی پانی بھرنے

والا نہیں ۱۲۵ ویران پڑے ہیں ۱۲۶ کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں۔

۱۲۷ اور ان کے غدا میں تاخیر کی اور انہیں مہلت دی ۱۲۸ اور ان کے کفر و سرکشی کی سزا دی ۱۲۹ آپ کی تکذیب کرنے والوں

کو چاہیے کہ اپنے انجام کو سوسپیں اور عبرت حاصل کریں ۱۲۲ اور وہاں کے رہنے والوں کو ہذا کر دیا ۱۲۳ یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے ۱۲۴ کہ ان سے کوئی پانی بھرنے

والا نہیں ۱۲۵ ویران پڑے ہیں ۱۲۶ کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں۔



۱۲۷۹ کہ انبیاء کی تکذیب کا کیا انجام ہوا اور عبرت حاصل کریں ۱۲۸۰ پچھلی امتوں کے حالات اور ان کا ہناک ہونا اور ان کی بستیوں کی ویرانی کہ اس سے عبرت حاصل ہو  
۱۲۷۹ یعنی کفار کی ظاہری حسن باطن نہیں  
ہوئی ہے وہ ان آنکھوں سے دیکھنے کی  
چیزیں دیکھتے ہیں۔

۱۲۸۰ اور دلوں ہی کا اندھا ہونا غضب  
ہے اسی سے آدمی دین کی راہ پانے سے  
محروم رہتا ہے۔

۱۲۸۱ یعنی کفار مکہ مثل نغمین حارث وغیرہ  
کے اور یہ جلدی کرنا ان کا اشتہاد کے طریقہ  
پر تھا۔

۱۲۸۲ اور ضرر حسب وعدہ عذاب نازل  
فرمائے گا چنانچہ وعدہ بدر میں پورا ہوا  
۱۲۸۳ آخرت میں عذاب کا۔

۱۲۸۴ تو یہ کفار کیا سمجھ کر عذاب کی جلدی  
کرتے ہیں۔

۱۲۸۵ اور دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا  
۱۲۸۶ آخرت میں۔

۱۲۸۷ جو کبھی منقطع نہ ہو وہ جنت ہر  
۱۲۸۸ کہ کبھی ان آیات کو سمجھتے  
۱۲۸۹ میں کبھی شکر کبھی پچھلوں کے قصے  
اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام  
کے ساتھ ان کا یہ مکمل جائے گا۔

۱۲۸۹ نبی اور رسول میں فرق ہے  
نبی غام ہے اور رسول خاص بعض  
مفسرین نے فرمایا کہ رسول شرع کے  
واضع ہوتے ہیں اور نبی اس کے حافظ  
اور نگہبان۔

شان نزول جب سورہ والنہم نازل  
ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی  
اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان  
وقف فرماتے ہوئے جس سے سننے والے  
غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد

کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَمَنْ لَّا يَرْجُ الْآخِرَةَ لَئِنَّ الْآخِرَةَ لَآتِيَةٌ لُّهُمُ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ  
سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ  
آیت نازل فرمائی۔

فَتَكُونُ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا  
کہ ان کے دل ہوں جن سے سمجھیں ۱۲۷۹ یا کان ہوں جن سے سنیں ۱۲۸۰

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي  
تو یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ۱۲۷۹ بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں

الْصُّدُورِ ۱۲۸۰ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں ۱۲۸۱ اور اللہ ہرگز اپنا وعدہ جھوٹا نہ کرے گا ۱۲۸۲

وَأَنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۚ وَكَأَيُّ  
اور بیشک تمہارے رب کے یہاں ۱۲۸۳ ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس ۱۲۸۴ اور کتنی

مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَالَّتِي  
بستیوں کہ تم نے ان کو ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ ستمگار تھیں پھر میں نے انھیں بکڑا دیا ۱۲۸۵ اور میری

الْمَصِيرُ ۱۲۸۶ قُلْ يَٰ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا كَارِهُ مَذِيرٌ ۱۲۸۷  
ہی طرف ہٹ کر آنا ہو ۱۲۸۸ تم فرما دو کہ اے لوگو میں تو یہی تمہارے لئے مریخ ڈرسانے والا ہوں

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَرِزْقٌ  
تو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی

كَرِيمٌ ۱۲۸۹ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ  
رذی ۱۲۹۰ اور وہ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہارجیت کے ارادہ سے ۱۲۸۹ وہ

الْبَحِيمِ ۱۲۹۱ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا  
جہنمی ہیں اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے ۱۲۸۹ سب پر کبھی

إِذَا تَمَتَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي  
یہ اقعہ گزرا ہے کہ جب انھوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ ہی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس

کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔



الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ أَيْتَهُ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٦﴾ لِيَجْعَلَ

شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پی کر دیتا ہے ﴿۵۶﴾ اور اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ

مَا يُلْقَى الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ

شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کرے ﴿۵۷﴾ ان کے لئے جن کے دلوں میں بیماری ہے ﴿۵۸﴾ اور جن کے دل

قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۖ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ

سخت ہیں ﴿۵۹﴾ اور بیشک ستمگر اور دھوکے جھگڑالو ہیں اور اس لئے کہ جان لیں

أُتُوا الْعِلْمَ أَنَّ الْحَقَّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ

وہ جن کو علم ملا ہے ﴿۶۰﴾ کہ وہ ﴿۶۱﴾ تمہارے رب کے پاس سے حق ہے تو اس پر ایمان لائیں تو جھک جائیں اسکے

قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٩﴾

لئے انکے دل اور بے شک اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ چلانے والا ہے

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

اور کافروں سے ﴿۶۲﴾ ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان پر قیامت آجائے

بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَقِيمٍ ﴿٥٩﴾ الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ اللَّهُ

اچانک ﴿۶۳﴾ یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جس کا پھل انکے لئے کچھ اچھا نہ ہو ﴿۶۴﴾ بادشاہی اس دن ﴿۶۵﴾

يُحْكَمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ

اللہ کی ہر وہ انیس فیصلہ کر دیگا تو جو ایمان لائے اور ﴿۶۶﴾ اچھے کام کئے وہ جہنم کے باغوں میں

النَّعِيمِ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

ہیں اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کے لئے ذلت کا

مُهِينٌ ﴿٥٨﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا

غزاب ہے اور وہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر یا بھوپڑے ﴿۶۷﴾ پھر مارے گئے یا مر گئے

﴿۶۸﴾ جو پیغمبر پڑھتے ہیں اور

انہیں شیطانی کلمات کے غلط سے

محفوظ فرماتا ہے

﴿۶۹﴾ اور ابتلاؤں آزمائش

بنادے۔

﴿۷۰﴾ اشک اور نفاق کی۔

﴿۷۱﴾ حق کو قبول نہیں کرتے

اور یہ مشرکین ہیں۔

﴿۷۲﴾ یعنی مشرکین و منافقین

﴿۷۳﴾ اللہ کے دین کا اور اسکی

آیات کا۔

﴿۷۴﴾ یعنی قرآن شریف۔

﴿۷۵﴾ یعنی قرآن سے یا دین

اسلام سے۔

﴿۷۶﴾ کہ وہ بھی قیامت

ضرعی ہے۔

﴿۷۷﴾ اس سے ہر کا دن مراد

ہے جس میں کافروں کے لئے کچھ

کشائش و راحت نہ تھی اور بعض

مفسرین نے کہا کہ اس سے

روز قیامت مراد ہے۔

﴿۷۸﴾ یعنی قیامت کے دن۔

﴿۷۹﴾ انہوں نے۔

﴿۸۰﴾ اور اس کی رضا کے لئے

غزیرہ و اقارب کو چھڑ کر وطن سے

نکلے اور کہ کرم سے مریدہ طیبہ

کی طرف ہجرت کی۔



۱۵۳ یعنی رزق جنت جو کبھی منقطع نہ ہو  
۱۵۴ وہاں ان کی ہر راد پوری ہوگی اور  
کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی۔

شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے آپ کے بعض اصحاب  
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم ہمارے جو اصحاب شہید ہو گئے  
ہم جانتے ہیں کہ بارگاہ الہی میں ان  
کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں  
میں حضور کے ساتھ رہیں گے لیکن  
اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور بے  
شہادت کے موت آئی تو آخرت میں  
ہمارے لئے کیا ہے اس پر یہ آیتیں  
نازل ہوئیں وَالَّذِينَ هُمْ يَجُودُونَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۵۵ کوئی مومن ظلم کا شرک سے  
۱۵۶ ظالم کی طرف سے اس کو بے وطن  
کر کے۔

۱۵۷ شان نزول یہ آیت مشرکین  
کے حق میں نازل ہوئی جو ماہ محرم کی اخیر  
تاریخوں میں مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور  
مسلمانوں نے ماہ مبارک کی حرمت کے  
خیال سے لڑنا چاہا مگر مشرک نہ مانے اور  
انھوں نے قتال شروع کر دیا مسلمان ان  
کے مقابل ثابت رہے اللہ تعالیٰ نے  
ان کی مدد فرمائی۔

۱۵۸ یعنی مظلوم کی مدد فرما اس لئے جو  
کہ اللہ جو چاہے اس پر قادر ہے اور اسکی  
قدرت کی نشانیاں ظاہر ہیں۔

۱۵۹ یعنی کبھی دن کو بڑھاتا رات کو گھٹاتا  
۱۶۰ ہے اور کبھی رات کو بڑھاتا دن کو گھٹاتا ہے  
اسکے سوا کوئی اس پر قدرت نہیں رکھتا جیسا  
قدر والا ہر جہ کی چاہے مدد فرمائے اور جسے چاہے

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّزُقِينَ ﴿۵۸﴾

تو اللہ ضرور انھیں اچھی روزی دے گا ۱۵۳ اور بیشک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے

لَيَدْخِلْنَهُمْ مُدْخَلَ رِزْوَنِهِ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿۵۹﴾

ضرور انھیں ایسی جگہ لے جائیگا جسے وہ پسند کریں گے ۱۵۴ اور بے شک اللہ علم والا ہے

ذَلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ

بات یہ ہو اور جو بدلے ۱۵۵ جیسی تکلیف پہنچائی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی جائے

لَيَنْصُرْكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ ﴿۶۰﴾ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُولِجُ

۱۵۶ تو بیشک اللہ اسکی مدد فرمائے گا ۱۵۷ بیشک اللہ معافی کرنے والا بخشنے والا ہے یہ ۱۵۸ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ

رات کو ڈالتا ہے دن کے حصے اور دن کو لاتا ہے رات کے حصے میں ۱۵۹ اور اسلئے کہ اللہ

بَصِيرٌ ﴿۶۱﴾ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ

سنتا دیکھتا ہے یہ اسلئے ۱۶۰ کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے پوجتے ہیں ۱۶۱

دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿۶۲﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ

وہی باطل ہے اور اس لئے کہ اللہ ہی بلند ہی بڑا ہی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ

اللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِغُ الْأَرْضُ تُخْضَرُ

اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو صبح کو زمین ۱۶۲ ہریالی ہو گئی

إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿۶۳﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط

بیشک اللہ پاک خبردار ہے اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۶۴﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا

اور بیشک اللہ ہی بے نیاز سب خوبیوں سرابا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے بس میں کر دیا جو کچھ



۱۶۳ جانورو وغیرہ جن پر تم سوار ہوتے ہو اور جن سے تم کام لیتے ہو ۱۶۴ تمہارے لئے اس کے چلانے کے واسطے ہوا اور پانی کو مستخرج کیا۔

۱۶۵ کہ اس نے ان کے لئے منفعتوں کے دروازے

کھولے اور طرح طرح کی مضرلو سے ان کو محفوظ کیا۔

۱۶۶ بے جان نطفے سے پیدا فرما کر۔

۱۶۷ تمہاری عمریں پوری ہونے پر

۱۶۸ روزِ بعثتِ ثواب و

غذاب کے لئے۔

۱۶۹ کہ باوجود اتنی نعمتوں کے

اس کی عبادت سے منہ پھیرتا ہو

اور بے جان مخلوق کی پرستش

کرتا ہے۔

۱۷۰ اہل دین و مل میں سے

۱۷۱ اور عامل ہو

۱۷۲ یعنی امر دین میں یا دین

کے امر میں

شانِ نزول یہ آیت بدیل

بن ورقاء اور بشر بن سفیان اور

یزید بن خنیس کے حق میں نازل

ہوئی ان لوگوں نے اصحاب رسول

الشرعی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

کہا تھا کیا سبب ہے جس جانور کو

تم خود قتل کرتے ہو اسے تو کھاتے

ہو اور جس کو اللہ مارتا ہے اسکو

نہیں کھاتے اس پر یہ آیت

نازل ہوئی۔

۱۷۳ اور لوگوں کو اس پر ایمان

لانے اور اس کا دین قبول کرنے

اور اس کی عبادت میں مشغول

ہونے کی دعوت دو۔

۱۷۴ باوجود تمہارے طرح دینے

کے بھی ۱۷۵ اور تم پر حقیقت حال ظاہر ہو جائے گی ۱۷۶ یعنی لوح محفوظ میں ۱۷۷ یعنی ان سب کا علم یا تمام حوادث کا لوح محفوظ میں ثبت فرمانا ۱۷۸ اس کے بعد کفار کی جہالتوں

کا بیان دیا جاتا ہے کہ وہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو عبادت کے مستحق نہیں ۱۷۹ یعنی بتوں کو

اقتراب للناس ۱۴

۲۹۲

الحج ۲۲

فِي الْأَرْضِ وَالْفُلكِ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ

زمین میں ہے ۱۶۳ اور کشتی کہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی ہے ۱۶۴ اور وہ روکے ہوئے ہے آسمان

أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَكَرُوفٌ

کو کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بیشک اللہ آدمیوں پر بڑی مہر والا مہربان

رَحِيمٌ ۱۶۵ وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ط

ہے ۱۶۵ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا ۱۶۶ پھر تمہیں مارے گا ۱۶۷ پھر تمہیں جلائے گا ۱۶۸

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ۱۶۹ لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا نَسْكَاهُمْ نَاسِكُوهُ

بیشک آدمی بڑا ناشکر ہے ۱۶۹ ہر امت کے لئے وہ ایک ہم نے عبادت کے قاعدے بنا دیے کہ وہ ان پر

فَلَا يُنَازِعُكَ فِي الْأَمْرِ وَاذْعُ إِلَى رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَى هُدًى

چلے ۱۷۰ تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کرے ۱۷۱ اور اپنے رب کی طرف بلاؤ ۱۷۲ بیشک تم سیدھی راہ

مُسْتَقِيمٌ ۱۷۳ وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۱۷۴

پر ہو اور اگر وہ ۱۷۴ تم سے جھگڑائیں تو فرما دو کہ اللہ خوب جانتا ہے تمہارے کو تک

اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۱۷۵

اللہ تم میں فیصلہ کرے گا قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کر رہے ہو ۱۷۵

أَلَمْ تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ

کیا تو نے نہ جانا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے - بے شک یہ

ذَلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۱۷۶ وَيَعْبُدُونَ

سب ایک کتاب میں ہے ۱۷۶ بیشک یہ ۱۷۷ اللہ پر آسان ہے ۱۷۸ اور اللہ کے سوا ایسوں

مَنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانٌ وَمَا لَيْسَ لَهُمْ

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں

کو پوجتے ہیں ۱۷۹ جن کی کوئی سند اس لئے نہ آئی اور ایسوں کو جن کا خود انھیں



۱۸۵ یعنی اُن کے پاس اپنے اس فعل کی نہ کوئی دلیل عقلی ہے نہ نقلی محض جہل و نادانی سے گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور جو کسی طرح پوچھے جانے کے مستحق نہیں اُن کو پوچھتے ہیں یہ شدید ظلم ہے ۱۸۱ یعنی مشرکین کا ۱۸۲ جو انھیں عذاب الہی سے بچا سکے ۱۸۳ اور قرآن کریم انھیں سنایا جائے جس میں بیان احکام اور تفصیل حلال و حرام ہے

۱۸۴ یعنی تمہارے اس غیظ و ناگواری سے بھی جو قرآن پاک سُن کر تم میں پیدا ہوتی ہے۔

۱۸۵ اور اس میں خوب غور کرو وہ کمات یہ ہے کہ تمہارے بت۔

۱۸۶ انکی عاجزی اور بے قدرتی کا یہ حال ہے کہ وہ نہایت چھوٹی سی چیز۔

۱۸۷ تو عاقل کو کب شکایاں ہے کہ ایسے کو مہبود ٹھہرائے ایسے کو پوجا اور آکر قرار دینا کتنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔

۱۸۸ وہ شہد وزعفران وغیرہ جو مشرکین بتوں کے منہ اور رسول پر طے ہیں جس پر کھیاں بھنکتی ہیں

۱۸۹ ایسے کو خدا مانا اور مہبود ٹھہرا کتنا عجیب و غریب سے دور ہے۔

۱۹۰ چاہنے والے سے بت پرست اور چاہے ہوئے سے بت مراد کرنا چاہنے والے سے کبھی مراد ہو جوت پر

۱۹۱ شہد وزعفران کی طالب خواہ مطلوب سے بت اور بعض نے کہا کہ طالب سے بت مراد سے اور مطلوب سے نکلے۔

۱۹۲ اور اس کی غفلت پہچانی جنہوں نے ایسوں کو خدا کا شریک کیا جو مکھی سے بھی کمزور ہیں مہبود وہی ہے جو قدرت کا طرہ رکھے۔

۱۹۳ مثل حضرت ابراہیم و حضرت

۱۹۴ مثل حضرت ابراہیم و حضرت

۱۹۵ اور اس کی غفلت پہچانی جنہوں نے ایسوں کو خدا کا شریک کیا جو مکھی سے بھی کمزور ہیں مہبود وہی ہے جو قدرت کا طرہ رکھے۔

بِمَعْلَمٍ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ ۝۷۱ وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمْ

کچھ علم نہیں ۱۸۰ اور تنگدلوں کا ۱۸۱ کوئی مددگار نہیں ۱۸۲ اور جب ان پر ہماری

اِيتَانَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ يَكَادُونَ

روشن آیتیں پڑھی جائیں ۱۸۳ تو تم ان کے چہروں پر بگڑنے کے آثار دیکھو گے جنہوں نے کفر کیا قریب ہر

يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ اٰيَاتِنَا قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرِّ

کر لپٹ پڑیں ان کو جو ہماری آیتیں ان پر پڑھتے ہیں۔ تم فرما دو کیا میں تمہیں بتا دوں جو تمہارے

مِّنْ ذٰلِكُمُ النَّارُ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَبِئْسَ

اس حال سے بھی ۱۸۴ بدتر ہے وہ آگ ہے اللہ نے اس کا وعدہ دیا ہے کافروں کو اور کیا ہی بری پلٹنے کی

الْمَصِيْرُ ۝۷۲ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاَسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنْ

جگہ اے لوگو ایک کمات فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو ۱۸۵ وہ

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوْ اٰجَمَعُوْا

جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ۱۸۶ ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں

لَهٗ وَاِنْ يَسْأَلُوْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ

۱۸۷ اور اگر مکھی ان سے کچھ پوچھیں کر لے جائے ۱۸۸ تو اس سے چھڑا نہ سکیں ۱۸۹ کتنا کمزور

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝۷۳ مَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ

چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا ۱۹۰ اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہئے تھی ۱۹۱ بیشک اللہ

لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۷۴ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَّمِنْ

قوت والا غالب ہے اللہ چاہتا ہے فرشتوں میں سے رسول ۱۹۲ اور آدمیوں میں سے

النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۝۷۵ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاُخْرٰى

۱۹۳ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور

۱۹۴ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور

۱۹۵ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور



۱۹۲ یعنی امور دنیا کو بھی اور امور آخرت کو بھی یا ان کے گزرے ہوئے اعمال کو بھی اور آئندہ کے احوال کو بھی ۱۹۵ اپنی نمازوں میں اسلام کے اول عہد میں نماز بغیر رکوع و سجود کے تھی پھر نماز میں رکوع و سجود کا حکم فرمایا گیا۔

المؤمنون ۲۳

۴۹۴

قد افلح المؤمنون ۱۸

مَا خَلَفَهُمْ طُوًى إِلَى اللَّهِ تَرْجِعُ الْأُمُورُ ۝ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

جو ان کے پیچھے ہے ۱۹۴ اور سب کاموں کی رجوع الشریک طرف ہے اے ایمان والو

ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ

رکوع اور سجدہ کرو ۱۹۵ اور اپنے رب کی بندگی کرو ۱۹۶ اور بھلے کام کرو ۱۹۷ اس میں ذکر تمہیں

تُقْلِحُونَ ۝ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ

چھٹکارا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق جہاد کرنے کا ۱۹۸ اس نے تمہیں پسند کیا

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ط مَلَّةَ أَبِيكُمْ

۱۹۹ اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی ۲۰۰ تمہارے باپ ابراہیم کا

إِبْرَاهِيمَ ط هُوَ سَمَّيَكُمُ الْمُسْلِمِينَ ه مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا

دین ۲۰۱ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں

لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى

تا کہ رسول تمہارا گواہ ہو ۲۰۲ اور تم اور لوگوں پر گواہی دو

النَّاسِ ۝ فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ

۲۰۳ تو نماز برپا رکھو ۲۰۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو ۲۰۵

مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝

وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار

سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ ثَمَّانِ عَشْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سودہ مؤمنوں کی جزا اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے ۱ ایک سو اٹھارہ آیتیں اور پھر رکوع ہیں

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝

بیشک مراد کو پہنچنے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑبگڑاتے ہیں ۲

۱۹۶ یعنی رکوع و سجود خاص اللہ کے لئے ہوں اور عبادت میں اخلاص اختیار کرو۔

۱۹۷ صدر جمعی و مکام

اخلاق وغیرہ نیکیاں المسجد عند الشا

۱۹۸ یعنی نیت و ذکر نماز میں

خالصہ کے ساتھ اعلا

دین کے لئے

۱۹۹ اپنے دین و

عبادت کے لئے

۲۰۰ بلکہ ضرورت کے

موقوفوں پر تمہارے لئے سہولت کر دی

جیسے کہ سفر میں نماز کا قصر اور روزے کے

انقطاع کی اجازت اور پانی نہ پانے یا پانی

کے ضرر کرنے کی حالت میں غسل اور وضو

کی جگہ تیمم تو تمہیں کی ہر وہی کرو۔

۲۰۱ جو دین محمدی میں داخل ہے۔

۲۰۲ روز قیامت کہ تمہارے پاس خدا

کا پیام پہنچا دیا۔

۲۰۳ کہ تمہیں ان رسولوں نے احکام خدا دی

پہنچا دیئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یرغرت

و کرامت عطا فرمائی۔

۲۰۴ اس پر مداومت کرو۔

۲۰۵ اور اس کے دین پر قائم رہو۔

۲۰۶ سورہ مؤمنون کہ یہ ہے اس میں چھ

رکوع اور ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں

ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور چار

ہزار آٹھ سو دو حرفت ہیں۔

۲۰۷ ان کے دلوں میں خدا کا خوف

ہوتا ہے اور ان کے اعضا ساکن

ہوتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹے مولیٰ ہو اور نظر جلے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشہ چشم سے کسی طرف نہ

دیکھے اور کوئی عبت کام نہ کرے اور کوئی کلمہ یا نشانہ نہ لکھے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے ٹٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹختائے اور اس قسم کے

حرکات سے باز رہے بعض نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔



۳۱ ہر سو باطل سے مجتنب رہتے ہیں۔

۳۲ یعنی اس کے پابندیوں اور مداخلت کرتے ہیں۔

۳۳ اپنی بی بیوں اور باندیوں کے ساتھ جائز طریقے پر قربت کرنے میں۔

۳۴ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضاے شہوت کرنا حرام ہے

۳۵ ہے سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک اُمت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیل کرتے تھے۔

۳۶ خواہ وہ امانتیں اللہ کی ہوں یا خلق کی اور اسی طرح عہد خدا کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ سب کی وفا لازم ہے۔

۳۷ اور انھیں اُن کے قتل میں اُن کے شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور فرائض و واجبات اور سنن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں۔

۳۸ مفسرین نے فرمایا کہ ان سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں۔

۳۹ یعنی اس کی نسل کو۔

۴۰ یعنی اس میں روح ڈالی اس بے جان کو جان دار کیا لفظ اور

سمیع اور بصیر غایت کی۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ

اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے ۳۱ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے

فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ

ہیں ۳۲ اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی

أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ

بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو اُن کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں ۳۳ تو جو

ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ

ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ۳۴ اور وہ جو اپنی امانتوں اور

وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ

اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں ۳۵ اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں ۳۶ یہی

هُمُ الْوَارِثُونَ ۝ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے ۳۷ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ

اور بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا ۳۸ پھر اُسے ۳۹

نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ

پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہرائ میں ۴۰ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی چھلک کیا پھر خون کی چھلک کو گوشت کی

مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظًا فَكَسَوْنَا الْعِظَ لَحْمًا ۝ ثُمَّ

بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر اُن ہڈیوں پر گوشت پہنایا ۴۱ پھر

أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ ثُمَّ أَنَا

اسے اور صورت میں اُٹھان دی ۴۲ تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا ۴۳ پھر اسکے بعد



۱۳۔ اپنی عمریں پوری ہونے پر۔

۱۴۱۔ حساب و جزا کے لئے۔

۱۵۱ ان سے مراد سات آسمان  
ہیں جو ملائکہ کے چڑھنے اترنے  
کے رستے ہیں۔

۱۶۹ سب کے اعمال اقوال  
ضما کرکے جانتے ہیں کوئی چیز ہم سے  
چھپی نہیں۔

وَمَا لِي لَعْنِي مِنْهُ بِرَسَايَا.

۱۹ جیسا اپنی قدرت سے

فانزل فرمایا ایسا ہی اس پر بھی  
قادہیں کہ اس کو زائل کر دیں تو  
بندوں کو چاہئے کہ اس نعمت کی

شکر گزاری سے حفاظت کریں

۲۱. طرح طرح کے۔  
۲۲. جاڑے اور گرمی وغیرہ موسموں  
میں اور عیش کرتے ہو۔

۲۲۔ اس درخت سے مادیات  
-۷-

۲۲۔ یہ اسمیں عجیب صفت ہے کہ وہ تیل بھی ہے کہ منافع اور فوائد تیل کے اس سے حاصل کئے جاتے

اور سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا

اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے  
۲۴ یعنی دودھ خوشگوار موافق  
طبع جو لطیف غذا ہوتا ہے۔

۲۵ کہ ان کے بال کھال اُون  
و غیرہ سے کام لیتے ہو ۲۶

بَعْدَ ذَلِكَ لَنُيْتُونُ<sup>١٥</sup> ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تُبْعَثُونَ<sup>١٦</sup> وَلَقَدْ

تم موزوں مرنے والے ہو پھر تم سب قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے اور بیشک

خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ﴿١٧﴾

ہم نے کھارے اوپر سات راہیں بنائیں وہاں اور ہم غن سے بے خبر نہیں

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَتْهُ فِي الْأَرْضِ وَآيَاتُنَا

اور ہم سے آسمان سے پانی اتاریا ایک اندازہ پر کے پھر کے زمین میں بہا دیا اور زمین

عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقْدِرُونَ ﴿١٨﴾ فَأَنشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّتٍ مِّنْ نَّحِيلِ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَبِّكَ فَقُلِ إِنَّمَا هِيَ إِتْرَافَةٌ لِّكَ وَلِأُمَّتِكَ فَنَافِلَتُهُمْ فِي يَدَيْكَ

وَأَعْنَابٌ لَّكُمْ فِيهَا فَوَاحٍ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٧﴾

اور انگوروں کے تمھارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں اور انہیں سے کھاتے ہو اور وہ پھل

وَقَدْ كُنَّا مِنْ أَفْوَاهٍ مُتَبَعِينَ

پیدا کیا کہ طور سینا سے نکلتا ہے ۲۲ لے کر اگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لئے سالن ۲۳

إِنَّكَ فَتُفَكَّرُ فِيهِ لَيَالٍ وَنَهَارًا

اور بیشک تمھارے لئے چوپاؤں میں سمجھنے کا مقام ہر ہم تمھیں پلاتے ہیں اس میں سے جو ان کے پیٹ میں رہے

١٣٤

۲۴ اور تمہارے لئے ان میں بہت فائزے ہیں ۲۵ اور ان سے تمہاری خوراک ہو ۲۶ اور ان پر وہ ۲۷ اور کشتی پر وہ ۲۸

قُمُوهُ فَقَالَ (قُمُوهُ فَقَالَ)

سوار کئے جاتے ہو اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اُس نے کہا اے میری قوم! اللہ کو پوجو

مَا لَكُمْ مَعِيْنَ الْغَدَةِ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَقَالَ الْبَلَاءُ الَّذِي

اس کے سوا تمھارا کوئی خدا نہیں تو کیا تمھیں ڈر نہیں ۲۹ تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے



وہیہ سے کام لیتے ہو ۲۶ کہ انہیں ذبح کر کے کھا لیتے ہو ۲۷ خشکی میں ۲۸ دریاؤں میں ۲۹ اس کے غلاب کا جو اُس کے سوا اوروں کو پوچھتے ہو۔



كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ

کفر کیا بولے ق ۳۱ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے

عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً فَأَسْمِعْنَا هَذَا فِي أَبْصَارِنَا

۳۱ اور اللہ چاہتا ۳۲ تو فرشتے اُتارتا ہم نے تو یہ اگلے باپ داداؤں میں

الْأَوَّلِينَ ۳۱ إِنَّ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ لِيَهْجُوهُ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّى

۳۲ وہ تو نہیں مگر ایک دیوانہ مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کئے رہو

حِينَ ۳۵ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَبُونَ ۳۶ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنْ

۳۴ نوح نے عرض کی اے میرے رب میری مدد فرما ۳۵ اس پر کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا۔ تو ہم نے اُسے وحی بھیجی

صَنَعَ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحَيْنَا إِذْ جَاءَ أَمْرُنَا وَقَارَ السُّورُ

کہ ہماری نگاہ کے سامنے ۳۶ اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے ۳۷ اور نور اُبلے ۳۸

فَاسْلُكْ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ

تو اس میں بٹھالے ۳۹ ہر جوڑے میں سے دو ۴۰ اور اپنے گھروالے ۴۱ مگر ان میں

عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطَبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ

سے وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی ۴۲ اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کرنا ۴۳ یہ ضرور

مُغْرَقُونَ ۴۷ فَإِذَا السُّوَيْتُ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى الْفُلْكَ فَقُلِ

ڈبوئے جائیں گے پھر جب بھٹک بیٹھے کشتی پر تو اور تیرے ساتھ والے تو کہہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّيْنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۴۸ وَقُلْ رَبِّ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی اور عرض کر ۴۹ کہ اے

أَنْزِلْنِي مُنْزَلَ مُبْرَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۴۹ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةٍ

میرے رب مجھے برکت والی جگہ اُتار اور تو سب بہتر اتارنے والا ہے بیشک اس میں ۵۰ ضرور نشانیاں ہیں ۵۱

۳۱ اپنی قوم کے لوگوں سے کہ ۳۱ اور تمہیں اپنا تابع بنائے ۳۲ کہ رسول کو بھیجے اور مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائے ۳۳ کہ بشر بھی رسول ہوتا ہے یہ ان کی کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تو تسلیم نہ کیا پھر دل کو خدا مان لیا اور انھوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت یہ بھی کہا۔

۳۴ تا آنکہ اس کا جنون دور ہو ایسا ہوا تو خیر ورنہ اس کو قتل کر ڈالتا جب حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے اور ان کے ہدایت پانے کی امید نہ رہی تو حضرت۔ ۳۵ اور اس قوم کو ہلاک کر ۳۶ یعنی ہماری حمایت و حفاظت میں۔

۳۷ ان کی ہلاکت کا اور آثار عذاب نمودار ہوں۔ ۳۸ اور اس میں سے پانی برآمد ہو تو یہ علامت ہے عذاب کے شروع ہونے کی ۳۹ یعنی کشتی میں حیوانات کے۔ ۴۰ نر اور مادہ۔

۴۱ یعنی اپنی مومنہ بی بی او ایما دار اولاد یا تمام مومنین۔ ۴۲ اور کلام انہی میں ان کا عذاب و ہلاک معین ہو چکا وہ آپ کا ایک بیٹا تھا کنعان نام اور ایک عورت کہ یہ دونوں کا فرقی آپ نے اپنے تین فرزندوں سام خام یا فث اور ان کی بی بیوں کو اور دوسرے مومنین کو سوار کیا کل لوگ جو

کشتی میں تھے ان کی تعداد اٹھتر تھی، نصف مرد اور نصف عورتیں ۴۳ اور ان کے لئے نجات نہ طلب کرنا دعائے فرما ۴۴ کشتی سے اترتے وقت یا اس میں سوار ہوتے وقت ۴۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے واقعے میں اور اس میں جو دشمنان حق کے ساتھ کیا گیا ۴۶ اور عبرتیں اور نصیحتیں اور قدرت الہی کے دلائل ہیں۔



۴۷۔ اس قوم کے حضرت نوح علیہ السلام کو اس میں بھیجکر اور ان کو غلط و نصیحت پر مامور فرما کر تاکہ ظاہر ہو جائے کہ نزول عذاب سے پہلے کون نصیحت قبول کرتا اور

تقصیری و اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمان تکذیب مخالفت پر مصر رہتا ہے۔

۴۸۔ یعنی قوم نوح کے عذاب ہلاک کے

۴۹۔ یعنی عاد قوم ہود۔

۵۰۔ یعنی ہود علیہ السلام اور ان کی معفت اس قوم کو حکم دیا۔

۵۱۔ اس کے عذاب کا کہ شرک چھوڑو اور ایمان لاؤ۔

۵۲۔ اور وہاں کے ثواب عذاب وغیرہ۔

۵۳۔ یعنی بعض کفار جنہیں اللہ تعالیٰ نے فراخی عیش اور نعمت نیا عطا فرمائی تھی اپنے نبی

علیہ السلام کی نسبت اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگے۔

۵۴۔ یعنی یہ اگر نبی ہوتے تو ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے پاک ہوتے ان باطن کے اندھوں نے

کمالات نبوت کو نہ دیکھا اور کھانے پینے کے اوصاف دیکھ کر نبی کو نبی

طرح بشر کہنے لگے یہ نبیادان کی گمراہی کی ہوئی چنانچہ اسی

سے انھوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپس میں کہنے لگے۔

۵۵۔ قروں سے زندہ۔

۵۶۔ یعنی انھوں نے مرنے کے بعد زندہ ہونے کو بہت بعید

جانا اور سمجھا کہ ایسا کبھی ہونے والا ہی نہیں اور اسی خیال

باطل کی بنا پر کہنے لگے۔

۵۷۔ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں صرف اتنا ہی ہے

وَإِنْ كُنَّا لَبُتْلَيْنِ ۝ ثُمَّ أَنشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝

اور بیشک مزدوم جانچنے والے تھے ۴۷ پھر ان کے بعد ہم نے اور سنگت پیدا کی ۴۸

فَارُسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ

تو ان میں ایک رسول انھیں میں سے بھیجا ۴۹ کہ اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی

غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

خدا انہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ۵۰ اور بولے اس قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا اور

كَذَّبُوا بِإِيقَاءِ الْآخِرَةِ وَاتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَذَا إِلَّا

آخرت کی حاضری ۵۱ کو جھٹلایا اور ہم نے انھیں دنیا کی زندگی میں چین دیا ۵۲ کہ یہ تو نہیں مگر

بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ۝

تم جیسا آدمی جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے ۵۳

وَلَكِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا خَسِرُونَ ۝ أَيْدِيَكُمْ أَنْتُمْ

اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھالے میں ہو ۵۴ کیا تمہیں یہ وعدہ دنیا

إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنْتُمْ تُخْرَجُونَ ۝ هِيَ هَاتِ هَاتِ

ہے کہ تم جب مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اسکے بعد پھر وہ نکالے جاؤ گے کتنی دور ہر کتنی دور ہے

لِمَا تُوْعَدُونَ ۝ إِنَّ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا

جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہو ۵۵ وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی زندگی ۵۶ کہ ہم مرتے جیتے ہیں ۵۷ اور

نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۝ إِنَّ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ ۖ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ

ہیں اٹھنا نہیں ۵۸ وہ تو نہیں مگر ایک مرد جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ۵۹ اور

مَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ۝ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبْتُ ۖ قَالَ عَمَّا

ہم اسے ماننے کے نہیں ۶۰ عرض کی کہ لے میرے رب میری مدد فرما اس پر کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا اللہ نے فرمایا کہ

یہ تھا کہ اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں صرف اتنا ہی ہے ۵۵ کہ ہم میں کوئی مٹتا ہے کوئی پیدا ہوتا ہے ۵۶ مرنے کے بعد اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انھوں نے یہ کہا ۵۷ کہ اپنے آپ کو اس کا نبی بتایا اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی ۵۸ پیغمبر علیہ السلام جب ان کے ایمان سے مایوس ہوئے اور انھوں نے دیکھا کہ قوم انتہائی سرکشی پر ہے تو ان کے حق میں بددعا کی اور بارگاہِ اہی میں۔



۶۲۔ اپنے کفر و تکذیب پر جبکہ عذاب الہی دیکھیں گے ۶۳۔ یعنی وہ عذاب و ہلاک میں گرفتار کئے گئے ۶۴۔ یعنی وہ ہلاک ہو کر گھاس کو طرے کی طرح ہو گئے

۶۵ یعنی خدا کی رحمت سے  
دور ہوں انبیاء کی تکذیب کرنے  
والے۔

۶۶۹۔ مثل قوم صالح اور قوم لوط اور قوم شعیب وغیرہ کے۔

۶۷ جس کے لئے ہلاک کا جو  
وقت مقرر ہے وہ ٹھیک اسی

وقت ہلاک ہوگی اس میں کچھ  
بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی

۶۸ اور اس کی ہدایت کو  
نہ مانا اور اس پر ایمان نہ لائے

۶۹۔ اور بعد والوں کو پہلوں کی طرح ہلاک کر دیا۔

وہ کہ بعد والے افسانہ کی  
طرح ان کا حال بیان کیا کریں

اور ان کے عذاب و ہلاک کا  
بیان سببِ عبرت ہو۔

۱۷۱ مثل عصا ویدر بیضا و غیرہ  
معجزات کے۔

فلک اور اپنے قلمبر کے باعث  
ایمان نہ لائے۔

۲۴۱ بنی اسرائیل پر اپنے  
ظلم و ستم سے جب حضرت موسیٰ

وہارون علیہما السلام نے اس میں ایمان کی دعوت دی۔

حضرت ہارونؑ پر۔

زیر فرمان ہیں تو یہ کیسے گوارا

پراہمان لاکران کے مطیع

لیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو

قَلِيلٌ لِّصَبْحِنَا ۖ وَمِنْ أَيْنَ نَكُونُ فَآخِذْتُهُمُ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ فَعَلَّمَهُم

کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ صبح کر نیکیں بجاتے ہوئے ۶۲ تو انہیں آیا سچی چنگھاڑنے ۶۳ تو ہم نے انہیں

گھاس کوڑا کر دیا وہ ۶۴ تو دور ہوں ۶۵ ظالم لوگ پھر اُن کے بعد ہم نے اور سنگتیں پیدا کیں ۶۶

اٰخِرِيْنَ ۝۱۶۱ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاخِرُوْنَ ۝۱۶۲ ثُمَّ

اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا كُلَّمَا جَاءَ اُمَّةٌ رَّسُولَهَا كَذَّبُوهُ فَاتَّبَعْنَا

ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا جب کسی امت کے پاس اسکا رسول آیا انھوں نے اسے جھٹلایا ۶۹

بعضہم بعضاً وجعلہم احادیث بعد ایوم لا یومنون  
 تو ہم نے انگوں سے کچیلے ملا دیے ۲۹ اور انہیں کہانیاں کر ڈالیں تو دُور ہوں وہ لوگ کہ ایمان نہیں لاتے

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿١٥﴾

پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی انبیوں اور روس سد فاع کے ساتھ بھیجا

فرعون اور اسکے درباریوں کی طرف تو انھوں نے غرور کیا وہ ۲۷ اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے وہ تو بولے

انۡوَٰمِنۡ لِّبَشَرِیۡنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عِبَادُونَ ﴿۱۸﴾ فَلذٰۤبُوہِمَا

فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ

دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کئے ہوؤں میں ہو گئے ۶۷ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ۶۸ کہ ان کو

۷۸۔ ہدایت ہو اور تم نے میری اور اس کے بیٹے کو ۷۹۔ نشانی کیا اور انھیں ٹھکانا دیا ایک۔ بتلے

۶۷ اور غرق کر ڈالے گئے ۶۸ یعنی تو رمت شریف فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد ۶۹ یعنی حضرت

۴۹ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت کی۔



۵۸۔ اس سے مراد یا بیت المقدس ہے یا دمشق یا فلسطین کئی قول ہیں ۵۹۔ یعنی زمین ہموار قراخ بھلوں والی جس میں رہنے والے آسائش بسر کرتے ہیں۔  
۶۰۔ یہاں پیغمبروں سے مراد یا تمام رسول ہیں اور ہر ایک رسول کو ان کے زمانہ میں یہ ندا فرمائی گئی یا رسولوں سے مراد خاص سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
کئی قول ہیں۔

۶۱۔ ان کی جزا عطا فرماؤ گے  
۶۲۔ یعنی اسلام۔

۶۳۔ اور فرختے فرختے ہو گئے  
۶۴۔ یہودی نصرانی جو سی وغیرہ۔

۶۵۔ اور اپنے ہی آپ کو حق  
پر جانتے ہیں اور دوسروں کو

باطل پر سمجھتا ہے اس طرح  
ان کے درمیان دینی اختلافات

ہیں اب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے

۶۶۔ یعنی ان کے کفر و ضلال  
اور ان کی جہالت و غفلت میں

۶۷۔ یعنی ان کی موت کے  
وقت تک۔

۶۸۔ دینا میں۔  
۶۹۔ اور ہماری نعمتیں ان

کے اعمال کی جزا ہیں یا ہمارے  
راضی ہونے کی دلیل ہیں ایسا

خیال کرنا غلط ہے واقعہ یہ ہے  
۷۰۔ کہ ہم انھیں ڈھیل دے

رہے ہیں۔  
۷۱۔ انھیں اُس کے غلاب کا

خوف ہے حضرت حسن بصری رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومن

نیکی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے  
اور کافر بدی کرتا ہے اور نہ ڈرتا

رہتا ہے۔  
۷۲۔ اور اس کی کتابوں کو ہاتھ

۷۳۔ زکوٰۃ و صدقات یا یہ سختی  
ہیں کہ اعمال صالحہ کو جلا لیتے ہیں

رَبُّوۃٌ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۝ يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ

زمین ۵۸۔ جہاں بسنے کا مقام ۵۹۔ اور نگاہ کے سامنے بیٹھا پانی اسے پیغمبر و پاکیزہ چیزیں کھاؤ ۶۰۔ اور

وَاَعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ وَاِنَّ هٰذِهِۦ اُمَّتُكُمْ

اچھا کام کرو ۶۱۔ میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں ۶۲۔ اور بیشک تمہارا دین ایک ہی دین ہے

اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنَ ۝ فَتَقَطُّوْا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ

۶۳۔ اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو ۶۴۔ تو ان کی امتوں نے اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا

زُبْرًا ۝ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ فَذَرُهُمْ فِيْ غَمَرَتِهِمْ حَتّٰی

۶۵۔ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے ۶۶۔ تو تم ان کو چھوڑ دو ان کے نشیمن ۶۷۔ ایک وقت تک

حِیْنٍ ۝ اَيَحْسَبُوْنَ اَنْۢ بَاۡنَدُهُمْ مِنْۢ مَّالٍ وَّابْنِیۡنَ ۝ نُّسَارِعُ

۶۸۔ کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد کر رہے ہیں مال اور بیٹوں سے ۶۹۔ یہ جلد جلد

لَهُمْ فِي الْخٰیِرٰتِ ۝ بَلْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیۡنَ هُمْ مِّنْ

ان کو بھلائیوں دیتے ہیں ۷۰۔ بلکہ انھیں خبر نہیں ۷۱۔ بے شک وہ جو اپنے رب کے

خَشِیۡةٍ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ هُمْ بِآٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُوْنُوْنَ ۝

ڈر سے ہتھ ہوئے ہیں ۷۲۔ اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ۷۳۔

وَالَّذِیۡنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ یُؤْتُوْنَ مَا اتَّوَاوْا

اور وہ جو اپنے رب کا کوئی شریک نہیں کرتے ۷۴۔ اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں ۷۵۔ اور ان کے

قُلُوْبُهُمْ وَجَلَّةٌ اَنْۢ هُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ یَلْسَرُوْنَ

دل ڈر رہے ہیں یوں کہ ان کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ۷۶۔ یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی

فِی الْخٰیِرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ وَلَا تُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

۷۷۔ اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۷۸۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۷۹۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۸۰۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۸۱۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۸۲۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۸۳۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۸۴۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۸۵۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۸۶۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۸۷۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۸۸۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۸۹۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۹۰۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۹۱۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۹۲۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۹۳۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۹۴۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۹۵۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۹۶۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۹۷۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۹۸۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۹۹۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر

کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۱۰۰۔ اور تم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اسکی طاقت بھر



۹۷۔ اس میں شخص کا عمل مکتوب ہے اور وہ لوح محفوظ ہے ۹۸۔ نہ کسی کی نیکی گھٹائی جائے گی نہ بدی بڑھائی جائیگی اس کے بعد کفار کا ذکر فرمایا جاتا ہے ۹۹۔ یعنی قرآن شریف سے۔  
 ۱۰۰۔ اجماع ایمانداروں کے ذکر کئے گئے ۱۰۱۔ اور وہ روز بروز تہ تیغ کئے گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اس عذاب سے مراد فاقوں اور بجوں کی وہ مصیبت ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دعا سے ان پر مسلط کی گئی تھی اور اس قسط سے انکی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کہتے اور مرمز دازنک کھا گئے تھے ۱۰۲۔ اب ان کا جواب یہ ہے کہ ۱۰۳۔ یعنی آیات قرآن مجید ۱۰۴۔ اور ان آیات کو نہ مانتے تھے اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے ۱۰۵۔ اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم اہل حرم ہیں اور بیت اللہ کے ہمسایہ ہیں ہم پر کوئی غالب ہوگا ہمیں کسی کا خوف نہیں ۱۰۶۔ کعبہ منظر کے گرد جمع ہو کر اور ان کہانیوں میں اکثر قرآن پاک پڑھیں اور اسکو  
 قد افلح المؤمنون ۱۸

وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۹۷﴾ بَلْ قُلُوبُهُمْ  
 اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے کہ حق بولتی ہے ۹۷۔ اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۹۸۔ بلکہ ان کے دل  
 فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّنْ دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا  
 اس سے ۹۹۔ غفلت میں ہیں اور ان کے کام ان کاموں سے جدا ہیں ۱۰۰۔ جنہیں وہ کر رہے  
 عَمِلُونَ ﴿۹۸﴾ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِمْ بِالْعَذَابِ إِذْ هُمْ يُجْرُونَ ﴿۹۹﴾  
 ہیں یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے امیوں کو عذاب میں پکڑا ۱۰۱۔ تو سمجھی وہ فریاد کرنے لگے ۱۰۲۔  
 لَا تَجْرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُمْ مِنَّا لَا تُتْرَكُونَ ﴿۱۰۰﴾ قَدْ كَانَتْ آيَتِي تُتْلَىٰ  
 آج فریاد نہ کرو ہماری طرف سے تمہاری مدد نہ ہوگی بیشک میری آیتیں ۱۰۳۔ تم پر پڑھی جاتی  
 عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلَىٰٰ أَعْقَابِكُمْ تُنْكَصُونَ ﴿۱۰۱﴾ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سِيرًا  
 تھیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل اُلٹے پلٹتے تھے ۱۰۲۔ خدمت حرم پر بڑائی مارتے ہو ۱۰۳۔ رات کو وہاں  
 تَهْجُرُونَ ﴿۱۰۲﴾ أَفَلَمْ يَكِدْ بِرُوحِ الْقَوْلِ أَمْ جَاءَهُمْ مِّنَّا آيَاتٌ أَمْ  
 بہودہ کہانیاں کہتے ۱۰۴۔ حق کو چھوڑے ہوئے ۱۰۵۔ کیا انھوں نے بات کو سوچا نہیں ۱۰۶۔ یا ان کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ  
 الْأَوَّلِينَ ﴿۱۰۳﴾ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ﴿۱۰۴﴾ أَمْ  
 دادا کے پاس آیا تھا ۱۰۴۔ یا انھوں نے اپنے رسول کو نہ پہچانا ۱۰۵۔ تو وہ اسے بیگانہ سمجھ رہے ہیں ۱۰۶۔ یا کہتے  
 يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَآكُثْرُهُم لِلْحَقِّ  
 ہیں اُسے سودا ہے ۱۰۷۔ بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لائے ۱۰۸۔ اور ان میں اکثر حق بُرا  
 كِرْهُونَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَوْ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ  
 لگتا ہے ۱۰۹۔ اور اگر حق ۱۱۰۔ ان کی خواہشوں کی پیروی کرتا ۱۱۱۔ تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی نہیں ہیں  
 وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُونَ ﴿۱۰۶﴾  
 سب تباہ ہو جاتے ۱۱۲۔ بلکہ تم لوگ ان کے پاس وہ چیز لائے ۱۱۳۔ جس میں انکی ناموری تھی تو وہ اپنی عزت بھی منہ پھیرے ہوئے ہیں

سحر اور سحر کہنا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے جا باتیں کہنا ہوتا تھا۔  
 ۱۰۷۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور آپ پر ایمان نہ لائے کو اور قرآن کریم کو۔  
 ۱۰۸۔ یعنی قرآن پاک میں غور نہیں کیا اور اس کے اعجاز پر نظر نہیں ڈالی جس سے انھیں معلوم ہوتا کہ یہ کلام حق ہے اس کی تصدیق لازم ہے اور جو کچھ اس میں ارشاد فرمایا گیا وہ سب حق اور واجب التسلیم ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق و حقانیت پر اس میں دلالت واضح موجود ہیں۔  
 ۱۰۹۔ یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے عہدیں ہوئی ہی نہ ہو اور وہ یہ کہ سیکس کہ تیل خبری نہ تھی کہ خدا کی طرف سے رسول آیا بھی کرتے ہیں کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانتے یہ عذر کرنے کا موقع بھی نہیں ہے کیونکہ پہلی امتوں میں رسول آچکے ہیں اور خدا کی کتابیں نازل ہو چکی ہیں۔  
 ۱۱۰۔ اور حضور کی عمر شریف کے حملہ احوال کو نہ دیکھا اور آپ کے نسب عالی اور صدق و امانت اور نور عقل و حسن اخلاق اور کمال حلم اور وفا و کرم و عروت وغیرہ پاکیزہ اخلاق و حکمت صفات اور بغیر کسی سے سیکھے آپ کے علم میں کامل اور تمام جہان سے علم اور فائق ہونے کو نہ جانا کیا ایسا ہے۔  
 ۱۱۱۔ حقیقت میں یہ بات تو نہیں بلکہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور آپ کے وصفا و کمالات کو خوب جانتے ہیں اور آپ کے برگزیدہ

صفات شہرہ آفاق ہیں ۱۱۲۔ یہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ جیسا دانا اور کامل العقل شخص انکے دیکھنے میں نہیں آیا ۱۱۳۔ یعنی قرآن کریم جو توحید الہی و احکام دین پر مبنی ہے ۱۱۴۔ کیونکہ اس میں انکے خواہشات نفسانہ کی مخالفت ہے اس لئے وہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صفات و کمالات کو جاننے کے باوجود حق کی مخالفت کرتے ہیں اکثر کی قید سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حال ان میں بیشتر لوگوں کا ہے چنانچہ بعض ان میں ایسے بھی تھے جو آپ کو حق پر جانتے تھے اور حق انھیں بُرا بھی نہیں لگتا تھا لیکن وہ اپنی قوم کی موافقت یا ان کے طعن و تشنیع کے خوف سے ایمان نہ لائے جیسے کہ ابوطالب ۱۱۵۔ یعنی قرآن شریف ۱۱۶۔ اس طرح کہ اس میں وہ مضامین مذکور ہوئے جن کی کفار خواہش کرتے ہیں جیسے کہ چند خدا ہونا اور خدا کے بیٹا اور بیٹیاں ہونا وغیرہ کفریات ۱۱۷۔ اور تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جانا ۱۱۸۔ یعنی قرآن پاک۔



۱۱۹ انھیں ہدایت کرنے اور راہ حق بتانے پر ایسا تو نہیں اور وہ کیا ہیں اور آپ کو کیا دے سکتے ہیں تم اگر ارجہ چاہو ۱۲۰ اور اس کا فضل آپ پر عظیم اور جو نعمتیں اُس نے آپ کو عطا فرمائیں وہ بہت کثیر اور اعلیٰ تو آپ کو ان کی کیا پرواہ پھر جب وہ آپ کے اوصاف و کمالات سے واقف بھی ہیں قرآن پاک کا اعجاز بھی اُن کی نگاہوں کے سامنے ہے اور آپ اُن سے ہدایت و ارشاد کا کوئی اجر و عوض بھی طلب نہیں فرماتے تو اب انھیں ایمان لانے میں کیا عذر رہا۔

۱۲۱ اتوا ان پر لازم ہے کہ آپ کی دعوت قبول کریں اور اسلام میں داخل ہوں۔  
۱۲۲ یعنی دین حق سے۔  
۱۲۳ ہفت سالہ قحط سالی کی۔

۱۲۴ یعنی اپنے کفر و عناد اور سرکشی کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ یقین و چالوسی جاتی رہے گی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مومنین کی عداوت اور کبر جو ان کا پہلا طریقہ تھا وہی اختیار کر کے شان نزول جب قریش سے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے سات برس کے قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہو گئی تو ابو سفیانؓ ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ اپنے خیال میں حقہ للعالمینؓ بنا کر نہیں بھیجے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ابو سفیانؓ نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدریں ترخیج کر دیا اولاد جو رہی وہ آپ کی بد دعا سے اس حالت کو پہنچی کہ مصیبت قحط میں مبتلا ہوئی فاقوں سے تنگ آ گئی لوگ بھوک کی بجائے تابی سے بٹیاں چاب گئے مردار تک کھا گئے میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ کم سے اس قحط کو دور فرمائے حضور نے دعا کی اور انھوں نے اس بلا سے رہائی پائی اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں۔  
۱۲۵ قحط سالی کے یا قتل کے۔  
۱۲۶ بلکہ اپنے کفر و سرکشی پر ہیں۔

۱۲۷ اس عذاب سے یا قحط سالی مراد ہے جیسا کہ روایت مذکورہ شان نزول کا متعلق ہے یا زبردست قاتل یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ اُن قحط و قحط و قحط بدر سے پہلے ہوا اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سخت عذاب سے موت مراد ہے بعض نے کہا کہ قیامت ۱۲۸ تاکہ سنو اور دیکھو اور تمجید اور دینی اور دنیوی منافع حاصل کرو ۱۲۹ کہ تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ جانی اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور کالوں آنکھوں اور دلوں سے آیات الہیہ کے سننے دیکھنے سمجھنے اور معرفت الہی حاصل کرنے اور تم حقیقی کا حق پہچان کر غمگین رہنے کا نفع نہ اٹھایا ۱۳۰ اور قیامت ۱۳۱ ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے بعد انا اور تاریکی و روشنی اور زیادتی و کمی میں ہر ایک کا دوسرے سے مختلف ہونا یہ اس کی قدرت کے نشان ہیں ۱۳۲ کہ ان سے عبرت حاصل کرو اور ان میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر کے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ ۱۳۳ یعنی اُن سے پہلے کا فر۔

اَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَجَ رَبُّكَ خَيْرٌ وَهُوَ خَيْرُ الرَّزَاقِينَ ﴿۷۷﴾  
کیا تم اُن سے کچھ اجرت مانگتے ہو ۱۱۹ تو تمھارے رب کا اجر سب سے بہتر روزی دینے والا ۱۲۰ اور  
اِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۷۸﴾ وَانَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ  
بے شک تم انھیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو ۱۲۱ اور بیشک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے  
بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَّا كِبُؤُنٌ ﴿۷۹﴾ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ  
ضرور سیدھی راہ سے ۱۲۲ کترائے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ۱۲۳  
مِّنْ خَيْرٍ لَّكُجُوًا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَاهُمْ  
ان پر بڑی بے مثال دس تو ضرور بھٹ پنا کوں گے اپنی سرکشی میں بہکتے ہوئے ۱۲۴ اور بیشک ہم نے انھیں  
بِالْعَذَابِ فَبَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۸۱﴾ حَتَّىٰ اِذَا  
عذاب میں پکڑا ۱۲۵ اتو نہ وہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ گڑگڑاتے ہیں ۱۲۶ یہاں تک کہ جب  
فَتَحْنَاهُمْ عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۸۲﴾  
ہم نے اُن پر کھولا کسی سخت عذاب کا دروازہ ۱۲۷ تو وہ اب اس میں ناامید پڑے ہیں  
وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَا لَكُمْ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا  
اور وہی ہے جس نے بنائے تمھارے لئے کان اور آنکھیں اور دل ۱۲۸ تم بہت ہی کم  
مَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاكُمْ فِي الْاَرْضِ وَالْيَهَّ تَحْشَرُوْنَ ﴿۸۴﴾  
حق مانتے ہو ۱۲۹ اور وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ۱۳۰  
وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ  
اور وہی جلائے اور مارے اور اسی کے لئے ہیں رات اور دن کی تبدیلیں ۱۳۱  
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۵﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا اِذَا  
تو کیا تمھیں سمجھ نہیں ۱۳۲ بلکہ انھوں نے وہی کہی جو اگلے ۱۳۳ کہتے تھے بولے کیا جب

۱۲۷ اس عذاب سے یا قحط سالی مراد ہے جیسا کہ روایت مذکورہ شان نزول کا متعلق ہے یا زبردست قاتل یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ اُن قحط و قحط و قحط بدر سے پہلے ہوا اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سخت عذاب سے موت مراد ہے بعض نے کہا کہ قیامت ۱۲۸ تاکہ سنو اور دیکھو اور تمجید اور دینی اور دنیوی منافع حاصل کرو ۱۲۹ کہ تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ جانی اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور کالوں آنکھوں اور دلوں سے آیات الہیہ کے سننے دیکھنے سمجھنے اور معرفت الہی حاصل کرنے اور تم حقیقی کا حق پہچان کر غمگین رہنے کا نفع نہ اٹھایا ۱۳۰ اور قیامت ۱۳۱ ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے بعد انا اور تاریکی و روشنی اور زیادتی و کمی میں ہر ایک کا دوسرے سے مختلف ہونا یہ اس کی قدرت کے نشان ہیں ۱۳۲ کہ ان سے عبرت حاصل کرو اور ان میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر کے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ ۱۳۳ یعنی اُن سے پہلے کا فر۔



ہے، کیا یہ اس سے سبوتا







کہ تم جہنم ہی میں پڑے رہو گے پھر

۱۶۸ اب ان کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور یہ اہل جنم کا آخر کلام ہو گا پھر اس کے بعد انھیں کلام کرنا نصیب نہ ہو گا روتے پختے ڈکراتے مہوکتے رہیں گے۔

۱۴۱ اللہ تعالیٰ نے کفار سے  
۱۴۲ یعنی دنیا میں اور قبر میں۔  
۱۴۳ یہ جواب اس وجہ سے  
دیں گے کہ اس دن کی دہشت

اور عذاب کی میببت سے انھیں اپنے دنیا میں رہنے کی مدت یاد نہ رہے گی اور انھیں شک ہو جائے گا اسی لئے کہیں گے ۱۴۹ یعنی ان ملائکہ سے جن کو تو تے بندوں کی عمریں اور ان کے اعمال لکھنے پر مامور کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے ۱۵۰ بہ نسبت آخرت کے۔

اپنی جانیں گھاتے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اُن کے منہ پر آگ بھڑکے گی

اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے ۱۶۵ کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں ۱۶۶ تو تم

انہیں جھٹلاتے تھے کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر بھاری بدبختی غالب آئی اور ہم کمرہ لوگ تھے

اے رب ہمارے ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں ۱۳۷ رب دہائے گدنگارے پرے رہے

اسیں اور مجھ سے بات نہ کرو ۱۶۸ پیشکش میرے بے بدل کا ایک لڑوہ ہوتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے لو

ہمیں جس کے اور ہم پر نرم کر اور کوسب سے بہتر نرم کر دیا ہے۔

حَیْثُ لَا يَكُونُ لَكَ أَلَدٌ مِمَّنْ لَا يَخَافُ اللَّهَ الْكَبِيرَ ۚ وَبِالْآيَاتِ الْكُبْرَىٰ

في الأرض، عَدَدُ سَنَدَيْنِ ① كَالِ الثَّنَاءِ وَمَا يُعْضَرُ مِنْهُ مُفْسَلٌ

لکنا تھہرے وکابر رسول کی تسبی سے بولے ہم ایک دن رہے یادن کا حصہ وکابر تو کئے والوں

سے دریافت فرما ۱۶۴۲ فرمایا تم نہ پھرے مگر پھوڑا ۱۵۱۱ اگر تمہیں علم ہو

و ر عذاب کی ہیبت سے انھیں اپنے دنیا میں رہنے کی مدت یاد نہ رہے گی اور انھیں شک ہو جائے گا اسی لئے کہیں گے



۱۷۹ اور آخرت میں جہنم کے لئے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کے لئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں ۱۷۹ یعنی فیہ النور کی پرستش محض باطل ہے سند ہے ۱۷۹ ایمان والوں کو۔

النور ۲۳

۵۰۶

تدافع المؤمنون ۱۸

۱۷۹ سورہ نور مدنیہ ہے اس میں نور کو ع چونستہ آیتیں ہیں۔

۱۷۹ اور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا ۱۷۹ یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا منہ ہو اس کی حد ہے کہ اس کے تن کو کڑے لگاؤ یہ حد غیر محض کی ہے کیونکہ حصن کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجم کیا گیا اور حصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا ۱۷۹ اور اگر ان میں سے ایک بات بھی

نہ ہو مثلاً نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہو ہو تو یہ سب غیر حصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے مسائل مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دئے جائیں سوا ہتھ بندے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سولے سر چہرے اور شرگاہ کے کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ اگر کوئی کلمہ پہنچے اور کوڑا متوسط درجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اسکے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر کوئین یا روئی دار کپڑے

پہنے ہوئے ہو تو اتار دئے جائیں یہ حکم خراور خراہ کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورہ نسا میں مذکور ہو چکا ثبوت زنا یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کر نیوالے کے چار مرتبہ قرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے کہاں کیا کس سے کیا کب کیا اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحتاً ایسا معاذ بیان کرنا ہوگا بغیر اسکے ثبوت نہ ہوگا لواطت زنا میں اہل نہیں لہذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تہریر واجب ہوتی ہے اور اس تہریر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چند قول مروی ہیں آگ میں جلا دینا عرق کر دینا بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے (تفسیر احمدی)

۱۷۹ اَفَحَسِبْتُمْ اَنْمَّا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَاَنْتُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۱۷۹

تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں ۱۷۹

۱۷۹ فَعَلَى اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۱۷۹

تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک

۱۷۹ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَّهٖ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهُ ۱۷۹

اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں ۱۷۹ تو اس کا

۱۷۹ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۱۷۹ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ۱۷۹

حساب اس کے رب کے یہاں ہے بیشک کافروں کا چھٹکارا نہیں ۱۷۹ اور تم عرض کرو اے میرے رب بخشدے ۱۷۹

۱۷۹ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّحِمٰیْنَ ۱۷۹

اور تم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا

۱۷۹ سُوْرَةُ النُّوْرِ ۱۷۹ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۷۹ وَسُوْرَةُ التَّوْحٰیدِ ۱۷۹

سورہ نور مدنی ہے اور اس میں شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ۱۷۹ چونسٹھ آیتیں اور نور کو ع میں

۱۷۹ سُوْرَةُ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنٰهَا فِیْهَا اٰیٰتٍ بَّیِّنٰتٍ لِّعَلَّكُمْ ۱۷۹

یہ ایک سورت ہو کہ ہم نے اتاری اور ہم نے اسکے احکام فرض کئے ۱۷۹ اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ تم

۱۷۹ تَذَكَّرُوْنَ ۱۷۹ اَلْزَّانِیَةُ وَالزَّانِیُ فَاجْلِدُوْهُمَا وَاَكْلٌ وَّاحِدٌ مِنْهُمَا مِائَةٌ ۱۷۹

دھیان کرو جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ

۱۷۹ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهَمَّارَافَةٍ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ ۱۷۹

۱۷۹ اَوْ تَمِیْنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَّلِیْشْهَدُ عَذَابُهَا طَافَةٌ مِّنْ ۱۷۹

۱۷۹ ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا

۱۷۹ یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کر نیوالے کے چار مرتبہ قرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے کہاں کیا کس سے کیا کب کیا اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحتاً ایسا معاذ بیان کرنا ہوگا بغیر اسکے ثبوت نہ ہوگا لواطت زنا میں اہل نہیں لہذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تہریر واجب ہوتی ہے اور اس تہریر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چند قول مروی ہیں آگ میں جلا دینا عرق کر دینا بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے (تفسیر احمدی)



فکے یعنی حدود کے پورا کرنے میں کسی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور متصحب رہو۔ تاکہ عبرت حاصل ہو۔ کیونکہ غیبت کا میلان غیبت ہی کی طرف ہوتا ہے۔ نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ شان نزول مہاجرین میں بعضے بالکل نادار تھے نہ انکے پاس کچھ مال تھا نہ ان کا کوئی عزیز قریب تھا اور بدکار مشرک عورتیں دو تھیں اور مالدار انھیں دیکھ کر کسی مہاجر کو خیال آیا کہ اگر ان سے نکاح کر لیا جائے تو ان کی دولت کا میں بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انھوں نے اسکی اجازت چاہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں اس سے روک دیا گیا۔  
 فکے یعنی بدکاروں سے نکاح کرنا۔ ابتدائے اسلام میں زانیہ سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں آیت و انکو الا یا ایہنکم سے منسوخ ہو گیا۔  
 النور ۲۳  
 کسی پارسامر دیا عورت کو زانیہ کی تہمت لگائے اور

اس پر چار گواہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حرد واجب ہو جاتی ہے اسی کوڑے آیت میں محصنات کا لفظ مخصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لئے کہ عورتوں کو تہمت لگانا اکثر وقوع ہے۔  
 مسئلہ اور ایسے لوگ جو زانیہ کی تہمت میں متراپاب ہوں اور ان پر حرد جاری ہو چکی ہو مردود الشہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی  
 پارسامر سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلف آزاد اور زانیہ سے پاک ہوں۔ مسئلہ زانیہ کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں مسئلہ حرد قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حرد قائم کرنا لازم نہیں مسئلہ مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے مسئلہ غلام اپنے مولیٰ پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زانیہ کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔  
 مسئلہ قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ مرتد کسی کو یا زانیہ کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر سکارے اور جو اس کی ماں پارسامر تو ایسا شخص قاذف ہو جائیگا اور اس پر تہمت کی حد بھی مسئلہ اگر غیر محصن کو زانیہ کی تہمت لگائی مثلاً غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زانیہ ثابت ہو تو اس پر حرد قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر واجب

المؤمنین ۱۰ الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ ۱۱  
 ایک گروہ حاضر ہو وہ بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا مشرک والی سے اور بدکار عورت سے  
 لا ینکحہا الا زان او مشرک ۱۲ وحرم ذلک علی المؤمنین ۱۳  
 نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک ۱۲ اور یہ کام مک ایمان والوں پر حرام ہے ۱۳  
 والذین یرمون المحصنات ثم ینکحون اربعة شہداء ۱۴  
 اور جو پارسامر عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انھیں  
 فاجلدوہم ثمانین جلدۃ ۱۵ ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدۃ ۱۶  
 اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو ۱۵  
 اولئک ہم الفسقون ۱۷ الا الذین تابوا من بعد ذلک و  
 اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور  
 اصبحوا فان الله غفور رحیم ۱۸ والذین یرمون ازواجہم  
 سنور جائیں ۱۸ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں ۱۸  
 ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم فشہادۃ احدہم اربعۃ  
 اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے  
 شہدت باللہ لا انا لہم الصدیقین ۱۹ والخامسة ان لعنت  
 اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے ۱۹ اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو  
 اللہ علیہ ان کان من الکذبین ۲۰ ویذر واعنہا العذاب  
 اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں منہ زل جائے گی کہ  
 ان تشهد اربعۃ شہدات باللہ لا انا لہم الصدیقین ۲۱  
 وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ۲۱

ہوگی اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسب تجویز حاکم شرع کوڑے لگانا ہے اسی طرح اگر کسی شخص نے زانیہ سے سو او کسی فحور کی تہمت لگائی اور پارسامر مسلمان کو لے فاسق لے کافر لے خبیث لے چور لے بدکار لے مخنث لے بددیانت لے لوطی لے زندیق لے دیوث لے شرابی لے سود خوار لے بدکار عورت کے کچھ لے حرام زادے اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی مسئلہ امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کر دینا حق ہے مسئلہ اگر تہمت لگائی تو آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے مسئلہ تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ تو یہ کہے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کر لیا جائیگا کیونکہ یہ حقیقت شہادت نہیں ہے اسی لئے اس میں لفظ شہادت اور نصاب شہادت بھی شرط نہیں ہے اپنے احوال و افعال کو درست کر لیں و ان کا ۱۲ عورت پر زانیہ کا الزام لگانے میں ۱۳ اس پر زانیہ کی تہمت لگانے میں











کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابلِ نفرت ہے (کبر وغیرہ) یعنی اس جہان میں اور وہ حد قائم کرنا ہے چنانچہ ابن ابی اور حسان اور طلحہ کے مد لگائی گئی (مدارک) ۲۸۹ دوزخ اگے توبہ مجاہدین ۲۹۰ دلوں کے راز اور باطن کے احوال ۳۱۰ اور عذاب الہی انہیں مہلت نہ دیتا ۳۱۱ اس کے دوسو سال میں نہ چڑھو اور بہتان اٹھانے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ ۳۱۲ اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ و حسن عمل کی توفیق نہ دیتا اور عفو و مغفرت نہ فرماتا ۳۱۳ توبہ قبول فرما کر ۳۱۴ اور منزلت والے ہیں دین میں۔ ۳۱۵ ثروت و مال میں شانِ نزول یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کے ساتھ سلوک نہ کریں گے اور وہ آپ کی خال کے بیٹھے تھے نادار تھے مہاجر تھے بدری تھے آپ ہی ان کا بیچ اٹھاتے تھے مگر جو کلام المؤمنین پر وقعت لگانے والوں کے ساتھ انھوں نے موافقت کی تھی اس لئے آپ نے قسم کھائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۳۱۶ جب یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیشک میری آرزو ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے اور میں مسطح کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اس کو کبھی موقوف نہ کروں گا چنانچہ آپ نے اس کو جاری فرما دیا۔ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے حدیث صحیح میں بھی وارد ہے مسئلہ اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی علوئے شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اولاد کو انھیں نص فرمایا اور۔ ۳۱۷ عورتوں کو جو بدکاری اور فجور کو جتنی بھی نہیں اور بڑا خیال ان کے دل میں بھی نہیں گزرتا۔ ۳۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ازواجِ مطہرات کے اوصاف ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے تمام ایماندار پارسا عورتیں مراد ہیں ان کے عیب لگانے والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔ ۳۱۹ یہ عبداللہ بن ابی بن ابی سلول منافق کے حق میں ہے (حازن) ۳۲۰ یعنی روز قیامت ۳۲۱ زبالوں کا گواہی دینا تو ان کے ہونٹوں پر نہیں لگائے جانے سے قبل ہوگا اور اسکے بعد ہونٹوں پر نہیں لگادی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہو جائیں گی اور اعضا بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کئے تھے ان کی خبر دیں گے جسے کہ آگے ارشاد ہے ۳۲۲ جس کے وہ مستحق ہیں ۳۲۳ یعنی موجود ظاہر ہے اسی کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ کفار دنیا میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں شک کرتے تھے اللہ تعالیٰ آخرت میں ان کے اعمال کی جڑا سے کران و عدوں کا حق ہونا ظاہر فرمادیا فائدہ قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی قلیظ و تشدید و تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وقعت و منزلت ظاہر ہوتی ہے ۳۲۴ یعنی جنمیت کیلئے جنمیت لائق ہے جنمیت عورت جنمیت مرد کے لئے اور جنمیت مرد جنمیت عورت کیلئے اور جنمیت آدمی جنمیت بائوں کے ذریعے ہوتا ہے و جنمیت بائیں جنمیت آدمی کا وظیفہ ہوتی ہیں ۳۲۵ یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان میں ۳۲۶ ہمت لگانے والے جنمیت۔

قد اخلہ المؤمنون ۱۸

۵۱۰

النور ۲

رَحْمَتُهُ مَا نَكِي مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ

رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا ۳۲۲ ہاں اللہ ستھرا کر دیتا جو جسے چاہے

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ وَلَا يَأْتِلُ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ

۳۲۳ اور اللہ سنستا جانتا ہے اور تم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے ۳۲۴ اور گناہ نش والے ہیں

أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۳۲۵ قربت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۚ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ

اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے

رَحِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَعُنُوا

والا مہربان ہے ۳۲۶ بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان ۳۲۷ پارسا ایمان والیوں کو ۳۲۸ ان پر لعنت

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ

ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۳۲۹ جس دن ان پر گواہی دیگی

أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيُّدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ يَوْمَئِذٍ

ان کی زبانیں ۳۳۰ اور ان کے ہاتھ ۳۳۱ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے اس دن اللہ

يُوفِّيهِمْ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝

انہیں ان کی سچی مزا پوری دے گا ۳۳۲ اور جان لیں گے کہ اللہ ہی صریح حق ہے ۳۳۳

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ

گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے ۳۳۴ اور ستھریاں ستھروں کے لئے

وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ

اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ۳۳۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ۳۳۶ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش

اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ۳۳۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ۳۳۶ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش

اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ۳۳۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ۳۳۶ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش

اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ۳۳۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ۳۳۶ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش

اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ۳۳۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ۳۳۶ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش

اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ۳۳۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ۳۳۶ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش

اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ۳۳۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ۳۳۶ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش

اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ۳۳۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ۳۳۶ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش

اور ستھرے ستھریوں کے لئے وہ ۳۳۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ۳۳۶ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش



۴۷ یعنی سحر اول اور سحر ثانی کے لئے جنت میں اس آیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمال فضل و شرف ثابت ہوا کہ وہ طیبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآن کریم میں انکی پاکیاں فرمایا گیا اور انہیں مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت خصائص عطا فرمائے جو آپ کے لئے قابل فخر ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جبریل امین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں ایک حریر پر آپکی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپکی زوجہ ہیں اور یہ کبریٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپکے سوا کسی کنواری (باکرہ) سے نکاح نہ فرمایا اور یہ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات آپکی گود میں اور آپ کی نوبت کے دن ہوئی اور آپ ہی کا حجرہ شریفہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آرام گاہ اور آپکا روضہ طاہرہ ہوا اور یہ کہ بعض اوقات آپکی قد افعالہ المؤمنون ۱۸

حالت میں حضور ربوہی نازل ہوئی کہ

۳ حضرت صدیقہ آپکے ساتھ آپ کے

۴ لحاف میں ہوتیں اور یہ کہ آپ حضرت

۹ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دختر

ہیں اور یہ کہ آپ پاک پیدا کی گئیں اور آپ

سے مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا گیا

۴۸ مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے

گھر میں بے اجازت داخل نہ ہوا اور اجازت

لینے کا طریقہ یہی ہے کہ بلند آواز سے

سبحان اللہ یا اللہ یا اللہ کہہ کر یا کھانے

جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا

چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی

اجازت ہے غیر کے گھر سے وہ گھر ادب ہے

جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا مالک

یا نہ ہو۔

۴۹ مسئلہ غیر کے گھر جانے والے کی اگر

صاحب مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے

تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر

وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت

چاہے اس طرح کہجے اسلام علیکم کیا مجھے اندر آنے

کی اجازت ہے حدیث شریفہ میں ہے کہ

سلام کو کلام پر مقدم کرو حضرت عبداللہ کی

قراوت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے انکی قراوت

یوں ہے حتیٰ تسلّموا علیّ اہلہا وکسنتہا

اور یہی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام

کرے (مارک کشاف احمدی) مسئلہ

اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں

بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب

کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے مسئلہ

حدیث شریفہ میں ہے اگر گھر میں مال ہو جب

بھی اجازت طلب کرے (موطا امام مالک) ۵۰ یعنی مکان میں اجازت جیسے والا موجود نہ ہو

۵۱ والحاخ نکرو مسئلہ کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹ کھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلاف ادب ہے۔

۵۲ مثل ملے اور صاف خانہ وغیرہ کے کہ اس میں جانے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں شان نزول یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے آیت استیذان یعنی اوپر والی آیت

نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکرم اور مدبرینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے ۵۳ اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر ڈالیں مسائل ۵۴ موکا بدن زینا سے گھٹنے کے نیچے تک عورت ہوا سکا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے لئے محرم اور غیر کی بادی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرہ اجنبیہ کے مقام بدن کا دیکھنا منوع ہے ان کرمیا من الشہوۃ وان امین مینہا فالمنع من النظر لای مایموی لوجہ الکف والقدم ومن یتامن فان الزمان

وَرِزْقُ کَرِیمٌ ۶۱ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرِ بُیُوْتِکُمْ

اور عزت کی روزی ہے ۶۲ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ

حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَّتُسَلِّمُوْا عَلٰی اٰہِلِہَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ

جنت تک اجازت نہ لے لو ۶۳ اور انکے ساکنوں پر سلام نہ کرو ۶۴ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم

تَذَکَّرُوْنَ ۶۵ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْہَا اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْہَا حَتّٰی یُؤْذَنَ

دھیان کرو ۶۶ پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ ۶۷ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ

لَکُمْ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمْ اَرْجِعُوْا فَاَرْجِعُوْا اَیُّوْا زٰی لَکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا

واہ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو ۶۸ یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ عَلَیْہِمْ ۶۹ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ

کاموں کو جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت

مَسْکُوْنَةٍ فِیْہَا مَتَاعٌ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۷۰

کے نہیں ۷۱ اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغْضُوْا مِنْ اَبْصَارِہُمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَہُمْ ذٰلِکَ

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ۷۲ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ۷۳ یہ

اَزٰی لَہُمْ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۷۴ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ

ان کے لئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں

مِنْ اَبْصَارِہُنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَہُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَہُنَّ اِلَّا مَا

کچھ نیچی رکھیں ۷۵ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں ۷۶ مگر جتنا

ظَہَرَ مِنْہَا وَلَیْضْرِبْنَ بِخُمُرِہُنَّ عَلٰی جُیُوْبِہُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ

خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں

اور اپنا سنگار

بھی اجازت طلب کرے (موطا امام مالک) ۵۰ یعنی مکان میں اجازت جیسے والا موجود نہ ہو

۵۱ والحاخ نکرو مسئلہ کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹ کھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلاف ادب ہے۔

۵۲ مثل ملے اور صاف خانہ وغیرہ کے کہ اس میں جانے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں شان نزول یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے آیت استیذان یعنی اوپر والی آیت

نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکرم اور مدبرینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے ۵۳ اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر ڈالیں مسائل ۵۴ موکا بدن زینا سے گھٹنے کے نیچے تک عورت ہوا سکا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے لئے محرم اور غیر کی بادی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرہ اجنبیہ کے مقام بدن کا دیکھنا منوع ہے ان کرمیا من الشہوۃ وان امین مینہا فالمنع من النظر لای مایموی لوجہ الکف والقدم ومن یتامن فان الزمان



زَعَمَ الْفَسَادَ فَلَا يَحِلُّ النَّظَرُ إِلَى الْحُرَّةِ الْأَخْضَبَةِ مُطْلَقًا مِنْ غَيْرِ ضَرْبٍ وَلَا مَكْرٍ بِحَالٍ فَحَالَاتُ حُرَّتِ قاضی وگواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کر سکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضع مرض کا بعد ضرورت دکھنا جائز ہے مسئلہ امرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دکھنا حرام ہے (مدارک و احمدی) ۵۵ اور زنا و حرام سے بچیں یا یعنی اس کے انبی شرکاء ہوں اور ان کے لواحق یعنی تمام بدن عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں ۵۶ اور غیر دول کو نہ دکھیں حدیث شریف میں ہے کہ ازواج مبہلات میں سے بعض امہات المؤمنین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابن ام مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم فرمایا انھوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو (ترمذی و ابوداؤد) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی نامحرم کا دکھنا اور اسکے سامنے ہونا جائز نہیں۔

قد اقبلہ المؤمنون ۱۸

۵۱۲

السنور ۲۴

زَيْنَتُهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنَاتِ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ بَنَاتِ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنَاتِ أَخَوَاتِهِنَّ

ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ ۵۷ یا شوہروں کے باپ ۵۸ یا اپنے بیٹے ۵۹

یہاں شوہروں کے بیٹے ۶۱ یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے ۶۲

أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَمْلُوكَاتِ إِمَائِهِنَّ أَوِ الشَّبَعِیْنَ غَيْرِ أُولَى الْأَرْبَةِ

یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کینیز جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں ۶۳ یا نوکر بشرطیکہ شہوت

مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَتِ النِّسَاءِ

والے مرد نہ ہوں ۶۴ یا وہ بچے جنھیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں ۶۵

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِنَّهُ يَسْمَعُ سُرُورَكُمْ وَنَجْوَاكُمْ

اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار ۶۶ اور اللہ

مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ

میں ان کا جو بے نکاح ہوں ۶۷ اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ

يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

انھیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب ۶۸ اور اللہ وسعت والا ہے اور چاہئے کہ بچے رہیں

الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَالَّذِينَ

۶۹ وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے وہ یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کرے اپنے فضل سے واک اور تمھارے

يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ

ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کما لیں شرط پر انھیں آزادی لکھ دو لکھ دو ۷۰ اگر ان میں کچھ

۵۵ انہیہ ہے کہ عہد نماز کا ہے نہ نظر کا کہ اگر

خرہ کا تمام بدن عورت ہو شوہر اور محرم کے سوا

کسی کے لئے اس کے کسی حصہ کا دکھنا بے ضرورت

جائز نہیں اور مبالغہ و غیرہ کی ضرورت سے قدر

ضرورت جائز ہے (تفسیر احمدی)۔

۵۷ اور انھیں کے حکم میں داد پردادا وغیرہ

تمام ہوں۔

۵۹ کہ وہ بھی محرم ہو جاتے ہیں۔

۶۱ اور انھیں کے حکم میں ہے ان کی اولاد

۶۲ کہ وہ بھی محرم ہو گئے۔

۶۳ اور انھیں کے حکم میں ہیں حجاموں وغیرہ

تمام محام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو

عبیدہ بن جراح کو لکھا تھا کہ کفار اہل کتاب کی

عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ تمام میں

داخل ہونے سے منع کریں اس سے معلوم ہوا کہ

مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن

کھولنا جائز نہیں مسئلہ عورت اپنے

غلام سے بھی مثل جنسی کے پردہ کرے (مدارک وغیرہ)

۶۴ ان پر ایسا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں

اور غلام ان کے حکم میں نہیں اس کو اپنی مالکہ

کے مواعین زینت کو دکھنا جائز نہیں۔

۶۵ مثلاً ایسے پڑھے ہوں جنھیں اصلاً شہوت

باقی نہیں رہی ہو اور ہوں صالح مسئلہ

آئمہ حنفیہ کے نزدیک جنسی اور عین حرمت نظر

میں جنسی کا حکم رکھتے ہیں مسئلہ اس طرح

قبیح الافعال غنخت سے بھی پردہ کیا جائے

جیسا کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے۔

۶۶ وہ بھی نادان نابالغ ہیں۔

۶۷ یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں

بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زور کی جھنکار نہ سنیں جلے مسئلہ اسی لئے چاہئے کہ عورتیں باجے دار بھانجن نہ ہیں حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعائیں قبول فرماتا

جن کی عورتیں بھانجن ہنپتی ہوں اس سے بھانجا چاہئے کہ جبے پور کی آواز عدم قبول دعا کا سبب ہو تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجب غضب آہی ہوگی پڑے کی طرف سے بے پروائی

تباہی کا سبب ہو (اللہ کی نیاہ) تفسیر احمدی وغیرہ ۷۰ خواہ مرد یا عورت کنوارے یا غیر کنوارے ۶۸ اس غنا سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانع کو تر دے بے نیاز کر دیتا ہے

یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج و زوجہ کے درزقوں کا جمع ہو جانا یا فراخی بہ برکت نکاح جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عندہ مروی ہے ۶۹ حرام کاری سے ۷۰ جنھیں مہر و نفقہ میسر نہیں واک اور وہ مہر و نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نکاح کی

قدرت رکھے وہ نکاح کرے کہ نکاح پارسائی و پاکبازی کا معین ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ یہ شہوتوں کو ٹوٹے والے ہیں ۷۰ کہ وہ اس قدر مال ادا کرے کہ آزاد ہو جائیں اور



اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں اور آیت میں اس کا امتحان کے لئے ہے اور یہ امتحان اس شرط کے ساتھ مشروط ہے جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے شان نزول حلیط بن عبد العزی کے غلام صبیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حلیط نے اسکو سودنیا پر مکتب کر دیا اور ان میں سے پہلے اسکو بخشد لئے باقی اس نے ادا کر دئے۔  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

و غیر دے کر مدد کر جس سے وہ بدل کتابت  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

خَيْرًا اَتَوْهُمْ مِّنْ قَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اَتٰكُمْ وَلَا تَكْرَهُوا قِيَّتَكُمْ  
بجلائی جانو ۵۱۳ اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا ۵۱۴ اور مجبور نہ کرو اپنی کینزوں کو  
عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ  
بدکاری پر جبکہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو ۵۱۵ اور  
مَنْ يُّكْرِهْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۴  
جو انھیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اسکے کہ وہ مجبور ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہوگا ۵۱۶ اور  
اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ اٰیٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَمَثَلًا لِّلَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ  
بیشک ہم نے اتاریں تمھاری طرف روشن آیتیں ۵۱۷ اور کچھ ان لوگوں کا بیان جو تم سے پہلے ہو گئے  
وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۵ اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَال



ظہور رہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خلق پر ظاہر ہو جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ روشتان تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے اور فانوس قلب ظہور اور چراغ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے انہیں رکھا کہ شرقی ہے غریبی یہودی و نصرانی ایک شجرہ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں تو قلب ابراہیم پر نور محمدی نور پر نور ہے اور محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ روشتان و فانوس تو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شجرہ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء آپ کی نسل سے ہیں اور شرقی و غریبی نہ ہو نیکی یعنی میں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نصرانی نہ کیوں یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور نصاریٰ مشرق کی طرف قریب ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن کمالات نزول

قد افلم المؤمنون ۱۸

۵۱۴

النور ۲۳

فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۖ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ

وحی سے قبل ہی خلق پر ظاہر ہو جائیں نور پر نور  
یہ کہ نبی ہیں نسل نبی سے نور محمدی ہے نور ابراہیمی



۹۶ جو آسمان وزمین کے درمیان

میں ہیں۔

۹۷ جس سرزمین اور جن بلاد کی طرف

چاہے۔

۹۸ اور اُن کے متفرق مکملوں کو

یک جا کر دیتا ہے۔

۹۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جس طرح

زمین میں پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمان

میں برف کے پہاڑ اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے

ہیں اور یہ اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں

ان پہاڑوں سے اولے برساتا ہے یا یہ

معنی ہیں کہ آسمان سے اولوں کے پہاڑ

کے پہاڑ برساتا ہے یعنی بکثرت اولے

برساتا ہے (مدارک وغیرہ)۔

۱۰۰ اور جس کے جان و مال کو چاہتا

ہے اُن سے ہلاک و تباہ کرتا ہے۔

۱۰۱ اُس کے جان و مال کو محفوظ

رکھتا ہے۔

۱۰۲ اور روشنی کی تیزی سے آنکھوں

کو بیکار کر دے۔

۱۰۳ کہ رات کے بعد دن لاتا ہے

اور دن کے بعد رات۔

۱۰۴ یعنی تمام اجناس حیوان کو پانی

کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان

سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود

متحد الاصل ہونے کے باہم کس قدر

مختلف الحال ہیں یہ خالق عالم کے

علم و حکمت اور اس کے کمال قدرت

کی دلیل روشن ہے۔

۱۰۵ جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت

سے کیڑے۔

۱۰۶ جیسے کہ آدمی اور پرند۔

۱۰۷ مثل بہائم اور درندوں کے۔

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرِ صَفَّتْ كُلُّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَ

آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے ۹۶ پر پھیل گئے سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور

تَسْبِيحَهُ ۹۷ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۱۰۱ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۱۰۲

اپنی تسبیح اور اللہ اُن کے کاموں کو جانتا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی

وَالِیُّ اللَّهِ الْمَبِیْثُ ۱۰۳ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ

اور اللہ ہی کی طرف پھر جانا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نرم نرم چلاتا ہے بادل کو ۹۷ پھر انھیں آپس میں

ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنْزِلُ مِنْ

لاتا ہے ۹۸ پھر انھیں تہ پر تہ کر دیتا ہے تو تو دیکھ کہ اس کے بیچ میں سے منیہ نکلتا ہے اور اتارتا ہے آسمان

السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ

سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے ۹۹ پھر ڈالتا ہے انھیں جس پر چاہے ۱۰۰ اور

عَنْ مَنْ يَشَاءُ يَكَادُ سَنَابِرُ قَهْ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ۱۰۱ يُقَلِّبُ اللَّهُ

پھر دیتا ہے انھیں جس سے چاہے ۱۰۱ قریب ہر کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھ لے جائے ۱۰۲ اللہ بدلی کرتا ہے

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۱۰۳ وَاللَّهُ خَلَقَ

رات اور دن کی ۱۰۱ بے شک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو اور اللہ نے زمین

كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَّاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ

پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا ۱۰۲ تو اُن میں کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے ۱۰۳ اور اُن میں کوئی

يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ

دو پاؤں پر چلتا ہے ۱۰۴ اور اُن میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے ۱۰۵ اللہ بناتا ہے

مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۱۰۶ لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ

جو چاہے بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے بیشک ہم نے تمہیں صاف بیان کر دیوالی آیتیں



وہ یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت و احکام اور حلال و حرام کا واضح بیان ہے ۱۰۹ اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے رضا اُپائی و نعمت آخرت میسر ہو دین اسلام ہے آیات کا ذکر فرمانے کے بعد بتایا جاتا ہے کہ انسان بن فرقوں میں منقسم ہو گئے ایک وہ جنہوں نے ظاہر میں تصدیق کی اور باطن میں کفر کیا کرتے رہے وہ منافق ہیں دوسرے وہ جنہوں نے ظاہر میں بھی تصدیق کی اور باطن میں بھی متقلد رہے یہ مخلصین ہیں تیسرے وہ جنہوں نے ظاہر میں بھی کفر کیا اور باطن میں بھی کفر کیا ان کا ذکر بالترتیب فرمایا جاتا ہے

۱۱۰ اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتے  
۱۱۱ منافق ہیں کیونکہ ان کے دل ان کی زبانوں کے موافق نہیں  
۱۱۲ کفار و منافقین بارہا تجربہ کر چکے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ سراسر حق و عدل ہوتا ہے اس لئے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور اس کا فیصلہ فرمایا اور جو ناحق پر ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پاسکتا اس لئے وہ حضور کے فیصلہ سے ڈرتا تھا اور گھبراتا تھا

شان نزول بشر نامی ایک ۱۲۰ منافق تھا ایک زمین کے معاملہ میں اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی جانتا تھا کہ اس معاملہ میں وہ سچا ہے اور اس کو یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں اس لئے اس نے خواہش کی کہ یہ مقدمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیصلہ کرایا جائے لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدل و انصاف میں کسی کی رو رعایت نہیں فرمائے اس لئے وہ حضور کے فیصلہ پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے پر مصر ہوا اور حضور کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۱۳ کفر یا نفاق کی ۱۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت میں ۱۱۵ ایسا تو ہے نہیں کیونکہ یہ وہ خوب جانتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ حق سے متجاوز ہو ہی نہیں سکتا اور کوئی بددیانت آپ کی عدالت سے پرا یا حق مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے وہ آپ کے فیصلہ سے اعراض کرتے ہیں ۱۱۶ اور ان کو یہ طریق ادب لازم ہے کہ وہ ۱۱۷ یعنی منافقین لئے (مدارک)

وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ

۱۰۹ اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے ۱۱۰ اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے  
۱۱۱ اور رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان میں کے اس کے بعد پھر جاتے ہیں ۱۱۲

وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ۝ وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا

اور وہ مسلمان نہیں ۱۱۳ اور جب بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف  
۱۱۴ ان میں سے ایک فریق منعصر ہوتا ہے اور اگر ان کی ڈگری ہو تو اس کی طرف آئیں

إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ۝ أَفَبِئْسَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ۝ وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا

اللَّهُ مُذْعِنِينَ ۱۱۵ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے ۱۱۶ یا شک رکھتے ہیں ۱۱۷ یا یہ ڈرتے ہیں  
۱۱۸ کہ اللہ و رسول ان پر ظلم کریں گے ۱۱۹ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں

كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

مُسْلِمَاتٍ ۱۲۰ جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں  
۱۲۱ فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہونچنے اور جو حکم مانے

أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۝ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ يُطِيعِ

اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝

اللَّهُ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں  
۱۲۲ افسوسوا باللہ جہد ائیں انہم لیں امرتہم لیخرجن قل

اور انہوں نے ۱۲۳ اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اگر تم انہیں حکم دو گے تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے



لَا تَقْسِمُوا طَاعَةً مَّعْرُوفَةً إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۵۷﴾ قُلْ

نم فرماؤ تمہیں نہ کھاؤ و نہ ۱۱۵۹ موافق شرع حکم برداری چاہئے اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ۱۱۹۹ تم فرماؤ

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلَ

حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ۱۲۰۲ پھر اگر تم منہ پھیرو ۱۲۰۱ تو رسول کے ذمہ ہی ہر جو سہ لازم کیا گیا ۱۲۰۲

وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا

اور تم پر وہ جو جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ۱۲۰۳ اور اگر رسول کی فرماں برداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر

الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۵۸﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

صاف پہنچا دینا ۱۲۰۴ اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے ۱۲۰۵

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کہ ضرور انھیں زمین میں خلافت دے گا ۱۲۰۶ جیسی اُن سے پہلوں کو دی ۱۲۰۷

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ

اور ضرور اُن کے لئے جمادیکا ان کا وہ دین جو اُن کے لئے پسند فرمایا ہے ۱۲۰۸ اور ضرور اُن کے

بَعْدَ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يُعْبُدُونَ إِنِّي لَا أَشْرِكُونَ بِشَيْءٍ وَمَنْ كَفَرَ

اگلے خوف کو امن سے بدل دینگا ۱۲۰۹ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے

بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿۵۹﴾ وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں اور نساہت برپا رکھو اور زکوٰۃ دو

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۶۰﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو ہرگز کافروں کو خیال نہ کرنا کہ وہ کہیں تمہارے

مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِي النَّارِ وَلَيْسَ الْمَصِيرُ ﴿۶۱﴾

قابو سے نکل جائیں زمین میں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ضرور کیا ہی بُرا انجام

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹



۱۳ اور باندیاں شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدیج بن عمرو کو دوپہر کے وقت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے بھجا وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چلا گیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سہلے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلنے سے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

۱۳۱ بلکہ ابھی قریب بلوغ ہیں سن بلوغ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک لڑکے کے لئے اٹھارہ سال اور لڑکی کے لئے سترہ سال اور عام علماء کے نزدیک لڑکے اور لڑکی دونوں کے لئے پندرہ سال ہے (تفسیر حموی) ۱۳۲ یعنی ان تین وقتوں میں اجازت حاصل کریں جن کا بیان اسی آیت میں فرمایا جاتا ہے۔ ۱۳۳ کہ وہ وقت ہے خوابگاہوں سے اٹھنے اور شب خوابی کا لباس اتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا۔ ۱۳۴ قبیلہ کرنے کے لئے اور تہ بند باندھ لیتے ہو۔

۱۳۵ کہ وہ وقت ہے بیداری کا لباس اتارنے اور خواب کا لباس پہننے کا ۱۳۶ کہ ان اوقات میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے لہذا ان اوقات میں غلام اور بچے

بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور ان کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی وقت بھی بے اجازت داخل نہ ہوں (خازن وغیرہ) ۱۳۷ مسئلہ یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ ۱۳۸ کام و خدمت کے لئے تو ان پر ہر وقت استیذان کا لازم ہونا سبب حرج ہوگا اور شرع میں حرج مرفوع ہے (مدارک) ۱۳۹ یعنی آزاد ۱۴۰ تمام اوقات میں ۱۴۱ ان سے بڑے مردوں ۱۴۲ جن کا سن زیادہ ہو چکا اور اولاد ہونے کی عمر نہ رہی اور پیرانہ سالی کے باعث ۱۴۳ اور بال سینہ پندلی وغیرہ نکھولیں ۱۴۴ بالائی کپڑوں کو پہنے رہنا۔

قد افلح المؤمنون ۱۸

۵۱۸

النور ۲۴

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ

اے ایمان والو! جو چاہئے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام ۱۳۱ اور وہ جو

لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے ۱۳۱ تین وقت ۱۳۲ نماز صبح سے پہلے ۱۳۳

وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهْرِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ

اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو ۱۳۴ اور نماز عشا کے بعد

الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ

۱۳۵ عین وقت تمہاری شرم کے ہیں ۱۳۶ ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر

بَعْدَ هُنَّ طَوْفُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ

۱۳۷ آدم و حوا رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس ۱۳۸ اللہ بڑی بیان کرتا

اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمْ

ہے تمہارے لئے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب تم میں لڑکے ۱۳۹ جوانی کو

الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ

پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں ۱۴۰ جیسے ان کے اگلوں ۱۴۱ اذن مانگا اللہ بڑی

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ

بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں ۱۴۲

الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ

جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب تک

غَيْرُ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ

نہ چمکائیں ۱۴۳ اور اس سے بھی بچنا ۱۴۴ ان کے لئے اور بہتر ہے اور اللہ سنتا

بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور ان کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی وقت بھی بے اجازت داخل نہ ہوں (خازن وغیرہ) ۱۳۷ مسئلہ یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ ۱۳۸ کام و خدمت کے لئے تو ان پر ہر وقت استیذان کا لازم ہونا سبب حرج ہوگا اور شرع میں حرج مرفوع ہے (مدارک) ۱۳۹ یعنی آزاد ۱۴۰ تمام اوقات میں ۱۴۱ ان سے بڑے مردوں ۱۴۲ جن کا سن زیادہ ہو چکا اور اولاد ہونے کی عمر نہ رہی اور پیرانہ سالی کے باعث ۱۴۳ اور بال سینہ پندلی وغیرہ نکھولیں ۱۴۴ بالائی کپڑوں کو پہنے رہنا۔



عَلَيْكُمْ ۝ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرْجٌ وَلَا

جانتا ہے نہ اندھے پر تنگی ۱۳۵ اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ

عَلَى الْمَرِيضِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر ۱۳۶ یا اپنے

أَبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے

أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا

چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپھیوں کے گھر یا اپنے ماموں کے یہاں یا اپنی خالائوں کے گھر یا

مَلَائِكَتُمْ مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا

جہاں کی کنجیاں تھامے قبضہ میں ہیں ۱۳۷ یا اپنے دوست کے یہاں ۱۳۸ تم پر کوئی الزام نہیں کہ ملکر کھاؤ

أَوْ أَشْتَاتًا فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةٌ مِّنْ عِنْدِ

یا الگ الگ ۱۳۹ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنیوں کو سلام کرو ۱۴۰ ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ

اللَّهُ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے

أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ

کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے جمع کیے گئے ہوں ۱۴۱ تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لیں جو تم سے

أُولَئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ

اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں ۱۴۲ پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے

نازل ہوئی ۱۴۳ مسئلہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو (خازن) مسئلہ اگر خالی مکان

میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ۵ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى

وَبَرَكَاتُهُ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں نخی نے کہا کہ جب مسجدیں کوئی نہ ہو تو کہے السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(شفاع شریف) علامہ علی قاری نے شرح شفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کیے کی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں روح اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے ۱۴۴ جیسے

کہ جہاد اور تہذیب جنگ اور جہد و عیدین اور مشورہ اور ہر اجتماع جو اللہ کے لئے ہو ۱۴۵ ان کا اجازت چاہنا نشان فرمانبرداری اور دلیل صحت ایمان ہے۔

۱۴۳ نشان نزول سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نامینا اور بیماروں اور ایچ جی کو دے جاتے جو ان اغزار کے باعث جہاد میں نہ جاسکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے بایں خیال کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ اندھے ایچ جی اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس آیت میں انہیں اجازت دی گئی اور ایک قول یہ

ہے کہ جب اندھے نامینا ایچ جی کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھلانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کسی شہدار کے یہاں کھلانے کے لئے لے جاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۱۴۶ اکا و اولاد کا گھر اپنا ہی گھر جو حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے اسی طرح شوہر کے لئے بیوی کا اور بیوی کے لئے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے ۱۴۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کا کارپرداز ہے۔

۱۴۸ معنی یہ ہیں کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں سلف کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیبت میں پہنچتا تو اس کی باندی سے اس کا کيسہ طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا گزراں زمانہ میں یہ نیا نیا کہاں لہذا بے اجازت کھانا نہ چاہئے (مدارک و جلالین)

۱۴۹ نشان نزول قبیلہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا بغیر ہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی ہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لئے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت



۱۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر میں اور اجازت طلب نہ کریں مسئلہ اماموں اور نبی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہئے (مارک) ۱۵۴ کیونکہ جس کو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکاریں اس پر اجابت و تعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہوا اور ایک معنی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مذاکرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم و آواز کے ساتھ متواضعانہ و منکسرانہ لہجہ میں یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہہ کر۔

شأنهم فاذن لمن شئت منهم واستغفر لهم الله إن الله غفور رحيم ۱۵۵ لا تجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا

کسی کام کے لئے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو ۱۵۳ بیشک بخشنے والا مہربان ہر رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے ۱۵۴ بیشک

قد يعلم الله الذين يتسللون منكم لواذا فليحذر الذين يخافون

اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے چل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر وہ ۱۵۵ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ

عن امره ان تصيبهم فتنه او يصيبهم عذاب اليم ۱۵۶ الا ان الله

انھیں کوئی فتنہ پہنچے ۱۵۶ یا ان پر دردناک عذاب پڑے ۱۵۷ سن بویشتک الشری

ما في السموات والارض قد يعلم ما انتم عليه ويومرجعون

یہ فیہ فینبئہم بما عملوا واللہ بکل شیء علیم ۱۵۸

پھرے جائیں گے ۱۵۹ تو وہ انھیں بتا دے گا جو کچھ انھوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۱۶۰

سورة الفرقان ۱۵۹ بسم الله الرحمن الرحيم وسبغوا به

تبرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا ۱۶۱

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر وہ جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو ۱۶۲

الذی لہ ملک السموات والارض ولم یخذ ولدا ولم یکن

لہ شریک فی الملک وخلق کل شیء فقدرة تقدر ۱۶۳

وہ جس کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ نہ لیا اور اس کی سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں ۱۶۴ اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی

۱۵۵ اشان نزول منافقین پر روز جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۵۶ دنیا میں تکلیف یافتہ یا زلزلے یا اور ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا دل کا سخت ہو کر معرفت الہی سے محروم رہنا۔

۱۵۷ آخرت میں۔ ۱۵۸ ایمان پر یا نفاق پر۔ ۱۵۹ جزا کے لئے اور وہ دن روز قیامت ہے۔

۱۶۰ اس سے کچھ چھپا نہیں۔ ۱۶۱ سورہ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ستر آیتیں اور آٹھ سو باونے کلمے اور تین ہزار سات سو تین حرف ہیں۔

۱۶۲ یعنی سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ ۱۶۳ اس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عوم رسالت کا بیان ہوا کہ آپ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن میں ابشہ یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب کے اسی ہیں کیونکہ عالم ماسوی اللہ کہتے ہیں آپس میں سب داخل ہیں ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین

میں شیخ علی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شعب الیمان میں بیہقی سے صادر ہوا ہے دلیل ہے اور دعویٰ اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سبکی و باری و ابن خرم و سبکی نے اسکا تعاقب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللہ کہتے ہیں پس وہ تمام خلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں سلم شریف کی حدیث میں ہے اودسلت الی الخلق كافة یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا علامہ علی قاری نے مرقات میں اسکی شرح میں فرمایا یعنی تمام موجودات کی طرف جن میں ہیں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات اس مسئلہ کی کامل تفسیر و تحقیق شرح و بسط کے ساتھ امام غزالی کی موابہ لہیز میں ہے ۱۶۴ اس میں یہود و نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عزیر و یحییٰ علیہما السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں حاذی اللہ ۱۶۵ اس میں بت رسول کا رد ہے جو بتوں کو خدا کا شریک ٹھہرتے ہیں۔



۱۷ یعنی بت پرستوں نے بتوں کو خدا ٹھہرایا جو ایسے عاجز و بے قدرت ہیں۔

۱۸ یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھی قرآن کریم کی نسبت کہ وہ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

۱۹ اور لوگوں سے نضر بن حارث کی مراد یہودی تھے اور عداس و یسار وغیرہ اہل کتاب۔

۲۰ نضر بن حارث وغیرہ مشرکین جو یہ یہودہ بات کہنے والے تھے۔

۲۱ وہی مشرکین قرآن کریم کی نسبت کہ یہ رستم و اسفندیار وغیرہ کے قصوں کی طرح۔

۲۲ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

۲۳ یعنی قرآن کریم علوم غیبی پر مشتمل ہے یہ دلیل صریح ہے اس کی کہ وہ حضرت علام الغیوب کی طرف سے ہے۔

۲۴ اسی لئے کفار کو مہلت دیتا ہے اور غدا میں جلدی نہیں نہرمانا۔

۲۵ کفار قریش۔

۲۶ اس سے انکی مراد یہی کراہی نبی ہوتے تو نہ کھاتے نہ بازاروں میں چلتے اور یہ بھی نہ ہوتا ہو۔

۲۷ اور انکی تصدیق کرتا اور انکی نبوت کی شہادت دیتا۔

۲۸ مالداروں کی طرح۔

۲۹ مسلمانوں سے۔

۳۰ اور معاذ اللہ اسکی عقل بجا نہ رکھی اسی طرح کی یہودہ باتیں انھوں نے کہیں۔

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ إِلَهًا لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَ لَا يَمْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً

اور لوگوں نے اس کے سوا اور خدا ٹھہرائے وہ کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں اور خود اپنی جانوں کے برے بھلے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا نہ

وَلَا نُشُورًا ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا افْكٌ بِأَمْرِهِ ۚ أَفَتُرَاهُ

اُٹھنے کا اور کافر بولے وہ یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انھوں نے بنالیا ہے وہ اور اس پر

وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا ظُلُمًا وَزُورًا ۚ وَ قَالُوا

اور لوگوں نے وہ انھیں مدد دی ہے بیشک وہ ظالم اور جھوٹ پر آئے اور بولے وہ اگلوں کی کہانیاں ہیں

أَصِيلًا ۚ قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

تم فرماؤ اُسے تو اُس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر بات جانتا ہے

إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۚ وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ

بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے اور بولے وہ اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے

الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ لَوْلَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونُ

اور بازاروں میں چلتا ہے کیوں نہ اتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ اُن کے ساتھ

مَعَهُ نَذِيرٌ ۚ أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ

ڈر سناؤ یا یاغیب سے انھیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے

قَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا ۚ أَنْظِرْ كَيْفَ ضَرَبُوا

اور ظالم بولے تم تو یہی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ہے

اور ظالم بولے تم تو یہی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ہے



۲۱ یعنی ملہ آپ کو اس خزانے اور باغ سے بہتر عطا فرماوے جو یہ کافر کہتے ہیں۔ ۲۲ ایک برس کی راہ سے دونوں قوم ہیں اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو حیات و قتل اور رویت عطا فرمائے اور بعض مفسرین نے کہا کہ مراد ملائکہ جہنم کا دیکھنا ہے

لَكَ الْأَمْثَالُ فَضَلُوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۙ تَبَارَكَ الَّذِي إِنَّ

کہا تو میں تمھارے لئے بنارہے ہیں تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر

شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذَلِكَ جَدَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۙ

چاہے تو تمھارے لئے بہت بہتر اس سے کر دے ۲۱ جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں

وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُورًا ۙ بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ

اور کرے گا تمھارے لئے اونچے اونچے محل بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے

بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ۙ إِذْ أَرَاتَهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بُعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا

اسکے لئے تیار کر رکھی ہو بھڑکتی ہوئی آگ جب وہ انھیں دُور جگہ سے دیکھے گی ۲۲ تو سنیں گے اسکا جوش مارنا

وَزَفِيرًا ۙ وَإِذَا الْقَوَاغِبُ كَانَتْ مَأْصِقًا مُّقْرَنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ۙ

اور جھپٹنا اور جب اسکی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے ۲۳ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ۲۴ تو کہاں موت مانگیں گے

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا ۖ وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ۙ قُلْ أَذِلَّكَ خَيْرٌ

۲۵ فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو ۲۶ تم فرماؤ کیا یہ ۲۷ بھلا

أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا ۙ

یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈروالوں کو ہے وہ ان کا صلہ اور انجام ہے

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خُلْدٌ ۖ إِنَّهُمْ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا ۙ

ان کے لئے وہاں من مانی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے تمھارے رب کے ذمہ وعدہ ہے مانگا ہوا ۲۸

وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ عَآءَانْتُمْ

اور جس دن اکٹھا کرے گا انھیں ۲۹ اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں ۳۰ پھر ان معبودوں سے فرمایا

أَضَلَّكُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۙ قَالُوا اسْبَحْنَكَ

کیا تم نے گمراہ کر دیے ہیں میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے ۳۱ وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو ۳۲

۲۳ جو نہایت کرب بے چینی پیدا کرنے والی ہو۔

۲۴ اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر پاندہ دئے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر ہر کافر اپنے اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔

۲۵ اور واٹھوراہ واٹھوراہ کا شور مچائیں گے بایں منی کہ ہائے موت آ جا حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے اور اس کی ذریت اس کے پیچھے ہوگی اور یہ سب موت موت بکارتے ہوں گے ان سے

۲۶ کیونکہ تم طرح طرح کے غلبوں میں مبتلا کئے جاؤ گے۔

۲۷ عذاب اور اہوال جہنم جس کا ذکر کیا گیا۔

۲۸ یعنی مانگنے کے لائق یا وہ جو مومنین نے دنیا میں یہ عرض کر کے مانگا رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

یا یہ عرض کر کے رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ ذُرِّيَّتِنَا ۖ

۲۹ یعنی مشرکین کو

۳۰ یعنی اُن کے باطل معبودوں

کو خواہ ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول کھلی نے کہا کہ ان معبودوں سے بت مراد ہیں انھیں اللہ تعالیٰ گویائی دے گا ۳۱ اللہ تعالیٰ حقیقت حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لئے ہے کہ ان کے معبود انھیں جھٹلائیں تو ان کی حسرت و ذلت اور زیادہ ہو ۳۲ اس سے کہ کوئی تبرا

مشرک ہو۔

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸



۳۳ تو ہم دوسرے کو کیا تیرے غیر کے معبود بنانے کا حکم دے سکتے تھے ہم تیرے بندے ہیں ۳۴ اور انہیں اموال و اولاد و طول عمر و صحت و سلامت عنایت کی۔  
۳۵ شقی بدعازیں کفار سے فرمایا جائے گا۔ ۳۶ یہ کفار کے اس طعن کا جواب ہے جو انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں کھانا  
کھاتے ہیں یہاں بتایا گیا کہ یہ امور بنیانی نبوت نہیں بلکہ یہ تمام انبیاء کی عادتِ مستم  
تھی لہذا یہ طعن محض جہل و عناد ہے۔

مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ

آہیں منراوار نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولے بنائیں ۳۳ لیکن تو نے

مَتَّعْتَهُمْ وَأَبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ۝۱۸ فَقَدْ

غیر مراکھے باپ داداؤں کو برتنے دیا ۲۴ یہ بات کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تجھے ہی ہلاک کر چکے ہیں ۲۵ تو اب

كَذَّبُوكُمْ بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا وَمَنْ

میں نے یہ بات جھٹلا دی تو اب تم نہ غداں پھیر سکو نہ اپنی مدد کر سکو اور تم

يُظْلِمُ مِنْكُمْ نِدْقَهُ عَذَابًا كَبِيرًا ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ

میں جو ظالم ہے تم اُسے بڑا عذاب چکھائیں گے اور ہم نے تم سے یہ جتنے

الرُّسُلِينَ إِلَّا أَنْتُمْ لِيَاْكُلُوا الطَّعَامَ وَيَمْشُوا فِي الْأَسْوَاقِ وَ

رسولؐ بھی سب اے ہی تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں جلتے ۳۶ اور

جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۖ أَتَصْبِرُونَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ۝٤٦

تم نے تمہیں ایک کو دوسرے کی جانچ کہا ہے ۳۷ اور اے لوگو! تم میرے کروگے ۳۸ اور اے محبوب! تمہارا رب کتنا ہی ۳۹

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْهُلْكَةُ

۴۱

اَوْنَرٰی رَبَّنَا لَقَدْ اسْتَكْبَرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ وَتَوَعَّدُوْا کِبْرًا ﴿۷۲﴾

تو انہیں کہتے تھے کہ تم لوگ اس کے لئے کھینچو اور بڑی سرکش ہو آئے

لَوْ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ وَيَقُولُونَ

۴۲ و دودان مخمور که کز خوشه کا نیوگا و ۴۵ و در کبر سگ آتیه سر مندر کو از

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ عَمِلَ بِمَا أُمِرَ بِهِ فَعَلَهُ

جبر اور کفر میں فرق

کرنے رلی ہوئی فٹا اور جو چھپا اٹھوں نے ہم سے ملے فٹا، ہم نے سدا ہمارا سیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے گواہ بنا کر ۴۲۰ دہ خود ہمیں خبر دے دیتا کہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے رسول ہیں گزر رگی کہ معجزات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ملائکہ کے اپنے اور براتنے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا سوال کیا ۴۲۰ یعنی موت کے دن یا قیامت کے دن سنائیں گے اور کفار سے کہیں گے تمھارے لئے کوئی خوشخبری نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ تم کو نہیں اس لئے وہ دن کفار کے واسطے نہایت حسرت و اندوہ اور تپ و غم کا دن ہوگا ۴۲۱ اس کلمے سے وہ ملائکہ سے پناہ چاہتے ہیں۔



۵۴ نہ ہاتھ سے چھوئے جائیں نہ اس کا سایہ ہو مگر یہ ہے کہ وہ اعمال باطل کر دئے گئے ان کا کچھ ٹکڑہ اور کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اعمال کی مقبولیت کے لئے ایمان شرط ہے اور وہ انھیں میرے تھا اس کے بعد اہل جنت کی فیصلت ارشاد ہوتی ہے ۵۴ اور ان کی قرار گاہ ان مغرور متکبر مشرکوں سے بلند و بالا بہتر و اعلیٰ ۵۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا آسمان نیا بنائے گا اور وہاں کے رہنے والے (فرشتے) اتریں گے اور وہ تمام اہل زمین سے زیادہ ہیں جن کو اس سب سے پھر دو مرتبہ آسمان بچنے کا وہاں کے رہنے والے اتریں گے وہ آسمان دنیا کے رہنے والوں سے اور جن کو اس سب سے زیادہ وہیں اسی طرح آسمان پہنچے جائیں گے اور ہر آسمان اہل اللہ کی تعداد اپنے ماتحتوں سے زیادہ ہے یہاں تک کہ ساتواں آسمان پہنچے گا پھر کرہی اتریں گے پھر عالمین عرش اور یہ روز قیامت ہو گا ۵۴ اور اللہ کے فضل سے مسلمانوں پر یہل

وقال الذین ۱۹

۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶



۶۵۔ ہزار ہا جہیل تھوڑا تھوڑا ایس یا ایس برس کی مدت میں یا پھر مٹی میں کہ ہم نے آیت کے بعد آیت تبدیل کرنا یا بدل دینا اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرأت میں تریل کرنے یعنی ٹھہر کر پڑھنا پڑھنے اور قرآن شریف کو اچھی طرح ادا کرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا **وَقُلِ الْقُرْآنَ تَرْتِلاً** ۶۱ یعنی مشکیں آپ کے دین کے خلاف یا آپ کی نبوت میں قحج کرنے والا **وَقَالَ الَّذِينَ** ۱۹

۵۲۵

**رَتَّلَهُ تَرْتِلاً ۶۰ وَلَا يَأْتُوكَ بِمِثْلِ الْإِجْنِكَ بِالْحَقِّ وَآخَسَن**

ہم نے اُسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ۶۰ اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے ۶۱ مگر ہم حق اور اس سے بہتر بیان

**تَفْسِيراً ۶۱ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ**

لے آئیں گے وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل ان کا ٹھکانا

**شَرُّ مَكَانٍ ۶۲ وَأَصْلٌ سَبِيلًا ۶۳ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَ**

سب سے بُرا ۶۲ اور وہ سب سے گمراہ ۶۳ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور

**جَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيْرًا ۶۴ فَقُلْنَا أَذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ**

اس کے بھائی ہارون کو وزیر کیا تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس

**كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ۶۵ وَقَوْمَ نُوحٍ لَّهَا كَذِبُوا**

نے ہماری آیتیں جھٹلائی ۶۵ پھر ہم نے انہیں تباہ کر کے ہلاک کر دیا اور نوح کی قوم کو ۶۴ جنہوں نے رسولوں

**الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۶۶ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ**

کو جھٹلایا ۶۶ ہم نے ان کو ڈوب دیا اور انہیں لوگوں کے لئے نشان بن کر دیا ۶۶ اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب

**عَذَابًا أَلِيمًا ۶۷ وَعَادًا وَثُمُودَ ۶۸ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ**

تیار کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود ۶۸ اور کوئس والوں کو ۶۹ اور انکے بیچ میں بہت سی

**ذٰلِكَ كَثِيرًا ۶۹ وَكُلًّا خَبَرْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۷۰ وَكُلًّا تَبَرْنَا تَبِيرًا ۷۱ وَ**

سنگتیں ۶۹ اور ہم نے سب مثالیں بیان فرمائیں ۷۰ اور سب کو تباہ کر کے مٹا دیا اور

**لَقَدْ آتَوْنَا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمِطِرَتْ مَطَرُ السَّوءِ أَفْكَمَ يَكُونُوا**

ضروریہ ۷۱ ہو آئے ہیں اس بستی پر جس پر بُرا بڑا سا برساتا تھا ۷۱ تو کیا یہ اُسے دیکھتے

**يَرُونَهَا بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۷۲ وَإِذَا رَأَوْا كُنُوزَهُمْ يَتَّخِذُونَ**

نہ تھے ۷۲ بلکہ انہیں جی اٹھنے کی اُمید تھی ہی نہیں ۷۲ اور جب انہیں دیکھتے ہیں تو انہیں نہیں ٹھہراتے

۶۲۔ حدیث شریف میں ہے کہ آدمی روز قیامت تین طریقے پر اٹھائے جائیں گے ایک گروہ سواروں پر ایک گروہ پیادہ یا اور ایک جہت منہ کے بل کھٹکتی عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے فرمایا جس نے پاؤں پر چلایا ہے وہی منہ کے بل چلائے گا ۶۳۔ یعنی قوم فرعون کی طرف چنانچہ وہ دونوں حضرات انکی طرف گئے اور انہیں خدا کا خوف دلایا اور اپنی رسالت کی تبلیغ کی لیکن ان بوجھتوں نے ان حضرات کو جھٹلایا۔ ۶۴۔ بھی ہلاک کر دیا۔ ۶۵۔ یعنی حضرت نوح اور حضرت ادریس کو ابو حضرت شیت کو یا یہ بات ہے کہ ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب سے تو جب انہوں نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو سب رسولوں کو جھٹلایا۔ ۶۶۔ کہ بعد والوں کے لئے عبرت ہوں ۶۷۔ اور عاد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم اور ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ان دونوں قوموں کو بھی ہلاک کیا۔ ۶۸۔ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی جو بت پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے سرکشی کی حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کو ایذا دی ان لوگوں کے مکان کنوئیں کے گرد تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا اور تمام قوم مع اپنے مکانات کے اس کنوئیں کے

ساتھ زمین میں دفن ہو گئی اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں ۶۹۔ یعنی قوم عاد و ثمود و کنوئیں والوں کے درمیان میں بہت سی امتیں ہیں جن کو انبیاء کی تکذیب کرنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ۷۰۔ اور جہتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو بغیر انذار ہلاک نہ کیا ۷۱۔ یعنی کفار کو اپنی تجارتوں میں شام کے سفر کرتے ہوئے بار بار ۷۲۔ اس بستی سے مراد سدوم ہے جو قوم لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی ان بستیوں میں ایک سب سے چھوٹی بستی کے لوگ تو اس خبیثت بدکاری کے عامل نہ تھے جس میں باقی چار بستیوں کے لوگ مبتلا تھے اسی لئے انہوں نے نجات پائی اور وہ چار بستیوں میں اپنی بدعملی کے باعث آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کر دی گئیں ۷۳۔ کہ عبرت پڑتے اور ایمان لاتے ۷۴۔ یعنی ہمارے لئے عبرت کے جانے کے قابل نہ تھے کہ انہیں آخرت کے ثواب و عذاب کی پرواہ ہوئی۔



۵۵ اور کہتے ہیں ۵۵ اس سے معلوم ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت اور آپ کے اظہار معجزات نے کفار پر اتنا اثر کیا تھا اور دین حق کو اس قدر واضح کر دیا تھا کہ خود کفار کو

اقرار ہے کہ اگر وہ اپنی ہٹ پر جیسے نہ رہتے تو قریب تھا کہ بت پرستی چھوڑ دیں اور دین اسلام اختیار کر لیں یعنی دین اسلام کی حقیقت ان پر خوب واضح ہو چکی تھی اور شک و شبہات مٹا ڈالے گئے تھے لیکن وہ اپنی ہٹ اور منہ کی وجہ سے غور نہ رہے۔  
۵۶ آخرت میں۔

۵۷ یہ اس کا جواب ہے کہ کفار نے یہ کہا تھا کہ قریب ہے کہ یہیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں یہاں بتایا گیا کہ ہمکے ہوئے تم خود اور آخرت میں تم کو خود معلوم ہو جائیگا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بہکانے کی نسبت محض بے جا ہے۔  
۵۸ اور اپنی خواہش نفس کو پوجنے لگا اسی کا مطیع ہو گیا وہ ہدایت کس طرح قبول کرے گا مروی ہے کہ زمانہ ۲ جاہلیت کے لوگ ایک پتھر کو پوجتے تھے اور جب ہمیں انھیں کوئی دوسرا پتھر اس سے اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے۔

۵۹ کہ خواہش پرستی سے روک دو  
۶۰ یعنی وہ اپنے شہرت غماد سے د آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور انھیں نہ ہوئے ہیں  
۶۱ کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انھیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں  
۶۲ کیونکہ طلب کرتے ہیں مضر سے بچتے ہیں جڑا گھول کی رائی جانتے ہیں یہ کفار ان سے بھی بدتر ہیں کہ رب کی اطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں شیطان

الْأَهْزُوا هَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝۱۱ إِنَّ كَادَ لَيُضِلَّنَا عَنْ

الْهَيْتَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۝۱۲ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ  
سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے ۵۶ اور اب جانا چاہتے ہیں جس دن عذاب دیکھیں گے

الْعَذَابِ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝۱۳ أَرَأَيْتَ مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوًى ۝۱۴  
۵۷ کہ کون گمراہ تھا ۵۸ کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنی جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا ۵۹

أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝۱۵ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ  
تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لوگے ۶۰ یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سنتے یا

أَوْ يَعْقِلُونَ ۝۱۶ إِنَّ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝۱۷ أَلَمْ  
سمجھتے ہیں ۶۱ وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ۶۲ اے محبوب

تَرَىٰ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا  
کیا تم نے اپنے رب کو نہ دیکھا ۶۳ کہ کیسا پھیلا یا سایہ ۶۴ اور اگر چاہتا تو اُسے ٹھہرایا ہوا کرتا ۶۵ پھر تم نے

الشَّمْسُ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝۱۸ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝۱۹ وَهُوَ  
سورج کو اس پر دلیل کیا ۶۶ پھر ہم نے آہستہ آہستہ اُسے اپنی طرف سمیٹا ۶۷ اور وہی ہے

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ  
جس نے رات کو تمھارے لئے پردہ کیا ۶۸ اور نیند کو آرام اور دن بنایا اٹھنے کے لئے

نُشُورًا ۝۲۰ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۝۲۱  
۶۹ اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے شہد سنا تی ہوں ۷۰

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝۲۲ لِنُخْرِجَ بِهِ بَلْدَةً قَيْتًا وَنُسْقِيَهُ  
اور ہم نے آسمان سے پانی اتار پاک کرنے والا تاکہ ہم اس سے زندہ کریں کسی مردہ شہر کو ۷۱ اور اُسے پلائیں

جیسے دشمن کی ضرورت سنا تی کہ سمجھتے ہیں نہ ثواب جیسی عظیم المنفعت چیز کے طالب ہیں نہ عذاب جیسے سخت مضر مہلک سے بچتے ہیں ۷۲ کہ اس کی صنعت و قدرت کیسی عجیب ہے۔  
۷۳ صبح صادق کے طلوع کے بعد سے آفتاب کے طلوع تک کہ اس وقت تمام زمین میں سایہ ہی سایہ ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ اندھیرا ہے ۷۴ کہ آفتاب کے طلوع سے بھی زائل نہ ہوتا  
۷۵ کہ طلوع کے بعد آفتاب جتنا اونچا ہوتا گیا سایہ تنگ کیا ۷۶ کہ اس میں روزی تلاش کرو اور کاموں میں مشغول ہو حضرت لقمان نے اپنے اپنے فرزند سے فرمایا جیسے سونے پہ پھراٹھتے ہو ایسے ہی مردے اور موت کے بعد پھراٹھو گے ۷۷ یہاں رحمت سے مراد بارش ہے ۷۸ جہاں کی زمین خشکی سے بے جان ہو گئی۔



مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنْ آسَى كَثِيرًا ۱۹ وَلَقَدْ صَرَفْنَاهُ بَيْنَهُمْ

پنے بنائے ہوئے بہت سے چوپائے اور آدمیوں کو اور بے شک ہم نے ان میں پانی کے پھیرے

لِيَذْكُرُوا فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۲۰ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي

رکھے ۱۹ کہ وہ دھیان کریں ۲۰ تو بہت لوگوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرسانے

كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ۲۱ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جَهَادًا كَبِيرًا ۲۲

والا بھیجتے ۲۲ تو کافروں کا کمانہ مان اور اس قرآن سے اُن پر جہاد کر بڑا جہاد

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ

اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے روال کئے دو سمندر یہ میٹھا ہر نہایت شیریں اور یہ کھاری ہر نہایت تلخ

وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّجْجُورًا ۲۳ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنْ

اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ ۲۳ اور وہی ہے جس نے پانی سے ۲۴

لِلْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۲۵ وَيَعْبُدُونَ

بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سرال مقرر کی ۲۵ اور تمہارا رب قدرت والا ہے ۲۶ اور اللہ کے سوا

مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۲۶ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ

ایسوں کو پوجتے ہیں ۲۶ جو ان کا بھلا بڑا کچھ نہ کریں اور کافرانے رب کے مقابل شیطان کو مدد

ظَهِيرًا ۲۷ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۲۸ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

دیتا ہے ۲۷ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر ۲۸ خوشی اور فتنہ ڈرسانا تم فرماؤ میں اس ۲۹ پر تم سے کچھ

مِنْ أَجْرِ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۲۹ وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ

اجرت نہیں مانگتا مگر جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے ۳۰ اور بھروسہ کرو اس

الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۳۰ وَكَفَىٰ بِهِ ذُنُوبًا عَبَادَةً

زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا ۳۱ اور اُسے سزا دیتے ہوئے اسکی پاکی بولو ۳۲ اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے

۱۹ کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں کبھی کہیں زیادہ ہو کبھی کہیں مختلف طور پر حسب اقتضائے حکمت ایک حدیث میں ہے کہ آسمان سے روز و شب کی تمام ساعتوں میں بارش ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسے جس خط کی جانب چاہتا ہے پھیرتا ہے اور جس زمین کو چاہتا ہے سیراب کرتا ہے۔

۲۰ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و نعمت میں غور کریں۔

۲۱ اور آپ پر سے انذار کا بار کم کر دیتے لیکن ہم نے تمام بستیوں کے انذار کا بار آپ ہی پر رکھا تاکہ آپ تمام جہان کے رسول ہو کر کل رسولوں کی فضیلتوں کے جامع ہوں اور نبوت آپ پر ختم ہو کہ آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہ ہو۔

۲۲ کہ نہ میٹھا کھاری ہو نہ کھاری میٹھا نہ کوئی کسی کے ذائقہ کو بدل سکے جیسے کہ جلع وریائے شور میں سیلوں تک چلا جاتا ہے اور اس کے ذائقہ میں کوئی تغیر نہیں آتا عجب شان آہی ہے۔

۲۳ یعنی لطف سے۔

۲۴ کہ اس نے ایک لطف سے دو قسم کے انسان پیدا کئے مذکور اور مؤنت پھر بھی ذروں کا یہ حال ہے کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔

۲۵ یعنی توں کو۔

۲۶ کیونکہ بت پرستی کرنا شیطان کو مدد دینا ہے۔

۲۷ ایمان و طاعت پر جنت کی۔

۲۸ کفر و معصیت پر عذاب جہنم کا۔

۲۹ تبلیغ و ارشاد۔

۳۰ اور اس کا قرب اور اسکی رضا حاصل کرے مراد یہ ہے کہ ایمانداروں کا ایمان لانا اور ان کا طاعت آہی میں مشغول ہونا ہی ہے۔

اجر ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اس پر جزا عطا فرمائے گا اس لئے کہ صلیح امت کے ایمان اور ان کی نیکیوں کے ثواب انہیں بھی ملتے ہیں اور ان کے انبیاء کو جن کی ہدایت سے وہ اس رتبہ پر پہنچے ۳۱ اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے کیونکہ مرنے والے پر بھروسہ کرنا عاقل کی شان نہیں ۳۲ اس کی تسبیح و تحمید کرو اس کی طاعت اور اس کا شکر بجالاؤ۔



۱۵۰: اس سے کسی کا گناہ چھپے نہ کوئی اس کی گرفت سے اپنے کو بچا سکے ۱۵۱: یعنی آخری تعداد میں کیونکہ لیلِ نہار اور آفتاب تو تھے ہی نہیں اور انہی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو مہلتی اور اطمینان کی تعلیم کے لئے ہے ورنہ وہ ایک لمحہ میں سب کچھ برباد کر دینے پر قادر ہے ۱۵۲: اسلاف کا مذہب یہ ہے کہ استواء اور اس کے امثال جو وارد ہوئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کیفیت کے درجے نہیں ہوئے اس کو اللہ جانے بعض مفسرین استواء کو بلندی اور برتری کے معنی میں لیتے ہیں اور بعض استیلا کے معنی میں لیکن قول اول ہی اسلم و اتوا ہی ہے ۱۵۳: اس میں انسان کو خطاب ہے کہ حضرت رحمن کے صفات مدعا رفت سے دریافت کرے۔

وقال الذین

۵۲۸

الفرقان ۲۵

۱۵۴: یعنی جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین سے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی صفات مدعا رفت سے دریافت کرے۔

۱۵۵: یعنی سجدہ کا حکم ان کے لئے اور ۵ زیادہ ایمان سے دُوری کا باعث ہوا۔ ۱۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ برج سے کو ایک سجدہ ستارہ کے منازل مراد ہیں جن کی تعداد بارہ ہے حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت۔

۱۵۷: چراغ سے یہاں آفتاب مراد ہے۔ ۱۵۸: کہ ان میں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے کہ جس کا عمل مات یا دن میں سے کسی ایک میں قضا ہو جائے تو دوسرے میں ادا کرے ایسا ہی فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور قائم مقام ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی دلیل ہے۔

۱۵۹: اطمینان و وقار کے ساتھ متواضعانہ شان سے نہ کہ متکبرانہ طریقہ پر جو تلے ٹھکھٹاتے پاؤں زور سے مارنے اترانے کی بیگنہ کی شان ہے اور شرع نے اسکو منع فرمایا۔

۱۶۰: اور کوئی ناگوار کلمہ یا بیہودہ یا خلاف ادب و تہذیب بات کہتے ہیں۔

خَيْرَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

گناہوں پر خبردار ۱۵۵: جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے

ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ الرَّحْمَنُ فَسُئِلَ بِهِ خَيْرًا ۚ وَإِذَا قِيلَ

۱۵۶: پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اسکی شان کے لائق ہے ۱۵۷: وہ بڑی مہر والا تو کسی جانے والے سے اسکی تعریف پوچھو ۱۵۸:

لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ السُّجْدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَ

اور جب اُن سے کہا جائے ۱۵۹: ارجمند کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمن کیا ہے کیا ہم سجدہ کر لیں جسے تم کہو ۱۶۰: اور اس حکم نے

زَادَهُمْ نُفُورًا ۚ تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ

انہیں اور بد کرنا بڑھایا ۱۶۱: بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے ۱۶۲: اور ان میں

فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ۚ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

چراغ رکھا ۱۶۳: اور چمکتا چاند اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی ۱۶۴:

لِمَنْ ارَادَ أَنْ يَذْكُرْ أَوْ ارَادَ شُكُورًا ۚ وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ

اس کے لئے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے اور رحمان کے وہ بندے

يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هُونًَا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا

کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں ۱۶۵: اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں ۱۶۶: تو کہتے ہیں بس سلام

سَلَامًا ۚ وَالَّذِينَ يُبَيِّتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۚ وَالَّذِينَ

۱۶۷: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں ۱۶۸: اور وہ جو عرض

يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بیشک اس کا عذاب گلے کا

غَرَامًا ۚ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۚ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا

غل ہے ۱۶۹: بیشک وہ بہت ہی بُری پھرنے کی جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں

۱۷۰: اے اسلام متارک ہے یعنی جاہلوں کے ساتھ عبادت کرنے سے اعراض کرتے ہیں یا معنی میں کہ اسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ سے سالم ہیں حسن بصری نے فرمایا کہ یہ تو ان بندوں کے دن کا حال ہے اور انکی رات کا بیان آگے آتا ہے مراد یہ ہے کہ انکی مجلسِ زندگی و خلق کے ساتھ معاملہ ایسا کیا کہ وہ اپنے اور انکی خلوت کی زندگی اور حق کے ساتھ رابطہ جو آگے بیان فرمایا جاتا ہے ۱۷۱: یعنی نماز اور عبادت میں شب بیداری کرنے میں اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارنے میں اور اللہ تبارک تعالیٰ اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس کسی نے بعد عشاء دو رکعت یا زیادہ نفل پڑھے شہیدِ اریٰ کہیواں میں داخل ہے سلم شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے جس نے عشا کی نماز بجا رکھی ادا کی اس نے نصف شب کے قیام کا ثواب پایا اور جس نے فجر بجا رکھی ادا کی وہ تمام شب کے عبادت کرنے والے کی مثل ہے ۱۷۲: یعنی لازم جلازہ ہوئیواں اس آیت میں ان بندوں کی شب بیداری اور عبادت کا ذکر فرمانے کے بعد انکی اس عکاسیاں کیا اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ وہ باوجود کثرتِ عبادت کے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کے حضور تضرع کرتے ہیں۔



۱۲ اسراف مصیبت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں ایک بزرگ نے کہا کہ اسراف میں بھلائی نہیں دوسرے بزرگ نے کہا نیکی میں اسراف ہی نہیں اور نیکی کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق کے ادا کرنے میں کمی کرے یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احسن نے کسی حق کو منح کیا اس نے آقا کریم یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اس نے اسراف کیا یہاں ان بندوں کے خرچ کرنے کا حال ذکر فرمایا جائے کہ وہ اسراف و اوقات کے دونوں مذکور طریقوں سے بچتے ہیں ۱۱ عبد الملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیٹی بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تنگی دو بدیوں کے درمیان ہے اس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اعتدال نہ کی ہے اور وہ اسراف و اوقات ۵۲۹ وقال الذین ۱۹

۱۲ اسراف مصیبت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں ایک بزرگ نے کہا کہ اسراف میں بھلائی نہیں دوسرے بزرگ نے کہا نیکی میں اسراف ہی نہیں اور نیکی کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق کے ادا کرنے میں کمی کرے یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احسن نے کسی حق کو منح کیا اس نے آقا کریم یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اس نے اسراف کیا یہاں ان بندوں کے خرچ کرنے کا حال ذکر فرمایا جائے کہ وہ اسراف و اوقات کے دونوں مذکور طریقوں سے بچتے ہیں ۱۱ عبد الملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیٹی بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تنگی دو بدیوں کے درمیان ہے اس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اعتدال نہ کی ہے اور وہ اسراف و اوقات ۵۲۹ وقال الذین ۱۹

لَمْ يَسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝ يُضْعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا ۝ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۝ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ يُتَوَبُّ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الرُّودَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صَبًّا وَعُصْيَانًا ۝ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا ذُرِّيَّتًا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝ أُولَٰئِكَ

شانہ کرم پر خوشی ہوئی اور چہرہ اقدس پر سرور سے جسم کے آثار نمایاں ہوئے ۱۳ اور جھوٹوں کی مجلس سے علیحدہ ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ فحاشی نہیں کرتے ۱۴ اور اپنے آپ کو ہود باطل سے ملوث نہیں ہونے دیتے ایسی مجلس سے اعراض کرتے ہیں ۱۵ بطریق تغافل ۱۶ کہ دوسری نہ سمجھیں بلکہ گوش ہوش سنتے ہیں اور چشم بصیرت دیکھتے ہیں اور اس نصیحت سے پند پذیر ہوتے ہیں نفع اٹھاتے ہیں اور ان آیتوں پر فرمان روا نہ کرتے ہیں ۱۷ یعنی فرحت و سرور مراد یہ ہے کہ ہمیں بی بیلاں اور اولاد دیکھ کر صلی متقی عطا فرما کہ ان کے حسن عمل اور انکی اطاعت خدا و رسول دیکھ کر ہماری نگہیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں ۱۸ یعنی ہمیں ایسا بزرگوار اور ایسا عابد و خدا پرست بنا کہ ہم پر ہمیز گاروں کی پیشوائی کے قابل ہوں اور وہ دینی امور میں ہماری اقتدا کریں مسئلہ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل سے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سروری کی رغبت طلب جائے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعد انکی جزاء ذکر فرمائی جاتی ہے







مُؤْمِنِينَ ۸ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۹ وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ

ایمان لانیوالے نہیں اور بیشک تمھارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان ہے ۹ اور یاد کرو جب تمھارے رب نے

مُوسَىٰ أَنْ أَنْتَ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۱۰ قَوْمٌ فِرْعَوْنُ ۱۱ أَلَا يَتَّقُونَ ۱۲

موسیٰ کو ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے پاس جا جو فرعون کی قوم ہے ۱۰ کیا وہ نہ ڈریں گے ۱۱

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ۱۳ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا

عرض کی اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے ۱۳ اور میری

يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَرُونَ ۱۴ وَلَهُمْ عَلَىٰ ذَنْبٍ فَأَخَافُ

زبان نہیں چلتی ۱۴ تو تو ہارون کو بھی رسول کر ۱۴ اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے ۱۵ اتویں ڈرتا ہوں

أَنْ يَقْتُلُونِ ۱۶ قَالَ كَلَّا فَادْهَبَا يَتِيمَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ۱۷

کہیں مجھے ۱۶ قتل کر دیں فرمایا یوں نہیں ۱۷ تم دونوں میری آیتیں لے کر جاؤ ہم تمھارے ساتھ سنتے ہیں ۱۸

فَاتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۱۹ إِنَّ أَرْسِلْ

تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو ہم دونوں اس کے رسول ہیں جو رب ہر سائے جہان کا کہ تو ہمارے ساتھ

مَعَنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ۲۰ قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ

بنی اسرائیل کو چھوڑ دے ۲۰ بولا کیا ہم نے تمھیں اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں اپنی

فِينَا مِنْ عُمَرَاؤَ سِنِينَ ۲۱ وَفَعَلْتَ فَعَلْتِكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَ

عمر کے کئی برس گزارے ۲۱ اور تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا ۲۱ اور تم

أَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۲۲ قَالَ فَعَلْتُهَا إِذَا وَأَنَا مِنَ الصَّالِّينَ ۲۳

ناشکر تھے ۲۲ موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی ۲۳

فَقَرَرْتُ مِنْكُمْ لَبَا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي

تو میں تمھارے یہاں سے نکل گیا جبکہ تم سے ڈرا ۲۴ تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا ۲۵ اور مجھے

۹ کا قول سے انتقام لیتا اور مؤمنین پر رحمت فرماتا ہے ۱۰ جنہوں نے کفر و معاصی سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اور انھیں طرح طرح کی ایذا میں پہنچا کر ان پر ظلم کیا اس قوم کا نام قبط ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا کہ انھیں انکی بیکرداری پر جبر فرمائیں ۱۱ اللہ سے اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور اُسکی فرمانبرداری کر کے اس کے عذاب سے نہ بچائیں گے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الہی میں ۱۲ ان کے جھٹلانے سے ۱۳ یعنی گفتگو کرنے میں کسی قدر تکلف ہوتا ہے اس عقدہ کی وجہ سے جو زبان میں بایام ضعیفی میں آگ کا نگارہ لکھ لینے سے ہو گیا ہے۔

۱۴ تاکہ وہ تبلیغ رسالت میں میری مدد کر دیں جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شام میں نبوت عطا کی گئی اس وقت حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے۔

۱۵ اگر میں نے قبطی کو مارا تھا۔

۱۶ اس کے بدلے میں۔

۱۷ تمھیں قتل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ

نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درجہ

منظور فرما کر حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی

نبی کر دیا اور دونوں کو حکم دیا۔

۱۸ جو تم کو مارا اور جو تمہیں دیا جائے۔

۱۹ تاکہ ہم انھیں سرزمین شام میں لے

جائیں فرعون نے چار سو برس تک بنی اسرائیل

کو غلام بنائے رکھا تھا اور اس وقت بنی اسرائیل

کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار تھی اللہ تعالیٰ کا

حکم پا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف

روانہ ہوئے آپ پشیمند کا حبیب ہیں ہوئے تھے

دست مبارک میں عصا تھا عصا کے سرے میں

زمین لٹکی تھی جس سفر کا توشہ تھا اس شان

سب مصر میں پہنچ کر اپنے مکان میں داخل

ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام وہیں تھے

آپ نے انھیں خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے

رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیجا ہے اور آپ

کو بھی رسول بنایا ہے کہ فرعون کو خدا کی

طرف دعوت دو یہ سن کر آپ کی والدہ صاحبہ

گھبرائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

کہنے لگیں کہ فرعون تمھیں قتل کرنے کے

لئے تمھاری تلاش میں ہے جب تم اس کے

پاس جاؤ گے تو تمھیں قتل کرے گا لیکن حضرت

موسیٰ علیہ السلام انکے یہ فرمانے سے نہ رکنے اور حضرت ہارون کو ساتھ لے کر شب کے وقت فرعون کے دروازے پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں ہوں موسیٰ

رب العالمین کا رسول فرعون کو خبر دی گئی اور صبح کے وقت آپ بلائے گئے آپ نے پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی رسالت ادا کی اور فرعون کے پاس جو حکم پہنچانے پر آپ مامور کئے گئے تھے وہ پہنچایا

فرعون نے آپ کو بھانپا ۲۰ مفسرین نے کہا میں برس اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرعون کے لباس پہنتے تھے اور اس کی کسوتوں میں سوار ہوتے تھے اور اُس کے

فرزند مشہور تھے ۲۱ قبطی کو قتل کیا ۲۱ تم نے ہماری نعمت کی سپاس گزاری نہ کی اور ہمارے ایک آدمی کو قتل کر دیا ۲۲ میں جانتا تھا کہ گھول نہ مارنے سے وہ شخص مجھ پر گامیرا

مارنا نادیب کے لئے تھا نہ قتل کے لئے ۲۳ کہ تم مجھے قتل کرو گے اور شہر مدین کو چلا گیا ۲۴ مدین سے واپسی کے وقت حکم سے یہاں یا نبوت مراد ہے یا علم۔



۲۶ یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تم نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا کھلا یا پھنسا یا کوئی نہ میرے تجھ تک پہنچنے کا سبب تو یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ان کی اولادوں کو قتل کیا تیرا عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے الدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس ہوتا اس لئے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اسکا احسان جتایا جائے فرعون موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس نے اسلوب کلام بدلا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی ۲۷ جس کے تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو ۲۸ یعنی اگر تم اشیاء کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی سیدائش اس کے وجود کی کافی دلیل ہے ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہوا اسی لئے اللہ تعالیٰ کی شان میں مومن نہیں کہا جاتا۔

وقال الذین

مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۚ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتُ بَنِي

اسرائیل ۲۷ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ۲۸ قَالَ رَبُّ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنَّ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۲۹ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ

أَلَا تَسْتَبْعُونَ ۳۰ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۳۱ قَالَ

إِنَّ رَسُولَكُمْ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَكَاذِبٌ ۳۲ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ

وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنَّ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۳۳ قَالَ لِمَنِ اتَّخَذَتْ

إِلَهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَكَ مِنَ الْمَسْجُودِينَ ۳۴ قَالَ أَوْ كَوُجُتُّكَ

بَشَىٰ مُبِينٌ ۳۵ قَالَ فَاتَّبِعْهُ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۳۶

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۳۷ وَنَزَعْنَا مِنْهُ آيَاتِهِ

فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ۳۸ قَالَ لِلْمَلِكِ حَوْلَهُ إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ

مُتَوَجِّهٌ ۳۹

۲۶ یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تم نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا کھلا یا پھنسا یا کوئی نہ میرے تجھ تک پہنچنے کا سبب تو یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ان کی اولادوں کو قتل کیا تیرا عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے الدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس ہوتا اس لئے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اسکا احسان جتایا جائے فرعون موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس نے اسلوب کلام بدلا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی ۲۷ جس کے تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو ۲۸ یعنی اگر تم اشیاء کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی سیدائش اس کے وجود کی کافی دلیل ہے ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہوا اسی لئے اللہ تعالیٰ کی شان میں مومن نہیں کہا جاتا۔

۲۹ اس وقت اس کے گرد اسکی قوم کے اشرف میں سے پانچو شخص زبوروں سے آراستہ ذریں کر سیول پر بیٹھے تھے ان سے فرعون کا یہ کہنا کیا تم غور سے نہیں سنتے بایں منی تھا کہ وہ زمین اور آسمان کو قدیم سمجھتے تھے اور ان کے حدوث کے منکر تھے مطلب یہ تھا کہ جب یہ چیزیں قدیم ہیں تو ان کے لئے رب کی کیا حاجت اب حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان چیزوں سے استدلال پیش کرنا چاہا جن کا حدوث اور جن کی فنا مشاہدہ میں آچکی ہے ۳۱ یعنی اگر تم دوسری چیزوں سے استدلال نہیں کر سکتے تو خود تمھارے نفوس سے استدلال پیش کیا جاتا ہے اپنے آپ کو جانتے ہو پیدا ہوئے ہو اپنے باپ دادا کو جانتے ہو کہ وہ فنا ہو گئے تو انہی سیدائش سے اور ان کی فنا سے پیدا کرنے اور فنا کر دینے والے کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔ ۳۲ فرعون نے یہ اس لئے کہا کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اسکو خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقتہً اس طرح کی گفتگو محض کے وقت آدمی کی زبان پر آتی ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرض ہدایت و ارشاد کو عملی وجہ ۲ اکمال ادا کیا اور اس کی اس ۳۷ تمام لائینی گفتگو کے باوجود پھر مزید ۶ بیان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ۳۸ کیونکہ پورب سے آفتاب کا طلوع

کرنا اور کچھ میں غروب ہونا اور سال کی فصلوں میں ایک حساب مبین چلنا اور مہاؤں اور بارشوں وغیرہ کے نظام یہ سب اسکے وجود و قدرت پر دلالت کرتے ہیں ۳۹ اب فرعون متحیر ہو گیا اور آثار قدرت الہی کے انکار کی راہ باقی نہ رہی اور کوئی جواب اس سے نہ آیا تو ۳۸ فرعون کی قید قتل سے بڑھتی اسکا جیل خانہ جنگ تارک عین گدھا تھا اس میں کیلا ڈال دیتا تھا وہاں کوئی آواز سنائی دیتی تھی نہ کچھ نظر آتا تھا ۳۹ جو میری رسالت کی بران ہوا اس سے معجزہ ہے اس پر فرعون نے ۳۸ عصا اڑا ہلکا آسمان کی طرف بقدر ایک میل کے اڑا پھر اتر کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اے موسیٰ مجھے جو چاہئے علم دیجئے فرعون نے گھبرا کر کہا اس کی قسم جس نے تمھیں رسول بنایا اسکو بکڑو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہو گیا فرعون کہنے لگا اسکے سوا اور بھی کوئی معجزہ ہے آپ نے فرمایا ہاں اور اسکو یہ بیضا دکھایا ۳۹ گریبان میں ڈال کر ۳۸ اس سے آفتاب کی سی شعاع ظاہر ہوئی۔



۳۹ کیونکہ اس زمانہ میں جادو کا بہت رواج تھا اس لئے فرعون نے خیال کیا کہ یہ بات چل جائیگی اور اس کی قوم کے لوگ اس دھوکے میں آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متغیر ہو جائیں گے اور ان کی بات قبول نہ کریں گے۔

۴۰ جو ظلم سمجھیں قبول اُن کے حضرت موسیٰ

علیہ السلام سے بڑھکوا اور وہ لوگ اپنے

جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نبوت

کا مقابلہ کریں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

لیئے حجت باقی نہ رہے اور فرعونوں کو یہ کہنے

کا موقع مل جائے کہ یہ کام جادو سے ہو جاتے

ہیں لہذا نبوت کی دلیل نہیں ۴۱ وہ دن

فرعونوں کی عید کا تھا اور اس مقابلہ کے لئے

وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا۔

۴۲ تاکہ دیکھو کہ دونوں فریق کیا کرتے ہیں

اور ان میں کون غالب آتا ہے۔

۴۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اس سے

مقصود ان کا جادو گروں کا اتباع کرنا نہ

تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ اس حیلہ سے لوگوں

کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع

سے روکیں۔

۴۴ تمہیں درباری بنایا جائے گا تمہیں

خاص اعزاز دیئے جائیں گے سب سے

پہلے داخل ہونے کی اجازت دی جائیگی

سب سے بعد تک دربار میں رہو گے

اس کے بعد جادو گروں نے حضرت موسیٰ

علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا حضرت

پہلے اپنا عصا ڈالیں گے یا ہمیں اجازت

ہے کہ ہم اپنا سامان سحر ڈالیں۔

۴۵ تاکہ تم اس کا انجام دیکھ لو۔

۴۶ انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا

کیونکہ سحر کے اعمال میں جواہتہا کے عمل

تھے یہ ان کو کام میں لائے تھے اور یقین

کامل رکھتے تھے کہ اب کوئی سحر اس کا

مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۴۷ جواہتہا نے جادو کے ذریعہ سے

بنائیں تمہیں یعنی ان کی رسیاں اور لائیاں جو جادو سے

اندہ ہے بن کر دوڑتے نظر آ رہے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اُتر دیا بن کر ان سب کو نکل گیا پھر اس کو حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے اپنے دست مبارک میں لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا جب جادو گروں نے یہ دیکھا تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہ جادو نہیں ہے

عَلِيمٌ ۴۱ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ ۴۲ فَمَاذَا

ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے جادو کے زور سے تب تمہارا کیا

تَأْمُرُونَ ۴۳ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَبْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۴۴

منور ہے ۴۳ وہ بولے انہیں اور اُن کے بھائی کو ٹھہرائے رہو اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجو

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سِحْرٍ عَلِيمٍ ۴۵ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۴۶

کہ دو تیرے پاس لے آئیں ہر جیسے جادو گردانہ کو ۴۵ تو جمع کئے گئے جادو گرد ایک مقرر دن کے وعدہ پر ۴۶

وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَمِعُونَ ۴۷ لَعَلَّكُمْ تَتَّبِعُونَ السَّحَرَةَ

اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہو گے ۴۷ شاید ہم ان جادو گروں ہی کی پیروی

إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۴۸ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ

کیوں اگر یہ غالب آئیں ۴۸ پھر جب جادو گرد آئے فرعون سے بولے

إِنَّا لَنَاكِحُونَكَ إِنَّا كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ۴۹ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ

کیا ہمیں کچھ ضروری ملے گی اگر ہم غالب آئے بولا ہاں اور اس وقت تم

إِذَا لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۵۰ قَالَ لَهُمْ مُوسَى الْقَوْمَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ۵۱

میرے مقرب ہو جاؤ گے ۵۰ موسیٰ نے اُن سے فرمایا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے ۵۱

فَالْقَوَا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ

تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لائیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بیشک ہماری ہی

الْغَالِبُونَ ۵۲ فَالْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۵۳

جیت ہے ۵۲ تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جیسی وہ ان کی بناؤں کو بچھلنے لگا ۵۳

فَالْقَىٰ السَّحَرَةُ سُجَّدًا ۵۴ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۵۵ رَبِّ

اب سجدہ میں گرے جادو گرد بولے ہم ایمان لائے اس پر جو سائے جہان کا رب ہے جو

بنائیں تمہیں یعنی ان کی رسیاں اور لائیاں جو جادو سے اندہ ہے بن کر دوڑتے نظر آ رہے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اُتر دیا بن کر ان سب کو نکل گیا پھر اس کو حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے اپنے دست مبارک میں لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا جب جادو گروں نے یہ دیکھا تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہ جادو نہیں ہے



۴۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام  
تمہارے استادیں اسی لئے وہ تم سے  
بڑھ گئے۔

۴۹ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے  
۵۰ اس سے مقصود یہ تھا کہ عام  
خلق ڈر جائے اور جادو گروں کو دیکھ کر  
لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان  
لے آئیں۔  
۵۱ خواہ دنیا میں کچھ بھی پیش آئے  
کیونکہ۔

۵۲ ایمان کے ساتھ اور یہیں اللہ  
تعالیٰ سے رحمت کی امید ہے۔  
۵۳ رعیت فرعون میں سے بائیں  
مجمع کے حائین میں سے اس واقعہ  
کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے  
کئی سال وہاں اقامت فرمائی  
اور ان لوگوں کو حق کی دعوت  
دیتے رہے لیکن ان کی سرکشی بڑھتی  
گئی۔

۵۴ یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے  
۵۵ فرعون اور اس کے لشکر  
بیچھا کر گئے اور تمہارے پیچھے پیچھے  
دریائیں داخل ہوں گے ہم تمہیں  
نجات دیں گے اور انھیں غرق کر دیں گے  
۵۶ لشکروں کو جمع کرنے کے لئے  
جب لشکر جمع ہو گئے تو انکی کثرت  
کے مقابل بنی اسرائیل کی تعداد تھوڑی  
معلوم ہونے لگی چنانچہ فرعون نے  
بنی اسرائیل کی نسبت کہا۔  
۵۷ ہماری مخالفت کر کے اور بے  
ہماری اجازت کے ہماری سرزمین  
سے نکل کر۔

۵۸ مستعد ہیں تہیابازند ہیں۔  
۵۹ یعنی فرعونوں کو۔ ۶۰ فرعون اور اس کی قوم کے غرق کے بعد ۶۱ اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا۔

مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۴۸ قَالَ اٰمَنْتُمْ لِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذِنَ لَكُمْ اِنَّهٗ  
موسىٰ اور ہارون کا رب ہر فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اسکے کہ میں تمہیں اجازت دوں بے شک وہ  
لَکِبِرُکُمْ الَّذِیۡ عَلَیْکُمْ السِّحْرُ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۴۹ لَا قِطْعَنَ  
تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ۴۸ تو اب جانا چاہتے ہو ۴۹ مجھے قسم ہے  
اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلُکُمْ مِّنْ خِلَافٍ ۵۰ وَلَا وَصَلَبَکُمْ اٰجْمَعِیْنَ ۵۱  
بیشک میں تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو سولی دوں گا ۵۰  
قَالُوا لَا ضَرَّ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۵۲ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا  
وہ بولے کچھ نقصان نہیں ۵۱ ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ۵۲ ہمیں طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری خطیئیں  
رَبَّنَا خَطِیْئًا اَنْ کُنَّا اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۵۳ وَاَوْحِیْنَا اِلٰی مُوسٰی  
بخش دے اس پر کہ تم سب سے پہلے ایمان لائے ۵۳ اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ راتوں  
اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیۡ اِنَّکُمْ مُّتَّبِعُوْنَ ۵۴ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ  
رات میرے بندوں کو ۵۴ نے نکل بیشک تمہارا پیچھا ہونا ہے ۵۵ اب فرعون نے شہروں میں جمع کر نیوالے  
حٰشِرِیْنَ ۵۶ اِنَّ هَٰؤُلَآءِ لَشَرٌّ مِّنْہٗ قَلِیْلُوْنَ ۵۷ وَاَنْتُمْ لَنَا  
بھیجے ۵۶ کہ یہ لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں ۵۷ اور بے شک ہم سب کا دل  
لَغَآیِطُوْنَ ۵۸ وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ۵۹ فَاَخْرَجْنٰہُمْ مِّنْ جَدَّتِ  
جلاتے ہیں ۵۸ اور بے شک ہم سب جو کئے ہیں ۵۹ تو ہم نے انھیں ۵۹ باہر نکالا باغوں  
وَعُیُوْنَ ۶۰ وَکُنُوْا مَّقَامِ کَرِیْمٍ ۶۱ کَذٰلِکَ ۶۲ وَاَوْرَثْنَا بَنِیَ  
اور چشموں ۶۰ اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ہم نے ایسا ہی کیا اور ان کا وارث کر دیا  
اِسْرَآءِیْلَ ۶۳ فَاتَّبَعُوْہُمْ مُّشْرِقِیْنَ ۶۴ فَلَمَّا تَرَاۤءَ الْجَمْعُ قَالَ  
بنی اسرائیل کو ۶۳ تو فرعونوں نے انکا تعاقب کیا دن نکلے پھر جب آمناساंना ہوا دونوں گروہوں کا ۶۴

۵۹ یعنی فرعونوں کو۔ ۶۰ فرعون اور اس کی قوم کے غرق کے بعد ۶۱ اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا۔



۶۲ اب وہ ہم پر قابو پالیں گے نہ ہم اُن کے مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں نہ بھاگنے کی جگہ ہے کیونکہ آگے دریا ہے ۶۳ وعدہ آہی پر کامل بھروسہ ہے ۶۴ چنانچہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا۔

۶۵ اور اس کے بارہ حصہ نمودار ہوئے

۶۶ اور ان کے درمیان خشک پل بن گئے

۶۷ یعنی فرعون اور فرعونوں کو

تا آنکہ وہ بنی اسرائیل کے راستوں میں

چل پڑے جو ان کے لئے دریا میں

بفدرت آہی پیدا ہوئے تھے۔

۶۸ دریا سے سلامت نکال کر

۶۹ یعنی فرعون اور اس کی قوم

کو اس طرح کہ جب بنی اسرائیل

کل کے کل میا سے باہر ہو گئے اور

تمام فرعونوں دریا کے اندر آ گئے

تو دریا بجمک آہی مل گیا اور مثل

سابق ہو گیا اور فرعون مع اپنی

قوم کے ڈوب گیا۔

۷۰ اللہ تعالیٰ کی قدرت

پر اور حضرت موسیٰ علیہ

الصلوة والسلام کا

معجزہ ہے۔

۷۱ یعنی اہل مصر میں

آسیہ فرعون کی بی بی اور

خرقیل جن کو مومن آل

فرعون کہتے ہیں وہ اپنا ایمان چھپا

رہتے تھے اور فرعون کے چچا زاد

تھے اور مریم جس نے حضرت یوسف

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کا

نشان بتایا تھا جبکہ حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے ان کے تابوت کو

دریا سے نکالا۔

۷۲ کہ اس نے کافروں کو غرق

کر کے اُن سے انتقام لیا۔

۷۳ مومنین پر جنھیں غرق سے

نجات دی ۷۴ یعنی مشرکین پر ۷۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ وہ لوگ بت پرست ہیں باوجود اس کے آپ کا سوال فرماتا اس لئے تھا کہ انھیں

دکھائیں کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح اس کے مستحق نہیں ۷۶ جب یہ کچھ نہیں تو انھیں تم نے معبود کس طرح قرار دیا۔

اَصْحَابُ مُوسَىٰ اِذَا لَمُدُّرُكُونَ ﴿۷۱﴾ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّي ۝

موسیٰ والوں نے کہا ہم کو انھوں نے آلیسا ۶۲ موسیٰ نے فرمایا یوں نہیں ۶۳ بیشک میرا رب میرے ساتھ

سَيَهْدِيَنِي ۝ فَآوَحَيْنَا اِلَىٰ مُوسَىٰ اِنْ اَضْرَبَ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ ۝

ہر وہ مجھے راہ دیتا ہر تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مار ۶۴

فَاَنفَلَقَ فَمَا كَانَ كُلُّ فَرَقٍ كَالطُّودِ الْعَظِيمِ ۝ وَاَزَلْنَا ثَمَرَ

تو جھبی دریا بھٹ گیا ۶۵ تو ہر حصہ ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ ۶۶ اور وہاں قریب لائے ہم دوسرے

الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَّعَهُ اَجْمَعِيْنَ ۝ ثُمَّ

کو ۶۷ اور ہم نے بچالیا موسیٰ اور اس کے سب ساتھ والوں کو ۶۸ پھر

اَغْرَقْنَا الْاٰخِرِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۝ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

دوسروں کو ڈوب دیا ۶۹ بیشک ایسے ضرور نشانی ہے ۷۰ اور اُن میں اکثر مسلمان

مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَا

نہ تھے ۷۱ اور بیشک تمھارا رب وہی عزت والا ۷۲ مہربان ہے ۷۳ اور ان پر پڑھو خبر

اِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ قَالَ لِاٰبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا نَعْبُدُ

ابراہیم کی ۷۴ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو ۷۵ بولے ہم بتوں کو

اَصْنَامًا فَنَنْظِلُّ لَهَا عِڪْفِيْنَ ۝ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ

پوجتے ہیں پھر ان کے سامنے آسمان سے رہتے ہیں ۷۶ فرمایا کیا وہ تمھاری سنتے ہیں جب

تَدْعُوْنَ ۝ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝ قَالُوْا بَلٰ وَاٰبَاءُنَا

تم پکارو ۷۷ یا تمھارا کچھ بھلا بُرا کرتے ہیں ۷۸ بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو

كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ قَالَ اَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ وَاٰ

ایسا ہی کرتے پایا ۷۹ فرمایا تو کیا تم دیکھتے ہو یہ جنھیں پوج رہے ہو ۸۰ تم اور

۸۱ تم

۸۲ تم

۸۳ تم

۸۴ تم



۷۷ کہ نہ یہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت نہ کچھ سنتے ہیں نہ کوئی نفع یا ضرر پہنچا سکتے ہیں ۷۸ میں ان کا بوجا جانا گوارا نہیں کر سکتا ۷۹ میرا رب ہے میرا کارساز ہے میں اس کی عبادت کرتا ہوں وہ مستحق عبادت ہے اس کے اوصاف یہ ہیں ۷۹ نیست سے بہت فرمایا اور اپنی طاعت کے لئے بنایا ۸۰ آداب خلعت کی جیسی کہ سابق میں ہدایت فرما چکا ہے مصلح دنیا و دین کی۔

وقال الذین ۱۹

۵۳۶

الشعر ۲۶

۸۲ اور میرا روزی دینے والا ہے۔  
۸۳ میرے امراض دور کرتا ہوا ہر عطا لئے کہا معنی یہ ہیں کہ جب میں خلق کی دید سے بیمار ہوتا ہوں تو مشاہدہ حق سے مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔  
۸۴ موت اور حیات اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

۸۵ انبیاء معصوم ہیں گناہ ان سے صادر نہیں ہوتے ان کا استغفار اپنے رب کے حضور تواضع ہے اور امت کے لئے طلب مغفرت کی تعلیم ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان صفات اکبیرہ کو بیان کرنا اپنی قوم پر اقامت محبت ہے کہ معبود وہی ہو سکتا ہے جس کے یہ صفات ہوں۔

۸۶ حکم سے یا علم مراد ہے یا حکمت یا نبوت۔

۸۷ یعنی انبیاء علیہم السلام اور آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَرَآئِهِ فِي الْآخِرَةِ لِمَنِ الصَّالِحِينَ۔

۸۸ یعنی ان امتوں میں جو میرے بعد آئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ عطا فرمایا کہ تمام اہل ادیان ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کی شاکر کرتے ہیں۔  
۸۹ جنہیں تو جنت عطا فرمائے گا۔

۹۰ توبہ و ایمان عطا فرما کر اور دعا آپ نے اس لئے فرمائی کہ وقت مفارقت آپ کے والد نے آپ سے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا جب ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اس کا وعدہ چھوٹا تھا تو

أَبَاؤَكُمْ الْأَقْدَمُونَ ۷۷ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيَ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۷۸

تمہارے اگلے باپ دادا ۷۷ بیشک وہ سب میرے دشمن ہیں ۷۸ مگر پروردگار عالم ۷۹  
الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ۷۸ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ۷۹

وہ جس نے مجھے پیدا کیا ۷۸ تو وہ مجھے راہ دیگا ۷۹ اور وہ جو مجھے کھانا اور پلاتا ہے ۸۰  
وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۸۰ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ۸۱

اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے ۸۰ اور وہ مجھے وفات دیگا پھر مجھے زندہ کرے گا ۸۱  
وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۸۲ رَبِّ هَبْ لِي

اور وہ جس کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا ۸۲ اے میرے رب مجھے حکم  
مُحْكَمًا ۸۳ وَالْحَقُّنِي بِالصَّالِحِينَ ۸۴ وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي

عطا کر ۸۳ اور مجھے ان سے ملائے جو تیرے قریطوں کے سزاوار ہیں ۸۴ اور میری سچی ناموری رکھ بچھلوں میں  
الْآخِرِينَ ۸۵ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۸۶ وَاعْفُ عَنِّي ۸۷

اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ۸۶ اور میرے باپ کو بخش  
إِنَّهُ كَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ ۸۷ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۸۸

اے ۸۷ بے شک وہ گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے ۸۸ جس دن  
يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۸۹ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۹۰ وَأُزْلِفَتِ

نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے ۸۹ مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر ۹۰ اور قریب لای  
الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۹۱ وَبُورِزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَوِينَ ۹۲ وَقِيلَ لَهُمْ إِنَّمَا

جہنم تبت پر نیز گاروں کیلئے ۹۲ اور ظاہر کی جائیگی دوزخ گمراہوں کے لئے اور ان سے کہا جائیگا ۹۲  
كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۹۳ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ۹۴

کہاں ہیں وہ جن کو تم پوجتے تھے اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے ۹۳ یا بدلہ لیں گے ۹۴

آپ اس سے بیزار ہو گئے جیسا کہ سورہ برات میں ہے مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَآئَاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ۔ ۹۱ یعنی روز قیامت ۹۲ جو شرک کفر نفاق سے پاک ہو اس کو اس کا مال بھی نفع دے گا جو راہ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو مصلح ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرنے سے اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوا میں کے ایک صدقہ جاریہ دوسرہ مال جس سے وہ لوگ نفع اٹھائیں میری نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے ۹۳ کہ اس کو دیکھیں گے ۹۴ بطریق زجر و توبیخ کہ ان کے شرک و کفر پر ۹۵ عذاب الہی سے بچا کر۔



۹۶ یعنی بت اور ان کے پجاری سب اوندھے کر کے جہنم میں ڈال دئے جائیں گے ۹۷ یعنی اس کے اتباع کرنے والے جن ہوں یا انسان بعض مفسرین نے کہا کہ ابلیس کے لشکروں سے اس کی ذریت مراد ہے۔ ۹۸ جنہوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ جن کا ہم نے اتباع کیا یا ابلیس اور اس کی ذریت نے ۹۹ جیسے کہ مومنین کے لئے انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور مومنین شفاعت کرنے والے ہیں۔

۱۰۰ جو کام آئے یہ بات تمہارا وقت  
وقت کہیں گے جب دیکھیں گے کہ  
انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور صالحین  
ایمان داروں کی شفاعت کر رہے ہیں  
اور ان کی دوستیاں کام آ رہی  
ہیں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی  
کہے گا میرے فلاں دوست کا کیا  
حال ہے اور وہ دوست گناہوں کی  
وجہ سے جہنم میں ہوگا اللہ تعالیٰ  
فرمائے گا کہ اس کے دوست کو نکالو  
اور جنت میں داخل کرو تو جو لوگ  
جہنم میں باقی رہ جائیں گے وہ یہ  
کہیں گے کہ ہمارا کوئی سفارشی نہیں  
ہے اور نہ کوئی غمخوار دوست حسن  
رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایماندار دوست  
بڑھاؤ کیونکہ وہ روز قیامت شفاعت  
کریں گے۔  
۱۰۱ دنیا میں۔

۱۰۲ یعنی نوح علیہ السلام کی تکذیب  
تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے کیونکہ دین  
تمام رسولوں کا ایک ہے اور ہر  
ایک نبی لوگوں کو تمام انبیاء پر ایمان  
لانے کی دعوت دیتے ہیں  
۱۰۳ اللہ تعالیٰ سے کہ کفر و مہم  
ترک کرو۔

۱۰۴ اس کی وحی و رسالت کی  
تبلیغ پر اور آپ کی امانت آپ کی قوم  
کو مسلم تھی جیسے کہ سید عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی امانت پر عرب کو  
اتفاق تھا۔

فَكُتِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۱۰۱ وَجُنُودُ ابْلِيسَ ۱۰۲ اَجْمَعُونَ ۱۰۳ قَالُوا  
تواوندھادئے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ ۹۶ اور ابلیس کے لشکر سارے ۹۷ کہیں گے  
وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۱۰۴ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۱۰۵ اِذْ  
اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوں گے خدا کی قسم بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے جبکہ  
نَسُوْكُمْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۰۶ وَمَا اَضَلَّنَا اِلَّا الْمَجْرُمُوْنَ ۱۰۷ فَمَا لَنَا  
تمہیں رب العالمین کے برابر ٹھہرتے تھے اور ہمیں نہ بہکایا مگر مجرموں نے ۹۸ تو اب ہمارا  
مِنْ شٰفِعِيْنَ ۱۰۸ وَلَا صٰدِقٍ حَمِيْمٍ ۱۰۹ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنُ  
کوئی سفارشی نہیں ۹۹ اور نہ کوئی غمخوار دوست ۱۰۰ تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا ۱۰۱ کہ  
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۱۰ اِنْ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةٌ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ  
ہم مسلمان ہو جاتے بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت ایمان والے  
مُؤْمِنِيْنَ ۱۱۱ وَاِنْ رَبِّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۱۱۲ كَذَبْتَ قَوْمٌ نُّوحٌ  
نہ تھے اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے نوح کی قوم نے پیغمبروں  
رَّسُوْلًا ۱۱۳ اِذْ قَالَ لَهُمْ اٰخُوهُمْ نُوحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۱۱۴ اِنِّيْ لَكُمْ  
کو جھٹلایا ۱۰۲ جب کہ ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ۱۰۳ ایسا کہ میں تمہارے  
رَسُوْلٌ اٰمِيْنٌ ۱۱۵ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْنَ ۱۱۶ وَمَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ  
لئے اللہ کا بھیجا ہوا میں ہوں ۱۰۴ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ۱۰۵ اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں  
اَجْرًا اِنْ اَجْرِيْ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۱۷ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْنَ ۱۱۸  
ماتگتا میرا اجرت تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو  
قَالُوْا اَنْتُمْ مِنْكُمْ ۱۱۹ وَاتَّبَعَكَ الْاَزْدُ ۱۲۰ قَالِ وَمَا عَلِمِيْ بِمَا  
بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کہنے ہوئے ہیں ۱۰۶ فرمایا مجھے کیا خبر ان کے

۱۰۷ جو میں توحید و ایمان و طاعت الہی کے متعلق دیتا ہوں ۱۰۸ یہ بات انہوں نے غور سے کہی غبار کے پاس مٹھنا انہیں گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسر شان سمجھتے تھے  
اس لئے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے کہنے سے مراد ان کی غبار اور بیشہ ور لوگ تھے اور ان کو زویل اور کمین کہنا یہ کفار کا متکبرانہ فعل تھا اور نہ درحقیقت ضنعت اور بیشہ حیثیت  
دین سے آدمی کو زویل نہیں کرتا غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقویٰ کا نسب مسئلہ مومن کو زویل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو (مبارک)



۱۰ وہ کیا پیشے کرتے ہیں مجھے اس سے کیا مطلب میں انھیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں ۱۱ وہی انھیں خزا دے گا ۱۲ تو نہ تم انھیں عیب لگاؤ نہ پیشوں کے باعث ان سے عداوت کرو پھر قوم نے کہا کہ آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں اس کے جواب میں فرمایا۔

كَانُوا يَعْمَلُونَ ۱۲ اِنْ حَسَابُهُمْ اِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ۱۳ وَ

کام کیا ہیں ۱۲ ان کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے ۱۳ اگر تمھیں حس ہو ۱۴ اور

مَا اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ۱۴ اِنَّا اِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۱۵ قَالُوا لَئِنْ

میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ۱۴ میں تو نہیں مگر صاف ڈرسانے والا ۱۵ بولے اے نوح

لَمْ تَنْتَهِ يَنُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۱۶ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِي

اگر تم باز نہ آئے ۱۶ تو ضرور سنگسار کئے جاؤ گے ۱۷ عرض کی اے میرے رب میری قوم

كَذَّبُونِ ۱۷ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ

نے مجھے جھٹلایا ۱۷ تو مجھ میں اور ان میں پورا فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں

الْمُؤْمِنِينَ ۱۸ فَانْجِيْنَهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۱۹ ثُمَّ

کو نجات دے ۱۸ تو ہم نے بچا لیا اُسے اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں ۱۹ پھر اسکے

اَغْرَقْنَا بَعْدَ الْبَقِيَّةِ ۲۰ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَّمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

بہرہ ۲۰ ہم نے باقیوں کو ڈوب دیا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان

مُؤْمِنِينَ ۲۱ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۲۲ كَذَّبَتْ عَادُ

نہ تھے اور بے شک تمھارا رب ہی غرّت والا مہربان ہے عادی نے رسولوں کو

الرُّسُلِ ۲۳ اِذْ قَالَ لَهُمْ اٰخُوهُمْ هُوْدُ الْاَتَقُوْنَ ۲۴ اِنِّيْ لَكُمْ

جھٹلایا ۲۳ جبکہ اُن سے اُن کے ہم قوم ہونے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمھارے لئے

رَّسُوْلٌ اٰمِيْنٌ ۲۵ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْنَ ۲۶ وَمَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو ۲۵ اور میرا حکم مانو اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا

اَجْرًا اِنْ اَجْرِيْ اِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۲۷ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيعٍ

میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب - کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں

۱۱ وہ کیا پیشے کرتے ہیں مجھے اس سے کیا مطلب میں انھیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں ۱۲ وہی انھیں خزا دے گا ۱۳ تو نہ تم انھیں عیب لگاؤ نہ پیشوں کے باعث ان سے عداوت کرو پھر قوم نے کہا کہ آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں اس کے جواب میں فرمایا۔

۱۴ یہ میری شان نہیں کہ میں تمھاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمھارے ایمان کے لالچ میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں۔

۱۵ برہان صحیح کے ساتھ جس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جائے تو جو ایمان لائے وہی میرا مقرب ہے اور جو ایمان نہ لائے وہی دور۔ ۱۶ دعوت و انذار سے۔

۱۷ حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں۔

۱۸ تیری وحی و رسالت میں مراد آپ کی یہی تھی کہ میں جو ان کے حق میں بد عا کرتا ہوں اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ انھوں نے مجھے سنگسار کرنے کی دھمکی دی نہ یہ

کہ انھوں نے میرے متبعین کو زہل کہا بلکہ میری دعا کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے تیرے کلام کو جھٹلایا اور تیری رسالت کے قبول کرنے سے انکار کیا۔

۱۹ ان لوگوں کی شامت اعمال سے۔

۲۰ جو آدمیوں پر بندوں اور حیوانوں سے بھری ہوئی تھی۔

۲۱ یعنی حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دینے کے بعد ۲۲ عاد ایک قبیلہ ہے اور دراصل یہ ایک شخص کا نام ہے جس کی اولاد سے یہ قبیلہ ہے۔ ۲۳ اور میری

مکذیب نہ کرو۔



۱۲۰ کہ اس پر چڑھ کر گزرتے  
والوں سے مسخر کرو اور یہ اس  
قوم کا معمول تھا انھوں نے  
سر راہ بلند بنائیں بسا لی  
تھیں وہاں بیٹھ کر راہ چلنے  
والوں کو پریشان کرتے اور  
کھیل کرتے۔  
۱۲۱ اور کبھی نہ مرو گے۔  
۱۲۲ تلوار سے قتل کر کے  
دڑے مار کر نہایت بے رحمی  
سے۔

۱۲۳ یعنی وہ نعمتیں جنہیں  
تم جانتے ہو آگے اُن کا بیان  
فرمایا جاتا ہے۔  
۱۲۴ اگر تم میری نافرمانی کرو  
اس کا جواب ان کی طرف  
سے یہ ہوا کہ۔

۱۲۵ ہم کسی طرح تمھاری  
بات نہ مانیں گے اور تمھاری  
دعوت قبول نہ کریں گے۔  
۱۲۶ یعنی جن چیزوں کا آپ  
نے خوف دلایا یہ پہلوں کا

دستور ہے وہ بھی ایسی ہی  
باتیں کہا کرتے تھے اس سے  
ان کی مراد یہ تھی کہ ہم ان  
باتوں کا اعتبار نہیں کرتے  
انھیں جھوٹ جانتے ہیں یا  
آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ موت  
وحیات اور عمارتیں بنانا  
پہلوں کا طریقہ ہے۔

۱۲۷ دنیا میں نہ مرنے کے بعد  
انھیں آخرت میں حساب۔  
۱۲۸ یعنی ہود علیہ السلام کو۔  
۱۲۹ ہوا کے عذاب سے۔

آيَةُ تَعْبُوْنَ ۱۲۸ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۱۲۹ وَإِذَا  
سے ہنسنے کو ۱۲۸ اور مضبوط محل چنتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہو گے ۱۲۹ اور جب کسی  
بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۱۳۰ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۱۳۱ وَأَطِيعُوا ۱۳۲  
پر گرفت کرتے ہو تو بڑی بیدردی سے گرفت کرتے ہو ۱۳۰ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ۱۳۱ اور اس سے  
الَّذِي أَمَّاكُمْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۱۳۳ أَمَّاكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِيْنَ ۱۳۴ وَجَنَّتِ  
ڈرو جس نے تمھاری مدد کی ان چیزوں سے کہ تمھیں معلوم ہیں ۱۳۳ تمھاری مدد کی چوپایوں اور بیٹوں ۱۳۴ اور باغوں اور  
وَعِيُوْنَ ۱۳۵ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۱۳۶ قَالُوا سَوَاءٌ  
چشموں سے ۱۳۵ بیشک مجھے تم پر ڈر ہے ایک بڑے دن کے عذاب کا ۱۳۶ بولے ہیں برابر  
عَلَيْنَا أَوْ عَظَّتْ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَعَّيْنَ ۱۳۷ إِنَّ هَذَا إِلَّا خُلُقُ  
ہے چاہے تم نصیحت کرو یا ناصحوں میں نہ ہو ۱۳۷ یہ تو نہیں گروہی اگلوں  
الْأَوَّلِينَ ۱۳۸ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذِّبِينَ ۱۳۹ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكَنَّهُمْ ۱۴۰ إِن فِي  
کی ریت ۱۳۸ اور میں عذاب ہونا نہیں ۱۳۹ تو انھوں نے اسے جھٹلایا ۱۴۰ تو ہم نے انھیں ہلاک کیا ۱۴۰ بیشک  
ذَلِكَ لَايَةٌ ۱۴۱ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۱۴۲ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ  
اس میں ضرور نشانیاں ہیں اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے  
الرَّحِيمِ ۱۴۳ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطُغْيَانٍ ۱۴۴ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ ۱۴۵  
مہربان ہے ۱۴۳ ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ۱۴۴ جبکہ ان سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا کیا  
أَلَا تَتَّقُوْنَ ۱۴۶ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۱۴۷ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۱۴۸ وَأَطِيعُوا ۱۴۹  
ڈرتے نہیں ۱۴۶ بیشک میں تمھارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ۱۴۷ اور  
مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۱۵۰ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۱۵۱  
میں تم سے کچھ اس پر اجرت نہیں مانگتا ۱۵۰ میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ ۱۵۱



۱۳ یعنی دنیا کی ۱۳۱ کہ یہ نعمتیں کبھی زائل نہ ہوں اور کبھی غائب نہ آئے کبھی موت نہ آئے آگے ان نعمتوں کا بیان ہے ۱۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرہ یعنی فخر و غرور ہے معنی یہ ہوئے کہ اپنی صنعت پر غرور کرتے اتراتے۔

۱۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسرفین سے مراد مشرکین بعض مفسرین نے کہا کہ مسرفین سے مراد وہ خوشخص ہیں جنہوں نے نافرمانی کو قتل کیا تھا۔

۱۳۴ کفر و ظلم اور مخاصی کے ساتھ۔  
۱۳۵ ایمان لا کر اور عدل قائم کر کے اور اللہ کے مطیع ہو کر معنی یہ ہیں کہ ان کا فساد ٹھوس ہے جس میں کسی طرح نیکی کا شائبہ بھی نہیں اور بعض مفسرین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کچھ فساد بھی کرتے ہیں کچھ نیکی بھی ان میں ہوتی ہے مگر یہ ایسے نہیں۔

۱۳۶ یعنی بار بار بکثرت جادو ہوا ہے جس کی وجہ سے عقل بجا نہیں رہی (معاذ اللہ)۔

۱۳۷ اپنی سچائی کی۔  
۱۳۸ رسالت کے دعویٰ میں۔

۱۳۹ اس میں اس سے مزاحمت نہ کرو یہ ایک اونٹنی تھی جو ان کے معجزہ طلب کرنے پر ان کے حسب خواہش بدعات حضرت صالح علیہ السلام سے نکلی تھی اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہوتا تو اس دن نہ پیتی (مدارک)۔

۱۴۰ اس کو مارو نہ اس کی کوئی نہیں کاٹو۔  
۱۴۱ نزول عذاب کی وجہ سے اس دن کو

اَتُرْكُونَ فِي مَا هُمْ بِاٰمِنِيْنَ ۙ فِيْ جَنَّتٍ وَّعِيُوْنَ ۙ وَزُرُوْعِ

کیا تم یہاں کی ۱۳۱ نعمتوں میں چین سے چھوڑ دے جاؤ گے ۱۳۲ باغوں اور چشموں اور کھیتوں

وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۙ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ يُوْتَا فُرْهِيْنَ ۙ

اور کھجوروں میں جن کا تنگ و نرم نازک اور پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے ۱۳۲

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْنَ ۙ وَلَا تُطِيعُوْا اَمْرَ السُّرْفِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ

تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو ۱۳۳ وہ جو

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يَصْلِحُوْنَ ۙ قَالُوْا اِنَّمَا اَنْتَ مِنْ

زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ۱۳۴ اور بناؤ نہیں کرتے ۱۳۵ بولے تم پر تو جادو

الْمُسْكِرِيْنَ ۙ مَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ

ہوا ہے ۱۳۶ تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو تو کوئی نشانی لاؤ ۱۳۷ اگر

الصّٰدِقِيْنَ ۙ قَالَ هٰذِهِ نٰقَةٌ لِّهَا شَرْبٌ وَّلَكُمْ شَرْبٌ يُّوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ

مجھے ہو ۱۳۸ فرمایا یہ ناقہ ہے ایک دن اس کے پینے کی باری ۱۳۹ اور ایک سین دن تمہاری باری

وَلَا تَمْسُوْهَا سُوْءً فَيَاْخُذْكُمْ عَذَابٌ يُّوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ فَعَقَرُوْهَا

اور اسے بُرائی کے ساتھ نہ چھوؤ ۱۴۰ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آئے گا ۱۴۱ اس پر انہوں نے

فَاَصْبَحُوْا نِدْمِيْنَ ۙ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةٌ وَّ

اسکی کوئیں کاٹ دیں ۱۴۲ پھر صبح کو پچھتاہے رو گئے ۱۴۳ تو انہیں عذاب نے آیا ۱۴۴ اب شک اس میں ضرور نشانی ہو اور

مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۙ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ كَذَّبَتْ

ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی غرور والا مہربان ہے لوط

قَوْمُ لُوطٍ ۙ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ اِذْ قَالَ لَهُمْ اٰخُوْهُمُ لُوطُ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۙ

کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جبکہ ان سے ان کے ہم قوم لوط نے فرمایا کیا تم نہیں ڈرتے

بڑا فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ عذاب اس قدر عظیم اور سخت تھا کہ جس دن میں وہ واقع ہوا اس کو اس کی وجہ سے بڑا فرمایا گیا ۱۴۲ کوئیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور وہ لوگ اس کے اس نعل سے راضی تھے اس لئے کوئیں کاٹنے کی نسبت ان سبکی طرف کی گئی ۱۴۳ کوئیں کاٹنے پر نزول عذاب کے خوف سے ذمہ معصیت پر تاباں نامد ہوئے ہوں یا یہ بات کہ آتار عذاب دیکھ کر نامد ہوئے ایسے وقت کی ندامت نافع نہیں ۱۴۴ جس کی انہیں خبر دی گئی تھی تو ہلاک ہو گئے۔



۱۴۵۵ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں  
کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے  
لئے نہیں رہ گئے ہو جہاں کے اور  
لوگ بھی تو ہیں انھیں دیکھ کر تمہیں  
شر مانا جائے اور یہ معنی بھی ہو سکتے  
ہیں کہ بکثرت عورتیں ہوتے ہوئے  
اس فعل قبیح کا مرتکب ہونا امتداد  
کی خیانت ہے۔

۱۴۶۹ کہ حلال طیب کو چھوڑ کر  
حرام خبیث میں مبتلا ہوتے ہو۔  
۱۴۷۰ نصیحت کرنے اور اس فعل  
کو برا کہنے سے۔

۱۴۸۱ شہر سے اور تمہیں یہاں  
نہ رہنے دیا جائے گا۔

۱۴۹۰ اور مجھے اس سے نہایت  
دشمنی ہے پھر آپ نے بارگاہِ اکہی  
میں دعا کی۔

۱۵۰۱ ان کی شامت اعمال سے  
محفوظ رکھ۔

۱۵۱۰ یعنی آپ کی بیٹیوں کو اور  
ان تمام لوگوں کو جو آپ پر ایمان لائے

۱۵۲۰ جو آپ کی بی بی تھی اور وہ اپنی  
قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو معصیت

۱۵۳۰ پر راضی ہو وہ عامی کے حکم میں ہوتا ہے  
اسی لئے وہ بڑھیا اگر قاتل عذابِ موتی

۱۵۴۰ اور اس نے نجات نہ پائی۔  
۱۵۵۰ پتھروں کا یا گندھک اور آگ کا

۱۵۶۰ یہ بن مدین کے قریب تھا اس میں  
بہت درخت اور جھاڑیاں تھیں اللہ تعالیٰ

نے حضرت شعیب علیہ السلام کو انکی طرف  
مبعوث فرمایا تھا جیسا کہ اہل مدین کی

طرف مبعوث کیا تھا اور یہ لوگ حضرت  
شعیب علیہ السلام کی قوم کے نہ تھے۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۖ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم سے

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجَرَى إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ أَتَأْتُونَ الذِّكْرَ إِنْ

کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہاں کا رب ہے کیا مخلوق میں مردوں سے

مِنَ الْعَالَمِينَ ۖ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ

بدنلی کرتے ہو ۱۴۵۵ اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے جو روئیں بنائیں بلکہ تم لوگ حد

قَوْمٍ عَادُونَ ۖ قَالُوا لَيْنَ لَمْ تَنْتَهُ يَلُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ۖ

سے بڑھنے والے ہو ۱۴۶۰ بولے اے لوط اگر تم باز نہ آئے ۱۴۷۰ تو ضرور نکال دئے جاؤ گے ۱۴۸۰

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ۖ رَبِّ نَجِّنِي وَاهْلِي بِمَا كَعَمَلُونَ ۖ

فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوں ۱۴۹۰ اے میرے رب مجھے اور میرے گھروالوں کو انکے کام سے بچاؤ

فَنَجَّيْنَاهُ وَاهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۖ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۖ ثُمَّ دَخَرْنَا

تو ہم نے اسے اور اس کے سب گھروالوں کو نجات بخشی ۱۵۰۰ مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی ۱۵۱۰ پھر ہم نے دوسروں

الْآخَرِينَ ۖ وَامْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ۖ

کو ہلاک کر دیا اور ہم نے ان پر ایک برس سا برسایا ۱۵۲۰ تو کیا ہی برابر ساؤ تھا ڈرے گیوں کا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ

بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۖ كَذَّبَ أَصْحَابُ لَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ۖ إِذْ قَالَ

رب ہی عزت والا مہربان ہے بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ۱۵۴۰ جب ان

لَهُمْ شُعَيْبٌ ۖ أَلَا تَتَّقُونَ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ

سے شعیب نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو



۱۵۵۹ ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا یہی عنوان رہا کیونکہ وہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور اخلاص فی العبادۃ کا حکم دیتے اور تبلیغ رسالت پر کوئی اجر نہیں لیتے تھے لہذا سب نے یہی فرمایا۔  
 ۱۵۶۰ لوگوں کے حقوق کم نہ کرو ناپ اور تول میں۔  
 ۱۵۶۱ رہزنی اور لوٹ مار کر کے اور کھیتیاں تباہ کر کے یہی ان لوگوں کی عادتیں تھیں حضرت شعیب علیہ السلام نے انھیں ان سے منع فرمایا۔  
 ۱۵۶۲ نبوت کا انکار کرنے والے انبیاء کی نسبت بالعموم یہی کہا کرتے تھے جیسا کہ آجکل کے بعض فاسد العقیدہ کہتے ہیں۔  
 ۱۵۶۳ نبوت کے دعوے میں۔  
 ۱۵۶۴ اور جس عذاب کے تم مستحق ہو وہ جو عذاب چاہے گا تم پر نازل فرمائے گا۔  
 ۱۵۶۵ چونکہ اس طرح ہوا کہ انھیں شدید گرمی پہنچی ہوا بند ہوئی اور سات روز گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے یہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے اس کے بعد ایک ابر آسب اس کے نیچے آکے جمع ہو گئے اس سے آگ برسی اور سب جل گئے (اس واقعہ کا بیان سورہ اعراف اور سورہ ہود میں گزر چکا)۔

وَاطِيعُونَ ﴿٧٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجَرْتُمُ إِلَّا عَلَىٰ

اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿٨١﴾ وَزِنُوا

جہان کا رب ہے ۱۵۵۹ ناپ پورا کرو اور گھٹانے والوں میں نہ ہو ۱۵۶۰ اور

بِالْقِسْطِ أَسْأَلُ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٨٢﴾ وَلَا تَبْخُسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْتُوا

سیدھی ترازو سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین

فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبَّةَ الْأُولَىٰ ﴿٨٤﴾

میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ۱۵۶۱ اور اس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوق کو

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿٨٥﴾ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِنْ

بولے تم پر جادو ہوا ہے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی ۱۵۶۲ اور بیشک

نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٨٦﴾ فَاسْقِطْ عَلَيْكَ سَفَاةَ السَّمَاءِ إِنْ

ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو اگر

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٨٧﴾ قَالَ رَبِّيَ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٨٨﴾ فَكَذَّبُوهُ

تم سچے ہو ۱۵۶۳ فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کو تک ہیں ۱۵۶۴ تو انھوں نے

فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٨٩﴾

اُسے جھٹلایا تو انھیں شامیانے والے دن کے عذاب لے آیا بیشک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ۱۵۶۵

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٩١﴾ وَإِنَّا لَنَنْزِلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٩٢﴾ نَزْلًا بِهِ

رب ہی عزت والا مہربان ہے اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اُسے



۱۶۲ روح الامین سے حضرت جبریلؑ مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں ۱۶۳ تاکہ آپ اسے محفوظ رکھیں اور نہ بھولیں دل کی تخصیص اس لئے ہے کہ درحقیقت وہی مخاطب ہے اور تمیز و فصل و اختیار کا مقام بھی وہی ہے تمام اعضا اسکے مغزو مطیع ہیں حدیث شریف میں ہے کہ دل کے درست ہونے سے تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور اسکے خراب ہونے سے سب جسم خراب اور فرج و سرور و رنج و غم کا مقام دل ہی ہے جب دل کو خوشی ہوتی ہے تمام اعضا براس کا اثر پڑتا ہے تو وہ مثل رئیس کے ہے وہی موضع ہے عقل کا توازن مطلق ہوا اور تکلیف جو عقل و فہم کے ساتھ مشروط ہے اسی کی طرف راجع ہوتی ۱۶۴ اِنَّہُ کی ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہو تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ اسکا ذکر تمام کتب سماویہ میں ہے اور اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منیر راجع ہو تو معنی یہ ہونگے کہ لاکھوں ابدال اللہین ۱۹

۱۶۵ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق نبوت و رسالت پر۔

۱۶۶ اپنی کتابوں سے اور لوگوں کو خبر دیتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہل مکہ نے یہود مدینہ کے پاس اپنے معتدین کو یہ دریافت کرنے بھیجا کہ کیا نبی آخر الزماں سید کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت انکی کتابوں میں کوئی خبر ہے اسکا جواب علماء یہود نے یہ دیا کہ یہی ان کا زمانہ ہے اور انکی نعت و صفت توریت میں موجود ہے علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام اور ابن یاسین اور عصبہ اور اسد اور اسیرہ حضرات جنھوں نے توریت میں حضور کے اوصاف پڑھے تھے حضور پر ایمان لائے۔

۱۶۷ معنی یہ ہیں کہ ہم نے یہ قرآن کریم ایک فصیح بلغی عربی نبی پر اتارا جسکی فصاحت و عرب کو مسلم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم معجز ہے اور اسکی مثل ایک سورت بنانے سے بھی تمام دنیا عاجز ہے علاوہ بریں علماء اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اسکے نزول سے قبل اس کے نازل ہونے کی بشارت اور اس نبی کی صفت انکی کتابوں میں نہیں مل سکتی ہے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ نبی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ کتاب اسکی نازل فرمائی ہوئی ہے اور کفار جو طرح طرح کی یہودہ باتیں اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں سب باطل ہیں اور خود کفار بھی تسلیم ہیں کہ اس کے خلاف کیا بات کہیں اس لئے کبھی اسکو بھلوں کی داستان کہتے ہیں کبھی شجر بھی سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ

۱۶۸ یعنی ان کا ذول کے جن کا کفر اختیار کرنا اور اس پر بھروسہ نہا مائے علم میں ہے تو ان کے لئے ہدایت کا کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے کسی حال میں وہ کفر سے پلٹنے والے نہیں۔

۱۶۹ تاکہ ایمان لائیں اور تصدیق کریں لیکن اس وقت مہلت نہ ملے گی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار کو اس عذاب کی خبر دی تو براہ تسخیر و استہرا کہنے لگے کہ یہ عذاب کب آئے گا اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۱۷۰ اور فوراً ہلاک نہ کر دیں ۱۷۱ یعنی عذاب آہی ۱۷۲ یعنی دنیا کی زندگی اور اس کا عیش خواہ طویل بھی ہو لیکن نہ وہ عذاب کو دفع کر سکے گا نہ اس کی شدت کم کر سکے گا ۱۷۳ پہلے جنت قائم کر دیتے ہیں ڈر سنائے والوں کو بیچ دیتے ہیں اس کے بعد بھی جو لوگ راہ پر نہیں آتے اور حق کو قبول نہیں کرتے ان پر عذاب کرتے ہیں ۱۷۴ اس میں کفار کا رد ہے جو کہتے تھے

الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿۱۶۲﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿۱۶۳﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿۱۶۴﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶۵﴾ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ أَنْ يَأْتِيَهِمُ الْغُلَامُ الْمُرْسَلُ ﴿۱۶۶﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿۱۶۷﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۶۸﴾ كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۶۹﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۱۷۰﴾ فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۷۱﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ﴿۱۷۲﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۱۷۳﴾ أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿۱۷۴﴾ ثُمَّ جَاءَهُمْ

روح الامین لے کر اترا ۱۶۲ تمھارے دل پر ۱۶۳ کہ تم ڈر سناؤ ۱۶۴ عربی زبان میں اور بیشک اس کا جرجا اگلی کتابوں میں ہے ۱۶۵ اور کیا یہ ان کے لئے نشانی نہ تھی ۱۶۶ کہ اس نبی کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے عالم ۱۶۷ اور اگر ہم اسے کسی غیر عربی شخص پر اتارتے کہ وہ انھیں پڑھ سنا تا جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے ۱۶۸ ہم نے یونہی جھٹلانا

فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۶۹﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۱۷۰﴾ فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۷۱﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ﴿۱۷۲﴾

تو وہ اچانک ان پر آجائے گا اور انھیں خبر نہ ہوگی تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی ۱۷۳ افعذابنا يستعجلون ۱۷۴ افرأيت ان متعنه سنين ۱۷۵ ثم جاءهم

تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انھیں برتنے دیں وہ پھر آئے ان چپکا

مَا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۱۷۶﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَمْتَعُونَ ﴿۱۷۷﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا

وہ وعدہ دئے جاتے ہیں ۱۷۶ تو کیا کام آئے گا ان کے وہ جو برتنے تھے ۱۷۷ اور ہم نے کوئی بستی

مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ ﴿۱۷۸﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۱۷۹﴾ وَمَا

ہلاک نہ کی جسے ڈر سنائے والے نہ ہوں نصیحت کے لئے اور ہم ظلم نہیں کرتے ۱۷۸ اور اس

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿۱۸۰﴾ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿۱۸۱﴾ أَنَّهُمْ

قرآن کو لے کر شیطان نہ اترے ۱۸۰ اور وہ اس قابل نہیں ۱۸۱ اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں ۱۸۲ وہ تو

۱۸۲ وہ تو



کہ جس طرح شیاطین کا ہنوں کے پاس آسانی نہیں لاتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قرآن لاتے ہیں اسی میں اُنکے اس خیال کو باطل کر دیا کہ غلط ہے  
 ۱۴۵۰ کہ قرآن لائیں ۱۴۶۰ کیونکہ یہ ان کے مقدور سے باہر ہے ۱۴۷۰ یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف جو وحی ہوتی ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیا جب تک کہ فرشتہ اسکو بارگاہِ رسالت میں پہنچائے اس سے پہلے شیاطین اسکو نہیں سن سکتے اسکے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے ۱۴۸۰ احصیو کے قریب کے رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اعلان کے ساتھ انذار فرمایا اور خدا کا خوف دلایا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے ۱۴۹۰ یعنی لطف و کرم فرماؤ ۱۵۰۰ جو صدقِ اخلاص سے آپ پر ایمان لائیں خواہ وہ آپ سے قربت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔  
 وقال الذین ۱۹

عَنِ السَّمْعِ لِعَزْوُلُونٌ ۖ فَلَا تَدْعُمَعَ اللَّهُ إِلَهاً آخَرَ فَتَكُونَ

سننے کی جگہ سے دور کر دئے گئے ہیں ۱۵۱۰ تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ بلو ج کہ تجھ پر  
 مِنَ الْمُعَذِّبِينَ ۖ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ۖ وَخَفِضْ

عذاب ہو گا اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ ۱۵۲۰ اور اپنی رحمت کا  
 جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

بازو بچھاؤ ۱۵۳۰ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے ۱۵۴۰ تو اگر وہ تمھارا حکم مانیں تو فرما دو میں  
 إِنِّي بِرِئِيِّ مُقِيمٌ ۖ فَتَعْمَلُونَ ۖ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۖ الَّذِي

تمھارے کاموں سے بے علاقہ ہوں اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہربان ہے ۱۵۵۰ جو تمھیں  
 يَرْبِكَ حِينَ تَقُومُ ۖ وَتَقْلِبُكَ فِي السُّجْدِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۖ

دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو ۱۵۶۰ اور نمازیوں میں تمھارے دورے کو ۱۵۷۰ بیشک ہی سنتا جاتا ہے ۱۵۸۰  
 هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيْطَانُ ۖ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ

کیا میں تمھیں بتا دوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گناہگار  
 أَثِيمٍ ۖ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثُهُمْ كَذِبُونَ ۖ وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۖ

پر ۱۵۹۰ شیطان اپنی سنی ہوئی ۱۶۰۰ ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں ۱۶۱۰ اور شاعروں کی پیروی گمراہ  
 أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۖ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۖ

کرتے ہیں ۱۶۲۰ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں مگر ڈال پھرتے ہیں ۱۶۳۰ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ۱۶۴۰  
 إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ

مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ۱۶۵۰ اور بکثرت الشکر کی یاد کی ۱۶۶۰ اور بدلہ لیا ۱۶۷۰  
 بَعْدَ مَا ظَلَمُوا ۖ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۖ

بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا ۱۶۸۰ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم ۱۶۹۰ کہ کس کروٹ پر پٹا کھائیں گے ۱۷۰۰  
 ۱۷۱۰

۱۷۱۰ یعنی اللہ تعالیٰ تم اپنے تمام کام اسکو تفویض کرو۔

۱۷۲۰ نماز کیلئے یاد عا کیلئے باہر اس مقام پر جہاں تم ہو۔

۱۷۳۰ جب تم اپنے تہجد پڑھنے والے اصحاب کے احوال ملاحظہ فرماتے تھے لئے شب کو دورہ کرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ جب تم امام ہو کر نماز پڑھاتے ہو اور قیام و رکوع و سجود و قعود میں گزرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ وہ آ کی گزرتے ہیں

کو دیکھتا ہے نمازوں میں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس پیش یکساں ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے بخدا تجھ پر تمھارا شروع و رکوع معنی نہیں میں تمھیں اپنے پس پشت دیکھتا ہوں بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے نومنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ نماز حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ خاتونِ پاکِ مومنین کی اصلاحِ ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام مصلو آباد اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں (مدارک و جمیل وغیرہ)۔

۱۷۴۰ تمھارے قول و عمل اور تمھاری نیت کو اسکے بعد اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے جواب میں جو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شیطان اترتے ہیں یہ ۱۷۵۰ ارشاد فرماتا ہے۔

۱۷۶۰ مثل مسیلہ وغیرہ کا ہنوں کے۔  
 ۱۷۷۰ جو انھوں نے ملائکہ سے سنی ہوئی ہے

۱۷۸۰ کیونکہ وہ فرشتوں سے سنی ہوئی باتوں میں اپنی طرف سے بہت جھوٹ ملا دیتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ ایک بات سننے میں تو سو جھوٹ اسکے ساتھ ملاتے ہیں اور یہ بھی اس وقت تک تھا جب تک کہ وہ آسمان پر پہنچنے سے روکے نہ گئے تھے ۱۷۹۰ ان کے اشار میں کہ انکو پڑھتے ہیں رواج دیتے ہیں باوجودیکہ وہ اشار کذب و باطل ہوتے ہیں شانِ نزول یہ آیت شعرا کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو جس شر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشار کو نقل کرتے تھے ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی ۱۸۰۰ اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو و باطل میں سخن رانی کرتے ہیں جھوٹی مع کرتے ہیں جھوٹی بھوک کرتے ہیں ۱۸۱۰ ان کی اسلام کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا جسم پیپ سے بھر جائے تو یہ اسکے لئے اس سے بہتر ہے کہ شر سے پر ہو مسلمان شعرا جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنیٰ کئے گئے ۱۸۲۰ اس میں شعرا اسلام کا استغناء فرمایا گیا وہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد لکھتے ہیں اسلام کی مع لکھتے ہیں ہندو نصائح لکھتے ہیں اس پر اجرو ثواب پاتے ہیں بخاری شریف میں ہے

۱۸۳۰

۱۸۴۰

۱۸۵۰

۱۸۶۰



کہ مسجد نبوی میں حضرت حسان کے لئے منبر بچھایا جاتا تھا وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منابر پڑھتے تھے اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے جاتے تھے بخاری کی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شیعہ حکمت ہوتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شیعہ پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ترمذی میں

وقال الذہبی ۱۹

۵۴۵

المنابر

جابر بن سمرہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض بُرا اچھے کو لو بُرے کو چھوڑ دو شیعی نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیق شعر کہتے تھے حضرت علیؓ ان سب سے زیادہ شعر فرماتے والے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۱۹۲ اور شعر ان کے لئے ذکر الہی سے غفلت کا سبب نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اور اصحاب کرام و صلی رامت کی مدح اور حکمت و عظمت اور زہد و ادب میں۔

۱۹۳۰ کفار سے ان کی جھوٹا۔  
۱۹۴۰ کفار کی طرف سے کہ انھوں نے  
مسلمانوں کی اور ان کے پشتواؤں کی جھو  
کی ان حضرات نے اسکو دفع کیا اور اس کے  
جواب دیے یہ مذہم نہیں ہیں بلکہ  
مستحقِ اجر و ثواب ہیں حدیث  
شریف میں ہے کہ مومن اپنی تلوار سے بھی  
جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی۔  
یہ ان حضرات کا جہاد ہے۔

۱۹۵۰ یعنی مشرکین جنہوں نے  
سید الطاہر بن افضل الخلق رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سبجو کی۔  
۱۹۶۷ موت کے بعد حضرت ابن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جہنم کی طرف اور وہ  
بڑا ہی ٹھکانا ہے۔

سُوْرَةُ النَّازِعَاتِ هِيَ ثَلَاثٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥٠ وَتَسْعُوْنَ اَيُّ سَبْعٍ اَرْبَعًا

سورۃ نمل کی جو اس میں آئے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے آیات اور سات رکوع ہیں

طس تِلْكَ آيَةُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ۚ هُدًى وَبُشْرَىٰ

یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ۲ ہدایت اور خوش خبری ایمان

لِلْمُؤْمِنِينَ ۖ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ

والوں کو وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں صلہ اور زکوٰۃ دیتے ہیں صلہ اور وہ

بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زِينَتُهُمْ  
آخِرَت پر یقین رکھتے ہیں وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے اُن کے کو تک ان کی نگاہیں

اعْمَلُوا لَهُمْ يَوْمَ يَعْمَهُونَ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

بھلے کر دکھائے ہیں وہ تو وہ بھٹک رہے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے بُرا عذاب ہے اور یہی

فِي الْآخِرَةِ هُمْ الْخَاسِرُونَ ﴿٥٠﴾ وَإِنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ  
آخِرَت میں سب سے بڑھ کر نقصان میں ہے اور بیشک تم قرآن سکھائے جاتے ہو حکمت والے

حَكِيمٌ عَلَيْهِمُ ۝ اِذْ قَالَ مُوسٰى لِاٰهْلِهٖ اِنِّىۤ اَنْتُمْ نَارُ اَسٰتِكُمْ

علم والے کی طرف سے وہ جبکہ موسیٰ نے اپنی گھروالی سے کہا وہ مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے عنقریب میں

مِنْهَا مَخْبِرٌ أَوْ أَتَيْكُمْ بِشَهَابٍ مِّمَّنْ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٧﴾

تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہو یا اس سے کوئی حکمت جھگڑی لاؤں گا کہ تم تائب و

فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَنَ

اور پاکی ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللہ عزت والا حکمت والا

۱۔ سورہ بقرہ مکینہ ہے اس میں سات رکوع

اور ترانوے آیتیں اور ایک ہزار تین سو ستترہ کلمے اور چار ہزار سات سو ننانوے حرف ہیں۔ **۷** جو حق و باطل میں امتیاز کرتی ہے اور جس میں علوم و حکم و ولایت رکھے گئے ہیں۔ **۸** اور اس پر مداومت کرتے ہیں اور اس کے شر لفظ و آداب و جمہد حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔ **۹** جو خوش دلی سے وہ کہ وہ اپنی برائیوں کو شہوات کے سبب سے بھڑائی جانتے ہیں۔ **۱۰** دنیا میں قتل اور گرفتاری و کھانکا انجام دامن عذاب ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے۔ **۱۱** اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جو قابل علم و لطائف حکمت پر مشتمل ہے۔ **۱۲** میں سے مھر کو سفر کرتے ہوئے تاریک رات میں جبکہ برف باری سے نہایت سردی ہو رہی تھی اور راستہ گم ہو گیا تھا اور نبی صاحبہ کو دروازہ شروع ہو گیا تھا۔ **۱۳** اور سردی کی تکلیف سے امن یاؤ **۱۴** حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحیت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت کے ساتھ۔



۱۲ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم آجی عصا ڈال دیا اور وہ سانپ ہو گیا۔

۱۳ نہ سانپ کا نہ کسی اور چیز کا یعنی جب میں انھیں امن دوں تو پھر کیا اندیشہ۔

۱۴ اس کو ڈر ہو گا اور وہ بھی جب توبہ کرے۔

۱۵ توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دوسری نشانی دکھائی گئی اور فرمایا گیا ۱۶ یہ نشانی ہے ان۔

۱۷ جن کے ساتھ رسول بنا کر بھیجے گئے ۱۸ یعنی انھیں مجھے دکھائے گئے ۱۹ اور وہ جانتے تھے کہ بیشک یہ

نشانیوں اللہ کی طرف سے ہیں لیکن باوجود اس کے اپنی زبانوں سے انکار کرتے رہے۔

۲۰ کہ غرق کر کے ہلاک کئے گئے۔ ۲۱ یعنی علم قضا و سیاست اور

حضرت داؤد کو پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا علم دیا اور حضرت سلیمان کو چوپایوں اور پرندوں کی بولی کا (خازن) ۲۲ نبوت و ملک عطا فرما کر اور جن و انس اور شیاطین کو مسخر کر کے ۲۳ نبوت و علم و ملک میں۔

۲۴ یعنی بکثرت نعمتیں دنیا و آخرت کی ہم کو عطا فرمائی گئیں۔

وَأَلْقَ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ

اور اپنا عصا ڈال دے ۱۲ پھر موسیٰ نے اُسے دیکھا ہلہکتا ہوا گویا سانپ ہو چکا پھر کرچا اور مڑ کر نہ دیکھا ۱۳

يُمُوسَى لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ۱۴ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ

ہم نے فرمایا اے موسیٰ ڈر نہیں بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا ۱۴ ہاں جو کوئی زیادتی کرے ۱۵

ثُمَّ بَدَّلْ حَسَنًا بَعْدَ سُوِّ فَإِنِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۶ وَأَدْخُلْ يَدَكَ

۱۷ پھر برائی کے بعد بھلائی سے بدلے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں ۱۵ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان ۱۶

فِي جَيْبِكَ تَخْرُجُ بَيْضًا مِنْ غَيْرِ سُوِّ ۱۷ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب ۱۶ نو نشانیوں میں ۱۷ فرعون اور ۱۸

وَقَوْمِهِ ۱۹ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۲۰ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً

اس کی قوم کی طرف بیشک وہ بے حکم لوگ ہیں ۱۹ پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولتی اُن کے پاس ۲۰

قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۲۱ وَجَحْدُوا إِلَيْهَا ۲۲ وَأَسْتَيْقِنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلُمًا

آئیں ۲۱ بولے یہ تو صریح جادو ہے اور اُن کے منکر ہوئے اور ان کے دلوں میں انکا یقین تھا ۲۲ ۱۹ ظلم ۲۰

وَعُلُوًّا ۲۳ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۲۴ وَلَقَدْ آتَيْنَا

اور تکبر سے تو دیکھو کیسا انجام ہوا ۲۳ فساد یوں کا ۲۴ اور بیشک ہم نے داؤد ۲۵

دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ ۲۶ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ

اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا ۲۶ اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے

كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ۲۷ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَقَالَ

ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی ۲۷ اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا ۲۸ اور کہا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلِمْنَا مَنَظِقَ الطَّيْرِ وَأُوتَيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۲۹ وَإِن

اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ۲۹ اور ہر چیز میں سے ہم کو عطا ہوا ۳۰ بے شک



هَذَا هُوَ الْفَضْلُ الْبَيِّنُ ۝<sup>۱۹</sup> وَخَشَرَ لِسْلِيمَنْ جُنُودَهُ مِنَ الْجِنِّ

یہی ظاہر فضل ہے ۲۵ اور جمع کئے گئے سلیمان کے لیے اس کے لشکر جنوں

وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝<sup>۲۰</sup> حَتَّىٰ إِذَا اتَوَاعَلَىٰ وَادِ الْمَمَلِ

اور آدمیوں اور پرندوں سے تو وہ روکے جاتے تھے ۲۶ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر گئے ۲۷

قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا الْمَمَلُ ادْخُلْ أَمْسِكْكُمْ لَا يَمْحُطَنَّكُمْ سُلَيْمَنْ

ایک چیونٹی بولی ۲۸ اے چیونٹو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان

وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝<sup>۲۱</sup> فَتَبَسَّمَ ضَاخِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ

اور ان کے لشکر بے خبری میں ۲۹ تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسنا ۳۰ اور عرض کی

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے ۳۱ مجھ پر اور میرے ماں باپ

وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ

پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے

الصَّالِحِينَ ۝<sup>۲۲</sup> وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدًى هُدًى مَّرْكَانَ

قرب خاص کے منہ اور میں ۳۲ اور پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہر ہد کو نہیں دیکھتا یا وہ

مِنَ الْغَائِبِينَ ۝<sup>۲۳</sup> لَاُعَذِّبُهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوَلَا أَدْبَحْتَهُ أَوَّلِيَّاتِي

واقفی حاضر نہیں ۳۳ ضرور میں اُسے سخت عذاب کروں گا ۳۴ یا ذبح کر دوں گا یا کوئی روشن

بِسُلْطَنٍ مُّبِينٍ ۝<sup>۲۴</sup> فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ مَحْطُ

سند میرے پاس لائے ۳۵ تو ہر کچھ زیادہ دیر نہ بٹھل اور آ کر ۳۶ عرض کی کہ میں وہ بات دیکھ آیا

بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ نَّبَا يَقِينٍ ۝<sup>۲۵</sup> إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَبْلُكُهُمْ

ہوں جو حضور نے دیکھی اور میں شہر سب سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی ۳۷ کہ ان پر بادشاہی کر رہی ہے

کی یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین

میل سے شمالی اور جنوبی شخص کا کلام آگے سمجھا کہ یہاں تک کہ چیونٹیوں کی وادی پہنچے تو اپنے اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں داخل ہو گئیں

حضرت سلیمان علیہ السلام کی اگرچہ ہوا پر بھی گریز نہیں ہے کہ یہ مقام آپ کا جائے نزول ہو ۳۸ انبیاء کا ہنسنا ختم ہی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حضرات تہمت مار کر نہیں مہنتے

۳۹ نبوت و ملک و علم عطا فرما کر حضرت انبیاء و اولیاء ۳۴ اس کے پرکھا کر یا اس کو اس کے پیاروں سے جدا کر کے یا اس کو اس کے اقربان کا خادم بنا کر یا اس کو غیر جانوروں کے ساتھ

قید کر کے اور ہر کچھ حسب مصلحت عذاب کرنا آپ کے لئے حلال تھا اور جب پرند آپ کے لئے مسخر کئے گئے تھے تو تادیب سیاست مقتضائے تخیر ہے ۳۶ جس سے اس کی معذوری ظاہر ہو

۳۵ نہایت عجز و انکسار اور ادب و تواضع کے ساتھ معافی چاہ کر ۳۷ جس کا نام بقیس ہے

۲۵ مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مشارق و مغارب ارض کا ملک عطا فرمایا چالیس سال آپ اس کے مالک رہے پھر تمام دنیا کی مملکت عطا فرمائی جن وانس شیطان پرندے جو پائے درندے سب پر آپ کی حکومت تھی اور ہر ایک شے کی زبان آپ کو عطا فرمائی اور عجیب و غریب صنعتیں آپ کے زمانہ میں بروئے کار آئیں

۲۶ آگے بڑھنے سے تاکہ سب جمع ہو جائیں پھر چلائے جاتے تھے

۲۷ یعنی طائف یا شام میں اس وادی پر گزرے جہاں چیونٹیاں کثرت تھیں

۲۸ چیونٹیوں کی ملکہ تھی وہ لنگڑی تھی (لطیفہ) جب حضرت قتادہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو فیس داخل ہوئے اور وہاں کی خلق آپ کی گرویدہ ہوئی تو آپ نے

لوگوں سے کہا جو جاو دریافت کرو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت

نوجوان تھے آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی مادہ تھی یا نہ حضرت قتادہ

ساکت ہو گئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ وہ مادہ تھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ آپ

کو کس طرح معلوم ہوا آپ نے فرمایا قرآن کریم میں ارشاد ہوا قَالَتْ نَمْلَةٌ أَكْرَمْتَنِي وَفَرَّقَنِي

فریق میں قَالَتْ نَمْلٌ وَارْتَدَّتْ رِجْلَانِ اللہ اس سے حضرت امام کی شان علم معلوم ہوتی ہے

غرض جب اس چیونٹی کی ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دکھا تو کہنے لگی

۲۹ یہ اس نے اس لئے کہا کہ وہ جانتی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں صاحب

عدل ہیں جبر اور زیادتی آپ کی شان نہیں ہے اس لئے اگر آپ کے لشکر سے چیونٹیاں کچل

جائیں گی تو بے خبری ہی میں کچل جائیں گی کہ وہ گزرتے ہوں اور اس طرف التفات نہ کرں چیونٹی

کی یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین

میل سے شمالی اور جنوبی شخص کا کلام آگے سمجھا کہ یہاں تک کہ چیونٹیوں کی وادی پہنچے تو اپنے اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں داخل ہو گئیں

حضرت سلیمان علیہ السلام کی اگرچہ ہوا پر بھی گریز نہیں ہے کہ یہ مقام آپ کا جائے نزول ہو ۳۸ انبیاء کا ہنسنا ختم ہی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حضرات تہمت مار کر نہیں مہنتے

۳۹ نبوت و ملک و علم عطا فرما کر حضرت انبیاء و اولیاء ۳۴ اس کے پرکھا کر یا اس کو اس کے پیاروں سے جدا کر کے یا اس کو اس کے اقربان کا خادم بنا کر یا اس کو غیر جانوروں کے ساتھ

قید کر کے اور ہر کچھ حسب مصلحت عذاب کرنا آپ کے لئے حلال تھا اور جب پرند آپ کے لئے مسخر کئے گئے تھے تو تادیب سیاست مقتضائے تخیر ہے ۳۶ جس سے اس کی معذوری ظاہر ہو

۳۵ نہایت عجز و انکسار اور ادب و تواضع کے ساتھ معافی چاہ کر ۳۷ جس کا نام بقیس ہے



۳۷ جو بادشاہوں کے لئے شایان ہوتا ہے ۳۸ جس کا طول اسی گز عرض چالیس سونے چاندی کا جواہرات کے ساتھ مصرع ۳۹ کیونکہ وہ لوگ آفتاب پرست مجوسی تھے  
۴۰ سیدھی راہ سے مراد طریق حق و دین اسلام ہے۔

النمل ۲۷

۵۴۸

وقال الذین ۱۹

وَأُوتِيتُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ۚ وَجَدْتُهُمْ قَوْمًا  
اور اسے ہر چیز میں ہے ۳۷ اور اس کا بڑا تخت ہے ۳۸ میں نے اسے اور اسکی قوم کو پایا  
يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالًا ۚ

کہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں ۳۹ اور شیطان نے ان کے اعمال انکی نگاہ میں

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۚ ۱۰ أَلَا يَسْجُدُونَ لِلَّهِ

سنوار کر ان کو سیدھی راہ سے روک دیا ۴۰ تو وہ راہ نہیں پاتے کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو

الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ ۚ وَ

نکالتا ہے آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ۴۱ اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو

مَا تَعْلَمُونَ ۚ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۚ ۱۱ قَالَ سَتَنْظُرُونَ

اوپر ظاہر کرتے ہو ۴۲ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ تجھے عرش کا مالک ہو سیما نے فرمایا اب ہم

أَصَدَقْتَ أَفَرَأَيْتُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۚ ۱۲ إِذْ هَبْ بِكِتَابِي هَذَا فَاَلْقَهُ إِلَيْهِمْ

دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں ہے ۴۳ میرا یہ فرمان لے جا کر ان پر ڈال

ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ۚ ۱۳ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤِنَّ الْقِي

پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ۴۴ وہ عورت بولی اے سردار و بیشک میری طرف

إِلَى كِتَابٍ كَرِيمٍ ۚ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۚ ۱۴

ایک عزت والا خط ڈالیا ۴۵ بیشک سیما کی طرف سے ہوا و بیشک اللہ کے نام سے ہجو نہایت مہربان رحم والا

أَلَا تَعْلَمُونَ عَلَىٰ وَأَتُونِي مُسْلِمِينَ ۚ ۱۵ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤِنَّ افْتَوُونِي فِي

یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو ۴۶ اور گردن رکھتے میسے حضور حاضر ہو ۴۷ بولی اے سردار و میرے اس معاملہ میں مجھے

أَمْرِي مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ۚ ۱۶ قَالُوا نَحْنُ أَوْلَا قُوَّةً وَ

رائے دوں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو وہ بولے ہم زور والے اور

۱۱ آسمان کی چھپی چیزوں سے منہ اور زمین کی چھپی چیزوں سے نباتات مراد ہیں۔

۱۲ اس میں آفتاب پرستوں کے تمام باطل پرستوں کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کے

سوا کسی کو بھی پوجیں مقصود یہ ہے کہ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو کائنات

ارضی و سماوی پر قدرت رکھتا ہو اور جمیع معلومات کا عالم ہو جو ایسا نہیں وہ کسی

طرح مستحق عبادت نہیں۔ ۱۳ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ

از جانب بندہ خدا سلیمان بن داؤد بوسے بلیقس ملکہ شہر سبا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اس پر سلام جو عبادت قبول کرے اس کے بعد دعا

یہ کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو اس پر آپ نے

اپنی مہر لگائی اور پھر سے فرمایا۔ ۱۴ چنانچہ ہندو وہ مکتوب گرامی لے کر

بلیقس کے پاس پہنچا اس وقت بلیقس کے گرد اس کے اعیان و وزراء کا مجمع

تھا ہر دن وہ مکتوب بلیقس کی گود میں ڈال دیا اور وہ اس کو

دیکھ کر خوف سے لرز گئی اور ۱۵ پھر اس پر مہر دیکھ کر

۱۶ اس نے اس خط کو عزت والا یا اس لئے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی

تھی اس سے اس نے جانا کہ کتاب کا بیجنے والا حلیل المنزلت بادشاہ ہے یا اس لئے

کہ اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے تھی پھر اس نے بتایا کہ وہ مکتوب کس کی طرف سے آیا ہے چنانچہ ۱۷ یعنی میری تمہیل ارشاد کرو اور تکبر نہ کرو جیسا کہ بعض بادشاہ کیا کرتے ہیں ۱۸ فرماں بردارانہ

شان سے مکتوب کا یہ مضمون سن کر بلیقس اپنی اعیان دولت کی طرف متوجہ ہوئی۔

۱۹ یعنی میری تمہیل ارشاد کرو اور تکبر نہ کرو جیسا کہ بعض بادشاہ کیا کرتے ہیں ۲۰ فرماں بردارانہ شان سے مکتوب کا یہ مضمون سن کر بلیقس اپنی اعیان دولت کی طرف متوجہ ہوئی۔



۴۸ اس سے انکی مادی تہی کا گریز ہی رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کیلئے تیار ہیں بہادر اور شجاع ہیں صاحب قوت و توانائی ہیں کثیر فوجیں رکھتے ہیں جنگ آزمایہ ہیں ۴۹ اے حکم ہر تہی اطاعت کریں گے تہی کے حکم کے منظر میں اس جواب میں انھوں نے یہ اشارہ کیا کہ انکی رائے جنگ کی ہے یا حکم دیا ہے جو کہ جنگ کی لوگ ہیں رائے اور مشورہ ہمارا کام نہیں تو خود صاحب عقل و تدبیر ہے ہم بہر حال تہی اتباع کرینگے جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انھیں انکی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے کئے ۵۰ اپنے زور و قوت سے ۵۱ قتل اور قہر اور اہانت کے ساتھ ۵۲ یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے بادشاہوں کی عادت کا جو اسکو علم تھا اسکی بنا پر اس نے یہ کہا اور مراد اسکی یہ تہی کہ جنگ مناسب نہیں ہے اس میں ۵۳ وقال الذین ۱۹

اُولَٰئِكَ اَبَاسٌ شَدِيدَةٌ وَالْاَمْرُ لِيَاكُ فَاَنْظِرِي مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۶۰ قَالَتْ اِنَّ  
بُڑی سخت طرائی والے ہیں ۴۸ اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے ۴۹ بولی  
اَلْمُلُوكُ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعْرَاجَ اَهْلِهَا اِذْلَةً ۖ وَكَذٰلِكَ  
بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اسکے غرت والوں کو ۵۱ ذلیل اور لیا  
يَفْعَلُوْنَ ۶۱ وَرَاٰنِيْ مُرْسَلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنظَرَ نَظْرَةً لِّمَنْ يَّرْجِعُ  
ہی کرتے ہیں ۵۲ اور میں انکی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ اپنی کیا جواب لے کر  
اَلْمُرْسَلُوْنَ ۶۲ فَلَمَّا جَاكَ سُلَيْمٰنُ قَالَ اَتَيْدُوكُنَّ بِمَالٍ فَمَا اَتٰنِيَّ اللّٰهُ  
پلٹے ۵۳ پھر جب وہ ۵۴ سلیمان کے پاس آیا فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللہ نے دیا  
خَيْرٌ مِّمَّا اَتٰكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۶۳ اَرْجِعْ اِلَيْهِمْ  
۵۵ وہ بہتر ہے اس سے جو تمھیں یا ۵۶ بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ۵۷ پلٹ جان کی طرف تو ضرور  
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَخُرْجَتِ مِنْهَا اِذْلَةٌ وَهَمُّ  
ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انھیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کر کے نکال دینگے یوں کہ وہ  
طُغْرُوْنَ ۶۴ قَالَ يٰ اَيُّهَا الْمَلِكُ اَيُّكُمْ يٰ تَبْنِيْ بَعْرَثَہَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ  
پست ہونگے ۵۸ سلیمان نے فرمایا اسے دربار یوم میں کون ہے کہ وہ اسکا تخت میرے پاس لے آئے قبل اسکے کہ وہ میرے حضور  
مُسْلِمِيْنَ ۶۵ قَالَ عَفَرْتُ مِّنَ الْحَيِّ اَنَا اَتِيْكَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ  
مطلع ہو کر حاضر ہوں ۵۹ ایک بلاضیت جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اسکے کہ حضور اجلاس  
مَقَامِكَ وَرَاٰنِيْ عَلَيْهِ لَقَوٰی اٰیٰتِیْنَ ۶۶ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ  
برخواست کریں ۶۰ اور میں بیشک اس پر قوت والا امانت انہوں ۶۱ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا ۶۲ کہ  
اَنَا اَتِيْكَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُکَ فَلَمَّا رَاہُ مُسْتَقَرًّا عِنْدَہٗ  
میں اُسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے ۶۳ پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا

خطرہ ہے اس کے بعد اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور کہا ۵۳ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی کیونکہ بادشاہ غرت و احترام کے ساتھ مدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کر لیں گے اور اگر انگری ہیں تو ہدیہ قبول نہ کریں گے اور سوا اسکے کہ ہم انکے دین کا اتباع کریں وہ اور کسی بات سے راضی نہ ہونگے تو اس نے پانچ غلام اور پانچ سو باندیاں بہترین لباس و زین و زینوں کے ساتھ آراستہ کر کے زرنگار زینوں پر سوار کر کے بھیجے اور پانچ سو انیس سو نے کی اور جو اب سے مرصع تیج اور مشک و عطر وغیرہ وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے ۵۴ یہ دیکھ کر جل دیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سب خبر ہو چنائی اپنے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر نوزنگ کے میدان میں پھادی جائیں اور اس کے گرد سونے چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنادی جائے اور ہر حجر کے خوب صورت جانور اور نباتات کے بچے میدان کے اسی بائیں حاضر کئے جائیں ۵۵ یعنی بلقیس کا پیامی مع اپنی جماعت کے ہدیہ لے کر ۵۶ یعنی دین اور نبوت اور حکمت ملک ۵۷ مال و اسباب دنیا ۵۸ یعنی تم اہل مغاشرت ہو زخارف دنیا پر فخر کرتے ہو اور ایک دوسرے کے ہدیہ پر خوش ہوتے ہو مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی جو نہ اس کی حاجت اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کثیر عطا فرمایا کہ اوروں کو نہ دیا باوجود اس کے دین اور نبوت سے مجھ کو شرف کیا اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے وفد کے امیر مضہن عمرو سے فرمایا کہ یہ ہدیہ لے کر ۵۹ یعنی اگر وہ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوتے تو یہ انجام ہوگا جب قاصد ہدیہ لے کر بلقیس کے پاس واپس گئے اور تمام اوقات سنائے تو اس نے کہا بیشک وہ نبی ہیں اور میں ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں اور اس نے اپنا تخت لینے سات محلوں میں سے سب سے پچھلے محل میں محفوظ کر کے تمام دروازے مقفل کر دیے اور ان پر پہرہ دار مقرر کر دیے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا انتظام کیا تاکہ دیکھے کہ آپ اسکو حکم فرماتے ہیں اور وہ ایک لشکر گراں لے کر انکی طرف روانہ ہونی جس میں بارہ ہزار نواب تھے اور ہر نواب کے ساتھ ہزاروں لشکری جب اتنے قریب پہونچیں کہ حضرت سے صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ گیا ۵۹ اس سے آپ کا مدعا یہ تھا کہ اس کا تخت حاضر کر کے اسکو اللہ تعالیٰ کے قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھادیں بعضوں نے کہا ہے کہ آپ نے چاہا کہ اس کے آنے سے قبل اسکی وضع بدل دیں اور اس سے اسکی عقل کا امتحان فرمائیں کہ پہچان سکتی ہے یا نہیں ۶۰ اور آپ کا اجلاس صبح سے دوپہر تک ہوا تھا



۶۱ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اس سے جلد جا رہا ہوں ۶۲ یعنی آپ کے وزیر آصف بن برخیا جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتے تھے ۶۳ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لاؤ حاضر کرو آصف نے عرض کیا آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رتبہ بارگاہ الہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کس کو میسر ہے آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہوگا آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو اور دعا کی اُسی وقت تخت زمین کے نیچے نیچے چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار ہوا۔

۶۴ کہ اس شکر کا نفع خود اس شکر گزار کی طرف عام ہوتا ہے۔

۶۵ اس جواب سے اس کا کمال عقل معلوم ہوا اب اس سے کہا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے دروازہ بند کرنے کا قفل لگاتے پہرہ دار مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہوا اس پر اس نے کہا۔

۶۶ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کی صحت نبوت کی ہر بہر کے واقعہ سے اور امیر و فدی سے۔

۶۷ ہم نے آپ کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری اختیار کی۔

۶۸ اللہ کی عبادت و توحید سے اسلام کی طرف تقدم سے

۶۹ وہ صحن شفاف آئینہ کا تھا اُس کے نیچے آب جاری تھا اس میں پھلیاں تھیں اور اس کے وسط میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر آپ جلوہ افروز تھے۔

۷۰ تاکہ پانی میں چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو۔

۷۱ یہ پانی نہیں ہے یہ سن کر یقین سے اپنے ساتھی چھپا لیں اور اس سے اس کو بہت تعجب ہوا اور اس نے یقین کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک حکومت اللہ کی طرف سے ہے اور ان عجائبات سے اُس نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ کی نبوت پر استدلال کیا اب حضرت سلیمان

علیہ السلام نے اس کو اسلام کی دعوت دی ۷۲ کہ تیرے غیر کو پوجا آفتاب کی پرستش کی ۷۳ چنانچہ اس نے اخلاص کے ساتھ توحید و اسلام کو قبول کیا اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کی ۷۴ اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو ۷۵ ایک مومن اور ایک کافر ۷۶ ہر فریق اپنے ہی کو حق پر کہتا اور دونوں باہم جھگڑتے کہ کافر کو نے کہا اے صالح جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اسکو لاؤ اگر رسولوں میں سے ہو ۷۷ یعنی بلا وعذاب کی۔

قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي ؕ أَشْكُرْ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ

کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ

فَأَنَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝۶۵ قَالَ نَكَرُوا

اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے ۶۶ اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا سلیمان نے حکم دیا عورت کا

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرُ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ۝۶۶

تخت اس کے سامنے وضع بدل کر بیگناہ کر دو کہ تم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا ان میں ہوتی ہے جو ناواقف رہے

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ

پھر جب وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے بولی گویا یہ وہی ہے ۶۷ اور تم کو اس واقعہ سے پہلے

مِنْ قَبْلُهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ۝۶۷ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ

خبر مل چکی ۶۸ اور تم فرمانبردار ہوئے ۶۹ اور اسے روکا ۷۰ اس چیز نے جسے وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی

إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ۝۷۰ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ

بیشک وہ کافر لوگوں میں سے تھی اس سے کہا گیا صحن میں آ ۷۱ پھر جب اس نے اُسے دیکھا

لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقِهَا ۖ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ ۖ قَالَتْ

اسے گہرائی سمجھی اور اپنی ساقیں کھولیں ۷۲ سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑاوا عورت

رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۷۱

عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ۷۳ اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں حج ریلے جہان کا

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ فَآذَاهُمْ

۷۴ اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کو پوجو ۷۵ تو جبھی وہ دو گروہ ہو گئے

فَرِيقٌ يَخْتَصِمُونَ ۝۷۵ قَالَ يَقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

۷۶ جھگڑا کرتے ۷۷ صالح نے فرمایا اے میری قوم کیوں بُرائی کی جلدی کرتے ہو ۷۸

۷۹ اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کی ۸۰ اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو ۸۱ ایک مومن اور ایک کافر ۸۲ ہر فریق اپنے ہی کو حق پر کہتا اور دونوں باہم جھگڑتے کہ کافر کو نے کہا اے صالح جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اسکو لاؤ اگر رسولوں میں سے ہو ۸۳ یعنی بلا وعذاب کی۔



۸۷۔ بھلائی سے مراد عافیت و رحمت ہے ۸۸۔ عذاب نازل ہونے سے پہلے کفر سے توبہ کر کے ایمان لا کر ۸۹۔ اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے ۹۰۔ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مبعوث ہوئے اور قوم نے تکذیب کی اس کے باعث بارش رک گئی قحط ہو گیا لوگ بھوکے مرنے لگے اسکا انھوں نے حضرت صالح

علیہ السلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا ۹۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بدشگونی جو تمہارے پاس آئی یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی۔

۹۲۔ آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہو۔

۹۳۔ یعنی قوم کے شہر میں جس کا نام حجر ہے ان کے شریف زادوں میں سے نو شخص تھے جن کا سردار قدار بن سالف تھا یہی لوگ ہیں جنہوں نے ناقہ کی کچھیں کاٹنے میں سستی کی تھی۔

۹۴۔ یعنی رات کے وقت ان کو اور ان کی اولاد کو اور ان کے متبعین کو جو ان پر ایمان لائے ہیں قتل کر دیں گے ۹۵۔ جس کو ان کے خون کا بدلہ طلب کرنے کا حق ہوگا۔

۹۶۔ یعنی ان کے مکر کی جزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی۔

۹۷۔ یعنی ان نو شخصوں کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب حضرت صالح علیہ السلام کے مکان کی حفاظت کے لئے فرشتے بھیجے تو وہ نو شخص ہتھیار باندھ کر تلواریں کھینچ کر حضرت صالح علیہ السلام کے دروازے پر آئے فرشتوں نے ان کے ہتھکڑے دھتھکتے تھے اور مارنے والے نظر آتے تھے اس طرح ان کو ہلاک کیا۔

۹۸۔ ہولناک آواز سے۔

۹۹۔ حضرت صالح علیہ السلام پر۔

الْحَسَنَةُ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ ۱۰۰ اللَّهُ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۱۰۱ قَالُوا طَائِرُ نَابِكَ وَ

بھلائی سے پہلے ۱۰۰۔ اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے ۱۰۱۔ شاید تم پر رحم ہو ۱۰۲۔ بولے تم نے برا شگون لیا تم سے

۱۰۳۔ اے تمہارے ساتھ ۱۰۴۔ فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے ۱۰۵۔ بلکہ تم لوگ نفع میں پڑے ہو ۱۰۶۔ اور

كَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۱۰۷

شہر میں نو شخص تھے ۱۰۸۔ کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے

قَالُوا اتَّقُوا اللَّهَ لَنُبَيِّنَ لَهُ مَا هُكِّمْنَا ۱۰۹ وَآهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا

آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر بولے ہم ضرورت کو چھاپا مارینگے صالح اور اس کے گھر والوں پر ۱۱۰۔ پھر اس کے وارث

مَهْلِكِ آهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۱۱۱ وَكَرَرُوا مَكْرًا وَكَرَرُوا مَكْرًا وَهُمْ

سے ۱۱۲۔ کہیں گے اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر تھے اور بیشک ہم سچے ہیں اور انھوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی

لَا يَشْعُرُونَ ۱۱۳ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مُكْرِهِمْ ۱۱۴ أَنَا دَقَرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ

خفیہ میں فرمائی ۱۱۵۔ اور وہ غافل رہے تو دیکھو کیسا انجام ہوا انکے مکر کا ہم نے ہلاک کر دیا انھیں ۱۱۶۔ اور انکی ساری قوم

اجْمَعِينَ ۱۱۷ فَبَلَكَ بَيُّوتُهُمْ خَاوِيَةً يَبْتَاطِلُونَ ۱۱۸ إِن فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ

کو ۱۱۹۔ تو یہ ہیں انکے گھر ڈھسے پڑے بدلہ اُن کے ظلم کا بے شک اس میں نشانی ہے

يَعْلَمُونَ ۱۲۰ وَأَنبِئْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا لَيَّاقِينَ ۱۲۱ وَلَوْ طَآ إِذْ قَالَ

جانتے والوں کیلئے اور ہم نے ان کو بچالیا جو ایمان لائے ۱۲۲۔ اور ڈرتے تھے ۱۲۳۔ اور لوط کو جب اُس نے

لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ۱۲۴ إِنَّا لَنُتْلِيَنَّ الرِّجَالَ

اپنی قوم سے کہا کیا بے حیائی پر آتے ہو ۱۲۵۔ اور تم سوچ رہے ہو ۱۲۶۔ کیا تم مردوں کے پاس سستی سے

شَكْوَةٌ مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ ۱۲۷ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُجَاهِلُونَ ۱۲۸ فَمَا كَانَ جَوَابَ

جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر ۱۲۹۔ بلکہ تم جاہل لوگ ہو ۱۳۰۔ تو اس کی قوم کا کچھ

۱۳۱۔ انکی نافرمانی سے ان لوگوں کی تعداد چار ہزار تھی ۱۳۲۔ اس بے حیائی سے مراد اُن کی بدکاری ہے ۱۳۳۔ یعنی اس فعل کی قباحت جانتے ہو یا یہی معنی ہیں کہ ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ بالا علان بذریعہ فعلی کا ارتکاب کرتے ہو یا یہ کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور ان کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بد اعمالی میں مبتلا ہو۔ ۱۳۴۔ باوجودیکہ مردوں کے لئے عورتیں بنائی گئی ہیں مردوں کے لئے مرد اور عورتوں کے لئے عورتیں نہیں بنائی گئیں لہذا یہ فعل حکمت الہی کی مخالفت ہے ۱۳۵۔ جو ایسا فعل کرتے ہو۔



۹۶ اور اس گندے کام کو منع کرتے ہیں ۹۷ عذاب میں ۹۸ پتھروں کا ۹۹ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ پھیلے امتوں کے ہلاک پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائیں

الفصل ۲۷

۵۵۲

۲۰ من خلق

قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أَنَاسٌ

جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو

يَتَطَهَّرُونَ ۝۹۷ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ۝۹۸

ستھر بہن چاہتے ہیں ۹۷ تو ہم نے اُسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اسکی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ۝۹۹ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

وہ برساتیواں ہیں جو وہ ۹۹ اور ہم نے ان پر ایک برس اور برساتیاں وہ تو کیا ہی برابر ساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا تم کہو بس خوبیاں

وَسَلَّمَ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۝۱۰۰ اللَّهُ خَيْرٌ مَّا يَشْرِكُونَ ۝۱۰۱

اللہ کو ۹۹ اور سلام اسکے چنے ہوئے بندے پر ۱۰۰ کیا اللہ بہتر والا یا ان کے ساختہ شریک ۱۰۱

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً

یا وہ جس نے آسمان و زمین بنائے ۱۰۲ اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا

فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُبْنُوا شَجَرًا

تو ہم نے اس سے باغ اگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ اُن کے پیڑ اُگاتے ۱۰۳

عَالِهِ مَعَ اللَّهِ ۝۱۰۴ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعِدُونَ ۝۱۰۵ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ۱۰۴ بلکہ وہ لوگ راہ سے کھڑے ہیں ۱۰۵ یا وہ جس نے زمین بسنے کو بنائی

قَرَارًا وَجَعَلَ خَلْفَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ

اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کے لئے لنگر بنائے ۱۰۶ اور دونوں سمندروں میں

الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۝۱۰۷ اللَّهُ مَعَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝۱۰۸

آڑ رکھی ۱۰۷ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بلکہ اُن میں اکثر جاہل ہیں ۱۰۸

أَمَّنْ يَجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ

یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے ۱۰۹ جب اسے پکارے اور دُور کر دیتا ہے بُرائی اور تمہیں زمین کا

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاسْلَمُوا وَرَبُّهُمْ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

چنے ہوئے بندوں سے حضور سید

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب

مراد ہیں۔

۱۰۱ خدا پرستوں کے لئے جو خاص

اس کی عبادت کریں اور ۱۰۲

اس پر ایمان لائیں اور وہ ۱۰۳

انہیں عذاب و ہلاک سے ۱۰۴

بچائے۔

۱۰۵ یعنی بت جو اپنے پرستاروں

کے کچھ کام نہ آسکیں تو جب

ان میں کوئی بھلائی نہیں وہ

کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے تو

ان کو پوجنا اور معبود ماننا نہایت

بے جا ہے اس کے بعد چند

الوار ذکر فرمائے جاتے ہیں

جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس

کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔

۱۰۴ عظیم ترین اشیاء جو مشابہ ہیں

آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ

پر دلالت کرتی ہیں ان کا ذکر فرمایا معنی

یہ ہیں کہ کیا بت بہتر ہیں یا وہ جس نے

آسمان اور زمین جیسی عظیم اور عجیب

مخلوق بنائی۔

۱۰۵ یہ تمہاری قدرت میں نہ تھا۔

۱۰۶ کیا یہ دلائل قدرت دیکھ کر

ایسا کہا جا سکتا ہے ہرگز نہیں وہ

واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود

نہیں۔

۱۰۷ جو اس کے لئے شریک ٹھہرتے

ہیں ۱۰۸ وزنی پہاڑ جو اسے جنبش سے روکتے ہیں ۱۰۹ کہ کھاری میٹھے مٹنے نہ پائیں ۱۱۰ جو اپنے رب کی توحید اور اس کے قدرت و اختیار کو نہیں جانتے اور اس پر ایمان نہیں لاتے ۱۱۱ اور حاجت روائی فرماتا ہے۔



۱۱۱ کہ تم اس میں سکونت کرو اور قرآن بعد قرآن اس میں منصرف رہو ۱۱۲ تمہارے منازل و مقاصد کی ۱۱۳ ستاروں سے اور علامتوں سے ۱۱۴ رحمت سے

امن خلقی ۲۰

۵۵۳

النمل ۲۴

مراد یہاں بارش ہے۔

۱۱۵ اس کی موت کے بعد اگرچہ

موت کے بعد زندہ کئے جانے کے

کفار و معتزات نہ تھے لیکن جبکہ

اس پر برہین قائم ہیں تو ان کا

اقرار نہ کرنا کچھ قابل لحاظ نہیں بلکہ

جب وہ ابتدائی پیدائش کے قابل

ہیں تو انہیں عادی کا قابل ہونا طریقہ

کیونکہ ابتدا اعادة پر دلالت

تو یہ کرتی ہے تو اب ان کے لئے

کوئی جائے عذر و انکار باقی نہیں رہا

۱۱۶ آسمان سے بارش اور زمین سے

نباتات۔

۱۱۷ اپنے اس دعویٰ میں کہ اللہ

کے سوا اور بھی معبود ہیں تو بتاؤ جو

جو صفات و کمالات اوپر ذکر کئے

گئے وہ کس میں ہیں اور جب اللہ کے

سوا ایسا کوئی نہیں تو پھر کسی دوسرے

کو کس طرح معبود ٹھہرتے ہو یہاں

ہاتوا بُرہانکم فہر ان کے عبود

لہلان کا اظہار منظور ہے۔

۱۱۸ وہی جانے والا ہے غیب کا

اس کو اختیار ہے جسے چاہے بتائے

چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے

جیسا کہ سورہ آل عمران میں ہے

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

وَلَكِنَّ اللَّهَ يُخَبِّرُ مَنِ رَزَّاهُ

مَنْ يَشَاءُ يَعْنِي اللّٰهُ کی شان نہیں

کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چاہے

لینا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے

چاہے اور کثرت آیات میں اپنے

پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا

فرمانے کا ذکر فرمایا گیا اور خود اسی بارے میں اس سے

الگلہ رکوع میں وارد ہے وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ یعنی جتنے غیب ہیں

آسمان اور زمین کے سب ایک بتائے والی کتاب میں ہیں شان نزول یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا

وقت دریافت کیا تھا ۱۱۹ اور انہیں قیامت قائم ہونے کا علم و یقین حاصل ہو گیا جو وہ اس کا وقت دریافت کرتے ہیں ۱۲۰ انہیں ابھی تک قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے

۱۲۱ اپنی قبروں سے زندہ۔

خُلَفَاءُ الْأَرْضِ عَالِمٌ مَّعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ط

وارث کرتا ہے ۱۱۱ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہو

أَمْ أَنْ يَهْدِيَكُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَبِئْسَ مَا تَدْعُونَ ط

یا وہ جو تمہیں راہ دکھاتا ہے ۱۱۲ اندھیریوں میں خشکی اور تری کی ۱۱۳ اور وہ کہ ہو انہیں بھیجتا ہے

بَشَرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ط عَالِمٌ مَّعَ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا

اپنی رحمت کے آگے خود بخوبی سنانا ۱۱۴ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ ان کے

يُشْرِكُونَ ط أَمْ أَنْ يَبْدُوهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ

شرک سے ۱۱۵ یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اُسے دوبارہ بنائے گا ۱۱۶ اور جو تمہیں آسمانوں اور

مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ط عَالِمٌ مَّعَ اللَّهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ

زمین سے روزی دیتا ہے ۱۱۷ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ط قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

اگر تم سچے ہو ۱۱۸ تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں

الْغَيْبِ إِلَّا اللَّهُ ط وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ط بَلْ أَدْرَكَ

ہیں مگر اللہ ۱۱۹ اور انہیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے کیا ان کے علم کا سلسلہ

عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا قُلْ هُمْ

آخرت کے جاننے تک پہنچ گیا ۱۲۰ کوئی نہیں وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں ۱۲۱ بلکہ وہ اس سے

مِّنْهَا عَمُونَ ط وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاءُنَا أَيْسًا

اندھے ہیں اور کافر بولے کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا اسی ہو جائیں گے کیا ہم پھر نکالے

لَنُخْرِجُوْنَ ط لَقَدْ وَعَدْنَا هَذَا نَحْنُ وَآبَاءُنَا مِنْ قَبْلُ إِنْ

جائیں گے ۱۲۲ بیشک اس کا وعدہ دیا گیا ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو یہ تو

فرمانے کا ذکر فرمایا گیا اور خود اسی بارے میں اس سے الگلہ رکوع میں وارد ہے وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ یعنی جتنے غیب ہیں

آسمان اور زمین کے سب ایک بتائے والی کتاب میں ہیں شان نزول یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا

وقت دریافت کیا تھا ۱۱۹ اور انہیں قیامت قائم ہونے کا علم و یقین حاصل ہو گیا جو وہ اس کا وقت دریافت کرتے ہیں ۱۲۰ انہیں ابھی تک قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے



۱۲۲ یعنی (معاذ اللہ) جھوٹی باتیں

۱۲۳ کہ وہ انکار کے سبب عذاب سے ہلاک کئے گئے۔

۱۲۴ ان کے اعراض و تکذیب کرنے اور اسلام سے محروم رہنے کے سبب۔

۱۲۵ کیونکہ اللہ آپ کا حفظ و ناصر ہے۔

۱۲۶ یعنی یہ وعدہ عذاب کا کب پورا ہوگا۔

۱۲۷ یعنی عذاب ابھی چنانچہ وہ عذاب روزِ بدر ان پر آ ہی گیا اور باقی کو وہ بعد موت پائیں گے

۱۲۸ اسی لئے عذاب میں تاخیر فرماتا ہے۔

۱۲۹ اور شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی جمالت سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔

۱۳۰ یعنی رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عدوت رکھنا اور آپ کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے وہ اس کی سزا دے گا۔

۱۳۱ یعنی لوحِ محفوظ میں ثبت ہیں اور جنہیں ان کا دیکھنا بفضلِ الہی میسر ہے ان کیلئے ظاہر ہیں

۱۳۲ دینی امور میں اہل کتاب نے آپس میں اختلاف کیا ان کے بہت فتنے ہو گئے اور آپس میں لعن طعن کرنے لگے تو قرآنِ کریم نے اس کا بیان فرمایا ایسا بیان کیا کہ اگر وہ انصاف کریں اور اس کو قبول کریں اور اسلام لائیں تو ان میں یہ باہمی اختلاف باقی نہ رہے۔

هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا

نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں ۱۲۲ تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ

کیسا ہوا انجسامِ مجرموں کا ۱۲۳ اور تم ان پر غم نہ کھاؤ ۱۲۴ اور ان کے

فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ

مکر سے دل تنگ نہ ہو ۱۲۵ اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ۱۲۶ اگر تم

صَادِقِينَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي

سچے ہو ۱۲۷ تم فرماؤ قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آگئی ہو بعض وہ چیز جس کی تم جلدی

تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنْ

مچار ہے ہو ۱۲۸ اور بیشک تیرا رب فضل والا ہے ۱۲۹ آدمیوں پر ۱۳۰ لیکن

أَكْثَرُهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

اکثر آدمی حق نہیں مانتے ۱۲۹ اور بیشک تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپی ہے

صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ

اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ۱۳۰ اور جتنے غیب ہیں آسمانوں اور زمین کے سب

وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٧٥﴾ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ

ایک بتائے والی کتاب میں ہیں ۱۳۱ بے شک یہ قرآن ذکر فرماتا ہے

بَنِي إِسْرَءِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٧٦﴾ وَإِنَّهُ

بنی اسرائیل سے اکثر وہ باتیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۱۳۲ اور بیشک

لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ

وہ ہدایت اور رحمت ہے مسلمانوں کے لئے ۱۳۳ بیشک تمہارا رب انکے آپس میں فیصلہ فرماتا ہے

وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ﴿٧٨﴾ قُلْ إِنِّي أَخَذْتُ الذِّكْرَ مِنِّي

اور وہ سب سے زیادہ جانتا ہے ۱۳۴ میں نے اپنے آپ سے لے لیا کہ میں نے

وَأَتَيْنَاكَ بِهِمْ قُلُوبُهُمْ قُلْ إِنِّي أَخَذْتُ الذِّكْرَ مِنِّي

اور میں نے ان کے دل لے لئے ۱۳۵ میں نے اپنے آپ سے لے لیا کہ میں نے

وَأَتَيْنَاكَ بِهِمْ قُلُوبُهُمْ قُلْ إِنِّي أَخَذْتُ الذِّكْرَ مِنِّي

اور میں نے ان کے دل لے لئے ۱۳۵ میں نے اپنے آپ سے لے لیا کہ میں نے



بِحُكْمِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝۷۸ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عَلَىٰ

الْحَقِّ الْمُبِينِ ۝۷۹ إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تَسْمِعُ الْقَمَمَ الدُّعَاءَ

إِذَا وَلَوْ أَمْدُ بِرَيْنِ ۝۸۰ وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمَىٰ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ

إِنْ تَسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝۸۱ وَإِذَا وَقَعَ

الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ

النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝۸۲ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ كُلًّا أُمَّةً

فَوْجًا مِّمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝۸۳ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ

قَالَ أَكذبتُم بِآيَتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمْ آذًا أَكُنْتُمْ

تَعْمَلُونَ ۝۸۴ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ ۝۸۵

الْمُيَرُوا أَنَا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لَيْسَكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا

كَيْدًا لِّمَنْ لَّا يَرَىٰ حِيلًا ۝۸۶ وَتِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ الَّتِي نَقُصُّ عَلَيْكَ لَعَلَّكَ تَتَّقِي

وَتَذَكَّرُ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لَيْسَكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا

كَيْدًا لِّمَنْ لَّا يَرَىٰ حِيلًا ۝۸۷ وَتِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ الَّتِي نَقُصُّ عَلَيْكَ لَعَلَّكَ تَتَّقِي

وَتَذَكَّرُ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لَيْسَكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا

كَيْدًا لِّمَنْ لَّا يَرَىٰ حِيلًا ۝۸۸ وَتِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ الَّتِي نَقُصُّ عَلَيْكَ لَعَلَّكَ تَتَّقِي

وَتَذَكَّرُ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لَيْسَكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا

كَيْدًا لِّمَنْ لَّا يَرَىٰ حِيلًا ۝۸۹ وَتِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ الَّتِي نَقُصُّ عَلَيْكَ لَعَلَّكَ تَتَّقِي

۱۳۳ مردوں سے مراد یہاں کفار ہیں جن کے دل مردہ ہیں چنانچہ اسی آیت میں اُن کے مقابل اہل ایمان کا ذکر فرمایا اِنْ تَسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِآيَاتِنَا جو لوگ اس آیت سے مردوں کے نہ سننے پر استدلال کرتے

ہیں ان کا استدلال غلط ہے چونکہ یہاں مردہ کفار کو فرمایا گیا اور اُن سے بھی مطلقاً ہر کلام کے سننے کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ

بند و موعظت اور کلام ہدایت کے تسبیح قبول سننے کی نفی ہے اور مراد یہ ہے کہ

کافر مردہ دل ہیں کہ نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت کے معنی یہ تانا کہ مردے

نہیں سنتے بالکل غلط ہے صحیح احادیث سے مردوں کا سُنا ثابت ہے۔

۱۳۴ معنی یہ ہیں کہ کفار غایت اعراض و روگردانی سے مردے اور ہرے کے مثل ہو گئے

ہیں کہ انہیں پکارنا اور حق کی دعوت دینا کسی طرح نافع نہیں ہوتا۔

۱۳۵ جن کی بصیرت جاتی رہی اور دل اندھے ہو گئے۔

۱۳۶ جن کے پاس سمجھنے والے دل ہیں اور جو علم الہی میں سعادت

ایمان سے بہرہ اندوز ہونے والے ہیں (یضادوی و کبیر و ابوالسعود و مدارک)

۱۳۷ یعنی اُن پر غضب الہی ہوگا اور عذاب واجب ہو جائیگا اور حجت پوری ہو چکے گی

اس طرح کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی منکر ترک کر دیں گے اور ان کی درستی کی کوئی اُمید

باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہو جائیگی اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں

گی اور اُس وقت تو یہ نفع نہ دے گی۔

۱۳۸ اس جو پایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کہ صفا

سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھیرے گا فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا

ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا

ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ ہر لگائے گا ۱۳۹ زبان فصیح اور کہے گا ہذا مومن و ہذا کافر یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے ۱۴۰ یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے جس میں لغت و حساب و غذاب و خیر و دابۃ الارض کا بیان قیامت میں قیامت کا بیان فرمایا جا رہا ہے ۱۴۱ جو کہ ہم نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں فوج سے مراد جماعت کثیرہ ہے ۱۴۲ اور قیامت موقت حساب میں ۱۴۳ اور تم نے ان کی معرفت حاصل نہ کی تھی بغیر سوچے سمجھے ہی ان باتوں کا انکار کر دیا ۱۴۴ جب تم نے اُن باتوں کو بھی نہیں سوچا تم بیکار تو نہیں پیدا کئے گئے تھے ۱۴۵ اغلاب ثابت ہو چکا ۱۴۶ ان کے لئے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ عذاب ان پر اس طرح چھا جائے گا کہ وہ بول نہ سکیں گے۔



۱۴۷ اور آیت میں بعث الباقی من رسلنا علیہم السلام کہ جو انکی روشنی کو شب کی تاریکی سے اور شب کی تاریکی کو دن کی روشنی میں بدلنے پر قادر ہو وہ مجھے کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہیں الباقی رسلنا علیہم السلام یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ان کی دنیوی زندگی کا انتظام ہے تو یہ بعث نہیں کیا گیا بلکہ اس زندگی کے اعمال پر عذاب و ثواب کا ترتیب مقصداً علمت ہے اور جب دنیا دار العمل ہے تو ضروری ہو کہ ایک دار آخرت بھی ہو وہاں کی زندگی میں یہاں کے اعمال کی جزا ملے۔

۱۴۸ اور اس کے پھونکنے والے حضرت اسرافیل ہونگے علیہ السلام۔

۱۴۹ ایسا گھبراہٹ جو سب موت ہوگا۔

۱۵۰ اور جس کے قلب کو اللہ تعالیٰ سکون عطا فرمائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ شہداء ہیں جو اپنی

تلواریں گلوں میں جمائیں گئے عرش کے گرد حاضر ہوں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ شہداء ہیں اس لئے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں فرج ان کو نہ پہنچے گا ایک قول یہ ہے کہ نفخ کے بعد حضرت جبریل میکائیل و اسرافیل وغیر اہل نبی باقی تریں گے۔

۱۵۱ یعنی روز قیامت سب لوگ بعد موت زندہ کئے جائیں گے اور موقف میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہو گئے صیغہ ماضی سے تعبیر فرمایا تحقق و وقوع کے لئے ہے۔

۱۵۲ معنی یہ ہیں کہ نفخ کے وقت پہاڑ دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت و قائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ مثل بادلوں کے نہایت تیز چلتے ہوں گے جیسے کہ بادل وغیرہ بڑے جسم چلتے ہیں متحرک نہیں معلوم ہوتے یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔

۱۵۳ یعنی سے مراد کلمہ توحید کی شہادت بعض مفسرین نے فرمایا کہ اخلاص عمل اور بعض نے کہا کہ ہر طاعت جو اللہ کے لئے کی ہو۔

۱۵۴ اجنت اور ثواب۔

۱۵۵ جو خوف عذاب سے ہوگی پہلی گھبراہٹ جس کا اور کی آیت میں ذکر ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے ۱۵۶ یعنی شرک ۱۵۷ یعنی وہ اوندرھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن ان سے کہیں گے ۱۵۸ یعنی شرک اور معاصی اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرمائے گا کہ آپ فرمادیجئے کہ ۱۵۹ یعنی مکہ مکرمہ کے اور اپنی عبادت اس رب کے ساتھ خاص کروں مکہ مکرمہ کا ذکر اس لئے ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وطن اور وحی کا جائے نزول ہے ۱۶۰ کہ وہاں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کوئی شکار مارا جائے نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے ۱۶۱ اخلاق خلوک خدا کو ایمان کی دعوت دینے کے لئے ۱۶۲ اس کا نفع و ثواب وہ پائے گا ۱۶۳ اور رسول خدا کی اطاعت نہ کرے اور ایمان نہ لائے۔

۱۶۴ اور جو ہیکے ۱۶۳

۱۶۵ اور جو ہیکے ۱۶۳

۱۶۶ اور جو ہیکے ۱۶۳

۱۶۷ اور جو ہیکے ۱۶۳

۱۶۸ اور جو ہیکے ۱۶۳

۱۶۹ اور جو ہیکے ۱۶۳

۱۷۰ اور جو ہیکے ۱۶۳

۱۷۱ اور جو ہیکے ۱۶۳

۱۷۲ اور جو ہیکے ۱۶۳



۱۶۴ میرے ذمہ پہنچا دینا تھا وہ میں نے انجام دیا (بندہ آیہ نختہا آیہ القتال) ۱۶۵ ان نشانوں سے مراد شق قمر وغیرہ معجزات ہیں اور وہ عقوبتیں جو دنیا میں آئیں جیسے کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا قید ہونا ملائکہ کا انھیں مارنا۔

فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ۙ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سِيرَ إِلَيْكُمْ آيَةٍ ۖ  
تو فرما دو کہ میں تو ہی ڈر سنانے والا ہوں۔ ۱۶۶ اور فرماؤ کہ سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں عنقریب

فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۙ  
وہ تمہیں اپنی نشانیاں کھا کر گا تو انھیں پہچان لو گے ۱۶۷ اور بے محو تہا را رب غافل نہیں ای کو تمہارے اعمال سے

سُورَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ هِيَ ثَمَانٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَتَسْعُ رُكُوعًا ۙ  
سورہ قصص مکی ہے اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔

طَسَمَ ۙ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۙ نَتْلُو عَلَيْكَ مِنْ  
یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ۱۶۸ ہم تم پر پڑھیں

نَبَأِ مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۙ إِنَّ  
موسیٰ اور فرعون کی سچی خبر اُن لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں بے شک

فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضِعُّ  
فرعون نے زمین میں غلبہ پایا تھا ۱۶۹ اور اس کے لوگوں کو اپنا تابع بنایا ان میں ایک گروہ کو

طَائِفَةً مِنْهُمْ يَتَّبِعُهُ أَبْنَاءُ هُمْ وَيَسْتَحْيِ نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ  
مکڑور دیکھتا اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا ۱۷۰ بیشک

كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۙ وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا  
وہ فسادی تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان کمزوروں پر احسان فرمائیں

فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۙ وَ  
اور ان کو پیشوا بنائیں ۱۷۱ اور ان کے ملک و مال کا انھیں کو وراثت بنائیں ۱۷۲ اور

۱۷۳ سورہ قصص مکیہ ہے سوائے چار آیتوں کے جو اَلَّذِينَ آمَنُوا هُمْ أَكْثَرُ فِي الْأَرْضِ سے شروع ہو کر لَا تَنْتَبِذْنِي الْجَاهِلِينَ پر ختم ہوئی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت اِنَّ الَّذِي فَرَضَ ایسی ہے جو مکرمہ اور مدنیہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں نو رکوع اٹھاسی آیتیں چار سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار آٹھ سو حرف ہیں۔

۱۷۴ ج طرح کو باطل سے ممتاز کرتی ہے۔  
۱۷۵ یعنی سر زمین مصر میں اس کا تسلط تھا اور وہ ظلم و تکبر میں انتہا کو پہنچ گیا تھا حتیٰ کہ اس نے اپنی عبدیت اور بندہ ہونا بھی بھلا دیا تھا۔  
۱۷۶ یعنی بنی اسرائیل کو۔

۱۷۷ یعنی لڑکیوں کو خد متنگلری کے لئے زندہ چھوڑ دینا اور بیٹوں کو ذبح کرنے کا سبب یہ تھا کہ کاہنوں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ملک کے زوال کا باعث ہوگا اس لئے وہ ایسا کرتا تھا اور یہ اس کی نہایت حماقت تھی کیونکہ وہ اگر اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی لڑکوں کے قتل کر دینے سے کیا نجات تھا اور اگر سچا نہیں جانتا تھا تو ایسی لغو بات کا کیا لحاظ تھا اور قتل کرنا کیا معنی رکھتا تھا۔

۱۷۸ کہ وہ لوگوں کو نیکی کی راہ بتائیں اور لوگ نیکی میں ان کی اقتداء کریں

۱۷۹ یعنی فرعون اور اس کی قوم کے املاک و اموال ان ضعیف بنی اسرائیل کو دے دیں۔



۱۴ مصر اور شام کی وہ کہ بنی اسرائیل کے ایک فرزند کے ہاتھ سے ان کے ملک کا زوال اور ان کا ہلاک ہونا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحنا ہے آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو خواب کے یا فرشتے کے ذریعہ یا ان کے دل میں ڈال کر ابھام فرمایا۔

۱۵ اچانچہ وہ چند روز آپ کو دودھ پلاتی رہیں اس عرصہ میں نہ آپ روتے تھے نہ ان کی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے نہ آپ کی ہمیشہ کے سوا اور کسی کو آپ کی ولادت کی اطلاع تھی۔

۱۶ کہ ہمسایہ واقف ہو گئے ہیں وہ غمازی اور خیل خوری کر س گئے اور فرعون اس فرزند ارجمند کے قتل کے درپے ہو جائے گا۔

۱۷ یعنی نیل مصر میں بے خوف خطر ڈال دے اور اس کے غرق ہلاک کا اندیشہ نہ کر۔

۱۸ اس کی جہائی کا۔

۱۹ تو انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین ماہ دودھ پلایا اور جب آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا تو ایک صندوق میں لکھ کر جو خاص طور پر اس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا شب کے وقت دریائے نیل میں بہا دیا۔

۲۰ اس شب کی صبح کو اور اس صندوق کو فرعون کے سامنے رکھا اور وہ کھولا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام برآمد ہوئے جو اپنے اگلیوں سے دودھ چوستے تھے۔

۲۱ آخر کار۔

۲۲ جو اس کا وزیر تھا۔

۲۳ یعنی نافرمان تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ نمرادی کہ ان کے ہلاک کر دینا لے دشمن کی انھیں سے پرورش کرائی ۲۴ جبکہ فرعون نے اپنی قوم کے لوگوں کے ورغمانے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا ۲۵ کیونکہ یہ اسی قابل ہے فرعون کی بی بی آسیہ بہت نیک بی بی تھیں انبیاء کی نسل سے تھیں غریبوں اور مسکینوں پر رحم و کرم کرتی تھیں انھوں نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے اور تو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے علاوہ بریں معلوم نہیں یہ بچہ دریائے نیل میں سے آیا ہے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے آسیہ کی یہ بات ان لوگوں نے مان لی ۲۶ اس سے جو انجام ہوینا والا تھا ۲۷ جب انھوں نے سنا کہ ان کے فرزند فرعون کے ہاتھ میں پہنچ گئے ۲۸ اور جو شجرت ماجری میں و انبیاء و انبیاء (ہائے بیٹے ہائے بیٹے) پکارا تھیں ۲۹ جو وعدہ ہم کر چکے ہیں کہ تیرے اس فرزند کو تیری طرف پھیر لائیں گے۔ ۳۰ جن کا نام یرم تھا کہ حال معلوم کرنے کے لئے۔

لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَبُرَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا

انھیں ۱۴ زمین میں قبضہ دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی

مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۱۵ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ

دکھا دیں جس کا انھیں انکی طرف سے خطرہ ہے ۱۶ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو ابھام فرمایا ۱۷ کہ اُسے دودھ

ارْضِعِيهِ فَإِذَا اخْشَفَتْ عَلَيْهِ فَالْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِ

پلا ۱۸ پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو ۱۹ تو اُسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر ۲۰

وَلَا تَحْزَنِي ۱۶ إِنَّا رَأَوُوهُ إِلَيْكَ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۱۷

اور نہ غم کر ۲۱ بیشک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے ۲۲

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۱۸ إِنَّ

تو اسے اٹھالیا فرعون کے گھر والوں نے ۲۳ کہ وہ ان کا دشمن اور اُن پر غم ہو گا ۲۴ بیشک

فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ۱۹ وَقَالَتِ امْرَأَتُ

فرعون اور ہامان ۲۵ اور اُن کے لشکر خطا کار تھے ۲۶ اور فرعون کی بی بی

فِرْعَوْنَ قُرْتُ عَيْنِي ۲۰ وَلَكَ ۲۱ لَا تَقْتُلُوهُ ۲۲ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا

نے کہا ۲۰ یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے

أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۲۱ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۲۲ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ

یا ہم اسے بیٹا بنالیں ۲۳ اور وہ بے خبر تھے ۲۴ اور صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل

مُوسَىٰ فَرِحَ غَاطً ۲۵ كَادَتْ لِتُبْدِيَ بِهِ لَوْ لَا أَنْ رَّبَّنَا عَلٰی

بے صبر ہو گیا ۲۶ ضرور قریب تھا کہ وہ اس کا حال کھول دیتی ۲۷ اگر ہم نہ ڈھارس بندھاتے اسکے

قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۲۸ وَقَالَتُ لِاخْتِهِ قُصِّهِ

دل پر کہ اُسے ہمارے وعدہ پر یقین ہے ۲۹ اور اس کی ماں نے اسکی بہن سے کہا ۳۰ اُسکے پیچھے چلی جا

۳۱

۳۲



۲۷ کہ یہ اس بچہ کی بہن ہے اور اسکی نگرانی کرتی ہے ۲۸ چنانچہ جس قدر دایاں حاضر گئیں جن سے کسی کی چھاتی آپ نے ننھے ننھے بچہ کی اس سے ان لوگوں کو بہت فکر ہوئی کہ کہیں سے کوئی ایسی دانی میرے آئے جس کا دودھ آپ پی لیں دانیوں کے ساتھ آپ کی ہمشیر بھی یہ حال دیکھنے چلی گئی تھیں اب انھوں نے موقع پایا ۲۹ چنانچہ وہ انکی خواہش پر اپنی والدہ کو بلا لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے اور دودھ کے لئے روتے تھے فرعون آپ کو شفقت کے ساتھ بہلاتا تھا جب آپ کی والدہ آئیں اور آپ نے انکی خوشبو پائی تو آپ کو قرار آیا اور آپ نے ان کا دودھ ننھے میں لیا فرعون نے کہا تو اس بچہ کی

کون ہے کہ اس نے میرے سوا کسی کے دودھ کو ننھے بھی نہ لگا یا انھوں نے کہا میں ایک عورت ہوں پاک صاف رہتی ہوں یہ دودھ خوشبو دار ہے جسم خوشبودار ہے اس لئے جن بچوں کے فرغان میں نفاست ہوتی ہے وہ اور عورتوں کا دودھ نہیں لیتے میں میرا دودھ پی لیتے ہیں فرعون نے بچہ انھیں دیا اور دودھ پلا کر انھیں مقرر کر کے فرزند کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی چنانچہ آپ اپنے مکان پر لے آئیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اس وقت انھیں الطینان کامل ہو گیا کہ یہ فرزند میرا فرزند نبی ہوئے اللہ تعالیٰ اس وعدہ کا ذکر فرماتا ہے۔

۳۰ اور شک میں رہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پاس دودھ پینے کے زمانہ تک رہے اور اس زمانہ میں فرعون انھیں ایک اشتر فی روز دیتا رہا دودھ چھوٹنے کے بعد آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس لے آئیں اور آپ وہاں پر درش پاتے رہے۔ ۳۱ عمر شریف تیس سال سے زیادہ ہو گئی۔ ۳۲ یعنی مصالحہ دین و دنیا کا علم۔ ۳۳ وہ شہر یا تو منف تھا جو حدود مصر میں

فَبَصَّرْتَهُ بِهٖ عَنْ جَنْبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ

تو وہ اسے دُور سے دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی ۲۷ اور ہم نے پہلے ہی سب

الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ

دایاں اس پر حرام کر دی تھیں ۲۸ تو بولی کیا میں تمہیں ایسے گھر والے کہ تمہارے اس

يَكْفُلُوْنَہٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهَا نَصِحُوْنَ ۝ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّہٖ كَىٰ

بچہ کو پال دیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں ۲۹ تو ہم نے اُسے اسکی ماں کی طرف بھجوا دیا

تَقْرَعُ عَيْنَيْهَا وَلَا تَحْزَنُ ۚ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلٰكِنْ

کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَاسْتَوٰی اَتَيْنٰہٗ

اکثر لوگ نہیں جانتے ۳۰ اور جب اپنی جوانی کو پہونچا اور پورے زور پر آیا ۳۱ ہم نے

حُكْمًا وَّعِلْمًا ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَدَخَلَ

اُسے حکم اور علم عطا فرمایا ۳۲ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور اس شہر میں

الْمَدِيْنَةَ عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا

داخل ہوا ۳۳ جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے ۳۴ تو اس میں دو مرد لڑتے

رَجُلَيْنِ يَّقْتُلٰنِ ۚ هٰذَا مِنْ شَيْعَتِہٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّہٖ فَاسْتَغَاثَہٗ

پائے ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا ۳۵ اور دوسرا اُس کے دشمنوں سے ۳۶ تو وہ جو اسکے

الَّذِي مِّنْ شَيْعَتِہٖ عَلَى الَّذِي مِّنْ عَدُوِّہٖ فَاوْكَزَہٗ مُّوسٰی

گروہ سے تھا ۳۷ اُس نے موسیٰ سے مدد مانگی اس پر جو اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے

فَقَضٰی عَلَیْہٗہٗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ۚ اِنَّہٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ

گھونسا مارا ۳۸ تو اس کا کام تمام کر دیا ۳۹ کہ یہ کام شیطان کی طرف ہوا ۴۰ بیشک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ

۳۴ اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو آپ نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونوں کی گمراہی کا رد شروع کیا۔ ۳۵ اسرائیل کے لوگ انکی بات سننے اور آپ کا اتباع کرتے آپ فرعونوں کے دین کی ممانعت فرماتے شدہ شدہ اس کا چرچا ہوا اور فرعون جی جیوس ہوئے اس لئے آپ جس بستی میں داخل ہوئے اسیے وقت داخل ہوئے جب ہاں کے لوگ غفلت میں ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دن عید کا تھا لوگ اپنے ہلو لعب میں مشغول تھے (مدارک و خازن) ۳۶ بنی اسرائیل میں سے ۳۷ یعنی قبیلۃ قوم فرعون سے یہ اسرائیلی بچہ کر رہا تھا تاکہ اس پر لکڑیوں کا انبار لاد کر فرعون کے مطبخ میں لے جائے ۳۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ۳۹ پہلے اپنے قبیلۃ سے کہا کہ اسرائیلی بچہ نہ لرا سکو چھوڑ دے لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی کرتے لگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسکو اس ظلم سے روکنے کیلئے گھونسا مارا ۴۰ یعنی وہ مگیا اور اپنے اسکو ریت میں دفن کر دیا آپ کا ارادہ قتل کرنے کا تھا ۴۱ یعنی اس قبیلۃ کا اسرائیلی بچہ قتل کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا (خازن)



۲۱ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بطریق تواضع ہے کیونکہ آپ سے کوئی معصیت سرزد نہیں ہوئی اور انبیاء معصوم ہیں اُن سے گناہ نہیں ہوتے قطعی کا ماننا آپ کا دفع ظلم اور امداد مظلوم تھی کیسی ملت میں بھی گناہ نہیں پھیر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور استغفار چاہنا یہ مقررین کا دستور ہی ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں تاخیر

الفصل ۲۸

۵۶۰

اصح خلق ۲۰

مُبِينٌ ۵ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهُ ط

کرنے والا عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ۵ تو مجھے بخشدے تو رب نے اسے بخشیا اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۶ قَالَ رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَیْ فَلَئِنْ

بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے عرض کی اے میرے رب جیسا تو نے مجھے احسان کیا تو اب ۶ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۷ فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَافِیًا ط

ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا ۷ تو صبح کی اس شہر میں ڈرتے ہوئے اس انتظار میں کہ کیا ہوتا ہے ۷ جی بھی دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی فریاد کر رہا ہے ۷

لَهُ مُوسٰی اِنَّكَ لَغَوٰی مُبِیْنٌ ۸ فَلَمَّا اَنَّ اَسْرَادًا نَّ یَبْطِشُ

نے اس سے فرمایا بیشک تو کھلا گمراہ ہے ۸ ۷ توجہ موسیٰ نے چاہا کہ اس پر گرفت کرے جو ان بالذی هُوَ عَدُوٌّ لِّهَآ اَقَالَ یَمُوسٰی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ

دو بول کا دشمن ہے ۷ وہ بولا اے موسیٰ کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل کہا قتل نفساً بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا

ایک شخص کو قتل کر دیا تم تو یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سخت گیر بنو فی الْاَرْضِ وَمَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ۱۰ وَ

اور اصلاح کرنا نہیں چاہتے ۱۰ اور جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی قَالَ یَمُوسٰی اِنَّ

شہر کے پورے کنارے سے ایک شخص ۱۰ دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ بے شک الْمَلَآِیَا تَمِرُوْنَ بِكَ لَیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ

دربار والے ۱۰ آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں تو نکل جائیے ۱۰ میں آپ کا خیر خواہ

اولیٰ تھی اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ترک اولیٰ کو زیادتی فرمایا اور اس پر حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کی۔

۷ یہ کرم بھی کر کہ مجھے فرعون کی صحبت اور اس کے یہاں رہنے سے بھی بچا کہ اس زمرہ میں شمار کیا جانا یہ بھی ایک طرح کا مددگار ہونا ہے۔

۷ خدا جانے اس قطعی کے مارے جانے کا کیا نتیجہ نکلے اور اس کی قوم کے لوگ کیا کریں۔

۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ کسی بنی اسرائیل نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے اس پر فرعون نے کہا کہ قاتل اور گواہوں کو تلاش کرو فرعونی گشت کرتے پھرتے تھے اور انھیں کوئی ثبوت نہیں ملتا تھا دوسرے

روز جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر ایسا اتفاق پیش آیا کہ وہی بنی اسرائیل جس نے ایک روز پہلے مدد چاہی تھی آج پھر ایک فرعون سے لڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر اُن سے فریاد کرنے لگا تب حضرت۔

۷ مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا پھر حضرت

موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اسکو فرعون کے بیچہ ظلم سے رہائی دلائیں ۷ یعنی فرعون پر تو اس کی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے بزدلنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر ۷ فرعون نے یہ بات سنی اور جا کر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعون مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈنے نکلے ۷ جس کو مومن آل فرعون کہتے ہیں یہ خبر سن کر قریب کی راہ سے ۷ فرعون کے ۷ شہر سے۔

۷ مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا پھر حضرت

موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اسکو فرعون کے بیچہ ظلم سے رہائی دلائیں ۷ یعنی فرعون پر تو اس کی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے بزدلنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر ۷ فرعون نے یہ بات سنی اور جا کر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعون مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈنے نکلے ۷ جس کو مومن آل فرعون کہتے ہیں یہ خبر سن کر قریب کی راہ سے ۷ فرعون کے ۷ شہر سے۔

۷ مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا پھر حضرت

موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اسکو فرعون کے بیچہ ظلم سے رہائی دلائیں ۷ یعنی فرعون پر تو اس کی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے بزدلنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر ۷ فرعون نے یہ بات سنی اور جا کر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعون مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈنے نکلے ۷ جس کو مومن آل فرعون کہتے ہیں یہ خبر سن کر قریب کی راہ سے ۷ فرعون کے ۷ شہر سے۔

۷ مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا پھر حضرت



۱۵ یہ بات خیر خواہی اور مصلحت اندیشی سے کہتا ہوں فلا یعنی قوم فرعون سے ۵۲ مدین وہ مقام ہے جہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے اس کو مدین ابن ابراہیم کہتے ہیں مصر سے یہاں تک آٹھ روز کی مسافت ہے یہ شہر فرعون کے حدود قلمرو سے باہر تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسکا رستہ بھی نہ دیکھا تھا نہ کوئی سواری ساتھ تھی نہ توشہ نہ کوئی ہمراہی راہ میں دشمنوں کے ہتھوں اور زمین کے سب کے سوا خوراک کی اور کوئی چیز نہ ملتی تھی ۵۳ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو ایک مدین تک لے گیا ۵۴ یعنی کنوئیں جس سے وہاں کے لوگ پانی لیتے اور اپنے جانوروں کو سیراب کرتے تھے یہ کنواں شہر کے کنارے تھا ۵۵ یعنی مردوں سے علیحدہ ۵۶ اس انتظار میں کہ لوگ فاسخ ہوں اور کنواں خالی ہو کیونکہ کنوئیں کو قوی اور زوردار لوگوں نے گھیر لیا ۱ من خلق ۲۰ ۵۶

النَّصِيحِينَ ۵۰ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۵۱ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تَلَقَّاهُ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ

میں ۵۰ تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے عرض کی اے میرے رب مجھے ستمگاروں

سے بچالے ۵۱ اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا ۵۲ کہا قریب ہے کہ

رَبِّي أَن يُهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ۵۳ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ

میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے ۵۳ اور جب مدین کے پانی پر آیا ۵۴

وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۵۵ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِم

وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے اس طرف ۵۵

أَمْرَاتَيْنِ تَذُودُنِ قَالَ مَا خُطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ

دو عورتیں دیکھیں کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں ۵۶ موسیٰ نے فرمایا تم دونوں کیا حال ہے ۵۷ وہ بولیں ہم پانی نہیں

يُصْدِرُ الرِّعَاءُ ۵۸ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ۵۹ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَىٰ

پلاتے جب تک سب چرواہے پلا کر پھیرنے لے جائیں ۵۸ اور ہمارے باپ بہت بڑھے ہیں ۵۹ تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو

الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لَمَّا أَنزَلْتُ إِلَىٰ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۶۰

پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا ۶۰ عرض کی اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لئے اتارے محتاج ہوں ۶۱

فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَىٰ اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ

تو ان دونوں میں سے ایک اسکے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی ۶۲ بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں

لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ

مزدوری دے اسکی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے ۶۳ جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اُسے باتیں

الْقَصَصَ ۶۴ قَالَ لَا تَخَفْ ۶۵ نَجَّوْتُمِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۶۶

کہہ سنائیں ۶۴ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ۶۵

کہہ سنائیں ۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ۶۶

کہہ سنائیں ۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ۶۶

کہہ سنائیں ۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ۶۶

کہہ سنائیں ۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ۶۶

کہہ سنائیں ۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ۶۶

کہہ سنائیں ۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ۶۶

کہہ سنائیں ۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ۶۶

کہہ سنائیں ۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ۶۶

کہہ سنائیں ۶۵ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے ظالموں سے ۶۶

اپنے جانوروں کو پانی پلا سکتیں۔

۵۷ یعنی اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں

پلائیں۔

۵۸ کیونکہ نہ ہم مردوں کے انہو

میں جاسکتے ہیں نہ پانی کھینچ سکتے ہیں

جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی

پلا کر واپس ہو جاتے ہیں تو عرض میں جو پانی بچ

رہتا ہے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیتے ہیں۔

۵۹ ضعیف ہیں خود یہ کام نہیں کر سکتے اس لئے

جانور نہ کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی

جب موسیٰ علیہ السلام نے انکی باتیں سنیں تو

اکبر وقت آئی اور رحم آیا اور دیں دوسرا کنواں

جو اسکے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر

اُس پر ڈھکا ہوا تھا جس کو بہت سے آدمی

مل کر ہٹا سکتے تھے آپ نے تنہا اسکو ہٹا دیا۔

۶۰ دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ

نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا بھوک کا

غلبہ تھا اس لئے آرام حاصل کرنے کی عرض

سے ایک دخت کے سایہ میں بیٹھ گئے او

بارگاہ آہی میں۔

۶۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھانا ملاحظہ

فرمائے پورا ہفتہ گزر چکا تھا اس درمیان میں

ایک لقمہ نہ کھایا تھا حکم مبارک پشتِ اقدس

سے مل گیا تھا اس حالت میں اپنے رب سے

غذا طلب کی اور باوجودیکہ بارگاہ آہی میں

نہایت قرب و منزلت رکھتے ہیں اس عجز و

انکسار کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کیا

اور جب وہ دونوں صاحبزادیاں اس روز بہت

جلد اپنے مکان واپس ہو گئیں تو ان کے

والد ماجد نے فرمایا کہ آج اس قدر جلد واپس

آ جانے کا کیا سبب ہوا عرض کیا کہ ہم نے ایک نیک مرد پایا اس نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کر دیا اس پر ان کے والد صاحب نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور

اس مرد صالح کو میرے پاس بلا لاؤ ۶۲ چہرہ آستین سے ڈھکے جسم چھپائے پٹری صاحبزادی تھیں انکا نام صفورا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ چھوٹی صاحبزادی تھیں ۶۳ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب علیہ السلام کی زیارت اور انکی ملاقات کے قصد سے چلے اور ان صاحبزادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر رستہ بتاتی جائیے یہ آپ نے پردہ کے اہتمام کے لئے فرمایا اور اس طرح تشریف لائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھے کھانا کھا لیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منظور کیا اور اعوذ باللہ فرمایا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیوں عذر ہے کیا آپ کو بھوک نہیں ہے فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عرصہ لینا قبول نہیں کرتے حضرت شعیب علیہ السلام نے



فرمایا اے جوان ایسا نہیں ہے یہ کھانا آپ کے عمل کے عوض میں نہیں بلکہ میری اور میرے آبا و اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان خوانی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں تو آپ بیٹھے اور آپ نے کھانا تناول فرمایا ۶۵ اور تمام واقعات و احوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونوں کے آپ کے درپے جان موئے تک کے سب حضرت شعیب علیہ السلام سے بیان کر دیئے ۶۶ یعنی فرعون اور فرعونوں سے کیونکہ یہاں مدین میں فرعون کی حکومت و سلطنت نہیں مسائل اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ و برع و احتیاط کے ساتھ چلتا جائز ہے (مارک) ۶۷ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے واسطے بھیجی گئی تھی بڑی باجھوٹی ۶۸ کہ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے۔

**قَالَتْ اِحْدُهُمَا يَابَتْ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَن اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ**  
ان میں کی ایک بولی ۶۹ اے میرے باپ ان کو ذکر رکھ لو ۶۸ بیشک بہتر ذکر وہ جو طاقتور  
**الْاَمِيْنُ ۝ قَالَ اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكَحَ اِحْدٰى ابْنَتَيْ هٰتَيْنِ**  
امانت دار ہو ۶۹ کہہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں ۶۸ اس مہر پر کہ  
**عَلٰى اَنْ تَاْجِدْنِىْ ثَمَنِىْ حَجَجٌ ۚ فَاِنْ اَتَمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ**  
تم آٹھ برس میری ملازمت کرو ۶۸ پھر اگر پورے دس برس کر لو تو تمہاری طرف سے ہر وہ  
**وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۖ سَتَجِدُنِىْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ**  
اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا ۶۸ قریب ہے انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے  
**الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ اَيُّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ**  
۶۸ موسیٰ نے کہا میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کر دوں ۶۸ تو مجھ پر  
**فَلَا عُدْوَانَ عَلٰى ۖ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ فَلَمَّا قَضٰى مُوسٰى**  
کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے ۶۸ پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد  
**الْاَجَلَ وَسَارَ بِاهِلِهٖ اَنْسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ۚ قَالَ**  
پوری کر دی ۶۸ اور اپنی بی بی کو لے کر چلا ۶۸ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی ۶۸ اپنی  
**لِاهْلِهٖ اَمْكُثُوْا اِنِّىْ اَنْسْتُ نَارًا اَلْعَلٰى اَتِيْكُمْ مِنْهَا بَخَبْرًا وَّ**  
گھروالی سے کہا تم ٹھہرو مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں ۶۸ یا  
**جَذُوۡةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا اَتٰہَا نُوۡدٰى مِنْ**  
تمہارے لئے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں کہ تم تاپو  
**شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِى الْبُقْعَةِ الْمُبْرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ**  
میدان کے دہنے کنارے سے ۶۸ برکت والے مقام میں پیڑ سے ۸۲

۶۹ حضرت شعیب علیہ السلام نے صاحبزادی سے دریافت کیا کہ تمہیں ان کی قوت امانت کا کیا علم انھوں نے عرض کیا کہ قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انھوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اٹھایا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انھوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ۶۸ یہ وعدہ نکاح تھا الفاظ عقد نہ تھے کیونکہ مسئلہ عقد کے لئے مستینہ ماضی ضروری ہے مسئلہ اور ایسے ہی نکاح کی تعیین بھی ضروری ہے۔ ۶۸ مسئلہ آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا کبریال چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے مسئلہ اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر ہو سکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہوگا (ہدایہ و احمدی)۔ ۶۸ یعنی یہ تمہاری مہربانی ہوگی اور تم پر واجب ہوگا۔ ۶۸ کہ تم پر پورے دس سال لازم کر دوں۔ ۶۸ تو میری طرف سے حسن معاملت اور وفا

عہد ہی ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد پر بھروسہ کرنے کے لئے فرمایا ۷۰ خواہ دس سال کی یا آٹھ سال کی ۷۰ پھر جب آپ کا عقد ہو چکا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک عشاء دیں جس سے وہ بکریوں کی نگہبانی کریں اور درندوں کو دفع کریں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس انبیا علیہم السلام کے کئی عصا تھے صاحبزادی صاحبہ کا ہاتھ حضرت آدم علیہ السلام کے عصا پر اچھا آپ جنت سے لائے تھے اور انبیاء اسکے وارث ہوتے چلے آئے تھے اور وہ حضرت شعیب علیہ السلام کو پہنچا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا ۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کئے پھر حضرت شعیب علیہ السلام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی ۷۱ اُنکے والد کی اجازت سے مصر کی طرف وہاں جبکہ آپ جنگل میں تھے اندھیری رات تھی سردی شدت کی ڈیڑھ رات تھی راستہ گویا تھا اس وقت آپ نے آگ دیکھ کر ۷۲ راہ کی کس طرف ہو ۷۱ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست راست کی طرف تھا ۷۲ وہ درخت غاب کا تھا یا عوج کا (عوج ایک خاردار درخت ہے جو جنگلوں میں ہوتا ہے)۔



۸۴ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قدرت نہیں اور بے شک اس کلام کا اللہ تعالیٰ ہی متکلم ہے

یہ بھی منقول ہے کہ: کلام حضرت نبوی  
علیہ السلام نے صرف گوش مبارک  
ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسم اقدس  
کے ہر جزو سے سنا۔

۴۷۰ چنانچہ آپ نے عصا ڈال دیا وہ سانب بن گیا۔

وہ ذرت بند کی گئی۔

۸۶ کوئی خطرہ نہیں۔

۹۷۔ اپنی قمیص کے۔

۸۸ شعاع آفتاب کی طرح تو حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دست مبارک

گرمیوں میں ڈال کر نکالنا تو اس میں

ایسی تیز چمک تھی جس سے نگاہیں

چھپکیں

۸۹ تاکہ ہاتھ اپنی اصلی حالت پر

آئے اور خوف رفع ہو جائے حضرت

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ

السلام کو سینہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم

دیا تاکہ جو خوف سانپ دیکھتے کے

وقت پیدا ہو گیا تھا رفع ہو جائے

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

بعد جو خوف زدہ اپنا ہاتھ سینہ پر

رکھے گا اس کا خوف دفع ہو جائیگا

۹۰۔ ایٹنی عصا اور ید بیضا تمہاری

رسالت کی برہانیں ہیں۔

۹۱ یعنی قبطی میرے

۱۱۔ ہاتھ سے مارا گیا ہے

۹۲ یعنی فرعون اور

اس کی قوم

۹۳ فرعون اور اس کی قوم پر۔



۹۴ ان برصیبوں نے معجزات کا انکار کر دیا اور ان کو جادو بتلایا مطلب یہ تھا کہ جس طرح تمام انواع سحر باطل ہوتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ یہ بھی ہے۔

۹۵ یعنی آپ سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا گیا یا یہ معنی ہیں کہ جو دعوت آپ ہمیں دیتے ہیں وہ ایسی نئی ہے کہ ہمارے آباء اجداد میں بھی ایسی نہیں سنی گئی تھی۔

۹۶ یعنی جو حق پر ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا۔

۹۷ اور وہ وہاں کی نعمتوں اور رحمتوں کے ساتھ نوازا جائے گا۔

۹۸ یعنی کافروں کو آخرت کی فلاح میسر نہیں۔

۹۹ اینٹ تیار کر کہتے ہیں کہ یہی دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانے والا ہے یہ صنعت اس سے پہلے نہ تھی۔

۱۰۰ نہایت بلند۔

۱۰۱ اچانچ ہامان نے ہزار ہا کاریگر اور مزدور جمع کئے انہیں بنوائیں اور عمارتی سامان جمع کر کے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ دنیا میں اسکے برابر کوئی عمارت بلند نہ تھی فرعون نے یہ گمان کیا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے لئے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہنچنا اس کے لئے ممکن ہوگا ۱۰۲ یعنی موسیٰ علیہ السلام ۱۰۳ اپنے اس دعویٰ میں کہ اس کا ایک معبود ہے جس نے اس کو اپنا رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا ہے ۱۰۴ اور حق کو نہ مانا اور باطل پر ہے ۱۰۵ اور سب غرق ہو گئے ۱۰۶ دنیا میں۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ

پھر جب موسیٰ انکے پاس ہماری روشن نشانیاں لایا بولے یہ تو نہیں مگر بناوٹ کا جادو

مُفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿۹۵﴾ وَقَالَ

۹۴ اور ہم نے اپنے اگلے باپ داداؤں میں ایسا نہ سنا ۹۵ اور موسیٰ نے فرمایا

مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ

میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لایا ۹۶ اور جس کے لئے

تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿۹۶﴾ وَقَالَ

آخرت کا گھر ہوگا ۹۷ بے شک ظالم مراد کو نہیں پہنچتے ۹۸ اور فرعون بولا

فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي فَأَوْقِدْ لِي

اے درباریو میں تمہارے لئے اپنے سوا کوئی خدا نہیں جانتا تو اے ہامان

يُهَافِئُ عَلَى الطِّينِ فَأَجْعَلْ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَى

میرے لئے گار اچکا کر ۹۹ ایک محل بناؤ کہ شاید میں موسیٰ کے خدا کو جھانک آؤں

إِلَىٰ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۱۰۰﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ

۱۰۱ اور بے شک میرے گمان میں تو وہ ۱۰۲ جھوٹا ہے ۱۰۳ اور اس نے اور اس کے

وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُم إِلَيْنَا

لشکریوں نے زمین میں بے جا بڑائی چاہی ۱۰۴ اور سمجھے کہ انھیں ہماری طرف

لَا يَرْجِعُونَ ﴿۱۰۵﴾ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ فَاظْطَرُّ

پھر نہایت ۱۰۵ تو ہم نے اُسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا ۱۰۶ تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰۶﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يُدْعُونَ إِلَىٰ

کیسا انجام ہوا ستمگاریوں کا ۱۰۷ اور انھیں ہم نے ۱۰۸ دوزخیوں کا پیشوا بنایا کہ آگ کی طرف

۱۰۹ اپنے اس دعویٰ میں کہ اس کا ایک معبود ہے جس نے اس کو اپنا رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا ہے ۱۱۰ اور حق کو نہ مانا اور باطل پر ہے ۱۱۱ اور سب غرق ہو گئے ۱۱۲ دنیا میں۔



۱۰۷ یعنی کفر و معاصی کی دعوت دیتے ہیں جس سے عذاب جہنم کے مستحق ہوں اور جو ان کی اطاعت کرے وہ بھی جہنمی ہو جائے۔

۱۰۸ یعنی رسوائی اور رحمت سے دوری۔

۱۰۹ یعنی تورات۔

۱۱۰ مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے۔

۱۱۱ اے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۱۲ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی میقات تھا۔

۱۱۳ اور ان سے کلام فرمایا اور انہیں مقرب کیا۔

۱۱۴ یعنی بہت سی امتیں بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے۔

۱۱۵ تو وہ اللہ کا عہد بھول گئے اور انہوں نے اس کی فرمانبرداری ترک کی اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم سے سید عالم حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں اور آپ پر ایمان لانے کے متعلق عہد لئے تھے جب دراز زمانہ گزرا اور امتوں کے بعد امتیں گزرتی چلی گئیں تو وہ لوگ ان عہدوں کو بھول گئے اور اس کی وفات ترک کر دی۔

۱۱۶ تو ہم نے آپ کو علم دیا اور پہلوں کے حالات پر مطلع کیا۔

۱۱۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا فرمانے کے وقت۔

۱۱۸ جن سے تم ان کے احوال بیان فرماتے ہو آپ کا ان امور کی خبر دینا آپ کی نبوت کی ظاہر دلیل ہے ۱۱۹ اس قوم سے مراد اہل مکہ ہیں جو زمانہ فترۃ میں تھے جو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچ سو پچاس برس کی مدت کا ہے۔

۱۲۰ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ۱۲۱ بعد اس کے کہ اگلی سنگتیں ۱۲۲ ہلاک فرمادیں

۱۲۳ اور تم ۱۲۴ طور کی جانب مغرب میں نہ تھے ۱۲۵ جبکہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا ۱۲۶ اور اس وقت تم حاضر نہ تھے

۱۲۷ مگر ہوا یہ کہ ہم نے سنگتیں پیدا کیں ۱۲۸ کہ ان پر

۱۲۹ ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم

۱۳۰ رسول بنانے والے ہوئے ۱۳۱ اور نہ تم طور کے کنارے تھے

۱۳۲ جب ہم نے ندا فرمائی ۱۳۳ ہاں تمہارے رب کی مہر ہے کہ تمہیں غیب کے علم دے ۱۳۴ کہ تم ایسی قوم کو ڈرناؤ

۱۳۵ جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرنا لے والا نہ آیا ۱۳۶ یہ امید کرتے ہوئے کہ ان کو نصیحت ہو

النَّارَ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنصَرُونَ ۱۲۰ وَاتَّبَعْنَهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۱۲۱ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ۱۲۲

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَىٰ بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۲۳

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ ۱۲۴ وَتَمَّ ۱۲۵ طَوْرُكَ جَانِبَ مَغْرَبٍ مِّنْ نَّهْجِنَا ۱۲۶ وَجَبَّحْنَاهُ لِمُوسَىٰ إِذْ قَضَيْنَا إِلَيْهِ السِّلْكَ ۱۲۷ وَلَكِنَّا أَشْنَانَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۱۲۸ وَمَا كُنْتَ تَأْوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو ۱۲۹

عَلَيْهِمُ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا مُرْسِلِينَ ۱۳۰ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۳۱

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۳۲

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۳۳

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۳۴

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۳۵

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۳۶

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۳۷

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۳۸

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۳۹

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۴۰

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۴۱

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۴۲

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۴۳

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۴۴



۱۲۱ عذاب و سزا ۱۲۱ یعنی جو کفر و عصیان انھوں نے کیا ۱۲۲ معنی آیت کے ہیں کہ رسولوں کا بھیجنا ہی الزامِ حجت کے لئے ہے کہ انھیں یہ عذر کرنے کی گنجائش نہ ملے کہ ہمارے پاس رسول نہیں بھیجے گئے اس لئے گمراہ ہو گئے اگر رسول آتے تو ہم ضرور مطیع ہوتے اور ایمان لاتے ۱۲۳ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲۴ کہہ کے کفار ۱۲۵ یعنی انھیں قرآن کریم کی بارگاہی کیوں نہیں دیا گیا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری تورات ایک ہی بائیں عطا کی گئی تھی یا یہ معنی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عصا اور یہ بیضا جیسے معجزات کیوں نہ دئے گئے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۲۶ ابودنے قریش کو پیغام بھیجا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سے معجزات طلب کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جن یہود نے یہ سوال کیا ہے کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو انھیں اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے اس کے منکر نہ ہوئے۔

۱۲۷ یعنی تورات کے بھی اور قرآن کے بھی ان دونوں کو انھوں نے جادو کہا اور ایک قرات میں ساجران ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہونگے کہ دونوں جادو گر ہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام شان نزول مشرکین مکہ نے یہود مدینہ کے سرداروں کے پاس قاصد بھیج کر دریافت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کتب سابقہ میں کوئی خبر ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہاں حضور کی نعمت و صفات ان کی کتاب تورات میں موجود ہے جب یہ خبر قریش کو پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام و سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہنے لگے کہ وہ دونوں جادو گر ہیں ان میں ایک دوسرے کا معین و مددگار ہے ۵ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ۶

۱۲۸ یعنی تورات و قرآن سے۔ ۷ ۱۲۹ اپنے اس قول میں کہ یہ دونوں جادو یا جادو گر ہیں اس میں تنبیہ ہے کہ وہ اسکے مثل کتاب لانے سے عاجز تھے ہیں چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے۔ ۱۳۰ اور ایسی کتاب نہ لاسکیں۔

۵۶۶

القصص ۲۸

وَلَوْ لَا أَنْ تُصِيبَهُمْ مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۷ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا ۸ وَقَالُوا إِنَّا بِكُمْ لَكَافِرُونَ ۹ قُلْ فَاتُوا بَكْتُبٍ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا ۱۰ اتَّبِعْهُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۱۱ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يُغْنِي عَنْكَ الْغَنَىٰ وَالْغَنَىٰ أَنَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۱۲ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۱۳ الَّذِينَ اتَّبَعْنَاهُمْ

اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی پہنچتی انھیں کوئی مصیبت ۱۲ اسکے سبب جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجا ۱۳ تو کہتے اے ہمارے رب تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور

ایمان لاتے ۱۴ پھر جب ان کے پاس حق آیا ۱۵ ہماری طرف سے بولے ۱۶ انھیں کیوں نہ دیا گیا

جو موسیٰ کو دیا گیا ۱۷ کیا اس کے منکر نہ ہوئے تھے جو پہلے موسیٰ کو

دیا گیا ۱۸ بولے دو جادو ہیں ایک دوسرے کی پشتی پر اور بولے ہم ان دونوں کے

منکر ہیں ۱۹ تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی

ہو ۲۰ اے اس کی پیروی کرو گنا اگر تم سچے ہو ۲۱ پھر اگر وہ یہ تمہارا فرمان قبول نہ کریں ۲۲ تو جان لو کہ ۲۳

بے شک اللہ ہدایت نہیں فرماتا ظالم لوگوں کو اور بیشک

ہم نے ان کے لئے بات مسلسل تمارى ۲۴ کہ وہ دھیان کریں جن کو ہم نے اس سے پہلے ۲۵

۱۳۱ ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے ۱۳۲ یعنی قرآن کریم انکے پاس پہلے اور مسلسل آیا و عداور و عید اور قصص اور غزیریں تاکہ سمجھیں اور ایمان لائیں ۱۳۳ قرآن شریف سے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے شان نزول یہ آیت یومنین اہل کتاب حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہل انجیل کے حق میں نازل ہوئی جو جیشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے جو حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب انھوں نے مسلمانوں کی حاجت اور تنگی محاش دیکھی تو بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال میں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جا کر اپنے مال لے آئیں اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کرں حضور نے اجازت دی اور وہ جا کر اپنے مال لے آئے اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کی انکے حق میں یہ آیات مِمَّا دَرَأَتْهُمُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ تک نازل ہوئیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیتیں انہی اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جن میں چالیس بھران کے اور نبی جیشہ کے اور آٹھ شام کے تھے۔

۱۳۱ ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے ۱۳۲ یعنی قرآن کریم انکے پاس پہلے اور مسلسل آیا و عداور و عید اور قصص اور غزیریں تاکہ سمجھیں اور ایمان لائیں ۱۳۳ قرآن شریف سے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے شان نزول یہ آیت یومنین اہل کتاب حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہل انجیل کے حق میں نازل ہوئی جو جیشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے جو حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب انھوں نے مسلمانوں کی حاجت اور تنگی محاش دیکھی تو بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال میں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جا کر اپنے مال لے آئیں اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کرں حضور نے اجازت دی اور وہ جا کر اپنے مال لے آئے اور ان سے مسلمانوں کی خدمت کی انکے حق میں یہ آیات مِمَّا دَرَأَتْهُمُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ تک نازل ہوئیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیتیں انہی اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جن میں چالیس بھران کے اور نبی جیشہ کے اور آٹھ شام کے تھے۔



الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۶﴾ وَإِذَا أُتِلَ عَلَيْهِمْ قَالُوا

أَمْتَابِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّكُمَا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿۵۷﴾

ہم اس پر ایمان لائے بیشک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ﴿۵۶﴾

أُولَٰئِكَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَوَدَّ رِءُوفًا بِالْحَسَنَةِ

السَّيِّئَةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿۵۸﴾ وَإِذَا أَسْمَعُوا لِلْغَوَا أَعْرَضُوا

عَنْهُ وَقَالُوا إِنَّا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿۵۹﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ

اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۶۰﴾ وَقَالُوا

إِنْ تَتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نَتَخَطَّفُ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَمْ نُمَكِّنْ

لَهُمْ حَرَمًا مِمَّا يُحِبُّ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا

وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۶۱﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِكَ بَطَرًا

لِيَكُنْ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ لِيَتَذَكَّرَ الَّذِينَ عَادُوا ﴿۶۲﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

مِنْ قَبْلِكَ نَارًا تَلَاسِي أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَذَكَّرُونَ ﴿۶۳﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

مِنْ قَبْلِكَ نَارًا تَلَاسِي أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَذَكَّرُونَ ﴿۶۴﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

مِنْ قَبْلِكَ نَارًا تَلَاسِي أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَذَكَّرُونَ ﴿۶۵﴾

الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۶﴾ وَإِذَا أُتِلَ عَلَيْهِمْ قَالُوا

أَمْتَابِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّكُمَا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿۵۷﴾

ہم اس پر ایمان لائے بیشک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ﴿۵۶﴾

أُولَٰئِكَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَوَدَّ رِءُوفًا بِالْحَسَنَةِ

السَّيِّئَةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿۵۸﴾ وَإِذَا أَسْمَعُوا لِلْغَوَا أَعْرَضُوا

عَنْهُ وَقَالُوا إِنَّا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿۵۹﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ

اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۶۰﴾ وَقَالُوا

إِنْ تَتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نَتَخَطَّفُ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَمْ نُمَكِّنْ

لَهُمْ حَرَمًا مِمَّا يُحِبُّ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا

وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۶۱﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِكَ بَطَرًا

لِيَكُنْ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ لِيَتَذَكَّرَ الَّذِينَ عَادُوا ﴿۶۲﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

مِنْ قَبْلِكَ نَارًا تَلَاسِي أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَذَكَّرُونَ ﴿۶۳﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

مِنْ قَبْلِكَ نَارًا تَلَاسِي أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَذَكَّرُونَ ﴿۶۴﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

مِنْ قَبْلِكَ نَارًا تَلَاسِي أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَذَكَّرُونَ ﴿۶۵﴾

الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۶﴾ وَإِذَا أُتِلَ عَلَيْهِمْ قَالُوا

أَمْتَابِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّكُمَا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿۵۷﴾

ہم اس پر ایمان لائے بیشک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ﴿۵۶﴾

أُولَٰئِكَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَوَدَّ رِءُوفًا بِالْحَسَنَةِ

السَّيِّئَةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿۵۸﴾ وَإِذَا أَسْمَعُوا لِلْغَوَا أَعْرَضُوا

عَنْهُ وَقَالُوا إِنَّا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿۵۹﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ

اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۶۰﴾ وَقَالُوا

إِنْ تَتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نَتَخَطَّفُ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَمْ نُمَكِّنْ

لَهُمْ حَرَمًا مِمَّا يُحِبُّ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا

وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۶۱﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِكَ بَطَرًا

لِيَكُنْ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ لِيَتَذَكَّرَ الَّذِينَ عَادُوا ﴿۶۲﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

مِنْ قَبْلِكَ نَارًا تَلَاسِي أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَذَكَّرُونَ ﴿۶۳﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

مِنْ قَبْلِكَ نَارًا تَلَاسِي أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَذَكَّرُونَ ﴿۶۴﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

مِنْ قَبْلِكَ نَارًا تَلَاسِي أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَذَكَّرُونَ ﴿۶۵﴾



۱۴۵ اور وہ اپنی جہالت سے نہیں جانتے کہ یہ روزی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اگر یہ سمجھ جاتی تو جانتے کہ خوف و امن

القصص ۲۸

۵۶۸

امن خلق ۲۰

بھی اسی کی طرف سے ہے اور ایمان لانے میں شہید رکھے جاتے کا خوف نہ کرتے ۱۴۶ اور انھوں نے طغیان اختیار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی کھاتے اور پوجتے تھے کو اہل مکہ کو ایسی قوم کے خراب انجام سے خوف دلایا جاتا ہے جن کا حال ان کی طرح تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پاتے اور شکر نہ کرتے ان نعمتوں پر اترتے وہ ہلاک کر دیے گئے۔

۱۴۷ جن کے آثار باقی ہیں اور عرب کے لوگ اپنے سفروں میں انھیں دیکھتے ہیں۔ ۱۴۸ کہ کوئی مسافر یا رہروان میں تنہا دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے پھر خالی پڑے رہتے ہیں۔

۱۴۹ ان مکانوں کے یعنی وہاں کے رہنے والے ایسے ہلاک ہوئے کہ انکے بعد ان کا کوئی جانشین باقی نہ رہا اب اللہ کے سوا ان مکانوں کا کوئی وارث نہیں خلق کی فنا کے بعد وہی سب کا وارث ہے۔

۱۵۰ یعنی مرکزی مقام میں بعض مفسرین نے کہا کہ ام القریٰ سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور رسول سے مراد خاتم انبیاء و محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۵۱ اور انھیں تبلیغ کرے اور خبر دے کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب کیا جائے گا تاکہ ان پر حجت لازم ہو اور ان کے لئے عذر کی گنجائش باقی نہ رہے ۱۵۲ رسول کی تکذیب کرتے ہوں اپنے کفر پر مصروں اور اس سبب سے عذاب کے مستحق ہوں۔

۱۵۳ جس کی بقا بہت تھوڑی اور جس کا انجام فنا ۱۵۴ یعنی آخرت کے منافع ۱۵۵ تمام کدورتوں سے خالی اور دائم غیر منقطع ۱۵۶ کہ انہیں سب کو باقی فانی سے بہتر ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہ دے وہ نادان ہے ۱۵۷ ثواب جنت کا ۱۵۸ یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے ان میں پہلا جسے اچھا وعدہ دیا گیا مومن ہے اور دوسرا کافر ۱۵۹ اللہ تعالیٰ بطریق تو بیخ ۱۶۰ دنیا میں میرا شریک ۱۶۱ یعنی عذاب واجب ہو چکا اور وہ لوگ اہل ضلالت کے سردار اور ائمہ کفر ہیں ۱۶۲ یعنی وہ لوگ ہمارے بہرے سے با اختیار خود گمراہ ہوئے ہماری ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں ہم نے انھیں مجبور نہ کیا تھا۔

مَعِيشَتَهَا فَبِئْسَ مَسْكَنُهُمْ لَمْ تَسْكُنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا

عیش پر اتر گئے تھے ۱۴۶ تو یہ ہیں ان کے مکان ۱۴۷ کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر کم قَلِيلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿۱۴۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ

۱۴۸ اور ہمیں وارث ہیں ۱۴۹ اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک ان کے حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمَمٍ رَسُوْلًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَمَا كُنَّا

اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے ۱۵۰ جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے ۱۵۱ اور ہم مُهْلِكِ الْقُرَىٰ إِلَّا وَاهِلَهَا ظَالِمُونَ ﴿۱۴۹﴾ وَمَا أَوْتِيْتُمْ مِنْ

شہروں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جبکہ ان کے ساکن ستمگار ہوں ۱۵۲ اور جو کچھ چیز ہمیں دی شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

گئی ہے وہ دنیوی زندگی کا برتاؤ اور اس کا سنگار ہے ۱۵۳ اور جو اللہ کے پاس ہے ۱۵۴ وہ بہتر وَابْقٰی ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَفَمِنْ وَعْدِنَا وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ

اور زیادہ باقی رہنے والا ۱۵۵ تو کیا ہمیں عقل نہیں ۱۵۶ تو کیا وہ جسے ہم نے اچھا وعدہ دیا ۱۵۷ تو وہ اس سے لَا قِيٰءَ لَكُمْ مِّنْهُ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ

ملے گا اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاؤ برتنے دیا پھر وہ قیامت کے دن گرفتار کر کے مِّنَ الْمُحْضَرِّیْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآئِیْ

حاضر لایا جائے گا ۱۵۸ اور جس دن انھیں ندا کرے گا ۱۵۹ تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا

جنہیں تم ۱۶۰ گمان کرتے تھے کہیں گے کہ وہ جن پر بات ثابت ہو چکی ۱۶۱ اے ہمارے رب هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ اَغْوَيْنَا اَغْوَيْنَهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا اِلَيْكَ ؕ

یہ ہیں وہ جنہیں ہم نے گمراہ کیا ہم نے انھیں گمراہ کیا جیسے خود گمراہ ہوئے تھے ۱۶۲ ہم ان سے بیزار ہو کر تیری طرف



۱۶۳۰ بکہ وہ اپنی خواہشوں کے پرستار اور اپنی شہوات کے مطیع تھے ۱۶۲۹ یعنی کفار سے فرمایا جائے گا کہ اپنے تہوں کو پکارو وہ تمہیں عذاب سے بچائیں ۱۶۵۰ دنیا میں تاکہ آخرت میں عذاب نہ دیکھتے۔

۱۶۶۰ یعنی کفار سے دریافت فرمائے گا۔

۱۶۷۰ جو تنہا ہی طرف بھیجے گئے تھے اور حق کی دعوت دیتے تھے۔

۱۶۸۰ اور کوئی عذر اور حجت انہیں نظر نہ آئے گی۔

۱۶۹۰ اور غایت دہشت سے ساکت رہ جائیں گے یا کوئی کسی سے اس لئے نہ پوچھے گا کہ جواب سے عاجز ہوئے میں سب کچھ سب برابر ہیں تابع ہوں یا متبع کافر ہوں یا کافر کر۔

۱۷۰۰ شرک سے۔

۱۷۱۰ اپنے رب پر اور اس تمام پر جو رب کی طرف سے آیا۔

۱۷۲۰ شان نزول یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت کے لئے کیوں برگزیدہ کیا یہ قرآن مکہ و طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اُمارا اس کلام کا قائل و لید بن مغیرہ تھا اور بڑے آدمی سے وہ اپنے آپ کو اور عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتا تھا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ رسولوں کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی سے انہی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اس کی مرضی میں دخل کی کیا مجال۔

۱۷۳۰ یعنی مشرکین کا۔

۱۷۴۰ یعنی کفر اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت جس کو یہ لوگ چھپاتے ہیں

۱۷۵۰ اپنی زبانوں سے خلاف واقع جیسے

۱۷۶۰ اس کی حمد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی حمد کرتے ہیں

۱۷۷۰ اس کی قضاہم چیزیں نافذ و جاری ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اپنے فرمانبرداروں کے لئے مغفرت کا اور انفرانوں کے لئے شفاعت کا حکم فرماتا ہے ۱۷۸۰

۱۷۹۰ جیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے ۱۷۹۰ اور دن نکالے ہی نہیں۔

۱۸۰۰ اگر اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے ۱۸۱۰ تو اللہ کے

۱۸۲۰ اگر اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے ۱۸۳۰ تو اللہ کے

۱۸۴۰ اگر اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے ۱۸۵۰ تو اللہ کے

۱۸۶۰ اگر اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے ۱۸۷۰ تو اللہ کے

۱۸۸۰ اگر اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے ۱۸۹۰ تو اللہ کے

مَا كَانُوا اِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿٢٧﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

رجوع لاتے ہیں وہ ہم کو نہ پوجتے تھے ۱۶۲۹ اور ان سے فرمایا جائیگا اپنے شریکوں کو پکارو ۱۶۳۰ تو وہ پکاریں گے

فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْتُدُونَ ﴿٢٨﴾

تو وہ ان کی نہ سنیں گے اور دیکھیں گے عذاب کیا اچھا ہوتا اگر وہ راہ پاتے ۱۶۵۰

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٩﴾ فَحَبِطَتْ

اور جس دن انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا ۱۶۶۰ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا ۱۶۷۰ تو اس دن

عَلَيْهِمُ الْآلِبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٣٠﴾ فَأَمَّا مَنْ تَابَ

ان پر خبریں اندھی ہو جائیں گی ۱۶۸۰ تو وہ کچھ پوچھ گچھ نہ کریں گے ۱۶۹۰ تو وہ جس نے توبہ کی

وَأَمِنْ وَعَمِلَ صَالِحًا فَغَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٣١﴾

اور ایمان لایا ۱۷۱۰ اور اچھا کام کیا قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَنَ

اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند فرماتا ہے ۱۷۲۰ ان کا ۱۷۳۰ کچھ اختیار نہیں پاکی

اللَّهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣٢﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ

اور برتری ہے اللہ کو ان کے شرک سے اور تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپا ہے ۱۷۴۰

وَمَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحُدُوفُ فِي الْأُولَىٰ

اور جو ظاہر کرتے ہیں ۱۷۵۰ اور وہی ہے اللہ کہ کوئی خدا نہیں اُسکے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا ۱۷۶۰

وَالْآخِرَةُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٤﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے ۱۷۷۰ اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے تم فرماؤ ۱۷۸۰ بھلا دیکھو تو

جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ

۱۷۹۰ اگر اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے ۱۸۰۰ تو اللہ کے



۱۸۱ جس میں تم اپنی معاش کے کام کر سکو۔

۱۸۱ گوش ہوش سے کہ شرک سے باز آؤ۔

۱۸۲ رات ہونے ہی نہ دے۔

۱۸۳ اور دن میں جو کام اور محنت کی تھی اس کی تکان دور کرو۔

۱۸۴ کہ تم کتنی بڑی غلطی میں ہو جو اس کے ساتھ اور کو شریک کرتے ہو۔

۱۸۵ کسب معاش کرو۔

۱۸۶ اور اس کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ

۱۸۷ یہاں گواہ سے رسول ما دیں

جو اپنی اپنی امتوں پر شہادت دیں گے

کہ انھوں نے انھیں رب کے پیام پہنچائے اور نصیحتیں کیں۔

۱۸۸ یعنی شرک اور رسولوں کی

مخالفت جو تمہارا شیوہ تھا اس پر

کیا دلیل ہے پیش کرو۔

۱۸۹ البتہ مہودیت خاصہ۔

۱۹۰ دنیا میں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

شریک ٹھہراتے تھے۔

۱۹۱ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے چچا یصر کا بیٹا تھا نہایت

خوب صورت و نمائند آدمی تھا اسی

لئے اس کو منور کہتے تھے اور بنی

اسرائیل میں تورات کا سب سے بہتر

قاری تھا ناداری کے زمانہ میں نہایت

متواضع و بااخلاق تھا دولت ہاتھ آتے

ہی اس کا حال متغیر ہوا اور سامری کی

طرح منافق ہو گیا کہا گیا ہے کہ فرعون نے

اسکو بنی اسرائیل پر حاکم بنا دیا تھا۔

۱۹۲ یعنی مؤمنین بنی اسرائیل۔

إِلَهُ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيَكُمْ بِضِيَآءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

سوا کون خدا ہے جو تمہیں روشنی لاوے ﴿۷۱﴾ تو کیا تم سنتے نہیں ۱۸۱ تم فرماؤ بھلا

إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَنْ

دیکھو تو اگر اللہ قیامت تک ہمیشہ دن رکھے ۱۸۲ تو اللہ

إِلَهُ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾

کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں رات لاوے جس میں آرام کرو ۱۸۳ تو کیا تمہیں سوچتا نہیں ۱۸۴

وَمِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ

اور اس نے اپنی مہر سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن

وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ

میں اس کا فضل ڈھونڈو ۱۸۵ اور اس لئے کہ تم حق مانو ۱۸۶ اور جس نے انھیں ندا

فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا

کرے گا تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جو تم کہتے تھے اور ہر گروہ میں

مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ

سے ہم ایک گواہ نکال کر ۱۸۷ فرمائیں گے اپنی دلیل لاؤ ۱۸۸ تو جان لیں گے کہ ۱۸۹

لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٧٥﴾ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ

حق اللہ کا ہے اور ان سے کھوئی جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ۱۹۰ بیشک قارون موسیٰ

قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ

کی قوم سے تھا ۱۹۱ پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے جن کی کئی

مَفَاتِيحُ لَتَنُوءَ أَبَالْعَصْبَةِ أُولَى الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ

ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اُس سے اس کی قوم ۱۹۲ نے کہا

۱۹۱ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے چچا یصر کا بیٹا تھا نہایت

خوب صورت و نمائند آدمی تھا اسی

لئے اس کو منور کہتے تھے اور بنی

اسرائیل میں تورات کا سب سے بہتر

قاری تھا ناداری کے زمانہ میں نہایت

متواضع و بااخلاق تھا دولت ہاتھ آتے



۱۹۳۰ کثرت مال پر ۱۹۴۰ اللہ کی نعمتوں کا شکر کر کے اور مال کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے ۱۹۵۰ یعنی دنیا میں آخرت کے لئے عمل کر کے غدا سے نجات پائے اس لئے کہ

دنیا میں انسان کا حقیقی حصہ یہ ہے کہ آخرت کے لئے عمل کرے صدقہ دے کر صلہ رحمی کر کے اور اعمال خیر کے ساتھ اور اس کی تفسیر میں یہ

بھی کہا گیا ہے کہ اپنی صحت و قوت و جوانی و دولت کو نہ بھول اس سے کہ ان کے ساتھ آخرت طلب کرے

حدیث میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو جوانی کو بڑھاپے سے پہلے سندرستی کو

بیماری سے پہلے ثروت کو ناداری سے پہلے فراغت کو شغل سے پہلے

زندگی کو موت سے پہلے۔ ۱۹۶۰ اللہ کے بندوں کے ساتھ۔ ۱۹۷۰ معاصی اور گناہوں کا ارتکاب کر کے اور ظلم و بغاوت کر کے۔

۱۹۸۰ یعنی قارون نے کہا کہ یہ مال و ۱۹۹۰ اس علم سے ماد یا علم تو ریت ہے یا علم کہ کیا جو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اور اس کے ذریعہ سے راگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنا لیتا تھا یا علم تجارت یا علم زراعت یا اور پیشوں کا علم سہل

نہ فرمایا جس نے خود بینی کی فلاح نہ پائی۔ ۲۰۰۰ یعنی قوت و مال میں اس سے زیادہ تھے اور بڑی جماعتیں رکھتے تھے انھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا

پھر یہ کیوں قوت و مال کی کثرت پر غور کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام ہلاک ہے۔ ۲۰۱۰ ان سے دریافت کرنے کی حاجت

نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا حال جاننے والا ہے لہذا استعلام کے لئے سوال نہ ہوگا تو بیخ و زجر کے لئے ہوگا ۲۰۲۰ بہت سے سوار جلو میں لئے ہوئے زیوروں سے آراستہ حریری لباس پہنے آراستہ گھوڑوں پر سوار ۲۰۳۰ یعنی بنی اسرائیل کے علماء۔

۲۰۴۰ خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لئے جو ایمان لائے اور اچھے کام

۲۰۵۰ اللہ کی نعمتوں کا شکر کر کے اور مال کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے ۱۹۵۰ یعنی دنیا میں آخرت کے لئے عمل کر کے غدا سے نجات پائے اس لئے کہ

دنیا میں انسان کا حقیقی حصہ یہ ہے کہ آخرت کے لئے عمل کرے صدقہ دے کر صلہ رحمی کر کے اور اعمال خیر کے ساتھ اور اس کی تفسیر میں یہ

لَا تَقْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ۷۶ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ

اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ

کَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ ط إِنَّ

اللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُبْغِضِينَ ۷۷ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ

عِنْدِي ۖ أَوَلَمْ يَعْلَم أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ

الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَآكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يَسْأَلُ

عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ۷۸ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ط

قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا لَئِذَا مِتْنَا مَا

أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۷۹ وَقَالَ الَّذِينَ

أُوتُوا الْعِلْمَ وَيُكَلِّمُ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ

صَالِحًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِلُّ أُمَّةً مُّسْلِمَةً وَأَلْفَاظُ

الْقُرْآنِ ۚ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ

كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُبْغِضِينَ ۷۶

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُبْغِضِينَ ۷۷

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۖ أَوَلَمْ يَعْلَم أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَآكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يَسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ۷۸ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ط قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا لَئِذَا مِتْنَا مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۷۹



۲۰۵ اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی ۲۰۵ یعنی عمل صالح صابرين ہی کا حصہ میں اور اسکا ثواب وہی پاتے ہیں ۲۰۶ یعنی قارون کو ۲۰۶ قارون اور اس کے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علماء و سیر و اخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد بنج کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مدح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھاتی تھی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر رشک ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی مومن اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی میں کچھ بھی نہ رہا جو دیکھ میں تورت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کی نصیحت نہ کروں گا جب تک آپ اس کا ثبوت مجھے دکھانہ دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رؤسا بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا کہ اپنی لٹھیاں لے آؤ انھیں سب کو اپنے قبیلہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل اُن لٹھیوں کا بہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سبز شاداب ہو گیا اس میں تپتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپ کے جادو کے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی ممانعت کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اس کی کسرتی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کئے بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اُسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درم و دینار و مولیٰ وغیرہ میں ہزاروں حصّہ زکوٰۃ دیگا لیکن گھر کا حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انھوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں جو آپ چاہیں حکم دیجئے کہنے لگا فلاںی چلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ متفر کو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تمہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار تشرنی اور ہزار روپیہ اور بہت سے موعید کر کے تیمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انھیں وغنا و نصحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اسکے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو ہتھان لگائے گا اسکے اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کرے گا اسکے گریبی نہیں ہے تو سو کوڑے مائے جائیں گے اور اگر گریبی ہے تو اسکو سنگسار کیا جائے گا کہاں تک کہ مر جائے قارون کہنے لگا کہ یہ حکم سب کے لئے ہر خواہ آپ ہی ہوں فرمایا خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکاری کی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اُسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا بھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور تورت نازل کی سچ کہہ دے وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر ہتھان

صَالِحًا وَلَا يُلْقِيهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ ﴿٢٠٥﴾ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبَدَارِهِ

الْأَرْضَ قَفًّا فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ﴿٢٠٦﴾ وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَتَّوْا مَكَانَهُ

بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيَكَانَ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ

مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْ لَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا

وَيَكَانَ لَآ يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿٢٠٧﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا

لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فِسَادًا وَالْعَاقِبَةُ

لِلْمُتَّقِينَ ﴿٢٠٨﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَمَنْ جَاءَ

بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا

يَعْمَلُونَ ﴿٢٠٩﴾ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ

مَا كُنْتَ تَحِبُّهُ

بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا وہ تمہیں پھیرے جائیگا جہاں پھرنا چاہتے ہو

۲۰۵ اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی ۲۰۵ یعنی عمل صالح صابرين ہی کا حصہ میں اور اسکا ثواب وہی پاتے ہیں ۲۰۶ یعنی قارون کو ۲۰۶ قارون اور اس کے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علماء و سیر و اخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد بنج کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مدح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھاتی تھی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر رشک ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی مومن اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی میں کچھ بھی نہ رہا جو دیکھ میں تورت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کی نصیحت نہ کروں گا جب تک آپ اس کا ثبوت مجھے دکھانہ دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رؤسا بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا کہ اپنی لٹھیاں لے آؤ انھیں سب کو اپنے قبیلہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل اُن لٹھیوں کا بہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سبز شاداب ہو گیا اس میں تپتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپ کے جادو کے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی ممانعت کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اس کی کسرتی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کئے بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اُسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درم و دینار و مولیٰ وغیرہ میں ہزاروں حصّہ زکوٰۃ دیگا لیکن گھر کا حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انھوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں جو آپ چاہیں حکم دیجئے کہنے لگا فلاںی چلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ متفر کو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تمہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار تشرنی اور ہزار روپیہ اور بہت سے موعید کر کے تیمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انھیں وغنا و نصحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اسکے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو ہتھان لگائے گا اسکے اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کرے گا اسکے گریبی نہیں ہے تو سو کوڑے مائے جائیں گے اور اگر گریبی ہے تو اسکو سنگسار کیا جائے گا کہاں تک کہ مر جائے قارون کہنے لگا کہ یہ حکم سب کے لئے ہر خواہ آپ ہی ہوں فرمایا خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکاری کی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اُسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا بھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور تورت نازل کی سچ کہہ دے وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر ہتھان

۲۰۵ اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی ۲۰۵ یعنی عمل صالح صابرين ہی کا حصہ میں اور اسکا ثواب وہی پاتے ہیں ۲۰۶ یعنی قارون کو ۲۰۶ قارون اور اس کے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علماء و سیر و اخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد بنج کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مدح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھاتی تھی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر رشک ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی مومن اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی میں کچھ بھی نہ رہا جو دیکھ میں تورت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کی نصیحت نہ کروں گا جب تک آپ اس کا ثبوت مجھے دکھانہ دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رؤسا بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا کہ اپنی لٹھیاں لے آؤ انھیں سب کو اپنے قبیلہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل اُن لٹھیوں کا بہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سبز شاداب ہو گیا اس میں تپتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپ کے جادو کے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی ممانعت کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اس کی کسرتی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کئے بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اُسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درم و دینار و مولیٰ وغیرہ میں ہزاروں حصّہ زکوٰۃ دیگا لیکن گھر کا حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انھوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں جو آپ چاہیں حکم دیجئے کہنے لگا فلاںی چلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ متفر کو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تمہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار تشرنی اور ہزار روپیہ اور بہت سے موعید کر کے تیمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انھیں وغنا و نصحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اسکے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو ہتھان لگائے گا اسکے اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کرے گا اسکے گریبی نہیں ہے تو سو کوڑے مائے جائیں گے اور اگر گریبی ہے تو اسکو سنگسار کیا جائے گا کہاں تک کہ مر جائے قارون کہنے لگا کہ یہ حکم سب کے لئے ہر خواہ آپ ہی ہوں فرمایا خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکاری کی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اُسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا بھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور تورت نازل کی سچ کہہ دے وہ عورت ڈر گئی اور اللہ کے رسول پر ہتھان



لگا کر انھیں ایذا دینے کی جرات اسے نہ ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے تو بکرنا بہتر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قانون کہانا چاہتا ہے اللہ غور و حل کی قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر ہمت لگا لے کے عرض میں میرے لئے بہت مال کثیر مقرر کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے حضور روئے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے یا رب اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب فرما اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرماں برداری کرنے کا حکم دیا ہے آپ اس کو جو چاہیں حکم دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ نے مجھے قارون کی طرف بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف بھیجا تھا جو قارون کا ساتھی ہوا اسکے ساتھ اسکی جگہ بٹھارہ ہے جو میرا ساتھی امن خلق ۲۰

۲۹ العنکبوت  
ہو جاتا ہو جائے سب لوگ قارون سے جدا ہو گئے اور سواد و شخصوں کے کوئی اس کے ساتھ نہ رہا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ انھیں بیٹھ لے تو وہ گھٹنوں تک دھنس گئے پھر آپ نے بھی فرمایا تو کم تک دھنس گئے آپ بھی فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ لوگ گردنوں تک دھنس گئے اب وہ بہت منت و بجا جت کرتے تھے اور قارون آپ کو اللہ کی قسمیں اور رشتہ و قرابت کے واسطے دیتا تھا مگر آپ نے التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی قتادہ نے کہا کہ وہ قیامت تک دھنستے ہی چلے جائیں گے بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزانے و اموال کی وجہ سے اس کے لئے بد دعا کی یسین کر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اسکا مکان اور اس کے خزانے و اموال سب زمین میں دھنس گئے۔

۲۰۸ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔  
۲۰۹ اپنی اُس آرزو پر نادم ہو کر

۲۱۰ جس کے لئے چاہے۔  
۲۱۱ یعنی جنت ۲۱۲ محمود  
۲۱۳ دس گنا ثواب  
۲۱۴ یعنی اس کی تلاوت و تبلیغ اور اس کے احکام پر عمل لازم کیا۔  
۲۱۵ یعنی مکرمہ میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح کر کے دن کی مکرمہ میں بٹے شان و شکوہ اور عزت و وقار اور غلبہ و اقتدار کے ساتھ داخل کرے گا وہاں کے رفیعہ والے سب آپ کے زیر فرمان ہونگے شرک اور اس

کے حامی و یاروں کو ہونگے شان نزول یہ آیت کرمہ محض نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے وہاں پہنچے اور آپ کو اپنے آپا کے جانے ولادت مکرمہ کا شوق ہوا تو جبریل امین آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ کیا حضور کو اپنے شہر مکرمہ کا شوق ہے فرمایا ہاں انھوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ آیت کرمہ پر بھی معاذ کی تفسیر موت و قیامت و جنت سے بھی کی گئی ہے ۲۱۶ یعنی میرا رب جانتا ہے کہ میں ہدایت لایا اور میرے لئے اسکا اجر و ثواب ہے اور شرکین مگر ابھی میں ہیں اور سخت عذاب کے مستحق شان نزول یہ آیت کفار مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہا اِنَّكَ كَفِيٌّ ضَلَلٌ مُّبِينٌ یعنی آپ ضرور کھلی گمراہی میں ہیں (معاذ اللہ) ۲۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ خطاب ظاہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اور مراد اس سے وہ منین ہیں ۲۱۸ ان کے معین و مددگار نہ ہونا ۲۱۹ یعنی کفار کی گمراہ کن باتوں کی طرف التفات نہ کرنا اور انھیں ٹھکرادینا ۲۲۰ خلق کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسکی عبادت کی دعوت دو ۲۲۱ اُنکی آغوش و آغوش کرنا ۲۲۲ آخرت میں درجہ اعمال کی جز و بیکار

مَعَادٍ قُلْ رَبِّيْ اَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِىْ

۲۱۵ تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے اُسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی ضلّٰلٍ مُّبِيْنٍ ۵ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْا اَنْ يُّلْقٰى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ

میں ہے ۲۱۶ اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ کتاب تم پر بھیجی جائے گی ۲۱۷ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيرا لِّلْكَافِرِيْنَ ۵

ہاں تمہارے رب نے رحمت فرمائی تو تم ہرگز کافروں کی پشتی نہ کرنا ۲۱۸ وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ اٰیَةِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَاَدْعُ

اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں بعد اسکے کہ وہ تمہاری طرف اتاری گئیں ۲۱۹ اور اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَشْرِكِيْنَ ۷ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ

اپنے رب کی طرف بلاؤ ۲۲۰ اور ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا ۲۲۱ اور اللہ کے ساتھ دوسرے اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قَدْ كَفَرُ كُلُّ شَيْءٍ هٰذَا اِلَّا وَجْهَهُ

خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز نہ فانی ہے سوا اس کی ذات کے لَهٗ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۸

اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جائو گے ۲۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱۱۱ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱۱۱

سورۃ عنکبوت مکی ہوا اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۱۱ انتہائی بات و رسالت شروع ہیں اَلَمْ ۱۱۱ اَحْسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ

کیا لوگ اس گھنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور لَا يُفْتَنُوْنَ ۵ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ

ان کی آزمائش نہ ہوگی ۵ اور بے شک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا ۳ تو ضرور







کہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں تو کھانے پینے لگی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر و شرک کا مکمل دین تو نہ ماننا چاہیے۔  
۱۷۱ کہہ دیکر جس چیز کا علم نہ ہو اس کو کسی کے کہنے سے مان لینا تقلید ہے معنی یہ ہوئے کہ واقع میں میرا کوئی شریک نہیں تو علم و تحقیق سے تو کوئی بھی کسی کو میرا شریک مان ہی نہیں سکتا حال ہی رہا تقلید بغیر علم کے میرے لئے شریک مان لینا یہ نہایت قبیح ہے اس میں والدین کی ہرگز اطاعت ذکر مسئلہ ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو  
۱۷۲ تمہارے کردار کی جزا دے کر۔

۱۸۰ ان کے ساتھ حشر فرمائیں گے اور صابن

سے مراد انبیاء اور اولیاء ہیں۔

۱۹۰ یعنی دین کے سبب کوئی تکلیف پہنچتی ہو

جیسے کہ کفار کا ایذا پہنچانا۔

۲۰۰ اور صابا اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے

ایسا خلق کی ابتداء سے ڈرتے ہیں جن کی ایمان

ترک کر دیتے ہیں اور کفر اختیار کر دیتے ہیں یہ

حال منافقین کا ہے۔

۲۱۰ مثلاً مسلمانوں کی فتح ہو یا انھیں دولت

ملے۔

۲۲۰ ایمان و اسلام میں اور تمہاری طرح

دین پر ثابت تھے تو ہیں اس میں شریک کرو۔

۲۳۰ کفر یا ایمان۔

۲۴۰ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائے

اور بلا مصیبت میں اپنے ایمان و اسلام

پر ثابت قدم رہے۔

۲۵۰ اور دونوں فریقوں کو جزا ملے گا۔

۲۶۰ کفار کو ملے تو مومنین قریش سے کہا

تمہارا تم ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا دین

اختیار کرو تمہیں اللہ کی طرف سے جو مصیبت

پہنچے گی اسکے کم نہیں ہیں اور تمہارے

۱۳ گناہ ہماری گردن پر بھی اگر ہمارے طریقہ

پر رہنے سے اللہ تعالیٰ نے تم کو بکرا اور

عذاب کیا تو تمہارا عذاب ہم اپنے اوپر لے

لیں گے اللہ تعالیٰ نے انکی تکذیب فرمائی۔

۲۷۰ کفر و معاصی کے۔

۲۸۰ ان کے گناہوں کے جنھیں انھوں نے

گمراہ کیا اور راہ حق سے روکا حدیث شریف

میں ہے جس نے اسلام میں کوئی برائے طریقہ نکالا

اس پر اس طریقہ نکالنے کا گناہ بھی ہے اور

قیامت تک جو لوگ اس پر عمل کریں ان کے

۱۳ گناہ بھی ان کے لئے گناہ ہیں کچھ بھی کسی ہود مسلم شریف (۲۹) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و انفراسبک جاننے والا ہے لیکن یہ سوال تو بیچ کے لئے ہے و ۲۸۰ اس تمام مدت

میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور انکی ابتدا و ابتدا پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی ۲۷۰ طوفان میں غرق ہو گئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ انکی قوموں نے بہت سختیاں کی ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی پاس کم ہزار برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلق کثیر مشرف بر ایمان ہو چکی ہے ۲۸۰ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ۳۰۰ جو آپ کے ساتھ تھے انکی تعداد اہم تھی نصف مرد نصف عورت ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بی بیاء بھی شامل ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ

اور بعض آدمی کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں انھیں کوئی تکلیف دی جاتی ہے ۱۹۰

فِتْنَةً النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ

تو لوگوں کے فتنہ کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں ۲۰۰ اور اگر تمہارے رب کے پاس سے مدد آئے ۲۱۰

لَيَقُولَنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوْ لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ

تو ضرور کہیں گے ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے ۲۲۰ کیا اللہ خوب نہیں جانتا جو کچھ جہان بھر کے دلوں میں

الْعَالِمِينَ ۱۰ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ۱۱

ہے ۲۳۰ اور ضرور اللہ ظاہر کر دینا ایمان والوں کو ۲۴۰ اور ضرور ظاہر کر دے گا منافقوں کو ۲۵۰

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ

اور کافر مسلمانوں سے بولے ہماری راہ پر چلو اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے

خَطِيئَتَكُمْ وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ ۲۶۰ خَطِيئَتُهُمْ مِّن شَيْءٍ إِنَّهُمْ

۲۷۰ حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ نہ اٹھائیں گے بیشک وہ

لَكَذِبُونَ ۱۲ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ ۱۳

جھوٹے ہیں اور بیشک ضرور اپنے ۲۸۰ بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ ۲۹۰ اور

لَيَسْأَلَنَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۱۴ وَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا

ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو کچھ ہتھان اٹھاتے تھے ۲۹۰ اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی

إِلَى قَوْمِهِ فَلَمِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ

قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ہزار برس رہا ۳۰۰ تو انھیں طوفان

الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ۱۵ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ ۱۶

نے آیا اور وہ ظالم تھے ۳۱۰ تو ہم نے اسے ۳۲۰ اور کشتی والوں کو ۳۳۰ بچالیا اور

۱۳ گناہ بھی ان کے لئے گناہ ہیں کچھ بھی کسی ہود مسلم شریف (۲۹) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و انفراسبک جاننے والا ہے لیکن یہ سوال تو بیچ کے لئے ہے و ۲۸۰ اس تمام مدت

میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور انکی ابتدا و ابتدا پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی ۲۷۰ طوفان میں غرق ہو گئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ انکی قوموں نے بہت سختیاں کی ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی پاس کم ہزار برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلق کثیر مشرف بر ایمان ہو چکی ہے ۲۸۰ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ۳۰۰ جو آپ کے ساتھ تھے انکی تعداد اہم تھی نصف مرد نصف عورت ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بی بیاء بھی شامل ہیں۔

۱۳ گناہ بھی ان کے لئے گناہ ہیں کچھ بھی کسی ہود مسلم شریف (۲۹) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و انفراسبک جاننے والا ہے لیکن یہ سوال تو بیچ کے لئے ہے و ۲۸۰ اس تمام مدت

میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور انکی ابتدا و ابتدا پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی ۲۷۰ طوفان میں غرق ہو گئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ انکی قوموں نے بہت سختیاں کی ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی پاس کم ہزار برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلق کثیر مشرف بر ایمان ہو چکی ہے ۲۸۰ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ۳۰۰ جو آپ کے ساتھ تھے انکی تعداد اہم تھی نصف مرد نصف عورت ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بی بیاء بھی شامل ہیں۔

۱۳ گناہ بھی ان کے لئے گناہ ہیں کچھ بھی کسی ہود مسلم شریف (۲۹) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و انفراسبک جاننے والا ہے لیکن یہ سوال تو بیچ کے لئے ہے و ۲۸۰ اس تمام مدت

میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور انکی ابتدا و ابتدا پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی ۲۷۰ طوفان میں غرق ہو گئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ انکی قوموں نے بہت سختیاں کی ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی پاس کم ہزار برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلق کثیر مشرف بر ایمان ہو چکی ہے ۲۸۰ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ۳۰۰ جو آپ کے ساتھ تھے انکی تعداد اہم تھی نصف مرد نصف عورت ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بی بیاء بھی شامل ہیں۔

۱۳ گناہ بھی ان کے لئے گناہ ہیں کچھ بھی کسی ہود مسلم شریف (۲۹) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و انفراسبک جاننے والا ہے لیکن یہ سوال تو بیچ کے لئے ہے و ۲۸۰ اس تمام مدت

میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور انکی ابتدا و ابتدا پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی ۲۷۰ طوفان میں غرق ہو گئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ انکی قوموں نے بہت سختیاں کی ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی پاس کم ہزار برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلق کثیر مشرف بر ایمان ہو چکی ہے ۲۸۰ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ۳۰۰ جو آپ کے ساتھ تھے انکی تعداد اہم تھی نصف مرد نصف عورت ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بی بیاء بھی شامل ہیں۔

۱۳ گناہ بھی ان کے لئے گناہ ہیں کچھ بھی کسی ہود مسلم شریف (۲۹) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و انفراسبک جاننے والا ہے لیکن یہ سوال تو بیچ کے لئے ہے و ۲۸۰ اس تمام مدت

میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور انکی ابتدا و ابتدا پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی ۲۷۰ طوفان میں غرق ہو گئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ انکی قوموں نے بہت سختیاں کی ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی پاس کم ہزار برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلق کثیر مشرف بر ایمان ہو چکی ہے ۲۸۰ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ۳۰۰ جو آپ کے ساتھ تھے انکی تعداد اہم تھی نصف مرد نصف عورت ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بی بیاء بھی شامل ہیں۔

۱۳ گناہ بھی ان کے لئے گناہ ہیں کچھ بھی کسی ہود مسلم شریف (۲۹) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و انفراسبک جاننے والا ہے لیکن یہ سوال تو بیچ کے لئے ہے و ۲۸۰ اس تمام مدت



۳۴ کہا گیا ہے کہ وہ کشتی جو دی پٹا پر مدت دراز تک باقی رہی۔  
۳۵ یاد کرو۔

۳۶ کہ بتوں کو خدا کا شریک کہتے ہو وہی رزاق ہے۔  
۳۷ آخرت میں۔

۳۸ اور مجھے زمانہ تو اس سے میرا کوئی ضرر نہیں میں نے راہ دکھائی سحرات پیش کردئے میرا فرض ادا ہو گیا اس پر بھی اگر تم نہ مانو۔  
۳۹ اپنے انبیاء کو جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ ان کے جھٹلانے کا انجام بھی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کیا۔

۴۰ کہ پہلے انھیں نطفہ بناتا ہے پھر خون بستہ کی صورت دیتا ہے پھر گوشت پارہ بناتا ہے اس طرح تدریجاً ان کی خلقت کو مکمل کرتا ہے۔

۴۱ آخرت میں بعثت کے وقت۔  
۴۲ یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا۔

۴۳ گزشتہ قوموں کے دیار و آثار کو کہ ۴۴ مخلوق کو پھر اسے موت دیتا ہے ۴۵ یعنی جب یقین سے جان لیا کہ پہلی مرتبہ اللہ ہی نے پیدا کیا تو معلوم ہو گیا کہ اس خالق کا مخلوق کو موت دینے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا کچھ بھی متعذر نہیں۔

۴۶ انے عدل سے۔

۴۷ اپنے نفل سے۔

جَعَلْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ۱۵ وَابْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا

اس کشتی کو سارے جہان کیلئے نشانی کیا ۱۵ اور ابراہیم کو ۱۶ جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کو پوجو اللہ و اتقوه ذلکم خیر لکم ان کنتم تعبدون ۱۷ ائمتا تعبدون اور اس سے ڈرو اس میں تمہارا بھلا ہے اگر تم جانتے تم تو اللہ کے سوا

مِن دُونِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ اِفْكَارًا ۱۸ الَّذِیْنَ تَعْبُدُونَ بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹا گڑھتے ہو ۱۸ بیشک وہ جنہیں تم اللہ کے

مِن دُونِ اللّٰهِ لَا یَسْتَدِکُون لَکُمْ رِزْقًا فَاِتَّغُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ سوا پوجتے ہو تمہاری روزی کے کچھ مالک نہیں تو اللہ کے پاس رزق ڈھونڈو

وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لّٰہِ ۱۹ اِلَیْہِ تُرْجَعُونَ ۲۰ وَانْ شَکَّیْتُمْ فَقَدْ کَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِکُمْ وَمَا عَلٰی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۲۱ پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے ہیں ۲۱ اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہونچا دینا

اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ یُبْدِی اللّٰہُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ ۲۲ اِنْ ذٰلِکَ عَلٰی اور کیا انھوں نے نہ دیکھا اللہ کیونکر خلق کی ابتدا فرماتا ہے ۲۲ پھر اُسے دوبارہ بنائیگا ۲۲ بیشک یہ اللہ کو

اللّٰہِ یَسِیْرٌ ۲۳ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانظُرُوْا کَیْفَ بَدَا الْخَلْقَ آسَانٌ ۲۴ ہے ۲۳ تم فرماؤ زمین میں سفر کر کے دیکھو ۲۴ اللہ کیونکر پہلے بناتا ہے ۲۴

ثُمَّ اللّٰہُ یُنْشِئُ النَّشَاةَ الْاٰخِرَةَ ۲۵ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۲۶ پھر اللہ دوسری اٹھاتا ہے ۲۵ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَاءُ ۲۷ وَ اِلَیْہِ تُقْلَبُونَ ۲۸ عذاب دیتا ہے جسے چاہے ۲۷ اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے ۲۸ اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے

عذاب دیتا ہے جسے چاہے ۲۷ اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے ۲۸ اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے



۴۹ اپنے رب کے وہ اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں مجال نہیں یا یہ معنی ہیں کہ نہ زمین والے اس کے حکم و قضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں نہ آسمان والے وہ یعنی قرآن

شریف اور بعث پر ایمان نہ لائے

العنکبوت ۲۹

۵۷۷

امن خلق ۲۰

۵۲۰ اس نپرو و معظمت کے بعد یہ حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ جب آپ نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی اور دلائل قائم کئے اور نصیحتیں فرمائیں۔

۵۲۱ یہ انھوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا سرداروں نے اپنے معین سے بہر حال کچھ کہنے والے تھے کچھ اس پر راضی ہونے والے تھے سب متفق اس لئے وہ سب قائلین کے حکم میں ہیں۔

۵۲۲ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جبکہ انکی قوم نے آگ میں ڈالا۔

۵۲۳ اس آگ کو ٹھنڈا کر کے اور حضرت ابراہیم کے لئے سلامتی بنا کر۔

۵۲۴ عجیب عجیب نشانیاں آگ کا اس کثرت کے باوجود اثر نہ کرنا اور سرد ہو جانا اور اس کی گجہ گشن پیدا ہو جانا اور یہ سب بل بھر سے بھی کم میں ہونا

۵۲۵ اپنی قوم سے۔

۵۲۶ پھر منقطع ہو جائے گی اور آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی۔

۵۲۷ بت اپنے بھائیوں سے بیزاد ہو کر اور سردار اپنے ماننے والوں سے اور

ماننے والے سرداروں پر لعنت کرے گی۔

۵۲۸ بتوں کا بھی اور بھائیوں کا بھی ان میں سرداروں کا بھی اور ان کے فرمانبرداروں کا بھی۔

۵۲۹ جو ہمیں عذاب سے بچائے اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام آگ سے سلامت نکلے اور اس نے

آپ کو کوئی ضرر نہ پہونچایا ۵۳۰ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے یہ معجزہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کی آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں ایمان سے تصدیق رسالت ہی مراد ہے کیونکہ اصل توحید کا اعتقاد تو ان کو ہمیشہ سے حاصل ہے اس لئے کہ انبیاء ہمیشہ ہی مومن ہوتے ہیں اور کفر ان سے کسی حال میں تصور نہیں ۵۳۱ اپنی قوم کو چھوڑ کر ۵۳۲ جہاں اس کا حکم ہو چنانچہ آپ نے سوا و عراق سے مریز بن شام کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت میں آپ کے ساتھ آپ کی بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام تھے

۵۳۳ بعد حضرت اسمعیل علیہ السلام کے۔

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝۲۷

اور نہ تم زمین میں ۵۲۹ قابو سے نکل سکو اور نہ آسمان میں ۵۳۰ اور تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی کام بنانے والا اور نہ مددگار اور وہ جنھوں نے میری آیتوں اور میرے

اللَّهُ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَكْسُوهُم مِّن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۲۸

لئے کو نہ مانا ۵۳۱ وہ ہیں جنھیں میری رحمت کی آس نہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۵۳۲ تو اس کی قوم کو کچھ جواب بن نہ آیا مگر یہ بولے انھیں قتل کر دو

أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنْجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّا جَلاد ۵۳۳ تو اللہ نے اُسے ۵۳۴ آگ سے بچالیا ۵۳۵ بیشک اس میں منور نشانیاں ہیں ایمان والوں

يُؤْمِنُونَ ۝۲۹

کے لئے ۵۳۶ اور ابراہیم نے ۵۳۷ فرمایا تم نے تو اللہ کے سوا یہ بت بنائے ہیں جن سے تمہاری دوستی یہی بَيْنَكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ

دنیا کی زندگی تک ہے ۵۳۸ پھر قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے کے ساتھ کفر کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا ۵۳۹ اور تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے ۵۴۰ اور

لَكُمْ مِّنْ نَّصْرَيْنِ ۝۳۰

فَإَمِّنْ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۳۱

تمہارا کوئی مددگار نہیں ۵۴۱ تو لوط اس پر ایمان لایا ۵۴۲ اور ابراہیم نے کہا میں ۵۴۳ اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں ۵۴۴ بیشک وہی غرت و حکمت والا ہے اور تم نے اُسے ۵۴۵ اسحق اور

آپ کو کوئی ضرر نہ پہونچایا ۵۳۰ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے یہ معجزہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کی آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں ایمان سے تصدیق رسالت ہی مراد ہے کیونکہ اصل توحید کا اعتقاد تو ان کو ہمیشہ سے حاصل ہے اس لئے کہ انبیاء ہمیشہ ہی مومن ہوتے ہیں اور کفر ان سے کسی حال میں تصور نہیں ۵۳۱ اپنی قوم کو چھوڑ کر ۵۳۲ جہاں اس کا حکم ہو چنانچہ آپ نے سوا و عراق سے مریز بن شام کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت میں آپ کے ساتھ آپ کی بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام تھے

۵۳۳ بعد حضرت اسمعیل علیہ السلام کے۔



۶۶۹ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے سب آپ کی نسل سے ہوئے ۶۷۰ کتاب سے تورات انجیل زبور قرآن شریف مراد ہیں ۶۷۱ کہ پاک ذریت عطا فرمائی پیغمبری ان کی نسل میں رکھی کتابیں ان پیغمبروں کو عطا کیں جو ان کی اولاد میں ہیں اور ان کو خلق میں محبوب و مقبول کیا کہ تمام اہل مل وادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی طرف نسبت فخر جانتے ہیں اور ان کے لئے اختتام دنیا تک درود مقرر کر دیا یہ تو وہ ہے جو دنیا میں عطا فرمایا۔

۶۷۲ جن کے لئے بڑے بلند دیجے ہیں۔  
۶۷۳ اس بے حیائی کی تفسیر اس سے اگلی آیت میں بیان ہوتی ہے۔  
۶۷۴ راہ گروں کو قتل کر کے ان کے مال لوٹ کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مسافروں کے ساتھ بد فعلی کرتے تھے حتیٰ کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کر دیا تھا۔

۶۷۵ جو عقلاً و عرفاً قبیح و منوع ہے جیسے گالی دینا فحش بکنا تالی اور سیٹی بجانا ایک دوسرے کے کنکریاں مارنا رستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا شراب پینا شہر اور گندی باتیں کرنا ایک دوسرے پر تھوکتنا وغیرہ ذلیل افعال و حرکات جن کی قوم لوط عادی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے اس پر انھیں ملامت کی۔

۶۷۶ اس بات میں کہ یہ افعال

يَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ

يعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت ۶۷۶ اور کتاب رکھی ۶۷۷ اور ہم

أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۷۸

نے دنیا میں اس کا ثواب ۶۷۸ اور بیشک آخرت میں وہ ہمارے قرب خاص کے نژادوں میں ہے ۶۷۹

وَلَوْ طَا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا

اور لوط کو نجات دی جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا تم بے شک بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ

سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ۷۹

تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ۶۸۰ کیا تم مردوں سے

الرِّجَالِ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيَكُمُ

بد فعلی کرتے ہو اور راہ مارتے ہو ۶۸۱ اور اپنی مجلس میں بُری بات

الْمُنْكَرِ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا

کرتے ہو ۶۸۲ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ ہوا مگر یہ کہ بولے ہم پر الشہر

بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۸۰

کا عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو ۶۸۳ عرض کی اے میرے

انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمَفْسِدِينَ ۸۱ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا

رب میری مدد کر ۶۸۴ ان فسادی لوگوں پر ۶۸۵ اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم

إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُوا أَهْلَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ

کے پاس مراد لے کر آئے ۶۸۶ بولے ہم ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کریں گے ۶۸۷

إِنَّ أَهْلَهَا كَانَوْا ظَالِمِينَ ۸۲ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا قَالُوا

بے شک اس کے بسے والے ستمگار ہیں ۶۸۸ کہا ۶۸۹ اس میں تو لوط ہے ۶۹۰ فرشتے بولے

قبیح ہیں اور ایسا کرنے والے پر غضاب نازل ہو گا یہ انھوں نے براہ ہتھڑا کہا جب حضرت لوط علیہ السلام کو اُس قوم کے راہ راست پر آنے کی کچھ امید نہ رہی تو آپ نے بارگاہِ اکہی میں ۶۹۱ نزولِ عذاب کے واسطے میری بات پوری کر کے ۶۹۲ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی ۶۹۳ ان کے بیٹے اور بڑے حضرت اسحق و حضرت یعقوب علیہما السلام کا ۶۹۴ اس شہر کا نام سدوم تھا ۶۹۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۶۹۶ اور لوط علیہ السلام تو اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔



۸۱ یعنی لوط علیہ السلام کو  
۸۲ عذاب میں۔

۸۳ خوب صورت مہمانوں کی  
شکل میں۔

۸۴ قوم کے افعال و حرکات  
اور ان کی نالائقی کا خیال کر کے  
اس وقت فرشتوں نے  
ظاہر کیا کہ وہ اللہ کے پیچھے  
ہوئے ہیں۔

۸۵ قوم سے۔

۸۶ ہمارا کہ قوم کے لوگ  
ہمارے ساتھ کوئی بے ادبی  
یا گستاخی کرس ہم فرشتے ہیں  
ہم لوگوں کو ہلاک کرینگے اور  
۸۷ حضرت ابن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ  
روشن نشانی قوم لوط کے  
دوران مکان ہیں۔

۸۸ یعنی روز قیامت کی  
ایسے افعال بجا لا کر جو ثواب  
آخرت کا باعث ہوں۔

۸۹ مددے بے جان۔  
۹۰ اے اہل مکہ۔

۹۱ حجر اور زمین میں جب تم  
اپنے سفروں میں وہاں  
گزرتے ہو۔

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا إِنَّهُ لَنُنَجِّيكَ وَاهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ

ہمیں خوب معلوم ہے جو کچھ اس میں ہے ضرور ہم اُسے ۸۱ اور اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے

كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۝ وَلَبَّأْ أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِئَاءً

مگر اس کی عورت کو وہ رجحانیوں میں ہو ۸۲ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس ۸۳ آئے

بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ

ان کا آنا اُسے ناگوار ہوا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا ۸۴ اور انھوں نے کہا نہ ڈرئے ۸۵ اور نہ غم

إِنَّا مُنَجُّوكَ وَاهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۝

کیجئے ۸۶ بیشک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر آپ کی عورت وہ رجحانیوں میں ہے

إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ

بے شک ہم اس شہر والوں پر آسمان سے عذاب اتارنے والے ہیں

بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

بدلہ ان کی نافرمانیوں کا اور بیشک ہم نے اس سے روشن نشانی باقی رکھی عقل والوں

يَعْقِلُونَ ۝ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَاقَوْمِ اعْبُدُوا

۸۷ کے لئے ۸۸ مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا اے میری قوم اللہ

اللَّهُ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝

کی بندگی کرو اور پچھلے دن کی امید رکھو ۸۹ اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جِثِيمِينَ ۝

تو انھوں نے اُسے جھٹلایا تو انھیں زلزلے نے آیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے

وَعَادًا وَثُمُودَ أَوْ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسْكِنِهِمْ وَزَيْنَ لَهُمْ

۹۰ اور عاد اور ثمود کو ہلاک فرمایا اور تمہیں ۹۱ انکی بستیاں معلوم ہو چکی ہیں ۹۲ اور شیطان نے انکے



۹۱ کفر و معاصی ۹۲ صاحب عقل تھے حق و باطل میں تمیز کر سکتے تھے لیکن انھوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا ۹۳ اللہ تعالیٰ نے ہلاک فرمایا ۹۴ کہ ہمارے عذاب سے بچ سکتے۔

العنکبوت ۲۹

۵۸۰

۲۰ خلق

الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ۙ  
 ۹۱ ان کی نگاہیں بھلے کر دکھائے اور انھیں راہ سے روکا اور انھیں سوچھٹا تھا ۹۲  
 وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ  
 اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ۹۳ اور بیشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں  
 فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ۙ فَكَلَّا أَخَذْنَا  
 لے کر آیا تو انھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جان بولے نہ تھے ۹۴ تو ان میں ہر ایک کو  
 بِذَنبِهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ  
 ہم نے اس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھر اُڑا بھیجا ۹۵ اور ان میں کسی کو  
 أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ  
 چنگھاڑ نے آیا ۹۶ اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا ۹۷ اور ان میں  
 مَّنْ أَغْرَقْنَاهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ  
 کسی کو ڈوبا یا ۹۸ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ۹۹ ہاں وہ خود ہی مشا اپنی جانوں پر  
 يَظْلِمُونَ ۙ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ  
 ظلم کرتے تھے ان کی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنا لئے ہیں ۱۰۰  
 الْعَنْكَبُوتِ ۖ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ  
 مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا ۱۰۱ اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی کا  
 الْعَنْكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۙ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُدْعُونَ مِنْ  
 گھر ۱۰۲ کیا اچھا ہوتا اگر جانتے ۱۰۳ اللہ جانتا ہے جس چیز کی اس کے سوا  
 دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۙ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ  
 پوجا کرتے ہیں ۱۰۴ اور وہی عزت و حکمت والا ہے ۱۰۵ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کیلئے

۹۵ اور وہ قوم لوط تھی جن کو چھوٹے چھوٹے سنگرزوں سے ہلاک کیا گیا جو تیز ہوائے ان پر لگتے تھے۔  
 ۹۶ یعنی قوم ثمود کہ ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔

۹۷ یعنی قارون اور اس کے ساتھیوں کو جیسے قوم نوح کو اور فرعون کو اور اس کی قوم کو ۹۹ وہ کسی کو بغیر گناہ کے عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔  
 ۱۰۰ مثلاً نافرمانیاں کر کے اور کفر و طغیان اختیار کر کے ۱۰۱ یعنی تلوں کو معبود ٹھہرایا ہے ان کے ساتھ اُمیہیں والبتہ کر رکھی ہیں اور واقع میں ان کے عجوبے اختیاری کی مثال یہ ہے جو آگے ذکر فرمائی جاتی ہے

۱۰۲ اسے رہنے کے لئے نہ اُس سے گرمی دور ہونے سے نہ سردی نہ گرد و غبار و بارش کسی چیز سے حفاظت ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پوجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہنچا سکیں نہ آخرت میں کوئی ضرر پہنچا سکیں۔

۱۰۳ ایسے ہی سببیوں میں کمزور اور نیکمادین بت پرستوں کا دین ہے فائلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا انے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کر دیو ناداری کا باعث ہوتے ہیں۔  
 ۱۰۴ کہ ان کا دین اس قدر نکمہ ہے ۱۰۵ کہ وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی ۱۰۶ تو عاقل کو کب شایان ہے کہ عزت و حکمت والے قادر مختار کی عبادت چھوڑ کر بے علم بے اختیار پتھروں کی پوجا کرے۔



نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿۴۶﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ

بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے ﴿۴۶﴾ اللہ نے آسمان

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۷﴾

اور زمین حق بنائے بے شک اس میں نشانی ہے ﴿۴۷﴾ مسلمانوں کے لئے ۔

أَتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ

اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ﴿۴۸﴾ اور نماز قائم فرماؤ بیشک نماز

تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے ﴿۴۸﴾ اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا اور اللہ جانتا ہے

مَا تَصْنَعُونَ ﴿۴۹﴾ وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ

جو تم کرتے ہو ۔ اور اے مسلمانوں کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر

أَحْسَنُ مِمَّا إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ

طریقہ پر ﴿۴۹﴾ مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا ﴿۴۹﴾ اور کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری

إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَالْهِنَا وَالْهَكْمُ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَكُمُوسِلُونَ ﴿۵۰﴾

طرف اترا اور جو تمہاری طرف اترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم اسکے حضور گردن رکھتے ہیں ﴿۵۰﴾

وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَالَّذِينَ آتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ

اور اے محبوب یونہی تمہاری طرف کتاب اتاری ﴿۵۱﴾ تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ﴿۵۱﴾

يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمِنْ هَؤُلَاءِ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمَا يَجْحَدُ

اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ان میں سے ہیں ﴿۵۲﴾ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے

بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكُفْرُونَ ﴿۵۳﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ

منکر نہیں ہوتے مگر کافر ﴿۵۳﴾ اور اس ﴿۵۳﴾ سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے

۱۰۷ یعنی ان کے حسن و خوبی اور انکے نفع اور فائدے اور ان کی حکمت کو علم و اعجاز سمجھتے ہیں جیسا کہ اس مثال نے مشرک

اور موحّد کا حال خوب اچھی طرح ظاہر کر دیا اور فرق واضح فرمادیا قریش کے کفار نے طنز کے طور پر کہا تھا کہ

اللہ تعالیٰ کبھی اور مگر کبھی کسی مثالیں بیان فرماتا ہے اور اس پر انہوں نے ہنسی بنائی تھی اس آیت میں انکار کر دیا گیا کہ وہ جاہل ہیں تمثیل کی حکمت

کو نہیں جانتے مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اسکی شان ظاہر کرنے کے لئے ویسی ہی مثال مقتضائے حکمت ہے تو باطل اور

مکرور دین کے ضعف و بطلان کے اظہار کے لئے یہ مثال نہایت ہی نافع ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے عقل و علم عطا فرمایا وہ سمجھتے ہیں ۔

۱۰۸ اس کی قدرت و حکمت اور اس کی توحید و یکتائی پر دلالت کرنے والی ۔

۱۰۹ یعنی قرآن شریف کہ اسکی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں لوگوں کے لئے ہند و نصیحت بھی اور احکام آداب و مکارم اخلاق کی تعلیم بھی ۔

۱۱۰ یعنی ممنوعات شرعیہ سے ہند و خواہ نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک نہایت بڑا وہ ان بڑیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری

جوان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جوان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا حضورؐ سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک لی چنانچہ بہت ہی قریب نماز میں اُس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کے لیے حیاتی اور ممنوعات سے لڑو کے وہ نماز ہی نہیں۔

۱۱۱۔ کہ وہ افضل طاعات ہے تندی کی حد میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب کے نزدیک پاکیزہ تر نہایت بلند رتبہ اور تمہارے لئے سونے جاذبی دینے سے بہتر اور جہاد میں لڑنے اور مارے جانے سے بہتر ہے صحابہ نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تندی ہی کی دوسری حد میں ہے جو کہ صحابہ نے حضور سے دریافت کیا تھا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کن بندوں کا درجہ افضل ہے فرمایا بکثرت ذکر کرنا اور ان کا صحابہ نے عرض کیا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا فرمایا اگر وہ اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے جب بھی ذاکرین ہی کا درجہ اس سے بلند ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے اور ایک قول اس کی تفسیر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے بے حیائی اور بُری باتوں سے روکنے اور منع کرتے ہیں۔

کُتِبَ وَلَا تَخْطُ بِمِیْنِكَ إِذَا لَارْتَابَ الْبُطْلُونَ ۝ بَلْ

اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا ۱۲۱ تو باطل والے ضرور شک لاتے ۱۲۲ بلکہ

هُوَ آيَتٌ بَيِّنَةٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ

وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ۱۲۳ اور ہماری آیتوں

بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّنْ

کا انکار نہیں کرتے مگر ظالم ۱۲۴ اور بولے ۱۲۵ کیوں نہ آتیں کچھ نشانیاں اُن پر ان کے

رَبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝

رب کی طرف سے ۱۲۶ تم فرماؤ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ۱۲۷ اور میں تو یہی صاف ڈرنا بولتا ہوں ۱۲۸

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ إِنَّ

اور کیا یہ انھیں بس نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے ۱۲۹ بیشک

فِي ذَلِكَ لَرَحْمَةٌ وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ

اس میں رحمت اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے تم فرماؤ اللہ بس ہے

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدٌ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط

میرے اور تمہارے درمیان گواہ ۱۳۰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

اور وہ جو باطل پر یقین لائے اور اللہ کے منکر ہوئے وہی گھالے میں ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ط وَلَوْ لَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمْ

اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ۱۳۱ اور اگر ایک ٹھہرائی مدت نہ ہوتی ۱۳۲ تو ضرور ان پر عذاب آجاتا

الْعَذَابُ ط وَلَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْةٌ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ يَسْتَعْجِلُونَكَ

۱۳۳ اور ضرور ان پر اپنا تک آئے گا جب وہ بے خبر ہوں گے۔ تم سے عذاب کی جلدی



## بلسلسہ صفحات گذشتہ

۱۱۲۱ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات سے دعوت دے کر اور حجتوں پر آگاہ کر کے ۱۱۳۱ زیادتی میں حد سے گزر گئے عناد اختیار کیا نصیحت نہ مانی نرمی سے نفع نہ اٹھایا ان کے ساتھ غلظت اور سختی اختیار کرو اور ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی یا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا اور شریک بتایا ان کے ساتھ سختی کرو یا یہ معنی ہیں کہ ذمی جزیہ ادا کرنے والوں کے ساتھ احسن طریقہ پر مجادلہ کرو مگر جنہوں نے ظلم کیا اور ذمہ سے نکل گئے اور جزیہ کو منع کیا ان سے مجادلہ تلواریں کے ساتھ ہے مسئلہ اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی امور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ایسے ہی علم کلام سیکھنے کا جواز بھی ۱۱۴۱ اہل کتاب سے جب وہ تم سے اپنی کتابوں کا کوئی مضمون بیان کریں ۱۱۵۱ حدیث شریف میں ہے جب اہل کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ مضمون انہوں نے غلط بیان کیا ہے تو اس کی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہو گے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہو گے ۱۱۶۱ قرآن پاک جیسے ان کی طرف توریت وغیرہ اتاری تھیں ۱۱۷۱ یعنی جنہیں توریت دی جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب فائدہ کا یہ سورت مکیہ ہے اور حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان کی خبر دی غیبی خبروں میں سے ہے (جمل) ۱۱۸۱ یعنی اہل مکہ میں سے۔ ۱۱۹۱ جو کفر میں نہایت سخت ہیں جحود اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکرنا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود خوب پہچانتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور قرآن حق ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے انہوں نے عناداً انکار کیا ۱۲۰۱ قرآن کے نازل ہونے ۱۲۱۱ یعنی آپ لکھتے پڑھتے ہوتے ۱۲۲۱ یعنی اہل کتاب کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں کی صفت یہ مذکور ہے کہ وہ آدمی ہونگے نہ لکھیں گے نہ پڑھیں گے مگر انہیں اس شک کا موقع ہی ملا ۱۲۳۱ ضمیر ہو کامر جمع قرآن ہے اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم روشن آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں روشن آیت ہونے کے یہ معنی کہ وہ ظاہر الاعجاز میں اور یہ دونوں باتیں قرآن پاک کے ساتھ خاص ہیں اور کوئی کتاب ایسی نہیں جو معجزہ ہو اور نہ ایسی کہ ہر زمانے میں سینوں میں محفوظ رہی ہو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہو کی ضمیر کامر جمع سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرار دیکر آیت کے یہ معنی فرمائے کہ یہ علم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب ہیں ان آیات بنیات کے جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں اہل کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت پاتے ہیں (خازن) ۱۲۴۱ یعنی یہود عنود کہ بعد ظہور معجزات کے جان پہچان کر عناداً منکر ہوتے ہیں۔ ۱۲۵۱ کفار مکہ ۱۲۶۱ مثل ناذہ حضرت صالح و عصائے حضرت موسیٰ اور ائمہ حضرت عیسیٰ کے علیہم الصلوٰۃ والسلام ۱۲۷۱ حسب حکمت جو چاہتا ہے نازل فرماتا ہے ۱۲۸۱ نافرمانی کرنیوالوں کو عذاب کا اور اسی کا مکلف ہوں اسکے بعد اللہ تعالیٰ کفار مکہ کے اس قول کا جواب ارشاد فرماتا ہے ۱۲۹۱ معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم معجزہ ہے انبیاء متقیدین کے معجزات سے تم واکمل اور تمام نشانیوں سے طالب حق کو بے نیاز کر دینا والا کیونکہ جب تک زمانہ ہے قرآن کریم باقی و ثابت رہیگا اور دوسرے معجزات کی طرح ختم نہ ہو گا ۱۳۰۱ اسے صدق رسالت اور تمہاری تکذیب کا معجزات سے میری تائید فرما کر ۱۳۱۱ آیات نصیرین حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے پورے آسمان سے پتھروں کی بارش کرانے ۱۳۲۱ جو اللہ تعالیٰ نے زمین کی ہوا اور اس مدت تک ایک کھوکھرا فرماتا مقتضاً حکمت ۱۳۳۱ اور تاخیر نہ ہوتی۔



۱۳۴ اس میں ان میں کا کوئی بھی نہ بچے گا ۱۳۵ یعنی اپنے اعمال کی جزا ۱۳۶ جس زمین میں بسہولت عبادت کر سکو معنی یہ ہیں کہ جب مومن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو چاہئے کہ وہ اسی سرزمین کی طرف ہجرت کرے جہاں آسانی سے عبادت کر سکے اور دین کی پابندی میں دشواریاں درپیش نہ ہوں شان نزول :-

الغنکبوت ۲۹

۵۸۴

اتل مآدجی ۲۱

بِالْعَذَابِ ۵۸۴ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ ۵۸۵ بِالْكَافِرِينَ ۵۸۶ يَوْمَ يَغْشَاهُمْ

مچاتے ہیں اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو ۱۳۴ جس دن انھیں ملانے کا

الْعَذَابِ ۵۸۴ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا

عذاب اُن کے اوپر اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے اور فرمائے گا چکھو اپنے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۵۸۵ يُعْبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي

کئے کا مزہ ۱۳۵ اے میرے بندو جو ایمان لائے بیشک میری زمین وسیع

وَاسِعَةٌ ۵۸۶ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ۵۸۷ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۵۸۸

ہے تو میری ہی بندگی کرو ۱۳۶ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے ۱۳۷

ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۵۸۹ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

پھر ہماری ہی طرف پھر وگے ۱۳۸ اور بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا يُجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

مذہب ہم انھیں جنت کے بالا خانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

خَالِدِينَ فِيهَا نِعَمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ ۵۸۹ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ

ہمیشہ ان میں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا ۱۳۹ وہ جنہوں نے صبر کیا ۱۴۰ اور اپنے

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۵۹۰ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ۱۴۱ اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے ۱۴۲

اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۵۹۱ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۵۹۲ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ

اللہ روزی دیتا ہے انھیں اور تمہیں ۱۴۳ اور وہی سنتا جانتا ہے ۱۴۴ اور اگر تم اُن سے پوچھو

مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

۱۴۵ کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند

آیت ضعفاً مسلمین مکہ کے حق میں

نازل ہوئی جنھیں یہاں رہ کر اسلام

کے اظہار میں خطے اور جنگیں تھیں

اور نہایت مشق میں تھے انھیں حکم

دیا گیا کہ میری بندگی تو ضرور ہے

یہاں رہ کر نہ کر سکو تو مدینہ شریف

کو ہجرت کر جاؤ وہ وسیع ہے وہاں

امن ہے۔

۱۳۵ اور اس دار فانی کو چھوڑنا

ہی ہے۔

۱۳۶ ثواب و عذاب اور جزائے

اعمال کے لئے تو لازم ہے کہ جگہ

دین پر قائم رہو اور اپنے دین کی

حفاظت کے لئے ہجرت کرو۔

۱۳۹ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت

بجائے۔

۱۴۰ سختیوں پر اور کسی شدت میں

اپنے دین کو نہ چھوڑا مشرکین کی

ایذا سہی ہجرت اختیار کر کے دین

کی خاطر وطن کو چھوڑنا گوارا کیا۔

۱۴۱ تمام امور میں۔

۱۴۲ شان نزول مکہ مکرمہ

میں مومنین کو مشرکین شب و روز

طرح طرح کی ایذا میں دیتے رہتے

تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ان سے مدینہ طیبہ کی طرف

ہجرت کرنے کو فرمایا تو ان میں سے

بعض نے کہا کہ ہم مدینہ شریف کو

کیسے چلے جائیں نہ وہاں ہمارا گھر

نہ مال کون ہمیں کھلائے گا کون

پلائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل

ہوئی اور فرمایا گیا کہ بہت سے جاندار ایسے ہیں جو اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اس کی انھیں قوت نہیں اور نہ وہ اگلے دن کے لئے کوئی ذخیرہ جمع کرتے ہیں جیسے

کہ بہائم میں طیور ہیں ۱۴۳ تو جاں ہونگے وہی روزی دے گا تو یہ کیا پوچھنا کہ میں کون کھلائے گا کون پلائے گا ساری خلق کا اللہ رزاق ہے ضعیف اور قوی مقرر اور

مساوہ سب کو وہی روزی دیتا ہے ۱۴۴ تمہارے اقوال اور تمہارے دل کی باتوں کو حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ پر

توکل کرو جیسا چاہئے تو وہ تمہیں ایسی روزی دے جیسی پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح بھوکے خالی پیٹ اُٹھتے ہیں شام کو سیر واپس ہوتے ہیں (ترمذی) ۱۴۵ یعنی کفار کو سہ۔

۱۴۵ کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند

۱۴۶ ثواب و عذاب اور جزائے

اعمال کے لئے تو لازم ہے کہ جگہ

دین پر قائم رہو اور اپنے دین کی

حفاظت کے لئے ہجرت کرو۔

۱۳۹ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت

بجائے۔

۱۴۰ سختیوں پر اور کسی شدت میں

اپنے دین کو نہ چھوڑا مشرکین کی



لَيَقُولَنَّ اللَّهُ فَاَنَّى يُؤْفَكُونَ ﴿۱۱﴾ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن

تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہاں اونٹ سے جاتے ہیں ۱۱ اللہ کشادہ کرتا ہے رزق اپنے بندوں میں جس کے

يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۲﴾

لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لئے چاہے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ

اور جو تم اُن سے پوچھو کس نے اُنارا آسمان سے پانی تو اس کے سبب زمین

مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولَنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ

زندہ کر دی مرے پیچھے ضرور کہیں گے اللہ نے ۱۲ تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو بلکہ ان میں اکثر

لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۳﴾ وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ ﴿۱۴﴾

بے عقل ہیں ۱۳ اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ۱۴ اور

إِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۵﴾

بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے ۱۵ کیا اچھا تھا اگر جانتے ۱۵ پھر جب

رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَاؤُ اللَّهِ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّيْهُمْ

کشتی میں سوار ہوتے ہیں ۱۵ اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لاکر ۱۵ پھر جب وہ انھیں خشکی کی

إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿۱۶﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا

طرف بچا لاتا ہے ۱۶ اجمعی شکر کرنے لگتے ہیں ۱۶ کہ ناشکری کریں ہماری ہی ہوئی نعمت کی ۱۶ اور تیس ۱۶

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۱۷﴾ أَوْ لَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا مِّنَّا وَيَتَخَفَتُ

تو اب جانا چاہتے ہیں ۱۷ اور کیا انھوں نے ۱۷ یہ نہ دیکھا کہ ہم نے ۱۷ حرمت والی زمین پناہ بنائی ۱۷

النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ

اور انکے آس پاس والے لوگ اُچک لگتے ہیں ۱۷ تو کیا باطل پر قین لاتے ہیں ۱۷ اور اللہ کی ہی ہوئی نعمت سے ۱۷

۱۷ یعنی اس مصیبت سے نجات کی ۱۷ اور اس سے فائدہ اٹھائیں بخلاف مومنین مخلصین کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اخلاص کے ساتھ شکر گزار رہتے ہیں اور جب

ایسی صورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے رہائی دیتا ہے تو اسکی اطاعت میں اور زیادہ مرگرم ہو جاتے ہیں مگر کافروں کا حال اسکے بالکل برخلاف ہو ۱۷ نتیجہ

اپنے کردار کا ۱۷ یعنی اہل مکہ نے ۱۷ ان کے شہر مکہ مکرمہ کی ۱۷ ان کے لئے جو اس میں ہوں ۱۷ قتل کئے جلتے ہیں گرفتار کئے جاتے ہیں ۱۷ یعنی

توں پر ۱۷ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اسلام سے کفر کر کے۔

۱۴ اور باوجود اس اقرار کے کس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید سے منحرف ہوتے ہیں ۱۴ اس کے مقرر ہیں ۱۴ کہ باوجود اس اقرار کے توحید کے منکر ہیں۔

۱۴ کہ جیسے بچے گھڑی بھر کھینچتے

ہیں کھیل میں دل لگاتے ہیں

پھر اس سب کو چھوڑ کر چل

دیتے ہیں یہی حال دنیا کا ہے

ہنایت سریع الزوال ہے اور

موت یہاں سے ایسا ہی جدا

کر دیتی ہے جیسے کھیل والے

بچے منتشر ہو جاتے ہیں۔

۱۵ کہ وہ زندگی پائدار ہے

دائمی ہے اس میں موت

نہیں زندگی کا فی کھلانے کے

لائق وہی ہے۔

۱۵ دنیا اور آخرت کی

حقیقت تو دنیا ہے فانی کو

آخرت کی جاودانی زندگی پر

ترجیح دیتے۔

۱۵ اور ڈوبنے کا اندیشہ

ہوتا ہے تو باوجود اپنے شکر

و عناد کے بتوں کو نہیں پکارتے بلکہ

۱۵ کہ اس مصیبت سے

نجات وہی دے گا۔

۱۵ اور ڈوبنے کا اندیشہ

اور پریشانی جاتی رہتی ہے

اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

۱۵ زمانہ جاہلیت کے لوگ

بحری سفر کرتے وقت بتوں کو ساتھ

لے جاتے تھے جب ہوا مخالف

چلتی اور کشتی خطرہ میں آتی تو

بتوں کو دریا میں پھینک دیتے

اور یارب یارب پکارتے لگتے

اور امن پالنے کے بعد پھر اسی

شکر کی طرف لوٹ جاتے۔



۱۴۵۹ اس کے لئے شریک ٹھہرائے ۱۶۶۱ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کو زمانے ۱۶۶۹ بیشک تمام کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے ۱۶۵۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ منیٰ یہیں کہ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انہیں گلاب کی راہ دینگے حضرت جنید نے فرمایا جو تو یہیں کوشش کریں گے انہیں اخلاص کی راہ دینگے حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا جو طلب علم میں کوشش کریں گے انہیں ہم عمل کی راہ دیں گے حضرت سعید بن عبد اللہ نے فرمایا جو اقامت سنت میں کوشش کریں گے ہم انہیں جنت کی راہ دکھائیں گے۔ ۱۶۹۹ انکی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔

اتل ما آدھی ۲۱

۵۸۶

الروم ۳۰

يَكْفُرُونَ ۖ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ

ناشکری کرتے ہیں اور اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۱۶۵۹ یا

كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۗ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى

حق کو جھٹلائے ۱۶۶۱ جب وہ اسکے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا

لِلْكَافِرِينَ ۚ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ

نہیں ۱۶۶۱ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے ۱۶۸۹

وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۝

اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ۱۶۹۹

سُورَةُ الْاٰیٰتِ ۙ هِيَ سِتُّونَ اٰیَةً ۖ وَسَبْعُ رُكُوْعٍ ۚ

سورت روم مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

الْمَغْلُوبَةُ ۖ غُلِبَتِ الرُّومُ ۚ فِيْ اَدْنٰی الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْۢ بَعْدِ

۱ رومی مغلوب ہوئے ۲ پاس کی زمین میں ۳ اور اپنی مغلوبی کے بعد

غَلِبَهُمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۚ فِيْ بَضْعِ سِنِيْنَ ۚ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ

۴ عنقریب غالب ہونگے ۵ چند برس میں ۶ حکم اللہ ہی کا ہے آگے

وَمِنْۢ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْقَرُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۚ يَنْصُرُ اللّٰهُ يَنْصُرُ

اور پیچھے ۷ اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے اللہ کی مدد سے ۸ مدد کرتا ہو

مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيْمُ ۚ وَعَدَ اللّٰهُ لَا يَخْلِفُ اللّٰهُ

جس کی چاہے ۹ اور وہی ہے عزت والا مہربان اللہ کا وعدہ ۱۰ اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا

۱ سورہ روم مکہ ہے اس میں چھ رکوع ساٹھ آیتیں آٹھ سو انیس کلمے تین ہزار پچیس چونتیس حرف ہیں۔

۲ شان نزول فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہل

فارس مجوسی تھے اس لئے مشرکین

عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے، رومی

اہل کتاب تھے اس لئے مسلمانوں کو ان کا

غلبہ اچھا معلوم ہوتا تھا خسرو پرویز بادشاہ

فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصر روم

نے بھی لشکر بھیجا یہ لشکر زمیں شام کے

قریب مقابل ہوئے اہل فارس غالب ہوئے

مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری کفار کو اس

سے خوش ہو کر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم

بھی اہل کتاب اور نصاریٰ بھی اہل کتاب

اور ہم بھی امی اور اہل فارس بھی امی ہمارے

بھائی اہل فارس تمہارے بھائیوں رومیوں

پر غالب ہوئے ہماری تمہاری جنگ ہوئی

تو ہم بھی تم پر غالب ہونگے اس پر آیتیں

نازل ہوئیں اور انہیں خبر دی گئی کہ خدائے

میں پھر رومی اہل فارس پر غالب جاتے ہیں گے

یہ آیتیں سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار کے میں جا کر اعلان

کر دیا کہ خدائے قسم رومی حضور اہل فارس پر

غلبہ پائیں گے اے اہل مکہ تم اس وقت کے

نتیجہ جنگ سے خوش مت ہو میں جاملے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ابی بن خلف کا فر آپ کے مقابل کھڑا ہو گیا اور آپ کے درمیان سو سو اونٹ کی شرط ہو گئی اگر نو سال میں اہل فارس غالب جائیں تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی کو سو اونٹ دینگے اور اگر رومی غالب جائیں تو ابی بن خلف حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو اونٹ دینگا اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی مسئلہ اور حضرت امام ابو حنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود فاسدہ رہا وغیرہ جائز ہیں اور یہی واقعہ انکی دلیل ہے قصصہ سات سال کے بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا اور جنگ حبیبہ یا بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے ملائیں میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنا رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرط کے اونٹ ابی کی اولاد سے قبول کر لئے کیونکہ وہ اس درمیان میں مرجا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ شرط کے مال کو صدقہ کر دیں غیبی خبر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت نبوت اور قرآن کریم کے کلام الہی ہونے کی روشن دلیل ہے (خازن و ملازم)



۱۔ یعنی شام کی اس سڑک میں جو فارس سے قریب تر ہے ۱۱۔ اہل فارس پر وہ جن کی حد نو برس ہے ۱۲۔ یعنی رومیوں کے غلبہ سے پہلے بھی اور

اس کے بعد بھی مراد یہ ہے کہ پہلے اہل فارس کا غلبہ ہونا اور دوبارہ اہل روم کا یہ سب اللہ کے امر اور ارادے اور اس کے قضا و قدر سے ہے

۱۳۔ کہ اس نے کتابوں کو غیر کتابوں پر غلبہ دیا اور اسی روز بدریں مسلمانوں کو مشرکوں پر تو مسلمانوں کا صدق اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی خبر کی تصدیق ظاہر فرمائی۔

۱۴۔ جو اس نے فرمایا تھا کہ رومی چند برس میں پھر غالب ہوں گے۔

۱۵۔ یعنی بے علم ہیں۔ ۱۶۔ تجارت زراعت تعمیر وغیرہ دنیوی دھندے اس میں اشارہ ہے کہ دنیا کی بھی حقیقت نہیں جانتے اس کا بھی ظاہر ہی جانتے ہیں۔ ۱۷۔ یعنی آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو عبث اور باطل نہیں بنایا ان کی پیدائش میں بے شمار حکمتیں ہیں۔

۱۸۔ یعنی ہمیشہ کے لئے نہیں بنایا بلکہ ایک مدت معین کردی ہے جب وہ مدت پوری ہو جاوے گی تو یہ فنا ہو جائیں گے اور وہ مدت

قیامت قائم ہونے کا وقت ہے۔ ۱۹۔ یعنی بعث بعد الموت پر ایمان نہیں لاتے ۲۰۔ کہ رسولوں کی تکذیب کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے اجر سے جو دیار اور ان کی بربادی کے آثار دیکھنے والوں کے لئے موجب عبرت ہیں ۲۱۔ اہل مکہ ۲۲۔ تو وہ ان پر ایمان نہ لائے پس اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کیا۔ ۲۳۔ ان کے حقوق کم کر کے اور انھیں بغیر جرم کے ہلاک کر کے ۲۴۔ رسولوں کی تکذیب کر کے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا کر۔

وَعْدَهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ① يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا

یہ سکن بہت لوگ نہیں جانتے ۹۔ جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے

مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ② وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَفْلُونَ ③ أَوَلَمْ

کی دنیوی زندگی ۱۰۔ اور وہ آخرت سے پورے بے خبر ہیں کیا انھوں

يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِمْ ④ مَا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

نے اپنے جی میں نہ سوچا کہ اللہ نے پیدا نہ کئے آسمان اور زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ⑤ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق ۱۱۔ اور ایک مقرر ميعاد سے ۱۲۔ اور بیشک بہت سے لوگ

النَّاسِ يُلْقَىٰ رَبَّهُمْ كُفْرًا ⑥ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

اپنے رب سے ملنے کا انکار رکھتے ہیں ۱۳۔ اور کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا

فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ⑦ كَانُوا أَشَدَّ

کہ دیکھتے کہ ان سے اگلوں کا انجام کیسا ہوا ۱۴۔ وہ ان سے زیادہ

مِنْهُمْ قُوَّةً ⑧ وَأَنَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا

زور آور تھے اور زمین جوتی اور آباد کی ان ۱۵۔ کی آبادی سے زیادہ

وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ⑨ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِن

اور ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے ۱۶۔ تو اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ۱۷۔ اہل

كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ⑩ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ أَصَاءُوا

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ۱۸۔ پھر جنھوں نے حد بھر کی برائی کی ان کا انجام یہ ہوا

السُّوْءِ ⑪ أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَكْبِرُونَ ⑫ اللَّهُ

کہ اللہ کی آیتیں جھٹلانے لگے اور ان کے ساتھ تسخر کرتے اللہ

۱۹۔ ان کے حقوق کم کر کے اور انھیں بغیر جرم کے ہلاک کر کے ۲۰۔ رسولوں کی تکذیب کر کے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا کر۔



۱۹ یعنی بعد موت زندہ کر کے ۲۰  
وہ سناکت رہ جائیں گے کیونکہ ان کے  
پاس پیش کرتے کے قابل کوئی حجت  
نہ ہوگی بعض مفسرین نے یہ معنی  
بیان کئے ہیں کہ وہ رسوا ہوں گے۔

اتل ما اوحى ۲۱

### الروم ٣٠

يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ

يُبَاسِ الْمُجْرِمُونَ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا

إِشْرَاكِهِمْ كُفْرِينَ ﴿١٦﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُومِدِ يَتَفَرَّقُونَ ﴿١٧﴾

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَمُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ

تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے باغ کی کساری میں ان کی خاطر داری ہوگی ۲۳

وَأَمَّا الَّذِينَ لَفَرُوا وُلَدُوا بِأَيْتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرِ فَأُولَٰئِكَ فِي  
 اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتیں اور آخرت کا ملنا جھٹلایا وہ عذاب میں

العداۃ محضرون سب من اللہ چین مسون و چین سب من  
 لہو ہرے جائیں گے ۲۶ تو اللہ کی پاکی بولو ۲۷ جب شام کرو ۲۸ اور جب صبح ہو ۲۹

اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں فنل اور کچھ دن رہے ۳۱ اور جب نہیں دوپہر ہو ۳۲

وہ زندہ کو نکالتا ہے مُردے سے ۳۳ اور مرنے کو نکالتا ہے زندہ سے ۳۴ اور زمین کو جلاتا ہے

اس کے مَرے پیچھے ۳۵ اور یوں ہی تم نکالے جاؤ گے ۳۶ اور اس کی نشانوں سے ہے یہ کہ

مہیں پیدا کیا مٹی سے وہ پھر بھی تم انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوئے۔ اور اسکی کتابوں سے

میں صرف کرے کیونکہ اس کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کے حواجز و ضروریات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بندہ پر عبادت میں تنہا ت کے اول و آخر میں نمازیں مقرر کیں تاکہ ان اوقات میں مشغول نماز رہنا وہی عبادت کے حکم میں ہو (مدارک و غاغان) ۳۳۲ جیسے کہ پرند

۲۲۔ یعنی بت جنہیں وہ پوجتے تھے۔

۲۴ یعنی بستان جنت میں ان کا

ہوں گے یہ خاطر داری جنتی نعمتوں

ہے کہ اس سے مراد سماع ہے کہ

جائیں گے جو اللہ تبارک و تعالیٰ

۱۵۱۔ بعث و حشر کے مسئلہ پر ہے۔

۲۶۰ اس سے بھی سلیں

نی بیع و سامراڈ ہے اور اس کی  
امور میں یہ فضیلت ہے۔

ع. ا. س. رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مفت

کھاگے گا کھاگے گا یہ خوشگاہ نمازوں کا

سنانِ قرآن پاک مرے فرما ملاں

اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور

فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں

اور ان کے اوقات مذکور ہیں۔

۲۸۔ اس میں مغرب و عشا کی

نمازیں آگئیں۔

۲۹۔ یہ نماز فجر ہوئی۔

وَمَا يَعْنِي آسْمَانُ اَوْرَزَمِنْ وَالْوَالِ

پر اس کی حمد لازم ہے۔

۳۱ یعنی تسبیح کرو کچھ دن رہے یہ

یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تمام اوق

فرمانی اور دن کے اول واسط واسط

کو انڈے سے اور انسان کو نقطہ سے اور



۳۸ کہ بغیر کسی پہلی معرفت اور بغیر کسی قرابت کے ایک کو دوسرے کے ساتھ محبت و ہمدردی ہے۔

۳۹ زبانوں کا اختلاف تو

یہ ہے کہ کوئی عربی بولتا ہے کوئی

عجمی کوئی اور کچھ اور رنگتوں کا

اختلاف یہ ہے کہ کوئی گورا ہے

کوئی کالا کوئی گندمی اور یہ اختلاف

نہایت عجیب ہے کیونکہ سب

ایک اصل سے ہیں اور سب حضرت

آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

۴۰ جس سے نکان دہوتی ہے

اور راحت حاصل ہوتی ہے۔

۴۱ فضل تلاش کرنے سے کسب

معاش مراد ہے۔

۴۲ جو گوش ہوش سے سنیں۔

۴۳ گرنے اور نقصان پہونچانے

سے۔

۴۴ بارش کی۔

۴۵ جو سوچیں اور قدرت الہی پر

غور کریں۔

۴۶ حضرت ابن عباس اور حضرت

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے

فرمایا کہ وہ دونوں بغیر کسی بہانے

کے قائم ہیں۔

۴۷ یعنی تمہیں قبروں سے بلائے

گا اس طرح کہ حضرت اسرافیل

علیہ السلام قبر والوں کے اٹھانے

کے لئے صور بھونکیں گے تو اولین

و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا

جو نہ اٹھے چنانچہ اس کے بعد ہی ارشاً

فرماتا ہے۔

۴۸ یعنی قبروں سے زندہ ہو کر۔

أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ

کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے

مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۷۱﴾ وَمِنْ

آپس میں محبت اور رحمت رکھی ۷۱ بیشک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لئے اور اس

آيَتِهِ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَاخْتَلَفَ أَلْسِنَتِكُمْ وَالْوَأَنَافِ

کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف ۷۲

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالَمِينَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ آيَتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ

بیشک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لئے اور اس کی نشانیوں میں ہے رات اور دن میں تمہارا

وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ

سوناف ۷۳ اور اس کا فضل تلاش کرنا ۷۴ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے

يَسْمَعُونَ ﴿۷۳﴾ وَمِنْ آيَتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْزِلُ

لئے ۷۵ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈراتی ۷۶ اور امید دلاتی ۷۷

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْرِجُ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ

اور آسمان سے پانی اتارتا ہے تو اس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مہرے پیچھے بیشک اس میں نشانیاں

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۷۴﴾ وَمِنْ آيَتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ

ہیں عقل والوں کے لئے ۷۵ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین

بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿۷۵﴾

قائم ہیں ۷۶ پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا ۷۷ جیسی تم نکل پڑو گے ۷۸

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَدْتُونَ ﴿۷۶﴾ وَهُوَ الَّذِي

اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیرِ حکم ہیں اور وہی ہے کہ



۴۹ ہلاک ہونے کے بعد وہ کیونکہ انسانوں کا تجربہ اور ان کی رائے ہی بتاتی ہے کہ شئی کا اعادہ اس کی ابتداء سے سہل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی دشوار نہیں۔ ۵۱ کہ اس جیسا کوئی نہیں وہ معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اتل مآدحی ۲۱

۵۹۰

الروم ۳۰

يَبْدُوا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ

اول بناتا ہے پھر اُسے دوبارہ بنائیگا ۴۹ اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہئے ۵۱ اور اسی

الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۵۲ ضَرْبُ

کے لئے جو سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں ۵۱ اور یہی عزت و حکمت والا ہے تمہارے لئے

لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

۵۲ ایک کہاوت بیان فرماتا ہے خود تمہارے اپنے حال سے ۵۳ کیا تمہارے لئے تمہارے ہاتھ کے غلاموں میں سے

مِّنْ شُرَكَاءَ فِي مَآرَضِكُمْ فَأَن تُمْ فِيهِ سَوَاءً تَخَافُونَهُمْ

کچھ شریک ہیں ۵۴ اس میں جو ہم نے تمہیں روزی دی ۵۵ تو تم سب اس میں برابر ہو ۵۶ تم ان سے ڈرو ۵۷

كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝۵۸

جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو ۵۸ ہم ایسی مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں عقل والوں کے لئے

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَ هُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَهْدِي

بلکہ ظالم ۵۹ اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے بے جانے ۶۰ تو اُسے کون ہدایت

مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّصِيرِينَ ۝۶۱ فَاقْمُ وَجْهَكَ لِلدِّينِ

کرے جسے خدا نے گمراہ کیا ۶۱ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ۶۲ تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت

حَنِيفًا فُطِرَتِ اللَّهُ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ

کے لئے ایک اکیلے اسی کے ہو کر ۶۳ اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا ۶۴ اللہ کی بنائی چیز نہ بدلتا

اللَّهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝۶۵

۶۵ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے ۶۶

مُتَّبِعِينَ الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۶۷

اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے ۶۷ اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور شرکوں سے نہ ہو۔

۵۳ وہ مثل (کہاوت) یہ ہے

۵۴ یعنی کیا تمہارے غلام تمہارے سا جی ہیں۔

۵۵ مال و متاع وغیرہ۔

۵۶ یعنی آقا اور غلام کو اس مال و متاع میں کیساں استحقاق ہوا ایسا کہ۔

۵۷ اپنے مال و متاع میں بغیر ان غلاموں کی اجازت کے تصرف کرنے سے۔

۵۸ مدعا یہ ہے کہ تم کسی طرح اپنے مملوکوں کو اپنا شریک بنانا گوارا

نہیں کر سکتے تو کتنا ظلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مملوکوں کو اس کا شریک

قرار دو۔ اے مشرکین تم اللہ تعالیٰ کے سوا جنہیں اپنا معبود قرار دیتے ہو

وہ اس کے بندے اور مملوک ہیں۔ ۵۹ جنہوں نے شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم عظیم کیا ہے۔

۶۰ جمالت سے۔

۶۱ یعنی کوئی اس کا ہدایت کرنے والا نہیں۔

۶۲ جو انہیں عذاب الہی سے بچا سکے۔

۶۳ یعنی خلوص کے ساتھ دین الہی پر باستقامت و استقلال قائم رہو۔

۶۴ فطرت سے مراد دین اسلام ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو ایمان

پر پیدا کیا جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسی عہد پر جو اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا ہے بخاری شریف کی حدیث میں ہے پھر اس کے باپ

باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنالیتے ہیں اس آیت میں حکم دیا گیا کہ دین الہی پر قائم رہو جس پر اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا ہے ۶۵ یعنی دین الہی پر قائم رہنا ۶۶ اس کی حقیقت کو تو اس دین پر قائم ہو ۶۷ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور طاعت کے ساتھ۔



۶۸۹ معبود کے باب میں اختلاف کر کے۔

۶۹۰ اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے۔

۶۹۱ منہ مرض کی یا قحط کی یا اس کے سوا اور کوئی۔

۶۹۲ اس تکلیف سے خلاصی عطا کرتا ہے اور راحت عطا فرماتا ہے۔

۶۹۳ دنیوی نعمتوں کو چند روزہ ۶۹۴ کہ آخرت میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور اس دنیا طلبی کا کیا نتیجہ نکلتے والا ہے

۶۹۵ کوئی نجات یا کوئی کتاب۔ ۶۹۶ اور شرک کرنے کا مکمل دیتی ہے ایسا نہیں ہے نہ کوئی نجات ہے نہ کوئی سزا۔

۶۹۷ یعنی ندرستی اور وسعت رزق کا۔

۶۹۸ اور اترتے ہیں۔ ۶۹۹ قحط یا خوف یا اور کوئی بلا۔

۷۰۰ یعنی ان کی معصیتوں اور ان کے گناہوں کا۔

۷۰۱ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے او یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہے کیونکہ مومن کا حال یہ ہے کہ جب اسے نعمت ملتی ہے تو شکر گزاری کرتا ہے اور جب سختی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔

۷۰۲ اس کے ساتھ سلوک اور احسان کرو۔

۷۰۳ ان کے حق دو صدقہ دے کر او مہمان نوازی کر کے مسئلہ اس آیت سے محارم کے نفقہ کا وجہ ثابت ہوتا ہے (مادرک)۔

۷۰۴ اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کے طالب ہیں۔

مَنْ الَّذِينَ فَرَقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِعَاءً كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ

ان میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۶۸۹ اور ہو گئے گروہ گروہ ہر گروہ جو اسکے پاس ہے

فَرِحُونَ ۶۹۰ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ

اسی پر خوش ہے ۶۹۱ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اسکی طرف رجوع

إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا آذَاهُمْ مِنْهُ رَحْمَةٌ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

لاتے ہوئے پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے رحمت کا فرہ دیتا ہے وہ بھی انہیں سے ایک گروہ اپنے رب کا

يُشْكِرُونَ ۶۹۲ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَهُمْ فَتَسْتَعِزُّوا ۶۹۳ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۶۹۴ أَمْ

شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ ہمارے دے کی ناشکری کریں تو برت لو ۶۹۵ اب قریب جانا چاہتے ہو ۶۹۶

أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِرَبِّهِمْ يَشْكُرُونَ ۶۹۷ وَإِذَا

یا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری ۶۹۸ کہ وہ انہیں ہمارے شریک بتا رہی ہے ۶۹۹ اور جب

أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَمْاَقْدِمَتِ

ہم لوگوں کو رحمت کا فرہ دیتے ہیں وہ اس پر خوش ہو جاتے ہیں ۷۰۰ اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے ۷۰۱

أَيُّدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۷۰۲ أَوْ لَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

بدلہ اس کا جو انکے ہاتھوں نے بھیجا ۷۰۳ جبھی وہ ناامید ہو جاتے ہیں ۷۰۴ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ اللہ

لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۷۰۵ فَاتِ

رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لئے چاہے بیشک میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کیلئے

ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْيَسِيرِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ

تورشتہ دار کو اس کا حق دو ۷۰۶ اور مسکین اور مسافر کو ۷۰۷ یہ بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ

يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۷۰۸ وَمَا آتَيْنَهُمْ

کی رضا چاہتے ہیں ۷۰۹ اور انہیں کا کام بنا اور تم جو چیز زیادہ



۹۲ لوگوں کا دستور تھا کہ وہ دوست احباب اور اشناؤں کو یا اور کسی شخص کو اس نیت سے ہدیہ دیتے تھے کہ وہ انھیں اس سے زیادہ دے گا یہ جائز تو ہے لیکن اس پر ثواب ملے گا اور اس میں برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصاً اللہ تعالیٰ نہیں ہوا۔

۹۳ نہ اس سے بدلہ لینا مقصود نہ نام و نمود۔

۹۴ ان کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا ایک نیکی کا دس گنا دیا جائے گا۔

۹۵ پیدا کرنا روزی دینا مارنا جلانا یہ سب کام اللہ ہی کے ہیں۔

۹۶ یعنی بتوں میں جنھیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں۔

۹۷ اس کے جواب سے مشرکین عاجز ہوئے اور انھیں دم مارنے کی مجال نہ ہوئی تو فرماتا ہے۔

۹۸ شرک و معاصی کے سبب سے قحط اور امساک باران اور قلت پیداوار اور کعبتوں کی خرابی اور تجارتوں کے نقصان اور آدمیوں اور جانوروں میں موت اور کثرت آتش زدگی اور غرق اور ہر شے میں بے برکتی۔

۹۹ کفر و معاصی سے اور تائب ہوں۔

۱۰۰ اپنے شرک کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے منازل اور مسکن دیران پڑے ہیں انھیں دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔

۱۰۱ یعنی دین اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔

۱۰۲ یعنی روز قیامت۔

۱۰۳ یعنی حساب کے بعد متفرق ہو جائیں گے جنتی جنت کی طرف جائیں گے اور دوزخی دوزخ کی طرف۔

مَنْ رَبَّالْيَرْبُوا فِيْ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا لِيْنِے کو دو کر دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی ۹۲ اور جو

اَتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۹۳ تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ۹۴ تو انھیں کے دُونے ہیں ۹۵

اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ ۹۶ اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلانے کا ۹۷

مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی ۹۸ کیا تمہارے شریکوں میں وہ بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کرے ۹۹ پاکی اور برتری ہے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۱۰۰ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْ ۱۰۱ اُسے انکے شرک سے جملی خرابی خشکی اور تری میں ۱۰۲ اُن برائیوں سے جو لوگوں کے

النَّاسِ لِيَذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا الْعَالَمُ يَرْجِعُوْنَ ۱۰۳ ہاتھوں نے کمائیں تاکہ انھیں ان کے بعض کوتاہوں کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں ۱۰۴ تم

سَيِّرُوْا فِي الْاَرْضِ فَاَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عٰقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۱۰۵ فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا اگلوں کا

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۱۰۶ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ ۱۰۷ ان میں بہت مشرک تھے ۱۰۸ تو اپنا منہ سیدھا کر عبادت کے لئے ۱۰۹

قَبْلَ اَنْ يَّآتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصْدَقُ عُوْنُ ۱۱۰ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جسے اللہ کی طرف سے ٹلنا نہیں ۱۱۱ اُس دن الگ پھٹ جائیں گے ۱۱۲

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْہٖ كُفْرُہٗ ۱۱۳ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا نَفْسُہُمْ ۱۱۴ جو کفر کرے اسکے کفر کا وبال اسی پر اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی لئے تیاری کر رہے

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹



۹۶۷ کہ منازلِ جنت میں راحت و

آرام پائیں۔

۹۶۸ اور ثواب عطا فرمائے اللہ تعالیٰ

۹۶۹ بارش اور کثرت پیداوار کا۔

۹۷۰ دریا میں ان ہواؤں سے۔

۹۷۱ یعنی دریائی تجارتوں سے

کسب معاش کرو۔

۹۷۲ ان نعمتوں کا اور اللہ کی

توحید قبول کرو۔

۹۷۳ جو ان رسولوں کے صدق

رسالت پر دلیل واضح تھیں تو

اس قوم میں سے بعض ایمان لائے

اور بعض نے کفر کیا۔

۹۷۴ کہ دنیا میں انھیں عذاب

کر کے ہلاک کر دیا۔

۹۷۵ یعنی انھیں نجات دینا اور

کافروں کو ہلاک کرنا اس میں نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخرت

کی کامیابی اور اعداء پر فتح و نصرت

کی بشارت دی گئی ہے ترجمہ کی

حدیث میں ہے جو مسلمان اپنی نبی

کی آبرو بچائے گا اللہ تعالیٰ اُسے

روز قیامت جہنم کی آگ سے بچا کر

یہ فرما کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی

كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ۔

۱۰۵۰ قلیل یا کثیر

۱۰۵۱ یعنی کبھی تو اللہ تعالیٰ ابرم محیط

بھیج دیتا ہے جس سے آسمان گھرا

معلوم ہوتا ہے اور کبھی متفرق کر دے

علیحدہ علیحدہ

۱۰۵۲ یعنی منہ کو۔

يَمْهَدُونَ<sup>۹۶۷</sup> لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ

ہیں ۹۶۷ تاکہ صلد دے ۹۶۸ انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اپنے فضل سے

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ<sup>۹۶۹</sup> وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَّاحَ مُبَشِّرَاتٍ

بیشک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے خردہ

وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلُكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ

سُتَاتِ<sup>۹۷۰</sup> اور اس لئے کہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے اور اس لئے کہ کشتی ۹۷۱ اس کے حکم سے چلے

فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ<sup>۹۷۲</sup> وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا

اور اس لئے کہ اسکا فضل تلاش کرو ۹۷۳ اور اس لئے کہ تم حق مانو ۹۷۴ اور بیشک ہم نے تم سے پہلے

إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَأَنتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرُومُوا

کتنے رسول اُن کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ اُن کے پاس کھلی نشانیاں لائے ۹۷۵ پھر ہم نے مجرموں

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ<sup>۹۷۶</sup> اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَّاحَ

سے بدلہ لیا ۹۷۷ اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا ۹۷۸ اللہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں کہ

فَتُشِيرُ سَحَابًا فَيُبْسِطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُ كِسْفًا

ابھارتی ہیں بادل بھرا سے پھیلا دیتا ہے آسمان میں جیسا چاہے ۹۷۹ اور اسے پارہ پارہ کرتا ہے ۹۸۰

فَتَرَى الْوَدُوقَ يُخْرِجُ مِنْ خَلِيلِهِ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ

تو تو دیکھے کہ اس کے زچ میں سے سینہ نکل رہا ہے پھر جب اُسے پہنچاتا ہے ۹۸۱ اپنے بندوں میں

مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ<sup>۹۸۲</sup> وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ

جس کی طرف چاہے جہی وہ خوشیاں مناتے ہیں اگرچہ اس کے اتارنے سے

أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لِبُلْسِينَ<sup>۹۸۳</sup> فَانْظُرْ إِلَى اثْرِ رَحْمَتِ

پہلے آس توڑے ہوئے تھے۔ تو اللہ کی رحمت کے اثر دیکھو

۹۸۴



۱۵۸ یعنی بارش کے اثر جو اس پر مرتب ہوتے ہیں کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے اس سے سبز نکلتا ہے سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں پھلوں میں غذا نیست ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے اجسام کے قوام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کر کے ۱۵۹ اور خشک میدان کو سبز و زار بنا دیتا ہے جس کی یہ قدرت ہے ۱۶۰ ایسی جو کھیتی اور سبزے کے لئے مضر ہو ۱۶۱ بعد اس کے کہ وہ سبز و شاداب تھی ۱۶۲ یعنی کھیتی زرد ہونے کے بعد ناشکری کرنے لگیں اور پہلی نعمت سے بھی مُکرم جائیں معنی یہ ہیں کہ ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جب انھیں رحمت پہنچتی ہے رزق ملتا ہے خوش ہو جاتے ہیں اور جب کوئی سختی آتی ہے کھیتی خراب ہوتی ہے تو پہلی نعمتوں سے بھی مُکرم جاتے ہیں چاہئے تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے اور جب نعمت پہنچتی شکر بجا لاتے اور جب بلا آتی صبر کرتے اور دعا و استغفار میں مشغول ہوتے اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی محرومی اور ان کے ایمان نہ لانے پر رنجیدہ نہ ہوں۔

احل ما اوحی ۲۱

۵۹۲

الردم ۳۰

اللَّهُ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ ذَلِكَ لَمُسْحِي الْمَوْتَىٰ

۱۵۸ کیونکہ زمین کو جلاتا ہے اس کے مرے پیچھے ۱۵۹ بے شک وہ مُردوں کو زندہ کرے گا وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۱۶۰ وَلَٰكِنْ أَرْسَلْنَا رِجَالًا مِّنْهُ مُّصَفَّرًا

اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں ۱۶۱ جس سے وہ تَظَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ۱۶۲ فَإِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ

کھیتی کو زرد بھیجیں ۱۶۱ تو ضرور اسکے بعد ناشکری کرنے لگیں ۱۶۲ اس لئے کہ تم مُردوں کو نہیں الصَّمَّةَ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۱۶۳ وَمَا أَنْتَ بِهَدِ الْعَمَىٰ عَنْ

سناتے ۱۶۳ اور نہ بہوں کو پکارنا سناؤ جب پیٹھ دیکر پھریں ۱۶۴ اور نہ تم اندھوں کو ۱۶۵ انکی گمراہی ضَلَّتْهُمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُونَ ۱۶۶

سے ماہ بولاؤ تو تم اسی کو سناتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تو وہ گردن رکھے ہوئے ہیں

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۱۶۷ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ۱۶۸ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ

اللہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں کمزور بنایا ۱۶۷ پھر تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۱۶۷

اور وہی علم و قدرت والا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گے

مَا لَيْتُوا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذَلِكَ كَانُوا يُفَكُّونَ ۱۶۹ وَقَالَ الَّذِينَ كَانُوا يَدْعُونَ

۱۶۷ پھر قوت کے بعد ۱۶۸ کمزوری اور بڑھاپا دیا ۱۶۹

وَأُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ ۱۷۰

علم اور ایمان بلا ۱۷۰ بیشک تم رہے اللہ کے لکھے ہوئے میں ۱۷۱ اٹھنے کے دن تک

۱۶۷ یعنی جن کے دل مر چکے اور ان سے کسی طرح قبول حق کی توقع نہیں رہی۔ ۱۶۸ یعنی جن کے سننے سے بہرے ہو اور بہرے بھی ایسے کہ پیٹھ دے کر کچھ لگئے ان سے کسی طرح سمجھنے کی امید نہیں ۱۶۹ یہاں اندھوں سے بھی دل کے اندھے مراد ہیں اس آیت سے بعض لوگوں نے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کیا ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہاں مُردوں سے مراد کفار ہیں جو دنیاوی زندگی کو کھتے ہیں مگر دُعا و عظمت سے فتنع نہیں ہوتے اس لئے انھیں موت سے تشبیہ کی گئی جو دارِ عمل سے گزر گئے اور وہ پند و نصیحت سے فتنع نہیں ہو سکتے لہذا آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال درست نہیں اور بکثرت احادیث سے مُردوں کا سننا اور انہی قبروں پر زیارت کیلئے آنیوالوں کو پہچاننا ثابت ہے ۱۷۰ اس میں انسان کے احوال کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے وہ مال کے پُٹ میں جنمیں تھا پھر کچھ ہو کر پیدا ہوا شیر خوار رہا یہ احوال نہایت ضعیف ہیں۔ ۱۷۱ یعنی بچپن کے ضعف کے بعد جوانی کی قوت عطا فرمائی ۱۷۲ یعنی جوانی کی قوت کے بعد ۱۷۳ ضعف اور قوت اور جوانی اور بڑھاپا یہ سب اللہ کے پیدا کرنے سے ہیں ۱۷۴ یعنی آخرت کو دیکھ کر اس کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی اس لئے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کرینگے ۱۷۵ یعنی ایسے ہی نبیاس غطا اور باطل باتوں پر جھٹے اور جھٹے سے جھڑپتے تھے جیسے کہ اب قریا نبیاس ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں انکی اس قسم سے اللہ تعالیٰ انھیں تمام اہلِ عمر کے سامنے برسا کرے گا اور سب کچھیں گے کہ ایسے مجمع عام میں قسم کھا کر ایسا صحیح جھوٹا بول رہے ہیں ۱۷۶ یعنی نبیاس اور ملائکہ اور زمینین انکا نہ کرینگے اور فرما لیں گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو ۱۷۷ یعنی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سابق علم میں لوح محفوظ میں لکھا اسی کے مطابق تم قبروں میں رہے۔

۱۷۲ یعنی جن کے دل مر چکے اور ان سے کسی طرح قبول حق کی توقع نہیں رہی۔

۱۷۳ یعنی جن کے سننے سے بہرے ہو اور بہرے بھی ایسے کہ پیٹھ دے کر کچھ لگئے ان سے کسی طرح سمجھنے کی امید نہیں

۱۷۴ یہاں اندھوں سے بھی دل کے اندھے مراد ہیں اس آیت سے بعض لوگوں نے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کیا ہے

مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہاں مُردوں سے مراد کفار ہیں جو دنیاوی زندگی کو کھتے ہیں

مگر دُعا و عظمت سے فتنع نہیں ہوتے اس لئے انھیں موت سے تشبیہ کی گئی جو دارِ عمل سے گزر گئے اور وہ پند و نصیحت سے فتنع نہیں ہو سکتے

لہذا آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال درست نہیں اور بکثرت احادیث سے مُردوں کا سننا اور انہی قبروں پر زیارت کیلئے آنیوالوں کو پہچاننا ثابت ہے

۱۷۰ اس میں انسان کے احوال کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے وہ مال کے پُٹ میں جنمیں تھا پھر کچھ ہو کر پیدا ہوا شیر خوار رہا یہ احوال نہایت ضعیف ہیں۔

۱۷۱ یعنی بچپن کے ضعف کے بعد جوانی کی قوت عطا فرمائی ۱۷۲ یعنی جوانی کی قوت کے بعد ۱۷۳ ضعف اور قوت اور جوانی اور بڑھاپا یہ سب اللہ کے پیدا کرنے سے ہیں

۱۷۴ یعنی آخرت کو دیکھ کر اس کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی اس لئے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کرینگے ۱۷۵ یعنی ایسے ہی نبیاس غطا اور باطل باتوں پر جھٹپتے تھے جیسے کہ اب قریا نبیاس ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں انکی اس قسم سے اللہ تعالیٰ انھیں تمام اہلِ عمر کے سامنے برسا کرے گا اور سب کچھیں گے کہ ایسے مجمع عام میں قسم کھا کر ایسا صحیح جھوٹا بول رہے ہیں



فَهَذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ  
تو یہ ہے وہ دن اٹھنے کا ۱۲۵ لیکن تم نہ جانتے تھے ۱۲۵ تو اس دن ظالموں کو نفع

الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعَذَرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا  
نہ دے گی ان کی معذرت اور نہ ان سے کوئی راضی کرنا مانگے ۱۲۶ اور بیشک ہم نے لوگوں

لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَلَكِنْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ  
کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی ۱۲۷ اور اگر تم ان کے پاس کوئی نشانی لاؤ

لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ﴿۵۸﴾ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ  
تو ضرور کافر کہیں گے تم تو نہیں مگر باطل پر یوں ہی مہر کر دیتا ہے

عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَ  
اللہ جاہلوں کے دلوں پر ۱۲۸ تو صبر کرو ۱۲۹ بیشک اللہ کا وعدہ سچا

لَا يَسْتَحْفِظُكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ﴿۶۰﴾  
ہے ۱۳۰ اور تمہیں سبک نہ کر دیں وہ جو یقین نہیں رکھتے ۱۳۱

سُورَةُ الْيَقِينِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَخَلْثُونَ آيَةً وَأَنْتُمْ رُكُوعَةٌ  
سورت یقین مکی ہے اور اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

الْم ۱ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۲ هُدًى وَرَحْمَةً لِلْحَسَنِينَ ۳  
یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں کے لئے۔

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ  
وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر

۱۲۴ جس کے تم دنیا میں منکر تھے۔

۱۲۵ دنیا میں کہ وہ حق ہے ضرور ارفع ہوگا اب تم نے جانا کہ وہ دن آگیا اور اس کا آنا حق تھا تو اس وقت کا جانا تمہیں نفع نہ دیگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۲۶ یعنی نہ ان سے یہ کہا جائے کہ تو یہ کہہ کے اپنے رب کو راضی کرو جیسا کہ دنیا میں ان سے تو یہ طلب کی جاتی ہے۔

۱۲۷ تاکہ انہیں تنبیہ ہو اور انذار اپنے کمال کو پہنچے لیکن انہوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلایا اور اسکا انکار کیا۔

۱۲۸ جنہیں جانتا ہے کہ وہ مگر ابی اختیار کر گئے اور حق والوں کو باطل پر بتائیں گے۔

۱۲۹ ان کی ایذا و عداوت پر۔

۱۳۰ آپ کی مدد فرمانے کا اور دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنا۔

۱۳۱ یعنی یہ لوگ جنہیں آخرت کا یقین نہیں ہے اور بعثت و حساب کے منکر ہیں ان کی شدتیں اور ان کے انکار اور ان کے نالائق حرکات آپ کے لئے طیش اور قلق کا باعث نہ ہوں اور ایسا نہ ہو کہ آپ ان کے حق میں عذاب کی عا کر نہیں ملے۔

۱۳۲ سورہ لقمان حکیمہ جو سوائے دو آیتوں کے جوہر کو ان مافی الاذنیں سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں مبارک کج چوتیس آیتیں پانچ سو اڑتالیس کلمے دو ہزار اسی سو دس حروف ہیں۔

۱۳۳



هُم يُوقِنُونَ ④ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ  
 یقین لائیں وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور انھیں کام

الْمُفْلِحُونَ ⑤ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُشْتَرِی لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ  
 بنا اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں وٹ کہ اللہ

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ  
 کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے وٹ اور اُس سے ہنسی بنالیں اُن کے لئے

عَذَابٌ مُّهِينٌ ⑥ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّى مُسْتَكْبِرًا ۚ كَأَن  
 ذلت کا عذاب ہے۔ اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے

لَمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ⑦  
 وٹ جیسے انھیں سنائی نہیں جیسے اس کے کالوں میں ٹنٹ ہے وہ تو اُسے دردناک عذاب کا فرہ دے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ⑧ خَالِدِينَ  
 بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لئے جین کے باغ ہیں ہمیشہ

فِيهَا وَعَدَدَ اللَّهُ حَقًّا ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑨ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
 ان میں رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ سچا اور وہی عزت و حکمت والا ہے اس نے آسمان بنائے

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۚ وَالْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ  
 بے ایسے ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں وٹ اور زمین میں ڈالے سنگروں کہ تمہیں لے کر نہ

وَبَنَىٰ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ ۖ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا  
 کانپے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلانے اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا وٹ تو زمین میں

فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ⑩ هَذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ  
 ہر نفیس جوڑا اگایا وٹ یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے وٹ مجھے وہ دکھاؤ وٹ اچھا لکھا ہوا

وٹ لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے کہانیاں افسانے اسی میں داخل ہیں شان نزول یہ آیت نصر بن حارث بن کلد کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا سہر کائنات (محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تمہیں عادی و نمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار اور شاہان فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وٹ یعنی براہ جمالت لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکیں اور آیات آہنیہ کے ساتھ تسخر کریں۔ وٹ اور انکی طرف التفات نہ کرے وٹ اور وہ بہرا ہے۔

وٹ یعنی کوئی ستون نہیں ہے تمہاری نظر خود اس کی شاہد ہے وٹ بلند پہاڑوں کے۔ وٹ اپنے فضل سے بارش کی۔ وٹ عمدہ اقسام کے نباتات پیدا کئے وٹ جو تم دیکھ رہے ہو۔ وٹ اے مشرک۔



۱۸ یعنی بتوں نے جنہیں تم مستحق عبادت قرار دیتے ہو ۱۸ محمد بن اسحاق نے کہا کہ لقمان کا نسب یہ ہے لقمان بن باعور بن ناحور بن تابخ وہب کا قول ہے کہ حضرت لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے مقال نے کہا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خالہ کے فرزند تھے واقدری نے کہا کہ بنی اسرائیل میں قاضی تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ہزار سال زندہ رہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے علم اخذ کیا اور ان کے زمانہ میں نبوی دینا ترک کر دیا اگرچہ پہلے سے فتویٰ دیتے تھے آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے حکمت عقل فہم کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حکمت وہ علم ہے جسکے مطابق عمل کیا جائے بخش نے کہا کہ حکمت معرفت اور اصابت فی الامور کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت ایسی شے ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو جسکے ولیدین کھتا ہے اس کے اہل ما اوحی ۲۱

۵۹۷

الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ وَلَقَدْ

اوروں نے بتایا ۱۲ بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں اور بیشک

اتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ اِنْ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَشْكُرْ فَاتَّخِذْهُ

ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی ۱۳ اگر اللہ کا شکر کرے ۱۲ اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو

لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ وَاِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ

شکر کرتا ہے ۱۵ اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ بے پروا ہے سب خوبیوں سراہا۔ اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے

وَهُوَ يَعِظُهُ يَبْنِيْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝

بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا ۱۶ اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک کرنا بیشک شرک بڑا ظلم ہے ۱۷

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهُ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی ۱۸ اسکی ماں نے اسے پیٹ میں کھانکوری پر کمزوری جھیلی ہوئی

فَصَلِّ فِيْ عَمَزَيْنِ اِنْ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَى الْمَصِيْرِ ۝ وَاَوْ

۱۹ اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا فخر خجھی تک آنا ہے۔ اور

اِنْ جَاهَدَكَ عَلٰی اَنْ تَشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں ۲۰ تو انکا کہنا

وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاَتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ

نہان ۲۱ اور دنیا میں اچھی طرح اسکا ساتھ دے ۲۲ اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا ۲۳

ثُمَّ اِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ فَاَنْتُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يٰبْنِي اِنِّهَا

پھر میری ہی طرف تمہیں بھرا آنا ہے تو میں تمادوں کا جو تم کرتے تھے ۲۵ اے میرے بیٹے بُرائی

اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي

اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا

اَوْ فِي سَفْحٍ مَّرْجٍ فَطَوَّيْتُ وَلَدًا مَّرْجُوًّا ۝

یا

۱۸ اس نعمت پر کہ اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی۔

۱۹ کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے۔

۲۰ حضرت لقمان علی نبینا علیہ السلام کے ان صاحبزادے کا نام انعم یا شکم تھا اور انسان کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ خود کا مل ہو اور دوسرے کی تکمیل کرے تو حضرت لقمان علی نبینا علیہ السلام کا کامل ہونا تو اتینا لقمنا

الحکمة میں میان فرمایا اور دوسرے کی تکمیل کرنا دھوکھوئے عظمت سے ظاہر فرمایا اور نصیحت بیٹے کو کی اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں گھروالوں اور قریب تر لوگوں کو مقدم کرنا چاہیئے اور نصیحت کی ابتداء مع شرک سے فرمائی

اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم ہے ۱۷ کیونکہ اس میں غیر مستحق عبادت کو مستحق عبادت کے برابر قرار دینا ہے اور عبادت کو اسکے عمل کے خلاف رکھنا یہ دونوں باتیں ظلم عظیم ہیں۔

۱۸ اگر انکا فرمانبردار رہے اور انکے ساتھ نیک سلوک کرے (جیسا کہ اسی آیت میں آگے ارشاد ہے)۔

۱۹ یعنی اسکا ضعف دم بدم ترقی پر ہوتا ہے جتنا صل ٹھہتا جاتا ہے باز زیادہ ہوتا ہے اور ضعف ترقی کرتا ہے عورت کو حاملہ ہونے کے بعد ضعف اور تعب اور شفتیں ہونچتی رہتی ہیں حمل خود ضعیف کر دیتا ہے درودہ ضعف پر ضعف ہے اور وضع اس پر اور فرزند شدت ہے دودھ پلانا ان سب پر زبردیں ہیں۔

۲۰ یہ وہ تاکید ہے جس کا ذکر اور فرمایا تھا

سفیان بن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جس نے خجکا نمازیں ادا کیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا اور جس نے خجکا نمازوں کے بعد والدین کے لئے دعائیں کیں اس نے والدین کی شکرگزاری کی ۲۱ یعنی علم سے تو کسی کو میرا شریک ٹھہرا ہی نہیں سکتے کیونکہ میرا شریک محال ہے ہو ہی نہیں سکتا اب جو کوئی بھی کہے گا تو بے علمی ہی سے کسی چیز کے شریک ٹھہرانے کو کہے گا ایسا اگر ماں باپ بھی کہیں

۲۲ غصی نے کہا کہ والدین کی طاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو انکی اطاعت نہ کر کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں ۲۳ حسن اخلاق اور حسن سلوک اور احسان تحمل کے ساتھ ۲۴ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ اسی کو مذہب سنت و جماعت کہتے ہیں ۲۵ تمہارے اعمال کی جزا و کرم وصیتنا الانسان سے یہاں تک جو حضور ہیں یہ حضرت لقمان علی نبینا علیہ السلام کا نہیں بلکہ انھوں نے اپنے صاحبزادے کو اللہ تعالیٰ کے شکر نعمت کا حکم دیا تھا اور شرک کی ممانعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے والدین کی طاعت اور اسکا عمل ارشاد فرمایا اسکے بعد پھر حضرت لقمان علی نبینا علیہ السلام کا قول ذکر کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اپنے فرزند سے فرمایا ۲۶ کسی ہی پوشیدہ جگہ پر اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی۔

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵



۲۷ روز قیامت اور اس کا حساب فرمانے کا ۲۸ یعنی ہر منیر و کبیر اس کے احاطہ علمی میں ہے ۲۹ امر معروف و نہی عن المنکر کرنے سے ۳۰ ان کا کرنا لازم ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر برائے یہ ایسی طاعتیں ہیں جن کا تمام امتوں میں حکم تھا ۳۱ برادر کبر ۳۲ یعنی جب آدمی بات کرے تو انھیں حقیر جان کر انکی طرف سے رخ پھیرنا جیسا تکبرین کا طریقہ ہے اختیار نہ کرنا غنی و فقیر سب کے ساتھ تواضع پیش آنا ۳۳ نہت تیز نہت بہت سست کہ یہ دونوں باتیں مذموم ہیں ایک میں شان تکبر ہے اور ایک میں چھوڑا پن ۳۴ حدیث شریف میں ہے کہ بہت تیز چلنا مومن کا وقار کھوتا ہے ۳۵ یعنی شور و شغب اور چیخنے چلانے سے احتراز کر ۳۶ مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ نفیست نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند کرتے تھے ۳۷ آسمانوں میں مثل سورج چاند تاروں کے جن سے تم نفع اٹھاتے ہو اور زمینوں میں دریا نہریں کائیں پہاڑ درخت پھل چوپائے وغیرہ جن سے تم فائدے حاصل کرتے ہو ۳۸ ظاہری نعمتوں سے درستی اعضا و جوارح خمسہ ظاہرہ اور حسن و شکل و صورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علم معرفت و ملکات فاضلہ وغیرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ تو اسلام و قرآن ہے اور نعمت باطنی یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دے تمہارا افتخار حال نہ کیا مگر اس جلدی نہ فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ درستی اعضا و جوارح صورت ہے اور نعمت باطنی اعتقاد قلبی ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمت ظاہرہ رزق ہے اور باطنی حسن خلق ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ احکام شرعیہ کا بلکا ہونا ہے اور نعمت باطنی شفاعت ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ اسلام کا قلب اور نعمت باطنی رزق کا امداد کے لئے آنا ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ رسول کا اتباع ہے اور نعمت باطنی محبت رزق اللہ تعالیٰ اتباع و محبت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳۹ توجہ میں گئے جمل و نادانی ہوگا اور شان آہی میں اسی طرح کی جرأت و لب کشائی نہایت بجا اور گراہی ہے شان نزول یہ آیت نضر بن حارث و ابی بن خلف وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود علم و جاہل ہونے کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے ۴۰ یعنی اپنے باپ و داد کے طریقے ہی پر ہیں گناہ پر اللہ تبارک و تعالیٰ فرمانا ہے

السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۱۶

آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو ۱۷ اللہ سے لے آئیگا ۱۸ بیشک اللہ ہر بات کی کا جاننے والا خبر دہر

يُبْنِي الْقِمَارَ وَالْمَرْبُوعَ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصِبٌ ۱۷

۱۷ لے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو علی ما آصابک ۱۸ ان ذلک من عزم الأمور ۱۹ وَلَا تُصْعِرْ خَدَّكَ ۲۰

افتاد تجھ پر پڑے ۲۱ اس پر صبر کر بیشک یہ ہمت کے کام ہیں ۲۲ اور کسی سے بات کرنے میں ۲۳ اپنا خسارہ نہ کر ۲۴ اور زمین میں اترانا نہ چل ۲۵ بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی

مُخْتَالٌ فَخُورٌ ۱۵ وَأَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۱۶

اترانا فخر کرتا ۱۷ اور میاں چال چل ۱۸ اور اپنی آواز کچھ پست کر ۱۹

إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۱۹ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَ

بَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى ۲۰

جھپی ۲۱ اور بعض آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل

وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ۲۱ وَإِذْ أَقِيلَ لَهُمُ التَّيْعُ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَنْبَغُ

نہ کوئی روشن کتاب ۲۲ اور جب ان سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَّلُ لَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَى عَذَابٍ

اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ و داد کو پایا ۲۳ کیا اگرچہ شیطان انکو عذاب و نزع کی طرف بلاتا ہو



۴۴ جب بھی وہ اپنے دادا ہی کی پیروی کئے جائیں گے ۴۵ دین خالص اس کے لیے قبول کرے اس کی عبادت میں مشغول ہوا ہے کام اس پر تفویض کرے اسی پر بھروسہ رکھے ۴۶ اے سیدنا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۴۷ یعنی ہم انھیں ان کے اعمال کی نرا دیں گے۔

۴۸ یعنی تھوڑی مہلت دیں گے کہ وہ دنیا کے فرے اٹھائیں۔

۴۹ آخرت میں اور وہ دوزخ کا عذاب ہے جس سے وہ رہائی نہ پائیں گے۔

۵۰ یہ ان کے اقرار پر انھیں الزام دینا کہ جس نے آسمان وزمین پیدا کئے وہ اللہ واحد لا شریک لہ ہے تو واجب ہوا کہ اس کی حمد کی جائے اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے۔

۵۱ سب اس کے ملوک مخلوق اور بندے ہیں تو اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

۵۲ اور ساری خلق اللہ تعالیٰ کے کلمات کو لکھے اور وہ تمام قلم اور ان تمام سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے۔

۵۳ کیونکہ معلومات اکبریہ غیر متناہی ہیں شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ شریف لائے تو یہود کے علماء و احبار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں

وَمَا آدَبْتُم مِّنَ الْعِلْمِ وَلَا فِلْسًا یعنی تمہیں تھوڑا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا مرث اپنی قوم فرمایا سب مراد میں انھوں نے کہا کیا آپ ہم کی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں تورات دی گئی ہے اس میں ہر شے کا علم ہے حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علم الہی کے حضور فلیل ہے اور انھیں تو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم دیا ہے

۵۴ کیونکہ معلومات اکبریہ غیر متناہی ہیں شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ شریف لائے تو یہود کے علماء و احبار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں

وَمَا آدَبْتُم مِّنَ الْعِلْمِ وَلَا فِلْسًا یعنی تمہیں تھوڑا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا مرث اپنی قوم فرمایا سب مراد میں انھوں نے کہا کیا آپ ہم کی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں تورات دی گئی ہے اس میں ہر شے کا علم ہے حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علم الہی کے حضور فلیل ہے اور انھیں تو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم دیا ہے

۵۵ اور خیر کثیر دی گئی تو علم فلیل اور خیر کثیر کیسے جمع ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مانی ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود نے قریش سے کہا تھا کہ تم میں جاکر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح کا کلام کریں ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لائے ہیں یہ عنقریب منکمل ہو جائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۵۶ اللہ پر سچہ و شواہد اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کن سے سب کو پیدا کرے۔

السَّعِيرِ ۵۷ وَمَنْ يُسَلِّمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ ۵۸ وَتَجِبُوا إِلَيْنَا مِنْهُ الشُّرُكُ طُفْطُفٌ ۵۹ وَتَجِبُوا إِلَيْنَا مِنْهُ الشُّرُكُ طُفْطُفٌ ۶۰

۵۷ توجو اپنا منہ اللہ کی طرف جھکا دے ۵۸ اور ہو نیکو کار تو بیشک اُس نے ۵۹ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى طُفْطُفٌ ۶۰ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۶۱ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزَنُكَ ۶۲

مضبوط گرہ تھامی اور اللہ ہی کی طرف ہے سب کاموں کی انتہا اور جو کفر کرے تو تم ۶۳ اسکے کفر ۶۴ كُفْرًا ۶۵ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ ۶۶

سے غم نہ کھاؤ انھیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ہم انھیں بتا دیں گے جو کرتے تھے ۶۷ ۶۸ بِشَكِّ الشُّرُكِ دُلُوكِ ۶۹ بَاتِ ۷۰ الصُّدُورِ ۷۱ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۷۲

جانتا ہے ہم انھیں کچھ برتنے دیں گے ۷۳ پھر انھیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف لیجائیں گے ۷۴ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ طُفْطُفٌ ۷۵

اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے تم ذراؤ ۷۶ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۷۷ اللَّهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ طُفْطُفٌ ۷۸

سب خوبیاں اللہ کو ۷۹ بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۸۰ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۸۱ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ ۸۲

۸۳ بِشَكِّ الشُّرُكِ ۸۴ بَلْ يَنَازِعُ سَبْحًا ۸۵ سَبْعَةُ أَبْحُرَ قَانِفَدَتْ كَلِمَتُ اللَّهِ طُفْطُفٌ ۸۶

ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور ۸۷ ۸۸ تَوَالِدُ الشُّرُكِ ۸۹ بَاتِينَ خَمْنٌ ۹۰

اللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۹۱ مَا خَلَقَكُمْ وَلَا بَعَثَكُمْ إِلَّا كَفِيسٌ وَاحِدَةً طُفْطُفٌ ۹۲

۹۳ بِشَكِّ الشُّرُكِ ۹۴ وَحَكْمَتِ ۹۵ وَاللَّهُ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۹۶ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ ۹۷

بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ رات لانا ہر دن کے حصے میں اور دن کرنا ہے رات کہ اس پر عمل کرو تو نفع پاؤ انھوں نے کہا آپ کیسے یہ خیال فرماتے ہیں آپ کا قول تو یہ ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی تو علم فلیل اور خیر کثیر کیسے جمع ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مانی ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود نے قریش سے کہا تھا کہ تم میں جاکر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح کا کلام کریں ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لائے ہیں یہ عنقریب منکمل ہو جائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۹۸ اللہ پر سچہ و شواہد اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کن سے سب کو پیدا کرے۔



فِي اللَّيْلِ وَسُحَّرَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنتَ بِمَا تَعْمَلُ الْبَاقِي

۴۵ اور اس کے حضور تضرع اور  
 زاری کرتے ہیں اور زاری کہتے ہیں  
 اور اسی سے وعادہ الیہا اس وقت ماسوا  
 کو بھول جاتے ہیں

۶۲ یعنی اے اہل مکہ  
۶۳ روز قیامت ہر انسان نفسی نفسی  
کہتا ہوگا اور باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ  
کے کام نہ اس کے گناہ کا فوٹو کی مسلمان اولاد

انھیں فائدہ پہونچا سکے گی نہ مسلمان ماں باپ کا فریاد کو **۶۵** ایسا دن ضرور آنا اور بعت و حساب و جزا کا وعدہ ضرور پورا ہونا ہے **۶۵** جسکی تمام نعمتیں اور نذر نس فانی کہ انکے شیعہ ہونکر نعمت ایمان سے محروم ہو جاؤ **۶۶** یعنی شیطان دور و دراز کی امیدوں میں ڈالکر معصیتوں میں مبتلا نہ کرے **۶۶** شان نزول یہ آیت حارث بن عمو کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے خبر دیجئے مجھ کب آینگا اور میری عورت حاملہ ہے مجھے بتائے کہ اسکے بیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا یہ مجھے بتائے کہ آئندہ کل کو کیا کرؤنگا یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا مجھے بتائے کہ کہاں مرونگا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔



السجدة ٣٢

جس کی مقدار ہزار برس ہے تمھاری گنتی میں ۱۰۱۱ یہ ۱۱ ہے مہرناں اور عیاں کا جاننے والا

ان کے لائق ہے وہ یعنی اسے گروہ کفار حرب  
 ہا کے قیامت تک ہونے والے کاموں کی اپنے حکم و  
 اخوں کے لئے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض  
 ملازمین کے وقت سے بھی ملکا ہوگا جو دنیا

سیدنا ابو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا تھا جیسا انسانوں کے پاس تھا۔ تم اللہ تعالیٰ کی راہ رضا اختیار نہ کرو اور ایمان نہ لانا تو نہ تمہیں کوئی مددگار ملے گا جو تمہاری مدد کر سکے نہ کوئی شفیع جو تمہاری شفاعت کرے وہ یعنی دینِ ام اور اپنے قضا و قدر سے وہ امر و تدبیر فنائے دنیا کے بعد فلا یعنی ایام دنیا کے حساب اور وہ دن روز قیامت ہے روز قیامت کی درازی بعض کیلئے پچاس ہزار برس کے برابر جیسے کہ سورہ معارج میں ہے ﴿تَوَخَّرُ الْمُنْكَدَةُ وَالْوُحُوشُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ اور مومن پر یہ دن ایک دن میں گزرتا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ **فَالْخَاتِمُ دُرُجُ الْجَلَالَةِ**۔



۱۲ حسب اقتضائے حکمت بنائی ہر جاندار کو وہ صورت دی جو اس کے لئے بہتر ہے اور اس کو ایسے اعضاء عطا فرمائے جو اس کے معاش کے لئے مناسب ہیں۔

۱۳ حضرت آدم علیہ السلام کو اس

سے بنا کر۔

۱۴ یعنی نطفہ سے۔

۱۵ اور اس کو بے حس بے جان

ہونے کے بعد حساس اور جاندار

کیا۔

۱۶ تاکہ تم سنو اور دیکھو اور سمجھو۔

۱۷ منکرین بعثت۔

۱۸ اور مٹی ہو جائیں گے اور

ہمارے اجزائی سے ممتاز نہ رہیں گے

۱۹ یعنی موت کے بعد اٹھنے اور

زندہ کئے جانے کا انکار کر کے وہ

اس انتہا تک پہنچے ہیں کہ عاقبت

کے تمام امور کے منکر ہیں حتیٰ کہ رب

کے حضور حاضر ہونے کے بھی۔

۲۰ اس فرشتہ کا نام غزائل ہے

علیہ السلام اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف

سے رو میں قبض کرنے پر مقرر ہیں

اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے

جس کا وقت آجاتا ہے بے درنگ

اس کی روح قبض کر لیتے ہیں موی

ہے کہ ملک الموت کے لئے دنیا مثل

کف دست کردی گئی ہے تو وہ مشرق

و مغرب کی مخلوق کی رو میں بے

مشقت اٹھاتے ہیں اور رحمت و

عذاب کے بہت فرشتے ان کے

ماتحت ہیں۔

۲۱ اور حساب و جزا کے لئے زندہ

کر کے اٹھائے جاؤ گے۔

۲۲ یعنی کفار و مشرکین۔

۲۳ اپنے افعال و کردار سے شرمندہ

و نادم ہو کر اور عرض کرتے ہونگے

اتل ما ادھی ۲۱

۶۰۲

البقرة ۳۲

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۶۰۲ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ

عزت و رحمت والا وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی ۱۲ اور پیدائش

الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ۶۰۳ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مُّهِينٍ ۶۰۴

انسان کی ابتدا مٹی سے فرمائی ۱۳ پھر اس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے خلاصہ سے ۱۴

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُّوحِ رَبِّهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ

پھر اسے ٹھیک کیا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی ۱۵ اور تمہیں کان اور آنکھیں

وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۶۰۵ وَقَالُوا إِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ

اور دل عطا فرمائے ۱۶ کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو اور بولے ۱۷ کیا جب ہم مٹی میں مل

عَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۶۰۶ بَلْ هُمْ بِلِقَائِ رَبِّهِمْ كَفِرُونَ ۶۰۷ قُلْ

جائیں گے ۱۸ کیا پھر نئے نہیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں ۱۹ تم فرماؤ

يَتُوفِكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۶۰۸

تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے ۲۰ پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے ۲۱

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا

اور کہیں تم دیکھو جب مجرم ۲۲ اپنے رب کے پاس سر پیچے ڈالے ہوں گے ۲۳ اے ہمارے رب اب

وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ۶۰۹ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا

ہمنے دیکھا ۲۴ اور سنا ۲۵ ہمیں پھر بھیج کر نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا ۲۶ اور اگر ہم چاہتے ہر جان کو

كُلَّ نَفْسٍ هَدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

اس کی ہدایت فرماتے ۲۷ مگر میری بات قرار پا چکی کہ ضرور جہنم کو بھر دوں گا ان

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۶۱۰ فَذُوقُوا بَأْسَ يَسْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ

جنوں اور آدمیوں سب سے ۲۸ اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے

۲۴ مرنے کے بعد اٹھنے کو اور تیرے وعدہ و وعید کے صدق کو جن کے ہم دنیا میں منکر تھے ۲۵ تجھ سے تیرے رسولوں کی سچائی کو تو اب دنیا میں ۲۶ اور اب ہم ایمان لے آئے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کچھ کام نہ دیا ۲۷ اور اس پر ایسا لطف کرنے کے کہ اگر وہ اس کو اختیار کرتا تو راہ یاب ہوتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا کیونکہ ہم کا فر لوگوں کو جانتے تھے کہ وہ کفر ہی اختیار کیا اور جب وہ جہنم میں داخل ہونگے تو جہنم کے خازن ان سے کہیں گے۔



۲۹ اور دنیا میں ایمان نہ لائے تھے وہ عذاب میں اب تمہاری طرف التفات نہ ہوگا ۳۱ تواضع اور خشوع سے اور نعمت اسلام پر شکر گزاری کے لئے ۳۲ یعنی خواب استراحت کے بستروں سے اٹھتے ہیں اور اپنے راحت و آرام کو چھوڑتے ہیں۔

۳۳ یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہیں یہ تعبد ادا کرنے والوں کی حالت کا بیان ہے شان نزول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصار یوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جب تک کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء نہ پڑھ لیتے ۳۴ جس سے وہ سختیں پائیں گے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

۳۵ یعنی ان طاعتوں کا جو انھوں نے دنیا میں ادا کیں۔ ۳۶ یعنی کافر و شران نزول حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا دوران گفتگو میں کہنے لگا خاموش ہو جاؤ تم لوگے ہو میں بوڑھا ہوں میں بہت زباں دراز ہوں میری نوک سنال تم سے زیادہ تیز ہے میں تم سے زیادہ بہادر ہوں میں بڑا جتھے دار ہوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا چپے فاسق ہے مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کے لئے ان میں سے کوئی قابل مدح نہیں انسان کا فضل و شرف ایمان و تقویٰ میں ہے جسے

هَذَا اِنْكَاسِيْنَكُمْ وَذُقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵ اِنَّمَا

تھے ۲۹ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا ۳۱ اب ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کئے کا بدلہ ہماری

يَوْمٍ مِّنْ يَّايْتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ

آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انھیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں ۳۲ اور اپنے

رَبِّهُمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۱۶ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

رب کی تعریف کرتے ہوئے اسکی پاکی بولتے ہیں اور کبر نہیں کرتے۔ ابھی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے ۳۳

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَّيَمَّا رُزِقُوْا مِنْهُمْ يَفْفُقُوْنَ ۝۱۷ فَلَا تَعْلَمُ

اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے ۳۴ اور ہائے دئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو

نَفْسٌ مَّا اخْفَىٰ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةٍ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۸

نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے ۳۵ صلہ ان کے کاموں کا ۳۵

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوِيْنَ ۝۱۹ اَمَّا الَّذِيْنَ

تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے ۳۶ یہ برابر نہیں جو ایمان لائے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنَّٰتُ الْاٰوَايِ نُزُلًا بِمَا كَانُوْا

اور اچھے کام کئے ان کے لئے بسنے کے باغ میں ان کے کاموں کے صلہ میں مہمانداری

يَعْمَلُوْنَ ۝۲۰ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَلَهُمْ النَّارُ كُلُّهَا اَرَادُوْا اَنْ

۳۷ رہے وہ جو بے حکم ہیں ۳۸ ان کا ٹھکانا آگ ہے جب کبھی اس میں سے

يَخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ

نکلنا چاہیں گے پھر اُسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا چکھو اس آگ کا

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۱ وَلَنْ يُقَتِّلَهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ

عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے اور ضرور ہم انھیں چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب ۳۹ اس بڑے

یہ دولت نصیب نہیں وہ اتنا کاروبار ہے کافر و مومن کے برابر نہیں ہو سکتا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ۳۷ یعنی مومنین صالحین کی جنت ماویٰ میں غرت و اکرام کے ساتھ مہمانداری کی جائے گی ۳۸ نافرمان کافر ہیں ۳۹ دنیا میں ہی قتل اور گرفتاری اور عطا و امراض وغیرہ میں مبتلا کر کے چنانچہ ایسا ہی پیش آیا کہ حضور کی ہجرت سے قبل قریش امراء و صاحبین گرفتار ہوئے اور بعد ہجرت بدر میں مقتول ہوئے گرفتار ہوئے اور سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ بہرہاں اور مدارا دے سکتے تک کھا گئے۔



۴۲ یعنی عذاب آخرت سے ۴۱ اور آیات میں غور نہ کیا اور ان کے وضوح و ارشاد سے فائدہ نہ اٹھایا اور ایمان سے بہرہ اندوز نہ ہوا ۴۲ یعنی تورات ۴۳ یعنی

المعجزة ۳۲

۶۰۴

اتل ما آدجی ۲۱

الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۴۱ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ

رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ۴۲ وَلَقَدْ

آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ

هُدًى لِّبَنِي إِسْرَءِيلَ ۴۳ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ آيَةً يَّهْدُونَ بِأَمْرِنَا

لِّمَا صَبَرُوا ۴۴ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۴۵ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ فِصْلُ بَيْنِهِمْ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۴۶ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ

أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْكِينِهِمْ إِنَّ

فِي ذَلِكَ لَآيَةً أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۴۷ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا سَوَّيْنَا الْمَاءَ إِلَى

الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَخَرَجَ بِهِ زُرْعَاتُهَا كُلُّ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ

أَفَلَا يُبْصِرُونَ ۴۸ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْفَتْحُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۴۹

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَسَتَعْلَمُ ۵۰ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَمُورَ بَنِي إِسْرَءِيلَ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب کے ملنے میں یا یہ معنی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملنے اور ان سے ملاقات ہونے میں شک نہ کرو چنانچہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ۱۵ جیسا کہ احادیث میں وارد ہے ۴۲ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یا تورت کو۔

۴۵ یعنی بنی اسرائیل میں سے ۴۶ لوگوں کو خدا کی طاعت اور اس کی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت کا اتباع تورت کے احکام کی تعمیل اور یہ امام انبیاء بنی اسرائیل تھے یا انبیاء کے

تبعین ۴۷ اپنے دین پر اور دشمنوں کی طرف سے ہونے والی نصیحتوں پر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ صبر کا ثمرہ امامت اور نبوت ہے۔

۴۸ یعنی انبیاء میں اور انکی امتوں میں یا مومنین و مشرکین میں ۴۹ امور دین میں سے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا ممتاز کر دے گا ۵۰ یعنی اہل مکہ کو۔ ۵۱ کتنی آیتیں مثل عاد و ثمود و قوم لوط کے۔

۵۲ یعنی اہل مکہ جب بلسد تجارت شام کے سفر کرتے ہیں تو ان لوگوں کے منازل و بلاد میں گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے آثار دیکھتے ہیں۔

۵۳ جو عبرت حاصل کریں اور پندیر ہوں ۵۴ جس میں سترہ کا نام و نشان نہیں ۵۵ چوبائے بھوسہ اور وہ خود غلہ ۵۶ کہ وہ یہ دیکھا اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر استدلال کریں اور انھیں کہ جو قادر بر حق خشک زمین سے کھیتی نکالتے پر قادر ہے مردوں کا زندہ کرنا اسکی قدرت سے کیا بعید ۵۷ مسلمان کہہ کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مہاجرے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمایا گیا اور فرمانبردار اور فرمان کوائے حسب عمل جزا دیگا اس سے انکی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کرے اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے اس پر کافی طور و تسخیر و تہذیب تھے کہ فیصلہ کب ہوگا اسکا وقت کب آئے گا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے۔

۴۱ اس بڑے عذاب سے پہلے ۴۲ جسے دیکھنے والا امید کرے کہ ابھی باقی ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جیسے اسکے رب کی ۴۳ ہم نے موسیٰ کو کتاب ۴۴ عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو ۴۵ اور ہم نے اُسے ۴۶ بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا اور ہم نے ان میں سے ۴۷ کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم سے ۴۸ جبکہ انھوں نے صبر کیا ۴۹ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین لاتے تھے بیشک تمہارا رب ان میں فیصلہ کر دے گا ۵۰ یوم القیمہ فیما کانو فیہ یختلفون ۵۱ اولم یهدی لهم کم اھلکنا من قبلہم من القرون ۵۲ اھلکنا من قبلہم من القرون ۵۳ اھلکنا من قبلہم من القرون ۵۴ اھلکنا من قبلہم من القرون ۵۵ اھلکنا من قبلہم من القرون ۵۶ اھلکنا من قبلہم من القرون ۵۷ اھلکنا من قبلہم من القرون ۵۸ اھلکنا من قبلہم من القرون ۵۹ اھلکنا من قبلہم من القرون ۶۰ اھلکنا من قبلہم من القرون



۵۹ جب غلاب اکہی نازل ہوگا ۵۹ توبہ و معذرت کی فیصلہ کے دن سے یاروز قیامت مراد ہے یاروز فتح مکہ یا روز بدر بر تقدیر اول اگر روز قیامت مراد ہو تو ایمان کا نافع نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ ایمان وہی مقبول ہے جو دنیا میں ہو اور دنیا سے نکلنے کے بعد نہ ایمان مقبول ہوگا نہ ایمان لائیکے لئے دنیا میں ایسے آنا میرے آئیگا اور اگر فیصلہ کے دن سے روز بدر یا روز فتح مکہ مراد ہو تو معنی یہیں کہ جبکہ غلاب آجائے اور وہ لوگ قتل ہونے لگیں تو حالت قتل میں انکا ایمان لانا قبول نہ کیا جائیگا اور نہ غلاب مؤخر کر کے انھیں مہلت دیجائے چنانچہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو قوم بنی کنانہ بھاگی حضرت خالد بن ولید نے جب انھیں گھیرا انھوں نے دیکھا کہ اہل قتل سر پر آگیا کوئی امید جاں بری کی نہیں تو انھوں نے اسلام کا اظہار کیا حضرت خالد نے قبول فرمایا اور انھیں اہل مہاجرین ۲۱

۶۰ قتل کر دیا (جمل وغیرہ)  
۶۱ ان پر غلاب نازل ہونے کا  
۶۲ بخاری و مسلم تہذیب کی حدیث تہذیب  
۶۳ میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
۶۴ وسلم روز جمعہ نماز فجر میں یہ سورت یعنی  
۶۵ سورہ سجدہ اور سورہ دہر پڑھتے تھے تہذیب  
۶۶ کی حدیث میں ہے کہ جب تک حضور علیہ السلام صلی اللہ  
۶۷ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورت اور سورہ بکرہ الہی  
۶۸ ربیعہ الملک پڑھتے دیکھتے تھے فرماتے حضرت  
۶۹ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورہ سجدہ  
۷۰ غلاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے (خازن مدارک)

۷۱ سورہ اعراب مرید ہے اس میں ذکر کعبہ تہذیب  
۷۲ اور ایک ہزار دو سو اسی کے اوپر پانچ ہزار سات سو  
۷۳ نوے حرف ہیں  
۷۴ یعنی ہماری طرف جس دینے والے ہمارے  
۷۵ اسرار کے اس ہمارا خطاب ہمارے پرانے بندوں کو  
۷۶ پوچھنا ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ  
۷۷ علیہ وسلم کو یا ایہا النبی کے ساتھ خطاب فرمایا جسکے  
۷۸ یہ معنی ہیں کہ جو ذکر کر گئے نام پاک کے ساتھ  
۷۹ یا مخمورہ یا کر خطاب نہ کیا جیسا کہ دوسرے انبیاء  
۸۰ علیہم السلام کو خطاب فرمایا ہے اس سے مقصود  
۸۱ آپ کی تکریم اور پکا احترام اور آپ کی فضیلت کا اظہار  
۸۲ کرنا ہے (مدارک)

۸۳ شان نزول ابوسفیان بن حرب او  
۸۴ عکرم بن ابی جہل اور ابوالاعور سلمی جنگ احد کے  
۸۵ بعد مدینہ منورہ میں آئے اور منافقین کے سردار عبداللہ  
۸۶ بن ابی بن سلول کے یہاں مقیم تھے سید عالم صلی  
۸۷ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کے لئے امان حاصل  
۸۸ کر کے انھوں نے یہ کہا کہ آپ بات غری منات وغیرہ  
۸۹ بتوں کو جنھیں شرکین اپنا معبود سمجھتے ہیں کچھ نہ  
۹۰ فرمائیے اور یہ فرمائیے کہ انکی شفاعت انکے پیاروں کے لئے ہے اور تم لوگ آپکو اور آپکے رب کو کچھ نہ کہیں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انکی گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے انکے قتل کا  
۹۱ ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انھیں امان دے چکا ہوں اس لئے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کال دیا اس پر  
۹۲ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی میں اسی خطبہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور مقصود ہے انکی امت سے فرما کر کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امان دی تو تم نے امان کا ارادہ نہ کر دیا اور کفار و منافقین کی  
۹۳ خلاف شرع بات مانو کہ ان میں اللہ کا خوف نہ ہو کہ ان میں کسی اور کا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یادداشت بھی تھی ہر سنا تھا یا کر لقا تھا قریش نے کہا کہ اس کے دہول ہیں اور ایک میں حضرت  
۹۴ (سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ دانش ہے جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابو عمر اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی انھیں ایک پاؤں میں ابوسفیان سے ملاقات ہوئی تو ابوسفیان نے پوچھا کیا  
۹۵ حال ہے کہا لوگ بھاگ گئے تو ابوسفیان نے پوچھا ایک جوتی انھیں اور ایک پاؤں میں کیوں ہے کہا انکی بھتیجی نہیں ہیں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دو دن جو تیریاں پاؤں میں ہیں اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا الْيَمَانُ هُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٥٩﴾  
تم فرماؤ فیصلہ کے دن ۵۹ کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ انھیں مہلت ملے ۵۹  
فَاعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرِ إِنَّهُمْ مُنْتَظَرُونَ ﴿٦٠﴾  
تو ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو ۶۰ بیشک انھیں بھی انتظار کرنا ہے ۶۰  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿٦١﴾  
سورہ اعراب مدنی ہوا درائیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۶۱ تہذیب میں اور نو رکوع میں  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ إِنَّ اللَّهَ  
لَعَلَّ غَيْبِ كِ تَجَرِبِ تَانِے والے (نبی) و اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ مستانہ ۶۱ بیشک اللہ  
كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٦٢﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ إِنَّ اللَّهَ  
عَلَّمَ دَحْكَمَتِ وَاللَّهْے اور اس کی پیروی رکھنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی ہو لے کو  
كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٦٣﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٦٤﴾  
اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ سے ہر کام بنانا والا  
مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ  
اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے ۶۳ اور تمہاری ان عورتوں کو جنھیں تم  
الْوٰی تَطْهَرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ﴿٦٥﴾  
ماں کے برابر کدو تمہاری ماں نہ بنا یا ۶۵ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنا یا ۶۵  
ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَٰهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ﴿٦٦﴾  
یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے ۶۶ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے ۶۶  
أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ  
انھیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو ۶۷ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے چہ اگر انھیں انکے باپ معلوم نہ ہوں ۶۷

فرمائیے اور یہ فرمائیے کہ انکی شفاعت انکے پیاروں کے لئے ہے اور تم لوگ آپکو اور آپکے رب کو کچھ نہ کہیں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انکی گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے انکے قتل کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انھیں امان دے چکا ہوں اس لئے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی میں اسی خطبہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور مقصود ہے انکی امت سے فرما کر کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امان دی تو تم نے امان کا ارادہ نہ کر دیا اور کفار و منافقین کی خلاف شرع بات مانو کہ ان میں اللہ کا خوف نہ ہو کہ ان میں کسی اور کا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یادداشت بھی تھی ہر سنا تھا یا کر لقا تھا قریش نے کہا کہ اس کے دہول ہیں اور ایک میں حضرت (سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ دانش ہے جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابو عمر اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی انھیں ایک پاؤں میں ابوسفیان سے ملاقات ہوئی تو ابوسفیان نے پوچھا کیا حال ہے کہا لوگ بھاگ گئے تو ابوسفیان نے پوچھا ایک جوتی انھیں اور ایک پاؤں میں کیوں ہے کہا انکی بھتیجی نہیں ہیں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دو دن جو تیریاں پاؤں میں ہیں اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ



دُودل ہوتے تو جو بیہوش ہوئے تھا بھول نہ جاتا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ منافقین علیہم السلام اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے لئے دُودل بناتے تھے اور کہتے تھے کہ انکا ایک دل ہماری ساتھ ہو اور ایک اپنے اصحاب کے ساتھ نیز اُنکا جاہلیت میں جب کوئی اپنی عورت سے ظہار کرتا تھا تو وہ لوگ اس ظہار کو طلاق کہتے اور اس عورت کو انکی مال قرار دیتے تھے اور جب کوئی شخص کسی کو بیٹا کہتا تھا تو اسکو حقیقی بیٹا قرار دیکر شریک میراث ٹھہراتے اور اسکی زوجہ کو بیٹا کہنے والے کیلئے وصلی بیٹے کی بی بی کی طرح حرام جانتے ان سب کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی وَہ یعنی ظہار سے عورت مال کے مثل حرام نہیں ہو جاتی ظہار منکوحہ کو ایسی عورت تشبیہ یا جو ہمیشہ کے لئے حرام ہو اور تشبیہ ایسے عضو میں جو جسکو دیکھنا اور چھونا جائز نہیں ہوتا کسی نے اپنی بی بی سے کہا کہ تو مجھ پر میری مال کی بیٹی یا بیٹ کے مثل ہے تو وہ منظر ہر ہو گیا۔  
اتل ما اوحی ۲۱ ۴۰۶ الاحزاب ۳۳

مسئلہ ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت کیلئے زنا اور اس سے جماع کرنا لازم ہے مسئلہ ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میرے ہوتو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کا کھلانا ہے مسئلہ کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور متاع حلال ہو جاتا ہے (ہدایہ)  
۱۵ خواہ انھیں لوگ تمہارا بیٹا کہتے ہیں و یعنی بی بی کو مال کے مثل کہنا اور بے پاک کو بیٹا کہنا بے حقیقت بات ہے نہ بی بی مال ہو سکتی ہے نہ دوسرے کا فرزند یا بیٹا بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو یہود و منافقین نے زبان طعن کھولی اور کہا کہ (حضرت) محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے زید کی بی بی سے شادی کر لی کیونکہ پہلے حضرت زینب زید کے نکاح میں تھیں اور حضرت زید عالم لمومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زرخیز تھے انھوں نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انھیں مہر کر دیا حضور نے انھیں آزاد کر دیا تب بھی وہ اپنے باپ کے پاس گئے حضور کی خدمت ہی میں ہے حضور پر شفقت و کرم فرماتے تھے اسیلئے لوگ انھیں حضور کا فرزند کہنے لگے اس سے ۸ حقیقت حضور کے بیٹے نہ ہو گئے اور یہود ۱۷ و منافقین کا طعن محض غلط اور بجا ہوا اللہ تعالیٰ نے یہاں ان ظالمین کی تکذیب فرمائی اور انھیں جھوٹا قرار دیا۔  
۱۸ وحق کی لہذا بے پا کوں کو انکے پالنے والوں کا بیٹا نہ ٹھہراؤ بلکہ

فَاخوانکم فی الدین و موالیکم و لیس علیکم جناح فیما

اخطاتم بہ و لکن ما تعدت قلوبکم و کان اللہ غفورا رحیما

النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم و ازواجہ امہتہم و اولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتب اللہ من

المؤمنین و المہجرین الا ان تفعلوا الی اولییکم معروفا کان

ذلک فی الکتاب مسطورا واذ اخذنا من النبیین میثاقہم و

منک و من نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ ابن مریم و اخذنا

منہم میثاقا علیظا لیسئل الصدیقین عن صدقہم و اعد

للكفرین عذابا الیما یا ایہا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ

علیکم اذ جاءکم جنود فارسلنا علیہم ریحا و جنودا لم تروھا

یا ذکر و ۲۳ جب تم پر کچھ لشکر آئے و ۲۵ تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے و ۲۶

۲۷ ان سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ۲۲ ان کے سچ کا سوال کرے و ۲۳ اور اس

۲۴ اور تم سے ۲۵ اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے

۲۶ ان سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ۲۲ ان کے سچ کا سوال کرے و ۲۳ اور اس

۲۴ اور تم سے ۲۵ اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے

۲۶ ان سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ۲۲ ان کے سچ کا سوال کرے و ۲۳ اور اس

۲۷ ان سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ۲۲ ان کے سچ کا سوال کرے و ۲۳ اور اس

۲۸ ان سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ۲۲ ان کے سچ کا سوال کرے و ۲۳ اور اس







408

۴۴ تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر موت یا قتل سے بھاگو

۴۱۔ اور بھی دنیا نہ رہنے دے جاؤ گے مگر قیامت ۴۲۔ تم فرماؤ وہ کون ہے جو اللہ کا حکم تم سے ٹالا ہے

۴۳ یا تم میری مہر منہ مانا جائے ۴۴ اور وہ

شکر سب کو دے جاؤ، نہ مایوس، نہ ہمدردگار، نہ شک

لَمْ يَلِدْهُ الْمَعْوُوقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ إِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِىْ رَزَقْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ حَيًّا

طہر چلے آؤ ۴۵ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر تھوڑے ۴۶ تمہاری مدد میں لٹی کرتے ہیں پھر جب ڈر کا

بَاءَ أَحْوَفَ رَأَيْتُمْ يَسْرُونَ إِلَيْكَ لَدُونِ أَعْيُنِهِمْ قَالَ

شَمَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَإِذَا ذَهَبَ الْحَمُوفُ سَلَقَكُمْ بِالْأَسَدِ

یہی پرستش پشائی ہو      پر جب درگاہت میں جا کے      نہیں سے دیکھے

لنگہ تیز زبانوں سے مالِ غنیمت کے لالچ میں ۴۸۔ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں، ۴۹۔ تو اللہ نے ان کے

كَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝١٩ يَحْسِبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ

—

وہی ہے جو ہمیں اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔

کرم که در کرم است و کرم که در کرم است

لیونل جو غدر ہے وہ ضرور لوہا لڑھکیا کی طرف تھیں آیا ہے لیونل

سب بوجا میں جان کا خطرہ ہے سنان رول: یہ ایت مسافہیں لے جس میں نازل ہوئی اے پس سوڈ لے پیام بیجا بحالہ کم لیوں پی جا

مکسین کو ابوسفیان اور اسے سا جھپوں سے درالروں کو لیرم سی المدعائے علیہ و تم کاسا جھپے سے رونے لگے اور ایسے



بہت کوشش کی لیکن جس قدر انھوں نے کوشش کی وہ نہیں کائنات استقلال اور بڑھ گیا ۲۳۱ ریا کاری اور دکھاوٹ کے لئے ۲۳۲ اور امن و نعمیت حاصل ہو  
۲۳۳ اور یہ کہیں ہیں زیادہ حصہ دو ہماری ہی وجہ سے تم غالب ہوئے ہو ۲۳۴ حقیقت میں اگرچہ انھوں نے زبانوں سے ایمان کا اظہار کیا ۲۳۵ یعنی چونکہ حقیقت میں وہ  
مومن نہیں تھے اس لئے ان کے تمام ظاہری عمل جہاد وغیرہ سب باطل کر دیئے ۲۳۶ یعنی منافقین اپنی بڑی دنامدی سے ابھی تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ کفار قریش و غطفان و یہود وغیرہ  
ابھی تک میدان چھوڑ کر بھاگے نہیں ہیں اگر حقیقت  
حال یہ کہ وہ بھاگ چکے۔

۲۳۷ یعنی منافقین کی اپنی نامردی کی باعث  
یہی آرزو اور۔

۲۳۸ مدینہ طیبہ کے آنے جانوالوں سے  
۲۳۹ کہ مسلمانوں کا کیا انجام ہوا کفار کے مقابلہ  
میں ان کی کیا حالت رہی۔

۲۴۰ ریا کاری اور غرر رکھنے کے لئے  
۲۴۱ تاکہ یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ ہم بھی تو  
۲۴۲ تمہارے ساتھ جنگ میں شریک تھے۔

۲۴۳ ان کا اچھی طرح اتباع کرو اور دین الہی  
کی مدد کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب و مصیبتوں پر صبر کرو اور رسول  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلو  
یہ بہتر ہے۔

۲۴۴ بہ موقع پر اسکا ذکر کرے خوشی میں بھی  
۲۴۵ نہج میں بھی تنگی میں بھی فراخی میں بھی۔ یہ بات  
۲۴۶ کہ نہیں شدت و بلا پہنچے گی اور کمزوری

۲۴۷ میں ڈالے جاؤ گے اور پہلوں کی طرح تم پر سختیاں  
۲۴۸ آئیں گی اور لشکر جمع ہو تو تم پر ٹوٹیں گے اور  
۲۴۹ انجام کا تم غالب ہو گے اور تمہاری مدد فرمائی  
جائیگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَمْ حَسِبْتُمْ

۲۵۰ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَنْتَظِرْكُمْ مَثَلُ  
۲۵۱ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ الْآیۃ اور حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے

۲۵۲ کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے  
۲۵۳ اصحاب سے فرمایا کہ کبھی تو یاد دہانیاں  
۲۵۴ لشکر تمہاری طرف آنے والے ہیں جب

۲۵۵ انھوں نے دیکھا کہ اس مبعوث پر لشکر آگے  
۲۵۶ تو کہا یہ ہے وہ جو ہیں اللہ اور اس کے  
رسول نے وعدہ دیا تھا۔

۲۵۷ یعنی جو اس کے وعدے میں سب

سب سچے ہیں سب یقیناً واقع ہوں گے ہماری مدد بھی ہوگی نہیں غلبہ بھی دیا جائے گا اور کمزور اور دھوکہ دہاں بھی فتح ہو گئے ۲۵۸ حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور حضرت سعید  
بن زید اور حضرت خمرہ اور حضرت مصعب وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مذکور کی تھی کہ وہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں  
تک کہ شہید ہو جائیں انکی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انھوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا ۲۵۹ جہاد پر ثابت رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا جیسے کہ حضرت خمرہ و مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔  
۲۶۰ اور شہادت کا انتظار کر رہے ہیں جیسے کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۲۶۱ اپنے عہد پر ویسے ہی ثابت قدم رہے شہید ہو جانے والے بھی اور شہادت کا انتظار کرنے  
والے بھی اس میں منافقین اور منافقین پر قریض ہے جو اپنے عہد پر قائم نہ رہے ۲۶۲ یعنی قریش و غطفان وغیرہ کے لشکروں کو جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

يَذْهَبُوا۟ وَاِنْ يَّاتِ الْاَحْزَابُ يُوَدُّوْا۟ لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي

نہ لگے ۲۵۱ اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو ان کی ۲۵۲ خواہش ہوگی کہ کسی طرح گانوں میں بھل کر ۲۵۳

الْاَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَ عَنْ اَنْبِيَائِكُمْؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَا قَتَلُوْا

تمہاری خبریں پوچھتے ۲۵۴ اور اگر وہ تم میں رہتے جب بھی نہ لڑتے

اِلَّا قَلِيْلًاۙ لَّعَلَّكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسُوۃٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ

مگر تھوڑے ۲۵۵ بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے ۲۵۶

كَانَ يَرْجُو۟ اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًاۙ وَلَمَّا رَاَ

اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے ۲۵۷ اور جب

الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابُ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَ

مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہیں وعدہ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول نے ۲۵۸

صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُؕ وَمَا زَادَهُمْۤ اِلَّا اِيْمَانًا وَتَسْلِيْمًاۙ مِّنْ

اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے ۲۵۹ اور اس سے انھیں نہ بڑھا مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر رضی ہونا

الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌۭ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ

مسلمانوں میں کچھ وہ مدینہ جنھوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا ۲۶۰ تو ان میں کوئی اپنی

قَضٰی نَحْبَهُۥ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنتَظِرُؕ وَمَا بَدَّلُوْا بَدِيْلًاۙ لِّیَجْزٰی

منت پوری کر چکا ۲۶۱ اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے ۲۶۲ اور وہ ذرا نہ بدلے ۲۶۳ تاکہ اللہ

اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَۙ بِصَدَقَتِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَۙ اِنْ شَاءَ

سچوں کو ان کے سچ کا ۲۶۴ صد دے اور منافقوں کو عذاب کرے ۲۶۵ اگر چاہے

اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًاۙ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

یا انھیں توبہ دے ۲۶۶ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۲۶۷ اور اللہ نے کافروں



۶۵۹ ناکام و نامراد واپس ہوئے ۶۶۰ دشمن فرشتوں کی کوفروں اور ہوا کی سختیوں سے بھاگ نکلتے ۶۶۱ یعنی نبی قرظیہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل قریش و غطفان وغیرہ اختراپ کی مدد کی تھی ۶۶۲ اس میں غزوہ بنی قریظہ کا بیان ہے یہ آخری قعدہ مسندہ یا سہم میں ہوا جب غزوہ خندق میں شب کو مخالفین کے لشکر بھاگ گئے جس کا اوپر کی آیات میں ذکر ہو چکا ہے اس شب کی صبح رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر غریبہ میں شریف لائے اور تھکاتارہنے اس روز ظہر کے وقت جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک دھوا جا رہا تھا جبریل امین حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا کہ حضور نے تمھارا کھدائے فرشتوں نے چالیس روز سے تمھارا نہیں کھے میں اللہ تعالیٰ آپ کو نبی قرظیہ کی طرف جانے کا حکم فرماتا ہے حضور نے حکم فرمایا کہ نہ مار دیا جائے کہ جو فرمانبردار ہو وہ عصر کی نماز پڑھے مگر نبی قرظیہ میں جا کر حضورؐ یہ فرما کر روانہ ہو گئے اور مسلمان چلنے شروع ہوئے اور یکے بعد دیگرے حضور کی خدمت میں پہنچتے رہے یہاں تک کہ بعضے حضرات نماز عشا کے بعد پہنچے لیکن انھوں نے اس وقت تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کیونکہ حضور نے نبی قرظیہ میں پہنچا رکھی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اس لئے اس روز انھوں نے عصر بعد عشا پڑھی اور اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت فرمائی نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لشکر اسلام نے پچیس روز تک نبی قرظیہ کا محاصرہ رکھا اس سے وہ تنگ آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم میرے حکم پر قلعوں سے اتر گئے انھوں نے انکار کیا تو فرمایا کیا قبیلہ اوس کو سزا رسید بن معاذ کے حکم پر اتر گئے اس پر وہ راضی ہوئے اور سعد بن معاذ کو ان کے ہاتھ میں حکم دینے پر مامور فرمایا حضرت سعد نے حکم دیا کہ مرد قتل کر دئے جائیں عورتیں اور بچے قید کئے جائیں پھر بازار مدینہ میں خندق کھودی گئی اور وہاں لاکھ ان سب کی گروہیں ماری گئیں ان لوگوں میں قبیلہ بنی نضیر کا سردار حنی بن خطبہ و بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا اور یہ لوگ جھوٹا سواست سو جوان تھے جو گروہیں کاٹ کر خندق میں ڈال دئے گئے (مارک و بمل)۔

اتل ما احدثی ۲۱

**كُفَرُوا بِغِيْظِهِمْ لَمَّا الْوَخِيْرُ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ**

۶۶۳ ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پلٹا یا کہ کچھ بھلا نہ پایا ۶۶۴ اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی

**وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝۱۵۰ وَانْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِنْ اَهْلِ**

۶۶۵ اور اللہ زبردست عزت والا ہے اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی ۶۶۶

**الْكِتٰبِ مِنْ صِيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا**

انھیں ان کے قلعوں سے اُتار دیا ۶۶۷ اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا ان میں ایک گروہ کو

**تَقْتُلُوْنَ وَتَاَسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝۱۵۱ وَآوَرَكُمُ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَ**

تم قتل کرتے ہو ۶۶۸ اور ایک گروہ کو قید فرمادے اور تم نے تمھارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے

**اَمْوَالَهُمْ وَارْضَالَهُمْ تَطَوُّهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝۱۵۲**

مال ۶۶۹ اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے ۶۷۰ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

**يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا**

اے نبی! کہہ دیجئے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش

**فَتَعَالَيْنَ اُمْتِعْكُنَّ وَاَسْرِحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝۱۵۳ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ**

چاہتی ہو ۶۷۱ تو آؤ میں تمہیں مال دوں ۶۷۲ اور اچھی طرح چھوڑ دوں ۶۷۳ اور اگر تم اللہ

**اللّٰهُ وَرَسُوْلَهُ وَالْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُمْ اَجْرًا**

اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے

**عَظِيْمًا ۝۱۵۴ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ مَنْ يَّاتِ مِنْكُمْ بِفَاحِشَةٍ مُّبِيْنَةٍ**

بڑا اجر تیار کر رکھا ہے ۔ اے نبی! کہی بی بیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرات کرے ۶۷۵

**يُضَعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۝۱۵۵ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۱۵۶**

اس پر اوروں سے دونا عذاب ہوگا ۶۷۶ اور یہ اللہ کو آسان ہے

وہ عصر کی نماز پڑھے مگر نبی قرظیہ میں جا کر حضورؐ یہ فرما کر روانہ ہو گئے اور مسلمان چلنے شروع ہوئے اور یکے بعد دیگرے حضور کی خدمت میں پہنچتے رہے یہاں تک کہ بعضے حضرات نماز عشا کے بعد پہنچے لیکن انھوں نے اس وقت تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کیونکہ حضور نے نبی قرظیہ میں پہنچا رکھی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اس لئے اس روز انھوں نے عصر بعد عشا پڑھی اور اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت فرمائی نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لشکر اسلام نے پچیس روز تک نبی قرظیہ کا محاصرہ رکھا اس سے وہ تنگ آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم میرے حکم پر قلعوں سے اتر گئے انھوں نے انکار کیا تو فرمایا کیا قبیلہ اوس کو سزا رسید بن معاذ کے حکم پر اتر گئے اس پر وہ راضی ہوئے اور سعد بن معاذ کو ان کے ہاتھ میں حکم دینے پر مامور فرمایا حضرت سعد نے حکم دیا کہ مرد قتل کر دئے جائیں عورتیں اور بچے قید کئے جائیں پھر بازار مدینہ میں خندق کھودی گئی اور وہاں لاکھ ان سب کی گروہیں ماری گئیں ان لوگوں میں قبیلہ بنی نضیر کا سردار حنی بن خطبہ و بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا اور یہ لوگ جھوٹا سواست سو جوان تھے جو گروہیں کاٹ کر خندق میں ڈال دئے گئے (مارک و بمل)۔

۶۶۹ یعنی مقابلین کو ۔  
۶۷۰ عورتوں اور بچوں کو ۔  
۶۷۱ نقد اور سامان اور مویشی سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں ۔

۶۷۲ اس زمین سے مراد خیبر ہے جو فتح قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا یا وہ ہر زمین مراد ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آئی ہو ۶۷۳ یعنی اگر تمہیں مال کثیر اور اسباب عیش و کار ہو شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ سے ذیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی و خواست کی یہاں تو کامل زہم تھا سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لئے یہ خاطر اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواج مطہرات کو تحفہ دی گئی اس وقت حضور کی نو بیبیاں تھیں باقی قریشیہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حفصہ بنت فاروق ام حبیبہ بنت ابی سفیان ام سلمہ بنت ابی امیر سوہہ بنت زید اور چار قریشیہ زینب بنت جحش اسدہ بنت مہجہ بنت حارث ہلالیہ صفیہ بنت حلی بن خطبہ خیبرہ جو یہ بنت حارث مصطلقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ آیت سننا کراختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو انھوں نے عرض کیا حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسے آئیں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا مسئلہ جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے نزوج

قرظیہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا یا وہ ہر زمین مراد ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آئی ہو ۶۷۳ یعنی اگر تمہیں مال کثیر اور اسباب عیش و کار ہو شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ سے ذیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی و خواست کی یہاں تو کامل زہم تھا سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لئے یہ خاطر اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواج مطہرات کو تحفہ دی گئی اس وقت حضور کی نو بیبیاں تھیں باقی قریشیہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حفصہ بنت فاروق ام حبیبہ بنت ابی سفیان ام سلمہ بنت ابی امیر سوہہ بنت زید اور چار قریشیہ زینب بنت جحش اسدہ بنت مہجہ بنت حارث ہلالیہ صفیہ بنت حلی بن خطبہ خیبرہ جو یہ بنت حارث مصطلقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ آیت سننا کراختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو انھوں نے عرض کیا حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسے آئیں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا مسئلہ جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے نزوج







۵۹ یعنی سنت ۵۹ شان نزول اسما بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل کر انھوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے باب میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے انھوں نے فرمایا نہیں تو اسما نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور عورتیں بڑے ٹوٹے میں ہیں فرمایا کیوں عرض کیا کہ انکا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کے دس مرتبہ مردوں کے ساتھ ذکر کیے گئے اور ان کے ساتھ انکی طرح فرمائی گئی اور اس میں سے پہلا تمباہ سلام ہے جو خدا اور رسول کی فرمانبرداری ہے دوسرا ایمان کہ وہ اعتقاد صحیح اور ظاہر و باطن کا موافق ہونا ہے تیسرا تہ تہ نیت یعنی طاعت ہے ۵۹ اس میں جو کچھ مرتبہ کا بیان ہے کہ وہ صدق نیت و صدق اقوال و افعال ہے اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بیان ہے کہ طاعتوں کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے احتراز رکھنا خواہ نفس پر کتنا ہی شاق اور گراں ہو رضائے اسی کے لیے اختیار کیا جائے اس کے بعد چھٹے مرتبہ شجوع کا بیان ہے جو طاعتوں اور عبادتوں میں قلوب و وجوہ کے ساتھ متواضع ہونا ہے اس کے بعد ساتویں مرتبہ صدق کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے مال میں سے اسکی راقہ میں بطریق فرض و نقل دینا ہے پھر آٹھویں مرتبہ صوم کا بیان ہے یہ بھی فرض و نقل دونوں کو شامل ہے منقول ہے کہ جس نے ہر مہینہ ایک روز صوم کیا وہ متصدقین میں اور جس نے ہر مہینہ ایام بیض کے تین روزے رکھے وہ صالحین میں شمار کیا جاتا ہے اسکے بعد نویں مرتبہ عفت کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بچے سب سے آخر میں دسویں مرتبہ کثرت ذکر کا بیان ہے ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر قرات علم دین کا پڑھنا پڑھانا نماز و حفظ نصیحت میلاد شریف نعت شریف پڑھنا سب اخل ہیں کہا گیا ہے کہ بندہ اگر کین میں جب شمار ہوتا ہے جبکہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے

## وَالصِّدْقِ وَالصَّبْرِ وَالصَّبْرِ وَالْخُشَعِ وَالْخُشَعِ

اور سچیاں ۵۹ اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں

## وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ

اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی

## فَرُوحَهُمُ وَالْحَفِظَاتِ وَالذَّكِرِينَ اللَّهُ كَثِيرًا وَالذَّكِرَاتِ أَعَدَّ

نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے

## اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا

اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان

## مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انھیں اپنے معاملہ کا کچھ

## مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلًّا

اختیار رہے ۵۹ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی

## مُبِينًا ۝ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

بہکا اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی وہ

## أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ

اور تم نے اُسے نعمت دی ۵۹ کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے ۹۲ اور اللہ سے ڈر ۹۲ اور تم اپنے دل سے

## مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى

تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا ۹۲ اور تمہیں لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا ۹۵ اور اللہ زیادہ مزاوار ہے کہ

## زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَ لِلْكِ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ

اسکا خوف رکھو ۹۲ پھر جب یہی غرض اس سے حل گئی ۹۴ تو تہنہ وہ تمھارے نکاح میں یہی ۹۵ کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ ہے

میں رہتے تھے حضور نے زینب کے لئے انکا پیام دیا اسکو زینب نے اور ان کے بھائی نے منظور نہیں کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضرت زینب اور ان کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہو گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا اور حضور نے ان کا ہر دس دینار ساٹھ درم ایک جوڑا اور ایک جاس (ایک پیاز) کا کھانا تیس صاع کھجوریں دیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت ہر ام میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابل میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود غفلت نہیں مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر و وجوب کے لئے ہوتا ہے فائدہ بعض تقاضا میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ غلامی از تسامح نہیں کیونکہ وہ حر تھے مگر قلمی سے بالخصوص قبل بخت شرعاً کوئی شخص مرقوق یعنی ملوک نہیں ہو جاتا اور وہ زمانہ نفرت کا تھا اور اہل نفرت کو حرج نہیں کہا جاتا اگرچہ انکی اہل اسلام کی جو بڑی جلیل نعمت ہے ۹۱ آزاد فرما کر ادا کرے حضرت زینب عارثہ ہیں کہ حضور نے انھیں آزاد کیا اور ان کی پرورش فرمائی ۹۲ شان نزول جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہو چکا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ



کی طرف سے وحی آئی کہ زینب آجے ازواج طہرات میں داخل ہوگی اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید اور زینب کے درمیان ہوا نفقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت زینب کی سخت گفتاری تیز زبانی عدم اطاعت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بار بار اتفاق ہوا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زید کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۹۳ زینب پر کہہ دینا شہر کے لازم لگانے سے ۹۴ یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ زینب سے تمہارا نباہ نہیں ہو سکے گا اور طلاق ضرور واقع ہوگی اور اللہ تعالیٰ انہیں ازواج مطہرات میں داخل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا ۹۵ یعنی جب حضرت زید نے زینب کو طلاق دے دی تو آپ کو لوگوں کے طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہے حضرت و من بقیۃ ۲۲

زینب کے ساتھ نکاح کرنے کا اور ایسا کرنے سے لوگ طعن دینگے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جو ان کے منہ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی مقصود یہ ہے کہ امباح میں بے جا طعن کرنے والوں کا کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہیے۔

۹۴ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقویٰ والے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

۹۵ اور حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی اور عدت گزر گئی۔

۹۶ حضرت زینب کی عدت گزرنے کے بعد ان کے پاس حضرت زید رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیام لے کر گئے اور انھوں نے سر جھکا کر کمال شرم و ادب سے انھیں یہ پیام پہنچایا انھوں نے کہا کہ اس معاملہ میں میں اپنی رائے کو کچھ بھی دخل نہیں دیتی جو میرے رب کو منظور ہو اس پر رضی ہوں یہ بکبر وہ بارگاہ الہی میں تنبیہ ہوئیں اور انھوں نے نماز شروع کر دی اور یہ آیت نازل ہوئی حضرت زینب کو اس نکاح سے بہت خوشی اور فخر ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شادی کا ولیمہ بہت بوقت ساتھ کیا ۹۷ یعنی اگر یہ معلوم ہو جائے کہ لے پالک کی بی بی سے نکاح جائز ہے۔

۹۸ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو انکے لئے مباح کیا اور اب نکاح میں جو وسعت انھیں عطا فرمائی اس پر اقدام کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ ۱۰۱ یعنی انبیا علیہم السلام کو اب نکاح میں معتدلی نہیں کی گئیں کہ دوسروں سے زیادہ عورتیں

انکے لئے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سہیلیاں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سہیلیاں تھیں یہ انکے خاص حکام ہیں انکے سوا دوسروں کو روا نہیں نہ کوئی اس پر معرض ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جسکے لئے جو حکم فرمائے اس پر کسی کو اعتراض کی کیا مجال اس میں یہود کا رد ہے جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا انہیں انھیں تباہ کیا گیا کہ یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کے لئے تعدد ازواج میں خاص حکام تھے ۱۰۲ تو اسی سے ڈرنا چاہیے ۱۰۳ تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ انکی منکوحہ اپنے لئے حلال نہ ہوتی قاسم و طیب و طاہر و ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انھیں مرد کہا جائے انھوں نے عین میں وفات پائی ۱۰۴ اور سب رسول نامع شفیق اور واجل توفیق و لازم الطاقہ ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہا لے تیس بکرا انکے حقوق حقیقی باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی دلائل نہیں ہو جاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ اسکے لئے ثابت نہیں ہوتے ۱۰۵ یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی اب کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت

فِي ازواج اذ عيا بهم اذ اقضوا منهم وطرا و كان امر الله

ان کے لئے پالکوں کی بی بیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہو جائے ۹۹ اور اللہ کا حکم ہو کر

مفعولا ما كان على النبي من حرج فيما فرض الله له

رسنا نبی پر کوئی حرج نہیں اس بات میں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر فرمائی ۱۰۰

سنة الله في الذين خلوا من قبل و كان امر الله قدرا

اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے ۱۰۱ اور اللہ کا کام مقرر

مقدورا الذين يبلغون رسالت الله ويخشونه ولا يخشون

تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا

احدا الا الله وكفى بالله حسيبا ما كان محمد ابا احد من

کسی کا خوف نہ کرتے اور اللہ بس ہے حساب لینے والا ۱۰۲ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے

رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين و كان الله بكل

باپ نہیں ۱۰۳ ہاں اللہ کے رسول ہیں ۱۰۴ اور سہیلیوں میں پچھلے ۱۰۵ اور اللہ سب کچھ

شيء عليما يايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا

جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور

سبحوه بكرة واصيلا هو الذي يصلي عليكم وملكته

صبح وشام اس کی پاکی بولو ۱۰۶ وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اسکے فرشتے ۱۰۷

ليخرجكم من الظلمات الى النور و كان بالؤمنين رحيم

کہ تمہیں اندھیروں سے اُجالے کی طرف نکالے ۱۰۸ اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے

تحياتهم يوم يلقونه سلم و اعد لهم اجرا كريما يايها

ان کے لئے ملنے وقت کی دعا سلام ہے ۱۰۹ اور انکے لئے غرت کا ثواب تیار کر رکھا ہے لے غیب کی خبریں



جینی علیہ السلام نازل ہو گئے تو اگرچہ نبوت پہلے پاچے میں گزرنے کے بعد شریعت محمدیہ پر عمل ہو گئے اور اسی شریعت پر حکم کر گئے اور آپ ہی کے بعد نبی کو نبی معظم کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا اقرار لائیا ہوا  
ہونا قطعی ہے نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی کثرت احادیث جو حدیث تائید تک پہنچی ہیں ان سے ثابت ہے کہ حضور سے پہلے نبی آپ کے بعد کو نبی نبی ہوا لائیا نہیں جو حضور کی نبوت کے  
بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن نہ تھا نہ وہ تم نبوت کا سن کر اور کافرا خارج از اسلام ہے ۱۵۰ کیونکہ مجمع و شام کے اوقات ملاکر روز و شب مجمع ہوئیے وقت میں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطراف میل و نہار کا ذکر کرنے سے  
ذکر کی مداومت کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے **وكان شان نزول** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِهِ نَبِيٌّ** نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی فضل  
و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے  
طیغ میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
نازل فرمائی۔  
۱۵۱ یعنی کفر و معصیت اور اخلاقیات کی  
انہی باتوں سے حق و ہدایت اور معرفت خدا شناسی  
کی روشنی کی طرف ہدایت فرمائے۔  
۱۵۲ ملتے وقت سے مراد یا موت کا وقت یا  
یا قبروں سے نکلنے کا یا جنت میں داخل ہونے کا  
مروی ہے کہ حضرت ملک الموت کسی مومن کی روح  
اسکو سلام کیے بغیر قبض نہیں فرماتے حضرت ابن  
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب  
ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو  
کہتے ہیں کہ یا رب تجھے سلام فرماتا ہے اور یہ بھی  
وارد ہوا ہے کہ مومنین جب قبروں سے نکلیں گے  
تو ملائکہ سلامتی کی بشارت کے طور پر انھیں سلام  
کریں گے (جمل و خازن)۔  
۱۵۳ شاہد کا ترجمہ حاضر ناظر بہت بہترین  
ترجمہ ہے مفردات راغب میں ہے **الشَّاهِدُ**  
**الشَّاهِدَةُ** الحُضُورُ مَعَ الشَّاهِدَةِ **إِنَّمَا بَابُ**  
**أَوَّلُ الْبَصِيرَةِ** یعنی شہود اور شہادت کے معنی ہیں  
حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے ساتھ ہونا بصیرت  
کے ساتھ اور گواہ کو بھی اسی لئے شاہد کہتے ہیں کہ  
وہ شاہد کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اسکو بیان کرنا  
ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلم عالم کی  
طرف مبعوث ہیں آپ کی رسالت عامہ ہے جیسا کہ  
سورہ فرقان کی پہلی آیت میں بیان ہوا **وَهُوَ**  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت تک ہونیوالی ساری  
خلق کے شاہد ہیں اور انھیں اعمال افعال و احوال  
تصدیق تکذیب ہدایت ضلال سب کا شاہد ہوا  
فرماتے ہیں **إِنَّ السُّعُودَ جَمَلٌ** یعنی ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذاب جہنم کا ڈر سنانا **وَاللَّيْلُ** یعنی خلق کو طاعت الہی کی دعوت دینا **وَالنَّجْمُ** اس طرح کا ترجمہ آفتاب قرآن کریم کے بالکل مطابق  
کہ اس میں آفتاب کو اس طرح فرمایا گیا ہے جیسا کہ سورہ نوح میں **وَجَعَلَ النُّجُومَ سِرَاجًا** اور بخبر ماہ کی پہلی سورہ میں **وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا** اور درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نور  
نبوت نے پہنچائی اور کفر و شرک کے ظلمات شدیدہ کو اپنے نور حقیقت افزہ سے دور کر دیا اور خلق کیلئے معرفت و توحید الہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کے وادی تارک میں راہ  
گم کر دیں اور لوگوں کو اپنے نور ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نور نبوت سے ضلالت و بصائر اور غلوں و ارجوح کو منہ پر کیا حقیقت میں آیکا وجود مبارک لسا آفتاب عالم تاب ہے جس نے ہزار ہا آفتاب بنائے  
اسی لئے اسکی صفت میں منیر لاشاد فرمایا گیا **وَاللَّيْلُ** جب تک کہ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نہ دیا جائے **وَالْمَسْئِلَةُ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی تو  
اس پر عدت واجب نہیں مسئلہ خلوت صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوت صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ بشارت نہ ہوئی ہو مسئلہ یہ حکم مؤمنہ اور کتابیہ دونوں کو

**النَّبِيِّ إِنْ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا أَوْ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝۱۵** **وَدَاعِيًا إِلَى**

بتانے والے نبی، بیشک ہم نے نہیں بھیجا حاضر ناظر **وَاللَّيْلُ** اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنانا **وَاللَّيْلُ** اور اللہ کی طرف اس کے

**اللَّهُ بِأَذْنِهِ وَبِرَاجَاهُ نَذِيرًا ۝۱۶** **وَبَشِيرًا لِلْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ**

حکم سے بلاتا **وَاللَّيْلُ** اور چکا دینے والا آفتاب **وَاللَّيْلُ** اور ایمان والوں کو خوش خبری دو کہ اُن کے

**اللَّهُ فَضْلًا كَثِيرًا ۝۱۷** **وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعُ**

لئے اللہ کا بڑا فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کرو اور انکی ایذا پر درگزر

**أَذْهِبْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝۱۸** **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ**

فرماؤ **وَاللَّيْلُ** اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس ہے کارساز اے ایمان والو

**آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ**

جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انھیں بے ہاتھ لگائے

**تَمْسُوهُنَّ فَبِالْكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا فَمِنْ تَعَوُّهُنَّ**

چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو **وَاللَّيْلُ** تو انھیں

**وَسِرَّحُوهُنَّ سِرَاحًا جَمِيلًا ۝۱۹** **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنْ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ**

کچھ فائدہ دو **وَاللَّيْلُ** اور ابھی طرح سے چھوڑ دو **وَاللَّيْلُ** اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لئے حلال

**الَّتِي آتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ**

فرمائیں تمہاری وہ بی بیایں جن کو تم مردود **وَاللَّيْلُ** اور تمہارے ہاتھ کا مال کینہ میں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں

**وَبَنَاتِ عَمَّكَ وَبَنَاتِ عَمَّتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَتِكَ**

دیں **وَاللَّيْلُ** اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالائوں کی

**الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ**

بیٹیاں جنھوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی **وَاللَّيْلُ** اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے

فرماتے ہیں **وَاللَّيْلُ** یعنی ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذاب جہنم کا ڈر سنانا **وَاللَّيْلُ** یعنی خلق کو طاعت الہی کی دعوت دینا **وَالنَّجْمُ** اس طرح کا ترجمہ آفتاب قرآن کریم کے بالکل مطابق

کہ اس میں آفتاب کو اس طرح فرمایا گیا ہے جیسا کہ سورہ نوح میں **وَجَعَلَ النُّجُومَ سِرَاجًا** اور بخبر ماہ کی پہلی سورہ میں **وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا** اور درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نور

نبوت نے پہنچائی اور کفر و شرک کے ظلمات شدیدہ کو اپنے نور حقیقت افزہ سے دور کر دیا اور خلق کیلئے معرفت و توحید الہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کے وادی تارک میں راہ

گم کر دیں اور لوگوں کو اپنے نور ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نور نبوت سے ضلالت و بصائر اور غلوں و ارجوح کو منہ پر کیا حقیقت میں آیکا وجود مبارک لسا آفتاب عالم تاب ہے جس نے ہزار ہا آفتاب بنائے

اسی لئے اسکی صفت میں منیر لاشاد فرمایا گیا **وَاللَّيْلُ** جب تک کہ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نہ دیا جائے **وَالْمَسْئِلَةُ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی تو

اس پر عدت واجب نہیں مسئلہ خلوت صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوت صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ بشارت نہ ہوئی ہو مسئلہ یہ حکم مؤمنہ اور کتابیہ دونوں کو



عام ہے لیکن آیت میں مؤنثات کا ذکر فرماناس طرف مشیر ہے کہ نکاح کرنا مؤمنہ سے اولیٰ ہے ۱۱۶ مسئلہ یعنی اگر انکاح مقرر ہو چکا تھا تو قبل خلوت طلاق دینے سے شوہر نصف مہر واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں ۱۱۷ اچھی طرح چھوڑنا یہ ہے کہ انکے حقوق ادا کر دئے جائیں اور انکو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انھیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے ۱۱۸ مہر کی تعمیل اور عقد میں بغین افضل ہے شرط حلت نہیں کیونکہ مہر کو عمل طریقہ پر دینا یا اسکو مقرر کرنا اولیٰ اور بہتر ہے واجبتیں (تفسیر احمدی) ۱۱۹ مثل حضرت صفیدہ و حضرت جوہرہ کے جنکو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور ان سے نکاح کیا مسئلہ غنیمت میں لئے کا ذکر بھی فضیلت کے لئے ہے کیونکہ ملکات ملکائیں خواہ خرید سے ملک میں آئی ہو ومن یقتل ۲۲

۶۱۵

اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط  
اگر نبی اُسے نکاح میں لانا چاہے ۱۲۱ یہ خاص تمہارے لئے ہے امت کے لئے نہیں ۱۲۲

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ ط  
ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کے مال کینزول

لِيَكِيْلًا يَكُوْنُ عَلَيْكَ حَرْجٌ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ط تُرْجِي  
میں ۱۲۳ یہ خصوصیت تمہاری ۱۲۴ اس لئے کہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے مجھے بتاؤ

مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتَوَوَّى اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَاَمِنْ ابْتِغَيْتَ ط  
ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو ۱۲۵ اور جسے تم نے کٹا کر دیا تھا اسے

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ تَقْرَءَ عَلَيْهِمْ ط  
تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں ۱۲۶ یہ امر اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی

وَلَا يَحْزَنَ وَيَرْضَيْنَ بِمَا اٰتَيْنَهُنَّ كُلُّهُنَّ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ط  
ہوں اور غم نہ کریں اور تم انھیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب رضی رہیں ۱۲۷ اور اللہ جانتا ہے

مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَّكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ط لَا يَحِلُّ لَكَ  
جو تم سب کے لوہیں ہے اور اللہ علم وحکم والا ہے ان کے بعد ۱۲۸ اور

النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ  
عورتیں تمہیں حلال نہیں ۱۲۹ اور نہ یہ کہ ان کے عوض اور بی بیوں بدلو ۱۳۰ اگرچہ

اَجْبَبَكُمْ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ وَّكَانَ اللّٰهُ عَلٰى  
تمہیں ان کا حسن بھائے مگر کثیر تمہارے ہاتھ کا مال ۱۳۱ اور اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ط يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ  
نگہبان ہے اے ایمان والو نبی کے گھروں میں ۱۳۲

۱۳۳ جو اوپر ذکر ہوئی کہ عورتیں آپ کیلئے محض مہر سے بغیر مہر کے حلال کی گئیں ۱۳۴ یعنی آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں ہلکی مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ عدل فرماتے اور انکی باریاں برابر رکھتے پھر حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنھوں نے اپنی باری کا دن حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا تھا اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا احترام آپ کے ازواج میں ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنی جائیں حضور کو نہ کیں اور حضور کو اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جسکو چاہیں قبول کریں اسکے ساتھ زوج فرمائیں اور جسکو چاہیں انکار فرمائیں ۱۳۵ یعنی ازواج میں سے آپ نے جسکو مغرور یا ساقط اقسیمہ کر دیا ہو آپ جب چاہیں اسکی طرف التفات فرمائیں اور اسکو نوازیں اسکا آپ کو اختیار دیا گیا ہے ۱۳۶ کیونکہ جب وہ یہ جائیں گی کہ یہ تعویض اور یہ اختیار آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تو ان کے قلوب مطمئن ہو جائیں گے ۱۳۷ یعنی ان نو بیبیوں کے بعد جو آپ کے نکاح میں ہیں جنھیں آپ نے اختیار دیا

حلال ہیں۔ ۱۳۸ ساتھ حجت کرنے کی قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ بغیر ساتھ حجت کرنے کے بھی ان میں سے ہر ایک حلال ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاص حضور کے حق میں ان عورتوں کی حلت اس قید کے ساتھ قید ہو جیسا کہ ام ہانی بنت ابی طالب کی روایت اس طرف مشیر ہے۔ ۱۳۹ یعنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کے لئے اس مسئلہ عورت کو حلال کیا جو بغیر مہر اور بغیر شرط و نکاح اپنی جان آپ کو مہر کے لئے بشرطیکہ آپ اُسے نکاح میں لائے گا اور اہ فرمائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں گناہ کے حکم کا بیان ہے کیونکہ وقت نزول آیت حضور کے انزعاج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو مہر کے ذریعہ سے مشرف بزوحیت ہوئی ہوں اور جن مؤمنہ بیبیوں نے اپنی جائیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ کر دیں وہ مؤمنہ بنت حارث اور خولہ بنت حکیم اور ام شریک اور زینب بنت خرمہ میں (تفسیر احمدی) ۱۴۰ یعنی نکاح بے مہر خاص آپ کے لئے جائز ہے امت کے لئے نہیں امت پر بہر حال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر میں نہ کریں یا قصد امر کی نفی کریں مسئلہ نکاح بلفظ مہر جائز ہے۔ ۱۴۱ یعنی بیبیوں کے حق میں جو کچھ مقرر فرمایا ہے مہر اور گواہ اور باری کا واجب ہونا اور چارہ عورتوں تک کو نکاح میں لانا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

۱۴۲ جو اوپر ذکر ہوئی کہ عورتیں آپ کیلئے محض مہر سے بغیر مہر کے حلال کی گئیں ۱۴۳ یعنی آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں ہلکی مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ عدل فرماتے اور انکی باریاں برابر رکھتے پھر حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنھوں نے اپنی باری کا دن حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا تھا اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا احترام آپ کے ازواج میں ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنی جائیں حضور کو نہ کیں اور حضور کو اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جسکو چاہیں قبول کریں اسکے ساتھ زوج فرمائیں اور جسکو چاہیں انکار فرمائیں ۱۴۴ یعنی ازواج میں سے آپ نے جسکو مغرور یا ساقط اقسیمہ کر دیا ہو آپ جب چاہیں اسکی طرف التفات فرمائیں اور اسکو نوازیں اسکا آپ کو اختیار دیا گیا ہے ۱۴۵ کیونکہ جب وہ یہ جائیں گی کہ یہ تعویض اور یہ اختیار آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تو ان کے قلوب مطمئن ہو جائیں گے ۱۴۶ یعنی ان نو بیبیوں کے بعد جو آپ کے نکاح میں ہیں جنھیں آپ نے اختیار دیا



تو انھوں نے اللہ تعالیٰ رسول کو اختیار کیا ۱۲۹ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ازواج کا لصب نو ہے جیسے کہ امت کیلئے چاروں ۱۳۰ یعنی انھیں طلاق دیکر انکی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لیا یا بھی نہ کر یہ احترام ان ازواج کا اس لئے ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اختیار دیا تھا تو انھوں نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور اسائن دنیا کو ٹھکرا دیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں براکتفا فرمایا اور اخیر تک یہی بیبیاں حضور کی خدمت میں رہیں حضرت عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آخر میں حضور کے لئے حلال کر دیا گیا تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اس تقدیر پر ایت منسوخ ہے اور اسکا نسخہ آئے اِنَّا اَخْلَلْنَا لَكَ اَرْوَاحَكَ الْاَيَّہ ہے ۱۳۱ کہ وہ تمہارے لئے حلال ہے اور اسکے بعد حضرت ماریہ قبطیہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملک میں آئیں اور ان سے حضور کے فرزند حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جنھوں نے جھوٹی عمر میں وفات پائی ۱۳۲ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ گھر روکا ہوتا ہے اور اسی لئے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے اسی وجہ سے آیت وَاَذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ میں گھروں کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکانات جن میں حضور کے ازواج مطہرات کی سکونت تھی اور حضور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی وہ اپنی حیات تک انہی میں رہیں وہ حضور کی ملک تھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازواج طاہرات کو سب پر فرمائے تھے بلکہ سکونت کی اجازت دی تھی اسی لئے ازواج مطہرات کی وفات کے بعد ان کے وارثوں کو نہ ملے بلکہ سب شریف ہیں داخل کر دیے گئے جو وقف ہے اور جس کا نفع تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَبْرِينَ إِنَّهُ وَلَكِنْ  
 نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ ۱۳۳ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اسے کپنے کی راہ کو ۱۳۴  
 اِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ  
 ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ  
 لِحَدِيثٍ اِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ  
 ۱۳۵ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے ۱۳۶ اور اللہ حق فرمانے میں  
 لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ  
 نہیں سحر ماتا اور جب تم ان سے ۱۳۷ برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر  
 وَّرَآءَ حِجَابٍ ذَلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ  
 مانگو۔ اس میں زیادہ سحرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی ۱۳۸ اور تمہیں نہیں پہونچتا  
 اَنْ تُؤْذُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِ اٰبَا  
 کہ رسول اللہ کو ایذا دو ۱۳۹ اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بی بیوں سے نکاح کرو ۱۴۰  
 اِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۵۶ اِنْ تَبَدُّوا شَيْئًا اَوْ تَخَفُوْهُ  
 بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ۱۴۱ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ  
 فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۵۷ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ اٰبَاءِهِمْ  
 تو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے ان پر مضائقہ نہیں ۱۴۲ ان کے باپ  
 وَلَا اَبْنَاؤُهُمْ وَلَا اِخْوَانُهُمْ وَلَا اَبْنَاؤُ اِخْوَانِهِمْ وَلَا اَبْنَاؤُ  
 اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجیوں اور بھانجوں ۱۴۳  
 اَخَوْتُهُمْ وَلَا نِسَاءُيَهُمْ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ  
 اور اپنے دین کی عورتوں ۱۴۴ اور اپنی کینروں میں ۱۴۵ اور اللہ سے ڈرتی رہو

کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور انھوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھروالوں کو تکلیف ہوئی اور حج ہوا کہ وہ انکی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کر سکے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے اور ازواج مطہرات کے چروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور پھر واپس ہو گئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سراے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال حیا اور شان کرم و حسن اخلاق معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ضرورت کے صحابہ سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ چلے جائیے بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسن آداب کا اعلیٰ ترین مسلم ہے ۱۴۶ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کسی کے یہاں کھانے نہ جائے ۱۴۷ کہ یہ اہل خانہ کی تکلیف اور ان کے حرج کا باعث ہے ۱۴۸ اور ان سے چلے جانے کے لئے نہیں فرماتے تھے ۱۴۹ یعنی ازواج مطہرات سے ۱۴۹ کہ وہ اس وقت اور غلط سے امن رہتی ہے ۱۴۹ اور کوئی کام ایسا کرو جو خاطر تقدس پر گراں ہو ۱۵۰ کیونکہ جس عورت سے رسول کریم



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عقد فرمایا وہ حضور کے سوا شخص پر عہدہ کے لئے حرام ہو گئی اسی طرح وہ کینریں جو باریاب خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اسی طرح سب کے لئے حرام ہیں ۱۴۱۱ میں اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بڑی عظمت عطا فرمائی اور آپ کی حرمت ہر حال میں واجب کی ۱۴۱۲ یعنی ان بیبیوں پر کچھ گناہیں نہیں ہیں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کر جن کا آیت میں آگے ذکر فرمایا جاتا ہے شان نزول جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا ہم اپنی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۱۴۱۳ یعنی ان اقارب ومن یقنت ۲۲ کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں ۱۴۱۴ یعنی مسلمان بیبیوں کے سامنے آنا جائز ہے اور کافر عورتوں سے پردہ کرنا اور اپنے جسم چھپانا لازم ہے سوا کے جسم کے ان حصوں کے جو ٹھکے کے کام کاج کیلئے کھولنے ضروری ہوتے ہیں (رحمہم اللہ)۔

۱۴۱۵ یہاں حجاب اور ماموں کا ماحضہ ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔  
۱۴۱۶ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول متہد ہے اول اس پر چھوڑیں اور نماز کے عقد اخیر میں بعد شہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل و اصحاب و

دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور حضور کے سوا انہیں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے مسئلہ درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متواتر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکویم ہے علامہ نے الہم صلی علی محمد کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یا رب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں نکادین بلند اور انکی دعوت غالب فرما کہ اور انکی شریعت کو بقاعنایت کر کے اور آخرت میں انکی شفاعت قبول فرما کہ اور انکا ثواب زیادہ کر کے اور اولیٰ آخرین برائی فضیلت کا اظہار فرما کہ اور بنیاد مسلمانوں پر انکی اور تمام خلق پر انکی شان بلند کر کے

۷  
۶  
۵  
۴  
۳  
۲  
۱

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۝۵۱ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ  
بے شک اللہ ہر چیز اللہ کے سامنے ہے بے شک اللہ اور اس کے فرشتے  
يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا  
درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانوالے (نبی) پر اسے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو  
تَسْلِيمًا ۝۵۲ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي  
بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝۵۳ وَالَّذِينَ  
اور آخرت میں ۱۴۱۷ اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۱۴۱۸ اور جو  
يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيًا وَكُتُبًا فَقَدْ احْتَمَلُوا  
ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انھوں نے بہتان  
بُهْتَانًا ۝۵۴ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ  
اور کھلا گناہ اپنے سر لیا ۱۴۱۹ اے نبی اپنی بیویوں اور صاحبزادیوں اور  
وَنِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ  
مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے یہں ۱۴۲۰ یہ  
أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۝۵۵ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝۵۶  
اس سے نزدیک تر ہے کہ انکی پہچان ہو ۱۴۲۱ توستانی نہ جائیں ۱۴۲۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے  
لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجُونَ  
اگر باز نہ آئے منافق ۱۴۲۳ اور جن کے دلوں میں روگ ہے ۱۴۲۴ اور مدینہ میں جھوٹ  
فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا  
اٹانے والے ۱۴۲۵ تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہد دیں گے ۱۴۲۶ پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر

مسئلہ درود شریف کی بہت بکریں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجئے والا چھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کیلئے دعاے مغفرت کرتے ہیں مسلم کی حدیث شریف میں ہے جو چھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے ترمذی کی حدیث شریف میں ہے جو پچھل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے ۱۴۲۷ وہ انہی دینے والے کفار ہیں جو شان الہی میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے وہ منترہ اور پاک ہے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کہتے ہیں ان پر دائرین میں لعنت ۱۴۲۸ آخرت میں ۱۴۲۹ شان نزول یہ آیت ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایذا دیتے تھے اور انکے حق میں بدگوئی کرتے تھے حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مومنین و مومنات کو ایذا دینا کسی قدر بدترین جرم ہے ۱۴۳۰ اور وہ چہرے کو چھپائیں جب کسی حاجت کیلئے انکو نکالنا ہو ۱۴۳۱ کہ یہ خرہ ہیں ۱۴۳۲ اور منافقین انکے پرانے پو منافقین کی عادت تھی کہ وہ بانہیوں کو چھپا کر کرتے تھے اس لئے خرہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ چادر سے جسم ڈھک کر اور منہ چھپا کر بانہیوں سے اپنی خبیث متناظر کریں ۱۴۳۳ اپنے نفاق سے



۱۵۴ اور جو برسے خیال رکھتے ہیں یعنی فاجر بدکار ہیں وہ اگر اپنی بدکاری سے باز نہ آئے ۱۵۵ جو اسلامی لشکروں کے متعلق جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے اور یہ مشہور کیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو نہزیت ہوگئی وہ قتل کر ڈالے گئے دشمن چڑھا چلا آ رہا ہے اور اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی دل شکنی اور ان کا پریشانی میں ڈالنا ہوتا تھا ان لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے۔

۱۵۶ اور تمہیں ان پر سلاطین کے ۱۵۷ پھر مرید طیبان سے خالی کرتا جائے گا اور وہ وہاں سے نکال دیئے جائیں گے۔

۱۵۸ یعنی پہلی امتوں کے منافقین جو ایسے حرکات کرتے تھے ان کے لئے بھی سنت آئی ہے یہی کہ جہاں پائے جائیں مار ڈالے جائیں۔ ۱۵۹ کہ کب فاطمہ ہوگی شان نزول مشرکین کو مسخر و استہزاء کے طور پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا کرتے تھے گویا کان کو بہت جلدی ہے اور یہود اس کو امتحاناً پوچھتے تھے کیونکہ توریت میں اس کا غم مخفی رکھا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا۔

۱۶۰ اس میں جلدی کرنے والوں کو تہدید اور امتحاناً سوال کرنے والوں کا اسکاٹ اور ان کی ذہن دھری ہے۔

۱۶۱ جو انھیں عذاب سے بچا سکے۔ ۱۶۲ دنیا میں تو ہم آج اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتے۔

قَلِيلًا ۹۰ مَلْعُونِينَ اَيْنَمَا تَقِفُوا اخِذُوا وَقِيلَ اتَّقِيْلًا ۹۱

مگر تھوڑے دن ۱۵۵ اچھٹکا سے ہوئے جہاں تمہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کئے جائیں۔  
سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَكِنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ التَّشْدِيدَ ۱۵۶ اور تم اللہ کا دستور ہرگز بدلتا

تَبْدِيلًا ۹۲ يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ ۹۳ لَعَنَ الْكُفْرَيْنَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ۹۴ خَلِيدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۹۵

نہ پاؤ گے لوگ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ۱۵۹ تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم کیا جانو شاید قیامت پاس ہی ہو ۱۶۰ بے شک اللہ

لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۹۶ يَوْمَ تَقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي التَّارِيقِ ۹۷ أَلَمْ يَقُولُوا يَلَيِّنَا اللَّهُ وَأَطْعِمْنَا الرِّسُولَ ۹۸ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطْعَمْنَا سَادَتَنَا وَكِبَرَاءَنَا فَأَصْلَحُونَا السَّبِيلَ ۹۹ رَبَّنَا

لے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اس میں ہمیشہ رہیں گے  
اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار ۱۶۱ جس دن ان کے منہ اٹھ اٹھ کر آگ میں تلے

لَعَنَهُمُ اللَّهُ لَعَنَّا كِبَرَاءَنَا ۱۰۰ رَبَّنَا إِنَّا أَطْعَمْنَا سَادَتَنَا وَكِبَرَاءَنَا فَأَصْلَحُونَا السَّبِيلَ ۱۰۱ رَبَّنَا

لے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کئے پر چلے ۱۰۲ تو انھوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا لے ہمارے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِنْهَا ۱۰۳

وہ جو ایمان لائے تھے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ کو ستایا ۱۰۴ تو اللہ نے اُسے بُری فرما دیا اس بات سے

۱۰۴ یعنی قوم کے سرداروں اور بڑی عمر کے لوگوں اور اپنی جماعت کے عالموں کے انھوں نے ہمیں کفر کی تلقین کی ۱۰۵ کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انھوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا ۱۰۶ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب و احترام بجالاؤ اور کوئی کام ایسا نہ کرنا جو ان کے بیچ و ملال کا باعث ہو اور ۱۰۷ یعنی ان بنی اسرائیل کی طرح نہ ہونا جو نیکے نہاتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر طعن کرتے تھے کہ حضرت ہمارے ساتھ کیوں نہیں نہاتے انھیں برص وغیرہ کی کوئی بیماری ہے۔



قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ۖ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

جو انھوں نے کہی ۱۶۷ اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے ۱۶۸ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو

اللَّهُ وَقُولُوا اقْوَلًا سَدِيدًا ۖ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اور سیدھی بات کہو ۱۶۹ تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دیگا ۱۷۰ اور تمہارے

ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۖ

گناہ بخش دیگا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَلَيْنَ

بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی ۱۷۱ آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انھوں

أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ

نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے ۱۷۲ اور آدمی نے اٹھالی بیشک وہ

ظَلُومًا جَهُولًا ۖ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ

اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو ۱۷۳ اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۖ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

سورہ سبائہ ہے اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

۱۶۷ اس طرح کہ جب ایک روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل کیلئے ایک تنہائی کی جگہ میں تھپہ پر کپڑے اتار کر رکھے اور غسل شروع کیا تو تھپہ آپ کے کپڑے لے کر بھاگا آپ کپڑے لینے کے لئے اسکی طرف بڑھے تو نبی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ جسم مبارک پر کوئی داغ اور کوئی عیب نہیں ہے ۱۶۸ صاحب جاہ اور صاحب منزلت اور صاحب الدعوات ۱۶۹ یعنی سچی اور درست حق والصفات کی اور انبی زبان اور کلام کی حفاظت رکھو یہ بھلائیوں کی اصل ہے ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر کرم فرمایگا ۱۷۰ وہ انھیں نیکیوں کی توفیق دے گا اور تمہاری طاعتیں قبول فرمائے گا۔

۱۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا انھیں کو آسمانوں زمینوں پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انھیں ادا کریں گے تو ثواب دئے جائیں گے نہ ادا کریں گے تو عذاب جائیں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا خانہ کعبہ کا حج سچ بولنا ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا بے عضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی حضرت عبداللہ بن عمر بن عباس نے فرمایا کہ تمام اعضاء کا ان ہاتھ پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے تو ہر مومن پر فرض ہے کہ نہ کسی مومن کی خیانت کرے نہ کہ فرعونہ کی نہ قلیل میں نہ کثیر میں اللہ تعالیٰ نے یہ امانت اعیان سموات وارض و جبال پر پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا کیا تم ان امانتوں کو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھاؤ گے انھوں نے عرض کیا ذمہ داری کیا ہے فرمایا کہ اگر تم انھیں اچھی طرح ادا کرو تو تمہیں جزا دی جائیگی اور اگر نہ فرمائی کرو تو تمہیں عذاب کیا جائیگا انھوں نے عرض کیا

نہیں اے رب ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں نہ ثواب چاہیں عذاب اور انکاریہ عرض کرنا براہ خوف خشیت تھا اور امانت بطور تحریش کی گئی تھی یعنی انھیں اختیار دیا گیا تھا کہ اپنے میں قوت و ہمت پائیں تو اٹھائیں ورنہ معذرت کر دیں اس کا اٹھانا لازم نہیں کیا گیا تھا اور اگر لازم کیا جاتا تو وہ انکار نہ کرتے ۱۷۱ کہ اگر ادا کر دیتے تو عذاب کئے جائینگے تو اللہ عزوجل نے وہ امانت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ میں نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی تھی وہ نہ اٹھا سکے کیا تو مع اسکی ذمہ داری کے اٹھا سکے گا حضرت آدم نے اقرار کیا ۱۷۲ کہا گیا ہے کہ منیٰ یہ ہیں کہ ہم نے امانت پیش کی تاکہ منافقین کا اتفاق اور مشرکین کا شرک ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ انھیں عذاب فرمائے اور مومنین جو امانت کے ادا کرنے والے ہیں انکی ایمان کا اظہار ہوا واللہ تبارک و تعالیٰ انکی توبہ قبول فرمائے اور ان پر رحمت و مغفرت کرے اگرچہ ان سے بعض طاعات میں کچھ نقص بھی ہوئی ہو (خانان) ۱۷۳ سورہ سبائہ کے سوائے آیت ذری الذین اذنا الفحیر اس میں چھ رکوع چون آیتیں آٹھ سو تیس کلمے ایک ہزار پانچ سو بارہ حرف ہیں۔



۱۲ یعنی ہر چیز کا مالک خالق اور حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف ہے تو وہی حمد و ثنا کا مستحق اور سزاوار ہے ۱۳ یعنی جب دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے

السبب ۳۳

۶۲۰

ومن یقنت ۲۲

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ

سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۱۴

الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ۖ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝ يَعْلَمُ مَا يَدْجُرُ فِي

آخرت میں اسی کی تعریف ہے ۱۵ اور وہی ہے حکمت والا خبردار ۱۶ جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا

الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ

۱۷ ہے ۱۸ اور جو زمین سے نکلتا ہے ۱۹ اور جو آسمان سے اُترتا ہے ۲۰ اور جو اس میں چڑھتا

فِيهَا ۖ وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

۲۱ ہے ۲۲ اور وہی ہے مہربان بخشنے والا ۲۳ اور کافر بولے ہم پر قیامت

لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عِلْمُ الْغَيْبِ

۲۴ نہ آئے گی ۲۵ تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم بیشک ضرور تم پر آئے گی غیب جاننے والا

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَ

۲۶ اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور

لَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ لِيَجْزِيَ

۲۷ نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر ایک صاف بتانوالی کتاب میں ہر وہ ناک صلا ۲۸

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَرِزْقٌ

۲۹ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ۳۰ یہ ہیں جن کے لئے بخشش ہے اور عزت

كَرِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

۳۱ کی روزی ۳۲ اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں ہر لے کی کوشش کی ۳۳ ان کے لئے سخت عذاب

مِنْ رَّجْزٍ أَلِيمٍ ۝ وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ

۳۴ دردناک میں سے عذاب ہے اور جنہیں علم ملا ۳۵ وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے

۱۲ یعنی ہر چیز کا مالک خالق اور حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف ہے تو وہی حمد و ثنا کا مستحق اور سزاوار ہے ۱۳ یعنی جب دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے

۱۴ سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۱۵

۱۶ آخرت میں اسی کی تعریف ہے ۱۷ اور وہی ہے حکمت والا خبردار ۱۸ جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا

۱۹ اور جو زمین سے نکلتا ہے ۲۰ اور جو آسمان سے اُترتا ہے ۲۱ اور جو اس میں چڑھتا

۲۲ ہے ۲۳ اور وہی ہے مہربان بخشنے والا ۲۴ اور کافر بولے ہم پر قیامت

۲۵ نہ آئے گی ۲۶ تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم بیشک ضرور تم پر آئے گی غیب جاننے والا

۲۷ اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور

۲۸ نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر ایک صاف بتانوالی کتاب میں ہر وہ ناک صلا ۲۹

۳۰ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ۳۱ یہ ہیں جن کے لئے بخشش ہے اور عزت

۳۲ کی روزی ۳۳ اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں ہر لے کی کوشش کی ۳۴ ان کے لئے سخت عذاب

۳۵ میں سے عذاب ہے اور جنہیں علم ملا ۳۶ وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے

۳۷ یعنی ہر چیز کا مالک خالق اور حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف ہے تو وہی حمد و ثنا کا مستحق اور سزاوار ہے ۳۸

۳۹ سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۴۰

۴۱ آخرت میں اسی کی تعریف ہے ۴۲ اور وہی ہے حکمت والا خبردار ۴۳ جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا

۴۴ اور جو زمین سے نکلتا ہے ۴۵ اور جو آسمان سے اُترتا ہے ۴۶ اور جو اس میں چڑھتا

۴۷ ہے ۴۸ اور وہی ہے مہربان بخشنے والا ۴۹ اور کافر بولے ہم پر قیامت

۵۰ نہ آئے گی ۵۱ تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم بیشک ضرور تم پر آئے گی غیب جاننے والا

۵۲ اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور

۵۳ نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر ایک صاف بتانوالی کتاب میں ہر وہ ناک صلا ۵۴



۱۲ یعنی قرآن مجید ۱۵۱ یعنی کافروں نے آپس میں تعجب ہو کر کہا ۱۶ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعا جو وہ ایسی عجیب غریب باتیں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس مقولہ کا رد فرمایا کہ یہ دونوں باتیں نہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دونوں سے قبل آپس میں تعجب نہیں کیا اور کفار نے کہا کہ ان دونوں کے اقطار سے باہر نہیں جاسکتے اور ملک خدا سے نہیں نکل زمین کی طرف نظر نہ کریں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انھیں معلوم ہوتا کہ وہ ہر طرف سے احاطہ میں ہیں اور زمین و آسمان کے اقطار سے باہر نہیں جاسکتے اور انھیں بھانسنے کی کوئی جگہ نہیں انھوں نے آیات اور رسول کی تکذیب و انکار کے دہشت انگیز جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے خود نہ لکھا یا اور اپنی اس حالت کا خیال کر کے نہ ڈرے۔

۱۷ انکی تکذیب و انکار کی سزا میں قارن کی طرح۔

۱۸ جو دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بعثت پر اور اس کے منکر کے عذاب پر اور ہر شے پر قادر ہے۔

۱۹ یعنی نبوت اور کتاب اور کہا گیا ہے ملک اور ایک قول یہ ہے کہ حسن صوت وغیرہ تمام چیزیں جو آپ کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا۔

۲۰ جب وہ تسبیح کریں ان کے ساتھ تسبیح کرو چنانچہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑوں سے بھی تسبیح سنائی جاتی اور پرند جھلک آتے یہ آپ کا بخیر و نھا۔

۲۱ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۲۲ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۲۳ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۲۴ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۲۵ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۲۶ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۲۷ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقُّ وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ③

رب کے پاس سے اتر اٹھا وہی حق ہے اور عزت والے سب خوبوں سرا ہے کی راہ بتاتا ہے

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُكُمْ عَلَى رَجُلٍ يُنْبِئُكُمْ إِذَا

اور کافر بولے ۱۵ کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتا دیں ۱۶ جو تمہیں خبر دے کہ جب تم پرزہ ہو کر بالکل ریزہ

مُرِقْتُمْ كُلَّ مَرْقٍ ۚ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ⑤ أَفَتَرَى عَلَى

ریزہ ریزہ ہو جاؤ تو پھر تمہیں نیا بنتا ہے کیا اللہ پر اس

اللَّهُ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي

لے جھوٹ بانڈھا یا اُسے سودا ہے ۱۷ بلکہ وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ۱۸

الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ⑥ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں تو کیا انھوں نے نہ دیکھا جو ان کے آگے اور

وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ شَأْنَهُمْ خِيفٌ بِهِمْ

پیچھے ہے آسمان اور زمین ۱۹ ہم چاہیں تو انھیں ۲۰

الْأَرْضِ أَوْ نَسْقُطُ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ

زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا ٹکڑا گرا دیں بے شک اس ۲۱

لَايَةٍ لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ⑦ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

میں نشانی ہے ہر جمع لایوں کے بندے کیلئے ۲۲ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا ۲۳

يُجِبَالُ أَوْ يَبِي مَعَهُ وَالطَّيْرُ ۚ وَالتَّالَهُ الْحَدِيدَ ⑧ إِنَّ أَعْمَلَ

اے پہاڑ اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندہ ۲۴ اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا ۲۵ کو سب چیزیں

سَبِغَتْ وَقَدَّرُ فِي السَّرْدِ ۚ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ

بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ ۲۶ اور تم سب نیکی کرو بے شک تمہارے کام

۲۷ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۲۸ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۲۹ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۳۰ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۳۱ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۳۲ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ

۳۳ کہ آپ کے دست مبارک میں اگر کشم کشم یا گوندے ہوئے آٹے کے نرم ہو جائیں اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر گ کے اور بغیر ٹھوکنے پٹے بناتے ہیں اس سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ



۲۶ خواجه آپ صبح کو دمشق سے روانہ ہوئے تو دو پہر کو قیلولہ اٹھنے میں فرماتے جو ملک فارس میں ہے اور دمشق سے ایک ہمدیہ کی راہ پر اور شام کو اٹھنے سے روانہ ہوتے تو شب کو کابل میں آرام فرماتے یہ بھی تیر سوار کے لئے ایک سینہ کی راستہ سے ۲۷ جو تین روز ستر زمین میں پانی کی طرح جاری رہا اور ایک قول یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تین روز جاری رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے تانبے کو پگھلادیا جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے ہو کہ کوڑم کیا تھا ۲۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جنات کو مٹع کیا ۲۹ و حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمانبرداری نہ کرے ۳۰ اور عالی شان عمارتیں اور مسجدیں اور انھیں میں سے میت المقدس و من یقت ۲۲

السیا ۳۴

۶۲۲

بھی ہے۔

بَصِيرٌ ۝۱۱۱ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوْحُهَا شَهْرٌ ۝۱۱۲

دیکھ رہا ہوں۔ اور سلیمان کے بس میں ہوا کر دی اسکی مچ کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک ہفتے کی راہ  
**وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ**  
 ۲۷ اور ہم نے اس کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بھیایا ۲۸ اور جنوں میں سے وہ جو اسکے آگے کام کرتے اسکے رب کے

بِأَذْنِ رَبِّهِ<sup>٥</sup> وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ

علم سے ۲۹ اور جو ان میں ہمارے حکم سے پھرے وہ ۳۰ ہم اُسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے

اس کے لئے بناتے جو وہ چاہتا اوپنے اوپنے محل ۳۱ اور تصویریں ۳۲ اور بڑے حوض

کَاجَوَابٍ وَقَدْ وَرَّسَيْتِ اِعْمَلُوا لِدَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ

عِبَادِيَ الشَّاكِرُونَ ﴿١٣٠﴾ فَلَمَّا قُضِيَ عَلَيْهِ الْيَوْمُ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ

میں کم ہیں شکروالے پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا تو جنوں کو اس کی

موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے کہ اس کا عصا کھاتی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آیا

الْجَنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ

الْبُھِیْنُ ۝۱۹ لَقَدْ كَانَ لِسِیَآءٍ فِیْ مَسْکِنِهِمْ اَیَّۃٌ جَمِیْنٌ عَنْ

ہوتے وقت بیشک سب افسانے کے لئے ان کی آبادی میں وہ نشانی تھی ۴۲ دو باغ دہنے

اور بائیس ۲۳ اپنے رب کا نذق کھاؤ ۲۴ اور اس کا شکر ادا کرو ۲۵ یا کیمزہ شہر

۳۲ درندوں اور پرندوں وغیرہ کی تانبے اور بلور اور تھپر وغیرہ سے اور اس شریعت

۱۳۳۲ اتنے بڑے کہ ایک لکھن ہزار آدمی میں تصویر بنا کر اہرام نہ تھا۔

۳۴۔ جو اپنے پالیوں پر قائم تھیں اور بہت کھاتے۔

بڑی تھیں ختی کہ اپنی جگہ سے ہٹانی نہیں جاسکتی  
تھیں بیڑھیاں لگا کر ان پر چڑھتے تھے یہ امن

۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ان نعمتوں پر جو اس نے

۱۳۶ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ

پڑھا ہر نہ ہوتا کہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ

بن سبب نہیں جاسے پھر آپ حرا میں داخل ہوئے اور حسب عادت نماز کیلئے اپنے عصا پر (تک) کھڑے ہو گئے۔

اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت زیندہؓ اور حضرت سلیمانؑ علیہ السلام

السلام کا عرصہ دراز تک اسی حالت پر  
مینا ان کے لئے کچھ حسرت کا باعث نہ ہو

کیونکہ وہ بارہا دیکھتے تھے کہ آپ ایک ماہ دو دو ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ تک عبادت

میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی نماز بہت دراز ہوتی ہے حتیٰ کہ آپ کی وفات کے پورے

ایک سال بعد تک جہات آپ کی وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہاں تک

کہ حکم الہی دینک نے آپکا عصا کھالیا اور آپکا جسم مبارک جو لاٹھی کے سہارے سے قائم تھا زمین

۳۷۱ کہ وہ غیب نہیں جانتے ۳۷۲ توحضرت سید

فرزند ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام کو اسکی گمیل کی وصیت

۴۰۰ سابعرب کا ایک قبیلہ ہے جو اپنے جد کے نام سے

اور وہ لسانی لیا صی اس کا آلے بیان ہوتا ہے و







۶۵۰ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کافروں سے۔  
۶۶۰ اپنا معبود۔

۶۷۰ کہ وہ تمہاری مصیبتیں دور کریں لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ کسی نفع و ضرر میں۔

۶۸۰ بطریق استبشار۔

۶۹۰ یعنی شفاعت کرنے والوں کو ایمانداروں کی شفاعت کا اذن دیا۔  
۷۰۰ یعنی آسمان سے مینہ برساکر اور زمین سے سبزہ اُگاکر۔

۷۱۰ کیونکہ اس سوال کا بجز اسکے اور کوئی جواب ہی نہیں۔

۷۲۰ یعنی دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کے لئے ان دونوں حالوں میں سے ایک حال ضروری ہے۔

۷۳۰ اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا پانی برسانے والا سبزہ اُگانے والا جانتے ہوئے بھی بتوں کو پوجے جو کسی ایک ذرہ بھر چیز کے مالک نہیں (جیسا کہ اوپر آیات میں بیان ہو چکا) وہ یقیناً اگلی گمراہی میں ہے۔

۷۴۰ بلکہ شخص سے اسکے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزائے گا۔  
۷۵۰ روز قیامت۔

۷۶۰ تو اہل حق کو جنت میں اور اہل باطل کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

۷۷۰ یعنی جن بتوں کو تم نے عبادت میں شریک کیا ہے مجھے دکھاؤ تو کس قابل ہیں کیا وہ کچھ پیدا کرتے ہیں روزی دیتے ہیں اور جب یہ کچھ نہیں تو انکو خدا کا شریک بنانا اور انکی عبادت کرنا کیسی عظیم خطا ہو اس سے باز آؤ۔

فِي شَكِّ وَرَبُّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۚ قُلْ اَدْعُوا الَّذِينَ

شک میں ہے اور تمہارا رب ہر چیز پر نگہبان ہے تم فرماؤ ۶۵۰ پکارو انھیں

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ  
جنھیں اللہ کے سوا ۶۶۰ سمجھے بیٹھے ہو ۶۷۰ وہ ذرہ بھر کے مالک نہیں آسمانوں میں

وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شَرْكٍَ ۚ وَمَا لَهُمْ مِنْهُمْ

اور نہ زمین میں اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ اور نہ اللہ کا ان میں سے کوئی

مِّنْ ظَهِيْرٍ ۚ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ اِلَّا لِمَنْ اٰذِنَ لَهُ ۚ حَتّٰی

مددگار اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے یہاں تک

اِذَا فُرِزَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا الْحَقُّ وَهُوَ

کہ جب ان دن دیکھائے لوں گی گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے ایک دوسرے سے ۶۸۰ کہتے ہیں تمہارے رب کی یہی بات فرمائی وہ کہتی ہیں جو ذلیلا

الْعَلِیُّ الْکَبِيْرُ ۚ قُلْ مَنْ يَّرْتُقِکُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ قُلْ

حق فرمایا ۶۹۰ اور وہی ہے بلند بڑی والا۔ تم فرماؤ کون جو تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے ۷۰۰ تم خود ہی

اللّٰهُ ۚ وَاِنَّا اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰی هُدٰی اَوْ فِی ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۚ قُلْ

فرماؤ اللہ اور بیشک ہم یا تم ۷۱۰ یا تو ضرور ہدایت پر ہیں یا گھلی گمراہی میں ۷۲۰ تم فرماؤ ہم نے

لَا تَسْئَلُوْنَ عَمَّا اَجْرَمْنَا وَلَا نَسْئَلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۚ قُلْ يَجْمَعُ

تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اسکی تم سے پوچھ نہیں نہ تمہارے کو تیکوں کا تم سے سوال ۷۳۰ تم فرماؤ تمہارا

بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتِنُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتٰى الْعَلِيْمُ ۚ قُلْ

رب ہم سب کو جمع کرے گا ۷۴۰ ہم میں سچا فیصلہ فرمائے گا ۷۵۰ اور وہی ہر بڑا نیا وچکا نیا اللہ سب کچھ جانتا تم فرماؤ

اَرُوْنِی الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَکَآءَ کَلَّا بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۚ  
مجھے دکھاؤ تو وہ شریک جو تم نے اس سے ملائے ہیں ۷۶۰ ہشت بلکہ وہی ہے اللہ عزت والا حکمت والا



وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہو، خوشخبری دینا اور ڈرنا مانا ہے۔

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ

لیکن بہت لوگ نہیں جانتے <sup>۸۱</sup> اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا <sup>۸۲</sup> اگر تم

صِدِّيقِينَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً

تم قرآن تمہارے لئے ایک ایسے دن کا وعدہ جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو

وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَذَا الْقُرْآنِ

نہ آگے بڑھ سکے، ۸۳ اور کافر بولے ہم ہرگز نہ ایمان لائیں گے اس قرآن پر

وَلَا يَلْزَمِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ

اور نہ ان کتابوں پر جو اس سے آگے تھیں ۱۸۷۱ء اور کسی طرح تو دیکھئے جب ظالم اپنے رب کے پاس کھڑے

عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ الْقَوْلِ يَقُولُ الَّذِينَ

ان میں ایک دوسرے پر بات ڈالے گا وہ جو دے تھے وہ اُن سے کہیں گے جو اونچے

اسْتَزِعِفُوا الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا الْوَلَا أَنْتُمْ لَكُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٢١﴾ قَالَ

کھینچتے تھے ۸۶ اگر تم نہ ہوتے ۸۷ تو ہم ضرور ایمان لے آتے ۸۸

الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتَضِعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدُكُمْ عَنِ

اونچے کھینچتے تھے ان سے کہیں گے جو دے ہوئے تھے کیا ہم نے تمہیں

الْهُدَى بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بِلُكْنُكُمْ تَجْرِمِينَ ۖ وَقَالَ الَّذِينَ

روک دیا ہدایت سے بعد اسکے کہ تمہارے پاس آئی بلکہ تم خود مجرم تھے اور کہیں گے وہ جو

اسْتَغْفِرُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا ابِلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا

دے ہوئے تھے اُن سے جو اُونچے کھینچتے تھے بلکہ رات دن کا دواؤں تھا وہ جبکہ تم میں حکم دیتے تھے

۷۵۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اسکے احاطہ میں ہیں گورے بولیا کالے عربی ہوں باعجمی پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لئے آپ رسول میں اور وہ سب آپ کے امتی بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی تمام ریش میرے لئے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے لئے نماز کا وقت ہونا چڑھے اور جہاں کے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھیں اور مجھے مرتبہ شفاعت عطا کیا گیا اور انبیاء خاص انبی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام الناس کو ان کی طرف مبعوث فرمایا گیا حدیث میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالت عامہ ہے جو تمام جہر والنس کو شامل ہے خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور آیات کثیرہ سے ثابت ہے سورہ فرقان کی ابتدا میں بھی اس کا بیان گزر چکا ہے (خازن)۔

۷۶۔ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی

۷۷۔ کافروں کو اس کے عدل کا۔

۷۸۔ اور اپنے جہل کی وجہ سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

اس وعدہ کا اپنے وقت پر پورا ہونا ۸۴۷ توریت و انجیل وغیرہ ۸۵۷ یعنی تابع اور پیر تھے ۸۶۷ یعنی اپنے سرداروں سے ۸۷۶ اور میں ایمان لانے سے نہ روکتے ۸۸۶ یعنی تم شب در روز ہمارے لئے مکر کرتے تھے اور ہمیں ہر وقت شرک پر ابھارتے تھے ۔



۹۹ دونوں فرق تابع بھی اور متبع بھی پر بھی اور ان کے بہکانے والے بھی ایمان نہ لانے پر ۹۸ جنم کا ۹۱ خواہ بہکانے والے ہوں یا ان کے کہنے میں آنے والے تمام کفار کی یہی منزل ہے ۹۲ دنیا میں کفر اور معصیت ۹۳ اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے بچیں نہ ہوں کفار کا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال و اولاد کے غرور میں انبیاء کی تکذیب کرتے رہے ہیں شان نزول دو شخص شریک تجارت تھے ان میں سے ایک ملک شام کو گیا اور ایک مکہ مکرمہ میں رہا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس نے ملک شام میں حضور کی خبر سنی تو اپنے شریک کو خط لکھا اور اس سے حضور کا مفصل حال دریافت کیا اس شریک نے جواب میں لکھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان کر دیا ہے لیکن سوائے چھوٹے ذبح کے حقیر و غریب لوگوں کے اور کسی نے انکا اتباع نہیں کیا جب یہ خط اسکے پاس پہنچا تو وہ اپنے تجارتی کام چھوڑ کر مکہ آیا اور آتے ہی اپنے شریک سے کہا کہ مجھے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پتہ بتاؤ اور معلوم کر کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ دنیا کو کیا دعوت دیتے ہیں اور ہم سے کیا چاہتے ہیں فرمایا بت پرستی چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اپنے احکام اسلام بدلے یہ باتیں سکے دل میں اتر گئیں اور وہ شخص پچھلی کتابوں کا عالم تھا کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حضور نے فرمایا تم نے یہ کیسے جانے اس نے کہا کہ جب کبھی کوئی نبی بھیجا گیا پہلے پتھر درجے کے غریب لوگ ہی اسکے تابع ہوئے یہ سنت الہیہ ہمیشہ ہی جاری رہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۹۴ یعنی جب نبیاس تم خوش حال ہیں تو ہمارے اعمال افعال اللہ تعالیٰ کو پسند ہونگے اور ایسا ہوا تو آخرت میں عذاب نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ نے انکے اس خیال باطل کا ابطال فرمادیا کہ تو اب آخرت کو معیشت دنیا پر مبنی کرنا غلط ہے ۹۵ بطریق ابتلا و امتحان تو دنیا میں روزی کی کشائش رضائے الہی کی دلیل نہیں ایسے ہی سکتی تھی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی دلیل نہیں کبھی انکار پر وسعت کرتا ہے کبھی فرمانبرداری پر اسکی حکمت ہے تو اب آخرت کو اس پر قیاس کرنا غلط و بجا ہے ۹۶ یعنی مال کسی کے لئے سبب قرب نہیں ہوائے فتنہ صلیح کے جو اسکو راہ خدا میں خرچ کرے اور اولاد کسی کیلئے سبب قرب نہیں سوائے اس کو جس کے جو انھیں نیک علم سکھائے دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے۔ ۹۷ آیات مکی کے بدلے دس سے لیکر سات سو گئے ہیں اور اس سے بھی زیادہ جتنا خدا چاہے ۹۸ یعنی جنت کے منازل بالا ۹۹ یعنی قرآن حکیم بزرگمان طعن کھوتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اپنی ان باطل کاریوں سے وہ لوگوں کو ایمان لانے سے روک نینگے اور انکاح یہ کفر اسلام کے حق میں چل جائیگا اور وہ ہمارے عذاب سے بچ لیں گے کیونکہ انکا اعتقاد یہ ہے کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہی نہیں ہے تو عذاب تو اب کیسا فناء اور ان کی مکایاں انھیں کچھ کام نہ آئیں گی۔

اَنْ تَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهُ اَنْدَادًا ۚ وَاَسْرِوْا لِنَادِمَةٍ لَّهَا سِرَآوُا

کہ اللہ کا انکار کریں اور اس کے برابر والے ٹھہرائیں اور دل ہی دل میں پچھتانے لگے ۹۹ جب

الْعَذَابِ وَجَعَلْنَا الْاَغْلَلَ فِيْ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ اَهْلُ يُجَزَوْنَ

عذاب دیکھا ۹۹ اور ہم نے طوق ڈالے اُن کی گردنوں میں جو منکر تھے ۹۱ وہ کیا بدلہ پائیں گے

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ وَمَا اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا

مگر وہی جو کچھ کرتے تھے ۹۲ اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی ڈرسانے والا بھیجا وہاں

قَالَ مُتَرَفُوْهَا اِنَّا بِنَا اَرْسَلْتُمْ بِهٖ كُفْرُوْنَ ۚ وَقَالُوْا مَنْحُنْ اَكْثَرُ

کے آسودوں نے یہی کہا کہ تم جو لے کر بھیجے گئے ہم اسکے منکر ہیں ۹۳ اور بولے ہم مال اور

اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۚ وَمَا نَحْنُ بِبُعْدِيْنَ ۚ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ

اولاد میں بڑھکتا ہے اور ہم پر عذاب ہونا نہیں ۹۴ تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۚ وَ

وسیع کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ۹۵ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور

مَا اَمْوَالُكُمْ وَّلَا اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَ رَبِّیْ اِلَّا مَن

تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ تمہیں ہمارے قریب تک پہنچائیں مگر وہ جو ایمان

اٰمَنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا ۚ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضَّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَ

لائے اور نیکی کی ۹۶ ان کے لئے دونا دوں صلہ ۹۷ ان کے عمل کا بدلہ اور وہ بالا خاں

هُمْ فِي الْغُرَفِ اٰمِنُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا مُعْجِزِيْنَ

میں امن و امان سے ہیں ۹۸ اور وہ جو ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُخَضَّرُوْنَ ۚ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

۹۹ وہ عذاب میں لادھرے جائیں گے ۱۰۰ تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع فرماتا ہے



۱۰۱۔ اپنے حسبِ عقلت۔

۱۰۲۔ دنیا میں یا آخرت میں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا دوسری حدیث میں ہر عورت سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے تو وضع سے مرتبے بلند ہوتے ہیں ۱۰۳۔ کیونکہ اس کے سوا جو کوئی کسی کو دیتا ہے خواہ بادشاہ لشکر کو یا قافلہ گار کو یا صاحب خانہ اپنے عیال کو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اور اس کی عطا فرمائی ہوئی روزی میں سے دیتا ہے رزق اور اس سے منتفع ہونے کے اسباب کا خالق سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں دہی رزاق حقیقی ہے۔

۱۰۴۔ یعنی اُن مشرکین کو۔

۱۰۵۔ دنیا میں۔

۱۰۶۔ یعنی ہماری اُن سے کوئی دوستی نہیں تو ہم کس طرح ان کے پوجنے سے راضی ہو سکتے تھے ہم اس سے بری ہیں۔

۱۰۷۔ یعنی شیطانیوں کو کہ ان کی اطاعت کر کے لے غیر خدا کو پوجتے تھے۔

۱۰۸۔ یعنی شیطانیں پر۔

۱۰۹۔ اور وہ جھوٹے معبود اپنے بکاروں کو کچھ نفع نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

۱۱۰۔ دنیا میں۔

۱۱۱۔ یعنی آیات قرآن زبان سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۱۲۔ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت۔

۱۱۳۔ یعنی بتوں سے۔

۱۱۴۔ قرآن شریف کی نسبت۔

۱۱۵۔ یعنی قرآن شریف کو۔

لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ

اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہے اور تنگی فرمانا ہے جسکے لئے چاہے ۱۰۱۔ اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ

فَهُوَ خَلْفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرِّزْقَيْنِ ۝ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ

اسکے پہلے اور دیکھا ۱۰۲۔ اور وہ سب بہتر رزق دینے والا ۱۰۳۔ اور جس دن ان سب کو اکٹھا کرے گا ۱۰۴۔ پھر

يَقُولُ لِلْمَلِكَةِ أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ

فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے تھے ۱۰۵۔ وہ عرض کریں گے ہاں

أَنْتَ وَلِيِّنَا مَنْ دُونَهُمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ

ہے تمہکو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ ۱۰۶۔ بلکہ وہ جنوں کو پوجتے تھے ۱۰۷۔ اُن میں اکثر

بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَلَا

انہیں پر یقین لائے تھے ۱۰۸۔ تو آج تم میں ایک دوسرے کے بھلے بڑے کا کچھ اختیار نہ

ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا

رکھے گا ۱۰۹۔ اور ہم فرمائیں گے ظالموں سے اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے

تُكَذِّبُونَ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا

۱۱۰۔ اور جب اُن پر ہماری روشن آیتیں ۱۱۱۔ پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ۱۱۲۔ یہ تو نہیں

رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَنْ مَا كَانُوا يَعْبُدُ آبَاؤَكُمْ وَقَالُوا مَا هَذَا

مگر ایک مرد کہ تمہیں روکنا چاہتے ہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے ۱۱۳۔ اور کہتے ہیں ۱۱۴۔ یہ

إِلَّا أَفْكٌ مُفْتَرًى ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَبِائِعٌ هُمْ لَا

تو نہیں مگر بہتان جوڑا ہوا اور کافروں نے حق کو کہا ۱۱۵۔ اجب ان کے پاس آیا یہ تو نہیں

هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ وَمَا آتَيْنَهُمْ مِنْ كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا

مگر کھلا جادو اور ہم نے انہیں کچھ کتابیں نہ دیں جنہیں پڑھتے ہوں



۱۱۶ یعنی آپ سے پہلے مشرکین عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی نہ رسول جسکی طرف اپنے دین کی نسبت کر سکیں تو جس خیال میں انکے پاس اسکی کوئی سند نہیں وہ انکے نفس کا فریب ہو گا یعنی پہلی امتوں نے مثل قریش کے رسولوں کی تکذیب کی اور انکو ۱۱۸ یعنی جو قوت و کثرت مال اولاد و طول عمر پہلوں کو دیکھی تھی مشرکین قریش کے پاس تو اسکا دوسواں حصہ بھی نہیں انکے پہلے تو ان سے طاقت و قوت مال و دولت میں دس گنے سے زیادہ تھے ۱۱۹ یعنی انکو ناپائید رکھا اور عذاب دینا اور ہلاک فرمانا یعنی پہلے مکذبین نے جب میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انھیں ہلاک کیا اور انکی طاقت و قوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی کام نہ آئی ان لوگوں کی کیا حقیقت ہو جائے گی اس پر عمل کیا تو تم پر حق واضح ہو جائیگا اور تم و سواؤں مشہات اور گمراہی کی مصیبت سے نجات پاؤ گے وہ نصیحت یہ ہے

۱۲۱ محض طلب حق کی نیت سے اپنے آپکو فردا کی اور نصیب خالی کر کے۔

۱۲۲ تاکہ باہم مشورہ کر سکو اور ہر ایک دوسرے سے اپنی فکر کا تجویز بیان کر سکے اور دونوں انصاف کے ساتھ ۱۱ غور کر سکیں۔

۱۲۳ تاکہ مجمع اور ارادہ ہام سے طبیعت متوجش نہ ہو اور تعصب اور طرفداری و عقابہ و محاط وغیرہ سے طبیعتیں پاک رہیں اور اپنے دل میں انصاف کرنے کا موقع ملے۔

۱۲۴ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت غور کرو کہ کیا جیسا کہ کفار آپ کی طرف جنوں کی نسبت کرتے ہیں اس میں سچائی کا کچھ مشابہ بھی ہے تمہارے اپنے تجربہ میں قریش میں یا فوج انسان میں کوئی شخص بھی اس مرتبہ کا عاقل نظر آیا ہے کیا ایسا ذہن ایسا صائب الرائے دیکھا ہے ایسا سچا ایسا پاک نفس کوئی اور بھی پایا ہے جب تمہارا نفس محکم کرے اور تمہارا ضمیر مان لے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اوصاف میں کیا ہیں تو تم یقین جانو۔

۱۲۵ اللہ تعالیٰ کے نبی۔

۱۲۶ اور وہ عذاب آخرت ہے۔

۱۲۷ یعنی میں نصیحت و ہدایت اور تبلیغ رسالت پر تم سے کوئی اجر نہیں طلب کرتا۔

۱۲۸ اپنے انبیاء کی طرف۔

۱۲۹ یعنی قرآن و اسلام۔

۱۳۰ یعنی شرک و کفر مٹ گیا نہ اسکی ابتداء رہی نہ اسکا اعادہ مراد یہ ہے کہ وہ ہلاک ہو گیا۔

۱۳۱ کفار کے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ گمراہ ہو گئے (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ان سے فرما دیں کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ میں ہر ایک کو اسکا وبال میں سے نفیس پرے ۱۳۲ حکمت و بیان کی کوئی نگرہ یا ب ہونا اسکی توفیق و ہدایت یہ ہے انبیاء و مبصرون ہوتے ہیں گمراہ لئے نہیں ہو سکتا اور حضور تو سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلق نو کیسوں کی راہیں ایکے اتباع سے ملتی ہیں باوجود حالات منزلت و سختی کے آپ کو حکم دیا گیا کہ ضلالت کی نسبت علی اسیل ان فرض اپنے نفس کی طرف فرما لیں تاکہ خلق کو معلوم ہو کہ ضلالت کا منشا انسان کا نفس ہے جب اسکو اس جھوٹ دیا جاتا ہے اس سے ضلالت پیدا ہوتی ہے اور ہدایت حضرت حق عزوجل کی رحمت و مہمبت سے حاصل ہوتی ہے نفس اسکا منشا نہیں ۱۳۳ مہر راہ یا اب اور گمراہ کو جانتا ہے اور انکے عمل و کردار سے ناخبر ہے کوئی کتاب چھپا لے کسی حال میں سے چھپ نہیں سکتا عرب کے ایک مائز شاعر اسلام لائے تو کفار نے ان سے کہا کہ کیا تم اپنے دین سے بھر گئے اور تم نے کس شاعر اور زمان کے ماہر کو جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے انھوں نے کہا ہاں وہ مجھ پر غالب آگئے وہ ان کی کم میں آئیں میں نے سنیں اور چاہا کہ انکے قافیہ پر میں شعر کہوں ہر چند کہوش کی محنت اٹھائی اپنی تمام قوت صرف

اَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ قَبْلَكَ مِنْ نَذِيرٍ ۝ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۝

نہ تم سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈرسانے والا آیا ۱۱۶ اور ان سے اگلوں نے ۱۱۷ جھٹلایا

وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۝ فَكَيْفَ كَانَ نَذِيرٍ ۝

اور یہ اسکے دسویں کو بھی نہ پہونچے جو تم نے انھیں دیا تھا ۱۱۸ پھر انھوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو کیسا ہو میرا انکار کرنا

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلِيَ وَفِرَادَى ثُمَّ

۱۱۹ تم فرماؤ میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں ۱۲۰ کہ اللہ کے لئے کھڑے رہو ۱۲۱ اور اللہ کے اکیلے ۱۲۲ پھر

تَتَفَكَّرُوا ۝ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ

سوچو ۱۲۳ کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں وہ تو نہیں مگر میں ڈرسانے والے ۱۲۵ ایک

يَدَى عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۝

سخت عذاب کے آگے ۱۲۶ تم فرماؤ میں نے تم سے اس پر کچھ اجر مانگا ہو تو وہ تمہیں کو ۱۲۷

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ قُلْ

میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے ۱۲۸ تم فرماؤ

إِنَّ رَبِّي يَقْذِرُ بِالْحَقِّ عِلَامَ الْغُيُوبِ ۝ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا

بیشک میرا رب حق کا القاف مانتا ہے ۱۲۹ بہت جاننے والا سب غیبوں کا ۱۳۰ تم فرماؤ حق آیا ۱۲۹ اور

يُبْدِئُ الْبَاطِلَ وَمَا يُعِيدُ ۝ قُلْ إِنْ ضَلَكْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ

باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر کر آئے ۱۳۱ تم فرماؤ اگر میں ہر کا تو اپنے ہی بُرے کو ہر کا

عَلَى نَفْسِي ۝ وَإِنْ اهْتَدَيْتُ فِيمَا يُوْحَىٰ إِلَيَّ رَبِّي إِنَّهُ سَمِيعٌ

۱۳۱ اور اگر میں نے راہ پائی تو اس کے سبب جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے ۱۳۲ بیشک سننے والا نزدیک

قَرِيبٌ ۝ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فِرَعُونَ فَلَاقُوا ثُمَّ فَأَخَذُوا مِنْ مَّكَانٍ

۱۳۳ اور کسی طرح تو دیکھے ۱۳۴ جب گھبر مٹ میں لے جایاں گئے پھر پکارنے نکل سکے گئے ۱۳۵ اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لئے



مگر یہ ممکن نہ ہو سکتا تب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بشر کا کلام نہیں وہ آیتیں قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِرُ بِالْحَقِّ سَمِيعٌ قَرِيْبٌ تک میں (روح البیان) ۳۴۷ کفار کو مرنے یا قبر سے اٹھنے

کے وقت یا بدر کے دن  
۱۳۵ اور کوئی جگہ بھاگنے اور پناہ لینے کی  
نہ پاسکیں گے۔

۱۳۶ اہل جہاں بھی مونگے کیونکہ کہیں بھی ہوں  
اللہ تعالیٰ کی یکاڑ سے دور نہیں ہو سکتے اس وقت  
حق کی معرفت کے لئے مضطر ہونگے۔

۱۳۷ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم پر۔

۱۳۸ یعنی اب مکلف ہونے کے محل سے دور  
ہو کر توبہ و ایمان کیسے پاسکیں گے۔

۱۳۹ یعنی عذاب دیکھنے سے  
پہلے۔

۱۴۰ یعنی بے جانے کہہ گزرتے ہیں

جیسا کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا کہ وہ  
شاعر ہیں ساحر ہیں کاہن ہیں اور انھوں  
نے کبھی حضور سے شعر و نحو کہا نہ کا مدد  
نہ دیکھا تھا۔

۱۴۱ یعنی صدق و اقیامت سے دور کہ  
ان کے ان مطاعن کو صدق سے قرب و  
نزدیکی بھی نہیں۔

۱۴۲ یعنی توبہ و ایمان میں۔

۱۴۳ کہ ان کی توبہ و ایمان وقت یا ک  
قبول نہ فرمائی گئی۔

۱۴۴ ایمانیات کے متعلق۔

۱ سورہ فاطر مکتبہ ہے اس میں پانچ  
رکوع بنتا لیس آیتیں نو سو و ستر کلمے تین  
ہزار ایک سو تیس حروف ہیں۔

۲ اپنے انبیاء کی طرف

۳ فرشتوں میں اور ان کے سوا اور مخلوق میں

۴ مثل بارش و رزق و صحت و غیرہ کے۔

۵ کہ اس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا آسمان کو بنیر کسی ستون کے قائم کیا اپنی راہ بتانے اور حق کی دعوت دینے کے لئے رسولوں کو بھیجا رزق کے دروازا

قَرِيْبٌ ۵۱ وَقَالُوا اَمَّا يَوْمَهُ وَاِنِّي لَهُمُ التَّنَافُوسُ مِنْ مَّكَانٍ

جائینگے ۱۳۶ اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے ۱۳۷ اور اب وہ اسے کیونکر پائیں اتنی دور جگہ سے

بَعِيْدٌ ۵۲ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ وَيَقْذِرُ فُؤَادُهُ بِالْغَيْبِ مِنْ

۱۳۸ کہ پہلے ۱۳۹ تو اس سے کفر کر چکے تھے اور بے دیکھے پھینک مارنے میں ۱۴۰

مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۵۳ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ

دور مکان سے ۱۴۱ اور روک کر دی گئی ان میں اور اس میں جسے چاہتے ہیں ۱۴۲ جیسے ان کے پہلے

بِأَشْيَاءٍ عَمَّ مِنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۵۴

گروہوں سے کیا گیا تھا ۱۴۳ بیشک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے ۱۴۴

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِتٰهٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْبَعْدُ ۵۵

سورہ فاطر مکتبہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۵۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

سب خوبیاں اللہ کو جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا فرشتوں کو رسول مقرر کرنے والا ۵۶

اُولٰٓئِ اٰجْنََحَةٌ مِّمَّنْیْ وَثُلُثٌ وَرُبْعٌ یَّزِيْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ۵۷

جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں بڑھاتا ہے آفرینش میں جو چاہے ۵۸

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۵۹ مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھولے ۶۰

فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا یُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهَا مِنْ بَعْدِهَا ۶۱

اسکا کوئی روکنے والا نہیں اور جو پکڑ رکھے تو اسکی روک کے بعد اسکا کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۶۲ یٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ۶۳

عزت و حکمت والا ہے اے لوگو اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو ۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸



۶۔ مینہ برس کر اور طرح طرح کے نباتات پیدا کر کے رکھے اور یہ جانتے ہوئے کہ وہی خالق و رازق ہے ایمان و توحید سے کیوں پھرتے ہو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے فرمایا جاتا ہے ۷۔ اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمہاری نبوت و رسالت کو نہ مانیں اور توحید و بعثت و حساب اور عذاب کا انکار کریں۔ ۸۔ انھوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیے کفار کا انبیاء کے ساتھ قدیم سے یہ دستور چلا آتا ہے۔

فاطر ۳۵

۲۳۰

ومن یقنت ۲۲

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے وہ تمہیں روزی دے

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَإِنِ تَوَفَّكُونَ ۝ وَإِن يَكْذِبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ

اسکے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اودھمے جاتے ہو کہ اور اگر یہ تمہیں جھٹلا میں وہ تو بیشک تم سے پہلے گئے

رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ ۖ وَ إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ يَأْتِيهَا النَّاسُ إِن

ہی رسول جھٹلائے گئے ۹ اور سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں ۱۰ لے لو گوبے شک اللہ کا وعدہ

وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّكُمْ بِاللَّهِ

سچ ہے ۱۱ نہ ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی ۱۲ اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر غریب نہ دے وہ بڑا

الْغُرُورُ ۝ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوا

فریبی ۱۳ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اُسے دشمن سمجھو ۱۴ وہ تو اپنے گروہ کو ۱۵

حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ

اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں ۱۶ کافروں کے لئے ۱۷ سخت عذاب

شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ

بے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ۱۸ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب

كَبِيرٌ ۖ أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَاهُ حَسَنًا فَإِنِ اللَّهُ يُضِلْ

ہے تو کیا وہ جسکی نگاہ میں اسکا برا کام آراستہ کیا گیا کہ اس نے اُسے بھلا سمجھا ہدایت والے کی طرح ہو جائیگا ۱۹ اسلئے اللہ گمراہ کرتا ہے

مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ

جسے چاہے اور راہ دیتا ہے جسے چاہے تو تمہاری جان ان پر حسرتوں میں نہ جائے

حَسْرَةٍ إِنَّا لِلَّهِ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۖ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ

وہ ۲۰ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہو ایں

۱۱۔ وہ جھٹلانے والوں کو نہ ادیگا اور رسولوں کی مدد فرمائے گا۔

۱۲۔ قیامت ضرورت آتی ہے مرنے کے بعد ضرور اٹھنا ہے اعمال کا حساب یقیناً ہوگا ہر ایک کو اس کے کئے کی جزائے شک

۱۳۔ اس کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاؤ۔

۱۴۔ یعنی شیطان تمہارے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال کر کہ گناہوں سے فرہم اٹھا لو اللہ تعالیٰ حکم فرمائے والا ہے وہ درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ بیشک حکم والا ہے

لیکن شیطان کی فریب کاری یہ ہے کہ وہ بندوں کو اس طرح تو بہ و عمل صالح سے روکتا ہے اور گناہ و معصیت پر جری کرتا ہے اس کے فریب سے ہوشیار رہو۔

۱۵۔ اور اسکی اطاعت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہو ۱۶۔ یعنی اپنے تمہیں کو کفر کی طرف ۱۷۔ اب شیطان کے تمہیں اور اس کے مخالفین کا حال تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا جاتا ہے۔

۱۸۔ جو شیطان کے گروہ میں سے ہیں۔ ۱۹۔ اور شیطان کے فریب میں نہ آئے اور اس کی راہ پر نہ چلے۔

۲۰۔ ہرگز نہیں برے کام کو اچھا سمجھنے والا راہ یاب کی طرح کیا ہو سکتا ہے وہ اس بدکار سے بدرجہ اہتر ہے جو اپنے خراب عمل کو بڑا جانتا ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھتا ہو

شان نزول یہ آیت ابولہب وغیرہ مشرکین کو کہے جن میں نازل ہوئی جو اپنے مشرک و کفر جیسے قبیح افعال کو شیطان کے بہکانے اور بھلا سمجھانے سے اچھا سمجھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت اصحاب بدعت و ہوا کے جن میں نازل ہوئی جن میں

روافض و خوارج وغیرہ داخل ہیں جو اپنی بدنہدہیوں کو اچھا جانتے ہیں اور انھیں کے زمرہ میں داخل ہیں تمام بدنہدہ خواہ وہ اپنی ہوں یا غیر مقلد یا مزنی یا چکرالی اور کبرگاہ والے جو اپنے گناہوں کو بڑا جانتے ہیں اور حلال نہیں سمجھتے اس میں داخل نہیں ۲۱۔ کہ افسوس وہ ایمان نہ لائے اور حق کو قبول کرنے سے محروم رہے مراد یہ ہے کہ آپ ان کے کفر و ہلاکت کا غم نہ فرمائیں۔

۲۲۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہو ایں

۲۳۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہو ایں

۲۴۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہو ایں

۲۵۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہو ایں

۲۶۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہو ایں

۲۷۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہو ایں







۲۲۹ یعنی روز قیامت تک کہ جب قیامت  
آجائے گی تو ان کا جیلنا موقوف ہو جائے گا  
اور یہ نظام باقی نہ رہے گا۔

۴۳ یعنی بت -  
۴۴ کیونکہ حجاب بے جان ہیں۔

۴۵۔ کیونکہ اصلاً قدرت و اختیار نہیں رکھتے  
۴۶۔ اور بیماری کا اظہار کریں گے اور کہیں گے  
تم ہمیں نہ پلو جتے تھے۔

۴۷ یعنی دارین کے احوال اور  
بت پرستی کے مال کی جیسی خبر اللہ تعالیٰ  
دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

۴۸۰ یعنی اس کے فضل و احسان کے حاجت مند ہو اور تمام خلق اس کی محتاج ہے حضرت ذوالنون نے فرمایا کہ خلق

ہر دم اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی محفل ہے اور کیوں نہ ہوگی اُن کی ہستی اور ان کی بقا سب اس کے کرم

۴۹ یعنی تمہیں معدوم کر دے کیونکہ وہ بے نیاز اور غنی بالذات ہے۔

۵۰ بجائے تمہارے جو مطیع اور فرمانبردار ہو۔

واہ معنی یہ ہیں کہ روز قیامت ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بار ہوگا جو اس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے

کے عوض نہ پکڑی جائے گی البتہ جو گمراہ کرتے والے ہیں ان کے گمراہ کرنے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام کمزریوں

کابلہ ان گمراہوں پر بھی ہوگا اور ان گمراہ  
کرنے والوں پر بھی جیسا کہ کلامِ کریم میں  
ارشاد ہوا: **لِيُخِمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ** وَ أَثْقَالًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ:

432

فاطر ۳۵

لَتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلِعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ

وَيُؤَيِّدُ النَّهَارَ فِي الْيَلِّ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي

اور دن لاتا ہے رات کے حصہ میں ۴۱ اور اُس نے کام میں لگائے سوچ اور چاند ہر ایک ایک مقرر میعاد

لِاجْلِ مُسْتَىٰ ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ

تَبِ جَلَاہِ قَاتِلِہٖ اَوَّلَہٗ نَمَارُہٗ اَرَبِ اَسٰی لٰی بَاوِثَاہِی ہِے اور اس کے سوا بھیں م

مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ۚ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا

لوختے ہوئے دانہ خرما کے جھکے تک کہ بالکل نہیں کہہ انھیں کراؤ تو تمہاری کراہ

دُعَاءُكُمْ وَلَوْ سَمِعُوهَا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكْفُرُونَ

نہیں ۴۴ اور بالفرض، سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روا نہ کر سکیں ۴۵ اور قیامت کے دن وہ تمہارے

شُرِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ يَأْتِيهَا النَّاسُ أَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ  
شُرک سے منکر ہونگے ۱۴ اور تجھے کوئی نبیائے گناہ کی طرح ۱۴ اے لوگو تم سب اللہ کے

محتاج و ۴۹ اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سر اہ وہ چاہے تو تمہیں لے جائے و ۴۹ اور نئی مخلوق

جَدِيدٌ ۞ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۞ وَلَا تَتَزَرُّ وَازِرَةً ۞ وَزُرَّ

لے آئے وہ اور یہ التماس کچھ دشوار نہیں۔ اور کون بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ خریٰ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ جِلْهَا لَا يَحْمِلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَّوَلَوْ

اٹھائیں گی وہ اور اگر کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ ہٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا۔

كَانَ ذَا قُرْبٰی اِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغِیْبِ وَاَقَامُوا

اگرچہ قریب ترستہ دارم و ۵۲ لے محبوب تمہارا ڈرنا انھیں کو کام دیا ہے جو بلیجھے اپنے رب ڈر لے ہیں اور نماز

ماں باپ بیٹے کو لٹائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے بیٹے ہمارے کچھ گناہ اٹھالے وہ کہے گا میرے امکان میں نہیں میرے



۵۳ یعنی بدیوں سے بچا اور نیک عمل کئے ۵۴ اس نیکی کا نفع وہی پائے گا ۵۵ یعنی جاہل اور عالم یا کافر اور مومن ۵۶ یعنی کفر و کفر ۵۷ یعنی ایمان ۵۸ یعنی حق یا جنت ۵۹ یعنی باطل یا دوزخ ۶۰ یعنی مومنین اور کفار یا علما اور جہال ۶۱ یعنی جس کی ہدایت منظور ہو اس کو توفیق قبول عطا فرماتا ہے۔

۶۲ یعنی کفار کو اس آیت میں کفار کو مردوں سے تشبیہ دی گئی کہ جس طرح مرنے والے مردوں سے تشبیہ نہیں کیا جاسکتا اور پند پر

فاطر ۳۵

۶۳۳

ومن یقنت ۲۲

بات سے نفع نہیں اٹھا سکتے اور پند پر نہیں ہوتے بجا کفار کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ہدایت و نصیحت سے منتفع نہیں کرتے اس آیت سے مردوں کے نہ سننے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ آیت میں قبر والوں سے مراد کفار ہیں نہ کہ مرد اور سننے سے مراد وہ سنتا ہے جس پر راہ یابی کا نفع مرتب ہو ہر مردوں کا سننا وہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اس مسئلہ کا بیان بیسویں پارے کے دوسرے رکوع میں گزرا۔

۶۳ تو اگر سننے والا آپ کے انذار پر کان رکھے اور گوش قبول کرنے تو نفع پائے اور اگر مضر منکرین میں سے ہو اور آپ کی نصیحت سے پند پر نہ ہو تو آپ کا کچھ حرج نہیں فرہی محروم ہے۔

۶۴ ایمان داروں کو جنت کی۔  
۶۵ کافروں کو عذاب کا۔

۶۶ خواہ وہ نبی ہو یا عالم دین جو نبی کی طرف سے خلق خدا کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلانے۔  
۶۷ کفار کہہ۔

۶۸ اپنے رسولوں کو کفار کا قدم سے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی برتاؤ رہا ہے۔

۶۹ یعنی نبوت پر دلالت کرنے والے معجزات۔

۷۰ توریت و انجیل و زبور۔  
۷۱ طرح طرح کے عذابوں سے بسبب

ان کی تکذیبوں کے ۷۲ میرا عذاب دینا ۷۳ بارش نازل کی ۷۴ سبز سرخ زرد وغیرہ طرح طرح کے نارسیب انجیر انگور کھجور وغیرہ بے شمار۔

الصَّلَاةُ وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝۱۸

تاکم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا ۵۳ تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا ۵۴ اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۝۱۹ وَلَا الظُّلُمُتُ وَلَا النُّورُ ۝۲۰ وَلَا

اور برابر نہیں اندھا اور آنکھیں ۵۵ اور نہ اندھیراں ۵۶ اور اُجلا ۵۷ اور

لَا الظُّلُ وَلَا الْحُرُورُ ۝۲۱ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ

نہ سایہ ۵۸ اور نہ تیز دھوپ ۵۹ اور برابر نہیں زندے اور مردے ۶۰ بے شک

اللَّهُ يَسْمَعُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝۲۲ إِنَّ أَنْتَ

اللہ سناتا ہے جسے چاہے ۶۱ اور تم نہیں سناتو لے اہیں جو قبروں میں پڑے ہیں ۶۲ تم تو ہی ڈر

إِلَّا نَذِيرٌ ۝۲۳ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ

سناتو لے ہو ۶۳ اے محبوب بیشک ہم نے نہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا ۶۴ اور ڈرنا ۶۵ اور جو کوئی

إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝۲۴ وَإِنْ يَكْذِبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ

گروہ تھا سب میں ایک ڈرنا ۶۶ اور اگر یہ ۶۷ ہمیں جھٹلائیں تو ان سے اگلے بھی جھٹلا چکے ہیں

قَبْلِهِمْ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ وَبِالْزُبُرِ ۖ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝۲۵ ثُمَّ

۶۸ ان کے پاس ان کے رسول آئے روشن دلیلیں ۶۹ اور صحیفے اور جھکتی کتاب ۷۰ لیکر پھر

أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝۲۶ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ

میں نے کافروں کو پکڑا ۷۱ تو کیسا ہوا میرا انکار ۷۲ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ فَخَرَجْنَا بِهِ شَجَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنْ

پانی اتارا ۷۳ تو ہم نے اس سے پھل نکالے رنگ رنگ ۷۴ اور پہاڑوں

الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ ۚ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا ۚ وَغَرَابِيبُ سُودٌ ۝۲۷

میں راستے ہیں سفید اور سرخ رنگ رنگ کے اور کچھ کالے بھونگ



وہ جسے پھولوں اور پھاڑوں میں یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی آیتیں اور اپنے نشانہائے قدرت اور آیتاں صنعت جن سے اس کی ذات و صفات پر استدلال کیا جائے وہ کوکب اس کے بعد فرمایا **۷۷** اور اس کی صفات کو جانتے اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہیں جتنا علم زیادہ اتنا خوف زیادہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا خوف اسکو ہے جو اللہ تعالیٰ کے جبروت اور اسکی عزت و شان سے باخبر ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ عزوجل کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جانتے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔

ومن یقنت ۲۲

فاطر ۲۵

۶۳۴

**وَمِنَ النَّاسِ وَالْذِّوَابِ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ**

اور آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے رنگ یوں ہی طرح طرح کے ہیں **۷۸**

**إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ**

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں **۷۹** بیشک اللہ بخشنے والا عزت والا ہے

**إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا**

بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دئے سے

**رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ۚ لِيُؤْفِقَهُمُ**

کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں **۸۰** جس میں ہرگز ٹوٹا

**أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝ وَالَّذِينَ**

نہیں تاکہ انکے ثواب انہیں بھر پور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک بخشنے والا قدر فرمانی والا ہے اور وہ

**أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ**

کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی **۸۱** وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی

**إِنَّ اللَّهَ يَعْبَادُهُ لَخَيْرٌ بَصِيرٌ ۝ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ**

بیشک اللہ اپنے بندوں سے خبردار دیکھنے والا ہے **۸۲** پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے

**أَصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ**

چنے ہوئے بندوں کو **۸۳** تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کر لے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے

**وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُأْذِنُ اللَّهُ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝**

اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا **۸۴** یہی بڑا فضل ہے

**جَعَلْتُ عَدْنٍ يَّدُ خُلُوقَهَا يُحَلِّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ**

بنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ **۸۵** ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے

**۷۷** یعنی ثواب کے

**۷۸** یعنی قرآن مجید

**۷۹** اور ان کے ظاہر و باطن کا

جاننے والا

**۸۰** یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی امت کو یہ کتاب عطا فرمائی

جنہیں تمام امتوں پر تفصیلت دی اور

سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی غلامی و نیاز مندی کی کرامت و

شرافت سے شرف فرمایا اس امت

کے لوگ مختلف مذاہب و مراتب رکھتے ہیں

**۸۱** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والا

مومن مخلص ہے اور مقصد یعنی میاں دہی

کرنے والا وہ جس کے عمل ریا سے ہوں

اور ظالم سے مراد وہاں وہ ہے جو نعمت

الہی کا مستکبر تو نہ ہو لیکن شکر بخانا لے لے

حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا سابق

تو سابق ہی ہے اور مقصد حاجی اور ظالم

مغفور ایک اور حدیث میں ہے حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیکیوں

میں سبقت لے جانے والا جنت میں

بے حساب داخل ہوگا اور مقصد سے

حساب میں آسانی کی جائے گی اور ظالم

مقام حساب میں روکا جائے گا اس کو پریشانی پیش آئے گی پھر جنت میں داخل ہوگا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سابق عہد رسالت کے وہ مخلصین ہیں جن کے لئے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی اور مقصد وہ اصحاب ہیں جو آپ کے طریقہ پر عامل رہے اور ظالم نفسہ ہم تم جیسے لوگ ہیں یہ کمال انکسار تھا حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ اپنے آپ کو اس سے بے طبقہ میں شمار فرمایا باوجود اس جلالت و رفعت و درجہ کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی اور بھی اس کی تفسیر میں بہت اقوال ہیں جو تفاسیر میں مفصلاً مذکور ہیں **۸۲** تینوں گروہ -



۸۳ اس غم سے مراد یا دوزخ کا غم ہے یا موت کا یا گناہوں کا یا طاعتوں کے غیر مقبول ہونے کا یا اموال قیامت کا غرض انھیں کوئی غم نہ ہو گا اور وہ اس پر اللہ حمد کریں گے۔

۸۴ کہ گناہوں کو بخشا ہے اور طاعتیں قبول فرماتا ہے۔

۸۵ اور مکر غدا سے چھوٹ سکیں

۸۶ یعنی جہنم کا۔

۸۷ یعنی جہنم میں چینٹے اور فریاد کرتے ہو گئے کہ۔

۸۸ یعنی دوزخ سے نکال اور دنیا میں بھیج۔

۸۹ یعنی ہم بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے عصیت و نافرمانی کے تیری طاعت اور فرمانبرداری کریں اس پر انھیں جواب دیا جائے گا۔

۹۰ یعنی رسول اکرم سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۹۱ تم نے اس رسول مہتمم کی دعوت قبول نہ کی اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری بجا نہ لائے۔

۹۲ عذاب کا فر۔

۹۳ اور ان کے اطاک مقبوضات کا مالک و متصرف بنایا اور ان کے منافع تمہارے لئے مباح کئے تاکہ تم ایمان و اطاعت اختیار کر کے شکر گزاری کرو۔

۹۴ اور ان نعمتوں پر شکر ادا نہ بجا لائے۔

۹۵ یعنی انہیں کفر کا وبال اسی کو برداشت کرنا پڑے گا۔

لَوْلَا وِلْبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿۳۵﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ

جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک لٹمی ہے اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا

عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۳۶﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ

غم دور کیا ۳۵ بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانیوالا ہے ۳۶ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اُتارا

مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا الْغُوبُ ﴿۳۷﴾

اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہونچے نہ ہمیں اس میں کوئی تھکان لاحق ہو

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فِيمَوتُوا وَ

اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے کہ مر جائیں ۳۸ اور

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿۳۹﴾ وَهُمْ

نہ ان پر اس کا ۳۸ عذاب کچھ ہلکا کیا جائے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہر بڑے ناشکرے کو اور وہ

يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا

اس میں چلاتے ہو گئے ۳۹ اے ہمارے رب ہمیں نکال ۴۰ کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو

نَعْمَلْ أَوْ لَمْ نَعْمَرْكُمْ قَالَتْ ذُكِّرْتُمْ فَبِئْسَ مَا تَدْعُونَ ﴿۴۱﴾ وَجَاءَكُمْ النَّذِيرُ

پہلے کرتے تھے ۴۱ اور کہا تم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا ۴۲

فَذُوقُوا الْعَذَابَ لِلظَّالِمِينَ ﴿۴۲﴾ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمُ غَيْبِ السَّمَوَاتِ

تمہارے پاس تشریف لایا تھا ۴۱ تو اب پکھو ۴۲ کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں بیشک اللہ جانتے والا ہے آسمانوں اور

وَالْأَرْضِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۴۳﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

زمین کی ہر چھپی بات کا بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں

خَلِيفَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَلَا يُزِيدُ الْكَافِرِينَ

اگلوں کا جانشین کیا ۴۳ تو جو کفر کرے ۴۴ اس کا کفر اسی پر پڑے ۴۵ اور کافروں کو ان کا کفر انکے رب کے



۹۹ کہ آسمانوں کے بنانے میں انھیں کچھ دخل ہو کس سبب سے انھیں مستحق عبادت قرار دیتے ہو۔

۱۰۰ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں

۱۰۱ کہ ان میں جو بہکانے والے ہیں وہ اپنے قبیحین کو دھوکا دیتے ہیں اور بتوں کی طرف سے انھیں باطل میدانیں دلاتے ہیں۔

۱۰۲ درندہ آسمان وزمین کے درمیان شرک جیسی معصیت ہو تو آسمان وزمین کیسے قائم رہیں۔

۱۰۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہود و نصاریٰ کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اور ان کو جھٹلانے کی نسبت کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول آئے اور انھوں نے انھیں جھٹلایا اور نہ مانا خدا کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم ان سے زیادہ راہ پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے۔

۱۰۴ یعنی سید المرسلین خاتم النبیین حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی و جلوه آرائی ہوئی

۱۰۵ احمق و ہدایت سے اور

۱۰۶ برے داؤں سے مراد یا تو شرک و کفر

۱۰۷ اور یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکرو فریب کرنا ۱۰۸ یعنی مکار پر چنانچہ فریب کاری کرنے والے بدر میں مارے گئے ۱۰۹ کہ انھوں نے تکذیب کی اور ان پر عذاب نازل ہوئے۔

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا

یہاں نہیں بڑھائے گا مگر بیزاری ۹۶ اور کافروں کو ان کا کفر نہ بڑھائے گا مگر نقصان

خَسَارًا ۹۷ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَ كُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

۹۷ تم فرماؤ بھلا بناؤ تو اپنے وہ شریک ۹۸ جنھیں اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے

أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ أَمْ

دکھاؤ انھوں نے زمین میں سے کوئی حصہ بنایا یا آسمانوں میں کچھ اسکا سا جھا ہوا ۹۹

أَتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ إِن يُبْعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ

یاد ہم نے انھیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی روشن دلیلوں پر ہیں ۱۰۰ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے

بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ۱۰۱ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا

کو وعدہ نہیں دیتے مگر فریب کا ۱۰۲ بیشک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں ۱۰۳

وَلَكِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا

اور اگر وہ ہٹ جائیں تو انھیں کون روکے ۱۰۴ اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا

غَفُورًا ۱۰۵ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ

بخشنے والا ہے۔ اور انھوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنی قسموں میں حد کی کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی

لَيَكُونَنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ كَانُوا أَذَاهُمْ

ڈرنا نہ والا آیا تو وہ ضرور کسی نہ کسی گروہ سے زیادہ راہ پر ہونگے ۱۰۶ پھر جب ان کے پاس ڈرنا ہوا تو انھیں لایا

الْأَنْفُورًا ۱۰۷ أَسْتَكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرُ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ

۱۰۷ تو اس نے انھیں بڑھایا مگر نفرت کرنا ۱۰۸ اپنی جان کو زمین میں اونچا کھینچنا اور بُرا داؤں ۱۰۹ اور بُرا داؤں

السَّيِّئِ إِلَّا يَاهِلِدُهُ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ يَجْعَلَ

اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے ۱۱۰ تو کہے کے انتظار میں مگر اسی کے جواگلوں کا دستور جوا ۱۱۱ تو تم ہرگز



۱۰۹ یعنی کیا انھوں نے شام اور عراق اور یمن کے سفروں میں انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے والوں کی ہلاکت و بربادی اور ان کے عذاب اور تباہی کے نشانات نہیں دیکھے کہ

ان سے عبرت حاصل کرتے

۱۱۰ یعنی وہ تباہ شدہ قومیں ان اہل مکہ

سے زور و قوت میں زیادہ تھیں باوجود

اس کے آج بھی تو نہ ہوسکا کہ وہ عذاب

سے بھاگ کر کہیں پناہ لے سکتیں

۱۱۱ یعنی ان کے معاصی پر

۱۱۲ یعنی روز قیامت

۱۱۳ ان کے اعمال کی جزا دے گا

جو عذاب کے مستحق ہیں انھیں عذاب فرمائے گا

اور جو لائق کرم ہیں ان پر رحم و کرم کرے گا۔

۳۶

۶۳۷

ومن یقنت ۲۲

لَسُنَّتِ اللّٰهُ تَبْدِيلًا ۱۰۹ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا ۱۱۰ اَوَلَمْ يَسِيرُوا

اللہ کے دستور کو بدلتا نہ پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کو ٹلتا نہ پاؤ گے اور کیا انھوں نے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا

زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا ۱۱۱ اور وہ ان سے

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۱۱۲ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ

زور میں سخت تھے ۱۱۱ اور اللہ وہ نہیں جس کے قابو سے نکل سکے کوئی شے آسمانوں اور

وَلَا فِي الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۱۱۳ وَلَوْ يَؤْخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

نہ زمین میں بے شک وہ علم و قدرت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے کئے

بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ

پر پکڑتا ۱۱۱ تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چنے والا نہ چھوڑتا لیکن ایک مقرر ميعاد ۱۱۲ انھیں

مُسَمًّى ۱۱۳ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهِۦ بَصِيْرًا ۱۱۴

ڈھیل دیتا ہے پھر جب انکا وعدہ آئے گا تو بیشک اللہ کے سب بندے اسکی نگاہ میں ہیں ۱۱۳

وَلَوْ يَسْـَٔلُ السُّعُفٰتُ سِوٰى رَبِّهِنَّ تَحْوِيْلًا ۱۱۵ وَخَسِرُوْا

سورہ یٰس کی یہ سہ آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱۱۶

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۱۱۷ عَلٰى

۱۱۶ حکمت والے قرآن کی قسم

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۱۱۸ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۱۱۹ لَتُنذِرَ قَوْمًا

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۷ عزت والے مہربان کا اتارا ہوا

تا کہ تم اس قوم کو

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۸

۱۱۹ تاکہ تم اس قوم کو

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۹

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۹

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۹

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۹

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۹

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۹

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۹

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۹

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۹

راہ پر بھیجے گئے ہو ۱۱۹

۱۱۰ سورہ یٰس کی یہ سہ آیتیں اور پانچ رکوع

تراسی آیتیں سات سو اسی گنے

تین ہزار حرف ہیں۔ ترمذی کی حدیث

شریف میں ہے کہ ہر چیز کے لئے قلب پر

اور قرآن کا قلب یٰس ہے اور

۱۱۱ جس نے یٰس پڑھی اللہ تعالیٰ اس

کے لئے دس بار قرآن پڑھنے کا

۱۱۲ ثواب لکھتا ہے یہ حدیث غریبہ ہے

اور اس کی اسناد میں ایک راوی

مجهول ہے ابو داؤد کی حدیث میں

ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا اپنے اموات پر یٰس پڑھو

اسی لئے قرب موت حالت نزع میں

مرنے والے کے پاس یٰس پڑھی

جاتی ہے۔

۱۱۳ اے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۱۴ جو منزل مقصود کو پہنچانے

والی ہے یہ راہ توحید و ہدایت کی

راہ ہے تمام انبیاء علیہم السلام اسی

راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا

راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا

راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا

راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا

راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا

راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا

رہے جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے کُنتَ مُرْسَلًا تم رسول نہیں ہو اس کے بعد قرآن کریم کی نسبت ارشاد فرمایا۔



یعنی ان کے پاس کوئی نبی نہ ہوئے اور قوم قریش کا یہی حال ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی رسول نہیں آیا وہ یعنی علم الہی و تقاضے ازلی ان کے عذاب پر جاری ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد **وَلَا مَنكُنَّ صَاحِبَاتُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ جَنَّاتٍ وَالتَّائِبِينَ** ان کے حق میں ثابت ہو چکا ہے اور عذاب کا ان کے لئے مقرر ہو جانا اس سبب ہے کہ وہ کفر و انکار پر اپنے اختیار سے مصرعے والے ہیں۔ اس کے بعد ان کے کفر میں سختی ہوئے کی ایک مثال ارشاد فرمائی ہے کہ تمہیں ایسے آنے والے کی آیات و نذرین و ہدایت کسی سے وہ نفع نہیں ہو سکتے جیسے کہ وہ شخص جن کی گردنوں میں غل کی قسم کا طوق ڈرا ہو جو ٹھوڑی تک پہنچتا ہے اور اسکی وجہ سے وہ نہیں جھکا سکتے یہی حال انکا ہے کہ کسی طرح انکو حق کی طرف التفات نہیں ہوتا اور اس کے حضور سر نہیں جھکاتے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی حقیقت حال ہے جنہم میں انھیں اسی طرح کا عذاب کیا جائیگا جیسا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **إِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ** نشان نزول یہ آیت ابوجہل اور اسکے دو مخزومی دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر وہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو پتھر سے سر کل ڈالے گا جب اُس نے حضور کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ اسی ارادہ فاسدہ سے ایک بھاری پتھر لے کر آیا جب اس پتھر کو اٹھایا تو اس کے ہاتھ گردن میں جکے رہ گئے اور پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا یہ حال دیکھ کر اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور ان سے واقعہ بیان کیا تو اسکے دوست ولید بن خنیس نے کہا کہ یہ کام میں کرونگا اور میں انکا سر کل کر بی آؤں گا چنانچہ وہ پتھر لے کر آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی نماز ہی پڑھ رہے تھے جب یہ قریب پہنچا اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی سلب کر لی حضور کی آواز سننا تھا آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا یہ بھی پریشان ہو کر اپنے یاروں کی طرف لوٹا وہ بھی نظروں سے اُنھوں نے ہی اسے بکارا اور اس سے کہا تو نے کیا کیا کئے لگا میں نے انکی آواز تو سنی مگر وہ مجھے نظر ہی نہیں آئے اب ابوجہل کے تیسرے دوست نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کام کو انجام دے گا اور پڑے دعویٰ کے ساتھ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جاتا تھا کہ اُٹھے یاؤں ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ اندھے منہ نہ لگا اسکے دوستوں نے حال دیکھا تو کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان حاصل ہو گیا لات وغیرہ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو تجھے کھا ہی جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن وجل) یہ بھی تمہیں ہے کہ جیسے کسی شخص کے لئے دونوں طرف دیوار ہیں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو وہ کسی طرح منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا یہی حال ان کا تھا کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے سامنے انکے غرور دنیا کی دیوار ہے اور انکے پیچھے تکبر و کبر کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں محبوس ہیں آیات و دلائل میں نظر کرنا انھیں میر نہیں دے یعنی آگے ڈرنا لے اور خوف دلانے سے وہی نفع اُٹھاتا ہے۔

**مَا أَنْذَرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُونَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ**

ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے وہ بے خبر ہیں بے شک ان میں اکثر ہر بات

**عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ**

ثابت ہو چکی ہے وہ تو وہ ایمان نہ لائیں گے وہ ہم نے انکی گردنوں میں طوق کر دئے ہیں کہ

**أَغْلَا فِيْهِ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ**

وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے وہ اور ہم نے اُن کے

**بَيْنَ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَعْشَيْنَهُمُ**

آگے دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انھیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انھیں کچھ

**فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ وَسَاءَ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ**

نہیں سوچتا وہ اور انھیں ایک سا ہے تم انھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ

**تُنذِرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ**

وہ ایمان لانے کے نہیں تم تو اسی کو ڈر سناؤ ہو وہ جو نصیحت پر چلے اور رحمن

**الرَّحْمَنِ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرُهُ بِغَفْرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝ إِنَّا نَحْنُ**

سے بے دیکھے ڈرے تو اُسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو وہ بیشک ہم

**نَحْنُ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ**

مردوں کو جلا لیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجا وہ اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے وہ اور پھر

**أَحْصَيْنَاهُ فِيْ إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝ وَاصْرَبْ لَهُمْ مَّثَلًا أَصْحَابَ**

ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں وہ اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں

**الْقُرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ**

کی وہ جب اُن کے پاس فرستادے آئے وہ جب ہم نے اُن کی طرف دو بھیجے

۱۴

ہو کر بھاگا کہ اندھے منہ نہ لگا اسکے دوستوں نے حال دیکھا تو کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان حاصل ہو گیا لات وغیرہ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو تجھے کھا ہی جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (خازن وجل) یہ بھی تمہیں ہے کہ جیسے کسی شخص کے لئے دونوں طرف دیوار ہیں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو وہ کسی طرح منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا یہی حال ان کا تھا کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے سامنے انکے غرور دنیا کی دیوار ہے اور انکے پیچھے تکبر و کبر کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں محبوس ہیں آیات و دلائل میں نظر کرنا انھیں میر نہیں دے یعنی آگے ڈرنا لے اور خوف دلانے سے وہی نفع اُٹھاتا ہے۔



برعت سیئہ کہتے ہیں اس طریقے کے نکلانے والے اور عمل کرنے والے دونوں گنہگار ہونے ہیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اسلام میں نیک طریقہ نکالا اسکو طریقہ نکلانے کا بھی ثواب ملیگا اور اس عمل کرنے والوں کو بھی ثواب بغیر اسکے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں بُرا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکلانے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کے بھی گناہ بغیر اسکے کہ ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ اور خیر مشل فاختہ گیارہویں و تیسرے چالیسواں و عرس و توشہ و ختم و محافل و ذکر میلاد و شہادت جن کو بد مذہب لوگ بدعت کہہ کر منع کرتے ہیں اور لوگوں کو ان نیکوں سے روکتے ہیں یہ سب درست اور باعث اجر و ثواب ہیں اور انکو بدعت سیئہ بتانا غلط و باطل ہے یہ طاعات اور اعمال صالحہ جو وصالی ۲۳

اور ملاوٹ اور دھوکا دہی کے تحت پر عمل میں برکت  
نہیں برکت سیّد دُعاؤں کے طیف میں جن سے دین کو  
نقصان پہنچتا ہے اور جو سنت کے مخالف ہیں  
جیسا کہ حدیث شریف میں آیا کہ جو قوم بدعت  
مکالتی ہے اس سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے  
جو بدعت سیّد وہی ہے جس سے سنت اٹھتی جو جیسے  
کہ فرض خیرج و اہمیت یہ سب ہتھکڑی کی خراب  
سیّد بدعتیں ہیں فرض و خروج جو اصحاب و اہل  
بیت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت پر  
جانی ہیں ان سے اصحاب و اہل بیت کے ساتھ محبت  
و نیاز مندی کھنکھنے کی سنت اٹھ جاتی ہے جس کے  
شرعیات میں تاکید یہ حکم میں اہمیت کی اصل  
مقبولان حق حضرات انبیاء و اولیاء کی جناب میں  
بے ادبی و گستاخی اور تمام مسلمانوں کو مشترک  
قرار دینا ہے اس سے بزرگوار مین کی حرمت  
وغیرت اور اب و تکرم اور مسلمانوں کے ساتھ  
اخوت و محبت کی سنتیں اٹھ جاتی ہیں جنکی بدعت  
تاکیدیں ہیں اور جو دین میں بہت ضروری چیزیں اور  
اس امت کی تفسیر میں یہی کہا گیا ہے کہ آثار سے  
مراد وہ قدم ہیں جو ہماری مسجد کی طرف چلنے میں  
رکھتا ہے اور اس معنی پر آیت کی نشان نزول  
بیہمان کی گئی ہے کہ نبی سلمہ حیزہ طیبہ کے کنارے  
پر رہتے تھے انھوں نے چاہا کہ مسجد شریف  
کے قریب آئیں اس پر آیت نازل ہوئی  
اور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ تمہارے قدم لکھے جائے تیس تم مکان تبدیل  
نکرو یعنی دُور سے آؤ گے اس سے قدم  
زیادہ طرس گے اور جزو ثواب زیادہ ہوگا۔

۳۲ ایسی لوح محفوظیں -  
 ۱۱ اس شہر سے مراد انطاکیہ ہے یہ ایک بڑا  
 شہر ہے اس میں چشمے میں کئی ہاڑیں ایک سنگین  
 یوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا تاکہ وہاں  
 ہے اس شخص کا نام حبیب بنار تھا اس نے  
 ریاضا پرستی اختیار کرکے حبیب بنار نے نشانی  
 کا مینا دو سال سے بیار تھا انھوں نے اس پر  
 ہو بخیرے پر بادشاہ نے انھیں ملا کر کہا کہ ہمارے  
 ورائیں ہمارا اور یہ دونوں قید کر لئے گئے

فَكَذَّبُوهُمَا فَعَبَّزْنَاهُ بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ﴿١٤﴾ قَالُوا

پھر انھوں نے انکو جھٹلایا تو ہم نے میرے سے زور دیا وہ اب ان سے کہا وہ اگر بیشک ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں بولے

مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا

مَمْلُوءٌ بِمِثْلِ آدَمِی اور رَحْمَنُ لے بَیْضِ ہَنَسِ اُتارا مَمْلُوءٌ

انْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾ قَالُوا رَبَّنَا عَلِّمْنَا لِيكُم مَّرْسَلُونَ ﴿١٦﴾

نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ضرورت تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاءُ الْمُسْتَعِينُ ﴿١٧﴾ قَالُوا إِنَّا نَطَّيَّرُكُمْ لَلْأَيْمِ

اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف یہ سوچنا دینا ۱۹۔ بولے ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں ورنہ مشک اگر تم

تَنْصُرُ النَّحْسِيَّكَ ۖ لَسَّيْكَ مُعَاذًا لَّكَ الْوَدَّ

باز آئے ۲۱ نومبر کو تھیں۔ نگار کیس کے اور دیگر بیماریوں سے ہاتھ بچا کر تھوڑے گھنٹے کے اندر اپنے

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِي الْحِجَّةِ إِذْ أَنَا مِنَ الْمُنْزِلِينَ

طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ مُّسْرِقُونَ ﴿١٩﴾

مہنایا عاری حوت کو ہار سا کہہ ڈالا۔ پیر پتے بولم بچھا لئے و ابلا لم حد سے برے والے لوں ہو و

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَاقَوْمِ اتَّبِعُوا

اور تہہ کے پر لے کتا رہے سے ایک مرد دوڑتا آیا ۲۵ بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی

الرَّسُلِينَ ۚ اٰتٰىهُمْ مِّنْ لَّدُنْكَ اَجْرًا وَهُمْ فِيْهِ هٰتِفُونَ ﴿٢١﴾

پیروی کرو ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگاہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ فَطَرَكُمْ فَتًا مِثْلَهُمْ ۚ وَهِيَ إِلَهُكُمْ الْعَلِیُّ ۚ

۲۶۹ اور مجھے کہاتے کہ اس کے زندگ نے کہ وہ جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف متوجہ رہنا ۱۱ اللہ کے

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا إِنَّهُ لَكَادِمٌ

وَقَالَ اِيْهَا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اِلٰهَ بْنَ بَكْرٍ لَا تَعْنِ حَبِي سَعَاةُ م

اور وہ ہر دن کہ نہ امر نہ نیر یہ بڑا چاہے تو ان کی سفارش نیر کے چمہ نام نہ اے

ماه سوار و سا کرم است ۱۵۹ حرف علی السالک و اوق کافحه مایه ۱۶۰ حرف علی الصالحه السلام فی ۱۶۱ حرف

لوگوں کو حیرت پرست تھے، دین حق کی دعوت دے جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو انھوں نے ایک ٹوٹے شخص کو دکھا کر کہا:

کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم حضرت علی علیہ السلام کے بھتیجے ہوئے ہیں تمہیں دین حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بت پرستی چھوڑ

فت کی انھوں نے کہا کہ لسانی یہ ہے کہ ہم بیمار لو کو اچھا کر لے ہیں انھوں کو مینا کر لے ہیں برص والے کا مرض دور کر دیتے ہیں حبیب بھار

پھر وہ سردار مت ہو گیا جنیب ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر سہو ریلو کی ماٹلڈ ایک مٹی کییر سے ہا ہوں اپنے امر اس سے سٹاپاں

بزرگواران! میں نے ان لوگوں کو جو کہ ان کے لئے ایک نیا دنیا بنا دی ہے، ان کے لئے ایک نیا دنیا بنا دی ہے۔



پھر حضرت علی علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے صبا جسین و مقرہ بن سے رسم و راہ میں لڑکے کے بادشاہ تک پہنچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہو گیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذکر کیا کہ دو آدمی جو قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا تو راہی مجھے غصہ آ گیا شمعون نے کہا کہ اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انہیں بلایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون نے ان سے دریافت کیا انہیں کس نے بھیجا ہے انہوں نے کہا اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جان دار کو روزی دی اور جس کا کوئی شریک نہیں شمعون نے کہا کہ اسکی مختصر صفت بیان کرو انہوں نے

کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے شمعون نے کہا تمہاری نشانی کیا ہے انہوں نے کہا جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک سنگ لڑکے کو بلایا انہوں نے دعا کی وہ نور پنا ہو گیا شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب ہے کہ تو اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کر کے دکھائیں تاکہ میری اور انکی عزت ظاہر ہو بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ تم سے کچھ چھپا کی بات نہیں ہے ہمارا معبود نہ دیکھنے نہ سنے نہ کچھ بگاڑ سکے نہ ناسکے پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمہارے معبود کو مردے کے زندہ کرنے کی قدرت ہو تو تم اس پر ایمان لے آئیں انہوں نے کہا ہمارا معبود ہر شے پر قادر ہے بادشاہ نے ایک دھقان کے لڑکے کو ننگا جاس کو مے ہوئے سات دن ہو گئے تھے اور جسم خراب ہو چکا تھا بد بو پھیل رہی تھی ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں مشرک رہا تھا مجھ کو جنم کے سات وادوں میں داخل کیا گیا میں انہیں آگاہ کیا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان دہ ہے ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان دروازہ کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو ان تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے بادشاہ نے کہا کون تین اس نے کہا ایک شمعون اور دوسرے بادشاہ کو تعجب ہوا جب شمعون نے دیکھا کہ اسکی بات بادشاہ پر اثر کر گئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی وہ ایمان لایا اور اسکی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ ایمان نہ لائے اور عذاب الہی سے ہلاک کئے گئے۔

۱۶۔ اِنِّیْ اِذَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْۤنِ ۝ قِیْلَ اَدْخُلِ الْجَنَّةَ ۙ قَالَ یٰلَیْتُ قَوْمِیْ ۙ پُرٰیْمٰنَ لَا یَا تُوْبِرٰی سَنُوۡۤنَ ۙ اِسَّیْ فَرَمٰ یٰلَیْکَ اَیَّ جَنَّتِیْ ۙ اِنِّیْ اَمْلُکُ ۙ اَمَّا کٰسِی طٰرِحٌ مِیْرٰی قَوْمِیْ ۙ یَعْلَمُوْنَ ۙ یٰمَآ غَفَرٰ لِّیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ۝ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِیْ مِنْۢ بَعْدِہٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ ۙ وَمَا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ ۝ اِنْ کَانَتِ الْاٰصْحٰۤبَةُ وَّاحِدَةً ۙ فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝ اَمَّا رَاقِیُّ ۙ وَہٗ تَوٰبِسَ اَیَّکَ ہٰی ۙ بَیِّنٌ فَہٰی ۙ جٰہِیْ وَہٗ یَبْجَہُ کَرَّہَ کُنَّ ۙ ۳۴۔

۱۷۔ یَحْسِرُوْۤنَ عَلٰی الْعِبَادَةِ مَا یَاْتِیْہُمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْۤا بِہٖ اَوَدَّ ۙ کٰہٰی لَکَ ۙ اَمَّا فِیْ سُوۡۤسِ اَنْۢ بَدُوۡۤا ۙ جَبَّ اُنْۢ کَیْۢ پَاسَ کُوۡیْ رَسُوۡلٍ اَتٰہُ ۙ تَوٰۤسَّیْ سَ ۙ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَلَمْ یَرَوْا کَہٗ اَہْلَکُنَا قَبْلَہُمْ مِّنَ الْقُرُوۡنِ اَۡتَمَّ ۙ تُحْصٰۤہٰ ہٰی کَرَّتَہِیْ ۙ کَیَا اَنھُوۡۤں نے نہ دیکھا ۱۳۶۔ ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب اِلَیْہُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ وَاِنْ کُلُّ لَبّٰۤا جَمِیْعٌ لَّدِیْنَا مُحْضَرُوْنَ ۙ وَ اُنْکِی طَرَفِ پَلٹنے والے نہیں ۱۳۷۔ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے ۱۳۸۔ اٰیۃ لَّہُمْ اَلْاَرْضُ الْمِیْتَةُ ۙ اَحْیٰیْنٰہَا ۙ وَاَخْرَجْنَا مِنْہَا حَبًا فِیْہِ ۙ اُن کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے ۱۳۹۔ ہم نے اُسے زندہ کیا ۱۴۰۔ اور پھر اس سے نارج نکالا تو اس میں یَا کُلُوۡنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِیْہَا جَدَّتٍ مِّنْ تَخِیْلِ ۙ وَاَعْنَابٍ ۙ وَفَجْرْنَا کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے

۱۶۔ یعنی دو حواری وہ سب کہا کہ ان کے نام یوحنا اور یولس تھے اور کھانا تول ہے کہ صادق و صدوق ۱۷۔ یعنی شمعون اور یانہ پونائی ۱۸۔ یعنی تینوں فرستادوں نے ۱۹۔ ادا وہ انہم کے ساتھ اور وہ اندھوں اور بیماروں کو اچھا کرتا اور مردوں کو زندہ کرتا ہے ۲۰۔ جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی ۲۱۔ اپنے دین کی تبلیغ سے ۲۲۔ یعنی تمہارا کفر ۲۳۔ اور تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی ۲۴۔ ضلال و طغیان میں اور یہی بڑی نحوست ہے ۲۵۔ یعنی حبیب بنار جو ہمارے غایب مصروف عبادت الہی تھا جب اس نے سنا کہ قوم نے ان فرستادوں کی تکذیب کی ۲۶۔ حبیب بنار کی گفتگو سن کر قوم نے کہا کہ کیا تو انکے دین پر ہے اور تو انکے معبود پر ایمان لے آیا اسکے جواب میں حبیب بنار نے کہا ۲۷۔ یعنی ابتداء سے ہی سے جسکی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رجوع کرنا ہے اس مالک حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنی اور اسکی نسبت اعراض کیسا شخص اپنے وجود پر نظر کر کے اسکے حق نعمت احسان کو بھٹکا سکتا ہے ۲۸۔ یعنی کیا توں کو معبود بنائوں ۲۹۔ جب حبیب بنار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر تھراؤ نہ فرمایا اور پاؤں سے کچلا



یہاں تک کہ قتل کر ڈالا قرآن کی انطاکیہ میں ہے جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو انھوں نے حضرت علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کر کے یہ کہا ۳۱ یعنی میرے ایمان کے شاہد مروجہ قتل ہو چکے تو بطریق اکرام ۳۲ جب وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں ۳۳ حبیبِ نجات نے یہ تمنا کی کہ انکی قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب کی منفعت کی اور اکرام فرمایا تاکہ قوم کو مسلمین کے دین کی طرف رغبت ہو جب حبیب قتل کر دئے گئے تو اللہ رب لغزت کا اس قوم پر غضب ہوا اور ان کی عقوبت و سزا میں تاخیر نہ فرمائی گئی حضرت جبریل کو حکم ہوا اور ان کی ایک ہی ہولناک آواز سے سب کے سب مر گئے چنانچہ ارشاد فرمایا جاتا ہے ۳۴ اس قوم کی ہلاکت کے لئے ۳۵ فنا ہو گئے جیسے آگ بجھ جاتی ہے وصالی ۲۳

۳۵ ان پر اور انکی مثل اور سب پر جو رسولوں کی تذبذب کر کے ہلاک ہوئے۔

۳۶ یعنی اہل مکہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تذبذب کرتے ہیں کہ۔

۳۷ یعنی دنیا کی طرف لوٹنے والے نہیں کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

۳۸ یعنی تمام امتیں روز قیامت ہمارے حضور حساب کیلئے موقف میں حاضر کجائیں گی

۳۹ جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردہ کو زندہ فرمائے گا۔

۴۰ بانیِ برسا کر۔

۴۱ یعنی زمین میں۔

۴۲ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا نہ لائیں گے۔

۴۳ یعنی اوصاف و اقسام۔

۴۴ غلے پھل وغیرہ۔

۴۵ اولاد و کور و اثاث۔

۴۶ مرد و بزرگی عجیب غریب مخلوقات میں جس کی انسانوں کو خبر بھی نہیں ہے۔

۴۷ ہماری قدرت عظیم پر دلالت کرنے والی۔

۴۸ تو بالکل تاریک ہو جاتی ہے جس طرح کالے بھونچکے حبشی کا سفید لباس اُتار لیا جائے تو یہ وہ سیاہی سیاد رہ جاتا ہے جس اس سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین کے درمیان کی فضا اصل میں تاریک ہے آفتاب کی روشنی اس کے لئے ایک سفید لباس کی طرح ہے جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو یہ لباس اُتر جاتا ہے اور فضا اپنی اصلی حالت میں تاریک ہو جاتی ہے

۴۹ یعنی جہاں تک اسکی سیر کی نہایت مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روز قیامت ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہیگا یا یعنی ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب دور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اسکا مستقر ہے ۵۰ اور یہ نشانہ ہے جو اسکی قدرت کاملہ اور حکمت بالآخر دلالت کرتی ہے ۵۱ چاند کی انٹھائیں منزلیں میں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کر لیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طالع کی تاریخ سے اٹھا سوس یا سیکھ تا سیکھ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر مہینہ نہیں کا ہو تو دو شب اور انیس ہو تو ایک شب چھٹتا ہے اور جیسے آخر منازل میں پہنچتا ہے تو باریک اور کمان کی طرح خمیہ اور زرد ہو جاتا ہے ۵۲ جو سوکھ کر تسلی اور خمیہ اور زرد ہو گئی ہو۔ ۵۳ یعنی شبیں جو اس کے ظہور و شوکت کا وقت ہوا اسکے ساتھ جمع ہو کر اسکے نور کو مغلوب کر کے کیونکہ سوچ اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہور و شوکت کے لئے ایک وقت مقرر ہے سوچ کیلئے دن اور چاند کے لئے رات ۵۴ کہ دن کا وقت پورا ہو نیسے پہلے آجائے ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن دونوں میں حساب کئے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی انہیں سے اپنے وقت قبل نہیں آتا اور نہ انہیں آفتاب ہاتھ میں سے کوئی دوسرے کے حدود و شوکت میں اُغل نہیں ہوتا نہ آفتاب رات میں چمکنے نہ ہاتھ میں ۵۵ جو سامانِ اسباب وغیرہ بھی ہوتی تھی مراد اس سے کشتی نوح ہے جس میں انکے پہلے اہلدار سوار کئے گئے تھے اور یہ اور ان کی ذریعہ

فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۱۶ لِيَاْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيهِمْ ۱۷

اس میں کچھ چشمے بہائے اس کے پھاو میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۱۸ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُثْبِتُ

تو کیا حق نہ مانیں گے ۱۸ پاک ہے اُسے جس نے سب جوڑے بنائے ۱۹ ان چیزوں سے جنہیں میں آگاہی

الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۲۰ وَاَيُّ لَٰهُمْ الْاِيلَ ۲۱

۲۰ اور خود ان سے ۲۱ اور ان چیزوں سے جنکی انہیں خبر نہیں ۲۲ اور انکے لئے ایک نشانہ ۲۳

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّارَ فَاِذَا هُمْ مُقْتُلُوْنَ ۲۴ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۲۵

۲۴ ہم اس پر سے دن کھینچ لیتے ہیں ۲۵ جمعی وہ اندھیراں میں ہیں اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے ۲۶

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۲۷ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ

۲۷ حکم ہے زبردست علم والے کا ۲۸ اور چاند کے لئے ہم نے منسلک مقرر کیں ۲۹

كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۳۰ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

۳۰ کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال ۳۱ سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے ۳۲

وَلَا الْاَيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَسْبَحُوْنَ ۳۳ وَاَيُّ لَٰهُمْ

اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے ۳۴ اور ہر ایک ایک گھیرے میں پھر رہا ہے اور ان کے لئے ایک نشانہ

اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفَلَكِ الْمَشْهُوْنِ ۳۵ وَخَلَقْنٰهُمْ مِنْ مِّثْلِهِ

۳۵ یہ ہو کہ انہیں اُنکے بزرگوں کی پیٹھ میں ہنسنے بھری کشتی میں سوار کیا ۳۶ اور انکے لئے ویسی ہی کشتیاں بنادیں

مَا يَرْكَبُوْنَ ۳۷ وَاِنْ تَشَاغُرْهُمْ فَلَا صِرَٰضَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَدُوْنَ ۳۸

۳۸ جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں ۳۹ تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۴۰ وَاِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا

۴۰ مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت تک برتنے دینا ۴۱ اور جب اُن سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم

تک وہ چلتا ہی رہیگا یا یعنی ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب دور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اسکا مستقر ہے ۵۰ اور یہ نشانہ ہے جو اسکی قدرت کاملہ اور حکمت بالآخر دلالت کرتی ہے ۵۱ چاند کی انٹھائیں منزلیں میں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کر لیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طالع کی تاریخ سے اٹھا سوس یا سیکھ تا سیکھ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر مہینہ نہیں کا ہو تو دو شب اور انیس ہو تو ایک شب چھٹتا ہے اور جیسے آخر منازل میں پہنچتا ہے تو باریک اور کمان کی طرح خمیہ اور زرد ہو جاتا ہے ۵۲ جو سوکھ کر تسلی اور خمیہ اور زرد ہو گئی ہو۔ ۵۳ یعنی شبیں جو اس کے ظہور و شوکت کا وقت ہوا اسکے ساتھ جمع ہو کر اسکے نور کو مغلوب کر کے کیونکہ سوچ اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہور و شوکت کے لئے ایک وقت مقرر ہے سوچ کیلئے دن اور چاند کے لئے رات ۵۴ کہ دن کا وقت پورا ہو نیسے پہلے آجائے ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن دونوں میں حساب کئے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی انہیں سے اپنے وقت قبل نہیں آتا اور نہ انہیں آفتاب ہاتھ میں سے کوئی دوسرے کے حدود و شوکت میں اُغل نہیں ہوتا نہ آفتاب رات میں چمکنے نہ ہاتھ میں ۵۵ جو سامانِ اسباب وغیرہ بھی ہوتی تھی مراد اس سے کشتی نوح ہے جس میں انکے پہلے اہلدار سوار کئے گئے تھے اور یہ اور ان کی ذریعہ



ان کی پشت میں تھیں ۵۶۱ء باوجود کشتیوں کے ۵۵۹ء جوان کی زندگانی کے لئے مقرر فرمایا ہے ۵۸۰ یعنی عذاب دنیا ۵۹۰ یعنی عذاب آخرت ۶۰۰ یعنی انکلا ستور اور طریقہ کاری  
یہ ہے کہ وہ ہر آیت و موعظت سے اعراض و روگردانی کیا کرتے ہیں ۶۱۰ شان نزول یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے مالوں کا وہ حصہ  
مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعم خود اللہ تعالیٰ کے لئے نکالا ہے اس پر انھوں نے کہا کیا ہم انکو کھلائیں جنھیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا مطلب یہ تھا کہ خدا ہی کو مسکینوں کا محتاج رکھنا  
منظور ہے تو انھیں کھانے کو دنیا اس کی مشیت کے خلاف ہو گا یہ بات انھوں نے بغلی اور نجوسی سے بطور سخر کے ہی تھی اور نہایت باطل تھی کیونکہ دنیا دار الامتحان ہے فیری اور نبی و نول  
۶۲۲ ۶۳۲ و ماحی ۲۳

آرائشیں ہیں فیکر کی آرائش مبر سے اور غنی کی  
انفاق فی سبیل اللہ سے حضرت ابن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں بنی  
لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں  
کو صدقہ دو تو کہتے تھے ہرگز نہیں یہ کیسے  
ہو سکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ محتاج کرے ہم کھلائیں  
۶۱۲ لغت و قیامت کا۔

۶۱۳ اپنے دعوے میں ان کا خطاب نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب  
سے تھا اللہ تعالیٰ انکے حق میں فرماتا ہے۔  
۶۱۴ یعنی صورت کے بدلے نفقہ کی جو حضرت  
اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔

۶۱۵ خرید و فروخت میں اور کھانے پینے  
اور بازاروں اور مجلسوں میں نیا کے کاموں میں  
کے اچانک قیامت ہو جائیگی حدیث شریف  
میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ خریدار اور بائع کے درمیان کیپٹا  
پھیلا ہو گا نہ سودا تمام ہونے پائے گا  
نہ کپڑا ایٹ سکے گا کہ قیامت قائم  
ہو جائے گی یعنی لوگ اپنے اپنے

کاموں میں مشغول ہوں گے اور وہ کام  
ویسے ہی ناتمام رہ جائیں گے نہ انھیں  
خود پورا کر سکیں گے نہ کسی دوسرے  
سے پورا کرنے کو کہیں گے

۶۱۶ اور جو گھر سے باہر گئے ہیں  
وہ واپس نہ آ سکیں گے  
چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

۶۱۷ دیں مرجائیں گے اور قیامت نصرت  
و مہلت نہ دے گی۔

۶۱۸ دوسری مرتبہ نفخہ ثانیہ ہے جو  
مردوں کے اٹھانے کے لئے ہو گا اور ان

بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَاَخْلَفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۱۵ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ  
آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۱۶ وَاِذَا قِيلَ  
لَهُمْ اَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
اَنْطَعِمُوْا مِنْ لَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ اَطَعْنَا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۱۷  
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۱۸ مَا يَنْظُرُوْنَ  
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَّأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۱۹ فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ  
تَوْصِيَةً وَّلَا اِلٰى اٰهْلِيْهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۲۰ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ  
مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۲۱ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنۢ بَعَثَنَا مِنْ  
مَرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۲۲ اِنْ كَانَتْ  
سُوْرَةٌ مِّنۢ سُوْرٰتِ الْكِتٰبِ نَزَلْنَآ عَلٰى رَسُوْلٍ مِّنْكُمْ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۲۳  
وَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۲۴ فَاَلْيَوْمِ

دو نون نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہو گا ۶۱۸ زندہ ہو کر ۶۱۹ یہ مقولہ کفار کا ہو گا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لئے کہیں گے  
کہ اللہ تعالیٰ دو نون نفخوں کے درمیان ان سے عذاب اٹھا دے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخہ ثانیہ کے بعد جب اٹھائے جائیں گے اور احوال قیامت دیکھیں گے  
تو اس طرح چیخ اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب دیکھیں گے تو اس کے مقابلہ میں عذاب قبر انھیں سہل معلوم ہو گا اس لئے وہ ویل و انفسوس بجا  
اٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے ۶۱۸ اور اس وقت کا اقرار انھیں کچھ نافع نہ ہو گا ۶۱۹ یعنی نفخہ اخیرہ ایک ہولناک آواز ہو گی ۶۲۰ حساب کیلئے پھر ان سے کہا جائے گا۔



۵۳ طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت جنتی نہروں کے کنارے بہشتی اشجار کی دنواز فضا میں طرب انگیز نعمات حسینانِ جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے التذاذ یہ ان کے شغل ہوں گے۔

۵۴ یعنی اللہ عزوجل ان پر سلام فرمائے گا خواہ بواسطہ یا بے واسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے لانا اہل جنت کے پاس ہر دروازے سے آکر کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام۔

۵۵ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے اُس وقت کفار سے کہا جائیگا کہ الگ بھٹ جاؤ مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں۔

۵۶ لینے انبیاء کی معرفت۔

۵۷ اُس کی فرمانبرداری نہ کرنا۔

۵۸ اور کسی کو عبادت میں

میرا شریک نہ کرنا۔

۵۹ کہ تم اس کی عداوت اور گمراہی

کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے

تو ان سے کہا جائے گا۔

۶۰ کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ نہ کرنا ان

کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ تم مشرک

نہ تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا۔

۶۱ ان کے اعضاء بول اٹھیں گے

اور جو کچھ اُن سے صادر ہوا ہے

سب بیان کر دیں گے

۶۲ کہ نشان بھی باقی نہ رہتا

اس طرح کا اندھا کر دیتے۔

لَا تَظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۵۴ إِنَّ أَصْحَابَ

کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلانے کا مگر اپنے کئے کا بے شک جنت

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ۝۵۵ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَى

والے آج دل کے پہلا وول میں چین کرتے ہیں ۵۴ وہ اور اُن کی بیبیاں سایوں میں ہیں

الْأَرَاكِ مُمْتَكُونَ ۝۵۶ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدْعُونَ ۝۵۷

تختوں پر تکیہ لگائے اُن کے لئے اس میں میوہ ہے اور ان کے لئے ہے اس میں جو مانگیں

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ ۝۵۸ وَامْتَّازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمَجْرُمُونَ ۝۵۹

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا ۵۸ اور آج الگ بھٹ جاؤ اے مجرمو ۵۹

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يٰبَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ

اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا ۶۰ کہ شیطان کو نہ پوجنا ۶۱ بیشک وہ تمہارا

عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝۶۰ وَإِنْ أَعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝۶۱ وَلَقَدْ

کھلا دشمن ہے اور میری بندگی کرنا ۶۱ یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک

أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝۶۲ هَذِهِ جَهَنَّمُ

اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی ۶۲ یہ ہے وہ جہنم

الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝۶۳ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝۶۴ الْيَوْمَ

جس کا تم سے وعدہ تھا آج اسی میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا آج ہم

نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا

انکے مونہوں پر مہر کر دیں گے ۶۴ اور اُن کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور اُن کے پاؤں انکے کئے کی

كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝۶۵ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

گواہی دیں گے ۶۵ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے ۶۶ پھر لپک کر رستہ کی طرف جاتے



۸۳ لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے نعمت بصر ان کے پاس باقی رکھی تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر ادا کریں کفر نہ کریں ۸۴ اور انھیں بندہ یا سو بڑا دیتے ۸۵ اور ان کے جرم اسکے مستعدی تھے لیکن ہم نے اپنی رحمت و حکمت کے حسب اقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور ان کے لئے مہلت رکھی ۸۶ کہ وہ پچھن کے سے ضعف و ناتوانی کی طرف واپس موندے لگے اور دم بدم اسکی طاقتیں قوتیں اور جہم اور عقل ٹھٹھنے لگے ۸۷ کہ جو احوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ پچھن کے ضعف و ناتوانی اور صغر جسم نادانی کے بعد شباب کی قوتیں توانائی اور جسم قوی و توانائی عطا فرما رہے اور پھر کرسن اور آخر میں اسی قوی پہل جوان کو دبلا اور حقیر کر دیا ہے اب نہ وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں شست برخواست میں مجبور یاں دریشیں عقل کام نہیں کرتی بات یاد نہیں رہتی عزیز و اقارب کو پہچان نہیں سکتا جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے کہ انھیں دینے کے بعد انھیں مٹا دے اور اچھی صورتیں عطا کرے بعد انکو مسخ کر دے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کر دے۔

فَإِنِّي يُبْصِرُونَ ۖ وَلَوْ شَاءَ لَسَخْنَهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا

تو انھیں کچھ نہ سوچتا ۸۳ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے انکی صورتیں بدل دیتے ۸۴ نہ آگے بڑھ سکتے

مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ۖ وَمَنْ نُّعْذِرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۖ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

نہ پیچھے لوٹتے ۸۵ اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اُسے پیدائش میں الٹا پھیریں ۸۶ تو کیا سمجھتے نہیں ۸۷ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا ۸۸ اور نہ وہ انکی شان کے لائق ہر وہ تو نہیں مگر نصیحت اور

وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ۚ لِيُنذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحَقِّقَ الْقَوْلَ عَلَى

روشن قرآن ۸۹ کہ اُسے ڈرائے جو زندہ ہو ۹۰ اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے

الْكَافِرِينَ ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا

۹۱ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لئے پیدا کئے تو

فَهُمْ لَهَا صَالِكُونَ ۖ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا

یہ ان کے مالک ہیں اور انھیں ان کے لئے نرم کر دیا ۹۲ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو

يَأْكُلُونَ ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۖ وَاتَّخَذُوا

کھاتے ہیں اور ان کے لئے انیس کی طرح کے نفع ۹۳ اور پیئے کی چیزیں ہیں ۹۴ تو کیا انکار کریں گے ۹۵ اور انھوں نے

مِنْ دُونِ اللَّهِ إِلَهَةً لَّعَلَّهُمْ يَنْصُرُونَ ۖ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ

اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے ۹۶ کہ شاید ان کی مدد ہو ۹۷ وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے ۹۸ اور

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُونَ ۖ فَلَا يَحْزَنُكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا

وہ ان کے لشکر سب گزرا حاضر آئیں گے ۹۹ تو تم انکی بات کا غم نہ کرو ۱۰۰ بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ

يُسِرُّونَ وَمَا يَعْلَمُونَ ۖ أَوَلَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ

چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں ۱۰۱ اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اُسے پانی کی بوند سے بنایا

نہیں سکتا جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے کہ انھیں دینے کے بعد انھیں مٹا دے اور اچھی صورتیں عطا کرے بعد انکو مسخ کر دے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کر دے۔

۸۸ معنی ہیں کہ ہم نے آپ کو شعر کوئی کا سکھایا یا یہ کہ قرآن تعلیم شعر نہیں ہے اور شعر سے کلام کا دب مراد ہے خواہ موزوں

ہو یا غیر موزوں اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم اولین و آخرین تعلیم فرمائے گئے

جن سے کشف حاصل ہوتا ہے اور آپ کے معلومات واقعی و نفس الامری ہیں کہ بے شعر نہیں جو حقیقت میں جہل ہے وہ آپ کی شان کے لائق نہیں اور آپ کا

دہن تقدس اس سے پاک ہے اس شعر بمعنی کلام موزوں کے جاننے اور اس کے صحیح و سقیم جہد ردی کو پہچاننے کی نفی نہیں علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں طعن کرنا والوں کیلئے یہ آیت

کسی طرح سند نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے حضور کو علوم کائنات عطا فرمائے اسکے انکار میں اس آیت کو پیش کرنا محض غلط ہے شان نزول کفار قریش

نے کہا تھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاعر ہیں اور جو وہ دیتے ہیں یعنی ذہان پاک و شعر ہے اس سے انکی مراد یہ تھی کہ معاد اللہ یہ کلام

کاذب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں کمال مقرر اقل فرمایا گیا یٰٰرَبِّیْ لَا تَجْعَلْ لِّیْ ذَنْبًا ۖ تَهْتَدُ عَرَسًا مِّمَّا اس

آیت میں رد فرمایا گیا کہ میں نے جیسے عیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی باطل کوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب شعرا یعنی ان کا ذیہ پرتل

نہیں کفار قریش بیان سے ایسے مزوق اور نظم و قافی سے ایسے واقف تھے کہ شعر کو نظم کہتے اور کلام پاک کو شعر و قافی تباہ تھے اور کلام

کا محض وزن عروضی پر ہونا ایسا بھی تھی کہ اس پر اعتراض کیا جاسکے اس سے ثابت ہو گیا کہ ان بے نیوں کی مراد شعر سے کلام کاذب تھی (مدارک جمل روح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے اس آیت

کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معنے اور اجمال کے ساتھ خطاب میں فرمایا جیسے مراد کے معنی یعنی کلام کا محض صاف صریح فرمایا ہے جس سے تمام حجاب

اٹھ جائیں اور علوم روشن ہو جائیں چونکہ شعر لغزو توہرہ اور مزور و اجمال کا محل ہوتا ہے اس لئے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرمایا ۹۹ صاف صریح حق و ہدایت کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام علوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا کلام کاذب پر نسبت خاک را با عالم پاک (الکبریٰ الامر للشیخ الاکبر) ۱۰۰ دل زندہ رہتا ہو کلام و خطاب کو سمجھے اور یہ شان مومن کی ہے ۱۰۱ یعنی حجت عذاب قائم ہو جائے

۱۰۲ یعنی مخدوم و عزم کر دیا ۱۰۳ اور فائدہ یہ کہ ان کی کھالوں بالوں اور اون غیر کام میں لاتے ہیں ۱۰۴ دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں دہی سمٹا وغیرہ ۱۰۵ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا

۱۰۶ یعنی بونوں کو پوچھنے لگے ۱۰۷ اور مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں اور ایسا ممکن نہیں ۱۰۸ کیونکہ جادو بے جان بے قدرت بے شعور ہیں ۱۰۹ یعنی کافروں کے ساتھ ان کے بت بھی

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵



گرفتار کر کے حاضر کئے جائیں گے اور سب جہنم میں داخل ہو گئے بت بھی اور ان کے جاری بھی وہاں یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ کفار کی تکذیب و انکار سے اور انکی ایذاؤں اور جفا کاریوں سے آپ علیکم السلام نہ ہوں وہاں ہم انھیں لکے کر دار کی جزا دیں گے وہاں شان نزول یہ آیت عام بن اہل یاجوج و یاجوج مشہور ہے بنی خلف حمی کے حق میں نازل ہوئی جو انکا لعنت میں لینی مرنے کے بعد انھیں لکے کر دار میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بحث و تکرار کرنے آیا تھا اسکے باہمیں ایک لکھی ہوئی پڑی تھی اس کو توڑا جاتا تھا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس بڑی لوگ لکھ جائے اور ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

و ماحی ۲۳

۶۴۵

الصفی ۳۷

نے فرمایا اہل اور تحفہ نہ دیکھ لیں اٹھارہ

اور جو ہم میں داخل فرمایا گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، اور اس کے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ کھلی ہوئی بڑی کالج کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے کتنا احمق ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ اللہ میں ایک گندہ لفظ تھا کھلی ہوئی بڑی سے بھی حقیر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اس میں جان الہی انسان بنایا تو ایسا مغرور و تکبر انسان ہوا کہ اس کی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑا لگایا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادر برحق بانی کی بوند کو تو ہی اور تو انا انسان بنا دیتا ہر اس کی قدرت سے گلی ہوئی بڑی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعد ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی حماقت ہے۔

۱۰۳ یعنی غفلت ہوئی تھی کہ ہاتھ سے مل کر مثل بناتا ہے کہ یہ تو ایسی کبھی گئی  
کب سے زندہ ہوگی ۱۰۴ اور کفر نہی سے  
پیدا کیا گیا ہے ۱۰۵ اپنی کابھی اور موت  
کے بعد والی کابھی۔

۱۰۶۔ اے بے دودخت ہوتے ہیں جو دہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک نام مخ ہے دوسرے کافور ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی بنشا خیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ آتی رہتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے انہیں قدرت کی کیسی عجیب غریب نشانی ہے کہ آگ اوپانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک ایک جگہ ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ

فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۖ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ

بھی وہ صریح جھگڑالو ہے۔ ۱۰۲ اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے ۱۰۳ اور اپنی پیدائش بھول گیا ۱۰۴

مَنْ يُحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَ أَوَّلَ

بولو ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب بالکل گل گئیں تم فرماؤ انھیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار نہیں

مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ

بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے ﴿۵﴾ جس نے تمہارے لئے ہرے پڑ میں سے آگ

الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقَدُونَ ﴿٥٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ

پیدا کی جبھی تم اس سے سلگاتے ہو؟ اور کیا وہ جس نے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِقَدْرِ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ

آسمان اور زمین بنائے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا و کیوں نہیں و اور دہی،

الْعَلِيمُ ۝ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

بڑا پیدا کر نیا۔ اسبچہ جانتا اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے وہ ۱۰۹ تو اس سے فرمائے ہو جاوہ فوراً ہو جاتی ہے۔

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٣﴾

۱۱۱ تو پاکی ہے اُسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاوے ۱۱۱

سُوْرَةُ الصَّفٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثَةٌ وَارْبَعُونَ آيَةً وَخَمْسُونَ كُوْرَةً

سورہ صفت بکیتہ ہے اور اس میں ایسی سو بیاسی آمیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
اللہ کے نام سے شروع و عروج نہایت مہربان رحیم والا

اللہ کے نام سے شروع جو سب سے پہلے یاد رکھنا ہے

وَالصَّفِّ صَفًا ① وَالرَّجْرَ رَجْرًا ② فَالْتَلَيْتَ ذِكْرًا ③ إِنَّ إِلَهَكُمْ

قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باہر تھیں وہ پھر ان کی جگہ پر ان کے چاہنے والے پھر ان کے چاہنے والے کی کہ قرآن پڑھیں بیشک تمہارا معبود

آگ لکڑی کو جلائے جسے فادہ مطلق کی حکمت ہے وہ اگر ایک ہزار پرموت کے بعد زندگی وارد کرے تو اسکی قدرت سے کیا عجب اور اسکو ہانکمن کہنا آثار قدرت دیکھ کر جاہلانہ و معاندانہ انکار کرنا  
۱۰۵۹ ایہیں کو بعد موت زندہ نہیں کر سکتا ۱۰۵۹ بیشک وہ اس پفا رہے ۱۰۵۹ کہ میدا کرے ۱۱ یعنی مخلوقات کا وجود اسکے حکم کے تابع ہے ۱۱ آخرت میں ۔  
۱۱ سورہ الصافات مکیہ ہے امیں پانچ کوع اسکیو سیاسی آیتیں اور آٹھ موسائیکہ آیتیں ہزار آٹھ سو چھیس حرف ہیں ۱۱ اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قسم یا فرمائی چند گروہوں کی یا تو  
ماد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اسکے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علما و دین کے گروہ جو تہجد اور نمازوں میں بیٹھیں باندھ کر مصروف عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ  
جوراء خدایں صفیں باندھ کر دشمنان حق کے مقابل ہوتے ہیں (مراک) ۱۱ پہلی تقدیر پر حشر کر چلائیے انہوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابرہہ بنقرین اور اسکو حکم دیکر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ  
علما و جوعظ و ہند سے لوگوں کو متحرک کر دین کی راہ چلاتے ہیں تیسری صورت میں وہ غازی جو تھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں ۔



۴ یعنی آسمان اور زمین اور ان کی درمیانی کائنات اور تمام حدود و جہات سب کا مالک وہی ہے تو کوئی دوسرا کس طرح مستحق عبادت ہو سکتا ہے لہذا وہ شریک سے منزہ ہے۔  
۵ جو زمین کے بنسبت اور آسمانوں سے قریب تر ہے۔

الصَّافَاتِ ۳۷

۶۴۶

وما فی ۲۳

لَوَاحِدٌ ۴ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۵

ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا ۵  
اِنَّا زَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزَيْنَةٍ ۶ الْكَوَاكِبِ ۷ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ  
اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو ۶ تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان سرکش

مَّارِدٍ ۷ لَا يَسْمَعُونَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَيُقَدُّوْنَ مِنْ كُلِّ  
۶ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے ۷ اور اُن پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے

جَانِبٍ ۸ دُخُوْرًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۹ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ  
۸ دھواں اور انہیں بھگانے کو اور اُن کے لئے ۹ ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اوچک لے چلاؤ تو

فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ ثَاقِبٌ ۱۰ فَاسْتَفْتَهُمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مِّنْ  
تورشن انگارا اسکے پیچھے لگا ۱۱ تو اُن سے پوچھو ۱۲ کیا اُن کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور زمینوں

خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنَهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۱۱ بَلْ عَجَبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۱۲  
وغیرہ کی ۱۳ بیشک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا ۱۴ بلکہ تمہیں اجنبی آیا ۱۵ اور وہ ہنسی کرتے ہیں ۱۶

وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُوْنَ ۱۳ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُوْنَ ۱۴ وَقَالُوا اِنْ  
اور سمجھائے نہیں سمجھتے اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں ۱۵ اٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں ۱۶

هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۱۵ اِذَا امْتَنَّا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۱۶  
تو نہیں مگر کھٹلا جادو کیا جب ہم مَر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے

اَوَاٰوُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۱۷ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۱۸ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ  
اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ۱۹ تم فرماؤ ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے تو وہ ۱۹ تو ایک ہی جھڑک

وَاحِدَةٌ ۱۹ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۲۰ وَقَالُوا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّیْنِ ۲۱  
ہے ۲۰ جبھی وہ ۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہمارے ابی ان سب کا کیا یہ انصاف کا دن ہے ۲۲

ہے ۲۰ جبھی وہ ۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہمارے ابی ان سب کا کیا یہ انصاف کا دن ہے ۲۲

ہے ۲۰ جبھی وہ ۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہمارے ابی ان سب کا کیا یہ انصاف کا دن ہے ۲۲

ہے ۲۰ جبھی وہ ۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہمارے ابی ان سب کا کیا یہ انصاف کا دن ہے ۲۲

ہے ۲۰ جبھی وہ ۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہمارے ابی ان سب کا کیا یہ انصاف کا دن ہے ۲۲

ہے ۲۰ جبھی وہ ۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہمارے ابی ان سب کا کیا یہ انصاف کا دن ہے ۲۲

۱۰ یعنی ہم نے آسمان کو ہر ایک نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا کہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا مادہ کریں تو فرشتے شہاب مار کر ان کو دفع کر دیں لہذا شیاطین آسمان پر نہیں جاسکتے اور۔

۱۱ اور آسمان کے فرشتوں کی گفتگو نہیں کی جاتی اور ان کی جب وہ اس نیت سے آسمان کی طرف جائیں۔

۱۲ آخرت میں۔

۱۳ یعنی اگر کوئی شیطان ملائکہ کا کوئی کلمہ کہی لے بھاگا۔

۱۴ کہ اُسے جلائے اور ایدہ پہونچائے۔

۱۵ یعنی کفار مکہ سے۔

۱۶ تو جس قادر برحق کو آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کر دینا کچھ بھی مشکل اور دشوار نہیں تو انسانوں کا پیدا کرنا اس پر کیا مشکل ہو سکتا ہے۔

۱۷ یہ ان کے ضعف کی ایک اور شہادت ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی پر جو کوئی شدت و قوت نہیں رکھتی اور اس میں ان پر ایک اور برہان قائم فرمائی گئی ہے کہ چپکتی مٹی انکا مادہ پیدائش ہے تو اب پھر جسم کے گل جانے اور غایت یہ ہے کہ مٹی ہو جانے کے بعد اس مٹی سے پھر دوبارہ پیدائش کو وہ کیوں نامکن جانتے ہیں مادہ موجود صانع موجود پھر دوبارہ پیدائش کیسے محال ہو سکتی ہے۔

۱۸ ان کے تمکذیب کرنے سے کہ ایسے واضح الدلالہ آیات و بینات کے باوجود وہ

کس طرح تمکذیب کرتے ہیں ۱۹ آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اٹھنے سے ۲۰ مثل شق قمر وغیرہ کے ۲۱ جو ہم سے زمانہ میں مقدم ہیں کفار کے نزدیک انکے باپ دادا کا زندہ

کیا جانا خود ان کے زندہ کئے جانے سے زیادہ بعید تھا اس لئے انھوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے ۱۹ یعنی لوٹ ۲۰ ایک ہی ہولناک آواز ہے نفخہ ثانی کی ۲۱ زندہ ہو کر اپنے افعال اور پیش آنے والے احوال ۲۲ یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب و جزا کا دن ہے۔

۲۱ ان کے تمکذیب کرنے سے کہ ایسے واضح الدلالہ آیات و بینات کے باوجود وہ

کس طرح تمکذیب کرتے ہیں ۱۹ آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اٹھنے سے ۲۰ مثل شق قمر وغیرہ کے ۲۱ جو ہم سے زمانہ میں مقدم ہیں کفار کے نزدیک انکے باپ دادا کا زندہ

کیا جانا خود ان کے زندہ کئے جانے سے زیادہ بعید تھا اس لئے انھوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے ۱۹ یعنی لوٹ ۲۰ ایک ہی ہولناک آواز ہے نفخہ ثانی کی ۲۱ زندہ ہو کر اپنے افعال اور پیش آنے والے احوال ۲۲ یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب و جزا کا دن ہے۔

۲۱ ان کے تمکذیب کرنے سے کہ ایسے واضح الدلالہ آیات و بینات کے باوجود وہ

کس طرح تمکذیب کرتے ہیں ۱۹ آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اٹھنے سے ۲۰ مثل شق قمر وغیرہ کے ۲۱ جو ہم سے زمانہ میں مقدم ہیں کفار کے نزدیک انکے باپ دادا کا زندہ



۲۳۵ دنیا میں اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا۔

۲۳۶ ظالموں سے مراد کافریں اور ان کے

جوڑوں سے مراد ان کے شیاطین جو دنیا میں

ان کے جلسوں میں رہتے تھے ہم

ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ

ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائے گا اور

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

کہ جوڑوں سے مراد اشتباہ و امثال میں

یعنی ہر کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ

ہاں کجا جائے گا بت پرست بت پرستوں کے

ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ

و علیٰ ہذا القیاس۔

۲۳۷ صراط کے پاس۔

۲۳۸ حدیث تشریف میں ہے کہ روز قیامت

بنہ جگہ سے بل نہ سکے گا جب تک چار ہوں

اُس سے نہ بڑھیں چار ہوں ایک اس کی عمر

کے کس کام میں گزری دوسرے اس کا علم کہ

اس پر کیا عمل کیا ہے اسے اس کا مال کہ کہاں

سے کیا کہاں خرچ کیا جو تھے اس کا جسم

کہ اس کو کس کام میں لایا۔

۲۳۹ یہ ان سے جہنم کے حازن بطریق توزیع

کیں گے کہ دنیا میں تو ایک دوسرے کی امداد پر

بہت غرور رکھتے تھے آج دیکھو کیسے عاجز ہوئے

میں سے کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔

۲۴۰ عاجز و ذلیل ہو کر۔

۲۴۱ اپنے سرداروں سے جو دنیا میں بہکاتے

تھے۔

۲۴۲ یعنی زور قوت ہم گمراہی پر آمادہ کرتے

تھے اس پر کفار کے سردار کہیں گے اور۔

۲۴۳ پہلے ہی سے کافر تھے اور ایمان سے

باختیار خود اعراض کرتے تھے۔

۲۴۴ کہ تم تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کرتے۔

۲۴۵ جو اس نے فرمائی کہ میں ضرور جہنم کو بخوں

هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝۴۱ اَحْشَرُوا الَّذِينَ

یہ ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے ۲۳۵ ہانکو ظالموں

ظَلَمُوا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝۴۲ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ

اور ان کے جوڑوں کو ۲۳۶ اور جو کچھ وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو

اِلَى صِرَاطِ الْحَيِّمِ ۝۴۳ وَقَفُّوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۝۴۴ مَا لَكُمْ

راہ دوزخ کی طرف اور انہیں ٹھہراؤ ۲۳۷ ان سے پوچھنا ہے ۲۳۷ تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے

لَا تَنَاصَرُونَ ۝۴۵ بَلْ هُمْ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۝۴۶ وَاَقْبَلْ بَعْضُهُمْ

کی مدد کیوں نہیں کرتے ۲۳۸ بلکہ وہ آج گردن ڈالے ہیں ۲۳۸ اور ان میں ایک نے دوسرے کی

عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝۴۷ قَالُوا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُونَنا عَنِ الْيَمِينِ ۝۴۸

طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے ۲۳۹ تم ہمارے دہنی طرف سے بہکاتے آتے تھے ۲۳۹

قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝۴۹ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ

جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے ۲۴۰ اور ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا ۲۴۰

بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِينَ ۝۵۰ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا اِنَّكَ لَذٰلِكَ اَيُّقُونَ ۝۵۱

بلکہ تم سرکش لوگ تھے تو ثابت ہو گئی ہم پر ہمارے رب کی بات ۲۴۱ ہمیں ضرور چکھنا ہے ۲۴۱

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِينَ ۝۵۲ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ

تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا کہ ہم خود گمراہ تھے تو اس دن ۲۴۲ وہ سب کے سب عذاب میں شریک

مُشْتَرِكُونَ ۝۵۳ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝۵۴ اِنَّهُمْ كَانُوا اِذَا

ہیں ۲۴۳ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں بیشک جب ان سے کہا جاتا تھا

قِيلَ لَهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝۵۵ وَيَقُولُونَ اِنَّا لَتَارِكُوْا

کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچی کھینچتے تھے ۲۴۴ اور کہتے تھے کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں

اور انسانوں سے بھروں گا لہذا ۲۴۵ اس کا عذاب گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی ۲۴۵ یعنی روز قیامت ۲۴۶ گمراہ بھی اور ان کے گمراہ کرنے والے سردار بھی کیونکہ

یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے ۲۴۶ اور توحید قبول نہ کرتے تھے شرک سے باز نہ آتے تھے۔



۳۸ یعنی سید عالم حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے۔

۳۹ دین و توحید و نفی شرک میں۔

۴۰ اس شرک اور تکذیب کا جو دنیا میں

کرائے ہو۔

۴۱ ایمان اور اخلاص والے۔

۴۲ اور نفیس و لذتہ نعمتیں خوش ذائقہ

خوش بودار خوش منظر۔

۴۳ ایک دوسرے سے مانوس اور مربوط

۴۴ جس کی پاکیزہ دہریں نگاہوں کے ساتھ

جاری ہوں گی۔

۴۵ دودھ سے بھی زیادہ سفید۔

۴۶ بخلاف دنیا کی شراب کے جو بودار

اور بہ ذائقہ ہوتی ہے اور پینے والا اسکو پیتے

وقت منہ بگاڑ بگاڑ لیتا ہے۔

۴۷ جس سے عقل میں خلل آئے۔

۴۸ بخلاف دنیا کی شراب کے جس میں بہت

سے فسادات اور عیب ہیں اس سے پیش میں

بھی درد و تپاہے سر میں کبھی پیشابیں بھی

تکلیف ہو جاتی ہے طبیعت الماش کرتی ہے

تے آتی ہے سر جھکاتا ہے عقل ٹھکانے نہیں رہتی

۴۹ کہ اس کے نزدیک اس کا شوم ہر ہی

صاحب حسن اور پیارا ہے۔

۵۰ گرو وغیرہ سے پاک صافی دلکش رنگ۔

۵۱ یعنی اہل جنت میں سے۔

۵۲ کہ دنیا میں کیا حالات و واقعات پیش آئے

۵۳ دنیا میں جو مرنے کے بعد اٹھنے کا منکر

تھا اور اس کی نسبت طنز کے طریقہ پر۔

۵۴ یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کو۔

۵۵ اور ہم سے حساب لیا جائیگا۔ بیان

کر کے اس جنتی نے اپنے جنتی دوستوں سے۔

۵۶ کہ میرے اس ہم نشین کا جہنم میں کیا حال ہے۔

الْهَيْتَ الشَّاعِرِ فَجُنُونَ ﴿۳۸﴾ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۳۹﴾

ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے ۳۸ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی

إِنكُمْ لَذَائِقُوا الْعَذَابِ الْآلِيمِ ﴿۴۰﴾ وَمَا تَجْزُونَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ

۳۹ بے شک تمہیں ضرور دکھ کی مار چکھنی ہے تو تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کئے کا

تَعْمَلُونَ ﴿۴۱﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۲﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ

۴۰ مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ۴۱ اُن کے لئے وہ روزی ہے جو ہائے

مَعْلُومٌ ﴿۴۳﴾ فَوَاكِهِ وَهُمْ مَكْرُمُونَ ﴿۴۴﴾ فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ ﴿۴۵﴾ عَلَى

علم میں ہے ۴۳ اور اُن کی عزت ہوگی جہن کے باغوں میں تختوں پر

سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿۴۶﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ بَيْضَاءُ

ہونگے آمنے سامنے ۴۶ ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا ۴۷ سفید رنگ ۴۸

لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ﴿۴۹﴾ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ﴿۵۰﴾ وَ

پینے والوں کے لئے لذت ۴۹ نہ اس میں خمار ہے ۵۰ اور نہ اُس سے انکا سر پھرے ۵۱ اور ان کے پاس

عِنْدَهُمْ قَصْرٌ مِّنَ الطَّرَفِ عَيْنٌ ﴿۵۲﴾ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿۵۳﴾

ہیں جوشوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی ۵۲ بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ آنکھیں ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے ۵۳

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۵۴﴾ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ

تو اُن میں ۵۴ ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ۵۵ اُن میں سے کہنے والا بولا میرا

إِنِّي كَانُ لِي قَرِينٌ ﴿۵۶﴾ يَقُولُ إِنِّي كَلِمَاتُ الْمَصْدِقِينَ ﴿۵۷﴾ إِذَا مِتْنَا

ایک ہم نشین تھا ۵۶ مجھ سے کہا کرتا کیا تم اسے سچ مانتے ہو ۵۷ کیا جب ہم مرنے

وَكُنَّا تَرَابًا وَعِظَامًا إِنَّ الْكَافِرِينَ ﴿۵۸﴾ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُّطَّلِعُونَ ﴿۵۹﴾

مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہیں خبر اندر دی جائے گی ۵۸ کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے ۵۹



۵۷۵ کہ عذاب کے اندیکر قرار ہے تو اس جنتی نے اس سے ۵۷۸ راہ راست سے بہکا کر ۵۹۹ اور اپنے رحمت و کرم سے مجھے ترے اغوا سے محفوظ نہ رکھا اور اسلام پر قائم رہنے کی توفیق نہ دیا۔

۵۷۹ تیرے ساتھ جہنم میں اور جب موت ذبح کر دی جائیگی تو اہل جنت فرشتوں سے کہیں گے وہی جو دنیا میں ہو چکی۔

۵۸۰ فرشتے کہیں گے نہیں اور اہل جنت کا یہ دریافت کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ نلغزوہ اور دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اس کی نعمت کا ذکر کرنے کے لئے ہے اور اس ذکر سے انھیں سرور حاصل ہوگا۔

۵۸۱ یعنی جنتی نعمتیں اور لذتیں اور وہاں کے نفیس و لطیف ماکل و مشرب اور دائمی عیش اور بے نہایت راحت و سرور۔

۵۸۲ نہایت تلخ انتہا کا برہوردار حد درجہ کا برہنہ سخت ناگوار جس سے دوزخیوں کی نیربانی کی جائے گی اور ان کو اس کے کھاتے پر مجبور کیا جائے گا۔

۵۸۳ کہ دنیا میں کافراں کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ دہخول کو جلاؤ دہی ہے تو آگ میں دہخت کیسے ہوگا۔

۵۸۴ اور اس کی شاخیں جہنم کے درخت میں پہنچتی ہیں۔

۵۸۵ یعنی نہایت بدینیت اور قبیح المنظر۔

۵۸۶ شدت کی بھوک سے مجبور ہو کر زہرے

۵۸۷ یعنی جہنمی تھوہڑے ان کے پیٹ بھر گئے وہ جلتا ہوگا پیٹوں کو جلائیگا اسکی سوزش سے

پیاس کا غلبہ ہوگا اور مدت تک تو پیاس کی تکلیف میں رکھے جائیں گے پھر جب پینے

کو دیا جائیگا تو گرم کھوتا پانی اس کی گرمی اور سوزش اس تھوہڑ کی گرمی اور وطن سے

مکر اور تکلیف دے جینی بڑھائے گی۔

۵۸۸ کیونکہ زقوم کھلانے اور گرم پانی پلانے کے لئے ان کو اپنے درکات سے دوسرے

فَاطَلَعَ فَرَاهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۵۹ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَ لَتُرْدِيَ ۵۸

پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی آگ میں دیکھا ۵۷ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دے ۵۸

وَلَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِّ ۵۷ اَفَمَا نَحْنُ بِمَبِيتٍ ۵۸

اور میرا رب فضل نہ کرے ۵۹ تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا ۵۸ تو کیا ہمیں مرنا نہیں

اَلَا مَوْتُنَا الْاُولٰٓئِ وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذِّبِيْنَ ۵۹ اِنَّ هٰذَا هُوَ الْفُوْزُ

مگر ہماری پہلی موت ۵۸ اور ہم پر عذاب نہ ہوگا ۵۹ بے شک یہی بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ ۶۰ لِيُثَلَّ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۶۱ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نَّزْلًا

بے ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہئے تو یہ مہانی بھلی ۶۰

اَمْ شَجَرَةُ الزَّقْوَمِ ۶۲ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظٰلِمِيْنَ ۶۳ اِنّٰهَا شَجَرَةٌ

یا تھوہڑ کا پیڑ ۶۲ بیشک ہم نے اُسے ظالموں کی جانچ کیا ہے ۶۳ بیشک وہ ایک پیڑ

تَخْرُجُ فِيْ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۶۴ طَلْعُهَا كَاَنَّهُ رِءْوَسٌ ۶۵ الشَّيْطٰنِ ۶۶

کہ جہنم کی جڑ میں نکلتا ہے ۶۴ اس کا شگوفہ جیسے دیووں کے سر ۶۵

فَاِنَّهُمْ لَا يَكُوْنُوْنَ مِنْهَا فَمَا لُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۶۶ ثُمَّ اِنَّ لَہُمْ

پھر بیشک وہ اس میں سے کھائیں گے ۶۷ پھر اس سے پیٹ بھریں گے پھر بیشک اُن کے

عَلَيْهَا الشُّوْبَا ۶۸ مِنْ حَمِيْمٍ ۶۹ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَا اِلٰى الْجَحِيْمِ ۷۰

لئے اس پر کھولتے پانی کی مونی ہے ۶۹ پھر ان کی بازگشت ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے ۷۰

اِنَّہُمْ اَلْفُوْا اَبَآءَہُمْ ضَالِّیْنَ ۷۱ فَہُمْ عَلٰی اَثَرِہُمْ یُّرْعَوْنَ ۷۲ وَلَقَدْ

بیشک انھوں نے اپنے باپ دادا گمراہ پائے ۷۱ تو وہ انھیں کے نشان قدم پر دوڑے جاتے ہیں ۷۲ اور

ضَلَّ قَبْلَہُمْ اَکْثَرُ الْاَوَّلٰیْنَ ۷۳ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْہُمْ مُّنْذِرٰیْنَ ۷۴

بیشک ان سے پہلے بہت سے اگلے گمراہ ہوئے ۷۳ اور بیشک ہم نے ان میں ڈرسانے والے بھیجے ۷۴

درکات میں لے جایا جائیگا اسکے بعد پھر اپنے درکات کی طرف لوٹائے جائیں گے اس کے بعد ان کے استحقاق عذاب ہونے کی علت ارشاد فرمائی جاتی ہے ۷۵ اور گمراہی میں اسکا اتباع کرتے ہیں اور حق کے دلائل واضح سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں ۷۶ اسی وجہ سے کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کی غلط راہ نہ چھوڑی اور حجت و دلیل سے فائدہ نہ اٹھایا ۷۳ یعنی انبیاء علیہم السلام جنھوں نے ان کو گمراہی اور بدعتی کے بُرے انجام کا خوف دلایا۔



۱۲۰ کہ وہ عذاب سے ہلاک کئے گئے ۱۲۱ ایماندار حضروں نے اپنے اخلاص کے سبب نجات پائی ۱۲۲ اور ہم سے اپنی قوم کے عذاب و ہلاک کی درخواست کی ۱۲۳ کہ ہم نے انکی دعا قبول کی اور انکی دشمنوں کے مقابلے میں مدد کی اور ان سے پورا انتقام لیا کہ انھیں غرق کر کے ہلاک کر دیا ۱۲۴ تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے بعد انکے ہمراہیوں میں جس قدر مرد و عورت تھے سبھی مگے سوا انکی اولاد اور انکی عورتوں کے انھیں سے دنیا کی نسلیں چلیں عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد سے ہیں اور سودان کے لوگ آپکے بیٹے حام کی نسل سے اور ترک اور ارجون مہوج و غیرہ آپ کے صاحبزادہ یافث کی اولاد سے۔  
۱۲۵ یعنی انکے بعد والے انبیاء علیہم السلام  
۱۲۶ اور انکی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام  
۱۲۷ کا ذکر عیسیٰ باقی رکھا۔  
۱۲۸ یعنی ملائکہ اور جن و انس سب ان پر قیامت  
۱۲۹ تک سلام بھیجا کریں  
۱۳۰ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے  
۱۳۱ کا قول کو  
۱۳۲ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت  
نوح علیہ السلام کے دین و ملت اور انھیں کے  
طریق و سنت پر ہیں حضرت نوح علیہ السلام  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار  
چوبیس چالیس برس کا زمانی فرق ہے اور دونوں  
حضرات کے درمیان جو عہد گزرا اس میں صرف دو  
نبی ہوئے حضرت ہود و حضرت صالح علیہم السلام  
۱۳۳ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے  
قلب کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کیا اور  
۱۳۴ ہر چیز سے فارغ کر لیا۔  
۱۳۵ بطریق توحیح۔  
۱۳۶ کہ جب تم اس کے سوا دوسرے کو پوجو  
تو کیا وہ تمھیں بے عذاب چھوڑ دیگا یا جو دیکھ  
تم جانتے ہو کہ وہی تمھیں حقیقی ستی عبادت ہے  
قوم نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے جنگل  
میں میلہ لگے گا ہم نفیس کھانے پکا کر  
توں کے پاس رکھ جائیں گے اور میلہ سے  
واپس ہو کر تبرک کے طور پر ان کو کھائیں گے  
آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور جمع اور میلہ  
کی رونق دیکھیں وہاں سے واپس ہو کر  
توں کی زینت اور سجاوٹ اور ان کا بناؤ  
سنگار دیکھیں یہ تماشا دیکھنے کے بعد ہم  
سمجھتے ہیں کہ آپ بتی پر ہیں ملامت نہ  
کریں گے۔

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٦﴾ ۱۳۷ اَلْعِبَادَ اللّٰهُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٦﴾  
تو دیکھو ڈرائے گیوں کا کیسا انجام ہوا ۱۳۸ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ۱۳۹  
وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحًا فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُوْنَ ﴿٧٧﴾ ۱۴۰ وَنَجَّيْنَاهُ وَاهْلَهُ مِنْ  
اور بیشک ہمیں نوح نے پکارا ۱۴۱ تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمایا ۱۴۲ اور ہم نے اُسے اور اُسکے گھروالوں کو بڑی تکلیف  
الْكُرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٨﴾ ۱۴۳ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ ﴿٧٩﴾ ۱۴۴ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ  
سے نجات دی ۱۴۵ اور ہم نے اُسی کی اولاد باقی رکھی ۱۴۶ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی  
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٠﴾ ۱۴۷ سَلَّمَ عَلٰی نُوْحٍ فِي الْعَلَمِيْنَ ﴿٨١﴾ ۱۴۸ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي  
تعریف باقی رکھی ۱۴۹ نوح پر سلام ہو جہاں والوں میں ۱۵۰ بے شک ہم ایسا ہی صدقیت  
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٢﴾ ۱۵۱ اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٣﴾ ۱۵۲ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾  
ہیں نیکوں کو ۱۵۳ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے پھر ہم نے دوسروں کو ڈوبو دیا ۱۵۴  
وَاِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَابْرَهِيْمَ ﴿٨٥﴾ ۱۵۵ اِذْ جَاءَ رَبُّهُ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٦﴾  
اور بیشک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ۱۵۶ جبکہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے سلامت لے لیا ۱۵۷  
اِذْ قَالَ لِاٰبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٧﴾ ۱۵۸ اِنْفَكَا الْهٖةَ دُوْنَ  
جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا ۱۵۹ تم کیا پوجتے ہو ۱۶۰ کیا بہتان سے اللہ کے سوا  
اللّٰهُ تَرْيَدُوْنَ ﴿٨٩﴾ ۱۶۱ فَبَاظُنْكُمْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴿٩٠﴾ ۱۶۲ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی  
اور خدا چاہتے ہو ۱۶۳ تو تمھارا کیا گمان ہے رب العالمین پر ۱۶۴ پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں  
النَّجْمِ ﴿٩١﴾ ۱۶۵ فَقَالَ اِنِّیْ سَاقِیْمٌ ﴿٩٢﴾ ۱۶۶ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ ۱۶۷ فَرَاغَ اِلٰی  
کو دیکھا ۱۶۸ پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں ۱۶۹ تو وہ اس پر بیٹھ دے کر پھر گئے ۱۷۰ پھر انکے خداؤں  
الْهٖتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩٤﴾ ۱۷۱ مَا لَكُمْ لَا تَتَطَقُوْنَ ﴿٩٥﴾ ۱۷۲ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ  
کی طرف چھپ کر چلا تو کہا کیا تم نہیں کھاتے ۱۷۳ تمھیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ۱۷۴ تو لوگوں کی نظر بچا کر

۱۷۵ جیسے کہ ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں کے مواقع الاتصالات و انصرافات کو دیکھا کرتے ہیں ۱۷۶ قوم نجوم کی بہت معتقد تھی وہ سمجھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے  
اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم کر لیا اب یہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہوا ہوا ہے اس اور متعدی مرض سے وہ لوگ بہت ڈرتے تھے مسئلہ علم نجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہو چکا  
مسئلہ شرعاً کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بعد سے دوسرے میں نہیں پہنچ جاتا مادوں کے خداداد ہوا وغیرہ کی ہستیتوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح  
کے مرض ہو سکتے ہیں لیکن حدوت مرض کا ہر ایک میں جدا گانہ ہے کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہنچتا ۱۷۷ اپنی عید کی طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ گئے آپ بت خاد میں آئے  
۱۷۸ یعنی اس کھانے کو جو تمھارے سامنے رکھا ہے توں نے اسکا کچھ جواب دیا اور وہ جواب ہی کیا دیتے تو آپ نے فرمایا ۱۷۹ اس پر بھی توں کی طرف سے کچھ جواب نہ ہوا وہ بے جان تھر تھے جواب  
کیا دیتے۔



ضَرَبَ الْيَمِينَ ۝ فَاقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزْقُونَ ۝ قَالَ اتَّعَبُوا وَمَا تَحْتُونُ ۝ ۱۹

انہیں دہنے ہاتھ سے مارنے لگا ۱۹ تو کافران کی طرف جلدی کرتے آئے ۱۹ فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں کو

تَحْتُونَ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ ۲۰ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا

پوچھتے ہو اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو ۲۰ بولے اسکے لئے ایک عمارت جنو ۲۰

فَالْقُوَّةُ فِي الْحَيِيمِ ۝ فَارَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ۝ ۲۱

پھر اُسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو تو انہوں نے اس پر داؤں چلنا چاہا ہم نے انہیں نیچا دکھایا ۲۱

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِيَنِ ۝ ۲۲ رَبُّ هَبْ لِي مِنْ

اور کہہ اس اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں ۲۲ اب مجھے راہ دے گا ۲۲ ابھی مجھے لائق اولاد

الصَّالِحِينَ ۝ فَبَشِّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ

دے تو ہم نے اُسے خوشخبری سنائی ایک عقلمند لڑکے کی پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا کہا

يَبْنِي إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۝ ۲۳

میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں ۲۳ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے ۲۳ کہا

يَا كَيْتُ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ ۲۴

اے بے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے

فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا بُرْهِيمُ ۝ ۲۵ قَدْ

تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن کھئی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل ٹٹایا اس وقت کا حال پوچھو قداؤ بننے سے زمانہ کی گواہی ہم

صَدَقْتَ الرَّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ ۲۶ إِنَّ هَذَا لَهُوَ

بیشک تو نے خواب سچ کو دکھایا ۲۶ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو

الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ ۝ ۲۷ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي

روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبح اُسکے فدیہ میں دے کر اُسے چالیا ۲۷ اور ہم نے پھلوں میں اُسکی

اب آنا کافی ہے۔

۹۱ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو  
مار مار کر بارہ بارہ کر دیا جب کافروں کو اس  
کی خبر ہو گئی۔

۹۲ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے  
کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انہیں توڑتے ہو

۹۳ تو پوچھنے کا مستحق وہ ہے نہ بت اس  
پر وہ حیران ہو گئے اور ان سے کوئی جواب

نہیں آیا۔

۹۴ پھر کسی میس گز لمبی میس گز چوڑی چار دیواری  
پھر اس کو لکڑیوں سے بھر دو اور ان میں آگ لگا دو

یہاں تک کہ آگ زور پکڑے۔

۹۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ  
میں سلامت رکھ کر چنانچہ آگ سے آپ سلامت

برآمد ہوئے۔

۹۶ اس دار الکفر سے ہجرت کر کے جہاں  
جانے کا میرا رب حکم دے۔

۹۷ چنانچہ حکم اُسی آپ سہزین شام میں  
ارض مقدسہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے

رب سے دعا کی۔

۹۸ یعنی تیرے نبی کا انتظام کر رہا ہوں اور  
انبیاء علیہم السلام کی خواب حق ہوتی ہے اور

ان کے افعال ہم آہی ہوا کرتے ہیں۔

۹۹ یہ آپ نے اس لئے کہا تھا کہ فرزند کو  
ذبح سے وحشت ہو اور اطاعت امر الہی کے

لئے وہ رغبت تیار ہوں چنانچہ اس فرزند راہبند  
نے رضائے الہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے

اظہار کیا۔

۱۰۰ یہ واقعہ مناسبت واقع ہوا اور حضرت ابراہیم  
علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی

قدرت الہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا۔

۱۰۱ اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہنچا دی  
فرزند کو ذبح کے لئے بے دینہ پیش کر دیا بس

اب آنا کافی ہے۔

۱۰۲ اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسماعیل ہیں یا حضرت اسحق علیہما السلام لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبح حضرت اسماعیل ہی ہیں علیہ السلام اور فدیہ میں جنت سے بکری بھی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرمایا۔



۱۰۳۰ اور توحید کے بعد حضرت اسحق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہما السلام ہیں وہاں ہر طرح کی برکت دینی بھی اور دنیوی بھی اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں کثرت کی اور حضرت اسحق علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء آئے حضرت یعقوب سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔

۱۰۳۱ یعنی موسیٰ۔ ۱۰۳۲ یعنی کافر فائدہ اس معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحب فضل کثیر ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی شائیں ہیں کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے کبھی بد سے بد کبھی بد سے نیک نہ اولاد کا بد ہونا آبار کے لئے عیب نہ آبار کی بدی اولاد کے لئے۔

۱۰۳۳ کہ انھیں نبوت و رسالت غایت فرائی ۱۰۳۴ یعنی نبی اسرائیل۔ ۱۰۳۵ کہ فرعون اور فرزندوں کے مظالم سے رہائی دی۔

۱۱۱ قطبیوں کے مقابل۔ ۱۱۲ فرعون اور اس کی قوم پر۔ ۱۱۳ جس کا بیان بلخ اور وہود و حکام وغیرہ کی جامع اس کتاب سے مراد تورات شریف ہے۔ ۱۱۴ اوج بلیک اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

۱۱۵ یعنی کیا ہمیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں۔ ۱۱۶ اصل انکے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا اس کی لمبائی میں گز تھی چار منہ تھے اس کی بہت تعظیم کرتے تھے جس مقام میں وہ تھا اس جگہ کا نام بک تھا اس لئے بلیک مرکب ہوا یہ بلاد شام میں ہے۔

الْآخِرِينَ ۱۰۳۸ سَلَّمَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۱۰۳۹ كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۱۰۴۰

تعریف باقی رکھی سلام ہو ابراہیم پر ۱۰۳۹ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۱۰۴۱ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۱۰۴۲ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۱۰۴۳ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ

بیشک ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الیمان بندوں میں ہیں اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحق کی کہ غیب کی خبریں تیلو الابی ہمارے قریب خاص

کے نژادوں میں ۱۰۴۲ اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحق پر ۱۰۴۳ اور انکی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا

وَوَظَّالِمُ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ ۱۰۴۴ وَلَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۱۰۴۵

اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ۱۰۴۴ اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان فرمایا ۱۰۴۵

وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۱۰۴۶ وَنَصَرْنَاهُمْ فَاكُونُوا

اور انھیں اور انکی قوم کو بڑی سختی سے نجات بخشی ۱۰۴۶ اور ان کی ہم نے مدد فرمائی ۱۰۴۷ تو وہی

هُمُ الْغَالِبِينَ ۱۰۴۸ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ۱۰۴۹ وَهَدَيْنَاهُمَا

غالب ہوئے ۱۰۴۸ اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ۱۰۴۹ اور ان کو سیدھی

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۱۰۵۰ وَتَرْكُنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۱۰۵۱ سَلَّمَ عَلَىٰ

راہ دکھائی ۱۰۵۰ اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام ہو

مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۱۰۵۲ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۱۰۵۳ إِنَّهُمْ مِّنْ

موسیٰ اور ہارون پر ۱۰۵۲ بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو ۱۰۵۳ بیشک وہ دونوں

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۱۰۵۴ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۱۰۵۵ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ

ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الیمان بندوں میں ہیں اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہے ۱۰۵۵ جب اس نے اپنی قوم

أَلَا تَتَّقُونَ ۱۰۵۶ اتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۱۰۵۷ اللَّهُ

سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ۱۰۵۶ کیا بعل کو پوجتے ہو ۱۰۵۷ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے اللہ کو جو

سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ۱۰۵۶ کیا بعل کو پوجتے ہو ۱۰۵۷ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے اللہ کو جو

سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ۱۰۵۶ کیا بعل کو پوجتے ہو ۱۰۵۷ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے اللہ کو جو

سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ۱۰۵۶ کیا بعل کو پوجتے ہو ۱۰۵۷ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے اللہ کو جو

سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ۱۰۵۶ کیا بعل کو پوجتے ہو ۱۰۵۷ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے اللہ کو جو



۱۱ اس کی عبادت ترک کرتے ہو ۱۱۸ جہنم میں ۱۱۹ یعنی اس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے انھوں نے عذاب سے نجات پائی۔

۱۲۰ عذاب کے اندر۔

الصَّفَّت ۳۷

۶۵۳

۲۳ مئی

۱۲۱ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے کفار کو۔

۱۲۲ اے اہل مکہ۔

۱۲۳ یعنی اپنے سفروں میں روز و شب تم ان کے آثار و منازل پر گزرتے ہو۔

۱۲۴ کہ ان سے عبرت حاصل کرو۔

۱۲۵ حضرت ابن عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریائے مدینہ میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا ملا جلا

تے کہا اس کشتی میں اپنے مولائے بھگوان کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کے نام نکلا تو آپ نے فرمایا کہ میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دئے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب تک بھگوان

غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔

۱۲۶ کیوں نکلتے ہیں جلدی کی اور قوم جدا ہونے میں اصرار کی کا انتظار نہ کیا۔

۱۲۷ یعنی ذکر آہی کی کثرت کرنے والا اور پھلنے کے پیٹ میں لڑا لڑا کہ

أَنْتَ مُبْعَثٌ رَاقِي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ پڑھنے والا۔

۱۲۸ یعنی روز قیامت تک۔

۱۲۹ پھلنے کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا چار

روز کے بعد ۱۳۰ یعنی پھلنے کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہو گئے تھے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی تھی بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا۔

رَبِّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۱۲۷ فَكَذَّبُوهُ فَأَنَّهُمْ مُحْضَرُونَ ۱۲۸

۱۲۹ وَالْأَعْبَادُ لِلَّهِ الْمُخْلِصِينَ ۱۳۰ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۱۳۱

سَلَّمَ عَلَىٰ إِيَّاكَ يَا سَيِّدَ ۱۳۲ إِنَّا كَذَّبْنَاكَ بِكَرْبَى الْمُحْسِنِينَ ۱۳۳

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۱۳۴ وَإِنَّ لُوطًا لِّمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۱۳۵

إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۱۳۶ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۱۳۷

ثُمَّ دَمَرْنَا الْآخَرِينَ ۱۳۸ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِينَ ۱۳۹

وَبِالْأَيْلٍ ۱۴۰ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۱۴۱ وَإِنَّ يُونُسَ لِمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۱۴۲

إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلِ الْمَشْحُونِ ۱۴۳ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۱۴۴

الْحَوْتَ وَهُوَ مِلِيْمٌ ۱۴۵ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۱۴۶

لَكُنْتَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۱۴۷ فَبَدَّنْهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۱۴۸

۱۴۹ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۱۵۰

۱۵۱

روز کے بعد ۱۳۰ یعنی پھلنے کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہو گئے تھے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی تھی بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا۔



۱۳۱ سایہ کرنے اور مکبھوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ۱۳۲ اکہ وکی میل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا منجر تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح

شناخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے تیوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بجگم آبی روزانہ ایک کبریٰ آتی اور نیا تھن حضرت کے دہان مبارک میں دیکر آپ کو صبح وشام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جھے اور جسم میں توانائی آئی۔ ۱۳۳ پہلے کی طرح سر زمین واصل میں قوم نینوی کے۔

۱۳۴ آتنا عذاب دیکھ کر اس کا بیان سورہ یونس کے دسویں رکوع میں گزر چکا ہے اور اس واقعہ کا بیان سورہ انبیاء کے چھٹے رکوع میں بھی آچکا ہے۔ ۱۳۵ یعنی اُن کی آخر عمر تک انھیں آسائش کے ساتھ رکھا اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ کفار تک سے انکار بیت کی وجہ دیتا کیجئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔ ۱۳۶ جیسا کہ جہنم اور جنتی سلمہ وغیرہ کفار کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔ ۱۳۷ یعنی اپنے لئے تو بیٹیاں گوارا نہیں کرتے بری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں۔

۱۳۸ دیکھ رہے تھے کیوں ایسی یہودہ بات کہتے ہیں۔

۱۳۹ فاسد و باطل۔

۱۴۰ اور اتنا نہیں جھٹکتے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک و خنزیر ہے۔

۱۴۱ جس میں یہ سند ہو۔

۱۴۲ جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللہ نے جنوں میں شادی کی اس سے فرشتے

وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِينٍ ۚ وَارْسَلْنَاهُ إِلَى مَائَةِ أَلْفٍ

اور ہم نے اس پر ۱۳۱ کدو کا پیڑ اُگایا ۱۳۲ اور ہم نے اُسے ۱۳۳ لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا

أَوْ يَزِيدُونَ ۚ فَاٰمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۚ فَاسْتَغْفِرْهُمْ الرَّبِّكَ

بلکہ زیادہ تو وہ ایمان لے آئے ۱۳۴ تو ہم نے انھیں ایک وقت تک برتنے دیا ۱۳۵ تو اُنہوں نے پوچھ کیا تمہارے رب کے

الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۚ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ

لئے بیٹیاں ہیں ۱۳۶ اور اُن کے بیٹے ۱۳۷ یا ہم نے ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے

شَاهِدُونَ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ مِّنْ أَفْكَهَمْ لَيَقُولُونَ ۚ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ

۱۳۸ سنتے ہو بے شک وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اور

لَكَذِبُونَ ۚ اصْطَفَىٰ الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۚ مَا لَكُمْ كَيْفَ

بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے چھوڑ کر تمہیں کیا ہے کیسا حکم

تَحْكُمُونَ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۚ أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِينٌ ۚ فَاتُّوْا

لگاتے ہو ۱۳۹ تو کیا دھیان نہیں کرتے ۱۴۰ یا تمہارے لئے کوئی کھلی سند ہے تو اپنی

يَكْتُمُكُمْ إِن كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۚ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نِصْبًا

کتاب لاؤ ۱۴۱ اگر تم سچے ہو اور اس میں اور جنوں میں رشتہ ٹھہرایا ۱۴۲

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۚ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُصِفُونَ ۚ

اور بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ وہ ۱۴۳ ضرور حاضر لائے جائیں گے ۱۴۴ پاکی ہو اللہ کو ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں

الْاَعْبَادِ اللّٰهِ الْمُخْلِصِينَ ۚ فَاتَّكُمُ وَمَا تَعْبُدُونَ ۚ مَا أَنْتُمْ

مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ۱۴۵ اتوم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ۱۴۶ تم اس کے خلاف

عَلَيْهِ يَفْتِنِينَ ۚ إِلَّا مَن هُوَ صَالٍ الْجَحِيمِ ۚ وَمَا مِثْلًا لَّاهٍ

کسی کو بہکانے والے نہیں ۱۴۷ مگر اُسے جو بڑھکتی آگ میں جانے والا ہے ۱۴۸ اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک کا

پیدا ہوئے (معاذ اللہ) کیسے عظیم کفر کہ تم کہتے ہو ۱۴۳ یعنی اس یہودہ بات کے کہنے والے ۱۴۴ جہنم میں عذاب کے لئے ۱۴۵ ایما نزل اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو یہ کفار انکار کرتے ہیں ۱۴۶ یعنی تمہارے بت سب کے سب وہ اور ۱۴۷ اگر وہ نہیں کر سکتے ۱۴۸ جس کی قسمت ہی میں یہ ہے کہ وہ اپنے کردار بدستے تھی جنہو



۱۲۹ جس میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بابت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز پڑھتا ہو یا تسبیح ذکر کرتا ہو ۱۵۰ یعنی نماز و کفر کے کفار و مشرکین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ۔

۱۵۱ کوئی کتاب ملتی۔

۱۵۲ اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادت بجالاتے پھر جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف معجز کتاب انھیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا۔

۱۵۳ اپنے کفر کا انجام۔

۱۵۴ یعنی اہل ایمان۔

۱۵۵ جب تک کہ تمھیں اُن کے ساتھ قتال کرنیکا حکم دیا جائے۔

۱۵۶ طرح طرح کے عذاب دینا و آخرت میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفار نے براہِ تسخر و استہزاء کہا کہ یہ عذاب کب نازل ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔

۱۵۷ جو کافر اس کی شان میں کہتے ہیں اور اس کے لئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔

۱۵۸ جنھوں نے اللہ عزوجل کی طرف سے توحید اور احکام شرع پہنچائے

انسانی مراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ خود کامل مواد و دوسرے کو بھی مکمل کرے یہ

شانِ انبیاء کی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک پر ان حضرات کا اتباع اور ان کی اقتدا لازم ہے۔

مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۱۶۱ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُونَ ۱۶۲ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسْلِمُونَ ۱۶۳  
ایک مقام معلوم ہے ۱۲۹ اور بیشک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں اور بیشک ہم اسکی تسبیح کرنے والے ہیں

وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ۱۶۴ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۱۶۵  
اور بے شک وہ کہتے تھے ۱۵۰ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت ہوتی ۱۵۱

لَكِنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۱۶۶ فَكْفَرُوا بِهِ ۱۶۷ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۱۶۸  
تو ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے ۱۵۲ تو اس کے منکر ہوئے تو عنقریب جان لیں گے ۱۵۳

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۱۶۹ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ۱۷۰  
اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے ۱۵۴ کہ بے شک انھیں کی مدد ہوگی

وَإِن جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۱۷۱ قَوْلَ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۱۷۲ وَأَبْصُرُهُمْ ۱۷۳  
اور بے شک ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا ۱۵۵ تو ایک وقت تم اُن سے منہ پھیر لو ۱۵۶ اور انھیں دیکھتے رہو

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۱۷۴ أَفَبِعَدَابِنَا يُسْتَعْجَلُونَ ۱۷۵ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ ۱۷۶  
کہ عنقریب وہ دیکھیں گے ۱۵۶ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں پھر جب آترگا انکے آگن میں تو ڈرائے

فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۱۷۷ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۱۷۸ وَأَبْصُرُ ۱۷۹  
گیوں کی کیسا ہی بُری صبح ہوگی ۱۵۷ اور ایک وقت تک اُن سے منہ پھیر لو ۱۵۸ اور انتظار کرو

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۱۷۹ سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۱۸۰  
کہ وہ عنقریب دیکھیں گے ۱۵۹ پاکی ہے تمھارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے ۱۵۹

وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۱۸۱ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۱۸۲  
اور سلام ہے پیغمبروں پر ۱۵۹ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۱۸۰ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۱۸۱  
سو دُعا کیے جو اس کی تعالیٰ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحیم الالاف آیتیں اور پانچ رکوع ہیں



۱۔ سورہ ص اس کا نام سورہ داؤد بھی ہے یہ سورت مکہ ہے اس میں پانچ رکوع اٹھاسی آیتیں اور سات سو تیس کلمے تو تین ہزار سترھ حرف ہیں جو صرف والہ کہ یہ کلام مجرب ہے۔  
 ۲۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھنے میں اسلئے حق کا اعتراف نہیں کرتے ورنہ یعنی آپ کی قوم سے پہلے کتنی آیتیں ہلاک کر دیں اسی استکبار اور انبیاء کی مخالفت کے باعث۔  
 ۳۔ یعنی نزول عذاب کے وقت انھوں نے فساد کی فدا پر کاربھی کیا کہ انھوں نے اپنے حال سے عبرت حاصل نہ کی ورنہ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شان نزول جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو نہایت رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے علمائے اہل بدر اور ہر ایک کے پاس آدھوں کو جمع کیا اور انھیں ابوطالب کے پاس لایا اور ان سے کہا کہ تم مجھے صراطِ حق اور بزرگ ہو تم مجھے پاس اسلئے آئیں کہ تم مجھے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کرو ان کی جماعت کے کچھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو ابوطالب نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح جانتے ہیں آپ ان کی طرف سے یک سخت انحراف نہ کیجئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھ سے کیا جانتے ہیں انھوں نے کہا کہ تم اپنا جانتے ہیں کہ آپ ہیں اور مجھے معبودوں کے ذکر چھوڑ دیجئے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہونگے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو جس سے عربِ عجم کے مالک فرمانروا ہوجاؤ ابوجہل نے کہا کہ ایک کیا ہم دس کلمے قبول کر سکتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انھوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا اتنی بہت سی مخلوق کے لئے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے۔  
 ۹۔ ابوطالب کی مجلس سے آپس میں کہتے ورنہ انہی بھی تین خداؤں کے قائل تھے یہ تو ایک ہی خدا بتاتے ہیں۔  
 ۱۱۔ اہل مکہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر حسد آیا اور انھوں نے یہ کہا کہ ہم میں صاحب شرف و عزت آدمی موجود ہے ان میں سے کسی پر قرآن نازل ہوا خاص حضرت سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا کہ اس کے لایا انہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ۱۲۔ اگر بزرگ عذاب کچھ لیتے تو یہ شک نہ کنیزت جس کی بھی باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی ۱۳۔ اور کیا نبوت کی کنجیاں انکے ہاتھ میں جسے چاہیں میں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کی مالکیت کو نہیں جانتے ۱۴۔ حسب قضاۃ حکمت جسے جو چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو نہیں دخل دینے اور جو دل چاہا کیا حال ۱۵۔ اور ایسا اختیار ہوتا ہے چاہیں ہی کے ساتھ خاص کریں اور عالم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو امور ربانہ و تدبیر الہیہ میں دخل کیوں دیتے ہیں انھیں اس کا کیا حق ہے کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا ہے ورنہ یعنی ان قریش کی جماعت انھیں لشکروں میں سے ایک ہی جواب ہے پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب ہلاک کر دئے گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال انکا ہے انھیں بھی ہزیمت ہوگی چنانچہ بد میں ایسا واقع ہوا اسکے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سکین خاطر کیلئے پچھلے انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوم کا ذکر فرمایا۔

ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۝  
 اس نامور قرآن کی قسم ۲۔ بلکہ کافر ستمگر اور خلافت میں ہیں ۳۔  
 كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَ ذَاوَالْأَيَّاتِ ۝  
 ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ۴۔ تو اب وہ پکاریں ۵۔ اور چھوٹنے کا وقت نہ تھا ۶۔ اور  
 عَجَبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سِحْرٌ كَذِبٌ ۝  
 انھیں اس کا اچھا ہوا کہ ان کے پاس انھیں میں کا ایک ڈرنا نوا الاشراف لایا ورنہ کافروں نے یہ جادو گر ہے بڑا جھوٹا  
 أَجْعَلِ الْآِلٰهَةَ إِلٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝  
 کیا اُس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا ۷۔ بے شک یہ عجیب بات ہے اور اُن میں کے  
 مِنْهُمْ أَنْ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَى الْإِهْتِكُمْ ۖ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝  
 سردار چلے ۹۔ کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو ۱۰۔ بیشک اس میں اس کا کوئی مطلب ہے  
 مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ ۖ إِنْ هَذَا إِلَّا خُلُقٌ نَوْءٌ ۝  
 یہ تو ہم نے سب سے پہلے دینِ نصرانیت میں بھی نہ سنی ۱۱۔ یہ تو نری نئی گڑھت ہے کیا اُن پر  
 عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۖ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذِكْرِي ۖ بَلْ لَمَّا  
 قرآن اتارا گیا ہم سب میں سے ۱۲۔ بلکہ وہ شک میں ہیں میری کتاب سے ۱۳۔ بلکہ ابھی  
 يَذُّوْهُوَ عَذَابٌ ۝  
 میری مار نہیں چکھی ہے ۱۴۔ کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خرابی میں ہیں ۱۵۔ اور غرتِ الالبست عطا فرمائے اور  
 أَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِي ٱلْأَسْبَابِ ۝  
 کیا انکے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ انکے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں ۱۶۔  
 وَجَدْنَا نَٰهْنٰلِكَ مَهْرُومًا مِنَ ٱلْأَحْزَابِ ۝  
 یہ ایک دلیل لشکر ہر انھیں لشکروں میں سے جو وہیں بھگا دیا جائے گا ۱۷۔ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم

بچیں آدمیوں کو جمع کیا اور انھیں ابوطالب کے پاس لایا اور ان سے کہا کہ تم مجھے صراطِ حق اور بزرگ ہو تم مجھے پاس اسلئے آئیں کہ تم مجھے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کرو ان کی جماعت کے کچھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو ابوطالب نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح جانتے ہیں آپ ان کی طرف سے یک سخت انحراف نہ کیجئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھ سے کیا جانتے ہیں انھوں نے کہا کہ تم اپنا جانتے ہیں کہ آپ ہیں اور مجھے معبودوں کے ذکر چھوڑ دیجئے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہونگے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو جس سے عربِ عجم کے مالک فرمانروا ہوجاؤ ابوجہل نے کہا کہ ایک کیا ہم دس کلمے قبول کر سکتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انھوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا اتنی بہت سی مخلوق کے لئے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے۔  
 ۹۔ ابوطالب کی مجلس سے آپس میں کہتے ورنہ انہی بھی تین خداؤں کے قائل تھے یہ تو ایک ہی خدا بتاتے ہیں۔  
 ۱۱۔ اہل مکہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر حسد آیا اور انھوں نے یہ کہا کہ ہم میں صاحب شرف و عزت آدمی موجود ہے ان میں سے کسی پر قرآن نازل ہوا خاص حضرت سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا کہ اس کے لایا انہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ۱۲۔ اگر بزرگ عذاب کچھ لیتے تو یہ شک نہ کنیزت جس کی بھی باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی ۱۳۔ اور کیا نبوت کی کنجیاں انکے ہاتھ میں جسے چاہیں میں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کی مالکیت کو نہیں جانتے ۱۴۔ حسب قضاۃ حکمت جسے جو چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو نہیں دخل دینے اور جو دل چاہا کیا حال ۱۵۔ اور ایسا اختیار ہوتا ہے چاہیں ہی کے ساتھ خاص کریں اور عالم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو امور ربانہ و تدبیر الہیہ میں دخل کیوں دیتے ہیں انھیں اس کا کیا حق ہے کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا ہے ورنہ یعنی ان قریش کی جماعت انھیں لشکروں میں سے ایک ہی جواب ہے پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب ہلاک کر دئے گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال انکا ہے انھیں بھی ہزیمت ہوگی چنانچہ بد میں ایسا واقع ہوا اسکے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سکین خاطر کیلئے پچھلے انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوم کا ذکر فرمایا۔

تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ۱۲۔ اگر بزرگ عذاب کچھ لیتے تو یہ شک نہ کنیزت جس کی بھی باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی ۱۳۔ اور کیا نبوت کی کنجیاں انکے ہاتھ میں جسے چاہیں میں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کی مالکیت کو نہیں جانتے ۱۴۔ حسب قضاۃ حکمت جسے جو چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو نہیں دخل دینے اور جو دل چاہا کیا حال ۱۵۔ اور ایسا اختیار ہوتا ہے چاہیں ہی کے ساتھ خاص کریں اور عالم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو امور ربانہ و تدبیر الہیہ میں دخل کیوں دیتے ہیں انھیں اس کا کیا حق ہے کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا ہے ورنہ یعنی ان قریش کی جماعت انھیں لشکروں میں سے ایک ہی جواب ہے پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب ہلاک کر دئے گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال انکا ہے انھیں بھی ہزیمت ہوگی چنانچہ بد میں ایسا واقع ہوا اسکے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سکین خاطر کیلئے پچھلے انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوم کا ذکر فرمایا۔



۱۸ جو کسی پر غصہ کرتا تھا تو اسے ٹال کر اسکے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھینچوں میں بندھوا دیتا تھا پھر اسکو ٹپوتا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا ۱۹ جو شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم سے تھے وہ ۲۰ جو انبیاء کے مقابل جھڑپا کر کے آئے تھے کہ انھیں گروہوں میں سے ہیں ۲۱ یعنی ان گزری ہوئی آیتوں نے حبیب نبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ان پر عذاب لازم ہو گیا تو ان ضعیفوں کا کیا حال ہو گا جب ان پر عذاب اترے گا ۲۲ یعنی قیامت کے نفاذ والی کی جو ان کے عذاب کی عیاد ہے ۲۳ یہ نظریں حارت نے بطور تمسخر کہا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ۲۴ جن کو عبادت کی بہت قوت دی گئی تھی آپ کا طریقہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے اور رات کے پہلے نصف حصہ میں عبادت وصالی ۲۳

۶۵۷

کہتے اس کے بعد شب کی ایک تہائی آرام فرماتے پھر باقی چھٹا حصہ عبادت میں گزارتے ۲۵ اپنے رب کی طرف

۲۶ حضرت داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ ۲۷

۲۸ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں کو ایسا مسخر کیا تھا کہ جہاں آپ چاہتے ساتھ لیجاتے (مدارک)۔

۲۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے آپ کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے ۳۰ پہاڑ بھی اور پرند بھی۔

۳۱ فوج و لشکر کی کثرت عطا فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روئے زمین کے بادشاہوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت بڑی مضبوط اور قوی سلطنت تھی جھٹسی نہرا مراد آپ کے محراب کے پہرے پر مقرر تھے۔

۳۲ یعنی نبوت بعض مفسرین نے حکمت کی تفسیر عدل کی ہے بعض نے کتاب اللہ کا علم بعض نے فقہ بعض نے سنت (عمل) ۳۳ قول فیصل سے علم تضام راہ ہے جو حق و باطل میں فرق دینے کے۔

۳۴ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۳۵ یہ آیتوں کے بقول شہو ملا کہ تھے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش کیلئے آئے تھے۔ ۳۶ انکای قول ایک مسئلہ کی فرضی شکل پیش کر کے جواب حاصل کرنا تھا اور کسی مسئلہ کے متعلق حکم معلوم کرنے کیلئے فرضی صورتیں مقرر

وَعَادُوا فِرْعَوْنَ ذُو الْأَوْتَادِ ۱۸ وَتَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لَيْكَةِ ۱۹

اور عاد اور جو بیجا کرنے والا فرعون ۱۸ اور تمود اور لوط کی قوم اور بن ولے ۱۹

أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۲۰ إِنَّ كُلًّا إِلَّا كَذَبَ الرَّسُولُ فَحَقَّ عِقَابُ ۲۱

یہ ہیں وہ گروہ ۲۰ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب لازم ہوا ۲۱ اور

مَا يَنْظُرُهُمْ إِلَّا الصِّحَّةُ وَاحِدَةٌ مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۲۲ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطْنَآ قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۲۳ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ ۲۴

یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک تیج کی ۲۲ جسے کوئی پھر نہیں سکتا اور بولے ۲۳

وَإِذْ كُرِعَ عَبْدٌ نَادَاؤُدَا ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۲۵ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ ۲۶

اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کر ۲۵ بیشک ہزاروں گروہ ۲۵ بیشک ہم نے اسکے ساتھ

يُسَبِّحْنَ بِالْعُشِيِّ وَالْأَشْرَاقِ ۲۷ وَالطَّيْرُ مَحْشُورَةٌ كُلُّ لَهَا أَوَّابٌ ۲۸

پہاڑ مسخر فرما دئے کہ تسبیح کرتے ۲۷ شام کو اور سوچ چکے ۲۸ اور پرندے جمع کئے ہوئے ۲۸ سب کے فرمانبردار تھے ۲۹

شَدُّ دَنَا مُلْكُهُ وَاتَيْنَهُ الْحِكْمَةُ وَفُصِّلَ الْخَطَابُ ۳۰ وَهَلْ أَتَاكَ

اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا ۳۰ اور اسے حکمت ۳۱ اور قول فیصل دیا ۳۲ اور کیا تمہیں ۳۳ من عوئے الذئبی

نَبِیُّ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۳۴ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۳۵

بھی خبر آئی جب وہ دیوار کو دروازہ کی مسجد میں آئے ۳۴ جب داؤد پردہ داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا انھوں نے

قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمِمْ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۳۶

عرض کی ڈریے نہیں ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ۳۶ تو ہم میں سچا فیصلہ فرمائیے اور

وَلَا تَشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۳۷ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَ

خلاف حق نہ کیجئے ۳۷ اور ہمیں سیدھی راہ بتائیے بیشک یہ میرا بھائی ہے ۳۸ اسکے پاس ننانوے

کر لی جاتی ہیں اور معین اشخاص کی طرف انکی نسبت کر دی جاتی ہے تاکہ مسئلہ کا بیان بہت واضح طریقہ پر ہوا اور ابہام باقی نہ رہے یہاں جو صورت مسئلہ ان فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤد علیہ السلام کو توجہ دلانا تھی اس امر کی طرف جو انھیں پیش آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آپ کی تنانے میں بیان تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اور عورت کو پیام دے دیا جسکو ایک مسلمان پہلے سے پیام دے چکا تھا لیکن آپ کا پیام یہ ہو چکے کہ عورت کے اعزہ و اقارب دوسرے کی طرف التفات کرنا ہے کب تھے آپ کے لئے راضی ہو گئے اور آپ سے نکاح ہو گیا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہو چکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کر سکا اور اس نے طلاق دیدی ایک نکاح ہو گیا اور اس زمانہ میں ایسا معمول تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی کی عورت کی طرف رغبت ہوتی تو اس سے استدعا کر کے طلاق دلو الیتا اور بعد مدت نکاح کر لیتا یہ بات نہ تو شرعاً ناجائز ہے نہ انس زمانہ کے رسم و عادت کے خلاف لیکن شان انبیاء بہت ارفع و اعلیٰ ہوتی ہے اس لئے یہ آپ کے منصب عالی کے لائق نہ تھا تو مرضی آگئی یہ ہوئی کہ آپ کو اس پر آگاہ کیا جائے اور اس کا سبب یہ پیدا کیا کہ



ملانکہ مدعی اور مدعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے فائدہ ۵ اس سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگوں سے کوئی لغزش صادر ہو اور کوئی امر خلاف شان واقع ہو جائے تو ادب یہ ہے کہ مقتضاً نہ زبان نہ کھولی جائے بلکہ اس واقعہ کی مثل ایک واقعہ متصور کر کے اس کی نسبت سالانہ و مستفیضانہ و مستفیضانہ سوال کیا جائے اور انکی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ غزوہ جل مالک و مولیٰ اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ انکو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لئے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے۔

صفحہ ۳۸

۶۵۸

۲۳ والی

تَسْعُونَ نَجَّةً وَلِي نَجَّةً وَاحِدَةً فَقَالَ أَكْفَلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَجَّتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنْ كَثُرَ

دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دُنبی اب یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کرے اور بات میں مجھ پر زور داتا ہے داؤد نے فرمایا بیشک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بیشک

مِّنَ الْخُلَطَاءِ لِيَبْغِيَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۖ وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۝ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَ

اکثر ساجھے والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور وہ بہت تھوڑے ہیں ۳۸ اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جاچ کی تھی ۳۹ تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا ۴۰ اور رجوع لایا تو ہم نے اُسے یہ عاف فرمایا اور بیشک اسکے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب

حُسْنِ مَّآبٍ ۝ يٰدَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ

معاذی ماگئی اور سجدے میں گر پڑا ۴۰ اور رجوع لایا تو ہم نے اُسے یہ عاف فرمایا اور بیشک اسکے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب

میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بیشک

الَّذِينَ يَصِلُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ

وہ جو اللہ کی راہ سے ہٹتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو

الْحِسَابِ ۚ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ

بھول بیٹھے ۴۲ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ انکے درمیان ہے بیکار نہ بنائے یہ کافروں کا گمان ہے ۴۳ تو کافروں کی خرابی ہے آگ سے کیا ہم اُنھیں جو ایمان لائے

اس کی نسبت سالانہ و مستفیضانہ و مستفیضانہ سوال کیا جائے اور انکی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ غزوہ جل مالک و مولیٰ اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ انکو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لئے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ۳۶ جس کی غلطی ہو بے رو رعایت فرمادے ۳۷ یعنی دینی بھائی۔

۳۸ حضرت داؤد علیہ السلام کی گفتگو سن کر فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور قسم کر کے وہ آسمان کی طرف روانہ ہو گئے۔

۳۹ اور دُنبی ایک کتنا یہ تھا جس سے مراد عورت تھی کیونکہ تاناوے عورتیں آپ کے پاس ہوتے ہوئے ایک اور عورت کی آپ نے خواہش کی تھی اس لئے دُنبی کے پیرایہ میں سوال کیا گیا جب آپ نے یہ سمجھا۔

۴۰ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدہ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے جبکہ نیت کچھ ۴۱ خلق کی پیروی پر آپ کو مامور کیا اور آپ کا حکم اُن میں نافذ فرمایا۔

۴۲ اور اس وجہ سے ایمان سے محروم رہے اگر اُنھیں روزِ حساب کا یقین ہو تا تو دنیا ہی میں ایمان لے آتے۔

۴۳ اگرچہ وہ صراحتاً یہ نہ کہیں کہ آسمان و زمین اور تمام دنیا بیکار پیدا کی گئی لیکن جبکہ بعث و جزا کے منکر ہیں تو نتیجہ یہ ہے کہ عالم کی ایجاد کو عبث اور بے فائدہ مانیں۔



۴۴ یہ بات بالکل حکمت کے خلاف ہے اور جو شخص جزا کا قائل نہیں وہ ہنر و مفسد و مصلح اور فاجر و متقی کو برابر قرار دیکھا اور ان میں فرق نہ کر سکا کفار اس جمل میں گرفتار ہیں شان نزول کفار قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو عیسائیں عیسائی ہیں وہی ہمیں بھی عیسائی ہیں اس پر یہ آیت کلام نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ نیک و بد مومن و کافر کو برابر کر دینا مقصدائے حکمت نہیں کفار کا خیال باطل ہے۔

ص ۳۸

۶۵۹

۲۳ مالمی

۴۵ یعنی قرآن شریف۔

۴۶ وزندار جہنم۔

۴۷ اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمام اوقات تسبیح و ذکر میں مشغول رہنے والا۔

۴۸ بعد نظر ایسے گھوڑے۔

۴۹ یہ ہزار گھوڑے تھے جو جہاد کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملاحظہ میں بعد نظر پیش کئے گئے۔

۵۰ یعنی میں ان سے رضائے الہی اور تقویت و تائید دین کے لئے محبت کرتا ہوں میری محبت ان کے ساتھ دنیوی غرض سے نہیں ہے (تفسیر کبیر)۔

۵۱ یعنی نظر سے غائب ہو گئے۔

۵۲ اور اس بات سے پھرنے کے جذبہ باعث ایک تو گھوڑوں کی غرت و شرف کا اظہار کر دہ دشمن کے مقابلے میں بہتر معین ہیں دوسرے امور سلطنت کی خود نگرانی زمانہ تمام اعمال مستعد ہیں سوم یہ کہ آپ گھوڑوں کا گول اور ان کے امراض و معیوب کے اعلیٰ ماہر تھے ان پر ہاتھ پھیر کر انکی حالت کا امتحان فرماتے تھے بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر یہ کہ

سے اہی اقوال لکھ دیے ہیں جن کی محبت پر کوئی دلیل نہیں اور وہ محض حکایات ہیں جو لائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابل قبول نہیں اور یہ تفسیر جو ذکر گئی یہ عبارت قرآن سے بالکل مطابق ہے و شراح (تفسیر کبیر)۔

۵۳ بخاری و مسلم تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں آج

رات میں اپنی نوے بیبیوں پر درہ کروں گا

ہر ایک حاملہ ہوگی اور ہر ایک سے راہ خدا میں جہاد کروں گا اور اسوارید ہوگا مگر یہ فرماتے وقت زبان مبارک سے انشاء اللہ فرمایا (غالباً حضرت کسی ایسے شخص میں تھے کہ اس کا خیال نہ رہا) تو کوئی بھی عورت حاملہ ہوئی سو اے ایک کساور اسکے بھی نافع خلقت نہ پیدا ہو اسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ فرمایا ہوتا تو ان سب عورتوں کے

لڑکے ہی پیدا ہوتے آدھ وہ راہ خدا میں جہاد کرتے (بخاری پارہ تیرہ کتاب الانبیاء) ۵۴ یعنی غیر تمام خلقت پر ۵۵ اللہ تعالیٰ کی طرف استغفار کر کے انشاء اللہ کہنے کی بھول پر اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں ۵۶ اس سے مقصود تھا کہ ایسا ملک آپ کے لئے معجز ہو ۵۷ فرمانبردارانہ طریقہ ۵۸ جو آپ کے حکم سے حسب مضمی عجیب غریب عمالتیں ہمیر کرتا

۵۹ جو آپ کیلئے سند سے موتی نکالتا دنیا میں سب سے پہلے سند سے موتی نکالنے والے آپ ہی ہیں ۶۰ سرکش شیطان بھی آپ کے سرخ کر دیئے گئے جن کو آپ تادیب اور فساد سے روکنے کے لئے بطریوں اور زنجیروں میں جبراً دبا کر قید کرتے تھے ۶۱ جس پر چاہے

اُمُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْفُسَيْدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ

کالفجار ۶۲ کتب انزلہ الیک مبارک لیدبروا یتہ ولیدنکراولوا

الاکباب ۶۳ ووهبنا لداود سليمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لائے والا ۶۴ جبکہ میں پیش

عرض علیہ بالعشیر الصیفۃ الحیاء ۶۵ فقال انی احببت حب

الخیر عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب ۶۶ ردوها علی فطفق

مسکابا السوق والاعناق ۶۷ ولقد فتنا سليمان ۶۸ والقینا علی

کریسہ جسد اثم اناب ۶۹ قال رب اغفر لی وھب لی ملکا لا

یتبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب ۷۰ فسخرنا له الریح

تجرى بأمرہ رخاء حیث اصاب ۷۱ والشیطین کل بئرو

غواص ۷۲ واخرین مقررین فی الاصفاد ۷۳ هذا عطاؤنا فامنن

غوط خور ۷۴ اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ۷۵ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کرو ۷۶

اور دلو بس میں کر دیئے ہر ہمارا ۷۷ اور

جہاں وہ چاہتا

جہاں وہ چاہتا

جہاں وہ چاہتا

جہاں وہ چاہتا

جہاں وہ چاہتا

جہاں وہ چاہتا



۶۲ جس کسی سے چاہے یعنی آپ کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا جیسی مرضی ہو کریں۔

۶۳ جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اس کے شدائد واد ہیں (اس واقعہ کا مفصل بیان سورہ انبیاء کے رکوع چھ میں گزر چکا ہے)۔

۶۴ چنانچہ آپ نے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آب شریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا۔

۶۵ چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہو گئیں۔

۶۶ چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مرگئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسکو زندہ کیا اور انہیں فضل و رحمت سے اتنے ہی اور عطا فرما دیے اپنی بی بی کو جس کو سوسن میں مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث۔

۶۷ یعنی ابوب علیہ السلام۔

۶۸ جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکمت علم و عطا فرمائیں اور اپنی معرفت اور طاعات پر قوت عطا فرمائی۔

۶۹ یعنی دار آخرت کی کہ وہ لوگوں کو اسی کی یاد دلاتے ہیں اور کثرت سے اُس کا ذکر کرتے ہیں محبت دینا نے ان کے قلوب میں جگہ نہیں پائی۔

۷۰ یعنی ان کے فضائل اور ان کے صبر و پاک خصلتوں سے لوگ تکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں اور ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے۔

۷۱ آخرت میں ۷۲ مرصع تختوں پر۔

أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَّآبٍ ۝

یا روک رکھ ۶۲ بغیر کچھ حساب نہیں اور بیشک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانہ ہے

وَإِذْ كُرِعْنَا لِلْأَيْتِوبِ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسْنِي الشَّيْطَانُ يَنْصِبُ

اور یاد کرو ہماری بندہ ایوب کو جب اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگادی ۶۳

وَعَذَابٍ ۝ أَزْكَىٰ بِرَجُلِكَ هَذَا مَغْتَسِلٌ ۝ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝

ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مارو ۶۴ یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہالنے اور پینے کو ۶۵ اور

وَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لَأُولَى الْأَلْبَابِ ۝

ہم نے اُسے اُسکے گھر والے اور ان کے برابر اور عطا فرمادیے اپنی رحمت کرنے والے ۶۶ اور عقلمندوں کی نصیحت کو

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنُطْ ۝ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا

اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اُس سے مار دے ۶۷ اور قسم نہ توڑ بیشک ہم نے اُسے صابر پایا

نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ وَإِذْ كُرِعْنَا لِلْأَيْتِوبِ وَاسْتَحَقَّ وَيَعْقُوبُ

کیا اچھا بندہ وہ بیشک بہت جمع لایا والا ہے اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب

أُولَى الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝

قدرت اور علم والوں کو ۶۸ بیشک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے ۶۹

وَأَنَّهُمْ عِنْدَنَا مِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْآخِيَارِ ۝ وَإِذْ كُرِيَ السَّمْعِيلَ وَالْإِسَٰعَ

اور بیشک وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے پسندیدہ ہیں اور یاد کرو اسمعیل اور اسع

وَإِذْ الْكُفْلُ وَكُلٌّ مِّنَ الْآخِيَارِ ۝ هَذَا ذِكْرٌ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ

اور ذوالکفل کو ۷۰ اور سب اچھے ہیں یہ نصیحت ہے اور بیشک ۷۱ پر ہمیز گاروں کا

مَّآبٍ ۝ جَنَّاتٍ عِدْنٍ مُّفْتَحَةٍ لَّهُمُ الْآبُوابُ ۝ مُتَكِينِينَ فِيهَا يَدْعُونَ

ٹھکانا بھلا لینے کے باغ ان کے لئے سب دروازے کھلے ہوئے اُن میں تکیہ لگائے ۷۲



۵۴؎ یعنی سب سن میں برابر ایسے ہی حسن و جوانی میں آپس میں محبت رکھنے والے نہ ایک کو دوسرے سے بغض نہ رشک نہ حسد ۵۵؎ پھیند باقی رہیگا وہاں جو چہرہ لی جائے گی اور خراج کی جائے گی وہ اپنی جگہ ویسی ہی ہو جائیگی دنیا کی چیزوں کی طرح فنا اور نیست نابود نہ ہوگی۔  
۵۶؎ یعنی ایمان والوں کو۔

۵۷؎ بھڑکنے والی آگ کہ وہی فرش ہوگی۔

۵۸؎ جو جہنمیوں کے جسموں اور ان کے مٹے ہوئے رتھوں اور نجاست کے مقاموں سے بہے گی جلتی بدبودار۔  
۵۹؎ قسم قسم کے عذاب۔

۶۰؎ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب کافروں کے سردار جہنم میں داخل ہونگے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی اتباع کرنے والے تو جہنم کے خازن ان سرداروں سے کہیں گے یہ تمہارے متبعین کی فوج ہے جو تمہاری طرح تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی پڑتی ہے۔

۶۱؎ کہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور ہمیں اس راہ پر چلایا۔

۶۲؎ یعنی جہنم نہایت ہی بڑا ٹھکانا ہے۔

۶۳؎ کفار کے عمائد اور سردار۔

۶۴؎ یعنی غریب مسلمانوں کو اور انھیں وہ اپنے دین کے مخالف ہونے کے باعث شریر کہتے تھے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے جب کفار جہنم میں اُنھیں نہ دیکھیں گے تو کہیں گے

۶۵؎ وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے۔

۶۶؎ اور درحقیقت وہ ایسے نہ تھے دوزخ میں آئے ہی نہیں ہمارا ان کے ساتھ اشتہار کرنا اور انکی ہنسی بنانا باطل تھا۔

۶۷؎ اس لئے وہ ہمیں نظر نہ آئے یا یہ معنی ہیں کہ انکی طرف سے آنکھیں پھرنکیں

فِيهَا بِفَاكِهِةٌ كَثِيرَةٌ ۖ وَشَرَابٌ ۚ وَعِنْدَهُمْ قَصْرٌ مِّنَ الطَّرَفِ ۚ اَتْرَابٌ ۙ

ان میں بہت سے میوے اور شراب مانگتے ہیں اور انکے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں

ہذا مَا تُوْعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۚ اِنَّ هَذَا الَّذِي رَزَقْنَا مَالَهُ ۙ مِنْ تَفَاةٍ ۙ

اٹھائیں ایک عمر کی ۵۴؎ یہ جو وہ جسکا کہنیں مٹا دیا جانا جو حساب کے دن بیشک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا ۵۵؎

هَذَا وَاِنَّ لِلطَّغِيْنَ لَشَرَّ مَا ب ۙ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَيَسُّوْنَ اِلَيْهَا ۙ

انکو تو یہ ہے ۵۶؎ اور بیشک سرکشوں کو بڑا ٹھکانا جہنم کہ اس میں جائیں گے تو کیا ہی بڑا بچھونا ۵۷؎

هَذَا اَفْلِيذٌ وَقُوَّةٌ حَيْمٌ ۖ وَغَسَاقٌ ۙ وَآخِرُ مِنْ شَكْلَةٍ ۙ اَزْوَاجٌ ۙ هَذَا

انکو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولنا پانی اور پیپ ۵۸؎ اور اسی شکل کے اور جوڑے ۵۹؎ اُنسے کہا جائیگا

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارَ ۙ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ

یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ دھنسی پڑتی ہے جو تمہاری تھی ۶۰؎ وہ کہیں گے انکو کھلی جگہ نہ لیو آگ میں انکو جانا ہی جو وہاں بھی تاجہ میں ہیں

لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۙ اَنْتُمْ قَدْ مَتَّوْهُ لَنَا فَيَسُّوْا الْفِرَارَ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ

تابع بولے بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ لیو یہ مصیبت تمہارے آگے لائے ۶۱؎ تو کیا ہی بڑا ٹھکانا ۶۲؎ وہ بولے اے ہمارے رب جو یہ

قَدْ مَرَّلْنَا هٰذَا فِرْدَهٗ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۙ قَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی

یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اُسے آگ میں دونا عذاب بڑھا ۶۳؎ بولے ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۙ اَتَتَّخِذُنَا سَحَرًا ۙ اَمْ رَاغَتْ عَنْهُمْ

کو نہیں دیکھتے جنہیں بڑا سمجھتے تھے ۶۴؎ کیا ہم نے انھیں ہنسی بنایا ۶۵؎ یا آنکھیں انکی طرف

الْاَبْصَارُ ۙ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۙ قُلْ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ ۙ وَ

سے پھر گئیں ۶۶؎ بیشک یہ ضرور حق ہے دوزخیوں کا باہم جھگڑنا ۶۷؎ میں ڈرنا بیوا لاہی ہوں

مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۙ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

۶۸؎ اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُنکے درمیان ہے

اور دنیا میں ہم اُنکے رتبے اور بزرگی کو نہ دیکھ سکے ۶۹؎ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ کفار سے ۷۰؎ تمہیں عذاب ابھی کا خوف دلاتا ہوں۔



۹۹ یعنی قرآن یا قیامت یا میرا رسول مندرجہ بالا یا اللہ تعالیٰ کا واحد الشریک لا ہونا ۹۸ کہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے اور قرآن پاک اور میرے دین کو نہیں مانتے ۹۷ یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحبت نبوت کی ایک دلیل ہے مدعیہ ہے کہ عالم بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں رسول و جواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوگا اگر میں نبی نہ ہوتا اسکی خبر دنیا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے ۹۶ داری اور ترقی کی چیزوں میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حالت میں اپنے رب غفور جل کے دیدار سے مشرف ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ واقعہ خواب کا ہے (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت رب لغت و علا و تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عالم بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں میں نے عرض کیا یا رب تو ہی دانا ہے حضور نے فرمایا پھر رب الغفر نے اپنا دست رحمت و کرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اسکی فیض کا اثر اپنے قلب مبارک میں پایا تو آسمان وزمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا تم جانتے ہو کہ عالم بالا کے ملائکہ کس امر میں بحث کر رہے ہیں میں نے عرض کیا ہاں اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کر رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد جس میں تمہارا اوپر یا وہ پا جماعتوں کے لئے جاتا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اس وقت بھی طح و صون کرنا جس نے یہ کیا اسکی زندگی بھی بہتر موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک نش نکلے گا جیسا اپنی ولادت کے دن تھا اور فرمایا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے بعد دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ آتی اسفلا فخل الخیرات و ترک المذکرات و حب المساکین و ما اذا اردت عبادہ ففتنہ فاقضنی الیک غیر مفتون بعض روایتوں میں یہ ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق و مغرب میں ہے سب میں نے جان لیا امام علامہ علاء الدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن ابنی تفسیر میں اسکی معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور

بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝

صاحب عزت بڑا بخشنے والا تم فرماؤ وہ ۹۹ بڑی خبر ہے تم اس سے غفلت میں ہو ۹۸

مَا كَانَ لِي مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَأِ الْأَعْلَىٰ اِذْ يُخْتَصِمُونَ ۝ اِنْ يُوحَىٰ اِلَيَّ اِلَّا اَمَّا اَنْ اَنْذِرُ مُبِينٌ ۝ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقُ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ فَاِذَا اسْوَيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اٰجَمَعُوْنَ ۝ اِلَّا اِبٰلٰسَ اِسْتَكْبَرَ ۝ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ يٰ اِبٰلٰسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتَ

مجھے عالم بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑے تھے ۹۷ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ میں نہیں مگر روشن دُرسانے والا ۹۶ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان ۹۵ مِّنْ طِيْنٍ ۝ فَاِذَا اسْوَيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝

بنائوں گا ۹۴ پھر جب میں اُسے ٹھیک بناؤں ۹۳ اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں ۹۲ تو تم اس کے لئے سجدہ میں گرنا تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا مگر ابلیس نے ۹۱ اس نے غور

سَجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اٰجَمَعُوْنَ ۝ اِلَّا اِبٰلٰسَ اِسْتَكْبَرَ ۝ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ يٰ اِبٰلٰسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتَ

کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں ۹۰ فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لئے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا کیا تجھے غور آگیا یا تو تھا ہی مغدروں میں ۸۹ بولالیں اس سے بہتر ہوں ۸۸ تو نے مجھے

مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِّنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرِجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَٰحِمٌ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّیْنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَانْظُرْنِيْ اِلٰی يَوْمٍ یَّبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰی يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ اُس دن تک کہ اٹھائے جائیں ۸۷ فرمایا تو تو بہت دالوں میں ہے اس جانے ہوئے وقت کے دن تک ۸۶

وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰی يَوْمِ الدِّیْنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَانْظُرْنِيْ اِلٰی يَوْمٍ یَّبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰی يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝

اور بیشک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک ۸۵ بولالے میرے رب ایسا ہے تو مجھے بہت دے ۸۴ اُس دن تک کہ اٹھائے جائیں ۸۳ فرمایا تو تو بہت دالوں میں ہے اس جانے ہوئے وقت کے دن تک ۸۲

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سید مبارک کھول یا اور قلب شریف کو منور کر دیا اور جو کوئی نہ جانے اس سب کی معرفت اکو عطا کر دی تا آنکہ آئے نعمت و معرفت کی سڑی اپنے قلب مبارک میں پانی اور جب قلب شریف منور ہو گیا اور سید پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے باعلام الہی جان لیا ۹۳ یعنی (حضرت آدم کو پیدا کروں گا ۹۲ یعنی اسکی میدان تمام کردوں ۹۱ اور اسکو زندگی عطا کردوں ۹۰ سجدہ نہ کیا ۸۹ یعنی علم الہی اس میں ہے ۸۸ اس سے اسکی مراد یہی کہ اگر آدم آگ سے پیدا کئے جاتے اور یہی برابر بھی مٹے جب میں انھیں سجدہ نہ کرتا چ جائیگا ان سے بہتر ہو کر انھیں سجدہ کروں ۸۷ اپنی سرکشی و نافرمانی و کبر کے باعث پھر اللہ تعالیٰ نے اسکی صورت بدلدی وہ پہلے حسین تھا شکل رو سیاہ کر دیا گیا اور اسکی ذریت سب کو گئی ۸۶ اور قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ۸۵ آدم علیہ السلام اور انکی ذریت اپنے فناء ہونیکے بعد جزا کئے اور اس سے اسکی مراد یہی کہ وہ انسانوں کو مگر کر کے کیلئے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب کالے اور موت سے بالکل کچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد پھر موت نہیں ۸۴ یعنی لغز اولیٰ تک جسکو خلق کی فناء کے لئے معین فرمایا گیا۔



۱۴۴ مع تیری ذریت کے۔

۱۴۵ یعنی انسانوں میں سے۔

۱۴۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے بعد اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے روز۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَا غُيُوبَةَ لَهُمْ أَجْمَعِينَ ۖ (۱۴۷) إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ ۖ (۱۴۸)

بولاتیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقُّ أَقُولُ ۖ (۱۴۹) لَا مُلْكَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَهَمَّسُنْ تَبَعَكَ مِنْهُمْ

فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بیشک میں ضرور جہنم پر دھکا دے گا اور ان میں سے

أَجْمَعِينَ ۖ (۱۵۰) قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۖ (۱۵۱)

جتنے تیری پیروی کریں گے سب تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں

إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۖ (۱۵۲) وَلِتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ۖ (۱۵۳)

وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اسکی خبر چالو گے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۖ (۱۵۴) سُبْحَانَكَ يَا مَنْ يُنَزِّلُ الْكِتَابَ

سو ذمہ کیلئے اور آیتیں بچھتر اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا اور آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۖ (۱۵۵) إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ الْكِتَابَ

کتاب و اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بیشک ہم نے تمہاری طرف و اتار

بِالْحَقِّ فَأَعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۖ (۱۵۶) إِلَّا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۖ (۱۵۷)

کتاب حق کے ساتھ تاملی تو اللہ کو پوجو نہ اس کے بندے ہو کر ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ

اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لئے وہ کہتے ہیں ہم تو انہیں صرف اتنی بات کیلئے پوجتے ہیں

اللَّهِ زُلْفَىٰ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۖ (۱۵۸) إِنْ

کہ یہیں اللہ کے پاس نزدیک کر دیں اللہ ان میں فیصلہ کر دے گا اس بات کا جس میں اختلاف کر رہے ہیں و بیشک

اللَّهُ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَذِبٌ كَفَّارٌ ۖ (۱۵۹) لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا

اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا بنا کر اسکا ہو و اللہ اپنے لئے بچہ بنا تا تو اپنی مخلوق

۱۴۷ سورہ ذمہ کیلئے سوا آیت

۱۴۸ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا

اور آیت اللہ تبارک و تعالیٰ

۱۴۹ الحمد بیٹ کے اس سورت میں

۱۵۰ آٹھ رکوع اور پچھتر آیتیں اور ایک

۱۵۱ ہزار ایک سو بہتر کلمے اور چار ہزار

نوسو آٹھ حرفت ہیں۔

۱۵۲ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے

۱۵۳ اے سید عالم محمد مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۵۴ اس کے سوا کوئی عبادت کا

مستحق نہیں۔

۱۵۵ معبود ٹھہرائے مراد اس سے

بت پرست ہیں۔

۱۵۶ یعنی بتوں کو۔

۱۵۷ و ایمان داروں کو جنت میں

اور کافروں کو دوزخ میں داخل

فرما کر۔

۱۵۸ جھوٹا اس بات میں کہ بتوں

کو اللہ تعالیٰ سے نزدیک کرنے والا

بتائے اور خدا کے لئے اولاد

ٹھہرائے اور ناشکر ایسا کہ

بتوں کو پوجے۔

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳



۹ یعنی اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ممکن ہوتی تو وہ جسے چاہتا اولاد بناتا نہ کہ یہ تجویز کفار پر چھوڑنا کہ وہ جسے چاہیں خدا کی اولاد قرار دیں دماغاً اللہ تعالیٰ اولاد سے اور ہر اس چیز سے جو اس کی شان اقدس کے لائق نہیں۔  
۱۰ نہ اس کا کوئی شریک نہ اس کی کوئی اولاد۔

ذوالحجہ ۲۳

۶۶۴

الزمر ۳۹

لَا صُطْفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ سُبْحَانَهُ ۚ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ④

میں سے جسے چاہتا چن لیتا ۹ پاکی ہے اُسے ۱۰ وہی ہے ایک اللہ ۱۱ سب پر غالب  
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ يَكُوْرُ الْاَيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيَكُوْرُ  
اس نے آسمان اور زمین حق بنائے رات کو دن پر پیوستہ ہے اور

النَّهَارَ عَلَى الْاَيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ⑤

دن کو رات پر پیوستہ ہے ۱۲ اور اس نے سورج اور چاند کو کام پر لگایا ہر ایک ایک ٹھکانے پر بعد کیلئے چلتا ہے ۱۳  
الَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ⑥ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ

سنتا ہے وہی صاحب عزت بخشنے والا ہے ۱۴ اس نے تمہیں ایک جان سے بنایا ۱۵ پھر اسی سے  
مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمَنِيَّةً ۚ اَزْوَاجًا مِّمَّنْ خَلَقَكُمْ

اس کا جوڑا پیدا کیا ۱۵ اور تمہارے لئے جو پایوں میں سے ۱۶ آٹھ جوڑے اتارے ۱۷ تمہیں تمہاری  
فِيْ بُطُوْنٍ اُمَّهَاتِكُمْ خَلَقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ⑦

ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح ۱۸ تین اندھیروں میں ۱۹  
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَآتٰى تَصْرُفًا ⑧ اِنْ

یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اسکے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں پھیرے جاتے ہوتے ۲۰ اگر تم  
تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ

ناشکری کرو تو بیشک اللہ بے نیاز ہے تم سے ۲۱ اور اپنے بندوں کی ناشکری اُسے پسند نہیں اور اگر  
تَشْكُرُوْا يَرْضٰهُ لَكُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

شکر کرو تو اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے ۲۲ اور کوئی بوجھ اٹھانوالی جان و سر کیا بوجھ نہیں اٹھائیگی ۲۳ پھر تمہیں اپنے رب ہی  
مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذٰلِكَ الصُّدُوْرِ ⑨

کی طرف پھرنا ہے ۲۴ تو وہ تمہیں بتا دیگا جو تم کرتے تھے ۲۵ بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے

۱۲ یعنی کبھی رات کی تاریکی سے دن کے ایک حصہ کو چھپاتا ہے اور کبھی دن کی روشنی سے رات کے حصہ کو مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت گھٹنا کر رات کو بڑھاتا ہے کبھی رات گھٹنا کر دن کو زیادہ کرتا ہے اور رات اور دن میں سے گھٹنے والا گھٹنے گھٹنے دس گھنٹہ کا رہ جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے چودہ گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔

۱۳ یعنی قیامت تک وہ اپنے مقرر نظام پر چلتے رہیں گے۔  
۱۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے ۱۵ یعنی حضرت حوا کو۔  
۱۶ یعنی اونٹ گائے بکری بھیرے ۱۷ یعنی پیدا کئے جوڑوں سے مراد نر اور مادہ ہیں۔  
۱۸ یعنی نطفہ پھر علقہ (خون بستہ) پھر مضغہ گوشت پارہ۔  
۱۹ ایک اندھیری پیٹ کی دوسری رگ کی تیسری پچھدان کی۔  
۲۰ اور طاق حق سے دور ہوتے ہو کہ اس کی عبادت چھوڑ کر غیر کی عبادت کرتے ہو۔  
۲۱ یعنی تمہاری طاعت و عبادت سے اور تم ہی اس کے محتاج ہو ایمان لانے میں تمہارا ہی نفع اور کافروں کے ہونے میں تمہارا ہی ضرر ہے۔  
۲۲ کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا ۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا ۲۴ آخرت میں ۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔

۱۲ یعنی کبھی رات کی تاریکی سے دن کے ایک حصہ کو چھپاتا ہے اور کبھی دن کی روشنی سے رات کے حصہ کو مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت گھٹنا کر رات کو بڑھاتا ہے کبھی رات گھٹنا کر دن کو زیادہ کرتا ہے اور رات اور دن میں سے گھٹنے والا گھٹنے گھٹنے دس گھنٹہ کا رہ جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے چودہ گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔

۱۳ یعنی قیامت تک وہ اپنے مقرر نظام پر چلتے رہیں گے۔

۱۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے ۱۵ یعنی حضرت حوا کو۔

۱۶ یعنی اونٹ گائے بکری بھیرے ۱۷ یعنی پیدا کئے جوڑوں سے مراد نر اور مادہ ہیں۔

۱۸ یعنی نطفہ پھر علقہ (خون بستہ) پھر مضغہ گوشت پارہ۔

۱۹ ایک اندھیری پیٹ کی دوسری رگ کی تیسری پچھدان کی۔

۲۰ اور طاق حق سے دور ہوتے ہو کہ اس کی عبادت چھوڑ کر غیر کی عبادت کرتے ہو۔

۲۱ یعنی تمہاری طاعت و عبادت سے اور تم ہی اس کے محتاج ہو ایمان لانے میں تمہارا ہی نفع اور کافروں کے ہونے میں تمہارا ہی ضرر ہے۔

۲۲ کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا ۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا ۲۴ آخرت میں ۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔

۲۴ کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا ۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا ۲۴ آخرت میں ۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔

۲۴ کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا ۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا ۲۴ آخرت میں ۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔

اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا ۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا ۲۴ آخرت میں ۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔



۲۶ یہاں آدمی سے مطلقاً کفر یا خاص ابو جہل یا عقبہ بن ربیعہ مراد ہے ۲۷ اسی سے فریاد کرتا ہے ۲۸ یعنی اس شدت و تکلیف کو فراموش کر دیتا ہے جس کے لئے اللہ سے فریاد کی تھی ۲۹ یعنی حاجت برآری کے بعد پھر بہت پرستی میں مبتلا ہو جاتا ہے ۳۰ اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کافر سے ۳۱ اور دنیا کی زندگی کے دن پورے کرنے ۳۲ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں نازل ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت عمار و حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں نازل ہوئی ۳۳ دہائی ۲۳

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً

اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ۲۶ اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا ۲۷ پھر جب اللہ نے اسے اپنے ۲۸ مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ اللَّهُ آتِدَادًا لِلْيَاسِلِ ۝

پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لئے پہلے پکارا تھا ۲۸ اور اللہ کے لئے برابر والے ٹھہرانے لگتا ہے ۲۹ عَنْ سَبِيلِهِ ۝ قُلْ تَمَتَّعُ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۝

۲۹ تاکہ اُسکی راہ سے بہکانے تم فرماؤ وقت تھوڑے دن اپنے کفر کے ساتھ برکت ۳۱ بے شک تو دوزخیوں میں ہے ۳۲ اَمِنْ هُوَ قَائِلٌ أَنَاءَ الْيَلِ سَاجِدًا أَوْ قَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا

کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجدہ میں ۳۲ آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی ۳۳ رَحْمَةً رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

رحمت کی اس لگائے ۳۴ کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائیگا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان ۳۵ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ قُلْ يَعْبَادُ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۝

نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں ۳۶ تم فرماؤ اے میرے بندو جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو ۳۷ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۝ إِنَّمَا

جنہوں نے بھلائی کی ۳۸ اُن کے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے ۳۹ اور اللہ کی زمین وسیع ہے ۴۰ یَوْفَى الصَّبْرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ

صابروں ہی کو انکا ثواب بھر پور دیا جائے گا بے گنتی ۴۱ تم فرماؤ ۴۲ اَللَّهُ مُخْلِصَالَهُ الدِّينَ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝ قُلْ

کو پوجوں نہ اس کا بندہ ہو کر ۴۳ اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں ۴۴ اِنِّي أَخَافُ أَنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قُلْ اللَّهُ أَعْبُدُ

بالقرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ۴۵ تم فرماؤ میں اللہ ہی کو پوجتا ہوں ۴۶

پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے اسکو چھوڑنا گوارا نہ کیا ۴۷ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کوئی لے لے کر نیکیوں کا وزن کیا جائیگا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انھیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائیگا اور یہ بھی مروی ہے کہ اصحاب مصیبت پہلا حاضر کیے جائیں گے نہ اُن کیلئے میزان قائم کی جائے نہ اُنکے لئے دفتر کھولے جائیں اُن پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انھیں دیکھ کر اندر کر نیکی کا کاش وہ اہل مصیبت میں سے ہوتے اور انکے جسم و فنیوں سے کاٹے گئے ہونے کا آج یہ صبر کا اجر پاتے ۴۸ اے

سیدنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۴۹ اوّل طاعت و اخلاص میں مقدم و سابق ہوں اللہ تعالیٰ نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو عمل قلبی پھر طاعت یعنی اعلیٰ حواج کا چونکہ احکام شرعیہ رسول سے حاصل ہوتے ہیں وہی انکے پیچھا نہ لے سکتے تھے شروع کرنے میں سب مقدم اور اوّل ہونے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ حکم دیکر تنبیہ کی کہ دوسرے پر اسکی باجندی نہایت ضروری ہے اور دوسری ترغیب کیلئے نبی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ شان نزول کا تعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اپنی پیروی تو تم کے سرداروں اور اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھتے جلات اور غری کی پیش کش کرتے ہیں انکے دین میں یہ آیت نازل ہوئی۔

نوافل و عبادت دن کے نوافل سے افضل ہیں اسکی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رات کا عمل پوشیدہ ہوتا ہے اس لئے وہ ریاضت بہت دور ہوتا ہے دوسرے یہ کہ دنیا کے کاروبار بند ہوتے ہیں اسلئے قلب نسبت دن کے بہت فارغ ہوتا ہے اور توجہ الی اللہ اور شروع دن سے زیادہ رات میں میرا آتا ہے تیسرے رات چونکہ راحت و خواب کا وقت ہوتا ہے اس لئے اس میں بیدار رہنا نفس کو بہت مشقت و تعب میں ڈالتا ہے تو ثواب بھی اس کا زیادہ ہوگا۔

۳۳ اس سے ثابت ہوا کہ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ بین الخوف والرجاء ہو اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کر کے عذاب سے ڈرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے دنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا یہ دونوں ۱۵ قرآن کریم میں کفار کی حالتیں بتائی گئی ہیں قال اللہ تعالیٰ فَلَا يَمُنُّ مَلَكَ اللَّهُ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ وَقَالَ تَعَالَى لَا يَأْتِيَنَّكَ مِنَ الْفَقْرِ فَتَضِلَّ فِي سَبِيلِ الْكُفْرِ ۝ ۳۴ طاعت بجالائے اور اچھے عمل کئے۔ ۳۵ یعنی صحت و عافیت

۳۶ اس میں ہجرت کی ترغیب ہے کہ جس شہر میں معاصی کی کثرت ہو اور وہاں رہنے سے آدمی کو اپنی دینداری پر قائم رہنا دشوار ہو جائے چاہئے کہ اس جگہ کو چھوڑ دے اور وہاں سے ہجرت کر جائے شان نزول یہ آیت ہاجرین جنت کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب اور انکے ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے مصیبتوں اور بلاؤں

پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے اسکو چھوڑنا گوارا نہ کیا ۴۷ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کوئی لے لے کر نیکیوں کا وزن کیا جائیگا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انھیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائیگا اور یہ بھی مروی ہے کہ اصحاب مصیبت پہلا حاضر کیے جائیں گے نہ اُن کیلئے میزان قائم کی جائے نہ اُنکے لئے دفتر کھولے جائیں اُن پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انھیں دیکھ کر اندر کر نیکی کا کاش وہ اہل مصیبت میں سے ہوتے اور انکے جسم و فنیوں سے کاٹے گئے ہونے کا آج یہ صبر کا اجر پاتے ۴۸ اے



۱۴۱ بطریق تہدید و توبیخ فرمایا۔  
۱۴۲ یعنی مگر ہی اختیار کر کے ہمیشہ کے لئے مستحق جہنم ہو گئے اور جنت کی نعمتوں سے محروم ہو گئے جو ایمان لانے پر انھیں ملتیں۔

۱۴۳ یعنی ہر طرف سے آگ انھیں گھیرے ہوئے ہے۔

۱۴۴ کہ ایمان لائیں اور منوعات سے بچیں۔

۱۴۵ وہ کام نہ کرو جو میری ناراضی کا سبب ہو۔  
۱۴۶ جس میں ان کی بہبود ہو۔

۱۴۷ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے تو آپ کے پاس حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید آئے اور ان سے حال دریافت کیا انھوں نے اپنے ایمان کی خبر دی یہ حضرات بھی سُن کر ایمان لے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی فَبَشِّرْ عِبَادِی الْآئِیۃ۔

۱۴۸ جو اذلی بدبخت اور علم الہی میں جہنمی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے ابولہب اور اس کے لڑکے ہیں۔  
۱۴۹ اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔

۱۵۰ یعنی جنت کے منازل رفیعہ جن کے اوپر اور ارفع منازل ہیں۔

فُخِّصَآلَہٗ دِیۡنِی ۱۱۱ فَاَعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ ۱۱۲ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیۡنَ

نرا اس کا بندہ ہو کر تو تم اس کے سوا جسے چاہو پوجو ۱۱۱ تم فرماؤ پوری بار  
الَّذِیۡنَ خَسِرُوْا اَنْفُسُہُمْ وَاٰہِلِیْہُمْ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ ۱۱۳ اَلَا ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرٰنُ

انھیں جو اپنی جان اور اپنے گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے ۱۱۳ ہاں ہاں یہی کھلی  
الْبٰیۡیۡنُ ۱۱۴ لَہُمْ مِّنْ فَوْقِہُمْ ظُلُلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِہُمْ ظُلُلٌ ۱۱۵ ذٰلِکَ

بار ہے اُن کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور اُن کے نیچے پہاڑ ۱۱۴ اس سے  
یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِہٖ عِبَادَہٗ یُعْبَادُوْنَ ۱۱۶ فَاتَّقُوْنَ ۱۱۷ وَالَّذِیۡنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوۡتَ

اللہ ڈرانا ہے اپنے بندوں کو ۱۱۶ اسی سے بندہ تم سے ڈرو ۱۱۷ اور وہ جو بتوں کی پوجا سے بچے  
اَنْ یَّعْبُدُوْہَا وَاَنْ اَبُوۡا اِلَی اللّٰہِ لَہُمُ الْبُشْرٰی ۱۱۸ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۱۱۹ الَّذِیۡنَ

اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے انھیں کیلئے خوشخبری ہے تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان  
یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فِیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ ۱۲۰ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ ہَدٰی اللّٰہُ

لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں ۱۲۰ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی  
وَاُولٰٓئِکَ ہُمْ اُولُوۡا الْاَلْبَابِ ۱۲۱ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْہِ کَلِمَۃُ الْعَذَابِ

اور یہ ہیں جن کو عذاب ہے ۱۲۱ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی نجات والوں کے برابر ہو جائے گا  
اَفَاَنْتَ تُنقِذُ مَنۡ فِی النَّارِ ۱۲۲ لٰکِنَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبُّہُمۡ لَہُمۡ غُرَفٌ مِّنْ

تو کیا تم ہدایت دیکر آگ کے سختی کو بچا لو گے ۱۲۲ لیکن جو اپنے رب سے ڈرے ۱۲۳ اُن کے لئے بالاخانے ہیں اُن پر  
فَوْقِہَا غُرَفٌ مَّبْنِیۡۃٌ تَجْرٰی مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ ۱۲۴ وَعَدَ اللّٰہُ لَا یُخْلِفُ

بالاخانے بنے ۱۲۴ ان کے نیچے نہریں بہیں اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ  
اللّٰہُ الْمِیْعَادَ ۱۲۵ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَکَہٗ یَنۡبِیۡعُ فِی

خلاف نہیں کرتا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین



الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ۖ ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطًا مَّا طَرَأَ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لَأَوَّلَى الْأَلْبَابِ ۖ أَفَنُ

میں جسے بنائے پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی ۱۵ پھر سوکھ جاتی ہے تو تودیکھو کہ وہ ۱۶  
پہلی بڑی گئی پھر اُسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے بیشک اس میں دھیان کی بات ہے عقلمندوں کو ۱۷ تو کیا وہ جبکہ

شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۖ قَوْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ

سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ۱۸ تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے ۱۹ اس جیسا ہو جائیگا جو سنگدل

قُلُوبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۖ أُولَٰئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۖ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ

ہے تو خرابی ہے انکی جتنے دل یا خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں ۲۰ وہ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے اتاری سب سے

الْحَدِيثِ ۖ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِ ۖ تَفْشَعُ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ

ابھی کتاب ۲۱ کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے ۲۲ دوسرے بیان الی ۲۳ اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنَ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۖ

انکے بدن پر جو اپنے رب ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں ۲۴ اور دل نرم پڑتے ہیں یا خدا کی طرف رغبت میں ۲۵

ذٰلِكَ هُدَىٰ اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَن يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

یہ اللہ کی ہدایت ہر راہ دکھائے اس سے جسے چاہے ۲۶ اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی راہ دکھائے

مِنْ هَادٍ ۖ أَفَمَن يَتَّبِعِ بَوَّاهَهُ سُوْءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۖ وَقِيلَ

والا نہیں ۲۷ تو کیا وہ جو قیامت کے دن بُرے عذاب کی بھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا ۲۸ نجات والے

لِّلظٰلِمِيْنَ ذُوْ قُوَا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۚ كَذَّبَ الَّذِينَ مِّنْ قَبْلِهِمْ

کی طرح ہو جائے گا ۲۹ اور ظالموں سے دیا جائے گا اپنا کیا چکھو ۳۰ ان سے اگلوں نے جھٹلایا ۳۱

فَاَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۖ فَاَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ

تو انھیں عذاب آیا ۳۲ جہاں سے انھیں خبر نہ تھی ۳۳ اور اللہ نے انھیں دنیا کی زندگی

۱۵ زرد سبز سرخ سفید قسم قسم کی گیہوں جو اور طرح طرح کے غلے ۱۶ سرسبز و شاداب ہونے کے بعد ۱۷ جو اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر

دلیلیں قائم کرتے ہیں ۱۸ اور اس کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائی ۱۹ یعنی یقین و ہدایت پر حدیث رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آیت تلاوت

فرمائی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سینہ کا کھٹکا کس

طرح ہوتا ہے فرمایا کہ جب نور قلب میں

داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس

۲ میں وسعت ہوتی ہے صحابہ نے

۳ عرض کیا اس کی کیا علامت ہے فرمایا

۴ دار الخلود کی طرف متوجہ ہونا اور دار

الغور (دنیا سے) دور رہنا اور

موت کے لئے اس کے آنے سے قبل

آمادہ ہونا۔

۵ نفس جب خبیث ہوتا ہے تو قبول

حق سے اس کو بہت دوری ہو جاتی ہے

اور ذکر اللہ کے سننے سے اس کی

سختی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے کہ

آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہوتا ہے اور

نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی ذکر اللہ

سے مومنین کے قلوب نرم ہوتے ہیں اور

کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے۔

۶ فائدہ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت

پکڑنا چاہئے جنھوں نے ذکر اللہ کو رکنا اپنا

شعار بنالیا ہے وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع

کرتے ہیں نمازوں کے بعد ذکر اللہ کرنے

والوں کو بھی روکتے اور منع کرتے ہیں ایصال

ثواب کے لئے قرآن کریم اور کلمہ پڑھنے والوں

کو بھی بدعتی بتاتے ہیں اور ان کی مذکور کی مخلوق

سے نہایت گھبراتے ہیں درجہ گتے ہیں اللہ

تعالیٰ ہدایت دے۔

۷ قرآن شریف جو عبارت میں ایسا فصیح

و بلج کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت نہیں

نہیں رکھ سکتا مضمون نہایت دلپذیر و باوجود

نظم ہے نہ شعر ترانے ہی اسلوب پر ہے اور معنی

میں ایسا بلند مرتبہ کہ تمام علوم کا جامع اور معرفت

۸ جیسی عظیم الشان نعمت کا رہنا ۹ حسن خوبی میں ۱۰ کہ ہمیں وعدہ کے ساتھ وعید اور امر کے ساتھ احکام ہیں ۱۱ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ

اولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذکر الہی سے اُن کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں ۱۲ وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دئے جائیں گے

اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہو گا جو اس کے چہرے کو بجھوٹے ڈالتا ہو گا اس حال سے اندھا کر کے آتش جہنم میں گرایا جائے گا ۱۳ یعنی اس مومن کی طرح

جو عذاب سے مامون و محفوظ ہو ۱۴ یعنی دنیا میں جو کفر و سرکشی اختیار کی تھی اب اس کا وبال و عذاب برداشت کرو ۱۵ یعنی کفار مکہ سے پہلے کافروں نے رسولوں کو جھٹلایا۔

۱۶ عذاب آنے کا خطرہ بھی نہ تھا غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔



۶۶ کسی قوم کی صورتیں مسخ کیں کسی کو زمین میں دھنسیا ۶۷ اور ایمان لے آتے تکذیب نہ کرتے ۶۸ اور وہ نصیحت قبول کریں ۶۹ ایسا فصیح جس نے فصحا، وبلغار کو عاجز کر دیا۔

۷۰ یعنی تناقض اختلاف سے پاک۔

۷۱ اور کفر و تکذیب سے باز آئیں۔

۷۲ مشرک اور موصد کی۔

۷۳ یعنی ایک جماعت کا غلام نہایت پریشان ہو رہا ہے کہ ایک آقا سے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے اپنے کام بتاتا ہے وہ حیران ہے کہ کس کا حکم بچا لائے اور کس طرح تمام آقاؤں کو راضی کرے اور خود اس غلام کو جب کوئی حاجت و ضرورت پیش ہو تو کس آقا سے کہے کہ بخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہو وہ اس کی خدمت کرے اُسے راضی کر سکتا ہے اور جب کوئی حاجت پیش آئے تو اُس سے عرض کر سکتا ہے اس کو کوئی پریشانی پیش نہیں آتی یہ حال مومن کا ہے جو ایک مالک کا بندہ ہے اُسی کی عبادت کرتا ہے اور مشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے کہ اُس نے بہت سے معبود قرار دیئے ہیں۔

۷۴ جو اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۷۵ کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

۷۶ اس میں کفار کا رد ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے انھیں فرمایا گیا کہ خود ملنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے کفار تو زندگی میں بھی مرے ہوئے ہیں اور انبیاء کی موت ایک آن کے لئے ہوتی ہے پھر انھیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے اس پر بہت سی شرعی برائیاں قائم ہیں

۷۷ انبیاء امت پر محبت قائم کریں گے کہ انھوں نے رسالت کی تبلیغ کی اور دین کی دعوت دینے میں جہد تبلیغ صرف فرمائی اور کافر نے فائدہ مغذرتیں پیش کر کے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اختصاص عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں مختصم کریں گے اور ہر ایک اپنا حق طلب کر لیا ۷۸ اور اسکے لئے شریک اور اولاد قرار دے ۷۹ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔

۸۲ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔

۸۳ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔

۸۴ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔

۸۵ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔

۸۶ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔

۸۷ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔

۸۸ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔

۸۹ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔

۹۰ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔

۹۱ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔

۹۲ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو ۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توحید راہی لائے ۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مقام مومنین۔



۶۵ یعنی اُن کی بریوں پر گرفت نہ کرے اور نیکوں کی بہترین خیر اعطا فرمائے ۶۴ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور ایک قرات میں عبادۃ بھی آیا ہے اس صورت میں انبیاء علیہم السلام مراد ہیں جن کے ساتھ ان کی قوموں نے ایذا رسانی کے ارادے کئے اللہ تعالیٰ نے انھیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی کفایت فرمائی۔

۶۴ یعنی بتوں سے واقعہ یہ تھا کہ کفار عرب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ڈرانا چاہا اور آپ سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں یعنی بتوں کی برائیاں بیان کرنے سے باز آئیے ورنہ وہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے ہلاک کر دیں گے یا عقل کو فاسد کر دیں گے۔

۶۵ بے شک وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے۔

۶۶ یعنی یہ مشرکین خدا کے قادر علیم حکیم ہستی کے تو مقرب ہیں اور یہ بات تمام خلق کے نزدیک مسلم ہے اور خلق کی فطرت اس کی شاہد ہے اور جو شخص آسمان و زمین کے عجائب میں نظر کرے اس کو یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ موجودات ایک قادر حکیم کی بنائی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیتا ہے کہ آپ ان مشرکین پر رحمت قائم کیجئے یعنی انہیں بخیر فرماتا ہے ۶۷ یعنی بتوں کو یہ بھی لودھیکو کہ وہ کچھ بھی قدرت رکھتے ہیں اور کسی کام بھی آسکتے ہیں ۶۸ کسی طرح کی مرض کی یا قحط کی یا باداری کی یا اور کوئی۔

۶۹ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے یہ سوال فرمایا تو وہ لا جواب ہوئے اور ساکت رہ گئے اب حجت تمام ہو گئی اور ان کے سکوتی افوار سے ثابت ہو گیا کہ بت محض بے قدرت ہیں نہ کوئی نفع پہنچا

سکتے ہیں نہ کچھ ضرر انکی عبادت کرنا نہایت ہی جہالت ہے اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ۷۰ میرا اسی پر بھروسہ ہے اور جبکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا تم جو مجھے بت جیسی بے قدرت و بے اختیار چیزوں سے ڈراتے ہو یہ تمھاری نہایت ہی بے وقوفی و جہالت ہے ۷۱ اور جو جو کو ویلے تم سے ہوگی میری عداوت میں سب ہی لگ کر رہو ۷۲ جس پر مامور ہوں یعنی دین کا قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ میرا معین و ناصر ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے۔

الْمُحْسِنِينَ ۶۵ لِيَكْفِرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا

یہی صلہ ہے تاکہ اللہ اُن سے اتار دے بُرے سے بُرا کام جو انھوں نے کیا

وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۶۶

اور انھیں اُن کے ثواب کا صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر ۶۷ جو وہ کرتے تھے

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ

کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ۶۸ اور تمھیں ڈراتے ہیں اس کے سوا اوروں سے

دُونِهِ ۶۹ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۷۰ وَمَنْ يَهْدِ

۶۹ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کر نہیوالا نہیں اور جسے اللہ

اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّضِلٍّ ۷۱ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۷۲

ہدایت دے اُسے کوئی بہکانے والا نہیں کیا اللہ عزت والا بدلہ لینے والا نہیں ۷۳

وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ

اور اگر تم اُن سے پوچھو آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے اللہ نے

اللَّهُ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ

۷۴ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ۷۵ اگر اللہ مجھے

اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّي أَوْ أَرَادَنِيَ بِرَحْمَةٍ هَلْ

کوئی تکلیف پہنچانا چاہے ۷۶ تو کیا وہ اس کی بھیجی تکلیف ٹال دیں گے یا وہ مجھ پر مہر فرمانا چاہے

هُنَّ مُمَسِّكَاتُ رَحْمَتِي قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ

تو کیا وہ اس کی مہر کو روک رکھیں گے ۷۷ تم فرماؤ اللہ مجھے بس ہے ۷۸ بھروسے والے اس پر

الْمُتَوَكِّلُونَ ۷۹ قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۸۰

بھروسہ کریں تم فرماؤ اے میری قوم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ۸۱ میں اپنا کام کرتا ہوں ۸۲



۹۳ چنانچہ روزِ بدر وہ رسوائی کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔

۹۴ یعنی دائم ہوگا اور وہ عذاب جہنم ہے۔

۹۵ تاکہ اس سے ہدایت حاصل کریں  
۹۶ کہ اس راہ یانی کا نفع دہی پائیگا  
۹۷ اس کی گمراہی کا ضرر اور وبال اسی پر پڑے گا۔

۹۸ تم سے ان کی تفصیر کا مواخذہ نہ ہوگا۔

۹۹ یعنی اس جان کو اس کے جسم کی طرف واپس نہیں کرتا۔

۱۰۰ جس کی موت مقدر نہیں فرمائی اس کو۔

۱۰۱ یعنی اس کی موت کے وقت تک۔

۱۰۲ جو سوچیں اور سمجھیں کہ جو اس پر قادر ہے وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔

۱۰۳ یعنی بتِ جن کی نسبت وہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع نہیں

۱۰۴ نہ شفاعت کے نہ اور کسی چیز کے

۱۰۵ جو اس کا ماذون ہو وہی شفاعت کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

میں سے جسے چاہے شفاعت کا اذن دیتا ہے تبوں کو اس نے شفیع نہیں

بنایا اور عبادت تو خدا کے سوا کسی کی بھی جائز نہیں شفیع ہو یا نہ ہو۔

۱۰۶ آخرت میں۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۴۱ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ

عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۴۲ اِنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ

۴۳ کہ رہ پڑے گا ۴۴ بے شک ہم نے تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کو حق کے ساتھ اتاری ۴۵

فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّٰ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهِ ۖ

وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۴۶ اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ

مَوْتِهَا ۚ وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضٰى

عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاٰخَرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ اِنَّ اُسَے روک رکھتا ہے ۴۷ اور دوسری ۴۸ ایک ميعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے ۴۹

فِيْ ذٰلِكَ لَايَتْلِقُوْهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۵۰ اَمْ اَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ

اللّٰهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ اَوْ لَوْ كَانُوْا لَايَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُوْنَ ۵۱

قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۚ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۵۲ وَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ

۵۳ پھر تمہیں اسی کی طرف پلٹنا ہے ۵۴ اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے دل سمٹ جاتے ہیں ان کے

۵۵ اور جس پر اترا عذاب ۵۶ کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اُسے رسوا کرے گا ۵۷ اور کس پر اترا عذاب

۵۸ کہ رہ پڑے گا ۵۹ بے شک ہم نے تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کو حق کے ساتھ اتاری ۶۰

۶۱ اللہ کی موت کے وقت تک ۶۲ جو سوچیں اور سمجھیں کہ جو اس پر قادر ہے وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔



۱۰۷ اور وہ بہت متکبر اور پریشان ہوتے ہیں اور ناگواری کا اثر ان کے چہروں پر ظاہر ہو جاتا ہے ۱۰۸ یعنی قبول کا ۱۰۹ یعنی امر دین میں ابن مسیح منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔

۱۱۰ یعنی اگر بالفرض کافر تمام دنیا کے اموال و ذخائر کے مالک ہوتے اور اتنا ہی اور بھی ان کے ملک میں ہوتا۔

۱۱۱ کہ کسی طرح یہ اموال دے کر انھیں اس عذاب عظیم سے رہائی مل جائے۔

۱۱۲ یعنی ایسے ایسے عذاب شدید جن کا انھیں خیال بھی نہ تھا اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گمان کرتے ہوں گے کہ ان کے پاس نیکیاں ہیں اور جب نامہ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

۱۱۳ جو انھوں نے دنیا میں کی تھیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور اس کے دوستوں پر ظلم کرنا وغیرہ۔

۱۱۴ یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کی ہنسی بنایا کرتے تھے وہ نازل ہو گیا اور اس میں گھر گئے۔

۱۱۵ یعنی میں معاش کا جو ظلم رکھتا ہوں اس کے ذریعہ سے میں نے یہ دولت کمائی جیسا کہ قارون نے کہا تھا۔

۱۱۶ یعنی یہ نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش و امتحان ہے کہ بندہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری۔

۱۱۷ کہ یہ نعمت و عطا استدراج و امتحان ہے۔

۱۱۸ یعنی یہ بات قارون نے بھی کہی تھی کہ یہ دولت مجھے اپنے علم کی بدولت ملی اور اس کی قوم اس کی اس یہودہ گوئی پر راضی رہی تھی تو وہ بھی قائلوں میں شمار ہوئی۔

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ

جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ۱۰۷ اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے

إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۱۰۸ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

۱۰۸ اجمعی وہ خوشیاں مناتے ہیں تم عرض کرو اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے

عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا

نہاں اور عیاں کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۱۰۹ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ

وہ اختلاف رکھتے تھے ۱۰۹ اور اگر ظالموں کے لئے ہوتا جو کچھ زمین میں ہے

جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ

سب اور اس کے ساتھ اُس جیسا ۱۱۰ تو یہ سب چھڑائی میں دیتے روز قیامت کے بڑے

الْقِيَامَةِ ۱۱۱ وَبَدَأَ اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۱۱۲

عذاب سے ۱۱۱ اور انھیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی ۱۱۲

وَبَدَأَ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

اور ان پر اپنی کمائی ہوئی بُرائیاں کھل گئیں ۱۱۳ اور ان پر آ پڑا وہ جس کی ہنسی

يَسْتَهْزِءُونَ ۱۱۴ فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ عَانًا ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ

بناتے تھے ۱۱۴ پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اُسے ہم اپنے

نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ

پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے ۱۱۵ بلکہ وہ تو آزمائش ہے

وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۱۱۶ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ

۱۱۶ مگر ان میں بہتوں کو علم نہیں ۱۱۶ ان سے لگے بھی ایسے ہی کہہ چکے ۱۱۸



۱۱۹ یعنی جو بدیاں انھوں نے

کیں تھیں ان کی سزائیں۔

۱۲۰ چنانچہ وہ سات برس قحط کی مصیبت میں مبتلا رکھے گئے۔

۱۲۱ گناہوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو کر۔

۱۲۲ اس کے جو کفر سے باز آئے

شان نزول مشرکین میں سے

چند آدمی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے حضور سے

عرض کیا کہ آپ کا دین تو بیشک حق اور سچا ہے لیکن ہم نے

بڑے بڑے گناہ کئے ہیں بہت سی مصیبتوں میں مبتلا

رہے ہیں کیا کسی طرح ہماری وہ گناہ معاف ہو سکتے ہیں اس پر آیات نازل ہوئی۔

۱۲۳ تا تب ہو کر۔

۱۲۴ اور اخلاص کے ساتھ اطاعت بجالاؤ۔

۱۲۵ وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔

۱۲۶ تم غفلت میں پڑے رہو اس لئے چاہئے کہ پہلے سے ہوشیار رہو۔

قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۱۹﴾ فَاصَابَهُم

سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ

سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۱۲۰﴾ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ

اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ

لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۲۱﴾ قُلْ يُعْبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا

إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۲﴾ وَأَنْبِئُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوْا لَهُ

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصِرُونَ ﴿۱۲۳﴾ وَاتَّبِعُوا

أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۱۲۴﴾ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ

عَذَابٌ تَمِيزُكُمْ هَؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۱۲۵﴾ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۲۶﴾

تو ان کا کمایا ان کے کچھ کام نہ آیا۔ تو ان پر پڑ گئیں ان کی کمائیوں کی سزائیں اور وہ جو ان میں ظالم عنقریب ان پر پڑیں گی ان کی کمائیوں کی سزائیں اور وہ قابو سے نہیں نکل سکتے ۱۲۰ کیا انھیں معلوم نہیں کہ

اللہ بے سبب و بے احتیاج اپنے فضل سے جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہو بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ۱۲۱

بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ ۱۲۲ اور اس کے حضور گردن رکھو ۱۲۳ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمھاری مدد نہ ہو اور اسکی پیروی کرو

جو اچھی سے اچھی تمھارے رب سے تمھاری طرف اتاری گئی ۱۲۴ قبل اس کے کہ عذاب بغتہ آجائے اور تمھیں خبر نہ ہو ۱۲۵ کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہے



۱۲۹ اور دوبارہ دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے۔

463

فَمِنْ أَظْلَمَ ۚ ۲۷

کہ اے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں ۱۲۷ اور بے شک میں ہنسی

۱۲۸ بنا کر رہا تھا۔ یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں

مُتَّقِينَ ﴿٥٧﴾ أَوْ تَقُولُ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرًّا

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ مَوَدَّةٌ بَيْنَهُمْ

کہ میں نیکیاں کروں ۱۳۰۹ ہاں کیوں نہیں بیشک تیرے پاس میری آیتیں آئیں

هَآ وَاسْتَكْبَرْتَ وَكَنتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرٰ

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے ہی میں دیکھا ہے۔

انہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ۳۲ کہ اُن کے منہ کالے ہیں کیا مغرور کاٹھکانا جہنم میں

تَشَوَى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٦٠﴾ وَيَجْزِي اللَّهَ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازِهِمْ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِيْنَ

نہ انھیں عذاب چھوئے اور نہ انھیں غم ہو اللہ ہر چیز کا پیدا کرنا والا

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿٦١﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ

ط ١٠٠ ١٠١ ١٠٢ ١٠٣ ١٠٤ ١٠٥ ١٠٦ ١٠٧ ١٠٨ ١٠٩ ١١٠ ١١١ ١١٢ ١١٣ ١١٤ ١١٥ ١١٦ ١١٧ ١١٨ ١١٩ ١٢٠ ١٢١ ١٢٢ ١٢٣ ١٢٤ ١٢٥ ١٢٦ ١٢٧ ١٢٨ ١٢٩ ١٣٠ ١٣١ ١٣٢ ١٣٣ ١٣٤ ١٣٥ ١٣٦ ١٣٧ ١٣٨ ١٣٩ ١٤٠ ١٤١ ١٤٢ ١٤٣ ١٤٤ ١٤٥ ١٤٦ ١٤٧ ١٤٨ ١٤٩ ١٥٠ ١٥١ ١٥٢ ١٥٣ ١٥٤ ١٥٥ ١٥٦ ١٥٧ ١٥٨ ١٥٩ ١٦٠ ١٦١ ١٦٢ ١٦٣ ١٦٤ ١٦٥ ١٦٦ ١٦٧ ١٦٨ ١٦٩ ١٧٠ ١٧١ ١٧٢ ١٧٣ ١٧٤ ١٧٥ ١٧٦ ١٧٧ ١٧٨ ١٧٩ ١٨٠ ١٨١ ١٨٢ ١٨٣ ١٨٤ ١٨٥ ١٨٦ ١٨٧ ١٨٨ ١٨٩ ١٩٠ ١٩١ ١٩٢ ١٩٣ ١٩٤ ١٩٥ ١٩٦ ١٩٧ ١٩٨ ١٩٩ ٢٠٠ ٢٠١ ٢٠٢ ٢٠٣ ٢٠٤ ٢٠٥ ٢٠٦ ٢٠٧ ٢٠٨ ٢٠٩ ٢١٠ ٢١١ ٢١٢ ٢١٣ ٢١٤ ٢١٥ ٢١٦ ٢١٧ ٢١٨ ٢١٩ ٢٢٠ ٢٢١ ٢٢٢ ٢٢٣ ٢٢٤ ٢٢٥ ٢٢٦ ٢٢٧ ٢٢٨ ٢٢٩ ٢٣٠ ٢٣١ ٢٣٢ ٢٣٣ ٢٣٤ ٢٣٥ ٢٣٦ ٢٣٧ ٢٣٨ ٢٣٩ ٢٤٠ ٢٤١ ٢٤٢ ٢٤٣ ٢٤٤ ٢٤٥ ٢٤٦ ٢٤٧ ٢٤٨ ٢٤٩ ٢٥٠ ٢٥١ ٢٥٢ ٢٥٣ ٢٥٤ ٢٥٥ ٢٥٦ ٢٥٧ ٢٥٨ ٢٥٩ ٢٦٠ ٢٦١ ٢٦٢ ٢٦٣ ٢٦٤ ٢٦٥ ٢٦٦ ٢٦٧ ٢٦٨ ٢٦٩ ٢٧٠ ٢٧١ ٢٧٢ ٢٧٣ ٢٧٤ ٢٧٥ ٢٧٦ ٢٧٧ ٢٧٨ ٢٧٩ ٢٨٠ ٢٨١ ٢٨٢ ٢٨٣ ٢٨٤ ٢٨٥ ٢٨٦ ٢٨٧ ٢٨٨ ٢٨٩ ٢٩٠ ٢٩١ ٢٩٢ ٢٩٣ ٢٩٤ ٢٩٥ ٢٩٦ ٢٩٧ ٢٩٨ ٢٩٩ ٣٠٠ ٣٠١ ٣٠٢ ٣٠٣ ٣٠٤ ٣٠٥ ٣٠٦ ٣٠٧ ٣٠٨ ٣٠٩ ٣١٠ ٣١١ ٣١٢ ٣١٣ ٣١٤ ٣١٥ ٣١٦ ٣١٧ ٣١٨ ٣١٩ ٣٢٠ ٣٢١ ٣٢٢ ٣٢٣ ٣٢٤ ٣٢٥ ٣٢٦ ٣٢٧ ٣٢٨ ٣٢٩ ٣٣٠ ٣٣١ ٣٣٢ ٣٣٣ ٣٣٤ ٣٣٥ ٣٣٦ ٣٣٧ ٣٣٨ ٣٣٩ ٣٤٠ ٣٤١ ٣٤٢ ٣٤٣ ٣٤٤ ٣٤٥ ٣٤٦ ٣٤٧ ٣٤٨ ٣٤٩ ٣٥٠ ٣٥١ ٣٥٢ ٣٥٣ ٣٥٤ ٣٥٥ ٣٥٦ ٣٥٧ ٣٥٨ ٣٥٩ ٣٦٠ ٣٦١ ٣٦٢ ٣٦٣ ٣٦٤ ٣٦٥ ٣٦٦ ٣٦٧ ٣٦٨ ٣٦٩ ٣٧٠ ٣٧١ ٣٧٢ ٣٧٣ ٣٧٤ ٣٧٥ ٣٧٦ ٣٧٧ ٣٧٨ ٣٧٩ ٣٨٠ ٣٨١ ٣٨٢ ٣٨٣ ٣٨٤ ٣٨٥ ٣٨٦ ٣٨٧ ٣٨٨ ٣٨٩ ٣٩٠ ٣٩١ ٣٩٢ ٣٩٣ ٣٩٤ ٣٩٥ ٣٩٦ ٣٩٧ ٣٩٨ ٣٩٩ ٤٠٠ ٤٠١ ٤٠٢ ٤٠٣ ٤٠٤ ٤٠٥ ٤٠٦ ٤٠٧ ٤٠٨ ٤٠٩ ٤١٠ ٤١١ ٤١٢ ٤١٣ ٤١٤ ٤١٥ ٤١٦ ٤١٧ ٤١٨ ٤١٩ ٤٢٠ ٤٢١ ٤٢٢ ٤٢٣ ٤٢٤ ٤٢٥ ٤٢٦ ٤٢٧ ٤٢٨ ٤٢٩ ٤٣٠ ٤٣١ ٤٣٢ ٤٣٣ ٤٣٤ ٤٣٥ ٤٣٦ ٤٣٧ ٤٣٨ ٤٣٩ ٤٤٠ ٤٤١ ٤٤٢ ٤٤٣ ٤٤٤ ٤٤٥ ٤٤٦ ٤٤٧ ٤٤٨ ٤٤٩ ٤٥٠ ٤٥١ ٤٥٢ ٤٥٣ ٤٥٤ ٤٥٥ ٤٥٦ ٤٥٧ ٤٥٨ ٤٥٩ ٤٦٠ ٤٦١ ٤٦٢ ٤٦٣ ٤٦٤ ٤٦٥ ٤٦٦ ٤٦٧ ٤٦٨ ٤٦٩ ٤٧٠ ٤٧١ ٤٧٢ ٤٧٣ ٤٧٤ ٤٧٥ ٤٧٦ ٤٧٧ ٤٧٨ ٤٧٩ ٤٨٠ ٤٨١ ٤٨٢ ٤٨٣ ٤٨٤ ٤٨٥ ٤٨٦ ٤٨٧ ٤٨٨ ٤٨٩ ٤٩٠ ٤٩١ ٤٩٢ ٤٩٣ ٤٩٤ ٤٩٥ ٤٩٦ ٤٩٧ ٤٩٨ ٤٩٩ ٥٠٠ ٥٠١ ٥٠٢ ٥٠٣ ٥٠٤ ٥٠٥ ٥٠٦ ٥٠٧ ٥٠٨ ٥٠٩ ٥١٠ ٥١١ ٥١٢ ٥١٣ ٥١٤ ٥١٥ ٥١٦ ٥١٧ ٥١٨ ٥١٩ ٥٢٠ ٥٢١ ٥٢٢ ٥٢٣ ٥٢٤ ٥٢٥ ٥٢٦ ٥٢٧ ٥٢٨ ٥٢٩ ٥٣٠ ٥٣١ ٥٣٢ ٥٣٣ ٥٣٤ ٥٣٥ ٥٣٦ ٥٣٧ ٥٣٨ ٥٣٩ ٥٤٠ ٥٤١ ٥٤٢ ٥٤٣ ٥٤٤ ٥٤٥ ٥٤٦ ٥٤٧ ٥٤٨ ٥٤٩ ٥٥٠ ٥٥١ ٥٥٢ ٥٥٣ ٥٥٤ ٥٥٥ ٥٥٦ ٥٥٧ ٥٥٨ ٥٥٩ ٥٦٠ ٥٦١ ٥٦٢ ٥٦٣ ٥٦٤ ٥٦٥ ٥٦٦ ٥٦٧ ٥٦٨ ٥٦٩ ٥٧٠ ٥٧١ ٥٧٢ ٥٧٣ ٥٧٤ ٥٧٥ ٥٧٦ ٥٧٧ ٥٧٨ ٥٧٩ ٥٨٠ ٥٨١ ٥٨٢ ٥٨٣ ٥٨٤ ٥٨٥ ٥٨٦ ٥٨٧ ٥٨٨ ٥٨٩ ٥٩٠ ٥٩١ ٥٩٢ ٥٩٣ ٥٩٤ ٥٩٥ ٥٩٦ ٥٩٧ ٥٩٨ ٥٩٩ ٦٠٠ ٦٠١ ٦٠٢ ٦٠٣ ٦٠٤ ٦٠٥ ٦٠٦ ٦٠٧ ٦٠٨ ٦٠٩ ٦١٠ ٦١١ ٦١٢ ٦١٣ ٦١٤ ٦١٥ ٦١٦ ٦١٧ ٦١٨ ٦١٩ ٦٢٠ ٦٢١ ٦٢٢ ٦٢٣ ٦٢٤ ٦٢٥ ٦٢٦ ٦٢٧ ٦٢٨ ٦٢٩ ٦٣٠ ٦٣١ ٦٣٢ ٦٣٣ ٦٣٤ ٦٣٥ ٦٣٦ ٦٣٧ ٦٣٨ ٦٣٩ ٦٤٠ ٦٤١ ٦٤٢ ٦٤٣ ٦٤٤ ٦٤٥ ٦٤٦ ٦٤٧ ٦٤٨ ٦٤٩ ٦٥٠ ٦٥١ ٦٥٢ ٦٥٣ ٦٥٤ ٦٥٥ ٦٥٦ ٦٥٧ ٦٥٨ ٦٥٩ ٦٦٠ ٦٦١ ٦٦٢ ٦٦٣ ٦٦٤ ٦٦٥ ٦٦٦ ٦٦٧ ٦٦٨ ٦٦٩ ٦٧٠ ٦٧١ ٦٧٢ ٦٧٣ ٦٧٤ ٦٧٥ ٦٧٦ ٦٧٧ ٦٧٨ ٦٧٩ ٦٨٠ ٦٨١ ٦٨٢ ٦٨٣ ٦٨

زمرہ: کہ کنھیاں ۱۳۵ اور جنھوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان میں ہیں۔

١٢٣٤٥٦٧٨٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩

ہے یہ آسمان و زمین کی بھلائوں کی کنجیاں ہیں جس مومن نے یہ کلمے پڑھے دارین کی بہری پائے گا۔



۱۳۶۱ اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کفار قریش سے جو آپ کو اپنے دین یعنی بت پرستی کی طرف بلاتے ہیں وہ ۱۳۶۲ جابل اس واسطے فرمایا کہ انھیں آنا بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق عبادت نہیں باوجودیکہ اس پر قطعی دلیل قائم ہیں ۱۳۶۳ ان جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے تجھ کو عطا فرمائیں اسکی اطاعت بجا لا کر ان کی شکر گزاری کر ۱۳۶۴ جمعی تو شرک میں مبتلا ہوئے اگر عظمت الہی سے واقف ہوتے اور اس کا مزہ پہنچاتے تو ایسا کیوں کرتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے عظمت و جلال کا بیان ہے ۱۳۶۵ احادیث بخاری و مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دست قدرت میں لے گا پھر فصحا اظہر ۲۳ ۶۶۴

قُلْ أَغْفِرُ اللَّهُ تَأْمُرُونِي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ۝ وَلَقَدْ

تم فرماؤ ۱۳۶۶ تو کیا اللہ کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو اے جاہلوں ۱۳۶۷ اور بیشک

أَوْحَى إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَكِنْ أَشْرَكْتَ لِيَحْبُطَنَّ

وحی کی گئی تمھاری طرف اور تم سے انگوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا

عَمَلُكَ وَلِتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ

تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائیگا اور ضرور تو ہار میں رہیگا بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر

مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا

والوں سے ہو ۱۳۶۸ اور انھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اسکا حق تھا ۱۳۶۹ اور وہ قیامت کے دن

قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمُوتُ مَطْوِيَّتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَنَهُ

سب زمینوں کو سمیٹ دیگا اور اسکی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دئے جائیں گے ۱۳۷۰ اور ان کے

وَتَعْلَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي

شرک سے پاک اور برتر ہے اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے ۱۳۷۱

السَّمُوتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ

جنے آسمانوں میں ہیں اور جنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے ۱۳۷۲ پھر وہ دوبارہ پھونکا

أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ۝ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ

جائیگا ۱۳۷۳ جمعی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ۱۳۷۴ اور زمین جگمگا اٹھے گی ۱۳۷۵ اپنے رب کے

رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجَاءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءُ وَقُضِيَ

نور سے ۱۳۷۶ اور رکھی جائیگی کتاب ۱۳۷۷ اور لائے جائیں گے انبیاء اور انبی کی امت کے ان پر گواہ ہونے

بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

۱۳۷۸ اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اس کا کیا بھر پور

فرمائے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں متکبر ملک و حکومت کے دعویدار پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے دست مبارک میں لے گا اور یہی فرمایا بھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

۱۳۷۱ یہ پہلے نفع کا بیان ہے اس نفع سے جو بے ہوشی طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہونگے جن پر موت نہ آئی ہوگی وہ اس سے مر جائیں گے اور جن پر موت وارڈ ہو چکی پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں حیات عتبات کی وہ اپنی قبول میں زندہ ہیں جیسے کہ انبیاء و شہداء ان پر اس نفع سے بیہوشی کی کیفیت طاری ہوگی اور جو لوگ قبول میں سے بڑے ہیں انھیں اس نفع کا شوق بھی نہ ہوگا جن وغیرہ ۱۳۷۲ اس استغناء میں کون کون داخل ہے

اس میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نفع مصیق سے تمام آسمان اور زمین والے مر جائیں گے سوائے جبریل و میکائیل و اسرافیل و ملک الموت کے پھر اللہ تعالیٰ دونوں انھوں کے درمیان جو چاہیں برس کی مدت ہے اس میں ان فرشتوں کو بھی موت دیگا دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ شہداء ہیں جن کے لئے قرآن مجید میں بَلْ أَحْيَاکُمْ آیت ہے حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حامل کے گرد عرض حاضر ہونگے میرا قول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مستثنیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں چونکہ آپ طویل عمر پر ہوش ہو چکے ہیں اس لئے اس نفع سے آپ بیہوش نہ ہونگے بلکہ آپ متعظ و ہوشیار رہیں گے چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ جنت کی حوریں اور عرش و کرسی کے رہنے والے ہیں ضحاک کا قول ہے کہ مستثنیٰ رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جنم برامور ہیں اور جنم کے ساتھ بچھڑیں (تفسیر کبیر ج ۱) ۱۳۷۳ انفرشتہ تانیہ ہے جس سے مرے زندہ کئے جائیں گے ۱۳۷۴ انبی قبول سے اور دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ ادب ہے کہ وہ حیرت میں آکر بیہوش کی طرح ہر طرف نگاہیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے یا یہی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوئے کہ اب انھیں کیا معاملہ پیش آئے گا اور زمینوں کی قبروں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سواریاں حاضر کی جائیں گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفَدًا ۱۳۷۵ بہت تیز روشنی سے یہاں تک کہ مرنے والی کی جھلک نمودار ہوگی یہ زمین و دنیا کی زمین نہ ہوگی بلکہ نئی ہی زمین ہوگی جو اللہ تعالیٰ روز قیامت کی فاضل کے لئے پیدا فرمایا ۱۳۷۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ چاند سورج کا نور نہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ پیدا فرمایا ۱۳۷۷ اس سے زمین روشن ہو جائے گی (رحل) ۱۳۷۸ اپنی اعمال کی کتاب حساب کیلئے اس سے مراد باتوچ محفوظ جو زمین کے تمام احوال قیامت تک شرح و بسط کے ساتھ ثبت ہیں ہر شخص کا امانہ جو اس کے ساتھ رکھا ۱۳۷۹ جو لوگوں کی تبلیغ کی گواہی دیگے۔

۱۳۷۱ یہ پہلے نفع کا بیان ہے اس نفع سے جو بے ہوشی طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہونگے جن پر موت نہ آئی ہوگی وہ اس سے مر جائیں گے اور جن پر موت وارڈ ہو چکی پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں حیات عتبات کی وہ اپنی قبول میں زندہ ہیں جیسے کہ انبیاء و شہداء ان پر اس نفع سے بیہوشی کی کیفیت طاری ہوگی اور جو لوگ قبول میں سے بڑے ہیں انھیں اس نفع کا شوق بھی نہ ہوگا جن وغیرہ ۱۳۷۲ اس استغناء میں کون کون داخل ہے اس میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نفع مصیق سے تمام آسمان اور زمین والے مر جائیں گے سوائے جبریل و میکائیل و اسرافیل و ملک الموت کے پھر اللہ تعالیٰ دونوں انھوں کے درمیان جو چاہیں برس کی مدت ہے اس میں ان فرشتوں کو بھی موت دیگا دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ شہداء ہیں جن کے لئے قرآن مجید میں بَلْ أَحْيَاکُمْ آیت ہے حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حامل کے گرد عرض حاضر ہونگے میرا قول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مستثنیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں چونکہ آپ طویل عمر پر ہوش ہو چکے ہیں اس لئے اس نفع سے آپ بیہوش نہ ہونگے بلکہ آپ متعظ و ہوشیار رہیں گے چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ جنت کی حوریں اور عرش و کرسی کے رہنے والے ہیں ضحاک کا قول ہے کہ مستثنیٰ رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جنم برامور ہیں اور جنم کے ساتھ بچھڑیں (تفسیر کبیر ج ۱) ۱۳۷۳ انفرشتہ تانیہ ہے جس سے مرے زندہ کئے جائیں گے ۱۳۷۴ انبی قبول سے اور دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ ادب ہے کہ وہ حیرت میں آکر بیہوش کی طرح ہر طرف نگاہیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے یا یہی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوئے کہ اب انھیں کیا معاملہ پیش آئے گا اور زمینوں کی قبروں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سواریاں حاضر کی جائیں گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفَدًا ۱۳۷۵ بہت تیز روشنی سے یہاں تک کہ مرنے والی کی جھلک نمودار ہوگی یہ زمین و دنیا کی زمین نہ ہوگی بلکہ نئی ہی زمین ہوگی جو اللہ تعالیٰ روز قیامت کی فاضل کے لئے پیدا فرمایا ۱۳۷۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ چاند سورج کا نور نہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ پیدا فرمایا ۱۳۷۷ اس سے زمین روشن ہو جائے گی (رحل) ۱۳۷۸ اپنی اعمال کی کتاب حساب کیلئے اس سے مراد باتوچ محفوظ جو زمین کے تمام احوال قیامت تک شرح و بسط کے ساتھ ثبت ہیں ہر شخص کا امانہ جو اس کے ساتھ رکھا ۱۳۷۹ جو لوگوں کی تبلیغ کی گواہی دیگے۔



۱۴۹ اس سے کچھ غنی نہیں نہ اسکو شاہد  
و کتاب کی حاجت یہ سب حجت تمام کرنے  
کے لئے ہوں گے (جہن)۔

۱۵۰ سختی کے ساتھ قیدیوں  
کی طرح۔

۱۵۱ ہر ہر جماعت اور امت علیحدہ  
علیحدہ۔

۱۵۲ یعنی جہنم کے ساتوں دروازے  
کھولے جائیں گے جو پہلے سے بند تھے

۱۵۳ بیشک انبیاء و کثیری بھی  
لئے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ

کے احکام بھی سنائے اور اس  
دن سے بھی ڈرایا۔

۱۵۴ کہ ہم پر ہماری بد نصیبی غالب  
آئی اور ہم نے گمراہی اختیار کی۔

اور حسب ارشاد الہی جہنم میں  
بھرے گئے۔

۱۵۵ عزت و احترام اور لطف و  
کرم کے ساتھ۔

۱۵۶ ان کے عزت و احترام کے  
لئے اور جنت کے دروازے آٹھ ہیں

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے مروی ہے کہ دروازہ جنت کے

قریب ایک درخت ہے اس کے  
نیچے سے دو چشمے نکلنے ہیں مومن

وہاں پہنچ کر ایک چشمہ میں غسل کرے گا اس سے  
اس کا جسم پاک و صاف ہو جائیگا

اور دوسرے چشمہ کا پانی پئے گا اس  
سے اس کا باطن پاکیزہ ہو جائے گا

پھر فرشتے دروازہ جنت پر استقبائے  
کریں گے۔

۱۵۷ یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت  
کرنے والوں کا۔

عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ  
دِيارِ جَائے گا اور اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے ۱۴۹ اور کافر جہنم کی طرف بانٹے جائیں گے ۱۵۰

جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ  
گروہ گروہ ۱۵۱ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اسکے دروازے کھولے جائیں گے ۱۵۲ اور اس کے

خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ  
داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی

وَيُنذِرُوكُم لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ  
آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں ۱۵۳ مگر عذاب کا قول

الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ  
کافروں پر ٹھیک اتر ۱۵۴ فرمایا جائے گا جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ

فِيهَا فَيُدْخِلُهُمْ قِسْمًا ۖ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ  
رہنے تو کہا ہی برا ٹھکانا متکبروں کا۔ اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں

إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ  
۱۵۵ اگر وہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اسکے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے

لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ وَقَالُوا  
۱۵۶ اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ  
سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم

مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝ وَتَرَىٰ  
جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا ۱۵۷ اور تم



۱۵۸۸ کہ مومنوں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا ۱۵۹ اہل جنت جنت میں داخل ہو کر ادائے شکر کے لئے حمد اُکھی عرض کریں گے

المؤمن ۴۰

۶۶۶

فمن اظلم ۲۴

۱ سورہ مومن اس کا نام سورہ غافر بھی ہے یہ سورت یکہ ہے سولہ دو آیتوں کے جو الذین یجادلون فی ایت الله سے شروع ہوتی ہیں

اس سورت میں نور کو ع اور بچاسی آیتیں اور ایک ہزار ایک سو تانوے گئے اور چار ہزار

نوسو ساٹھ حرف ہیں۔  
۱ ایمان داروں کی۔

۲ کافروں پر۔  
۳ عارفوں پر۔

۴ بندوں کو آخرت میں۔  
۵ یعنی قرآن پاک میں جھگڑا کرنا

کافر کے سوا مومن کا کام نہیں اورداد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے جھگڑے اور جدل سے مراد آیات اہم میں طعن کرنا اور تکذیب و انکار کے ساتھ پیش آنا ہے اور حل مشکلات و کشف معضلات کے لئے علمی و اصولی بحثیں جدل نہیں بلکہ اعظم طاعات میں سے ہیں کفار کا جھگڑا کرنا آیات میں یہ تھا کہ وہ کبھی قرآن پاک کو سحر کہتے کبھی شرم کبھی کہانت کبھی داستان۔

۶ یعنی کافروں کا صحت و سلامتی کے ساتھ ملک ملک تجارتیں کرتے پھرنا اور نفع پانا تمھارے لئے باعث تردد نہ ہو کہ یہ کفر حبیب عظیم جرم کرنے کے بعد بھی عذاب سے امن میں رہے کیونکہ ان کا انجام کا رزاری اور عذاب ہے پہلی امتوں میں بھی ایسے حالات گزر چکے ہیں ۷ عاد و ثمود قوم لوط وغیرہ ۸ اور انھیں قتل اور ہلاک کر دیں ۹ جس کو انبیاء لائے ہیں ۱۰ کیا ان میں کا کوئی اس سے بچ سکا۔

الْمَلِئْكَ حَافِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اُکھی پاک بولتے

وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جائیگا ۱۵۸ اور کہا جائے گا سب خوبیاں اللہ کو جو سب جہان کا رب ۱۵۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۱۰ خَمْسِينَ آيَةً تَسْمَعُ

سورہ مومن یکہ ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۰ بچاسی آیتیں اور نور کو ع ہیں

حَمْدٌ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۱۱ غَافِرٌ

یہ کتاب اتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا گناہ

الذَّنْبِ وَقَابِلُ التَّوْبِ شَدِيدُ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَهَ

بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب کرنے والا ۱۲ بڑے انعام والا ۱۳ اسکے سوا

إِلَّا هُوَ إِلَهُ الْمَصِيرِ ۱۴ مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ

کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ۱۵ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نہیں کرتے مگر

كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرُكَ تَقْلُبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۱۶ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

کافروں تو اے سننے والے تجھے دھوکا نہ دے انکا شہر میں ابے گئے پھرنا ۱۷ ان سے پہلے قوم

نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ

کی قوم اور ان کے بعد کے گروہوں ۱۸ نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ قصد کیا کہ اپنے رسول کو

لِيَأْخُذُوهُ وَجَادُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ

پکڑ لیں ۱۹ اور باطل کے ساتھ جھگڑے کہ اس سے حق کو ٹال دیں ۲۰ تو میں نے انھیں پکڑا

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۲۱ وَكَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ

پھر کیسا ہوا میرا عذاب ۲۲ اور یوں ہی تمھارے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی ہے

۱۰ خَمْسِينَ آيَةً تَسْمَعُ ۱۱ غَافِرٌ ۱۲ بَرِّعَامُ وَالْأَوَّلُ ۱۳ اس کے سوا ۱۴ مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ ۱۵ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نہیں کرتے مگر ۱۶ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ ۱۷ ان سے پہلے قوم ۱۸ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ ۱۹ اور یوں ہی تمھارے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی ہے

۲۰ تَوَالِدِ ۲۱ وَكَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ ۲۲ اور یوں ہی تمھارے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی ہے

۲۳ عَذَابُ ۲۴ فَمِنْ أَظْلَمِ ۲۵ عَادَ وَثَمُودَ قَوْمَ لُوطَ وَغَيْرِهِمْ ۲۶ اور انھیں قتل اور ہلاک کر دیں ۲۷ جس کو انبیاء لائے ہیں ۲۸ کیا ان میں کا کوئی اس سے بچ سکا۔



كُفِرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ

کہ وہ دوزخی ہیں۔ وہ جو عرش اٹھاتے ہیں ۱۲ اور جو اس کے گرد ہیں ۱۳ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بولتے ۱۴ اور اس پر ایمان لاتے ۱۵ اور مسلمانوں

أَمْنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ

کی مغفرت مانگتے ہیں ۱۶ اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے ۱۷ تو انھیں بخش دے تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْحَجِيمِ ۖ رَبَّنَا وَادْخُلْهُمْ

جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے ۱۸ اور انھیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب اور انھیں جَدَّتْ عَدْنٌ إِلَيْهِمْ وَعَدُّ ثَمَمٌ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَ

بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور انکو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ ۖ إِنَّكَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

بی بیوں اور اولاد میں ۱۹ بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے اور انھیں گناہوں کی السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۖ وَذَلِكَ

شامت سے بچالے اور جسے تو اُس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا ينادُونَ لِمَقْتُ اللَّهِ

بڑی کامیابی ہے بیشک جنہوں نے کفر کیا اُن کو ندا کی جائے گی کہ ۲۰ کہ مژور تم سے اللہ کی

أَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝

بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے جسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو جبکہ تم ۲۱ ایمان کی طرف بلاتے جاتے تو تم کفر کرتے

قَالُوا رَبَّنَا آمَنَّا أَثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا أَثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا

کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہمیں دو بار مردہ کیا اور دو بار زندہ کیا ۲۲ اب ہم اپنے گناہوں پر مقرر ہوئے

۱۲ یعنی ملائکہ حاملین عرش جو اصحاب قرب اور ملائکہ میں انفرادی فضل

۱۳ یعنی جو ملائکہ کہ عرش کا طوق کرنے والے ہیں انھیں کہ وہی

۱۴ کہتے ہیں اور ملائکہ میں صاحب سیادت ہیں اور سبحان اللہ و بحمدہ کہتے

۱۵ اور اس کی وحدانیت کی تصدیق کرتے شہر بن حوشب نے کہا کہ مبین

عرش آٹھ ہیں ان میں سے چار کی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

لَكَ الْحَمْدُ عَلَىٰ جَمْلِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کی یہ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

بِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلَىٰ عَفْوِكَ بَعْدَ ذُنُوبِكَ

۱۶ اور بارگاہ اکہی میں اس طرح عرض کرتے ہیں۔

۱۷ یعنی تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو وسیع ہے فائدہ دعا سے پہلے عرض ثنا

سے معلوم ہوا کہ آداب دعا میں سے یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جائے پھر

۱۸ مراد عرض کی جائے۔

۱۹ یعنی دین اسلام پر۔

۲۰ انھیں بھی داخل کر۔

۲۱ روز قیامت جبکہ وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کی بدیاں ان پر پیش کی جائیں گی اور وہ غدا بے کمیں گے

تو فرشتے اُن سے کہیں گے۔

۲۲ دنیا میں۔

۲۳ کیونکہ پہلے نطفہ بے جان تھے اس موت کے بعد انھیں جان دے کر زندہ کیا پھر عمر پوری ہونے پر موت دی پھر لعنت کیلئے

زندہ کیا۔



۲۳۳ اس کا جواب یہ ہوگا کہ تمہارے دوزخ سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں اور تم جس حال میں ہو جس عذاب میں مبتلا ہو اور اس سے رہائی کی کوئی راہ نہیں پاسکتے۔  
 ۲۳۴ یعنی اس عذاب اور اس کے دوام و خلود کا سبب تمہارا یہ فعل ہے کہ جب توحید باکشی کا اعلان ہوتا اور لا الہ الا اللہ کہا جاتا تو تم اس کا انکار کرتے اور کفر اختیار کرتے۔  
 ۲۳۵ اور اس شرک کی تصدیق کرتے  
 ۲۳۶ یعنی اپنی مصنوعات کے عجائب جو  
 اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں  
 مثل ہوا اور بادل اور بجلی وغیرہ کے۔  
 ۲۳۷ مینہ برس کرے۔  
 ۲۳۸ اور ان نشانوں سے پندیر نہیں  
 ۲۳۹ تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور  
 شرک سے تائب ہو۔  
 ۲۴۰ شرک سے کنارہ کش ہو کر۔  
 ۲۴۱ انبیاء و اولیاء و علماء کو جنت میں۔  
 ۲۴۲ یعنی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا  
 ہے منصب نبوت عطا فرماتا ہے اور جس کو نبی  
 بناتا ہے اس کا کام ہوتا ہے۔  
 ۲۴۳ یعنی خلق خدا کو روز قیامت کا خوف  
 دلائے جس دن اہل آسمان اور اہل زمین  
 اور اولین و آخرین ملیں گے اور روحیں  
 جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے  
 عمل سے ملے گا۔  
 ۲۴۴ قبروں سے نکل کر اور کوئی عمارت  
 یا پہاڑ اور چھپنے کی جگہ اور آڑ نہ پائیں گے  
 ۲۴۵ اعمال و احوال نہ احوال  
 اور اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز کبھی نہیں  
 چھپ سکتی لیکن یہ دن ایسا ہوگا کہ ان  
 لوگوں کے لئے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز  
 نہ ہوگی جس کے ذریعہ سے وہ اپنے خیال  
 میں بھی اپنے حال کو چھپا سکیں اور خلق  
 کی فنا کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔  
 ۲۴۶ اب کوئی نہ ہوگا کہ جواب دے  
 خود ہی جواب میں فرمائے گا کہ اللہ واحد  
 قہار کی اور ایک قول یہ ہے کہ روز قیامت  
 جب تمام اولین و آخرین حاضر ہوں گے  
 تو ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا آج

فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ ۖ ذَلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ

تو آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے ۲۳۳ یہ اس پر ہوا کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم

كَفَرْتُمْ وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۖ هُوَ

کفر کرتے ۲۳۴ اور اس کا شرک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے ۲۳۵ تو حکم اللہ کے لئے ہے جو سب سے بلند بڑا ۲۳۶ وہی ہے

الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا وَمَا يَتَذَكَّرُ

کہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ۲۳۷ اور تمہارے لئے آسمان سے روزی اُتارتا ہے ۲۳۸ اور نصیحت نہیں مانتا

إِلَّا مَن يُنِيبُ ۖ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ

۲۳۹ مگر جو رجوع لائے ۲۴۰ تو اللہ کی بندگی کرو نہ اس کے بندے ہو کر ۲۴۱ پڑے بُرا

الْكَافِرُونَ ۖ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ

مانیں کافر ۲۴۲ بلند درجے دینے والا ۲۴۳ عرش کا مالک ایمان کی جان وحی ڈالتا ہے اپنے حکم سے

عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۖ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ

اپنے بندوں میں جس پر چاہے ۲۴۴ کہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ۲۴۵ جس دن وہ بالکل ظاہر

لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ

ہو جائیگے ۲۴۶ اللہ پر ان کا کچھ حال چھپا نہ ہوگا ۲۴۷ آج کس کی بادشاہی ہو ۲۴۸ ایک اللہ سب پر

الْقَهَّارِ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ

غالب کی ۲۴۹ آج ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے گی ۲۵۰ آج کسی پر زیادتی نہیں

إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۖ وَأَنْذَرُهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ

بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے ۲۵۱

لَدَى الْحُنَاجِرِ ۖ ظَمِينٌ هٰذَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعَ

جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے ۲۵۲ غم میں بھرے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا

کس کی بادشاہی ہے تمام خلق جواب دے گی لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اللہ واحد قہار کی جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے ۲۴۸ مومن تو یہ جواب بہت لذت کے ساتھ عرض کریں گے کیونکہ وہ دنیا میں بھی اعتقاد رکھتے تھے یہی کہتے تھے اور اسی کی بدولت انہیں مرتبے ملے اور کفار ذلت و ندامت کے ساتھ اس کا اقرار کریں گے اور دنیا میں اپنے منکر رہنے پر شرمندہ ہوں گے ۲۴۹ نیک اپنی نیکی کا اور بد اپنی بدی کا ۲۵۰ اس سے روز قیامت مراد ہے ۲۵۱ شدت خوف سے نہ باہر ہی نکل سکیں نہ اندر ہی اپنی جگہ واپس جاسکیں۔



يُطَاعُ ۱۸ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۱۹ وَاللَّهُ

ما ناجائے ۱۸ اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ ۱۹ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے ۲۰ اور اللہ  
يَقْضِي بِالْحَقِّ ۲۱ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ

سچا فیصلہ فرماتا ہے ۲۱ اور اس کے سوا جن کو ۲۲ پوجتے ہیں وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے  
بِشَيْءٍ ۲۳ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۲۴ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي

۲۵ بے شک اللہ ہی سنتا اور دیکھتا ہے ۲۶ تو کیا انھوں نے زمین میں سفر  
الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ ۲۷

نہ کیا کہ دیکھتے کیا انجام ہوا ۲۸ اُن سے اگلوں کا ۲۹  
كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ

ان کی قوت اور زمین میں جو نشانیاں چھوڑ گئے ۳۰ اُن سے زائد تو اللہ نے انھیں  
بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ وَّاقٍ ۳۱ ذَلِك بِأَنَّهُمْ كَانَتْ

انکے گناہوں پر پکڑا اور اللہ سے ان کا کوئی بچانے والا نہ ہوا ۳۲ یہ اس لئے کہ ان کے پاس  
تَأْتِيَهُمْ رَسُولُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ قَوِيٌّ

ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے ۳۳ پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے انھیں پکڑا بیشک اللہ  
شَدِيدُ الْعِقَابِ ۳۴ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۳۵

زبردست عذاب والا ہے ۳۶ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند کے ساتھ بھیجا  
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سِحْرٌ كَذَّابٌ ۳۷ فَلَمَّا

فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو وہ بولے جادو گر ہے بڑا جھوٹا ۳۸ پھر جب  
جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا

وہ اُن پر ہمارے پاس سے حق لایا ۳۹ بولے جو اس پر ایمان لائے اُن کے

۱۸ یعنی کافر شفاعت سے محروم ہو  
۱۹ یعنی نیکو کی خیانت اور جو ک  
نامعوم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا  
۲۰ یعنی دلوں کے راز سب چھپیں  
اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں

۲۱ یعنی جن توبوں کو یہ مشرکین  
۲۲ کیونکہ نہ وہ علم رکھتے ہیں نہ  
قدرت تو ان کی عبادت کرنا اور  
انھیں خدا کا شریک ٹھہرانا بہت ہی  
کھلا باطل ہے

۲۳ اپنی مخلوق کے اقوال افعال  
اور جہاں احوال کو  
۲۴ جنھوں نے رسولوں کی تکذیب  
کی تھی  
۲۵ قلے اور عمل او نہر میں اور وحش  
اور بڑی بڑی علامتیں

۲۶ کہ غراب اُتے سے بچا سکتا  
عاقل کا کام ہے کہ دوسرے کے  
حال سے عبرت حاصل کرے اس عہد  
کے کافر یہ حالات دیکھ کر کیوں عبرت  
حاصل نہیں کرتے کیوں نہیں سوچتے  
کہ کچھ تو میں اُن سے زیادہ قوی و

توانا اور صاحب ثروت و اقتدار ہونے  
کے باوجود اس عبرت ناک طریقہ پر  
تباہ کر دی گئیں یہ کیوں ہوا  
۳۳ معجزات دکھاتے

۳۴ اور انھوں نے ہماری نشانیاں  
اور برہانوں کو جادو بتایا  
۳۵ یعنی نبی ہو کہ پیام الہی کا  
تو فرعون اور فرعون



۵۳ تاکہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے باز آئیں ۵۴ کچھ بھی کار آمد نہیں بالکل کٹا اور بیکار پیلے بھی فرعونوں نے حکم فرعون ہزار اہل قتل کے مگر قضا الہی ہو کر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پروردگار عالم نے فرعون کے گھر میں بالا اس سے خدمتیں کر لیں جیسا وہ داؤں فرعونوں کا بنے کار گیا ایسے ہی اب ایمان والوں کو روکنے کے لئے پھر دوبارہ قتل شروع کر لیا۔  
۵۵ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دین کا رواج اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اُسے کون روک سکتا ہے ۵۵ اپنے گروہ سے ۵۶ فرعون جب کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کرتا تو اسکی قوم کے لوگ اسکو اس سے منع کرتے اور کہتے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جسکا تجھے اندیشہ ہے یہ تو ایک معمولی جادوگر ہے اس پر تو ہم اپنے جادو سے غالب آجائیں گے اور اگر اسکو قتل کر دیا تو عام لوگ شہر میں بڑ جائیں گے کہ وہ شخص سچا تھا حتیٰ پر تھا تو دلیل سے اسکا مقابلہ کرنے میں عاجز ہوا جواب دے سکا تو نے اسے قتل کر دیا لیکن حقیقت میں فرعون کا یہ کہنا کہ مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کروں خالص ہٹکی ہی تھی اسکو خود آپ کے نبی برحق ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ جو مخرج آپ لائے ہیں وہ آیات الہیہ میں سحر نہیں لیکن یہ سمجھتا تھا کہ اگر آپ کے قتل کا ارادہ کرے گا تو تو آپ اس کو ہلاک کرنے میں جلدی فرمائیں گے اس سے یہ بہتر ہے کہ طول بحث میں زیادہ وقت گزار دیا جائے اگر فرعون اپنے دل میں آپ کو نبی برحق نہ سمجھتا اور نہ جانتا کہ نبی ۳ تا نہیں جو آپ کے ساتھ ہیں انکا مقابلہ ناممکن ہے تو آپ کے قتل میں ہرگز ناکام نہ کرنا کیونکہ وہ بڑا خونخوار خدا کا ظالم پدید تھا ادنیٰ اسی بات میں ہزار باخون کر ڈالتا تھا۔ ۵۵ جس کا اپنے آپ کو رسول بتا رہے تاکہ اسکا رب اسکو ہم سے بچائے فرعون کا یہ مقولہ اس پر شاہد ہے کہ اس کے دل میں آپ کا اور آپ کی دعاؤں کا خوف تھا وہ اپنے دل میں آپ سے ڈرتا تھا ظاہری عرت بنی رکھنے کے لئے یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ قوم کے منع کرنے کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کرتا۔

مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝۵۶

بیٹے قتل کرو اور عورتیں زندہ رکھو ۵۳ اور کافروں کا داؤ نہیں مگر بھگتنا پھرنا ۵۴

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَى وَلْيَدْعُ رَبِّي إِنِّي أَخَافُ

اور فرعون بولا ۵۵ مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کروں ۵۶ اور وہ اپنے رب کو پالے ۵۷ میں ڈرتا ہوں

أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفُسَادَ ۝۵۷ وَقَالَ

کہیں وہ تمہارا دین بدل دے ۵۷ یا زمین میں فساد چمکائے ۵۸ اور موسیٰ نے

مُوسَى إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ

۵۹ کہا میں تمہارے اور اپنے رب کو پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر

بِیَوْمِ الْحِسَابِ ۝۶۰ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ

یقین نہیں لاتا ۶۱ اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا

إِسْمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ

کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ روشن

بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ

نشانیوں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے ۶۲ اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو انکی غلط گوئی کا وبال

يَكُ صَادِقًا يُصِيبُكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

ان پر اور اگر وہ سچے ہیں تو ہمیں پہنچ جائیگا کچھ وہ جسکا تمہیں وعدہ دیتے ہیں ۶۳ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝۶۴ يَقَوْمُ لَكُمْ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَهَرَ لَكُمْ

اُسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو ۶۴ اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے اس زمین میں

فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا فَقَالَ

غلبہ رکھتے ہو ۶۵ تو اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر آئے

۵۳ تاکہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے باز آئیں ۵۴ کچھ بھی کار آمد نہیں بالکل کٹا اور بیکار پیلے بھی فرعونوں نے حکم فرعون ہزار اہل قتل کے مگر قضا الہی ہو کر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پروردگار عالم نے فرعون کے گھر میں بالا اس سے خدمتیں کر لیں جیسا وہ داؤں فرعونوں کا بنے کار گیا ایسے ہی اب ایمان والوں کو روکنے کے لئے پھر دوبارہ قتل شروع کر لیا۔  
۵۵ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دین کا رواج اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اُسے کون روک سکتا ہے ۵۵ اپنے گروہ سے ۵۶ فرعون جب کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کرتا تو اسکی قوم کے لوگ اسکو اس سے منع کرتے اور کہتے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جسکا تجھے اندیشہ ہے یہ تو ایک معمولی جادوگر ہے اس پر تو ہم اپنے جادو سے غالب آجائیں گے اور اگر اسکو قتل کر دیا تو عام لوگ شہر میں بڑ جائیں گے کہ وہ شخص سچا تھا حتیٰ پر تھا تو دلیل سے اسکا مقابلہ کرنے میں عاجز ہوا جواب دے سکا تو نے اسے قتل کر دیا لیکن حقیقت میں فرعون کا یہ کہنا کہ مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کروں خالص ہٹکی ہی تھی اسکو خود آپ کے نبی برحق ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ جو مخرج آپ لائے ہیں وہ آیات الہیہ میں سحر نہیں لیکن یہ سمجھتا تھا کہ اگر آپ کے قتل کا ارادہ کرے گا تو تو آپ اس کو ہلاک کرنے میں جلدی فرمائیں گے اس سے یہ بہتر ہے کہ طول بحث میں زیادہ وقت گزار دیا جائے اگر فرعون اپنے دل میں آپ کو نبی برحق نہ سمجھتا اور نہ جانتا کہ نبی ۳ تا نہیں جو آپ کے ساتھ ہیں انکا مقابلہ ناممکن ہے تو آپ کے قتل میں ہرگز ناکام نہ کرنا کیونکہ وہ بڑا خونخوار خدا کا ظالم پدید تھا ادنیٰ اسی بات میں ہزار باخون کر ڈالتا تھا۔ ۵۵ جس کا اپنے آپ کو رسول بتا رہے تاکہ اسکا رب اسکو ہم سے بچائے فرعون کا یہ مقولہ اس پر شاہد ہے کہ اس کے دل میں آپ کا اور آپ کی دعاؤں کا خوف تھا وہ اپنے دل میں آپ سے ڈرتا تھا ظاہری عرت بنی رکھنے کے لئے یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ قوم کے منع کرنے کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کرتا۔

۵۵ اور تم سے فرعون پرستی اور بت پرستی چھڑا دے۔ ۵۶ جدال و قتال کر کے۔

۵۷ فرعون کی دھمکیاں سن کر۔

۵۸ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی کلمہ نقلی کا نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہی اور

اس پر پھر وہ کیا بھی خدا شناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا ان مبارک جلوں میں کسی نفیس بدایتیں ہیں یہ فرمانا کہ میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں اس میں ہدایت ہو کہ رب ایک ہی ہے یہ بھی ہدایت ہو کہ جو اس کی پناہ میں آئے اس پر پھر وہ کسے اور وہ اکی مدد فرمائے کوئی اسکو ضرر نہیں پہنچا سکتا یہ بھی ہدایت ہے کہ اسی پر پھر وہ کسے کرنا شان بندگی ہے اور تمہارے رب فرمانے میں یہ بھی ہدایت ہو کہ اگر تم اس پر پھر وہ کو تو تمہیں بھی سعادت نصیب ہو ۶۲ جن سے انکا صدق ظاہر ہو گیا یعنی نبوت ثابت ہو گئی ۶۳ مطلب یہ ہے کہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ سچے ہونگے یا جھوٹے ہوں تو ایسے معاملہ میں جھوٹ بول کر اسکے وبال سے بچ ہی نہیں سکتے ہلاک ہو جائینگے اور اگر سچے ہیں تو جس عذاب کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں اس سے بالفعل کچھ تمہیں پہنچ ہی جائیگا کچھ پہنچنا اس لئے کہا کہ آپ کا وعدہ عذاب دینا و آخرت دونوں کو عام تھا اس سے بالفعل عذاب دینا ہی پیش آنا تھا ۶۴ کہ خدا پر جھوٹ باندھے ۵۵ یعنی مصر میں تو ایسا کام نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔



۶۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا ۶۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے اور ان کے درپے ہونے سے ۶۸ جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی۔

۶۹ کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرتے رہے اور ہر ایک کو عذاب الہی نے ہلاک کیا ۷۰ بغیر گناہ کے ان پر عذاب نہیں فرماتا اور بغیر اقامت حجت کے ان کو ہلاک نہیں کرتا۔

۷۱ وہ قیامت کا دن ہوگا قیامت کے دن کو یوم التناد یعنی بکار کا دن اس لئے کہا جاتا ہے کہ اُس روز طرح طرح کی بکاریں مچی ہوں گی ہر شخص اپنے سرگرمہ کے ساتھ اور ہر جماعت اپنے امام کے ساتھ بلائی جائے گی جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو بکاریں گے سعادت و شقاوت کی ندائیں کی جائیں گی کہ فلاں سعید ہوا اب کبھی شقی نہ ہوگا اور فلاں شقی ہو گیا اب کبھی سعید نہ ہوگا اور جس وقت موت ذبح کی جائے گی اُس وقت ندا کی جائے گی کہ اے اہل جنت اب دوام ہے موت نہیں اور اے اہل دوزخ اب دوام ہے موت نہیں۔ ۷۲ موقف حساب سے دوزخ کی طرف۔

۷۳ یعنی اس کے عذاب سے۔ ۷۴ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل۔

۷۵ یہ بے دلیل بات تم نے یعنی تمہارے پہلوں نے خود گڑھی تاکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کرو اور انہیں جھٹلاؤ تو تم کفر پر قائم رہے حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت میں شک کرتے رہے اور بعد والوں کی نبوت کے انکار کے لئے تم نے یہ منصوبہ بنالیا کہ اب اللہ

فَرَعُونَ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ

الرَّشَادِ ۷۶ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَوْمَ رَأَىٰ أَخَاهُ عَلَيْهِ مِثْلُ

يَوْمِ الْأَحْزَابِ ۷۷ مِثْلُ دَابِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ

مِنْ بَعْدِهِمْ ۷۸ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظَلَمًا لِلْعِبَادِ ۷۹ وَيَقَوْمُ إِنِّي أَخَافُ

عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۸۰ يَوْمَ تَوَلَّوْنَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ

مِنْ عَاصِمٍ ۸۱ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۸۲ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ

يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ فَمَا جَاءَكُمْ بِهِ

حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا كَذَلِكَ

يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ۸۳ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي

آيَةِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَتْهُمْ كِبَرٌ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ

بَنِي إِسْرَءِيلَ ۸۴ كَسَقَطَ فِي سُلْطَانِهِمْ كِبَرٌ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ

بَنِي إِسْرَءِيلَ ۸۵ كَسَقَطَ فِي سُلْطَانِهِمْ كِبَرٌ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ

بَنِي إِسْرَءِيلَ ۸۶ كَسَقَطَ فِي سُلْطَانِهِمْ كِبَرٌ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ

بَنِي إِسْرَءِيلَ ۸۷ كَسَقَطَ فِي سُلْطَانِهِمْ كِبَرٌ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ

بَنِي إِسْرَءِيلَ ۸۸ كَسَقَطَ فِي سُلْطَانِهِمْ كِبَرٌ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ

تعالیٰ کوئی رسول ہی نہ بھیجے گا ۷۷ ان چیزوں میں جن پر روشن دلیلیں شاہد ہیں ۷۸ انہیں جھٹلا کر۔



۷۷۷ کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔

۷۷۸ براہِ جہل و فریب اپنے وزیر سے۔

۷۷۹ یعنی موسیٰ میرے سوا اور خدا بتانے

میں اور یہ بات فرعون نے اپنی قوم کو

فریب دینے کے لئے کہی کیونکہ وہ جانتا

تھا کہ معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

اور فرعون اپنے آپ کو فریب کاری

کے لئے معبودِ ٹھہراتا ہے (اس واقعہ کا

بیان سورہ قصص میں گزر چکا)۔

۷۸۰ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک

کرنا اور اس کے رسول کو جھٹلانا۔

۷۸۱ یعنی شیطانوں نے موسیٰ سے

ڈال کر اس کی بُرائیاں اس کی نظر

میں بھلی کر دکھائیں۔

۷۸۲ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

آیات کو باطل کرنے کے لئے اُس نے

اختیار کیا۔

۷۸۳ یعنی تعویذی مدت کے لئے

ناپائدار نفع ہے جس کو بقائیں۔

۷۸۴ مراد یہ ہے کہ دنیا فانی ہے

اور آخرت باقی و جاودانی اور جاودانی

ہی بہتر اس کے بعد نیک اور بد اعمال

اور ان کے انجام بنائے۔

۷۸۵ کیونکہ اعمال کی مقبولیت

ایمان پر موقوف ہے۔

۷۸۶ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

۷۸۷ جنت کی طرف ایمان و طاعت کی

تلقین کر کے۔

۷۸۸ کفر و شرک کی دعوت دے کر۔

الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٌ ۝۷۷

اور ایمان والوں کے نزدیک اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر ۷۷۷

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَهَامُنُ ابْنُ بِلْعَصَ حَالَعِي أَبْلَغُ الْأَسْبَابِ ۝۷۸

اور فرعون بولا ۷۷۸ اے ہامان میرے لئے اونچا عمل بنا شاید میں پہنچ جاؤں راستوں تک

أَسْبَابَ السَّمَوَاتِ فَاطْلَعَ إِلَى إِلَهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَكْظُمُهُ كَاذِبًا وَكَذَلِكَ

کا ہے کے راستے آسمانوں کے تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دکھیں اور بیشک میرے گمان میں نہ وہ جھوٹا ہو

زَيْنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصَدَّ عَنِ السَّبِيلِ وَمَا كَيْدُ

۷۷۹ اور یوں ہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام ۷۷۹ بھلا کر دکھایا گیا ۷۸۰ اور وہ راستے سے وکا گیا اور فرعون کا

فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ۝۷۹ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَوْمَ اتَّبَعُونَ

داؤں ۷۸۱ ہلاک ہونے ہی کو تھا اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم میرے پیچھے چلو

أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝۷۹ يَقَوْمِ إِنَّمَا هِيَ الدُّنْيَا مَتَاعٌ

میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں ۷۸۱ اے میری قوم یہ دنیا کا جینا تو کچھ برتنا ہی ہے ۷۸۲

وَأَنَّ الْأُخْرَىٰ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝۷۹ مَن عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ

اور بے شک وہ بچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ۷۸۳ جو بُرا کام کرے تو اُسے بدلہ نہ ملے گا

إِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنشَأَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

مگر اتنا ہی اور جو اچھا کام کرے مرد خواہ عورت اور ہو مسلمان ۷۸۴

فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۷۹

تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے ۷۸۵ اور

يَقَوْمِ مَا لِيَ أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجْوَىٰ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ۝۷۹

اے میری قوم مجھے کیا ہوا میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف ۷۸۶ اور تم مجھے بلاتے ہو دوزخ کی طرف ۷۸۷

۷۸۸ کفر و شرک کی دعوت دے کر۔

۷۸۹ جنت کی طرف ایمان و طاعت کی

تلقین کر کے۔

۷۹۰ کفر و شرک کی دعوت دے کر۔

۷۹۱ جنت کی طرف ایمان و طاعت کی

تلقین کر کے۔

۷۹۲ کفر و شرک کی دعوت دے کر۔



۹۱ یعنی بت کی طرف ۹۲ کیونکہ وہ جہاد بے جان ہے ۹۳ وہی ہمیں جزا دے گا ۹۴ یعنی کافر ۹۵ یعنی نزول عذاب کے وقت تم میری نصیحتیں یاد کرو گے اور

اور اس وقت کا یاد کرنا کچھ کام نہ دے گا یہ سن کر ان لوگوں نے اس مومن کو دھمکایا کہ اگر تو ہمارے دین کی مخالفت کرے گا تو ہم تیرے ساتھ بُرے پیش آئیں گے اس کے جواب میں اس نے کہا۔

۹۵ اور ان کے اعمال و احوال کو جانتا ہے پھر وہ مومن ان میں سے نکل کر بہاڑ کی طرف چلا گیا اور وہاں نماز میں مشغول ہو گیا فرعون نے ہزار آدمی اس کی جستجو میں بھیجے اللہ تعالیٰ نے درندے اس کی حفاظت پر مامور کر دئے جو فرعون کی طرف آیا درندوں نے اُسے ہلاک کیا اور جو واپس گیا اور اس نے فرعون سے حال بیان کیا فرعون نے اس کو سولی دے دی تاکہ یہ حال مشہور نہ ہو۔

۹۶ اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر نجات پائی اگرچہ وہ فرعون کی قوم کا تھا۔

۹۷ دنیا میں تو یہ عذاب کہ وہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے اور آخرت میں دوزخ۔

۹۸۹ اس میں جلائے جاتے ہیں حضرت  
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا فرعونوں کی روحیں سیاہ  
پرندوں کے قالب میں ہر روز دو  
مرتبہ صبح وشام آگ پر پیش کی جاتی  
ہیں اور اُن سے کہا جاتا ہے کہ یہ  
آگ تمہارا مقام ہے اور قیامت

تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَاشْرَكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا

ادْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٦﴾ لَا جَرَمَ أَنَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ

تمہیں اس عزت والے بہت شخص والے کی طرف بلا تا ہوا۔ آج ہی ثابت ہوا کہ جبر کی طرف مجھ بلاتے ہو۔ ۹۰

لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنْ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ

المُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٩٣﴾ فَسْتَنْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ  
 یہ کہ حد سے گزرنے والے ۹۳ ہجری دوزخی ہیں تو حلوہ وہ وقت آتا ہے کہ جس تم سے کہہ رہا ہوں

وَأَفْوَضْ أَمْرِى إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٩٥﴾ فَوْقَهُ  
 اُسے یاد کرو گے ۹۵ اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ۹۵ تو اللہ نے

اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَّا مَكْرُوهًا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ﴿٩٤﴾  
اُسے بجالا ان کے مکرم کی برائیوں سے اور فرعون والوں کو بُرے عذاب نے آکھیرا ﴿٩٤﴾

النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أُولَٰئِكَ

آگ جس پر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی

ادْخُلُوا الٰٓ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ وَاذْيَحْجُوْنَ فِي النَّارِ  
حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو اور ۹۹ جب وہ آگ میں باہم

فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا هَلْ

اَنْتُمْ مُّعْتَوُونَ عَلٰۤىٰ نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا  
تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ گھٹالو گے وہ تکبر والے بولے ۱۰۱

نکے ساتھ ہی معمول رہیگا مسئلہ اس آیت سے عذاب قبر کے ثبوت پر استدلال دیا جاتا ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں

تک انکے ساتھ یہی معمول رہیگا مسئلہ ۱۵ اس آیت سے عذاب قبر کے ثبوت پر استدلال دیا جاتا ہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تا آنکہ روز قیامت اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کی طرف اٹھائے۔ ۹۹ ذکر فرمائے اے سید انبیا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قوم سے جہنم کے اندر کفار کے آپس میں جھگڑنے کا حال کہ وہ دنیا میں اور تمہاری بدولت ہی کا فر بنے والے یعنی کافروں کے سردار جواب دے گئے۔



۱۰۲۔ ہر ایک اپنی محبت میں گرفتار ہم سے کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا۔

۱۰۳۔ ایمانداروں کو اس نے جنت میں داخل کر دیا اور کافروں کو جہنم میں جوڑ دیا تھا ہو چکا۔

۱۰۴۔ یعنی دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔

۱۰۵۔ انھوں نے ظاہر عزت پیش نہ کئے تھے یعنی اب تمہارے لئے جانے عذاب باقی نہ رہی۔

۱۰۶۔ یعنی کافرا نبیاء کے شریف لانے اور اپنے کفر کرنے کا اقرار کریں گے۔

۱۰۷۔ ہم کافر کے حق میں دعا نہ کریں گے اور تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہے۔

۱۰۸۔ ان کو غلبہ عطا فرما کر اور رحمت تو دیکر اور ان کے دشمنوں سے انتقام لے کر۔

۱۰۹۔ وہ قیامت کا دن ہے کہ ملائکہ رسولوں کی تبلیغ اور کفار کی تکذیب کی شہادت دیں گے۔

۱۱۰۔ اور کافروں کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائیگا۔

۱۱۱۔ یعنی جہنم۔

۱۱۲۔ یعنی تورات و معجزات۔

۱۱۳۔ یعنی تورات کا یا ان کے انبیاء پر نازل شدہ تمام کتابوں کا۔

۱۱۴۔ اپنی قوم کی ایذا پر۔

۱۱۵۔ وہ پہلی مدد فرمائے گا آپ کے دین کو غالب کرے گا آپ کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا۔

کلمی نے کہا کہ آیت صبر آیت قتال سے منسوخ ہو گئی۔

۱۱۶۔ یعنی اپنی امت کے (مدارک)۔

۱۱۷۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت پر ہدایت رکھو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے پانچوں نمازیں ملاؤں۔

إِنَّا كُلُّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۖ وَقَالَ الَّذِينَ هُمْ سَبَّ آگ میں ہیں ۱۰۲۔ بیشک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ۱۰۳۔ اور جو آگ میں ہیں

فِي النَّارِ لَخَزَنَةٌ لَهُمْ أَدْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۖ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمُ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا

۱۰۴۔ اس کے داروغوں سے بولے اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا کرے ۱۰۵۔ انھوں نے کہا کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن نشانیاں نہ لاتے تھے ۱۰۶۔ بولے

بَلَىٰ قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دْعُوا الْكُفْرَيْنِ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۖ إِنَّا

کیوں نہیں ۱۰۷۔ بولے تو تمہیں دعا کرو ۱۰۸۔ اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو بیشک ضرور

لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ

ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی ۱۰۹۔ دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے

الشَّهَادَةِ ۖ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعَذَرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ

ہوں گے ۱۱۰۔ جس دن ظالموں کو ان کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے ۱۱۱۔ اور ان کے لئے لعنت ہو

وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۖ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا

اور ان کے لئے بُرا گھر ۱۱۲۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی ۱۱۳۔ اور

بَنِي إِسْرَءِيلَ الْكِتَابَ ۖ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولَى الْأَلْبَابِ ۖ

بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ۱۱۴۔ عقلمندوں کی ہدایت اور نصیحت کو تو اے محبوب

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

تم صبر کرو ۱۱۵۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے ۱۱۶۔ اور اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو ۱۱۷۔ اور اپنے رب کی

رَبِّكَ بِالْعُشِيِّ وَالْأُبْكَارِ ۖ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ

تعریف کرتے ہوئے صبح اور شام اسکی پاکی بولتے ۱۱۸۔ وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بے کسی سند کے



۱۱۹ ان مجبور کرنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں اور ان کا یہی تکبر ان کے مذہب و انکار اور کفر کے اختیار کرنے کا باعث ہوا کہ انھوں نے یہ گوارہ نہ کیا کہ کوئی ان سے اونچا ہو اس لئے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت کی بایں خیال فاسد کہ اگر آپ کو نبی مان لیں گے تو اپنی بڑائی جاتی رہے گی اور امتی اور جھوٹا بننا چاہے گا اور ہوس رکھتے ہیں بڑے بننے کی۔

۱۲۰ اور بڑائی میسر نہ آنے کی بلکہ حضور کی مخالفت و انکار ان کے حق میں نلت اور رسوائی کا سبب ہوگا۔

۱۲۱ حاسدوں کے مکر و کید سے۔

۱۲۲ یہ آیت منکرین بعثت کے رد میں نازل ہوئی ان پر حجت قائم کی گئی کہ جب تم آسمان و زمین کی پیدائش پر باوجود ان کی اس عظمت اور بڑائی کے اللہ تعالیٰ کو قادر مانتے ہو تو پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دینا اس کی قدرت سے کیوں بعید سمجھتے ہو۔

۱۲۳ بہت لوگوں سے مراد یہاں کفار ہیں اور ان کے انکار بعثت کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہونے سے بعثت پر استدلال نہیں کرتے تو وہ مثل اندھے کے ہیں اور جو مخلوقات کے وجود سے خالق کی قدرت پر استدلال کرتے ہیں وہ مثل بینا کے ہیں۔

۱۲۴ یعنی جاہل و عالم کیساں نہیں۔

۱۲۵ یعنی مومن صالح اور بدکار

یہ دونوں بھی برابر نہیں۔

۱۲۶ مرنے کے بعد زندہ کئے جائے بریقین نہیں کرتے۔

۱۲۷ اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لئے چند شرطیں ہیں ایک اخلاص و دعائیں دوسرے یہ کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امر منوع پر مشتمل نہ ہو۔

چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھنا ہو یا پنجویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآن کریم میں دعا بمعنی عبادت بہت جگہ وارد ہے حدیث شریف میں ہے اَللّٰهُ عَالِمُ الْغَيْبَاتِ (ابو داؤد و ترمذی) اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہونگے کہ تم میری عبادت کرو میں تمہیں ثواب دوں گا ۱۲۸ کہ اس میں اپنے کام کا مطمئنان انجام دو۔

بَغِيرِ سُلْطٰنٍ اَتَهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمُ الْاَكْبَرُ مَا هُمْ بِاَلْغِيَةِ لِيْ هُوَ ۱۱۹ ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس ۱۱۹ جسے نہ

بِاَلْغِيَةِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيْرُ ۱۲۰ لَخَلَقَ ۱۲۰ پونچیس کے ۱۲۰ تو تم اللہ کی پناہ مانگو ۱۲۱ بے شک وہی سنتا دیکھتا ہے بے شک

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ ۱۲۱ آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ۱۲۲ لیکن

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۱۲۲ وَاَيَسْتَوِي الْاَعْمٰی وَالْبَصِيْرُ ۱۲۳ وَالَّذِيْنَ ۱۲۳ بہت لوگ نہیں جانتے ۱۲۴ اور اندھا اور آنکھدار برابر نہیں ۱۲۵ اور نہ وہ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْءُ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۱۲۶ اِيْمَان لائے اور اچھے کام کئے اور بدکار ۱۲۷ کتنا کم دھیان کرتے ہو

اِنَّ السَّاعَةَ لَا تِيْءُ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ ۱۲۸ بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۱۲۹ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۱۳۰ انہیں لاتے ۱۲۹ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا ۱۳۰ بیشک

الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ ذٰلِخٰرِيْنٌ ۱۳۱ وہ جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْيَوْمَ الْاَيَّامَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهَا وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۱۳۲ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں آرام پاؤ اور دن بنایا آنکھیں کھولتا ۱۳۳

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلٰی النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ ۱۳۴ بے شک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے لیکن بہت آدمی

رکھنا ہو یا پنجویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآن کریم میں دعا بمعنی عبادت بہت جگہ وارد ہے حدیث شریف میں ہے اَللّٰهُ عَالِمُ الْغَيْبَاتِ (ابو داؤد و ترمذی) اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہونگے کہ تم میری عبادت کرو میں تمہیں ثواب دوں گا ۱۲۸ کہ اس میں اپنے کام کا مطمئنان انجام دو۔



۱۲۹۹ کہ اس کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے باوجودیکہ دلائل قائم ہیں۔

۱۳۰۰ اور حق سے پھرتے ہیں باوجود دلائل قائم ہونے کے۔

۱۳۰۱ اور ان میں حق جو بایز نظر و تامل نہیں کرتے۔

۱۳۰۲ کہ وہ تمھاری قرار گاہ ہوزنگی میں بھی اور بعد موت بھی۔

۱۳۰۳ کہ اس کو مثل قہر کے بلند فرمایا۔

۱۳۰۴ کہ تمھیں استقامت پاکیزہ رو قناسب الاعضاء کیا بہائم کی طرح زینا کیا کہ اوں سے چلتے۔

۱۳۰۵ افسوس مآل و مشارب۔

۱۳۰۶ کہ اس کی فناء محال ہے۔

۱۳۰۷ شان نزول کفار نابکار نے براہ جہالت و مگرابی اپنے دین باطل کی طرف حضور پرورد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دی تھی اور آپ سے بت پرستی کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۱۳۰۸ عقل و وحی کی توحید پر دلالت کرنے والی۔

۱۳۰۹ یعنی تمھارے اصل اور تمھارے جد امعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو

۱۳۱۰ بعد حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی نسل کو۔

۱۳۱۱ یعنی قطرہ منی سے۔

لَا يَشْكُرُونَ ۝ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ لَآ إِلَهَ إِلَّا

شکر نہیں کرتے وہ ہے اللہ تمھارا رب ہر چیز کا بنانے والا اسکے سوا کسی

هُوَ قَائِلُ تُوَفُّكُمْ ۖ كَذَلِكَ يُؤْفِكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ

بندگی نہیں تو کہاں اوندھے جاتے ہو وہ ۱۲۹۹ یونہی اوندھے ہوتے ہیں ۱۳۰۰ وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار

يُبْخِدُونَ ۝ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ

کرتے ہیں ۱۳۰۱ اللہ ہے جس نے تمھارے لئے زمین ٹھہراؤ بنائی ۱۳۰۲ اور آسمان چھت

بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ ۖ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ط

۱۳۰۳ اور تمھاری تصویر کی تو تمھاری صورتیں اچھی بنائیں ۱۳۰۴ اور تمھیں سنھری چیزیں ۱۳۰۵ روزی دیں

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَرَّكُ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ

یہ ہے اللہ تمھارا رب تو بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا وہی زندہ ہے ۱۳۰۶ اسکے

إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ط الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

سوا کسی کی بندگی نہیں تو اُسے پوچھو جو نرے اسی کے بندے ہو کر سب خوبیاں اللہ کو جو سارے

الْعَالَمِينَ ۝ قُلْ إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ

جہان کا رب تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں کہ انھیں پوجوں جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ۱۳۰۷

دُونِ اللَّهِ لَبَّأْ جَاءَنِي الْبَيْتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ

جبکہ میرے پاس روخن دلیلیں ۱۳۰۸ میرے رب کی طرف سے آئیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ رب العالمین

لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

کے حضور گردن رکھوں وہی ہے جس نے تمھیں ۱۳۰۹ مٹی سے بنایا پھر ۱۳۱۰ پانی کی بوند

نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِيَبْلُغُوا

سے ۱۳۱۱ پھر خون کی پشک سے پھر تمھیں نکالتا ہے بچہ پھر تمھیں بانی رکھتا ہے کہ اپنی



۱۴۲ اور تمہاری قوت کامل ہو ۱۴۳ یعنی بڑھاپے یا جوانی کو پہنچنے سے قبل ہی یہ اس لئے کیا کہ تم زندگانی کرو۔ ۱۴۴ زندگانی کے وقت محدود

۱۴۵ دلائل توحید کو اور ایمان لاؤ۔

۱۴۶ یعنی اشیاء کا وجود اس کے ارادہ

کا تابع ہے کہ اس نے ارادہ فرمایا

اور شے موجود ہوئی نہ کوئی کلفت ہے

نہ مشقت ہے نہ کسی سامان کی حاجت

یہ اس کے کمال قدرت کا بیان ہے۔

۱۴۷ یعنی قرآن پاک میں۔

۱۴۸ ایمان اور دین حق سے

۱۴۹ یعنی کفار جنہوں نے قرآن

شریف کی تکذیب کی۔

۱۵۰ اس کی بھی تکذیب کی

اور اس کے رسولوں کے ساتھ

جو چیز بھیجی اس سے مراد یا تو وہ

کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ عقائد

حقہ جو تمام انبیاء نے پہنچائے مثل توحید الہی

اور بعثت بعد موت کے۔

۱۵۱ اپنی تکذیب کا انجام۔

۱۵۲ اور ان زنجیروں سے۔

۱۵۳ اور وہ آگ باہر سے بھی نہیں

گھیرے ہوگی اور ان کے اندر بھی بھری

ہوگی (اللہ تعالیٰ کی پناہ)۔

۱۵۴ یعنی وہ بت کیا ہوئے جن کی

تم عبادت کرتے تھے۔

۱۵۵ اہمیں نظری نہیں آتے۔

۱۵۶ بتوں کی پرستش کا انکار کر جائیں گے

پھر بت حاضر کئے جائیں گے اور کفار

سے فرمایا جائے گا کہ تم اور تمہارے یہ

معبود سب جہنم کا اندھن ہو بعض

مفسرین نے فرمایا کہ جنہوں کا یہ کہنا

کہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اس

کے یہ معنی ہیں کہ اب ہمیں ظاہر ہو گیا

کہ جنہیں ہم پوجتے تھے وہ کچھ نہ تھے

أَشَدَّكُمْ ثُمَّ لَتَكُونُوا شُيُوخًا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُتَوَفَّى مِنْ قَبْلُ

جوانی کو پہنچو ۱۴۲ پھر اس لئے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اٹھا لیا جاتا ہے ۱۴۳

وَلَتَبْلُغُوا أَجَلَ مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ هُوَ الَّذِي يُحْيِي

اور اس لئے کہ تم ایک مقرر و عدہ تک پہنچو ۱۴۴ اور اس لئے کہ سمجھو ۱۴۵ وہی ہے کہ جلاتا ہے

وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّا نَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ ۱۴۶

اور مارتا ہے پھر جب کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا بھی وہ ہو جاتا ہے ۱۴۷ کیا

تَرَىٰ إِلَىٰ الَّذِينَ يُمَاجِدُونَ فِي آيَةِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ۝ ۱۴۸

تم نے انہیں نہ دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ۱۴۹ کہاں پھیرے جاتے ہیں ۱۴۸ وہ

كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ ۱۴۹

جنہوں نے جھٹلائی کتاب اور جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا ۱۵۰ وہ منقریب جان جائیں گے ۱۴۹

إِذَا الْأَعْلَىٰ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّكَلِ يُسْعَبُونَ ۝ ۱۵۱

جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں ۱۵۲ اگسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝ ۱۵۳

پھر آگ میں دبکائے جائیں گے ۱۵۳ پھر ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جو تم شریک بتاتے

تُشْرِكُونَ ۝ ۱۵۴

۱۵۴ اللہ کے مقابل کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے ۱۵۵ بلکہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی

مِنْ قَبْلُ شَيْءًا كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝ ۱۵۶

نہ تھے ۱۵۶ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو یہ ۱۵۷ اس کا بدلہ ہو

تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ۝ ۱۵۸

جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے ۱۵۸ اور اس کا بدلہ ہے جو تم اتراتے تھے - جاؤ

جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے ۱۵۸ اور اس کا بدلہ ہے جو تم اتراتے تھے - جاؤ

کرونی نفع یا نقصان پہنچا سکتے ۱۵۹ یعنی یہ عذاب جس میں تم مبتلا ہو ۱۵۹ یعنی شرک و بت پرستی و انکار بعثت پر۔



۱۵۹ جنھوں نے تکبر کیا اور حق کو قبول نہ کیا ۱۶۰ کفار پر عذاب فرمانے کا ۱۶۱ تمہاری وفات سے پہلے ۱۶۲ انواع عذاب سے مثل بدریں مارے جانے کے

جیسا کہ یہ واقع ہوا۔

۱۶۳ اور عذاب شدید میں

گرفتار ہونا۔

۱۶۴ اس قرآن میں صراحت

کے ساتھ۔

۱۶۵ قرآن شریف میں تفصیلاً

وصراحتہ (مرفاعہ) اور ان تمام

انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ

نے نشانی اور معجزات عطا فرمائے

اور ان کی قوموں نے ان سے

مجادلہ کیا اور انھیں جھٹلایا اس

بران حضرات نے ممبر کیا اس

تذکرہ سے مقصود نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے

کہ جس طرح کے واقعات قوم

کی طرف سے آپ کو پیش آئے

ہیں اور جیسی اینٹائیں پہنچ

رہی ہیں پہلے انبیاء کے ساتھ

بھی یہی حالات گزر چکے ہیں

انھوں نے ممبر کیا آپ بھی ممبر

فرمائیں۔

۱۶۶ کفار پر عذاب نازل

کرنے کی بابت۔

۱۶۷ رسولوں کے اور ان

کی تکذیب کرنے والوں کے

درمیان۔

۱۶۸ کہ ان کے دودھ اور

اون وغیرہ کام میں لاتے ہو

اور ان کی نسل سے نفع

اٹھاتے ہو۔

۱۶۹ یعنی اپنے سفروں میں

اپنے وزنی سامان ان کی

پیٹھوں پر لاد کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جاتے ہو ۱۷۰ خشکی کے سفروں میں ۱۷۱ دریائی سفروں میں ۱۷۲ جو اس کی قدرت و وحدانیت

پر دلالت کرتی ہیں ۱۷۳ یعنی وہ نشانیاں ایسی ظاہر و باہر ہیں کہ ان کے انکار کی کوئی صورت ہی نہیں۔

أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خُلِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۷۰﴾

جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے کو کیا ہی برا ٹھکانا مغروروں کا ۱۵۹

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَأَمَّا نُرِيكَ بَعْضَ الَّذِي

تو تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو اگر تم تمہیں دکھادیں ۱۶۱ کچھ وہ چیز جس کا تمہیں

نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَقَّعُكَ ۖ فَالْيَنَّا يُرْجَعُونَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

وعدہ دیا جاتا ہے ۱۶۲ ایا تمہیں پہلے ہی وفات دیں بہر حال انھیں ہماری ہی طرف پھرنا ۱۶۳ اور بیشک ہم نے تم سے

رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّن

پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا ۱۶۴ اور کسی کا احوال

لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ

نہ بیان فرمایا ۱۶۵ اور کسی رسول کو نہیں پہنچتا کہ کوئی نشانی لے آئے

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ

بے حکم خدا کے پھر جب اللہ کا حکم آئے گا ۱۶۶ سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا ۱۶۷ اور باطل

هَٰذَاكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿۷۲﴾ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْإِنْعَامَ لِتَرْكَبُوا

والوں کا وہاں خسارہ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو

مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿۷۳﴾ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا

اور کسی کا گوشت کھاؤ اور تمہارے لئے ان میں کتنے ہی فائدے ہیں ۱۶۸ اور اسلئے کہ تم ان کی

حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿۷۴﴾

پیٹھ پر اسنے دل کی مرادوں کو پہنچو ۱۶۹ اور ان پر ۱۷۰ اور کشتیوں پر ۱۷۱ سوار ہوتے ہو

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ ۖ فَآيَ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ ﴿۷۵﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا

اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ۱۷۲ تو اللہ کی کوئی نشانی کا انکار کرو گے ۱۷۳ کیا انھوں نے

۱۷۴

۱۷۵



۱۴۴۰ تعداد ان کی کثیر تھی۔

۱۴۵ اور جسمانی طاقت بھی ان

سے زیادہ تھی۔

۱۴۶ یعنی ان کے عمل اور عمارتیں

وغیرہ۔

۱۴۷ معنی یہ ہیں کہ اگر یہ لوگ

زمین میں سفر کرتے تو انھیں معلوم

ہو جاتا کہ منکرین متمدن کا کیا انجام

ہوا اور وہ کس طرح ہلاک و برباد

ہوئے اور ان کی تعداد ان کے

زور ان کے مال کچھ بھی اُن کے

کام نہ آسکے۔

۱۴۸ اور انھوں نے علم انبیاء کی

طرف التفات نہ کیا اس کی تحصیل

اور اس سے انتفاع کی طرف متوجہ

نہ ہوئے بلکہ اس کو حقیر جانا اور اس

کی ہنسی بنائی اور اپنے دنیوی علم

کو جو حقیقت میں جہل میں پسند

کرتے رہے۔

۱۴۹ یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب۔

۱۵۰ یعنی جن تہوں کو اس کے سوا

پوجتے تھے اُن سے بیزار ہوئے۔

۱۵۱ یہی ہے کہ نزول عذاب کے

وقت ایمان لانا نافع نہیں ہوتا اس

وقت ایمان قبول نہیں کیا جاتا اور

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ

رسولوں کے جھٹلانے والوں پر

عذاب نازل کرتا ہے۔

۱۵۲ یعنی ان کا گناہ اور ٹوٹا چھی

طرح ظاہر ہو گیا۔

۱۵۳ اس سورت کا نام سورہ فصلت

بھی ہے اور سورہ سجدہ و سورہ مصابح بھی ہے یہ سورت کہہ ہے اس میں چھ رکوع چوں آیتیں اور سات سو چھیانوے کلمے اور تین ہزار تین سو پچاس حروف ہیں۔

فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
زمین میں سفر نہ کیا کر دیکھتے ان سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا

كَانُوا أَكْثَرُ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ  
وہ ان سے بہت تھے ۱۴۴ اور ان کی قوت ۱۴۵ اور زمین میں نشانیاں ان سے زیادہ ۱۴۶

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ  
تو انکے کیا کام آیا جو انھوں نے کمایا ۱۴۷ تو جب ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لائے

فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ  
تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس دنیا کا علم تھا ۱۴۸ اور انھیں پرالٹ پڑا جس کی ہنسی

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۷۸﴾ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا امْكُتْ بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَ  
بناتے تھے ۱۴۹ پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا بولے ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جو

كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿۷۹﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ  
اس کے شریک کرتے تھے اُن سے منکر ہوئے ۱۵۰ تو انکے ایمان نے انھیں کام نہ دیا جب انھوں نے ہمارا

لَبَّارًا وَابَسْنَا سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ وَ  
عذاب دیکھ لیا ۱۵۱ اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں گزر چکا ۱۵۲ اور

خَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ﴿۸۰﴾  
وہاں کافر گھٹائے میں رہے ۱۵۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
سورہ سجود کہہ ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۵۴ چوں آیتیں اور چھ رکوع ہیں

حَمْدٌ تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۸۱﴾ كِتَابٌ فَصَّلَتْ آيَتُهُ  
یہ آمارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا ایک کتاب ہے جس کی آیتیں



۱۲ احکام و امثال و مواعظ و وعد و وعید وغیرہ کے بیان میں ۱۱ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ثواب کی ۱۲ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو عذاب کا ۱۳ توجہ سے قبول کا سننا ۱۴ مشرکین حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ۱۵ ہم اسکو سمجھ ہی نہیں سکتے یعنی توحید و ایمان کو ۱۶ ہم بہرے میں آپ کی بات ہمارے سننے میں نہیں آتی اس سے انکی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان و توحید کے قبول کرنے کی توقع نہ رکھئے ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم بمنزلہ اس شخص کے ہیں جو نہ سمجھتا ہو نہ سنتا ہو ۱۷ یعنی دینی مخالفت تو ہم آپ کی بات ماننے والے نہیں ۱۸ یعنی تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر قائم ہیں یا یہ معنی ہیں کہ تم سے ہمارا کام بگاڑنے کی جو کوشش ہو سکے وہ کرو ہم بھی تمہارے خلاف جو ہو سکے گا کریں گے ۱۹ اے اکرم الخلق عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براہ تو افسوس ان لوگوں کے ارشادات و ہدایات کے لئے کہ ۲۰ ظاہر میں کہیں دیکھا بھی جاتا ہوں میری بات بھی سنی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جھنسی مغایرت بھی نہیں ہے تو تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہنچے نہ تمہارے سننے میں آئے اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو چکے میرے کوئی غیر جنس جنس یا فرشتہ آتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہ وہ ہمارے دیکھنے میں آئیں نہ انکی بات سننے میں آئے نہ ہم انکے کلام کو سمجھ سکیں ہمارے انکے درمیان تو جھنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیونکہ میں بشری صورت میں جلوہ نما ہوا تو تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہیے اور میرے کلام کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت کوشش کرنا چاہئے کیونکہ میرا مرتبہ بہت بلند ہے اور میرا کلام بہت عالی ہے اسلئے کہ میں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے فائدہ ۲۱ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بظاہر ظاہر انکے شکر فرمانا حکمت ہدایت و ارشاد کے لئے بطریق تواضع ہے اور جو کلمات تواضع کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والوں کے علم و منصب کی دلیل ہوتے ہیں چھوٹوں کا ان کلمات کو اسکی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈھنا ترک ادب اور گستاخی ہوتا ہے تو کسی امتی کو رد و انہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مائل ہونے کا دعویٰ کرے یہ بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ آپ کی بشریت بھی سب اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کچھ بھی

قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ

مفصل فرمائی گئیں ۱۲ عربی قرآن عقل والوں کے لئے خوشخبری دیتا تھا اور ڈر سناتا تھا ۱۳ تو ان میں اکثر نے منہ پھیرا

فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِيْ اَكْتَةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَا اِلَيْهِ ۝

تو وہ سنتے ہی نہیں ۱۴ اور بولے ۱۵ ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے جسکی طرف تم ہمیں بلاتے ہو

وَفِيْ اٰذَانِنَا وَقْرٌ ۝ وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ ۝ فَاَعْمَلْ اِنَّا

۱۶ اور ہمارے کانوں میں ٹنٹ ہے ۱۷ اور ہمارے اور تمہارے درمیان روک ہے ۱۸ تو تم اپنا کام کرو ہم اپنا

نَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى اِلَىٰ اِنَّمَا الْهٰكُمُ اللّٰهُ ۝

کام کرتے ہیں ۱۹ تم فرماؤ ۲۰ اے آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں ۲۱ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک

وَاحِدٌ ۝ فَاسْتَقِيْمُوْا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۝ وَبِئْسَ لِلْمُشْرِكِيْنَ

۲۲ ہی معبود ہے تو اسکے حضور سید سے رہو ۲۳ اور اس سے معافی مانگو ۲۴ اور خرابی ہے شرک والوں کو

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اِنَّ

۲۵ وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ۲۶ اور وہ آخرت کے منکر ہیں ۲۷ بیشک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ قُلْ

۲۸ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لئے بے انتہا ثواب ہے ۲۹ تم فرماؤ

اَيُّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمِيْنٍ وَتَجْعَلُوْنَ

۳۰ کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی ۳۱ اور اس کے

لَهٗ اَنْدَادٌ ۝ اِنَّ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوٰسِيْ ۝ مِنْ

۳۲ ہمسرے ٹھہراتے ہو ۳۳ وہ ہر سارے جہان کا رب ۳۴ اور آسمان ۳۵ اسکے اوپر سے لنگر ڈالے ۳۶

فَوْقَهَا وَبَرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَا اَقْوَامَهَا ۝ فِيْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَّاهُ

۳۷ اور اس میں اس کے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار دن میں ۳۸

نسبت نہیں ۳۹ اس پر ایمان لاؤ اسکی طاعت اختیار کرو اس کی راہ سے نہ پھرو ۴۰ اپنے فساد عقیدہ و عمل کی ۴۱ یہ منع زکوٰۃ سے خوف دلانے کے لئے فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کو منع کرنا ایسا برا ہے کہ قرآن کریم میں مشرکین کے اوصاف میں ذکر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مال بہت پیارا ہوتا ہے تو مال کا راہ خدا میں خرچ کر ڈالنا اسکے ثبات و استقلال اور صدق و اخلاص نیت کی قوی دلیل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے مراد ہے توحید کا معتقد ہونا اور لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ لگنا اس تقدیر پر یہ معنی یہ ہونگے کہ جو توحید کا اقرار کر کے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے اور قہادہ نے اسکے معنی یہ لئے ہیں کہ جو لوگ زکوٰۃ کو واجب نہیں جانتے اسکے علاوہ اور بھی اقوال میں ۴۲ اگر مرنے کے بعد اٹھنے اور خدا کے ملنے کے قابل نہیں ۴۳ جو منقطع ہو گا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت پیاروں ابا بھوں اور بڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو عمل و طاعت کے قابل نہ ہیں انھیں وہی اجر ملے گا جو مذکر میں عمل کرتے تھے بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ کوئی عمل کرتا ہے اور کسی مرض یا سفر کے باعث وہ عامل اس عمل سے مجبور ہو جاتا ہے تو تندرستی اور اقامت کی حالت میں جو کرتا تھا ویسا ہی



اسکے لئے لکھا جاتا ہے ۱۵۱ اسکی ایسی قدرت کاملہ ہے اور چاہتا تو ایک لمحہ سے بھی کم میں بنادیتا ۱۵۲ یعنی شریک ۱۵۳ اور وہی عبادت کا مستحق ہے اسکے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں سب اسکی مملوک و مخلوق ہیں اسکے بعد پھر اسکی قدرت کا بیان فرمایا جاتا ہے ۱۵۴ یعنی زمین میں ۱۵۵ پہاڑوں کے ۱۵۶ دریا اور نہروں اور درخت کھل اور قسم قسم کے حیوانات وغیرہ پیدا کر کے ۱۵۷ یعنی دودن زمین کی پیدائش اور دودن میں یہ سب ۱۵۸ یعنی بخار بلند ہونے والا ۱۵۹ یہ کل چھ دن ہوئے ان میں سب سے پہلا جمعہ ہے ۱۶۰ وہاں کے رہنے والوں کو طاعات و عبادات و امر و نہی کے ۱۶۱ جو زمین سے قریب ہے ۱۶۲ یعنی روشن ستاروں سے ۱۶۳ شیاطین مسترقہ سے ۱۶۴ یعنی اگریہ مشرکین اس بیان کے بعد بھی ایمان لانے سے اعراض کر لیا فمن اظلم ۲۴

لِّلسَّائِلِينَ ۝ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا  
 وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ۝ فَقَضَاهُنَّ  
 سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا  
 السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ ۖ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ  
 الْعَلِيمِ ۝ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ  
 عَادٍ وَثَمُودَ ۚ إِذْ جَاءَتْهُمْ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ  
 خَلْفِهِمْ إِلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً  
 فَأَنَّا بِنَا أَرْسَلْتُمْ بِهِ كُفْرُونَ ۚ فَمَا عَادَ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ  
 بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۚ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ  
 الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝

حضور کے وہاں مبارک پر رکھ دیا اور پکڑتے و قربت کے واسطے سے قسم دلائی اور ڈر کر اپنے گھر بھاگ گیا جب قریش اسکے مکان پر پہنچے تو اس نے تمام واقعہ بیان کر کے کہا کہ خدا کی قسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہتے ہیں نہ وہ شریعت ہے نہ سحر ہے نہ کمانت میں ان چیزوں کو خوب جانتا ہوں میں نے ان کا کلام سنا جب انھوں نے آیت فَاَنْعَزُوا پڑھی تو میں نے ان کے وہاں مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور انھیں قسم دی کہ اس کس اور تم جانتے ہی ہو کہ وہ جو کہہ رہا ہے اسکی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی مجھے اندیشہ ہو گیا کہ کہیں تم پر عذاب نازل نہ ہونے لگے ۱۶۵ قوم عاد کے لوگ بڑے قوی اور شر زور تھے جب حضرت ہود علیہ السلام نے انھیں عذاب الہی سے ڈرایا تو انھوں نے کہا کہ تم اپنی طاقت سے عذاب کو مٹا سکتے ہیں۔

۱۵۱ یعنی قوم عاد و ثمود کے رسول ہر طرف سے آتے تھے اور انکی ہدایت کی ہر تدبیر عمل میں لاتے تھے اور انھیں ہر طرح نصیحت کرتے تھے ۱۵۲ انکی قوم کے کافر نے جواب میں کہ۔ ۱۵۳ بجائے تمہارے تم تو ہماری مثل دی ہو ۱۵۴ یہ خطاب انکا حضرت ہود اور حضرت صالح اور تمام بنیاد سے تھا جنھوں نے ایمان کی دعوت دی امام بنوئی نے بسنا و علی حضرت جابر سے روایت کی کہ جماعت قریش نے جن میں ابوہل وغیرہ سردار بھی تھے یہ تجویز کیا کہ کوئی ایسا شخص جو شرع کلمات میں ماہر ہو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کرنے کیلئے بھیجا جائے چنانچہ عبد بن ربیع کا انتخاب ہوا عبد نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ آپ بہتر ہیں یا شام آپ بہتر ہیں یا عبد المطلب آپ بہتر ہیں یا عبد اللہ آپ کیوں ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں کیوں ہمارے باپ دادا کو گمراہ بتاتے ہیں حکومت کا شوق ہو تو ہم آپکو بادشاہ مان لیں آپکے بچہ سیراؤں عورتوں کا شوق ہو تو قریش کی جن لڑکیوں میں سے آپ پسند کریں ہم دس آپ کے عقد میں مال کی خواہش ہو تو انا جمع کر دیں جو آپکی نسلیں سے بھی بچ رہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تمام گفتگو خاموش سنتے رہے جب عبد اپنی تقریر کر کے خاموش ہوا حضور الزمر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی سورت ختم سجدہ پڑھی جب آپ آیت فَاَنْعَزُوا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ پڑھو گئے تو عبد نے جلدی سے اپنا ہاتھ



۳۸ نہایت ٹھنڈی بغیر بارش کے۔

۳۹ اور نیکی اور بدی کے طریقے ان پر ظاہر فرمائے۔

۴۰ اور ایمان کے مقابلے میں کفر اختیار کیا۔

۴۱ اور مولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کئے گئے۔

۴۲ یعنی ان کے شرک و تکذیب پیغمبر اور معاصی کی۔

۴۳ صاعقہ کے اس ذلت والے عذاب سے۔

۴۴ حضرت صالح علیہ السلام ۲ ۱۰

۴۵ شرک اور اعمال خبیثہ سے۔

۴۶ یعنی کفار اگلے اور پچھلے

۴۷ پھر سب کو دوزخ میں ہانک دیا جائے گا۔

۴۸ اعضاء حکم آہی بول اٹھیں گے اور جو جو عمل کئے

تھے بتا دیں گے۔

۴۹ گناہ کرتے وقت۔

فَارْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ مَّحْسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ

تو ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی سخت گرج کی وہ ۳۸ ان کی شامت کے دنوں میں کہ ہم انھیں

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ

رسوائی کا عذاب جکھائیں دنیا کی زندگی میں اور بیشک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی

وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ۱۹ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ

رسوائی ہے اور انکی مدد نہ ہوگی اور رہے ثمود انھیں ہم نے راہ دکھائی ۳۹ تو انھوں نے سوچنے پر

عَلَى الْهُدَىٰ فَآخَذَتْهُمْ سَعْيًا الْعَذَابُ الْهُونِ بِمَا كَانُوا

اندھے ہونے کو پسند کیا ۴۰ تو انھیں ذلت کے عذاب کی کرٹک نے آیا ۴۱ سزا ان کے لئے

يَكْسِبُونَ ۲۰ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۲۱ وَيَوْمَ يُحْشَرُ

کی ۴۲ اور ہم نے ۴۳ انھیں بچا لیا جو ایمان لائے ۴۴ اور ڈرتے تھے ۴۵ اور جس دن

أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۲۲ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ

اللہ کے دشمن ۴۶ آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو انکے اگلوں کو روکیں گے یہاں تک کہ پچھلے آئیں ۴۷ یہاں تک کہ

عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۲۳

جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے سب ان پر ہانکے گئے کی گواہی دیں گے ۴۸

وَقَالُوا الْجُلُودُ دِهْمٌ لِّمَ شَهِدْنَا عَلَيْهِمْ قَالَ أُولَٰئِكَ أَطَقْنَا اللَّهُ الَّذِي

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی یہیں اللہ نے بلوایا جس نے

أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۲۴

ہر چیز کو گواہی بخشی اور اس نے ہمیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ ۲۵ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا

اور تم ۴۹ اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور



۵۵ نہیں تو اسکا گمان بھی نہ تھا بلکہ تم تو بعث و جزا کے مصرعے ہی سے قائل نہ تھے۔

۵۵ جو تم چھپا کر کرتے ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کفار یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کی باتیں جانتا ہے اور جو ہائے دل میں ہے اس کو نہیں جانتا۔ معاذ اللہ! ۵۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ تمہیں جہنم میں ڈال دیا۔

۵۳ عذاب پر۔  
۵۴ یہ صبر بھی کار آمد نہیں۔

۵۵ یعنی حق تعالیٰ ان سے رخصی نہ ہو چاہے کتنا ہی منت کریں کسی طرح عذاب سے رہائی نہیں۔

۵۶ شیاہین میں سے۔

۵۷ یعنی دنیا کی زیب و زینت اور خواہشات نفس کا اتباع۔

۵۸ یعنی امر آخرت یہ وسوسہ الکر کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے نہ حیات نہ عذاب جہنم ہی جہنم ہے۔

۵۹ عذاب کی۔

۶۰ یعنی مشرکین قریش۔

۶۱ اور شور مچاؤ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو خوب چلاؤ

اونچی اونچی آوازیں نکال کر چھو بے معنی کلمات سے شور کرو تا لیاں اور سیٹیاں

بجاؤ تاکہ کوئی قرآن سننے نہ پائے اور

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشان

ہوں ۶۲ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرأت موقوف کر دیں ۶۳ یعنی کفر کا بدلہ منت عذاب۔

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰



۶۵ جہنم میں ۶۵ یعنی ہمیں وہ دونوں شیطان دکھاجانی بھی اور انسی بھی شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے شَیْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ جہنم میں کفار ان دونوں کے دیکھنے کی خواہش کریں گے۔

۶۶ آگ میں۔

۶۷ درک اسفل میں ہم سے زیادہ سخت عذاب میں۔

۶۸ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا استقامت کیا ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ امر وہی برقاہم رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے امر کو بجالائے اور معاصی سے بچے۔

۶۹ موت کے وقت یا وہ جب قبروں سے اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک وقت موت دوسرے قبر میں تیسرے قبروں سے اٹھنے کے وقت۔

۷۰ موت سے اور آخرت میں پیش آنے والے حالات سے۔

۷۱ اہل اولاد کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا۔

۷۲ اور فرشتے کہیں گے۔

۷۳ تمہاری حفاظت کرتے تھے۔

۷۴ تمہارے ساتھ رہیں گے اور جب تک تم جنت میں داخل ہو تم سے جدا نہ ہوں گے۔

۷۵ یعنی جنت میں وہ کرامت اور نعمت

۶۶ جہنم میں ۶۵ یعنی ہمیں وہ دونوں شیطان دکھاجانی بھی اور انسی بھی شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے شَیْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ جہنم میں کفار ان دونوں کے دیکھنے کی خواہش کریں گے۔

۶۷ آگ میں۔

۶۸ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا استقامت کیا ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ امر وہی برقاہم رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے امر کو بجالائے اور معاصی سے بچے۔

۶۹ موت کے وقت یا وہ جب قبروں سے اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک وقت موت دوسرے قبر میں تیسرے قبروں سے اٹھنے کے وقت۔

۷۰ موت سے اور آخرت میں پیش آنے والے حالات سے۔

۷۱ اہل اولاد کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا۔

۷۲ اور فرشتے کہیں گے۔

۷۳ تمہاری حفاظت کرتے تھے۔

۷۴ تمہارے ساتھ رہیں گے اور جب تک تم جنت میں داخل ہو تم سے جدا نہ ہوں گے۔

۷۵ یعنی جنت میں وہ کرامت اور نعمت

ولدت ۷۱ اسکی توحید و عبادت کی طرف کہا گیا ہے کہ اس دعوت دینے والے سے مراد حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مومن مراد ہے جس نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دی ۷۲ شان نزول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میرے نزدیک بیات مؤذنون کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے وہ اس میں داخل ہے دعوت الی اللہ کے کئی مرتبے ہیں اول دعوت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزات اور حج و براہین سیف کے ساتھ یہ تمہ انبیاء ہی کے ساتھ خاص ہر دوم دعوت علما فقط حج و براہین کے ساتھ اور علماء کئی طرح کے ہیں ایک عالم باللہ دوسرے عالم بصفات اللہ تیسرے عالم باحکام اللہ مزبور دعوت مجاہدین ہی کے ساتھ سیف کے ساتھ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دین میں داخل ہوں اور طاعت قبول کر لیں مگر یہ جہاد مذہب کی دعوت نماز کیلئے صلح کی دوسم ہے ایک جو قلب سے ہو وہ معرفت الہی ہر دوسرے جو اعضا سے ہو وہ تمام طاعات ہیں ۷۳ اور یہ فقط قول نہ ہو بلکہ دین اسلام کا دل سے معتقد ہو کر کہے کہ سچا کہنا یہی ہے۔



إِدْفَعُ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ

برائی کو بھلائی سے ٹال ۹۹ جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا

كَانَتْهُ وَلِيٍّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلْقُهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۝

ہو جائیگا جیسا کہ گہرا دوست ۱۰۰ اور یہ دولت ۱۰۱ نہیں ملتی مگر صابروں کو اور

مَا يُلْقُهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝ وَإِنَّمَا يَنْزِعُكَ مِنَ

اسے نہیں پاتا مگر بڑے نصیب والا اور اگر تجھے شیطان کا کوئی

الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

کو بچا پہنچے ۱۰۲ تو اللہ کی پناہ مانگ ۱۰۳ بیشک وہی سنتا جانتا ہے ۔

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا

اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند ۱۰۴ سجدہ نہ کرو

لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن

سورج کو اور چاند کو ۱۰۵ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ۱۰۶ اگر

كُنْتُمْ رِيسًا تَعْبُدُونَ ۝ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ

تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں ۱۰۷ تو وہ جو تمہارے

رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْمُونَ ۝

رب کے پاس ہیں ۱۰۸ رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور اُگتاتے نہیں

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے بے قدر پڑی ۱۰۹ پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا ۱۱۰

الْمَاءَ اهْتَرَتْ وَرَبَّتْ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتِ إِنَّهُ

تو تازہ ہوئی اور بڑھ چلی بے شک جس نے اسے جلایا ضرور مرنے والے کا بے شک وہ

۹۹ مثلاً غصہ کو صبر سے اور صل کو کم سے اور بد سلوکی کو غصہ سے کہ اگر تجھے ساتھ کوئی بُرائی کرے تو تو معاف کر۔ ۱۰۰ یعنی اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود ان کی شدتِ عداوت کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ سلوک نیک کیا ان کی صاحبزادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادقِ محبت جاں نثار ہو گئے۔ ۱۰۱ یعنی بیروں کو نیکیوں سے نفع کرنے کی خصلت۔ ۱۰۲ یعنی شیطان تجھ کو براہیوں پر ابھارے اور اس خصلت نیک سے اور اس کے علاوہ اور نیکیوں سے منحرف کرے۔ ۱۰۳ اس کے شر سے اور اپنی نیکیوں پر قائم رہو شیطان کی راہ نہ اختیار کرو اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائے گا۔ ۱۰۴ جو اسکی قدر و حکمت اور اس کی ربوبیت و وحدانیت پر لالت کرتے ہیں ۱۰۵ کیونکہ وہ مخلوق ہیں اور حکمِ خالق سے منحرف ہیں اور جو ایسا ہو مستحقِ عبادت نہیں ہو سکتا۔ ۱۰۶ وہی سجدہ اور عبادت کا مستحق ہے۔ ۱۰۷ صرف اللہ کو سجدہ کرنے سے۔ ۱۰۸ ملائکہ و وہ سوکھی کر سہیں سبز و کا نام و نشان نہیں۔ ۱۰۹ بارش نازل کی۔



۹۱۔ اور تاویل آیات میں صحت و استقامت سے عدول و انحراف کرتے ہیں ۹۲۔ ہم انھیں اسکی سزا دینگے ۹۳۔ یعنی کافر ملحد ۹۴۔ مومن مصادق العقیدہ بیشک وہی بہتر ہے ۹۵۔ یعنی قرآن کریم سے اور انھوں نے اس میں طعن کئے۔

فمن الظالمين ۲۴

۶۹۶

حَمْدُ السَّجْدَةِ ۲۱

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۹۱ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَيْمَانِهِمْ

لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْهَا ۚ فَمَنْ يُلْقِ فِي النَّارِ خَيْرًا مِّنْ يَّاتِيهِ آمِنًا

سَبَّحَهُ نَحْنُ ۚ ۹۲۔ تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا ۹۳۔ وہ بھلا یا جو قیامت میں امان سے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۹۳

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝۹۴

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ

مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝۹۵ مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ

مِنْ قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝۹۶

جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَجَبًا ۚ لَقَالُوا الْوَلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۚ أَعْجَبِي

وَعَرَبِي ۚ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۚ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

فِي آذَانِهِمْ وَقُرْءَانُهُمْ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ لَا يَتْلَوْنَ

۹۱۔ بے عدل و بے نظیر جس کی ایک سورت کا مثل بنانے سے تمام خلق عاجز ہے

۹۲۔ یعنی کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پاسکتا و تغیر و تبدل و کمی و زیادتی سے محفوظ ہے شیطان اس میں تصرف کی قدرت نہیں رکھتا۔

۹۳۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ ۹۴۔ انہیاد کے لئے علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے لئے۔

۹۵۔ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں اور تکذیب کرنے والوں کے لئے۔ ۹۶۔ جیسا کہ یہ کفار بطریق اعتراض کہتے ہیں کہ یہ قرآن عجبی زبان میں کیوں نہ اُترا۔

۹۷۔ اور زبان عربی میں بیان نہ کی گئیں کہ ہم سمجھ سکتے۔

۹۸۔ یعنی کتاب نبی کی زبان کے خلاف کیوں اتاری حاصل یہ ہے کہ قرآن پاک عجبی زبان میں ہوتا تو یہ کافر اعتراض کرتے عربی میں آیا تو مقرر ہوئے بات یہ ہے کہ خوئے بد را بہانہ بسیار۔ ایسے اعتراض طالب حق کی شان کے لائق نہیں۔

۹۹۔ قرآن شریف۔ ۱۰۰۔ کہ حق کی راہ بتاتا ہے مگر اسی سے بچاتا ہے جہل و شک و غیروہ قلبی امراض سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لئے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا دفع مرض کے لئے مؤثر ہے۔

۱۰۱۔ کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں ۱۰۲۔ کہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔

۱۰۳۔ کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں ۱۰۴۔ کہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔

۱۰۵۔ کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں ۱۰۶۔ کہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔

۱۰۷۔ کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں ۱۰۸۔ کہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔



۱۰۸ یعنی وہ اپنے عدم قبول سے اس حالت کو پہنچ گئے ہیں جیسا کہ کسی کو دور سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی بات نہ سمجھے ۱۰۹ یعنی تورات مقدس۔

۱۱۰ بعضوں نے انکو مانا اور بعضوں نے

نہ مانا بعضوں نے اسکی تصدیق کی اور

بعضوں نے تکذیب۔

۱۱۱ یعنی حساب و جزا اور قیامت

بیک مؤخر نہ فرما دیا موتا۔

۱۱۲ اور دنیا ہی میں انھیں اس کی سزا

دے دی جاتی۔

۱۱۳ یعنی کتاب الہی کی تکذیب کرنے والے

۱۱۴ توجہ سے دقت قیامت دریافت

کیا جائے اس کو لازم ہے کہ کہے کہ اللہ

تعالیٰ جانتے والا ہے۔

۱۱۵ یعنی اللہ تعالیٰ بھل کے

غلاف سے برآء ہوئے کے قبل

اس کے احوال کو جانتا ہے اور

مادہ کے حل کو اور اس کی ساعتوں

کو اور وضع کے وقت کو اور اس

کے ناقص و غیر ناقص اور اچھے

اور برے اور نرو مادہ ہونے کو سب کو جانتا

ہے اس کا علم بھی اسی کی طرف حوالہ کرنا چاہیے

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اولیائے کرام

اصحاب کشف بسا اوقات ان امور کی

خبریں دیتے ہیں اور وہ صحیح واقع ہوتی ہیں

بلکہ کبھی منجم اور کاہن بھی خبریں دیتے ہیں

اس کا جواب یہ ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں

کی خبریں تو محض اٹکل کی باتیں ہیں جو اکثر

وہی شعر غلط ہو جایا کرتی ہیں وہ علم ہی

نہیں بے حقیقت باتیں ہیں اور اولیاء

کی خبریں بے شک صحیح ہوتی ہیں اور وہ

علم سے فرماتے ہیں اور یہ علم ان کا ذاتی

نہیں اللہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا ہے تو

حقیقت میں یہ اسی کا علم ہوا غیر کہ انہیں (خازن)

۱۱۶ یعنی اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمایا کہ

يُنَادُونَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں ۱۰۸ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ۱۱۰

فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۖ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ

تو اس میں اختلاف کیا گیا ۱۱۱ اور اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی ۱۱۲ تو جیسا ان کا

بَيْنَهُمْ ۖ وَانْتَهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ مِّنْ عَمَلٍ صَالِحًا

فیصلہ ہو جاتا ۱۱۳ اور بیشک وہ ۱۱۴ ضرور اس کی طرف سے ایک ہوکا ڈالنے والے شک میں ہیں جو نیکی کرے وہ

فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝

اپنے بھلے کو اور جو بُرائی کرے تو اپنے بُرے کو ۱۱۵ اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا

إِلَيْهِ يُرْجَعُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۖ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ مِّنْ الْأَكْمَامِ ۖ

قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے ۱۱۶ اور کوئی بھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ

مَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۖ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ إِبْنُ شَرَكَائِهِ ۖ

کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ جنم مگر اس کے علم سے ۱۱۷ اور جس دن انھیں ندا فرمایا گیا ۱۱۸ کہاں ہیں میرے شرک

قَالُوا أَذُنُكَ لَمَامِنَّا مِّنْ شَهِيدٍ ۖ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ

۱۱۹ کہیں گے ہم تجھ سے کہہ چکے کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ۱۲۰ اور گم کیا ان سے جسے پہلے بل جتے تھے

مِّنْ قَبْلُ ۖ وَظَنُّوْا مَا لَهُم مِّنْ مَّحِيصٍ ۖ لَا يَسْمَعُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ

۱۱۹ اور سمجھ لئے کہ انھیں کہیں ۱۲۱ بھاگنے کی جگہ نہیں آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا

الْخَيْرِ ۚ وَإِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيُوسِ قُنُوطٍ ۖ وَلَئِنْ أَدْنَىٰ رَّحْمَةٍ مِّنَّا

۱۲۱ اور کوئی بُرائی پہنچے ۱۲۲ تو ناامید آس ٹوٹا ۱۲۳ اور اگر تم اُسے کچھ اپنی رحمت کا نہ دیں ۱۲۴

مِّنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ مَّسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَذَا إِلَىٰ وَمَا ظَنُّ السَّاعَةِ قَائِمَةً ۖ

اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی ۱۲۵ اور میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی

۱۱۶ جو تم نے دنیا میں گھڑ رکھے تھے جنھیں تم پوجا کرتے تھے اس کے جواب میں مشرکین ۱۱۷ جو آج یہ باطل گواہی دے کہ تیرا کوئی شرک ہے یعنی ہم سب نومن موحہ ہیں یہ مشرکین عذاب

دیکھ کر کہیں گے اور اپنے بتوں سے بری ہونے کا اظہار کریں گے ۱۱۸ دنیا میں نبی بہت ۱۱۹ عذاب الہی سے بچنے اور ۱۲۰ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تو نگر و مند رستی مانگتا رہتا ہے

۱۲۱ یعنی کوئی سختی و بلا و معاش کی ننگی ۱۲۲ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے یہ اور اس کے بعد جو ذکر فرمایا جاتا ہے وہ کافر کا حال ہے اور مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس

نہیں ہونے لایا اِنْسَانٌ مِّنْ دُفْعِ اللّٰهِ اِلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِ ۚ ۱۲۳ صحت و سلامت و مال و دولت عطا فرما کر ۱۲۴ خالص میراثی ہو جس نے اپنے عمل سے اسکا مستحق ہوں



۱۲۹۰ بالفرض جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں ۱۲۹۱ یعنی وہاں بھی میرے لئے دنیا کی طرح عیش و راحت و عزت و کرامت ہے ۱۲۹۲ یعنی ان کے اعمال تیسو اور ان کے اعمال کے نتائج اور جس عذاب کے وہ مستحق ہیں اُس سے انھیں آگاہ کر دیں گے۔

۱۲۹۰ یعنی نہایت سخت ۱۲۹۱ اور اس احسان کا شکریہ ادا نہیں لاتا اور اس نعمت پر اترتا ہوا اور نعمت دینے والے پروردگار کو بھول جاتا ہے۔

۱۳۰۰ یاد رکھیے کہ یہ ہے۔ ۱۳۰۱ کسی قسم کی پریشانی بیماری یا ناداری وغیرہ کی پیش آتی ہے ۱۳۰۲ خوب دعائیں کرتا ہے روتا ہے گڑگڑاتا ہے اور لگا تار دعائیں مانگے جاتا ہے۔

۱۳۰۳ اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ مکرہ کہ کفار سے۔

۱۳۰۴ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور براہین قطعیہ ثابت کرتی ہیں۔

۱۳۰۵ حق کی مخالفت کرتا ہے۔

۱۳۰۶ آسمان وزمین کے اقطار میں سورج چاند سارے نباتات حیوان یہ سب اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرنے والے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کہ ان آیات سے مراد گزری ہوئی باتوں کی اجڑی ہوئی بستیوں میں جن سے انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے بعض مغیرین نے فرمایا کہ ان نشانوں سے مشرق و مغرب کی وہ فتوحات مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے

ج

۱۳۰۷ نبی ہستیوں میں لاکھوں لطائف صنعت اور بشمار عجائب حکمت ہیں یا یہ معنی ہیں کہ بدیں کفار کو مغلوب و مقہور کر کے خود انکے اپنے احوال میں اپنی نشانوں کا مشاہدہ کرا دیا یا یہ معنی ہیں کہ مکرہ نفع فرما کر ان میں اپنی نشانیاں ظاہر کر دیں گے ۱۳۰۸ یعنی اسلام و قرآن کی سچائی اور حقانیت ان بظاہر ہو جائے ۱۳۰۹ کیونکہ وہ بعثت و قیامت کے قائل نہیں ہیں ۱۳۱۰ کوئی چیز اسکے احاطہ علمی سے باہر نہیں اور اسکے معلومات غیر متناہی ہیں۔ ۱۳۱۱ سورہ شوریٰ جنہوں کے نزدیک کبر ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک قول میں اسکی چار تیس مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں جن میں پہلی قل کہ لا تسئلکم علیہا جزا ہے اس سورت میں پانچ رکوع تیرہ آیتیں آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار پانچ سو اٹھاسی حرف ہیں ۱۳۱۲ غبار (خازن) ۱۳۱۳ انبیاء علیہم السلام سے وحی فرما چکا۔

وَلَكِنْ رُجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝۱۰ وَإِذَا أَنْعَمْنَا

اور اگر ۱۲۹۰ میں رب کی طرف لوٹا یا بھی گیا تو ضرور میرے لئے اسکے پاس بھی بخوبی ہی ہو ۱۲۹۱ تو ضرور ہم بتا دیں گے کفر و ایمان عملوں اور ضرور انھیں گاڑھا عذاب چکھائیں گے ۱۲۹۲ اور جب ہم آدمی

عَلَىٰ الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرْفُ ذُو دُعَاءٍ ۝۱۱

پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے ۱۳۰۰ اور اپنی طرف دُور ہٹ جاتا ہے ۱۳۰۱ اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے ۱۳۰۲ عَرِيضٌ ۝۱۲ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ تَوَجَّهْ إِلَىٰ مَا لَا يَصْلُحُ لَهُمْ فَهُمْ أَقْرَبُ ۝۱۳

تو چڑی دعا والا ہو ۱۳۰۳ اتم فرماؤ ۱۳۰۴ بھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو ۱۳۰۵ پھر تم اسکے منکر ہوئے تو اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝۱۴ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَ

اس سے بڑھکر گمراہ کون جو دور کی ضد میں ہے ۱۳۰۶ ابھی ہم انھیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دینا بھر میں ۱۳۰۷ فِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمُ الْهَتْكُ ۝۱۵ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ

۱۰ اور خود ان کے آپس میں ۱۳۰۸ یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ بیشک حق ہی ۱۳۰۹ کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر اَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝۱۶ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مَرِيضَةٍ مِّنْ لِّقَاءِ

گواہ ہونا کافی نہیں ۱۳۰۷ سنو انھیں ضرور اپنے رب سے ملنے میں شک رَيْبُهُمْ ۝۱۷ إِلَّا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۝۱۸

۱۳۰۸ سنو وہ ہر چیز کو محیط ہے ۱۳۰۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَنَحْنُ أَقْرَبُ ۝۱۹ سُوْرَةُ شُورَىٰ مِیٰی ہر اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے ۱۳۰۰ تیرہ آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

حَمْدٌ ۝۲۰ كَذٰلِكَ يُوحٰی اِلَیْكَ وَ اِلٰی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ یٰۤاٰیہِیٰ وَحٰی فرماتا ہے تمہاری طرف ۲۰ اور تم سے اگلوں کی طرف ۳

۱۳۰۱

۱۳۰۲

۱۳۰۳



۱۴ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے علوئے شان سے۔

۱۵ یعنی ایمان داروں کے لئے

کیونکہ کافراں لائق نہیں ہیں کہ ملائکہ اُن کے لئے استغفار کریں یہ ہو سکتا ہے کہ کافروں کے لئے یہ دعا کریں کہ انھیں ایمان دے کر ان کی مغفرت فرما۔

۱۶ یعنی بت جن کو وہ پوجتے اور معبود سمجھتے ہیں۔

۱۷ ان کے اعمال افعال اس کے سامنے ہیں وہ انھیں بدلہ دے گا۔ وہ تم سے اُن کے افعال کا موازنہ نہ ہوگا۔

۱۸ یعنی تمام عالم کے لوگ ان سب کو۔

۱۹ یعنی روز قیامت سے ڈراؤ جس میں اللہ تعالیٰ اولین و آخرین اور اہل آسمان و زمین سب کو جمع فرمائے گا اور اس جمع کے بعد سب متفرق ہوں گے۔

۲۰ اس کو اسلام کی توفیق دیتا ہے۔

۲۱ یعنی کافروں کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں۔

۲۲ یعنی کفار نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا والی بنالیا ہے یہ باطل ہے۔

اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ

اللہ عزت و حکمت والا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ

بلندی و عظمت والا ہے قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے تن ہو جائیں ۱۴ اور فرشتے اپنے

يَسْبَحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۚ إِلَّا مَنْ

رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں ۱۵ سُن لو

اللَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ

بیشک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے اور جنہوں نے اللہ کے سوا اور والی بنا رکھے ہیں ۱۶ وہ

حَفِظُوا عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا

اللہ کی نگاہ میں ہیں ۱۷ اور تم اُن کے ذمہ دار نہیں ۱۸ اور یونہی ہم نے تمہاری طرف

إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِنُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا وَنُنْذِرَ يَوْمَ

عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اسکے گرد ہیں ۱۹ اور تم ڈراؤ اکٹھے ہو

الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝ وَلَوْ

کے دن جسے میں کچھ شک نہیں ۲۰ ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں اور اللہ

شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي

چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر کر دیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے

رَحْمَتِهِ ۖ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ أَمْ اتَّخَذُوا

۱۱ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار ۱۲ کیا اللہ کے

مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۚ قَالَ اللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى

سوا اور والی ٹھہرا لے ہیں ۱۳ تو اللہ ہی والی ہے اور وہ مَرُدِّے جلائیگا اور وہ



۱۸ تو اُسی کو والی بنانا سزاوار ہے ۱۵ دین کی باتوں میں سے کفار کے ساتھ ۱۶ روز قیامت تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا تم ان سے کہو کہ ہر مہر میں ۱۸ یعنی تمہاری جنس میں سے۔

الشوریٰ ۲۲

۴۰۰

البقرہ ۲۵

۱۹ یعنی اس تزویج سے (خان)

۲۰ مراد یہ ہے کہ آسمان

وزمین کے تمام خزانوں کی

کنجیاں خواہ منہ کے خزانے

ہوں یا رزق کے۔

۲۱ جس کے لئے چاہے وہ

مالک ہے رزق کی کنجیاں اس کے

دست قدرت میں ہیں۔

۲۲ نوح علیہ السلام صاحب شرع

انبیاء میں سب سے پہلے نبی ہیں۔

۲۳ اے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۴ معنی یہ ہیں کہ حضرت نوح علیہ

الصلوٰۃ والسلام سے آپ تک

اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم جتنے انبیاء ہوئے سب کے لئے

ہم نے دین کی ایک ہی راہ مقرر کی

جس میں وہ سب متفق ہیں وہ

راہ یہ ہے۔

۲۵ مراد دین سے اسلام ہے

معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید

اور اس کی طاعت اور اس پر اور

اس کے رسولوں پر اور اس کی

کتابوں پر اور روز جزا پر اور باقی

تمام ضروریات دین پر ایمان لانا

لازم کرو کہ یہ امور تمام انبیاء کی

امتوں کے لئے یکساں لازم ہیں۔

۲۶ حضرت علی رضی کرم اللہ

تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ جماعت

رحمت اور فرقت عذاب ہے خلاصہ

یہ ہے کہ اصول دین میں تمام مسلمان

کُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى

سب کچھ کر سکتا ہے ۱۸ تم جس بات میں ۱۵ اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے ۱۶

اللَّهُ ذِيكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ فَاطِرُ

یہ ہے اللہ میرا رب میں نے اس پر بھروسہ کیا اور میں اسکی طرف رجوع لانا ہوں ۱۷ آسمانوں

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ

اور زمین کا بنانے والا تمہارے لئے تمہیں میں سے ۱۸ جوڑے بنائے اور نر و مادہ

الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذُرُكُمْ فِيهِ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ

جو پائے اس سے ۱۹ تمہاری نسل بھیتا تا ہے اس جیسا کوئی نہیں اور وہی

السَّيِّئُ الْبَصِيرُ ۝ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ

نتا دیکھتا ہے اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ۲۰ روزی

الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ شَرَعَ لَكُمْ

وسیع کرنا ہے جسکے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے ۲۱ بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے تمہارے لئے

مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا

دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا ۲۲ اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ۲۳ اور

وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَ

جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا ۲۴ کہ دین ٹھیک رکھو ۲۵ اور

لَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي

اس میں بھٹو نہ ڈالو ۲۶ مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ ۲۷ جسکی طرف تم انھیں بلاتے ہو اور اللہ اپنے

إِلَيْهِ مِنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ۝ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا

قریب کے لئے چن لیتا ہے جسے چاہے ۲۸ اور اپنی طرف راہ دیتا ہے جو رجوع لائے ۲۹ اور انھوں نے بھٹو نہ ڈالی مگر

۲۸ اور اس کی طاعت قبول کرے۔

خواہ وہ کسی عہد یا کسی امت کے ہوں یکساں ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں البتہ احکام میں امتیں باعتبار اپنے احوال و خصوصیات کے جدا گانہ ہیں چنانچہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لِيُكَلِّمَ بَعَثْنَا مِنْكُمْ بَشَرًا مِّنْهُمْ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ الَّذِي فِيكُمْ وَيُخْلِصَ إِلَيْكُمْ كَلِمَاتٍ مِّنْ رَبِّكُمْ وَيُخْبِّرَكُمْ سُبُطَكُمْ وَأَسْمَاءَكُمْ وَلِيُقَبِّلَ إِلَيْكُمْ أَجْزَاءَ الْبَرِّ وَلِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ الَّذِي فِيكُمْ وَيُخْلِصَ إِلَيْكُمْ كَلِمَاتٍ مِّنْ رَبِّكُمْ وَيُخْبِّرَكُمْ سُبُطَكُمْ وَأَسْمَاءَكُمْ وَلِيُقَبِّلَ إِلَيْكُمْ أَجْزَاءَ الْبَرِّ

۲۹ اور اس کی طاعت قبول کرے۔

۲۸ اور اس کی طاعت قبول کرے۔

۲۸ اور اس کی طاعت قبول کرے۔

۲۸ اور اس کی طاعت قبول کرے۔

۲۸ اور اس کی طاعت قبول کرے۔

۲۸ اور اس کی طاعت قبول کرے۔



۳۰ یعنی اہل کتاب نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی کوئی کافر ہو گیا وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہو جانا اگر اسی ہے لیکن باوجود اسکے انھوں نے یہ سب کچھ کیا۔

۳۱ اور ریاست و ناحی کی حکومت کے شوق میں۔

۳۲ عذاب کے مؤخر فرمانے کی۔

۳۳ یعنی روز قیامت تک۔

۳۴ کافروں پر دنیا میں عذاب نازل فرما کر۔

۳۵ یعنی یہود و نصاریٰ۔

۳۶ یعنی اپنی کتاب پر مضبوط ایمان نہیں رکھتے یا معنی میں کہ وہ قرآن کی طرف سے یا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے شک میں پڑے ہیں۔

۳۷ یعنی ان کفار کے اس اختلاف و پرانگی کی وجہ سے انھیں توحید اور ملت حنیفیہ پر متفق ہونے کی دعوت دو۔

۳۸ دین پر اور دین کی دعوت دینے پر۔

۳۹ یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر کیونکہ متفقین بعض پر ایمان لاتے تھے اور بعض سے کفر کرتے تھے۔

۴۰ تمام چیزوں میں اور جمیع احوال میں اور ہر فیصلہ میں۔

۴۱ اور ہم سب اس کے بندے۔

۴۲ ہر ایک اپنے عمل کی جزائے گا۔

۴۳ کیونکہ حق ظاہر ہو چکا (وہ ہدایۃ الایۃ منوختۃ بآیۃ القتال)

۴۴ روز قیامت۔

۴۵ مراد ان جھگڑنے والوں سے یہود ہیں وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو پھر کفر کی طرف لوٹائیں اس لئے جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہماری

کتاب پرانی ہمارے نبی پہلے ہم سے بہتر ہیں ۴۶ بسبب ان کے کفر کے ۴۷ آخرت میں ۴۸ یعنی قرآن پاک جو قسم قسم کے دلائل و احکام پر مشتمل ہے ۴۹ یعنی اس نے اپنی کتب منزلہ میں عدل کا حکم دیا بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد میزان سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے ۵۰ شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریق تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

مَنْ بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

بعد اس کے کہ انھیں علم آچکا تھا ۳۱ آپس کے حسد سے ۳۲ اور اگر تمنا ہے رب کی ایک بات

مَنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى لِّقَضَىٰ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا

گزر نہ چکی ہوتی ۳۲ ایک مقرر میعاد تک ۳۳ لوگ کا انھیں فیصلہ کر دیا ہوتا ۳۴ اور بیشک وہ جو ان کے بعد

الْكِتَابِ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ۝ فَاذْكُ

کتاب کے وارث ہوئے ۳۵ وہ اس سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ۳۶ تو اسی لئے بلاؤ ۳۷

وَأَسْتَقِمُّ كَمَا أُمِرْتُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَقُلْ أَمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ

اور ثابت قدم رہو ۳۸ جیسا تمہیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ میں ایمان لایا اس پر جو

اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا

کوئی کتاب اللہ نے ہماری ۳۹ اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں ۴۰ اللہ ہمارا اور تمہارا سب رب ہے ۴۱

أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لَا حِجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا

لئے ہمارا عمل اور تمہارے لئے تمہارا کیا ۴۲ کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں ۴۳ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا ۴۴

وَالِيَهُ الْمَصِيرُ ۝ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا

اور اسی کی طرف بھرتا ہے اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی

اسْتَجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةً عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ

دعوت قبول کر چکے ہیں ۴۵ اُن کی دلیل محض بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس اور ان پر غضب

وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ

ہے ۴۶ اور اُنکے لئے سخت عذاب ہے ۴۷ اللہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اتاری ۴۸ اور انصاف کی ترازو

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۝ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ

۴۹ اور تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ۵۰ اس کی جلدی چار ہے ہیں وہ

کتاب پرانی ہمارے نبی پہلے ہم سے بہتر ہیں ۴۶ بسبب ان کے کفر کے ۴۷ آخرت میں ۴۸ یعنی قرآن پاک جو قسم قسم کے دلائل و احکام پر مشتمل ہے ۴۹ یعنی اس نے اپنی کتب منزلہ میں عدل کا حکم دیا بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد میزان سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے ۵۰ شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریق تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔



والہ اور یگان کرتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہی نہیں اسی لئے بطریق تسخیر جلدی چا تے ہیں ۵۱۵ بے شمار احسان کرتا ہے نیکوں پر بھی اور بدوں پر بھی حتیٰ کہ بندے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور وہ انھیں بھوک سے ہلاک نہیں کرتا۔ ۵۱۶ اور فراخی عیش عطا فرماتا ہے مومن کو بھی اور کافر کو بھی حسب اقتضا حکمت حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ تو گری ان کے قوت و ایمان کا باعث ہے اگر میں انھیں فقیر محتاج کر دوں تو ان کے عقیدے فاسد ہو جائیں اور بعض بندے ایسے ہیں کہ گناہ و محتاجی ان کے قوت ایمان کا باعث ہے اگر میں انھیں غنی مالدار کر دوں تو ان کے عقیدے خراب ہو جائیں۔

۵۱۷ یعنی جس کو اپنے اعمال سے نفع آخرت مقصود ہو۔ ۵۱۸ اس کو نیکوں کی توفیق دیکر اور اس کے لئے خیرات و طاعات کی راہیں سہل کر کے اور اس کی نیکیوں کا ثواب بڑھا کر۔ ۵۱۹ یعنی جس کا عمل محض دنیا حاصل کرنے کے لئے ہوا و ردہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو (مارک)۔ ۵۲۰ یعنی دنیا میں جتنا اس کے لئے مقدر کیا ہے۔

۵۲۱ کیونکہ اس نے آخرت کے لئے عمل کیا ہی نہیں۔ ۵۲۲ معنی یہ ہیں کہ کیا کفار کہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا یا ان کے کچھ ایسے شرکاء ہیں شیاطین وغیرہ۔

۵۲۳ کفری دینوں میں سے ۵۲۴ جو شرک و انکار بولتے پر مشتمل ہے ۵۲۵ یعنی وہ دین آہی کے خلاف ہے ۵۲۶ اور جزا کے لئے روز قیامت متین نہ فرمایا گیا ہوتا۔ ۵۲۷ اور دنیا میں مکتذب کرنے والوں کو گرفتار عذاب کر دیا جاتا ہے ۵۲۸ آخرت میں اور ظالموں سے مراد یہاں کافر ہیں ۵۲۹ یعنی کفر و اعمال خبیثہ سے جو انھوں نے دنیا میں کمائے تھے۔ اس اندیشہ سے کہ اب انکی سزا ملنے والی ہے ۵۳۰ فردا ان سے کسی طرح بچ نہیں سکتے ڈریں یا نہ ڈریں۔

لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ

جو اس پر ایمان نہیں رکھتے ۵۱۵ اور جنھیں اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ

أَنَّهَا الْحَقُّ أَلا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۱۸

بیشک وہ حق ہے سنتے ہو بے شک جو قیامت میں شک کرتے ہیں ضرور دور کی گمراہی میں ہیں

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۱۹

اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے ۵۱۶ جسے چاہے روزی دیتا ہے ۵۱۷ اور وہی قوت و عزت والا ہے

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ

جو آخرت کی کھیتی چاہے ۵۱۸ ہم اس کے لئے اس کی کھیتی بڑھائیں ۵۱۹ اور جو دنیا کی

يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۲۰

کھیتی چاہے ۵۲۰ ہم اسے اس سے کچھ دیں گے ۵۲۱ اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ۵۲۲

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنَ بِهِ اللَّهُ ۲۱

یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں ۵۲۳ جنھوں نے انکے لئے ۵۲۴ وہ دین کمال دیا ہے ۵۲۵ کہ اللہ نے اس کی اجازت دی

وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَفُضِيَ بَيْنَهُم وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ

۵۲۶ اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا ۵۲۷ تو ہمیں انھیں فیصلہ کر دیا جاتا ۵۲۸ اور بے شک ظالموں کیلئے دردناک

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۲۲ تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ

عذاب ہے ۵۲۹ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے سہمے ہوئے ہونگے ۵۳۰ اور وہ ان پر

وَاقِعٌ بِهِمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَةٍ

بڑھ کر رہیں گی ۵۳۱ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت کی پھولداروں میں

الْجَنَّتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۲۳

ہیں ان کے لئے اُن کے رب کے پاس ہے جو چاہیں یہی بڑا فضل ہے



ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهَ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

قُلْ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی وَمَنْ يَقْتَرِفْ

تم فرماؤ میں اس ۶۸۹ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ۶۹۰ مگر قربت کی محبت ۶۹۱ اور جو نیک کام

حَسَنَةً تَزِدْ لَهُ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۶۹۲ اَمْ

کرسے ۶۹۳ ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے ۶۹۴ یا ۶۹۵

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًاۙ اِنْ يَّشَا۟ اللّٰهُ يَخْتَمِرْ عَلَىٰ

یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ۶۹۶ اور اللہ چاہے تو تمہارے اوپر اپنی رحمت و حفاظت کی

قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحَقِّقُ الْحَقَّ يَكَلِّمُہٗ اِنَّہٗ عَلِيْمٌ

مہر فرمادے ۶۹۷ اور مٹاتا ہے باطل کو ۶۹۸ اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے ۶۹۹ بے شک وہ

يَذٰتِ الصُّدُوْرَ ۶۹۹ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِۦ وَاِلٰی

دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا

يَعْفُوْا عَنِ السَّيِّئٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۷۰۰ وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِيْنَ

اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے ۷۰۱ اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور دعا قبول فرماتا ہے انکی

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُہُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۷۰۱ وَالْكَافِرُوْنَ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور انھیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے ۷۰۲ اور کافروں

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۷۰۲ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبْغَوْا

کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ خَبِيْرٌ

فساد پھیلاتے ۷۰۳ لیکن وہ اندازہ سے آتا رہتا ہے جتنا چاہے بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے ۷۰۴

کے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انھوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق و احسانات باد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہت سامان جمع کیا اور اس کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف بہت زیادہ ہیں اسلئے ہم یہ مال خدام آستانہ کی خدمت میں نذر کے لئے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرما دیے۔

۷۰۵ تم پر لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مودت و محبت واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَا۟ بَعْضٌ اور حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان مثل ایک عمارت کے ہیں جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت اور مدد پہنچاتا ہے جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہوئی تو سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہوگی معنی یہ ہیں کہ میں ہدایت و ارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قربت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں ان کا لحاظ کرو اور میرے قربت والے تمہارے بھی قربتی ہیں انھیں ایذا نہ دو حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قربت والوں سے مدد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پاک ہے (بخاری) مسئلہ اہل قربت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک قول یہ ہے کہ آل علی و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ

حرام ہے اور وہ مخلصین بنی ہاشم و بنی مطلب میں حضور کی ازواج و مطہرات حضور کے اہل بیت میں داخل ہیں مسئلہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے جو اصل نماز وغیرہ ۷۰۶ یہاں نیک کام سے مراد یا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آل پاک کی محبت ہے یا تمام امور خیر ۷۰۷ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کفار کہ ۷۰۸ نبوت کا دعویٰ کر کے یا قرآن کریم کو کتاب الہی بتا کر ۷۰۹ کہ انکی جگہ کوئیوں سے ایذا نہ ہو ۷۱۰ جو کفار کہتے ہیں ۷۱۱ جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمائیں چنانچہ ایسا ہی کیا کہ ان کے باطل کو ٹھایا اور کلمہ اسلام کو غالب کیا ۷۱۲ مسئلہ توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی بدی و معصیت سے باز آئے اور جگہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم اور ہمیشہ گناہ سے متنبہ رہنے کا پختہ ارادہ کرے اور اگر گناہ کسی کی نیکی کی قیاسی بھی تھی تو اس حق سے بطریق شرعی عہدہ برآ ہو ۷۱۳ یعنی جتنا دعا مانگنے والے نے طلب کیا تھا اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے ۷۱۴ مگر غریب و یتیم ہوا کر ۷۱۵ جسکے لئے جتنا مقتضائے حکمت ہو اس کو اتنا عطا فرماتا ہے



۱۱ اور منہ سے نفع دیتا ہے اور قحط کو دفع فرماتا ہے ۸۲ حشر کے لئے ۸۳ یہ خطاب مومنین تکلیفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو

بَصِيرٌ ۷۱ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ

انہیں دیکھتا ہے اور وہی ہے کہ منہ اُتاتا ہے ان کے نامید ہونے پر اور اپنی رحمت پھیلاتا  
رَحْمَتَهُ ۷۲ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۷۳ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ

۷۱ اور وہی کام بنائو الہی سب خوبیوں سربراہ اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور  
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ دَابَّةٍ ۷۴ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ

زمین کی پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے اور وہ ان کے اکٹھا کرنے پر ۷۴  
إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ۷۵ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ

جب چاہے قادر ہے اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے  
أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ۷۶ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۷۷

جو تمہارے ہاتھوں نے کیا ۷۶ اور بہت کچھ تو معاف فرمادیتا ہے اور تم زمین میں قابو سے نہیں نکل سکتے ۷۷  
وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۷۸ وَمِنْ آيَاتِهِ

اور نہ اللہ کے مقابل تمہارا کوئی دوست نہ مددگار ۷۸ اور اسکی نشانیوں سے کیا  
الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۷۹ إِنْ يَشَاءُ يُسَكِّنِ الرِّيحَ فَيَظْلِلْنَ

۷۹ دریا میں چلنے والیاں جیسے پہاڑیاں وہ چاہے تو ہوا تھما دے ۷۹ کہ اس کی بیٹھ پر  
رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۸۰ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۸۱

۸۱ بٹھری رہ جائیں ۸۱ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر شاکر کو ۸۱  
أَوْ يُوبِقْهُمْ يَمَّا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ۸۲ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ

یا انہیں تباہ کر دے ۸۲ لوگوں کے گناہوں کے سبب ۸۲ اور بہت کچھ معاف فرمائے ۸۲ اور جان جائیں وہ جو  
يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مُخِصٍّ ۸۳ فَمَا أَوْتِيْتُمْ مِنْ

ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ انہیں ۸۳ کہیں بھانگنے کی جگہ نہیں نہیں جو کچھ ملا ہے ۸۵  
۸۵ چلنے نہ پائیں۔

۸۵ صابر شاکر سے مومن غلص مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر کرتا ہے اور راحت و عیش میں شکر ۹۱ یعنی کشتیوں کو غرق کر دے ۹۲ جو اس میں سوار ہیں۔  
۹۳ گناہوں میں سے کہ ان پر عذاب نہ کرے ۹۴ ہمارے عذاب سے ۹۵ دنیوی مال و اسباب۔

تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اس کے دفع درجہ کے لئے ہوتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہے انبیاء علیہم السلام جو گناہوں سے پاک ہیں اور چھوٹے بچے جو مکلف نہیں ہیں اس آیت کے مخاطب نہیں۔

فائدہ بعض گمراہ فرقے جو تنازع کے قائل ہیں اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ

چھوٹے بچوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان کے گناہوں کا نتیجہ ہو اور ابھی تک ان سے کوئی گناہ ہوا نہیں تو لازم آیا کہ اس زندگی سے پہلے کوئی اور زندگی ہو جس میں گناہ ہوئے ہوں یہ بات باطل ہے کیونکہ بچے اس کلام کے مخاطب ہی نہیں جیسا کہ بالعموم تمام خطاب عافلیں بالغین کو ہوتے ہیں پس تنازع والوں کا استدلال باطل ہوا۔

۸۴ جو مصیبتیں تمہارے لئے مقدر ہو چکی ہیں ان سے کہیں بھاگ نہیں سکتے بچ نہیں سکتے۔

۸۵ کہ اس کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت و تکلیف سے بچا سکے۔

۸۶ بڑی بڑی کشتیاں۔

۸۷ جو کشتیوں کو چلاتی ہے۔

۸۸ یعنی دریا کے اوپر۔

۸۹ چلنے نہ پائیں۔

۹۰ صابر شاکر سے مومن غلص مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر کرتا ہے اور راحت و عیش میں شکر ۹۱ یعنی کشتیوں کو غرق کر دے ۹۲ جو اس میں سوار ہیں۔

۹۳ گناہوں میں سے کہ ان پر عذاب نہ کرے ۹۴ ہمارے عذاب سے ۹۵ دنیوی مال و اسباب۔



۹۶ صرف چند روز اس کو بقا نہیں۔

۹۷ یعنی ثواب وہ۔

۹۸ شان نزول یہ آیت حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے اپنا کل مال صدقہ کر دیا اور اس پر عرب کے لوگوں نے آپ کو ملامت کی۔

۹۹ شان نزول یہ آیت انصار کے

حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر کے ایمان و طاعت کو اختیار کیا۔

۱۰۰ اس پر ملامت کی۔

۱۰۱ وہ جلدی اور خود رانی نہیں کرتے حضرت

حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قوم مشورہ کرتی ہے وہ صحیح راہ پر پہنچتی ہے۔

۱۰۲ یعنی جب ان پر کوئی ظلم کرے تو انصاف سے بدلہ لیتے ہیں اور بدلے میں حد سے تجاوز

نہیں کرتے تا بن زید کا قول جو کہ مومن دوج کے ہیں ایک وہ جو ظلم کو معاف کرتے ہیں پہلی آیت میں ان کا ذکر فرمایا گیا دوسرے

وہ جو ظالم سے بدلہ لیتے ہیں ان کا اس آیت میں ذکر ہے عطا کرتے کہا کہ یہ وہ مومنین

ہیں جنہیں کفار نے کم کر مہ سے نکالا اور ان پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس

سرزمین میں تسلط دیا اور انہوں نے ظالموں سے بدلہ لیا۔

۱۰۳ معنی یہ ہیں کہ بدلہ قدر جات ہونا چاہیے اس میں زیادتی نہ ہو اور بدلے کو

برائی کہنا مجاز ہے کہ صورتہ مشابہ ہونے کے سبب سے کہا جاتا ہے اور جس کو وہ بدلہ

دیا جائے اُسے برا معلوم ہوتا ہے اور برائی کے ساتھ تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر وہ بدلہ لینا جائز ہے لیکن غصہ اس سے بہتر ہے

۱۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ظالموں سے وہ مرا دیں جو ظلم کی ابتدا کریں ۱۰۵ ابتداء ۱۰۶ تکبر اور معاصی کا ارتکاب کر کے ۱۰۷ ان ظلم و انداز پر اور بدلہ نہ لیا۔

شَيْءٌ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَحْتَسِبُونَ كِبِيرَ الْأَثَمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۚ وَالَّذِينَ

لے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ۹۸ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں

اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کر دیتے ہیں اور وہ جنہوں

نے اپنے رب کا حکم مانا ۹۹ اور نماز قائم رکھی ۱۰۰ اور ان کا کام اُنکے آپس کے شوری سے ہوا ۱۰۱

اور تباہی دے سے کچھ ہمارے اہل حق کرتے ہیں اور وہ کہ جب انہیں بغاوت پہنچے

ہم یکتا ہون ۱۰۲ وجزؤا سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا

بدلہ لیتے ہیں ۱۰۳ اور برائی کا بدلہ اُسی کی برابر برائی ہے ۱۰۴ تو جس نے معاف کیا

اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ ہے بیشک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو ۱۰۵ اور بیشک

انتصر بعد ظلمہ فاولیک ما علیہم من سبیل ۱۰۶ انما

جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو

السبیل علی الذین یظلمون الناس ویغفون فی الارض

انہیں پر ہے جو ۱۰۷ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی

بغیر الحق اولیک لہم عذاب الیم ۱۰۸ وکن صبر و غفر

پھیلاتے ہیں ۱۰۹ اُن کے لئے دردناک عذاب ہے اور بیشک جس نے صبر کیا ۱۱۰ اور بخشتا

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳



۱۰۹۔ روز قیامت۔

۱۱۰۔ یعنی دنیا میں تاکہ وہاں جا کر ایمان لے آئیں۔

۱۱۱۔ یعنی ذلت و خوف کے باعث آگ کو دوزیدہ نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے کوئی گدوں دوزی اپنے قتل کے وقت تیغ زن کی تلوار کو دوزیدہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۱۱۲۔ جانوں کا ہارنا تو یہ ہے کہ وہ کفر اختیار کر کے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہوئے اور گھروالوں کا ہارنا یہ ہے کہ ایمان لانے کی صورت میں جنت کی جو حوری اُن کے لئے نامزد تھیں ان سے محروم ہو گئے۔

۱۱۳۔ یعنی کافر۔

۱۱۴۔ اور اس کے عذاب سے بچا سکے۔ ۱۱۵۔ خیر کا نہ وہ دنیا میں حتی تک پہنچ سکے۔ آخرت میں جنت تک۔

۱۱۶۔ اور سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربان برداری کر کے توحید و عبادت الہی اختیار کرو۔

۱۱۷۔ اس سے مراد یا موت کا دن ہے یا قیامت کا۔

۱۱۸۔ اپنے گناہوں کا یعنی اس دن کوئی رہائی کی صورت نہیں نہ عذاب سے بچ سکتے ہو نہ اپنے اعمال قبیحہ کا انکار کر سکتے ہو جو تمہارے اعمال ناموں میں درج ہیں۔

۱۱۹۔ ایمان لانے اور اطاعت کرنے سے۔

۱۲۰۔ کہ تم پر اُن کے اعمال کی حفاظت لازم ہو۔

إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اُس کا کوئی

مَنْ وَلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهِ ۖ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَهَا رَاوَا الْعَذَابِ

رفیق نہیں اللہ کے مقابل ۱۰۹۔ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے ۱۰۹۔

يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيلٍ ۚ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا

کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ۱۱۰۔ اور تم انہیں دیکھو گے کہ آگ پر پیش کئے

خَشَعَيْنَ مَنِ الدُّلَّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرَفٍ خَفِيٍّ ۖ وَقَالَ الَّذِينَ

جاتے ہیں ذلت سے دبے لچے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں ۱۱۱۔ اور ایمان والے

أَمِنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ يَوْمَ

کہیں گے بے شک ہمارے وہ ہیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھروالے ہار بیٹھے قیامت

الْقِيَامَةِ ۚ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ۝ وَمَا كَانَ لَهُمْ

کے دن ۱۱۲۔ سنتے ہو بیتک ظالم ۱۱۳۔ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں اور اُن کے کوئی

مِّنْ أَوْلِيَاءٍ يَنْصُرُونَهُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ ۖ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ

دوست نہ ہوئے کہ اللہ کے مقابل ان کی مدد کرتے ۱۱۴۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لئے

فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ۚ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ

کہیں راستہ نہیں ۱۱۵۔ اپنے رب کا حکم مانو ۱۱۶۔ اس دن کے آنے سے پہلے جو

يَوْمَ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَأٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ

اللہ کی طرف سے ٹھٹھنے والا نہیں ۱۱۷۔ اس دن تمہیں کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہیں انکار کرتے بنے

مِّنْ تَكْذِبٍ ۚ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا ۚ إِنَّ

۱۱۸۔ تو اگر وہ منہ پھیریں ۱۱۹۔ تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ۱۲۰۔ تم پر



۱۲۱ اور وہ تم نے ادا کر دیا (وکان نبرا قبل لامر بالجهاد) ۱۲۲ خواہ وہ دولت و ثروت ہو یا صحت و عافیت یا امن و سلامت یا جاد و مرتبت یا اور کوئی ۱۲۳ اور کوئی مصیبت و بلا مثل قحط و بیماری و تنگدستی وغیرہ کے رونما ہو ۱۲۴ یعنی ان کی نافرمانیوں اور عصیتوں کے سبب سے ۱۲۵ نعمتوں کو بھول جاتا ہے ۱۲۶ جیسا چاہتا ہے تصرف فرماتا ہے کوئی فعل دینے اور اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا ۱۲۷ بیٹا نہ دے ۱۲۸ دختر نہ دے ۱۲۹ کہ اس کے اولاد ہی نہ ہو وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے چاہے دے انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں حضرت لوط و حضرت شعیب علیہما السلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر نہ تھی ۲۵ البتہ مرد ۲۵

مصدقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اطلاع ہی نہیں ہوئی۔

۱۳۰ یعنی بے واسطہ اس کے دل میں القافہ مارا اور الہام کیے بیداری میں یا خواب میں اس میں وحی کا وصول ہے واسطہ سمع کے ہے اور آیت میں الا وحیاً سے یہی مراد ہے اس میں یہ قید نہیں کہ اس مال میں سامع متکلم کو دیکھنا ہو یا نہ دیکھنا ہو۔ مجاہد سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سینہ مبارک میں زبور کی وحی فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبی فرزند کی خواب میں وحی فرمائی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراج میں اسی طرح کی وحی فرمائی جس کا قافہ وحی الی عبید ۷ مآ آوحی میں بیان ہے یہ سب اسی قسم میں داخل ہیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب حق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث تشریف میں وارد ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہیں (تفسیر ابی السعود کبیر و مدارک و زرقاتی علی المواہب وغیرہ)۔

۱۳۱ یعنی رسول پس پردہ اسکا کلام سے اس طریق وحی میں بھی کوئی واسطہ نہیں مگر سامع کو اس حال میں متکلم کا دیدار نہیں ہوتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی طرح کے کلام سے مشرف فرمائے گئے۔

عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلْغُ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَحَرَبَهَا

تو نہیں مگر ہو پناہ دینا ۱۲۱ اور جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں ۱۲۲

وَأَن تَصْبَهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ

اس پر خوش ہو جائے اور اگر انھیں کوئی برائی پہنچے ۱۲۳ بدلہ اسکا جو ان کے ہاتھوں نے اگے بھیجا ۱۲۴ تو انسان بڑا ناشکر ہے ۱۲۵

بَلَلَهُ مَلِكُ السَّمَوتِ وَالْأَرْضِ يُخْلِقُ مَا يَشَاءُ يَهْبُ لِمَن يَشَاءُ

اللہ ہی کے لئے ہر آسمانوں اور زمین کی سلطنت ۱۲۶ پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے ۱۲۷

إِنَّا نَاوِيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذَّكُورَ ۖ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَّا نَآئِ

اور جسے چاہے بیٹے دے ۱۲۸ یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں

وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَاقِبَةً إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۖ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ

اور جسے چاہے بانجھ کر دے ۱۲۹ بیشک وہ علم و قدرت والا ہے اور کسی آدمی کو نہیں پہونچتا

أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مَن وَرَأَىٰ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا

کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر ۱۳۰ ایلیوں کہ وہ بشر پر وہ عظمت کے ادھر ہو ۱۳۱ یا کوئی فرشتہ

فَيُوحِي بِآذَنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٌ ۖ وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا

بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے ۱۳۲ بیشک بلند و حکمت والا ہے اور یہ بھی ہم نے تیریں وحی بھیجی

إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ

۱۳۳ ایک جانفزا چیز ۱۳۴ اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام

وَلَكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ

شرح کی تفصیل ہاں ہم نے اُسے ۱۳۵ نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بیشک

لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۖ صِرَاطُ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي

تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو ۱۳۶ اللہ کی راہ ۱۳۷ کہ اسی کا ہے جو کچھ

شان نزول یہود نے حضورؐ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے وقت اس کو کیوں نہیں دیکھتے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھتے تھے حضورؐ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مَسْئَلُهُ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کے لئے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کے لئے ہوتا ہے اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے محجوب ہونا ہے ۱۳۲ اس طریق وحی میں رسول کی طرف فرشتہ کی وساطت ہے ۱۳۳ اے سید عالم خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۳۴ یعنی قرآن پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے ۱۳۵ یعنی قرآن شریف کو۔ ۱۳۶ یعنی دین اسلام ۱۳۷ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائی۔



۱ سورہ زخرف مکیہ ہے اس سورت میں سات رکوع نو اسی آیتیں اور تین ہزار چار سو حرف ہیں ۱ یعنی قرآن پاک کی جس ہدایت و ضلالت کی راہیں جدا جدا

۵۰۴

عند المقدسین ۱۲

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰۴

۵۰



۱۱ سفر میں اپنے منازل و مقاصد کی طرف ۱۱ تمہاری حاجتوں کی قدر نہ آتا کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری نہ ہوں نہ اتنا زیادہ کہ قوم نوح کی طرح تمہیں ہلاک کر دے۔  
۱۲ اپنی قبروں سے زندہ کر کے۔

۱۳ یعنی تمام اصناف و انواع کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرد ہے خدا اور نماز و رزق و حیات سے منفرد و پاک ہے اس کے سوا خلق میں جو ہے زوج ہے۔

۱۴ خشکی اور تری کے سفر میں۔

۱۵ آخر کار مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنے ماتر پر سوار ہوتے وقت پہلے احمد شریف پڑھتے پھر سبحان اللہ اور اللہ اکبر یہ سب تین تین بار پھر یہ آیت پڑھتے سُبْحَانَ الَّذِي حَقَّ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقِرِّينَ ۖ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اور اس کے بعد اور عاشر پڑھتے اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نشی میں سوار ہوتے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ جَعَلَهَا وَحُوسَهَا ۖ اِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

۱۶ یعنی کفار نے اس اقرار کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا خالق ہے یہ ستم کیا کہ مانگہ کہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتایا اور اولاد صاحب اولاد کا جز ہوتی ہے ظالموں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے جزو قرار دیا کیسا عظیم جرم ہے۔

۱۷ جو ایسی باتوں کا قائل ہے۔

۱۸ اس کا کفر ظاہر ہے۔

۱۹ ادنیٰ اپنے لئے اور اعلیٰ تمہارے لئے کیسے جاہل ہو گیا کہتے ہو۔

۲۰ یعنی بیٹی کی کہ تیرے گھر میں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔

۲۱ کہ معاذ اللہ وہ بیٹی والا ہے۔

۲۲ اور بیٹی کا ہونا اس قدر ناگوار سمجھے باوجود اس کے خدائے پاک کے لئے بیٹیاں بتائے (تعالیٰ اللہ عن ذلک) ۲۳ کا فر حضرت حملن کے لئے اولاد کی قسموں میں سے تجویز کرتے ہیں ۲۴ یعنی زیوروں کی زینت میں ناز و فراغت کے ساتھ پرورش پائے فاش ۲۵ اس سے معلوم ہوا کہ زیور سے تزین دین دلیل نقصان ہے تو مردوں کو اس سے اجتناب چاہیے پر مزید گاری سے اپنی زینت کریں اب آگے آیت میں لڑکی کی ایک اور کمزوری کا اظہار فرمایا جاتا ہے ۲۵ یعنی اپنے ضعف حال اور قلت عقل کی وجہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عورت جب گفتگو کرتی ہے اور اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش کرنا چاہتی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دلیل پیش کر دیتی ہے۔

فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ  
اس میں راستے کئے کہ تم راہ پاؤ ۱۱ اور وہ جس نے آسمان سے پانی اتارا ایک اندازے

يَقْدَرُ ۖ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلَدَةً مَّيِّتَةً ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ وَالَّذِي  
سے ۱۱ تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر زندہ فرما دیا ۱۱ یونہی تم نکالے جاؤ گے ۱۲ اور جس نے

خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا  
سب جوڑے بنائے ۱۳ اور تمہارے لئے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں

تَرْكَبُونَ ۝ لِّتَسْتَوِيَ عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوْنَ اَنْعَمَةً رَبِّكُمْ ۖ اِذَا  
بنائیں کہ تم اُن کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو ۱۴ پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب

اَسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوْا سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا  
اس پر ٹھیک بیٹھ لو اور یوں کہو پاک کی ہے اُسے جس نے اس سواری کو ہمارے پس میں کر دیا اور

كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ ۝ ۚ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ  
یہ ہم سے بولتے نہ تھی اور بیشک ہیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے ۱۵ اور اسکے لئے اسکے بندوں میں سے

عِبَادِهٖ جُزْءًا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمْ اَتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ  
کھانا بٹھایا ۱۶ بے شک آدمی ۱۷ کھانا شکر ہے ۱۸ کیا اس نے اپنے لئے اپنی مخلوق میں سے

بَنٰتٍ ۚ وَاصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝ ۚ وَاِذَا ابْشَرَ اَحَدُھُمْ بِمَا ضَرَبَ  
بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ۱۹ اور جب اُن میں کسی کو خوشخبری دی جائے اُس چیز کی ۲۰ جس کا

لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ۚ ظَلَّ وَجْھُہٗ مُّسَوِّدًا ۚ وَهُوَ كَظِيْمٌ ۝ ۚ اَوْ مِّنْ یُّنْشَاۗ  
وصف حملن کیلئے تباہ کا ہے ۲۱ تو دن بھر اس کا منہ کالا رہے اور غم کھایا کرے ۲۲ اور کیا ۲۳ وہ جو گئے

فِی الْحُلٰیۃِ وَهُوَ فِی الْخِصَامِ غٰیْرُ مُبِيْنٍ ۝ وَجَعَلُوْا لِلْکَلٰہِ  
میں پروان چڑھے ۲۴ اور بحث میں صاف بات نہ کرے ۲۵ اور انھوں نے فحشوں کو کہ

۲۶ اور بیٹی کا ہونا اس قدر ناگوار سمجھے باوجود اس کے خدائے پاک کے لئے بیٹیاں بتائے (تعالیٰ اللہ عن ذلک) ۲۳ کا فر حضرت حملن کے لئے اولاد کی قسموں میں سے تجویز کرتے ہیں ۲۴ یعنی زیوروں کی زینت میں ناز و فراغت کے ساتھ پرورش پائے فاش ۲۵ اس سے معلوم ہوا کہ زیور سے تزین دین دلیل نقصان ہے تو مردوں کو اس سے اجتناب چاہیے پر مزید گاری سے اپنی زینت کریں اب آگے آیت میں لڑکی کی ایک اور کمزوری کا اظہار فرمایا جاتا ہے ۲۵ یعنی اپنے ضعف حال اور قلت عقل کی وجہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عورت جب گفتگو کرتی ہے اور اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش کرنا چاہتی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دلیل پیش کر دیتی ہے۔



۲۵ حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتانے میں بے دینوں نے تین کفر کئے ایک تو اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت دوسرے اس ذلیل چیز کا اس کی طرف منسوب کرنا جس کو وہ خود بہت ہی حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے لئے گوارا نہیں کرتے تیسرے ملائکہ کی توہین انھیں بیٹیاں بتانا (مدارک) اب اس کا رد فرمایا جاتا ہے ۲۶ فرشتوں کا ذکر یا مونث ہونا ایسی چیز تو ہے

نہیں جس پر کوئی عقلی دلیل قائم ہو سکے اور ان کے پاس خبر کوئی آئی نہیں تو جو کفار ان کو مونث قرار دیتے ہیں ان کا ذریعہ علم کیا ہے کیا ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اور انھوں نے مشاہدہ کر لیا ہے جب یہ بھی نہیں تو محض جاہلانہ گمراہی کی بات ہے۔ ۲۷ یعنی کفار کا فرشتوں کے مونث ہونے پر گواہی دینا لکھ لیا جائیگا۔ ۲۸ آخرت میں اور اس پر سزا دی جائے گی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار سے دریافت فرمایا کہ تم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کس طرح کہتے ہو تمہارا ذریعہ علم کیا ہے انھوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں وہ سچے تھے اس گواہی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لکھی جائے گی اور اس پر جواب طلب ہوگا۔

۲۹ یعنی ملائکہ کو مطلب یہ تھا کہ اگر ملائکہ کی پرستش کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی نہ ہو تو ہم پر عذاب نازل کرتا اور جب عذاب نہ آیا تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ یہی چاہتا ہے یہ انھوں نے کسی باطل بات کہی جس سے لازم آئے کہ اگر تمام جرم جو دنیا میں ہوتے ہیں ان سے خدا راضی ہے اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے۔ ۳۰ وہ رضائے الہی کے جاننے والے ہی نہیں۔

۳۱ جھوٹ بکتے ہیں۔

۳۲ اور اس میں غیر خدا کی پرستش کی اجازت ہے ایسا نہیں یہ باطل ہے اور اس کے سوا بھی انکے پاس کوئی حجت نہیں ہے ۳۳ انھیں میح کر لے سوچے سمجھے ان کا اتباع کرتے ہیں وہ مخلوق پرستی کیا کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ اسکی کوئی دلیل خبر اسکے نہیں ہے کہ یا کام وہ باپ دادا کی پیروی میں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے پہلے بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے ۳۴ اسے معلوم ہوا کہ باپ دادا کی اندھ بن کر پیروی کرنا کفار کا قدیمی مرض ہے اور انھیں اتنی تمیز نہیں کہ کسی کی پیروی کرنے کے لئے یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ وہ سیدھی راہ پر موجہ یا ۳۵ دین حق ۳۶ یعنی اس دین سے ۳۷ اگرچہ تمہارا دین حق و صواب ہو مگر ہم اپنے باپ دادا کا دین چھوڑنے والے نہیں چاہے وہ کیسا ہی ہو اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۳۸ یعنی رسولوں کے زمانے والوں اور انھیں جھٹلانے والوں سے۔

الَّذِينَ هُمْ عِبُدُ الرَّحْمَنِ إِنَّا شَاطِئُهُمْ سَتُكْتَبُ

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ۱۹ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ

مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۲۰ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا

مِّن قَبْلِهِ فَهُمْ بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ۲۱ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا

عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ۲۲ وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن

قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا

آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ۲۳ قُلْ أَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ

وَمَا كُنْتُمْ بِبِغْضٍ إِلَيْهِ ۲۴ قُلْ إِنِّي لَأَنذِرُكُمْ لَئِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۲۵

وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ سُبُلَ اللَّهِ إِنَّا وَهَبْنَاهَا لِمَن يَشَاءُ ۲۶

وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ سُبُلَ اللَّهِ إِنَّا وَهَبْنَاهَا لِمَن يَشَاءُ ۲۷

وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ سُبُلَ اللَّهِ إِنَّا وَهَبْنَاهَا لِمَن يَشَاءُ ۲۸

وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ سُبُلَ اللَّهِ إِنَّا وَهَبْنَاهَا لِمَن يَشَاءُ ۲۹

وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ سُبُلَ اللَّهِ إِنَّا وَهَبْنَاهَا لِمَن يَشَاءُ ۳۰

وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ سُبُلَ اللَّهِ إِنَّا وَهَبْنَاهَا لِمَن يَشَاءُ ۳۱

وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ سُبُلَ اللَّهِ إِنَّا وَهَبْنَاهَا لِمَن يَشَاءُ ۳۲

وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ سُبُلَ اللَّهِ إِنَّا وَهَبْنَاهَا لِمَن يَشَاءُ ۳۳

وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ سُبُلَ اللَّهِ إِنَّا وَهَبْنَاهَا لِمَن يَشَاءُ ۳۴

وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ سُبُلَ اللَّهِ إِنَّا وَهَبْنَاهَا لِمَن يَشَاءُ ۳۵



الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿۷۱﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي

جس نے مجھے پیدا کیا کہ جو فرمایا تھا کہ میں ہزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوائے اسکے جس نے مجھ کو پیدا کیا ﴿۷۱﴾ تو آپ کی

عَقِبَهُ لَعْنَهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۷۲﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هَؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّى

کہ کہیں وہ باز آئیں ﴿۷۲﴾ بلکہ میں نے انہیں ﴿۷۳﴾ اور انکے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دئے ﴿۷۴﴾ یہاں

جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُبِينٌ ﴿۷۵﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَذَا

تاک کہ انکے پاس حق ﴿۷۵﴾ اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ﴿۷۶﴾ اور جب ان کے پاس حق آیا بولے یہ

سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿۷۶﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ

جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں اور بولے کیوں نہ اتارا گیا یہ قرآن ان دو شہروں ﴿۷۷﴾

مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿۷۷﴾ أَهَمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا

کے کسی بڑے آدمی پر ﴿۷۸﴾ کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں ﴿۷۹﴾ ہم نے ان میں انکی

بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

زبیت کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا ﴿۸۰﴾ اور ان میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی

دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا

دی ﴿۸۱﴾ کہ ان میں ایک دوسرے کی ہنسی بنائے ﴿۸۲﴾ اور تمہارے رب کی رحمت ﴿۸۳﴾ انکی جمع

يَجْمَعُونَ ﴿۸۴﴾ وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن

جھٹھاسے بہتر ﴿۸۵﴾ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں ﴿۸۶﴾ تو ہم ضرور رحمٰن

يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ لِيُوتِرَهُمْ سُقْفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿۸۷﴾

کے منکروں کے لئے چاندی کی چھتیاں اور سیڑھیاں بناتے جن پر چڑھتے

وَلِيُوتِرَهُمْ أَبْوَابًا وَسُرًّا عَلَيْهَا يَتَكُونُونَ ﴿۸۸﴾ وَزُخْرَفًا وَإِنْ كُلُّ

اور انکے گھر دل کیلئے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر تکیہ لگائے اور طرح طرح کی آرائش ﴿۸۹﴾ اور یہ جو

کسی کو ضعیف مخلوق میں کوئی ہمارے حکم کو برتنے اور ہماری تقدیر سے باہر نکلنے کی قدرت نہیں رکھتا تو جب دنیا جیسی قلیل چیزیں کسی کو بحال اعتراض نہیں تو نبوت جیسے منصب عالی میں کیا کسی کو

دم مارنے کا موقع ہے ہم جسے چاہتے ہیں غنی کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں مفرد بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں غنی بناتے ہیں امیر کیا کوئی اپنی قابلیت سے ہو جاتا ہے ہمدی

عطا ہے جسے جو چاہیں کس وفات و دولت وغیرہ دیوی نعمت میں ﴿۹۰﴾ یعنی مالدار فقیر کی ہنسی کرے یہ قرطبی کی تفسیر کے مطابق ہے اور دوسرے مفسرین نے منجھڑیا ہنسی بنانے کے معنی میں

نہیں لیا ہے بلکہ اعمال و اشغال کے سبز بنانے کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں منی یہ ہوئے کہ ہم نے دولت و مال میں لوگوں کو متفاوت کیا تاکہ ایک دوسرے سے مال کے ذریعہ عزت لے اور دنیا کا نظام

مضبوط ہو غریب کو ذلیل و محتاج نہ تھے اور مالدار کو کام کرنے والے ہمہ پہنچ لو اس پر کون اعتراض کر سکتا ہے کہ فلاں کو کیوں غنی کیا اور فلاں کو فقیر اور جب نبوی میں کوئی شخص دم نہیں مار سکتا تو نبوت جیسے سب سے

عالی میں کسی کو کیا تاب سخن حق اعتراض اسکی ہنسی ہو جائے سزا فرماتے ﴿۹۱﴾ یعنی جنت ﴿۹۲﴾ یعنی اس مال سے بہتر جی جسد و دنیا میں کفار جمع کر کے تھپتے ہیں ﴿۹۳﴾ یعنی اگر اسکا لجاؤ انہو تاکہ کافر کو

فرخی عیش میں دیکھ کر سب لوگ کافر ہو جائیں گے ﴿۹۴﴾ کیونکہ دنیا اور اس کے سامان کی ہمارے نزدیک کچھ قدر نہیں وہ سہ لیتا الزوال ہے۔

۲۴ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اس توحیدی کلمہ کو جو فرمایا تھا کہ میں ہزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوائے اسکے جس نے مجھ کو پیدا کیا ﴿۷۱﴾ تو آپ کی

اولاد میں موحد اور توحید کے داعی ہمیشہ رہیں گے ﴿۷۲﴾ شرک سے اور بی دین برحق قبول کریں یہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمانے میں تنبیہ ہے کہ اے اہل مکہ

اگر تمہیں اپنے باپ دادا کا اتباع کرنا ہی

ہے تو تمہارے آباؤں جو سب بہتر ہیں حضرت

ابراہیم علیہ السلام ان کا اتباع کرو اور شرک

چھوڑ دو اور یہ بھی دیکھو کہ انہوں نے اپنے

باپ اور اپنی قوم کو راہ راست پر نہیں پایا

تو ان سے بیزاری کا اعلان فرما دیا اس سے

معلوم ہوا کہ جو باپ دادا راہ راست پر

ہوں دین حق رکھتے ہوں ان کا اتباع

کیا جائے اور جو باطل پر ہوں مگر ابھی

میں ہوں ان کے طریقہ سے بیزاری کا

اعلان کیا جائے۔

﴿۷۳﴾ یعنی کفار مکہ کو۔

﴿۷۴﴾ دراز عمریں عطا فرمائیں اور ان کے

کفر کے باعث ان پر عذاب نازل کرنے

میں جلدی نہ کی۔

﴿۷۵﴾ یعنی قرآن شریف۔

﴿۷۶﴾ یعنی سید انبیاء اصلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم روشن ترین آیات و معجزات کے ساتھ

روشن افروز ہوئے اور آپ نے شرعی حکام

و واضح طور پر بیان فرمائے اور ہمارے اس

انعام کا حق یہ تھا کہ اس رسول مکرم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے لیکن

انہوں نے ایسا نہ کیا۔

﴿۷۷﴾ مکہ مکرمہ و طائف۔

﴿۷۸﴾ جو کثیر المال تھے دار ہو جیسے کہ مکہ

مکرمہ میں ولید بن مغیرہ اور طائف میں عودہ

بن مسعود ثقفی اللہ تعالیٰ انکی اس بات کا

رد فرماتا ہے۔

﴿۷۹﴾ یعنی کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ

میں ہیں کہ جس کو چاہیں دیدیں کس قدر جلاؤ

بات کہتے ہیں۔

﴿۸۰﴾ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو نبوی



۵۷ جنہیں دنیا کی چاہت نہیں ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مجھ کے پر کے برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو اس سے ایک پیاس پانی نہ دیتا (قال الترمذی حدیث حسن غریب) دوسری حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیاز مندوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے راستہ میں ایک مرد بکری دیکھی فرمایا دیکھتے ہو اس کے مالکوں نے اسے بہت بے قدری سے پھینک دیا دنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی قدر نہیں جتنی بکری اول کے نزدیک اس مری بکری کی ہو (اخر جہ) الترمذی (وقال حدیث حسن) حدیث سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اسے دنیا سے ایسا بچانا ہو جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاؤ (الترمذی) وقال حسن غریب (حدیث دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

۵۸ یعنی قرآن پاک سے اندھا بن جائے کہ اس کی ہدایتوں کو نہ دیکھے اور ان سے فائدہ نہ اٹھائے۔  
۵۹ یعنی اندھا بننے والوں کو۔  
۶۰ وہ اندھا بننے والے باوجود گمراہ ہونے کے۔  
۶۱ روز قیامت۔  
۶۲ حسرت و ندامت۔  
۶۳ ظاہر و ثابت ہو گیا کہ دنیا میں شرک کر کے۔  
۶۴ جو گوش قبول نہیں رکھتے۔  
۶۵ جو چشم حق ہیں سے محروم ہیں۔  
۶۶ جن کے نصیب میں ایمان نہیں۔  
۶۷ یعنی انھیں عذاب کرنے سے پہلے نہیں وفات دیں۔  
۶۸ آپ کے بعد۔

الربہ ۲۵

۷۱۲

الزخرف ۳۳

ذٰلِكَ لِمَا مَتَّاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۵۷

کچھ ہے جتنی دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لئے ہے ۵۷

وَمَنْ يَّعِشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ تُقَيِّضْ لَهُ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَٰهٖ قَرِيْنٌ ۝۵۸

اور جسے رحمن کے ذکر سے ۵۸ ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے

وَاللّٰهُمَّ لِيَصُدُّوْهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْشُبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّجْتَدِدُوْنَ ۝۵۹

اور بے شک وہ شیاطین ان کو ۵۹ راہ سے روکتے ہیں اور ۶۰ سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں

حَتّٰى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدُ الْمَشْرِقَيْنِ فَيَتَمَنّٰى

یہاں تک کہ جب ۶۱ کا فرما ہے پاس آگیا انے شیطان سے کہے گا ہاں کسی طرح مجھ میں تجھ میں پورب کچھم کا فاصلہ ہوتا تو

الْقَرِيْنِ ۝۶۰ وَلَنْ يَنْفَعَكُمْ الْيَوْمَ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْتُمْ فِي الْعَذَابِ

کیا ہی برا ساتھی ہے اور ہرگز تمہارا اس ۶۲ سے بھلا نہ ہوگا آج جبکہ ۶۳ تم نے ظلم کیا کہ تم سب عذاب میں

مُشْتَرِكُوْنَ ۝۶۱ اَفَاَنْتَ تَسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ

شریک ہو تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے ۶۴ یا اندھوں کو راہ دکھاؤ گے ۶۵ اور انھیں جو کھلی

فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۶۲ فَاَمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنتَقِمُوْنَ ۝۶۳

گمراہی میں ہیں ۶۶ تو اگر ہم تمہیں لے جائیں ۶۷ تو ان سے ہم ضرور بدلہ لیں گے ۶۸ یا

نُرِيْكَ الَّذِي وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝۶۴ فَاسْتَمْسِكْ

تمہیں دکھا دیں ۶۹ جس کا انھیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی قدرت والے ہیں تو مضبوط تھامے رہو

بِالَّذِيْٓ اَوْحٰى اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۶۵ وَاِنَّ لَكَ لَازِكْرًا ۝۶۶

اُسے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ۶۵ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو اور بیشک ۶۷ شرف ہو تمہارے لئے

وَلِقَوْلِكَ وُسُوْفٌ تُسْأَلُوْنَ ۝۶۷ وَسُئِلُ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

۶۷ اور تمہاری قوم کیلئے ۶۸ اور غمگین تم سے پوچھا جائیگا ۶۹ اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے

۶۹ تمہارے حیات میں ان پر اپنا وہ عذاب ۷۰ ہماری کتاب قرآن مجید ۷۱ قرآن شریف ۷۲ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نبوت و حکمت عطا فرمائی ۷۳ یعنی اُمت کے لئے کہ انھیں اس سے ہدایت فرمائی ۷۴ روز قیامت کہ تم نے قرآن کا کیا حق ادا کیا اس کی کیا تعظیم کی اس نعمت کا کیا شکر بجالائے۔



۵۴ رسولوں سے سوال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے ادب اور عمل کو تلاش کرو کہ میں بھی کسی نبی کی امت میں جت پرستی روا رکھی گئی ہے اور اکثر مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مومنین اہل کتاب سے دریافت کرو کہ کیا بھی کتبہ کی عبادت کی اجازت دی تاکہ مشرکین پر ثابت ہو جائے کہ مخلوق پرستی نہ کسی رسول نے بتائی نہ کسی کتاب میں آئی یہ بھی ایک روایت ہے کہ شب معراج سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبریل امین نے عرض کیا کہ اے سرور اکرم اپنے سے پہلے انبیاء سے دریافت فرمائیے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی ایثار نہ ہے ۲۵

۵۳ دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی۔

۵۴ جو موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر دلالت کرتی تھیں۔

۵۵ اور ان کو جادو بتانے لگے۔

۵۶ یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھی چڑھی تھی مراد یہ ہے کہ ایک سے ایک اعلیٰ تھی۔

۵۷ کفر سے ایمان کی طرف اور یہ عذاب قحط سالی اور طوفان و مٹی وغیرہ سے کئے گئے یہ سب حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نشانیاں تھیں جو انکی نبوت پر دلالت کرتی تھیں اور ان میں ایک سے ایک بلند و بالا تھی۔

۵۸ عذاب دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

۵۹ کلمہ انکس عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تقادہ عالم و ماہر و حادث کا مل کو جادوگر کہا کرتے تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ انکی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی اور وہ اسکو صفت معجہ سمجھتے تھے اس لئے انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بوقت التجا اس سے ندا کی کہا۔

۶۰ وہ عہد یا تو یہ ہے کہ انکی دعا مستجاب یا نبوت یا ایمان لا انیوالوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھا لینا۔

۶۱ ایمان لائیں گے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور ان پر سے عذاب اٹھا لیا گیا۔

۶۲ ایمان نہ لائے کفر پر مصر رہے۔

۶۳ بہت افتخار کے ساتھ۔

مَنْ رُسُلَنَا اجْعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ الْهَاتِ يُعْبَدُونَ ۱۵ وَلَقَدْ

رسول بھیجے کیا ہم نے رحمن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کو بلو جاہو ۵۵ اور بیشک

ارسلنا موسیٰ پائینا الی فرعون و ملائہ فقال ائی رسول رب

ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا بیشک میں اسکا رسول ہوں

العلمین ۱۶ فلما جاءهم پائینا اذ اھم منها یضحکون ۱۷ وما

جوسے جہان مالک ہو پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا ۱۶ وہ ان پر ہنسنے لگے ۱۷ اور ہم

نریھم من ایتہ الاھی اکبر من اخیھا و اخذنھم بالعذاب

انھیں جو نشانی دکھاتے وہ پہلے سے بڑی ہوتی ۱۸ اور ہم نے انھیں مصیبت میں گرفتار کیا کہ وہ

لعلھم یرجعون ۱۹ وقالوا یا کایہ السحر اذ لنا ربک بما عھد عندک

باز آئیں ۱۹ اور بولے وہ کہ اے جادوگر وہاں ہمارے لئے اپنے رب کے عہد کے سبب اسکا

اننا لم یتدوون ۲۰ فلما کشفنا عنھم العذاب اذ اھم ینکثون ۲۱

تیرے پاس ہر ۲۰ بیشک ہم ہدایت پر آئیں گے ۲۱ پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت مٹا دی جس میں وہ جھوٹے ہوئے تھے ۲۲

ونادی فرعون فی قومہ قال یقوم الیس لی ملک مصر و

اور فرعون اپنی قوم میں ۲۳ پکارا کہ اے میری قوم کیا میرے لئے مصر کی سلطنت نہیں اور

ھذہ الانیھ تجری من تحتی افلا تبصرون ۲۴ امرنا خیر من

یہ نہیں کہ میرے نیچے بہتی ہیں ۲۴ تو کیا تم دیکھتے نہیں ۲۵ یا میں بہتر ہوں ۲۶

ھذا الذی ھو مھین و لا یکادی بین ۲۷ فلو لا القی علیہ اسوۃ

اس سے کہ ذلیل ہے ۲۷ اور بات صاف کرتا معلوم نہیں ہوتا ۲۸ تو اس پر کیوں نہ ڈالے گئے سونے کے

من ذھب او جاء معہ الملیکۃ مقتربین ۲۹ فاستخف قومہ

لکن ۳۰ یا اس کے ساتھ فرشتے آتے کہ اس کے پاس رہتے ۳۱ پھر اس نے اپنی قوم کو کم عقل کر لیا ۳۲

۳۳ یہ دریائے نیل سے نکلی ہوئی بڑی بڑی نہریں تھیں جو فرعون کے قدم کے نیچے جاری تھیں ۳۴ میری عظمت قوت اور شان و سطوت اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے خلیفہ راشد نے جب آیات پر بھی اور حکمت مصر پر فرعون کا غرور دکھا تو کہا کہ میں وہ مصر اپنے ادنیٰ غلام کو دید و دیکھا چنانچہ انھوں نے مصر حبیب کو دیدیا جو انکا غلام تھا اور وہ منور کائنات کی خدمت پر مامور تھا ۳۵ یعنی کیا تمہارے نزدیک ثابت ہو گیا اور تم نے سمجھ لیا کہ میں بہتر ہوں ۳۶ یہ اسے ایمان منکر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں کہا ۳۷ زبان میں گرہ ہوئی وجہ سے جو کہیں میں آگ نہیں رکھنے سے ڈرتی تھی اور یہ اُس ملعون جھوٹ کہا کہ نہ انکی دعا سے اللہ تعالیٰ نے زبان اقدس کی وہ گرہ رائل کر دی تھی لیکن فرعون نے پہلے ہی خیال میں تھے اگے پھر اسی کلام کا ذکر فرمایا جاتا ہے ۳۸ یعنی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کچھ میں اور اللہ تعالیٰ نے انکو واجب اطاعت سردار بنایا ہے تو انھیں سونے کا کنگن کیوں نہیں پہنایا یہ بات اس نے اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق کہی کہ اس زمانہ میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تھا اس کو سونے کے کنگن اور سونے کا طوق پہنایا جاتا تھا ۳۹ اور اس کے صدق کی گواہی دیتے ۴۰ ان جاہلوں کی عقل خط کر دی انھیں بہلا چکسا لیا۔



۹۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے لگے ۹۵ کہ بعد والے ان کے حال سے نصیحت و عبرت حاصل کریں ۹۶ شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت دے کر دُؤنِ اللہ حصَبٌ جَعَلْتُمْ دِرْهَمَ ثَمَنَ كَيْسٍ مِّنْهُنَّ سَوَاءً اور جو چیز اللہ کے سوا تم کو جتنے ہو سب جہنم کا ایندھن ہے یہ سن کر مشرکین کو بہت غصہ آیا اور ابنِ زبیرؓ کہنے لگا یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا یہ خاص ہمارے معبودوں ہی کے لئے ہے یا ہر امت و گروہ کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لئے

فَاطَاعُوهُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَسِيقِينَ ۵۱ فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا

تو وہ اس کے کہنے پر چلے ۹۴ بیشک وہ بے حکم لوگ تھے پھر جب انھوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب

مِنْهُمْ فَأَعْرَضْنَا عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۵۲ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ۵۳

ان پر آیاتم نے ان سے بدل لیا تو ہم نے ان سب کو ڈل دیا انھیں ہم نے کر دیا اگلی داستان اور کمات پچھلوں کے لئے ۹۵

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۵۴ وَ

اور جب ابنِ مریم کی مثال بیان کی جائے گی جیھی تمہاری قوم اُس سے ہنسنے لگتے ہیں ۹۶ اور

قَالُوا أَلَهْتُمَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ

کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ ۹۷ انھوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے کو ۹۸ بلکہ وہ ہیں جھگڑا لو

خَصِمُونَ ۵۵ إِنَّ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّلْبَنِيِّ

لوگ ۹۹ وہ تو نہیں مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا ۱۰۰ اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کیلئے عجیب

إِسْرَآئِيلَ ۵۶ وَلَوْ نَشَاءُ لَجْعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُقُونَ

نمونہ بنایا ۱۰۱ اور اگر ہم چاہتے تو ۱۰۲ زمین میں تمہارے بدلے فرشتے بساتے ۱۰۳

وَاللَّهُ لَعَلُّهُمُ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُون هَذَا صِرَاطٌ

اور بیشک عیسیٰ قیامت کی خبر ہے ۱۰۴ تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا ۱۰۵ ایسی ہی

مُسْتَقِيمٌ ۵۷ وَلَا يَصُدُّكُمْ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۵۸ وَلَمَّا

راہ ہے اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے ۱۰۶ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب

جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ

عیسیٰ روشن نشانیاں ۱۰۷ اے اے میں نے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ۱۰۸ اور اس لئے میں

بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۵۹ إِنَّ اللَّهَ هُوَ

تم سے بیان کر دوں بعض وہ باتیں جنہیں تم اختلاف رکھتے ہو ۱۰۹ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک اللہ

بھی ہے اور سب امتوں کے لئے بھی اس

پر اس لئے کہا کہ آپ کے نزدیک عیسیٰ بن

مریم نبی ہیں اور آپ ان کی اور ان کا اللہ

کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم

ہے نصاریٰ ان دونوں کو پوجتے ہیں

اور حضرت غریز اور فرشتے بھی پوجے

جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں

تو اگر یہ حضرات (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں

تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی

ان کے ساتھ ہوں اور یہ کہہ کر کفار خوب منے

اس پر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا

الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ

اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ

الَّذِي جَسَّاسٌ كَمَا ظَلَمْتَ

یہ ہے کہ جب ابنِ زبیرؓ

نے اپنے معبودوں کے لئے حضرت عیسیٰ

بن مریم کی مثال بیان کی اور سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم سے مجادل کیا کہ نصاریٰ انھیں

پوجتے ہیں تو قریش اس کی اس بات پر ہنسنے

لگے

۹۷ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مطلب یہ تھا

کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہتر ہیں

تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود

یعنی بت بھی ہوا کریں پھر پرواہ نہیں اس پر اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے

۹۸ یہ جانتے ہوئے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے

ہیں باطل ہے اور آریہ کو مریہ انکھڑا و مَآ

تَعْبُدُونَ دُونَ مِثْلِ دُونَ اللَّهِ سے صرف

بت مراد ہیں حضرت عیسیٰ و حضرت غریز اور ملائکہ

کوئی مراد نہیں بیٹھے جاسکتے ابنِ زبیرؓ عرب

تھا عربی زبان کا بولنے والا تھا یہ اس کو خوب معلوم

تھا کہ ما بعدوں میں جو نمبر ہے اس کے منہ پر چڑھے ہیں اس سے غیر ذوی العقول مراد ہوتے ہیں لیکن باوجود اسکے اس کا زبان عرب کے اصول سے جاہل بن کر حضرت عیسیٰ اور حضرت غریز اور ملائکہ کو اس میں داخل کرنا

کچھ جتنی اور جہل پروری ہے ۹۹ باطل کے درپے ہونے والے اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے فَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ اپنی قدرت کا کہ بغیر پاک پیغمبر اکیلا

۱۰۰ اے اہل مکہ تم تمہیں ہلاک کرتے ہو اور ۱۰۱ جو ہماری عبادت و اطاعت کرتے ۱۰۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اتارنا علامات قیامت میں سے ہے ۱۰۳ یعنی میری ہدایت و شریعت کا اتباع کرنا ۱۰۴ اللہ تعالیٰ کے اتباع کا اتباع کرنا ۱۰۵ یعنی نبوت اور انجیلی احکام ۱۰۶ اور بت کے احکام میں سے

تھا کہ ما بعدوں میں جو نمبر ہے اس کے منہ پر چڑھے ہیں اس سے غیر ذوی العقول مراد ہوتے ہیں لیکن باوجود اسکے اس کا زبان عرب کے اصول سے جاہل بن کر حضرت عیسیٰ اور حضرت غریز اور ملائکہ کو اس میں داخل کرنا کچھ جتنی اور جہل پروری ہے ۹۹ باطل کے درپے ہونے والے اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے فَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ اپنی قدرت کا کہ بغیر پاک پیغمبر اکیلا ۱۰۰ اے اہل مکہ تم تمہیں ہلاک کرتے ہو اور ۱۰۱ جو ہماری عبادت و اطاعت کرتے ۱۰۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اتارنا علامات قیامت میں سے ہے ۱۰۳ یعنی میری ہدایت و شریعت کا اتباع کرنا ۱۰۴ اللہ تعالیٰ کے اتباع کا اتباع کرنا ۱۰۵ یعنی نبوت اور انجیلی احکام ۱۰۶ اور بت کے احکام میں سے



۱۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام مبارک تمام ہو چکا آگے نصرائیوں کے شرکوں کا بیان کیا جاتا ہے ۱۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان میں سے کسی نے کہا کہ عیسیٰ خدا تھے کسی نے کہا خدا کے بیٹے کسی نے کہا تین میں سے تیسرے غرض نصرانی فرقے فتنے ہو گئے یعقوبی سطوری ملکا فی شمعونی ۱۱ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کفر کی باتیں کہیں ۱۱ یعنی روز قیامت کے ۱۱ یعنی دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے باقی رہے گی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے آپ نے فرمایا دو دوست مومن اور دو دوست کافر مومن دوستوں میں ایک مہ جاتا ہے تو بارگاہ الہی میں عرض کرتا کہ ۶ یارب فلاں مجھے تیری اور تیرے ۱۱ رسول کی فرمانبرداری کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے بُرائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے یا رب اس کو میرے بعد گمراہ نہ کر اور اس کو ہدایت دے جیسی میری ہدایت فرمائی اور اس کا اکرام کر جیسا میرا اکرام فرمایا جب اس کا مومن دوست مہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے اچھا دوست ہے اچھا رفیق ہے اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مہ جاتا ہے تو دعا کرتا ہے یا رب فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرماں برداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

رَبِّي وَرَبَّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ الْمَذْهَبُ ۝ سیدھی راہ ہے ۱۱ پھر وہ گروہ

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابٍ يَوْمَ ۝ آپس میں مختلف ہو گئے ۱۱ تو ظالموں کی خرابی ہے ۱۱ ایک دردناک دن کے عذاب

الْيَوْمِ ۝ هَلْ يُنْظَرُونَ إِلَّا السَّاعَةُ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ الْأَخْلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا ۝ خبر نہ ہو گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر

الْمُتَّقِينَ ۝ يَعْبَادُونِي يَوْمَئِذٍ عَلَى كُرْسِيِّ ۝ الْيَوْمَ ۝ ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف نہ تم کو غم ہو وہ جو

أَمْ نُوَايَا إِلْتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآزْوَاجُكُمْ ۝ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان تھے داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری بیویاں اور تمہاری

تُحِبُّونَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَآكَوَابٍ وَفِيهَا ۝ خاطر میں ہوتے ۱۱ ان پر دورہ ہوگا سونے کے پہاڑوں اور جاموں کا اور اس میں

مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ جو جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت پہونچے ۱۱ اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أَوْفَرْتُمْوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ ۝ یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کئے گئے اپنے اعمال سے تمہارے لیے اس میں بہت سے

كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابٍ مُتَسَاوِينَ ۝ ميسے ہیں کہ ان میں سے کھاؤ ۱۱ بیشک مجرم ۱۱ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے بُرا بھائی بُرا دوست بُرا رفیق ۱۱ یعنی جنت میں تمہارا اکرام ہوگا نعمتیں دی جائیں گی ایسے خوش کیے جاؤ گے کہ تمہارے پہلوں پر خوشی کے آثار نمودار ہوں گے ۱۱ انواع و اقسام کی نعمتیں ۱۱ جنتی درخت نمودار سدا بہار ہیں انکی زیب و زینت میں فرق نہیں آتا حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی ان سے ایک پہل لے گا تو درخت میں اس کی جگہ دو پہل نمودار ہو جائیں گے ۱۱ یعنی کافر۔

کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے بُرا بھائی بُرا دوست بُرا رفیق ۱۱ یعنی جنت میں تمہارا اکرام ہوگا نعمتیں دی جائیں گی ایسے خوش کیے جاؤ گے کہ تمہارے پہلوں پر خوشی کے آثار نمودار ہوں گے ۱۱ انواع و اقسام کی نعمتیں ۱۱ جنتی درخت نمودار سدا بہار ہیں انکی زیب و زینت میں فرق نہیں آتا حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی ان سے ایک پہل لے گا تو درخت میں اس کی جگہ دو پہل نمودار ہو جائیں گے ۱۱ یعنی کافر۔



۱۱۹ رحمت کی اُمید بھی نہ ہوگی ۱۲۰ کہ  
تبارک و تعالیٰ سے ان کے موت کی دعا کئے۔

۱۲۳ ہزار برس بعد۔

۱۲۴۷ عذاب میں ہمیشہ کبھی اس سے ہائی  
نہ پاؤ گے نہ موت سے نہ اور کسی طرح  
اس کے بعد اللہ تعالیٰ اہل مکہ سے خطاب  
فرماتا ہے۔

۱۲۵۰ اپنے رسولوں کی معرفت۔

۱۲۶ یعنی کفار مکہ نے۔

۱۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کرنے اور فریب سے ایذا پہنچانے کا اور حقیقت ایسا ہی تھا کہ قریش دارالندۃ میں جمع ہو کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے لئے جیلے سوختے تھے۔

۴۸۵ ان کے اس مکرو فریب کا بدلہ جس کا انجام ان کی ہلاکت ہے۔

۱۲۹) ہم ضرور سنتے ہیں اور پوشیدہ ظاہر  
بر بات جانتے ہیں ہم سے کچھ نہیں چھپ  
سکتا۔

۳۰ لیکن اس کے بچہ نہیں اور اس کے لئے اولاد محال ہے یہ نفی ولیدیں مبالغہ ہے شان نزول نضر بن حارث نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو نضر کہنے لگا دیکھتے ہو قرآن میں میری تصدیق لگئی ولید نے کہا کہ تیری تصدیق نہیں ہوئی بلکہ یہ فرمایا گیا کہ رحمن کے ولد نہیں ہے اور میں اہل مکہ میں سے پہلا موحّد ہوں اس سے ولد کی نفی کرنے والا اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ کی تائید کا بیان ہے۔

۱۳۱ اور اس کے لئے اولاد قرار دیتے ہیں۔  
۱۳۲ یعنی جس لغو و باطل میں ہیں اسی میں

پڑے رہیں ۱۳۳۵ء جس میں عذاب کئے ج  
محبود نہیں۔

لَا يُفْتَرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا

وہ کبھی ان پر سے ہلکا نہ پڑے گا اور وہ اس میں بے آس رہیں گے ۱۱۹ اور ہم نے ان پر کچھ نہ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی

هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾ وَنَادُوايَمْلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُمْ

ظالم تھے ۱۲۰ اور وہ بکاریں گے ۱۲۱ اے مالک تیرا رب نہیں تمام کر چکے ۱۲۲ وہ فرمایا گا ۱۲۳ انہیں تو ٹھہرنا ہے

مَكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كِرْهُونَ ﴿٧٨﴾

۱۲۴۷ بیشک ہم تمہارے پاس حق لائے ۱۲۵۰ مگر تم میں اکثر کو حق ناگوار ہے

أَمْ أَرْبُؤُمْ أَمْ أَفَانَا بُرْمُونَ ۖ أَمْ يَحْسِبُونَ أَنَّا لَأَنسَمِعُ بِرَهُمْ ۚ

کیا انھوں نے ۱۲۶۹ء کے کوئی کام چکا کر لیا ہے؟ تو ہم اپنا کام چکا کر نیوالے ہیں ۲۵۰ کیا اس گھنٹہ میں ہم کچھ بھی انکی آہستہ بات

فَجَؤَاهُمْ بَلَىٰ وَرُسُلَنَا الَّذِينَ هُمْ يَكْتُمُونَ ﴿٥٧﴾ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ

اور انکی مشورت نہیں سنتے ہاں کون نہیں ۱۲۹۹ء اور یہاں فرشتے انکے پاس لکھ رہے ہیں تم فرماؤ بقرض محال حمل کے کوئی بچہ ہوتا

وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَبِيدِينَ ﴿٨﴾ سُبْحَنَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ

تو سب سے پہلے میں پوجنا ۱۳ پاکی ہے آسمانوں اور زمین کے رب کو عرش کے رب کو

لُعْرَشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٥٧﴾ فَذَرُهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّى يُلَاقُوا

ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ۱۳۱ تو تم انھیں جھوٹو کہہ دو۔ باتیں کریں اور کھیلیں ۱۳۲ یہاں تک کہ اپنے اس

يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهُ وَفِي

دن کو بایں جس کا اُن سے وعدہ ہے ۱۳۳ اور وہی آسمان والوں کا خدا اور زمین والوں

الْأَرْضِ إِلَهُ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٤٦﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَدَيْهِ مَلَكُ السَّمَوَاتِ

کا خدا ۱۳۴۷ اور وہی حکمت و علم والا ہے اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ اسی کے لئے یہ سلطنت

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٠﴾

آسمانوں اور زمین کی اور جگہ ان کے درمیان ہر اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور تمہیں اس کی طرف پھرنا

پڑے رہیں ۱۳۳۹ جس میں عذاب کئے جائیں گے اور وہ روز قیامت ہے ۱۳۴۰ یعنی وہی معبود ہے آسمان وزمین میں اُسی کی عبادت کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔



وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ

اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار انہیں ہے جو حق کی گواہی دیں

بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۳۶﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ

۱۳۵ اور علم رکھیں ۱۳۶ اور اگر تم ان سے پوچھو ۱۳۷ انہیں کس نے پیدا کیا تو مقرر کریں گے

فَأَنِّي يُؤْفَكُونَ ﴿۳۷﴾ وَقِيلَ لَهُ يَرْبِّ إِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۸﴾ فَاصْفَحْ

اللہ نے ۱۳۸ تو کہاں اونہ بھجے جاتے ہیں ۱۳۹ مجھے رسول نے ۱۴۰ اس کہنے کی قسم ۱۴۱ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لائے

عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾

تو اُن سے درگزر کر ۱۴۲ اور فرماؤ لبس سلام ۱۴۳ اگر آگے جان جائیں گے ۱۴۴

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَمِنْ آيَاتِهِ يُنْزِلُ السَّمَاءَ

سورہ دخان کی ہے آمین اللہ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اول آیتیں اور تین رکوع ہیں

حَمًّا ۝ وَالْكِتَابَ الْمُبِينِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَرَّكَةٍ إِنَّا كُنَّا

قسم اس روشن کتاب کی ۱۴۵ بے شک ہم نے اُسے برکت والی رات میں اتارا ۱۴۶ بیشک ہم

مُنذِرِينَ ۝ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۝ أَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا

ڈرسانے والے ہیں ۱۴۷ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ۱۴۸ ہمارے پاس کے حکم سے بیشک ہم

مُرْسِلِينَ ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ ۝ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبِّ السَّمَوَاتِ

بھجھنے والے ہیں ۱۴۹ تمہارے رب کی طرف سے رحمت بیشک وہی سنتا جانتا ہے ۱۵۰ وہ جو رب ہے آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۝ إِن كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ

اور زمین کا اور کچھ نکلے درمیان ۱۵۱ اگر تمہیں یقین ہو ۱۵۲ اس کے سوا کسی کی زندگی نہیں ۱۵۳ جلائے اور مائے

رَبِّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ۝ فَارْتَقِبْ

تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ۱۵۴ بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ۱۵۵ تو تم اس

۱۵۶ اے عذاب کا ۱۵۷ سال بھر کے ارزاق و آجال و احکام ۱۵۸ اپنے رسول خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان سے پہلے انبیاء کو ۱۵۹ کہ وہ آسمان و زمین کا رب ہے

تو یقین کرو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں ۱۶۰ ان کا اقرار علم و یقین سے نہیں بلکہ انکی بات میں سہمی اور مستخرج شالہ اور وہ آپ کے ساتھ استہرا کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر دعا کی کہ یارب انھیں ایسی ہفت سالہ قحط کی مصیبت میں مبتلا کر جیسے سات سال کا قحط حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضور علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا۔

۱۳۵ یعنی توحید آہی کی ۱۳۶ اس کا کہ اشتران کا رب ہے ایسے مقبول بندے ایمان داروں کی شفاعت کریں گے ۱۳۷ یعنی مشرکین سے ۱۳۸ اور اللہ تعالیٰ کے خالق عالم ہونے کا اقرار کریں گے۔

۱۳۹ اور باوجود اس اقرار کے اس کی توحید و عبادت سے پھرتے ہیں۔

۱۴۰ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۴۱ اللہ تبارک و تعالیٰ کا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول مبارک کی قسم فرمانا حضور کے اکرام اور حضور کی دعا و التجا کے احترام کا اظہار ہے۔

۱۴۲ اور انھیں چھوڑ دو۔

۱۴۳ یہ سلام متارکت ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ تم تمہیں چھوڑتے ہیں اور تم سے امن میں رہنا چاہتے ہیں۔

(دکان ہذا قبل الامرا بجماد)۔

۱۴۴ اپنا انجام کار۔

۱۴۵ سورہ دخان کہہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا اٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔

۱۴۶ یعنی قرآن پاک کی جو حلال و حرام وغیرہ احکام کا بیان فرمائے والا ہے۔

۱۴۷ اس رات سے یا شب قدر ماردے یا شب برات اس شب میں قرآن پاک تمام لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے حضرت جبریل علیہ السلام کے عزم میں تھوڑا تھوڑا لیکر نازل ہوئے اس شب کو شب مبارک اس لئے فرمایا گیا کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

۱۴۸ سورہ دخان کہہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا اٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔

۱۴۹ سورہ دخان کہہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا اٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔

۱۵۰ سورہ دخان کہہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا اٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔

۱۵۱ سورہ دخان کہہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا اٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔

۱۵۲ سورہ دخان کہہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا اٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔

۱۵۳ سورہ دخان کہہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا اٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔

۱۵۴ سورہ دخان کہہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا اٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔

۱۵۵ سورہ دخان کہہ ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا اٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔



الروحان ۴۴

فرد تھا اچھا کیا جائیگا ۲۲ اور دریا کو یونہی جگہ سے کھل چھوڑے ۲۳ یہ سب وہ لشکر بویا جائیگا ۲۴ کتنے چھوڑ گئے

میں نے بھی تمہاری دھمکی کی کچھ پروا نہ کی تھی۔

## الفصل الثالث

اللہ تعالیٰ میرا بچائے والا ہے ۲۱ میری ایزاک کے درپے نہوا انھوں نے اسکو بھی نہ مانا ۲۲ یعنی بنی اسرائیل ۲۳ یعنی فرعون مع اپنے لشکروں کے تمہارے درپے ہو گا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور دریا پر پہنچ کر آپ نے عصا مارا اس میں بارہ رستے خشک پیدا ہو گئے ۲۴ آپ مع بنی اسرائیل کے دریائیں سے گزر گئے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر آ رہا تھا آپ نے چاہا کہ عصا مار کر کھجور کا ملا دیں تاکہ فرعون اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا ۲۵ تاکہ فرعون بنی ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں ۲۶ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطمینان ہو گیا اور فرعون اور اس کے لشکر دریا میں غرق ہو گئے اور ان کا تمام مال و متاع اور سامان بہیں رہ گیا۔



مِنْ جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۖ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۚ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا

باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات ۲۵ اور نعمتیں جن میں فانیغ البال

فَكَهَيْنَ ۚ كَذَلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۚ فَمَا بَكَتُ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ

تھے ۲۶ ہم نے یونہی کیا اور انکا وارث دوسری قوم کو کر دیا ۲۷ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے

وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۚ وَلَقَدْ بَعَجْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ

۲۸ اور انھیں مہلت نہ دی گئی ۲۹ اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے

الْعَذَابِ الْمُبِينِ ۚ مِنْ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ كَانَ عَلِيًّا مِنَ الْمُتْرَفِينَ ۚ

نجات بخشی ۳۰ فرعون سے بے شک وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا

وَلَقَدْ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلِيمٍ ۚ وَآتَيْنَاهُمْ مِنَ الْآيَاتِ

اور بیشک ہم نے انھیں ۳۱ دانستہ بن لیا اس زمانہ والوں سے اور ہم نے انھیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں

مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ ۚ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ۚ إِنَّ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا

جن میں صریح انعام تھا ۳۲ بیشک یہ کہتے ہیں وہ تو نہیں مگر ہمارا ایک دفعہ کا مرنا

الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُشْرِكِينَ ۚ فَاتُوا بِآيَاتِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ

۳۳ اور ہم اٹھائے جائیں گے ۳۴ تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ۳۵

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۚ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَهْلُكُنْهُمْ أَفَإِنَّهُمْ كَانُوا

کیا وہ بہتر ہیں ۳۶ یا تبع کی قوم ۳۷ اور جو ان سے پہلے تھے ۳۸ ہم نے انھیں ہلاک کر دیا ۳۹ بیشک وہ بھرم

مُجْرِمِينَ ۚ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعَيْنٍ ۚ مَا

لوگ تھے ۴۰ اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر ۴۱ ہم نے

خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

انھیں بنایا مگر حق کے ساتھ ۴۲ لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ۴۳ بے شک فیصلہ کا دن ۴۴

۴۵

۲۵ آراستہ پیراستہ مزین ۲۶ عیش کرتے اتراتے ۲۷ یعنی بنی اسرائیل کو جو نہ ان کے ہم مذہب تھے نہ رشتہ دار نہ دوست ۲۸ کیونکہ وہ ایماندار نہ تھے اور ایماندار جب مرنے پر تو اس پر آسمان وزمین چالیس روز تک روئے میں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کہ کیا مومن کی موت پر آسمان وزمین روئے میں فرمایا زمین کیوں روئے

اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا تھا اور آسمان کیوں نہ

روئے اس بندے پر جس کی تسبیح و تکبیر آسمان میں پہنچتی تھی حسن کا

قول ہے کہ مومن کی موت پر آسمان

ولے اور زمین والے روئے ہیں۔

۲۹ توبہ وغیرہ کے لئے عذاب میں گرفتار

کرنے کے بعد۔

۳۰ یعنی غلامی اور شاد خد کو

اور مخمخوں سے اور اولاد کے

قتل کیے جانے سے جو انھیں

پہنچتا تھا۔

۳۱ یعنی بنی اسرائیل کو۔

۳۲ کہ ان کے لئے دریا میں خشک رہتے

بنائے بکر کو ساہبان کیا مومن و مسلولی امارا

اس کے علاوہ اور نعمتیں دیں۔

۳۳ کفار مکہ۔

۳۴ یعنی اس زندگانی کے بعد سوائے ایک

موت کے ہمارے لئے اور کوئی حال باقی نہیں

اس سے ان کا مقصود بعثت یعنی موت کے

بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنا تھا جس کو

اگلے جہنم میں واضح کر دیا رکیز۔

۳۵ بعد موت زندہ کر کے۔

۳۶ اس بات میں کہ ہم بعد مرنے کے

زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے کفار مکہ نے

پرسوال کیا تھا کہ نفسی بن کلاب کو زندہ کر دو

اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو اور

یہ انکی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لئے

وقت مقرر ہو اس کا اس وقت سے قبل

وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل

نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے اگر

کوئی شخص کسی نئے جیسے ہوئے درخت یا پودے

کو کہے کہ اس میں سے پھل نکالو ورنہ ہم نہیں گے کہ اس درخت سے پھل نکل سکتا ہے تو اسکو جاہل قرار دیا جائیگا اور اس کا انکار محض حق یا مکارہ ہوگا ۳۷ یعنی کفار مکہ زور و قوت میں۔

۳۸ جمع جمہری بادشاہین صاحب ایمان تھے اور انکی قوم کافر تھی جو نہایت قوی زور اور ورکثیر تعداد تھی ۳۹ کافرا متوں میں سے ۴۰ ان کے کفر کے باعث ۴۱ کافر منکر بعثت

۴۲ اگر مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و ثواب نہ ہو تو خلق کی پیدائش محض فتنے کے لئے ہوگی اور یہ بعثت و عذاب ہے تو اس دلیل سے ثابت ہوا کہ اس نبوی زندگی کے بعد آخری زندگی ترمذی

جس میں حساب و جزا ہو ۴۳ کہ طاعت پر ثوابیں اور معصیت پر عذاب کریں ۴۴ کہ پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے اور حکیم کا فعل بعثت نہیں ہوتا ۴۵ یعنی روز قیامت جس میں اللہ تبارک

و تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا۔



۴۶ اور قیامت و محبت نفع نہ دے گی ۴۷ یعنی کافروں کی ۴۸ یعنی سوائے مومنین کے کہ وہ باذن الہی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے (جمل)

مِيقَاتِهِمْ أَجْمَعِينَ ۱۱ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ

يُنصَرُونَ ۱۲ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۱۳ إِنَّ شَجَرَتَ

الزَّقُومِ ۱۴ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۱۵ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۱۶ كَغَلِيِّ

الْحَمِيمِ ۱۷ خَذُوهُ فَاعْتَلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۱۸ ثُمَّ صَبُّوا فَوْقَ

رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ۱۹ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۲۰

هَذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ۲۱ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۲۲

فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٌ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

مُتَقَبِّلِينَ ۲۳ كَذَلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ۲۴ يَدْعُونَ فِيهَا

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ أَمِينٍ ۲۵ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ

الْأُولَىٰ ۲۶ وَوَقَّعَهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۲۷ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ذَٰلِكَ

مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ۲۸ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ

يُنصَرُونَ ۲۹ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۳۰

الزَّقُومِ ۳۱ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۳۲ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۳۳

كَغَلِيِّ الْحَمِيمِ ۳۴ خَذُوهُ فَاعْتَلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۳۵

ثُمَّ صَبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ۳۶ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ

الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۳۷ هَذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ۳۸ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

مَقَامٍ أَمِينٍ ۳۹ فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٌ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

۴۶ اور قیامت و محبت نفع نہ دے گی ۴۷ یعنی کافروں کی ۴۸ یعنی سوائے مومنین کے کہ وہ باذن الہی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے (جمل)

۴۹ تھوڑا ایک خبیث نہایت کڑوا

درخت ہے جو اہل جہنم کی خوراک ہوگا

حدیث شریف میں ہے کہ اگر

ایک قطرہ اس تھوڑے کا دنیا میں ٹپکا

دیاجائے تو اہل دنیا کی زندگی

خراب ہو جائے۔

۵۱ ابوجہل کی اور اس کے ساتھیوں

کی جو بڑے گنہگار ہیں۔

۵۲ جہنم کے فرشتوں کو حکم دیا

جائے گا کہ۔

۵۳ یعنی گندہ رکھو۔

۵۴ اور اس وقت و زحمت سے

کہا جائے گا کہ۔

۵۵ اس عذاب کو۔

۵۶ ملائکہ پیکر امانت اور نازل

کے لئے ہیں گے کیونکہ ابوجہل کہا

کرتا تھا کہ لطیفی میں میں بڑا عزت والا کرو

والا ہوں اسکو عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائیگا

اور کفار سے یہ بھی کہا جائے گا۔

۵۷ عذاب جو تم دیکھتے ہو۔

۵۸ اور اس پر ایمان نہیں

لاتے تھے اس کے بعد پرہیزگاروں

کا ذکر فرمایا جاتا ہے

۵۹ جہاں کوئی خوف نہیں۔

۶۰ یعنی ریشم کے باریک و

دبیر لباس۔

۶۱ کہ کسی کی پشت کسی کی طرف

نہ ہو۔

۶۲ یعنی جنت میں اپنے جتنی

خاندانوں کو میوے حاضر کرنے کا حکم

دیں گے۔

۶۳ کہ کسی قسم کا اندیشہ ہی نہ ہوگا

نہ میوے کے کم ہونے کا نہ ختم ہوجانے کا نہ ہفر کرنے کا نہ اور کوئی ۶۴ جو دنیا میں ہو چکی ۶۵ اس سے نجات عطا فرمائی۔



۶۵ یعنی عربی میں ۶۶ اور نصیحت قبول کریں اور ایمان لائیں لیکن لائیں گے نہیں ۶۷ ان کے ہلاک و عذاب کا ۶۸ تمہاری موت کے (قبل ہذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ السیف)

۳۷

۱۔ یہ سورہ جاثیہ ہے اس کا نام سورہ شریعہ بھی ہے یہ سورت مکہ ہے سوائے آیت ۱۱ لَئِنْ يَنْ أَمْنًا يَغْفِرُ ذُنُوبَكُمْ اس سورت میں چار رکوع سینتیس آیتیں چار سو اٹھاسی کلمے دو ہزار ایک سو اکیانوے حرف ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی۔ ۳۔ یعنی تمہاری پیدائش میں بھی اس کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں کہ لفظ کو خون بناتا ہے خون کو بستہ کرتا ہے خون بستہ کو گوشت پارہ یہاں تک کہ پورا انسان بنا دیتا ہے۔

۴۔ کہ کبھی گھٹتے ہیں کبھی بڑھتے ہیں اور ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے۔ ۵۔ کہ کبھی گرم چلتی ہے کبھی سرد کبھی جنوبی کبھی شمالی کبھی مشرقی کبھی مغربی۔

۶۔ یعنی نضر بن حارث کے لئے شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو عجم کے قلعے کہانیاں منکر لوگوں کو قرآن پاک سننے سے روکتا تھا اور یہ آیت ہر ایسے شخص کے لئے عام ہے جو دین کو ضرر پہنچائے اور ایمان لانے اور قرآن سننے سے منکر کرے۔

۷۔ یعنی اپنے کفر پر۔ ۸۔ ایمان لانے سے۔

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۵۷﴾ فَأَنشَأْنَا سِرْنَاهُ بِلسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۸﴾

تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں ۵۷ آسان کیا کہ وہ سمجھیں ۵۸

فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُونَ ﴿۵۹﴾

تو تم انتظار کرو ۵۹ وہ بھی کسی انتظار میں ہیں ۶۰

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ وَتِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿۶۰﴾

سورہ جاثیہ کی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۔ سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں ۲۔ تنزیل الکتب من اللہ العزیز الحکیم ۳۔ ان فی السموات

کتاب کا اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بیشک آسمانوں ۴۔ وَالْأَرْضِ لَايَاتٍ لِلْمُبْشِرِينَ ﴿۶۱﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُتُّ مِنْ دَابَّةٍ

اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے ۱۔ اور تمہاری پیدائش میں ۲۔ اور جو جانور وہ پھیلاتا ہے ۳۔ آيَةُ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿۶۲﴾ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ

ان میں نشانیاں ہیں یقین والوں کیلئے اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں ۱۔ اور اس میں کہ اللہ نے ۲۔ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَاهُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ

آسمان سے روزی کا سبب منہ اتارا تو اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا اور مہوٹوں کی گردش ۱۔ الرِّيحِ آيَةُ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۶۳﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ تَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ

۱۔ یہ نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے ۲۔ یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق کے ساتھ بڑھتے ہیں ۳۔ فَبِآيٍ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَةٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۶۴﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿۶۵﴾

پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کوئی بات یا ایمان لائیں گے ۱۔ خرابی ہر بڑے بہتان ہلے گنہگار کیلئے ۲۔ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُشْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُرْمَىٰ مُسْتَكْبِرًا كَانُ لَمْ يَسْمَعْهَا ۱۔

اللہ کی آیتوں کو سنتا ہو کہ اس پر بڑھی جاتی ہیں پھر مٹ پر جتا ہے ۲۔ وغیرہ کرتا ہو گویا انھیں سننا ہی نہیں



۹ یعنی بعد موت ان کا انجام کار اور آل و نسل ہے ۱۰ مال جس پر وہ بہت نازاں ہیں ۱۱ یعنی بت جن کو پوجا کرتے تھے ۱۲ قرآن شریف .

۱۳ ہجری سفروں سے اور تجارتوں سے اور غواصی کرنے اور موتی وغیرہ نکالنے سے .

۱۴ اس کے نعمت و کرم اور فضل و احسان کا .

۱۵ اس سوچ چاند سا ہے وغیرہ .

۱۶ چوہائے درخت نہریں وغیرہ .

۱۷ جو دن کماں سے مومنین کی مدد کے لئے مقرر فرمائے یا اللہ تعالیٰ کے دنوں سے وہ وقائع مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے بہر حال اُن اُمید نہ رکھنے والوں سے مراد کفار ہیں اور معنی یہ ہیں کہ کفار سے جو ایذا پہنچے اور ان کے کلمات جو تکلیف پہنچائیں مسلمان ان سے درگزر کریں منازعت نہ کریں (وقیل ان الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال)۔

شان نزول اس آیت کی شان نزول میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ غزوہ بنی مصطلق میں مسلمان بیر مرہ سیح پر اترے یہ ایک کنواں تھا عبد اللہ بن ابی منافق نے اپنے غلام کو پانی کے لئے بھیجا وہ دیر میں آیا تو اس سے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنویں کے کنارے پر بیٹھے تھے جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشکیں نہ بھریں اس وقت تک انھوں نے کسی کو پانی بھر نہ دیا یہ سنکر اس بد بخت نے ان حضرات کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسکی خبر ہوئی تو آپ تلوار لیکر تیار ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت منی ہوگی بمقتل کا قول ہے کہ قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص نے کہہ کر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی تو آپ نے اسکو کھڑنے کا ارادہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب آیت مَن ذَ الَّذِی یُعِزُّ اللہُ قَوْمًا حَسَنًا نَّازِل ہوئی تو شخص یہودی نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا رب محتاج ہو گیا (معنا اللہ تعالیٰ) اسکو سنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار کھینچی اور اسکی تلاش میں نکلے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیجا انھیں پس بلوایا ۱۸ یعنی ان کے اعمال کا ۱۹ انکی اور بدی کا ثواب اور عذاب اسکے کرنیوالے پر ہے ۲۰ وہ نیکیوں اور بدوں کو انکے اعمال کی جزا دیا ۲۱ یعنی تورات .

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَإِذْ أَعْلَمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَ هَاهُنَا وَادًۢا

تو اسے خوشخبری سناؤ وہ ناک عذاب کی اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی پر اطلاع پائے اس کی ہنسی بنا ہے

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ مِنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَمَا

اُن کے لئے خواری کا عذاب ان کے پیچھے جہنم ہے ۹ اور انھیں کچھ کام نہ دیگا ط

كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

ان کا کیا ہوا ۱۰ اور نہ وہ جو اللہ کے سوا حمایتی ٹھہرا رکھے تھے ۱۱ اور انکے لئے بڑا عذاب ہے

هَٰذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رَّجْزِ أَلِيمٍ ۝

یہ ۱۲ راہ دکھانا ہے اور جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا انکے لئے دردناک عذاب میں سے سخت تر عذاب ہو

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لَتَجْرِيَ الْفُلُكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ ۖ وَلِتَبْتَغُوا

اللہ ہے جس نے تمھارے بس میں دریا کر دیا کہ اس میں اسکے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لئے کہ

مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

اسکا فضل تلاش کرو ۱۳ اور اسلئے کہ حق مانو ۱۴ اور تمھارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں ۱۵

الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ ۝ قُلْ لِلَّذِينَ

اور جو کچھ زمین میں ہیں ۱۶ اپنے حکم سے بے شک اس میں نشانیاں ہیں سو چنے والوں کے لئے ایمان والوں سے

أَمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا

فرماؤ درگزر اس سے جو اللہ کے دنوں کی اُمید نہیں رکھتے ۱۷ تاکہ اللہ ایک قوم کو اس کی کمائی کا بدلہ

يَكْسِبُونَ ۝ ۱۸ مَن عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَن أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ

دے ۱۹ جو بھلا کام کرے تو اپنے لئے اور بُرا کرے تو اپنے بُرے کو ۲۰ پھر

إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝ ۲۱ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَءٰٓءِيلَ الْكِتَابَ وَالْحَكْمَ

اپنے رب کی طرف پھرے جاؤ گے ۲۲ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب ۲۳ اور حکومت

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷



۲۲ ان میں بکثرت انبیاء پیدا کر کے ۲۳ حلال کشائش کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے اموال و دیار کا مالک کر کے اور بن و سلویٰ نازل فرما کر ۲۴ یعنی اہل دین اور بیان حلال و حرام اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی ۲۵ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت میں ۲۶ اور علم زوال اختلاف کا سبب ہوتا ہے اور یہاں اُن لوگوں کے لئے اختلاف کا سبب ہوا اس کا باعث یہ ہے کہ علم انکا مقصود نہ تھا بلکہ مقصود ان کا جاہ و ریاست کی طلب تھی اسی لئے انہوں نے اختلاف کیا۔

۲۷ کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوسِ فروری کے بعد اپنے جاہ و ریاست کے اندیشہ سے آپ کے ساتھ حسد اور دشمنی کی اور کافر ہو گئے۔

۲۸ یعنی دین کے۔

۲۹ اے حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۰ یعنی رؤسائے قریش کی جو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں۔

۳۱ صرف دنیا میں اور آخرت میں ان کا کوئی دوست نہیں۔

۳۲ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ڈروالوں سے مراد مومنین ہیں اور ان کے قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے

۳۳ کہ اس سے انہیں امور دین میں بینائی حاصل ہوتی ہے۔

۳۴ کفر و معاصی کا۔

۳۵ یعنی ایمانداروں اور کافروں کی موت و حیات برابر ہو جائے ایسا ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ ایماندار زندگی میں طاعت پر قائم رہے اور کافر بدیوں میں ڈوبے رہے تو ان دونوں کی زندگی

۳۶ برابر نہ ہوتی ایسے ہی موت بھی یکساں نہیں کہ مومن کی موت بشارت و رحمت و کرامت پر ہوتی ہے اور کافر کی رحمت سے مایوسی اور ندامت پر

۳۷ شان نزول مشرکین مکہ کی ایک جماعت نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر تمہاری بات حق ہو اور مرنے کے بعد اٹھا ہو تو یہی ہم ہی افضل رہیں گے جیسا کہ دنیا میں ہم تم سے بہتر ہے ان کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۳۸ مخالف سرکش مخلص فرمانبردار کے برابر کیسے ہو سکتا ہے مومنین جناتِ عالیات میں عزت و کرامت اور عیش و راحت پائیں گے اور کفار افضل السافلین میں ذلت و اہانت کے ساتھ سخت ترین عذاب میں مبتلا ہونگے ۳۹ کہ اسکی قدرت و وحدانیت کی دلیل ہو ۴۰ نیک نیکی کا اور بد بدی کا اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس عالم کی پیدائش سے اظہارِ عدل و رحمت مقصود ہے اور یہ پوری طرح قیامت ہی میں ہو سکتا ہے کہ اہل حق اور اہل باطل میں امتیاز کامل ہو مومن مخلص درجاتِ جنت میں ہوں اور کافر فرمانِ درکاتِ جہنم میں۔

وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝۱۶

اور نبوت عطا فرمائی ۱۷ اور ہم نے انہیں ستھری روزیاں دیں ۱۸ اور انہیں اُنکے نماز والوں پر فضیلت بخشی

وَاتَيْنَهُم بِيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ

اور ہم نے انہیں اس کام کی ۱۹ روشن دلیلیں دیں تو انہوں نے اختلاف نہ کیا ۲۰ مگر بعد اسکے کہ علم اُن کے پاس

الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا

آچکا ۲۱ آپس کے حسد سے ۲۲ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝۱۷ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

بات میں اختلاف کرتے ہیں پھر ہم نے اس کام کے ۲۳ عمدہ راستہ پر نہیں کیا ۲۴ تو اسی راہ پر چلو

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝۱۸ إِنَّهُمْ لَنُيْغْنُوا عَنْكَ مِنَ

اور نادانوں کی خواہشوں کا ساتھ نہ دوں ۱۹ بے شک وہ اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام

اللَّهِ شَيْئًا وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ۝۱۹

نہ دیں گے اور بے شک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں ۲۰ اور ڈروالوں کا دوست اللہ ۲۱

هَذَا ابْصِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّلْقَوْمِ يُوقِنُونَ ۝۲۰ أَمْ حَسِبَ

یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے ۲۲ اور ایمان والوں کے لئے ہدایت و رحمت کیا جنہوں نے

الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَجْعَلَهُمُ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا

برائیوں کا ارتکاب کیا ۲۳ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

سَوَاءٌ قَحْيَاهُمْ وَمِمَّا تَهْمُ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝۲۱ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ

کہ ان کی انہی زندگی اور موت برابر ہو جائے ۲۲ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں ۲۳ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین

وَالْأَرْضِ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝۲۲

کو حق کے ساتھ بنایا ۲۴ اور اس لئے کہ ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے ۲۵ اور اُن پر ظلم نہ ہوگا



۳۹ اور اپنی خواہش کا تابع ہو گیا جسے نفس نے چاہا پوجنے لگا مشرکین کا یہی حال تھا کہ وہ پتھر اور سونے اور چاندی وغیرہ کو پوجتے تھے جب کوئی چیز انھیں پہلی چیز سے اچھی معلوم ہوتی تھی تو پہلی کو توڑ دیتے پھینک دیتے دوسروں کو پوجنے لگتے ۴۰ کہ اس گمراہ نے حق کو جان پہچان کر رہی راہی اختیار کی مغیرین نے اس کے یہی بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے انجام کار اور اس کے شقی ہونے کو جانتے ہوئے اُسے گمراہ کیا یعنی اللہ تعالیٰ پہلے سے جانتا تھا کہ یہ اپنے اختیار سے راہ حق سے منحرف ہو گا اور گمراہی اختیار کرے گا۔

۴۱ تو اس نے ہدایت و موعظت کو نہ سنا اور نہ سمجھا اور راہ حق کو نہ دیکھا۔

۴۲ منکرین بعث۔

۴۳ یعنی اس زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں۔

۴۴ یعنی بعض مرتے ہیں اور بعض پیدا ہوتے ہیں۔

۴۵ یعنی روزِ خب کا دورہ وہ اسی کو مؤثر اعتقاد کرتے تھے اور ملکوت کا اور حکم آبی روحیں قبض کئے جانے کا انکار کرتے تھے اور ہر ایک حادثہ کو دہر اور زمانہ کی طرف منسوب کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۴۶ یعنی وہ یہ بات بے علمی سے کہتے ہیں۔

۴۷ خلاف واقع مسئلہ حوادث کو زمانہ کی طرف نسبت کرنا اور ناگوار حوادث رونما ہونے سے زمانہ کو بُرا کہنا ممنوع ہے احادیث میں اسکی نہایت آئی ہے ۴۸ یعنی قرآن پاک کی آیتیں

۳  
۵  
۱۹

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَغَشَّىٰ قَلْبَهُ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاةً فَمِنْ يَهْدِيهِ مَنْ بَعْدَ ۚ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶



يَتَّقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۖ إِنْ كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ فَأَمَّا  
 حق یوں ہے ہم لکھتے رہے تھے وہ جو تم نے کیا تو وہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۖ  
 جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کا رب انھیں اپنی رحمت میں لے گا وہ

ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَتِي  
 یہی کھلی کامیابی ہے اور جو کافر ہوئے ان سے فرمایا جائیگا کیا نہ تھا کہ میری آیتیں

تَتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۖ وَإِذَا قِيلَ  
 تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے وہ اور تم مجرم لوگ تھے اور جب کہا جاتا

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَآذِرُ مَا  
 بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں شک نہیں وہ تم کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز

السَّاعَةُ ۖ إِنْ تَنْظُرُونَ إِلَّا ظُنًّا وَمَآ نَحْنُ بِمُتَّبِعِينَ ۖ وَبَدَّ اللَّهُ  
 ہے ہمیں تو یوں ہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں نہیں یقین نہیں اور ان پر کھل گئیں وہ

سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۖ وَقِيلَ  
 اُنکے کاموں کی بُرائیاں وہ اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور فرمایا جائیگا

الْيَوْمَ نَنْسِفُكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا أَوْ مَا وَكُمُ النَّارُ وَ  
 آج ہم تمھیں چھوڑ دیں گے وہ جیسے تم اپنے اس دن کے طے کو بھولے ہوئے تھے وہ اور تمہارا

مَا لَكُمْ مِّنْ نَّصِيرِينَ ۖ ذَٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَتَّخِذُونَ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ  
 ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں وہ یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹھا بنایا اور دنیا کی زندگی

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۖ  
 نے تمہیں فریب دیا وہ آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں اور نہ ان سے کوئی منانا چاہے وہ

۵۸ یعنی ہم نے فرشتوں کو تمہارا  
 عمل لکھنے کا حکم دیا تھا۔

۵۹ جنت میں داخل فرمائے گا۔

۶۰ اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔

۶۱ مردوں کو زندہ کر لے گا۔

۶۲ وہ ضرور آئے گی تو

۶۳ قیامت کے آنے کا۔

۶۴ یعنی کفار پر آخرت میں۔

۶۵ جو انھوں نے دنیا میں کیے

تھے اور ان کی سزائیں۔

۶۶ عذاب دوزخ میں۔

۶۷ کہ ایمان و طاعت چھوڑ

بیٹھے۔

۶۸ جو ہمیں اُس عذاب سے

بچا سکے۔

۶۹ کہ تم اُس کے مفتون ہو گئے

اور تم نے بخت و حساب کا انکار

کر دیا۔

۷۰ یعنی اب ان سے یہ بھی مطلوب

نہیں کہ وہ توبہ کر کے اور ایمان

طاعت اختیار کر کے اپنے رب کو

راضی کر سکیں کیونکہ اس روز کوئی غور

اور توبہ قبول نہیں۔



۱۔ سورہ احقاف کی یہ ہے مگر بعض کے نزدیک اس کی چند آیتیں مانی ہیں جیسے کہ آیت قُلْ اَدَّيْتُمْ اور آیت فَاَصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اَوَّلِيْنَ آیتیں وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِالْذِّكْرِ اس سورت میں چار رکوع اور پینتیس آیتیں اور چھ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار پانچ سو پچانوے حرف ہیں۔  
۲۔ یعنی قرآن شریف۔  
۳۔ کہ ہماری قدرت و وحدانیت پر دلالت کریں۔  
۴۔ وہ مقرر مبعاد روز قیامت ہر جس کے آجائے پر آسمان وزمین فنا ہو جائیں گے۔  
۵۔ اس چیز سے مراد عذاب ہے، یا روز قیامت کی وحشت یا قرآن پاک جو بعث و حساب کا خوف دلاتا ہے۔  
۶۔ کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔  
۷۔ یعنی بت جنھیں مجبور ٹھہراتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اتاری ہو مراد یہ ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید توحید اور ابطال شرک پر ناطق ہے اور جو کتاب بھی اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی اس میں بھی بیان ہے تم کتب الہیہ میں سے کوئی ایک کتاب تو ایسی لے آؤ جس میں تمہارے دین (بت پرستی) کی تہمات ہو۔  
۸۔ پہلوں کا۔  
۹۔ اپنے اس دعوے میں کہ خدا کا کوئی شریک ہے جس کی عبادت کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۵ وَلَهُ

تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب اور اسی

الْكِبْرِيَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝۱۶ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۱۷

کے لئے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ اَيَّاتٍ وَارْبَعُوْنَ كُوْنًا عَلَيْكَ

سورہ احقاف مکی ہے اور اس میں پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱۸

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے

حَمْدٌ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝۱۹ مَا خَلَقْنَا

یہ کتاب ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے ہم نے نہ بنائے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ ۝۲۰ وَاجَلٍ مُّسَمًّی ۝۲۱

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ ہے اور ایک مقرر مبعاد پر ہے

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ اُنْذِرُوْا مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۲ قُلْ اَرَاۤیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

اور کافر اس چیز سے کہ ڈرائے گئے وہ منہ پھیرے ہیں وہ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو تم

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اُرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ ۝۲۳

اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین کا کونسا ذرہ بنایا یا آسمان میں انکا کوئی

فِی السَّمٰوٰتِ اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اُثَرٍ ۝۲۴ مِّنْ عِلْمٍ

حصہ ہے میرے پاس لاؤ اس سے پہلے کوئی کتاب وہ کچھ بچا کچھ علم وہ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۲۵ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ

اگر تم سچے ہو وہ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کے سوا







۲۹ یعنی دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ۲۹ غیب لوگ و ۳۱ شان نزول یہ آیت شکر میں مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اگر دین محمدی حق موتا تو فلاں و فلاں اسکو ہم سے کیسے قبول کر لیتے ۳۱ عناد سے قرآن شریف کی نسبت و ۳۲ توریت و ۳۳ پہلی کتابوں کی ۳۴ اللہ تعالیٰ کی توحید اور سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر دم آخر تک و ۳۵ قیامت میں و ۳۶ موت کے وقت

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ وَإِذْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَیِّنَةٌ فَمَقُولُونَ هَذَا أَفَنُكِّدُكُمْ ۝ وَمِنْ قَبْلِهِ كُتِبَ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۝ وَهَذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانٍ عَرَبِيٍّ لِّبْنِ الرَّحْمَنِ الَّذِي تَزَكَّىٰ وَبِشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ

۱ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے کیونکہ جب دودھ پھیلنے کی مدت دو ماہ لگتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حَوِّكَيْنِ كَامِلَيْنِ تو حمل کے لئے چھ ماہ باقی رہے یہی قول ہے امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اور حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس آیت سے وضاع کی مدت دو ماہ سال ثابت ہوتی ہے مسئلہ کی تفصیل مع دلائل کتب امول میں مذکور ہیں۔ ۳۸ اور عقل و قوت مستحکم ہوئی اور یہ بات تیس سے چالیس سال تک کی عمر میں حاصل ہوتی ہے ۳۹ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی اتنی عمر عید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سال کم تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر پندرہ سال کی ہوئی تو آپ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت حضور کی عمر تیرہ بیس سال کی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر پچاس میں بعض تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر ٹھہرے وہاں ایک بیری کا درخت تھا حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے قریب ہی ایک آب بہا رہتا تھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس چلے گئے راہب نے آپ سے کہا یہ کون صاحب ہیں جو اس بیری کے سایہ میں جلوہ فرما رہے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن عبد اللہ ہیں عبد المطلب کے پوتے راہب نے کہا خدا کی قسم یہی ہیں اس بیری کے سایہ میں حضرت علی علیہ السلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی آخر الزماں ہیں راہب کی یہ بات حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اثر کر گئی اور نبوت کا یقین آپ کے دل میں جم گیا اور آپ نے صحبت شریف کی ملازمت اختیار کی سفر و حضر آپ سے جدا نہ ہوتے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر پچاس سال کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور کو نبی نبوت و رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر ایمان لائے اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تیس سال کی تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی۔

عرض کی اے میرے بیسے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر



وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي

اور میرے ماں باپ پر کی وضاحت اور میں وہ کام کروں جو مجھے پسند آئے ۱۲۱ اور میرے لئے میری اولاد

ذُرِّيَّتِي لِأَنْ تَبْتَ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۱۲۲ أُولَٰئِكَ

میں صلاح رکھ ۱۲۲ میں تیری طرف رجوع لاؤں ۱۲۳ اور میں مسلمان ہوں ۱۲۴ یہ ہیں وہ

الَّذِينَ تَقْبَلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَتَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ

جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے ۱۲۵ اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے

فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۱۲۶ وَالَّذِي

جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا ۱۲۶ اور وہ جس

قَالَ لِوَالِدَيْهِ أَفْ لَكُمْ أَنْتَعِدَنِ نَبِيٍّ أَنْ أُخْرِجَ وَقَدْ خَلَّتِ الْقُرُونُ

نے اپنے ماں باپ سے کہا ۱۲۷ اُن تم سے دل یک گیا کیا مجھے وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ

مِنْ قَبْلِي ۱۲۸ وَهَبَا يَسْتَفِئِثَ اللَّهُ وَبِكَ آمَنْتُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ

مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں ۱۲۸ اور وہ دونوں ۱۲۹ اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ کا

حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۱۲۹ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

وعدہ سچا ہے ۱۳۰ تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں یہ وہ ہیں جن پر

حَقٌّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمِّ قَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ

بات ثابت ہو چکی ۱۳۱ ان گروہوں میں جو ان سے پہلے گزرے جن اور

الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۱۳۲ وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ مِّمَّا عَمِلُوا

آدمی بے شک وہ زیاں کار تھے اور ہر ایک کے لئے ۱۳۳ اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں ۱۳۴

وَلِيُؤْفِقَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۱۳۵ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ

اور تاکہ اللہ ان کے کام انہیں پورے بھر دے ۱۳۵ اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور جس دن کافر آگ پر

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰



۵۵ یعنی لذت و عیش جو تمہیں پانا تھا وہ سب دنیا میں تم نے ختم کر دیا اب تمہارے لئے آخرت میں کچھ بھی باقی نہ رہا اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ طیبات سے تو اے جسمانیہ اور جوانی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم نے اپنی جوانی اور اپنی قوتوں کو دنیا کے اندر کفر و معصیت میں خرچ کر دیا۔

۵۶ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبوی لذات اختیار کرنے پر کفار کو توبہ فرمائی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب نے لذات دنیویہ سے کنارہ کشی اختیار فرمائی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک حضور کے اہل بیت نے کبھی جوگی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولت سرائے اقدس میں آگ نہ جلتی تھی چند کھجوروں اورانی پر گزری جاتی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔

۵۷ حضرت ہود علیہ السلام۔ ۵۸ شکر سے اور احقاف ایک رگستانی وادی ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہتے تھے۔ ۵۹ وہ عذاب۔

۶۰ اس بات میں کہ عذاب آیا والا ۶۱ یعنی ہود علیہ السلام نے ۶۲ کہ عذاب کب آئے گا۔ ۶۳ جو عذاب میں جلدی کرتے ہو

اور عذاب کو جانتے نہیں ہو کہ کیا چیز ہے اور مدت دراز سے ان کی سرزمین میں بارش نہ ہوئی تھی اس کا لے بادل کو دیکھ کر خوش ہوئے ۶۵ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا۔

كُفِرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي

الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ۝۵۸ وَاذْكُرْ أَخَاعَادُ إِذْ

انذَرَقَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَّتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ

مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

عَظِيمٍ ۝۵۹ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَاكِفَكَ عَنْ إِبْهَتِنَا فَاِتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنَّا

كُنَّا مِنَ الصَّادِقِينَ ۝۶۰ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنِّي لَأُبَلِّغُكُمْ مَا

أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝۶۱ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا

مُسْتَقْبِلًا أَوْ دُبُرَهُمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُسْطَرِنًا بَلْ هُوَ مَا

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۶۲ تَدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ عَابَرٌ

كِيَوْمَ جُلِّدَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۶۳ تَدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ عَابَرٌ

كِيَوْمَ جُلِّدَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۶۴ تَدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ عَابَرٌ

كِيَوْمَ جُلِّدَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۶۵ تَدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ عَابَرٌ

كِيَوْمَ جُلِّدَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۶۶ تَدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ عَابَرٌ

كِيَوْمَ جُلِّدَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۶۷ تَدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ عَابَرٌ

كِيَوْمَ جُلِّدَ يَوْمَئِذٍ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۶۸ تَدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ عَابَرٌ



رَبِّهَا فَاصْبِرُوا لَا يُرَى إِلَّا مَسْكِنُهُمْ ۚ كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ

۷۲ سے ۷۳ صبح روئے کہ نظر نہ آئے تھے مگر ان کے سونے مکان ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں

الْمُجْرِمِينَ ۚ وَلَقَدْ مَكَّنَّهُمْ فِيْمَا إِنْ مَكَّنَّاكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا

مجرموں کو اور بیشک ہم نے انھیں وہ مقدور دیئے تھے جو تم کو نہ دیئے ۷۴ اور ان کے لئے کان

لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَبَا أَغْنَى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا

اور آنکھ اور دل بنائے ۷۵ تو ان کے کام کان اور آنکھیں

أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ

اور دل کچھ کام نہ آئے جبکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے

اللَّهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۚ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا

تھے اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور بیشک ہم نے ہلاک کر دیں

حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرَىٰ وَصَرَفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۚ فَلَوْلَا

۷۶ تمہارے آس پاس کی بستیوں سے اور طرح طرح کی نشانیاں لائے کہ وہ باز آئیں ۷۷ تو کیوں نہ

نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا إِلَهًا ۚ بَلْ ضَلُّوا

مدد کی انکی ۷۸ جن کو انھوں نے اللہ کے سوا قرب حاصل کرنے کو خدا ٹھہرا رکھا تھا ۷۹ بلکہ وہ ان سے

عَنْهُمْ وَذَلِكَ أَفْكَهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۚ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ

گم گئے ۸۰ اور یہ ان کا بہتان وافترا ہے ۸۱ اور جبکہ ہم نے تمہاری

نَفَرًا مِّنَ الْإِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا

طرف کتنے جن پھرے ۸۲ کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں ہلے خاموش

فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُّندِرِينَ ۚ قَالُوا يَاقَوْمُنَا إِنَّا

رہوے ۸۳ پھر جب پڑھنا ہو چکا اپنی قوم کی طرف ڈر سنا تے پلٹے ۸۴ ہلے اے ہماری قوم ہم نے

کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی قوم کی طرف پیام رساں بنایا بعض روایات میں آیا ہے کہ تو تھے علما و محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں اب ان جنوں کا حال ارشاد

ہوتا ہے کہ جب آپ بطن خدائیں مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ مکرمہ کو آتے ہوئے اپنے صحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اس وقت جن کے تاکہ ابھی طرح حضرت کی قرات سن لیں

۸۵ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لا کر حضور کے حکم سے اپنی قوم کی طرف ایمان کی دعوت دینے گئے اور انھیں ایمان نہ لانے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت سے ڈرایا۔

۷۲ چنانچہ اس آدمی کے عذاب نے ان کے مددوں عورتوں چھوٹوں بڑوں کو ہلاک کر دیا ان کے اموال آسمان وزمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے خیریں پارہ پارہ ہو گئیں

حضرت ہود علیہ السلام نے اپنے اور اپنے

اپنے اور ایمان لانے والوں کے گرد

ایک خط کھینچ دیا تھا ہوا جب اس

خط کے اندر آئی تو نہایت نرم پاکیزہ رحمت

انگیزہ سرد اور وہی ہوا قوم پر شدید سخت

مہلک اور یہ حضرت ہود علیہ السلام کا

ایک معجزہ عظیمہ تھا۔

۷۴ اے اہل مکہ وہ قوت و مال اور

طول عرصہ تم سے زیادہ تھے۔

۷۵ تاکہ دین کے کام میں لائیں

مگر انھوں نے سوائے دنیا کی طلب کے

ان تعداد نعمتوں سے دین کا کام ہی

نہیں لیا۔

۷۶ اے قریش۔

۷۷ مثل ثمود و عاد و قوم لوط کے

و اے کفر و طغیان سے لیکن وہ باز نہ

آئے تو ہم نے انھیں انکے کفر کے سبب

ہلاک کر دیا۔

۷۸ ان کفار کی ان بتوں نے

۷۹ اور جن کی نسبت یہ کہا کرتے تھے

کہ ان بتوں کے پوجنے سے اللہ کا قرب

حاصل ہوتا ہے۔

۸۰ اور نزول عذاب کے وقت کلام

نہ آئے۔

۸۱ کہ وہ بتوں کو معبود کہتے ہیں اور

بت پرستی کو قرب الہی کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں

۸۲ یعنی اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم اس وقت کو یاد کیجئے جب ہم نے

آپ کی طرف جنوں کی ایک جماعت کو بھیجا

اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے

حضرت امین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے فرمایا کہ سات جن تھے جنھیں رسول

کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی قوم کی طرف پیام رساں بنایا بعض روایات میں آیا ہے کہ تو تھے علما و محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں اب ان جنوں کا حال ارشاد

ہوتا ہے کہ جب آپ بطن خدائیں مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ مکرمہ کو آتے ہوئے اپنے صحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اس وقت جن کے تاکہ ابھی طرح حضرت کی قرات سن لیں

۸۵ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لا کر حضور کے حکم سے اپنی قوم کی طرف ایمان کی دعوت دینے گئے اور انھیں ایمان نہ لانے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت سے ڈرایا۔



سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

ایک کتاب سنی وہ کہ موسیٰ کے بعد اُناری گئی وہ ۵۰ اگلی کتابوں کی تصدیق فرمائی

يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ يَقَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ

حق اور سیدھی راہ دکھائی ۵۱ اے ہماری قوم اللہ کے

اللَّهُ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ

منادی ۵۲ کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے ۵۲ اور تمہیں دردناک عذاب سے

أَلِيمٍ ۝ وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَ

بجائے اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں ۵۳ اور

لَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ أَوَلَمْ

اللہ کے سامنے اسکا کوئی مددگار نہیں ۵۴ وہ ۵۵ کھلی گمراہی میں ہیں کیا انہوں

يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْزِ بِخَلْقِهِنَّ

نہ ۵۶ نہ جانتا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں

يُقَدِّرُ عَلَى أَنْ يُمْحِيَ الْمَوْتَىٰ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

نہ تھا قادر ہے کہ مَرْدے جلائے کیوں نہیں بیشک وہ سب کچھ کر سکتا ہے

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ ۝

اور جس دن کافراگ پر پیش کئے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا کیا یہ حق نہیں

قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝

کہیں گے کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم فرمایا جائیگا تو عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا ۵۷

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعِزِّ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۝

تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا ۵۸ اور اُن کے لئے جلدی نہ کرو ۵۹

۵۰ عطار نے کہا چونکہ وہ جن دین یہودیت پر تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لیا بعض مفسرین نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لینے کا باعث یہ ہے کہ اس میں صرف مواعظ ہیں احکام بہت ہی کم ہیں۔  
۵۱ سید عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
۵۲ جو اسلام سے پہلے ہوئے اور جن میں حتی العباد نہیں۔  
۵۳ اللہ تعالیٰ سے کہیں بھاگ نہیں سکتا اور اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔  
۵۴ جو اسے عذاب سے بچا سکتے  
۵۵ جو اللہ تعالیٰ کے منادی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات نہ مانیں۔  
۵۶ یعنی منکرین بعثت نے۔  
۵۷ جس کے تم دنیا میں مرکب ہوئے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے۔  
۵۸ اپنی قوم کی انداز پر۔  
۵۹ عذاب طلب کرنے میں کیونکہ عذاب ان پر ضرور نازل ہونے والا ہے۔



۹۰ عذابِ آخرت کو ۹۱ تو اسکی درازی اور دوام کے سامنے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو بہت قلیل سمجھیں گے اور خیال کریں گے کہ ۹۲ یعنی یہ قرآن اور وہ ہدایت و مینات جو ہمیں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے۔  
۹۳ جو ایمان و طاعت سے خارج ہیں

۲۵  
محرم ۱۲۷۶

633

۱۲۱

كَانَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَمَا يُوعَدُونَ ۖ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ

گویا وہ جس دن دیکھیں گے وہ جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے ۹۰ دنیا میں نہ بٹھڑے تھے گردن کی ایک گھڑی بھر یہ پہنچا تاہر

بَلْعًا فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٢٤﴾

۹۲۔ تو کون ہلاک کئے جائیں گے مگر بے حکم لوگ ۹۳۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَثَلَاثُونَ آيَةً كُنَّا

سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے اس میں اقرآن میں ہیں اور چار رکوع ہیں

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ①

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ۲۔ اللہ نے ان کے عمل برباد کئے ۳۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ

اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا وہ اور ہی

الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ لَكَفَرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بِاللَّهِمْ ۖ ذَٰلِكَ

اُن کے رب کے پاس سے حتیٰ ہے اللہ نے اُنکی بُرائیاں اُتار دیں اور اُنکی حالتیں سنوار دیں وہ یہ اسلئے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبِعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا

کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی جو

الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ فَاذْكُرْتُمْ

ان کے رب کی طرف سے ہے وہ اللہ لوگوں سے ان کے احوال یوں ہی بیان فرما ہے کہ لوجب کا دلوں

الَّذِينَ كَفَرُوا فَضْرُ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا اُخْتُبُوهُمْ فَشُدَّوْا

سے تمہارا سامنا ہو گا تو کر دیں مارنا ہے وہ یہاں تک کہ جب انھیں خوب کھل کر لو وہاں تو مضبوط

الْوَتَاقَ لِأَمَّا مَا بَعْدُ وَمَا فِدَاءٌ حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا

بادلو جہاں سے بچ چاہے احسان لڑے چور دو چاہے مدیہ کو قاتل یہاں تک کہ رانی اپنا بوجھ رکھ دے فلا

عند المتقدمين ١٢

وَسُورَةُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم)

مذمت ہے اس میں چار رکوع اور اڑتیس



۱۳ بغیر قتال کے انھیں زمین میں دھنسا کر یا ان پر پتھر برسا کر یا اور کسی طرح ۱۴ تمہیں قتال کا حکم دیا ۱۵ قتال میں تاکہ مسلمان مقتول ثواب پائیں اور کافر عذاب

۱۶ ان کے اعمال کا ثواب پورا پورا دے گا شان نزول یہ آیت روزِ اُحد نازل ہوئی جبکہ مسلمان زیادہ مقتول و مجروح ہوئے۔

۱۷ درجاتِ عالیات کی طرف۔ ۱۸ وہ منازلِ جنت میں نو وارد نا آشنا کی طرح نہ پہنچیں گے جو کسی مقام پر جاتا ہے تو اس کو ہر چیز کے دریافت کرنے کی حاجت پیش ہوتی ہے بلکہ وہ واقف کارانہ داخل ہونے اپنے منازل اور مسکن پہچانتے ہوئے اپنی زوجہ اور خدام کو جاتے ہوئے ہر چیز کا موقع ان کے علم میں ہو گا گویا کہ وہ ہمیشہ سے یہیں کے رہنے بسنے والے ہیں۔

۱۹ تمہارے دشمن کے مقابل۔ ۲۰ معرکہ جنگ میں اور حجت اسلام پر اور پل صراط پر۔

۲۱ یعنی قرآن پاک اس لئے کہ اس میں شہوات و لذات کے ترک اور طاعات و عبادات میں مشقتیں اٹھانے کے احکام ہیں جو نفس پر شاق ہوتے ہیں۔

۲۲ یعنی پچھلی امتوں تک۔ ۲۳ کہ انھیں اور ان کی اولاد اور ان کے اموال کو سب کو ہلاک کر دیا۔

۲۴ یعنی اگر یہ کافر سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں تو ان کے لئے پتھر جیسی بہت سی تباہیاں ہیں۔

۲۵ یعنی مسلمانوں کا منصوبہ ہونا اور کافروں کا مہمور ہونا۔

وَقَدْ بَيَّنَّا فِي هَذِهِ آيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

خمر ۲۶

۷۳۴

محمد ۴

ذٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَانتَصَرْتُمْ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوْا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۝۱۳

بات یہ ہے اور اللہ چاہتا تو آپ ہی ان سے بدل لیتا ۱۳ مگر اس لئے ۱۴ کہ تم میں ایک کو دوسرے سے

بَعْضُ ۝۱۴ وَالَّذِيْنَ قَاتَلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالُهُمْ ۝۱۵

جا بچے ۱۵ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا ۱۶

سَيَهْدِيْهُمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۱۶ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَفَهَا هُمْ ۝۱۷

جلد انھیں راہ دے گا ۱۶ اور ان کا کام بنا دیگا اور انھیں جنت میں لے جائیگا انھیں اسکی پہچان کرادی ہو ۱۷

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنَصَرُوْا لِلّٰهِ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۱۸

اے ایمان والو اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا ۱۸ اور تمہارے قدم جمادے گا ۱۹

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعَسَّ اَلَهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۱۹ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا

اور جنہوں نے کفر کیا تو ان پر تباہی پڑے اور اللہ انکے اعمال برباد کرے یہ اس لئے کہ انھیں ناگوار ہوا

مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاحْبَطُْ اَعْمَالَهُمْ ۝۲۰ اَفَلَمْ يَسِيرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

جو اللہ نے اتارا ۲۰ تو اللہ نے انکا کیا دھرا کرت کیا تو کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کر دیکھتے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۝۲۱ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِيْنَ

ان سے اگلوں کا ۲۱ کیسا انجام ہوا اللہ نے ان پر تباہی ڈالی ۲۲ اور ان کافروں کیلئے

اَمْثَالُهَا ۝۲۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكَافِرِيْنَ

بھی ایسی کتنی ہی ہیں ۲۳ یہ ۲۴ اس لئے کہ مسلمانوں کا مولیٰ اللہ ہے اور کافروں کا

لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝۲۳ اِنَّ اللّٰهَ يَدْخُلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کوئی مولیٰ نہیں بیشک اللہ داخل فرمائے گا انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

جَنَّتْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ۝۲۴ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ

باغوں میں جن کے نیچے نہریں رواں اور کافروں پر تہے ہیں اور

۱۵



۲۶ دنیا میں چند روز غفلت کے ساتھ اپنے انجام و مال کو فراموش کئے ہوئے ۲۷ اور انھیں تیز ہو کہ اس کھانے کے بعد وہ ذبح کئے جائیں گے یہی حال کفار کا ہے جو غفلت کے ساتھ دنیا طلبی میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے ۲۸ یعنی مکہ مکرمہ والوں سے ۲۹ جو عذاب و ہلاک سے بچا سکے شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور غار کی طرف تشریف لے چلے تو مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ کے شہروں میں تو اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شہروں میں تو مجھے بہت پیارا ہے اگر مشرکین مجھے نہ نکالتے تو میں تجھ سے نہ نکلتا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

۳۰ اور وہ مومنین ہیں کہ وہ قرآن مجید اور معجزات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برہان قوی سے اپنے دین پر یقین کامل اور جزم صادق رکھتے ہیں۔

۳۱ اُس کافر مشرک۔

۳۲ اور انھوں نے کفر و بت پرستی اختیار کی ہرگز وہ مومن اور یہ کافر ایک سے نہیں ہو سکتے اور ان دونوں میں کچھ بھی نسبت نہیں ۳۳ یعنی ایسا لطیف کہ نہ مٹے نہ اس کی بول بولے نہ اس کے ذائقے میں فرق آئے۔

۳۴ بخلاف دنیا کے دودھ کے کہ خراب ہو جاتے ہیں۔

۳۵ خاص لذت ہی لذت نہ دنیا کی شرابوں کی طرح اس کا ذائقہ خراب نہ اس میں میل کچیل نہ خراب چیزوں کی آمیزش نہ وہ مٹ کر رہی نہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو نہ سر جھکے نہ خمار آئے نہ دوسرے پیدا ہو یہ سب آفتیں دنیا ہی کی شراب میں ہیں وہاں کی شراب ان سب عیوب سے پاک نہایت لذت منہج خوشگوار ۳۶ پیدا اُنش میں یعنی صاف ہی پیدا کیا گیا دنیا کے شہد کی طرح نہیں جو کچھ کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اس میں موم وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے ۳۷ کہ وہ رب ان پر احسان فرماتا ہے اور ان سے راضی ہے اور ان پر سے تمام تکلیفی احکام اٹھالے گئے ہیں جو چاہیں کھائیں جتنا چاہیں کھائیں نہ حساب نہ عقاب ۳۸ کفار ۳۹ خطبہ وغیرہ میں نہایت بے اتفاقی کے ساتھ ۴۰ یہ منافق لوگ تو ۴۱ یعنی علماء صحابہ سے مثل ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سحر کی کے طور پر ۴۲ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ان منافقوں کے حق میں فرماتا ہے ۴۳ یعنی جب انھوں نے حق کا اتباع ترک کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو مردہ کر دیا۔ ۴۴ اور انھوں نے نفاق اختیار کیا۔

يَا كُلُّونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ

اور کھاتے ہیں ۲۶ جیسے چوپائے کھاتے ہیں ۲۷ اور آگ میں ان کا ٹھکانا ہے اور کتنے ہی شہر کہ اس شہر سے

هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكَنَّاهُمْ فَلَا نَاصِرَ

۲۸ قوت میں زیادہ تھی جس نے تمہیں تمہارے شہر سے باہر کیا ہم نے انھیں ہلاک فرمایا تو ان کا کوئی مددگار

لَهُمْ ۝ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيْتَةٍ مِّنْ رَبِّهِ كَمَنْ زَيْنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ

نہیں ۲۹ تو کیا جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوتا اُس جیسا ہو گا جسکے برے عمل اُسے بھلے

وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ

دکھائے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے ۳۰ احوال اس جنت کا جس کو وعدہ پر ہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی

مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ

کی نہیں ہیں جو کبھی نہ بگڑے ۳۱ اور ایسے دودھ کی نہیں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا ۳۲ اور ایسی شراب کی

خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ۚ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا

نہیں ہیں جسکے پینے میں لذت ہو ۳۳ اور ایسی شہد کی نہیں ہیں جو صاف کیا گیا ۳۴ اور ان کے لئے اسمیں

مِّنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَبِّهِمْ ۚ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ

ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت ۳۵ کیا ایسے جہنم والے انکی برابر ہو جائیں گے انھیں

وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ

ہمیشہ آگ میں رہنا اور انھیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرے اور ان میں سے بعض تمہارے ارشاد سنتے ہیں

حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ أَنْفَا

۳۶ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکلا جائے پاس سے نکلا جائے ۳۷ علم والوں سے کہتے ہیں ۳۸ ابھی انھوں نے کیا فرمایا ۳۹

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ

یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ۴۰ اور اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے ۴۱ اور جنہوں نے

کی شراب میں ہیں وہاں کی شراب ان سب عیوب سے پاک نہایت لذت منہج خوشگوار ۴۲ پیدا اُنش میں یعنی صاف ہی پیدا کیا گیا دنیا کے شہد کی طرح نہیں جو کچھ کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اس میں موم وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے ۴۳ کہ وہ رب ان پر احسان فرماتا ہے اور ان سے راضی ہے اور ان پر سے تمام تکلیفی احکام اٹھالے گئے ہیں جو چاہیں کھائیں جتنا چاہیں کھائیں نہ حساب نہ عقاب ۴۴ کفار ۴۵ خطبہ وغیرہ میں نہایت بے اتفاقی کے ساتھ ۴۶ یہ منافق لوگ تو ۴۷ یعنی علماء صحابہ سے مثل ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سحر کی کے طور پر ۴۸ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ان منافقوں کے حق میں فرماتا ہے ۴۹ یعنی جب انھوں نے حق کا اتباع ترک کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو مردہ کر دیا۔ ۵۰ اور انھوں نے نفاق اختیار کیا۔



۴۵ یعنی وہ اہل ایمان جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام غور سے سنا اور اس سے نفع اٹھایا ۴۶ یعنی بصیرت و علم و شرح صدر ۴۷ یعنی بڑھ گانا کی توفیق دی اور اس پر مدد فرمائی یا یہ معنی ہیں کہ انھیں پرہیزگاری کی جزا دی اور اس کا ثواب عطا فرمایا ۴۸ کفار و منافقین۔

۴۹ جن میں سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ اور قمر کا شق ہونا ہے۔

۵۰ یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لئے مغفرت طلب فرمائیں اور آپ شفیع مقبول الشفاعۃ ہیں اس کے بعد مومنین و غیر مومنین سب سے عام خطاب ہے۔

۵۱ اپنے اشغال میں اور محاش کے کاموں میں۔

۵۲ یعنی وہ تمہارے تمام حوال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں۔

۵۳ شان نزول مومنین کو جہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ کا بہت ہی شوق تھا وہ کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اُترتی جس میں جہاد کا حکم ہو تاکہ ہم جہاد کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۵۴ جس میں صاف غیر محتمل بیان ہوا اور اس کا کوئی حکم منسوخ ہوتے والا نہ ہو۔

۵۵ یعنی منافقین کو۔

۵۶ پریشان ہو کر۔

۵۷ اللہ تعالیٰ اور رسول کی۔

۵۸ اور جہاد فرض کر دیا گیا۔

۵۹ ایمان و طاعت پر قائم رہ کر ۶۰ رشتوں کو ظلم کرو آپس میں لڑو ایک دوسرے کو قتل کرو ۶۱ مفسد ۶۲ کہ راہ حق نہیں دیکھتے۔

۴۵ یعنی وہ اہل ایمان جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام غور سے سنا اور اس سے نفع اٹھایا ۴۶ یعنی بصیرت و علم و شرح صدر ۴۷ یعنی بڑھ گانا

اِهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَاتَّهُمُ تَقْوَاهُمْ ۝ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا

راہ بائی ۴۵ اللہ نے انکی ہدایت فرمادی اور زیادہ فرمائی اور انکی پرہیزگاری انھیں عطا فرمائی ۴۶ تو کا ہے کے انتظار میں ہیں ۴۷ مگر

السَّاعَةِ أَنْ تَكَلِّمَهُمُ بَعْتَجَ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَهُمُ

قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے کہ اسکی علامتیں تو آہی چکی ہیں ۴۸ پھر جب وہ آجائیں تو کہاں وہ اور کہاں

ذَكَرَهُمْ ۝ فَاَعْلَمُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرُوا لِدُنْيَاكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ

ان کا سمجھنا تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ ط وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثُوكُمْ ۝ وَيَقُولُ الَّذِينَ

اور غور تو نہ گناہوں کی معافی مانگو ۵ اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا ۵ اور انکو تمہارا آرام لینا ۵ اور مسلمان کہتے ہیں

أَمِنُوا لَوْ لَا نُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَتُحْكَمُ ۝ وَذَكَرَ فِيهَا

کوئی سورت کیوں نہ اُتاری گئی ۵۳ پھر جب کوئی پختہ سورت اُتاری گئی ۵۴ اور اس میں جہاد کا حکم فرمایا

الْقِتَالُ ۝ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ

گیا تو تم دیکھو گے انھیں جن کے دلوں میں بیماری ہے ۵۵ کہ تمہاری طرف ۵۶ اسکا دیکھنا دیکھتے

الْبَغْشِ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَأُولَئِي لَهُمْ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَعْرُوفٌ ۝

ہیں جس پر مردنی چھائی ہو تو ان کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرمانبرداری کرتے ۵۷ اور اچھی بات کہتے

فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

پھر جب حکم ناطق ہو چکا ۵۸ تو اگر اللہ سے سچے رہتے ۵۹ تو ان کا بھلا تھا تو کیا تمہارے یہ لہجہ نظر

إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَئِكَ

آتے ہیں کہ اگر تمھیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ ۶۰ اور اپنے رشتے کاٹ دو ۶۱ یہ ہیں وہ

الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ ۝ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ

۶۱ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انھیں حق سے بہرہ کر دیا اور انکی آنکھیں پھوڑ دیں ۶۲ تو کیا وہ متراں کو



۶۳ جو حق کو پہچانیں ۶۴ کفر کے کہ حق کی بات ان میں پہنچنے ہی نہیں پاتی ۶۵ نفاق سے ۶۶ اور طریق ہدایت واضح ہو چکا تھا قتاوہ نے کہا کہ یہ کفار

اہل کتاب کا حال ہے جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچانا اور آپ کی نعمت و صفات اپنی کتاب میں دیکھی پھر باوجود جاننے پہچاننے کے کفر اختیار کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ضماک و سدی کا قول ہے کہ اس سے منافع مراد ہیں جو ایمان لا کر کفر کی طرف پھر گئے۔

۶۷ اور برائیوں کو ان کی نظر میں ایسا مزین کیا کہ انہیں اچھا سمجھے۔ ۶۸ کہ ابھی بہت عمر بڑی ہے خوب دنیا کے فرے اٹھا لو اور ان پر شیطان کا فریب چل گیا۔ ۶۹ یعنی اہل کتاب یا منافقین نے پوشیدہ طور پر

۷۰ یعنی مشرکین سے۔ ۷۱ قرآن اور احکام دین۔ ۷۲ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت اور حضور کے خلاف ان کے دشمنوں کی امداد کرنے میں اور لوگوں کو جہاد سے روکنے میں۔ ۷۳ لوہے کے گزروں سے۔

۷۴ اور وہ بات رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں جہاد کو جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ بات تورات کے ان مضامین کا چھپانا ہے جن میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے۔

۷۵ ایمان اطاعت اور مسلمانوں کی مدد اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا ۷۶ نفاق کی ۷۷ یعنی انکی وہ عداوتیں جو وہ مومنین کے ساتھ رکھتے ہیں۔ ۷۸ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی منافق مخفی نہ رہا آپ سب کو انکی صورت سے پہچانتے تھے۔ ۷۹ اور وہ اپنے ضمیر کا حال ان سے چھپا نہ سکیں گے چنانچہ اسکے بعد جو منافق لب ہلانا تھا حضور اسکے نفاق کو انکی بات سے اور اسکے فحوائے کلام سے پہچان لیتے تھے فائدہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہت وجہ علم عطا فرمائی انہیں سے صورت سے پہچانا بھی ہوا اور بات سے پہچانا بھی ۸۰ یعنی اپنے بندوں کے تمام اعمال ہر ایک کو اسکے لائق جزا دیا ۸۱ آزمائش میں ڈالیں گے ۸۲ یعنی ظاہر فرمادیں ۸۳ تاکہ ظاہر ہو جائے کہ طاعت و اخلاص کے نعرے میں تم میں سے کون اچھا ہے ۸۴ اس کے بندوں کو۔

الْقُرْآنَ أَمَرَ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۚ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ

سوچتے نہیں ۶۳ یا بعضے دلوں پر انکے قفل لگے ہیں ۶۴ بیشک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے ۶۵

مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ۚ

بعد اس کے کہ ہدایت ان پر کھل چکی تھی ۶۶ شیطان نے انہیں فریب دیا ۶۷ اور انہیں نیامیں متوڑنے

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَطِيْعُكُمْ فِي بَعْضِ

کی امید لائی ۶۸ یہ اسلئے کہ انہوں نے ۶۹ کہا ان لوگوں سے وہ جنہیں اللہ کا انار ہوا ۷۰ ناگوار کر دیا کہ کام میں ہم تمہاری

الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَسْرَارَهُمْ ۚ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يُضْربُونَ

ماتیں گے ۷۱ اور اللہ ان کی چھپی ہوئی جانتا ہے تو کیسا ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کر لیں گے انکے منہ

وَجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اتَّبَعُوا مَا اسْتَحْطَ اللَّهُ وَكَرِهُوا

اور انکی پیٹھیں مارتے ہوئے ۷۲ یہ اسلئے کہ وہ ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے ۷۳ اور اس کی

رِضْوَانَهُ فَاحْبُطْ أَعْمَالَهُمْ ۚ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

خوشی ۷۴ انہیں گوارا نہ ہوئی تو اس نے ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔ کیا جن کے دلوں میں بیماری ہے ۷۵ اس

أَن لَّنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۚ وَلَوْ نَشَاءُ لَارْيَيْنَاكُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ

گھمنڈ میں ہیں کہ اللہ انکے چھپے ہوئے مظاہر نہ فرمایا ۷۶ اور اگر تم چاہیں تو ہمیں انکو دکھا دیں کہ تم انکی صورت سے پہچان لو

بِسِيمَتِهِمْ وَلَتَعْرِفْتَهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۚ

۷۷ اور ضرور تم انہیں بات کے اسلوب میں پہچان لو گے ۷۸ اور اللہ تمہارے عمل جانتا ہے ۷۹

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجْهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ ۚ وَنَبْلُوَنَّكُمْ

اور ضرور ہم تمہیں جانچیں گے ۸۰ یہاں تک کہ دیکھ لیں ۸۱ تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہاری خبریں آزمائیں ۸۲

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ

بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا ۸۳ اور اللہ کی راہ سے ۸۴ روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ہدایت



۹۵ اور وہ صدقہ وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہ پائیں گے کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کیلئے نہ ہوا اس کا ثواب ہی کیا شان نزول جنگ بدر کیلئے جب قریش نکلے تو وہ سال قحط کا تھا لشکر کا کھانا تو قریش کے دو ہفتہوں نے نوبت نبوت اپنے ذمہ لے لیا تھا کہ کرمہ سے ٹھکڑے پہلا کھانا ابو جہل کی طرف سے تھا جس کے لئے اس نے دس ونٹ ذبح کئے تھے پھر صفوان نے مقام سفان میں نوونٹ پھر ہبل نے مقام قدیم میں دس یہاں سے وہ لوگ سمندر کی طرف پھر گئے اور رستم ہو گیا ایک دن پھرے ہاں شیبہ کی طرف سے کھانا ہوا نوونٹ ذبح ہوئے پھر مقام ابواس میں پہونچے ہاں مقبصہ جی نے نوونٹ ذبح کئے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے بھی دعوت ہوئی اس وقت تک آپ شرف باسلام نہ ہوئے تھے آپ کی طرف سے دس ونٹ ذبح کئے گئے پھر عمارت کی طرف سے نوونٹ ابوجہتر کی طرف سے بدر کے چٹھے پر دس ونٹ ان کھانا دینے والوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۹۶ یعنی ایمان و طاعت پر قائم رہو۔  
 ۹۷ ریا یا نفاق سے شان نزول بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جیسے شرک کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں اسی طرح ایمان کی برکت سے کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا انکے حق میں یہ آیت نازل فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ مومن کے لئے اطاعت خدا و رسول ضروری ہے گناہوں کو بچنا لازم ہے مسئلہ اس آیت میں عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو نماز یا روزہ یا اور کوئی لازم ہے کہ اس کو باطل نہ کرے۔  
 ۹۸ شان نزول یہ آیت اہل قبیہ کے حق میں نازل ہوئی قبیہ بدر میں ایک کنول جسے حسین مقتول کفار نے لے گئے تھے ابو جہل اور اسکے ساتھی اور حکم آیت کا ہر کافر کیلئے عام ہے جو کفر پر راہ ابو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہ فرمائے گا اسکے بعد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے اور حکم میں تمام مسلمان شامل ہیں۔  
 ۹۹ یعنی دشمن کے مقابل میں کمزوری دکھاؤ۔  
 ۱۰۰ کفار کو قہر طبعی میں ہو کہ اس آیت کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا کہ یہ آیت دُرِّ جَحْش کی ناسخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے صلح کی طرف مائل ہونے کو منع فرمایا جبکہ صلح کی حاجت نہ ہو اور بعض علماء نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور آیت دُرِّ جَحْش اس کی ناسخ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حکم ہے اور دونوں آیتیں دو مختلف وقتوں اور مختلف حالتوں میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ آیت دُرِّ جَحْش کا حکم ایک معین قوم کے ساتھ خاص ہے اور یہ آیت عام ہے کہ کفار کے ساتھ معاہدہ جائز نہیں مگر عند الضرورت جبکہ مسلمان ضعیف ہوں اور مقابلہ نہ کر سکیں ۹۱ تمہیں اعمال کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا ۹۲ نہایت جلد گزرنے والی اور اس میں مشغول ہونا کچھ بھی نافع نہیں۔ ۹۳ ہاں راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دے گا تاکہ تمہیں اس کا ثواب ملے ۹۴ یعنی اموال کو ۹۵ جہاں خرچ کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے ۹۶ صدقہ دینے اور فرض ادا کرنے میں ۹۷ تمہارے صدقات اور طاعات سے ۹۸ اس کے فضل و رحمت کے ۹۹ اس کی اور اس کے رسول کی طاعت سے ۱۰۰ بلکہ نہایت مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔

۹۵ ان پر ظاہر ہو چکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ ان کا کھانا کھاکرتا ہوگا  
 ۹۶ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ  
 ۹۷ اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو ۹۸ اور اپنے عمل باطل نہ کرو ۹۹ اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ بَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ  
 ۱۰۰ بے شک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کافر ہی مر گئے  
 ۱۰۱ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ ۚ وَانْتُمْ الْأَعْلَوْنَ  
 ۱۰۲ تو اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا ۱۰۳ تو تم سستی نہ کرو ۱۰۴ اور آپ صلح کی طرف نہ بلاؤ ۱۰۵ اور تم ہی غالب آؤ گے  
 ۱۰۶ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتْرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۚ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُوَ  
 ۱۰۷ اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تین نقصان نہ دے گا ۱۰۸ دنیا کی زندگی تو ہی کھیل کود ہے ۱۰۹  
 ۱۱۰ وَاِنْ تُوْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْئَلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ  
 ۱۱۱ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو وہ تم کو تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال مانگے گا ۱۱۲  
 ۱۱۳ اِنْ يَسْئَلْكُمْوْهَا فَيَحْضِكُمْ تَبَخَّلُوْا وَيُخْرِجْ اَصْغَانَكُمْ ۚ هَا نَتْمُ  
 ۱۱۴ اگر انہیں ۱۱۵ تم سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تم بخل کرو گے وہ بخل تمہارے لوں کے میل ظاہر کر دے گا ہاں ہاں یہ جو  
 ۱۱۶ هٰؤُلَاءِ تَدْعُوْنَ لِيَتَنَفَّقُوْا فِي سَبِيْلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخُلُ وَاِنْ  
 ۱۱۷ تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو ۱۱۸ تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور  
 ۱۱۹ مَنْ يَبْخُلْ فَاِنَّمَا يَبْخُلْ عَنْ نَفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ ۚ وَانْتُمْ الْفُقَرَاءُ  
 ۱۲۰ جو بخل کرے ۱۲۱ وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے ۱۲۲ اور تم سب محتاج ۱۲۳  
 ۱۲۴ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ  
 ۱۲۵ اور اگر تم منہ پھیرو ۱۲۶ تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا ۱۲۷ پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ۱۲۸

میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ آیت دُرِّ جَحْش کا حکم ایک معین قوم کے ساتھ خاص ہے اور یہ آیت عام ہے کہ کفار کے ساتھ معاہدہ جائز نہیں مگر عند الضرورت جبکہ مسلمان ضعیف ہوں اور مقابلہ نہ کر سکیں ۹۱ تمہیں اعمال کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا ۹۲ نہایت جلد گزرنے والی اور اس میں مشغول ہونا کچھ بھی نافع نہیں۔ ۹۳ ہاں راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دے گا تاکہ تمہیں اس کا ثواب ملے ۹۴ یعنی اموال کو ۹۵ جہاں خرچ کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے ۹۶ صدقہ دینے اور فرض ادا کرنے میں ۹۷ تمہارے صدقات اور طاعات سے ۹۸ اس کے فضل و رحمت کے ۹۹ اس کی اور اس کے رسول کی طاعت سے ۱۰۰ بلکہ نہایت مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔







اطمینان نفس حاصل ہو۔ وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان وزمین کے لشکروں سے یا تو آسمان اور زمین کے فرشتے مداخلت یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات۔ اس نے مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدہ فتح و نصرت اس لئے فرمایا کہ وہ اپنے رسول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد فرمائے گا۔

الفتح ۴۸

۴۴۰

خمسہ ۲۰

جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۱۰ وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ

تیار فرمایا اور وہ کیا ہی بُرا انجام ہے اور اللہ ہی کی ملک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ عز و عزیزاً حکیمًا ۱۱ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَٰهِدًا وَّ مُّبَشِّرًا وَّ نَذِيرًا ۱۲

غزت و حکمت والا ہے بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر ۱۲ اور خوشی اور ڈر سناتا ۱۳ لَتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّا

تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی اَصِيْلًا ۱۴ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

پاکی ہو ۱۴ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ۱۵ اِنَّ الَّذِيْنَ يَبَايِعُوكَ اِنَّمَا يَبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰٓى بِمَا

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا ۱۵ اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے عہد عَلَیْهِ اللّٰهُ فَسِيُوْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۱۶ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلْفُوْنَ

اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا ۱۶ اب تم سے کہیں گے جو گنوار مِّنَ الْاَعْرَابِ شَغَلْتُمْ اَمْوَالَنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُوْلُوْنَ

پیچھے رہ گئے تھے ۱۷ کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھروالوں نے جانے سے مشغول رکھا ۱۸ اِنْفِرُوا مِنْ حَتّٰى يَخْرُجَ اِلَيْكُمْ رَاٰی سَنِيْرَهُمْ فَاَلَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ قُلُوبٌ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ۱۹ تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کس تمہارا کچھ اختیار ہے شَيْءًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا

اگر وہ تمہارا اثر چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں تَعْمَلُوْنَ خَيْرًا ۲۰ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

کی خیر ہے بلکہ تم تو سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز گھروں کو

۱۰ عذاب و ہلاک کی

۱۱ اپنی امت کے اعمال و احوال کا تاکر روز قیامت انکی گواہی دو

۱۲ یعنی مومنین مقررین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذاب و نزع کا ڈر سناتا

۱۳ صبح کی تسبیح میں نماز فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں اُٹھیں

۱۴ مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی

۱۵ کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

۱۶ جن سے انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا

۱۷ اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا

۱۸ یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی کے وقت

۱۹ قبیلہ غفار و منہ و جہینہ و اشجع و اسلم کے جبکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ بریت عمرہ کے کمزور کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے کانٹوں والے اور اہل بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رُکے

۲۰ باوجود کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قبائیل ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر

تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جان باریا اور وہ کام کا حیلہ کر کے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بکرنے آئیں گے سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے اب جبکہ مداحی سے معاملہ ان کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انھیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہو گا اور معذرت کریں گے ۲۱ کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور ان کا کوئی خبر گیران نہ تھا اس لیے ہم قاصر رہے ۲۲ اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب فرماتا ہے ۲۳ یعنی وہ اعتذار و طلب استغفار میں جھوٹے ہیں



۲۴ دشمن ان سب کا ہنس خاتمہ کر دیں گے ۲۵ کفر و فساد کے غلبہ کا اور وعدہ آہی کے پورا نہ ہونے کا ۲۶ عذاب آہی کے مستحق ۲۷ اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے۔

۲۸ یہ سب اس کی مشیت و حکمت پر ہے۔

۲۹ جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے اے ایمان والو۔

۳۰ خیر کی اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فتح خیر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہوئے والوں کیلئے مخصوص کر دی گئیں جب مسلمانوں کو خیر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں کو لالچ آیا اور انھوں نے بطع غیبت کہا

۳۱ یعنی ہم بھی خیر کو تمھارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۳۲ یعنی اللہ کا وعدہ جو اہل حدیبیہ کے لئے فرمایا تھا کہ خیر کی غنیمت خاص انکے لئے ہے۔

۳۳ یعنی ہمارے مینہ آنے سے پہلے ۳۴ اور یہ گوارا نہیں کرتے کہ تم تمھارے ساتھ غنیمتیں پاؤ گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۳۵ دین کی۔

۳۶ یعنی محض دنیا کی حتیٰ کہ انکار زبانی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور امور آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے (جل)

۳۷ جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جنکے نائب ہوئے کی امید کی جاتی ہے بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ اور سخت ہیں انھیں

۳۸ اس قوم سے بنی حنیفہ بامہ کے رہنے والے جو سید کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ کیلئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی ۳۹ مسئلہ یہ آیت شریفین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر حجت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا تھا حدیبیہ کے موقع پر۔

۴۰ اس قوم سے بنی حنیفہ بامہ کے رہنے والے جو سید کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ کیلئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی ۴۱ مسئلہ یہ آیت شریفین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر حجت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا تھا حدیبیہ کے موقع پر۔

۴۲ اس قوم سے بنی حنیفہ بامہ کے رہنے والے جو سید کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ کیلئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی ۴۳ مسئلہ یہ آیت شریفین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر حجت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا تھا حدیبیہ کے موقع پر۔

۴۴ اس قوم سے بنی حنیفہ بامہ کے رہنے والے جو سید کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ کیلئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی ۴۵ مسئلہ یہ آیت شریفین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر حجت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا تھا حدیبیہ کے موقع پر۔

۴۶ اس قوم سے بنی حنیفہ بامہ کے رہنے والے جو سید کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہل فارس و روم ہیں جن سے جنگ کیلئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی ۴۷ مسئلہ یہ آیت شریفین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحت خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر حجت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا تھا حدیبیہ کے موقع پر۔

إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا سَوِيًّا وَرَأَيْتُمْ بِرَأْسِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ

۲۴ اور اسی کو اپنے دلوں میں بھلا سمجھ ہوئے تھے اور تم نے بُرا گمان کیا ۲۵

وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۝ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ يُغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ ۚ

اور تم ہلاک ہوئی لوگ تھے ۲۶ اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر ۲۷ بیشک ہم نے کافروں کیلئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کے لئے ہر آسمانوں اور زمین کی سلطنت جسے چاہے بخشے

وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ سَيَقُولُ الْكَافِرُونَ

۲۸ اور جسے چاہے عذاب کرے ۲۹ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اب کہیں گے یہ سمجھے بیٹھ رہنے والے

إِذَا أُنطِلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَٰرِمٍ لِّتَأْخُذُوا حَٰزِمًا فَرُّوْا نَتَّبِعْكُمْ يَرِيدُونَ ۚ

۳۰ جب تم غنیمتیں لینے چلو ۳۱ تو ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو ۳۲ وہ چاہتے ہیں

أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُونَا كَذٰلِكَ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۚ

اللہ کا کلام بدل دیں ۳۳ تم فرماؤ ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ اللہ نے پہلے سے یونہی فرمادیا ہے

فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُ عَلَيْنَا يَا لَيْفَقَهُونَ ۚ الْآفِلِيلَا ۝

۳۴ تو اب کہیں گے بلکہ تم ہم سے جلتے ہو ۳۵ بلکہ وہ بات نہ سمجھتے تھے ۳۶ مگر تھوڑی دیر

قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِيٰ بَأْسٍ



۱۴ جہاد کے رہ جانے میں شانِ نزع و فراق کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ ایچ و جیاب غارتھے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارا کیا حال ہوگا اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی ۱۵ کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا ان لوگوں کے لئے جائز ہے کیونکہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنا کی طاقت رکھتے ہیں نہ اس کے حملے سے بچنے اور بھاگنے کی انھیں کے حکم میں داخل ہیں وہ بیٹھے ضعیف جھینٹ نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا انھیں مدد یا کھانا سنی ہے یا جن کی ترقی بہت بڑھ گئی ہے اور جنھیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایتِ وجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری مواقع پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغالِ ضروریہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جسکی خدمت اس پر لازم ہے اور اس کے سوا کوئی اس کا انجام دینے والا نہیں۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْمُرِيضِ

اندھے پر تنگی نہیں ۴۱ اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر

حَرْجٌ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

مواخذہ ۴۲ اور حوالہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے

الْأَنْهَرُ وَمَنْ يَتَوَلَّ يَعَذِّبُهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۖ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ

نہیں رڑاں اور جو بھج جائے گا ۴۳ اُسے دردناک عذاب فرمائے گا لے شک اللہ راضی ہوا ایمان

الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَسْأِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ

والہو! اسے جب وہ اسراٹھ کے خچے تمہاری بہت کرتے تھے ۴۴ تو اللہ نے جانا جوان کے دلوں میں

فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۖ وَمَغْنَامَ كَثِيرَةً

۴۵۵ تدارک بر اطمینان آید اور اخیر جلد آئے والی فتح کا انعام دیا ۴۵۶ اور بہت سی شہنشاہیں

تَاْخُذُ وَنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمْ اللّٰهُ مُغَاْنِمَ كَثِيْرَةً

۴۷۰ ج. کہیں اور اللہ عزت و حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا

تَاْخُذُ وَنْهَا فَعَجَلْ لَكُمْ هِذِهِ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ

کہ تم ۴۸۰ تو تھیں، یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے اور اس لئے

اِنَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَیَهْدِیْكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِیْمًا ۝۶۷ وَاٰخِرُ لَوْ تَقْدِرُوْا

کے اہلکاروں کے لئے نشانہ ہو وہ اور تمہیں سیدھی راہ دکھاوے واہ اور ایک اور ۵۲ چوتھے

عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾

ما کہ: نعم، ۵۳ وہ اللہ کے قصص میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

بل کی یہی وہی اند کے بھنے پر ہے اور اند کے بھنے پر ہے

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوْا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَ

اور اگر کافر تم سے لڑیں تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے وہ بچہ کوئی حمایتی نہ پائیں گے

— 25 —

۳- کہ نہ م (جو کہ عید پر کتبہ حضرت زانہ الیاء)۔ مسما کہ (دائیں دست) اقدس ہے۔ لہذا فرمایا کہ عیسا (رفعہ اللہ تعالیٰ عنہ)

اور رحمت کے مجھے مہربانی جو لو عرب میں حضور کے پاس آیا ہاں دست مبارک دے کر اقدس میں کیا اور فرمایا: یہ مہربانی اور رحمت ہے

اے رسول! اللہ تعالیٰ علیہ وسلم 2 مہینے میں اس قوم سے تم کو جو ہے کہ سیدم علی اللہ صلی علیہ وسلم کو دو مہینے تک حکماً چھوڑ کر آسمان کی طرف سے کہہ بیٹھو۔

کے اوروں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج کر حدیث سریفین دریم کی تفسیر کے علاوہ مکرر کیا بن و بول سے روک دیا ہے۔

اور اس وقت کے تحریک ترقی کی قیادت میں تھے۔ ان کے قتل کے بعد ان کے شاگردوں نے ان کی جگہ لے لی۔ ان کے شاگردوں میں سے ایک شخص تھا جس کا نام تھا۔

۱۰۔ جوڑتہ، خاصہ کھنڈ، عطا، فحاشا، بد نظریہ، حوا کی گیسو، آنکھوں کا دھار، شرعاً اور کلامی طور پر، حکم کے بغیر، اللہ اور اس کے شہر و ملک

یہ لہو نہ ہے کواں سیر کے صیفِ بسند و سلطان ہے چاہا کہ یہ دیکھ سیکے پر کمرے سلما لوئے ہن عیال کو کونیں سر سے اسے کوئل جیا اور کسے کھڑو



۵۵ یہ غنیمت دینا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا والے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا اور اس پر کام مفوض کرنے کی جس سے بصیرت و یقین زیادہ ہو ۵۴ فتح ۵۳ مراد اس سے یا خانہ فارس و

روم میں یا خیبر جس کا اللہ تعالیٰ نے پیٹے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو اُسید

کا مہیا ہی تھی اللہ تعالیٰ نے انھیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے

اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی۔

۵۴ یعنی اہل مکہ یا اہل خیبر کے حلفاء اسد و غطفان۔

۵۵ مغلوب ہونگے اور انھیں نہایت بگڑے ہوئے وادی مکہ میں ۵۵ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دیا تھا اور اللہ تمہارے

۵۶ کہ وہ مومنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو مقہور کر رہا ہے۔

۵۷ یعنی کفار کے۔

۵۸ روز فتح مکہ اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ سے حدیث یہ اچھے اور اس کے

شان نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ میں سے

انسی ہتھیار بند جوان جبل نعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اترے مسلمانوں

نے انھیں گرفتار کر کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا

حضور نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا۔

۵۹ کفار کے۔

۶۰ وہاں پہنچنے سے اور اس کا طواف کرنے سے۔

۶۱ یعنی مقام ذبیح سے جو حرم میں ہے۔

۶۲ مکہ مکرمہ میں ہیں۔

۶۳ تم انھیں پہچانتے نہیں۔

۶۴ کفار سے قتال کرنے میں۔

۶۵ یعنی مسلمان کافروں سے ممتاز ہو جاتے۔

۶۶ تمہارے ہاتھ سے قتل کر کے

لَا نَصِيرًا ۱۷ سُنَّةُ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَكِنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ

نہ مددگار اللہ کا دستور ہے کہ پیٹے سے چلا آتا ہے ۵۴ اور ہرگز تم اللہ کا دستور

اللَّهُ تَبْدِيلًا ۱۸ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ

بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ ۵۴ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے

بِطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۱۹ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا

روک دیئے وادی مکہ میں ۵۵ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دیا تھا اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۲۰ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ

کام دیکھتا ہے وہ ۵۶ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے ۶۰ روکا

الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفاً أَنْ يَبْلُغَ حِمْلَهُ ۲۱ وَلَوْلَا رِجَالُ الْمُؤْمِنُونَ

اور قربانی کے جانور کے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ۶۱ اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد

وَنِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَّوَّهُمْ فِتْصِيكُم مِّنْهُمْ

اور کچھ مسلمان عورتیں ۶۲ جن کی تمہیں خبر نہیں ۶۳ کہیں تم انھیں روزہ داروں ۶۴ تو تمہیں انکی طرف سے انجانی میں

مَعَرَّةٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّئَدْخَلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا

کوئی یک دگر پہنچتے تو تم تمہیں انکی قتال کی اجازت دیتے انکا یہ بجاؤ اس لئے جو کہ اللہ انکی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہو جائے

لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً ۲۲ اِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا

۵۵ تو ضرور ہم ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب دیتے ۶۶ جب کہ کافروں نے اپنے

فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ الْحَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى

دلوں میں اڑ رکھی وہی زمانہ جاہلیت کی اڑ ۶۷ تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول

رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ

اور ایمان والوں پر اُتارا ۶۸ اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لایا ۶۹ اور وہ اس کے زیادہ

اور تمہاری قید میں لا کر ۶۷ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو کوہِ منظر سے روکا ۶۸ کہ انھوں نے سال آئندہ آنے پر صلح کی اگر وہ بھی کفار قریش کی

طرح ضد کرتے تو ضرور جنگ ہو جاتی ۶۹ کلمہ تقویٰ سے مراد لا اِلا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔



مکہ مکرمہ کی طرف سے شرف فرمایا اور کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ہے ۲۷ شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبیبہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ صبح اصحاب کے مکرملہ میں بائیں ہاتھ پر اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب اپنے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انھیں خوشی ہوئی اور انھوں نے خیال کیا کہ اسی سال دو مکہ مکرمہ میں داخل ہونگے جب سلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ ہوا تو منہ نقب سے شہر یا طعن کیے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس خواب کے ضمن میں تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا چنانچہ لگے سال ایسا ہی ہوا اور سلمان اگلے سال بڑے شان شکر و کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ ۲۸ تمام ۲۷ و ۲۸ تھوڑے سے۔ ۲۹ یعنی یہ کہ تمہارا داخل ہونا اگلے سال ہے اور تم اسی سال تکھے تھے اور تمہاری لئے۔ تاخیر بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان ہمال ہونے سے بچ گئے۔ ۳۰ یعنی دخول حرم سے قبل۔ ۳۱ صاف فتح خیبر کے فوجی غور کے محل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں اسکے بعد جب اگلا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کی خواب کا جلوہ دکھایا اور وقت اس کے مطابق رونما ہوئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔ ۳۲ خواہ وہ شریکین کے دین ہوں یا اہل کتاب کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمادیا۔ ۳۳ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا ہے۔ ۳۴ یعنی ان کے اصحاب۔ ۳۵ جیسا کہ شہر شکر پر اور صحابہ کا تشہیر کفار کے ساتھ اس خبر پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ انکا بدن کسی کافر کے بدن سے جھو جائے وہ انکے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے (ادارک)

بِهَا وَاهْلُهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ رَسُولُكَ سِوَا خُوبٍ ۝ ۲۷ بيشك تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ چاہے ۲۸ اَمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۝ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ ۲۹ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ ۳۰ بِدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے ۳۱ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۝ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۝ ۳۲ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ ۝ ۳۳ دیکھتے گارکوع کرتے سجدے میں گرتے ۳۴ اللَّهُ كَانُفُلٌ وَرِضَا جَابِتٌ ۝ ۳۵ ان کی علامت ان کے ۳۶ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۝ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۝ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَا ۝ فَازَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ ۝ ۳۷ اِنْجیل میں ۳۸ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دیر ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی ۳۹ عَلَى سُوْقِهِ يُعْجَبُ الزَّرَّاءُ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارُ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْكُمْ فِي الْغَايَةِ ۝ ۴۰ اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان ۴۱ یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت ۴۲ فِي الْإِنْجِيلِ ۝ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَا ۝ فَازَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ ۝ ۴۳ اِنْجیل میں ۴۴ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دیر ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی ۴۵ عَلَى سُوْقِهِ يُعْجَبُ الزَّرَّاءُ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارُ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْكُمْ فِي الْغَايَةِ ۝ ۴۶ کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے ۴۷ تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں

۳۶ یعنی ان کے اصحاب۔ ۳۷ جیسا کہ شہر شکر پر اور صحابہ کا تشہیر کفار کے ساتھ اس خبر پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ انکا بدن کسی کافر کے بدن سے جھو جائے وہ انکے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے (ادارک) ۳۸ ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کیڑوالے اسی کہ جیسے باپ بیٹے میں ہوا ۳۹ محبت اس حد تک ہوئے گی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فوراً محبت سے مصافحہ و معاف کرے۔ ۴۰ اکثریت سے نمازیں پڑھتے نمازوں پر مداومت کرتے۔ ۴۱ اور یہ علامت وہ نور ہے جو روز قیامت انکے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے بچانے جائیں گے کہ انھوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے بہت سجدے کیے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انکے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہ شب چارہم کی طرح چمکتا ہوگا عطا کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں سے انکے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جرات کو نماز کی کثرت کرا ہے صبح کو اسکا چہرہ خوب صورت ہوجاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گردن نشان بھی سجدہ کی علامت ہے ۴۲ یہ مذکور ہے کہ ۴۳ یہ مثال ابتداء اسلام اور اسکی ترقی کی بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہایت پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے غلصین اصحاب سے تقویت دی قواد نے کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوئی وہ نیکیوں کا کام کریں گے بیڑوں سے منع کریں گے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضوری اور اسکی شاخیں اصحاب اور مومنین۔

۴۷ تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ۴۸ اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان ۴۹ یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت ۵۰ فِي الْإِنْجِيلِ ۝ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَا ۝ فَازَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ ۝ ۵۱ اِنْجیل میں ۵۲ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دیر ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی ۵۳ عَلَى سُوْقِهِ يُعْجَبُ الزَّرَّاءُ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارُ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْكُمْ فِي الْغَايَةِ ۝ ۵۴ کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے ۵۵ تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں



۷۷ صحابہ کے سب صحابہ ایمان عمل صالح ہیں اس لئے یہ وعدہ سچی ہے۔ ۷۸ سورہ حجرات مدنیہ ہے اس میں درکوع اٹھارہ آیتیں ہیں سو تینتالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو چھیتر حرف ہیں ۷۹ یعنی نہیں لازم ہے کہ اصلاح سے تقسیم واقع نہ ہونے قول میں نہ فعل میں کہ تقدیر کیا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہ رسالت میں

نیا زندگی و ادب لازم ہیں شان نزول چند شخصوں نے عید الفطر کے دن

۸۰ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کرنی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بعض لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا

شرع کر دیتے تھے۔ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے

نبی سے تقدیم نہ کرو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۷۵ یعنی جب حضور میں کچھ عرض کرو تو بہت

پست آواز سے عرض کر دینا دربار رسالت کا ادب احترام ہے۔

۷۶ اس آیت میں حضور کا اجمال و اکرام و ادب و احترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا

کہ نہ اکرے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر کچھ کہتے

میں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب و تعظیم و توصیف و تکریم و القاب عظمت کے ساتھ

عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترک ادب سے نیکوں کے برابر ہونے کا اندیشہ ہے شان نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن نسیب بن شماس

کے حق میں نازل ہوئی انھیں نقل سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں

آواز بلند ہو جاتا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے

اور کہنے لگے کہ میں اہل نار سے ہوں حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا

انھوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انھیں کوئی بیماری تو نہیں

ہوئی پھر اگر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا

ثابت نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہو گیا حضرت سعد نے یہ حال خدمت اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہل جنت

ہیں وہ براہ ادب و تعظیم شان نزول آیہ یٰٰہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کَثُرُوْا کَلِمَاتُکُمْ نَزَلَ ہونے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض اور صحابہ

اٰمِنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۷۵

ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں ۷۵ بخشش اور بڑے ثواب کا

سُوْرَةُ الْحَجَرَاتِ بِکَلِمَاتٍ وَهِيَ ثَمَانِیْ عَشْرَةَ اٰیَةً وَفِیْهَا رُکُوْعَانِ

سورہ حجرات مدنیہ ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

یٰٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْدِمُوْا بَیْنَ يَدِیْ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاتَّقُوْا

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو ۷۶ اور اللہ سے ڈرو

اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۷۷ یٰٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ

بیشک اللہ سنتا جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهُ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ

اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے ۷۸ اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں

اَنْ تَحْبُطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۷۹ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغْضُوْنَ

ایک دوسرے کے سامنے چلا تے ہو کہ کہیں تمھاری عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ۷۹ بیشک وہ جو اپنی آوازیں

اَصْوَاتُہُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبُہُمْ

پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے

لِلتَّقٰوِیْ لَہُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۸۰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ

پیکر لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے

وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۸۱ وَلَوْ اَنْتُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی

پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ۸۱ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ

ثابت نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہو گیا حضرت سعد نے یہ حال خدمت اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہل جنت

ہیں وہ براہ ادب و تعظیم شان نزول آیہ یٰٰہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کَثُرُوْا کَلِمَاتُکُمْ نَزَلَ ہونے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض اور صحابہ

نے بہت احتیاط لازم کر لی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرنے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ۷۵ شان نزول یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دو پہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارا شروع کیا حضور نے فرمایا



۱۰۰ اس وقت وہ عرض کرتے جہ انھیں عرض کرنا تھا یہ ادب ان پر لازم تھا اسکو بجا لاتے وہ انمیس سے اُن کے لئے جو توبہ کریں وہ کہ صحیح ہے یا غلط شان نزول یہ آیت ولید بن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو غنی مصطلق سے صدقات وصول

۲۶ حصہ ۷۲۶

المحجزت ۴۹

کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو ہی مطلق سے صدقات جمع کرنے بھیجا تھا اور مانہ جاہلیت میں انکے اولاد اور ان کے درمیان عداوت تھی جب ولید بن انکسہ دیار کے قریب پہنچے اور انھیں خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ غلطیاً انکے استقبال کے واسطے آئے ولید نے گمان کیا کہ یہ پُرانی عداوت سے مجھے قتل کرنے آرہے ہیں یہ خیال کر کے ولید واپس ہو گئے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کر دیا کہ حضور ان لوگوں نے صدقہ کو منع کر دیا اور میرے قتل کے درپے ہو گئے حضور نے خالد بن ولید کو تحقیق حال کے لئے بھیجا حضرت خالد نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں پکارتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کر دیئے حضرت خالد یہ صدقات لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی بعض مفسرین نے کہا کہ یہ آیت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے۔

فلا اگر تم جھوٹ بولو گے تو اللہ تعالیٰ کے  
خبردار کرنے سے وہ تمہارا افتخار حال کر کے  
تمہیں رسوا کر دے گا۔

۱۱ اور تمہاری رائے کے مطابق حکم دیا گیا  
۱۲ کہ طریق حق پر قائم رہے۔

۱۳۔ نشانِ نزولِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دراز گوش ہر سوارِ شریف لے جانے تھے انصار کی مجلسِ سرگرمِ زوہد اہل تنہا سا توقف فرمایا اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو

ابن ابی نے ناک بند کر لی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہت خوشبو رکھتا ہے حضور تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی اور ان دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور اٹھاپائی تک نوبت پہنچی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ان میں صلح کرادی اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی **وَالظَّالِمُ كَرِهٌ لِّمُصْلِحٍ** اور صلح سے منکر ہو جائے **مُصْلِحٌ** باغی گروہ کا یہی حکم ہے کہ اس سے قتال کیا جائے یہاں تک کہ وہ جنگ سے باز آئے۔



۱۵۱ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے ۱۵۲ جب کبھی ان میں نزاع واقع ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا مومنین کی باہمی محبت و مودت کا سبب ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوتی ہے ۱۵۳ شان نزول اس آیت کا نزول کسی واقعوں میں ہوا تھا واقعہ یہ ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کو قتل سماعت تھا جب وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوئے تو صحابہ انھیں آگے بٹھاتے اور انکے لئے جگہ خالی کر دیتے تاکہ وہ حضور کے قریب حاضر ہو کر کلام مبارک سن سکیں ایک روز انھیں حاضری میں دیکھو گئی اور مجلس شریف خوب بھر گئی اس وقت ثابت آئے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں ہو گا نظر ثبات لائے ۲۶ حرم ۲۷

تو وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب بیٹھنے کیلئے لوگوں کو بٹھاتے ہوئے یہ کہتے جگہ نہ جگہ دو جگہ یہاں تک کہ وہ حضور کے قریب پہنچ گئے اور ان کے اور حضور کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا انھوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو اس نے کہا تمہیں جاہل گئی بیٹھ جاؤ ثابت غصہ میں آکر اس کے پیچھے بیٹھ گئے اور جب دن خوب روشن ہوا تو ثابت نے اس کا جسم ہلکا کرکے اس نے کہا کہ میں فلاں شخص ہوں ثابت نے اسکی ماں کا نام لیکر کہا فلاں کا لڑکا اس پر اس شخص نے نرم سے سر جھکا لیا اور اس زمانہ میں ایسا کلمہ عار دلانے کیلئے کہا جاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی دوسرا واقعہ منک نے بیان کیا کہ یہ آیت نبی یم کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت عمار و خطاب و بلال و صہیب و سلمان و مسلم وغیرہ وغیرہ غریب صحابہ کی غیبت دیکھ کر انکے ساتھ تسخر کرتے تھے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں یعنی والدہ غریبوں کی ہنسی نہ بنائیں نہ عالی نسب غریب کی ہنسی اور نہ خند رست ایام کی نہ بنیا اسکی جسکی آنکھ میں عیب ہو۔

**اِخْوَةٌ فَاصْلِحُوا بَيْنَ اَخْوِيكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝**  
 بھائی ہیں ۱۵۱ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو ۱۵۲ اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو ۱۵۳  
**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا**  
 اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں ۱۵۴ عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں  
**مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا**  
 ۱۵۵ اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں ۱۵۶ اور  
**تَلَبَّسُوا بِأَنفُسِكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقِ**  
 آپس میں طعنہ نہ کرو ۱۵۷ اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو ۱۵۸ کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر  
**بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝**  
 فاسق کہلاؤ ۱۵۹ اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں ۱۶۰  
**الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ**  
 ایمان والو بہت گمانوں سے بچو ۱۶۱ بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے ۱۶۲ اور  
**وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن**  
 عیب نہ ڈھونڈو ۱۶۳ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو ۱۶۴ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ  
**يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ**  
 اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا ۱۶۵ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا  
**رَحِيمٌ ۝** **يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ**  
 مہربان ہے ۱۶۶ اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد ۱۶۷ اور ایک عورت ۱۶۸ سے پیدا کیا ۱۶۹  
**شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ**  
 اور تمہیں خاندان اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان کھو ۱۷۰ بیشک اللہ کے یہاں تم میں نہ دھرتی والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ۱۷۱ بیشک

۱۵۱ صدق و اخلاص میں ۱۵۲ شان نزول یہ آیت ام المومنین حضرت صفیہ بنت جہش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی انھیں معلوم ہوا تھا کہ ام المومنین حضرت حفصہ نے انھیں یہودی کی لڑکی کہا اس پر انھیں رنج ہوا اور رؤس اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا کہ تم نبی زادی اور نبی کی بی بی کو تو تم پر وہ کیا فخر کرتی ہیں اور حضرت حفصہ سے فرمایا اے حفصہ خدا سے

ڈرو (الترمذی وقال حسن صحیح غریب) ۱۷۲ ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اگر ایک مومن نے دوسرے مومن پر عیب لگایا تو گویا اپنے ہی آپ کو عیب لگایا ۱۷۳ جو انھیں انگوڑی معلوم ہوں مسائل حضرت بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کر لی ہے اسکو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نبی میں داخل اور ممنوع ہے بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کتنا یا گدھایا سو کہنا بھی اسی میں داخل ہے بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اسکو نہ لگایا جو لوگوں کی تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر القب عقیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمان کا ذو النورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم ہو گئے اور صاحب القاب کو نہ لگایا انھیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ عیش ۱۷۴ اور ۱۷۵ تو اے مسلمان کسی مسلمان کی مبنی بنا کر یا اسکو عیب لگا کر یا اسکا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ ۱۷۶ کیونکہ ہر گمان صحیح نہیں ہوتا ۱۷۷ مسئلہ مومن صلح کے ساتھ ہر گمان ممنوع ہے اسی طرح اسکا کوئی کلام سن کر فاسد معنی مراد لینا باوجودیکہ اسکے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال انکے موافق ہو یہ بھی گمان میں داخل ہے



سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا گمان و طمع کا جو ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ اگر مسلمان پر جہی کے ساتھ ہے گناہ ہے دوسرے کی کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگر گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضرور ہے مسئلہ گمان کی کئی قسمیں ہیں ایک واجب جودہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک مستحب وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان ایک ممنوع حرام وہ اللہ عزوجل کے ساتھ بر گمان کرنا اور مومن کے ساتھ بر گمان کرنا ایک جائز وہ فاسق معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں ۲۶ یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے عجیبے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستاری سے چھپا یا حدیث شریف میں ہر گمان سے بچو گمان بڑی محبوبی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو ان کے ساتھ حرص و حسد بغض بے مروتی نہ کرو اے اللہ تعالیٰ کے بندو بھائی بنے رہو جب تمہیں حکم دیا گیا مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے اسکو روا نہ کرے اسکی تحقیر نہ کرے تقویٰ یہاں پر تقویٰ یہاں پر تقویٰ یہاں پر اور یہاں کے لفظ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا آدمی کیلئے یہ بڑی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر نہ دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے اسکا خون بھی اسکی آبرو بھی اسکا مال بھی اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں اور عیال پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے رنجاری و مسلم احمدیث جو بندہ دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی پردہ پوشی فرما دے گا۔

حصہ ۲۶

اللہ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۱۵ قَالَتِ الْأَعْرَابُ امَّا قُلُ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ

اللہ جاننے والا خبردار ہے گنوار لوے ہم ایمان لائے ۱۶ تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ۱۷ ہاں

قُولُوا اسَلَمْنَا وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا

یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے ۱۸ اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا ۱۹ اور اگر تم اللہ اور

اللہ وَرَسُولَهُ لَا يَلِكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْءٌ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے ۲۰ تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا ۲۱ بیشک اللہ بخشنے والا

رَحِيمٌ ۲۱ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا

مہربان ہے ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا ۲۲

وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمْ

اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی

الضَّادِّقُونَ ۲۳ قُلْ اتَّعْلَمُونَ اللَّهُ يَدِينُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ

سچے ہیں ۲۴ تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۲۵ يَسْتُونَ عَلَيْكَ أَنْ

اور جو کچھ زمین میں ہے ۲۶ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۲۷ اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے

اسْلَمُوا قُلْ لَا تَسْأَلُونِي إِلَّا بِإِسْلَامِكُمْ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ

ہیں کہ مسلمان ہو گئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے

هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۲۸ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ

تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو ۲۹ بیشک اللہ جانتا ہے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِصِيرٍ بِمَا تَعْمَلُونَ ۳۰

آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۳۱

۲۵ احمدیث شریف میں جو غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے پیچھے ایسی بات کہی جائے جو اسے ناگوار کرے اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ہے ورنہ بہتان۔

۲۶ تو مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہیے کیونکہ اسکو پیچھے ہٹا کر اپنا گناہ اس کے مرنے کے بعد اسکا گوشت کھانے کے مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کھانے سے اسکو ایذا ہوتی جو اس طرح اسکو ہونے سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور حقیقت آبرو گوشت سے زیادہ پیاری ہے شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کیلئے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالدار کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب انکی خدمت کرے وہ اسے کھائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اس طرح حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ گئے ۲۸ تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انھیں کھانا طلب کرنے کیلئے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضور کے خادم مطہر حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسامہ تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکے پاس کچھ رہا نہ تھا انھوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اگر کہا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکل کیا جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا میں تمہارے گوشت کی زینت دیکھتا ہوں انھوں نے عرض کیا ہم نے گوشت کھا ہی نہیں فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا مسئلہ غیبت بالاتفاق کیا ہے اس سے غیبت کرنے والے کو تو یہ لازم ہے ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفار یہ ہے کہ جسکی غیبت کی جو اسکے لئے دغاے مغفرت کرے مسئلہ فاسق معلن کے عیب بیان غیبت نہیں حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کر دو کہ لوگ اس سے بچیں مسئلہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور کی حرمت نہیں ہوا (بذہب) دوسرا فاسق معلن تمیر بادشاہ ظالم یعنی انکے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں ۲۹ حضرت آدم علیہ السلام ۳۰ حضرت حوا ۳۱ انس کے اس انتہائی درجہ پر جا کر تم سب ل جاتے ہو تو نسب میں نفاق اور تفاضل کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہو ایک جہا علی کی اولاد ۳۲ اور ایک دوسرے کا نسب جانے اور کوئی اپنے

۳۲ حضرت حوا ۳۱ انس کے اس انتہائی درجہ پر جا کر تم سب ل جاتے ہو تو نسب میں نفاق اور تفاضل کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہو ایک جہا علی کی اولاد ۳۲ اور ایک دوسرے کا نسب جانے اور کوئی اپنے



باب دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت نہ کرے نہ یہ کہ نسب پر فخر کرے اور دوسروں کی تحقیر کرے اسکے بعد اس خبر کا بیان فرمایا جاتا ہے جو انسان کیسے شرافت و فضیلت کا سبب اور جس سے اسکو بارگاہِ اکبر میں عزت حاصل ہوتی ہے ۳۲ اس سے معلوم ہوا کہ مدارِ عزت و فضیلت کا پرہیزگاری ہے نہ کہ نسب شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بازارِ ہرید میں ایک حبشی غلام ملاحظہ فرمایا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو مجھے خریدے اس سے میری بشرط ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء میں یا انچوں نمازیں ادا کرنے سے منع نہ کرے اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غلام تیار ہو گیا تو سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکی عیادت کے لئے تشریف لائے پھر اسکی وفات ہو گئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے دفن میں تشریف لائے یہ آپ پر لوگوں نے کچھ کہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۳۲ شان نزول یہ آیت نبی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے اسلام کا اظہار کیا اور حقیقت میں وہ ایمان نہ رکھتے تھے ان لوگوں نے دینہ کے رتبہ میں گندگیاں کیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کر دیئے صبح و شام رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے اور کہتے ہیں کچھ دیجئے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۳۵ صدق دل سے۔ ۳۶ ظاہر میں۔

۳۷ مسئلہ محض زبانی اقرار جسکے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا اطاعت و فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی میں اور شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہی کئی فرق نہیں۔ ۳۸ ظاہر و باطن صدق و اخلاص کے ساتھ اتفاق کو چھوڑ کر۔ ۳۹ تمہاری نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا اپنے دین و ایمان میں۔

۴۰ ایمان کے دعویٰ میں شان نزول جب یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو اعراب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم مومن مخلص ہیں اس پر اگلی آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا۔ ۴۱ اس سے کچھ مخفی نہیں۔ ۴۲ مومن کا ایمان بھی اور منافق کا کفر بھی بھی تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں

سُورَةُ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اَرْبَعِ اَيَاتٍ وَثَلَاثُ رُكُوعٍ

سورہ ق مکی ہے اور اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

قَدْ وَدَّ الْقُرْآنُ الْمَجِیدُ ۱ بَلْ عَجَبُوا اَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِّنْهُمْ

عزت والے قرآن کی قسم ۱ بلکہ انھیں اس کا اچنبھا ہوا کہ انکے پاس انھی میں کا ایک ڈرنا نوا لاقتراف

فَقَالَ الْکُفْرُوْنَ هَذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۲ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

لَا یَاوِلُ ۳ تو کا فر بولے یہ تو عجیب بات ہے کیا جب ہم مرجائیں اور مٹی ہو جائیں گے پھر جیئیں گے

ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِیْدٌ ۴ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَاِیْنَ

یہ پلٹنا دور ہے ۴ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے وہ اور ہمارے پاس

عِنْدَنَا کِتَابٌ حَفِیْظٌ ۵ بَلْ کَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ

ایک یاد رکھنے والی کتاب ہے ۵ بلکہ انھوں نے حق کو جھٹلایا کہ جب وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب

فِیْ اَمْرِ مَّرِیْجٍ ۶ اَفَلَمْ یَنْظُرُوْا اِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ کَیْفَ بَنٰیہَا وَاِیْنَ

بے ثبات بات میں ہیں وہ تو کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا وہ ہم نے اُسے کیسا بنایا ۶ اور

زَیْنُہَا وَمَالَہَا مِنْ فُرُوْجٍ ۷ وَالْاَرْضُ مَدَدْنَهَا وَالْقِیَافُ فِیْہَا

سنوارا ۷ اور اس میں کہیں رخنہ نہیں ۷ اور زمین کو ہم نے پھیلایا ۷ اور اس میں لنگر ڈالے

رَوَاسِیَ وَابْتَنٰ فِیْہَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍ مَّیْمَنٍ ۸ تَبٰحِرَةُ وَذِکْرٰی

۸ اور اس میں ہر جا بارونق جوڑا اکایا سوچھ اور سمجھ ۸

لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۹ وَنَزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَآءً مُّبْرَکًا فَابْتَنٰ بِہٖ

ہر رجوع والے بندے کے لئے ۹ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا ۹ تو اس سے باغ اگائے

۴۳ اپنے دعوے میں ۴۴ اس سے تمہارا کوئی حال چھپا نہیں نہ ظاہر نہ مخفی۔ ۴۵ سورہ ق کہہ ہے اس میں تین رکوع پینتالیس آیتیں تین سو ستاون کلمے اور ایک ہزار چار سو چار نوے حرف ہیں۔ ۴۶ ہم جانتے ہیں کہ کفار کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے ۴۷ جسکی عدالت و امانت اور صدق و راست بازی کو وہ خوب جانتے ہیں اور یہی انکے دل نشین ہے کہ ایسے صفات کا شخص سچا مانع ہوتا ہے باوجود اسکے انکا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے انداز سے تعجب انکا کرنا قابلِ حیرت ہے ۴۸ انکی اس بات کے رد و جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ یعنی انکے جسم کے جو حصے گوشت خون ہڈیاں وغیرہ زمین کھا جاتی ہے ان میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں تو ہم انکو ایسے ہی زندہ کرنے پر قادر ہیں جیسے کہ وہ پہلے تھے ۴۹ جس میں انکے اسماء اعداد اور کچھ ان میں سے زمین نے کھا یا سب ثابت و مکتوب و محفوظ ہے ۵۰ بغیر سوچے سمجھے اور حتیٰ سے مراد یا نبوت ہے جسکے ساتھ معجزات باہرات ہیں یا قرآن مجید ۵۱ تو کبھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاعر بھی ساحر بھی کاہن اور اسی طرح قرآن پاک کو شعور و کلمات کہتے ہیں کسی ایک بات پر قرائن و ۵۲ چشم بینا و نظر اعتبار سے کہ اسکی آفرینش میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں۔



فلا یفرستون کے بلذکیا والا کوائب کے روشن اجرام سے فلا کوئی عیب و قصور نہیں فلا پانی تک فلا بہاڑوں کے کہ قائم رہے فلا کہ اس سے جنائی و نصیحت حاصل ہو فلا جو اللہ تعالیٰ کے برائے صنعت و عجائب خلقت میں نظر کر کے اسکی طرف رجوع ہو فلا یعنی بارش جس سے ہر چیز کی زندگی اور بہت خیر و برکت ہے فلا طرح طرح کا گیہوں جو چننا وغیرہ فلا بارش کی پانی فلا جس کے نباتات خشک ہو چکے تھے پھر اس کو سبزہ زار کر دیا فلا تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار و کھلمکھلے کے بعد پھر زندہ ہونے کے کیوں انکار کرتے ہو فلا رسولوں کو فلا اس ایک کنواں ہے جہاں یہ لوگ مع اپنے پوشی کے مقیم تھے اور پتوں کو پوجتے تھے یہ کنواں زمین میں دھنس گیا اور اسکے قریب کی زمین بھی یہ لوگ اور ان کے اموال اس کے ساتھ دھنس گئے فلا ان سب کے تذکرے سورہ فرقان و حجر ۲۶

جَنَّتْ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ۝ وَالنَّخْلُ بُسِقَتْ لَهَا طَلْعُ نَضِيدٍ ۝ زُرُقًا

اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے ۱۵ اور کھجور کے لیے درخت جن کا پکا گا بھا ۱۶ بنوں کی

لِلْعِبَادِ ۝ أَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً قَبِيْثًا كَذَلِكَ الْخُرُوجُ ۝ كَذَبَتْ قَبْلَهُمْ

روزی کے لئے اور ہم نے اس ۱۷ سے مردہ شہر جلا یا ۱۸ یونہی قبول سے تمہارا نکلتا ہے فلا ان سے پہلے جھٹلایا ۱۹

قَوْمُ نُوحٍ ۝ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ ۝ وَثَمُودُ ۝ وَعَادُ وَفِرْعَوْنُ ۝ وَأَخْوَ

نوح کی قوم اور رس والوں ۲۰ اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کے

لُوطٍ ۝ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ۝ وَقَوْمُ ثَبَعٍ ۝ كُلٌّ كَذَبَ الرَّسُلَ فَنُجِّ

ہمقوموں اور بن والوں اور ثبع کی قوم نے ۲۱ ان میں ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے

وَعِيدٌ ۝ أَفَعَيَّنَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۝ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ

عذاب کا وعدہ ثابت ہو گیا ۲۲ تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے ۲۳ بلکہ وہ نئے بننے سے ۲۴ شبہ میں

جَدِيدٌ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسُّوْسُ بِهِ نَفْسُهُ ۝

ہیں اور بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اسکا نفس ڈالتا ہو ۲۵

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِّنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝ إِذْ يَتَلَفَّى الْمُتَكَلِّفِينَ عَن

اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں ۲۶ جب اس سے لپکتے ہیں دو لینے والے ۲۷

الْيَمِينِ ۝ وَعَنِ الشَّمَالِ قَعِيدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ

ایک دہنہ بیٹھا اور ایک بائیں ۲۸ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اسکے پاس ایک محافظ

رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۝ ذَلِكْ مَا كُنْتَ

تیار نہ بیٹھا ہو ۲۹ اور آئی موت کی سختی ۳۰ حق کے ساتھ ۳۱ یہ ہے جس سے تو

مِنْهُ تَحِيدٌ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۝ ذَلِكْ يَوْمُ الْوَعْدِ ۝ وَجَاءَتْ كُلُّ

تو بھاگتا تھا اور صور پھونکا گیا ۳۲ یہ ہے وعدہ عذاب کا دن ۳۳ اور ہر جان

ودخان میں گزر چکے۔

۲۵ اس قریش کو تہدید اور سزا کا علم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ قریش کے کفر سے تنگ دل نہ ہوں ہم ہمیشہ رسولوں کی مدد فرماتے اور ان کے دشمنوں پر عذاب کرتے ہیں جس اسکے بیکاروں بعث کے آثار کا جواب ارشاد ہوتا ہے۔

۲۶ جو دوبارہ پیدا کرنا نہیں دشوار ہوا اس میں منکرین بعث کے کمال جہل کا اظہار ہے کہ جو خود اس اقرار کرے کہ خلق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اسکے دوبارہ پیدا کرنے کو محال اور مستبعد سمجھتے ہیں۔

۲۷ یعنی موت کے بعد پیدا کئے جانے سے۔

۲۸ ہم سے اسکے سرائے و فضاں پر چھپے نہیں۔

۲۹ یہ کمال علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے

حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے

ہیں وریدہ رگ ہے جس میں خون جاری

ہو کر بدن کے ہر جزو میں پہنچتا ہے

یہ رگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان

کے اجزاء ایک دوسرے سے پرے ہیں جس میں

اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پرے میں نہیں۔

۳۰ فرشتے اور وہ انسان کا ہر عمل اور اسکی

ہر بات لکھنے پر مامور ہیں۔

۳۱ دہنی طرف والا نیکیاں لکھتا ہے اور

بائیں طرف والا بدایاں اسیں اظہار ہے کہ اللہ

تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بھی مخفی ہے وہ

اخفی الخفیات کا جانتے والا ہے خطرات نفس

تک اس سے چھپے نہیں فرشتوں کی کتابت حسب

اقتضائے حکمت ہے کہ روز قیامت ماہمائے

اعمال ہر شخص کے اسکے ہاتھ میں دیدیے جائیں

۳۲ خواہ وہ کہیں ہو سوائے وقت قضا کے

حاجت اور وقت جماع کے اس وقت یہ فرشتے آدمی کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں مسئلہ ان دونوں حالتوں میں آدمی کو مات کرنا جائز نہیں تاکہ اسکے لکھنے کیلئے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر و ثواب یا گرفت و عذاب ہوا امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو وہی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو وہی طرف والا فرشتہ بائیں جانب الے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی تو قتل کر شاید شعلہ استغفار کرے لکن کن بعث کا رد فرماتے اور اپنے قدرت و علم سے ان چھتیں قائم کر کے بعد انہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ غریب کی موت اور قیامت کے وقت ہمیشہ انہیں آئیوالی ہے اور زندہ ماضی سے انکی آمد کی تہنیر نو کا اسکے قریب کا اظہار کیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ۳۳ جو عقل و حواس کو غفل و کد کر دیتی ہے ۳۴ حق سے مراد یا حقیقت موت ہے یا آخرت جسکو انسان خود معاذت کر لے یا انجام کار سعادت و شقاوت اور سرکرات کی حالت میں انہیں الے سے کہا جاتا ہے کہ موت ۳۵ بعث کیلئے ۳۶ جب کہ اللہ تعالیٰ نے کفار سے وعدہ فرمایا تھا۔



۳۷ فرشتہ جو اسے محشر کی طرف ہانکے ۳۸ جو اس کے عملوں کی گواہی دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ خود اس کا اپنا نفس ضعیف کا قول ہے کہ ہانکنے والا فرشتہ ہے اور گواہ اپنے اعضاء بدن ہاتھ پاؤں وغیرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برہنہ فرمایا کہ ہانکنے والا بھی فرشتہ ہے اور گواہ بھی فرشتہ (جمل) پھر کافر سے کہا جائے گا۔

۳۹ دنیا میں۔

۴۰ جو تیرے دل اور کانوں اور آنکھوں پر پڑتا تھا۔

۴۱ کہ تو ان چیزوں کو دیکھ رہا ہے جن کا

دنیا میں انکار کرتا تھا۔

۴۲ جو اس کے اعمال لکھتے والا اور اس

برگواہی دینے والا ہے (مدارک و خازن)

۴۳ اس کا نام اعمال (مدارک)۔

۴۴ دین میں۔

۴۵ جو دنیا میں اس پر تسلط تھا۔

۴۶ شیطان کی طرف سے کافرا کا جو

ہے جو جہنم میں ڈالے جاتے وقت کہے گا کہ

اے ہمارے رب مجھے شیطان نے ورغلا یا

اس پر شیطان کہے گا کہ میں نے اس کو گمراہ کیا

۴۷ میں نے اسے گمراہی کی طرف بلایا

اس نے قبول کر لیا اس پر ارشاد الہی ہوگا

اللہ تعالیٰ۔

۴۸ کہ دارا بنجزاء اور موقف حسب

۴۹ میں جھگڑا کچھ نافع نہیں۔

۵۰ اپنی کتابوں میں اور اپنے

رسولوں کی زبانوں پر میں نے تمھارے لئے

کوئی حجت باقی نہ چھوڑی۔

۵۱ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ فرمایا

ہے کہ اسے جنوں اور انسانوں سے بھرے گا

اس وعدہ کی تحقیق کے لئے جہنم سے یہ سوال

فرمایا جائے گا۔

۵۲ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ

اب مجھ میں گنجائش باقی نہیں میں بھر چکی او

یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ابھی اور بھی گنجائش ہے

۵۳ عرش کے ذہنی طرف جہاں سے اہل

موقف اس کو دیکھیں گے اور ان سے کہا جائیگا ۵۴ رسولوں کی معرفت دنیا میں ۵۵ رجوع لانے والے سے وہ مراد ہے جو مصیبت کو چھوڑ کر طاعت اختیار کرے سعید بن

مسیب نے فرمایا اذاب وہ ہے جو گناہ کرے پھر تو بکرے پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر تو بکرے اور گناہ داشت والا وہ جو اللہ کے حکم کا لحاظ رکھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے فرمایا جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے اور یہ بھی بیان کیا گیا

ہے کہ جو طاعات کا پابند ہو خدا و رسول کے حکم کا لائے اور اپنے نفس کی گنجائش کرے یعنی ایک دم بھی یاد الہی سے غافل نہ ہو پاس انفس کرے ۵۶ اگر تو پاسداری پاس انفس

بسلطانی رساندت ازین پاس ۵۷ ترا یک پند پس در ہر دو عالم ۵۸ زجانت بر نیاید بے خدا دم ۵۹ یعنی اخلاص منہ طاعت پذیر صیغہ العقیدہ دل۔

نَفْسٍ مَّعَهَا سَاقٍ وَ شَهِيدٌ ۱۷ لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا

یوں حاضر ہوئی کہ اسے ساتھ ایک ہانکنے والا ۱۸ اور ایک گواہ ۱۹ بے شک تو اس سے غفلت میں تھا ۲۰

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۲۱ وَقَالَ قَرِينُهُ

تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھایا ۲۲ تو آج تیری نگاہ تیز ہے ۲۳ اور اس کا ہم نشین فرشتہ ۲۴

هَذَا مَالِدَىٰ عَتِيدٌ ۲۵ اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۲۶ مِّنْآءِ

یوں لایا ہے ۲۷ جو میرے پاس حاضر ہوگا تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹا کر تم کو جو بھلائی سے

لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٌ ۲۸ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَأَلْقِيهِ فِي

بستہ رکھنے والا حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ۲۹ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں اسے سخت

الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۳۰ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُ وَلَكِنْ كَانُ فِي

عذاب میں ڈالو ۳۱ اس کے ساتھی شیطان نے کہا ۳۲ اے رب میں نے اسے سرکش کیا ۳۳ ہاں یہ آپ ہی

ضَلَلٍ بَعِيدٍ ۳۴ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدُنِّي وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ

دور کی گمراہی میں تھا ۳۵ فرمائے گا میرے پاس نہ جھگڑو ۳۶ میں تمھیں پہلے ہی عذاب کا ڈر سننا چکا تھا

بِالْوَعِيدِ ۳۷ مَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدِي وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۳۸ يَوْمَ

۳۹ میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں جس دن

نَقُولُ لِحَبَّهْمَ هَلْ امْتَكُنْتَ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ ۳۹ وَأَنْزَلْنَاهُ

ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی ۴۰ وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے ۴۱ اور پاس لائی جاگی

الْجَنَّةِ ۴۲ لِّلْمُتَّقِينَ غَيْرِ بَعِيدٍ ۴۳ هَذَا مَا تُوْعَدُونَ لِكُلِّ أَزْوَاجٍ

جنت چہرہ نگاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی ۴۴ یہ جو وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ۴۵ ہر رجوع لانے والے

حَفِظٌ ۴۶ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۴۷

نگہداشت والے کیلئے ۴۸ جو رحمن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہو ۴۹ دل لایا ۵۰



۵۶۱ بے خوف و خطر امن و اطمینان کے ساتھ نہ تمہیں عذاب ہو نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں ۵۶۲ اب نہ فنا ہے نہ موت ۵۶۳ جو وہ طلب کریں اور وہ دیدار الہی و تجلی ربانی ہے جس سے ہر مجاہد کو دار کرامت میں نوازے جائیں گے ۵۶۴ یعنی آپ کے زمانہ کے کفار سے قبل ۵۶۵ یعنی وہ امتیں ان سے قوی اور زبردست تھیں ۵۶۶ اور جستجوئیں حاجبہا پہلے کئے ۵۶۷ موت اور حکم الہی سے مگر کوئی ایسی جگہ نہ پائی۔

۵۶۸ دل دانا شبلی قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآنی نصائح سے فیض حاصل کرنے کیلئے قلب حاضر چاہیے جس میں طرفہ العین کے لئے بھی غفلت نہ آئے۔

۵۶۹ قرآن اور نصیحت پر۔

۵۷۰ شان نزول مفسرین نے کہا کہ یہ آیت یود کے رد میں نازل ہوئی جو یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کائنات کو چھ روز میں بنایا جن میں سے پہلا کیشنبہ ہے اور پچھلا جمعہ پھر وہ معاذ اللہ تھک گیا اور سنبچہ کو اس نے عرش پر لیٹ کر آرام لیا اس آیت میں انکار وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ جسے وہ قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنائے ہر چیز کو حسب اقتضائے حکمت مستی عطا فرمانا ہے

شان آہی میں یہود کا یہ کلمہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اور شدت غضب سے چہرہ مبارک پر سرخی نمودار ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین فرمائی اور خطاب ہوا۔

۵۷۱ یعنی فجر و ظہر و عصر کے وقت۔

۵۷۲ یعنی وقت مغرب و عشاء و تہجد۔

۵۷۳ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کر نیک حکم فرمایا (بخاری)۔

حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ تینتیس مرتبہ لا شریک لہ اور ایک مرتبہ لا ایلہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و هو

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے اس کے گناہ بخشے جائیں چاہے سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں یعنی بہت ہی کثیر ہوں (مسلم شریف) ۵۷۴ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام و ۵۷۵ یعنی صغیرہ بیت المقدس سے جو آسمان کی طرف زمین کا سب سے قریب مقام ہے حضرت اسرافیل کی نایاب ہوگی اس کی ہوائی ہڈی کو پھیرے ہوئے جوڑ دینے پر یہ شدہ گوشت پر آگندہ ہوا اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لئے جمع ہونیکا حکم دیتا ہے و ۵۷۶ سب لوگ مراد اس سے نفی ثانیہ ہے ۵۷۷ آخرت میں و ۵۷۸ مرنے عشر کی طرف و ۵۷۹ یعنی کفار و فیش۔

۵۷۹ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کر نیک حکم فرمایا (بخاری)۔

۵۸۰ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کر نیک حکم فرمایا (بخاری)۔

۵۸۱ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کر نیک حکم فرمایا (بخاری)۔

۵۸۲ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کر نیک حکم فرمایا (بخاری)۔

۵۸۳ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کر نیک حکم فرمایا (بخاری)۔

۵۸۴ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کر نیک حکم فرمایا (بخاری)۔

۵۸۵ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کر نیک حکم فرمایا (بخاری)۔

۱۰ اَدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝۱۰ لَھُمْ فَاِشَاءٌ وَّنٰ فِہَا وَلَدٌۢ لِّیۡنَا مَزِیْدٌ ۝۱۱ وَکَمَا اَھْلَکْنَا قَبْلَھُمْ مِّنْ قَرْنٍ ھُمْ اَشَدُّ مِنْھُمْ بَطْشًا

ان سے فرمایا جائے گا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ ۵۶۱ بیشک کا دن ہر وہ آنکے لئے ہے جس میں جو چاہیں اور وہاں سے پاس سے

بھی زیادہ ۵۶۲ اور ان سے پہلے ۵۶۳ ہم نے کتنی سنگتیں ہلاک فرمادیں کہ گرفت میں ان سے سخت تھیں ۵۶۴

فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ ھَلْ مِنْ مَّخِیْصٍ ۝۱۲ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِکْرًا لِّیۡ

تو شہروں میں کاوشیں کیں ۵۶۵ کیا ہے کہیں بھاگنے کی جگہ ۵۶۶ بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لئے

لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقٰی السَّمْعَ وَھُوْ سَھِیْدٌ ۝۱۳ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

جو دل رکھتا ہو ۵۶۷ یا کان لگائے ۵۶۸ اور متوجہ ہو ۵۶۹ اور بیشک ہم نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لَّغْوٍ

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا ۵۷۰ اور تکان ہمارے پاس نہ آئی ۵۷۱

فَاَصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

توان کی باتوں پر صبر کرو ۵۷۲ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سو بچ چکے سے پہلے اور

قَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝۱۴ وَمِنَ الْیَلِ فَسَبِّحْهُ وَادْبَارَ السُّجُوْدِ ۝۱۵ وَاسْتَمِعْ یَوْمَ

دُوبنے سے پہلے ۵۷۳ اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو ۵۷۴ اور نمازوں کے بعد ۵۷۵ اور کان لگا کر سنو

یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّکَانَ قَرِیْبٍ ۝۱۶ یَوْمَ یَسْمَعُوْنَ الصَّیْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ

جس دن پکارنیوالا پکارے گا ۵۷۶ ایک پاس جگہ سے ۵۷۷ جس دن جنگل پر سنیں گے و ۵۷۸ حق کے ساتھ یہ دن ہے

یَوْمَ الْخُرُوْجِ ۝۱۷ اِنَّا نَحْنُ نَحْنُ وَنُمِیْتُ وَاَلِیْنَا الْمَصِیْرُ ۝۱۸ یَوْمَ تَشَقَّقُ

قبور کا ہر آنے کا بیشک ہم جلائیں اور ہم ماریں اور ہماری طرف پھرنا ہے و ۵۷۹ جس دن زمین اُن سے

الْاَرْضُ عَنْھُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ ۝۱۹ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ

پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے و ۵۸۰ یہ حشر ہے ہم کو آسان ہم خوب جان رہے ہیں جو کہہ رہے ہیں و ۵۸۱

پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے و ۵۸۰ یہ حشر ہے ہم کو آسان ہم خوب جان رہے ہیں جو کہہ رہے ہیں و ۵۸۱

پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے و ۵۸۰ یہ حشر ہے ہم کو آسان ہم خوب جان رہے ہیں جو کہہ رہے ہیں و ۵۸۱



وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكَرَ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدَ ۝

اور کچھ تم ان پر جبر کرنے والے نہیں وہ تو قرآن سے نصیحت کرو اُسے جو میری دھمکی سے ڈرے

سُورَةُ الذَّارِيَةِ مَكِّيَّةٌ مُمَكِّنَةٌ آيَاتُهَا ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ

سورہ ذاریات مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

وَالذَّارِيَةُ ذُرْوًا ۝ فَالْحَلِيلُ ۝ وَقُرْآنٌ فَالْجَرِيْتُ يُسْرًا ۝ فَالْمُقْسِمَتِ

قسم انہی جو کھیر کر اڑانے والیاں ۱ پھر بوجھ اٹھانے والیاں ۲ پھر نرم چلنے والیاں ۳ پھر حکم سے بانٹنے والیاں

أَمْرًا ۝ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ۝ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ۝ وَالسَّمَاءِ

۴ بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ۵ ضرور سچ ہے اور بیشک انصاف ضرور ہوتا ہے ۶ آرائش والے

ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُتَخَلِفٍ ۝ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ

آسمان کی قسم ۷ تم مختلف بات میں ہو ۸ اس قرآن سے ہی اونہا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اونہا

أُولَئِكَ ۝ قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ۝

یا جانا ہونے والے ۹ مائے جائیں دل سے تراشنے والے ۱۰ جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ۱۱

يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ۝ يَوْمَهُمُ عَلَى النَّارِ يَفْتَنُونَ ۝

پوچھتے ہیں ۱۲ انصاف کا دن کب ہوگا ۱۳ اس دن ہوگا جس دن وہ آگ پر پائے جائیں گے ۱۴ اور فرمایا جائیگا

ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِينَ

چکھو اپنا پتہ ۱۵ یہ ہے وہ جس کی نہیں جلدی تھی ۱۶ بے شک پر ہیزگار

فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٌ ۝ أَخَذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا

باغوں اور چشموں میں ہیں ۱۷ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۱۸ بے شک وہ

۵۱ کہ انہیں برور اسلام میں داخل کروا چکا کام دعوت دنیا اور سمجھا دینا ہے (وکان مذا قبل الام بالقول)۔ سورہ ذاریات مکیہ ہے اس میں تین رکوع ساٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایک ہزار دوسو انتالیس حرف ہیں ۵۲ یعنی وہ ہوائیں جو خاک وغیرہ کو اڑاتی ہیں ۵۳ یعنی وہ گھٹائیں اور بدلیاں جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں ۵۴ یعنی فرشتوں کی وہ جماعتیں جو حکم آہی بارش و زرق وغیرہ تقسیم کرنی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مددات الامریا ہے اور عالم میں تیسرے نصرت کا اختیار عطا فرمایا ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تمام مفسرین ہواؤں کی ہیں کہ وہ خاک بھی اڑاتی ہیں بادلوں کو بھی اٹھاتے پھرتی ہیں پھر انہیں لیکر بسہولت چلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے بلاد میں اس کے حکم سے بارش کو تقسیم کرتی ہیں قسم کا مقصود اصلی اس چیز کی عظمت بیان کرنا ہے جس کے ساتھ قسم فرمائی گئی کیونکہ یہ چیزیں کمال قدرت الہی بر دلالت کرنے والی ہیں اور باب دانش کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان میں نظر کر کے بعث و جزا پر استدلال کریں کہ جو قادر بر حق ایسے امور عجیبہ بر قدرت رکھتا ہے وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ ہستی عطا فرمانے پر بیشک قادر ہے۔

۵۵ یعنی بحث و جہاد ۵۶ اور حساب کے بعد نیکی بڑی بدلہ ضرور ملنا۔

۵۷ جس کو ستاروں سے مزین فرمایا ہے کہ اے اہل مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور قرآن پاک کے بارے میں۔

۵۸ کبھی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کہتے ہو کبھی مجنون (معاذ اللہ تعالیٰ) اسی طرح قرآن کریم کو کبھی سحر بتاتے ہو کبھی شعر

کبھی کہانت کبھی انگوٹوں کی داستانیں ۵۹ اور جو محرم انہی ہے اس سعادت سے محروم رہتا ہے اور یہ کانے والوں کے بہانے میں آتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار جب کسی کو دیکھتے کہ ایمان لانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ اُنکے پاس کیوں جاتا ہے وہ تو شاعر ہیں ساحر ہیں کاذب ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) اور اسی طرح قرآن پاک کو کہتے کہ وہ شعر ہے سحر ہے کذب ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) ۶۰ یعنی نشہ جہالت میں آخرت کو بھولے ہوئے ہیں ۶۱ انہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سحر اور کذب کے طور پر کہ ۶۲ ان کے جواب میں فرمایا جاتا ہے ۶۳ اور انہیں عذاب دیا جائیگا ۶۴ اور دنیا میں تسخر سے کہا کرتے تھے کہ وہ عذاب جلدی لاؤ جس کا وعدہ دیتے ہو ۶۵ یعنی اپنے رب کی نعمت میں ہیں باغوں کے اندر جنہیں لطیف چستے جاری ہیں۔

۶۶ یعنی بھولے ہوئے ہیں ۶۷ بے شک پر ہیزگار ۶۸ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۶۹ بے شک وہ

۷۰ یعنی بھولے ہوئے ہیں ۷۱ بے شک پر ہیزگار ۷۲ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۷۳ بے شک وہ

۷۴ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۷۵ بے شک پر ہیزگار ۷۶ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۷۷ بے شک وہ

۷۸ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۷۹ بے شک پر ہیزگار ۸۰ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۸۱ بے شک وہ

۸۲ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۸۳ بے شک پر ہیزگار ۸۴ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۸۵ بے شک وہ

۸۶ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۸۷ بے شک پر ہیزگار ۸۸ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۸۹ بے شک وہ

۹۰ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۹۱ بے شک پر ہیزگار ۹۲ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۹۳ بے شک وہ

۹۴ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۹۵ بے شک پر ہیزگار ۹۶ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۹۷ بے شک وہ

۹۸ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۹۹ بے شک پر ہیزگار ۱۰۰ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۱۰۱ بے شک وہ

۱۰۲ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۱۰۳ بے شک پر ہیزگار ۱۰۴ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۱۰۵ بے شک وہ

۱۰۶ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۱۰۷ بے شک پر ہیزگار ۱۰۸ اپنے رب کی عطا میں لیتے ہوئے ۱۰۹ بے شک وہ



۱۸ دنیا میں ۱۸ اور زیادہ حصہ شب کا نماز میں گزارتے ۱۹ یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں اور شب کا پچھلا حصہ استغفار میں گزارتے ہیں اور اتنے سو جانے کو بھی تقصیر سمجھتے ہیں۔

۱۹ منگتا تو وہ جو اپنی حاجت کے لئے لوگوں سے سوال کرے اور محروم وہ کہ حاجت مند ہوا اور جیسا سوال بھی نہ کرے۔

۲۰ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اسکی قدرت و حکمت پر دلالت کرتی ہیں ۲۱ تمہاری پیدائش میں اور تمہارے تغیرات میں اور تمہارے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے شکار عجاب و غرائب ہیں جس سے بندے کو اس کی شان خدائی معلوم ہوتی ہے۔ ۲۲ کہ اسی طرف سے بارش کر کے زمین کو پیداوار سے مالا مال کیا جاتا ہے۔

۲۳ آخرت کے ثواب و عذاب کا وہ سب آسمان میں مکتوب ہے۔ ۲۴ جو دس یا بارہ فرشتے تھے۔ ۲۵ یہ بات آپ نے اپنے دل میں فرمائی۔

۲۶ نفیس بھنا ہوا۔ ۲۷ کہ کھائیں اور یہ میزبان کے آداب میں سے ہے کہ مہمان کے سامنے کھانا پیش کرے جب ان فرشتوں نے نہ کھایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

۲۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آپ کے دل میں بات آئی کہ یہ فرشتے ہیں اور عذاب کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

۲۹ ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں ۳۰ یعنی حضرت سارہ ۳۱ جس کے کبھی بچہ نہیں ہوا اور نوٹے یا نانا نوٹے سال کی عمر ہو چکی مطلب یہ تھا کہ ایسی عمر اور ایسی حالت میں بچہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔

۱۸ دنیا میں ۱۸ اور زیادہ حصہ شب کا نماز میں گزارتے ۱۹ یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں اور شب کا پچھلا حصہ استغفار میں گزارتے ہیں اور اتنے سو جانے کو بھی تقصیر سمجھتے ہیں۔

قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ ۱۸ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۱۹

اس سے پہلے ان کو کار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے ۱۸ اور

بِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۲۰ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۲۱

پچھلی رات استغفار کرتے ۱۹ اور ان کے مالوں میں حق تھا منگلتا اور بے نصیب کا ۲۰

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ۲۲ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصَرُونَ ۲۳

اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو ۲۲ اور خود تم میں ۲۳ تو کیا تمہیں سوچتا نہیں

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۲۴ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ

اور آسمان میں تمہارا رزق ہے ۲۴ اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ۲۴ تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم بیشک

لَحَقَّ قِصْلُ مَا أَنْتُمْ تَنْطِقُونَ ۲۵ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثٌ ضَلِيفُ إِبْرَاهِيمَ

یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو ۲۵ اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے مغز مہلوں کی

الْمُكْرَمِينَ ۲۶ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ ۲۷

خبر آئی ۲۶ جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا سلام ناشناس لوگ ہیں ۲۷

فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ۲۸ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا

پھر اپنے گھر گیا تو ایک فرج بھڑالے آیا ۲۸ پھر اُسے ان کے پاس رکھا ۲۸ کہا کیا تم

تَأْكُلُونَ ۲۹ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۳۰ قَالُوا لَا تَخَفْ ۳۱ وَبَشَرُوا بَعْضُهُمْ

کھاتے نہیں ۲۹ تو اپنے جی میں اُن سے ڈرنے لگا ۳۰ وہ بولے ڈریئے نہیں ۳۱ اور اُسے ایک علم والے لڑکے

عَلَيْهِمْ ۳۲ فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ

کی بشارت دی اس پر اسکی بی بی ۳۲ چلاتی آئی پھر اپنا ماتھا ٹھونکا اور بولی کیا بڑھیا بانجھ

عَقِيمٌ ۳۳ قَالُوا كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۳۴

۳۳ انھوں نے کہا تمہارے رب نے یونہی فرما دیا ہے اور وہی حکیم دانا ہے

۳۵ ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں ۳۶ یعنی حضرت سارہ ۳۷ جس کے کبھی بچہ نہیں ہوا اور نوٹے یا نانا نوٹے سال کی عمر ہو چکی مطلب یہ تھا کہ ایسی عمر اور ایسی حالت میں بچہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔



قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۖ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ

تجوہر میں ۱۰ فرمایا تو اے فرشتہ تو تم کس کام سے آئے ۳۳۲ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف

بھیجے گئے ہیں ۳۳۳ کہ ان پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے رب کے پاس ہے

رَبِّكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۖ فَاخْرُجْنَا مِنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ

بڑھنے والوں کے لئے نشان کئے رکھیں ۳۳۵ تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لئے

فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۖ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً

تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا ۳۳۶ اور ہم نے اس میں ۳۳۷ نشانی

لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۖ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ

باقی رکھی ان کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ۳۳۸ اور موسیٰ میں ۳۳۹ جب ہم نے اسے روشن سند

فَرَعُونَ سُلْطَنَ مُّبِينٍ ۖ فَتَوَلَّىٰ بَرْكِنَهُ ۖ وَقَالَ سَحَرًا أَوْ مَجْنُونٌ

نے کر فرعون کے پاس بھیجا ۳۴۰ تو اپنے لشکر سمیت بھگ گیا ۳۴۱ اور بولا جادو گر ہے یا دیوانہ

فَاخْذُنْهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ۖ وَفِي عَادٍ إِذْ

تو ہم نے اسے اور اسکے لشکر کو بکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ۳۴۲ اور عاد میں ۳۴۳

أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ۖ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ

جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ۳۴۴ جس چیز پر گزرتی اُسے گلی ہوئی جیسے

إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ۖ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ

کی طرح کر چھوڑتی ۳۴۵ اور ثمود میں ۳۴۶ جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت تک بے پروا

فَعْتُوا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ ۖ فَاخْذِثْهُمْ الصُّعِقَةُ ۖ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۖ فَمَا

تو انھوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی ۳۴۷ تو ان کی آنکھوں کے سامنے انھیں کڑک نے آیا ۳۴۸ تو وہ

کے ہلاک کر کے ایسا کر دیا گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے ۳۴۹ یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں ۳۵۰ یعنی وقت موت تک دنیا میں زندگی

کر لوی ہی زمانہ تمہاری بہت کا ہے ۳۵۱ اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کوچیں کاٹیں ۳۵۲ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کر دئے گئے۔

۳۳۲ یعنی سوائے اس بشارت کے تمہارا اور کیا کام ہے ۳۳۳ یعنی قوم لوط کی طرف ۳۳۴ ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کے پتھروں سے نہیں ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کئے جانے والا تھا۔ ۳۳۵ یعنی ایک ہی گھر کے لوگ اور وہ حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں ہیں۔

۳۳۶ یعنی قوم لوط کے اس شہر میں کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد۔ ۳۳۷ تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور ان کے جیسے افعال سے باز رہیں اور وہ نشانی ان کے اجر سے ہوئے دیار تھے یا وہ پتھر جن سے وہ ہلاک کئے گئے یا وہ کالا بدبودار پانی جو اس سرزمین سے نکلا تھا۔

۳۳۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی نشانی رکھی۔ ۳۳۹ روشن سند سے مراد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات ہیں جو آپ نے فرعون اور فرعونوں پر پیش فرمائے۔

۳۴۰ یعنی فرعون نے منع اپنی جماعت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اعراض کیا۔ ۳۴۱ کہ کیوں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور کیوں ان پر طعن کیا۔

۳۴۲ یعنی قوم عاد کے ہلاک کرنے میں بھی قابل عبرت نشانیاں ہیں۔ ۳۴۳ جس میں کچھ بھی خیر و برکت نہ تھی یہ ہلاک کرنے والی ہوا تھی۔ ۳۴۴ خواہ وہ آدمی ہوں یا جانور یا اور اموال جس چیز کو چھو گئی اس

کو ہلاک کر کے ایسا کر دیا گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے ۳۴۹ یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں ۳۵۰ یعنی وقت موت تک دنیا میں زندگی کر لوی ہی زمانہ تمہاری بہت کا ہے ۳۵۱ اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کوچیں کاٹیں ۳۵۲ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کر دئے گئے۔



۵۰ وقت نزول عذاب نہ بھاگ سکے ۵۱ اپنے دست قدرت سے ۵۲ اس کو اتنی کم زمین مع اپنی فضا کے اس کے اندر اس طرح آجائے جیسے کہ ایک میدان میں گیند پڑی ہو یا یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی خلق پر رزق وسیع کرنے والے ہیں۔

۵۳ مثل آسمان اور زمین اور سونچ اور چاند اور رات اور دن اور خشکی تری اور گرمی و سردی اور جن و انس اور روشنی و تاریکی اور کفر و ایمان ۵۴ اور سعادت و شقاوت اور حق و باطل اور نرو و مادہ کے۔

۵۵ اور سمجھو کہ ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا فرد واحد ہے نہ اس کا نظیر ہے نہ شریک نہ ضد نہ ندوی مستحق عبادت ہے۔

۵۶ اس کے ماسوا کو چھو کر اس کی عبادت اختیار کرو۔ ۵۷ جیسے کہ ان کفار نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو ساحر و مجنون کہا ایسے ہی۔

۵۸ یعنی پہلے کفار نے اپنے پچھلے کو یہ وصیت تو نہیں کی کہ تم انبیاء کی تکذیب کرنا اور ان کی شان میں اس طرح کی باتیں بنانا لیکن چونکہ سرکشی اور طغیان کی علت دونوں میں ہے اس لئے گمراہی میں ایک دوسرے کے موافق رہے۔

۵۹ کیونکہ آپ رسالت کی تبلیغ فرما چکے اور دعوت و ارشاد میں جد تبلیغ صرف کر چکے اور آپ نے اپنی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا شان نزول جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آئیے اصحاب کو بہت رنج ہوا کہ جب رسول غلبہ السلام کو عرض

کر نیک حکم ہو گیا تو اب وحی کیوں آئے گی اور جب نبی نے امت کو تبلیغ بطریق اتم فرمادی اور امت سرکشی سے باز نہ آئی اور رسول کو ان سے اعراض کا حکم مل گیا تو وقت آگیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو اس آیت کے بعد ہے اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلہ وحی منقطع نہیں ہوا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت سعادت مندوں کے لئے جاری رہی گی چنانچہ ارشاد ہوا ۵۹ اور میری معرفت ہو ۶۰ میرے بندوں کو روزی دیں یا سب کی نہیں تو اپنی ہی روزی خود پیدا کریں کیونکہ رزاق میں ہوں اور سب کی روزی کا میں ہی کفیل ہوں ۶۱ میری خلق کے لئے ۶۲ سب کو وہی دینا وہی پالتا ہے۔

اَسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُتَصِرِينَ ۵۱ وَقَوْمُ نُوحٍ مِّنْ

نکھڑے ہو سکے ۵۲ اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے اور ان سے پہلے قوم

قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَسِقِينَ ۵۲ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا

نوح کو ہلاک فرمایا بیشک وہ فاسق لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا ۵۳ اور بیشک ہم

لَمُوسِعُونَ ۵۳ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمِهْدُونَ ۵۴ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ

دست دینے والے ہیں ۵۵ اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے اور ہم نے ہر چیز کے

خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۵۴ فَفِرُّوْا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِّنْ نَذِيرٍ

دو جوڑ بنائے ۵۵ کہ تم دھیمان کرو ۵۶ تو اللہ کی طرف بھاگو ۵۷ بیشک میں اسکی طرف سے تمہارے لئے

مُبِينٌ ۵۷ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ إِنِّي لَكُمْ مِّنْ نَذِيرٍ مُّبِينٍ ۵۸

صریح ڈرسانیا والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اسکی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈرسانیا والا ہوں

كَذَلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ

یونہی ۵۹ جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو وہی بولے کہ جادو گر ہے یا

مَجْنُونٌ ۶۰ أَوْ أَصَوَابٌ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ۶۱ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَتَتْ

دلو انہ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہ مے میں بکروہ سرکش لوگ ہیں ۵۸ تو اے محبوب تم ان سے نہ بھیر لو تو تم پر

مَعْلُومٌ ۶۲ وَذَكَرْ فَإِنَّ الدِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۶۳ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ

کچھ الزام نہیں ۵۹ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اور میں نے جن

وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۶۴ مَا أَرِيدُ مِنْهُم مِّنْ رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ

اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں ۵۹ میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا ۶۰ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ

يُطْعَمُوا ۶۵ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرِّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْبَتِّينِ ۶۶ فَإِنَّ لِلَّذِينَ

وہ مجھے کھانا دیں ۶۱ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا ہے ۶۲ تو بیشک ان ظالموں

کے لئے ۶۳ سب کو وہی دینا وہی پالتا ہے۔

۶۴ اور میں نے ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا ۶۵ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ

۶۶ اور میں نے ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا ۶۷ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ



۶۳ جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ۶۴ حصہ ہے نصیب ہے ۶۵ یعنی اہم سابقہ کے کفار کیلئے جو انبیاء کی تکذیب میں ان کے ساتھی تھے ان کا عذاب و ملاک میں حصہ تھا۔  
۶۶ عذاب نازل کرنے کی۔  
۶۷ اور وہ روز قیامت ہے۔

۳ سورہ طور کیہ ہے اس میں دو رکوع انچاس آیتیں تین سو بارہ کلمے ایک ہزار پانچ سو حرف ہیں۔

۴ یعنی اس پہاڑ کی قیم جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام سے مشرف فرمایا۔

۵ اس نوشتہ سے مراد یا تو ریت ہو یا قرآن یا لوح محفوظ یا اعمال نویس فرشتوں کے دفتر۔

۶ بیت المعمور ساتویں آسمان میں عرش کے سامنے کعبہ شریف کے بالکل مقابل ہو یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں طواف و نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں پھر کبھی انھیں لوٹنے کا موقع نہیں ملتا ہر روز نئے ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں حدیث معراج میں بصحت ثابت ہوا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساتویں آسمان میں بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا۔

۷ اس سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لئے بمنزلہ چھت کے ہے یا عرش جو جنت کی چھت ہے (قرطبی عن ابن عباس)۔

۸ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام سمندروں کو آگ کر دیگا جس سے جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہو جائیگی (خازن)۔

۹ جس کا کفار کو وعدہ دیا گیا ہے۔

۱۰ چکن کی طرح گھومیں گے اور اس طرح

حرکت میں آئیں گے کہ ان کے اجزاء مختلف و منتشر ہو جائیں ۹ جیسے کہ غبار ہوا میں اڑتا ہے یہ دن قیامت کا دن ہوگا ۱۰ جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے ۱۱ کفر و باطل کے ۱۲ اور جہنم کے خازن کافروں کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانیوں سے ملا کر بانڈھیں گے اور انھیں منہ کے بل جہنم میں ڈھکیل دیں گے اور ان سے کہا جائیگا ۱۳ دنیا میں ۱۴ یمن سے اس لئے کہا جائیگا کہ وہ دنیا میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نظر بندی کر دی ہے۔

۱۵ نہ کہیں بھاگ سکتے ہوں عذاب سے بچ سکتے ہو اور یہ عذاب ۱۶ دنیا میں کفر و تکذیب۔

ظَلُّوْا ذُنُوْبًا مِّثْلَ ذُنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۙ فَوَيْلٌ

کیلئے ۶۳ عذاب کی ایک باری ہو ۶۴ جیسے ان کے ساتھ والوں کیلئے ایک باری تھی ۶۵ تو مجھ سے جلدی نہ کریں ۶۶ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمْ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۙ

تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیتے جاتے ہیں ۶۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَسَبِّحْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَتٰبٌ مُّسْطُوْرٌ ۙ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٌ ۙ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ

سورہ طور کیہ ہر آیت میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ آیتیں اور دو رکوع ہیں ۲

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ

اور بلند چھت ۵ اور سدگائے ہوئے سمندر کی ۶ بیشک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہوگا ۷

مَّا لَكُمْ مِنْ دَافِعٍ ۙ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمٰوٰتِ مَوْرًا ۙ وَتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۙ

اسے کوئی ٹلنے والا نہیں جس دن آسمان ہٹنا سا ہلنا نہیں گے ۸ اور پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے ۹

فَوَيْلٌ يَّوْمٍ مِّدِّ اللِّكْذٰبِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَلْعَبُوْنَ ۙ

تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۱۰ وہ جو مشغلہ میں ۱۱ کھیل رہے ہیں ۱۲

يَوْمَ يُدْعُوْنَ اِلَى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًا ۙ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ يَحْكُمُوْنَ ۚ

جس دن جہنم کی طرف دھکا دے کر ڈھکیلے جائیں گے ۱۳ یہ ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے

تُكٰدِبُوْنَ ۙ اَفَسِحْرُ هٰذَا اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ اِصْلُوْهَا فَاْصْبِرُوْا ۙ

تھے ۱۴ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں سوچھتا نہیں ۱۵ اس میں جاؤ اب چاہے سہر کر

اَوْ لَا تُصْبِرُوْا ۙ اَسَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّكُمْ تَجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ

یا نہ کرو سب تم پر ایک سا ہے ۱۶ تمہیں اسی کا بدلا جو تم کرتے تھے ۱۷



۱۷ اس کے عطا و نعمت خیر و کرامت پر  
۱۸ اور ان سے کہا جائے گا۔  
۱۹ جو تم نے دنیا میں کیے کہ ایمان  
لائے اور خدا اور رسول کی طاعت  
اختیار کی۔

۲۰ جنت میں اگر چہ باپ دادا کے درجے  
بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لئے  
ان کی اولاد ان کے ساتھ ملا دی جائیگی  
اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس  
اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا۔  
۲۱ انھیں انکے اعمال کا پورا ثواب  
دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل و کرم  
سے بلند کیے۔

۲۲ یعنی ہر کافر اپنے کفری عمل میں  
دورخ کے اندر گرفتار ہے۔ (خازن)  
۲۳ یعنی اہل جنت کو ہم نے اپنے احسان  
سے دم بہ دم مزید نعمتیں عطا فرمائیں۔  
۲۴ جیسا کہ دنیا کی شراب میں قسم قسم  
کے مفاسد تھے کیونکہ شراب جنت کے پینے  
سے نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ خصلتیں خراب  
ہوتی ہیں نہ پینے والا یہودہ بکتا ہے  
نہ گنگار مہوتا ہے۔

۲۵ خدمت کے لئے اور ان کے  
حسن و صفا و پاکیزگی کا یہ عالم ہے۔  
۲۶ جنھیں کوئی ہاتھ ہی نہ لگا حضرت  
عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ کسی جنتی کے  
پاس خدمت میں دوڑنے والے غلام نہ رہے  
سے کم نہ ہوں گے اور ہر غلام جدا جدا  
خدمت پر مقرر ہوگا۔

۲۷ یعنی جنتی جنت میں ایک  
دوسرے سے دریافت کریں گے  
کہ دنیا میں کس حال میں تھے اور کیا عمل  
کرتے تھے اور یہ دریافت کرنا نعمت الہی کے

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ۖ فَلَهِمْ فِيهَا نِسَاءٌ مُّحْسَنَاتٌ

بیشک پرہیزگار باغوں اور چین میں ہیں اپنے رب کی دین پر شاد شاد ۱۷ اور  
وَقَهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ  
انھیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچا لیا ۱۸ کھاؤ اور پیو خوشگوار سے صلہ اپنے اعمال کا

تَعْمَلُونَ ۖ مُتَكِينِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ۖ

۱۹ تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر رکھے ہیں اور ہم نے انھیں نہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ انکی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی  
وَمَا كُنْتُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ۖ

۲۰ اور ان کے عمل میں انھیں کچھ کمی نہ دی ۲۱ سب آدمی اپنے کئے میں گرفتار ہیں ۲۲  
وَأَمْدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَحِمٍ مَّبَايِشَتُهُمْ ۖ يَتَنَزَّعُونَ فِيهَا كَأْسًا

اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں ۲۳ ایک دوسرے سے پیتے ہیں وہ  
لَا لَغْوٍ فِيهَا وَلَا تَأْتِيهِمْ ۖ وَيُطَوَّفُ عَلَيْهِمْ غُلَامٌ ۚ لَهُمْ فِيهَا كَأْسٌ لُّلُؤٍ

جام جس میں نہ یہودگی اور نہ گنگاری ۲۴ اور ان کے خدمتگار لڑکے ان کے گرد پھریں گے ۲۵ گویا وہ موتی ہیں  
مَكْنُونٍ ۖ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۖ قَالُوا إِنَّا كُنَّا

چھپا کر رکھے گئے ۲۶ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ۲۷ بولے بیشک ہم اس سے  
قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۖ فَمِنْ اللَّهِ عَلَيْنَا وَوَقِنَا عَذَابَ السَّمُورِ ۖ

پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے ۲۸ تو اللہ نے ہم پر احسان کیا ۲۹ اور ہمیں لو کے عذاب سے بچا لیا ۳۰  
إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ۖ فَذَكَرْنَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ

بیشک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں ۳۱ اسکی عبادت کی تھی بیشک ہی احسان فرمایا الٰہ پرانے محبوب ہم نصیحت فرماؤ ۳۲ کہ تم  
اعتراف کیلئے ہوگا ۳۳ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس اندیشہ سے کہ نفس و شیطان خلل ایمان کا باعث نہ ہوں اور نیکیوں کے روکے جانے اور دیوں پر گرفت کیے جانے کا  
بھی اندیشہ تھا ۳۴ رحمت اور مغفرت فرما کر ۳۵ یعنی آتش جہنم کے عذاب سے جو جسموں میں داخل ہونے کی وجہ سے سموم یعنی لو کے نام سے موسوم کی گئی ۳۶ یعنی دنیا میں  
اخلاص کے ساتھ صرف ۳۷ کفار کو اور انکے کاہن اور مجنون کہنے کی وجہ سے آپ نصیحت سے باز نہ رہیں اس لئے۔



۳۲ یہ کفار مکہ آپ کی شان میں ۳۳ کہ جسے اُن سے پہلے شاعر مرنے اور انکے جتنے ٹوٹ گئے یہی حال ان کا ہونا ہے (معاذ اللہ) اور وہ کفار یہ بھی کہتے تھے کہ اُن کے والد کی موت جوانی میں ہوئی ہے ان کی بھی ایسی ہی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے ۳۴ میری موت کا ۳۵ کہ تم پر عذاب آئی آئے چنانچہ یہاں اور وہ کفار بدر میں قتل و قید کے عذاب میں گرفتار کئے گئے ۳۶ جو وہ حضور کی شان میں کہتے ہیں شاعر سحر کا ہن مجنون ایسا کہنا بالکل خلاف عقل ہے اور طرہ یہ کہ مجنون بھی کہتے جاتے ہیں اور شاعر سحر کا ہن بھی اور پھر اپنے عاقل ہونے کا دعویٰ ۳۷ کہ عذاب میں اندھے ہو رہے ہیں اور کفر و طغیان میں حد سے گزر گئے ۳۸ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دل سے۔  
قال فما خطبکم؟  
۳۹  
۴۰ اور دشمنی و خست نفس سے ایسے طعن

۴۱ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحمت قائم فرماتا ہے کہ اگر ان کے خیال میں قرآن جیسا کلام کوئی انسان بنا سکتا ہے۔

۴۲ جو حسن و خوبی اور فصاحت و بلاغت میں اس کے مثل ہو۔

۴۳ یعنی کیا وہ ماں باپ سے پیدا نہ ہوئے جادے عقل میں جن پر رحمت قائم نہ کی جائیگی۔

ایسا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ کیا وہ لفظ سے پیدا نہیں ہوئے اور کیا انھیں خدا نے نہیں بنایا

۴۴ کہ انھوں نے اپنے آپ کو خود ہی بنایا ہو یہ بھی محال ہے تو لامحالہ انھیں اقدار

کرنے پر لگا کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیا سبب ہے کہ وہ اس کی عبادت نہیں کرتے اور بتوں کو پوجتے ہیں۔

۴۵ یہ بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا آسمان و زمین پیدا کرنے کے کوئی قدرت

نہیں رکھتا تو کیوں اس کی عبادت نہیں کرتے ۴۶ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی قدرت

و خالقیت کا اگر اس کا یقین ہوتا تو ضرور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاتے۔

۴۷ نہ بتاؤ رزق وغیرہ کے کہ انھیں اختیار ہو جہاں چاہے خرچ کریں اور جسے چاہیں دیں

۴۸ خود مختار جو چاہے کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔

۴۹ آسمان کی طرف لگا ہوا۔ اور انھیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کون

پہلے ہلاک ہوگا اور کس کی فرج ہوگی اگر انھیں اس کا دعویٰ ہو۔

۵۰ یہ ان کی سفاہت اور بیوقوفی کا بیان ہے کہ اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے

ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عظیم بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جن کو برا جانتے ہیں وہ دین کی تعلیم پر ۵۱ اور ان کی زیر باری کے باعث اسلام نہیں لاتے یہی تو نہیں ہے پھر اسلام لانے میں انھیں کیا عذر ہے ۵۲ کہ مرنیکے بعد انھیں گے اور اُنھے بھی تو عذاب نہ کیے جائیں گے یہ بات بھی نہیں ۵۳ دارالندوہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے نبی ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزدوق و شریک کے مشورے کرتے ہیں ۵۴ انکے مکر و کید کا وبال انھیں پر پڑ چکا چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا اور انھیں بدر میں ہلاک کیا۔

رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ۝ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَبِّ ۝  
اَلْمُنُونَ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَرِبِينَ ۝ أَمْ تَأْمُرُهُمْ  
بِأَن يَخُذُوا حُلَاهُم بِهَذَا أَمْ لَهُمْ قَوْمٌ طَاعُونَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ تَقُولُهُ بَلْ  
لَا يُؤْمِنُونَ ۝ فَلْيَا تُوَا حِدِيثَ مَثِلَةٍ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝ أَمْ  
خُلِقُوا مِن غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝ أَمْ خُلِقُوا السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ بَلْ لَا يُؤْقِنُونَ ۝ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ  
الْمُصِيطِرُونَ ۝ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ فَلْيَا تِ مُسْتَمِعِهِمْ  
كَرُوطٍ هِيَ ۝ يٰ اَن كَسَ بَاس كُوفِي زِيَد هِيَ ۝ جَمِيْنَ طُحْكُرْسُنْ لِيْتِهِيَ ۝ تَوَان كَا سَنَفِ وَالَا كُوفِي  
يَسْلُطِن مَّيِّين ۝ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ۝ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا  
فَهُمْ مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ۝ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَمَن يَكْتُمُون ۝  
أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ۝ أَمْ لَهُمْ  
يَا كِسِي دَاوُلْ كَسَ ارَادَه مِيْنَ هِيْ ۝ تَوَا كَفَرُوْا هِيْ ۝ دَاوُلْ طَرْنَا هِيْ ۝ ۵۵  
يَا اللّٰه كَسَا

یہاں در اللہ تعالیٰ کی عظیم بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جن کو برا جانتے ہیں وہ دین کی تعلیم پر ۵۱ اور ان کی زیر باری کے باعث اسلام نہیں لاتے یہی تو نہیں ہے پھر اسلام لانے میں انھیں کیا عذر ہے ۵۲ کہ مرنیکے بعد انھیں گے اور اُنھے بھی تو عذاب نہ کیے جائیں گے یہ بات بھی نہیں ۵۳ دارالندوہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے نبی ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزدوق و شریک کے مشورے کرتے ہیں ۵۴ انکے مکر و کید کا وبال انھیں پر پڑ چکا چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا اور انھیں بدر میں ہلاک کیا۔







تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی (تفسیر روح البیان) ۱۱۱ عام تیسرین نے فاسخوئی کا فاعل بھی حضرت جبریل کو قرار دیا ہے اور یہ معنی لیے ہیں کہ حضرت جبریل امین اپنی اصلی صورت پر قائم ہوئے اور اسکا سبب یہ ہو کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنی اصلی صورت میں ملاحظہ فرمانے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی اور حضرت جبریل جناب مشرق میں حضور کے سامنے نمودار ہوئے اور انکے وجود سے مشرق سے مغرب تک بھگ گیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی انسان نے حضرت جبریل کو اپنی اصلی صورت میں نہیں دیکھا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل کو دیکھنا تو صحیح ہے اور حدیث سے ثابت ہے لیکن یہ حدیث میں نہیں ہے کہ اس آیت میں حضرت جبریل کو دیکھنا مراد ہے بلکہ ظاہر تفسیر میں یہ ہے کہ مراد فاسخوئی سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکان قال فما خطبکم ۲۰

عالی اور منزلت رفیع میں استوی فرمایا ہے تفسیر کبیر تفسیر روح البیان میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اور استوی فرمایا اور حضرت جبریل سدرہ منہی پر نازل گئے آگے نہ بڑھ سکے انھوں نے کہا کہ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جلال مجھے جلاؤالیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور مستولے عرش سے بھی گزر گئے اور حضرت مترجم قدس سرہ کا ترجمہ اس طرف مشرے کہ استوی کی اسناد حضرت رب الغرغری علی کی طرف سے اور یہی قول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

۹- یہاں بھی عام مغیرین اسی طرف گئے ہیں کہ یہ حال جبریل امین کا ہے لیکن امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ حال سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ اُنق اعلیٰ یعنی فوق سموات تھے جس طرح کہنے والا کہتا ہے کہ میں نے جھٹ پر چاند دیکھا پہاڑ پر چاند دیکھا اسکے یعنی نہیں ہوتے کہ چاند جھٹ پر یا پہاڑ پر تھا بلکہ یہی معنی ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا جھٹ یا پہاڑ پر تھا اسی طرح یہاں یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوق سموات پر پہنچے تو تجلی ربانی آپ کی طرف متوجہ ہوئی۔ ۱۰- اسکے معنی میں بھی مغیرین کے کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب ہونا مراد ہے کہ وہ اپنی صورت پہلی دکھا دینے کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب میں حاضر ہوئے دوسرے معنی میں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حق کے قریب سے مشرف ہوئے تیسرے یہ کہ

قُوسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ۱۱۱ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی ۱۱۲ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ ۱۱۳ مَا رَاٰی ۱۱۴ اَفْتَدْرُوْنَهٗ عَلٰی مَا يَرٰی ۱۱۵ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اٰخَرٰی ۱۱۶ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۱۱۷ عِنْدَ حَاجَتِ الْبَاوٰی ۱۱۸ اِذْ يَغْشٰی السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰی ۱۱۹ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۱۲۰ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ۱۲۱ اَفَرٰیئْتُمُ اللَّتَّ وَالْعُزٰی ۱۲۲ وَمَنْوَةُ الثَّالِثَةِ ۱۲۳ الْاٰخَرٰی ۱۲۴ اَلَكُمُ الدَّكْرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ۱۲۵ تِلْكَ اِذَا قُسِمَةُ ضِيْرٰی ۱۲۶ اِنْ هٰی اِلَّا اَسْمَاءُ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاَبَاؤُكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ۱۲۷ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۱۲۸ اِنْ يَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوٰی الْاَنْفُسُ ۱۲۹ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ الْهُدٰی ۱۳۰ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمْنٰی ۱۳۱ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاَوَّلٰی ۱۳۲ وَكَمْ مِنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُعْنٰی ۱۳۳

۱۱۱- ہاں کہ فاعل خدا ہے ۱۱۲- اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی ۱۱۳- دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ۱۱۴- تو کیا تم ان سے انکے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ۱۱۵- اور انھوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا ۱۱۶- ۱۱۷- سدرۃ المنتہی کے پاس ۱۱۸- اس کے پاس جنت اماوی ہے جب سدرہ پر چھارہا ۱۱۹- سدرۃ ما یغشی ۱۲۰- ما زاغ البصر وما طغی ۱۲۱- لقد راٰی من ایت ربہ الکبریٰ ۱۲۲- افریئتم اللت والعزٰی ۱۲۳- ومنوۃ الثالثۃ ۱۲۴- الٰخریٰ ۱۲۵- اَلکُم الدکر ولہ الانثٰی ۱۲۶- تِلْکَ اِذَا قُسِمَةُ ضیْرِی ۱۲۷- اِنْ هٰی اِلَّا اَسْمَاءُ سَمَّیْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاَبَاؤُكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ۱۲۸- اِنْ یَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوٰی الْاَنْفُسُ ۱۲۹- وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ الْهُدٰی ۱۳۰- اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمْنٰی ۱۳۱- فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاَوَّلٰی ۱۳۲- وَكَمْ مِنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُعْنٰی ۱۳۳- تو آخرت اور دنیا سب کا مالک اللہ ہی ہے ۱۳۴- اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا اور یہی صحیح تر ہے ۱۱- اس میں بھی چند قول ہیں ایک تو یہ کہ نزدیک ہونے سے حضور کا عروج و وصول مراد ہے اور اتارنے سے نزول و رجوع تو حاصل معنی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے قریب میں باریاں ہوئے پھر وصال کی نعمتوں سے فیض یاب ہو کر خلق کی طرف متوجہ ہوئے دوسرے قول یہ ہے کہ حضرت رب الغرغری اپنے لطفت و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی تفسیر قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرب درگاہ ربوبیت ہو کر سجدہ طاعت ادا کیا (روح البیان) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قریب ہوا جبار رب لغرغری الخ (خازن) ۱۱- یہ اشارہ ہے تاکید قرب کی طرف کہ قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب اجاباں جو نزدیکی مقصود ہو سکتی ہے وہ اپنی غایت کو پہنچی ۱۳- اکثر علماء مغیرین کے نزدیک اسکے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ خاص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی (جبریل) حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ



خدا اور رسول کے درمیان کے اسرار میں جن پرانے سوا کسی کو اطلاع نہیں بقی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور نہ بیان فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی اور عجب و محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں جنکو انکے سوا کوئی نہیں جانتا (روح البیان) علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس شب میں جو ایک وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم تھے ایک تو علم شریعہ و احکام جنکی سب کو تبلیغ کی جاتی ہے دوسرے معارف الہیہ جو خواص کو بتائے جاتے ہیں تیسرے حقائق و نتائج علوم و ذوقیر جو صرف انھیں انھیں صحت کو تلقین کیے جاتے ہیں اور ایک قسم وہ اسرار جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ خاص ہیں کوئی انکا تحمل نہیں کر سکتا (روح البیان) ۲۹۲ لے یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک نے اس کی تصدیق کی جو چشم مبارک نے دیکھا منہی یہ ہیں کہ آنکھ سے دیکھا دل سے پہچانا اور اس رویت معرفت میں شک و تردد نے راہ دنیا کی اب یہ بتا کہ کیا دیکھا بعض مفسرین کا قول یہ کہ حضرت جبریل کو دیکھا لیکن مذہب صحیح یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک تعالیٰ کو دیکھا اور یہ دیکھنا کس طرح چشم سر سے یا چشم دل سے اس میں مفسرین کے دونوں قول پائے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب لغزت کو اپنے قلب مبارک سے دوبار دیکھا (رواہ مسلم) ایک جماعت اس طرف گئی کہ کہ اپنے رب غوہل کو حقیقتہ چشم مبارک سے دیکھا یہ قول حضرت انس بن مالک اور جن مکرر کہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو ملت اور حضرت موسیٰ کو کلام اور سید عالم محمد مصطفیٰ کو اپنے دیدار سے امتیاز بخشا (اصولت اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دوبار کلام فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا (ترمذی) لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیدار کا انکار کیا اور آیت کو حضرت جبریل کے دیدار مجرول کیا اور فرمایا کہ جو کوئی کہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اس نے جھوٹ کہا اور سندیں لاکھ لاکھ انبصار آتا تو فرمائی یہاں چند باتیں قابل لحاظ ہیں ایک یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول نفی میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اثبات میں اور مثبت ہی مقدم ہوتا ہے

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ۝

کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لیے چاہے اور پسند فرمائے ۲۹۱

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيَسْمُؤْنَ الْمَلِكَةَ تَسْمِيَةَ الْإِنثَىٰ ۝

بے شک وہ جو آخرت پر ایمان رکھتے نہیں ۳۱ ملائکہ کا نام عورتوں کا سارکتے ہیں ۳۱

وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي

اور انھیں اس کی کچھ خبر نہیں وہ تو نہ گمان کے پیچھے ہیں اور بیشک گمان یقین کی جگہ

مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝ فَأَعْرَضَ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا

کچھ کام نہیں دیتا ۳۲ تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے بھرا ۳۲ اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ ذَلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ

کی زندگی ۳۳ یہاں تک ان کے علم کی پہنچ ہے ۳۵ بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو

ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ اهْتَدَىٰ ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے جس نے راہ پائی اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ

میں ہے اور جو کچھ زمین میں تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے کئے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو

أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَىٰ ۝ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْأَثْمِ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا

نہایت اچھا صاعہ عطا فرمائے وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں ۳۷ مگر اتنا کہ

الْكَمَرِ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۝ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِّنَ

گناہ کے پاس گئے اور رک گئے ۳۷ بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے دو تہیں خوب جانتا ہے ۳۸ تمہیں

الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجْنَةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ ۝

مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بناؤ ۳۹

کیونکہ نامی کسی چیز کی نفی اسلئے کرتا ہے کہ اس نے سنا نہیں اور مثبت اثبات اسلئے کرتا ہے کہ اس نے سنا اور جانا تو علم مثبت کے پاس ہے علاوہ بریں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلام حضور سے نقل نہیں کیا بلکہ آیت سے اپنے استنباط پر اعتماد فرمایا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رائے ہے اور آیت میں ادراک یعنی احاطہ کی نفی ہے نہ رویت کی مسئلہ صحیح یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیدار الہی سے مشرف فرمائے گئے مسلم شریف کی حدیث مرفوعہ سے بھی یہی ثابت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو بزرگامہ ہیں وہ بھی اسی پر ہیں مسلم کی حدیث کہ آیت رَقِيْ يَعْجَبِيْ وَيَقْلِبِيْ فِيْ سَانِيَةِ رُبِّكَ کہ اپنے رب کو اپنی آنکھوں اپنے دل سے دیکھا حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو دیکھا حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قائل ہوں حضور نے اپنے رب کو دیکھا اسکو دیکھا امام صاحب یہ فرماتے ہی ہے یہاں تک کہ سانس ختم ہوگا ۱۵۱۱ شکر کن کو خطاب ہے جو شب معراج کے واقعات کا انکار کرتے اور اس میں جھگڑتے تھے ۱۶۱۱ کیونکہ بختیخت کی درخواستوں کے لئے چند بار عروج و زوال ہوا



حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دو مرتبہ دیکھا اور انھیں سے بھی مروی ہے کہ حضور نے رب عزوجل کو دیکھ کر کہا افسوس کہ انتہی ایک درخت جو جسکی اصل (جڑ) چھٹے آسمان میں ہے اور اسکی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ملائکہ اور ارواح شہداء و اقلیاء اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے ۱۵۰ یعنی ملائکہ اور انور ۱۹۰ اسیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال قوت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے دینے والیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے نہ مقصود کی دہر سے آنکھ پھیری نہ حضرت موصی علیہ السلام کی طرح ہوش ہوئے قال فما خطبکم؟

هُوَ أَعْلَمُ بِسِرِّ اتَّقِي ۚ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى ۚ وَأَعْطَى قَلِيلًا ۚ وَ

وہ خوب جانتا جو پیریز گاریں ۱۲۰ تو کیا تم نے دیکھا جو پھر گیا ۱۲۱ اور کچھ تھوڑا سپا دیا اور رکھ

اگدی ۱۲۰ اَعِنْدَكَ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهَوِّدِي ۚ أَمْ لَمْ يُنَبِّأْ بِمَا فِي

رکھا ۱۲۱ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ۱۲۲ کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں

صُحُفِ مُوسَى ۚ وَابْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى ۚ أَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

میں ہے موسیٰ کے ۱۲۳ اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجالایا ۱۲۴ کہ کوئی بوجھ اٹھانوالی جان دوسری کا

أُخْرَى ۚ وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى ۚ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ

بوجھ نہیں اٹھاتی ۱۲۵ اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش ۱۲۶ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب

يُرَى ۚ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوَّلَى ۚ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَى ۚ وَ

دیکھی جائیگی ۱۲۷ پھر اس کا بھر پور بدلہ دیا جائے گا ۱۲۸ اور یہ کہ بیشک تمھارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ۱۲۹ اور

أَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى ۚ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ۚ وَأَنَّهُ خَلَقَ

یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رو لایا ۱۳۰ اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور چلایا ۱۳۱ اور یہ کہ اسی نے

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى ۚ مِنْ نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَى ۚ وَأَنَّ عَلَيْهِ

دو جوڑے بنائے نر اور مادہ ۱۳۲ نطفہ سے جب ڈالا جائے ۱۳۳ اور یہ کہ اسی کے ذمہ

النَّشْأَةُ الْآخِرَى ۚ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَى ۚ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ

ہے بچھلا اٹھانا ۱۳۴ اور یہ کہ اسی نے غنی دی اور فقارت دی ۱۳۵ اور یہ کہ وہی ستارہ شعلہ کی

۲

۳

۴

۵

۶

۷

۸

۹

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹



کرنی والا ثواب سے محروم ہو بعض کا قول ہونا جائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں بہر حال گناہ کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ۔ کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ صغیرہ وہ جس پر وعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فواحش وہ جن پر جہنم ہو ۱۲۶ کہ آنا تو کبائر سے بچنے کی برکت ہے معاف ہو جاتا ہے ۱۲۷ نشان نزول یہ آیت اُن دلوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے حج ۱۲۸ یعنی تفاخر اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے وہ ان کی ابتدا و انتہی سے آخریام کے بعد احوال جانتا ہے مسئلہ اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی ۱۲۹  
قال فما خبئكم؟  
۱۳۰

گئی لیکن اگر نعمت الہی کے اعتراف اور عبادت پر مستور اسکا دلنے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔  
۱۳۱ اور اسی کا جاننا کافی وہی جزا دینے والا ہے دوسروں پر اظہار اور نام و نمود سے کیا فائدہ۔

۱۳۲ اسلام سے نشان نزول یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین میں اتباع کیا تھا مشرکوں نے اسکو عابث ۱۳۳ دلائی اور کہا کہ تو نے بزرگوں کا چھوڑ دین چھوڑ دیا اور تو گمراہ ہو گیا اس نے کہا میں نے عذاب الہی کے خوف سے ایسا کیا تو عار دلانے والے کا فر نے اس سے کہا کہ اگر تو شرک کی طرف لوٹ آئے اور اس قدر مال بھجو گئے تو تیرا عذاب میں اپنے ذمے لیتا ہوں اس پر ولید اسلام سے منجھوٹا ہوا ہرگز شکر میں مبتلا ہو گیا اور جس شخص سے مال دینا ٹھہر تھا اس نے چھوڑا سادیا اور باقی سے منع کر دیا ۱۳۴ باقی شان نزول یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اکثر امویں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید و موافقت کیا کرتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی کہ اس نے کہا تھا اللہ تعالیٰ کی قسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بہترین اخلاق کا حکم فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ چھوڑا اقرار کیا اور حق لازم میں سے قدرے قلیل ادا کیا اور باقی سے باز رہا یعنی ایمان نہ لایا۔ ۱۳۵ کہ دوسرا شخص اسکا بارگناہ اٹھائے گا اور اسکے عذاب کو اپنے ذمہ لے گا۔

اَهْوٰی ۱۳۶ فَغَشَّاهَا مَا غَشٰی ۱۳۷ فَبَايَ الْاَیَّ رِبِّكَ تَتَمَارٰی ۱۳۸ هٰذَا

نیچے گر آیا ۱۳۹ تو اس پر چھایا جو کچھ چھایا ۱۴۰ تو اے سننے والے اپنے رب کی کونسی نعمتوں میں شک کر گیا یہ

نَذِیْرٌ مِّنَ النَّذِرِ الْاُولٰی ۱۴۱ اَرَفَتِ الْاَزْفَۃَ ۱۴۲ لَیْسَ لَهَا مِّنْ دُوْنِ

۱۴۳ ایک ڈر سنا تو اے میں اگلے ڈرائیو لوں کی طرح ۱۴۴ پاس آئی پاس آنیوالی ۱۴۵ اللہ کے سوا اس کا کوئی

اللہ کاشفۃ ۱۴۶ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ۱۴۷ وَتَضَحٰکُوْنَ ۱۴۸

کھولنے والا نہیں ۱۴۹ تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو ۱۵۰ اور ہنستے ہو اور

لَا تَبْکُوْنَ ۱۵۱ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۱۵۲ فَاسْجُدْ وَاِلٰہُ وَاَعْبُدُوْا ۱۵۳

روتے نہیں ۱۵۴ اور تم کھیل میں پڑے ہو ۱۵۵ تو اللہ کے لئے سجدہ اور اس کی بندگی کرو ۱۵۶

سُوْرَةُ الْقَمٰرِ ۱۵۷ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱۵۸ وَخَمْسُوْنَ اٰیَةً ۱۵۹

سورہ قمر نامی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۶۰ پچیس آیتیں اور تین کوع ہیں

اِقْرَبَتْ السَّاعَةُ ۱۶۱ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ ۱۶۲ وَاِنْ يَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرَضُوْا وَیَقُوْلُوْا

پاس آئی قیامت اور ۱۶۳ شق ہو گیا چاند ۱۶۴ اور اگر دیکھیں ۱۶۵ کوئی نشانی تو منہ پھیرتے ۱۶۶ اور کہتے

سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۱۶۷ وَكَذَّبُوْا وَابْتَعُوْا اَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرِ مُّسْتَقَرٍّ ۱۶۸

ہیں یہ توجادو ہے چلا آتا اور انھوں نے جھٹلایا ۱۶۹ اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ۱۷۰ اور ہر کام قرار پا چکا ہے ۱۷۱

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِّنَ الْاَنْبَاءِ مَا فِیْہِ مُّزْدَجَرٌ ۱۷۲ حٰکِمَةٌ بِاَلْفَةٍ ۱۷۳ فَبَا

اور بیشک ان کے پاس وہ خبریں آئیں ۱۷۴ جن میں کافی روک تھی ۱۷۵ انہما کو پہنچی ہوئی حکمت بھر کیا

تُغْنِ النَّذِرُ ۱۷۶ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ یَوْمَیْدُ الْعَذَابِ ۱۷۷ اِلٰی شَیْءٍ شٰکِرٍ ۱۷۸

کام دیں ڈر سنا ۱۷۹ تو تم اُن سے منہ پھیر لو ۱۸۰ جس دن بلا ہوا ۱۸۱ ایک سخت بے پجانی بات کی طرف بلا کر ۱۸۲

حُشَعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ ۱۸۳ کَاَنْہُمْ جَرَادٌ

بچی آنکھیں کئے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ۱۸۴ ٹڈی میں پھیلی ہوئی

۱۸۵ یعنی اسفار تو برت میں ۱۸۶ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت ہے کہ انھیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ انھوں نے پوری طرح ادا کیا اس میں بیٹے کا ذبح بھی ہے اور انہما آگ میں ڈالا جانا بھی اور اس کے علاوہ اور امور ات بھی اسکے بعد اللہ تعالیٰ اس مضمون کا ذکر فرماتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں مذکور فرمایا گیا تھا ۱۸۷ اور کوئی دوسرے کے گناہ پر نہیں پکڑا جاتا اس میں اس شخص کے قول کا ابطال ہے جو ولید بن مغیرہ کے عذاب کا ذمہ دار بنا تھا اور اسکے گناہ اپنے ذمہ لینے کو کہتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زمانہ حضرت ابراہیم سے پہلے لوگ آدمی کو دوسرے کے گناہ پر بھی پکڑ لیتے تھے اگر کسی نے کسی کو قتل کیا ہو تو بجائے اس قاتل کے اسکے بیٹے یا بھائی یا بی بی یا غلام کو قتل کر دیتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو آپ نے اسکی ممانعت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچایا کہ کوئی کسی کے بارگناہ میں مداخلت نہیں کرے ۱۸۸ یعنی عمل مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پاتا ہے یہ مضمون بھی صحف ابراہیم و موسیٰ کا ہے علیہما السلام اور کہا گیا ہے کہ ان ہی امتوں کیلئے خاص تھا حضرت بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا



کہ ہم ہمارے شریعت میں آیت **الْحَقُّنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ** سے منسوخ ہو گیا حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں کی وفات ہو گئی اگر میں اسکی طرف سے صدقہ دوں کیا نفع ہوگا فرمایا ہاں مسائل اور کثرت احادیث سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات و طاعات سے جو ثواب پہنچایا جاتا ہے پہنچتا ہے اور اس پر بلا امت کا اجماع ہے اور اسی لئے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات کو فاتحہ سوچ کر پڑھیں اور غرض طاعات و صدقات سے ثواب پہنچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر اور اہل کفر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو کہ دنیا ہی میں دوست رزق یا تندرستی وغیرہ سے اسکا بدلہ دیدیا جائیگا **قَالَ وَمَا خَطْبُكُمْ؟** ۵۲

تاکہ آخرت میں اسکا کچھ حصہ باقی نہ رہے اور ایک مثنیٰ آیت کے مفسرین نے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ آدمی بمقتضائے عدل وہی پانچ گنا جو آپ نے کیا ہوا در اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کیلئے دو سال مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اسی مومن کی شمار کی جاتی ہے جس کے لئے کی گئی کیونکہ اسکا کرمیوالا اشل نائب وکیل کے اسکا قائم مقام ہوتا ہے۔

۵۴ آخرت میں۔

۵۵ آخرت میں اسی کی طرف رجوع ہے وہی اعمال کی جزا دے گا۔

۵۶ جسے چاہا خوش کیا جسے چاہا غمگین کیا

۵۷ یعنی دنیا میں موت دی اور آخرت میں زندگی عطا فرمائی یا یعنی کہ باپ دادا کو موت دی اور انکی اولاد کو زندگی بخشی یا یہ مراد کہ کافر کو موت کفر سے ہلاک کیا اور ایماندار کو ایمانی زندگی بخشی۔ ۵۸ رحم میں۔

۵۹ یعنی موت کے بعد زندہ فرما۔

۶۰ جو کشت گردا میں جو زائد کے بعد طالع ہوتا ہے اہل جاہلیت اسکی عبادت کرتے تھے اس آیت میں بتایا گیا کہ سب کا رب اللہ ہے اس ستارہ کا رب بھی اللہ ہی ہے لہذا اسی کی عبادت کرو۔

۶۱ بادمہ سے عادیہ ہیں ایک تو قوم ہود انکو پہلی عادیہ کہتے ہیں اور انکے بعد اولوں کو دوسری عادیہ کہتے ہیں انھیں کے اعقاب تھے۔

۶۲ جو صالح علیہ السلام کی قوم تھی۔

۶۳ غرق کر کے ہلاک کیا۔

۶۴ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں نہاں

ہیں کے قریب تشریف فرما رہے مگر انھوں نے

**مُنْتَشِرٌ ۷ مَهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكُفْرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۸**

۱۲ ہلانے والے کی طرف چلتے ہوئے ۱۵ کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے

**كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ۹**

ان سے ۱۶ پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندہ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اسے جھڑکا ۱۸

**فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرَ ۱۰ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ**

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیے زور کے پتے

**مُنْهَرٍ ۱۱ وَفَجَرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ**

پانی سے ۱۹ اور زمین چٹنے کر کے بہادی ۲۰ تو دونوں پانی ملا ۲۱ مل گئے اس مقدار پر جو مقدار

**قُدْرٍ ۱۲ وَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ الْأَوَاجِ وَدُسِرَ ۱۳ تَجَرَّى بِأَعْيُنِنَا جَزَاءُ**

تھی ۲۲ اور ہم نے نوح کو سوار کیا ۲۳ تختوں اور کیلوں والی پر کہ ہماری نگاہ کے رو برو ہوتی ۲۴ اسکے صلہ

**لِمَن كَانَ كُفْرًا ۱۴ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ ۱۵ فَكَيْفَ**

میں ۲۵ جسکے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اُسے ۲۶ نشانی چھوڑا تو ہر کوئی دھیان کر لیا ۲۷ تو کیسا ہوا

**كَانَ عَذَابِي وَنَذِيرٍ ۱۶ وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ**

میرا عذاب اور میری دھمکیاں اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے

**مُدْكِرٍ ۱۷ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنَذِيرٍ ۱۸ إِنَّا أَرْسَلْنَا**

والا ۲۸ عاد نے جھٹلایا ۲۹ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈر لانیکے فرمان ۳۰ بے شک ہم نے ان

**عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمٍ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۱۹ تَنْزِعُ النَّاسَ ۲۰**

پر ایک سخت آندھی بھیجی ۳۱ ایسے دن میں جس کی سختی ان پر ہمیشہ کیلئے رہی ۳۲ لوگوں کو یوں دے مارتی تھی

**كَأَنَّهُمْ آجَازُ مُخْلِ مُنْقَعِرٍ ۲۱ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنَذِيرٍ ۲۲ وَ**

کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ ہیں تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور

دعوت قبول نہ کی اور انکی سرکشی کم نہ ہوئی ۵۹ مراد اس سے قوم لوط کی بستیوں میں جنھیں حضرت جبریل علیہ السلام نے کلمہ کہی اٹھا کر اور نہھا ڈال دیا اور زیور زبردیا ۶۰ یعنی نشان کیے

ہوئے پھر برسائے ۶۱ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۶۲ جو اپنی قوموں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے ۶۳ یعنی قیامت ۶۴ یعنی وہی اسکو ظاہر فرمایا گیا یا یہی ہیں کہ اس

کے اسواں اور شہداء کو اللہ تعالیٰ کے سوالے کوئی نہیں منع کر سکتا اور اللہ تعالیٰ دفع نہ فرمایا ۶۵ یعنی قرآن مجید سے منکر ہوتے ۶۶ اسکے وعدہ و وعید سنکر ۶۷ کہ اسکے سوالے کوئی

عبادت کا مستحق نہیں۔ ۶۸ سورہ قمر کی یہ ہے سوالے آیت **سَيُخَذُّمُ اللَّهُ الْحَجْمَ** کے اس میں تین کوع بھیجیں تئیں اور تین سو بلیاں کئے اور ایک ہزار چار سو تئیں حرف ہیں ۶۹ اس کے

نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ سے ۷۰ دوبارہ ہو کر شوق القہر جس کا اس آیت میں بیان ہوئی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات باہر میں سے

اہل مکہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندنی کر کے دکھایا چاند کے دو حصے ہو گئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہوا

۷۱ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندنی کر کے دکھایا چاند کے دو حصے ہو گئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہوا

۷۲ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندنی کر کے دکھایا چاند کے دو حصے ہو گئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہوا

۷۳ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندنی کر کے دکھایا چاند کے دو حصے ہو گئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہوا



اور فرمایا کہ گواہ رہو قریش نے کہا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جادو سے ہماری نظر بند کر دی ہے اس پر انھیں کی جاعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے تو ہمارے کہیں بھی کسی کو جاننے کے دو حصے نظر نہ آئے ہونگے اب جو قافلے آنیوالے ہیں انکی جستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو اگر دوسرے مقامات سے بھی جانہ مشق ہونا دیکھا گیا ہے تو بیشک معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنیوالوں سے دریافت کیا انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز جاننے کے دو حصے ہو گئے تھے مشرکین کو انکار کی گنجائش نہ رہی اور وہ جاننا نہ طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے صحاح کی احادیث کثیرہ ہیں اس معجزہ عظیمہ کا بیان ہے اور خبر اس درجہ شہرت کو پہونچ گئی ہے کہ اسکا انکار کرنا عقل و انصاف سے دشمنی اور بے دینی ہے۔  
قال فما خطبکم؟

۱۳ اہل مکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدق و نبوت پر دلالت کر نیوالی۔  
۱۴ اس کی تصدیق اور نبی علیہ

الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے سے۔

۱۵ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اؤ

ان معجزات کو جو انہی آنکھوں سے دیکھے

۱۶ ان اباطیل کے جو شیطان نے

انکے دل نشین کس قصص کا اگر نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات کی تصدیق کی تو

انکی سرداری تمام عالم میں مسلم ہو جائیگی اور

قریش کی کچھ بھی عزت و قدر باقی نہ رہے گی۔

۱۷ وہ اپنے وقت پر ہونے ہی والا ہر کوئی

اسکور وکنے والا نہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کا دین غالب ہو کر رہے گا۔

۱۸ پچھلی امتوں کی جو اپنے رسولوں کی تکذیب

کرنے کے سبب ہلاک کئے گئے۔

۱۹ کفر و تکذیب سے اور امتداد درجہ نصیحت

۲۰ اکیونکہ وہ نصیحت و انذار سے بند نہ رہے

ہوئے نہیں (وكان هذا قبل الانذار بالقتال ففزع قريش)

۲۱ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام صخرہ بیت

المقدس پر پھڑپھڑے ہو کر۔

۲۲ جسکی مثل سختی کبھی نہ دیکھی ہوگی اور وہ

ہول قیامت و حساب ہے۔

۲۳ ہر طرف خوف سے حیران نہیں جانتے

کہاں جائیں۔

۲۴ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی

آواز کی طرف۔

۲۵ یعنی قریش سے۔

۲۶ نوح علیہ السلام۔

۲۷ اور دھمکا یا کہ اگر تم اپنے بند و نصیحت

اور دغوظ و دعوت سے باز نہ آئے تو تمہیں قتل کر دینگے سنگسار کر ڈالیں گے ۱۹ جو چالیس روز تک نہ تھا ۲۰ یعنی زمین سے اس قدر بانی نکلا کہ تمام زمین مثل شتموں کے ہو گئی۔

۲۱ آسمان سے برسنے والے اور زمین سے اُبلنے والے ۲۲ اور لوح محفوظ میں مکتوب بھی کہ طوفان اس حد تک پہونچے گا ۲۳ ایک کشتی ۲۴ ہماری حفاظت میں۔

۲۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے ۲۶ یعنی اس واقعہ کو کہ کفار غرق کر کے ہلاک کر دیئے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دی گئی اور بعض مفسرین کے نزدیک تو کشتی کا ضمیر

کشتی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ قتادہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو سر زمین خیرہ میں اور بعض کے نزدیک جو دی پہاڑ پر مدتوں باقی رکھا یہاں تک کہ ہماری امت کے

پہلے لوگوں نے اسکو دیکھا ۲۷ جو بندہ پروردگار عزت حاصل کرے ۲۸ اس آیت میں قرآن کریم کی تعلیم و تعلم اور اسکے ساتھ اشتغال رکھنے اور اسکو حفظ کرنے کی ترغیب ہو اور یہ بھی

مستفاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اسکا حفظ اہل و آسان فرمائیے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچے تک اسکو یاد کر لیتے ہیں سولے اسکے کوئی مذہبی

لَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِ كُرْ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ ۚ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۝

بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ۳۳

فَقَالُوا ابْشِرْنَا مَتَا وَاحِدًا تَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذَا تَلَفَى ضَلَلٌ ۚ وَسُعْرٌ ۚ أَلْقَى

تو بولے کیا ہم اپنے میں کے ایک آدمی کی تابعداری کریں ۳۴ جب تو ہم ضرور گمراہ اور بولنے ہیں ۳۵ کیا ہم سب

الَّذِ كُرْ عَلَيْه مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَابٌ أَشْرٌ ۚ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَنِ

میں سے اس پر ۳۶ ذکر اتارا گیا ۳۷ بلکہ سخت جھوٹا اتروا ہے ۳۸ بہت جلد کل جان جائیں گے ۳۹

الْكُذَّابُ الْأَشْرُ ۚ إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَبِعْهُمْ

کون تھا بڑا جھوٹا اترونا ہم نامہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ کو ۴۰ تو اسے صالح تو راہ دیکھ ۴۱

وَاصْطَبِرْ ۚ وَنَبَّأَهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ۚ

اور ممبر کرو ۴۲ اور انھیں خبر دیدے کہ پانی ان میں حصوں سے ہے ۴۳ ہر حصہ پر وہ حافر ہو جسکی باری ہو ۴۴

فَنَادُوا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ ۚ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝

تو انھوں نے اپنے ساتھی کو ۴۵ پکارا تو اس نے ۴۶ لیکر اکی کو چیں کاٹ دیں ۴۷ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمٍ الْمُخْتَطِرِ ۝

۴۸ بے شک ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ بھیجی ۴۹ جمعی وہ ہو گئے جیسے گھیرا بنایا نالے کی بجی ہوئی گھاس سوکھی روزنی ہوئی

وَلَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِ كُرْ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ ۚ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ

۵۰ اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا لوط کی قوم نے رسولوں کو

بِالنُّذُرِ ۚ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ لِنُذَرِ ۚ

جھٹلایا ۵۱ بے شک ہم نے ان پر ۵۲ پتھراؤ بھیجا ۵۳ سوائے لوط کے گھر والوں کے ۵۴ ہم نے انھیں بچلے پر ۵۵

نِعْمَةٌ مِّنْ عِنْدِنَا كَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ۚ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ

بجالیبا اپنے پاس کی نعمت فرما کر ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جو شکر کرے ۵۵ اور بیشک اس نے ۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲



کتا یہی نہیں ہو جواد کی جاتی ہوا اور سہولت یاد ہو جاتی ہو ۲۹ اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کو اس پر وہ بتلائے عذاب کئے گئے ۳۰ جو نزول عذاب سے پہلے آچکے تھے۔  
 ۳۱ بہت نیر جلنے والی نہایت ٹھنڈی سخت سنانے والی ۳۲ حتیٰ کہ ان میں کوئی نہ بچا سب ہلاک ہو گئے اور وہ دن مہینہ کا پچھلا بدھ تھا ۳۳ اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت کا انکار کر کے اور ان پر ایمان نہ لاکر ۳۴ یعنی ہم بہت سے ہو کر ایک آدمی کے تابع ہو جائیں ہم ایسا نہ کریں گے کیونکہ اگر ایسا کریں ۳۵ یہ انھوں نے حضرت صالح علیہ السلام کا کلام لوطا آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ اگر تم نے میرا اتباع نہ کیا تو تم گمراہ و بے عقل ہو ۳۶ یعنی حضرت صالح علیہ السلام پر ۳۷ وحی نازل کی گئی اور کوئی ہم میں اس قابل ہی نہ تھا۔  
 قال فما خبطكم ۲۰

۳۸ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے ٹراٹنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۳۹ جب عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے

۴۰ یہ اس پر فرمایا گیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ

تجھ سے ایک ناقہ نکال دیجئے آئیے انکے ایمان کی شرط کر کے یہ بات منظور کر لی تھی چنانچہ

اللہ تعالیٰ نے ناقہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا اور

حضرت صالح علیہ السلام سے ارشاد کیا۔

۴۱ وہ کیا کرتے ہیں اور انکے ساتھ

۴۲ کیا کیا جاتا ہے۔

۴۳ ان کی اینا پر۔

۴۴ ایک دن انکا ایک دن ناقہ کا۔

۴۵ جو دن ناقہ کا ہے اس دن ناقہ حاضر

ہو اور جو دن قوم کا ہے اس دن قوم پانی

پر حاضر ہو۔

۴۶ یعنی قدار بن سالف کو ناقہ کے قتل

کرنے کے لئے۔ ۴۷ تیز تلوار۔

۴۸ اور اس کو قتل کر ڈالا۔

۴۹ جو نزول عذاب سے پہلے میری طرف

۵۰ سے آئے تھے اور اپنے موقع وقوع واقع ہوئے

۵۱ یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز۔

۵۲ یعنی جس طرح چرواہے جنگل میں اپنی

بکریوں کی حفاظت کیلئے گھاس کا ٹٹوں کا

احاطہ بنا لیتے ہیں اس میں سے کچھ گھاس بچی

رہ جاتی ہے اور وہ جانوروں کے پاؤں

میں روفہ کر زہہ ریزہ ہو جاتی ہے یہ حالت

ان کی ہو گئی۔

۵۳ اس تکذیب کی سزا میں۔

۵۴ یعنی ان پر چھوٹے چھوٹے سنگریزے

برسائے۔

بَطْشَتْنَا فَمَا تَرَوْا بِاللَّذْرِ ۳۸ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا

انھیں ہماری گرفت سے ۳۹ ڈرایا تو انھوں نے ڈر کے فراموشی میں شک کیا ۴۰ انھوں نے اسے اس کے مہانوں سے پھیلانا چاہا ۴۱

أَعْيَنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابَ ابْنِ وَنُذِرٍ ۳۹ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ

تو تم نے انکی آنکھیں میٹ دیں ۴۲ فرمایا چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فراموشی ۴۳ اور بیشک صبح ٹر کے ان پر ٹھہرنے والا

مُسْتَقَرٌّ ۴۰ فَذُوقُوا عَذَابَ ابْنِ وَنُذِرٍ ۳۹ وَلَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

عذاب آیا ۴۱ تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فراموشی اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کیلئے تو ہے

فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ ۴۱ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۴۲ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا

کوئی یاد کرنے والا اور بیشک فرعون والوں کے پاس رسول آئے ۴۳ انھوں نے ہماری سب نشانیاں ٹھٹھالیں

فَاخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ۴۱ الْكَافِرُ كُمْ خَيْرٌ مِّنْ أَوْلِيكُمُ أَمْ لَكُمْ

۴۴ تو ہم نے ان پر ۴۵ گرفت کی جو ایک غرّت والا عظیم قدرت والے کی شان تھی کیا ۴۶ تمہارے کافران سے بہتر ہیں ۴۷ یا کتابوں

بِرَاءَةٍ فِي الزُّبُرِ ۴۲ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ۴۳ سَيَهْزِمُهُمُ

میں تمہاری جھٹی لکھی ہوئی ہو ۴۴ یا یہ کہتے ہیں ۴۵ کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے ۴۶ اب بھگائی جاتی ہو

الْجَمْعُ وَيُولُونَ الذُّبُرَ ۴۵ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى

یہ جماعت ۴۶ اور انھیں بھیر دے گئے ۴۷ بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے ۴۸ اور قیامت نہایت کڑی اور سخت

وَأَمْرٌ ۴۹ إِنَّ الْمَجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ مُّسْعِرٍ ۴۶ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي

کڑی ۴۷ بے شک مجرم گمراہ اور دیوانے ہیں ۴۸ جس دن آگ میں اپنے مونھوں پر گھسیٹے

النَّارِ عَلَى وُجُوهِِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۴۷ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ

جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ کی آج

يَقْدَرِ ۴۸ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۴۹ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا

بیشک تم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی

۴۹ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے جیسے پلک مارنا ۴۸ اور بیشک ہم نے تمہاری

۴۹

۵۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام اور انکی دونوں صاحبزادیاں اس عذاب سے محفوظ رہیں ۵۴ یعنی صبح ہونے سے پہلے ۵۵ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اور شکر گزار وہ ہے جو اللہ پر اور  
 اسکے رسولوں پر ایمان لائے اور انکی اطاعت کرے ۵۶ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے ۵۷ ہمارے عذاب سے ۵۸ اور انکی تصدیق نہ کی ۵۹ اور حضرت لوط علیہ السلام سے کہا  
 کہ آپ ہمارے اور اپنے مہانوں کے درمیان ذلیل نہ ہوں انھیں ہمارے حوالہ کر دیں اور یہ انھوں نے نیت فاسد اور خبیث ارادہ سے کہا تھا اور مہمان فرشتے تھے انھوں نے حضرت لوط علیہ السلام  
 سے کہا کہ آپ انھیں چھوڑ دیجئے گھر میں آئے دیجئے جیسی وہ گھر میں آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی ۶۰ فوراً وہ اندھے ہو گئے اور انھیں ایسی پابند ہو گئیں کہ نشان بھی باقی نہ رہا  
 چہرے سیاہ ہو گئے حیرت زدہ مائے مائے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا حضرت لوط علیہ السلام نے انھیں دروازے سے باہر کیا ۶۱ جو انھیں حضرت لوط علیہ السلام نے سنا ہے تھے  
 ۶۲ جو عذاب آخرت تک باقی رہیگا ۶۳ حضرت موسیٰ ہارون علیہما السلام تو فرعون ان پر ایمان نہ لائے ۶۴ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئیں تھیں ۶۵ عذاب کے ساتھ۔



۶۶ لے اہل مکہ ۶۷ یعنی ان قوموں سے زیادہ قوی اور توانا پس یا کفر و غنا دیں کچھ ان سے کم سے ہیں ۶۸ کہ تمہارے سفر کی گزشت نہ ہوگی اور تم غدا ابھی سے امن میں ہو گئے ۶۹ کفار مکہ سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے والے کفار مکہ کی ۷۰ اور اس طرح بھاگیں گے کہ ایک بھی قائم نہ رہے گا شان نزول روز بدر جب ابوجہل نے کہا کہ تم سب ملکر مجھے لیں گے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ السلام نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی پھر ایسا ہی ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فتح ہوئی اور کفار کو ہزیمت ہوئی ۷۱ یعنی اس عذاب کے بعد انھیں روز قیامت کے عذاب کا وعدہ ہے ۷۲ ذیاب کے عذاب سے اس کا عذاب بہت زیادہ شدید ۷۳ نہایت ہیں نہ لایا اب ہوتے ہیں (تفسیر کبیر) ۷۴ حسب فضائل و عکس ۷۵ قال خطبہ ۲

أَشْيَاءَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ ۝۵۱ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝۵۲  
 وضع کے ۵۱ ہلاک کر دینے تو ہے کوئی دھیان نہ ہوا ۵۲ اور انھوں نے جو کچھ کیا سب کتابوں میں ہے ۵۳ اور  
 كُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ۝۵۴ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝۵۵  
 ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے ۵۴ بے شک پرہیزگار باغوں اور نہریں ہیں  
 فِي مَقْعَدٍ صَدِيقٍ ۝۵۶ عِنْدَ مَلِكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝۵۷  
 سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور ۵۶

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ ۝۱ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ وَتَسْبِیْحًا لِلّٰهِ الْعَظِیْمِ ۝۳  
 سورہ رحمن منی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اٹھتر آیتیں اور تین کوع ہیں  
 الرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝۲ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝۴  
 رحمن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ۲ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ۳ ماکاں ماکاں کیوں کا بیان انھیں سکھایا ۴  
 الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُحْسَبَانِ ۝۵ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝۶ وَالسَّمَاءُ  
 سوچ اور چاند حساب سے ہیں ۵ اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں ۶ اور آسمان کو  
 رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝۷ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝۸ وَأَقِيمُوا  
 اللہ نے بلند کیا ۷ اور ترازو رکھی ۸ کہ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو ۹ اور انصاف کے  
 الْوِزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝۹ وَالْأَرْضُ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝۱۰  
 ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی مخلوق کے لئے ۱۰  
 فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝۱۱ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ ۝۱۲  
 اس میں میوے اور غلات والی کھجوریں ۱۱ اور بھوس کے ساتھ اناج ۱۲  
 وَالرَّيْحَانُ ۝۱۳ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝۱۴ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ  
 اور خوشبو کے پھول تولے جن دانس تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۱۴ اُس نے آدمی کو بنایا

شان نزول یہ آیت قدریوں کے رہیں نازل ہوئی جو قدرت الہی کے منکر ہیں اور جواد کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مسائل احادیث میں انھیں اس امت کا جوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ تیار ہو جائیں تو انکی عبادت کرنے اور جہاں تو انکے ۳ خانے میں شریعت ملنے کی ممانعت فرمائی ۵ گئی اور انھیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا وہ بدترین خلق ہیں۔ ۷ جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ حکم کے ساتھ ہی ہو جاتی ہے۔ ۸ کفار پہلی امتوں کے۔ ۹ جو عبرت حاصل کریں اور پندہذیر ہوں ۱۰ یعنی نبیوں کے تمام افعال حافظہ اعمال فرشتوں کے نوشتوں میں ہیں ۱۱ لوح محفوظ یا ۱۲ یعنی اسکی بارگاہ کے مقرب ہیں۔ ۱۳ سورہ رحمن کی یہ ہے اس میں تین رکوع اور چھیتر یا اٹھتر آیتیں تین سو اکیادان کلمے ایک ہزار چھ سو چھیتریس حرف ہیں۔ ۱۴ شان نزول جب آیت اُنْجِدْ ذَا لِّلرَّحْمٰنِ نازل ہوئی کفار مکہ نے کہا رحمن کیا ہے ہم نہیں جانتے اس پر اللہ تعالیٰ نے الرحمن نازل فرمائی کہ رحمن جبکہ تمام کفر کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ نے جب کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی بشر سکھاتا ہو تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ رحمن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھایا (خازن)۔

۱۵ انسان سے اس آیت میں سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بیان سے ماکان و ماکان کیوں کا بیان کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولین آخرین کی خبریں تھے (خازن) ۱۶ کہ تقدیر معین کے ساتھ اپنے بیوج و مزال میں سیر کرتے ہیں اور انھیں خلق کیلئے منافع ہیرا و فوات کے حساب سالوں اور مہینوں کی شمار انھیں پر ہے ۱۷ حکم الہی کے مطیع ہیں ۱۸ اور اپنے ملائکہ کا مسکن اور اپنے احکام کا جائے صدور بنایا ۱۹ جس سے اشیاء کا وزن کیا جائے اور انکی مقداریں معلوم ہوں ناکہ ان میں میں عدل قائم رکھا جائے ۲۰ تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو ۲۱ جو اس بستی بستی تاکہ ہمیں آرام کریں اور فائدے اٹھائیں ۲۲ جنہیں بہت برکت ہے ۲۳ اس سورہ شریف میں یہ آیت اکتیس بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرمایا کہ یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے یہ ہدایت و ارشاد کا بہترین اسلوب ہے تاکہ سامع کے نفس کو تہذیب ہو اور اسے اپنے جرم اور ناپسندیدہ اعمال کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور اسے شرم آئے اور وہ اپنے شکر و طاعت کی طرف مائل ہو اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اس پر ہیں حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کہ یہ سورت میں نے جنات کو سنائی



وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے جبکہ آیتِ قیامیٰ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ پڑھتا وہ کہتے اسے رب ہمارے ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تجھے حمد اللہ ہی و قال غیبی ﴿وَلَا يَغْنَبُ﴾ یعنی خشک مٹی سے جو بجائے سے بکے اور کوئی چیز کھنکھاتی آواز دے پھر اس مٹی کو ترک کیا کہ وہ مثل گارے کے ہوگئی پھر اس کو گلابا کہ وہ مثل سیاہ کچی کے ہوگئی۔  
۱۴ یعنی خالص بے دھوکے والے شعلہ سے ۱۵ دو دنوں پورب اور دو دنوں پچم سے مراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دو دنوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی اسی طرح غروب ہونے کے بھی دو دنوں مقام ہیں۔  
۱۶ خیریں اور شہور۔  
۱۷ ان کے درمیان ظاہری کوئی فاصلہ نہ حاصل۔

الرحمن ۵۵

۷۶۹

قال نما خطبہ ۲

۱۸ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے

۱۹ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور کسی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا۔

۲۰ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی

گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور

ان کو ترکیب دینے اور کشتی بنانے اور نہایت

کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور

دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا

یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔

۲۱ ہر جاندار وغیرہ ہلاک ہوئے والا ہے۔

۲۲ کہ وہ خلق کے فنا کے بعد انھیں زندہ

کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائے گا اور

ایمانداروں پر لطف و کرم کرے گا

۲۳ فرشتے ہوں یا جن یا انسان

یا اور کوئی مخلوق کوئی بھی اس

سے بے نیاز نہیں سب اسکے فضل کے

محتاج ہیں اور زبان حال و قال سے اس

کے حضور سائل۔

۲۴ یعنی وہ ہر وقت اپنی قدرت کے

آئینہ ظاہر فرماتا ہے کسی کو روزی دیتا

ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی

کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت کسی کو غنی

کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشنا

ہے کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے۔

شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت یہود

کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللہ

تعالیٰ سینچے کے رد کوئی کام نہیں کرتا ان

کے قول کا ابطال ظاہر فرمایا گیا منقول ہے

کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کئے اُس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مخموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اسکے ایک جشی غلام نے وزیر کو پریشان بھکر

کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللہ کی شان یہ کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور دن سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے غرت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو غرت دیتا ہے مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو ضلع و وزارت ہنسائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہی اللہ تعالیٰ کی ایک شان ہے ۲۵ جن و انسان کے گروہ

صَلِّصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۱۴ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ ۱۵ فَبِأَيِّ

بجی مٹی سے جیسے جھنڈی ۱۴ اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لو کے سے ۱۵ تو تم دونوں اپنے

الْآءِ رَبِّكُمْ أَتُكذِّبُنَ ۱۶ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۱۷ فَبِأَيِّ

رب کی کوئی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں پچم کا رب ۱۵ تو تم دونوں

الْآءِ رَبِّكُمْ أَتُكذِّبُنَ ۱۸ مَرْجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيْنَ ۱۹ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ ۲۰

اپنے رب کی کوئی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر بہائے ۱۸ کہ دیکھئے یہں معلوم ہوں یہ ہونے والا ہے نہیں

لَا يَبْغِيْنَ ۲۱ فَبِأَيِّ الْآءِ رَبِّكُمْ أَتُكذِّبُنَ ۲۲ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

روک ۲۱ کہ ایک دوسرے پر جڑ نہیں سکتا ۱۹ تو اپنے رب کی کوئی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں سے موتی اور مونگا

وَالْمَرْجَانُ ۲۳ فَبِأَيِّ الْآءِ رَبِّكُمْ أَتُكذِّبُنَ ۲۴ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ

نکلتا ہے ۲۳ تو اپنے رب کی کوئی نعمت جھٹلاؤ گے اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دیہیں

فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۲۵ فَبِأَيِّ الْآءِ رَبِّكُمْ أَتُكذِّبُنَ ۲۶ كُلُّ مَنْ

اٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ ۲۵ تو اپنے رب کی کوئی نعمت جھٹلاؤ گے زمین پر چلتے ہیں

عَلَيْهَا فَاَن ۲۷ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَلِ وَالْإِكْرَامِ ۲۸ فَبِأَيِّ

سب کو فنا ہے ۲۷ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا ۲۸ تو اپنے رب

الْآءِ رَبِّكُمْ أَتُكذِّبُنَ ۲۹ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلُّ يَوْمٍ

کی کوئی نعمت جھٹلاؤ گے اسی کے منگتا ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں ۲۹ اسے ہر دن

هُوَ فِي شَأْنٍ ۳۰ فَبِأَيِّ الْآءِ رَبِّكُمْ أَتُكذِّبُنَ ۳۱ سَنَفَرُّ لَكُمْ اِيَّاهُ

ایک کام ہے ۳۰ تو اپنے رب کی کوئی نعمت جھٹلاؤ گے جلد سب کام بنائے گئے ہمارے حساب کا قصد

الْثَّقَلَيْنِ ۳۲ فَبِأَيِّ الْآءِ رَبِّكُمْ أَتُكذِّبُنَ ۳۳ يَمْعَشَرُ الْجَنِّ وَالْاِنْسِ

فرتا ہے اُنے دنوں بھاری گروہ ۳۲ تو اپنے رب کی کوئی نعمت جھٹلاؤ گے اے جن و انسان کے گروہ

کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کئے اُس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مخموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اسکے ایک جشی غلام نے وزیر کو پریشان بھکر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللہ کی شان یہ کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور دن سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے غرت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو غرت دیتا ہے مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو ضلع و وزارت ہنسائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہی اللہ تعالیٰ کی ایک شان ہے ۲۵ جن و انسان کے گروہ



۲۶ تم اسے کہیں بھاگ نہیں سکتے ۲۷ روز قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے ۲۸ حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سبب جزا جلائے والے نہ ہونگے کہ زمین کے اجزاء شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھواں میں لپٹ ہو تو وہ پورا سیادہ اور اندھیرا نہ ہوگا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے ان پر بے دھواں کی لپٹ بھی جائیگی جس کے سبب اجزاء جلائے والے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کی وجہ کریم کی پناہ۔

۲۹ اس عذاب سے بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے پہلے سے اسکی خبر دے دینا بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تاکہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔

۳۰ کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سرخ (حضرت مترجم قدس سرہ)۔  
۳۱ یعنی جبکہ قبروں سے اٹھائے جائینگے اور آسمان چھٹے گا۔

۳۲ اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت نہ کریں گے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہوگا جبکہ لوگ موقف میں جمع ہونگے۔  
۳۳ کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔

۳۴ پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لاکر پیشانیوں سے ملا دیئے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض پیشانی سے گھسیٹے جائیں گے بعض پاؤں سے ۳۵ اور ان سے کہا جائیگا۔

۳۶ کہ جہنم کی آگ سے جل بھنکر فریاد کریں گے تو انہیں جلتا کھوتا پانی پلایا جائیگا اور اس کے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے خدا کی نافرمانی کے اس انجام سے آگاہ فرما دینا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔  
۳۷ یعنی جسے اپنے رب کے حضور روز

۲۶ تم اسے کہیں بھاگ نہیں سکتے ۲۷ روز قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے ۲۸ حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سبب جزا جلائے والے نہ ہونگے کہ زمین کے اجزاء شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھواں میں لپٹ ہو تو وہ پورا سیادہ اور اندھیرا نہ ہوگا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے ان پر بے دھواں کی لپٹ بھی جائیگی جس کے سبب اجزاء جلائے والے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کی وجہ کریم کی پناہ۔

۲۹ اس عذاب سے بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے پہلے سے اسکی خبر دے دینا بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تاکہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔  
۳۰ کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سرخ (حضرت مترجم قدس سرہ)۔  
۳۱ یعنی جبکہ قبروں سے اٹھائے جائینگے اور آسمان چھٹے گا۔  
۳۲ اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت نہ کریں گے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہوگا جبکہ لوگ موقف میں جمع ہونگے۔  
۳۳ کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔  
۳۴ پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لاکر پیشانیوں سے ملا دیئے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض پیشانی سے گھسیٹے جائیں گے بعض پاؤں سے ۳۵ اور ان سے کہا جائیگا۔  
۳۶ کہ جہنم کی آگ سے جل بھنکر فریاد کریں گے تو انہیں جلتا کھوتا پانی پلایا جائیگا اور اس کے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے خدا کی نافرمانی کے اس انجام سے آگاہ فرما دینا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔  
۳۷ یعنی جسے اپنے رب کے حضور روز قیامت موقف میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجالائے ۳۸ جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ ۳۹ اور ہر ڈال میں قسم قسم کے میوے۔

۴۰ جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ ۴۱ اور ہر ڈال میں قسم قسم کے میوے۔



۲۲ ایک آب شیریں کا اور ایک شراب پاک کا یا ایک نسیم دوسرا سلسیل۔  
 ۲۱ یعنی سنگین ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابراکیسا ہوگا۔ سبحان اللہ  
 ۲۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے۔  
 ۲۳ جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت و جلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوئی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔  
 ۲۴ صفائی اور خوش رنگی میں۔  
 حدیث شریف میں ہے کہ جنتی عورتوں کے صفائے ابدان کا یہ عالم ہے کہ ان کی بیڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آئینہ کی صراحی میں شرب مرغ۔  
 ۲۵ یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسان الہی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا قائل ہو اور شریعت محمدیہ پر عامل اسکی جزا جنت ہے۔  
 ۲۶ حدیث شریف میں ہے کہ دو جناتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جناتیں ایسی کہ جن کے ظروف و اسباب سونے کے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جناتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یا قوت و زبرد کی۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۵۸﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيْنَ ﴿۵۹﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۶۰﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿۶۱﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۶۲﴾ مُتَكِيْنَ عَلَى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ﴿۶۳﴾ وَجَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دَانِ ﴿۶۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۶۵﴾ فِيْهِنَّ قَصْرَتُ الظَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ ﴿۶۶﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۶۷﴾ كَانَتْهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۶۸﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۶۹﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿۷۰﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۷۱﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَيْنِ ﴿۷۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۷۳﴾ مُدْهَامَتَيْنِ ﴿۷۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۷۵﴾ فِيْهِمَا جَهَنَّمُ ﴿۷۶﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۷۷﴾ عَيْنَيْنِ نَضَّاحَتَيْنِ ﴿۷۸﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۷۹﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ ﴿۸۰﴾

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے بہتے ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو قسم کا اور ایسے پتھر لوں پر تکیہ لگائے جن کا استر قنادیز کا ۲۱  
 اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو ۲۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان بچھونوں پر  
 و عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ۲۳ ان سے پہلے انھیں چھو کسی آدمی اور جن نے تو  
 اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے گواہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں ۲۴ تو اپنے رب  
 کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی ۲۵ تو اپنے  
 اور ان کے سوا دو جناتیں اور ہیں ۲۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت  
 نہایت بھری سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو  
 چشمے ہیں چھلکتے ہوئے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے



وَنَحْلُ وَرُمَانٌ ۖ فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّا كُنَّا فِيهِمْ خَيْرًا

اور کھجوریں اور انار ہیں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے انہیں عورتیں ہیں عادت کی نیک

حَسَانٌ ۖ فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّا كُنَّا فِيهِمْ خَيْرًا ۖ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ

سورت کی اچھی تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین ۷۵

فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّا كُنَّا فِيهِمْ خَيْرًا ۖ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انہیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ

لَا جَانٌ ۖ فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّا كُنَّا فِيهِمْ خَيْرًا ۖ مُتَكِينِينَ عَلَى رُفْرٍ

جن نے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۷۶ نیکہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں

خُضِرٍ وَعَبَقَرِيٍّ حَسَانٍ ۖ فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّا كُنَّا فِيهِمْ خَيْرًا

اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

تَبْرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۖ

بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ بِكَتَبِي هِيَ سِتُّونَ آيَةً ثَلَاثٌ مِائَتَانِ

سورہ واقعہ کی ہے اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۚ لَيْسَ لَوْقَعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۖ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۚ

جب ڈولے گی وہ ہونے والی ۱ اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی کسی کو پست کرنے والی ۲ کسی کو بلند

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا ۚ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًا ۖ فَكَانَتْ هَبَاءً

دینے والی ۳ جب زمین کا پیسے کی تھڑھڑا کر ۴ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چور ہو کر تو ہوا جینگے جیسے روزن کی ٹھوپ میں

۷۴ کہ ان خیموں سے باہر نہیں نکلتیں یہ ان کی شرافت و کرامت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر جتنی عورتوں میں سے زمین کی طرف کسی ایک کی جھلک پڑ جائے تو آسمان زمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور ان کے نیچے موتی اور زبرجد کے ہوں گے۔ ۷۵ اور ان کے ثمر ہر جنت میں عیش کریں گے۔

۱ سورہ واقعہ کی یہ ہے سورۃ آتِ الْوَاقِعَةِ الْحَدِيثُ اور آیت ثَلَاثٌ مِّنَ الْآيَاتِ کے اس سورت میں تین رکوع اور چھیانوے یا ستانوے یا مانانوے آیتیں اور تین سو اٹھتر کلمے اور ایک ہزار سات سو تین حرف ہیں امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر شب پڑھے وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا (خازن)۔

۲ یعنی جب قیامت قائم ہو جو ضرور ہونے والی ہے۔ ۳ جہنم میں گر کر۔

۴ جبکہ دخول جنت کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اونچے تھے قیامت انہیں پست کرے گی اور جو دنیا میں پستی میں تھے ان کے مرتبے بلند کرے گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہل محصیت کو پست کرے گی اور اہل طاعت کو بلند۔ وہ حتیٰ کہ اسکی تمام عمارتیں گر جائیں گی۔

۱ ۲ ۳ ۴



۱۰ یعنی جن کے نامہ اعمال ان کے دینے ہاتھوں میں دیے جائیں گے وہ یہ انکی تعظیم شان کے لئے فرمایا وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید میں جنت میں داخل ہونگے و جس کے نامہ اعمال ہاتھوں میں دیے جائیں گے وہ یہ انکی تحقیر شان کیلئے فرمایا کہ وہ شقی ہیں جہنم میں داخل ہونگے و انکیوں میں وادخل جنت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ ہجرت میں سبقت کرنا لے میں کہ آخرت میں جنت کی طرف سبقت کرینگے ایک قول یہ ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ مہاجرین و انصار ہیں جنہوں نے دونوں

قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں۔

۱۲ یعنی سابقین انگوں میں سے بہت ہیں اور

پچھلوں میں سے تھوڑے اور انگوں میں سے

مراد یا تو پہلی امتیں ہیں زمانہ حضرت آدم

سے ہمارے سرکار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے عہد مبارک تک کی جیسا کہ اکثر

مفسرین کا قول ہے لیکن یہ قول نہایت ضعیف

ہے اگرچہ مفسرین نے اس کے وجہ ضعف

کے جواب میں بہت سی توجہات بھی کی ہیں قول

صحیح تفسیر میں یہ ہے کہ انگوں سے امت محمدیہ

ہی کے پہلے لوگ مہاجرین و انصار میں سے جو

سابقین اولین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں

انکے بعد والے احادیث سے بھی اسکی تائید

ہوتی ہے حدیث مرفوعہ میں ہے کہ اولین و

آخرین یہاں اسی امت کے پہلے اور پچھلے ہیں

اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی امت کے

ہیں تفسیر کبیر و بحر العلوم وغیرہ۔

۱۳ جن میں اصل یا قوت مونی وغیرہ جو اہرات

چلے ہونگے۔

۱۴ حسن عشرت کے ساتھ باشان و شکوہ ایک

دوسرے کو دیکھ کر مسرور و دل شاد ہوں گے۔

۱۵ آداب خدمت کے ساتھ۔

۱۶ جو نہ میں نہ بڑھ میں نہ ان میں تفریق

یہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کی خدمت کے لئے

جنت میں پیدا فرمائے۔

۱۷ بخلاف شراب دینا کے کہ اسکے پینے سے

حواس مختل ہو جاتے ہیں۔

۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے فرمایا کہ اگر خنثی کو بزرگوں کے گوشت کی

خواہش ہوگی تو اسکے حسب مرضی بزرگ اٹھا ہوا سامنے آئے گا اور کابی میں اگر سامنے پیش ہوگا اس میں سے جتنا چاہے گا جتنی کھائے گا پھر وہ اڑ جائیگا (خازن) ۱۹ ان کے لئے ہونگی ۲۰ یعنی جیسا موتی

صدف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اسکی صفائی اپنی نہایت پر ہے اس طرح وہ جوڑیں اچھوتی ہونگی یہ بھی مروی ہے کہ جوڑوں کے جسم سے جنت میں نور نکلے گا اور

جب وہ چلیں گی تو انکے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تمجید کی آوازیں آئیں گی اور یا قوتی ہار انکے گردنوں کے حسن و خوبی سے سنیں گے ۲۱ کہ دنیا میں انہوں نے فرمانبرداری کی۔

۲۲ یعنی جنت میں کوئی انکا اور باطل بات سننے میں نہ لگی ۲۳ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کے ملائکہ اہل جنت کو سلام کرنے لگے اللہ رب العزت کی طرف سے انکی طرف سلام آئے گا

یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اسکے بعد خنثیوں کے دوسرے گروہ اصحاب میں کا ذکر فرمایا جاتا ہے ۲۴ انکی عجیب شان ہے کہ اللہ کے حضور میں مفرد و مکرم ہیں۔

مُنْبِتًا ۱۰ وَ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۱۱ فَاصْحَبُ الِیْمَنَةِ ۱۲ مَا اَصْحَبُ

نما کے ایک تہے پھیلے ہوئے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے تو دہنی طرف والے ۱۱ کیسے دہنی طرف

الِیْمَنَةِ ۱۳ وَ اَصْحَبُ الْمُشْمَةِ ۱۴ مَا اَصْحَبُ الْمَشْمَةِ ۱۵ وَالسَّيْقُونَ

والے ۱۱ اور بائیں طرف والے ۱۳ کیسے بائیں طرف والے ۱۴ اور جو سبقت لے گئے ۱۵

السَّيْقُونَ ۱۶ اُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۱۷ فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ ۱۸ ثَلَاثَةً ۱۹ مِّنَ

وہ تو سبقت ہی لے گئے ۱۶ وہی مقرب بارگاہ ہیں ۱۷ جین کے باغوں میں انگوں میں سے

الْاَوَّلِينَ ۲۰ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْاٰخِرِينَ ۲۱ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ۲۲ مُتَكِّينَ

ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے ۲۱ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے ۲۲ ان پر تکیہ

عَلَيْهَا مُتَقِيلِينَ ۲۳ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۲۴ بِاَكْوَابٍ

لگائے ہوئے آمنے سامنے ۲۳ ان کے گرد لئے پھریں گے ۲۴ ہمیشہ رہنے والے لڑکے ۲۵ کوزے

وَاَبَارِيقَ ۲۶ وَكَاسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۲۷ لَا يَصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُزْفُونَ ۲۸

اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شرب کہ اس سے نہ انہیں درد سر ہو نہ بوش میں فرق آئے ۲۸

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۲۹ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۳۰ وَ

اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں ۳۰ اور بڑی آنکھ

حُورٌ عِينٌ ۳۱ كَاَمُثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۳۲ جَزَاءً لِّمِمَّا كَانُوا

وانیاں حوریں ۳۱ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی ۳۲ صلہ ان کے اعمال کا

يَعْمَلُونَ ۳۳ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۳۴ اِلَّا قِيلًا سَلَامًا

۳۱ اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گہنگاری ۳۲ ہاں یہ کہنا ہوگا سلام

سَلَامًا ۳۵ وَاصْحَبُ الِیْمَنِ ۳۶ مَا اَصْحَبُ الِیْمَنِ ۳۷ فِي سِدْرٍ

سلام ۳۵ اور دہنی طرف والے ۳۶ کیسے دہنی طرف والے ۳۷ بے کانٹوں کی

خواہش ہوگی تو اسکے حسب مرضی بزرگ اٹھا ہوا سامنے آئے گا اور کابی میں اگر سامنے پیش ہوگا اس میں سے جتنا چاہے گا جتنی کھائے گا پھر وہ اڑ جائیگا (خازن) ۱۹ ان کے لئے ہونگی ۲۰ یعنی جیسا موتی

صدف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اسکی صفائی اپنی نہایت پر ہے اس طرح وہ جوڑیں اچھوتی ہونگی یہ بھی مروی ہے کہ جوڑوں کے جسم سے جنت میں نور نکلے گا اور

جب وہ چلیں گی تو انکے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تمجید کی آوازیں آئیں گی اور یا قوتی ہار انکے گردنوں کے حسن و خوبی سے سنیں گے ۲۱ کہ دنیا میں انہوں نے فرمانبرداری کی۔

۲۲ یعنی جنت میں کوئی انکا اور باطل بات سننے میں نہ لگی ۲۳ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کے ملائکہ اہل جنت کو سلام کرنے لگے اللہ رب العزت کی طرف سے انکی طرف سلام آئے گا

یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اسکے بعد خنثیوں کے دوسرے گروہ اصحاب میں کا ذکر فرمایا جاتا ہے ۲۴ انکی عجیب شان ہے کہ اللہ کے حضور میں مفرد و مکرم ہیں۔



۲۵ جن کے درخت جڑ سے چوٹی تک

پھلوں سے بھرے ہوں گے۔

۲۶ جب کوئی پھل توڑا جائے فوراً

اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود۔

۲۷ اہل جنت پھلوں کے لینے سے۔

۲۸ جو رخصت اونچے اونچے تختوں پر

ہونگے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچوں سے

ماد عورتیں ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہونگے

کہ عورتیں فضل و جمال میں بلند درجہ

رکھتی ہوں گی۔

۲۹ جوان اور ان کے شوہر بھی جوان

اور یہ جوانی ہمیشہ قائم رہنے والی۔

۳۰ یہ اصحاب یمن کے دو

گروہوں کا بیان ہے کہ وہ اس امت

کے پہلوں پچھلوں دونوں گروہوں

میں سے ہوں گے پہلے گروہ تو اصحاب

رسول اللہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم) اور پچھلے ان کے بعد والے

اس سے پہلے رکوع میں سابقین

مقرنین کی دو جماعتوں کا ذکر تھا اور

اس آیت میں اصحاب یمن کے دو

گروہوں کا بیان ہے۔

۳۱ جن کے نامہ اعمال بائیں ہاتھوں

میں دیئے جائیں گے۔

۳۲ ان کا حال شقاوت میں عجیب

ہے ان کے عذاب کا بیان فرمایا جاتا

ہے کہ وہ اس حال میں ہونگے۔

۳۳ جو نہایت تاریک و سیاہ ہوگا۔

۳۴ دنیا کے اندر۔

۳۵ یعنی شرک کی۔

۳۶ وہ روز قیامت ہے۔

لَخُضُودٌ ۱۸ وَطُلُجٌ مِّنْضُودٍ ۱۹ وَظِلٌّ مِّمْدُودٍ ۲۰ وَمَاءٌ مَّسْكُوبٌ ۲۱

بیروں میں اور کیلے کے کچھیل میں ۲۵ اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں

وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ ۲۲ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۲۳ وَفُرُشٌ مَّرْفُوعَةٌ ۲۴

اور بہت سے میوؤں میں جو نہ ختم ہوں ۲۶ اور نہ روکے جائیں ۲۷ اور بلند کچھیلوں میں ۲۸

إِنَّا أَنشَأْنَهُنَّ إِنِشَاءً ۲۵ فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا ۲۶ عُرُبًا أَتْرَابًا ۲۷

بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی آٹھان اٹھایا تو انھیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں انھیں پیار دلاتیاں ایمان والیاں ۲۹

لَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۳۰ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۳۱ وَثَلَاثَةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۳۲

دہنی طرف والوں کے لئے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ ۳۳

وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ ۳۴ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۳۵ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۳۶

اور بائیں طرف والے ۳۱ کیسے بائیں طرف والے ۳۲ جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں

وَظِلٌّ مِّنْ يَّحْمُومٍ ۳۷ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۳۸ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ

اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں ۳۳ جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی بیشک وہ اس سے پہلے ۳۴

ذَلِكَ مُتَرَفِّينَ ۳۹ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحَدِيثِ الْعَظِيمِ ۴۰

نعمتوں میں تھے اور اس بڑے گناہ کی ۳۵ ہٹ رکھتے تھے

وَكَانُوا يَقُولُونَ ۴۱ إِذَا امْتَنَّا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا ۴۲ إِنَّا

اور کہتے تھے کیا جب ہم مٹی اور ہڈیاں ۴۱ مٹی ہو جائیں تو کیا ضرور ہم

لَمَبْعُوثُونَ ۴۳ أَوْ آبَاءُؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۴۴ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۴۵

اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی تم فرماؤ بے شک سب اگلے اور پچھلے

لَمَجْمُوعُونَ ۴۶ إِلَىٰ مِيقَاتٍ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۴۷ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيْهَاءُ

ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی ميعاد پر ۴۶ پھر بے شک تم اے



۳۷ راہ حق سے بہکنے والو اور  
حق کو۔

۳۸ ان پر ایسی بھوک مساط کی  
جائے گی کہ وہ مضطر ہو کر حیم کا جل  
تھوڑ کھائیں گے پھر جب اس سے  
پیٹ بھر لیں گے تو ان پر پیاس مسلط  
کی جائے گی جس سے مضطر ہو کر ایسا  
کھولنا پانی پیں گے جو آنتیں کاٹ  
ڈالے گا۔

۳۹ نیست سے بہت کیا۔  
۴۰ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو  
۴۱ عورتوں کے رحم میں۔  
۴۲ لفظ کو صورت انسانی دیتے  
ہیں زندگی عطا فرماتے ہیں تو مرنے والوں  
کو زندہ کرنا ہماری قدرت سے کیا  
بعید۔

۴۳ حسب اقتضائے حکمت و مشیت  
اور عمر مختلف رکھیں کوئی بچہ ہی  
میں مرجاتا ہے کوئی جوان ہو کر کوئی  
ادھیڑ عمر میں کوئی بوڑھا ہے تاکہ پہنچتا  
ہے جو ہم تقدیر کرتے ہیں وہی ہوتا ہے۔  
۴۴ یعنی مسخ کر کے بندر سور وغیرہ  
کی صورت بنا دیں یہ سب ہماری قدرت  
میں ہے۔

۴۵ کہ ہم نے تمہیں نیست سے بہت کیا  
۴۶ کہ جو نیست کو بہت کر سکتا ہے  
بالیقین مرنے کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔  
۴۷ اس میں شک نہیں کہ بالین بنانا  
اور اس میں دالے پیدا کرنا اللہ تعالیٰ  
ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔

۴۸ جو تم بولتے ہو۔  
۴۹ خشک گھاس چوراہا جو کسی  
کام کی نہ رہے۔  
۵۰ متحیر اور نادام و غمگین۔  
۵۱ ہمارا مال بیکار ضائع ہو گیا۔

الصَّالُّونَ الْمَكْذِبُونَ ﴿٥١﴾ لَا يَكُونُ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زُقُومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَا لُؤَنُ  
گمراہ ہو کر جھٹلانے والو ضرور تھوڑ کے پیڑ میں سے کھاؤ گے پھر اس سے

مِنْهَا الْبُطُونُ ﴿٥٣﴾ فَشَرِبُوا عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَرِبُوا  
پیٹ بھرو گے پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے پھر ایسا پیو گے جیسے

شُرِبَ الْهَيْمُ ﴿٥٥﴾ هَذَا نُزْلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ  
سخت پیاس سے اونٹ نہیں ۳۸ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن ہم نے تمہیں پیدا کیا ۳۹

فَلَوْ لَا تَصَدَّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ  
تو تم کیوں نہیں سچ مانتے ۴۰ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو ۴۱ کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو

أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَرْنَا بَيْنَكُمْ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ  
یا ہم بنانے والے ہیں ۴۲ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا ۴۳ اور ہم اس سے

بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَى أَنْ تَبَدَّلَ امْتَالِكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا  
ہارے نہیں کہ تم جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کر دیں جس کی تمہیں

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾  
خبر نہیں ۴۴ اور بیشک تم جان چکے ہو پہلی اُٹھان ۴۵ پھر کیوں نہیں سوچتے ۴۶

أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾  
تو بھلا بناؤ تو جو بولتے ہو کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ۴۷

لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا الْبَغْرُومُونَ ﴿٦٦﴾  
ہم چاہیں تو ۴۸ اسے روندن کر دیں ۴۹ پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ۵۰ کہ ہم پر چٹی پڑی ۵۱

بَلْ نَحْنُ مُحَرَّوْمُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنْتُمْ  
بلکہ ہم بے نصیب رہے تو بھلا بناؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے



۵۲ اپنی تہارت کا ملہ سے۔

۵۳ کہ کوئی بی نہ سکے۔

۵۴ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے احسان و کرم کا۔

۵۵ دو ترکیزوں سے جن کو زندہ زندہ کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔

۵۶ مرخ و عفارجن سے زندہ و زندہ لی جاتی ہے۔

۵۷ یعنی آگ کو۔

۵۸ کہ دیکھنے والا اسکو بھلا کہتے ہیں بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔

۵۹ کہ اپنے سفروں میں اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔

۶۰ کہ وہ مقام میں ظہور قدرت و جلال الہی کے۔

۶۱ جو سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا گیا کیونکہ یہ کلام الہی اور وحی ربانی ہے۔

۶۲ جس میں تبدیلی و تحریف ممکن نہیں

۶۳ مسائل جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا ناکا

والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا اخیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھو جائز

نہیں ہے وضو کو یاد پر قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں ۶۴ اور نہیں ملتے

۶۵ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ بندہ بڑے ٹوٹے میں ہے جس کا حصہ کتاب اللہ کی تکذیب ہو۔

۶۶ اے اہل میت۔

۶۷ اپنے علم و قدرت کے ساتھ۔

۶۸ تم نصیرت نہیں رکھتے تم نہیں جانتے۔

۶۹ مرنے کے بعد اٹھکر۔

انزلتموه من المزن ام نحن المزلون ﴿۵۶﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ

اسے بادل سے اتارا یا ہمیں اتارنے والے ۵۲ ہم چاہیں تو اسے کھاری

اجاجا فلو لا تشكرون ﴿۵۷﴾ افرئتم النار التي تورون ﴿۵۸﴾ انتم

کروں ۵۳ پھر کیوں نہیں شکر کرتے ۵۴ تو جھلا بناؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ۵۵ کیا تم نے

انشاتم شجرتها ام نحن المنشون ﴿۵۹﴾ نحن جعلناها تذكرة و

اس کا بیڑ پیدا کیا ۵۶ یا ہم ہیں پیدا کرنے والے ۵۷ ہم نے اسے ۵۸ جنم کا یادگار بنایا ۵۹ اور

متاعا للمقوين ﴿۶۰﴾ فسبح باسم ربك العظيم ﴿۶۱﴾ فلا أقسم بموقع

جنگل میں مسافروں کا فائدہ ۵۹ تو اسے محبوب تم یا کی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی تو مجھے قسم سزاں جہوں کی

النجوم ﴿۶۲﴾ وانه لقسيم لوتعلمون عظيم ﴿۶۳﴾ انه لقران كريم ﴿۶۴﴾

جہاں نامے ڈوبتے ہیں ۶۰ اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے ۶۱ بیشک یہ عزت والا قرآن ہے ۶۲

في كتب كنون ﴿۶۵﴾ لا يسسه الا المطهرون ﴿۶۶﴾ تنزيل من رب

محفوظ نوشتہ میں ۶۳ اسے نہ چھوئیں مگر با وضو ۶۴ اتارا ہوا ہے سارے جہاں

العلمين ﴿۶۷﴾ افبهذا الحديث انتم مدھنون ﴿۶۸﴾ وتجعلون

کے رب کا تو کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو ۶۵ اور اپنا حصہ

رضاكم انكم تكذبون ﴿۶۹﴾ فلو لا اذ ابلغت الحلقوم ﴿۷۰﴾ وانتم

یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو ۶۹ پھر کیوں نہ ہو جب جان گلے تک پہنچے اور تم ۷۰

حينئذ تنظرون ﴿۷۱﴾ ونحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون ﴿۷۲﴾

اس وقت دیکھ رہے ہو ۷۱ اور ہم ۷۲ اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں ۷۳

فلولا ان كنتم غير مدينين ﴿۷۳﴾ ترجعونها ان كنتم

تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں بدلہ ملنا نہیں ۷۳ کہ اُسے لوٹا لاتے اگر تم



صَادِقِينَ ﴿۷۷﴾ فَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۷۸﴾ فَرَوْحٌ وَرِيحَانٌ

سجے ہوئے پھروہ مرنے والا اگر مقربوں سے ہے واک تو راحت ہے اور بھول واک

وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۸۰﴾ فَسَلَامٌ

اور چین کے باغ واک اور اگر واک دہنی طرف والوں سے ہو تو اسے محبوب تم پر

لَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۸۱﴾ وَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ

سلام ہو دہنی طرف والوں سے واک اور اگر واک جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو

الصَّالِينَ ﴿۸۲﴾ فَذُلٌّ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿۸۳﴾ وَتَصْلِيَةٌ جَحِيمٍ ﴿۸۴﴾ اِنَّ هَذَا هُوَ

واک تو اس کی مہانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسا واک یہ بیشک اعلیٰ درجہ کی

حَقُّ الْيَقِينِ ﴿۸۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۸۶﴾

یقینی بات ہے تو اسے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو واک

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْمَاءُ اَنْبِيَاؤِكَ اَرْسَلْتَهُمْ

سورہ حدید مدنی ہوا اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اول انیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سَبِّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۸۷﴾ لَهُ مُلْكُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے واک اور وہی غرہ و حکمت والا ہے اسی کے لئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۸۸﴾ هُوَ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہر واک اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے وہی

الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۸۹﴾ هُوَ

اول واک وہی آخر واک وہی ظاہر واک وہی باطن واک اور وہی سب کچھ جانتا ہے وہی ہر

الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى

جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کئے واک پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا

تسبیحات قرآن کریم سے ناخوہیں۔ واک سورہ حدید مکہ ہے یا مدنیہ اس میں چار رکوع انیس آیتیں بائیس سو چھیتر حرف ہیں واک جاندار مویا بے جان۔

واک مخلوق کو پیدا کر کے یا یہ مٹی ہیں کہ مردوں کو زندہ کرتا ہے واک یعنی موت دیتا ہے زندوں کو واک قدیم ہر شے سے قبل اول بے ابتدا کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا واک ہر شے کے ہلاک و فنا

ہونے کے بعد رہنے والا سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہیگا اسکے لئے انتہا نہیں واک دلائل و براہین سے یا یہ مٹی کہ غالب ہر شے پر واک جو اس اسکے ادراک سے عاجز یا یہ مٹی

کہ ہر شے کا جاننے والا واک ایم دنیا سے کہ پہلا ان کا کیش بند اور پچھلا جمع ہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ اگر چاہتا تو طرفہ العین میں پیدا کرتا لیکن اس کی حکمت اسی کو مقتضی

ہوئی کہ چھ کو اصل بنائے اور ان پر مدار رکھے۔

فکفار سے فرمایا گیا کہ اگر بخیاں تمہارے لئے کے بعد اٹھنا اور اعمال کا حساب کیا جانا اور خدا سے والا معبود یہ کچھ بھی نہ ہو تو پھر کیا سبب ہے کہ جب تمہارے پیاروں کی روح خلق میں

ہو بخیتی ہے تو تم اسے لوٹا کیوں نہیں لاتے

اور جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں تو

سمجھو کہ کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

اس پر ایمان لاؤ اس کے بعد مخلوق کے

طبقات کے احوال وقت موت اور ان کے

درجات کا بیان فرمایا۔

واک سابقین میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا

تو اس کے لئے۔

واک ابوالعالیہ نے کہا کہ مقررین سے

جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس

کے پاس جنت کے بھولوں کی ڈالی لائی

جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب

روح قبض ہوتی ہے۔

واک آخرت میں۔

واک مرنے والا۔

واک معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ان کا سلام

قبول فرمائیں اور ان کے لئے غمگین ہوں

وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت و

محفوظ رہیں گے اور آپ ان کو اسی حال

میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو۔

واک مرنے والا۔

واک یعنی اصحاب شمال میں سے۔

واک جہنم کی اور مرنے والوں کے احوال

اور جو مضامین اس سورت میں بیان کئے گئے۔

واک حدیث جب یہ آیت نازل ہوئی

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ تَوَسَّلْ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے

رکوع میں داخل کرو اور جب سبِّحِ اسْمِ

رَبِّكَ الْاَعْلٰی نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے

سجدوں میں داخل کرو (ابوداؤد) مسئلہ

اس آیت سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجود کی



۱۰ خواہ دانہ ہو یا قطرہ یا خزانہ ہو یا مردہ  
۱۱ خواہ وہ نباتات ہو یا دھات یا  
اور کوئی چیز۔

۱۲ رحمت و غذاب اور فرشتے اور بارش  
۱۳ اعمال اور دعائیں۔

۱۴ اپنے علم و قدرت کے ساتھ عموماً اور  
فضل و رحمت کے ساتھ خصوصاً۔

۱۵ تو تمہیں تمہارے حسب اعمال  
جزا دے گا۔

۱۶ اس طرح کہ رات کو گھٹاتا ہے  
اور دن کی مقدار بڑھاتا ہے۔

۱۷ دن گھٹا کر اور رات کی مقدار  
بڑھا کر۔

۱۸ دل کے عقیدے اور قلبی اسرار  
سب کو جانتا ہے۔

۱۹ جو تم سے پہلے نہ تھے اور تمہارا  
جانشین کسے گا تمہارے بعد والوں کو

معنی یہ ہیں کہ جو مال تمہارے قبضے میں  
ہیں سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اس لئے

تمہیں نفع اٹھانے کے لئے دیدیئے ہیں  
تم حقیقتہً ان کے مالک نہیں ہو مگر نائِب

نائِب و وکیل کے ہوا انھیں راہ خدا میں  
خرچ کرو اور جس طرح نائِب اور وکیل

کو مالک کے حکم سے خرچ کرنے میں  
کوئی تامل نہیں ہوتا تو تمہیں بھی کوئی

تامل و تردد نہ ہو۔

۲۰ اور برہانیں اور حجتیں پیش کرتے ہیں  
اور کتاب الہی سناتے ہیں تو اب تمہیں

کیا عذر ہو سکتا ہے۔

۲۱ یعنی اللہ تعالیٰ۔

۲۲ جب اس نے تمہیں اہست آدم  
علیہ السلام سے نکالا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا

رب ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۳ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر

۲۴ کفر و شرک کی۔

۲۵ یعنی نور ایمان کی طرف۔

الْعَرْشُ يَعْلَمُ مَا يَدْجُرُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ

اسکی شان کے لائق ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے و ۱۰ اور جو اس سے باہر نکلتا ہے و ۱۱ اور جو آسمان

مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْزِجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا

سے اترتا ہے و ۱۲ اور جو اس میں چڑھتا ہے و ۱۳ اور وہ تمہارے ساتھ ہر جگہ تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ لَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ

کام دیکھ رہا ہے و ۱۴ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں

الْأُمُورِ ۝ يُوَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ

کی رجوع رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے و ۱۵ اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے و ۱۶ اور وہ

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ

دلوں کی بات جانتا ہے و ۱۷ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اسکی راہ میں کچھ خرچ

مُسْتَخْلِفِينَ فِيهِ ۝ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝

خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا و ۱۸ جو تم میں ایمان لائے اور اسکی راہ میں خرچ کیا انکے لئے بڑا ثواب ہو

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالرَّسُولِ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ ۝

اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ و ۱۹ اور

قَدْ أَخَذَ مِنْكُمْ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَى

بیشک وہ و ۲۰ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے و ۲۱ اگر تمہیں یقین ہو وہی ہے کہ اپنے بندہ پر و ۲۲

عَبْدٌ ۝ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَإِنَّ اللَّهَ

روشن آیتیں اتارتا ہے تاکہ تمہیں اندھیریلوں سے و ۲۳ اُجالے کی طرف لے جائے و ۲۴ اور بیشک اللہ

بِكُمْ لَرُءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ

تم پر ضرور مہربان رحم والا اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ



۲۶ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی ملک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو تو ثواب بھی پاؤ گے جبکہ مسلمان کم اور کفرور

تھے اس وقت جنہوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین ہیں ان کے حق میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اُحد مبارک کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی اُن کے ایک مد کے برابر نہ ہونہ نصف مد کی ایک پیمانہ ہے جس سے جو

۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

۲۸ یعنی پہلے خرچ کرنے والوں سے بھی اور فتح کے بعد خرچ کرنے والوں سے بھی۔

۲۹ البتہ درجات میں تفاوت ہے قبل فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ اعلیٰ ہے۔ ۳۰ یعنی خوش دلی کے ساتھ راہ خدا کی خرچ کرے اس انفاق کو اس مناسبت سے فرمایا گیا ہے کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

۳۱ بل صراط پر۔ ۳۲ یعنی ان کے ایمان و طاعت کا نور۔ ۳۳ اور جنت کی طرف ان کی منہائی کرتا ہے۔

۳۴ جہاں سے آئے تھے یعنی موقع کی طرف جہاں ہیں نور دیا گیا تو ہاں رُطلب کر دیا یعنی جہاں ہیں کہ تم ہمارا نور نہیں پا سکتے نور کی طلب کے لئے پیچھے لوٹ جاؤ پھر وہ

مِثْرَاتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ

آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے ۲۶ تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح کے قبل خرچ الفتح وقتل اوليك اعظم درجة من الذين أنفقوا من بعد

اور جہاد کیا ۲۷ وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور وقتلوا وکلاً وعد الله الحسنی والله بما تعملون خیر ۲۸

ان سب ۲۸ اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا ۲۹ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے من ذا الذي یقرض الله قرضاً حسناً فیضعفه لہ ولہ

کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرض ۳۰ تو وہ اس کے لئے دوئے کرے اور اس کو اجر کریم ۳۱ یوم تری المؤمنین والمؤمنات یسعی نورهم بین

عزت کا ثواب ہو جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ۳۲ دیکھو گے کہ ان کا نور ۳۳ ایدئہم وایمانہم بشراکم الیوم جنت تجری من تحتہا

آگے اور ان کے دھننے دوڑتا ہے ۳۴ ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمہاری سب زیادہ خوشی کی بات وہ الأنہر خلیدین فیہا ذلک هو الفوز العظیم ۳۵ یوم یقول

جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں تم ان میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے جس دن المنفقون والمنفقت للذین امنوا انظرونا نقیتس من نورکم

منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ تمہیں ایک نکادہ دیکھو کہ تم تمہارے نور سے کچھ حصہ قیل ارجعوا ورائکم فالتیسوا نوراً فضرب بینہم سورۃ

لیں کہا جائیگا اپنے پیچھے لوٹو ۳۶ وہاں نور ڈھونڈو وہ لوہیں گے جیسی ۳۷ انکے ۳۸ درمیان ایک دیوار باب باطنہ فیہ الرحمۃ وظاہرہ من قبلہ العذاب ۳۹

کھڑی کر دیا جائیگی ۳۹ جس میں ایک دروازہ ہو ۴۰ اس کے اندر کی طرف رحمت ۴۱ اور اس کے باہر کی طرف عذاب نور کی تلاش میں واپس ہونگے اور کچھ نہ پائیں گے تو دوبارہ مومنین کی طرف پھر گے ۴۲ یعنی مومنین اور منافقین کے ۴۳ بعض مفسرین نے کہا کہ وہی اعراف ہے۔ ۴۴ اس سے جنتی جنت میں داخل ہوں گے ۴۵ یعنی اس دیوار کے اندر وہی جانب جنت۔



۳۹ اس یواری کے پیچھے سے ۴۰ دنیا میں نماز پڑھتے روزہ رکھتے ۴۱ نفاق و کفر اختیار کر کے ۴۲ دین اسلام میں ۴۳ اور کلم بطل اُمیدوں میں ہے کہ مسلمانوں پر حوادث آئیں گے وہ تباہ ہو جائیں گے ۴۴ یعنی موت۔  
 ۴۵ یعنی شیطان نے دھوکا دیا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حلیم ہے تم پر عذاب نہ کریگا اور سنہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ حساب تم اس کے اس فریب میں آئیں گے۔  
 ۴۶ جس کو دے کر تم اپنی جان عذاب سے چھڑا سکو بعض مفسرین نے فرمایا ممتنی یہ ہیں کہ آج نہ تم سے ایمان قبول کیا جائے نہ تو بہ۔  
 ۴۷ شان نزول حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سر لے اقدس سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس میں ہنس رہے ہیں فرمایا تم ہنستے ہو ابھی تک تباہی رب کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازل ہوئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے فرمایا اتنا ہی روٹا اور اترنے والے حق سے مراد قرآن مجید ہے۔  
 ۴۸ یعنی یہود و نصاریٰ کے طریقے اختیار نہ کریں۔  
 ۴۹ یعنی وہ زمانہ جو ان کے اور ان کے انبیاء کے درمیان تھا۔  
 ۵۰ اور یاد آتی کے لئے نرم نہ ہوئے دنیا کی طرف مائل ہو گئے اور موعظ سے انھوں نے اعراض کیا۔  
 ۵۱ دین سے خارج ہونے والے۔  
 ۵۲ منہ پر ساکر بنرہ اگا کر بعد اسکے کہ خشک ہو گئی تھی ایسے ہی دلوں کو سخت ہوجانے کے بعد نرم کرتا ہے اور انھیں علم و حکمت سے زندگی عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ تمثیل ہے ذکر کے دلوں میں اثر کرنے کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی ذکر الہی سے دل زندہ ہوتے ہیں ۵۳ یعنی خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہ خدا میں خرچ کیا ۵۴ اور وہ جنت ہے۔

المحید ۵۷

۷۸۰

قال فما خطبکم؟

يُنَادُوهُمْ أَلَمْ تَكُنْ مَعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ  
 ۳۹ مسلمانوں کو پکارتے کیا تم تمہارے ساتھ نہ تھے ۴۰ وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں ۴۱  
 وَتَرِصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَضْتُ الْأَمَانِي حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ  
 اور مسلمانوں کی بُرائی کرتے اور شک رکھتے ۴۲ اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا ۴۳ یہاں تک کہ اللہ کا حکم غَرَضْتُ بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۴۴ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۴۵ مَا أَوْكَمْ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۴۶  
 کھلے کافروں سے تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی بُرا انجام ۴۷  
 أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۴۸ اَعْلَمُوا أَنَّ  
 تو ان کے دل سخت ہو گئے ۴۹ اور ان میں بہت فاسق ہیں ۵۰ جان لو کہ اللہ زمین کو  
 اللَّهُ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ  
 زندہ کرتا ہے اس کے مے پیچھے ۵۱ بیشک ہم نے تمہارے لئے نشانیاں بیان فرمادیں کہ  
 تَعْقِلُونَ ۵۲ إِنَّ الْمُسْذِقِينَ وَالْمُسْذِقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا  
 تمہیں سمجھ ہو بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنھوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا  
 حَسَنًا يُضَعَّفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۵۳ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ  
 ۵۴ ان کے دلوں میں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے ۵۵ اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر

علم و حکمت سے زندگی عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ تمثیل ہے ذکر کے دلوں میں اثر کرنے کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی ذکر الہی سے دل زندہ ہوتے ہیں ۵۳ یعنی خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہ خدا میں خرچ کیا ۵۴ اور وہ جنت ہے۔



۵۵ گزری ہوئی امتوں میں سے ۵۶ جس کا وعدہ کیا گیا ۵۷ جو حشر میں ان کے ساتھ ہوگا ۵۸ جس میں وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

۵۹ اور ان چیزوں میں مشغول رہنا اور ان سے دل لگانا دنیا ہے لیکن طاعتیں اور عبادتیں اور جو چیزیں کہ طاعت پر معین ہوں اور وہ امور آخرت سے ہیں اب اس زندگی دنیا کی ایک مثال ارشاد فرمائی جاتی ہے۔

۶۰۔ اس کی سہنری جاتی رہی  
بیلا پڑ گیا کسی آفت سماوی آیا  
ارضی سے ۔

۶۱ ریزہ ریزہ یہی حال دنیا  
کی زندگی کا ہے جس پر  
طالب دنیا بہت خوش ہوتا ہے  
اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں  
رکھتا ہے وہ نہایت جلد گزر جاتی  
ہے۔

۶۲؎ اس کے لئے جو دنیا کا طالب  
ہو اور زندگی لہو و لعب میں گزرائے  
اور وہ آخرت کی پرواہ نہ کرے  
ایسا حال کا فر کا ہوتا ہے۔

۶۳؎ جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح  
د دی۔

۶۴۹: اس کے لئے ہے جو دنیا ہی کا مہو جائے اور اس پر بھروسہ کر لے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص آخرت میں دنیا کا طالب ہو اور اسباب دنیوی سے بھی آخرت ہی کے لئے علاوہ رکھے تو اس کے لئے دنیا کی کامیابی آخرت کا ذریعہ ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مریدین دنیا طلب نہ کرو اور اگر طلب کرو تو

۶۵۔ اس سے محبت نہ کرو تو شبہاں سے لو آرام گاہ اور ہے ۶۵ رضاؑ اہی کے طالب نبواس کی طاعت اختیار کرو اور اس کی فرمانبرداری بجا لا کر جنت کی طرف بڑھو۔  
۶۶۔ یعنی جنت کا عرض ایسا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے ورق ملا کر باہم ملا دیے جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنا جنت کا عرض پھر طول کی کیا انتہا ۶۶ فخط کی ہساک باران کی عدم پیداوار کی پھلوں کی کمی کی کھیتوں کے تباہ ہونے کی۔

رُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ

ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے اور اوروں پر وہ گواہ اپنے رب کے یہاں انکے لئے  
**أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ**  
 انکا ثواب وہ اور انکا نور وہ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ

الْحَجِيمُ ۝ اَعْلَمُوا اَنَّهَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ وُزْنٌ ۝

دورخی ہیں جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ہے اور آرائش

تَفَاخُرُ بَيْنَكُمْ وَتَكَاتُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ

عَجَبُ الْكُفَّارِ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهَيِّئُ فِتْرَتَهُ مُصَفَّرَاتُهُ لِيَكُونَ حُطَامًا  
جسکا اگایا سبز کسانوں کو بھایا پھر سو کھا ۶۱ کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن ہو گیا ۶۱

وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ

اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور

مَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٧﴾ سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

اور اس جنت کی طرف ۶۵ جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ ۶۶ تیار ہوئی ہے

لِّلَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ دَلِيلٌ فُضِّلَ اللّٰهُ يُوَفِّيهِ مَن يَشَاءُ  
ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب سے رسول پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے

اور اللہ بڑے فضل والا ہے      نہیں پہنچتی کوئی مصیبت زمین میں ۶۷



۶۸ امراض کی اور اولاد کے غم کی ۶۹ لوح محفوظ میں ۷۰ یعنی زمین کو یا جانوں کو یا مصیبت کو ۷۱ یعنی ان امور کا باوجود کثرت کے لوح میں ثبت فرمانا ۷۲ متاع دنیا ۷۳ یعنی نہ اتراؤ ۷۴ دنیا کا مال و متاع اور یہ سمجھ لو کہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے ضرور ہونا ہے نہ غم کرنے سے کوئی ضائع شدہ چیز واپس مل سکتی ہیں نہ فنا ہونے والی چیز اترانے کے لائق ہے تو چاہیے کہ خوشی کی جگہ شکر اور غم کی جگہ صبر اختیار کرو غم سے مراد یہاں انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر اور رضا بقضائے الہی اور امید

ثواب باقی نہ رہے اور خوشی سے وہ اترا نامراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے اور وہ غم و رنج جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے فرزند آدم کسی چیز کے فقدان پر کیوں غم کرتا ہے یہ اس کو تیرے پاس واپس نہ لائے گا اور کسی موجود چیز پر کیوں اترتا ہے موت اس کو تیرے ہاتھ میں نہ چھوڑے گی۔

۷۵ اور راہ خدا اور امور خیر میں خرچ نہ کریں اور حقوق مالیہ کی اداسے قاصر رہیں۔

۷۶ اس کی تفسیر میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ میوہ کے حال کا بیان ہے اور بخل سے مراد ان کا سیلیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان اوصاف کو چھپانا ہے جو کتب سابقہ میں مذکور تھے۔

۷۷ ایمان سے یا مال خرچ کرنے سے یا خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے۔

۷۸ احکام و شرائع کی بیان کرنوالی۔ ۷۹ ترازو سے مراد عدل سے معنی یہیں کہ ہم نے عدل کا حکم دیا اور ایک قول یہ ہے کہ ترازو سے وزن کا آلہ ہی مراد ہے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ترازو لائے اور

الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا

اور نہ تمہاری جانوں میں ۷۹ مگر وہ ایک کتاب میں ۷۹ قبل اسکے کہ تم اُسے پیدا کریں ۷۸

إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۷۹ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا

بِشَيْءٍ ۷۸ اللہ کو آسان ہے ۷۹ اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو تمہارے جانے اور خوش

بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۷۸ وَالَّذِينَ يَبْخُلُونَ

نہ ہوتے ۷۹ اس پر جو تم کو دیا ۷۸ اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترنا بڑائی مارنے والا ۷۸ وہ جو آپ بخل کریں ۷۵

وَيَا مُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۷۸ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ

اور اوروں سے بخل کو کہیں ۷۸ اور جو تمہارے پیچھے ۷۸ تو بیشک اللہ ہی بے نیاز تر سب

الْحَمِيدُ ۷۸ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ

خوبوں سراہا ۷۸ بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب ۷۸

وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۷۸ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ

اور عدل کی ترازو اتاری ۷۸ کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں ۷۸ اور ہم نے لوہا اتارا ۷۸ اس میں

شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۷۸

سخت آج ۷۸ اور لوگوں کے فائدے ۷۸ اور اس لئے کہ اللہ دیکھے اسکو جو بے دیکھے اسکی ۷۸

إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۷۸ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي

اور اسکے رسولوں کی مدد کرتا بیشک اللہ قوت والا غالب ہے ۷۸ اور بیشک ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور انکی

ذُرِّيَّتَهُمَا الثُّبُوتَ وَالْكِتَابَ فِيهِمْ مُّمْتَدٌ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۷۸

اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی ۷۸ تو ان میں ۷۸ کوئی راہ پر آیا اور ان میں بہت سے فاسق ہیں

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ

پھر ہم نے انکے پیچھے ۷۸ اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل

فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ اس سے وزن کریں ۷۸ اور کوئی کسی کی حق نفی نہ کرے ۷۸ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اتارنا یہاں پیدا کرنے کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لئے معادن سے نکالا اور انھیں اس کی صنعت کا علم دیا اور یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں تو ہوا آگ پانی نمک ۷۹ اور نہایت قوت کا اس سے اسلحہ اور آلات جنگ بنائے جاتے ہیں ۷۸ کہ صنعتوں اور حرفتوں میں وہ بہت کام آتا ہے خلاصہ یہ کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا اور انکے ساتھ ان چیزوں کو نازل فرمایا کہ لوگ حق و عدل کا معاملہ کریں ۷۸ یعنی اسکے دین کی ۷۸ اسکو کسی کی مدد نہ کریں دین کی مدد نہ کریں جو حکم دیا گیا یہ انھیں لوگوں کے نفع کیلئے ہے ۷۸ یعنی توحید و انجیل و زبور اور قرآن ۷۸ یعنی انکی توحید میں جن میں نبی اور کتابیں بھیجیں ۷۸ یعنی حضرت نوح و ابراہیم علیہما السلام کے بعد تارنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد دیگرے۔



۹۱ کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت رکھتے ہیں چاروں اور غاروں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہل دنیا سے مخالفت ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھالینا تاکہ ہو جائے انکاح نہ کرنا نہایت موٹے کپڑے پہننا اور فی غذا نہایت کم مقدار میں کھانا ۹۲ بلکہ اس کو ضائع کر دیا اور تثلیث و اتحاد میں مبتلا ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین سے کفر کر کے اپنے بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دین مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانہ

پاک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پایا تو حضور پر بھی ایمان لائے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رشتہ الہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھا جائے ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات نکالنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعت سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلاف سنت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنت اٹھ جائے اس سے ہزار مسائل کا فیصلہ ہو جاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امور خیر کو بدعت بنا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔

۹۲ جو دین پر قائم رہے تھے۔  
۹۳ جنہوں نے رہبانیت کو ترک کیا اور دین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منحرف ہو گئے۔  
۹۴ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ پر علیہما السلام یہ خطاب اہل کتاب کو بھی ان سے فرمایا جاتا ہے۔

۹۵ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۹۶ یعنی تمہیں دونا اجر دیا کیونکہ تم پہلی کتاب اور پہلی نبی پر بھی ایمان لائے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر بھی ۹۷ صراط پر ۹۸ وہ اس میں سے کچھ نہیں پاسکتے نہ دونا اجر نہ نوز نہ مغفرت کیونکہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو ان کا پہلے انبیاء پر ایمان لانا بھی مفید نہ ہوگا شان نزول جب اوپر کی آیت نازل ہوئی اور اس میں مومنین اہل کتاب کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر ایمان لانے پر دو نئے اجر کا وعدہ دیا گیا تو کفار اہل کتاب نے کہا کہ اگر ہم حضور پر ایمان لائیں تو دونا اجر ملے اور اگر نہ لائیں تو ایک اجر جب بھی رہیگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس خیال کا ابطال کر دیا گیا۔  
۱ سورہ مجادلہ مدنیہ ہے اس میں تین رکوع بائیس آیتیں چار سو بہتر کلمے ایک ہزار سات سو بائیس حرف ہیں۔

الْاِنْجِيلُ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَافَةً وَرَحْمَةً  
عطا فرمائی اور اس کے پیروں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی ۹۹

وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ  
اور ماہب بننا ۱۰۰ تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے  
اللّٰهُ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَاتَيْنَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْهُمْ اُجْرَهُمْ  
اللہ کی رضا چاہنے کو یہ لکھی پھر اسے نہ بنا باجیسا اسکے بنانے کا حق تھا ۱۰۱ تو ان کے ایمان والوں کو ۱۰۲ ہم نے انکا ثواب عطا کیا

وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَيَسْقُونُ ۷ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاصْنُوا  
اور ان میں سے بہت سے ۱۰۳ فاسق ہیں اے ایمان والو ۱۰۴ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول ۱۰۵  
بِرِسْوَلِهِ يُوْتِيْكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ  
پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا ۱۰۶ اور تمہارے لئے نور کر دیگا ۱۰۷

بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۷ لَيْلًا لَّيَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ  
جس میں جلو اور تین بخشہ دیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ اس لئے کہ کتاب والے کا ذ  
اَلَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ  
جان جائیں کہ اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں ۱۰۸ اور یہ کہ فضل اللہ کے

اللّٰهُ يُوْتِيْهِ مِّنْ يَّشَاءُ ۷ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۷  
باتھ ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے  
سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اَشْتَتَانِ عَشْرَانِ اَيَّةٌ وَثَلَاثُ رُكُوْعَاتٍ  
سورہ مجادلہ مدنی ہے اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۷  
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے



۵۔ وہ خولہ بنت خنیس تھیں اور اس بن صامت کی بی بی شان منقول کسی بات پر اس نے ان سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یہ کہنے کے بعد اس کو نہ امت مونی یہ کلمہ زمانہ جاہلیت میں طلاق تھا اس نے کہا میرے خیال میں تو مجھ پر حرام ہو گئی خولہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعات عرض کئے اور عرض کیا کہ میرا مال ختم ہو چکا ماں باپ گزر گئے عزا زادہ ہو گئی بچے چھوٹے چھوٹے ہیں انکے باپ کے پاس چھوٹوں تو مالک ہو جائیں اپنے ساتھ رکھوں تو مجھ کے مرنائیں کیا صورت ہو کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جدائی نہ ہو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے باپ میں میرے باپ کوئی شک نہیں یعنی اپنی تک نفاہ کے متعلق کوئی علم جدید نازل نہیں ہوا دستور قدیم یہی ہے کہ ظہار سے عورت حرام ہو جاتی ہے عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نے اوس نے طلاق کا لفظ نہ کہا وہ میرے بچوں کا باپ ہے اور مجھے بہت ہی پیارا ہے اسی طرح وہ بار بار عرض کرتی رہی اور جواب حسب غرض دیا یا تو آسمان کی طرف نہ اٹھا کر کہنے لگی یا اللہ تعالیٰ میں تجھ سے اپنی محتاجی و تنگی اور پریشان حالی کی شکایت کرتی ہوں اپنے نبی پر میرے حق میں ایسا حکم نازل فرما جس سے میری مصیبت رفع ہو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہ ہر مبارک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتار دی ظاہر میں جب وحی پوری ہو گئی فرمایا اپنے شوہر کو بلا اس حاضر ہوئے تو حضور نے یہ باتیں پڑھ کر سنائیں ۶۔ یعنی ظہار کرتے ہیں ظہار اس کو کہتے ہیں کہ اپنی بی بی کو مہرات نشبی یا رصاعی کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دی جائے جس کو دیکھنا حرام ہے مثلاً بی بی سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یا بی بی کے ایسے عضو کو جس سے تشبیہ کی جاتی ہو اس کے جزو شائع کو مہرات کے ایسے عضو سے تشبیہ جس کا دیکھنا حرام ہے مثلاً یہ کہ تیرا میرا یا تیرا نصف بدن میری ماں کی پیٹھ یا اس کے پیٹ یا اس کی ران یا میری ہن یا بھوٹی یا دو دھ پلا نیولی کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو ایسا کہنا ظہار کہلاتا ہے ۷۔ یہ کہنے سے وہ مائیں نہیں ہو گئیں ۸۔ مسئلہ اور دو دھ پلانے والیاں بسبب دو دھ پلانے کے ماؤں کے حکم میں ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بسبب کمال حرمت مائیں بلکہ ماؤں سے اعلیٰ ہیں ۹۔ جو بی بی کو ماں کہتے ہیں اس کو کسی طرح ماں کے ساتھ تشبیہ نہ کیا ٹھیک نہیں ہے یعنی ان سے ظہار کریں مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باندی سے ظہار نہیں اگر اسکو مہرات سے تشبیہ ہے تو مظاہرہ ہوگا ۱۰۔ یعنی اس ظہار کو توڑ دینا اور حرمت کو ٹھکانا دنیا و ۱۱۔ کفارہ ظہار کا اہذا ان رضوری ہے ۱۲۔ خواہ وہ مومن ہو یا کافر ضعیف ہو یا کبیرہ ہو یا عورت البتہ مرد اور ام ولد اور ایسا مکاتب جائز نہیں جس نے بدل کتابت میں سے کچھ ادا کیا ہو ۱۳۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اس کفارہ کے دینے سے پہلے ذبی اور اس کے دو اعی حرام ہیں ۱۴۔ اسکا کفارہ ۱۵۔ متصل اس طرح کہ ان دو مہینوں کے درمیان رمضان آئے نہ ان پانچ دنوں میں سے کوئی دن آئے جن کا روزہ ممنوع ہے اور نہ کسی غدیر سے یا بغیر عذر کے درمیان سے کوئی روزہ چھوڑا جائے اگر ایسا ہو تو اسے روزہ سے رکھنے پڑیں گے ۱۶۔ مسائل یعنی روزوں سے جو کفارہ دیا جائے اسکا بھی جماع اور دو اعی جماع سے مقدم ہونا ضروری ہے اور جب تک وہ روزہ پورے ہوں خاوندی میں سے کوئی کسی کو ہاتھ نہ لگائے ۱۷۔ یعنی اسے روزہ رکھنے کی قوت ہی نہ ہو پورے ہونے یا مرض وغیرہ کے باعث یا روزہ رکھ سکتا ہو

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي

بِإِلَهِكَ اللَّهُ سَمِعَ سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے ۱۔ اور اللہ

إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوَرُكُمَا إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۱

سے شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے ۲۔ بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے

الَّذِينَ يُظْهِرُونَ مِنْكُمْ مَنْ نِسَائِهِمْ طَاهُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ

وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں ۳۔ وہ ان کی مائیں نہیں ۴۔

إِنَّ أُمَّهَاتَهُمْ إِلَّا الْوَلَدَ وَلَدْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا

ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں ۵۔ اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹ بات

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ ۶ وَالَّذِينَ يُظْهِرُونَ

کہتے ہیں ۷۔ اور بے شک اللہ عفو و رحمت کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی

مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّنْ

ماں کی جگہ کہیں ۸۔ پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے ۹۔ تو ان پر لازم ہے ۱۰۔

قَبْلَ أَنْ يَتِمَّ آسَاءُ ذَلِكُمْ تُوعِظُونَ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

ایک بردہ آزاد کرنا ۱۱۔ قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ۱۲۔ یہ جو نصیحت تمہیں کیجاتی ہے اور اللہ

خَيْرٌ ۱۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِّنْ

تمہارے کاموں سے جو مہاجر پھر جسے بردہ نہ ملے تو ۱۴۔ لگاتار دو مہینے کے روزے ۱۵۔ قبل اسکے کہ

قَبْلَ أَنْ يَتِمَّ آسَاءُ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا

ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ۱۶۔ پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں ۱۷۔ تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا ۱۸۔

ذَلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۱۹ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۲۰

یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو ۲۱۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۲۲۔ اور

۱۔ سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے ۲۔ بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے

۳۔ وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں ۴۔ وہ ان کی مائیں نہیں ۵۔

۶۔ اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹ بات ۷۔ کہتے ہیں ۸۔ اور بے شک اللہ عفو و رحمت کرنے والا اور بخشنے والا ہے

۹۔ تو ان پر لازم ہے ۱۰۔ ایک بردہ آزاد کرنا ۱۱۔ قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ۱۲۔

۱۳۔ یہ جو نصیحت تمہیں کیجاتی ہے اور اللہ ۱۴۔ پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں ۱۵۔ تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا ۱۶۔

۱۷۔ پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں ۱۸۔ یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو ۱۹۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۲۰۔

۲۱۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۲۲۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۲۳۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۲۴۔

۲۵۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۲۶۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۲۷۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۲۸۔

۲۹۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۳۰۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۳۱۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۳۲۔

۳۳۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۳۴۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۳۵۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۳۶۔

۳۷۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۳۸۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۳۹۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۴۰۔

۴۱۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۴۲۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۴۳۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۴۴۔

۴۵۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۴۶۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۴۷۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۴۸۔

۴۹۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۵۰۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۵۱۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۵۲۔

۵۳۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۵۴۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۵۵۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۵۶۔

۵۷۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۵۸۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۵۹۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۶۰۔

۶۱۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۶۲۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۶۳۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۶۴۔

۶۵۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۶۶۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۶۷۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۶۸۔

۶۹۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۷۰۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۷۱۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۷۲۔

۷۳۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۷۴۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۷۵۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۷۶۔

۷۷۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۷۸۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۷۹۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۸۰۔

۸۱۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۸۲۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۸۳۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۸۴۔

۸۵۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۸۶۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۸۷۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۸۸۔

۸۹۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۹۰۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۹۱۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۹۲۔

۹۳۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۹۴۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۹۵۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۹۶۔

۹۷۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۹۸۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۹۹۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۱۰۰۔



مگر متواتر و متصل نہ رکھ سکتا ہو ۱۶۹ یعنی ساتھ مسکینوں کو کھانا دینا اور یہ اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع گہوں یا ایک صاع کھجور یا جو دے اور اگر مسکینوں کو اس کی قیمت دی یا صبح و شام دونوں وقت انھیں پیٹ بھر کر کھلا دیا جب بھی جائز ہے مسئلہ اس کفارہ میں یہ شرط نہیں کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل چوٹی کر لکھنا کھلانے کے درمیان میں شوق اور بی بی میں قربت واقع ہوئی تو نیا کفارہ لازم نہ ہوگا۔

۱۷۰ اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرنے اور جاہلیت کے طریقے چھوڑ دے۔

۱۷۱ ان کو ٹوڑنا اور ان سے تجاوز کرنا جائز نہیں۔

۱۷۲ رسولوں کی مخالفت کرنے کے سبب۔

۱۷۳ رسول کو بی صدق بردالت کرنوالی۔

۱۷۴ کسی ایک کو بانی نہ چھوڑے گا۔

۱۷۵ رسول اور شرمندہ کرنے کے لئے۔

۱۷۶ اپنے اعمال جو دنیا میں کرتے تھے۔

۱۷۷ اس سے کچھ پوشیدہ نہیں۔

۱۷۸ اور اپنے راز آپس میں

گوش و گوش کہیں اور اپنی مشاورت پر کسی کو مطلع نہ کریں۔

۱۷۹ یعنی اللہ تعالیٰ انھیں

مشاہدہ کرتا ہے ان کے رازوں کو جانتا ہے۔

۱۸۰ سرگوشی ہو۔

۱۸۱ یعنی اللہ تعالیٰ۔

۱۸۲ یعنی پانچ اور تین سے۔

۱۸۳ اسے علم و قدرت سے۔

۱۸۴ شان نزول یہ آیت یہود اور منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو آپس میں سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں کی طرف دیکھتے جاتے اور آنکھوں سے ان کی طرف اشارے کرتے جاتے تاکہ مسلمان سمجھیں کہ ان کے خلاف کوئی پوشیدہ بات ہے اور اس سے انھیں رنج و مان کی اس حرکت سے مسلمانوں کو غم ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ شاید ان لوگوں کو ہمارے ان بھائیوں کی نسبت

لِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۱۷۰ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَ

کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور

رَسُولَهُ كَيْتُوا كَمَا كَيْتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنْزَلْنَا

اس کے رسول کی ذیل کئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی ۱۶۹ اور بیک ہم نے

آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝۱۷۱ يَوْمَ يُبْعَثُهُم

روشن آیتیں ۱۶۹ اور کافروں کے لئے غوری کا عذاب ہے جس دن اللہ ان سب

اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۖ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۖ

کو اٹھائے گا ۱۷۱ پھر انھیں ان کے کو تک جتا دیگا ۱۷۰ اللہ نے انھیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے ۱۶۹

وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝۱۷۲ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا

اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو

فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ

کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ۱۷۲ جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو ۱۷۱

إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةَ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا آدْنَى

تو چوتھا وہ موجود ہے ۱۷۰ اور پانچ کی ۱۷۱ تو چھٹا وہ ۱۷۲ اور نہ اس سے کم ۱۶۹

مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ

اور نہ اس سے زیادہ کی گریہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے ۱۷۳ جہاں کہیں ہوں پھر

يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۖ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

انھیں قیامت کے دن بتا دے گا جو کچھ انھوں نے کیا بے شک اللہ سب کچھ

عَلِيمٌ ۝۱۷۳ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَى ثُمَّ يَعُودُونَ

جانتا ہے کیا تم نے انھیں نہ دیکھا جنھیں بری مشورت سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہی کرتے ہیں ۱۷۳

قتل یا ہزیمت کی کوئی خبر پہنچی جو جہاد میں گئے ہیں اور یہ اسی کے متعلق باتیں بناتے اور اشارے کرتے ہیں جب یہ حرکات منافقین کے بہت زیادہ ہوئے اور مسلمانوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں اس کی شکایتیں کیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرنے والوں کو منع فرما دیا لیکن وہ باز نہ آئے اور یہ حرکت کرتے ہی رہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔



۳۲ گناہ اور حد سے بڑھنا یہ کہ کراہی کے ساتھ سرگوشیاں کر کے مسلمانوں کو رنج و غم میں ڈالتے ہیں۔

۳۳ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی یہ کہ باوجود ممانعت کے باز نہیں آتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان میں ایک دوسرے کو لٹے دیتے تھے کہ رسول کی نافرمانی کرو۔

۳۴ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آتے تو اَلْمَشَاؤُ حَلِیْقٌ کہتے سام موت کو کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جواب میں عَلَیْکُمْ فَرَمَاتے۔

۳۵ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت نبی ہوئے تو ہماری اس گستاخی پر اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب کرتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۳۶ اور جو طریقہ یہود اور منافقین کا ہے اس سے پرہیز کرو۔

۳۷ جس میں گناہ اور حد سے بڑھنا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی ہو اور شیطان اپنے دوستوں کو اس پر ابھارتا ہے۔

۳۸ کہ اللہ پر بھروسہ کرنے والا ٹوٹے میں نہیں رہتا۔

۳۹ شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر میں حاضر ہونے والے اصحاب کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری اصحاب ایسے وقت پہنچے جبکہ مجلس شریف بھر چکی تھی انھوں نے حضور کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا حضور نے جواب دیا پھر انھوں نے حاضرین

کو سلام کیا انھوں نے جواب دیا پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ انکے لئے مجلس میں جگہ کی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزرا تو حضور نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر انکے لئے جگہ کی اٹھنے والوں کو اٹھنا شاق ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَجَّوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

جس کی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے ۳۲ اور رسول کی نافرمانی

الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحْيِكَ بِهِ اللَّهُ وَ

کے مشورے کرتے ہیں ۳۳ اور جب تم پر حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے نہیں بخرا کرتے یہ جمع لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں

يَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسِبْتُمْ

نہ کہہ ۳۴ اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر ۳۵ انھیں جہنم

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَيُسَّ الْمَصِيرُ ۝ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

بس ہے اس میں دھنسیں گے تو کیا ہی بُرا انجام اے ایمان والو

إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

تم جب آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو

الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ

اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے

تُحْشَرُونَ ۝ إِنَّمَا التَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزَنَ الَّذِينَ

جاؤ گے وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے ۳۶ اس لئے کہ ایمان والوں کو رنج لے

آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْءٌ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ

اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا کے اور مسلمانوں کو

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ

اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے ۳۷ اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں

تَفْسَحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ

میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا ۳۸ اور جب کہا جائے

کو سلام کیا انھوں نے جواب دیا پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ انکے لئے مجلس میں جگہ کی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزرا تو حضور نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر انکے لئے جگہ کی اٹھنے والوں کو اٹھنا شاق ہوا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔



اَنْشُرُوا فَاَنْشُرُوا يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ  
اَنْشُرُوا هُوَ الَّذِي تَوَكَّلُوا عَلَيْهِ هُوَ الَّذِي يَرْفَعُ اِيْمَانَ الْوَالِدِ

اَوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝  
وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اِذَا نَادٰى الرَّسُوْلُ فَقَدْ مَوْابِقِنَ يَدِي

نَجْوٰكُمْ صَدَقَتْ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ  
تَجِدُوْا فَاِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝  
مَقْدُوْرٌ هُوَ الَّذِي تَوَكَّلُوا عَلَيْهِ هُوَ الَّذِي يَرْفَعُ اِيْمَانَ الْوَالِدِ

نَجْوٰكُمْ صَدَقَتْ فَاِذَا لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ  
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ ۝  
فَرَمٰى ۝ تَوَكَّلُوا عَلَيْهِ هُوَ الَّذِي يَرْفَعُ اِيْمَانَ الْوَالِدِ

وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا  
غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَّا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ  
عَلَى الْكُذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۝  
فَسَمِ كَلٰتِهِ ۝

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ ۝  
فَرَمٰى ۝ تَوَكَّلُوا عَلَيْهِ هُوَ الَّذِي يَرْفَعُ اِيْمَانَ الْوَالِدِ

وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا  
غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَّا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ  
عَلَى الْكُذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۝  
فَسَمِ كَلٰتِهِ ۝

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ ۝  
فَرَمٰى ۝ تَوَكَّلُوا عَلَيْهِ هُوَ الَّذِي يَرْفَعُ اِيْمَانَ الْوَالِدِ

وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا  
غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَّا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ  
عَلَى الْكُذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۝  
فَسَمِ كَلٰتِهِ ۝

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ ۝  
فَرَمٰى ۝ تَوَكَّلُوا عَلَيْهِ هُوَ الَّذِي يَرْفَعُ اِيْمَانَ الْوَالِدِ

وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا  
غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَّا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ  
عَلَى الْكُذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۝  
فَسَمِ كَلٰتِهِ ۝

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ ۝  
فَرَمٰى ۝ تَوَكَّلُوا عَلَيْهِ هُوَ الَّذِي يَرْفَعُ اِيْمَانَ الْوَالِدِ

وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا  
غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَّا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ  
عَلَى الْكُذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۝  
فَسَمِ كَلٰتِهِ ۝

۴۳ نماز کے یا جو کسی نیک کام کے لئے اور اس میں داخل ہے تعظیم ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کھڑا ہونا ۴۴ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے باعث ۴۵ کہ اس میں باریابی بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور فقرہ کا نفع ہے شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب انبیاء نے عرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقہاء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ایک دن بار صدقہ کے دس مسائل دریافت کیے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفا کیا ہے فرمایا توحید اور توحید کی شہادت دینا عرض کیا فساد کیا ہے فرمایا کفر و شرک عرض کیا حق کیا ہے فرمایا اسلام و قرآن اور ولایت جب مجھے ملے عرض کیا حید کیا ہے یعنی تدبیر فرمایا ترک حید عرض کیا مجھ پر کیا لازم ہے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت عرض کیا اللہ تعالیٰ سے کیسے دعا مانگوں فرمایا صدق و یقین کے ساتھ عرض کیا کیا مانگوں فرمایا عاقبت عرض کیا اپنی نجات کے لئے کیا کروں فرمایا حلال کھا اور بچ بول عرض کیا سرور کیا ہے فرمایا جنت عرض کیا راحت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دیدار جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم سنو خ ہو گیا اور رخصت نازل ہوئی اور سوائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا (مدارک و مخازن) حضرت ترمذی قدس سرہ نے فرمایا یہ اسکی اصل ہے جو مراتب اولیا پر تصدیق کے لئے شہر نبی وغیرہ لے جاتے ہیں۔ ۴۶ بسبب اپنی غریبی و ناداری کے۔

۴۷ اور ترک تعظیم صدقہ کا مواخذہ تم پر سے اٹھالیا اور تمکو اختیار دیا ۴۸ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے ان سے مراد یہودی ہیں اور ان سے دوستی کرنے والے منافقین شان نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے یہود سے دوستی کی اور انکی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے رازان سے کہتے ۴۹ یعنی نہ مسلمان نہ یہودی کہہ منافق ہیں مذہب ۵۰ شان نزول یہ آیت عبداللہ بن نبل منافق کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہود کے پاس پہنچاتا ایک روز حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سر لے قدس میں تشریف فرما تھے حضور نے فرمایا اسوقت ایک آدمی آگیا جسکا دل نہایت سخت اور شیطان کی آنکھوں کے دیکھتا ہے ٹھوڑی ہی دیر بعد عبداللہ بن نبل آیا اسکی آنکھیں نملی تھیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو اسے سامھی کیوں ہیں گالیاں دیتے ہیں وہ قسم کھا لیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا انھوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔



إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۵۸﴾ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

بے شک وہ بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں انھوں نے اپنی قسموں کو وٹا ڈھال

۵۸ جو جھوٹی ہیں

۵۹ کہ اپنا جان و مال محفوظ رکھ

۶۰ یعنی منافقین نے اپنی اس

حیلہ سازی سے لوگوں کو جہاد

سے روکا اور بعض مفسرین نے

کہا کہ منیٰ یہ ہیں کہ لوگوں کو

اسلام میں داخل ہونے سے روکا۔

۵۱ آخرت میں۔

۵۲ اور روز قیامت انھیں

عذاب الہی سے نہ بچاسکیں گے۔

۵۳ کہ دنیا میں مومن مخلص تھے۔

۵۴ یعنی وہ اپنی ان جھوٹی

قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں

۵۵ اپنی قسموں میں اور ایسے

جھوٹے کہ دنیا میں بھی جھوٹ

بولتے رہے اور آخرت میں بھی

رسول کے سامنے بھی اور خدا کے

سامنے بھی۔

۵۶ کہ جنت کی دائمی نعمتوں

سے محروم اور جہنم کے ابدی عذاب

میں گرفتار۔

۵۷ لوح محفوظ میں۔

۵۸ حجت کے ساتھ یا تلوار کے

ساتھ۔

فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿۵۹﴾ لَنْ

بنایا ہے ۵۹ تو اللہ کی راہ سے روکا ۵۸ تو ان کے لئے عذابی کا عذاب ہے ۵۱ ان

تُغْنِي عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا أُولَٰئِكَ

کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انھیں کچھ کام نہ دیں گے ۵۲ وہ

أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۶۰﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا

دوزخی ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا جس دن اللہ سب کو اٹھائے گا تو اس کے

فِيحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ

حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھا ہے ۵۳ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے

شَيْءٍ إِلَّا أَنَّهُمْ هُمُ الْكَذِبُونَ ﴿۶۱﴾ اسْتَحْذَرُوا الشَّيْطَانَ

کچھ کیا ۵۴ سنتے ہو بیشک وہی جھوٹے ہیں ۵۵ ان پر شیطان غالب آگیا

فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ إِلَّا إِنَّا حِزْبُ

تو انھیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں ۵۶ سنا ہے بے شک

الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۶۲﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے ۵۷ بیشک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں

أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿۶۳﴾ كَتَبَ اللَّهُ لَأَعْلَبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي

وہ سب زیادہ ذلیلوں میں ہیں اللہ لکھ چکا ۵۸ کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول ۵۹

إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۶۴﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

بیشک اللہ قوت والا عزت والا ہے تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر



۵۹ یعنی مومنین سے یہ ہودی نہیں سکتا اور انکی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اسکو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا و رسول کے دشمن سے دوستی کرے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدینوں اور بد مذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنیوالوں سے مودت و اختلاط جائز نہیں ۵۹ چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمن کو مبارزت کے لئے طلب کیا لیکن رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اس جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روز بدر قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب و حمزہ و ابو عبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے والوں کو قربت اور رشتہ داری کا کیا پاس۔

۶۱ اس روح سے یا اللہ کی مدد راہے یا ایمان یا قرآن یا جبریل یا رحمت الہی یا نور ۶۲ بسبب ان کے ایمان و اخلاص و طاعت کے۔ ۶۳ اس کے رحمت و کرم سے۔

الْآخِرُ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ  
 اَوْ أَبْنَاءَهُمْ اَوْ إِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيرَتَهُمْ اُولَئِكَ كَتَبَ فِي  
 يَابِطِهِ يَا بَھائی یا کتبے والے ہوں ۶۰ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ  
 قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ  
 ۶۱ ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی ۶۲ اور انھیں باغوں میں  
 تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
 لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی ۶۳ اور وہ اللہ  
 وَرَضُوا عَنْهُ اُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ  
 سے راضی ۶۴ یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت

### الْمُفْلِحُونَ ۶۵

کامیاب ہے

سُورَةُ الْحَشْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً ثَلَاثُونَ كُتِبَ عَلَيْهَا

سورہ حشر مکی ہے اس میں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

سَبِّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۱

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے ۱

هُوَ الَّذِي اَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

وہی ہے جس نے ان کافر کتیبوں کو ۲ اُن کے گھروں سے

۱ سورہ حشر مدنیہ ہے اس میں تین رکوع چوبیس آیتیں چار سو پینتالیس کلمے ایک ہزار نو سو تیرہ حرف ہیں۔

۲ شان نزول یہ سورت بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ یہودی تھے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انھوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کی کہ نہ انکے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں نہ آپ سے جنگ لڑیں جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنی نضیر نے کہا یہ وہی بنی ہیں جن کی صفت توریت میں ہے پھر جب احد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے نیاز مندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا وہ توڑ دیا اور انکا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی

چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور کعبہ معظمہ کے پرے تمام کر قریش کے سرداروں سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف معاہدہ کیا اللہ تعالیٰ کے علم دینے سے حضور اس حال پر مطلع تھے اور بنی نضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انھوں نے قلعہ کے اوپر سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بارادہ فاسد ایک پتھر گرایا تھا اللہ تعالیٰ نے حضور کو خبردار کر دیا اور بفضاء تعالیٰ حضور محفوظ رہے غرض جب یہود بنی نضیر نے خیانت کی اور کفار قریش سے حضور کے خلاف عہد کیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اور انھوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا پھر حضور مع لشکر کے بنی نضیر کی طرف روانہ ہوئے اور انکا محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ اکیس روز رہا اس درمیان میں منافقین نے یہود سے ہمدردی و موافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام کیا یہود کے دلوں میں رعب ڈالا آخر کار انھیں حضور کے حکم سے جلا وطن ہونا پڑا اور وہ شام و ارجا وغیرہ کی طرف چلے گئے ۳ یعنی یہود بنی نضیر کو۔



۴۴ جو مدینہ طیبہ میں تھے وہ یہ جلا وطنی ان کا پہلا حشر ہے اور دوسرا حشر ان کا یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں اپنے زمانہ خلافت میں خیبر سے شام کی طرف نکالا یا آخر حشر روز قیامت کا حشر ہے کہ آگ سب لوگوں کو سر زمین شام کی طرف لے جائیگی اور وہیں ان پر قیامت قائم ہوگی اسکے بعد اہل اسلام سے خطاب فرمایا جاتا ہے۔

۴۵ مدینہ سے کیونکہ وہ صاحب قوت صاحب لشکر تھے مضبوط قلعے رکھتے تھے ان کی تعداد کثیر تھی حاکم دار صاحب مال۔

۴۶ یعنی خطرہ بھی نہ تھا کہ مسلمان ان پر حملہ آور ہو سکتے ہیں۔

۴۷ ان کے سردار کعب بن اشرف کے قتل سے۔

۴۸ اور ان کو ڈھاتے ہیں تاکہ جو لکڑی وغیرہ انھیں اچھی معلوم ہو وہ جلا وطن ہوتے وقت اپنے ساتھ لے جائیں۔

۴۹ کہ ان کے مکانوں کے جو حصے باقی رہ جاتے تھے انھیں مسلمان گرا دیتے تھے تاکہ جنگ کیلئے میدان صاف ہو جائے اور انھیں قتل و قید میں مبتلا کرتا جیسا کہ یہودی بنی قریظہ کے ساتھ کیا گیا۔

۵۰ ہر حال میں خواہ جلا وطن کئے جائیں یا قتل کئے جائیں۔

۵۱ یعنی برسر مخالفت رہے۔

۵۲ اٹھان نزول جب نبی انصاری نے قلعوں میں پناہ گزین ہوئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے درخت کاٹ ڈالنے اور انھیں جلا دینے کا حکم دیا اس پر وہ دشمنان خدا بہت گھبرائے اور رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا تمہاری

صدقہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قد سمع اللہ ۲۸

۷۹۰

الحشر ۵۹

ذِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُوا أَنَّكُمْ

نکالا۔ انکے پہلے حشر کے لئے وہ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ سمجھتے تھے کہ انکے

مَانِعَتْهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ

قلعے انھیں اللہ سے بچالیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے

يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ

ان کا گمان بھی نہ تھا کہ اور اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا وہ کہ اپنے گھر

بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ

دیران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں تو عبرت لو اے نگاہ والو

وَلَوْ لَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبُكُمْ فِي الدُّنْيَا

اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے ان پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا

وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُوا اللَّهَ

اور ان کے لئے آخرت میں آگ کا عذاب ہے یہ اس لئے کہ وہ اللہ سے اور اس کے

وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

رسول سے پھٹے ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے پھٹا رہے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا

جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت

فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۚ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ

سے تھا اور اس لئے کہ فاسقوں کو رسوا کرے اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو

مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ

ان سے اور تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ اور ہاں اللہ

کتاب میں اسکا حکم ہے مسلمان اس باب میں مختلف ہو گئے بعض نے کہا درخت نہ کاٹو یہ غنیمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی بعض نے کہا اس سے کفار کو رسوا کرنا اور انھیں غنیمت میں ڈالنا منظور ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آئیں بتایا گیا کہ مسلمانوں میں جو درخت کاٹنے والے ہیں انکا عمل بھی درست ہے اور جو کاٹنا نہیں چاہتے وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ درختوں کا کاٹنا اور چھوڑ دینا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اذن و اجازت سے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو کو ذلیل کرے درخت کاٹنے کی اجازت دیکر اور اللہ تعالیٰ جو نبی انصاری سے لے لے تھیں کوئی مشقت اور کوفت اٹھانا نہیں پڑی صرف رسول کا فاصلہ تھا سب لوگ پیادہ یا چلے گئے صرف رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے۔



۱۸ اپنے دشمنوں میں سے مراد یہ ہے کہ بنی نضیر سے جو غنیمتیں حاصل ہوئیں ان کے لئے مسلمانوں کو جنگ کرنا نہیں پڑی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پر مسلط کر دیا تو یہ مال حضور کی مرضی پر ہے جہاں چاہیں خرچ کریں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین صاحب حاجت لوگوں کو دیا اور وہ ابو جہشہ، سہل بن عمرو بن زید بن حنیف اور حارث بن عتہ ہیں ۱۹ پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموال بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کیلئے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں (مدارک) ۲۰ رشتہ داروں پر سہمہ اللہ ۲۸

۱۸ اپنے دشمنوں میں سے مراد یہ ہے کہ بنی نضیر سے جو غنیمتیں حاصل ہوئیں ان کے لئے مسلمانوں کو جنگ کرنا نہیں پڑی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پر مسلط کر دیا تو یہ مال حضور کی مرضی پر ہے جہاں چاہیں خرچ کریں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین صاحب حاجت لوگوں کو دیا اور وہ ابو جہشہ، سہل بن عمرو بن زید بن حنیف اور حارث بن عتہ ہیں ۱۹ پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموال بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کیلئے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں (مدارک) ۲۰ رشتہ داروں پر سہمہ اللہ ۲۸

۲۱ غنیمت میں سے جو غنیمتیں حاصل ہوئیں ان کے لئے مسلمانوں کو جنگ کرنا نہیں پڑی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پر مسلط کر دیا تو یہ مال حضور کی مرضی پر ہے جہاں چاہیں خرچ کریں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین صاحب حاجت لوگوں کو دیا اور وہ ابو جہشہ، سہل بن عمرو بن زید بن حنیف اور حارث بن عتہ ہیں ۱۹ پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموال بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کیلئے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں (مدارک) ۲۰ رشتہ داروں پر سہمہ اللہ ۲۸

۲۱ غنیمت میں سے جو غنیمتیں حاصل ہوئیں ان کے لئے مسلمانوں کو جنگ کرنا نہیں پڑی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پر مسلط کر دیا تو یہ مال حضور کی مرضی پر ہے جہاں چاہیں خرچ کریں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین صاحب حاجت لوگوں کو دیا اور وہ ابو جہشہ، سہل بن عمرو بن زید بن حنیف اور حارث بن عتہ ہیں ۱۹ پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموال بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کیلئے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں (مدارک) ۲۰ رشتہ داروں پر سہمہ اللہ ۲۸

اللہ یُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے ۱۸ اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے  
مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ  
جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے ۱۹ وہ اللہ اور رسول کی ہے  
وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ  
اور رشتہ داروں ۲۰ اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے  
كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَمَا آتَاكُمُ  
کہ تمہارے اغنیاء کا مال نہ ہو جائے ۲۱ اور جو کچھ تمہیں رسول  
الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ  
عطا فرمائیں وہ لو ۲۲ اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو ۲۳  
إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ لِّلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ  
بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے ۲۴ ان فقیر، ہجرت کرنے والوں کے  
أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالُهُمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ  
لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے ۲۵ اللہ کا فضل ۲۶  
اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ  
اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ۲۷ وہی  
الصَّادِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
سچے ہیں ۲۸ اور جنہوں نے پہلے سے ۲۹ اس شہر ۳۰ اور ایمان میں گھر بنا لیا ۳۱  
يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ  
دوست رکھتے ہیں انہیں جو انکی طرف ہجرت کر کے گئے ۳۲ اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت

۲۱ غنیمت میں سے جو غنیمتیں حاصل ہوئیں ان کے لئے مسلمانوں کو جنگ کرنا نہیں پڑی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پر مسلط کر دیا تو یہ مال حضور کی مرضی پر ہے جہاں چاہیں خرچ کریں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین صاحب حاجت لوگوں کو دیا اور وہ ابو جہشہ، سہل بن عمرو بن زید بن حنیف اور حارث بن عتہ ہیں ۱۹ پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموال بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کیلئے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں (مدارک) ۲۰ رشتہ داروں پر سہمہ اللہ ۲۸



۳۳ یعنی ان کے دلوں میں کوئی خوشی و طلب نہیں پیدا ہوتی ۳۴ مہاجرین یعنی مہاجرین کو جو اموال غنیمت دیئے گئے انصار کے دل میں انکی کوئی خوشی نہیں پیدا ہوتی ۳۵ لوگیا ہو یا علم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت نے قلوب ایسے پاک کر دیئے کہ انصار مہاجرین کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں ۳۶ یعنی مہاجرین کو ۳۷ شان نزول حدیث تشریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا حضور نے ازواج مطہرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی کوئی چیز ہے معلوم ہوا کسی بی بی صاحبہ کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے تب حضور نے اصحاب سے فرمایا جو اس شخص کو مہمان بنائے

اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے حضرت ابو طلحہ انصاری کھڑے ہو گئے اور حضور نے اجازت لے کر مہمان کو اپنے گھر لے گئے گھر جا کر بی بی سے دریافت کیا کچھ ہے انھوں نے کہا کچھ نہیں صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا کھا ہے حضرت ابو طلحہ نے فرمایا بچوں کو بہلا کر مسلا دو اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو جو خیر درست کرنے انھوں اور چراغ کو بجھا دو تاکہ وہ اچھی طرح کھالے ایسے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہل خانہ میں کس ساتھ نہیں کھا رہے ہیں کیونکہ اس کو یہ معلوم ہوگا تو وہ اصرار کرے گا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائیگا اس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ ان صاحبوں نے بھوکے رات گزاری جب صبح ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب معاملہ پیش آیا اللہ تعالیٰ ان سے بہت راضی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

۳۷ یعنی جس کے نفس کو لالچ سے پاک کیا گیا ۳۸ یعنی مہاجرین و انصار کے اس قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمان داخل ہیں۔ ۳۹ یعنی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے مسئلہ جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لئے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے وہ مومنین کے اقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مومنین کی تعریفیں فرمائی گئیں مہاجرین، انصار ان کے بعد والے جو ان کے تابع ہو اور انکی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں تو جو

حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

نہیں پاتے ۳۳ اس چیز کی جو دیئے گئے ۳۴ اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں ۳۵ اگرچہ انھیں خُصَاصَةٌ ۳۶ وَمَنْ يُؤْثِرْ شَخْصًا نَفْسَهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۳۷

شدید محتاجی ہو ۳۸ اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا یا گیا ۳۹ تو وہی کامیاب ہیں وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِ

اور وہ جو ان کے بعد آئے ۳۸ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخشدے اور لِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا

ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۳۹ اَلَمْ تَرَ إِلَى

طرف سے کہنے نہ رکھ ۳۹ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہو کیا تم نے الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ

منافقوں کو نہ دیکھا ۴۰ کہ اپنے بھائیوں کا فرکتائیوں ۴۱ سے کہتے ہیں الْكِتَابِ لَئِنْ أَخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ

کہ اگر تم نکال لے گئے ۴۲ تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کی أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ

نہ مانیں گے ۴۳ اور تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے لَكِذِبُونَ ۴۴ لَئِنْ أَخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا

ہیں ۴۴ اگر وہ نکال لے گئے ۴۵ تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور ان سے لڑائی ہوئی لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُولَيَنَّ الْأَدْبَارُ ثُمَّ لَا يَنْصُرُونَ ۴۶

تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے ۴۶ اگر ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیچھے کر جائیں گے پھر ۴۷ مدد نہ پائیں گے

صحابہ سے کدورت رکھے رافضی مہاجرین و انصار کے لئے استغفار کریں اور کہتے ہیں یہ کہ گالیاں دیتے ہیں ۴۸ عبد اللہ بن ابی بن اسلول منافق اور اس کے رفیقوں کو ۴۹ یعنی یہودی قریظ و بنی النضیر ۵۰ میں تشریف سے ۵۱ یعنی تمہارے خلاف کسی کا کہنا نہیں گئے نہ مسلمانوں کا نہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ۵۲ یعنی یہود سے منافقین کے یہود و عدو جھوٹے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ منافقین کے حال کی خبر دیتا ہے ۵۳ یعنی یہود ۵۴ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہود نکالے گئے اور منافقین ان کے ساتھ نہ نکلا اور یہود سے مقابلہ ہوا اور منافقین نے یہود کی مدد نہ کی ۵۵ جب یہ مددگار بھاگ نکلیں گے تو منافق

صحابہ سے کدورت رکھے رافضی مہاجرین و انصار کے لئے استغفار کریں اور کہتے ہیں یہ کہ گالیاں دیتے ہیں ۴۸ عبد اللہ بن ابی بن اسلول منافق اور اس کے رفیقوں کو ۴۹ یعنی یہودی قریظ و بنی النضیر ۵۰ میں تشریف سے ۵۱ یعنی تمہارے خلاف کسی کا کہنا نہیں گئے نہ مسلمانوں کا نہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ۵۲ یعنی یہود سے منافقین کے یہود و عدو جھوٹے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ منافقین کے حال کی خبر دیتا ہے ۵۳ یعنی یہود ۵۴ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہود نکالے گئے اور منافقین ان کے ساتھ نہ نکلا اور یہود سے مقابلہ ہوا اور منافقین نے یہود کی مدد نہ کی ۵۵ جب یہ مددگار بھاگ نکلیں گے تو منافق

صحابہ سے کدورت رکھے رافضی مہاجرین و انصار کے لئے استغفار کریں اور کہتے ہیں یہ کہ گالیاں دیتے ہیں ۴۸ عبد اللہ بن ابی بن اسلول منافق اور اس کے رفیقوں کو ۴۹ یعنی یہودی قریظ و بنی النضیر ۵۰ میں تشریف سے ۵۱ یعنی تمہارے خلاف کسی کا کہنا نہیں گئے نہ مسلمانوں کا نہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ۵۲ یعنی یہود سے منافقین کے یہود و عدو جھوٹے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ منافقین کے حال کی خبر دیتا ہے ۵۳ یعنی یہود ۵۴ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہود نکالے گئے اور منافقین ان کے ساتھ نہ نکلا اور یہود سے مقابلہ ہوا اور منافقین نے یہود کی مدد نہ کی ۵۵ جب یہ مددگار بھاگ نکلیں گے تو منافق



۴۸ اے مسلمانوں۔

۴۹ کہ تمہارے سامنے تو اظہار کفر سے ڈرتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی باتیں جانتا ہے دل میں کفر رکھتے ہیں۔

۵۰ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں جانتے ورنہ جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے ڈرتے۔

۵۱ یعنی جب وہ آپس میں لڑیں تو بہت شدت اور قوت والے ہیں لیکن مسلمانوں کے مقابل بزدل اور نامرد ثابت ہونگے۔

۵۲ اس کے بعد یہود کی ایک مثل ارشاد فرمائی۔

۵۳ یعنی ان کا حال مشرکین کے کا سا ہے کہ بدر میں۔

۵۴ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے اور کفر کرنے کا کہ ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے۔

۵۵ اور منافقین کا یہودی نصیر کے ساتھ سلوک ایسا ہے جیسے۔

۵۶ ایسے ہی منافقین نے یہودی نصیر کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا جنگ

۵۷ پر آمادہ کیا ان سے مدد کے وعدے کئے اور جب ان کے کہے سے وہ اہل اسلام سے برسر جنگ ہوئے تو

۵۸ منافق بیٹھ رہے ان کا ساتھ نہ دیا۔

۵۹ یعنی اس شیطان و انسان کا۔

۶۰ اور اسکے حکم کی مخالفت نہ کرو۔

۶۱ یعنی روز قیامت کے لئے کیا اعمال کئے۔

لَا أَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنْتُمْ

بیشک ۴۸ اُن کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے ۴۹ یہ اس لئے کہ وہ

قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۵۰ لَا يَقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قَرْيٍ مُحَصَّنَةٍ

نہ سمجھ لوگ ہیں ۵۱ یہ سب بل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں

أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدٍ ۵۲ بِأَسْهُمٍ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسِبُهُمْ

یا دھتوں کے پیچھے آپس میں انکی آنچ سخت ہے ۵۳ تم انہیں ایک

جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۵۴ ذَلِكَ بِأَنْتُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۵۵

جتمہا سمجھو گے اور ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لئے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں ۵۶

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهُمْ ۵۷

ان کی سی کہاوت جو ابھی قریب زمانہ میں ان سے پہلے تھے ۵۸ انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا ۵۹

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۶۰ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ

اور انکے لئے دردناک عذاب ہے ۶۱ شیطان کی کہاوت جب اُس نے آدمی سے کہا

اَكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ

کفر کر پھر جب اس نے کفر کر لیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان

الْعَالَمِينَ ۶۲ فَكَانَ عَاقِبَتُهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۶۳

کارب ۶۴ تو ان دونوں کا ۶۵ انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہے

وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۶۶ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

اور ظالموں کی یہی سزا ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ۶۷

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ

اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا ۶۸ اور اللہ سے ڈرو ۶۹ بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی

۷۰

۷۱



۶۱ اس کی اطاعت ترک کی۔  
۶۲ کہ ان کے لئے فائدہ دینے والے اور کام آنے والے عمل کر لیتے۔  
۶۳ جن کے لئے دائمی عذاب ہے۔  
۶۴ جن کے لئے عیش و نلکہ و راحت سرحد ہے۔

۶۵ اور اسکو انسان کی سی تیز عطا کرتے۔

۶۶ یعنی قرآن کی عظمت و شان ایسی ہے کہ پہاڑ کو اگر دراک ہوتا تو وہ باوجود آنا سخت اور مضبوط ہونے کے پاش پاش ہو جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے دل کتنے سخت ہیں کہ ایسے با عظمت کلام سے اثر پذیر نہیں ہوتے۔

۶۷ موجود کا بھی اور معدوم کا بھی دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی

۶۸ ملک و حکومت کا حقیقی مالک کہ تمام موجودات اس کے تحت ملک و حکومت ہے اور اس کی مالکیت سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں۔  
۶۹ ہر عیب سے اور تمام برائیوں سے  
۷۰ اپنی مخلوق کو۔

۷۱ اپنے عذاب سے اپنے فرمانبردار بندوں کو۔

۷۲ یعنی عظمت اور بڑائی والا اپنی ذات اور تمام صفات میں اور اپنی بڑائی کا اظہار ہی کے شایاں اور لائق ہے کہ اسکا ہر کمال عظیم ہے اور ہر صفت عالی مخلوق میں کسی کو نہیں پہونچتا کہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کر کے بندے کے لئے عجز و انکسار شایاں ہے۔

۷۳ نیست سے ہمت کرنے والا ۷۴ جیسی چاہے ۷۵ ننانوے جو حدیث میں وارد ہیں۔

بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ

خبر ہے اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے ۱۸ تو اللہ نے انہیں بھلا کر

أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ

اپنی جانیں یاد نہ ہیں ۱۹ وہی فاسق ہیں اپنی جانیں یاد نہ ہیں ۱۹ وہی فاسق ہیں

وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۲۰﴾ لَوْ أَنْزَلْنَا

دالے ۲۰ برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہونچے اگر ہم یہ

هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ

قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے ۲۱ تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے

اللَّهُ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۱﴾

خوف سے ۲۱ اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں و عیاں کا جاننے والا ۲۲ وہی ہے

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ

بڑا مہربان رحمت والا وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ ۲۳

الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ

نہایت پاک ۲۴ سلامتی دینے والا ۲۵ امان بخشنے والا ۲۶ حفاظت فرمانے والا ۲۷ غت والا ۲۸ عظمت والا ۲۹ تکبر والا ۳۰

سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۳۱﴾ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ

اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ۳۱ ہر ایک کو صورت دینے والا ۳۲ اسی

الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۳۲﴾

کے ہیں سب اچھے نام ۳۳ اسی کی پاکی لوٹا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے



۱۵ سورہ ممتحنہ مدنی ہے اس میں دو رکوع تیرہ آیتیں تین سو اٹھالیس کلمے ایک ہزار پانچ سو دس حرف ہیں یعنی کفار کو شان نزول بنی ہاشم کے خاندان کی ایک باندی سارہ مدینہ طیبہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی جبکہ حضور فتح مکہ کا سامان فرمایا ہے تھے حضور نے اس سے فرمایا کیا تو مسلمان ہو کر آئی اُس نے کہا نہیں فرمایا کیا ہجرت کر کے آئی عرض کیا نہیں فرمایا پھر کہو آئی اس نے کہا تم حاجی سے تنگ ہو کر بنی عبدالمطلب نے اس کی امداد کی کپڑے بنائے سامان دیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے انھوں نے اس کو دس دینار دیئے ایک چادر دی اور ایک خط اہل مکہ کے پاس اس کی معرفت بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں تم سے اپنے بچاؤ کی جو تدبیر قد سمع اللہ ۲۸ ہو سکے کرو سارہ یہ خط لے کر روانہ ہو گئی

سُورَةُ الْمُتَحَنِّنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثُ عَشْرَةِ آيَاتٍ وَفِيهَا رُكُوعٌ عِلَلٌ

سورہ ممتحنہ مدنی ہے اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ

تَلْقَوْنَ إِلَيْهِمْ بِالْمُودَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ

تم انھیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا ہے

يُخْرِجُونَ الرِّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنَّ

گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے

كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي

تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو

تَسِرُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمُودَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا

تو ان سے دوستی نہ کرو تم انھیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو

أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ

ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا

إِنْ يَشْقُوْكُمْ يَكُونُوا إِلَيْكُمْ أَعْدَاءً وَيَسْطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ

اگر تمہیں پائیں وہ تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ

وَالسِّنْتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ

اور اپنی زبانیں و بڑائی کے ساتھ دراز کرینگے اور انکی تمنا ہوگی کہ تم کافر ہو جاؤ

لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُهُمْ

نہ تمہارے سولے اور جو مہاجرین ہیں انکے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو انکے گھر باریک نگاہی کرتے ہیں مجھے اپنے گھر والوں کا اندیشہ تھا اس لئے میں نے یہ چاہا کہ میں اہل مکہ پر کچھ احسان رکھ دوں

نہ کہ وہ میرے گھر والوں کو نہ ستائیں اور یہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اہل مکہ پر عذاب نازل فرمائے گا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے اندر قبول فرمایا اور

انکی تصدیق کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے اس منافق کی گردن مار دوں حضور نے فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ خبردار

ہے جب ہی اس نے اہل بدر کے حق میں فرمایا کہ جو جاہلوں میں نے تمہیں بخشد یا یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو جاری ہو گئے اور یہ آیات نازل ہوئیں یعنی اسلام اور قرآن و یعنی مکہ مکرمہ سے وہ یعنی اگر کفار تم پر موقع پائیں وہ ضرب و قتل کے ساتھ سب و شتم اور وہ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور ان سے بھلائی کی امید رکھنا اور ان کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہ چاہیئے



۹ جن کی وجہ سے تم کفار سے دوستی و موالات کرتے ہو۔

۱۰ کہ فرما نہ دارِ جنت میں ہونگے اور کافر نہ فرما نہ جہنم میں۔  
۱۱ حضرت حاطب رضی اللہ

تعالیٰ عنہ اور دوسرے مومنین کو خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملہ میں اہل قرابت کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔

۱۲ ساتھ والوں سے اہل ایمان مراد ہیں۔

۱۳ جو مشرک تھی۔

۱۴ اور ہم نے تمہارے دین کی مخالفت اختیار کی۔

۱۵ یہ قابلِ اتباع نہیں ہے کیونکہ وہ ایک وعدے کی بناء پر تھا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظاہر ہو گیا کہ وہ کفر پر مستقل ہے تو آپ نے اس سے بیزاری کی

انذاری کسی کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بے ایمان رشتہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

۱۶ اگر تو اس کی نافرمانی کرے اور شرک پر قائم رہے (خازن)۔

۱۷ یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور ان مومنین کی دعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور ماقبل استثناء کے ساتھ متصل ہے لہذا مومنین کو اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرنا چاہیئے۔

۱۸ انھیں ہم پر غلبہ دے کہ وہ اپنے آپ کو حق پر گمان کرنے لگیں۔

۱۹ اے امت حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھ والوں میں

۲۱ اللہ تعالیٰ کی رحمت و ثواب اور راحتِ آخرت کا طالب ہو اور عذابِ آخری سے ڈرے۔

وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا

اور نہ تمہاری اولاد و قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کر دیگا اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ

کام دیکھ رہا ہے بے شک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی و ابراہیم اور اس

وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا الْقَوْمُ مِنْهُمْ إِنَّا أَبْرَاءُ وَأَمِنْكُمْ وَمِمَّا

کے ساتھ والوں میں و جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا و ایشک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے

تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

جنھیں اللہ کے سوا پوجتے ہو تم تمہارے منکر ہوئے و اور ہم میں اور تم میں دشمنی

الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا

اور عداوت ظاہر ہو گئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا

قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَا اسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ

اپنے باپ سے کہنا کہ میں ضرور تیری مغفرت چاہوں گا و اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا

مِنْ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ

مالک نہیں و اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لئے اور تیری ہی

الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا

طرف پھرنے والے اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال و اور ہمیں بخش دے اے

رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ

ہمارے رب بیشک تو ہی عزت و حکمت والا ہے بے شک تمہارے لئے و ان میں اچھی

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَهُوَ

پیروی تھی و اے جو اللہ اور پچھلے دن کا امیدوار ہو و اور جو



۲۲ ایمان سے اور کفار سے دوستی کرے ۲۳ یعنی کفار مکہ میں سے ۲۴ اس طرح کہ انھیں ایمان کی توفیق دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا اور بعد فتح مکہ ان میں سے کثیر التعداد لوگ ایمان لے آئے اور مؤمنین کے دوست اور بھائی بن گئے اور باہمی محبتیں بڑھیں۔

۱۷ **شان نزول** جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں تو مؤمنین نے اپنے اہل قرابت کی عداوت میں تشدد کیا ان سے بیزار ہو گئے اور اس معاملہ میں بہت سخت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر انھیں اسید دلانی کہ ان کفار کا حال بدلنے والا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی ۲۵ دل بدلنے اور حال تبدیل کرنے پر ۲۶ یعنی ان کافروں سے۔

**شان نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت خراہ کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ نہ آپ کے مخالف کو مدد دیں گے نہ آپ کے مخالف کے ساتھ سلوک کر لیں گے ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے کی اجازت دی حضرت عبداللہ بن زبیر نے فرمایا کہ یہ آیت ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی ان کی والدہ مدینہ طیبہ میں ان کے لئے تحفے لے کر آئیں تھیں اور تحفہ شکر تو حضرت اسماء نے ان کے ہدایا قبول نہ کئے اور انھیں لینے گھر میں آنے کی اجازت نہ دی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے اس پر یہ آیت کبریا نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ انھیں گھر میں بلائیں ان کے ہدایا قبول کریں ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

۲۷ یعنی ایسے کافروں سے دوستی ممنوع ہے۔

يَتَوَكَّلْ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ

منہ پھیرے ۲۲ تو بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سربراہا قریب ہے کہ اللہ تم میں اور ان میں بینکم و بین الذین عادیتم منهم مودة ۝ واللہ قدیر ۲۳ جو ان میں سے ۲۴ تمہارے دشمن ہیں دوستی کر دے ۲۵ اور اللہ قادر ہر ۲۶

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ

اور بخشنے والا مہربان ہے ۲۷ اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے ۲۸ اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ

تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ

احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو ۲۹ بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں ۳۰ اللہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے یا تمہیں تمہارے

مِّن دِيَارِكُمْ وَظَهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ ان سے دوستی کرو ۳۱ اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں ۳۲ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تمہارے پاس

جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهْجِرَاتٍ فَاْمْتَحِنُوهُنَّ ۚ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۚ

مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو انکا امتحان کرو ۳۳ اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے ۳۴

فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۚ

پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انھیں کافروں کو واپس نہ دو ۳۵

۳۶ کہ ان کی ہجرت خالص بن کیلئے ہے ایسا تو نہیں ہے کہ انھوں نے شوہروں کی عداوت میں گھر چھوڑا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان عورتوں کو قسم دیجئے کہ وہ نہ شوہروں کی عداوت میں نکلی ہیں اور نہ اور کسی دنیوی وجہ سے انھوں نے صرف اپنے دین و ایمان کے لئے ہجرت کی ہے۔



مسئلہ اگر مسلمان کی عورت (معاذ اللہ) تمہارے  
ان سے نکاح کیا جائے اپنی عورتوں پر جو حجت کر کے  
تو مباحہ عورتوں کے برابر ان کے کافر شوہر دیکھو ادا کر دیے اور  
میں جلی گئیں تھیں **۱۲** ان عورتوں کے مہر میں  
ساتھ لائق مہر ہیں اور مرد ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ  
بعد حجت انھیں دینا اور مسلمانوں نے جو اپنی بیبیوں

یعنی موضع ولادت میں اٹھائیس سال اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں کی وضاحت تو ان سے بیعت لو

مسئلہ المسلمان کی عورت (امداد القوتی جزا و نسیا) ۳۱۱ یعنی ان عورتوں کو تم نے جو ہر دے تھے وہ ان کا ذول سے وصول کرو جنہوں نے ان سے نکاح کیا ۳۱۲ اپنی عورتوں پر جو ہجرت کر کے دارالاسلام میں چلی آئیں ان کے مسلمان شوہروں سے جنہوں نے ان سے نکاح کیا ۳۱۳ شان نزول اس آیت کے نازل ہونیکے بعد مسلمانوں نے تو مباحہ عورتوں کے ہر ایکے کا فر شوہر نکو ادا کرنے لے اور کافروں نے مرتدات کے ہر مسلمان کو ادا کر نیے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۳۱۴ جہاد میں اور ان سے غنیمت پاؤ ۳۱۵ یعنی مرتدہ جو کہ دارالحرب میں چلی گئیں ان عورتوں کے ہر عین سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مومنین مہاجرین کی عورتوں میں سے چھ عورتیں ایسی تھیں جنہوں نے دارالحرب کو اختیار کیا اور مشرکین کے ساتھ لائق ہوئیں اور مرتد ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے شوہر نکو مال غنیمت سے ان کے ہر عطا فرمائے فائدہ ان آیتوں میں مہاجرات کے امتحان اور کفار نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ بعد ہجرت انہیں دینا اور مسلمانوں نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ ان کے مرتد جو کہ کافروں سے مل جانے کے بعد ان سے مانگنا اور جن کی بیبیاں مرتد جو کہ چلی گئی ہوں انہوں نے جو ان پر خرچ کیا تھا وہ انہیں



ان قیمت میں سے دنیا یہ قلم احکام مسوخ ہو گئے آیت سیف یا آیت قیمت یا سنت سے کیونکہ یہ احکام بھی تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے ۲۲ جبکہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ لوہے کیوں کو بخیال عار و باندیشہ ناداری زندہ دفن کرتے تھے اس سے اور قتل ناحق سے باز رہنا اس عہد میں شامل ہے ۲۳ یعنی پرایا بچہ کے کرشمہ کو دھوکہ دینے اور اسکو اپنے پیٹ سے جٹا ہوا بتائیں جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا ۲۴ نیک بات اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہے ۲۵ موی ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ دوں کی بیعت لے کر فارغ ہوئے تو کوہ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے کھڑے ہوئے حضور کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے تھے قد سمعہ اللہ ۲۸

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۶ يٰ أَيُّهَا الَّذِينَ

اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو ۱۵ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ان اٰمِنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَكْسُوْا مِنْ

لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے ۱۶ وہ آخرت سے آس

الْآخِرَةِ كَمَا يَبِيسُ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ ۱۷

توڑ بیٹھے ہیں ۱۷ جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے ۱۸

سُوْرَةُ الصِّفِّ مَكِّيَّةٌ هِيَ اَرْبَعٌ عَشْرَةَ اٰيَةً فِيْهَا رَكُوْعٌ ۱۹

سورہ صف مدنی ہے اس میں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۲۰

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و

الْحَكِيْمُ ۲۱ يٰ أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۲۲

حکمت والا ہے اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے ۲۲

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۲۳ اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو بیشک اللہ دوست

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهِ صَفًا كَاَنْهُمْ بَنِيَانٌ فَرُصُوْصٌ ۲۴

رکھتا ہے انھیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں ہیرا باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پالی ۲۴

وَ اِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يَقُوْمِ لِمَ تُوْذُوْنِيْ وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو ۲۵ حالانکہ تم جانتے ہو ۲۵

مہذبنت عقبہ ابوسفیان کی بیوی خوف زدہ برج پہن کر اس طرح حاضر ہوئی کہ پہچانی نہ جائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو مہذبنت نے سر اٹھا کر کہا کہ آپ ہم سے وہ عہد لیتے ہیں جو ہم نے آپ کو مردوں سے لیتے نہیں دیکھا اور اس روز مردوں سے عہد سنا وہ عہد و جہاد پر بیعت کی گئی تھی پھر حضور نے فرمایا اور چوری نہ کر یعنی تو مہذبنت سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں اور میں نے انکا مال ضرور لیا ہے میں نہیں سمجھتی مجھے حال ہو یا انہیں ابوسفیان حاضر تھے انھوں نے کہا جو تولے پہلے لیا اور جو آئندہ لے سب حلال اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غصہ فرمایا اور ارشاد کیا تو مہذبنت عقبہ سے عرض کیا جی ہاں جی ہاں جو کچھ مجھ سے قصور ہوئے ہیں معاف فرما یہ مجھ حضور نے فرمایا اور نہ بدکاری کر یعنی تو مہذبنت نے کہا کیا کوئی آزاد عورت بدکاری کرتی ہے پھر فرمایا نہ اپنی اولاد کو قتل کریں مہذبنت نے کہا ہم نے چھوٹے چھوٹے بچے پالے جب بڑے ہو گئے تم نے انھیں قتل کر دیا تم جانو اور وہ جاں اسکا لڑکا حنظلہ بن ابی سفیان بدر میں قتل کر دیا گیا تھا مہذبنت نے یہ گفتگو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت منہ پی آئی پھر حضور نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی ہتھان نہ گھرنی مہذبنت نے کہا بخدا ہتھان بہت بری چیز ہے اور حضور مکہ کو نیک باتوں اور برتر خصلتوں کا حکم دیتے ہیں پھر حضور نے فرمایا کہ کسی نیک بات میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کر یعنی اس پر مہذبنت نے کہا کہ اس مجلس میں ہم اسلئے حاضر ہیں

ہوئے کہ اپنے دلیس آجی نافرمانی کا خیال آنے دیں عورتوں نے ان قلم امور کا اقرار کیا اور چار سو ستاون عورتوں نے بیعت کی اس بیعت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف نہ فرمایا اور عورتوں کو دست مبارک چھونے نہ دیا بیعت کی کیفیت میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک قریح بانی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ڈالا پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہی کہا گیا ہے بیعت کپڑے کے واسطے سے لگئی اور بعد میں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں مسائل بیعت کے وقت مقراض کا استعمال مشائخ کا طریقہ ہے یہی کہا گیا ہے کہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے اختلاف کے ساتھ ٹوپی دینا مشائخ کا معمول ہے اور کہا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے جو عورت کو بیعت میں اجنبیہ کا ہاتھ چھونا حرام ہے یا بیعت زبان سے ہو یا کپڑے وغیرہ کے واسطے سے ۲۶ ان لوگوں سے مراد یہودی ہیں ۲۷ کیونکہ انھیں کتب سابقہ سے علوم ہو چکا تھا وہ یقین جانتے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہود نے انکی تکذیب کی کہ اسلئے انکی نفرت کی اسید نہیں ۲۸ پھر دنیا میں پس آنے کی یا یعنی ہیں کہ یہود نواب آخرت سے ایسے ناامید ہوئے جیسے کہ مے ہوئے کا فراہی قیروں میں اپنے حال کو



جان کر ثواب آخرت سے بالکل مایوس ہیں۔ سو نصف مکہ ہے اور بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہی مفسرین مانیہ ہے اس میں دو رکوع چودہ آیتیں دو سو اکیس کلمے اور نو سو حرف ہیں و شان نزول صحابہ کرام کی ایک جماعت گفتگو میں کر رہی تھی یہ وہ وقت تھا جب تک حکم بہاؤ نازل نہیں ہوا تھا اس جماعت میں یہ تذکرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب زیادہ کیا عمل چاہیے جس میں معلوم ہو تا وہ وہی کرتے چاہے اس میں ہمارے مال اور ہماری جانیں کام آجائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس آیت کی شان نزول میں اور بھی کئی قول ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو مسلمانوں سے مدد کا جھوٹا وعدہ کرتے تھے و ایک سے دوسرا ملا ہوا ہر ایک اپنی اپنی جگہ ہوا دشمن کے مقابل سب کے سب مثل شے واحد کے و آیات کا انکار کر کے اور میرے اوپر چھوٹی تہمتیں لگا کر۔

قد سمع اللہ ۲۸

وہ یقین کے ساتھ۔

۶ اور رسول واجب التعلیم ہوتے ہیں ان کی توقیر اور ان کا احترام لازم ہے انھیں ایذا دینا سخت حرام اور انہما درجہ کی نفی بھی ہے۔

۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دیکر راہ حق سے منحرف اور۔

۸ انھیں اتباع حق کی توفیق سے محروم کر کے۔

۹ جو اس کے علم میں ناخرمان ہیں اس آیت میں تنبیہ ہے کہ رسولوں کو ایذا دینا شدید ترین جرم ہے اور اس کے وبال سے دل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور آدمی ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔

۱۰ اور تورات و دیگر کتب الہیہ کا اقرار و اعتراف کرتا ہوا اور تمام پہچاننا، کو مانتا ہوا۔

۱۱ حدیث رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اصحاب کرام نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی اگر امور سلطنت کی پابندیاں نہ ہوں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کفش برداری کی خدمت بجا لاتا (ابوداؤد) ۶

حضرت عبداللہ بن سلام سے مروی ۹ ہے کہ تورت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت مذکور ہے اور یہ بھی

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس مدفون ہو گئے ابوداؤد مدنی نے کہا کہ روئے اقدس میں ایک بڑی جگہ باقی ہے (ترمذی) حضرت کعب احبار سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا یا موع اللہ کیا مجھے بعد اور کوئی امت بھی ہے فرمایا ہاں احمد بن حنبل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت وہ لوگ حکماء و علماء و ابرار و انبیاء ہیں اور فقہ میں نائب انبیاء ہیں اللہ تعالیٰ سے تھوڑے رزق پر راضی اور اللہ تعالیٰ ان سے تھوڑے عمل پر راضی و اس کی طرف شریک اور ولد کی نسبت کر کے اور اس کی آیات کو جادو بتا کر و اس میں سعادت و اہمیت ہے و ایسی دین برحق اسلام و قرآن پاک کو شعرو و سخو و کہانت بنا کر و لا جانچہ ہر ایک دین بطنیت آہی اسلام سے مغلوب ہو گیا مجاہد سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزل فرمائیں گے تو دسے زمین پر ہوائے اسلام کے اور کوئی دین نہ ہوگا۔

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ فَلَمَّا زَاغُوْا زَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبُهُمْ وَاَللّٰهُ

کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں و پھر جب وہ وک ٹیڑھے ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے و اور

لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ

اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دیتا ۹ اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا

یٰبَنِّیْ اِسْرَءٰیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ

اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا

یَدَیْ مِنَ التَّوْرٰتِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلِ یَّآئِیْ مِنْۢ بَعْدِی اَسْمَءُ

و اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے

اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝

و پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلٰی اللّٰهِ الْکُذْبَ وَهُوَ یَدْعِیْ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے و حالانکہ اسے اسلام کی طرف

اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِیْنَ ۝ یُرِیْدُوْنَ

بلا یا جاتا ہوا ۱۲ اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا چاہتے ہیں

لِیُظْفِقُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَہِهِمْ وَاَللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهِ وَلَوْ کَرِهَ

کہ اللہ کا نور ۱۳ اپنے مومنوں سے بچا دیں ۱۴ اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے بُرا مانیں

الْکٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ

کافر وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا

کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے ۱۵ پڑے بُرا مانیں مشرک اے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس مدفون ہو گئے ابوداؤد مدنی نے کہا کہ روئے اقدس میں ایک بڑی جگہ باقی ہے (ترمذی) حضرت کعب احبار سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا یا موع اللہ کیا مجھے بعد اور کوئی امت بھی ہے فرمایا ہاں احمد بن حنبل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت وہ لوگ حکماء و علماء و ابرار و انبیاء ہیں اور فقہ میں نائب انبیاء ہیں اللہ تعالیٰ سے تھوڑے رزق پر راضی اور اللہ تعالیٰ ان سے تھوڑے عمل پر راضی و اس کی طرف شریک اور ولد کی نسبت کر کے اور اس کی آیات کو جادو بتا کر و اس میں سعادت و اہمیت ہے و ایسی دین برحق اسلام و قرآن پاک کو شعرو و سخو و کہانت بنا کر و لا جانچہ ہر ایک دین بطنیت آہی اسلام سے مغلوب ہو گیا مجاہد سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزل فرمائیں گے تو دسے زمین پر ہوائے اسلام کے اور کوئی دین نہ ہوگا۔



۱۷۔ اِیْمَانُ تَزُولُ مِنْهُمْ لَمْ يَكُنْ  
تھا کہ اگر ہم جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو  
کو نسا عمل بہت پسند ہے تو ہم وہی  
کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور  
اس آیت میں اس عمل کو تجارت سے  
تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت  
سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح  
ان اعمال سے بہترین نفع رضائے  
آپہی اور جنت و نجات حاصل ہوتی  
ہے۔

۱۸۔ اب وہ تجارت بتائی جاتی ہے۔  
۱۹۔ جان اور مال اور ہر ایک چیز  
سے۔  
۲۰۔ اور ایسا کرو تو۔

۲۱۔ اس کے علاوہ جلد ملنے والی۔  
۲۲۔ اس فتح سے یا فتح کما دے  
یا بلاد فارس و روم کی فتح  
۲۳۔ دنیا میں فتح کی اور آخرت  
میں جنت کی۔  
۲۴۔ حواریوں نے دین آپہی کی مدد  
کی تھی جب کہ۔

۲۵۔ حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
کے مخلصین کو کہتے ہیں یہ بارہ حضرات  
تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اہل  
ایمان لائے انھوں نے عرض کیا۔  
۲۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر  
۲۷۔ ان دونوں میں قتال ہوا۔

الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ

ایمان والو ۱۷ کیا میں بتا دوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے

الَّذِينَ ۱۸ تَوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ

ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال

اللَّهُ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۱۹

و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۱۹ اگر تم جانو ۲۰

يَغْفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں

الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۲۱

رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے

وَأُخْرَىٰ تَحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۲۲ وَبَشِيرٌ

اور ایک نعمت تمہیں اور دیکھا ۲۱ جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح ۲۲ اور اے محبوب مسلمانوں

الْمُؤْمِنِينَ ۲۳ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ

کو خوشی شادو ۲۳ اے ایمان والو دین خدا کے مددگار ہو جیسے ۲۴ عیسیٰ بن مریم نے

عِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۲۵ قَالَ

حواریوں سے کہا تمہا کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ فَأَمَنْتُ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِي

بولے ۲۵ ہم دین خدا کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا

إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ

۲۶ اور ایک گروہ نے کفر کیا ۲۷ تو ہم نے ایمان والوں کو



۲۸ ایمان والے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے تو ان کی قوم میں فرقوں میں منقسم ہو گئی ایک فرقہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہا کہ وہ اللہ تھا آسمان پر چلا گیا دوسرے فرقہ نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا تھا اس نے اپنے پاس بلا لیا میرے فرقہ نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اسکے رسول تھے اس نے اٹھ لیا یہ جیسے فرقے دسے مومن تھے ان کی ان دونوں فرقوں سے جنگ رہی اور کافر وہ ان پر غالب رہے یہاں تک کہ سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا اس وقت ایماندار گروہ ان کا فرقوں پر غالب ہوا اس تقدیر پر مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی ہم نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے سے مدد فرمائی۔

**عَدُوَّهُمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝**

ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہو گئے ۲۸

**سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ رَّوَاهُ أَحَدُ عَشَرَ آيَةً فِيهَا رُكُوعَانِ**

سورہ جمعہ مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝**

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

**يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكُ الْقَدُّسُ**

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ بادشاہ کمال پاکی والا

**الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمَمِیْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ**

عزت والا حکمت والا وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا وہ کہ ان پر

**یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزِکِّیْہُمْ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۝**

اس کی آیتیں پڑھتے ہیں وہ اور انھیں پاک کرتے ہیں وہ اور انھیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں وہ

**اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا**

بیشک وہ اس سے پہلے وہ ضرور کھلی گمراہی میں تھے وہ اور انہیں سے وہ اوروں کو وہ پاک کرتے

**یَلْحَقُوْا بِہُمْ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُوْتِیْہٖ**

اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان انگوں سے نہ ملے وہ اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے

**مَنْ یَّشَآءُ ۝ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِلُوْا**

وہ اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہ ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی

**التَّوْرٰتِ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْہَا کَمَثَلِ الْاِحْمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ۝**

تھی وہ پھر انھوں نے اسکی حکم برداری نہ کی وہ گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے وہ کیا ہی

۲۸ سورہ جمعہ مدنیہ ہے اس میں دو رکوع گیارہ آیتیں ایک سو اسی کلمے سات سو بیس حرف ہیں۔

۲۸ تسبیح تین طرح کی ہے ایک تسبیح خلقت کبر شے کی ذات اور اس کی مہدائش حضرت خالق قدیر جل جلالہ کی قدرت و حکمت اور اسکی وحدانیت اور تنہا پر دلالت کرتی دوسری تسبیح معرفت کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے مخلوق میں اپنی معرفت پیدا کرتے تیسری تسبیح ضروری وہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک جو ہر پڑی تسبیح جاری فرماتا ہے یہ تسبیح معرفت پر مرتب نہیں۔

۲۸ جس کے نسب و شرافت کو وہ اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں ان کا نام پاک محمد مصطفیٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت نبی امی ہے اسکے بہت وجوہ ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ آپ امت امیہ کی طرف مبعوث ہوئے کتاب شعیبا میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں انبیوں میں ایک امی بھیجوں گا اور اس پر نبوت ختم کر دوں گا اور ایک وجہ یہ ہے کہ آپ نبی نبوت ام القریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں ہوئے اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنے اور کتاب سے کچھ پڑھتے تھے اور یہ آپ کی فضیلت تھی کہ غایت حضور علم سے اسکی حاجت نہ تھی خط ایک صفت ذہنیہ ہے جو آلہ جسمانیہ سے صادر ہوتی ہے تو جو ذات ایسی ہو کہ علم علی اسکے زیر فرمان ہو اسکو اس کتاب کی کیا حاجت پھر حضور کا کتابت نہ فرمانا اور کتابت کا ماہر ہونا ایک جزاء عظیمہ ہے کہ انکو علم و خط اور رسم کتابت کی تعلیم فرماتے اور اہل حرفت کو حرفت کی تعلیم دیتے اور ہر کمال دنیوی و آخری میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام خلق سے علم کیا وہ یعنی قرآن پاک سناتے ہیں وہ عقائد باطلہ و اخلاق رذیلہ و جنائت جاہلیت و قبائح اعمال سے وہ کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے سنت و فقہ ہے یا احکام شرعیہ و اسرار طریقت و معنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل وہ کہ شرک و عقائد باطلہ و جنائت اعمال میں گمراہ تھے اور انھیں ہر شرک لال کی شدید حاجت تھی وہ نبی امیوں میں سے وہ اوروں سے مراد یا تو محمد ہیں یا وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں انکو وہ انکار زمانہ نہ پایا انکے بعد آئے بافضل و شرف میں انکے درجہ کو نہ پہونچے کیونکہ صحابہ کے بعد کے لوگ خواہ غوث و قطب ہو جائیں مگر فضیلت صحابیت نہیں پاسکتے وہ اپنے خلق پر کہ اس نے انکی ہدایت کیلئے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا وہ اس کے احکام کا اتباع ان پر لازم کیا گیا تھا وہ لوگ یہود ہیں وہ اس پر عمل نہ کیا اور اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھنے کے باوجود حضور پر ایمان نہ لائے وہ اور بوجھ کے سوا ان سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان میں ہیں ان سے اصول و اقف نہ ہو یہی حال ان یہود کا ہے جو توریت اٹھا لے چکے ہیں



اس کے الفاظ رفتے ہیں اور اس سے نفع نہیں اٹھاتے اس کے مطابق عمل نہیں کرتے اور یہی مثال ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو قرآن کریم کے معانی کو سمجھیں اور اس پر عمل نہ کریں اور اس سے اعراض کریں ۱۷۱ ایسا کہ تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اس کے پیارے ہیں ۱۷۲ کہ موت نہیں اس تک پہنچانے ۱۷۳ اپنے اس دعوے میں ۱۷۴ یعنی اس کو فک و کذب کے باعث جو ان سے صادر ہوئی ہے وقت کسی طرح اس سے بچ نہیں سکتے ۱۷۵ روزِ حشر اس دن کا نام عربی زبان میں عروبہ تھا بعد اس کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ نماز کے لئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے وجہ تسمیہ میں اور بھی اقوال ہیں سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام محمد رکھا وہ کعب بن لوی ہیں پہلا محمد جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھا اصحاب سیر کا بیان ہے کہ قد سمع اللہ ۲۸

حضرت علیہ السلام جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یارِ حوین ربیع الاول روزِ دوشنبہ کو چاشت کے وقت مقامِ قبا میں اقامت فرمائی دوشنبہ شنبہ چار شنبہ پنجشنبہ یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی روزِ جمعہ مدینہ طیبہ کا غم فرمایا نبی سالم بن عوف کے بطن وادی میں محمد کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں جمہور پڑھایا اور خطبہ فرمایا جمہور کا دن سید الایام ہے جو مومن اس روز مرے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فقہ فقہ سے محفوظ رکھتا ہے اذان سے مراد اذان اول ہے نہ اذان ثانی جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے اگرچہ اذان اول زمانہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اضافہ کی گئی مگر وجوب سنی اور ترک بیع و شراء اسی سے متعلق ہے (کذا فی الدر المختار)

۱۷۲ دوزخ سے بھاگنا مومن نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کے لئے تیاری شروع کر دو اور ذکرِ اللہ سے جمہور کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔

۱۷۳ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جمہور کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکرِ الہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۱۷۴ قُلْ يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ أَنكُمُ أَوْلِيَاؤُا

دیتا تم فرماؤ اے یہودیو اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو

لِللَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَتُّوا الْمَوْتَ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۱۷۵ اور لوگ نہیں ۱۷۶ تو مرنے کی آرزو کرو ۱۷۷ اگر تم سچے ہو ۱۷۸

وَلَا يَتَمَنَّوْنَ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ ۱۷۹ اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کو تکوں کے سبب جو انکے آگے بھیج چکے ہیں ۱۸۰ اور اللہ ظالموں کو

بِالظَّالِمِينَ ۱۸۱ قُلْ إِن الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ۱۸۲ جانتا ہے تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے ۱۸۳

ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۱۸۴ یَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ ۱۸۵ تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو ۱۸۶ اور خرید و فروخت چھوڑ دو ۱۸۷ یہ تمہارے لئے بہتر ہے

إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۱۸۸ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا ۱۸۹ اور اللہ کا فضل تلاش کرو ۱۹۰ اور اللہ کو بہت یاد کرو

اور اللہ کا فضل تلاش کرو ۱۹۰ اور اللہ کو بہت یاد کرو

۱۸۴ اگر تم جانو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ

۱۸۵ اگر تم جانو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ

۱۸۶ اگر تم جانو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ

۱۸۷ اگر تم جانو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ

۱۸۸ اگر تم جانو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ

آزاد مندرست مقیم پر شہر میں واجب ہوتا ہے نماز اور لنگر پر واجب نہیں ہوتا محبتِ جمہور کے لئے سات شرطیں ہیں (۱) شہر جہاں فیصلہ مفادات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو یا فنا و شہر جو شہر سے متصل ہو اور اہل شہر اس کو اپنے حواج کے کام میں لائے ہوں (۲) حاکم (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ وقت کے اندر (۵) خطبہ کا قبل نماز ہونا اتنی جماعت میں جو جمہور کے لئے ضروری ہے (۶) جماعت اور اس کی اقل مقدار تین مرد ہیں سوائے امام کے (۷) اذن عام کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے روکا نہ جائے ۱۹۰ یعنی اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طلب علم یا عبادتِ مرئیں یا شرکتِ جنازہ یا زیارتِ علماء اور اس کے خل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو۔



لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا

اس امید پر کہ تجارت پاؤں اور جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے ۲۵

وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهِو وَمَن

اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے ۲۶ تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے وہ ۲ کھیل سے اور تجارت سے

التِّجَارَةُ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝

بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا

سُورَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ هِيَ اَحَدُ عَشَرَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوْعٌ عَلَا

سورہ منافقون مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

اِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ تم گواہی دیتے ہیں کہ حضور جیسا کہ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور

يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهُ ۝ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝

اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ۲

اِتَّخَذُوْا اٰیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَاءَ

اور انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ۳ تو اللہ کی راہ سے روکا وہ بیشک وہ بہت ہی

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَاَطْبَعَ عَلٰی

برے کام کرتے ہیں ۴ یہ اس لئے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو ان کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ فَمُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ ۱۰ وَاِذَا رَاٰیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ

پر مہم کر دی گئی تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے اور جب تو انھیں دیکھے وہ ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں

۲۵ شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں روز جمعہ خطبہ فرمایا تھے اس حال میں تاجروں کا ایک قافلہ آیا اور حسب دستور اعلان کے لئے طبل بجا گیا زمانہ بہت تنگی اور گرانی کا تھا لوگ بائیں خیال اسکی طرف چلے گئے کہ ایسا نہ ہو کہ دیر کرنے سے اجناس ختم ہو جائیں اور ہم نہ پاسکیں اور سجدہ خلیفہ میں صرف بارہ آدمی رہ گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۲۶ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہیے۔

۲۷ یعنی نماز کا اجر و ثواب اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی برکت و سعادت۔

۱ سورہ منافقون مدنی ہے اس میں دو رکوع گیارہ آیتیں ایک سو اسی کلمے و سو چتر حرف ہیں۔

۲ تو اپنے ضمیر کے خلاف۔

۳ ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں جو کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں۔

۴ ان کے ذریعہ سے قتل و قید سے محفوظ رہیں۔

۵ گوئی کوئی جہاد سے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے سے طے طرح کے دوسرے اور شبہ ڈاکٹر

۶ کہ مقابلہ ایمان کے کفر اختیار کرتے ہیں۔

۷ یعنی منافقین کو مثل عبد اللہ بن ابی بن سلول وغیرہ کے۔



۱۵ ابن ابی جہم صبح خور خوش میان آدمی تھا اور اسکے ساتھ والے منافقین قریب قریب ویسے ہی تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں جب یہ لوگ حاضر ہوئے تو خوب باتیں بناتے جو سننے والے کو اچھی معلوم ہوتیں ۱۶ جن میں بے جان تصویر کی طرح نہ ایمان کی روح نہ انجام سونے والی عقل نہ کوئی کسی کو بکا رہا ہو یا اپنی گلی چنڑ چنڑ تھا ہو یا لشکر میں کسی مقصد کے لئے کوئی بات بلند آواز سے کہیں تو یہ اپنے خست نفس اور سوزن سے ہی سمجھتے ہیں کہ انھیں کچھ کہا گیا اور انھیں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ انکے حق میں کوئی ایسا مضمون نازل ہوا جس سے انکے راز فاش ہو جائیں ۱۷ اہل میں شدید عداوت رکھتے ہیں اور کفار کے پاس یہاں کی خبریں پہنچاتے ہیں ان کے جاسوس ہیں ۱۸ اور ان کے ظاہر حال سے قد سمع اللہ ۲۸

وَاِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ كَانْتَهُمْ خُشِبَ مُسْتَدَّةٌ

اور اگر بات کریں تو تو ان کی بات غور سے سننے کو یاد کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ۱۹

يَحْسِبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَتَلَهُمُ

ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں ۲۰ وہ دشمن ہیں ۲۱ تو ان سے بچتے رہو ۲۲ اللہ انھیں

اللَّهُ اَنِّي يُؤْفِكُونَ ۱۰ وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ

مارے کہاں اونہیں جاتے ہیں ۲۳ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ ۲۴ رسول اللہ تمہاری لئے معافی

اللَّهُ لَوْ وَاَرُؤُسَهُمْ وَرَايْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۱۰

چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انھیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ۱۵

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ

ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انھیں ہرگز نہ

اللَّهُ لَهُمْ اِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۱۰ هُمُ الَّذِينَ

بخشے گا ۱۶ بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا وہی ہیں جو

يَقُولُونَ لَا تَنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتّٰى يَفْضُلُوا

کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں

وَاللَّهُ خَزَايِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ

اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے ۱۷ مگر منافقوں کو

لَا يَفْقَهُوْنَ ۱۰ يَقُولُونَ لَیْن رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیْخْرَجَنَّ

سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے ۱۸ تو ضرور جو بڑی

الْاَعْرَضُ مِنْهَا الْاَذَلُّ ۱۰ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ

غزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دیگا اسے جو نہایت ذلت والا ہو ۱۹ اور عزت تو اللہ اور اسکے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے

۱۰ اپنے اصحاب کو قتل کرنے میں حضور نے ابن ابی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مکر گیا اور تم گھایا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اسکے ساتھ جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض

کرنے لگے کہ ابن ابی بوہر خاہر شخص ہے یہ جو کہتا ہو ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو اور بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو

اس سے کہا گیا کہ جاسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کر حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم

نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب بھی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۱۷ اس لئے کہ وہ نفاق میں اسخ اور بختہ ہو چکے ہیں

۱۷ وہی سب کا راز ق ہے ۱۸ اس غزوہ سے لوٹ کر ۱۹ منافقین نے اپنے کو عزت والا کہا اور مومنین کو ذلت والا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۲ اور روشن برہا میں قائم ہونے کے

باوجود حق سے منحرف ہوتے ہیں

۱۴ اسمانی چاہنے کے لئے

۱۵ اشان نزول غزوہ مرسیع سے فارغ

ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر

چاہہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جیہ چاؤ غبار

اور ابن ابی کے حلیف سنان بن دبر بنی کے

درمیان جنگ ہو گئی جہاں نے ہمارے کو اوپر

سنان نے انصار کو بکا رہا اس وقت ابن ابی منافق

نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ

باتیں کہیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر

ہم میں سے عزت والے ذیلیوں کو نکال

دیں گے اور انہی قوم سے کہنے لگا کہ اگر

تم انھیں اپنا خوجو کھانا نہ دو تو یہ تمہاری

گردنوں پر سوار نہ ہوں اب ان پر بوجہ خرچ

نہ کرو تاکہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی

یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب

نہ رہی انھوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی

قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے

والا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت

رحمن نے انھیں عزت و قوت دی ہے ابن

ابی کہنے لگا چپ میں تو ہمیں سے کہہ رہا

تھا زید بن ارقم نے یہ خبر حضور کی خدمت میں

پہنچائی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن

ابی کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ

لوگ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



۲۱ اس آیت کے نازل ہونے کے  
چند ہی روز بعد ابن ابی منافق اپنے  
نفاق کی حالت پر مگر گیا۔  
۲۲ پنجگانہ نمازوں سے یا قرآن  
شریف سے۔

۲۳ کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین  
کو فراموش کر دے اور مال کی محبت  
میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے اور  
اولاد کی خوشی کے لئے راحت آخرت  
سے غافل رہے۔

۲۴ کہ انھوں نے دنیا اے فانی  
کے پیچھے دار آخرت کی باقی رہنے  
والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی۔

۲۵ یعنی جو صدقات واجب ہیں  
وہ ادا کرو۔  
۲۶ جو لوح محفوظ میں مکتوب ہے۔

۲۷ سورہ تغابن اکثر کے نزدیک  
مزید ہے اور بعض مفسرین کا قول ہے  
کہ کب سے سوائے تین آیتوں کے  
جو یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ  
أَرْوَاحِكُمْ سے شروع ہوتی ہیں اس  
سورت میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں  
دوسوا کتا لیس کلمے ایک ہزار ستر حرف  
ہیں۔

۲۸ اپنے ملک میں متصرف ہے جو چاہتا  
ہے جیسا چاہتا ہے کرتا ہے نہ کوئی تمسک  
نہ ساجھی سب نعمتیں اسی کی ہیں۔

لَكِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۵ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ

مگر منافقوں کو خبر نہیں ۵ اے ایمان والو تمہارے مال

أَمْوَالِكُمْ وَلَا أَوْلَادَكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ

نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے ۶ اور جو ایسا کرے ۷

فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَسِرُونَ ۶ وَأَنْفِقُوا مِنْ قَارَرَقْنِكُمْ مِنْ قَبْلِ

تو وہی لوگ نقصان میں ہیں ۶ اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو ۷ قبل

أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ

اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک

قَرِيبٍ فَأَصْدَقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۷ وَلَنْ يُؤَخَّرَ اللَّهُ

کیوں مہلت دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو

نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجْلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۸

مہلت نہ دینگا جب اس کا وعدہ آجائے ۸ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

سُورَةُ التَّغَابُنِ مَكِّيَّةٌ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ ۲

سورہ تغابن مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اسی کا ملک ہے اور

لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ

اسی کی تعریف ۲ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا



فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

تو تم میں کوئی کافر اور تم میں کوئی مسلمان ۱؎ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصُورَكُمْ فَاحْسَنَ صُورَكُمْ ۖ

اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی ۱؎

وَالِيَهُ الْمَصِيرُ ۝ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ

اور اسی کی طرف پھرنا ہے ۱؎ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور جانتا ہے

مَا تَسْرُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو ۱؎ اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوءُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ

کیا تمہیں ۱؎ ان کی خبر نہ آئی جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا ۱؎ اور اپنے کام کا وبال چکھا

أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ ذَلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ

۱؎ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۱؎ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشْرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا

دلیلیں لاتے ۱؎ تو بولے کیا آدمی ہیں راہ بتائیں گے ۱؎ تو کافر ہوئے ۱؎ اور پھر گئے ۱؎

وَاسْتَغْنَى اللَّهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ

اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں والا ۱؎ کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے

لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّيُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۖ

جائیں گے تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتاہ تمہیں بتا دیے جائیں گے

وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ فَاْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي

اور یہ اللہ کو آسان ہے ۱؎ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ۱؎

۱؎ حدیث شریف میں ہے کہ انسا

کی سعادت و شقاوت فرشتہ حکم لکھی

اسی وقت لکھ دیتا ہے جب کہ

وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے

۱؎ تو لازم ہے کہ تم اپنی سیرت

بھی اچھی رکھو۔

۱؎ آخرت میں۔

۱؎ اے کفار مکہ۔

۱؎ یعنی کیا تمہیں گزری ہوئی باتوں

کے احوال معلوم نہیں جنہوں نے

انبیاء کی تکذیب کی۔

۱؎ دنیا میں اپنے کفر کی نہ پائی

۱؎ آخرت میں۔

۱؎ معجزے دکھاتے۔

۱؎ یعنی انہوں نے بشر کے رسول

ہونے کا انکار کیا اور یہ کمال ہے

عقلی و نامہی ہے پھر بشر کا رسول

ہونا تو نہ مانا اور پھر کا خدا ہونا

تسلیم کر لیا۔

۱؎ رسولوں کا انکار کر کے۔

۱؎ ایمان سے۔

۱؎ نور سے مراد قرآن شریف

ہے کیونکہ اس کی بدولت مگر اہی

کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور

ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی

ہے۔



اَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۵ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ

جو ہم نے تمارا اور اللہ تمہارے کاموں سے بخبردار ہے جس دن ہمیں اکٹھا کرے گا سب جمع ہونے کے دن

ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ

۱۵ اور وہ دن ہزاروں کی ہار کھانے کا ۱۶ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے

عَنْهُ سَيَّاتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

اللہ اس کی برائیاں تار دیگا اور اُسے باغوں میں لے جائیگا جن کے نیچے نہریں بہیں

خٰلِدِينَ فِيْهَا اَبَدًا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے اور جنہوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوْا بِآيٰتِنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَبِئْسَ

اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ آگ والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں اور کیا ہی

الْمَصِيْرُ ۝۱۰ مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَمَنْ

برا انجام کوئی مصیبت نہیں پہنچتی ۱۱ مگر اللہ کے حکم سے اور جو

يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ يَهْدِ اللّٰهُ قَلْبَهٗ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۱ وَاَطِيعُوا

اللہ پر ایمان لائے ۱۲ اللہ کے دل کو ہدایت فرمادے گا ۱۳ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اللہ

اللّٰهُ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو ۱۴ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف مرہج

الْمُبِيْنُ ۝۱۵ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلٰی اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۶

پہنچا دینا ہو ۱۵ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

اے ایمان والو تمہاری کچھ بی بیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں ۱۷

۱۵ یعنی روز قیامت جس میں

سب اولین و آخرین جمع ہونگے

۱۶ یعنی کافروں کی محرومی

ظاہر ہونے کا۔

۱۷ موت کی یا مرض کی یا

نقصان مال کی یا اور کوئی۔

۱۸ اور جانے کہ جو کچھ ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس

کے ارادے سے ہوتا ہے اور

وقت مصیبت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا

اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھے اور اللہ

تعالیٰ کی عطا پر شکر اور بلا پر صبر

کریں۔

۱۹ کہ وہ اور زیادہ نیکیوں

اور طاعتوں میں مشغول ہو۔

۲۰ اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی فرمانبرداری سے

۲۱ چنانچہ انھوں نے اپنا

فرض ادا کر دیا اور کامل طور پر

دین کی تبلیغ فرمادی

۲۲ کہ ہمیں نیکی سے رکتے

ہیں۔



۲۳ اور ان کے کہنے میں آکر نکی سے باز نہ ہو شان نزول چند مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کی بی بی اور بچوں نے انہیں روکا اور کہا تم ہماری جدی رہیں مگر کیسے تم چلے جاؤ گے تمہارے پیچھے ہلاک ہو جائیں گے یہ بات ان پر اثر کر گئی اور وہ ٹھہر گئے کچھ عرصہ کے بعد جب انہوں نے ہجرت کی تو انہوں نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ دین میں بڑے مامور فقیہ ہو گئے ہیں یہ دیکھ کر انہوں نے اپنی بی بی بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اور یہ قصد کیا کہ ان کا خراج بند کر دیں کیونکہ وہی لوگ انہیں ہجرت سے مانع ہوئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور کے ساتھ ہجرت کرنے والے صحابہ علم و فقہ میں ان سے منزلوں آگے نکل گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اپنے بی بی بچوں سے درگزر کرنے اور مصافحہ کرنے کی ترغیب فرمائی گئی چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

۲۴ کہ کبھی آدمی انکی وجہ سے گناہ اور عصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ان میں مشغول ہو کر اُمور آخرت کے سرخام سے غافل ہو جاتا ہے۔  
۲۵ تو لحاظ رکھو ایسا نہ ہو کہ اموال و اولاد میں مشغول ہو کر ثواب عظیم کھو بیٹھو۔  
۲۶ یعنی بقدر اپنی وسعت و طاقت کے طاعت و عبادت بجالاؤ یہ تفسیر ہے نفقوا اللہ حق نقاتہ کی۔  
۲۷ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔  
۲۸ اور اس نے اپنے مال کو اطمینان کے ساتھ حکم شریعت کے مطابق خرچ کیا۔  
۲۹ یعنی خوش دلی سے نیک نیتی کے ساتھ مال حلال سے صدقہ دو گئے صدقہ دینے کو براہ لطف و کرم قرض سے تعبیر فرمایا اس میں صدقہ کی ترغیب ہے کہ صدقہ دینے والا نقصان میں نہیں ہے بالیقین اسکی خزا پائے گا۔

فَاذْهَبْهُمْ وَإِنْ تَعَفُّوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۴

تو ان سے احتیاط رکھو ۲۳ اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخشیدو تو بے شک اللہ بخشنے والا

مہربان ہے تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں ۲۴ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب

عظیم ۱۵ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا ۲۵

۲۵ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے ۲۶ اور فرمان سنو اور حکم مانو ۲۷ اور اللہ کی راہ

خیر الالانفسکم ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون ۱۶

۱۶ میں خرچ کر دینے بھلے کو اور جو اپنی جان کے لالچ سے بچایا گیا ۲۸ تو وہی فلاح پائے والے ہیں

إِنْ تَقْرَضُوا مِنَ اللَّهِ قَرْضًا حَسَنًا يَضْعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے ۲۹ وہ تمہارے لئے اس کے دو گے کر دیگا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ

شکور حلیم ۱۷ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۱۸

قدر فرمایا والا علم و الایہ ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا

سُورَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيٌّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

سورہ طلاق مدنی ہر اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اور بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا

۱ لے نبی و جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو

الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا

۲ اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ

يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ

۳ نکلیں و مگر نہ کوئی مرتج بے حیائی کی بات لائیں و ۴ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں

۱ سورہ طلاق مدنی ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو انچاس کلمے اور ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں۔  
۲ اپنی امت سے فرما دیجئے  
۳ شان نزول یہ آیت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی بی بی کو عورتوں کے ایام مخصوصہ میں طلاق دی تھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجعت کریں پھر اگر طلاق دینا چاہیں تو پھر یعنی پاکیزگی کے زمانہ میں طلاق دیں اس آیت

میں عورتوں سے مراد دخول بہا عورتیں ہیں (جو اپنے شوہروں کے پاس گئی ہوں) وغیرہ حاملہ اور آنسو نہ ہوں (آنسو وہ عورت ہے جس کے ایام بڑھاپے کی وجہ سے بند ہو گئے ہوں) ان کا وقت نہ رہا ہو) مسئلہ غیر دخول بہا عورت نہیں ہر باقی تینوں قسم کی عورتیں جو ذکر کی گئیں انہیں ایام نہیں ہوتے تو انکی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی مسئلہ غیر دخول بہا کو حیض میں طلاق دینا جائز ہے آیت میں جو حکم دیا گیا اس مراد یہی دخول بہا عورتیں ہیں جنکی عدت حیض سے شمار کی جائے انہیں طلاق دینا ہو تو ایسے طلاق دیں جس میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو پھر عدت گزرنے تک ان سے تعرض نہ کریں اسکو طلاق حسن کہتے ہیں طلاق حسن غیر موطوءہ عورت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو اسکو ایک طلاق دینا طلاق حسن پر خواہ طلاق حیض میں ہو اور موطوءہ عورت اگر صاحب حیض ہو تو اسے تین طلاقیں ایسے میں طہر میں دینا چاہیں اس سے قربت نہ کی ہو طلاق حسن ہے اور اگر موطوءہ صاحب حیض نہ ہو تو اسکو تین طلاقیں تین مہینوں میں دینا طلاق حسن ہے طلاق مدنی حالت حیض میں طلاق دینا یا ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں قربت کی گئی ہو طلاق مدنی ہے ایسے ہی ایک طہر میں تین یا دو طلاقیں کی بارگی یا دو مرتبہ میں دینا طلاق مدنی ہے اگرچہ اس طہر میں وٹنی نہ کی گئی ہو مسئلہ طلاق مدنی مکروہ ہر مکر



واقع ہو جاتی جو اور ایسی طلاق دینے والا گنہگار ہو تا ہے **۱۸ مسئلہ** عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنی لازم ہے نہ شوہر کو جائز کہ مطلقہ کو عدت میں گھر سے نکالے نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلتا روا ہے ان سے کوئی فقہ ظاہر صاف نہیں چرچا آتی ہے مثل زنا اور چوری کے اسکے لئے انھیں نکالنا ہی ہو گا **۱۹ مسئلہ** اگر عورت فحش بکے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اسکو نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ تازہ کے حکم میں ہے **۲۰ مسئلہ** جو عورت طلاق جمعی یا بائن کی عدت میں ہوا اسکو گھر سے نکلتا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن شب گزارنا اسکو شوہر کے گھر میں ضروری ہے **۲۱ مسئلہ** جو عورت طلاق بائن کی عدت میں ہوا اسکے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان داخل ہو **۲۲ مسئلہ** اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر کو اس مکان سے چلا جانا بہتر ہے **۲۳** رجعت کا۔

**اللَّهُ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا ۝** **۱** **فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ** **۲** **شَايِدَ اللَّهُ اس** کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے **۳** **توجب** وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں **۴** **فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ** **۵** **أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ** **۶** **وَأَشْهَدُوا** **۷** **أَذْوَى** **۸** **توا** انھیں بھلائی کے ساتھ روکو **۹** **یا** بھلائی کے ساتھ جدا کرو **۱۰** **اور** اپنے میں دو **۱۱** **عَدْلٍ** **۱۲** **مِنْكُمْ** **۱۳** **وَأَقِيمُوا** **۱۴** **الشَّهَادَةَ** **۱۵** **لِللَّهِ** **۱۶** **ذَلِكَ** **۱۷** **لَكُمْ** **۱۸** **يُوعِظُ** **۱۹** **بِهِ** **۲۰** **مَنْ** **۲۱** **كَانَ** **۲۲** **ثَقَّةً** **۲۳** **كُوَاوَاهُ** **۲۴** **كِرُو** **۲۵** **وَأَسْ** سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اُسے **۲۶** **يَوْمٌ** **۲۷** **مِنْ** **۲۸** **بِاللَّهِ** **۲۹** **وَالْيَوْمِ** **۳۰** **الْآخِرَةِ** **۳۱** **وَمَنْ** **۳۲** **يَتَّقِ** **۳۳** **اللَّهَ** **۳۴** **يَجْعَلْ** **۳۵** **لَهُ** **۳۶** **جِوَارًا** **۳۷** **وَرَحْمَةً** **۳۸** **وَاللَّهُ** **۳۹** **يَعْلَمُ** **۴۰** **الْمُحْسِنِينَ** **۴۱** **وَاللَّهُ** **۴۲** **يَعْلَمُ** **۴۳** **الْمُحْسِنِينَ** **۴۴** **وَاللَّهُ** **۴۵** **يَعْلَمُ** **۴۶** **الْمُحْسِنِينَ** **۴۷** **وَاللَّهُ** **۴۸** **يَعْلَمُ** **۴۹** **الْمُحْسِنِينَ** **۵۰** **وَاللَّهُ** **۵۱** **يَعْلَمُ** **۵۲** **الْمُحْسِنِينَ** **۵۳** **وَاللَّهُ** **۵۴** **يَعْلَمُ** **۵۵** **الْمُحْسِنِينَ** **۵۶** **وَاللَّهُ** **۵۷** **يَعْلَمُ** **۵۸** **الْمُحْسِنِينَ** **۵۹** **وَاللَّهُ** **۶۰** **يَعْلَمُ** **۶۱** **الْمُحْسِنِينَ** **۶۲** **وَاللَّهُ** **۶۳** **يَعْلَمُ** **۶۴** **الْمُحْسِنِينَ** **۶۵** **وَاللَّهُ** **۶۶** **يَعْلَمُ** **۶۷** **الْمُحْسِنِينَ** **۶۸** **وَاللَّهُ** **۶۹** **يَعْلَمُ** **۷۰** **الْمُحْسِنِينَ** **۷۱** **وَاللَّهُ** **۷۲** **يَعْلَمُ** **۷۳** **الْمُحْسِنِينَ** **۷۴** **وَاللَّهُ** **۷۵** **يَعْلَمُ** **۷۶** **الْمُحْسِنِينَ** **۷۷** **وَاللَّهُ** **۷۸** **يَعْلَمُ** **۷۹** **الْمُحْسِنِينَ** **۸۰** **وَاللَّهُ** **۸۱** **يَعْلَمُ** **۸۲** **الْمُحْسِنِينَ** **۸۳** **وَاللَّهُ** **۸۴** **يَعْلَمُ** **۸۵** **الْمُحْسِنِينَ** **۸۶** **وَاللَّهُ** **۸۷** **يَعْلَمُ** **۸۸** **الْمُحْسِنِينَ** **۸۹** **وَاللَّهُ** **۹۰** **يَعْلَمُ** **۹۱** **الْمُحْسِنِينَ** **۹۲** **وَاللَّهُ** **۹۳** **يَعْلَمُ** **۹۴** **الْمُحْسِنِينَ** **۹۵** **وَاللَّهُ** **۹۶** **يَعْلَمُ** **۹۷** **الْمُحْسِنِينَ** **۹۸** **وَاللَّهُ** **۹۹** **يَعْلَمُ** **۱۰۰** **الْمُحْسِنِينَ**

اور جو اللہ کی حدود سے آگے بڑھائے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا **۱** **تہیں** نہیں معلوم **۲** **لَعَلَّ** **۳** **اللَّهُ** **۴** **يُحْدِثُ** **۵** **بَعْدَ** **۶** **ذَلِكَ** **۷** **أَمْرًا** **۸** **فَإِذَا** **۹** **بَلَغْنَ** **۱۰** **أَجَلَهُنَّ** **۱۱** **شَايِدَ** **۱۲** **اللَّهُ** **۱۳** **اس** کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے **۱۴** **توجب** وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں **۱۵** **فَأَمْسِكُوهُنَّ** **۱۶** **بِمَعْرُوفٍ** **۱۷** **أَوْ** **۱۸** **فَارِقُوهُنَّ** **۱۹** **بِمَعْرُوفٍ** **۲۰** **وَأَشْهَدُوا** **۲۱** **أَذْوَى** **۲۲** **توا** انھیں بھلائی کے ساتھ روکو **۲۳** **یا** بھلائی کے ساتھ جدا کرو **۲۴** **اور** اپنے میں دو **۲۵** **عَدْلٍ** **۲۶** **مِنْكُمْ** **۲۷** **وَأَقِيمُوا** **۲۸** **الشَّهَادَةَ** **۲۹** **لِللَّهِ** **۳۰** **ذَلِكَ** **۳۱** **لَكُمْ** **۳۲** **يُوعِظُ** **۳۳** **بِهِ** **۳۴** **مَنْ** **۳۵** **كَانَ** **۳۶** **ثَقَّةً** **۳۷** **كُوَاوَاهُ** **۳۸** **كِرُو** **۳۹** **وَأَسْ** سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اُسے **۴۰** **يَوْمٌ** **۴۱** **مِنْ** **۴۲** **بِاللَّهِ** **۴۳** **وَالْيَوْمِ** **۴۴** **الْآخِرَةِ** **۴۵** **وَمَنْ** **۴۶** **يَتَّقِ** **۴۷** **اللَّهَ** **۴۸** **يَجْعَلْ** **۴۹** **لَهُ** **۵۰** **جِوَارًا** **۵۱** **وَرَحْمَةً** **۵۲** **وَاللَّهُ** **۵۳** **يَعْلَمُ** **۵۴** **الْمُحْسِنِينَ** **۵۵** **وَاللَّهُ** **۵۶** **يَعْلَمُ** **۵۷** **الْمُحْسِنِينَ** **۵۸** **وَاللَّهُ** **۵۹** **يَعْلَمُ** **۶۰** **الْمُحْسِنِينَ** **۶۱** **وَاللَّهُ** **۶۲** **يَعْلَمُ** **۶۳** **الْمُحْسِنِينَ** **۶۴** **وَاللَّهُ** **۶۵** **يَعْلَمُ** **۶۶** **الْمُحْسِنِينَ** **۶۷** **وَاللَّهُ** **۶۸** **يَعْلَمُ** **۶۹** **الْمُحْسِنِينَ** **۷۰** **وَاللَّهُ** **۷۱** **يَعْلَمُ** **۷۲** **الْمُحْسِنِينَ** **۷۳** **وَاللَّهُ** **۷۴** **يَعْلَمُ** **۷۵** **الْمُحْسِنِينَ** **۷۶** **وَاللَّهُ** **۷۷** **يَعْلَمُ** **۷۸** **الْمُحْسِنِينَ** **۷۹** **وَاللَّهُ** **۸۰** **يَعْلَمُ** **۸۱** **الْمُحْسِنِينَ** **۸۲** **وَاللَّهُ** **۸۳** **يَعْلَمُ** **۸۴** **الْمُحْسِنِينَ** **۸۵** **وَاللَّهُ** **۸۶** **يَعْلَمُ** **۸۷** **الْمُحْسِنِينَ** **۸۸** **وَاللَّهُ** **۸۹** **يَعْلَمُ** **۹۰** **الْمُحْسِنِينَ** **۹۱** **وَاللَّهُ** **۹۲** **يَعْلَمُ** **۹۳** **الْمُحْسِنِينَ** **۹۴** **وَاللَّهُ** **۹۵** **يَعْلَمُ** **۹۶** **الْمُحْسِنِينَ** **۹۷** **وَاللَّهُ** **۹۸** **يَعْلَمُ** **۹۹** **الْمُحْسِنِينَ** **۱۰۰** **وَاللَّهُ**

واقع ہو جاتی جو اور ایسی طلاق دینے والا گنہگار ہو تا ہے **۱۸ مسئلہ** عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنی لازم ہے نہ شوہر کو جائز کہ مطلقہ کو عدت میں گھر سے نکالے نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلتا روا ہے ان سے کوئی فقہ ظاہر صاف نہیں چرچا آتی ہے مثل زنا اور چوری کے اسکے لئے انھیں نکالنا ہی ہو گا **۱۹ مسئلہ** اگر عورت فحش بکے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اسکو نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ تازہ کے حکم میں ہے **۲۰ مسئلہ** جو عورت طلاق جمعی یا بائن کی عدت میں ہوا اسکو گھر سے نکلتا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن شب گزارنا اسکو شوہر کے گھر میں ضروری ہے **۲۱ مسئلہ** جو عورت طلاق بائن کی عدت میں ہوا اسکے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان داخل ہو **۲۲ مسئلہ** اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر کو اس مکان سے چلا جانا بہتر ہے **۲۳** رجعت کا۔



لَهُ مِنْ أَمْرِهٖ يُسْرًا ① ذٰلِكَ أَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهُ اِلَيْكُمْ وَمَنْ يَتَّقِ

آسانی فرمادے گا ۱۸۱ اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ سے

اللّٰهُ يَكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهُ اَجْرًا ② اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ

ڈرے ۱۹ اللہ اس کی بُرائیاں اتار دیگا اور اسے بڑا ثواب دے گا عورتوں کو وہاں رکھو

حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وَّجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا

جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر ۲۰ اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو

عَلَيْهِنَّ ۚ وَ اِنْ كُنَّ اُولٰٓئِ حَمْلًا فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى

۲۱ اور اگر ۲۲ حمل والیاں ہوں تو انہیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ ان کے

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاتَوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتِمُوْا

بچہ پیسہ ۲۳ پھر اگر وہ تمہارے لئے بچہ کو دودھ پالائیں تو انہیں اس کی اجرت دو ۲۴ اور آپس میں

بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعٰسَرْتُمْ فَسْتَزْعِمْنَ لَكُمْ اٰخَرٰى ③

معقول طور پر مشورہ کرو ۲۵ پھر اگر باہم مضائقہ کرو ۲۶ تو قریب کر کے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی

لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۚ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ

مقدور والا ۲۷ اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے

فَلْيُنْفِقْ مِّمَّا اٰتٰهُ اللّٰهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَآ مَا اٰتٰهَا

نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے

سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ④ وَكَآيِنٌ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ

قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا ۲۸ اور کتنے ہی شہر تھے جنہوں نے اپنے رب کے

عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ ۚ فَحَاسِبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۚ وَ اَعَدَّ بَٰئِهَا

حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا ۲۹ اور انہیں بُری

مستثنیٰ اگر دودھ پلائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا یا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی مستحق نہیں ۲۵ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے نہ عورت

معاملہ میں سختی ۲۶ مثلاً ماں غیر عورت کے برابر اجرت پر راضی نہ ہو اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے ۲۷ مطلقہ عورتوں کو اور دودھ پلانے والی عورتوں کو ۲۸ یعنی تنگی

معاش کے بعد ۲۹ اس سے حساب آخرت مراد ہے جس کا وقوع یقینی ہے اس لئے صیغہ ماضی سے اس کی تعبیر فرمائی گئی۔

سے عرض کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں معلوم ہو گئی جو حیض والی نہ ہوں انکی عدت کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۷ یعنی وہ صغیرہ ہیں یا غر تو بلوغ کی آگئی مگر ابھی حیض

نہ شروع ہوا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے ۱۸ مسئلہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی ۱۹ احکام چونکہ کور ہوئے ۱۹ اور اللہ تعالیٰ کے

نازل فرمائے ہوئے احکام پر عمل کرے اور اپنے اوپر جو حقوق واجب ہیں انہیں با حقیقہ ادا کرے ۲۰ مسئلہ طلاق دی ہوئی عورت کو تا عدت رہنے کے لئے اپنے

حسب حیثیت مکان و دنیا شوہر پر واجب ہے اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے۔

۲۱ جگہ میں ان کے مکان کو گھیر کر یا کسی ناموافق کو ان کے شریک مسکن کر کے یا اور کوئی ایسی ایذا دیکر کہ وہ نکلنے پر مجبور ہوں۔

۲۲ وہ مطلقات۔ ۲۳ کیونکہ ان کی عدت جب ہی تمام ہوگی۔ مسئلہ نفقہ جیسا حاملہ کو دینا واجب ہے ایسا ہی غیر حاملہ کو بھی خواہ اس کو طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔

۲۴ مسئلہ بچہ کو دودھ پلانا ماں بڑا جب نہیں باپ کے ذمہ ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پیئے یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا

واجب ہو جاتا ہے بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں ایسی حالت میں اس کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں بعد

عدت جائز ہے۔ مسئلہ کسی عورت کو معین اجرت پر دودھ پلانے کے لئے مقرر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ غیر عورت کی نسبت اجرت پر دودھ پلانے کی ماں زیادہ مستحق ہے۔

مسئلہ اگر ماں زیادہ اجرت طلب کرے تو پھر غیر زیادہ اولیٰ۔

مسئلہ دودھ پلائی پر بچے کو نہلانا اس کے کپڑے دھونا اس کے تیل لگانا اس کی خوراک کا انتظام رکھنا لازم ہے لیکن ان سب چیزوں کی قیمت اس کے والد پر ہے۔

مسئلہ اگر دودھ پلائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا یا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی مستحق نہیں ۲۵ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے نہ عورت

معاملہ میں سختی ۲۶ مثلاً ماں غیر عورت کے برابر اجرت پر راضی نہ ہو اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے ۲۷ مطلقہ عورتوں کو اور دودھ پلانے والی عورتوں کو ۲۸ یعنی تنگی

معاش کے بعد ۲۹ اس سے حساب آخرت مراد ہے جس کا وقوع یقینی ہے اس لئے صیغہ ماضی سے اس کی تعبیر فرمائی گئی۔



عَذَابًا شَدِيدًا ۵۰ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا

مار دی ۵۰ تو انہوں نے اپنے کئے کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام گھٹا

خُسْرًا ۵۱ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۵۲ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي

ہوا اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو ۵۱

الْأَلْبَابِ ۵۳ الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۵۴ رَسُولًا

عقل والو وہ جو ایمان لائے ہو بیشک اللہ نے تمہارے لئے عزت اتاری ہے وہ رسول

يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

۵۳ کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام

الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۵۵ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ

کئے ۵۴ اندھیروں سے ۵۵ اُجالے کی طرف لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھے

صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ

أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ۵۶ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَ

رہیں بیشک اللہ نے اس کے لئے اچھی روزی رکھی ۵۶ اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے ۵۷ اور انہی کی

مِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى

برابر زمینیں ۵۸ حکم ان کے درمیان اترتا ہے ۵۹ تاکہ تم جان لو کہ اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۶۰ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۶۱

سب کچھ کر سکتا ہے اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۶۲ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَ

سورہ تحریم مدنی ہوا اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

۵۰ عذاب جہنم کی یاد دینا  
۵۱ قحط و قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کر کے۔

۵۲ یعنی وہ عزت رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں۔

۵۳ کفر و جہل کی ۵۴ ایمان و علم کے ۵۵ جنت جس کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی کبھی منقطع نہ ہوں گی۔

۵۶ ایک کے اوپر ایک ہر ایک کی موتائی پانچسو برس کی راہ اور ہر ایک کا دوسرے سے فاصلہ پانچسو برس کی راہ

۵۷ یعنی سات ہی زمینیں ۵۸ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری و نافذ ہو یا یہ معنی ہیں کہ جبریل امین آسمان سے وحی لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔

۵۹ سورہ تحریم مدنی ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو سینتالیس کلمے ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں۔

۶۰ سورہ تحریم مدنی ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو سینتالیس کلمے ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں۔

۶۱ سورہ تحریم مدنی ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو سینتالیس کلمے ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں۔

۶۲ سورہ تحریم مدنی ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو سینتالیس کلمے ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں۔

۶۳ سورہ تحریم مدنی ہے اس میں دو رکوع بارہ آیتیں دو سو سینتالیس کلمے ایک ہزار ساٹھ حرف ہیں۔



۱۷۔ شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ کو سزا خدمت کیا یہ حضرت حفصہ پر گراں گزرا حضور نے انکی دلجوئی کیلئے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اور حرام کیا اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امور امت کے مالک ہو کر عمر موگئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وہ اس سے خوش ہو گئیں اور نہایت خوشی میں انہوں نے یہ تمام گفتگو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی یعنی ماریہ قبطیہ آپ انہیں اپنے لئے کیوں حرام کئے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حفصہ وعائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی رضا جوئی کے لئے  
قد سمعنا اللہ ۲۸

اور ایک قول اس آیت کی شان نزول میں یہ بھی ہے کہ ام المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں اس ذریعہ سے انکے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ وحفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہما کو ناگوار گزری اور انہیں رشاک ہوا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دین مبارک سے معافی کی ہوتی ہے اور معافی کی پوجہ حضور کو ناپسند تھی چنانچہ ایسا کیا گیا حضور کو ان کا فتنہ معلوم تھا فرمایا معافی تو میرے قریب نہیں آیا زینب کے یہاں شہد میں نے پیا ہے اسکو میں اپنے اوپر حرام کرنا ہوں مقصود یہ کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے ہتھاری دل ٹھنکی ہوئی جو تو ہم شہد ہی ترک فرمائے دیتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔  
۱۸۔ یعنی کفارہ تو ماریہ کو خدمت سے سرفراز فرمائیے یا شہد نوش فرمائیے یا قسم کے اوتار سے یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد انشاء اللہ کہا جائے تاکہ اس کے خلاف کرنے سے حنت (قسم شکنی) نہ ہو۔  
مقابل سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کی تحریم کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں کفارہ کا حکم تعلیم امت کے لئے ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا ایمین یعنی قسم ہے۔  
۱۹۔ یعنی حضرت حفصہ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ  
اے غیب بتانوالے نبی! تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی وہ اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۱۰ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ  
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا  
وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۱۱ وَإِذَا سَأَرَ النَّبِيُّ إِلَى  
اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی  
بَعْضَ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
۱۲ سے ایک راز کی بات فرمائی وہ پھر جب وہ اسکا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اُسے نبی پر ظاہر  
عَرَفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَأَهَا بِهِ قَالَتْ  
کر دیا تو نبی نے اسے کچھ بتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی وہ پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی وہ  
مَنْ أُنْبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَأَنِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۱۳ إِنَّ تَتُوبَا إِلَى  
حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا وہ نبی کی دونوں بیبیوں اگر اللہ کی طرف تم رجوع  
اللَّهُ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ  
کو تو قوافل ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو ۱۴ تو بیشک اللہ ان کا  
مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ  
مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے ۱۵  
ظَهِيرٌ ۱۶ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنْ أَنْ يُبْدِلَهُ أَنْزِلًا خَيْرًا  
پر ہیں ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے  
مِنْكُمْ مُسْلِمَتٌ مُؤْمِنَةٌ قَيِّمَةٌ تَابَتْ عَيْدَتِ سَيِّحَتِ  
اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں ۱۷ توبہ والیاں بندگی والیاں ۱۸ روزہ داریں

۱۷۔ ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لینے کی اور اس کے ساتھ یہ فرمایا کہ اسکا کسی پر اظہار نہ کرنا ۱۸۔ یعنی حضرت حفصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ یعنی تحریم ماریہ اور خلافت سفین کے متعلق جو دو باتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک بات کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کر دی اور دوسری بات کا ذکر نہ فرمایا یہ شان کریمہ تھی کہ گرفت فرمائے میں بعض سے چشم پوشی فرمائی ۱۹۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ جس سے کچھ بھی چھپا نہیں اسکے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ وحفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خطاب فرماتا ہے وہ تم پر واجب ہے ۲۰۔ کہ تمہیں وہ بات پسند نہی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں ہے یعنی تحریم ماریہ ۲۱۔ اور باہم مل کر ایسا طریقہ اختیار کرو جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار ہو ۲۲۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور ان کی رضا جوئی ۲۳۔ یعنی کثیر العبادت۔



۱۵۱ یہ تحویل ہے ازواج مطہرات کو کہ اگر انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زندہ کیا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں طلاق دی تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے اور بہترین بی عطا فرمائے گا اس تحویل سے ازواج مطہرات متاثر ہوئیں اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرف خدمت کو ہر نعمت سے زیادہ سمجھا اور حضور کی دل جوئی اور رضا طلبی مقدم جانی لہذا آپ نے انھیں طلاق نہ دی۔

۱۶۱ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کر کے عبادتیں بجالا کر گناہوں سے باز رہ کر اور گھروالوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کر کے اور انھیں علم و ادب سکھا کر۔  
۱۷۱ یعنی کافر۔

۱۸۱ یعنی بت وغیرہ مادی ہے کہ جہنم کی آگ بہت ہی شدید و محرار ہے اور جس طرح دنیا کی آگ کھڑی وغیرہ سے جلتی ہے جہنم کی آگ ان چیزوں سے جلتی ہے جن کا ذکر کیا گیا۔

۱۹۱ جو نہایت قوی اور زور آور ہیں اور ان کی طبیعتوں میں رحم نہیں ہے ۲۰۱ کافروں سے وقت دخول و دفع کہا جائے گا جبکہ وہ آتش و دفع کی شدت اور اس کا غلاب دیکھیں گے ۲۱۱ کیونکہ اب تمہارے لئے کوئی جائے عذر باقی نہیں رہی نہ آج کوئی عذر قبول کیا جائے۔

۲۲۱ یعنی توبہ صادقہ جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہوا اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے مخفی رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور دوسرے اصحاب نے فرمایا توبہ نصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن

میں واپس نہیں ہوتا۔ ۲۳۱ توبہ قبول فرمانے کے بعد ۲۴۱ اس میں کفار بر تعریف ہے کہ وہ دن ان کی رسوائی کا ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے ساتھ والوں کی عزت کا ۲۵۱ صراط پر اور جب مومن دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا ۲۶۱ یعنی اس کو باقی رکھ کہ دخول جنت تک باقی رہے ۲۷۱ تلوار سے ۲۸۱ قول غیظ اور وعظ بلیغ اور حجت قوی سے۔

ثَبَّتْ وَابْكَارًا ۵۰ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ

بیابیاں اور کنواریاں ۵۱ اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ

نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَظُ شِدَادٍ

سے بچاؤ ۵۲ جس کے ایندھن آدمی ۵۳ اور پتھر ہیں ۵۴ اس پر سخت کرتے فرشتے مقرر ہیں ۵۵

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۵۶ يَأَيُّهَا

جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انھیں حکم ہو وہی کرتے ہیں ۵۷ اے

الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۵۸

کافرو! آج بہانے نہ بناؤ ۵۹ تمہیں وہی بدلہ ملے گا جو تم کرتے تھے

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ

اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے ۶۰ قریب ہے کہ تمہارا رب

أَن يَكْفِرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

۶۱ تمہاری برائیاں تم سے تارے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں

الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ

جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ۶۲ ان کا نور

يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنْنَا

دور تا ہوگا ان کے آگے اور ان کے دہنوں کے لئے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کرے

وَاعْفُ رَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۶۳ يَأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

۶۴ اور ہمیں بخش دے بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے اے غیب بتانیوالے (نبی) ۶۵ کافروں پر اور

الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ

منافقوں پر ۶۶ جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی

میں واپس نہیں ہوتا۔ ۶۷ توبہ قبول فرمانے کے بعد ۶۸ اس میں کفار بر تعریف ہے کہ وہ دن ان کی رسوائی کا ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے ساتھ والوں کی عزت کا ۶۹ صراط پر اور جب مومن دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا ۷۰ یعنی اس کو باقی رکھ کہ دخول جنت تک باقی رہے ۷۱ تلوار سے ۷۲ قول غیظ اور وعظ بلیغ اور حجت قوی سے۔



۲۹ اس بات میں کہ انھیں ان کے کفر اور مومنین کی عداوت پر عذاب کیا جائیگا اور اس کفر و عداوت کے ہوتے ہوئے ان کا نسب اور مومنین و مقربین کے ساتھ ان کی قرابت و رشتہ داری انھیں کچھ نفع نہ دے گی ۳۰ دین میں کہ کفر اختیار کیا حضرت نوح کی عورت و اولاد اپنی قوم سے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت کہتی تھی کہ وہ مجنون ہیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی عورت و اولاد اپنا تعلق چھپاتی تھی اور جو مہمان آپ کے یہاں آتے تھے آگ جلا کر اپنی قوم کو ان کے آنے سے خبردار کرتی تھی۔

۳۱ ان سے وقت موت یا روز قیامت (اور تعبیر صیغہ ماضی سے) بلحاظ تحقق وقوع کے ہے۔

۳۲ یعنی اپنی قوموں کے کفار کے ساتھ کیونکہ تمہارے اور ان انبیاء کے درمیان تمہارے کفر کے باعث علاقہ باقی نہ رہا۔ ۳۳ کہ انھیں دوسرے کی معصیت ضرر نہیں دیتی۔

۳۴ جن کا نام آسیہ بنت مزیم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو گروں کو مغلوب کیا تو یہ آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے ان پر سخت ظلم کیا اور چومنا کیا اور بھاری جلی سینہ پر رکھی اور دھوپ میں ڈال دیا جب فرعون ان کے پاس سے ہٹے تو فرشتے ان پر سایہ کرتے

۳۵ اللہ تعالیٰ نے ان کا مکان جو جنت میں ہے ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی مسرت میں فرعون کی سختیوں کی شدت ان پر سہل ہو گئی۔

۳۶ فرعون کے کام سے یا اس کا شرک و کفر و ظلم مراد ہے یا اس کا قرب۔

۳۷ یعنی فرعون کے دین والوں سے چنانچہ یہ دعا کی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انکی روح قبض فرمائی اور ابن کیسان نے کہا کہ وہ زندہ اٹھا کر جنت میں داخل کی گئیں۔

۳۸ اب کی باتوں سے شرائع و احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے مقرر فرمائے ۳۹ کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی تھیں ۴۰ سورۃ الملک کہہ ہے اس دور کو عیسٰی آیتیں مین سوسیس کئے ایک ہزار تین سو تیرہ حرف میں حدیث میں ہے کہ سورۃ ملک شفاعت کرتی ہے (ترمذی و ابوداؤد) ایک اور حدیث میں ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جگہ غریب نصیب کیا وہاں ایک قبر تھی اور انھیں خیال نہ تھا وہ صاحب قبر سورۃ ملک پڑھتے رہے یہاں تک کہ تمام کی کو تخریر ملے صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک قبر تخریر لگایا مجھے خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہے اور تھی وہاں قبر اور صاحب قبر سورۃ ملک پڑھتے تھے یہاں تک کہ ختم کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مانعہ خبیثہ ہے عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے (الترمذی و قال غریب)

الْمَصِيرُ ۹ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَ

امْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ

فَخَانَتُهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ

مَعَ الدَّٰخِلِينَ ۱۰ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ

فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي

مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۱۱ وَمَرْيَمَ

ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا

وَصَدَقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتِبَ لَهَا مِنَ الْخَيْرَاتِ ۱۲

سُورَةُ الْمُلِكِ مَكِّيَّةٌ ثَلَاثُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ ۱۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا



الجزء التاسع والعشرون ۲۹

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک ۱ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو ۲ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے ۳

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۝

اور وہی عزت والا بخشش والا ہے جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا

مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِن تَفَوُّتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ

تو رحمن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے ۴ تو نگاہ اٹھا کر دیکھ ۵ تجھے

تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ ۚ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ

کوئی رخنہ نظر آتا ہے پھر دوبارہ نگاہ اٹھا ۶ نظر تیری طرف ناکام

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

پلٹ آئے گی تھکی ماندی ۷ اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو ۸ چراغوں سے آراستہ

وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝

کیا ۹ اور انھیں شیطانوں کے لئے مار کیا ۱۰ اور ان کے لئے ۱۱ بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا ۱۲

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ۱۳ ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی برا انجام

إِذَا الْقُؤُوقُوفُ فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورٌ ۖ تَكَادُ تَمَيَّزُ

جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینگنا سنیں گے کہ جوش مارتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضبیں

مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أَلْقَىٰ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

بھٹ جائیگی جب کبھی کوئی گروہ ۱۴ اسمیں ۱۵ آجائے گا ۱۶ سکے دار و غم ۱۷ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈوسنا ۱۸ والا

۱۲ جو چاہے کرے جسے

چاہے عزت دے جسے چاہے

ذلت۔

۱۳ دنیا کی زندگی میں۔

۱۴ یعنی کون زیادہ مطیع و

مخلص ہے۔

۱۵ یعنی آسمانوں کی پیدائش

سے قدرت الہی ظاہر ہے کہ

اس نے کیسے مستحکم استوار مستقیم

مستوی تناسب بنائے۔

۱۶ آسمان کی طرف بار درگزر

۱۷ اور بار بار دیکھو۔

۱۸ کہ بار بار کی جستجو سے

بھی کوئی خلل نہ پاسکے گی۔

۱۹ جو زمین کی طرف

سب سے زیادہ قریب ہے۔

۲۰ یعنی ستاروں سے۔

۲۱ کہ جب شایطین آسمان

کی طرف ان کی گفتگو سننے

اور باتیں چرانے پہنچیں تو

کو اکب سے شعلے اور چنگاریاں

نکلن جن سے انھیں مارا جائے

۲۲ یعنی شایطین کے۔

۲۳ آخرت میں۔

۲۴ خواہ وہ انسانوں میں سے

ہوں یا جنوں میں سے۔

۲۵ مالک اور ان کے اعوان

بطریق توبیخ۔



۱۷ یعنی اللہ کا نبی جو تمہیں عذاب  
انہی کا خوف دلاتا۔

۱۸ اور انہوں نے احکام الہی  
پہنچائے اور خدا کے غضب اور  
عذاب آخرت سے ڈرایا۔

۱۹ رسولوں کی ہدایت اور اسکو  
ماننے مسئلہ اس سے معلوم  
ہوا کہ تکلیف کا مدار اولہ سمیعہ و  
عقلیہ دونوں پر ہے اور دونوں محتسب  
ملازم ہیں۔

۱۹۹ کہ رسولوں کی تکذیب کرتے تھے  
اور اس وقت کا اقرار کچھ نافع نہیں  
۲۰ اور اس پر ایمان لاتے ہیں  
۲۱ ان کی نیکیوں کی جزا۔  
۲۲ اس پر کچھ غفی نہیں۔

شان نزول مشرکین آپس میں  
کہتے تھے چپکے چپکے بات کرو محمد  
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا خدا  
سُن نہ پائے اس پر یہ آیت نازل  
ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس  
سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی۔ یہ  
کوشش فضول ہے۔

۲۳ اپنی مخلوق کے احوال کو۔  
۲۴ جو اس نے تمہارے لئے  
پیدا فرمائی۔

۲۵ قبروں سے جزا کے لئے۔  
۲۶ جیسا فارون کو دھنسیا۔  
۲۷ تاکہ تم اسکے ہنسل میں پہنچو۔  
۲۸ جیسا لوط علیہ السلام کی قوم  
پر بھیجا تھا۔

۲۹ یعنی عذاب دیکھ کر۔

نَذِيرٌ ۱۰ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۚ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ

۱۰ آیا تھا ۱۱ کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈرنا نوا لے تشریف لائے ۱۲ پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے

اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۱۳ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا

کچھ نہیں اوتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم

نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۱۴ فَأَعْرِضُوا بَيْنَهُمْ

۱۴ سنتے یا سمجھتے ۱۵ تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے اب اپنے گناہ کا اقرار کیا ۱۶

فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۱۷ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

تو بھٹکار ہو دوزخیوں کو بیشک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۱۸ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۚ إِنَّهُ

۱۸ انکے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہو ۱۹ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو

عَلِيمٌ ۲۰ بَيِّنَاتٍ الصُّدُورِ ۲۱ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيفُ

دلوں کی جانتا ہے ۲۲ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا ۲۳ اور وہی جو ہر بار کی جانتا

الْخَيْرُ ۲۴ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذُلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا

خبردار وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین رام کر دی تو اس کے رستوں میں چلو

وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۚ وَإِلَيْهِ الشُّورُ ۲۵ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ

اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ ۲۶ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ۲۷ کیا تم اس سے ڈر ہو گئے جسکی سلطنت آسمان میں ہے

يَخْشَفُ بِكُمْ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۲۸ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ

کہ تمہیں زمین میں ہنسا دے ۲۹ جیسی وہ کا پتی رہے ۳۰ یا تم نہ ڈر ہو گئے اس سے جس کی سلطنت آسمان

أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۚ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرٌ ۳۱ وَلَقَدْ

میں ہے کہ تم پر پتھر اڑ بھیجے ۳۲ تو اب جانو گے ۳۳ کیسا تمہارا ڈرانا اور بے شک



۳۳ یعنی پہلی امتوں نے ۳۱ جب میں نے انھیں ہلاک کیا ۳۲ ہوا میں اڑتے وقت ۳۳ پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے ۳۴ یعنی باوجودیکہ پرندے

بوجھل موٹے خیم ہوتے ہیں اور  
شے ثقیل طلبا پستی کی طرف  
ماں ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں  
رک سکتی اللہ تعالیٰ کی قدرت  
ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے  
میں ایسے ہی آسمانوں کو  
جب تک وہ چاہے رُکے  
ہوئے ہیں اور وہ نہ روکے  
تو گر پڑیں۔

۳۵ اگر وہ تمہیں عذاب کرنا  
چاہے۔  
۳۶ یعنی کافر شیطان کے  
اس فریب میں ہیں کہ ان پر عذاب  
نازل نہ ہو گا۔

۳۷ یعنی اس کے سوا کوئی  
روزی دینے والا نہیں۔  
۳۸ کہ حق سے قریب نہیں ہوتے  
اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کافرو  
مؤمن کے لئے ایک مثل بیان  
فرمائی۔

۳۹ نہ آگے دیکھے نہ پیچھے نہ  
دائیں نہ بائیں۔

۴۰ راستہ کو دیکھتا۔  
۴۱ جو منزل مقصود تک پہنچانے  
والی سے مقصود اس مثل کا یہ ہے  
کہ کافر گمراہی کے میدان میں  
اس طرح حیران و سرگردان جاتا  
ہے کہ نہ اُسے منزل معلوم نہ راہ  
پہچانے اور مومن تکمیل کھولے  
راہ حق دیکھتا پہنچتا چلتا ہے۔

۴۲ اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیک وسلم مشرکین سے کہ جس خدا

کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ ۴۳ جو آلات علم میں لیکن تم نے ان قوی سے فائدہ نہ اٹھایا جو سناوہ نہ مانا جو دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو سمجھا اس میں غور نہ کیا۔  
۴۴ کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے قوی اور آلات ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لئے وہ عطا ہوئے یہی سبب ہر کافر و کفر میں مبتلا ہوتے ہوئے ۴۵ روز قیامت حساب و  
جزا کے لئے ۴۶ مسلمانوں سے مسخر و استہزاء کے طور پر ۴۷ عذاب یا قیامت کا ۴۸ یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر نہ آتا ہوں اتنے ہی کامو رہوں اسی سے میرا  
فرض ادا ہو جاتا ہے وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں ۴۹ یعنی عذاب موعود کو۔

كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۱۵ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الظَّيْرِ  
ان سے انگوٹھ لے جھٹلایا ۳ تو کیسا ہوا میرا انکار ۳۱ اور کیا انھوں نے اپنے اوپر  
فَوْقَهُمْ صَفَاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۱۶ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمَنُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ  
پرندے نہ دیکھے پر پھیلانے ۳۲ اور سمیٹنے انھیں کوئی نہیں روکتا ۳۳ سوا رحمن کے ۳۴ بیشک وہ سب کچھ  
بَصِيرٌ ۱۷ اَمَنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُونِ  
دیکھتا ہی یا وہ کونسا تمہارا لشکر ہے کہ رحمن کے مقابل تمہاری مدد کرے  
الرَّحْمَنُ اِنَّ الْكَافِرُونَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۱۸ اَمَنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ  
۳۵ کافر نہیں مگر دھوکے میں ۳۶ یا کونسا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے  
اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَكَ بَلْ لَّجَّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَنُفُوْرٍ ۱۹ اَمَنْ يَّمْشِيْ مُّكِبًا  
اگر وہ اپنی روزی روک لے ۳۷ بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں ۳۸ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل  
عَلٰى وَجْهِهٖ اِهْدٰى اَمَنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۲۰  
اونہا چلے ۳۹ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے ۴۰ سیدھی راہ پر ۴۱  
قُلْ هُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَّكُمْ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ  
تم فرماؤ ۴۲ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے ۴۳  
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۲۱ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ  
کتنا کم حق مانتے ہو ۴۴ تم فرماؤ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی  
اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۲۲ وَيَقُولُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۲۳  
طرف اٹھائے جاؤ گے ۴۵ اور کہتے ہیں ۴۶ یہ وعدہ ۴۷ کب آئے گا اگر تم سچے ہو  
قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۲۴ فَلَمَّا رَاَوْهُ  
تم فرماؤ اے علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈرسانے والا ہوں ۴۸ پھر جب اسے ۴۹

۴۳ جو آلات علم میں لیکن تم نے ان قوی سے فائدہ نہ اٹھایا جو سناوہ نہ مانا جو دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو سمجھا اس میں غور نہ کیا۔  
۴۴ کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے قوی اور آلات ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لئے وہ عطا ہوئے یہی سبب ہر کافر و کفر میں مبتلا ہوتے ہوئے ۴۵ روز قیامت حساب و  
جزا کے لئے ۴۶ مسلمانوں سے مسخر و استہزاء کے طور پر ۴۷ عذاب یا قیامت کا ۴۸ یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر نہ آتا ہوں اتنے ہی کامو رہوں اسی سے میرا  
فرض ادا ہو جاتا ہے وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں ۴۹ یعنی عذاب موعود کو۔



زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ

پاس دیکھیں گے کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے ۵ اور ان سے فرما دیا جائیگا ۵۱۹ یہ ہے جو تم

بِهِ تَدْعُونَ ۱۷ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِیَ اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ

مانگتے تھے ۵۲ تم فرماؤ ۵۲ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ۵۲ ہلاک کر دے یا

رَحِمْنَا أَمْ يَخْشَى الْكَافِرِينَ ۱۸ مِنْ عَذَابٍ إِلَيْهِ ۱۹ قُلْ هُوَ

ہم پر رحم فرمائے ۵۵ تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچالے گا ۵۶ تم فرماؤ وہی

الرَّحْمَنُ أَمْ تَبْتَغُونَ مِنْهُ مَتَابِعًا ۲۰ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۲۱

رحمن ہے تم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا ۲۰ تو اب جان جاؤ گے ۵۷ کون کھلی

ضَلِيلٍ مُبِينٍ ۲۲ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ

گمراہی میں ہے ۵۸ تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں چھن جائے ۵۹ تو وہ کون ہو

يَأْتِيَكُم بِمَاءٍ مَعِينٍ ۲۳

جو تمہیں پانی لائے نگاہ کے سامنے بہتا ہو ۶۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۲۴ وَنَسُوا آيَاتِ اللَّهِ الَّتِي كُتِبَتْ

سورہ قلم کیجیہ ہے آیتیں باون اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۲۴ آیتیں اور دو رکوع ہیں

نَ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۲۵ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۲۶

قلم ۲۵ اور ان کے لکھنے کی قسم ۲۶ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ۲۶

وَلَا أَنْتَ لَكَ لَاجِرٌ غَيْرَ مُنُونٍ ۲۷ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۲۸

اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے ۲۷ اور بیشک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے ۲۸

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۲۹ بِأَيِّكُمْ الْبَاقُونَ ۳۰ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

تو اب کوئی دم جانا ہے کہ تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ۲۹ کہ تم میں کون بچوں تھا بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہو

عطا کئے مخلوق کیلئے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علی وجہ الکمال عطا فرمائے ہر عیب کے ذات عالی صفات کو پاک رکھا اسمیں کفار کے اس مقولہ کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا

يَا أَيُّهَا الَّذِي نَزَّلَ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ لَا تَجْعَلْنَا لَكَ كُفْرًا ۳۱ وَتَجْعَلْنَا لَكَ كُفْرًا ۳۲

کرنے کا ۳۱ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکالم اخلاق و محاسن افعال کی تکمیل و تہمید کے لئے مبعوث فرمایا ۳۱ یعنی اہل مکہ بھی جب ان پر عذاب نازل ہو گا۔

۵۱۹ پہرے سیاہ پڑ جائیں گے وحشت و غم سے صورتیں خراب ہو جائیں گی ۵۱۹ جہنم کے دشتے کہیں گے ۵۲ اور انبیاء علیہم السلام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی

لاؤ اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی ۵۲۰ اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار کہہ سے جو آپ کی موت کی آرزو رکھتے ہیں ۵۲۰ یعنی میرے

اصحاب کو ۵۲۰ اور ہماری عمریں دراز کر دو

۵۲۱ ہمیں تو اپنے کفر کے سبب ضرور

عذاب میں مبتلا ہونا ہماری موت ہمیں

کیا فائدہ دے گی۔

۵۲۲ جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے

ہیں۔

۵۲۳ یعنی وقت عذاب۔

۵۲۴ اور اتنی گہرائی میں پہنچ جائے کہ

ڈول وغیرہ سے ہاتھ نہ آ سکے۔

۵۲۵ کہ اس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے

یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے

تو جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھے انہیں کیوں

عبادت میں اس قدر برحق کا شریک کرتے ہو

۵۲۶ اس سورت کا نام سورہ فون و سورہ

قلم ہے یہ سورہ مکہ ہے اس میں دو

رکوع باون آیتیں تین سو لکھے ایک ہزار

دو سو چھپن حرف ہیں

۵۲۷ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم ذکر

فرمائی اس قلم سے مراد یا تو لکھنے والوں

کے قلم ہیں جن سے دینی دنیوی مصالح

و فوائد وابستہ ہیں اور یا قلم اعلیٰ مراد ہے

جو نوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلہ

زمین و آسمان کے برابر ہے۔ اس نے حکم

آپنی لوح محفوظ پر قیامت تک ہونے والے

تمام امور لکھ دیئے۔

۵۲۸ یعنی اعمال نبی آدم کے گنجینان

فرشتوں کے لکھنے کی قسم۔

۵۲۹ اس کا لفظ و کرم تمہارے شامل

حال ہے اس نے تم پر انعام و احسان

فرمائے نبوت و حکمت عطا کی فصاحت

نماہ عقل کامل پاکیزہ خصائل پسندیدہ اخلاق



۱۵ دین کے معاملہ میں ان کی رعایت کر کے ۱۶ کہ محبوب اور باطل باتوں پر نہیں کھائے پس دلیر ہے مراد اس سے یا ولید بن مغیرہ ہے یا اسود بن غوث یا انیس بن شریق آگے اسکی صفوں کا بیان ہوتا ہے ۱۷ تاکہ لوگوں کے درمیان فساد نہ پکڑے ۱۸ انجیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسکے معنی میں یہ فرمایا ہے کہ کھانی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو اسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا ۱۹ فاجر بدکار ۲۰ بد مزاج بد زبان ۲۱ یعنی برگزین تو اس سے افعال خبیثہ کا صدور کیا عجب مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد ﷺ تیرا لہذا ۲۹

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۷ فَلَا تَطْعَمُ

جو اس کی راہ سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے تو جھٹلانے

الْمُكَذِّبِينَ ۸ وَذَوَالْوُثْدِ هِنْ فَيُدْهِنُونَ ۹ وَلَا تَطْعَمُ كُلُّ

دالوں کی بات نہ سننا وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو وہ تو وہ بھی نرم جائیں اور یہ ایسے کی بات نہ سننا جو

خَلَّافٍ مَّهِينٍ ۱۰ هَبَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۱۱ مَنَاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

برائیس گھانا والا ۱۲ ذلیل بہت طعنہ دینے والا بہت اوطحی ادھر لگا تا پھر موانع اٹھائی سے بڑا رکھنے والا ۱۳ حد سے بڑھنے

أَثِيمٍ ۱۴ عَتَلٌ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ ۱۵ أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۱۶

والا گنہگار ۱۷ درشت خوف ۱۸ اس سب پر پڑا ہے کہ اسکی اصل میں خطا ۱۹ اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے

إِذَا تَنَلَّى عَلَيْهِ أَيْتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۱۷ سَنَسِبُهُ عَلَى

جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں ۱۸ کہتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ۱۹ قریب ہر کہ ہم اسکی سو کی سی

الْخُرُومِ ۱۸ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا

تھو تھو پر داغ دیں گے ۱۹ بیشک ہم نے انھیں جانچا ۲۰ جیسا اس باغ والوں کو جانچا تھا ۲۱ جب انھوں نے قسم

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۱۷ وَلَا يَسْتَشْنُونَ ۱۸ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ

کھانی کہ مزمزم پوتے اسکے کھیت کاٹ لیں گے ۱۹ اور انشاء اللہ ۲۰ کہا ۲۱ تو اس پر ۲۲ تیرے رب کی طرف سے ایک

مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۱۹ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۲۰ فَتَنَادُوا

پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا ۲۱ اور وہ سوتے تھے توج رہ گیا ۲۲ جیسے پھل ٹوٹا ہوا ۲۳ پھر انھوں نے

مُصْبِحِينَ ۲۱ أَنْ اْعُدُّوا عَلَىٰ حَرِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِمِينَ ۲۲

صبح ہونے ایک دوسرے کو کچارا کہ تڑکے اپنی کھیتی کو چلو اگر تمہیں کاٹنی ہے

فَانْطَلِقُوا وَهُمْ يَخْافُونَ ۲۳ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

تو چلے او آ پس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں

مصفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات صل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ بتا دے ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامزد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیگے تو میں نے ایک چرواہے کو بلا لیا تو اس سے ہر فائدہ ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا لکھ کر کہا تھا عجبون اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس واقعی عیوب ظاہر فرمادیے اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت اور شان محبوبیت معلوم ہوئی ہے۔

۱۵ یعنی قرآن مجید۔ ۱۶ اور اس سے اسکی مراد یہ ہوتی ہے کہ جھوٹ ہے اور اس کا یہ کہنا اسکا نتیجہ ہے کہ ہم نے اس کو مال اور اولاد دی۔

۱۷ یعنی اس کا چہرہ بگاڑ دینگے اور اسکی بدباطنی کی علامت اس کے چہرہ پر نمودار کر دیں گے تاکہ اس کیلئے سبب عار و آخرت میں تو یہ سب کچھ ہو گا یہی مگر دنیا میں بھی خبر پوری ہو کر رہی اور اسکی ناک غشی ہو گئی کہتے ہیں کہ ہر میں اسکی ناک کٹ گئی کہذا قبل خازن و ملائک و جلالین و غیرہ علیہ بان ولید کان من المشركین الذین ما تو قبل ۱۷ یعنی اہل مکہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے جو آپ نے فرمائی تھی کہ یارب انھیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جسکی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی چنانچہ

اہل مکہ قحط کی ایسی مصیبت میں مبتلا کئے گئے کہ وہ بھوک کی شدت میں مدار اور مریاں تک کھا گئے اور اس طرح آزمائش میں ڈالے گئے ۱۹ اس باغ کا نام ضرذان تھا یہ باغ ضرارین سے دوہنگ کے فاصلہ پر سرراہ تھا اسکا مالک ایک مرد صالح تھا جو باغ کے میوے کثرت سے فقرا کو دیتا تھا جب باغ میں جاتا فقرا کو بلا لیتا تمام گرسے پڑے میوے فقرا لے لیتے اور باغ میں بستر بچا دیے جاتے جب میوے توڑے جاتے تو جھننے میوے بستر پر گر گتے وہ بھی فقرا کو دیرے جاتے اور جو خالص پنا حصہ ہوتا اس سے بھی دسواں حصہ فقرا کو دیتا اسی طرح کھیتی کاٹتے وقت بھی اسے فقرا کے حقوق بہت زیادہ مقرر کئے تھے اسکے بعد اسکے تین بیٹے وارث ہوئے انھوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال لیل ہے کتبہ بہت ہے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو مملکت ہو جائیگے آپس میں ملکر زمین کھائیں کہ صبح ٹرکے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے باغ چلکر میوے توڑ لیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ۲۰ تاکہ مسکینوں کو خیرہ ہو ۲۱ یہ لوگ تو زمین کھا کر سو گئے ۲۲ یعنی باغ پر ۲۳ یعنی ایک بلا آئی حکم الہی آگ نازل ہوئی اور باغ کو تباہ کر لگی ۲۴ وہ باغ ۲۵ اور ان لوگوں کو کچھ خیر نہیں یہ صبح بڑکے اٹھے۔

۱۵ دین کے معاملہ میں ان کی رعایت کر کے ۱۶ کہ محبوب اور باطل باتوں پر نہیں کھائے پس دلیر ہے مراد اس سے یا ولید بن مغیرہ ہے یا اسود بن غوث یا انیس بن شریق آگے اسکی صفوں کا بیان ہوتا ہے ۱۷ تاکہ لوگوں کے درمیان فساد نہ پکڑے ۱۸ انجیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسکے معنی میں یہ فرمایا ہے کہ کھانی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو اسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا ۱۹ فاجر بدکار ۲۰ بد مزاج بد زبان ۲۱ یعنی برگزین تو اس سے افعال خبیثہ کا صدور کیا عجب مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد ﷺ تیرا لہذا ۲۹



۲۸ کہ کسی مسکین کو نہ آنے دینگے اور تمام میوہ اپنے قبضہ میں لائیں گے ۲۷ یعنی باغ کو کہ ہمیں میوہ کا نام و نشان نہیں ۲۸ یعنی کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہمارا باغ تو بہت میوہ دار ہے پھر جب غور کیا اور اس کے در و دیوار کو دیکھا اور پہچان کر اپنا ہی باغ ہے تو بولے۔

۲۹ اس کے منافع سے مسکینوں کو نہ دینے کی نیت کر کے۔

۳۰ اور اس ارادہ بد سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجالاتے۔

۳۱ اور آخر کار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم سے خطا ہوئی اور ہم حد سے متجاوز ہو گئے۔

۳۲ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا اور باپ دادا کے نیک طریقہ کو چھوڑا۔

۳۳ اس کے عقود کرم کی امید رکھتے ہیں ان لوگوں نے صدق و اخلاص سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں اس کے عوض اس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام باغ حیوان تھا اور اس میں کثرت پیداوار اور لطافت آب و ہوا کا یہ عالم تھا کہ اس کے انگوروں کا ایک خوشہ ایک گدھے پر بار کیا جاتا تھا۔

۳۴ اسے کفار کہ ہوش میں آؤ یہ تو دنیا کی مار ہے۔

۳۵ عذاب آخرت کو اور اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے۔

۳۶ یعنی آخرت میں۔

۳۷ شان نزول مشرکین نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر مرنے کے بعد پھر ہم اٹھائے بھی گئے تو وہاں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا یہی درجہ بلند ہوگا جیسے کہ دنیا میں ہیں آسائش ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو آگے آتی ہے ۳۸ اور ان مخلص فرمانبرداروں کو ان معاذ باغیوں پر فضیلت نہ دیں گے ہماری نسبت ایسا گمان فاسد ۳۹ جمالت سے ۴۰ جو منقطع نہ ہوں اس مضمون کی۔

مُسْكِيْنَ ۱۱ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَدَرَيْنِ ۱۲ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوا اِنَّا

آنے نہ پائے اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر قدرت سمجھتے ۱۲ پھر جب اسے دیکھا ۱۳ بولے بیشک ہم

لَضَالُوْنَ ۱۳ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۱۴ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ

راستہ بہک گئے ۱۵ بلکہ ہم بے نصیب ہوئے ۱۶ ان میں جو سب سے غنیمت تھا بولا کیا میں تم سے

لَكُمْ لَوْ لَا تَسْبَحُوْنَ ۱۷ قَالُوا سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۱۸

نہیں کہتا تھا کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے ۱۹ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہم ظالم تھے

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَٰوَمُونَ ۱۹ قَالُوا يٰوَيْلَنَا اِنَّا

اب ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا ۲۰ بولے ہائے خرابی ہماری بیشک

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۲۰ عَسٰی رَبُّنَا اَنْ يُبَدِّلَنَا خَيْرًا مِنْهَا اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا

ہم سرکش تھے ۲۱ امید ہے ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت

رٰغِبُونَ ۲۱ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۲۲ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا

لاتے ہیں ۲۳ ماریسی ہوتی ہے ۲۴ اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ

يَعْلَمُوْنَ ۲۵ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنٰتٍ النَّعِيْمِ ۲۶

جاننے ۲۷ بیشک ڈروالوں کے لئے ان کے رب کے پاس ۲۸ چین کے باغ ہیں ۲۹

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۳۰ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۳۱

کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کا سا کر دیں ۳۲ تمہیں کیا ہوا کیا حکم لگاتے ہو ۳۳

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۳۴ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَآ تَخِيْرُوْنَ ۳۵ اَمْ

کیا تمہارے لئے کوئی کتاب ہے اس میں پڑھتے ہو کہ تمہارے لئے اس میں جو تم پسند کرو

لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بِالْغَةِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَآ

تمہارے لئے ہم پر کچھ قسمیں ہیں قیامت تک پہنچتی ہوئی ۳۶ کہ تمہیں ملے گا جو کچھ



۱۴ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر و کرامت کا اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے ۱۳ یعنی کفار سے ۱۲ کہ آخرت میں انھیں مسلمانوں سے بہتر یا ان کے برابر ملے گا ۱۴ جو اس دعوے میں انکی موافقت کریں اور ذمہ داریاں ۱۵ حقیقت میں وہ باطل پر ہیں نہ انکے پاس کوئی کتاب حسیں میں یہ مذکور موجود کہتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد نہ کوئی ان کا ضمانت نہ موافق ۔

تبرک الذی ۲۹

۸۲۲

۲۸ اقلیم

۱۶ جمہور کے نزدیک کشف مع ساق شدت و صعوبت امر سے عبارت ہے جو روز قیامت حساب و جزا کے لئے پیش آنیگی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں وہ بڑا سخت وقت ہے سلف کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اس کے معنی میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرتے ہیں ۱۷ یعنی کفار و منافقین بطریق امتحان و توبیخ ۔

۱۸ ان کی پشتیں تانے کے تختے کی طرح سخت ہو جائیں گی ۔ ۱۹ کہ ان پر ذلت و ندامت چھائی ہوئی ہوگی ۔

۲۰ اور اذانوں اور تکبیروں میں تجی علی الصلوة تجی علی الفلاح کے ساتھ انھیں نماز و سجدے کی دعوت دی جاتی تھی ۔

۲۱ باوجود اس کے سجدہ نہ کرتے تھے اسی کا نتیجہ ہے جو یہاں سجدے سے محروم رہے ۔

۲۲ یعنی قرآن مجید کو ۔

۲۳ میں اس کو سنو اور دیکھو ۔

۲۴ اپنے عذاب کی طرف

۲۵ اس طرح کہ باوجود معصیتوں اور نافرمانیوں کے انھیں صحت و رزق سب کچھ ملتا رہیگا اور مدیدم عذاب قریب ہونا جائیگا ۔ ۲۶ میرا عذاب شدید ہے ۔

۲۷ رسالت کی تبلیغ کے اور تاوان کا ان پر ایسا بارگراں ہے جس کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے ۲۸ غیب سے مراد یہاں لوح محفوظ ہے ۲۹ اس سے جو کچھ کہتے ہیں

۳۰ جو وہ ان کے حق میں فرمائے اور چندے ان کی اینٹوں پر برسر کورہ قیل و نہیل منسوخ باتیں (شیف) ۳۱ قوم پر تباعل غضب میں اور مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں ۳۲ مچھلی کے پیٹ میں غم سے ۳۳ اور اللہ تعالیٰ ان کے غرور و عا کو قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا ۳۴ لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی ۔

تَحْكُمُونَ ۱۶ سَلِّمُوا إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ زَعِيمٌ ۱۷ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ ۱۸

دعویٰ کرتے ہو ۱۶ تم ان سے ۱۷ پوچھو ان میں کوئی اس کا ضمانت جو ۱۸ یا انکے پاس کچھ شریک ہیں ۱۹

فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ۲۰ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۲۱ خَاشِعَةً

تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر سچے ہیں ۲۰ جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جسکے معنی اللہ ہی جانتا ہے) ۲۱ اور سجدہ کو بلائے جائیں گے ۲۲ تو نہ کر سکیں گے ۲۳ بچی نگاہیں

أَبْصَارُهُمْ تَرَاهُمْ ذَلَّةٌ ۲۴ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ كُنْ هُؤُلَاءِ ۲۵ ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بیشک دنیا میں سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے ۲۶

وَهُمْ سَالِمُونَ ۲۷ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكْذِبُ هَذَا الْحَدِيثَ ۲۸ جب تندرست تھے ۲۹ تو جو اس بات کو ۳۰ جھٹلاتا ہے ۳۱ اسے مجھ پر چھوڑ دو ۳۲

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۳۳ وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ قَريبُ ۳۴

کیدی متین ۳۵ اَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَّغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ۳۶ میری خفیہ تدبیر بہت چکی ہے ۳۷ یا تم ان سے اجرت مانگتے ہو ۳۸ کہ وہ بچنے کے بوجھ میں دبے ہیں ۳۹

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُمُونَ ۴۰ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ

یا ان کے پاس غیب ہے ۴۱ کہ وہ لکھ رہے ہیں ۴۲ تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو ۴۳

لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ۴۴ لَوْلَا أَنْ تَذَرُكَ نِعْمَةً مِّنْ رَبِّهِ لَئِنَّا بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۴۵

کی نعمت اس کی خبر کو نہ پہنچ جاتی ۴۶ تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا ۴۷



فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ

کفرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ

إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝

سُورَةُ الْقَمِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَتَمِيزُ فِيهِ لُغَةُ

الْحَاقَّةُ ۝ مَا الْحَاقَّةُ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ۝ كَذَبَتْ ثَمُودُ

وَعَادُ بِالْقَارِعَةِ ۝ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝ وَأَمَّا عَادُ

فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ

وَتَمْنِيَةٍ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَانَهُمْ

أَعْمَارُ نَحْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۝ وَجَاءَ

فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَا رَسُولُ

أَعْمَارُ نَحْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۝ وَجَاءَ

فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَا رَسُولُ

اور بعض وعاد کی نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں شان نزول منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرہ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کر کے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گزند پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہوئی ایسے بہت واقعات ان کے تجربہ میں آچکے تھے کفار نے ان سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی سہم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جدوجہد کبھی مثل ان کے اور رکنا کے جو رات دن دو کرتے رہتے تھے بیکار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے۔ ۶۶۹ براہِ حسد وعناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کے لئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جب آپ کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتے ہیں۔ ۶۷۰ یعنی قرآن شریف یا سید عالم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۶۷۱ جنوں کے لئے بھی اور انسانوں کے لئے بھی یاد کر یعنی فضل و شرف کے ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لئے شرف ہیں ان کی طرف جنوں کی نسبت کرنا کور باظنی ہے۔ (مدارک) ۱ سورہ حاقہ یکہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ بادل آتیں اور دور کوخ میں ۱ الْحَاقَّةُ ۱ مَا الْحَاقَّةُ ۲ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ۳ كَذَبَتْ ثَمُودُ وہ حق بنیوالی کسی وہ حق بنیوالی ۳ اور تم نے کیا جانا کسی وہ حق بننے والی ۴ ثمود اور عاد نے اس سخت وعاد بِالْقَارِعَةِ ۴ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۵ وَأَمَّا عَادُ صدمہ دینے والی کو جھٹلایا تو ثمود تو ہلاک کئے گئے حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ۵ اور رہے عاد فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۶ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وہ ہلاک کئے گئے نہایت سخت گر جتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگادی سات راتیں اور وَتَمْنِيَةٍ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَانَهُمْ آٹھ دن ۷ لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں دیکھو پچھڑے ہوئے ۸ گو یا وہ کھجور کے اَعْمَارُ نَحْلٍ خَاوِيَةٍ ۹ فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۱۰ وَجَاءَ ڈھنڈ ہیں گرے ہوئے تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو ۹ اور فرعون فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَتُ بِالْخَاطِئَةِ ۱۱ فَعَصَا رَسُولُ اور اس سے اگلے ۱۱ اور اٹنے والی بستیوں ۱۱ خطا لائے ۱۲ تو انہوں نے اپنے رب کے



۱۳ جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے ۱۴ اور وہ درختوں عمارتوں پہاڑوں اور ہر چیز سے بلند ہو گیا تھا یہ بیان طوفان نوح کا ہے علیہ السلام کی ۱۵ جبکہ تم اپنے آباء کے اصحاب میں تھے حضرت نوح علیہ السلام۔

۱۶ اور حضرت نوح علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ والوں کو جو ان پر ایمان لائے تھے نجات دی اور باقیوں کو غرق کیا۔ ۱۷ یعنی مومنین کو نجات دینے اور کافروں کے ہلاک فرمانے کو ۱۸ کہ سبب عبرت و نصیحت ہو ۱۹ کام کی باتوں کو تاکہ ان سے نفع اٹھائے۔

۲۰ یعنی قیامت قائم ہو جائیگی ۲۱ یعنی وہ نہایت کمزور ہوگا باوجود اس کے کہ پہلے بہت مضبوط و مستحکم تھا۔ ۲۲ یعنی جن فرشتوں کا مسکن آسمان ہے وہ اس کے پھٹنے پر اس کے کناروں پر کھڑے ہونگے پھر حکم الہی اتر کر زمین کا احاطہ کریں گے۔

۲۳ حدیث شریف میں ہے کہ حاملین عرش آجکل چار ہیں روز قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہو جائیں گے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہے۔ ۲۴ اللہ تعالیٰ کے حضور حساب کے لئے۔

۲۵ یہ سمجھ لے گا کہ وہ نجات

پانے والوں میں ہے اور نہایت فرح و سرور کے ساتھ اپنی جماعت اور اپنے اہل و اقارب سے ۲۶ یعنی مجھے دنیا میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا۔ ۲۷ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں باسانی لے سکیں اور ان لوگوں سے کہا جائیگا۔

تبارک الذی ۲۹

۸۲۴

الحاقة ۲۹

رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ۱۰ اِنَّا لَنَّا طَغَا الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ

رسولوں کا حکم نہ مانا ۱۱ تو اس نے انھیں بڑھی چڑھی گرفت سے بڑا بیشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا ۱۲ ہم نے تمہیں وہ

فِي الْجَارِيَةِ ۱۱ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۱۲

کشتی میں سوار کیا ۱۳ کہ اسے ۱۴ تمہارے لئے یادگار کریں ۱۵ اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا

فَاذْاُنْفَخْ فِي الصُّورِ نَفْخَةً وَاحِدَةً ۱۶ وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ

ہو ۱۷ پھر جب صور پھونک دیا جائے ایک دم اور زمین اور پہاڑ

الْجِبَالُ فَدُكَّتْ دَكَّةً وَاحِدَةً ۱۸ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۱۹

اٹھا کر دفعت چورا کر دئے جائیں وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی ۲۰

وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ۲۱ وَالْمَلَكُ عَلَى

اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہوگا ۲۲ اور فرشتے اس کے کناروں پر

ارْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَنِيَةٌ ۲۳

کھڑے ہونگے ۲۴ اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے ۲۵

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۲۶ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابًا

اس دن تم سب پیش ہو گے ۲۷ کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ سکے گی تو وہ جو اپنا نامہ اعمال دہنے ہاتھ

بِيَمِينِهِ لَا يَقُولُ هَآؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَةَ ۲۸ اِنِّي ظَنَنْتُ اَنِّي

دیا جائیگا ۲۹ کہے گا تو میرے نامہ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو

مُلِقٍ حِسَابِيَةٍ ۲۹ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۳۰ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۳۱

پہنچوں گا ۳۲ تو وہ من مانتے چین میں ہے بلند بارغ میں

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۳۲ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِي

جس کے خوشے جھکے ہوئے ۳۳ کھاؤ اور پیو رحبتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے



الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝۲۵ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ ۖ فَيَقُولُ

دلوں میں آگے بھیجا ۲۵ اور وہ جو اپنا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ۲۵ کہے گا ہائے

يَلَيْتَنِي لَمْ أُوْتِ كِتَابِيهِ ۖ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيهِ ۖ يَلَيْتَهَا

کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ہائے کسی

كَانَتْ الْقَاضِيَةَ ۖ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيهِ ۖ هَلَكَ عَنِّي

طرح موت ہی قصہ چکا جاتی ۲۶ میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال ۲۶ میرا سب زور

سُلْطَانِيهِ ۖ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۖ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۖ ثُمَّ فِي

جاتا رہا ۲۷ اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ۲۷ پھر اُسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ پھر ایسی

سُلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۖ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ

زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے ۲۸ اسے پرو دو ۲۸ بیشک وہ عظمت والے اللہ پر

بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۖ وَلَا يَحْضُ عَلَىٰ طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۖ فَلَئِنْ

ایمان نہ لاتا تھا ۲۹ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا ۳۰ تو آج یہاں ۳۰

لَهُ الْيَوْمَ هَهُنَا حَمِيمٌ ۖ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غَسَلِينٍ ۖ

اس کا کوئی دوست نہیں ۳۱ اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ

لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۖ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصَرُونَ ۖ وَمَا

اسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار ۳۲ تو مجھے قسم ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور جنہیں

لَا تُبْصَرُونَ ۖ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۖ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

تم نہیں دیکھتے ۳۳ بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول ۳۳ سے باتیں ہیں ۳۴ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ۳۴

قَلِيلًا مَّا تُوْمَنُونَ ۖ وَلَا يَقُولُ كَاهِنٌ قَلِيلًا مَّا تَدْكُرُونَ ۖ

کتنا کم یقین رکھتے ہو ۳۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ۳۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ۳۶

کتنا کم یقین رکھتے ہو ۳۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ۳۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ۳۶

کتنا کم یقین رکھتے ہو ۳۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ۳۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ۳۶

کتنا کم یقین رکھتے ہو ۳۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ۳۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ۳۶

کتنا کم یقین رکھتے ہو ۳۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ۳۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ۳۶

کتنا کم یقین رکھتے ہو ۳۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ۳۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ۳۶

کتنا کم یقین رکھتے ہو ۳۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ۳۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ۳۶

۲۵ یعنی جو اعمال صالحہ کہ دنیا میں تم نے آخرت کے لئے کیے ۲۵ جب اپنے نامہ اعمال کو دیکھے گا اور اس میں اپنے بد اعمال مکتوب پائے گا تو شرمندہ و رسوا ہو کر شرم اور

حساب کے لئے نہ اٹھایا جاتا اور یہ

ذلت و رسوائی پیش نہ آتی۔

۳۱ جو میں نے دنیا میں جمع کیا تھا

وہ ذرا بھی میرا عذاب نال نہ سکا۔

۳۲ اور میں ذلیل و محتاج رہ گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما نے فرمایا کہ اس سے اس کی مراد

یہ ہوگی کہ دنیا میں جو جمعیتیں میں کیا کرتا

تھا وہ سب باطل ہو گئیں اب اللہ تعالیٰ

جہنم کے خازنوں کو حکم دے گا۔

۳۳ اس طرح کہ اس کے ہاتھ اسکی

گردن سے ملا کر طوق میں باندھ دو۔

۳۴ فرشتوں کے ہاتھ سے۔

۳۵ یعنی وہ زنجیر اس میں اس طرح

داخل کر دو جیسے کسی چیز میں ڈور پرویا

جاتا ہے۔

۳۶ اس کی عظمت و وحدانیت کا

معتقد تھا۔

۳۷ نہ اپنے نفس کو نہ اپنے اہل کو

نہ دوسروں کو اس میں اشارہ ہے کہ وہ

بعث کا قائل نہ تھا کیونکہ مسکین کا کھانا

دینے والا مسکین سے تو کسی بدلہ کی

امید نہ رکھتا ہی نہیں محض رضائے

الہی و ثواب آخرت کی امید پر مسکین

کو دیتا ہے اور جو بعث و آخرت پر

ایمان ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کو

کھلانے کی کیا غرض۔

۳۸ یعنی آخرت میں۔

۳۹ جو اسے کچھ نفع پہنچائے یا

شفاعت کرے۔

۴۰ کفار بد اطوار۔

۴۱ یعنی تمام مخلوقات کی قسم جو

تمہارے دیکھنے میں آئے اس کی بھی جو نہ آئے اس کی بھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ مَا تُبْصَرُونَ سے دنیا اور مَا لَا تُبْصَرُونَ سے آخرت مراد ہے اس کی تفسیر میں مفسرین کے اور بھی کئی قول ہیں ۴۲ محمد مصطفیٰ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۴۳ جو ان کے رب غزو علانے فرمائیں ۴۴ جیسا کہ کفار کہتے ہیں ۴۵ بالکل بے ایمان ہونا تا بھی نہیں سمجھتے کہ نہ یہ شعر ہے نہ اس میں شعریت کی کوئی بات پائی جاتی ہے ۴۶ جیسا کہ تم میں سے بعضے کا فراس کتاب الہی کی نسبت کہتے ہیں ۴۷ نہ اس کتاب کی ہدایات کو دیکھتے ہو نہ اسکی تعلیموں پر غور کرتے ہو کہ اس میں کیسی روحانی تعلیم ہے نہ اس کی فصاحت و بلاغت اور اعجاز بے مثالی پر غور کرتے ہو جو یہ سمجھو کہ یہ کلام۔



۴۸ جو ہم نے نہ فرمائی ہوتی تو ۴۹ جس کے کاٹتے ہی موت واقع ہو جاتی ہے وہ کہ وہ روز قیامت جب قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہونگے۔  
۵۱ کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں  
۵۲ اور اس کا شکر کرو کہ اس نے تمہاری طرف اپنے اس کلام جلیل کی وحی فرمائی۔

۱ سورہ معارج مکہ ہے اس میں دو رکوع چوالیس آیتیں دو سو چوبیس کلمے نو سو اسی حرف ہیں۔

۲ شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو عذاب الہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کون پرانے کا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھو تو انھوں نے حضور سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضور سے سوال کر لے والا نضر بن حارث تھا اس نے دعا کی تھی کہ یا رب اگر یہ قرآن حق ہو اور تیرا کلام ہو تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسایا دردناک عذاب بھیج ان آیتوں میں ارشاد فرمایا گیا کہ اگر طلب کریں یا نہ کریں عذاب جو ان کے لئے مقدر ہے ضرور آتا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔  
۳ یعنی آسمانوں کا۔  
۴ جو فرشتوں میں مخصوص فضل و شرف رکھتے ہیں۔

۵ یعنی اس مقام قرب کی طرف جو آسمان میں اس کے اوامر کا جائے نزول ہے وہ روز قیامت ہے جس کے شدائد کافروں کی نسبت تو اتنے دراز ہونگے اور مومن کے لئے ایک فرض نماز سے بھی سبک تر ہوگا۔

تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۴۸﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ

الْأَقَاوِيلِ ﴿۴۹﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿۵۱﴾

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿۵۲﴾ وَإِنَّهُ لَتَذْكُرَةٌ

لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۵۳﴾ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِينَ ﴿۵۴﴾ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ

عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿۵۵﴾ وَإِنَّ لِحَقِّ الْيَقِينِ ﴿۵۶﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ

سُورَةُ الْمُعَارِجِ مَكِّيَّةٌ هِيَ أَرْبَعٌ وَارْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا مَكُونُهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ﴿۱﴾ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ﴿۲﴾

مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا

مِثْلَ نَارِ الْهَدْيِ ﴿۵﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ ﴿۶﴾ إِنَّكَ عَلَى عَيْنِ رَبِّكَ تُنْزِلُ

وَأَنْتَ عَلَى الْخُرْقَانِ ﴿۷﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِكَ التَّنْذِيرُ ﴿۸﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا

مِثْلَ نَارِ الْهَدْيِ ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ ﴿۱۰﴾ إِنَّكَ عَلَى عَيْنِ رَبِّكَ تُنْزِلُ

وَأَنْتَ عَلَى الْخُرْقَانِ ﴿۱۱﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِكَ التَّنْذِيرُ ﴿۱۲﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا

اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر  
۴۸ اَلْاَقَاوِيلُ ۴۹ لَاخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۵۰ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۵۱  
کہتے ۴۸ ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ان کی رگ دل کاٹ دیتے ۴۹  
۵۲ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۵۳ وَإِنَّهُ لَتَذْكُرَةٌ ۵۴ لِّلْمُتَّقِينَ ۵۵  
پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا ۵۳ اور بیشک یہ قرآن ڈر والوں کو  
۵۶ عَلٰی الْكَافِرِينَ ۵۷ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِينَ ۵۸ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ  
نصیحت ہے اور مقرر ہم جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں اور بیشک وہ کافروں پر  
۵۹ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۶۰  
حسرت ہے ۵۹ اور بیشک وہ یقینی حق ہے ۶۰ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو ۶۰  
۶۱ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا ۶۲  
سورہ معارج مکہ ہے اس میں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں  
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا  
سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۱ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۲  
ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے جو کافروں پر ہونی والا ہے اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں  
۳ مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۴ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۵  
وہ ہوگا اللہ کی طرف سے جو بندوں کا مالک ہو ملائکہ اور جبریل علیہ السلام اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے  
۶ فَاَصْبِرْ صَبْرًا ۷  
ہیں وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ۷ تو تم اچھی طرح



۷۷ یعنی عذاب کو۔

۷۸ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ واقع

ہونے والا ہی نہیں۔

۷۹ کہ ضرور ہونے والا ہے۔

۸۰ اور وہ اس اڑتے پھر بیٹھے۔

۸۱ ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہوگی۔

۸۲ کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے

لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا

ہوں گے کہ ان سے حال پوچھیں گے

نہایت کر سکیں گے۔

۸۳ یعنی کافر۔

۸۴ یہ کچھ اس کے کام نہ آئے گا

اور کسی طرح وہ عذاب سے بچ نہ

سکے گا۔

۸۵ نام لے لے کر کہ اے کافر میرے

پاس آئے منافق میرے پاس آ۔

۸۶ حق کے قبول کرنے اور ایمان

لانے سے۔

۸۷ مال کو اور اس کے حقوق و اوجب

ادانہ کئے۔

۸۸ تھکدستی و بیماری وغیرہ کی۔

۸۹ دولت مندی و مال۔

۹۰ یعنی انسان کی حالت یہ ہے کہ

اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو

اس پر صبر نہیں کرتا اور جب مال ملتا ہو

تو اس کو خرچ نہیں کرتا۔

۹۱ کفر النّفس پھر گناہ کو ان کے اوقات

میں پابندی سے ادا کرتے ہیں یعنی مومن

ہیں۔

۹۲ مراد اس سے زکوٰۃ ہے جسکی مقدار

معلوم ہے یا وہ صدقہ جو آدمی اپنے نفس

پر مین کرے تو اسے معین اوقات میں

ادا کیا کرے مسئلہ اس سے معلوم

جَمِیلاً ۷۰ اِنَّهُمْ یَرَوْنَهُ بَعِیْداً ۷۱ وَ تَرٰهُ قَرِیْباً ۷۲ یَوْمَ تَكُوْنُ

صبر کرو وہ اُسے دُور سمجھ رہے ہیں ۷۰ اور تم اُسے نزدیک دیکھ رہے ہیں ۷۱ جس دن آسمان ہوگا

السَّمَاءُ کَالْمُهْلِ ۷۳ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِهْنِ ۷۴ وَ لَا یَسْئَلُ

جیسی گلی چاندی اور پہاڑ ایسے ہلکے ہو جائیں گے جیسے اون ۷۳ اور کوئی دوست کسی دوست

حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ۷۵ یُصْرُوْهُمْ یَوْمَ یُوْذُ الْمَجْرِمُ ۷۶ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ

کی بات نہ پوچھے گا ۷۵ ہونگے انھیں دیکھتے ہوئے ۷۶ مجرم ۷۶ آرزو کرے گا کاش اس دن

عَذَابِ یَوْمَئِذٍ بِبَنِیْهِ ۷۷ وَ صَاحِبَتِهِ ۷۸ وَ اَخِیْهِ ۷۹ وَ فَصِیْلَتِهِ

کے عذاب سے چھٹنے کے بدلے میں دیدے اپنے بیٹے اور اپنی جوڑو اور اپنا بھائی اور اپنا کنبہ جس میں

الَّتِیْ تُؤْتِیْهِ ۸۰ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا لَّمْ یُنْجِیْهِ ۸۱ کَلَّا اِنَّهَا

اس کی بجائے اور جتنے زمین میں ہیں سب پھر یہ بدل دینا اسے بچالے ہرگز نہیں ۸۱ وہ تو بھڑکتی

لَظِی ۸۲ نَزَاعَةً لِّلشَّوْی ۸۳ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰی ۸۴ وَ جَمَعَ

آگ ہے کھال آتا لینے والی بلا رہی ہے ۸۳ اس کو جس نے پیٹھ دی اور منہ پھیرا ۸۴ اور جوڑ کر سینت

فَاَوْعٰی ۸۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۸۶ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

رکھا ۸۵ بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبر اچھیں جب اسے برائی پہونچے ۸۶ تو سخت

جَزُوْعًا ۸۷ وَ اِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مُنُوْعًا ۸۸ اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۸۹ الَّذِیْنَ

گھبرانے والا اور جب بھلائی پہونچے ۸۸ تو روک رکھنے والا ۸۹ مگر نمازی جو اپنی

هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ ۹۰ وَ الَّذِیْنَ فِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

نماز کے پابند ہیں ۹۰ اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے

مَعْلُوْمٌ ۹۱ لِّلسَّائِلِ ۹۲ وَ الْمَحْرُوْمِ ۹۳ وَ الَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ

۹۱ اسکے لئے جو مانگے اور جو مانگ بھی سکے تو محروم ہے ۹۲ اور وہ جو انصاف کا دن سچ جانتے ہیں ۹۳

ہو کہ صدقاتِ مستحب کے لئے اپنی طرف سے وقت معین کرنا شرع میں جائز اور قابلِ منج ہے ۹۳ یعنی دونوں قسم کے محتاجوں کو دے انھیں جو بھی حاجت کے وقت سوال کرتے ہیں اور انھیں بھی جو شرم سے سوال نہیں کرتے اور انکی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی ۹۴ اور مرنے کے بعد اٹھنے اور شرو و نشر و جزا و قیامت سب پر ایمان رکھتے ہیں۔



۲۵ چاہے آدمی کتنا ہی نیک پارسا کثیر الطاعۃ والعبادۃ ہو مگر اسے عذاب اکہی سے بے خوف ہونا نہ چاہیے ۲۶ یعنی زوجات و ملکات و ۲۷ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوہ کرتے ہیں مسئلہ اس آیت سے منہ لواطت جانوروں کے ساتھ قضا و شہوت اور ہاتھ سے استمناء کی حرمت ثابت ہوتی ہے ۲۸ شرعی امانتوں کی بھی اور بندوں کی امانتوں کی بھی اور خلق کے ساتھ جو عہد ہیں ان کی بھی اور حق کے جو عہد ہیں ان کی بھی نذریں اور قیاس بھی اس میں داخل ہیں۔

تبرک الذی ۲۹

۸۲۸

المعارج ۴۰

الدِّينِ ۲۷ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ۲۸

اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۲۹ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ

بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں ۲۵ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

حِفْظُونَ ۳۰ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ

کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر

غَيْرُ مَكْلُومِينَ ۳۱ فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

کچھ علامت نہیں تو جو ان دو ۲۶ کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں

الْعُدُونَ ۳۲ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رِعُونَ ۳۳

۲۷ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں ۲۸

وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَتِهِمْ قَائِمُونَ ۳۴ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں ۲۹ اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے

يَحْفَظُونَ ۳۵ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۳۶ فَمَالِ الَّذِينَ

ہیں ۳۰ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہو گا ۳۱ تو ان کافروں کو کیا ہوا

كَفَرُوا قَبْلَكَ مَهْطِعِينَ ۳۷ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ۳۸

تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ۳۲ داہنے اور بائیں گروہ کے گروہ

أَيُّطَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ۳۹ كَلَّا

کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ ۳۳ چین کے باغ میں داخل کیا جائے ہرگز نہیں

إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُونَ ۴۰ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغْرِبِ

بیشک ہم نے انھیں اس چیز سے بنایا جسے جانتے ہیں ۳۴ تو مجھے قسم ہو اسکی جو سب پوروں سب کچھوں کا مالک ہو ۳۵

۲۹ صدق والصفات کے ساتھ نہ

اس میں رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں

نہ زبردست کو کمزور پر ترجیح دیتے ہیں

نکسی صاحب حق کا تلف حق گوارا کرتے ہیں۔

۳۰ نماز کا ذکر مکرر فرمایا گیا اس میں

یہ اظہار ہے کہ نماز بہت اہم ہے یا یہ

کہ ایک جگہ فالض مراد ہیں دوسری جگہ

نوافل اور حفاظت سے مراد یہ ہے کہ

اس کے ارکان اور واجبات اور سنتوں

اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے

ہیں۔ ۳۱ بہشت کے۔

۳۲ شان نزول یہ آیت کفار

کی اس جماعت کے حق میں

نازل ہوئی جو رسول کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ

جمع ہوتے تھے اور آپ کا کلام مبارک

سننے اور اس کو چھٹلاتے اورا ہتھڑا کرتے

اور کہتے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل

ہوں گے جیسا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان

سے پہلے اس میں داخل ہوں گے ان

کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا

گیا کہ ان کافروں کا کیا حال ہے کہ آپ

کے پاس بیٹھتے بھی ہیں اور گردنیں اٹھا

اٹھا کر دیکھتے بھی ہیں پھر بھی جو آپ سے

سننے میں اس سے نفع نہیں اٹھاتے ۳۳ ایمان والوں کی طرح ۳۴ یعنی نطفہ سے جیسے سب آدمیوں کو پیدا کیا تو اس سبب سے کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا جنت میں

داخل ہونا ایمان پر موقوف ہے ۳۵ یعنی آفتاب کے ہر جلع طلوع اور ہر جلع غروب کا یا ہر ہر شاہ کے مشرق و مغرب کا مقصد اپنی ربوبیت کی قسم یاد فرمانا ہے۔



۳۶ اس طرح کہ انھیں ہلاک کر دیں  
اور بجائے ان کے اپنی فرمانبرداری  
مخلوق پیدا کریں۔

۳۷ اور ہماری قدرت کے  
احاطہ سے باہر نہیں ہو سکتا۔

۳۸ عذاب کے۔

۳۹ عسکری طرف۔

۴۰ جیسے جھنڈے والے اپنے  
جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں۔

۴۱ یعنی روز قیامت۔

۴۲ دنیا میں اور وہ اس کو جھٹلاتے  
تھے۔

۷۱

۱ سورہ نوح کہیہ ہے اس میں  
دو رکوع اٹھائیس آیتیں دو سو  
چوبیس کلمے نو سو تینا نوے حرف  
ہیں۔

۲ دنیا و آخرت کا۔

۳ اور اس کا کسی کو شریک  
نہ بناؤ۔

۴ نافرمانیوں سے بچ کر تاکہ وہ  
غضب نہ فرمائے۔

۵ جو تم سے وقت ایمان تک  
صادر ہوئے ہوں گے یا جو بندوں

کے حقوق سے متعلق نہ ہوں گے۔

۶ یعنی وقت موت تک۔

۷ کہ اس دوران میں تم پر  
عذاب نہ فرمائے گا۔

۷۱

إِنَّا لَقَادِرُونَ ۱ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ خَيْرًا مِنْهُمْ ۚ وَمَا نَحْنُ

بِمُسْبِقِينَ ۲ قَدْ رَهْمُ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلْقُوا يَوْمَهُمُ

الَّذِي يُوعَدُونَ ۳ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا

كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۴ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهُقُهُمْ

ذُلٌّ ۵ ذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۶

سورہ یہ ہے ان کا وہ دن ۱۱ جس کا ان سے وعدہ تھا ۱۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۱ وَبِذِكْرِ الْوَيْدِ ۲

سورہ نوح مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ ۱ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ

أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۲ قَالَ يَقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۳

در دناک عذاب آئے ۱ اس نے فرمایا کہ میری قوم میں تمہارے لئے میری آیتیں آئی ہیں

إِنْ أَعْبُدُوا اللَّهَ ۱ وَاتَّقُوهُ ۲ وَأَطِيعُوا ۳ يَغْفِرْ لَكُمْ ۴ مِنْ ذُنُوبِكُمْ ۵

کہ اللہ کی بندگی کرو ۱ اور اس سے ڈرو ۲ اور میرا حکم مانو ۳ وہ تمہارے کچھ گناہ بخشتے گا ۴

وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۱ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۲

اور ایک مقرر میعاد تک ۱ تمہیں مہلت دے گا ۲ بیشک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا



۱۵۔ اس کو اور ایمان لے آئے ۱۶۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ۱۷۔ ایمان و طاعت کی طرف ۱۸۔ اور جتنی انھیں ایمان لانے کی ترغیب دی گئی اتنی ہی ان کی سرکشی بڑھتی گئی۔ ۱۹۔ تجھ پر ایمان لانے کی طرف ۲۰۔ تاکہ میری دعوت کو نہ سنیں ۲۱۔ اور منہ چھپا لئے تاکہ مجھے نہ دیکھیں کیونکہ انھیں دین الہی کی طرف نصیحت کرنے والے کو دیکھنا بھی گوارا نہ تھا۔

تبارک الذی ۲۹

۸۳۰

نوح ۴۱

لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۴۱ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَنَهَارًا ۴۲

کسی طرح تم جانتے ۴۱ عرض کی ۴۲ اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا ۴۳

فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَائِیْ اِلَّا فِرَارًا ۴۴ وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ ۴۵

تو میرے بلانے سے انھیں بھاگتا ہی بڑھاوا ۴۴ اور میں نے جتنی بار انھیں بلایا ۴۵ کہ تو ان کو بخشے

جَعَلُوْا اَصَابِعَهُمْ فِیْ اِذْنِهِمْ وَاسْتَعْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاصْرَوْا ۴۶

انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں ۴۶ اور اپنے کپڑے اوڑھ لئے ۴۷ اور ہٹ کی

وَاسْتَكْبَرُوْا وَاسْتَكْبَارًا ۴۷ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جَهَارًا ۴۸ ثُمَّ اِنِّیْ

۴۷ اور بڑا عنبرور کیا ۴۸ پھر میں نے انھیں علانیہ بلایا ۴۹ پھر میں نے ان

اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اَسْرَارًا ۴۹ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۵۰

سے باعلان بھی کہا ۵۰ اور آہستہ خفیہ بھی کہا ۵۱ تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو ۵۲

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۵۱ یُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۵۲ وَیُمِدُّكُمْ

وہ بڑا معاف فرمایا ۵۲ تم پر شرارٹے کا میٹھ بھیجے گا ۵۳ اور مال اور

بِاَمْوَالٍ وَبَنِیْنَ وَیَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ وَیَجْعَلُ لَكُمْ اَنْهَارًا ۵۴

بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا ۵۴ اور تمہارے لئے باغ بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا ۵۵

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۵۶ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۵۷ اَلَمْ

تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے ۵۶ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح بنایا ۵۷ کیا تم

تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمُوٰتٍ طِبَاقًا ۵۸ وَجَعَلَ الْقَمَرَ

نہیں دیکھتے اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک ۵۸ اور ان میں چاند کو روشن

فِیْہِمْ نُوْرًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۵۹ وَاللّٰهُ اَنْتَبٰكُمْ مِنْ

کیا ۵۹ اور سورج کو چراغ ۶۰ اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح

۱۵ اپنے کفر پر

۱۶ اور میری دعوت کو قبول کرنا

اپنی شان کے خلاف جانا۔

۱۷ باناتگ بلند مغللوں میں۔

۱۸ اور دعوت بالا اعلان کی

تکرار بھی کی۔

۱۹ ایک ایک سے اور کوئی دقیقہ

دعوت کا اٹھانہ رکھا قوم زمانہ دراز

تک حضرت نوح علیہ السلام کی

تکذیب ہی کرتی رہی تو اللہ تعالیٰ

نے ان سے بارش روک دی اور

ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا چالیس

سال تک ان کے مال ہلاک ہوئے

جائزہ مر گئے جب یہ حال ہوا حضرت

نوح علیہ السلام نے انھیں استغفار

کا حکم دیا۔

۲۰ کفر و شرک سے اور ایمان

لاکر مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ

تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے

کھولے کیونکہ طاعات میں مشغول

ہونا خیر و برکت اور وسعت رزق

کا سبب ہوتا ہے۔

۲۱ توبہ کرنے والوں کو اگر تم ایمان

لائے اور تم نے توبہ کی تو وہ۔

۲۲ مال و اولاد بکثرت عطا

فرمائے گا۔

۲۳ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے مروی ہے ایک شخص آپ کے

پاس آیا اور اس نے قلت بارش کی

شکایت کی آپ نے استغفار کا حکم

دیا دوسرا آیا اس نے تنگدستی کی شکایت کی اسے بھی یہی حکم فرمایا پھر تیسرا آیا اس نے قلت نسل کی شکایت کی اس سے بھی یہی حکم فرمایا پھر چوتھا آیا اس نے اپنی زمین کی قلت پیداوار کی شکایت کی اس سے بھی یہی حکم فرمایا ربیع بن صبیح جو حاضر تھے انھوں نے عرض کیا چند لوگ آئے قسم قسم کی حاجتیں انھوں نے پیش کیں آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو تو آپ نے یہ آیت پڑھی (ان حوائج کے لئے یہ قرآنی عمل ہے) ۲۴ اس طرح کہ اس پر ایمان لاؤ ۲۵ کبھی نطفہ کبھی علقہ کبھی مضغ یہاں تک کہ تمہاری خلقت کامل کی اسکی قرینش میں نظر کرنا اسکی خالقیت و قدرت اور اسکی وحدانیت پر ایمان لانے کو واجب کرتا ہے ۲۶ حضرت ابن عباسؓ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آفتاب ماہتاب کے چہرے تو آسمانوں کی طرف ہیں اور ہر ایک کی پشت زمین کی طرف تو آسمانوں کی لطافت کے باعث انکی روشنی تمام آسمانوں میں پہنچتی ہے اگرچہ چاند آسمان دنیا میں ہے ۲۷ کہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور اس کی روشنی چاند کے نور سے قوی تر ہے اور آفتاب جو تھے آسمان میں ہے۔



الْأَرْضِ نَبَاتًا ۖ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۗ وَاللَّهُ

زمین سے اُگا یا ۲۹ پھر تمہیں اسی میں لے جائیگا ۲۹ اور دوبارہ نکالے گا ۳۰ اور اللہ نے

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ سَاطِئًا ۖ لَتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۚ

تمہارے لئے زمین کو بچھوڑا بنایا کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو

قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالَهُ وَ

نوح نے عرض کی اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی ۳۱ اور ۳۲ ایسے کے پیچھے ہوئے جسے اس کے مال

وَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ۚ وَمَكْرُومًا كَبِيرًا ۚ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ

اور اولاد نے نقصان ہی بڑھایا ۳۳ اور ۳۴ بہت بڑا دُور کھیلے ۳۵ اور بولے ۳۶ ہرگز نہ چھوڑنا اپنے

الِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَ

خداؤں کو ۳۷ اور ہرگز نہ چھوڑنا ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور

نَسْرًا ۚ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۚ

نسر کو ۳۸ اور بیشک انہوں نے بہتوں کو بہکا یا ۳۹ اور تو ظالموں کو فائدہ زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی ۴۰

مِمَّا خَطِيئَتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا ۚ فَكُم مَّيِّدٌ ۚ وَاللَّهُ

اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے ۴۱ پھر آگ میں داخل کئے گئے ۴۲ تو انہوں نے اللہ کے

مِّنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ۚ وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِي عَلَى الْأَرْضِ

مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پایا ۴۳ اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر

مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۚ إِنَّكَ إِن تَذَرُهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَ

کافروں میں سے کوئی بسنے والا چھوڑ بیشک اگر تو انہیں بسنے دیکھا ۴۴ تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور انکے

لَا يَلِدُوا إِلَّا فَاكِهًا كَفَّارًا ۚ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَ

اولاد بھی نہ ہوگی مگر بے کار بڑی ناشکر ۴۵ اے میرے رب مجھے بخشدے اور میرے ماں باپ کو ۴۶ او

۲۸ تمہارے باپ حضرت آدم کو اس سے پیدا کر کے ۲۹ موت کے بعد ۳۰ اس سے روز قیامت ۳۱ اور میں نے جو ایمان و استغفار کا حکم دیا تھا اس کو انہوں نے نہ مانا ۳۲ ان کے عوام غر باد اور چھوٹے لوگ سرکش رؤسا اور اصحاب اموال و اولاد کے تابع ہوئے۔

۳۳ اور وہ غرور مال میں مست

ہو کر کفر و طغیان میں بڑھتا رہا

۳۴ وہ رؤسا۔

۳۵ کہ انہوں نے حضرت

نوح علیہ السلام کی تکذیب

کی اور انہیں اور ان کے متبعین کو

ایذا میں پہنچائیں۔

۳۶ رؤسا کفار اپنے عوام سے

۳۷ یعنی ان کی عبادت ترک

نہ کرنا۔

۳۸ یہ ان کے بتوں کے نام ہیں

جنہیں وہ پوجتے تھے بت تو ان

کے بہت تھے مگر یہ پانچ اُن کے

نزدیک بڑی عظمت والے تھے

وَد تو مومد کی صورت پر تھا اور

سواع عورت کی صورت پر اور یغوث

شیر کی شکل اور یعوق گھوڑے کی اور

نسر گرگس کی یہ بت قوم نوح سے منتقل

ہو کر عرب میں پہنچے اور مشرکین کے قبائل

سے ایک ایک نے ایک ایک کو اپنے

لئے خاص کر لیا

۳۹ یعنی یہ بت بہت سے لوگوں کے

لئے گمراہی کا سبب ہوئے یا یہ معنی

ہیں کہ رؤسا قوم نے بتوں کی عبادت

کا حکم کر کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا

۴۰ جو بتوں کو پوجتے ہیں۔

۴۱ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی

دعا ہے جب انہیں وحی سے معلوم

ہوا کہ جو لوگ ایمان لا چکے قوم میں انکے

سوا اور لوگ ایمان لانے والے نہیں تب آپ نے یہ دعا کی ۴۲ طوفان میں ۴۳ بعد غرق ہونے کے ۴۴ جو انہیں عذاب الہی سے بچا سکا ۴۵ اور ہلاک نہ فرمایا ۴۶ یہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سے معلوم ہو چکا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے اور اپنے والدین اور مومنین و مومنات کے لئے دعا فرمائی ۴۷ کہ وہ دونوں مومن تھے۔



۴۸ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ان کی قوم کے تمام کفار کو عذاب سے ہلاک کر دیا۔

تَبَارَكَ الَّذِي ۲۹

۸۳۲

الجن ۷۲

لَمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا

اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہو اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں

تَزِدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۱۸

کو نہ بڑھا مگر تب سب ہی

سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَعِشْرَتِينَ وَفِيهَا ثَلَاثُونَ آيَةً

سورہ جن مکیہ جو اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اور اٹھائیس آیتیں اور دو رکعت ہیں

قُلْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا

تم فرماؤ کہ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا اور تو بولے وہ ہم نے ایک عجیب

قُرْآنًا عَجَبًا ۱ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَامْتَا بِهِ ۲ وَلَكِنْ شَرِكْ بَرِيئًا

قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ

أَحَدًا ۳ وَإِنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۴

کرتے اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ

وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۵ وَأَنَا ظَنَنَّا أَنَّ لَنَا

اور یہ کہ ہم میں کابلے وقوف اللہ پر بڑھکر بات کہتا تھا اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ

تَقُولُ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۶ وَإِنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ

ہرگز آدمی اور جن اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے

الْإِنسُ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۷ وَأَنَّهُمْ

کچھ مردوں کے پناہ لیتے تھے اور تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا اور یہ کہ انھوں

ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ أَنَّ لَنَا يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۸ وَأَنَا لَسْنَا السَّمَاءَ

نے ۱۲ اگمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے ۱۳ کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا اور

۱ سورہ جن مکیہ ہے اس میں دو رکعت اٹھائیس آیتیں دو سو پچاسی کلمے آٹھ سو ستر حرف ہیں ۲ اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳ نصیبین کے جن کی تعداد مفسرین نے نو بیان کی۔

۴ نماز فجر میں بمقام نخلہ مکہ کبرہ و طائف کے درمیان۔

۵ وہ جن اپنی قوم میں جا کر۔

۶ جو اپنی فصاحت و بلاغت و خوبی مضامین و علو معنی میں لیا

نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور

اس کی یہ شان ہے۔

۷ یعنی توحید و ایمان کی۔

۸ جیسا کہ کفار جن و انس کہتے ہیں۔

۹ جھوٹ بولتا تھا بے ادبی کرتا تھا کہ اس کے لئے شریک و

اولاد اور بی بی بتاتا تھا۔

۱۰ اور اس پر افرانہ کریں گے اس لئے ہم انکی باتوں کی تصدیق

کرتے تھے جو کچھ وہ شان آہی میں کہتے تھے اور خداوند عالم کی طرف بی بی اور

بچے کی نسبت کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن کریم کی ہدایت سے ہمیں انکا

کذب و بہتان ظاہر ہو گیا۔

۱۱ جب سفر میں کسی خوفناک مقام

پر اترتے تو کہتے ہم اس جگہ کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں یہاں کے شرمیوں سے ۱۲ یعنی کفار قریش نے ۱۳ اے جنات ۱۴ یعنی اہل آسمان کا کلام سننے کے

لئے آسمان دنیا پر جانا چاہا۔

۱۵ جنات ۱۶ یعنی اہل آسمان کا کلام سننے کے لئے آسمان دنیا پر جانا چاہا۔



۱۵۱ فرشتوں کے۔

۱۶۰ تاکہ جنات کو اہل آسمان کی باتیں سننے کے لئے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے۔

۱۷۱ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے۔

۱۸۰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد۔

۱۹۰ جس سے اس کو مارا جائے۔

۲۰۰ ہماری اس بندش اور روک سے۔

۲۱۰ قرآن کریم سننے کے بعد۔

۲۲۰ مؤمن مخلص متقی و ابرار۔

۲۳۰ فرتے فرتے مختلف۔

۲۴۰ یعنی قرآن پاک۔

۲۵۰ یعنی نیکیوں یا ثواب کی کمی کا۔

۲۶۰ بدیوں کی۔

۲۷۰ حق سے پھرے ہوئے کافر۔

۲۸۰ اور ہدایت و راہ حق کو اپنا مقصد ٹھہرایا۔

۲۹۰ کافر راہ حق سے پھرنے والے۔

۳۰۰ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ

کافرجن آتش جہنم کے عذاب میں گرفتار کیے

جائیں گے۔

۳۱۰ یعنی انسان۔

۳۲۰ یعنی دین حق و طریقہ اسلام پر۔

۳۳۰ کثیر مراد وسعت و رزق ہے اور یہ

واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ سات برس

بمک وہ بارش سے محروم کر دیئے گئے تھے

منفی یہ ہیں کہ اگر وہ لوگ ایمان لاتے تو

ہم دنیا میں ان پر رزق و وسیع کرتے اور انھیں

کثیر پانی اور فراخی عیش عنایت فرماتے۔

۳۴۰ کہ وہ کیسی شکرگزاری کرتے ہیں۔

۳۵۰ قرآن سے یا توحید یا عبادت سے۔

فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهَبًا<sup>۸</sup> وَأَنَا كُنَّا نَنقُصُ

تو اسے پایا کہ وہ اسخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے ۱۶۰ اور یہ کہ ہم ۱۷۰ پہلے آسمان میں

مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ<sup>۹</sup> فَمَنْ يَسْمَعُ<sup>۱۰</sup> الْآنَ يَجِدُ لَهُ شُهَبًا رَّصَدًا<sup>۱۱</sup>

سننے کے لئے کچھ موقوفوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب ۱۸۰ جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا پائے ۱۹۰

وَأَنَا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدُ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ

اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ۲۰ زمین والوں سے کوئی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا انکے رب نے

رَبُّهُمْ رَشَدًا<sup>۱۲</sup> وَأَنَا مِنَ الصَّالِحِينَ وَمِنَادُونَ ذَلِكَ كُنَّا

کوئی بھلائی چاہی ہے اور یہ کہ ہم میں ۲۱۰ کچھ نیک ہیں ۲۲۰ اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں

طَرِيقَ قَدَدًا<sup>۱۳</sup> وَأَنَا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ نَجْزِلَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ

پھٹے ہوئے ہیں ۲۳۰ اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر

نَجْزِيكَ هَرَبًا<sup>۱۴</sup> وَأَنَا لَبَّا سَمِعْنَا الْهُدَى<sup>۱۵</sup> فَمَنْ يُؤْمِنُ

اسکے قبضہ سے باہر ہوں اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی ۲۴۰ اس پر ایمان لئے تو جو اپنے رب پر ایمان

بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا<sup>۱۶</sup> وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمِنَّا

لائے اسے نہ کسی کمی کا خوف ۲۵۰ اور نہ زیادتی کا ۲۶۰ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور

الْقَاسِطُونَ<sup>۱۷</sup> فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا<sup>۱۸</sup> وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ

کچھ ظالم ۲۷۰ تو جو اسلام لائے انھوں نے بھلائی سوچی ۲۸۰ اور رہے ظالم ۲۹۰

فَكَانُوا لِلْجَهَنَّمَ حَطَبًا<sup>۱۹</sup> وَأَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَهُمْ

وہ جہنم کے ایندھن ہوئے ۳۰ اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی ہے کہ اگر وہ ۳۱۰ راہ پر سیدھے رہتے ۳۲۰

مَاءً غَدَقًا<sup>۲۰</sup> لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ<sup>۲۱</sup> وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ

تو ضرور ہم انھیں دافربانی دیتے ۳۳۰ کہ اس پر انھیں جانچیں ۳۴۰ اور جو اپنے رب کی یاد سے منحہ پھیرے ۳۵۰ وہ اسے



۳۶۹ جس کی شدت دم بدم بڑھتی گئی ۳۷۰ یعنی وہ مکان جو نماز کے لئے بنائے گئے ۳۷۱ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شکر کرتے تھے  
۳۷۲ یعنی سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطین لکھنؤ میں وقت فجر  
۳۷۳ یعنی نماز پڑھتے۔

۳۷۴ کیونکہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت و تلاوت اور آپ کے اصحاب کی اقتدار نہایت عجیب و پرستندیدہ معلوم ہوئی اس سے پہلے انھوں نے کبھی ایسا منتظر نہ دیکھا تھا اور ایسا بے مثل کلام نہ سنا تھا۔  
۳۷۵ جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تَحْمِلُ مَن يَتَّبِعُنِي مِنْ اللَّهِ اجْرًا عَصِيئَةً  
۳۷۶ میرا فرض ہے جسکو انجام دیا ہوں  
۳۷۷ اور ان پر ایمان نہ لائے۔

۳۷۸ وہ عذاب۔  
۳۷۹ کافر کی یا مومن کی یعنی اس روز کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور ملائکہ سب فرمائیں گے۔

شان نزول نصرتِ حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔  
۳۸۰ یعنی وقت عذاب کا علم غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتے۔

۳۸۱ یعنی اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے (خازن و مفسر و غیرہ)  
۳۸۲ یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تمام اعلیٰ درجہ یقین کے ساتھ حاصل ہو۔

۳۸۳ تو انھیں غیب پر مسلط کرتا ہی اور اطلاع کامل اور کشف تمام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کے لئے معجزہ ہوتا ہے اور لیا کو بھی اگرچہ غیب پر اطلاع دی جاتی ہے

مگر انبیاء کا علم باعتبار کشف و انخلا اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا درجہ و اعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وساطت اور انہی کے فیض سے ہوتے ہیں معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لئے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے انکا تمسک صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اسکا اشارہ کر دیا گیا ہے سیدالسلطانم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی رسولوں میں سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی معتبرہ احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام رضی رسولوں کے لئے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔

عَذَابًا صَعَدًا ۱۷) وَ اِنَّ السَّيِّدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۱۸)

پڑھتے عذابیں ڈالے گا ۱۷ اور یہ کہ مسجدیں ۱۸ اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو ۱۸

وَ اِنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۱۹)

اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ ۱۹ اسکی بندگی کرنے کھڑا ہوا ۲۰ تو قریب تھا کہ وہ جن اسپر پٹھ کے ٹکڑے ہو جائیں

قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَا اَشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا ۲۱) قُلْ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ

تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اسکا شریک نہیں ٹھہراتا تم فرماؤ میں تمہارے

لَكُمْ خِزْيًا وَّلَا رِشْدًا ۲۲) قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُجَيِّرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ

کسی بُرے بھلے کا مالک نہیں تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا ۲۲

وَلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۲۳) اِلَّا بَلَاغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلَةً

اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا مگر اللہ کے پیام پہونچاتا اور اس کی رسالتیں ۲۳

وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرِسُوْلَهٗ قَانَ لَهٗ نَارُ جَهَنَّمَ خٰلِدًا فِيْهَا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ ملے ۲۴ تو بیشک انکے لئے جہنم کی آگ ہمیشہ ہمیشہ

اَبَدًا ۲۵) حَتّٰی اِذَا رَاوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضَعَفَ

رہیں یہاں تک کہ جب دیکھیں گے ۲۵ جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار

نَاصِرًا وَّاَقْلُ عَدَدًا ۲۶) قُلْ اِنْ اَدْرِيْ اَقْرَبُ مَا تُوعَدُوْنَ اَمْ

مکرم اور کس کی گنتی کم ۲۶ تم فرماؤ میں نہیں جانتا آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا

يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْ اَمَدًا ۲۷) عَلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهَرُ عَلٰی غَيْبِهٖ

ہے یا میرا رب اسے کچھ وقف دے گا ۲۷ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر ۲۸ کسی کو مسلط نہیں کرتا

اَحَدًا ۲۹) اِلَّا مَنْ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ وَّاِنَّهٗ يَسْئَلُكَ مِنْ بَيْنِ

۲۹ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے ۲۹ کہ ان کے آگے پیچھے

مگر انبیاء کا علم باعتبار کشف و انخلا اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا درجہ و اعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وساطت اور انہی کے فیض سے ہوتے ہیں معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لئے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے انکا تمسک صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اسکا اشارہ کر دیا گیا ہے سیدالسلطانم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی رسولوں میں سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی معتبرہ احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام رضی رسولوں کے لئے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔



۱۵ فرشتوں کو جو ان کی حفاظت کرتے ہیں ۱۵ اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اشیاء معدودہ و محصورہ و متناہی ہیں۔

۱۶ سورہ فزل کیسے ہے اس میں دو رکوع بیس آیتیں دو سو پچاس کلمے آٹھ سو اڑتیس حرف ہیں ۱۷ یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے اسکے شان نزول میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ ابتداء زمانہ وحی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے ایسی حالت میں آپ کو حضرت جبریل نے یَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ کہا کہ اے نبی! یہ

۲۰ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی یَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ بہر حال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ردا نبوت و چادر رسالت کے حامل و لائق۔ ۲۱ نماز اور عبادت کے ساتھ۔

۲۲ یعنی تھوڑا حصہ آرام کے لئے ہو باقی شب عبادت میں گزار دینا اب وہ باقی کتنی ہو اس کی تفصیل آگے ارشاد فرمائی جاتی ہے۔

۲۳ مراد یہ ہے کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ قیام نصف شب سے کم ہو یا نصف شب یا اس سے زیادہ ہو (ریضی) مراد اس قیام سے تنہا ہے جو ابتداء اسلام میں واجب بقولہ فاضل تھانی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب شب کو قیام فرماتے اور لوگ نہ جانتے کہ تہائی رات یا آدھی رات یا دو تہائی رات کب ہوئی تو وہ تمام شب قیام میں رہتے اور صبح تک نمازیں پڑھتے اس اندیشہ سے کہ قیام قدر واجب سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان حضرات کے پاؤں سوچ جاتے تھے پھر یہ حکم ایک سال کے بعد منسوخ ہو گیا اور اس کا نسخ بھی اسی سورت میں ہے خَافِرًا مَّا تَشْتَرِيْنَهُ۔

۲۴ رعایت و قوف اور ادائے خراج کے ساتھ اور حروف کو خراج کے ساتھ تا بہ امکان منہج ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔

۲۵ یعنی نہایت جلیل و با عظمت مراد اس سے قرآن مجید ہے یہ بھی کہا گیا کہ معنی یہ ہیں کہ ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اوامر و نہی اور تکالیف شائع ہیں جو مکلفین پر بھاری ہونگے ۲۶ سونے کے بعد ۲۷ نسبت دن کی نماز کے ۲۸ کیونکہ وہ وقت سکون و اطمینان کا ہے شور و شب سے امن ہوتی ہے اخلاص تام و کمال ہوتا ہے ریا و نمائش کا موقع نہیں ہوتا ۲۹ شب کا وقت عبادت کے لئے خوب فراغت کا ہے ۳۰ رات و دن کے عمل و اوقات میں تسبیح تہلیل نماز تلاوت قرآن شریف درس علم وغیرہ کے ساتھ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ اپنی قرأت کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو ۳۱ یعنی عبادت میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقہ قطع ہو جائیں اسی کی طرف توجہ رہے ۳۲ اور اپنے کام اسی کی طرف تفویض کرو ۳۳ و ہذا نسخ آیت القتال ۳۴ بدر تک یا روز قیامت تک۔

المزمل ۳

۸۳۵

نزل الذی ۲۹

يَذِيهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اُبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ ۝  
بہرہ مقدر کر دیتا ہے ۱۵ تاکہ دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیام پہنچا دیے

وَاحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝  
اور جو کچھ ان کے پاس سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَنِزْلَ اَوَّلِ الْاٰیٰتِ ۝ وَنِزْلَ الْاَوَّلِ ۝  
سورہ فزل کیسے ہے اور آئیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۰ بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ ۝ قُمْ الْيَلَّ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِصْفَهُ أَوْ انْقُصْ  
اے جبریل مارنے والے ۲ رات میں قیام فرما ۳ سو اچھ رات کے ۴ آدھی رات یا اس سے کچھ

مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ  
کم کرو ۱۰ یا اس پر کچھ بڑھاؤ ۱۵ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ۱۶ بیشک عنقریب ہم

عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْأًا وَاَقْوَمُ  
تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے ۱۷ بیشک رات کا اٹھنا ۱۸ وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے ۱۹ اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے

قِيلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝ وَاذْكُرْ اِسْمَ رَبِّكَ وَاذْكُرْ  
۱۰ بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں ۱۱ اور اپنے رب کا نام یاد کرو ۱۲

تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ  
اور سب ٹوٹ کر اسی کے ہور ہو ۱۳ وہ پورب کا رب ۱۴ اور بچیم کا رب اسکے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو

فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاَصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُولُوْنَ وَاَهْجُرْهُمْ هَجْرًا  
اپنا کارساز بناؤ ۱۵ اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ ۱۶ اور انھیں اچھی طرح چھوڑ دو

جَمِيْلًا ۝ وَذُرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولٰٓئِ الْتَعْمٰةُ وَهُمْ قَلِيْلًا ۝  
۱۵ اور مجھ پر چھوڑو ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انھیں تھوڑی مہلت دو ۱۶



۱۷ آخرت میں۔

۱۸ ان کے لئے جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی۔

۱۹ وہ قیامت کا دن ہوگا۔

۲۰ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۱ مومن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں۔

۲۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔

۲۳ عذاب آہی سے۔

۲۴ دنیا میں۔

۲۵ یعنی قیامت کے دن جو نہایت ہولناک ہوگا۔

۲۶ اپنے شدت دمہشت سے۔

۲۷ ایمان و طاعت اختیار کر کے۔

۲۸ تمہارے اصحاب کی وہ بھی قیام لیل میں آپ کا اتباع کرتے ہیں۔

۲۹ اور ضبط اوقات نہ کر سکو گے

۳۰ یعنی شب کا قیام معاف فرمایا مسئلہ اس آیت سے نماز

میں مطلق قرات کی فرضیت ثابت ہوئی۔

۳۱ مسئلہ اقل درجہ قرات مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی

آیتیں ہیں۔

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ ۝ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝

بیشک ہمارے پاس ۱۷ بھاری پٹیلیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گھسے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب ۱۸

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۝

جس دن تھر تھرائیں گے زمین اور پہاڑ ۱۹ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتسا ہوا

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ

بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے ۲۰ کہ تم پر حاضر ناظر ہیں ۲۱ جیسے ہم نے

فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا

فرعون کی طرف رسول بھیجے ۲۲ تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے

وَبَيَّلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ

پکڑا ۲۳ پھر کیسے بچو گے ۲۴ اگر ۲۵ کفر کرو اس دن ۲۶ جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا

شَيْبًا ۝ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۝ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝ إِنَّ هَذِهِ

۲۷ آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائیگا اللہ کا وعدہ ہو کر رہنما بے شک نصیحت

تَذِكْرَةٌ ۝ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ

ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ۲۸ بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم

أَنْتَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلَاثِي اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ ۝ وَثُلَاثِي وَطَائِفَةٌ

قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت

مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۝ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَنْ لَّنْ

تمہارے ساتھ والی ۲۹ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ تم سے ان کا

مُحْصَوَةٌ ۚ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ

شمارہ ہو سکے گا ۳۰ تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہوتا پڑھو ۳۱



۳۱ یعنی تجارت یا طلب علم کے لئے ۳۲ ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا ۳۳ اس سے پہلے حکم منسوخ کیا گیا اور یہ بھی جو گناہ نمازوں سے منسوخ ہو گیا ۳۴ یہاں نماز سے فرض نمازیں مراد ہیں ۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے سوا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے صلہ رحمی میں اور مہانداری میں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اجمعی طرح مالِ حلال سے خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔

۳۱ سورہ مدثر کی ہے اس میں درکوع چھین آتیں دو سو چھین کلمے ایک ہزار دس حرف ہیں۔

۳۲ یہ خطاب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے شان نزول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کوہِ حرا پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی یا محمد! اِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا کچھ نہ پایا اوپر دیکھا ایک شخص آسمان زمین کے درمیان بیٹھا ہے (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) ایہ دیکھ کر مجھے پر عجب ہوا اور میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے بالابوش اڑھاؤ انھوں نے اڑھا دیا تو جیل آئے اور انھوں نے کہا یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۳۳ اپنی خواب گاہ سے۔

۳۴ قوم کو عذاب الہی کا ایمان نہ لانے پر۔

۳۵ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا حضرت خدیجہ نے بھی حضور کی تکبیر سن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں اور انھیں یقین ہوا کہ وحی آئی۔ ۳۶ ہر طرح کی نجاست سے کیونکہ نماز کے لئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے سوا اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک

اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی ۱؎ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۲؎  
اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے  
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۳؎ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۴؎  
اللہ کا فضل تلاش کرنے والے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے  
اللّٰهُ فَاَقْرَءُوا مَا تَسْرَمْنَہٗ ۵؎ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَآتُوا الزَّکٰوۃَ ۶؎  
۳۲ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو ۳۳ اور نماز قائم رکھو ۳۴ اور زکوٰۃ دو  
وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ۷؎ وَمَا تَقَدَّرْ مُوَالِیْ نَفْسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ۸؎ هُوَ خَیْرٌ ۹؎ وَاَعْظَمُ اَجْرًا ۱۰؎ وَاسْتَغْفِرُوْا ۱۱؎  
اور اللہ کو اچھا قرض دو ۳۵ اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجیں گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤں گے اور اللہ سے بخشش  
اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۱۲؎  
مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

سُورَةُ الْمَدَّثَرُ ۱؎ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۲؎ هَیْکَلًا ۳؎ اَقْرَبُ ۴؎ فَاِذَا نَزَّلْنٰهُ ۵؎  
سورہ مدثر کی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے چھین آتیں اور درکوع ہیں  
یَاٰیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۱؎ قُمْ فَاَنْذِرْ ۲؎ وَرَبِّکَ فَکَبِّرْ ۳؎ وَتَبٰیکَ فَطَهِّرْ ۴؎  
اے بالابوش اڑھنے والے ۱؎ کھڑے ہو جاؤ ۲؎ پھر ڈرناؤ ۳؎ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو ۴؎ اور اپنے کپڑے پاک کھو ۵؎  
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۶؎ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرْ ۷؎ وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ ۸؎  
اور توں سے دور رہو ۶؎ اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو ۷؎ اور اپنے رب کیلئے صبر کئے رہو ۸؎  
فَاِذَا نَقَرْنَا فِی النَّاقُورِ ۹؎ فَذٰلِکَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۱۰؎ عَلٰی  
پھر جب صور بھونکا جائے گا ۹؎ تو وہ دن کڑا دن ہے ۱۰؎

رکھنا بہتر ہے یا یہ معنی ہیں کہ اپنے کپڑے کو تباہ کیجئے! ایسے دراز نہ ہوں جیسی کہ عربوں کی عادت ہے کیونکہ بہت زیادہ دراز ہونے سے جلنے پھرنے میں نجس ہونے کا احتمال رہتا ہے۔ ۱؎ یعنی جیسے کہ دنیا میں ہر دینے والا چیز دینے کا دستور ہے کہ دینے والا یہ خیال کرتا ہو کہ جس کو میں نے دیا ہے وہ اس سے زیادہ مجھے دیدیگا اس قسم کے نیوے اور ہدیے شرمناک نہیں مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ نشانِ نبوت بہت انفع و اعلیٰ ہے اور اس منصبِ عالی کے لائق ہی ہے کہ جس کو چاہیں وہ محض کرم ہو اس سے لینے یا نفع حاصل کرنے کی نیت نہ ہو ۲؎ اور نہ وہی اور ان ایذاؤں پر جو دین کی خاطر آپ کو برداشت کرنی پڑیں ۳؎ مراد اس سے بقول صحیح نفعِ ثانیہ ہے۔



۱۵ اس میں اشارہ ہے کہ وہ دن بفضل الہی مومنین پر آسان ہوگا۔ اس کی ماں کے پیٹ میں غیر نوال واولاد کے شان نزول یہ آیت ولید بن خیرہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ اپنی قوم میں وحید کے لقب سے مقب تھا ۱۶ لکھتیاں اور کشمیری اور تجارتی جہاز سے منقول ہے کہ وہ ایک لاکھ دینار نقد کی حیثیت رکھتا تھا اور طائف میں اس کا ایسا بڑا باغ تھا جو سال کے کسی وقت پھلوں سے خالی نہ ہوتا تھا ۱۷ جن کی تعداد دس تھی اور چونکہ مالدار تھے انھیں کسب معاش کے لئے سفر کی حاجت نہ تھی اس لئے سب باپ کے سامنے رہتے ان میں سے تین مشرف بہ اسلام ہوئے خالد اور ہشام اور ولید ۱۸ جاہ بھی دیا اور ریاست بھی عطا فرمائی عیش بھی دیا اور طول عمر بھی ۱۹ باوجود ناشکری کے ۱۶ یہ نہ ہوگا جیسا کہ تفسیر النبی ۲۹

۸۳۸

اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال واولاد وجاہ میں کمی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہلاک ہو گیا۔

۱۶ شان نزول جب حشر تفسیر الکتاب من اللہ العزیز العظیم نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں تلاوت فرمائی ولید نے سنا اور اس قوم کی مجلس میں آکر اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ابھی ایک کلام سنا وہ آدمی کا نہ جن کا بخدا اس میں عجیب شیرینی اور تازگی اور فوائد دل کشی ہے وہ کلام سب پر غالب رہیگا قریش کو اس کی ان باتوں سے بہت تم ہوا اور ان میں مشہور ہو گیا کہ ولید ابائی دین سے برگشتہ ہو گیا ابوہل نے ولید کو ہمارا کرنے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آکر بہت غمزہ صورت بنا کر بیٹھ گیا ولید نے کہا کیا غم ہے ابوہل نے کہا غم کیسے نہ ہو تو بوڑھا ہو گیا ہے قریش تیرے بچ کے لئے روپیہ جمع کر دیں گے انھیں خیال ہے کہ تو نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کلام کی تعریف اسنے کی ہے کہ تجھے انکے دسترخوان کا بچا کھانا مل جائے اس پر اسے بہت عیش آیا اور کہنے لگا کہ کیا قریش کو میرے مال دولت کا حال معلوم نہیں ہوا اور کیا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب نے کبھی میرا ہونے کا حال بھی کھایا ہے انکے دسترخوان پر کیا بچے کا پھر ابوہل کے ساتھ اٹھا اور قوم میں آکر کہنے لگا تمہیں خیال ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھوں میں کیا تم نے نہیں کبھی دیکھی کہ کوئی بات دیکھی سب نے کہا ہرگز نہیں کہنے لگا تم انھیں کبھی سمجھتے ہو کیا تم نے انھیں کبھی کہانت کرتے دیکھا سب نے کہا نہیں کہا تم انھیں شاعر گمان کرتے ہو کیا تم نے کبھی انھیں شعر کہتے پایا سب نے کہا نہیں کہنے لگا تم انھیں کذاب کہتے ہو کیا تمہارے تجربے میں کبھی انھوں نے جھوٹ بولا سب نے کہا نہیں اور قریش میں بچا صدق و دیانت ایسا مشہور تھا کہ قریش آپ کو امین کہا کرتے تھے یہ سکر قریش نے کہا پھر بات کیا ہے تو ولید سوچ کر بولا کہ بات یہ ہو کہ وہ جادوگر ہیں تم نے دیکھا ہوگا کہ انکی بدولت رشتہ دار رشتہ دار سے باپ بیٹے سے جلد موات ہے پس یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دلیس اثر کرتا ہے اسکا باعث یہ ہے کہ وہ جادو جو اس آیت کریمیں اسکا ذکر فرمایا گیا ۱۸ یعنی نہ کسی مستحق عذاب کو چھوڑے نہ کسی کے جسم پر گزشتہ پست کھال لگی رہنے دے بلکہ مستحق عذاب کو گرفتار کرے اور گرفتار کو جلائے اور جب مل جائیں پھر ایسے ہی کرتے جائیں ۱۹ جلا کر ۲۰ فرشتے ایک مالک اور اشارہ انکے ساتھی ۲۱ کہ حکمت الہی پر اعتماد نہ کر کے اس تعداد میں کلام کریں اور کہیں انیس کیوں ہوئے ۲۲ یعنی یہود کو یہ تعداد اپنی کتابوں کے موافق دیکھ کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق کا یقین حاصل ہو ۲۳ یعنی اہل کتاب میں سے جو ایمان لائے انکا اعتقاد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ اور زیادہ ہوا جان لیں کہ حضور جو پھر فرماتے ہیں وحی الہی اسلئے کہتے ہاں سے

الْكَافِرِينَ غَيْرُ لَيْسِيٍّ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۱۱ وَجَعَلْتُ

پیر آسان نہیں ۱۱ اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ۱۱ اور اسے

لَهُ مَا لَمْ مَدْهُ وَدًّا ۱۲ وَبَيْنَ شُهُودًا ۱۳ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ۱۴

و وسیع مال دیا ۱۲ اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے ۱۳ اور میں نے اسے لئے طح طرح کی تیاریاں کیں ۱۴

ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۱۵ كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِإِيْتِنَاعِنِدَا ۱۶ سَارِهَقُهُ

پھر تمہارے طمع کرتا ہو کہ میں اسے ہرگز نہیں ۱۵ وہ تو میری آیتوں سے غنا رکھتا ہر قریب ہے کہ میں اسے آگ کے ہاڑ

صَعُودًا ۱۷ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۱۸ فَقَتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۱۹ ثُمَّ قُتِلَ

صعود پر چڑھا ۱۷ بیشک وہ سوچا اور دل میں کچھ بات ٹھہرائی تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر اس پر لعنت ہو

كَيْفَ قَدَّرَ ۲۰ ثُمَّ نَظَرَ ۲۱ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۲۲ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۲۳

کیسی ٹھہرائی پھر نظر اٹھا کر دیکھا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا ۲۲ پھر پیٹھ پھیر لی اور تکبر کیا ۲۳

فَقَالَ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۲۴ إِنَّ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۲۵ سَاصِلِيهِ

پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا یہ نہیں مگر آدمی کا کلام ۲۴ کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے

سَقَرٌ ۲۶ وَمَا آذُرُكَ مَا سَقَرٌ ۲۷ لَا تَبْقَىٰ ۲۸ وَلَا تَذُرُ ۲۹ لَوْ آخَرُ لِلْبَشَرِ ۳۰

دوزخ میں دھنسا تا ہوں اور تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہو نہ چھوڑے نہ لگی رکھے ۲۸ آدمی کی کھال اتارتی ہو ۲۹

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۳۱ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۳۲

اس پر انیس ۳۱ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کیئے مگر فرشتے

وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمُ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا ۳۳ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ

اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو ۳۳ اس لئے کہ کتاب والوں کو

أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزِدَّادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۳۴ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں

یقین آئے ۳۴ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے ۳۴ اور کتاب والوں



أَوْتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلَيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ

اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور دل کے روگی ۲۳۷

وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا امْتِلَاحًا كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ

اور کافر کہیں اس اچنبہ کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے۔ یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے

مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ

جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا

وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَى لِلْبَشَرِ ۚ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۚ وَاللَّيْلِ إِذَا أَدْبَرَ ۚ

اور وہ ۲۵ تو نہیں مگر آدمی کے لئے نصیحت ہاں ہاں چاند کی قسم اور رات کی جب پیٹھ پھیرے

وَالصُّبْحِ إِذَا أَصْفَرَ ۚ إِنَّهَا لَاحِدَى الْكُبَرِ ۚ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ ۚ لِمَنْ

اور صبح کی جب اجالا ڈالے ۲۶ بیشک دوزخ بہت بڑی چیز نہیں کی ایک ہر آدمیوں کو ڈراؤ اُسے

شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ۚ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينٌ ۚ

جو تم میں چاہے کہ آگے آئے ۲۷ یا پیچھے رہے ۲۸ ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے

إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۚ فِي جَنَّتٍ يُتَسَاءَلُونَ ۚ عَنِ الْجَرِيمِينَ ۚ

مگر دہنی طرف والے ۲۹ باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے

مَا سَأَلَكُمْ فِي سَقَرٍ ۚ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصْلِينَ ۚ وَلَمْ نَكُ

تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم وہ نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین

نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۚ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۚ وَكُنَّا نَكْذِبُ ۚ

کو کھانا نہ دیتے تھے ۳۱ اور یہودہ فاروالوں کے ساتھ یہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف

يَوْمَ الدِّينِ ۚ حَتَّىٰ أَتَيْنَا الْيَقِينَ ۚ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ

کے دن کو ۳۲ جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی تو انھیں سفارشوں کی سفارش

مطابق ہوتی ہے۔

۲۳۷ جن کے دلوں میں نفاق ہو۔

۲۵ یعنی جہنم اور اس کی

صفت یا آیات قرآن۔

۲۶ خوب روشن ہو جائے۔

۲۷ خیر یا جنت کی طرف

ایمان لا کر۔

۲۸ کفر اختیار کر کے اور اپنی

و عذاب میں گرفتار ہو۔

۲۹ یعنی مومنین وہ گروی

نہیں وہ نجات پانے والے

ہیں اور انھوں نے نیکیاں

کر کے اپنے آپ کو آزاد کرالیا

ہے وہ اپنے رب کی رحمت

سے منتفع ہیں۔

۳۱ دنیا میں۔

۳۱ یعنی مسکین پر

صدقہ نہ کرتے تھے۔

۳۲ جس میں اعمال

کا حساب ہو گا اور جزا

دی جائے گی مراد اس سے

روز قیامت ہے۔

۱۵

۲۰



۳۳ یعنی انبیاء و ائمہ کرام و صلحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شافع کیا ہے وہ ایمان و اذنی شفاعت کرتے گئے کافروں کی شفاعت نہ کریں گے تو جو ایمان نہیں رکھتے انہیں شفاعت بھی میرے آگے کی۔  
 ۳۴ یعنی مواظبت و اتقان سے اعراض کرتے ہیں ۳۵ یعنی شکرین، نادانی و بے وقوفی میں گدھے کی مثل میں جس طرح غیر کو دیکھ کر وہ بھاگتا ہے اسی طرح یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن سن کر بھاگتے ہیں ۳۶ انکار قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم ہرگز آپ کا اتباع نہ کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے فلاں بن فلاں کے نام ہم اس میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیتے ہیں ۳۷ کیونکہ اگر انہیں آخرت کا خبر ہوتا تو اتر قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشانہ حیالہ بازیاں نہ کرتے۔  
 ۳۸ قرآن شریف۔

الشَّافِعِينَ ﴿٣٨﴾ فَبِالْهُمِّ عَنِ التَّذْكِرةِ مُعْرِضِينَ ﴿٣٩﴾ كَانَهُمْ

کام نہ دے گی ۳۳ تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں ۳۴ گویا وہ بھڑکے

حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ ﴿٤٠﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَةٍ ﴿٤١﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ

ہوئے گدھے ہوں ۳۵ کر شیر سے بھاگے ہوں ۳۶ بلکہ انہیں کا ہر شخص چاہتا ہے کہ

مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُنْشَرَةً ﴿٤٢﴾ كَلَّا بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿٤٣﴾

کھلے صحیفے اس کے ہاتھ میں دیدیئے جائیں ۳۷ ہرگز نہیں بلکہ ان کو آخرت کا ڈر نہیں ۳۸

كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿٤٤﴾ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ ﴿٤٥﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ

ہاں ہاں بیشک وہ تذکرہ ہے ۳۹ نصیحت ہر تو جو چاہے اس سے نصیحت لے اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب

يَشَاءُ اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٤٦﴾

اللہ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان پر مغفرت فرمانا

سُؤَالُ الْقِيَمَةِ ﴿٤٧﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿٤٨﴾ اَلْجَوَابُ فِيهِ مَكْرُوهٌ

سورہ قیامہ بیکہ ہے اسمیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۴۷ چالیس آیتیں اور دو جملے ہیں

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ ﴿٤٩﴾ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٥٠﴾ اَيَحْسَبُ

روز قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے ۴۸ کیا آدمی

الْإِنْسَانُ أَلَنْ يَجْمَعَ عِظَامَهُ ﴿٥١﴾ بَلَىٰ قَدَرِينٌ عَلَىٰ أَنْ تُسَوَّىٰ

۴۹ یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اسکی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنا دیں

بَنَانَهُ ﴿٥٢﴾ بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ﴿٥٣﴾ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ

۵۰ بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہڈی کرے ۵۱ بلوچھتا ہے قیامت کا دن

الْقِيَمَةِ ﴿٥٤﴾ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٥٥﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٥٦﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ

کب ہوگا ۵۲ پھر جس دن آنکھ چونڈھیاے گی ۵۳ اور چاند گہے گا ۵۴ اور سورج اور چاند ملا دیئے

کَبْ هُوَ كَمَا

خوف ہوتا تو اتر قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشانہ حیالہ بازیاں نہ کرتے۔

۳۸ قرآن شریف۔

۱۔ سورہ قیامہ بیکہ ہے اس میں دو رکوع چالیس آیتیں ایک سو منوالوے کلمے چھ سو بائیس حرف ہیں۔

۲۔ باوجود متقی و کثیر الطاعت ہونے کے تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے۔

۳۔ یہاں آدمی سے مراد کافر و منکر بعثت ہے شان نزول یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا ۴۔ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں

جب بھی میں نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالیٰ مجھ پر ہونی ہڈیاں جمع کرے گا

اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں

بکھرنے اور گھٹنے اور ریزہ ریزہ ہو کر ٹٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دور دراز

مقامات میں منتشر ہو جانے سے ایسی ہولناکی ہیں کہ ان کا جمع کرنا کافر ہماری قدرت سے

باہر سمجھتا ہے یہ خیال فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیوں نہیں جانا کہ جو

پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔

۵۔ یعنی اسکی انگلیاں جیسی تھیں بغیر فرق کے ویسی ہی ہر دیں اور انکی ہڈیاں ان کے

موقع پر پہنچا دیں جب جھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دیدی جائیں تو ہر کسی کا کیا کہنا

۶۔ انسان کا انکار بعثت و اشتباہ اور عدم دلیل کے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ بحال سوال بھی اپنے غیور بر قلم رہنا چاہتا ہے کہ بطریق استہزا پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا (جمل)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کے معنی میں فرمایا کہ آدمی بعثت و حساب کو سمجھتا ہے جو انکے سامنے ہے سعید بن جبیر نے کہا کہ آدمی گناہ کو مقدم کرتا ہے اور توبہ کو مؤخر یہی کہتا رہتا ہے اب تو بدکردار کا بخل کروں گا یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں مبتلا ہوتا ہے ۷۔ اور حیرت دانیگر ہوگی ۸۔ تاریک ہو جائیگا اور روشنی نازل ہو جائیگی۔

۱۔ انسان کا انکار بعثت و اشتباہ اور عدم دلیل کے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ بحال سوال بھی اپنے غیور بر قلم رہنا چاہتا ہے کہ بطریق استہزا پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا (جمل)



وَالْقَمَرُ يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۖ كَلَّا لَا وُزَرَ ۝

جائیں گے وہ اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں ۹ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۖ يُنْبِئُكَ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ

اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے ۱۰ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا بھلا بتا دیا

وَأَخَّرَ ۖ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۚ وَلَوْ أَلْقَىٰ

جائیگا وہ ۱۱ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے اور اگر اسکے پاس جتنے بھانے

مَعَادِيرُهُ ۖ لَا تَحَرُّكَ بِهِ لِسَانُكَ لِتَجْزِلَ بِهِ ۖ إِنَّ عَلَيْكَ جَمْعَهُ

ہوں سب اچھے جب بھی سنا جائیگا تم یاد کرنا کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت دو ۱۲ بیشک اسکا محفوظ کرنا ۱۳ اور

وَقُرْآنَهُ ۖ فَإِذَا قُرْآنُهُ فَاتَبِعَ قُرْآنَهُ ۖ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْكَ بَيَانَهُ ۖ

پڑھنا ۱۴ پہلے ذمہ تو جب تم اسے پڑھ چکیں ۱۵ اس وقت اس پڑھنے ہوئے کی اتباع کرو ۱۶ پھر بیشک تم ہی پر کیا تم کو ظاہر فرمانا ہمارا

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۖ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۖ وَجُوهٌ يُّومِئِذٍ

ذمہ ہر کوئی نہیں بلکہ اے کافرو تم پاؤں تلے کی دوست رکھتے ہو ۱۷ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو ۱۸ کچھ منہ اس دن ۱۹ اترو تازہ

ثَاخِرَةٌ ۖ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۖ وَجُوهٌ يُّومِئِذٍ بِأَسْرَةٍ ۖ تَظُنُّ

ہونگے ۱۹ اپنے رب کو دیکھتے ۲۰ اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے ۲۱ سمجھتے ہونگے کہ انکے

أَنْ يَّفْعَلَ بِهَا فَاقْرَءْ ۖ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۖ وَقِيلَ مَنْ

ساتھ وہ کی جائے گی جو کمزور توڑ دے ۲۲ ہاں جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ۲۳ اور کہیں گے ۲۴ کہ ہر کوئی

رَاقٍ ۖ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۖ وَالتَّقَاتُ السَّاقُ بِالْسَّاقِ ۖ إِلَىٰ

جھا پھونک کرے ۲۵ اور وہ ۲۶ سمجھ لیا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ۲۷ اور پٹلی سے پٹلی لپٹ جائے گی ۲۸ اس دن

رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ۖ فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَّىٰ ۖ وَلَكِنْ

تیرے رب ہی کی طرف ہاتھ ملنا ہے ۲۹ اس نے ۳۰ نہ تو سوچ مانا ۳۱ اور نہ نماز پڑھی ۳۲ ہاں

۱۳ یہ ملا دنیا یا ظلم میں ہوگا دونوں مغرب سے طلوع کریں گے بابے نور ہونے میں ۱۴ جو اس حال و دہشت سے رہائی ملے ۱۵ تمام خلق اس کے حضور حاضر ہوگی حساب کیا جائیگا  
۱۶ جزا دی جائیگی جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا جسے چاہے گا اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا ۱۷ جو اس نے کیا ہے ۱۸ شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
۱۹ جبریل امین کے وحی پہنچا کر فراموش ہونے سے  
۲۰ قبل یاد فرمانے کی سعی فرماتے تھے اور  
۲۱ جلد جلد پڑھتے اور زبان اقدس کو حرکت  
۲۲ دیتے اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مشقت کو گوارا نہ فرمایا  
۲۳ اور قرآن کریم کا سینہ پاک میں  
۲۴ محفوظ کرنا اور زبان اقدس پر جاری  
۲۵ فرمانا اپنے زمر کرم پر لیا اور یہ آیت  
۲۶ کریمہ نازل فرما کر حضور کو مطمئن فرمادیا  
۲۷ ۱۳ آپ کے سینہ پاک میں۔  
۲۸ ۱۴ آپ کا۔  
۲۹ ۱۵ یعنی آپ کے پاس وحی آچکے۔  
۳۰ ۱۶ اس آیت کے نازل ہونے کے  
۳۱ بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
۳۲ وحی کو باطمینان سنتے اور جب وحی  
۳۳ تمام ہو جاتی تب پڑھتے تھے۔  
۳۴ ۱۷ یعنی نہیں دنیا کی چاہت ہے۔  
۳۵ ۱۸ یعنی روز قیامت۔  
۳۶ ۱۹ اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم پر سرور  
۳۷ چہروں سے انوار تاباں یہ مؤمنین کا  
۳۸ حال ہے۔  
۳۹ ۲۰ انھیں دیدار الہی کی نعمت سے  
۴۰ سرفراز فرمایا جائیگا۔  
۴۱ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ  
۴۲ آخرت میں مؤمنین کو دیدار الہی میرا بیگا  
۴۳ یہی اہل سنت کا عقیدہ قرآن و حدیث  
۴۴ اجماع کے دلائل کثیرہ اس پر قائم ہیں  
۴۵ اور یہ دیدار الہی کیف اور بے جہت ہوگا۔  
۴۶ ۱۴ سیاہ تاریک غمزدہ مایوس یہ کفار  
۴۷ کا حال ہے۔  
۴۸ ۲۱ یعنی وہ شدت عذاب اور ہولناک  
۴۹ مصائب میں گرفتار کئے جائیں گے۔

۲۳ وقت موت ۲۴ جو اس کے قریب ہونگے ۲۵ تاکہ اس کو شفا حاصل ہو ۲۶ یعنی مرنے والا ۲۷ کہ اہل مکہ اور دنیا سب سے جدائی ہوتی ہے ۲۸ یعنی موت کی کرب  
۲۹ دشمنی سے پاؤں باہم لپٹ جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ دونوں پاؤں کھن میں لپیٹے جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ شدت پر شدت ہوگی ایک دنیا کی جدائی کی سختی اس کے ساتھ موت کی کرب یا ایک  
۳۰ موت کی سختی اور اس کے ساتھ آخرت کی سختیاں ۳۱ یعنی بندوں کا رجوع اسی کی طرف ہے وہی ان میں فیصلہ فرمائے گا ۳۲ یعنی انسان نے مراد اس سے البوہل ہے۔  
۳۳ ۳ رسالت اور قرآن کو۔



۳۲ ایمان لانے سے ۳۳ متکبرانہ شان سے اب اس سے خطاب فرمایا جاتا ہے ۳۴ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بظاہر میں ابوجہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا  
 اَذِلَّةٌ لِّكَ فَاذِلِّي لَكَ فَاذِلِّي لَكَ یعنی تیری خرابی آگئی اب آگئی بھرتی خرابی آگئی اب آگئی تو ابوجہل نے کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں  
 بگاڑ سکتے مگر کے پہاڑوں کے درمیان میں سب زیادہ قوی زور آور صاحب شوکت و قوت ہوں مگر قرآن غیر ضرور پوری ہوئی تھی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ضرور پورا ہونے  
 لگا۔ ۳۵ تیسرا الذی ۲۹

والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جنگ  
 بدر میں ابوجہل ذلت و خواری کے  
 ساتھ بری طرح مارا گیا نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک  
 فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون  
 ابوجہل ہے اس آیت میں اسکی خرابی کا  
 ذکر چار مرتبہ فرمایا گیا پہلی خرابی بے ایمانی  
 کی حالت میں ذلت کی موت دوسری خرابی  
 قبر کی سختیاں اور دہاں کی سختیں تیسری  
 خرابی مرنیکے بعد اٹھنے کے وقت گرفتار  
 مصائب ہونا چوتھی خرابی عذاب جہنم  
 ۳۵ کہ نہ اس پر امر نہی وغیرہ کے احکام  
 ہوں نہ وہ مرنیکے بعد اٹھایا جائے نہ  
 اس سے اعمال کا حساب لیا جائے نہ  
 نہ اسے آخرت میں جزا دی جائے ایسا نہیں  
 ۳۶

كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَمْكُطُ ۝ أُولَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ۝

جھٹلایا اور منہ پھیرا ۳۲ پھر اپنے گھر کو اکر تا چلا ۳۳ تیری خرابی آگئی اب آگئی  
 ثُمَّ أُولَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ۝ اَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ۝

پھر تیری خرابی آگئی اب آگئی ۳۴ کیا آدمی اس گھنٹہ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا ۳۵  
 أَلَمْ يَكُنْ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ ۝

کیا وہ ایک بوند نہ تھا ۳۶ اس منی کا کہ گرائی جائے ۳۷ پھر خون کی پٹھک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا ۳۸  
 فَسَوَّىٰ ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝ أَلَيْسَ

پھر ٹھیک بنایا ۳۸ تو اس سے ۳۹ دو جوڑ بنائے ۴۰ مرد اور عورت کیا جس  
 ذَلِكَ بِقَدْرِ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْوَيْتَىٰ ۝

نے یہ کچھ کیا وہ مرد سے نہ جلا سکے گا  
 سُبْحَانَكَ رَبِّيَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ وَثَلَاثُونَ آيَةً فِي ثَلَاثِينَ آيَةً  
 سورہ دھرمی جو اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اول اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا ۝

بیشک آدمی پر ۴۱ ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا ۴۲  
 إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ ۝ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا

بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے ۴۳ کہ وہ اسے جانچیں وہ تو اُسے سنتا  
 بَصِيرًا ۝ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ ۝ إِمَّا شَاكِرًا ۝ وَإِمَّا كَفُورًا ۝ إِنَّا أَعْتَدْنَا

دیکھنا کر دیا ۴۴ بیشک ہم نے اسے راہ بتائی ۴۵ یا شاکر کی کرتا ۴۶ بیشک ہم نے کافروں کیلئے  
 لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا ۝ وَسَعِيرًا ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ

تیار کر رکھی ہیں نہ خیریں ۴۷ اور طوق ۴۸ اور بھڑکتی آگ ۴۹ بے شک نیک پیئیں گے اس

۳۶ رحم میں تو جو ایسے گندے پانی  
 سے پیدا کیا گیا اس کا تکبر نہ اتنا اور  
 پیدا کر نولے کی نافرمانی کرنا نہایت  
 بے جا ہے۔  
 ۳۷ انسان بنایا۔  
 ۳۸ اس کے اعضاء کو کامل کیا اس  
 میں روح ڈالی۔  
 ۳۹ یعنی منی سے یا انسان سے۔  
 ۴۰ دو صنفیں پیدا کیں۔

۱۔ سورہ دھرمی اس کا نام سورہ انسان  
 بھی ہے مجاہد وقتادہ اور جہور کے نزدیک  
 یہ سورت مزنیہ ہے بعض نے اسکو مکہ کہا  
 ہے اس میں دو رکوع اکتیس آیتیں دو  
 سو چالیس کلمے اور ایک ہزار چوبیس حرف ہیں  
 ۲۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام پر نفع

روح سے پہلے چالیس سال کا ۴۱ کیونکہ وہ ایک مٹی کا خمیر تھا نہ کہیں اس کا ذکر تھا نہ اسکو کوئی جانتا تھا نہ کسی کو اسکی پیدائش کی حکمتیں معلوم تھیں اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے انسان  
 سے جس جس ملا ہے اور وقت سے اس کے عمل میں رہنے کا زمانہ ۴۲ مرد و عورت کی ۴۳ مکلف کر کے اپنے امر و نہی سے ۴۴ تاکہ دلائل کا مشاہدہ اور آیات کا استماع کر سکے ۴۵ دلائل قائم کر کے  
 رسول بھیج کر کتابیں نازل فرما کر تاکہ ہو ۴۶ یعنی مومن مسعود ۴۷ کا فرشتی ۴۸ جنہیں باندھ کر دوزخ کی طرف گھسیٹے جائیں گے ۴۹ جو گلوں میں ڈالے جائیں گے ۵۰ جسیں جلائے جائیں گے



کَاسٍ كَانَ مَزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا

جام میں جسے جسکی لمونی کافور جو وہ کافور کیا ایک چشمہ جو ۱۳ جمیں سے اللہ کے نہایت خاص بندے نہیں گئے اپنے ٹھکانے سے جہاں

تَفْجِيرًا ۝ يُوفُونَ بِالْأَذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝

چاہیں بہا کر لیا جائے گا ۱۴ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں وہاں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جسکی بُرائی ۱۵ پھیل ہوئی ہوگا

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبٍّ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر ۱۶ مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے

نُطْعِمُكُمْ لَوْ جَاءَ اللَّهُ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا خَافُ

کتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزارا نہیں مانگتے بیشک ہم اپنے

مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَّهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ

رہے سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہوگا ۱۷ تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچالیا

وَلَقَهُمْ نَصْرَةٌ وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝

اور انہیں تازگی اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے

مُتَكِّينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرُونَ فِيهَا شُمْسًا وَلَا زَهْرًا ۝

جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھنڈ ۱۸

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلُّهَا وَذُلَّتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ وَيُطَافُ

اور اس کے ۱۹ سائے ان پر جھکے ہوئے اور اسکے گچھے جھکا کر نیچے کر دئے گئے ہونگے ۲۰ اور ان پر چاندی

عَلَيْهِمْ بِأَنِيَّةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ۝ قَوَارِيرًا

کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے

مِنْ فِضَّةٍ قَدَرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

چاندی کے ۲۱ سابقوں نے انہیں پوسے اندازہ پر کھا ہوگا ۲۲ اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے ۲۳ جسکی لمونی

۱۹ لہذا ہم اپنے عمل کی جزا یا شکر گزاری تم سے نہیں چاہتے یہ عمل اس لئے ہے کہ ہم اس دن خوف سے امن میں ہیں ۲۰ یعنی گرمی یا سردی کی کوئی تکلیف وہاں نہ ہوگی ۲۱ یعنی بہشتی

دختوں کے ۲۲ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں خوشے باسانی لے سکیں ۲۳ جنتی برتن چاندی کے ہونگے اور چاندی کے رنگ اور اس کے حسن کے ساتھ مثل آبگینہ کے صاف شفاف ہونگے

کہ ان میں جو چیزیں جملے گی وہ باہر سے نظر آئے گی ۲۴ یعنی پینے والوں کی رغبت کی قدر نہ اس سے کم نہ زیادہ یہ سلیقہ جنتی خدام کے ساتھ خاص ہے دنیا کے ساتیوں کو

میسر نہیں ۲۵ شراب بطور کے ۔

۱۳ جنت میں ۱۴ ابرار کے ثواب بیان فرمانے کے بعد ان کے اعمال کا ذکر فرمایا جاتا ہے جو اس ثواب کا سبب ہوئے ۱۵ امنت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے وہ کسی شرط سے اپنے اور واجب کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میرا لیٹن اچھا ہو یا میرا سفر بخیر واپس آئے تو میں راہ خدا میں اس قدر صدقہ دوں گا یا اتنی رقمیں نماز پڑھوں گا اس نذر کی وفا واجب ہوتی ہے معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ طاعت و عبادت اور شرع کے واجبات کے عامل ہیں حتیٰ کہ جو طاعات غیر واجبہ اپنے اوپر نذر سے واجب کر لیتے ہیں اسکو بھی ادا کرتے ہیں ۱۶ یعنی شدت اور سختی ۔

۱۷ اقتادہ نے کہا کہ اس دن کی شدت

اس قدر بھلی ہوئی ہے کہ آسمان پھٹ

جائیں گے ستارے گر پڑیں گے چاند سوچ

بے نور ہو جائیں گے پہاڑ ریزہ ریزہ

ہو جائیں گے کوئی عمارت باقی نہ

رہے گی اس کے بعد یہ بتایا جاتا

ہے کہ ان کے اعمال ریا و نمائش سے

خالی ہیں ۔

۱۸ یعنی ایسی حالت میں جبکہ خود

انہیں کھانے کی حاجت و خواہش

ہو اور بعض مفسرین نے اس کے یہ

معنی لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت

میں کھاتے ہیں شان نزول یہ آیت

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور

ان کی کینہ فتنہ کے حق میں نازل ہوئی

حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

ہوئے ان حضرات نے ان کی صحت

پر تین روزوں کی نذر مانی اللہ تعالیٰ

نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا

سب صاحبوں نے روزے رکھے

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک

پیمانہ ہے) بولا حضرت خاتون جنت

نے ایک ایک صاع قینوں دن بچایا

لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹی

سنانے لگی تو ایک روز مسکین ایک

روز تین ایک روز سیر آیا اور تینوں

روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دیدی

گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا

روزہ رکھ لیا گیا ۔



۲۱ اس کی آمیزش سے شراب کی لذت اور زیادہ ہو جائے گی ۲۲ مقررین تو خالص اسی کو نہیں گئے اور باقی اہل جنت کی شراہوں میں اس کی آمیزش ہوگی یہ چشمہ زیر عرش سے جنت عدن ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔ ۲۳ چونکہ کبھی مریں گے نہ بڑھے ہونگے نہ ان میں کوئی تیز آئے گا نہ خدمت سے اکتائیں گے ان کے حسن کا یہ عالم ہوگا ۲۴ یعنی جس طرح فرش مصطفیٰ پر گوہر آبدار غلطان ہوا اس حسن و صفا کے ساتھ جنتی غلمان مشغول خدمت ہوں گے ۲۵ جس کا وصف بیان میں نہیں آ سکتا ۲۶ جس کی حدود نہایت نہیں نہ اسکو زوال نہ جنتی کو وہاں سے انتقال و مسرت کا یہ عالم کہ ادنیٰ مرتبہ کا جنتی جب اپنے ملک میں نظر کرے گا تو ہزار برس کی راہ تک ایسے ہی دیکھے گا جیسے اپنے قریب کی جگہ دیکھتا ہو شوکت و شکوہ یہ ہوگا کہ ملائکہ بے اجازت نہ آئیں گے ۲۷ یعنی ہر ایک ریشم کے۔ ۲۸ یعنی دین ریشم کے۔ ۲۹ حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر ایک جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہونگے ایک چاندی کا ایک سونے کا ایک موتی کا۔ ۳۰ جو نہایت پاک صاف نہ اسے کسی کا ہاتھ لگے کسی نے چھو نہ وہ پینے کے بعد شراب دینا کی طرح جسم کے اندر مٹر کر بول بنے بلکہ اس کی صفائی کا یہ ۳۱ عالم ہے کہ جسم کے اندر تر کر پاکیہ ۱۹ خوشبو بن کر جسم سے نکلتی ہے اہل جنت کو کھانے کے بعد شراب پیش کی جائیگی اسکو پینے سے انکے پیٹ صاف ہو جائیں گے اور جو انھوں نے کھایا ہے وہ پاکیزہ خوشبو بن کر انکے جسموں سے نکلیے گا اور ان کی خواہشیں اور غبتیں پھر تازہ ہو جائیں گی ۳۲ یعنی تمہاری اطاعت و فرمانبرداری کا۔ ۳۳ کہ تم سے تمہارا رب راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثواب عظیم عطا فرمایا۔ ۳۴ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۳۵ آیت آیت کریمہ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں ہیں۔ ۳۶ رسالت کی تبلیغ فرما کر اور اس میں مشقتیں اٹھا کر اور دشمنان دین کی ایذا میں برداشت کر کے۔ ۳۷ شان نزول عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ اس کام سے باز آئیے یعنی دین سے غلبہ نہ لیا کہ آپ ایسا کریں تو میں اپنی بیٹی ایکویا دوں اور بغیر مہر کے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں ولید نے کہا کہ میں آپ کو اتنا مال دیدوں کہ آپ راضی ہو جائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۳۸ نماز میں صبح کے ذکر سے نماز فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر ادھیں ۳۹ یعنی مغرب عشا کی نماز میں پڑھو اس آیت میں پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا گیا ۴۰ یعنی فرائض کے بعد نوافل پڑھتے رہو اس میں نماز تہجد آگئی بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مراد ذکر لسانی ہے مقصود یہ ہے کہ روز و شب کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے ذکر لگائیں مشغول رہو ۴۱ یعنی کفار ۴۲ یعنی محبت دنیا میں گرفتار ہیں ۴۳ یعنی روز قیامت کو جسکے شدائد کفار پر بہت بھاری ہونگے نہ اس پر ایمان لاتے ہیں نہ اس دن کے لئے عمل کرتے ہیں ۴۴ انھیں ہلاک کر دیں اور بجائے ان کے ۴۵ جو اطاعت شعار ہوں۔

زُنَجِيلًا ۱۷ عَيْنَا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ۱۸ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ اَدْرَاكٌ مُّوَكَّلُونَ ۲۱ وَهِيَ اَدْرَاكٌ كَيْسًا هِيَ جَنَّتٌ فِيهَا كَيْسٌ شَدِيدٌ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۲۲ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۲۳ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۲۴ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۲۵ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۲۶ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۲۷ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۲۸ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۲۹ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۳۰ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۳۱ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۳۲ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۳۳ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۳۴ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۳۵ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۳۶ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۳۷ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۳۸ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۳۹ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۴۰ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۴۱ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۴۲ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۴۳ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۴۴ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۴۵ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۴۶ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۴۷ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۴۸ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۴۹ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۵۰ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۵۱ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۵۲ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۵۳ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۵۴ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۵۵ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۵۶ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۵۷ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۵۸ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۵۹ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۶۰ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۶۱ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۶۲ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۶۳ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۶۴ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۶۵ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۶۶ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۶۷ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۶۸ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۶۹ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۷۰ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۷۱ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۷۲ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۷۳ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۷۴ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۷۵ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۷۶ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۷۷ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۷۸ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۷۹ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۸۰ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۸۱ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۸۲ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۸۳ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۸۴ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۸۵ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۸۶ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۸۷ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۸۸ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۸۹ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۹۰ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۹۱ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۹۲ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۹۳ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۹۴ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۹۵ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۹۶ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۹۷ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۹۸ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ ۹۹ اِذَا رَايْتَهُمْ حَسْبُهُمْ لَوْ لَوُاْ اَمْنُثُورًا ۱۰۰ وَازْدَارَايْتُ ثُمَّ مَحَلَّدُونَ

ہمیشہ ہمنے والے لڑکے ۲۸ جب تو انھیں دیکھے تو انھیں سمجھے کہ موتی ہیں کبیرے ہوئے ۲۹ اور جب تو ادھر نظر اٹھائے رایتِ نعیماء و ملکاً کبیراً ۳۰ علیہم ثيابٌ سندس خضر و ایک چین دیکھے ۳۱ اور بڑی سلطنت ۳۲ ان کے بدن پر ہیں کرب کے سبز کپڑے ۳۳ اور

اِسْتَبْرَقٌ وَحُلُوْاْ اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۱۷ اِنَّ هَذَا كَانَ اَكْمَرُ جَزَاءٍ وَّكَانَ سَعْيَكُمْ مَشْكُورًا ۱۸ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيْلًا ۱۹ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلا تَطِعْ مِنْهُمْ اِمًّا اَوْ كَفُوْرًا ۲۰ وَاذْكُرْ اِسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۲۱ اِن مِّنْ كَسِيٍّ كُنْعًا رَّيًّا نَاثِرًا سِرًّا يَّكِيًّا ۲۲ اَوْ اِذَا سَأَلَكَ عِبَادُكَ عَنْ شَيْءٍ قُلْ اَعْلَمُ ۲۳ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۲۴ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۲۵ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۲۶ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۲۷ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۲۸ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۲۹ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۳۰ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۳۱ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۳۲ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۳۳ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۳۴ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۳۵ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۳۶ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۳۷ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۳۸ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۳۹ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۴۰ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۴۱ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۴۲ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۴۳ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۴۴ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۴۵ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۴۶ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۴۷ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۴۸ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۴۹ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۵۰ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۵۱ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۵۲ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۵۳ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۵۴ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۵۵ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۵۶ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۵۷ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۵۸ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۵۹ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۶۰ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۶۱ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۶۲ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۶۳ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۶۴ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۶۵ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۶۶ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۶۷ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۶۸ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۶۹ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۷۰ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۷۱ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۷۲ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۷۳ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۷۴ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۷۵ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۷۶ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۷۷ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۷۸ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۷۹ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۸۰ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۸۱ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۸۲ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۸۳ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۸۴ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۸۵ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۸۶ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۸۷ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۸۸ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۸۹ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۹۰ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۹۱ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۹۲ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۹۳ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۹۴ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۹۵ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۹۶ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۹۷ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۹۸ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۹۹ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا ۱۰۰ اَوْ اِذَا نَذَرَ اَنْ يَّصِلَ كَعْبَدًا

بے شک ہم نے تم پر ۳۸ قرآن بتدريج اتارا ۳۹ تو اپنے رب کے حکم پر صابر رہو ۴۰ لا تطع منهم امّا او کفوراً ۴۱ واذکُر اسمَ ربِّک بکرة و اَصِيْلًا ۴۲ ان میں کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ سنو ۴۳ اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو ۴۴ و من الیل فاسجد لہ و سبحہ لیلاً طویلاً ۴۵ ان ہوا لاء یحبون اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو ۴۶ اور بڑی رات تک اس کی پالی بولو ۴۷ بیشک یہ لوگ ۴۸ پاؤں تلے کی العاجلۃ و یذرون و راءہم یوماً ثقیلاً ۴۹ نحن خلقنہم و عزیز رکھتے ہیں ۵۰ اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ۵۱ ہم نے انھیں پیدا کیا اور انکے شددنا اسرہم و اذا شئنا بدّلنا امثالہم تبدیلاً ۵۲ ان ہذا جو زندہ مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ۵۳ ان جیسے اور بدل دیں ۵۴ بے شک یہ

۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰



۵۵ غریق کے لئے ۵۱ اس کی طاعت بجا لا کر اور اس کے رسول کا اتباع کر کے ۵۲ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے اسی کی مشیت سے ہوتا ہے ۵۳ یعنی جنت میں داخل فرماتا ہے۔  
۵۴ ایمان عطا فرما کر ۵۵ ظالموں سے مراد کافر ہیں۔

شان نزول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ والمرسلات شب جن میں نازل ہوئی ہم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب سادات میں تھے جب منیٰ کی غار میں پہنچے والمرسلات نازل ہوئی ہم حضور سے اس کو پڑھتے تھے اور حضور اس کی تلاوت فرماتے تھے اچانک ایک سانپ نے جست کی ہم اس کو مارنے کے لئے لپکے وہ بھاگ گیا حضور نے فرمایا تم اس کی بُرائی سے بچائے گئے وہ تمہاری بُرائی سے یہ غار منیٰ میں غار والمرسلات کے نام سے مشہور ہے۔

۲ ان آیتوں میں جو قسمیں مذکور ہیں وہ پانچ صفات ہیں جن کے موصوفات ظاہر میں مذکور نہیں اسی لئے مفسرین نے ان کی تفسیر میں بہت وجہ ذکر کئے ہیں بعض نے یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی قرار دی ہیں بعض نے ملائکہ کی بعض نے آیات قرآن کی بعض نے نفوس کا ملکہ کی جو اسکمال کے لئے ابدان کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ ریاضتوں کے جھونکوں سے ماسوائے حق کو اڑا دیتے ہیں پھر تمام اعضا میں اس اثر کو پھیلانے میں پھر حق بالذات اور باطل فی نفسہ میں فرق کرتے ہیں اور ذات الہی کے سوا ہر شے کو ہالک دیکھتے ہیں پھر ذکر کا افکار کرتے ہیں اس طرح کہ دلوں میں اور زبانوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی ہوتا ہے اور ایک وجہ یہ ذکر کی ہے کہ پہلی تین صفتوں سے ہوائیں

تَذَكُّرَةً فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا

نصیت ہر وہ تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ۵۱ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ ۵۲  
أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ يَدْخُلُ مَنْ يَشَاءُ  
اللہ چاہے ۵۳ بے شک وہ علم و حکمت والا ہے ۵۴ اپنی رحمت میں لیتا ہے ۵۵

فِي رَحْمَتِهِ ۝ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

جسے چاہے ۵۶ اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہر وہ ۵۷

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَيُّومِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ خَمْسُونَ آيَةً فِيهَا ذِكْرُ

سورہ مرسلات مکہ ہجریں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۵۱ پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ۝ فَالْعَصْفِ عَصْفًا ۝ وَالشَّارِبِ شَرًّا ۝

قسم نامی جو بھیجی جاتی ہیں لگا تار ۵۲ پھر زور سے جھونکا دینے والیاں ۵۳ پھر ابھار کر اٹھانے والیاں ۵۴

فَالْفَرْقِ فَرَقًا ۝ فَالْمُلْقِي ذِكْرًا ۝ عُدْرًا أَوْ نُذْرًا ۝ إِنَّمَا

پھر حق ناحق کو خوب جدا کرتی والیاں پھر انکی قسم جو ذکر کا افکار کرتی ہیں ۵۵ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو بیشک جس بات کا تم

تُوعِدُونَ لَوَاقِعَ ۝ فَإِذَا النُّجُومُ طُمَسَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرْجَتْ ۝

وعدہ دیئے جاتے ہو ۵۶ ضرور ہونی ہے ۵۷ پھر جب تارے محو کر دیئے جائیں ۵۸ اور جب آسمان میں رخنے پڑیں

وَإِذَا الْجِبَالُ سُفَّتْ ۝ وَإِذَا الرَّسُلُ أَقْتَتَ ۝ لَا يَوْمَ أَجَلَتْ ۝

اور جب پہاڑ غبار کر کے اڑا دیئے جائیں ۵۹ اور جب رسولوں کا وقت آئے ۶۰ کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

روز فیصلہ کے لئے ۶۱ اور تو کیا جانتے وہ روز فیصلہ کیا ہے ۶۲ جھٹلانے والوں کی اُس

لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۝ ثُمَّ نُنْبِئُهُمْ

دن خسارانی ۶۳ کیا ہم نے انہوں کو ہلاک نہ فرمایا ۶۴ پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے

مرا ہیں اور باقی دو سے فرشتے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ قسم ان ہواؤں کی جو لگا تار بھیجی جاتی ہیں پھر زور سے جھونکے دیتی ہیں ان سے مراد عذاب کی ہوائیں ہیں (خازن و جمل وغیرہ) ۵۱ یعنی وہ جست کی ہوائیں جو یا دلوں کو اٹھاتی ہیں اس کے بعد جو صفتیں مذکور ہیں وہ توں اخیر پر جماعت ملائکہ کی ہیں ابن کثیر نے کہا کہ فارقات و ملقیات سے جماعت ملائکہ مراد ہونے پر اجماع ہے ۵۲ انبیاء و مرسلین کے پاس وحی لا کر وہ یعنی بحث و عذاب اور قیامت کے آنے کا ۵۳ کہ اس کے ہونے میں کچھ بھی شک نہیں ۵۴ کہ وہ امتوں پر گواہی دینے کے لئے جمع کئے جائیں ۵۵ اور اس کے ہول و شدت کا کیا عالم ہے ۵۶ جو دنیا میں توحید و نبوت اور روز آخرت و ربعت و حساب کے منکر تھے ۵۷ دنیا میں عذاب نازل کر کے جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔



۱۱ یعنی جو پہلی امتوں کے کمزورین کی راہ اختیار کر کے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں انھیں بھی پہلوں کی طرح ہلاک فرمائیں گے ۱۲ یعنی نطفہ سے۔  
۱۳ یعنی رحم میں ۱۴ وقت دلاوت  
تک جس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔  
۱۵ اندازہ فرمانے پر (جمل)  
۱۶ کہ زندہ اس کی پشت پر سرج  
رہتے ہیں اور مردے اس کے بطن  
میں۔  
۱۷ بلند پہاڑوں کے۔

۱۸ زمین میں چٹنے اور منبع پیدا  
پیدا کر کے یہ تمام باتیں مردوں کو  
زندہ کرنے سے زیادہ عجیب ہیں۔  
۱۹ اور روز قیامت کا فوں سے  
کہا جائے گا کہ جس آگ کا تم انکار  
کرتے تھے اس کی طرف جاؤ۔  
۲۰ یعنی اس عذاب کی طرف۔  
۲۱ اس سے جہنم کا دھواں مراد  
ہے جو اونچا ہو کر تین شاخیں ہو جائیگا  
ایک کفار کے سروں پر ایک ان  
کے دائیں اور ایک ان کے بائیں  
اور حساب سے فارغ ہونے تک  
انھیں اسی دھوئیں میں رہنے کا  
حکم ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے  
بندے اس کے عرش کے سایہ میں  
ہونگے اس کے بعد جہنم کے دھوئیں  
کی شان بیان فرمائی جاتی ہے کہ وہ  
ایسا ہے کہ۔

۲۲ جس سے اس دن کی گرمی سے  
کچھ اسن پاسکیں۔  
۲۳ آتش جہنم کی۔  
۲۴ اتنی اتنی بڑی۔

۲۵ نہ کوئی ایسی جہت پیش کر سکیں گے  
جو انھیں کام دے حضرت ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روز قیامت

تبارک الذی ۲۹

۸۴۶

المرسلت ۷۷

الْآخِرِينَ ۱۷ كَذَلِكَ نَفْعِلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۱۸ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ  
پہنچائیں گے ۱۱ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں

لِلْمُكَذِّبِينَ ۱۹ أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۲۰ فَجَعَلْنَاهُ فِي  
کی خرابی کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا ۱۲ پھر اسے ایک محفوظ

قَرَارٍ مَكِينٍ ۲۱ إِلَى قَدَرٍ مَعْلُومٍ ۲۲ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَدَرُونَ ۲۳  
جگہ میں رکھا ۱۳ ایک معلوم اندازہ تک ۱۴ پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر ۱۵

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۲۴ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ۲۵  
اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی کیا ہم نے زمین کو جمع کرتے والی نہ کیا

أَحْيَاءَ وَآمَوَاتًا ۲۶ وَجَعَلْنَا فِيهَا رِوَاسِيَّ شَمْعَتٍ ۲۷ وَأَسْقَيْنَاكُمْ  
تمہارے زندوں اور مردوں کی ۱۶ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے ۱۷ اور ہم نے تمہیں خوب

مَاءً فُرَاتًا ۲۸ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۲۹ انْطَلِقُوا إِلَى  
میٹھا پانی بلایا ۱۸ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ۱۹ چلو اس کی طرف

مَا كُنْتُمْ بِهِ تَكْذِبُونَ ۳۰ انْطَلِقُوا إِلَى ظِلٍّ ذِي شَلْثِ  
۲۰ جسے جھٹلانے تھے چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں

شُعَبٍ ۳۱ لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ الْهَبِ ۳۲ إِنَّمَا تَرَفُّي بَشَرٍ  
۲۱ نہ سایہ دے ۲۲ نہ لپٹ سے بچائے ۲۳ بیشک دوزخ چنگاریاں اڑاتی

كَالْقَصْرِ ۳۳ كَأَنَّهُ جِبَلٌ صُفْرٌ ۳۴ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۳۵  
۲۴ ہے ۲۵ جیسے اونچے محل گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

هَذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ ۳۶ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ۳۷  
یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے ۲۵ اور نہ انھیں اجازت ملے کہ عذر کریں ۲۶

بہت سے موقع ہونگے بعض میں کلام کرینگے بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے ۲۷ اور حقیقت ان کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں جتنیں تمام کردی گئیں اور آخرت کے لئے کوئی  
جائے عذباتی نہیں رکھی گئی البتہ انھیں یہ خیال فاسد آئے گا کہ کچھ جیلے بہانے بنائیں یہ جیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی جنہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کو عذر ہی کیا ہے جس  
نے نعمت دینے والے سے روگردانی کی اس کی نعمتوں کو جھٹلایا اس کے احسانوں کی ناسپاسی کی۔



وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٧﴾ هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمْعُكُمْ

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی = بے بیصلہ کا دن ہم نے تمہیں جمع کیا ۲۸

وَالْأَوَّلِينَ ﴿٢٨﴾ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِدُونِ ﴿٢٩﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

اور سب اگلوں کو ۲۸ اب اگر تمہارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو ۲۹ اس دن جھٹلانے والوں

لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ وَعُيُونٍ ﴿٣١﴾ وَفَوَاكِهَ

کی خرابی بے شک ڈروالے ۳۰ سیالوں اور چشموں میں ہیں اور میووں میں جو ان کا

مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٣٢﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا

جی چاہے ۳۱ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا ۳۲ اپنے اعمال کا صلہ ۳۳ بیشک

كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٤﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٥﴾ كُلُوا

نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ۳۴ کچھ

وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ جُحْرُمُونَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾

کھاؤ اور بہت لو ۳۵ ضرور تم مجرم ہو ۳۶ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٣٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

اور جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے اس دن جھٹلانے

لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٩﴾ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٤٠﴾

والوں کی خرابی پھر اس ۳۹ کے بعد کونسی بات پر ایمان لائیں گے ۴۰

سَوْفَ النَّبَا مَكِينٌ إِنَّهُ يَرْفَعُ رُكُوعًا ﴿٤١﴾

سورہ نبا مکہ ہے اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

۲۹ اور کسی طرح اپنے آپ کو

عذاب سے بچا سکو تو بجاوے۔ انتہا درجہ کی توبہ ہے کیونکہ یہ تو وہ یقینی جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی مکر جمل سکتا ہے نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔

۳۰ اس دن جھٹلاؤں کی خوف رکھتے تھے جنتی درختوں کے۔ ۳۱ اس سے لذت اٹھاتے

۳۲ ہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل جنت کو ان کے حسب مرضی نعمتیں ملیں گی بخلاف دنیا کے کہ یہاں آدمی کو جو میسر آتا ہے اسی پر راضی ہونا پڑتا ہے اور اہل جنت سے کہا جائیگا ۳۳ لذت خالص جس میں ذرا بھی تنقص کا شائبہ نہیں۔ ۳۴ ان طاعات کا جو تم دنیا

۳۵ میں بجالائے تھے۔ ۳۶ اس کے بعد تہدید کے طور پر کفار کو خطاب کیا جاتا ہے کہ اے دنیا میں تکذیب کرنے والو تم دنیا میں۔

۳۷ اپنی موت کے وقت تک۔ ۳۸ کافر ہو دائمی عذاب کے مستحق ہو۔ ۳۹ قرآن شریف۔

۴۰ یعنی قرآن شریف کتب اہمہ میں سب سے آخر کتاب ہے اور بہت ظاہر معجزہ ہے اس پر ایمان نہ لائے تو پھر ایمان لانے کی کوئی

صورت نہیں۔ سورہ نبا اسکو سورہ تساؤل اور سورہ غم ميساؤلون بھی کہتے ہیں یہ سورت مکہ ہے اس میں دو رکوع چالیس یا اکتالیس آیتیں ایک سو

تہتر کھے نو سو ستر حرف ہیں۔



۲۰ کفار قریش ۲۱ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرما کر انہیں سنایا تو ان میں ہاتھ لگتے، ٹھٹھکتے، شرمیلے ہوئے اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیادین لائے ہیں اس آیت میں انکی گفتگوؤں کا بیان ہے اور غنیم شان کے لئے استفہام کے پیراۃ میں بیان فرمایا یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس میں یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں اس کے بعد وہ بات بیان فرمائی جاتی ہے ۲۲ بڑی خبر سے مراد یا قرآن ہے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین یا مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا مسئلہ۔

النبا ۷۸

۸۴۸

عمر ۳۰

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۱ عَنِ النَّبَا الْعَظِيمِ ۲ الَّذِي هُمْ فِيهِ

یہ ۲۰ آپس میں کا ہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں ۲۱ بڑی خبر کی ۲۲ جس میں وہ کئی راہ

مُخْتَلِفُونَ ۳ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۴ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۵ اَلَمْ نَجْعَلِ

ہیں وہ ۵ ہاں ہاں اب جان جائیں گے پھر ہاں ہاں جان جائیں گے ۶ کیا ہم نے

اَلْاَرْضَ مَهْدًا ۶ وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۷ وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۸ وَجَعَلْنَا

زمین کو بچھونا نہ کیا ۶ اور پہاڑوں کو میخیں ۷ اور تمہیں جوڑے بنایا ۸ اور تمہاری

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۹ وَجَعَلْنَا الْيَلَّ لِبَاسًا ۱۰ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۱۱

نیند کو آرام کیا ۹ اور رات کو پردہ پوشش کیا ۱۰ اور دن کو روزگار کے لئے بنایا ۱۱

وَبَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۱۲ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ۱۳ وَانْزَلْنَا

اور تمہارے اوپر سات مضبوط چٹائیاں جنیں ۱۲ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا ۱۳ اور پھر بدلیوں

مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۱۴ لَنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ۱۵ وَجَنَّاتٍ

سے زور کا پانی اُتار ۱۴ کہ اس سے پیدا فرمائیں نارج اور سبزہ ۱۵ اور گھنے باغ

اَلْفَاافًا ۱۶ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۱۷ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۱۸

۱۵ بیشک فیصلہ کا دن ۱۶ تمہارا ہوا وقت ہے جس دن صور بھونکا جائے گا ۱۷

فَتَاتُونَ اَفْوَاجًا ۱۹ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۲۰ وَسُيِّرَتِ

تو تم چلے آؤ گے ۱۹ افوجہ کی فوجیں اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا ۲۰ اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ

اَلْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۲۱ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۲۲ لِلظَّالِمِينَ ۲۳

پہاڑ بھینکے جیسے چمکتا دینا دور سے پانی کا دھوکا دیتا ۲۱ بیشک جہنم تاک میں ہے ۲۲ سرکشوں کا

مَا بَا ۲۴ لَبِثِينَ فِيهَا اَحْقَابًا ۲۵ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۲۶

ٹھکانا ۲۴ اس میں قروں رہیں گے ۲۵ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا فرہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو

۲۷ اِنِّیْ اَتَقَابُ جِیْسِی رُوشَنی بھی ہے اور گرمی بھی ۲۸ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب نیران اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل سرگز

عبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعثت و جزا کا انکار بھی باطل اس پر ان قوی سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں ۲۹ اور اب و عذاب کے لئے ۳۰ مراد اس سے نفخہ اخیر ہے ۳۱ اپنی قبروں سے حساب کے لئے بوقت کی طرف ۳۲ اور اس میں راس بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے ۳۳ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔

۲۰ اس تکذیب و انکار کے نتیجہ کو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے عجائب قدرت میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ یہ لوگ انکی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالم کو پیدا کرنے اور اسکے بعد اسکو فنا کرنے اور بعد فنا پھر حساب و جزا کیلئے پیدا کرنے پر قادر ہے۔

۲۱ کہ تم آئیں رہو اور وہ تمہاری قرار گاہ ہو ۲۲ جن سے زمین ثابت و قائم رہے۔ ۲۳ مرد و عورت۔

۲۴ تمہارے جسموں کے لئے ناکہ اس کوئت اور مکان دور ہو اور راحت حاصل ہو۔ ۲۵ اور اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپاتی ہے ۲۶ کہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور انبی روزی تلاش کرو۔

۲۷ جس پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور کھنگی و بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی مراد ان چٹائیوں سے سات آسمان ہیں۔

۲۸ یعنی آفتاب جیسے روشنی بھی ہے اور گرمی بھی ۲۹ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب نیران اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل سرگز

عبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعثت و جزا کا انکار بھی باطل اس پر ان قوی سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں ۳۰ مراد اس سے نفخہ اخیر ہے ۳۱ اپنی قبروں سے حساب کے لئے بوقت کی طرف ۳۲ اور اس میں راس بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے ۳۳ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔

۳۴ اِنِّیْ اَتَقَابُ جِیْسِی رُوشَنی بھی ہے اور گرمی بھی ۳۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب نیران اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل سرگز

عبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعثت و جزا کا انکار بھی باطل اس پر ان قوی سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں ۳۰ مراد اس سے نفخہ اخیر ہے ۳۱ اپنی قبروں سے حساب کے لئے بوقت کی طرف ۳۲ اور اس میں راس بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے ۳۳ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔

۳۴ اِنِّیْ اَتَقَابُ جِیْسِی رُوشَنی بھی ہے اور گرمی بھی ۳۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب نیران اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل سرگز

عبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعثت و جزا کا انکار بھی باطل اس پر ان قوی سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں ۳۰ مراد اس سے نفخہ اخیر ہے ۳۱ اپنی قبروں سے حساب کے لئے بوقت کی طرف ۳۲ اور اس میں راس بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے ۳۳ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔

۳۴ اِنِّیْ اَتَقَابُ جِیْسِی رُوشَنی بھی ہے اور گرمی بھی ۳۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب نیران اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل سرگز

عبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعثت و جزا کا انکار بھی باطل اس پر ان قوی سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں ۳۰ مراد اس سے نفخہ اخیر ہے ۳۱ اپنی قبروں سے حساب کے لئے بوقت کی طرف ۳۲ اور اس میں راس بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے ۳۳ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔

۳۴ اِنِّیْ اَتَقَابُ جِیْسِی رُوشَنی بھی ہے اور گرمی بھی ۳۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب نیران اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل سرگز

عبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعثت و جزا کا انکار بھی باطل اس پر ان قوی سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں ۳۰ مراد اس سے نفخہ اخیر ہے ۳۱ اپنی قبروں سے حساب کے لئے بوقت کی طرف ۳۲ اور اس میں راس بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے ۳۳ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔

۳۴ اِنِّیْ اَتَقَابُ جِیْسِی رُوشَنی بھی ہے اور گرمی بھی ۳۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب نیران اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل سرگز



الْأَحْيَاءُ وَالْمَيِّتُ لَا يَلْمِزُكَ فِي شَيْءٍ ۚ وَإِنَّمَا تَلْمِزُكَ الْفِتَنُ الَّتِي يُفْضِلُ بَعْضُ النَّاسِ عَلَى الْآخَرِ ۚ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ

مگر کھوتے پانی اور وزنیوں کا جلتا پیپ جیسے کو تیسرا بر لا ۱۱ بے شک انھیں حساب کا خوف نہ تھا

حَسَابًا ۚ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَابًا ۚ وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۚ

۲۲ اور انھوں نے ہماری آیتیں جھوٹ جھٹلائیں اور ہم نے ۲۳ ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے ۲۴

فَذُوقُوا فَلَن تَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۚ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۚ

اب چکھو کہ تم تہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب بیشک ڈروالوں کو کامیابی کی جگہ ہر ۲۵

حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۚ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۚ وَكَأَسَادٍ مَّاهًا ۚ

باغ میں ۲۶ اور انگور اور اٹھتے جون والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام ۲۷

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَابًا ۚ جَزَاءٌ مِّن رَّبِّكَ عَطَاءٌ حَسَابًا ۚ

جس میں نہ کوئی بیہودہ بات نہیں نہ جھٹلانا ۲۸ جلد تمہارے رب کی طرف سے ۲۹ نہایت کافی عطا

رَبِّ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنُ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ

وہ جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ

خَطَابًا ۚ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْبَلَىٰ صَافًا ۚ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا

دیکھیں گے ۳۰ جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا ۳۱ مگر

مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ۚ ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ

جسے رحمن نے اذن دیا ۳۲ اور اس نے ٹھیک بات کہی ۳۳ وہ سچا دن ہے اب جو

شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَاءَ ۚ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا ۚ يَوْمَ

چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنا لے ۳۴ ہم تمہیں ۳۵ ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک ۳۶ جس دن

يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَفْرُ لِيَلْتَنِي كُنتُ تَرِبًا ۚ

آدمی دیکھے گا جو کچھ اسکے ہاتھوں نے آگے بھیجا ۳۷ اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا ۳۸

۱۱ جیسے عمل ویسی جزا یعنی جیسا کفر بدترین جرم ہے ویسا ہی سخت ترین عذاب ان کو ہوگا ۲۲ کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر تھے ۲۳ لوح محفوظ میں ۲۴ ان کے تمام نیک و بد اعمال ہمارے علم میں ہیں ہم ان پر جزا دیں گے اور آخرت میں وقت عذاب ان سے کہا جائیگا۔

۲۵ جنت میں جہاں انھیں عذاب سے نجات ہوگی اور ہر مرد حاصل ہوگی۔

۲۶ جنہیں قسم قسم کے نفیس پھولوں والے درخت ۲۷ شراب نفیس کا۔

۲۸ یعنی جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔

۲۹ تمہارے اعمال کا۔

۳۰ بسبب اس کے خوف کے۔

۳۱ اس کے رعب و جلال سے۔

۳۲ کلام یا شفاعت کا۔

۳۳ دنیا میں اور اسی کے مطابق عمل کیا بعض مفسرین نے فرمایا کہ ٹھیک بات سے کلمہ طیب لا الہ الا اللہ مراد ہے۔

۳۴ عمل صالح کر کے تاکہ عذاب سے محفوظ رہے۔

۳۵ اے کافر وہ۔

۳۶ مراد اس سے عذاب آخرت ہے۔

۳۷ یعنی ہر نیکی بدی اس کے نامہ اعمال میں درج ہوگی جس کو وہ روز قیامت دیکھے گا۔

۳۸ تاکہ عذاب سے محفوظ رہا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روز قیامت جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائیگا اور انھیں ایک دوسرے سے

۱۰ بدل دلا جائیگا اگر سینک والے نے بے سینک والے کو مارا ہوگا تو اُسے

۲ بدل دلا جائیگا اس کے بعد وہ سب خاک کر دیے جائیں گے یہ دیکھ کر کافر متنا کر بیگا

کہ کاش میں بھی خاک کر دیا جاتا بعض مفسرین نے اسکے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ مومنین پر اللہ تعالیٰ کے انعام دیکھ کر کافر متنا کر لگا کہ کاش وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی متواضع ہوتا استغبر ہر کس نہ ہوتا

ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ایسے ہیں جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر لعنہ کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کئے جانے پر افتخار کیا تھا جب حضرت آدم اور ان کی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو شدت عذاب میں مبتلا پائے گا تو کہے گا کاش میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا۔



۱ سورۃ النازعات کہیہ ہے اس میں دو رکوع چھیالیس آیتیں ایک سو ستاونے کلمے سات سو تیرہ حرف ہیں ۱ یعنی ان فرشتوں کی ۲ کافروں کی۔  
۲ یعنی مومنین کی جانیں نرمی کے ساتھ قبض کریں ۳ جسم کے اندر یا آسمان و زمین کے درمیان مومنین کی رومیں لے کر (کما روی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ۴ نئی نعت پر جس کے مامور ہیں (روح البیان) ۵ یعنی امور دنیویہ کے انتظام و جوان سے متعلق ہیں ان کے سرانجام کریں یہ قسم اس پر ہے ۶ زمین اور پہاڑ اور ہر چیز نفوذ اولی سے غلطاب میں آجائے گی اور تمام خلق مر جائے گی۔  
۷ یعنی نفوذ ثانیہ ہوگا جس سے ہر شے باذن الہی زندہ و کردی جائیگی ان دونوں نفوذوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔

عمر ۳۰

۸۵۰

الزلزلۃ ۹

۱ اس دن کی بول اور دہشت سے یہ حال کفار کا ہوگا۔  
۲ جو مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد اٹھنے جاؤ گے تو۔  
۳ یعنی موت کے بعد پھر زندہ کی طرف واپس کیے جائیں گے۔  
۴ ریزہ ریزہ کبھری ہوئی پھر بھی زندہ کئے جائیں گے۔  
۵ یعنی اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم نے کے بعد اٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اسکی تکذیب کرتے رہے یہ مقولہ انکا بطریق استہزاء تھا اس پر انھیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو یہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ دشوار ہے کیونکہ قادر بر حق پر کچھ بھی دشوار نہیں۔  
۶ نفوذ اخیرہ۔

۷ جس سے سب جمع کر لیے جائیں گے اور جب نفوذ اخیرہ ہوگا۔  
۸ زندہ ہو کر۔

۹ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قوم کا تکذیب کرنا آپ کو شاق اور ناگوار کرے تو اللہ تعالیٰ نے آپکی تسکین کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جنھوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں آپ اس سے غمگین نہ ہوں ۱۰ جو ملک شام میں طور کے قریب ہے ۱۱ اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا ۱۲ کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی سے ۱۳ یعنی اس کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف ۱۴ اس کے عذاب سے۔

سُورَةُ النَّازِعَاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ اَرْبَعُونَ اَيَةً وَفِيهَا رُكُوعًا اَرْبَعَةٌ

سورۃ النازعات کہیہ ہے اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

وَالْزَّعِیْتُ غَرْقًا ۱ وَالنَّشْطِیْتُ نَشْطًا ۲ وَالسَّیْحَتِ سَبْحًا ۳

قسم انکی ۱ کہ سختی سے جان کھینیں ۲ اور نرمی سے بند کھولیں ۳ اور آسانی سے پیریں ۴

فَالسَّیْقَتِ سَبْقًا ۴ فَاَلَمْ یَدْرِ اَمْرًا ۵ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۶

پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں ۵ پھر کام کی تدبیر کریں ۶ کہ کافروں پر مغرور عذاب ہوگا جن دن تھر تھرائیں تھر تھرائیں

تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ ۷ قُلُوبٌ یَّوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ۸ ابْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۹

۷ اس کے پیچھے آتی ہوئی ۸ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہونگے ۹ آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے ۱۰

یَقُولُونَ ءَاِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِی الْحَافِرَةِ ۱۱ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

کافروں کہتے ہیں کیا ہم پھر اٹلے پاؤں پٹیں گے ۱۲ کیا ہم جب گلی ہڈیاں ہو جائیں گے

مُخْرَجَةً ۱۳ قَالُوْا تِلْكَ اِذَا کُرُّهُ خَاسِرَةٌ ۱۴ فَاِنَّا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۱۵

۱۳ بولے یوں تو یہ ہلنا تو نرا نقصان ہے ۱۴ تو وہ ۱۵ نہیں مگر ایک جھٹکا ۱۶

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۱۷ هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوسٰی ۱۸ اِذْ نَادٰہُ

جبھی وہ کھلے میدان میں آ پڑے ہونگے ۱۹ کیا انھیں موسیٰ کی خبر نہ ۱۸ جب اُسے اُس کے

رَبِّہٖ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ۱۹ اِذْ هَبَّ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ طَغٰی ۲۰

رب نے پاک جنگل طوی میں ۲۰ ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اٹھایا ۲۱

فَقُلْ هَلْ لَّکَ اِلٰی اَنْ تَزِیْنٰی ۲۲ وَاَهْدِیْکَ اِلٰی رَبِّکَ فَتَخْشٰی ۲۳

اس سے کہہ کیا تجھے رغبت اس طرف ہو ۲۴ اور تجھے تیرے رب کی طرف ۲۵ راہ بتاؤں کہ تو ڈرے ۲۶

اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں آپ اس سے غمگین نہ ہوں ۱۰ جو ملک شام میں طور کے قریب ہے ۱۱ اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا ۱۲ کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی سے ۱۳ یعنی اس کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف ۱۴ اس کے عذاب سے۔



۲۴۷ یبرضا اور عصا۔

۲۴۸ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔

۲۴۹ یعنی ایمان سے اعراض کیا۔

۲۵۰ فساد انگیزی کی۔

۲۵۱ یعنی جادو گروں کو اور

اپنے لشکروں کو۔

۲۵۲ یعنی میرے اوپر اور کوئی

رب نہیں۔

۲۵۳ دنیا میں غرق کیا اور

آخرت میں دوزخ میں داخل

فرمائے گا۔

۲۵۴ اللہ عزوجل سے اس کے بعد

منکرین بعثت کو عتاب فرمایا جاتا ہے۔

۲۵۵ تمہارے مرنے کے بعد۔

۲۵۶ بغیر ستون کے۔

۲۵۷ ایسا کہ اس میں کہیں کوئی خلل

نہیں۔

۲۵۸ نور آفتاب کو ظاہر فرما کر۔

۲۵۹ جو بیلا تو آسمان سے پہلے فرمائی

گئی تھی مگر پھیلانی نہ گئی تھی۔

۲۶۰ جسے جاری فرما کر۔

۲۶۱ جسے جاندار کھاتے ہیں۔

۲۶۲ روئے زمین پر تاکہ اسکو سکون ہو۔

۲۶۳ یعنی نفرتانہ ہو گا جس میں مرنے

اٹھائے جائیں گے۔

۲۶۴ دنیا میں نیک یا بد۔

۲۶۵ اور تمام خلق اس کو دیکھے۔

۲۶۶ حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا۔

۲۶۷ آخرت پر اور شہوات کا تابع ہوا۔

۲۶۸ اور اس لئے جانا کہ اُسے روزِ

قیامت اپنے رب کے حضور حساب کے

لئے حاضر ہونا ہے۔

۲۶۹ حرام چیزوں کی۔

فَكَارِهِ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۖ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۖ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۖ

پھر موسیٰ نے اُسے بہت بڑی نشانی دکھائی ۲۴۷ اس پر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی پھر پیچھے دی ۲۴۸ اپنی کوشش میں

فَحْشَرَ فَنَادَىٰ ۖ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۖ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ

لگاؤ ۲۴۹ تو لوگوں کو جمع کیا ۲۵۰ پھر پکارا پھر بلولائیں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں ۲۵۱ تو اللہ نے اُسے دنیا و آخرت

الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنِ يَخْشَىٰ ۖ

دونوں کے عذاب میں پکڑاؤ ۲۵۲ بیشک اس میں سیکھ ملتا ہے اُسے جو ڈرے ۲۵۳ کیا تمہاری سمجھ کے

أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءِ ۖ بَنَاهَا ۖ رَفَعَ سُبُكَهَا فَسَوَّيَهَا ۖ

مطابق تمہارا بنانا ۲۵۴ مشکل یا آسان کا اللہ نے اسے بنایا اسکی چھت اونچی کی ۲۵۵ پھر اسے ٹھیک کیا ۲۵۶ اس کی

أَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ۖ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا ۖ

رات اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی ۲۵۷ اور اس کے بعد زمین پھیلانی ۲۵۸

أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ۖ وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ۖ مَتَاعًا لَّكُمْ

اس میں سے ۲۵۹ اس کا پانی اور چارہ نکالا ۲۶۰ اور پہاڑوں کو جمایا ۲۶۱ تمہارے اور تمہارے

وَلِأَنعَامِكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَةُ الْكُبْرَىٰ ۖ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ

جو پاؤں کے فائدہ کو پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی ۲۶۲ اس دن آدمی یاد کریگا

الْإِنْسَانُ مَا سَعَىٰ ۖ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ ۖ فَاثْمَانُ طَغَىٰ ۖ

جو کوشش کی تھی ۲۶۳ اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی ۲۶۴ تو وہ جس نے سرکشی کی ۲۶۵

وَأَثَرُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْبَاوَىٰ ۖ وَأَمَّا مَن

اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ۲۶۶ تو بیشک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے اور وہ جو اپنے رب کے

خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجَنَّةَ

حضور رکھنے والے سے ڈرا ۲۶۷ اور نفس کو خواہش سے روکا ۲۶۸ تو بیشک جنت ہی



عَبَسَ ٨٠

۴۷ ٹھکانا ہے تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لئے ٹھہری ہوئی ہے تمہیں اس کے

بیان سے کیا تعلق؟ ۴۸۔ تمہارے رب ہی تک اسکی انتہا ہے تم توقف طاء سے ڈرانے والے سو جو اس سے ڈرے

گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے ۴۹۰ دیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھتے

سورہ عبس مکہ ہے اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

ہوری چڑھائی اور منہ پھراؤ ۲ اس پر کہ اسکے پاس وہ اجینا حاضر ہوا ۳ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ سستہ ہو ۴

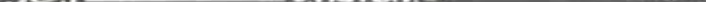
يَدْرُفْتَنفَعَهُ الدِّرِّيُّ ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَعَاى ۝ فَاَنْتَ لَ

وَمَا عَلَيْنَا لِيُحْيِيَهُمْ وَلَا يُفْطِنَهُمْ فِي سَعْيِهِمْ

اور پہلے پڑھیں یہیں اس لئے کہ حضرت ہوتے اور وہ جو پہلے ہوتے اس لئے کہ

۹۔ تو اُسے جھوٹا اور طرف مشغول ہوتے ہو یوں نہیں فرما۔ تو سمجھانا ہے اور توجہ دے اُسے

ء د ل ر ة ١٢ ١٣ ١٤ ١٥ ١٦ ١٧ ١٨ ١٩ ٢٠ ٢١ ٢٢ ٢٣ ٢٤ ٢٥ ٢٦ ٢٧ ٢٨ ٢٩ ٣٠ ٣١ ٣٢ ٣٣ ٣٤ ٣٥ ٣٦ ٣٧ ٣٨ ٣٩ ٤٠ ٤١ ٤٢ ٤٣ ٤٤ ٤٥ ٤٦ ٤٧ ٤٨ ٤٩ ٥٠ ٥١ ٥٢ ٥٣ ٥٤ ٥٥ ٥٦ ٥٧ ٥٨ ٥٩ ٦٠ ٦١ ٦٢ ٦٣ ٦٤ ٦٥ ٦٦ ٦٧ ٦٨ ٦٩ ٧٠ ٧١ ٧٢ ٧٣ ٧٤ ٧٥ ٧٦ ٧٧ ٧٨ ٧٩ ٨٠ ٨١ ٨٢ ٨٣ ٨٤ ٨٥ ٨٦ ٨٧ ٨٨ ٨٩ ٩٠ ٩١ ٩٢ ٩٣ ٩٤ ٩٥ ٩٦ ٩٧ ٩٨ ٩٩ ١٠٠ ١٠١ ١٠٢ ١٠٣ ١٠٤ ١٠٥ ١٠٦ ١٠٧ ١٠٨ ١٠٩ ١١٠ ١١١ ١١٢ ١١٣ ١١٤ ١١٥ ١١٦ ١١٧ ١١٨ ١١٩ ١٢٠ ١٢١ ١٢٢ ١٢٣ ١٢٤ ١٢٥ ١٢٦ ١٢٧ ١٢٨ ١٢٩ ١٣٠ ١٣١ ١٣٢ ١٣٣ ١٣٤ ١٣٥ ١٣٦ ١٣٧ ١٣٨ ١٣٩ ١٤٠ ١٤١ ١٤٢ ١٤٣ ١٤٤ ١٤٥ ١٤٦ ١٤٧ ١٤٨ ١٤٩ ١٥٠ ١٥١ ١٥٢ ١٥٣ ١٥٤ ١٥٥ ١٥٦ ١٥٧ ١٥٨ ١٥٩ ١٦٠ ١٦١ ١٦٢ ١٦٣ ١٦٤ ١٦٥ ١٦٦ ١٦٧ ١٦٨ ١٦٩ ١٧٠ ١٧١ ١٧٢ ١٧٣ ١٧٤ ١٧٥ ١٧٦ ١٧٧ ١٧٨ ١٧٩ ١٨٠ ١٨١ ١٨٢ ١٨٣ ١٨٤ ١٨٥ ١٨٦ ١٨٧ ١٨٨ ١٨٩ ١٩٠ ١٩١ ١٩٢ ١٩٣ ١٩٤ ١٩٥ ١٩٦ ١٩٧ ١٩٨ ١٩٩ ٢٠٠ ٢٠١ ٢٠٢ ٢٠٣ ٢٠٤ ٢٠٥ ٢٠٦ ٢٠٧ ٢٠٨ ٢٠٩ ٢١٠ ٢١١ ٢١٢ ٢١٣ ٢١٤ ٢١٥ ٢١٦ ٢١٧ ٢١٨ ٢١٩ ٢٢٠ ٢٢١ ٢٢٢ ٢٢٣ ٢٢٤ ٢٢٥ ٢٢٦ ٢٢٧ ٢٢٨ ٢٢٩ ٢٣٠ ٢٣١ ٢٣٢ ٢٣٣ ٢٣٤ ٢٣٥ ٢٣٦ ٢٣٧ ٢٣٨ ٢٣٩ ٢٤٠ ٢٤١ ٢٤٢ ٢٤٣ ٢٤٤ ٢٤٥ ٢٤٦ ٢٤٧ ٢٤٨ ٢٤٩ ٢٥٠ ٢٥١ ٢٥٢ ٢٥٣ ٢٥٤ ٢٥٥ ٢٥٦ ٢٥٧ ٢٥٨ ٢٥٩ ٢٦٠ ٢٦١ ٢٦٢ ٢٦٣ ٢٦٤ ٢٦٥ ٢٦٦ ٢٦٧ ٢٦٨ ٢٦٩ ٢٧٠ ٢٧١ ٢٧٢ ٢٧٣ ٢٧٤ ٢٧٥ ٢٧٦ ٢٧٧ ٢٧٨ ٢٧٩ ٢٨٠ ٢٨١ ٢٨٢ ٢٨٣ ٢٨٤ ٢٨٥ ٢٨٦ ٢٨٧ ٢٨٨ ٢٨٩ ٢٩٠ ٢٩١ ٢٩٢ ٢٩٣ ٢٩٤ ٢٩٥ ٢٩٦ ٢٩٧ ٢٩٨ ٢٩٩ ٣٠٠ ٣٠١ ٣٠٢ ٣٠٣ ٣٠٤ ٣٠٥ ٣٠٦ ٣٠٧ ٣٠٨ ٣٠٩ ٣١٠ ٣١١ ٣١٢ ٣١٣ ٣١٤ ٣١٥ ٣١٦ ٣١٧ ٣١٨ ٣١٩ ٣٢٠ ٣٢١ ٣٢٢ ٣٢٣ ٣٢٤ ٣٢٥ ٣٢٦ ٣٢٧ ٣٢٨ ٣٢٩ ٣٣٠ ٣٣١ ٣٣٢ ٣٣٣ ٣٣٤ ٣٣٥ ٣٣٦ ٣٣٧ ٣٣٨ ٣٣٩ ٣٤٠ ٣٤١ ٣٤٢ ٣٤٣ ٣٤٤ ٣٤٥ ٣٤٦ ٣٤٧ ٣٤٨ ٣٤٩ ٣٥٠ ٣٥١ ٣٥٢ ٣٥٣ ٣٥٤ ٣٥٥ ٣٥٦ ٣٥٧ ٣٥٨ ٣٥٩ ٣٦٠ ٣٦١ ٣٦٢ ٣٦٣ ٣٦٤ ٣٦٥ ٣٦٦ ٣٦٧ ٣٦٨ ٣٦٩ ٣٧٠ ٣٧١ ٣٧٢ ٣٧٣ ٣٧٤ ٣٧٥ ٣٧٦ ٣٧٧ ٣٧٨ ٣٧٩ ٣٨٠ ٣٨١ ٣٨٢ ٣٨٣ ٣٨٤ ٣٨٥ ٣٨٦ ٣٨٧ ٣٨٨ ٣٨٩ ٣٩٠ ٣٩١ ٣٩٢ ٣٩٣ ٣٩٤ ٣٩٥ ٣٩٦ ٣٩٧ ٣٩٨ ٣٩٩ ٤٠٠ ٤٠١ ٤٠٢ ٤٠٣ ٤٠٤ ٤٠٥ ٤٠٦ ٤٠٧ ٤٠٨ ٤٠٩ ٤١٠ ٤١١ ٤١٢ ٤١٣ ٤١٤ ٤١٥ ٤١٦ ٤١٧ ٤١٨ ٤١٩ ٤٢٠ ٤٢١ ٤٢٢ ٤٢٣ ٤٢٤ ٤٢٥ ٤٢٦ ٤٢٧ ٤٢٨ ٤٢٩ ٤٣٠ ٤٣١ ٤٣٢ ٤٣٣ ٤٣٤ ٤٣٥ ٤٣٦ ٤٣٧ ٤٣٨ ٤٣٩ ٤٤٠ ٤٤١ ٤٤٢ ٤٤٣ ٤٤٤ ٤٤٥ ٤٤٦ ٤٤٧ ٤٤٨ ٤٤٩ ٤٥٠ ٤٥١ ٤٥٢ ٤٥٣ ٤٥٤ ٤٥٥ ٤٥٦ ٤٥٧ ٤٥٨ ٤٥٩ ٤٦٠ ٤٦١ ٤٦٢ ٤٦٣ ٤٦٤ ٤٦٥ ٤٦٦ ٤٦٧ ٤٦٨ ٤٦٩ ٤٧٠ ٤٧١ ٤٧٢ ٤٧٣ ٤٧٤ ٤٧٥ ٤٧٦ ٤٧٧ ٤٧٨ ٤٧٩ ٤٨٠ ٤٨١ ٤٨٢ ٤٨٣ ٤٨٤ ٤٨٥ ٤٨٦ ٤٨٧ ٤٨٨ ٤٨٩ ٤٩٠ ٤٩١ ٤٩٢ ٤٩٣ ٤٩٤ ٤٩٥ ٤٩٦ ٤٩٧ ٤٩٨ ٤٩٩ ٥٠٠ ٥٠١ ٥٠٢ ٥٠٣ ٥٠٤ ٥٠٥ ٥٠٦ ٥٠٧ ٥٠٨ ٥٠٩ ٥١٠ ٥١١ ٥١٢ ٥١٣ ٥١٤ ٥١٥ ٥١٦ ٥١٧ ٥١٨ ٥١٩ ٥٢٠ ٥٢١ ٥٢٢ ٥٢٣ ٥٢٤ ٥٢٥ ٥٢٦ ٥٢٧ ٥٢٨ ٥٢٩ ٥٣٠ ٥٣١ ٥٣٢ ٥٣٣ ٥٣٤ ٥٣٥ ٥٣٦ ٥٣٧ ٥٣٨ ٥٣٩ ٥٤٠ ٥٤١ ٥٤٢ ٥٤٣ ٥٤٤ ٥٤٥ ٥٤٦ ٥٤٧ ٥٤٨ ٥٤٩ ٥٥٠ ٥٥١ ٥٥٢ ٥٥٣ ٥٥٤ ٥٥٥ ٥٥٦ ٥٥٧ ٥٥٨ ٥٥٩ ٥٦٠ ٥٦١ ٥٦٢ ٥٦٣ ٥٦٤ ٥٦٥ ٥٦٦ ٥٦٧ ٥٦٨ ٥٦٩ ٥٧٠ ٥٧١ ٥٧٢ ٥٧٣ ٥٧٤ ٥٧٥ ٥٧٦ ٥٧٧ ٥٧٨ ٥٧٩ ٥٨٠ ٥٨١ ٥٨٢ ٥٨٣ ٥٨٤ ٥٨٥ ٥٨٦ ٥٨٧ ٥٨٨ ٥٨٩ ٥٩٠ ٥٩١ ٥٩٢ ٥٩٣ ٥٩٤ ٥٩٥ ٥٩٦ ٥٩٧ ٥٩٨ ٥٩٩ ٦٠٠ ٦٠١ ٦٠٢ ٦٠٣ ٦٠٤ ٦٠٥ ٦٠٦ ٦٠٧ ٦٠٨ ٦٠٩ ٦١٠ ٦١١ ٦١٢ ٦١٣ ٦١٤ ٦١٥ ٦١٦ ٦١٧ ٦١٨ ٦١٩ ٦٢٠



عبداللہ بن ام مکتوم کا اکرام فرمائیے۔  
 وہ گناہوں سے آپ کا ارشاد سن کر وہ  
 ایمان لا کر اور ہدایت پا کر کیونکہ آپ کے ذہن  
 مخلوق کے لئے نصیحت ہیں اور اس

۱۴ گناہوں سے آپ کا ارشاد سن کر وہ اللہ تعالیٰ سے اور ایمان لانے سے بسبب اپنے مال کے وف اور اس کے ایمان لانے کی طمع میں اس کے درپے ہوتے ہو۔  
۱۵ ایمان لا کر اور ہدایت پا کر کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور پیام الہی پہنچا دینا ہے وہ یعنی ابن ام مکتوم وہ اللہ عزوجل سے وہا ایسا نہ کیجئے والے یعنی آیات قرآن  
مخلوق کے لئے نصیحت ہیں وہا اور اس سے پندیر ہو وہا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہا رفیع القدر وہا اگر انھیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے۔



۱۲ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتا ہو۔  
۱۴ کبھی لفظ کی شکل میں کبھی علقہ کی صورت میں کبھی مضغ کی شان میں تکمیل آفرینش تک۔

۱۵ ماں کے پیٹ سے برآمد ہونے کا۔  
۱۶ بعد موت بے غرت نہ ہو۔  
۱۷ یعنی بعد موت حساب و جزا کیلئے پھر اس کے واسطے زندگانی مقرر کی۔  
۱۸ اس کے رب کا یعنی کافر ایمان لا کر حکم الہی کو بجا نہ لایا۔

۱۹ جنھیں کھاتا ہے اور جو اس کی حیات کا سبب ہیں کہ ان میں اس کے رب کی قدرت ظاہر ہے کس طرح جزو بدن ہوتے ہیں اور کس نظام عجیب سے کام میں آتے ہیں اور کس طرح رب عز وجل عطا فرماتا ہے ان حکمتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے۔  
۲۰ بادل سے۔

۲۱ یعنی قیامت کے نفخہ ثانیہ کی ہولناک آواز جو مخلوق کو بہرہ گردے گی۔

۲۲ ان میں سے کسی کی طرف منتفہ نہ ہوگا اپنی ہی پڑی ہوگی۔  
۲۳ قیامت کا حال اور اس کے احوال بیان فرمانے کے بعد کلمہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ دو قسم ہیں سعید اور شقی جو سعید ہیں ان کا حال ارشاد ہوتا ہے۔

۲۴ نور ایمان سے یا شب کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے۔

۲۵ اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم اور اس کی رضا پر اسکے بعد شق کا حال بیان فرمایا جاتا ہے۔

سَفَرَةٍ ۱۸ كَرَامٍ بَرَسَةٍ ۱۹ قُلِ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرًا ۲۰ مِنْ أَمْرِ ۲۱  
لکھے ہوئے جو کرم والے کوئی والے ۱۹ آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے ۲۰ اُسے کہ ہے

شَيْءٍ خَلَقَهُ ۲۱ مِنْ نُطْفَةٍ ۲۲ خَلَقَهُ فَقَدَرَهُ ۲۳ ثُمَّ السَّيْلُ ۲۴  
سے بنایا ۲۱ بانی کی ہند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا ۲۲ پھر اسے راستہ

يَسْرَهُ ۲۵ ثُمَّ أَمَاتَهُ ۲۶ فَأَقْبَرَهُ ۲۷ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ۲۸ كَلَّا لَئِنَّا  
آسان کیا ۱۹ پھر اُسے موت دی پھر قبر میں رکھوا یا ۲۰ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا ۲۱ کوئی نہیں اس نے

يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۲۹ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۳۰ أَنَا صَبَبْنَا  
اب تک پورا نہ کیا جو اسے حکم ہوا تھا ۲۲ تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ۲۳ کہ ہم نے اچھی طرح

الْمَاءَ صَبًّا ۳۱ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۳۲ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۳۳  
پانی ڈالا ۲۴ پھر زمین کو خوب چیرا ۲۵ تو اس میں اُگایا ۲۶

وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۳۴ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۳۵ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۳۶ وَفَاكِهَةً  
اور انگور اور چارہ ۲۷ اور زیتون اور کھجور ۲۸ اور گھنے باغیچے ۲۹ اور میوے

وَأَبَا ۳۷ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۳۸ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاحَّةُ ۳۹  
اور دوپ تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپاؤں کے ۳۰ پھر جب آئے گی وہ کان بھاٹنے والی جنگھار ۳۱

يَوْمَ يَفِرُّ الْبَرُّ مِنْ أَخِيهِ ۴۰ وَأُمُّهُ وَأَبِيهِ ۴۱ وَصَاحِبَتُهُ وَ  
اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی ۴۰ اور ماں اور باپ ۴۱ اور جوہر اور بیٹوں سے

بَنِيهِ ۴۲ لِكُلِّ أَمْرٍ مِنْهُمْ يَوْمَذِ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ ۴۳ وَوَجْهٌ  
۴۲ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ دہی اسے بس ہے ۴۳ کتنے منہ

يَوْمَذِ مُسْفَرَةٍ ۴۴ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ۴۵ وَوَجْهٌ  
اس دن روشن ہوں گے ۴۴ ہنستے خوشیاں مناتے ۴۵ اور کتنے مونہوں پر



۳۴ ذلیل حال و خست زدہ صورت ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلْفَطْرَتُ اَوْ سُوْرَةُ اِلَّا السَّمَاءُ اَلْشَّقَاتُ**



۲۰ قرآن شریف .

۲۱ حضرت جبریل علیہ السلام .

۲۲ یعنی آسمانوں میں فرشتے

اس کی اطاعت کرتے ہیں .

۲۳ وحی آہی کا .

۲۴ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم .

۲۵ جیسا کہ کفار کہتے ہیں .

۲۶ یعنی جبریل امین کو ان کی

اصلی صورت میں .

۲۷ یعنی آفتاب کے جائے

طلوع پر .

۲۸ اور کیوں قرآن سے اعراض

کرتے ہو .

۲۹ یعنی جس کو حق کا اتباع

اور اس پر قیام منظور ہو .

۱ سورہ انفطار کیہ ہر اس

میں ایک رکوع انیس آیتیں

اسی کلمے تین سو ستائیس حرف

ہیں .

۲ اور شیریں و شور سب مل کر ایک

ہو جائیں .

۳ اور ان کے مددے زندہ کر کے

نکالے جائیں .

۴ عمل نیک یابد .

۵ چھوٹی نیکی یا بڑی اور ایک قول

یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات

مادہ ہیں اور جو پیچھے بھیجا اس سے میراث .

۶ کہ تو نے باوجود اس کے نعمت و کرم

کے اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی

نافرمانی کی .

لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۱۹ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۲۰

یہ ۲۰ غزت والے رسول ۱۹ کا بڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالک عرش کے حضور غزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے

مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۲۱ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۲۲ وَلَقَدْ رَآهُ

۲۲ امانت دار ہے ۲۱ اور تمہارے صاحب ۲۲ مجنون نہیں ۲۵ اور بیشک انہوں نے

بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۲۳ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۲۴ وَمَا هُوَ

اسے ۲۴ روشن کنارہ پر دیکھا ۲۳ اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں اور قرآن

بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۲۵ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۲۶ إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

مردود شیطان کا بڑھا ہوا نہیں ۲۵ پھر کدھر جاتے ہو ۲۶ وہ تو نصیحت ہی ہے سب

لِلْعَالَمِينَ ۲۷ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ ۲۸ وَمَا تَشَاءُونَ

جہان کے لئے اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا ہونا چاہے ۲۸ اور تم کیا چاہو

إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۲۹

مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ ۱ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۲ هُوَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً ۳

سورہ انفطار کیہ ہر اس اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں انیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَاءُ اِنْفَطَرَتْ ۱ ۱ وَاِذَا الْكُوْكَبُ اُنْتَثَرَتْ ۲ ۲ وَاِذَا الْبَحَارُ

جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا دیئے

فُجِّرَتْ ۳ ۳ وَاِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۴ ۴ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ اِنْفَطَرَتْ ۱ ۱ وَاِذَا الْكُوْكَبُ اُنْتَثَرَتْ ۲ ۲ وَاِذَا الْبَحَارُ

جانیں ۳ اور جب قبریں کھدی جائیں ۴ ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا ۴ اور جو

اَخَّرَتْ ۵ ۵ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۶ الَّذِي

پیچھے ۵ اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کریم والے رب سے ۶ جس نے



۸۔ اور نیست سے بہت کیا۔

۹۔ سالم الاعضاء مستاد یکھتا۔

۱۰۔ اعضا میں مناسبت رکھی۔

۱۱۔ لمبایا ٹھنکنا خوب رویا کم روگوں یا کالا مرد یا عورت۔

۱۲۔ تمہیں اپنے رب کے کرم پر مغرور نہ ہونا چاہیے۔

۱۳۔ اور روزِ جزا کے منکر ہو۔

۱۴۔ تمہارے اعمال و اقوال کے اور وہ فرشتے ہیں۔

۱۵۔ تمہارے عملوں کے۔

۱۶۔ نیکی یا بدی ان سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔

۱۷۔ یعنی مومنین صادق الایمان۔

۱۸۔ جنت میں۔

۱۹۔ کافر۔

۲۰۔ یعنی کوئی کافر کسی کافر کو

نفع نہ پہنچا سکے گا (خازن)

۲۱۔

۱۔ سورہ مطففین ایک قول

میں مکیہ ہے اور ایک میں مدینہ اور ایک قول یہ ہے کہ زمانہ ہجرت میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس وقت

میں ایک رکوع چھتیس آیتیں ایک سو انتہر کلمے اور سات سو تیس حرف ہیں۔

شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیانہ میں خیانت کرتے تھے

باخصوص ایک شخص ابوجہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیانے رکھتا تھا لینے کا اور دینے کا اور ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انھیں پیانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔

۲۔ یعنی روزِ قیامت اس روزِ ذرہ ذرہ کا حساب کیا جائے گا واپس اپنی قبروں سے اٹھکر۔

۳۔ اور جب انھیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انھیں

۴۔ لیوم عظیم ۵۔ یوم یقوم الناس لرب العالمین ۶۔ اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لئے ۷۔ جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہونگے

خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝

تجھے پیدا کیا وک پھر تجھیک بنایا وک پھر توازما یا وک جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا وک

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالذِّينِ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كِرَامًا

کوئی نہیں وک بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو وک اور بیشک تم پر کچھ نگہبان ہیں وک ۱۳۔ مغز

كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝

لکھنے والے وک جانتے ہیں جو کچھ تم کرو وک ۱۴۔ بیشک نیکوکار وک ۱۵۔ ضرور جہن میں ہیں وک ۱۶۔ اور

إِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الذِّينِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا

بیشک بدکار وک ۱۷۔ ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپنے

بِعَآبِينَ ۝ وَمَا أَذْرُكَ مَا يَوْمُ الذِّينِ ۝ ثُمَّ مَا أَذْرُكَ مَا يَوْمُ

سکیں گے اور تو کیا جانیں کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا انصاف کا

الذِّينِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۝ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۝

دن جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی ۱۹۔ اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ دُخَانًا ۝

سورہ مطففین مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وک اس میں چھتیس آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَكَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوَّزْنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ

اور جب انھیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انھیں

مَبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لئے وک جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہونگے



۱۰ یعنی ان کے اعمال نامے وہ سچیں ساتویں زمین کے اسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے ۱۱ یعنی وہ نہایت ہی بول و مہبت کا مقام ہے۔

۱۲ جو نہ مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔

۱۳ جبکہ وہ نوشتہ نکالا جائے گا۔

۱۴ اور روزِ جزا یعنی قیامت کے منکر

ہیں۔

۱۵ حد سے گزرنے والا۔

۱۶ ان کی نسبت کہ یہ۔

۱۷ اس کا کہنا غلط ہے۔

۱۸ ان معاصی اور گناہوں نے جو

وہ کرتے ہیں یعنی اپنے اعمال بد کی شامت

سے ان کے دل زنگ خوردہ اور سیاہ

ہو گئے حدیث شریف میں ہے کہ عیڑلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ

کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل میں ایک

نقطہ سیاہ پیدا ہوتا ہے جب اس گناہ سے

باز آتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے تو

دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا

ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ تمام

قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی زین یعنی وہ

زنگ ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا (ترمذی)

۱۹ یعنی روزِ قیامت۔

۲۰ جیسا کہ دنیا میں اسکی توحید سے

محروم رہے مسئلہ اس آیت سے ثابت

ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدارِ الہی کی نعمت

مسترد آئیگی کیونکہ محرومی دیدار سے کفار

کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے

لئے وعید و تہدید ہو وہ مسلمان کے حق

میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین

کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو حضرت امام

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب

اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم

کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا

كَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا اَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝

بیشک کافروں کی لکھت ۱۳ سب سے سچی جگہ سچیں میں ہے ۱۴ اور تو کیا جانے سچیں کیسی ہے ۱۵

كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝ وَاِذْ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَكْذِبُوْنَ

وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے ۱۶ اس دن وہ جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۱۷ جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے

يَوْمَ الدِّينِ ۝ وَمَا يَكْذِبُ بِهٖ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ اِذَا

ہیں ۱۸ اور اُسے نہ جھٹلائے گا ۱۹ مگر ہر سرکش ۲۰ جب

تَتْلٰى عَلَيْهِ اٰتِنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ كَلَّا بَلْ رَانَ

اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے ۲۱ انگوٹوں کی کہانیاں ہیں ۲۲ کوئی نہیں ۲۳ بلکہ ان کے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے انکی کماٹیوں نے ۲۴ ہاں ہاں بیشک وہ اس دن ۲۵ اپنے رب کے دیدار سے

لَجَجُوْۤا ۝ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُو الْبَحِيْمِ ۝ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي

محروم ہیں ۲۶ پھر بیشک انھیں جہنم میں داخل ہونا ۲۷ پھر کہا جائیگا یہ ہے وہ ۲۸ جسے

كُنْتُمْ بِهٖ تَكْذِبُوْنَ ۝ كَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِي عَلِيّٰ ۝ وَاِذْ

تم جھٹلاتے تھے ۲۹ ہاں ہاں بیشک نیکوں کی لکھت ۳۰ سب سے اونچا محل علیین میں ہے ۳۱ اور

مَا اَدْرَاكَ مَا عَلِيُّوْنَ ۝ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝ يَشْهَدُهٗ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

تو کیا جانے علیین کیسی ہے ۳۲ وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے ۳۳ کہ مقرب ۳۴ جس کی زیارت کرتے ہیں

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيْمٍ ۝ عَلٰى الْاَرَاكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ تَعْرِفُ فِي

بیشک نیکو کار ضرور چین میں ہیں ۳۵ تختوں پر دیکھتے ہیں ۳۶ تو ان کے چہروں میں

وَجُوْهُهُمْ نَضْرَةٌ النَّعِيْمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْمُوْمٍ ۝ خِتَمُ

چین کی تازگی پہچانے ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

چین کی تازگی پہچانے ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

چین کی تازگی پہچانے ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

چین کی تازگی پہچانے ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

چین کی تازگی پہچانے ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

چین کی تازگی پہچانے ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

چین کی تازگی پہچانے ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰



۲۶ طاعت کی طرف سبقت کر کے اور پرائیوں سے باز رکھو ۲۷ جو جنت کی شراہوں میں اعلیٰ ہے ۲۸ یعنی مقربین خالص شراب تسنیم پیتے ہیں اور باقی جنتیوں کی شراہوں میں شراب تسنیم ملائی جاتی ہے ۲۹ مثل الجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن دامل وغیرہ رؤسا کفار کے ۳۰ مثل حضرت عمار و خباب و صہیب و بلال وغیرہ فقراء مؤمنین کے ۳۱ مؤمنین ۳۲ بطریق طعن و عیب کے -

الانشقاق ۸۴

۸۵۸

عجہ ۳۰

مُسْكٌ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿۳۷﴾ وَمِزَاجُهُ مِنَ

تَسْنِيمٍ ﴿۳۸﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿۳۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا  
مشک برہو اور اسی پر چاہیئے کہ لپچائیں لیچانے والے ۳۷ اور اسکی ملونی تسنیم  
سے ہر وہ ۳۸ وہ چشمہ جس سے مقربان بارگاہ پیتے ہیں ۳۹ بے شک مجرم لوگ

كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَظُنُّونَ ﴿۴۰﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامِرُونَ ﴿۴۱﴾

وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿۴۲﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا

إِن هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿۴۳﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿۴۴﴾ فَالْيَوْمَ

الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿۴۵﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَتَنُظَّرُونَ ﴿۴۶﴾

هَلْ تُؤْتِبُ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۴۷﴾

سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱

سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱

سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱

سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱

سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱

سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱

سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱

سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱

سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱

سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱  
سورۃ الانشقاق مکیہ ۱۱

مرغزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی

ایک جماعت میں تشریف لے جا رہے تھے

منافقین نے انھیں دیکھ کر آنکھوں سے اشک

کئے اور سحرگئی سے ہنسنے اور آپس میں ان

حضرات کے حق میں بیہودہ کلمات کہے تو اس

سے پہلے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

میں پہنچیں یہ آیتیں نازل ہوئیں -

۳۳ کفار -

۳۴ یعنی مسلمانوں کو برا کہہ کر آپس میں

ان کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے

۳۵ کہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم پر ایمان لائے اور دنیا کی لذتوں

کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے -

۳۶ کفار -

۳۷ کہ ان کے احوال و اعمال پر

گرفت کریں بلکہ انھیں اپنی اصلاح

کا حکم دیا گیا ہے وہ اپنا حال بہت

کریں دوسروں کو بیوقوف بنانے اور

انکی ہنسی اڑانے سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں

۳۸ یعنی روز قیامت -

۳۹ جیسا کافر دنیا میں مسلمانوں کی غیبت

و محنت پر ہنستے تھے یہاں معاملہ برعکس ہے

مؤمن دائمی عیش و راحت میں ہیں اور کافر

ذلت و خواری کے دائمی عذاب میں جہنم کا دروازہ

کھولا جاتا ہے کافروں سے نکلنے کے لئے

دروازے کی طرف دوڑتے ہیں جب دروازہ

کے قریب پہنچتے ہیں دروازہ بند ہو جاتا ہے

بار بار ایسا ہی ہوتا ہے کافروں کی یہ حالت

دیکھ کر مسلمان ان سے ہنسی کرتے ہیں اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ جنت میں جواہرات کے

۳۷ کفار کی ذلت و رسوائی اور شدت عذاب کو اور اس پر ہنستے ہیں ۳۸ یعنی ان اعمال کا جو

انھوں نے دنیا میں کئے تھے - ۳۹ سورۃ انشقاق جسکو سورۃ انشقاق بھی کہتے ہیں کیہ ہے اس میں ایک رکوع پچیس آیتیں ایک سو سات کلمات چار سو بیس حروف ہیں ۴۰ قیامت قائم ہونے کے

وقت ۴۱ اپنے شوق ہونے کے متعلق اور اسکی اطاعت کرے ۴۲ اور اس پر کوئی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے ۴۳ یعنی اس کے لپٹن میں خزانے اور مردے سب کو باہر ۴۴ اپنے اللہ کی

چیزیں باہر پھینک دینے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے ۴۵ اس وقت انسان اپنے عمل کے نتائج دیکھے گا۔



وہ یعنی اسکے حضور جاضری کیلئے مراد اس سے موت ہے (مارک) ۹ اور اپنے عمل کی غراپا پاتا اور وہ مومن ہے والا سہل حساب یہ کہ اس پر اسکے اعمال پیش کئے جائیں وہ اپنی طاعت و محبت کو پہچانے بغیر طاعت پر ثواب دیا جائے اور محبت سے تجاوز فرمایا جائے یہ سہل حساب ہوتا ہے اس شدت مناقشہ نہ کیا جائے کہ ایسا کیوں کیا نہ عذر کی طلب ہوتا ہے اس پر محبت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا اسے کوئی عذر ہوتا تھا نہ نیک اور وہ کوئی حجت نہ پائیگا مگر اس کا اللہ تعالیٰ مناقشہ حساب سے بڑا ہے (۱۲) گھر والوں سے جتنی گھر والے مراد ہیں خواہ وہ عورتوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے (۱۳) اپنی اس کامیابی پر (۱۴) اور وہ کافر ہے جس کا دامن ہاتھ تو اس کی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائیگا اور یا ہاں ہاتھ پس پشت کر دیا جائیگا اس حال کو دیکھ کر وہ جان لیگا کہ وہ اہل ناپائیدگی سے ہو تو (۱۵) اور یا شوراء کے گناہوں کے معنی ہلاکت ہیں (۱۶) دنیا کے اندر۔

۱۷ اپنی خواہشوں اور ہمتوں میں دیکھ کر مغرور  
۱۸ اپنے رب کی طرف اور وہ مرنے کے بعد اٹھایا نہ جائیگا۔  
۱۹ ضرور اپنے رب کی طرف رجوع کرے گا اور نہ کرنے کے بعد اٹھایا جائیگا اور حساب کیا جائیگا۔  
۲۰ جو سرخی کے بعد نمودار ہوتا ہے اور جس کے غلبہ ہونے پر امام صاحب کے نزدیک وقت غنا شروع ہوتا ہے وہی قول پر تفسیر صحابہ کا اور بعض علماء شافعی سے سرخی مراد لیتے ہیں۔  
۲۱ مثل جانوروں کے بدن میں منظر ہوتا ہے اور شب میں اپنے آشیانوں اور گھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں اور مثل تاریکی کے اور ستاروں اور ان اعمال کے جو شب میں کئے جاتے ہیں مثل تہجد کے (۲۲) اور اس کا ذکر کامل ہو جائے اور یہ ایام بیض یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں تاریکوں میں ہوتا ہے۔

۲۳ یہ خطاب یا تو انسانوں کو ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تمہیں حال کے بعد حال پیش آئیگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے شائد احوال پھر تمہیکے بعد اٹھنا پھر ہونے کا حساب میں پیش ہوتا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں تدبیر ہے ایک وقت دودھ پینا پھر ہوتا ہے پھر دودھ چھوٹتا ہے پھر لڑکپن کا زمانہ آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جوانی ڈھلتی ہے پھر بڑھاپا ہوتا ہے اور ایک قول یہ کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدًا فَامْلِكْهُ ۖ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۖ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَّسِيرًا ۚ وَيُنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۚ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۖ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۚ وَيَصْلِي سَعِيرًا ۚ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۚ موت مانگے گا وہ ۱۵ اور بھڑکتی آگ میں جائیگا بے شک وہ اپنے گھریں سے خوش تھا ۱۶ اِنَّهُ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُورَ ۚ بَلَىٰ ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيرًا ۙ وہ سمجھا کہ اُسے پھرنا نہیں ۱۷ ہاں کیوں نہیں ۱۸ بیشک اُس کا رب اسے دیکھ رہا ہے فَلَا اُقْسِمُ بِالْشَّفَقِ ۖ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۖ وَالْقَمَرِ اِذَا انْشَقَّ ۖ تو مجھے قسم ہے شام کے اُجالے کی ۱۹ اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں ۲۰ اور چاند کی جب پورا ہو ۲۱ لَتَرْكِبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۚ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۚ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۚ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَكْذِبُوْنَ ۚ پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے ۲۲ بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ۲۳ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوعُوْنَ ۚ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۚ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۚ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں ۲۴ تو تم انہیں مذناک عذاب کی بشارت دو ۲۵ مگر جو ایمان لائے اور اپنے کام کئے ان کے لئے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

علیہ وسلم کو ہے کہ آپ شب معراج ایک آسمان پر تشریف لے گئے پھر دوسرے پر اسی طرح درجہ درجہ تہ بہ تہ منازلِ رب میں وہل ہوئے بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال بیان فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ انہیں مشرکین پر فتح و ظفر حاصل ہوگی اور انجام بہت بہتر ہوگا آپ کفار کی مکشری اور ان کی تکذیب سے غمگین نہ ہوں (۲۶) یعنی اب ایمان لانے میں کیا عذر ہے باوجود لائل ظاہر ہو چکے کیوں ایمان نہیں لاتے (۲۷) مراد اس سے سجدہ تلاوت ہے مثال نزول جب سورہ اقرآن میں لَا تَسْبُحُوْا دِفَاتِرَ النَّوْلِ اَوْ اَنْتُو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا مومنین نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور کفار قریش نے سجدہ نہ کیا انکے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ تلاوت نہیں کرتے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدہ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے قرآن کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جنکو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو مسئلہ سجدہ تلاوت کیلئے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کیلئے مثل طہارت







مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے اُنکے آگ میں پڑنے سے قبل انکی روحیں قبض فرما کر انھیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر ناپے برہمے ہوئے کفار کو جلا دیا فائدہ اس واقعہ میں مومنین کو صبر اور اہل مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمل کرنے کی ترغیب فرمائی گئی وہ آگ میں جلا کر فنا اور اپنے کفر سے باز نہ آئے والا آخرت میں بدلہ اُنکے کفر کا دیا دنیا میں کہ اسی آگ نے انھیں جلا ڈالا یہ بدلہ ہے مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا واجب وہ ظالموں کو عذاب میں پہنچے والا یعنی پہلے دنیا میں پیدا کر کے پھر قیامت میں اعمال کی خرابی سے کیلئے موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے ۱۵۱ جب تکو کا فرانیا علیہم السلام کے مقابل لائے ۱۶۱ جو اپنے کفر کے سبب ہلاک کئے گئے ۱۷۱ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی امت کے ۱۸۱ آپ کو اور قرآن پاک کو حبس کا عہد ۳۰ عمر ۸۶ الطارق

پہلے کافروں کا دوسرا تیرھا۔  
۱۹۱ اس سے انھیں کوئی بچا ہوا نہیں۔  
۲۰۱ سورۃ الطارق کہہ رہے اس میں ایک رکوع سترہ آیتیں اکٹھے کئے دو سو اتالیس حرف ہیں۔  
۲۱۱ یعنی تسارے کی جرات کو چمکتا ہے۔  
شان نزول ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ابوطالب کچھ ہدیہ لائے حضور اس کو متنازل فرما رہے تھے اس درمیان میں ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابوطالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستارہ ہے جس سے پتھر ملین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرت الہی کی نشانیوں میں سے ہے ابوطالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سورت نازل ہوئی۔  
۲۲۱ اس کے رب کی طرف سے جو اسکے اعمال کی گنجبانی کرے اور اس کی نیکی بدی سب کچھ لے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں۔  
۲۳۱ تاکہ وہ جانے کہ اس کا پیدا کرنے والا اس کو بعد موت جزا کے لئے زندہ کرنے پر قادر ہے پس اس کو روز جزا کے لئے عمل کرنا چاہیے وہ یعنی مرد و عورت کے لطفوں سے جو رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔  
۲۴۱ یعنی مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ کے مقام سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سینہ کے اس مقام سے جہاں مار پہننا جاتا ہے اور انھیں سے منقول ہر عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے

يُعِيدُ ۱۷۱ وَهُوَ الْغَفُورُ الْودودُ ۱۸۱ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۱۹۱ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۲۰۱ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنودِ ۲۱۱ فِرْعَوْنُ وَثَمُودُ ۲۲۱ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۲۳۱ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۲۴۱ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۲۵۱ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۲۶۱

پھر کرے ۱۷۱ اور وہی ہے بخشنے والا اپنے نیک بندوں پر باریا عزت والے عرش کا مالک ہمیشہ جو  
لِمَا يُرِيدُ ۲۰۱ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنودِ ۲۱۱ فِرْعَوْنُ وَثَمُودُ ۲۲۱  
چاہے کر لینے والا کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ۲۱۱ وہ لشکر کن فرعون اور ثمود ۲۲۱  
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۲۳۱ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۲۴۱  
بلکہ ۲۳۱ کافر جمع ملانے میں ہیں ۲۴۱ اور اللہ ان کے پیچھے سے انھیں گھیرے ہوئے ہے ۲۵۱  
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۲۵۱ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۲۶۱  
بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوح محفوظ میں

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هِيَ سَبْعٌ عَشْرَةَ آيَةً  
سورۃ الطارق کہہ رہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۱ اس میں سترہ آیتیں ہیں  
وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۱۱ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۲۱ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۳۱  
آسمان کی قسم اور رات کو آنیوالے کی ۱۱ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنیوالا کیا ہے ۲۱ خوب چمکتا تارا  
إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّنَا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۴۱ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۵۱  
کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو ۴۱ تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا ۵۱  
خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۶۱ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۷۱  
جست کرتے پانی سے ۶۱ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے ۷۱  
إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ۸۱ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۹۱ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَ  
بیشک اللہ اسکے واپس کر دینے پر قادر ہے جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی ۸۱ تو آدمی کے پاس کچھ زور ہوگا نہ کوئی  
لَا نَاصِرَ ۱۰۱ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۱۱ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۱۲۱  
مددگار ۹۱ آسمان کی قسم جس سے منجھ اترتا ہے ۱۱ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے ۱۱

یہی کہا گیا ہے کہ انسانی انسان کے تمام اعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ داغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصہ کی بہت سی رگوں میں جو سینہ کے مقام پر ہیں نازل ہوتا ہے اسی لئے ان دونوں مقاموں کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا ۱۱ یعنی موت کے بعد زندگی کی طرف لوٹا دینے پر وہ چھپی باتوں سے مراد عقائد اور نعمتیں اور وہ اعمال ہیں جنکو آدمی چھپاتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا ۱۱ یعنی جو آدمی منکر بعت ہے نہ اسکو ایسی قوت ہوگی جس سے عذاب کو روک سکے نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو اسے بچا سکے ۱۱ جو ارضی پیداوار نباتات و اشجار کے لئے مثل باپ کے ہے ۱۱ اور نباتات کے لئے مثل ماں کے ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں قدرت الہی کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو بعت بعد الموت کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔



۱۲۰ کہ حق و باطل میں فرق و امتیاز کر دیتا ہے ۱۲۱ جو کبھی اور بے کار ہو ۱۲۲ اور دین الہی کے مثالی اور نور حق کو بجھانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہونچانے کے لئے طرح طرح کے داؤں کرتے ہیں ۱۲۳ جس کی انھیں خبر نہیں ۱۲۴ اے سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲۵ چند روز کی کہ وہ عنقریب ہلاک کئے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر میں انھیں عذاب الہی نے پکڑا (و نسخ الامہال بآیۃ السیف)

۱۲۶ سورۃ الاعلیٰ یکہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں بہتر کلمے دو سو اکیانوے حرف ہیں۔

۱۲۷ یعنی اس کا ذکر عظمت و احترام کے ساتھ کرو حدیث میں ہے جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں داخل کرو یعنی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہو (البداء و النہایۃ) یعنی ہر چیز کی پیدائش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے۔

۱۲۸ یعنی امور کو نازل میں مقرر کیا اور اس کی طرف راہ دی یا یہ معنی ہیں کہ روزیاں مقرر کیں اور ان کے طریق کسب کی راہ بتائی۔

۱۲۹ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیانت ہے کہ آپ کو حفظ قرآن کی نعمت بے محنت عطا ہوئی اور یہ آپ کا مجزہ ہے کہ اتنی بڑی کتاب عظیم بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دور کے آپ کو حفظ ہو گئی (جمل)

۱۳۰ مفسرین نے فرمایا کہ یہ استثناء واقع نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ آپ کچھ بھولیں (خازن)

۱۳۱ کہ وہی نہیں بے محنت یاد رہے گی مفسرین کا ایک قول یہ جو کہ آسانی کے سامان سے شریعت اسلام مراد ہے جو نہایت سہل و آسان ہے۔

۱۳۲ اس قرآن مجید سے۔  
۱۳۳ اور یہ لوگ اس سے منتفع ہوں۔  
۱۳۴ اللہ تعالیٰ سے۔

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۚ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۚ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۚ

بیشک قرآن ضرور فیصلہ کی بات جو ۱۲۲ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ۱۲۳ بیشک کافرانہ سادوں طے ہیں ۱۲۴

وَأَكِيدُ كَيْدًا ۚ فَمِثْلُ الْكَافِرِينَ أَفْعَلُكُمْ رُوَيْدًا ۚ

اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ۱۲۵ اتوم کافروں کو ڈھیل دو ۱۲۶ انھیں کچھ تھوڑی مہلت دو ۱۲۷

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

سورۃ الاعلیٰ یکہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۲۸

سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۚ الَّذِي خَلَقَ فَسْوَی ۚ وَالَّذِي

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب بلند ہے ۱۲۹ جس نے بنا کر ٹھیک کیا ۱۳۰ اور جس نے انوار

قَدَّرَ فَهَدَى ۚ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى ۚ فَجَعَلَ غُلَّةً أَخْوَی ۚ

پر رکھ کر راہ دی ۱۳۱ اور جس نے چار نکالا ۱۳۲ پھر اسے خشک سیاہ کر دیا

سَنُقَرِّبُكَ فَلَا تَنْسَى ۚ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے ۱۳۳ مگر جو اللہ چاہے ۱۳۴ بیشک وہ جانتا ہے ہر کلمے اور

يَخْفَى ۚ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَى ۚ فَذَكَرْ إِن تَنْفَعَتِ الذِّكْرَى ۚ

چھپے کو ۱۳۵ اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کر دینگے ۱۳۶ تو تم نصیحت فرماؤ ۱۳۷ اگر نصیحت کام دے ۱۳۸

سَيِّدُ الْكَرَّمِ ۚ يَخْشَى ۚ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۚ الَّذِي يَصْلَى

عنقریب نصیحت مانے گا جو بڑا باغی اور اس فلا سے وہ بڑا بد بخت دور رہیگا ۱۳۹ جو سب سے بڑی

النَّارُ الْكُبْرَى ۚ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ۚ قَدْ أَفْلَحَ

آگ میں جائے گا ۱۴۰ پھر اس میں مرے ۱۴۱ اور نہ جیے ۱۴۲ بیشک مراد کو پہونچا

مَنْ تَزَكَّى ۚ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۚ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ

جو ستھرا ہوا ۱۴۳ اور اپنے رب کا نام لے کر ۱۴۴ نماز پڑھی ۱۴۵ بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو

۱۴۶ پند و نصیحت ۱۴۷ نشان نزول بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی ۱۴۸ کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ سکے ۱۴۹ ایسا جینا جس سے کچھ بھی آرام پائے ۱۵۰ ایمان لا کر یا یہ معنی ہیں کہ اس نے نماز کے لئے طہارت کی اس تقدیر پر آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل ثابت ہوتا ہے (تفسیر احمدی) ۱۵۱ یعنی تکبیر افتتاح کہہ کر ۱۵۲ خجگانہ مسئلہ اس آیت سے تکبیر افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزو نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ تَزَكَّى سے صدقہ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عید گاہ کے راستہ میں تکبیر کہنا اور نماز سے نماز عید مراد ہے (تفسیر مدارک و احمدی)



۱۸ آخرت پر اسی لئے وہ عمل نہیں کرتے جو دہاں کام آئیں ۱۹ یعنی ستموں کا مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا ۲۰ جو قرآن کریم سے پہلے نازل ہوئے

۱؎ سورہ غاشیہ مکہ ہے اس میں ایک رکوع چھیس آیتیں ہاڑے کلمے تین سو اکیاسی حرف ہیں۔

۲؎ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳؎ خلق پر مراد اس سے قیامت ہے جس کے شدائد و احوال ہر چیز پر چھا جائیں گے۔

۴؎ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دین اسلام پر نہ تھے بت پرست تھے یا کٹانی کا فرمیل راہبوں اور جباروں کے انہوں نے محنتیں بھی اٹھائیں مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں گئے۔ ۵؎ عذاب طرح طرح کا ہوگا اور جو لوگ عذاب دیے جائیں گے ان کے بہت طبقے ہوں گے بعض کو زقوم کھانے کو دیا جائیگا بعض کو غسلین (دو درخوں کی پیپ) بعض کو آگ کے کانٹے۔

۶؎ یعنی ان سے غذا کا نفع حاصل نہ ہوگا کیونکہ غذا کے ددی فائدے ہیں ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کرے دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ کرے یہ دونوں وصف جہنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ شدید عذاب ہے۔

۷؎ عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں یعنی اس عمل و طاعت پر جو دنیا میں بجالائے تھے۔ ۸؎ چشمے کے کناروں پر جن کے دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہو اور جب پینا چاہے تو وہ بھرے ملیں۔

الدُّنْيَا ۱۸ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى ۱۹ إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ ۱۸

اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے شک یہ ۱۹ اگلی صحیفوں میں

الْأُولَى ۱۸ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ۱۹

پہلی ۱۸ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۲۰ هُوَ يَسْمَعُ فَيَكْتُمُ ۲۱

سورہ غاشیہ مکہ ہر اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۲۱ اس میں چھیس آیتیں ہیں

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۲۲ وَجْوهٌ يُومِدُ خَاشِعَةً ۲۳ عَامِلَةً ۲۴

بیشک تمھارے پاس ۲۲ اس صیبت کی خبر آئی جو چھا جائیگی ۲۳ کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہونگے کام کریں

تَأْصِبَةٌ ۲۵ تَصْلِي نَارًا حَامِيَةً ۲۶ تُسْقَى مِنْ عَيْنٍ آتِيَةٍ ۲۷ لَيْسَ ۲۸

مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں ۲۸ نہایت جلتے چشمہ کا پانی بلائے جائیں اگلی

لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ۲۹ لَا يَسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۳۰

لئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے ۳۰ کہ نہ فربہ لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں ۳۱

وَجْوهٌ يُومِدُ تَائِعَةً ۳۲ لَسَعِيهَا رَاضِيَةً ۳۳ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۳۴

کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں ۳۳ اپنی کوشش پر راضی ۳۴ بلند باغ میں

لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۳۵ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۳۶ فِيهَا سُرُرٌ ۳۷

کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے ۳۵ اس میں رواں چشمہ ہے ۳۶ اس میں بلند تخت

مَرْفُوعَةٌ ۳۸ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ۳۹ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۴۰ وَزَرَابِيُّ ۴۱

پہیں اور بچنے ہوئے کوزے ۳۹ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین ۴۰ اور پھیلی ہوئی

مَبْثُوثَةٌ ۴۲ أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۴۳ وَإِلَى السَّمَاءِ ۴۴

جانڈیاں ۴۲ تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا ۴۳ اور آسمان کو

۴۵ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عجائب صنعت میں نظر کرنے کی ہدایت فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں اس کی قدرت سے جتنی نعمتوں کا پیدا فرمانا کسی طرح قابل تعجب و لائق انکار ہو سکتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔



والا بفرستوں کے والا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے دلائل قدرت بیان فرما کر واکبر کرو (انہ الایہ نسخت بایہ القتال) والا ایمان لانے سے وہا بعد نصیحت کے والا آخرت میں کہ اسے جہنم میں داخل کر دیا گیا والا بعد موت کے والا سورہ الفجر مکیہ ہے اس میں ایک رکوع اسیس آیتیں ایک سوانتا لیس کلمے پانچ سو ستانوے حرف ہیں والا مراد اس سے یا کرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا کرم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں یا بعد اضحیٰ کی صبح اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ مراد اس سے ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے اور روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے طلب رزق کے لئے منتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ مردوں کے قبروں سے اٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مماثلت رکھتا ہے۔  
عمر ۳۰ ۸۶ الفجر ۸۹

کیف رفعت<sup>۱۸</sup> والی الجبال کیف نصبت<sup>۱۹</sup> والی الارض  
کیسا اونچا کیا گیا والا اور پہاڑوں کو کیسے قائم کئے گئے اور زمین کو  
کیف سطحت<sup>۲۰</sup> فذكر<sup>۲۱</sup> انما انت مذكر<sup>۲۲</sup> لست عليهم  
کیسے بچھائی گئی تو تم نصیحت سناؤ والا تم تو یہی نصیحت سنائے والے ہو تم کچھ ان پر  
بمضي<sup>۲۳</sup> طر<sup>۲۴</sup> الا من تولى وكفر<sup>۲۵</sup> فيعذب<sup>۲۶</sup> به الله العذاب  
کر پڑا انہیں والا ہاں جو منہد بھیرے والا اور کفر کرے والا تو اسے اللہ بڑا عذاب دے گا  
الا کبر<sup>۲۷</sup> ان الينا اياهم<sup>۲۸</sup> ثم ان علينا حسابهم<sup>۲۹</sup>  
والا بیشک ہماری ہی طرف انکا پھرنے والا پھر بیشک ہماری ہی طرف انکا حساب ہے  
سورة الفجر مکیہ يسر الله الرحمن الرحيم وهي ثلثون آية  
سورہ فجر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں تیس آیتیں ہیں  
والفجر<sup>۱</sup> وليال عشر<sup>۲</sup> والشفع<sup>۳</sup> والوتر<sup>۴</sup> واليل اذا يسر<sup>۵</sup>  
اس صبح کی قسم والا اور دس راتوں کی والا اور جفت اور طاق کی والا اور رات کی جب چل دے والا  
هل في ذلك قسم لذي حجر<sup>۶</sup> ألم تر كيف فعل ربك بعاد<sup>۷</sup>  
کیوں اس میں عقلمند کے لئے قسم ہوئی والا کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاؤ کے ساتھ کیسا کیا  
ارم ذات العباد<sup>۸</sup> التي لم يخلق مثلها في البلاد<sup>۹</sup> وشمود  
وہ ارم حد سے زیادہ طول والے وہ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا والا اور شمود  
الذين جابوا الصخر بالواد<sup>۱۰</sup> وفرعون ذی الاوتاد<sup>۱۱</sup> الذين  
جنھوں نے وادی میں واہتھر کی چٹانیں کاٹیں والا اور فرعون کہ چومینا کرتا والا جنھوں نے  
طغوا في البلاد<sup>۱۲</sup> فاکثروا فيها الفساد<sup>۱۳</sup> فصبت<sup>۱۴</sup> عليهم ربك  
شہروں میں سرکشی کی والا پھر ان میں بہت فساد پھیلایا والا تو ان پر تمہارے رب نے عذاب

والا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مراد ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ زمانہ اعمال حج میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیرہ کی راتیں مراد ہیں یا محرم کے پہلے عشرہ کی والا ہر چیز کے یا ان راتوں کے یا نمازوں کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنت سے مراد طاق و طاق سے مراد اللہ تعالیٰ ہے والا یعنی گزرنے سے پانچویں قسم ہے (۱۳) عام رات کی اس سے پہلے دس خاص راتوں کی قسم ذکر فرمائی گئی بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص شب مزدلفہ مراد جو جس میں بندگان خدا طاعت الہی کے لئے جمع ہوتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے شب قدر مراد جو جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو کثرت ثواب کے لئے مخصوص ہے۔ والا یعنی یہ امور ارباب عقل کے نزدیک ایسی عظمت رکھتے ہیں کہ خبروں کو ان کے ساتھ ملو کہ کرنا نمایاں ہے کیونکہ یہ ایسے عجائب دلائل پر مشتمل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں اور جو اب قسم یہ ہے کہ کا فخر و عذاب کئے جائیں گے اس جواب پر انگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں۔

والا اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والا جن کے قدیم دراز تھے انھیں عادیام اور عادیالی کہتے ہیں مقصود اس سے اہل مکہ کو خوف دلانا ہے کہ عادیالی جنگی عیس بہت زیادہ اور قدیم طویل اور نہایت قوی و توانا تھے انھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تو یہ کافر

اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذاب آگہی سے کیوں بے خوف ہیں والا ضرورت اور طول قامت میں عاد کے بنو میں سے شداد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہو گئے اور اس نے جنت کا ذکر سنکر براہ کمر کشی دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادہ سے ایک شہر عظیم بنایا جس کے محل سونے جادوی کی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے اور زر جہد اور باقوت کے متون اس کی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانات اور رستوں میں بنائے گئے سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے ہر محل کے گرد جواہرات پر نہیں جاری کی گئیں قسم قسم کے درخت جن زمین کے ساتھ لگائے گئے جب یہ شہر مکمل ہوا تو شداد بادشاہ اپنے اعیان سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا حضرت امیر معاویہ کے عہد میں حضرت عبداللہ بن قلابہ صحابہ مدینہ میں اپنے گئے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لیکر چلے آئے یہ خبر امیر معاویہ کو معلوم ہوئی انھوں نے انھیں ہلاک کر دیا حال دریافت کیا انھوں نے تمام قصہ سنایا تو امیر معاویہ نے کعب احبار کو ہلاک کر دیا تو کیا



حضور سے عرض کرے گی کہ اے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا میرا کیا واسطہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے (جل) ۲۱ اور اپنی تفصیر کو سمجھے گا ۲۲ اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی مفید نہیں ۲۳ یعنی اللہ کا سا ۲۴ جو ایمان و ایقان پر ثابت رہی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے حضور سرطاعت خم کرتی رہی یہ مؤمن سے وقت موت کہا جائیگا جب دنیا سے اس کے سفر کرنے کا وقت آئے گا۔







۲۰ کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں ۲۱ جنہیں ان کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے دہنے جانب سے جنت میں داخل ہوں گے ۲۲ کہ انہیں ان کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے ۲۳ کہ ناس میں باہر سے ہوا اسکے نہ اندر سے دھواں باہر جا سکے۔

الشمس ۹۱

۸۶۶

عمر ۳۰

۱ سورۃ الشمس مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پندرہ آیتیں چون کلمے دو سو سینتالیس حرف ہیں۔

۲ یعنی غروب آفتاب کے بعد طلوع کرے یہ قمری مہینے کے پہلے پندرہ دن میں ہوتا ہے

۳ یعنی آفتاب کو غروب واضح کرے کیونکہ دن اور آفتاب کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی آفتاب کا ظہور زیادہ ہوگا کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال موثر کے قوت و کمال پر دلالت کرتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کرے یا شب کی تاریکی کو دور کرے۔

۴ یعنی آفتاب کو اور آفاق ظلت و تاریکی سے بھر جائیں یا یہ معنی کہ جب رات دنیا کو چھپائے ۵ اور قوائے کثیرہ عطا فرمائے ۶ لفظ سب سے بھر فکر خیال علم فہم سب کچھ عطا فرمایا۔

۷ خیر و شر اور طاعت و معصیت سے اسے باخبر کر دیا اور نیک و بد بنادیا ۸ یعنی نفس کو۔

۹ برائیوں سے۔ ۱۰ اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو۔

۱۱ قادر بن سالف ان سب کی مرضی سے نافرمانی کو جس کا ٹٹنے کے لئے۔ ۱۲ حضرت صالح علیہ السلام کے درپے ہوئے۔

بِالْمَرْحَمَةِ ۷ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْيَمِينَةِ ۸ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کریں ۷ یہ دہنی طرف والے ہیں ۸ اور جنہوں نے ہماری آیتوں

بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۹ عَلَيْهِمْ نَارُ مُؤَصَّدَةٍ ۱۰

سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے ۹ ان پر آگ ہے کہ آئیں ڈال کر اوپر سے بند کر دی گئی ۱۰

سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هِيَ خَمْسٌ عَشْرَةَ آيَةً

سورۃ الشمس مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں پندرہ آیتیں ہیں

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا ۱ وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا ۲ وَالنَّهَارُ إِذَا جَدَّهَا ۳

سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے ۲ اور دن کی جب اسے چوکائے ۳

وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَاهَا ۴ وَالسَّمَاءُ وَمَا بَنَاهَا ۵ وَالْأَرْضُ وَمَا طَحَاهَا ۶

اور رات کی جب اسے چھپائے ۴ اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم اور زمین اور اس کے پھیلانے والے کی قسم

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۷ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۸ قَدْ

اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ۷ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی ۸ بیشک مراد کو

أَفَلَمْ مِّنْ زَكَّاهَا ۹ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا ۱۰ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

پہونچا یا جس نے اسے پاک کر دیا ۹ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا ثمود نے اپنی سرکشی سے

يَطْغَوْهَا ۱۱ إِذْ أَنْبَعَثَ أَشْقَاهَا ۱۲ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

جھٹلایا ۱۱ جبکہ اس کا سب سے بد بخت ۱۲ اٹھ کھڑا ہوا تو ان سے اللہ کے رسول والے فرمایا اللہ

نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ۱۳ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۱۴ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

کے ناکہ ۱۳ اور اس کی پینے کی باری سے بچو ۱۴ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ناکہ کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ناکہ رب نے

رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۱۵ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۱۶

انکے گناہ کے سبب ۱۵ اور اس کے بچھا کرنے کا اسے خوف نہیں ۱۶

۱۳ یعنی جو دن اسکے پینے کا مقرر ہے اس روز پانی میں تعرض نہ کرو تا کہ تم پر عذاب نہ آئے ۱۴ یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب اور ناکہ کی کوچیں کاٹنے کے سبب ۱۵ اور سب کو ہلاک کر دیا ان میں سے کوئی نہ بچا ۱۶ جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ مالک الملک ہے جو چاہے کرے کسی کو بھال دم زد دن نہیں بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بھی بیان کیے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ نزول عذاب کے بعد انہیں انڈا پہونچا سکے۔



۱۲ ایل ۸۶۸ ۳۰ عہد

۱۔ سورہ ایل کیہ ہے اس میں ایک رکوع اکیس آیتیں اکثر کلمے تین سو دس حرف ہیں۔ جہاں پر اپنی تاریکی سے کہ وہ وقت ہے خلق کے سکون کا ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور حرکت و اضطراب سے ساکن ہوتا ہے اور مقبولان حق صدق نیا سے مشغول مناجات ہوتے ہیں۔

سُورَةُ اِلٰیكَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَحَدٌ وَعَشْرٌ اٰیَةً  
 سورہ ایل کیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے اس میں اکیس آیتیں ہیں

وَالْیَلِ اِذَا یَغْشٰی ۱ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۲ وَمَا خَلَقَ الذِّکْرَ  
 اور رات کی قسم جب چھائے ۱ اور دن کی جب چمکے ۲ اور اس وقت کی جس نے نر و مادہ

وَالْاُنْثٰی ۳ اِنَّ سَعِیْکُمْ لَشَتٰی ۴ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۵  
 بنائے ۵ بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے ۶ تو وہ جس نے دیا ۷ اور پرہیزگاری کی ۸

وَصَدَقَ بِالْحُسْنٰی ۹ فَسَنِیْسِرُهُ لِلْیُسْرِی ۱۰ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ  
 اور سب سے اچھی کو سچ مانا ۹ تو بہت جلد اُسے آسانی مہیا کر دینگے ۱۰ اور وہ جس نے بخل کیا ۱۱ اور

وَاسْتَغْنٰی ۱۲ وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۱۳ فَسَنِیْسِرُهُ لِلْعُسْرِی ۱۴  
 بے پرواہ بنا ۱۲ اور سب سے اچھی کو جھٹلایا ۱۳ تو بہت جلد اُسے دشواری مہیا کر دیں گے ۱۴

وَمَا یُعْغِیْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰی ۱۵ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی ۱۶  
 اور اس کا مال اُسے کام نہ آئے گا جب ہلاکت میں پڑے گا ۱۵ بیشک ہدایت فرمانا ۱۶ ہمارے ذمہ ہے

وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاَوَّلٰی ۱۷ فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی ۱۸  
 اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم مالک ہیں تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اُس آگ سے جو جھرمک رہی ہے

لَا یَصْلٰہَا اِلَّا الْاَشْقٰی ۱۹ الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۲۰ وَسَیَجْجِبُہَا  
 نہ جائیگا اس میں ۱۹ مگر بڑا بد بخت جس نے جھٹلایا ۱۹ اور بچھیرا ۲۰ اور بہت اس سے دُور رکھا جائیگا جو

الْاَتَقٰی ۲۱ الَّذِیْ یُوْتِیْ مَالَهٗ یَتَزٰکٰی ۲۲ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ  
 سب بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستم ہو ۲۱ اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی ۲۳ اِلَّا اَبْغَآءَ وَجْہِ رَبِّہٖ الْاَعْلٰی ۲۴  
 بدلہ دیا جائے ۲۱ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے

۱۔ اور رات کے اندھیرے کو دور کرے کہ وہ وقت ہے سوتوں کے بیدار ہونے کا اور جانداروں کے حرکت کرنے کا اور طلب معاش میں مشغول ہونے کا۔

۲۔ قادر عظیم القدرت۔

۳۔ ایک ہی پانی سے۔

۴۔ یعنی تمہارے اعمال جدا گانہ ہیں کوئی طاقت بجا لاکر جنت کے لئے عمل کرتا ہو کوئی نافرمانی کر کے جہنم کے لئے۔

۵۔ اپنا مال راہ خدا میں اور اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کیا۔

۶۔ ممنوعات و محرمات سے بچا۔

۷۔ یعنی ملت اسلام کو۔

۸۔ جنت کیلئے اور اُسے ایسی خصلت کی توفیق دینگے جو اسکے لئے سبب آسانی و راحت ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اس کا رب راضی ہو۔

۹۔ اور مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حق ادا نہ کیئے۔

۱۰۔ ثواب اور نعمت آخرت سے۔

۱۱۔ یعنی ملت اسلام کو۔

۱۲۔ یعنی ایسی خصلت جو اسکے لئے دشواری و شدت کا سبب ہو اور اُسے جہنم میں پہنچانے کا نشان نزول یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیہ بن خلف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق اتقی ہیں اور دوسرا امیہ اشقی امیہ بن خلف حضرت بلال کو جو اسکی ملک میں تھے دین سے منحرف کرنے کیلئے طع طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور

اہتمامی ظلم اور غیظاں کرتا تھا ایک روز حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو گرم زین پڑا کر پیٹے ہوئے پتھر کے سینہ پر رکھے ہیں اور اس حال میں کلمہ ایمان انکی زبان پر جاری ہوا ہے فرمایا اے بدبصیب ایک خلیفہ پر یہ غیظاں اس نے کہا کہ امیہ کی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجئے آپ کراں قیمت پر انکو خرید کر آزاد کر دیا اس پر یہ روت مانل ہوئی اس میں جان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوشش اور امیہ کی اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کے طالب ہیں امیہ حق کی دشمنی میں اندھا ۱۵ مگر گویں جائیگا یا قہر جہنم میں پہنچے گا ۱۶ یعنی حق اور باطل کی راہوں کو واضح کر دینا اور حق پر دلالت قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا ۱۷ ابطیق لزوم و دوام ۱۸ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ۱۹ ایمان سے ۲۰ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یعنی اسکا خرچ کرنا بار و نمائش سے پاک ہے ۲۱ نشان نزول جب حضرت صدیق ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت کراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو کجیرت ہوئی اور انھوں نے کہا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہو گا جو انھوں نے اتنی کراں قیمت سے خرید کر آزاد کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض



اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے لوگوں کو ان کے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا ۲۲ اس نعمت و کرم سے جو اللہ تعالیٰ انکو جنت میں عطا فرمایا گا۔ سورہ الضحیٰ مکیہ ہے جس میں ایک کوغ کیا رہا تیس چالیس کھے ایک سو بہتر حرف میں شان نزول ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریق طعن کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رتبے چھوڑ دیا اور مکہ و مدینہ چھوڑ کر وہاں اس پر وہ ضحیٰ نازل ہوئی فلا حسب وقت کہ آفتاب بلند ہو گیا تو نہ کہ وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلام میں مشرف کیا اور اسی وقت جاوے اگر مسجد میں گرے مسئلہ چاشت کی نارسنت ہے اور اسکا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبل زوال تک ۸۶۹

۳۰ عمر  
۴۱ رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ  
۴۲ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے ۴۳ اور اسکی تاریکی غام ہو جائے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت اشاد ہے نور جمال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ پر آپ کے گیسو غیر سے (روح البیان)  
۴۴ یعنی آخرت دنیا سے بہتر کیونکہ ہاں آپ کے لئے مقام محمود و عظمیٰ و نور و موعود اور مقام انبیاء و رسل پر تقدم اور آپ کی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا اور آپ کی شفاعت سے مومنوں کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا غنیمتیں اور کرامتیں ہیں جو دنیا میں نہیں آتیں یا در مفسرین نے اس کے معنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ انمولے احوال آپ کے لئے گزشتہ بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب یا وہ فرمایا گا اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں برس گئے وہ دنیا و آخرت میں۔

۴۵ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کرنا کہ ان نعمتوں کو بھی شامل کر دے جو انکو دنیا میں عطا فرمائیں کمال نفس اور علوم اولین و آخرین اور ظهور اور علانیہ دین اور وہ فتوحات جو عہد مبارک میں ہوئیں اور عہد صحابہ میں ہوئیں اور یا قیامت مسلمانوں کو ہونی و مٹنی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشرق و مغرب میں پھیل جانا اور آپ کی امت کا بہترین ائمہ ہونا اور آپ کے وہ کرامات و کمالات جن کا اندیشی

عالم و اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہو کر اللہ تعالیٰ نے انکو شفاعت عامہ خاصہ اور مقام محمود و غیرہ جلیل القتبیں عطا فرمائیں مسلم شریف کی حدیث میں برزی کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں دست مبارک اٹھا کر امت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا اللہم آمین آمین اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر دریافت کر دے کہ کیا سبب ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ دانائے جبریل نے حسب حکم حاضر ہو کر دریافت کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں تمام حل بتایا اور غم امت کا انھار فرمایا جبریل امین نے بارگاہ الہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب فرماتے ہیں باوجودیکہ وہ خوب جانتے والے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہو کہ تم کو کیا امت کے بارے میں عنقریب راضی کرینگے اور آپ کو اگر اس خاطر نہ ہونے دینگے حدیث شریف میں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک امتی بھی فروغ میں نہ رہے میں راضی نہ ہوں گا آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول صلی ہوں اور احادیث شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا میں ہے کہ سب گنہگار ان امت بخش دیئے جائیں تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور کی شفاعت

**وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۚ**  
اور بیشک قریب ہر کہ وہ راضی ہو گا ۲۲

سُورَةُ الضُّحَىٰ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هِيَ اَحَدُ عَشَرَ آيَةً  
سورہ ضحیٰ مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں گیارہ آیتیں ہیں

وَالضُّحَىٰ ۝۱ وَاللَّيْلُ إِذَا سَجَىٰ ۝۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَاقَلَىٰ ۝۳  
چاشت کی قسم ۱ اور رات کی جب پردہ ڈالے ۲ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور

لِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝۴ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝۵  
بیشک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے ۴ اور بیشک قریب ہر کہ تمہارا رب تمہیں وہ آئندہ بگا کر تم راضی ہو جاوے گا

الْمُيَبِّدُكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝۶ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝۷  
۶ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ۷ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ۷ اور

وَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝۸ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰  
تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا ۸ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو ۹ اور

السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱  
منگتا کو نہ جھڑکو ۱۰ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ۱۱

سُورَةُ الْاِنشَارِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هِيَ ثَلَاثِي آيَةٍ  
سورہ انشراح مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

الْمُشْرِحُ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝۲ الَّذِي  
کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا ۱ اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری

انْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ  
پٹھہ توڑی تھی ۳ اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا ۴ تو بیشک دشواری کے ساتھ



مقبول اور حسب مرضی مبارک گندگا لان امت بخشے جائیں گے سبحان اللہ کیا ربہ علیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کیلئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور سختیں اٹھاتے ہیں وہ اس حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کیلئے عطا عام کرتا ہے اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپ کے ابتدائے حال سے آپ پر فرمائیں۔ وکے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی والدہ ماجدہ کے بطن میں تھے جس دو ماہ کا تھا کہ آپ کے والد صاحب نے شریفیت میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا نہ کوئی جگہ چھوڑی آپ کی خدمت کے متکفل آپ کے دادا عبدالمطلب ہوئے جب آپ کی عمر شریف چار یا پچھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپ کے دادا عبدالمطلب نے بھی وفات پائی انھوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابوطالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تھے آپ کی خدمت و مگرانی کی وصیت کی ابوطالب آپ کی خدمت میں سرگرم رہے یہاں تک کہ انکو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا اس آیت کی تفسیر میں مغیرین نے ایک معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یتیم یعنی یتیم کو بے نظیر ہے ہر جیسے کہ کہا جاتا ہے ورنہ یتیم اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غور و شرف میں دیکھا و بے نظیر پایا اور آپ کو مقام قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپ کے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپ کو نبوت و مہمطا و رسالت کے ساتھ مشرف کیا (خازن وحل و روح البیان)

**يُسْرًا ۚ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۚ**

آسانی ہے بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے وہ تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعائیں و محنت کرو و

**إِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝**

اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو و

**سُوْرَةُ التِّيْنِ بِكَوْنِهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهُوَ ثَمَانِي اَيَاتٍ**

سورہ تین مکہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے اس میں آٹھ آیتیں ہیں

**وَالْتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنَ ۝ وَطُوْرٍ سَيْنِيْنَ ۝ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝**

انجیر کی قسم اور زیتون و اور طور سینا و اور اس امان والے شہر کی و

**لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ**

بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہرنجی سے ہنجی حالت کی

**سَفَلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ**

ظرف پھر دیا و مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ انھیں بے حد

**غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا يَكْذِبُكَ بَعْدُ بِالْاِيْنِ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ**

تواب ہے و تو اب کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے و کیا اللہ سب

**بِاَحْكَمِ الْحَكِيْمِيْنَ ۝**

حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں

**سُوْرَةُ عَلَقٍ بِكَوْنِهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهُوَ عَشْرَةَ اَيَاتٍ**

سورہ علق مکہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے اس میں آٹھ آیتیں ہیں

**اِقْرْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝**

پڑھو اپنے رب کے نام سے و جس نے پیدا کیا و آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا

کہ یتیم یعنی یتیم کو بے نظیر ہے ہر جیسے کہ کہا جاتا ہے ورنہ یتیم اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غور و شرف میں دیکھا و بے نظیر پایا اور آپ کو مقام قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپ کے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپ کو نبوت و مہمطا و رسالت کے ساتھ مشرف کیا (خازن وحل و روح البیان)

۹ اور غیب کے اسرار آپ پر کھول دیئے اور علوم ماکان و مایکون عطا کئے اپنی ذات و صفات کی معرفت میں سب بلند مرتبہ عنایت کیا مفسرین نے ایک معنی اس آیت کے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا و ارفیہ پایا کہ آپ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ کو آپ کے ذات و صفات اور مراتب و درجات کی معرفت عطا فرمائی مسئلہ انبیاء علیہ السلام سب معصوم ہوتے ہیں نبوت قبل بھی نبوت سے بعد بھی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کے ہمیشہ سے غارت ہوتے ہیں۔

۹ دولت قناعت عطا فرما کر بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تو نگری کثرت مال سے حاصل نہیں ہوتی حقیقی تو نگری نفس کا بے نیاز ہونا و جیسا کہ اہل جاہلیت کا طریقہ تھا کہ یتیموں کو دباتے اور ان پر زیادتی کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت بڑا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ برابر برتاؤ کیا جاتا ہے۔

۱۰ آیا کچھ دیدو یا حسن اخلاق اور نرمی کے ساتھ غدر کرو یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائل سے طالب علم مراد ہے اسکا اکرام کرنا چاہیے اور جو اسکی حاجت ہو اسکا پورا کرنا اور اس کے ساتھ ترش رفتی و بد خلقی نہ کرنا چاہیے و نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور سے وعدہ فرمایا نعمتوں کے ذکر کا اس بے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا مشکل گزارا ہے۔ و سورہ الم نشرح مکہ ہے اس میں ایک کو ع آٹھ آیتیں تسائیں کلمے ایک سو تین حرف ہیں و یعنی ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ اور وسیع کیا ہدایت و معرفت اور عظمت و نبوت و علوم و حکمت کے لئے یہاں تک کہ عالم غیب شہادت اسکی وسعت میں سما گئے اور ملائی جسمانیہ الوار و حانیہ کیلئے مانع نہ ہو سکے اور علوم لدنیہ و حکم لدنیہ و معارف ربانیہ و حقائق رحمانیہ سینہ پاک میں جلوہ نما ہوئے و ظاہری شرح صدر بھی بار بار ہوا ابتدائے عمر شریف میں اور ابتدائے نزول وحی کے وقت اور شب مزاج جیسا کہ احادیث میں آیا ہے اسکی شکل یہ تھی کہ جبریل امین نے سینہ پاک کو جاک کر کے قلب مبارک نکالا اور زریں طشت میں آنے فرم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اسکو اسکی جگہ رکھ دیا و اس بوجہ سے مراد یادہ ہم ہے جو آپ کو کھار کے ایمان لانے سے رہتا تھا یا امت کے گناہوں کا غم جس میں قلب مبارک مشغول رہتا تھا مراد یہ ہے کہ ہم نے







کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے ۱۵ آدمی سے مراد وہاں حضرت آدم ہیں اور جو انھیں سکھایا اس سے مراد علم اسماء اور ایک قول یہ جو کہ انسان سے مراد یہاں علیہ السلام ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جمیع اشیاء کے علوم عطا فرمائے (معالم و خازن) ۱۶ یعنی غفلت کا سبب دنیا کی محبت اور مال پر تکبر ہے یہ آیتیں ابوجہل کے حق میں نازل ہوئیں اسکو کچھ مال ہاتھ آ گیا تھا تو اس نے لباس اور سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کیے اور اسکا غور اور تکبر بہت بڑھ گیا ۱۷ یعنی انسان کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیے اور سمجھنا چاہیے کہ اسے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے تو سرکشی و طغیان اور غرور و تکبر کا انجام عذاب ہوگا ۱۸ شان نزول یہ آیت بھی ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر میں انھیں ایسا کرنا دیکھوں گا تو اسے معاذ اللہ گردن پاؤں سے کھینچ ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا ۱۹ پھر وہ اسی ارادہ فاسد سے حضور کے نماز پڑھنے میں آیا اور حضور کے قریب پہنچ کر اٹھے پاؤں چھپے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے چہرہ کا رنگ ارگیا اعضاء کانپنے لگے لوگوں نے کہا کیا حال ہے کہنے لگا میرے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان ایک خندق ہے جیسے آگ بھری ہوئی ہے اور ہشتنگ پرید باز بھیلائے مجھے میں سیال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اسکا عضو عضو جدا کر ڈالتے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ۲۰ ایمان لانے سے ۲۱ ابوجہل نے ۲۲ اس کے فعل کو پس جزا دے گا۔ ۲۳ سیال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا و آپ کی تکذیب سے ۲۴ اور اسکو جہنم میں لے لیں گے ۲۵ شان نزول جب ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور نے اسکو سختی سے جھجکا دیا اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے جھجکتے ہیں خدا کی قسم میں آپکے مقابل نوجوان سواروں اور سیدوں سے اس جنگل کو بھردوں گا آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتنے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ ۲۶ یعنی خدا کے فشتون کو حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ اپنی مجلس کو ملاتا تو فرشتے اسکو بالا اعلان گرفتار کرتے وہ اپنی نماز پڑھتے رہو۔ ۲۷ سورۃ القدر مدنیہ بلقوے تک ہے اس میں ایک رکوع باچ آیتیں ہیں مکہ کی سبواہ حرف ہیں۔ ۲۸ یعنی قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف کیا راگی ۲۹ شب قدر شرف و برکت والی رات ہے اسکو شریف اس لئے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کیے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے یہی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت و قدر کے باعث اسکو شب قدر کہتے ہیں اور یہی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمال صالحہ منقول ہوتے ہیں اور بارگاہِ اہلبیت میں بھی قدر کی جاتی ہے اسلئے اسکو شب قدر کہتے ہیں احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان و اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے گناہ بخشتی رہتا ہے آدمی کو چاہئے کہ اس شب میں کثرت سے استغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے سال بھر میں شب قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور ایسا کثیر سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اہل بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی تاسیس میں رات شب قدر ہوتی ہے حتیٰ کہ امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس رات کے فضائل عظیم الگ آیتوں میں ارشاد فرمائے جاتے ہیں ۳۰ جو شب قدر سے خالی ہوں اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے

الْقَدْرُ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۚ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۚ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

قدر ہزار مہینوں سے بہتر ۱۵ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں ۱۶ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے ۱۷ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک ۱۸

سُوْرَةُ الْبَيِّنَاتِ ۙ قَدْ أَتَىٰكَ الْبَيِّنَاتُ ۖ يُسْمِعُ اللَّهُ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ ۖ وَهُوَ قَائِلُ آيَاتِهِ ۖ

سورہ بینہ مدنی ہے ۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۲ اس میں آٹھ آیتیں ہیں ۳ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ ۖ

کتابی کافر ۱ اور مشرک ۲ اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے ۳

مُنْفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۖ رَسُولٌ مِّنْ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۖ فِيهَا كُتِبَ الْقِيَمَةُ ۖ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا

صحیفے پڑھتا ہے ۱ ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں ۲ اور پھوٹ نہ پڑھی ۳ کتاب الْكِتَابِ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ ۖ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا

والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ روشن دلیل ۱ انکے پاس تشریف لائے ۲ اور ان لوگوں کو تو وہ یہی ۳

لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ ۖ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۖ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ ۖ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

اور زکوٰۃ دیں ۱ اور یہ سیدھا دین ہے ۲ بے شک ۳ جتنے کافر ہیں ۴

أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَٰئِكَ

کتابی اور مشرک ۱ سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے ۲ وہی تمام ۳

۱۵ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ۱۶ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں ۱۷ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے ۱۸ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک ۱۹

۲۰ ایمان لانے سے ۲۱ ابوجہل نے ۲۲ اس کے فعل کو پس جزا دے گا۔ ۲۳ سیال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا و آپ کی تکذیب سے ۲۴ اور اسکو جہنم میں لے لیں گے ۲۵ شان نزول جب ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور نے اسکو سختی سے جھجکا دیا اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے جھجکتے ہیں خدا کی قسم میں آپکے مقابل نوجوان سواروں اور سیدوں سے اس جنگل کو بھردوں گا آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتنے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ ۲۶ یعنی خدا کے فشتون کو حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ اپنی مجلس کو ملاتا تو فرشتے اسکو بالا اعلان گرفتار کرتے وہ اپنی نماز پڑھتے رہو۔ ۲۷ سورۃ القدر مدنیہ بلقوے تک ہے اس میں ایک رکوع باچ آیتیں ہیں مکہ کی سبواہ حرف ہیں۔ ۲۸ یعنی قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف کیا راگی ۲۹ شب قدر شرف و برکت والی رات ہے اسکو شریف اس لئے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کیے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے یہی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت و قدر کے باعث اسکو شب قدر کہتے ہیں اور یہی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمال صالحہ منقول ہوتے ہیں اور بارگاہِ اہلبیت میں بھی قدر کی جاتی ہے اسلئے اسکو شب قدر کہتے ہیں احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان و اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے گناہ بخشتی رہتا ہے آدمی کو چاہئے کہ اس شب میں کثرت سے استغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے سال بھر میں شب قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور ایسا کثیر سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اہل بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی تاسیس میں رات شب قدر ہوتی ہے حتیٰ کہ امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس رات کے فضائل عظیم الگ آیتوں میں ارشاد فرمائے جاتے ہیں ۳۰ جو شب قدر سے خالی ہوں اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے







نے یہ فرمایا ہے کہ پہلی آیت مومنین کے حق میں ہے اور پچھلی کفار کے۔

عمر ۳۰

۸۷۴

الْعَدِیَّتِ ۱۰۰ الْقَارِعَةِ ۱۰۱

سُورَةُ الْمَكِّيَّةُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ اَحَدُ عَشْرَانٍ

سورہ العادیات مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے اس میں گیارہ آیتیں ہیں

وَالْعَدِیَّتِ صُبْحًا ۱۱ فَاَلْمُورِیَّتِ قَدْ حَا ۱۲ فَالْبَغِیْرَتِ صُبْحًا ۱۳

قسم کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی ۱۲ پھر پھرتی ہوئی آگ نکالتے ہیں سم مار کر ۱۳ پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں ۱۴

فَاَثَرُنْ بِهٖ نَقْعًا ۱۴ فَوْسَطُنْ بِهٖ جَمْعًا ۱۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے

لَكَنُودٌ ۱۶ وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۱۷ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخٰیْرِ لَشَدِیْدٌ ۱۸

۱۵ اور بیشک وہ اس پر ۱۶ خود گواہ ہے اور بیشک وہ مال کی چاہت میں ضرور کڑا ہے ۱۷

اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۱۹ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۲۰

تو کیا نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے ۱۹ جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی ۲۰ جو سینوں میں ہے

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَیْذٍ لَّخَبِیْرٌ ۲۱

بیشک ان کے رب کو اُس دن ۲۱ ان کی سب خبر ہے ۲۲

سُورَةُ الْقَارِعَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ اَحَدُ عَشْرَانٍ

سورہ القارعہ مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے اس میں گیارہ آیتیں ہیں

الْقَارِعَةُ ۱ مَا الْقَارِعَةُ ۲ وَمَا اَدرِیْكَ مَا الْقَارِعَةُ ۳ یَوْمَ

دل دہلانے والی کیا وہ دہلانے والی اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی ۳ جس دن

یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتے ۴ اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی

الْمَنْفُوشِ ۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۶ فَهُوَ فِیْ عِشَّةٍ

اون ۶ تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں ۷ وہ تو من مانتے عیش

۱ سورہ والعادیات بقول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکیہ ہے اور بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مدنیہ اس میں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایک سو ترسیع حرف ہیں

۲ مراد ان سے غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں

۳ جب پھر ملی زمین پر چلتے ہیں ۴ دشمن کو

۵ کہ اسکی نعمتوں سے مکر جاتا ہے ۶ اپنے عمل سے

۷ نہایت قوی و توانا ہے اور عبادت کے لئے کمزور

۸ مردے ۹ وہ حقیقت یا وہ مکی و مدنی

۱۰ یعنی روز قیامت جو فیصلہ کا دن ہے

۱۱ جیسی کہ بیت ہے تو انھیں اعمال نیک و بد کا بدلہ دیگا

۱ سورہ القارعہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چھتیس کلمے ایک سو بائیس حرف ہیں

۲ مراد اس سے قیامت ہے جس کی ہول و ہیبت سے دل دہلے گے اور قارعہ قیامت کے ناموں سے ایک نام ہے

۳ یعنی جس طرح پتے شعلہ پر گرنے کے وقت منتشر ہوتے ہیں اور ان کے لئے کوئی ایک جہت معین نہیں ہوتی ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے یہی حال روز قیامت خلق کے انتشار کا ہوگا

۴ جس کے اجزاء متفرق ہو کر اڑتے ہیں یہی حال قیامت کے ہول و دہشت سے پہاڑوں کا ہوگا ۵ اور وزن دار عمل یعنی نیکیاں زیادہ ہوئیں



۱۔ یعنی جنت میں مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں لکھی جائیں گی اور تولی ہو کر پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں ان کا کچھ وزن نہیں تو انھیں جہنم میں داخل کیا جائیگا۔ بسبب اس کے کہ وہ باطل کا اتباع کرتا تھا ۲۔ یعنی اس کا مسکن آتش دوزخ ہے ۳۔ جس میں انتہا کی سوزش و تیزی ہے (اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے۔

۱۔ سورہ تکوین کی یہ آیتیں اٹھائیں گے ایک سو بیس حرف ہیں ۲۔ اللہ تعالیٰ کی طاعات سے۔

۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ کثرت مال کی حرص اور اس پر مغفرت مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی سعادت اخرویہ سے محروم رہ جاتا ہے۔

۴۔ یعنی موت کے وقت تک حرص نہائے دامنگیر خاطر رہی حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین ہونے میں دلوٹ آتے ہیں ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے ایک مال ایک اس کے اہل و اقارب ایک اس کا عمل عمل ساتھ رہ جاتا ہے باقی دونوں پس ہو جاتے ہیں (بخاری) ۵۔ منع کے وقت اپنے اس حال کی توجہ نہ کرے ۶۔ قبروں میں۔

۷۔ اور حرص مال میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔ ۸۔ مرنے کے بعد۔

۹۔ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں صحت و فراغ و امن و عیش و مال وغیرہ جن سے دنیا میں لذت اٹھاتے تھے پوچھا جائیگا یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں انکا کیا شکر ادا کیا اور ترک شکر پر عذاب کیا جائیگا۔

۱۰۔ سورہ العصر جو ہر ایک کے نزدیک ہے اس میں ایک سو بیس حرف ہیں جو حضرت تہجد سے شروع ہوا ہے ۱۱۔ عصر زمانہ کہتے ہیں اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے اس میں احوال کا تغیر و تبدل ناظر کیلئے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ غیر خالق حکیم کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اسلئے ہو سکتا ہے کہ زمانہ کی قسم مراد ہو اور عصر وقت کو بھی کہتے ہیں جو غروب قبل ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ غار کے قریب اس وقت کی قسم یاد فرمائی جائے جیسا کہ بلخ کے قریب ضعیفی یعنی چاشت کی قسم ذکر فرمائی گئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ عصر سے نماز عصر مراد ہو سکتی ہے جو دن کی عبادتوں میں سب سے بھلی عبادت ہے اور رب لذت و راح تفسیر فرمائی ہے جو حضرت تہجد سے شروع ہوا ہے ۱۲۔ اختیار فرمائی کہ زمانہ سے مخصوص زمانہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مراد ہے جو بڑی خیر و برکت کا زمانہ اور تمام زمانوں میں سب سے زیادہ فضیلت و شرف والا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کے زمانہ مبارک کی قسم یاد فرمائی جیسا کہ لَآ اَنْخِمْ بِهَذَا الْبَلَدِ میں حضور کے مسکن مکان کی قسم یاد فرمائی ہے اور جیسا کہ لَعْنُکَ میں آپ کی عزت و شرف کی قسم یاد فرمائی اور اس میں شان محبوبیت کا اظہار ہے ۱۳۔ اسکی عمر جو اسکا راس المال ہے اور اصل پونجی جو وہ ہر دم گھٹ رہی ہے۔ ۱۴۔ یعنی ایمان عمل صالح کی ۱۵۔ ان تکلیفوں اور مشقتوں پر جو دین کی راہ میں پیش آئیں یہ لوگ بفضل الہی ٹوٹے میں نہیں ہیں کیونکہ انکی جتنی عمر گزری تھی اور طاعت میں گزری تو وہ نفع پانے والے ہیں۔

رَاضِيَةً ۱۰ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۱۱ فَامُهُ هَاوِيَةً ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵



۱۔ سورہ ہمزہ مکہ ہے اس میں ایک کوخ نو آیتیں ہیں۔ ۲۔ یہ آیتیں ان کفار کے حق میں نازل ہوئیں جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر زبان طعن کھوتے تھے اور ان حضرات کی نفیبت کرتے تھے مثل اُخس بن خریق و امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہم کے اور حکم بغیرت کر نیوالے کیلئے عام ہے۔ ۳۔ مرنے نہ دیکھا جو وہ مال کی محبت میں مست ہوا اور عمل صالح کی طرف التفات نہیں کرتا۔ ۴۔ یعنی جنہم کے اس درجہ میں جہاں آگ بڑیاں پسلیاں ٹوڑا لگی ۵۔ اور کبھی سرد نہیں ہوتی حدیث شریف میں ہے جنہم کی آگ نہ بار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی پھر نہ بار برس دھونکی گئی تا آنکہ سفید ہو گئی پھر نہ بار برس دھونکی گئی حتیٰ کہ سیاہ ہو گئی تو وہ سیاہ ہے اندھیری (تردی) ۶۔ یعنی ظاہر جسم کو بھی جلانے لگی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دلوں کو بھی جلانے لگی دل ایسی چیز ہیں جنکو ۷۔ ذرا سی بھی گرمی کی تاب نہیں تو جب آتش تنہم کا ان پر استیلا ہوگا اور موت آگ کی نہیں تو کیا حال ہوگا دلوں کو جلا دیا اس لئے ہے کہ وہ مقام ہیں کفر اور عقائد بالذہن و نیات فاسد رکھے۔ ۸۔ یعنی آگ میں ڈالکر دروازے بند کر دیئے جائیں گے ۹۔ یعنی دروازوں کی بندش آتشیں لوہے کے ستونوں سے مضبوط کر دی جائیں گی کہ کبھی دروازہ نہ کھلے بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کر کے آتشیں ستونوں سے لٹکے یا تھپاؤں باندھ دیئے جائیں گے۔ ۱۰۔ سورہ الفیل مکہ ہے اس میں ایک کوخ پانچ آیتیں ہیں کچھ حیا لہے حرف میں ۱۱۔ باقی والوں سے مراد ابراہیم اور اس کا لشکر ہے ابراہیمؑ جو بت کا پادشا تھا اس نے صنعا میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کر نیوالے بجائے مکہ مکرمہ کے مسجد اقصیٰ اور اسی کنیسہ کا طواف کریں عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قصاصے حاجت کی اور اسکو بجا ستا کر وہ کر دیا اس پر ابراہیمؑ کو بہت غصہ آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھالنے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لیکر جسیں بہت اچھی تھے اور انکا پیش رو ایک بڑا عظیم الجثہ کوہ پیکر باقی تھا جسکا نام محمود تھا ابراہیمؑ نے مکہ مکرمہ کے قریب بھجراہل کہہ کے جاؤ قہر کر لئے انہیں دو سو اونٹ عبدالمطلب بھی تھے عبدالمطلب ابراہیمؑ کے پاس آئے تھے بہت جسم باشکوہ ابراہیمؑ نے انکی تعظیم کی اور اپنے پاس ٹھایا اور مطلب ۱۲۔ دریافت کیا آپ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ ۱۳۔ میرے اونٹ واپس کئے جائیں ابراہیمؑ نے کہا ۱۴۔ مجھے بہت تعجب ہے کہ میں خانہ کعبہ کو ڈھالنے کیلئے آیا ہوں اور وہ تمہارا تھا سے باب داد کا منظم و مقرر مقام ہے تم اس کے لئے کوچہ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کیلئے کہتے ہو اپنے فرمایا میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کیلئے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اسکی حفاظت فرمایا گا ابراہیمؑ نے آپکی اونٹ واپس کر دیئے عبدالمطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں شورو دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں بنا ہا گزین ہوں چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبدالمطلب نے دروازہ کعبہ پر پتھر بارگاہ اہلی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر اپنی قوم کی طرف چلے گئے ابراہیمؑ نے صبح ٹرکے اپنے لشکر و کتوتیاری کا حکم دیا اور انھیں نیکو تیار کیا لیکن محمود باقی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا جس طرف چلتا تھا جب کعبہ کی طرف اسکا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے سنگریزے گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے ۱۵۔ جو سمندر کی جانب فوج فوج آئیں ہر ایک پاس میں کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں ایک منقارہ ۱۶۔ جس پر وہ سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خود کو توڑ کر سر سے ٹکڑے کر دیتا تھا جس کو چیر کر باقی میں گزر کر زمین پر پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا ۱۷۔ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ سے پچاس روز کے بعد سید عالم حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

## سُورَةُ الْفِيلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ آيَاتٍ

سورہ ہمزہ مکہ ہے اس میں نو آیتیں ہیں

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝۱ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝۲

خرابی ہر اسکے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے بیٹھ بیٹھ کرے ۱۔ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝۳ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝۴

کیا یہ سمجھتا ہے کہ اسکا مال اسے دنیا میں ہیٹھ رکھے گا ۳۔ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائیگا ۴۔ اور

مَا أَذْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝۵ نَارُ اللَّهِ الْمَوْقُودَةُ ۝۶ الَّتِي تَطْلِعُ عَلَى

تو نے کیا جانا کیا روندنے والی ۵۔ اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے ۶۔ وہ جو دلوں پر چڑھ جائیگی

الْأَفْدَةِ ۝۷ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ۝۸ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

۷۔ بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی ۸۔ لمبے لمبے ستونوں میں ۹۔

سُورَةُ الْفِيلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ تِسْعُ آيَاتٍ

سورہ فیل مکہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں پانچ آیتیں ہیں

الَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝۱ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان باغی والوں کا کیا حال کیا ۱۔ کیا ان کا داؤں تباہی

فِي تَضَلُّيْلٍ ۝۲ وَ أَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝۳ تَرْمِيهِمْ

میں نہ ڈالا ۲۔ اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں ۳۔ کہ انھیں

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝۵

کنکر کے پتھروں سے مارنے ۴۔ تو انھیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی ۵۔

مقام ہے تم اس کے لئے کوچہ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کیلئے کہتے ہو اپنے فرمایا میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کیلئے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اسکی حفاظت فرمایا گا ابراہیمؑ نے آپکی اونٹ واپس کر دیئے عبدالمطلب نے قریش کو حال سنایا اور انھیں شورو دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں بنا ہا گزین ہوں چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبدالمطلب نے دروازہ کعبہ پر پتھر بارگاہ اہلی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر اپنی قوم کی طرف چلے گئے ابراہیمؑ نے صبح ٹرکے اپنے لشکر و کتوتیاری کا حکم دیا اور انھیں نیکو تیار کیا لیکن محمود باقی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا جس طرف چلتا تھا جب کعبہ کی طرف اسکا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے سنگریزے گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے ۱۵۔ جو سمندر کی جانب فوج فوج آئیں ہر ایک پاس میں کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں ایک منقارہ ۱۶۔ جس پر وہ سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خود کو توڑ کر سر سے ٹکڑے کر دیتا تھا جس کو چیر کر باقی میں گزر کر زمین پر پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا ۱۷۔ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ سے پچاس روز کے بعد سید عالم حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔



و اسورۃ القریش بقول صحیحہ ہے اس ایک کوع چار تیس ستر کھتے تہتر حرف ہیں ۱۰۲ یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیشا میں انہیں سے ایک نعمت ظاہر ہو یہ جو کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دوسفروں کی طرف رغبت لائی انکی محبت انہیں اسی جاڑے کے موسم میں بن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کیلئے ان موعوں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہل حرم کہتے تھے اور انکی عزت و حرمت کرتے تھے یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور کم کم میں اقامت کرنے کیلئے سرسرا یہ ہم ہو پجاتے جہاں رکھتی ہے ذرا و اسباب معاش اللہ تعالیٰ کی نعمت ظاہر کر اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۱۰۲ یعنی کعبہ شریفہ کے۔  
و اس جہیں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں رکھتی نہ ہونے کے باعث بتلا تھے ان سفروں کے ذریعہ سے وہ بسبب حرم شریف کے اور بسبب اہل مکہ ہونیکے کہ کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا یا وجود کی اطراف و جوالی میں قتل و غارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں یا یہی جاتی ہیں کہ انہیں جذا م سے امن دی کہ انکے شہر میں انہیں کبھی جذا م نہ ہوگا۔  
یا یہ را کہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے انہیں خوف عظیم سے ماں عطا فرمائی۔  
و اسورۃ الماعون کیمہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف ماکرمہ میں نازل ہوئی عاصم بن امل کے پاس میں اور نصف یزید میں عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں اس ایک کوع سات آیتیں ہیں

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اَيَاتٍ

سورہ قریش مکہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۔ اس میں چار آیتیں ہیں

لَا يَلْفُ قُرَيْشٌ ۱ الْفَهْمُ رِحْلَةُ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۲

اسلئے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا ۲

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ۳ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ ۴

تو انہیں چاہیئے اس گھر کے ۳ رب کی بندگی کریں جس نے انہیں بھوک میں ۴ کھانا دیا

وَأَمْنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ۵

اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا ۵

سُوْرَةُ الْمَاعُونِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ سَبْعُ اَيَاتٍ

سورہ ماعون مکہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۔ اس میں سات آیتیں ہیں

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْدِّينِ ۱ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ ۲

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے ۱ پھر وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ۲

وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۳ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۴

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا ۳ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے ۴

الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۵ الَّذِينَ هُمْ يُرَءَوْنَ ۶

جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں ۵ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ۶

وَيَسْتَعُوْنَ الْبَاعُونَ ۷

اور برتنے کی چیز و مانگے نہیں دیتے ۷

سُوْرَةُ الْكَوثرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَلَاثُ اَيَاتٍ

سورہ کوثر مکہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۔ اس میں تین آیتیں ہیں

۱۔ کلے ایک سو پچیس حرف ہیں  
۲۔ یعنی حساب خزا کا انکار کرتا ہے باوجود  
۳۔ دلائل واضح ہونیکے شان نزول آیتیں  
عاصم بن امل اسی بلوید بن خیر کے حق میں نازل ہوئی  
۴۔ اور اس پر شدت پہنچی کرتا ہے اور اسکا حق نہیں  
دیتا یعنی خود بخود تیار نہ دوسرے سے لاتا ہے  
۵۔ اتھا درجہ کا بخیل ہے وہ مراد اس سے منافقین  
ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اسکے معتقد  
نہیں اور لوگوں کے سامنے نماز ہی بتتے ہیں اور  
۶۔ ایسے کو غاری ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لئے  
انکے بیٹھے لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں  
۷۔ عبادتوں میں آگے آگے نکل کا بیان فرمایا  
جاتا ہے ۷ مثل سوئی و ہڈی و سبالے کے  
۸۔ مسئلہ علماء نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ آدمی  
اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ  
رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہو  
۹۔ اور انہیں عاریتہ دیا کرے۔

۱۰۔ سورہ الکوثر جمہور کے نزدیک مدنیہ  
ہے اس میں ایک دو کوع تین آیتیں دس کلمے ہیں  
حرف ہیں ۱۰ اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے  
تمام خلق پر افضل کیا حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن  
بھی نسبتاً عانی بھی نبوت بھی کتاب بھی حکمت بھی علم بھی

شفاعت بھی حوض کوثر بھی مقام بھی کثرت امت بھی اعدائے بن پر علی بھی کثرت فتوح بھی اور بیکار نعمتیں فضیلتیں حکمی نہایت نہیں ۱۰ جس نے تمہیں عزت و شرافت دی ۱۰ اسکے لئے اسکے نام پر بخلاف بت پرستوں کے جوتوں کے نام پر نہایت کرتے ہیں اس بات کی تفسیر میں ایک قول بھی ہو کہ نماز سے نماز عید مراد ہے وہ نہ آپ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا ابکی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے متبعین سے دنیا بھر جائیگی آپ کا ذکر نبیوں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونوالے عالم اور عطا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے بے نام نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں شان نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو بتہرینی منقطع نسل کہا اور یہ کہا کہ اب انکی نسل نہیں ہی انکے بعد اب انکا ذکر بھی نہ رہیگا یہ سب جو چاق ختم ہو جائیگا اس پر سورہ کہ نماز نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور انکا باطن رد فرمایا۔ ۱۔ سورہ الکافرون مکہ میں ہیں ایک کوع چھ آیتیں چھبیس کلمے جو انی حرف ہیں شان نزول قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کا اتباع کیجیے ہم آپ کے دین کا اتباع کرینگے ایک سال آپ ہمارے مسودہ دینی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں اسکے ساتھ



غیر کو شریک کر دینے کے لئے تو آپ کے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگائیے ہم آپ کی تصدیق کر دینگے اور آپ کے معبود کی عبادت کرینگے اس پر یہ سورہ شریفہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی جنہوں نے یہ سورت انہیں پڑھکر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے وہاں غلط یہاں مخصوص کافروں جو علم الہی میں ایمان سے محروم ہیں وہ اپنی تمہارے لئے تمہارا کفر و میرے لئے میری وحید اور میرا خلاص اور مقصود اس سے تہدید ہر اذیت منسوخہ بآیتہ القتال —  
 ۱۰۸ الکوفہ ۱۰۹ الکوفہ ۱۱۰ المضر ۱۱۱

# اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنْ

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ۱۔ تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو ۲۔ اور قربانی کرو ۳۔ بیشک  
 شائیکہ ہوا الابر ۴۔  
 جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ۵۔

## سُورَةُ الْكَافِرَاتِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَهِيَ سِتُّ اَیَّاتٍ

سورہ کافرون مکہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۔ اس میں چھ آیتیں ہیں  
 قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۝ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَا اَنْتُمْ  
 تم فرماؤ اے کافرو ۱۔ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم  
 عِبْدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ۝ وَلَا اَنَا عَابِدُ مَا عِبَدْتُمْ ۝ وَلَا اَنْتُمْ  
 پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم

## عِبْدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِیْنُکُمْ وَلِی دِیْنِ ۝

پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین ۱۔  
 سُورَةُ النَّصْرِ ۝ وَهِيَ ثَلَاثُ اَیَّاتٍ

سورہ نصر مدنی ہے اس میں تین آیتیں ہیں

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا  
 اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَآیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ۱۔ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل  
 اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَبِیْحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

ہوتے ہیں ۲۔ تو اپنے رب کی تائید کے لئے اس کی پناہ اور اس سے بخشش چاہو ۳۔ بیشک بہت توبہ قبول کرنے والا ۴۔

۳۔ ع  
 سے شوق غلامی میں چلے آتے تھے اور شرف  
 اسلام سے شرف ہوتے تھے وہ امت کیلئے  
 ۱۔ اس سورت کے نازل ہونیکے بعد  
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بُجَّانَ سَاحِ  
 الشَّوْکَ وَنَحْوَهُ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَوْبًا اِیَّامًا ۳۳  
 بہت کثرت فرمائی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما مروی ہے کہ یہ سورت حجرہ الوداع میں مقام  
 منیٰ نازل ہوئی اس کے بعد آیت الیم ام مکتوم  
 لَکُنْ دِیْنُکُمْ نَازِلَ ہُوَ اِسْکَ نَازِلَ ہُوَ نِکَیْکَ بَعْدَ  
 اِسْیَ رُوْزِ سَیْدِیْ عَمَلِی اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَہٗ دُنْیَا  
 مِیْنِ تَشْرِیْفِ کَہی بَیْرَ اَیَّہِ اَلْکَلَّا لَہٗ نَازِلَ ہُوَ اِسْکَ  
 بَعْدَ حَضُورِ کَاسِ رُوْزِ تَشْرِیْفِ خَیْرَ اَبِی بَیْرَ اَیَّہِ  
 وَانْقَرَا یَوْمًا مَّا جَعَلُوْنَ فِیْہِ رَایَ اللّٰہِ نَازِلَ ہُوَ اِسْکَ  
 اِسْکَ بَعْدَ حَضُورِ کَاسِ رُوْزِ یَاسَاتِ رُوْزِ تَشْرِیْفِ  
 فَرَا بَیْہِ اِسْ سُوْرَتِ مِیْا رَکَہِ کَہِ نَازِلَ  
 ہُوَ نِکَیْکَ بَعْدَ صَیْحَابِہٖ لَہٗ سَیْجَ لَیَا تَہَا کَہِ دِیْنِ کَہِ اَل  
 اَوْرَاقَہٗ مَہِ گِیَا تَوَابِ حَضُورِ دِیْنِ یَاسَاتِہٗ ۳۳  
 تَشْرِیْفِ نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ یہ سورت سنکر اسی خیال سے روئے اس سورت  
 کے نازل ہونیکے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے  
 اختیار دیا چاہے نبی اس سے چاہے اسکی تلقا قبول  
 فرمائے اس بندہ نے تلقا الہی اختیار کی یہ سنکر  
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اب  
 پر جاری جائیں جائے ملے آبا  
 ہماری اولاد میں سب قربان  
 ۱۔ سورہ ابی لہب مکہ ہے اس میں ایک  
 رکوع پانچ آیتیں ہیں مکہ ستر حرف میں  
 شان نزول جب نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر عرب کے

لوگوں کو دعوت دی ہر طرف لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدقہ امانت کی شہادت لینے کے بعد فرمایا اِنَّا لَکُمْ دِیْنُ یَوْمَیْنِ یَذَّیْعُ اَبَسَیْدِیْنِ اِسْہِلِہٗ اِلَیْہِ حَضُورَہٗ کَہا تھا کہ تم باہر ہو جاؤ کہ تم نے ہمیں اسلئے  
 جمع کیا تھا اس پر یہ سورت شریفہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا ۱۔ ابوبکر نام عبد العزیٰ ہے عبد المطلب کا بیٹا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا تھا بہت گوارا  
 خوبصورت آدمی تھا اس لئے اسکی کمینت ابولہب اور اسی کمینت سے وہ شہوت تھا دونوں ہاتھوں سر ادا اسکی ذات وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد مروی ہے کہ ابولہب جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ مجھے بھیجئے کہتے ہیں اگر سچ ہے  
 تو میں اپنی جان کیلئے اپنے اہل اولاد کو فدیہ کر دوں گا اس آیت میں ملکار فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اسوقت کوئی چیز کام آتی نہیں ۲۔ ام حبیل بنت حرب بن امیہ ابوسفیان کی بہن جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہایت  
 عناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولت مند اور بڑے گھر والے تھے لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں آتا تھا کہ وہ سچے سچے کافر تھا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے است میں اتنا کہ  
 حضور کو اور حضور کے چھانچے ایذا و تکلیف ہوا اور حضور کی ایذا رسانی اسکو اتنی چاری تھی کہ وہ اس کمین کی دوسرے سے مل لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی وہ جس کا ٹونکا لٹھا ہاتھ تھی ایک وزیر بوجھا اٹھا کر لارہی تھی کہ تھک کر



آرام لینے کیلئے ایک تھمر پڑھیں ایک فرشتے نے حکم الہی اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گٹھیں بھانسی لگ گئی اور مڑ گئی۔ سورہ اخلاص کی بقولے مذہب ہے اس میں ایک کوع چار پانچ آیتیں پندرہ کلمے ستائیس حرف ہیں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اسکو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا جو یعنی تین مرتبہ اسکو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے ایک شخص نے علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت بہت محبت ہے فرمایا اسی محبت مجھے جنت میں داخل کرے گی (ترمذی) شان نزول کفار عینے سلیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ رب لغت عز و علا تبارک تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے سول کئے کوئی کہتا تھا کہ اللہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ مومن کا ہے یا چاندی کا یا ہلو کا ہے یا لکڑی کا جس چیز کا ترسی لے کہا وہ کیا کھاتا ہے کیا بیتا ہے ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اسکا کون اثر ہو گا انکے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور ایسے ذات و صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات وادوہام کی باریک بینی کو جنس لوگ گرفتار تھے اپنی ذات و صفات کے انوار کے بیان سے مضمل کر دیا۔

## سُورَةُ الْاٰلِھِیِّ مٰکِیَّةٌ وَھِیْ خَمْسٌ اٰیٰتٌ

سورہ لہب مکی ہے اس میں پانچ آیتیں ہیں

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

تَبَّتْ یَدَاۤ اِبْنِیْ لَهَبٍ وَتَبَّ ۚ ۱ مَاۤ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهُۥ وَّمَا کَسَبَ ۚ ۲

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو جائے گا ۱ اُسے کچھ کام نہ آیا اسکا مال اور نہ جو کمایا ۲

سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ ۳ وَامْرَاَتُهُۥ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ ۴

اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ ۳ اور اس کی جو روٹ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی

فِیْ جِدِّهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۚ ۵

اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رستا وہ

## سُورَةُ الْاٰخِلَآءِ مٰکِیَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَھِیْ اَرْبَعٌ اٰیٰتٌ

سورہ اخلاص مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں چار آیتیں ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ۱ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ۲ لَمْ یَلِدْہٗ وَّلَمْ یُولَدْ ۚ ۳

تم فرماؤ وہ اللہ ہیہ ایک ہے ۱ اللہ بے نیاز ہے ۲ نہ اسکی کوئی اولاد نہ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ۳

وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۚ ۴

اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی

## سُورَةُ الْفٰلِقِ مٰکِیَّةٌ وَھِیْ خَمْسٌ اٰیٰتٌ

سورہ فلق مکی ہے اس میں پانچ آیتیں ہیں

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

۱۔ سورہ فلق مکیہ اور ایک قول یہ جو کہ کلمہ (الکادر) اس سورت میں ایک کوع پانچ آیتیں تیس کلمے چوتھ حرف میں شان نزول اس سورت اور سورہ الناس جو اس کے بعد ہے اس وقت نازل ہوئی جبکہ لیبید بن اعصم یہودی اور اسکی بیٹیوں نے حضور سلیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا اور حضور کے جسم مبارک اہم اعضا ظاہر پر اسکا اثر ہوا قلب عقل اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد جبریل آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کوئیں میں ایک تھمر کے نیچے داب دیا ہے حضور سلیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی م نقضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا انھوں نے کوئیں کا پانی نکالنے کے بعد تھمر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے کاغچ کی تھیلی برآمد ہوئی اس میں حضور کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چمکہ

جس میں گیارہ گڑھیں لگی تھیں اور ایک مومن کا بچہ جس میں گیارہ ٹوٹیاں چھبیں تھیں یہ سلمان تھمر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورہ فلق میں ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گڑھ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گڑھیں کھل گئیں اور حضور بالکل تندرست ہو گئے مسئلہ تعویذ اور عمل جس میں کوئی کافر یا مشرک نہ ہو جائے خاص کردہ عمل جو آیات قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں حدیث شریف میں ذکر اسماء نہت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں حضور نے اجازت دی (ترمذی)



۳۰۵۷

حسد بدترین صفت اور دوسری سب پہلا گناہ ہے جو  
کی شخصیت کی تشریف کیلئے ہر گناہ میں شرف ملتا ہے۔  
دوسرے الفاظ اور حیل انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیعہ  
شیاطین اس میں بھی مانع نہ کر دیں گے کہ میں دوسرے الفاظ  
بھی پناہ مانگے اور شیاطین اس کے شکر سے بھی بخاری و مسلمہ کو  
برہنہ لباس پہن کر اپنے مبارک تھول کو منہ مبارک سے کہہ کر  
الصَّلٰوةَ دَاذْكُرَ السَّلَامَ عَلٰی حَبِيْبِهِ وَاٰمِيْنَ